رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون ۶۷۷۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس رقم

جلد ۵ ○ جمعہ ۲۷ ذوالحجہ سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق یکم جون سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۲

پاکستان اور بھارت میں جنگ کا خطرہ

پاکستانیوں کو جہاد کے لئے تیار رہنا چاہیئے

سلامتی کونسل کو ٹکا سا جواب

بھارت کے وزیر دفاع کرشنا مینن وغیرہ کی عادت ہے کہ وہ ہمیشہ دھمکیاں دیتے رہتے ہیں۔ مگر اب کے کرشنا مینن نے جو تقریر کی ہے وہ خطرات سے خالی نہیں ہے کشمیر کے سلسلہ میں پاکستان کے لئے دو ہی راستے ہیں یا اُسے حاصل کر کے اپنے ساتھ ملحق کرے۔ جیسا کہ مذہبی۔ جغرافیائی اور سیاسی حالات کا تقاضا ہے

اگر ایسا نہیں ہو سکتا تو کشمیریوں کی آزادی کے لئے دوڑ دھوپ کرے کشمیر یا پاکستان کا جزو بن سکتا ہے یا آزاد حکومت کی حیثیت اختیار کر سکتا ہے۔ بھارت کی جبری قبضہ کسی طرح آئین و انصاف اور بین الاقوامی قانون کے مطابق نہیں ہو سکتا۔

پاکستانیوں نے آزاد کشمیر کی حکومت تسلیم کرنے یا کرانے کے تذکرے کئے ہیں اسی طرح حکومت پاکستان چین کے ساتھ سرحدی معاہدہ کرنے کے سلسلہ میں بھی غور کر رہی ہے۔ بھارتی ہندو ان دو باتوں سے چیں بجبیں ہیں یہاں تک کہ حال ہی میں بھارت کے وزیر دفاع کرشنا مینن نے اعلان کیا ہے کہ چین کے ساتھ پاکستان کے کسی سرحدی معاہدہ کو بھارت تسلیم نہیں کرے گا۔ اور نہ ہی آزاد کشمیر کی حیثیت۔ آزاد کشمیر ریاست جموں اور کشمیر کا جزو ہے اگر کوئی چین سے کوئی ایسا معاہدہ پاکستان کا ہو بھی جائے تو بھی بھارت کو اپنی حفاظت کے لئے

وہاں سڑکیں وغیرہ بنانے کا اختیار ہوگا۔

کرشنا مینن نے یہاں تک کہہ دیا ہے کہ اگر سلامتی کونسل کشمیر کے بارہ میں کوئی بھی ایسا فیصلہ کرے جو بھارت کے حق حاکمیت کے خلاف ہو تو بھارت اُسے ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔ یہ ہے سلامتی کونسل کی حیثیت جو کمزوروں کے لئے تجویزیں سوچتی ہے اور بھارت جیسے طاقتوروں کے مقابلہ میں بے بس بن کر رہ جاتی ہے

اس بار بھارت کی دھمکیوں کو پاکستانی ارباب اختیار نے خالی خولی دھمکیاں قرار نہیں دیا بلکہ بھارت کی ۸۵ فی صدی فوجوں کے پاکستانی سرحدات کے قریب اجتماع کو خطرناک قرار دیا ہے۔ اب بھارت بالکل ننگا ہو گیا ہے۔ وہ نہ کشمیر میں استصواب رائے عامہ کے لئے تیار ہے۔ نہ اس کی آزادی تسلیم کرتا ہے نہ چین وغیرہ سے پاکستانی معاہدہ کو برداشت کرتا ہے وہ صرف اور صرف ایک بات کہتا ہے کہ آزاد کشمیر ریاست جموں و کشمیر کا حصہ ہے جس کا الحاق بھارت سے ہو چکا ہے اور اگر پاکستان کشمیر کو آزاد حکومت قرار دے تو جنگ بندی کا معاہدہ کالعدم ہو جائے گا۔ اس نے

سلامتی کونسل کو بھی ٹکا سا جواب دے دیا ہے۔ اب ہمارے لئے کیا سبیل ہے۔

چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

کاش کہ ہم مسلمان صحیح مسلمان ہو جائیں ہم دین متین کے اصول و فروع کو اپنا کر اپنے آقا و مولیٰ کو راضی کر لیں۔ پھر دیکھیں ہندو کس طرح ہمیں دھمکیاں دیتا ہے۔ مسلمان کا معنی ہی یہ ہے کہ دنیا کی چند روزہ زندگی کو آخرت کی دائمی زندگی اور ہمیشہ کی نعمتوں پر ترجیح نہ دے مسلمان قوم نے جب تک موت سے پیار کیا وہ دنیا کی حاکم رہی اور جب اس میں وہن پیدا ہوا۔ وہ دیکھتے دیکھتے اوجِ ثریا سے تحت الثریٰ تک جا پہنچی کسی صحابی نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اور یا رسول اللہ وہن کا کیا مطلب ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا دنیا کی محبت اور موت سے گھبراہٹ۔ ہم حکام و عوام سے عرض کریں گے کہ مزخرفات دنیا۔ ناچ گانے۔ شراب و رباب کی محفلوں کو ختم کر کے میدان کارزار کی تیاری میں مصروف ہو جائیں۔ علماء کرام سے افتراق نہ کریں۔ توجہ کر کے ان کی نیابت سے فائدہ اٹھائیں۔

فوج اور فوجی تیاری بے شک بہت سہی لیکن عوام کی بیداری اور یکجہتی از حد ضروری ہے پھر بھی بھروسہ امریکہ یا سلامتی کونسل یا اپنے قوت بازو کی بجائے اس خدا ئے بزرگ پر کرنا چاہیئے جو نمرود کو مچھر سے اور ہاتھیوں کو ابابیل سے شکست دے سکتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی مدد فرمائیں گے۔

فرانسیسی عدالت کا شرمناک فیصلہ

فرانسیسی حکومت نے جنرل سلان باغی فوج کے کمانڈر کو گرفتار کر کے اس پر مقدمہ چلایا اور فیصلے کے لئے ایک ٹریبونل مقرر کر دیا اس نے اس کو عمر قید کی سزا دے دی خیال کریں جو شیطان صفت آدمی ہزاروں آدمیوں بچوں بوڑھوں کے بے گناہ قتل کا باعث اور حکومت کا بھی باغی ہے۔ اس کو محض اسلام دشمنی کے جذبہ کے تحت سزائے موت نہ دی۔ یہ ہے یورپ کا انصاف کالوں کے ساتھ

امریکہ کی فوجوں نے مورچے سنبھال لئے

امریکہ سمجھتا ہے کہ اگر لاؤس کو بالکل ختم ہو جاتی اگر وہ اب بھی حرکت نہ کرتا۔ چنانچہ اس نے تھائی لینڈ میں اپنی فوجیں اتار دیں جنہوں نے لاؤس کی سرحد پر مورچے سنبھال لئے تا کمیونسٹوں کی پیش قدمی کو روکا جائے۔

فرقہ مودودی کی دو رنگیاں اور چالیں

اور اہل اسلام کی حق شناسی و حق پسندی

(۱) سرگودھا سے چند معززین کے دستخطوں سے ایک مراسلہ موصول ہوا ہے کہ مودودیوں نے اس الیکشن میں عجیب و غریب حرکتیں کی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ اپنی پبلسٹی پروپیگنڈا کے لئے سینما کو استعمال کرتے رہے اور اس پر فخر کرتے رہے کہ تھیٹر والے اداروں سے سو سو روپے لے کر ان کا اشتہار صرف ایک منٹ دکھاتے ہیں ہمارے اشتہارات مفت دکھائے اور تین تین منٹ دکھیوں نہ ہو اسی لئے تو منشی مودودی نے سینما کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے)

یہ مودودیے ایک طرف اصلاح معاشرہ کے نام سے سینماؤں میں جانے سے روکتے ہیں۔ دوسری طرف ان سے فائدہ اٹھاتے اور ان کے زیر احسان ہوتے اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔

(۲) ہزارہ کی ایک مصدقہ اطلاع ہے کہ منشی مودودی کا ایک مریدِ قسمت کا ہزارہ سے امیدوار کھڑا ہو گیا۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مودودی اسلام کا نام لیتے رہتے اور عوام کو غلط اور گمراہ کرنے کے لئے کہتے پھرتے ہیں کہ ہم اسلام پسند مسلمانوں کی حمایت کرتے ہیں اور کریں گے لیکن یہ ان کے دکھانے کے دانت ہیں کھانے کے اور ہوتے ہیں۔ چنانچہ ہزارہ حلقہ سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان کھڑے ہوئے تو باوجود اس کے کہ یہ بیچارہ نامی مودودی کی علاقہ میں کوئی اثر، پوزیشن، نہ تھی۔ مگر اسلام کے نام پر ووٹ لینے کے لئے کھڑے ہو گئے چنانچہ اہل اسلام ووٹ مولانا موصوف ہی سے کم ہو سکتے تھے۔

چنانچہ مودودی صرف چند ووٹ حاصل کر کے ضمانت ضبط کرا کر شکست فاش کھا گیا۔ اور ہزاروں روپے کا جرمانہ بشکل اخراجات اس پر مستزاد تھا۔

ہاں تو کہنے کی بات یہ تھی کہ مودودی مذکور کے والد محترم بھی بیٹے کے لئے علاقہ کا دورہ کرتے رہے۔ مسجدوں میں یا مجمعوں میں کہتے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مولانا غلام غوث کو کامیاب فرمائے اور دورہ بیٹے کے لئے کرتے۔ ان کے کارکنوں کی بدحواسی کا یہ عالم تھا کہ ایک بار قصبہ خاکی جا پہنچے اور ووٹ مانگنے لگے حالانکہ یہ قصبہ اس حلقہ ہی میں نہ تھا۔

(۳) کوئٹہ بلوچستان کو کسی وقت مودودیوں نے اپنا قلعہ سمجھ رکھا تھا۔ مگر علماء کرام نے جب مودودی مذہب کی گمراہیاں بیان کیں۔ تو اہل اسلام نے حق شناسی اور حق پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے مودودیوں کو چھوڑ دیا۔ پھر خود منشی مودودی بھی گئے بڑے جتن کئے۔ لا مسلمان دعوے سے باہر ہو چکے تھے۔ کوئٹہ میں ان کے خود ساختہ امیر عزیز الرحمٰن صاحب امیدوار کھڑے ہوئے مگر سارے ملک میں ان کی قسمت میں ضمانت کی ضبطی لکھی تھی وہ بھی ہار گئے اور ضمانت ضبط ہو گئی۔

لاہور میں اپنے خاص قسم کے دیوبندیوں بریلویوں، شیعوں اور سنیوں کے دستخطوں سے اپنے حق میں اپیل شائع کرائی مگر عوام کے نمائندوں نے ان کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ یہی حال بیچاروں کا راولپنڈی وغیرہ میں ہوا۔ وہاں بھی ضمانت ضبط ہو گئی

(۴) بقول جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کے مودودی پارٹی نے جماعتی طور پر الیکشن لڑا (مگر ہر جگہ منہ کی کھائی) ان نیک بختوں سے کوئی پوچھے کہ کل آپ فرمایا کرتے تھے کہ خود بخود کھڑا ہونا اور ممبری اور اقتدار چاہنا گناہ ہے۔ بناءً علیہ یا قوم فکر کرے تو خیر ہے اب کے آپ نے اپنے خود ساختہ مجتہد منشی مودودی صاحب کی اس تحقیق کی خلاف ورزی کر کے کیوں ارتکاب جرم کیا ہے!

گناہ بھی کیا اور کامیاب بھی نہ ہوئے

خدا ہی ملا نہ وصال صنم

معلوم ہوتا ہے کہ مودودی پارٹی کا اصول ہی بے اصولی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہدایت نصیب کرے۔

جناب گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں ضروری گذارش

از مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی

اخبارات کے ذریعہ یہ معلوم ہوا کہ محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان نے لطیف انداز میں یہ فرمایا کہ صوبائی وزارتوں میں کسی عورت کو وزیر بننے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس سلسلہ میں میرے خیالات سب کو معلوم ہیں۔ ہمیں یہ پڑھ کر خوشی ہوئی۔ مگر یہ درخواست کرنا ضروری ہے کہ مہربانی فرما کر آپ ایک اور تکلیف بھی کریں وہ یہ کہ قوم کو ان بیگمات وزیروں سے بھی نجات بخشیں۔ ایک مرد وزیر کا ضمیمہ بن کر جب اس کی بیگم نیم برہنہ لباس میں چلتی ہے تو وہ وزیرن سے کم تصور نہیں ہوتی اور ہو سکتا ہے کہ اس کے لئے حاجت مند لوگ ہار تیار کرتے پھریں کہ اس کے وسیلے سے رسائی حاصل ہو۔ اور اس میں یہ بھی برائی ہے کہ عوام میں اس طرح نیم سرکاری طور پر بے پردگی کی ترغیب ہوتی رہتی ہے۔ یہ وزیرن صاحبہ پھر انجمنوں کی صدارتیں کرتی اور عورتوں کو خطاب کرنے کا شوق لئے پھرتی ہے۔ ہمارا ملک ابھی اتنا ترقی یافتہ نہیں ہے کہ وہ وزیر اور اس کی بیوی میں فرق کر سکے۔ جب کہ دنیا میں مسز کینیڈی کی پوجا بھی محض اس لئے ہوا کرتی ہے کہ وہ صدر کینیڈی کی بیوی ہیں۔ ورنہ باقی ہزاروں امریکن عورتوں کو کون پوچھتا ہے۔

قابل توجہ حکومت مغربی پاکستان

محرم کے فسادات

انگریزی عہد حکومت کی بدقسمتی یہ تھی کہ اس نے مقامی باشندوں میں منافرت، مشاجرات اور لڑائی جھگڑے کے دروازے کھول دئیے ہیں۔

ان مصائب میں سے ایک مصیبت شیعہ سنی فسادات کی تھی۔ انگریز ایک جگہ جلوس کی اجازت دے کر فساد کراتا اور دوسری جگہ ممانعت کر کے کھچاؤ بڑھاتا۔ قومی حکومت نے اصلاح حالات کی اچھی خاصی کوشش کی اور فتنہ و فساد کے مواقع بند کرنے کے لئے مختلف پیش بندیاں اختیار کیں۔ چنانچہ صوبائی دار الحکومت لاہور میں سابقہ کھچاؤ کی وجہ سے حکام نے دور اندیشی سے کام لے کر پانڈو روڈ سے نکلنے والے ذو الجناح کے جلوس پر پابندی لگا کر امن کو برقرار رکھا۔ سنتے ہیں ہمارے شیعہ دوست ۹ محرم کو اس راستے سے جلوس نکالنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوششیں کر رہے ہیں جس سے باشندگان کرشن نگر پانڈو روڈ کے سنیوں میں اضطراب ہے۔ ہم شیعہ دوستوں سے عرض کریں گے کہ بجائے اس کے کہ مسجد اہل سنت کے دفتر کے پاس سے گزرا جائے، جلوس گزارا جائے یہیں جلوس پانڈو روڈ سے گزارا جائے تو کو فساد فرق پڑتا ہے اگر وہ پاکستان کی سب سے بڑی ضرورت یک جہتی اور اتحاد کے پیش نظر بے جا ضد ترک کر کے سنی مقامات کو نظر انداز کر دیں تو یہ ان کی ایک ملکی خدمت ہوگی۔ ہم حکومت مغربی پاکستان کی خدمت میں بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ ماتحت حکام کو ہدایت فرما دے کہ کوئی نیا راستہ پہلے سے رائج نہیں ہے۔ لائسنس نہ دیا جائے اور جہاں بھی کچھ گڑبڑ ہو وہاں جلوس سے زیادہ حفظ امن کی تدابیر پر عمل درآمد کرنا چاہئے۔

ترجمان اسلام کے خریداروں کو ضروری اطلاع

اگر کسی خریدار کو ترجمان اسلام ہفتہ کے روز تک نہ ملے تو وہ بذریعہ خط ناظم دفتر ترجمان اسلام کو اطلاع دیں۔ پرچہ انشاء اللہ دوبارہ بھیج دیا جائے گا۔ اس کے بعد کی شکایت قابل غور نہ ہوگی۔ ہفتوں اور مہینوں بعد پرانے پرچے دستیاب نہیں ہوا کرتے۔

(ناظم دفتر)

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
یکم جون ۱۹۶۲ء

عالمِ اسلام کے آہنی مردِ صدر ناصر اور اس کے خلاف اوچھے ہتھیار

خلافت راشدہ کے بعد خلافت کا ڈنکا بنو امیہ نے سنبھالا۔ ان کے زمانہ میں ٹھیٹھ عربی تہذیب نے بڑی ترقی کی۔ افریقہ کے مغربی ساحل سے لے کر بخارا ترکستان تک اسلام کا بول بالا ہو گیا۔ بلکہ یورپ میں اسپین کے اندر اتنی مضبوط اسلامی حکومت قائم ہوئی جو سات سو سال تک اپنے علوم و فنون سے یورپ والوں کو مستفیض کرتی رہی۔

بنو امیہ کے زوال کے بعد اقتدار بنی عباس کے ہاتھ آیا۔ عباسی خلافت نے بھی شاندار کارنامے سر انجام دئے۔ خاص کر علوم و فنون نے بہت ہی ترقی کی۔ اس کے بعد مختلف انقلابات ہوتے اور آخر کار خلافت ترکوں کی طرف منتقل ہو گئی۔ جس کے زیر نگیں شمالی افریقہ کے مسلم ممالک، عراق، عرب، شام، اردن، فلسطین، حجاز وغیرہ اور یورپ کے رومانیہ، بلغاریہ، یونان وغیرہ تھے۔ ترکوں نے پانچ سو سال تک خلافت سنبھالی رکھی۔ اس اثناء میں ان کو تمام یورپ سے تنہا مقابلہ کرنا پڑتا تھا۔ مگر ایک طرف یورپ کی مادی ترقی۔ دوسری طرف مسلمانوں کی روحانی اور مذہبی کمزوری اور ضعف چلی گئی جس کا آخری نتیجہ یہ ہوا کہ ترکی کی سلطنت کٹتے کٹتے ترکی رہ گئی۔ اور ترکی کو یورپ کا مرد بیمار کہا جانے لگا۔ یورپ میں ان کے قبضہ میں اب صرف قسطنطنیہ اور صوبہ تھریس باقی تھا۔ کچھ عرب ممالک تھے وغیرہ۔

مگر پھر ترکی سلطنت کا رعب تھا وہ اپنے پاؤں پر کھڑی تھی۔ پہلی جنگِ عظیم کے بعد ترکی کے ارباب اقتدار نے مذہب کو سیاست سے علیحدہ کر دیا۔ ان کا خیال تھا کہ مذہب ترقی کی راہ میں حائل ہے۔ مگر مذہبی کمزوری کے ساتھ ہی باطنی طور پر سلطنت کمزور ہو گئی اور ترکوں کو جلدی ہی معلوم ہو گیا کہ وہ طاقتور نہیں ہیں۔ بلکہ کمزور ہو گئے۔ دوسری جنگِ عظیم میں انہوں نے کمزور پالیسی اختیار کر کے غیر جانبداری کا اعلان کر دیا اور اس طرح ہٹلر کے طوفانی بلغار سے روس کو بچا کر اپنے اقتدار کی قبر خود ہی کھود لی۔ دوسری جنگ کے خاتمے پر ترکوں کو امریکی تعاون اور امداد پر بھروسہ کرنا پڑا اور آج یہ حالت ہے کہ ترکی کے سمندروں میں امریکی بحری بیڑہ نقل و حرکت کر رہا ہے۔ گویا اسلام سے دور ہونے کی نحوست یہ برآمد ہوئی کہ ترکی سلطنت کے خود مختارانہ وقار کو سخت صدمہ پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ اس کمی کو پاک، ایران وغیرہ کی آزادی نے پورا کیا۔ مگر اس قسم کے ممالک اپنے حالات اور اپنی سیاست کی وجہ سے مجبوراً امریکہ کے حلیف بن گئے۔ حلیف بھی ایسے کہ وہ امریکہ سے کم نفع لیتے ہیں اور امریکہ ان سے زیادہ بلکہ سیاسی طور پر یک طرفہ نفع اٹھانے کا خواہشمند ہے۔ ان نازک حالات میں اللہ تعالےٰ نے مصر میں کرنل ناصر کو پیدا کر دیا۔ گو دریائی آج کل کسی میں نہیں ہیں۔ لیکن ناصر نے مصری اقتدار پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں کے ارباب اقتدار کی فرنگی پرستی اور مغربی گروپ کی سیاسی چالبازیوں سے آگاہ ہونے اور اسوان بند کے سلسلہ میں بعض وعدہ خلافی دیکھ لینے کے بعد خدا پر بھروسہ کر کے تمام طاقتوں کے سامنے اکڑ گیا۔ روس اور امریکی رقابت سے کام لیا۔ روسی گروپ سے ہتھیار حاصل کیے۔ انگریزوں کے ٹوڈیوں اور امریکہ کے ایجنٹوں نے اس کو کمیونسٹ کہا اور کیا کیا بکواسیں کہیں۔ مگر اس نے کسی کی پرواہ کیے بغیر اپنی طاقت کو بڑھایا۔

نہر سویز پر قبضہ

یہاں تک کہ نہر سویز پر قبضہ کر کے اس کو قومی ملکیت قرار دے دیا۔ کتے کے منہ سے ہڈی نکالنا آسان ہے مگر انگریز کا قبضہ ہٹانا مشکل ہے۔ انگریز اور فرانس ناصر کی اس حرکت سے جز بز ہو گئے۔ مگر قہر درویش بر جان درویش۔ انگریز، فرانس اور یہودیوں نے چند نہایت خفیہ طریقہ سے جنگ تیار کی۔ اور یہ سوچا کہ سب مل کر اچانک چاروں طرف سے بحری بری اور فضائی حملہ بول کر مصر کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے ناصر کو گرفتار کر کے لندن کے عجائب گھر میں لے آئیں گے اور مشرقِ وسطیٰ میں دوبارہ ملک گیری کا انتظام کریں گے۔ مگر قدرت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ ان تینوں طاقتوں کو مصریوں کے استقلال و استقامت کے مقابلہ میں شکست فاش ہوئی اور "بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچہ سے ہم نکلے" کے مصداق بن گئے۔ اب ساری دنیا کو ناصر کا لوہا ماننا پڑا۔

مصر پر حملہ کرنے کے چند واقعات

(۱) مصر پر ان تینوں طاقتوں کا اچانک حملہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ برطانیہ سمندروں کی رانی مشہور ہے۔ نہر سویز پر بحری جنگی جہازوں کا قبضہ منٹوں کی بات تھی مگر دنیا یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ناصر نے معمولی جہازوں یا ڈھانچوں کو ڈبو ڈبو کر نہر سویز کو پاٹ کر جہازرانی کے ناقابل بنا دیا۔ انگریزوں کی بحری قوت دھری کی دھری رہ گئی۔

(۲) فلسطین کے جنوب میں نہر سویز کے مشرقی کنارے پر تقریباً پانچ سو مربع میل رقبہ پر مصر کا قبضہ تھا۔ وہاں مصر کی پچیس ہزار کے قریب مسلح فوج متعین تھی وہ یہودیوں کے نرغہ میں آ کر محصور ہو گئی۔ اگر ان کو وہیں لڑائی کا حکم دیا جاتا تو اس جنگل میں بے فائدہ سب فوج بھی تباہ ہو جاتی اور اسلحہ بھی دشمن کے ہاتھ لگ جاتا۔ ناصر نے فوراً حکم دیا کہ ہر قیمت پر محاصرہ توڑتے ہوئے سویز کی حفاظت کے لئے پہنچ جائیں۔ آخر چنانچہ بہادری سے کچھ سامان چھوڑ کر فوج محاصرہ سے نکلنے میں کامیاب ہو کر سویز کی حفاظت کے لئے پہنچ گئی۔ پھر آخر تک ڈٹی رہی۔

(۳) ظاہر ہے کہ تینوں طاقتوں کی ہوائی طاقت سے عہدہ برآ ہونا مصر کے بس کی بات نہ تھی۔ ہوائی جنگ میں مصر کی ہوائی طاقت تباہ ہو کر رہ جاتی۔ ناصر نے خداداد سمجھ سے کام لے کر اپنے تمام ہوائی جہازوں کو غائباً حجاز بھیج دیا اور ہوائی اڈوں پر ڈھانچے رہ گئے۔ یہودی اور فرنگی ان ڈھانچوں پر بمباری کر کے اپنے اربوں روپوں کا بارود تباہ کر بیٹھے اور جب سمجھے کہ مصر کی ہوائی قوت اب ختم ہو گئی ہے اس وقت مصر کے ہوائی جہاز اپنا کام کرنے لگ گئے۔

(۴) ریڈیو اسٹیشن اگر فیل ہو جاتا تو مصریوں کو ایک دوسرے کی خبر نہ رہتی اور بے حوصلہ ہو کر بری طرح تباہ ہو سکتے تھے مگر ناصر کے ساتھ اللہ تعالےٰ کی مدد تھی۔ خدا جانے کتنے ریڈیو اسٹیشن تھے باہر تھے یا زمین دوز۔ کہ مصر کا ریڈیو اسٹیشن کسی وقت بھی خاموش نہیں ہوا۔

(۵) دشمن کے ہزاروں ہوائی جہاز ہزاروں بار بمباریاں کرتے اور آگ برساتے سمندری جہازوں کے توپخانوں کے دہانے بھی آگ برسا رہے تھے۔ آگ کے اس طوفان میں مصر کے جانباز مجاہد اپنے بہادر کمانڈر ناصر کی ہدایات کے مطابق موت سے کھیل رہے تھے۔ بمباری سے شہروں میں مسجدیں شہید ہو رہی ہیں۔ ادھر بچے عورتیں تڑپ رہی ہیں۔ ادھر دوسرے محلہ کو آگ لگ گئی ہے۔ اوپر سے مزید آگ پڑ رہی ہے مصری اور ناصر کی فوج۔ ناصر کی فوج ظفر موج اس حالت میں مصروف پیکار ہے۔

(۶) دشمن چھاتہ فوج اتارتا ہے ناصر کے فدائی کیا مرد کیا عورتیں دوڑتے اور زمین پر پہنچتے ہی ان کفار کو جہنم رسید کر دیتے ہیں۔ مگر تابکے آخر کار دشمن فوج بڑی تعداد میں مصر کی سرزمین پر آ گئی۔ (باقی)

فوٹو اور تصویر کی مصیبت

جس طرح آج کل کوچہ و بازار میں لکھے ہوئے کاغذات پاؤں کے نیچے روندے جاتے اور انتہائی بے ادبی ہوتی ہے بعض مقامات پر باوجود کوشش کے اس بے ادبی سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ تاہم صاحب احساس مسلمان بچنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اسی طرح آج کل چند در چند فوٹو اور تصویر موجود ہے۔ حالانکہ تصویروں کا کھینچنا اور گھروں میں رکھنا ناجائز ہے۔ یہی حکم فوٹو کا ہے۔ مگر آج کل تجارت اور پروپیگنڈا کے لئے تصویر اور خاص کر زنانہ نیم برہنہ تصویریں لازم ہو چکی ہیں۔ بعض محتاط مسلمان اس مصیبت سے بچنے کی پوری کوشش کرتے ہیں لیکن تا بکے۔ مجھے مختلف پارٹیوں اور مجلسوں میں شرکت جانے کا اتفاق ہوا۔ فوٹو گرافروں کی فوج آ گئی۔ جن کو اخباروں نے اس ڈیوٹی پر لگا رکھا ہے۔ ہر چند ان سے کہا گیا لیکن جانے نافل دیکھی تصویر اتار لی۔ ہر موقع اور ہر مجلس میں (باقی صلاپر)

حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

(قسط ۲)

(مولانا محمد منظور نعمانی)

تحریر و تقریر بہت سادہ، ہر قسم کے تکلف و تصنع سے بری، حشو و زوائد سے پاک اور عبارت آرائی سے خالی مگر نہایت دلنشین ہوتی تھی، میں نے کسی صاحب قلم عالم کو نہیں دیکھا جس کی تحریر و تقریر میں اتنی یکسانی اور مطابقت ہو، اگر کوئی شخص مولانا کی تقریر بلفظہ لکھتا تو اس کو کتابی شکل میں چھاپنے کے لئے کسی لفظی ترمیم کی بھی غالباً ضرورت نہ ہوتی۔ تقریر میں اثر اور زور پیدا کرنے کے لئے مولانا اس مبالغہ کے بھی روادار اور عادی نہیں تھے۔ جس کو کوئی عیب نہیں سمجھا جاتا۔ اسی طرح کمزور روایتیں (اگرچہ وہ علمی حلقوں میں بھی کتنی ہی مشہور ہوگئی ہوں) مولانا ان کے ذکر سے احتیاط فرماتے تھے۔ ہمارے اسی صدی کے بہت بڑے حقانی عالم حضرت مولانا حافظ عبدالرحمن صاحب کے بارے میں فرماتے تھے کہ میں ان کی اس بات کا بہت ہی معتقد ہوں اور اس کو ان کی کرامت سمجھتا ہوں کہ وعظ میں بھی کوئی بات غیر تحقیقی بیان نہیں فرماتے۔

مناظرہ کا امتیاز

متانت و سنجیدگی آپ کے مناظرہ کا خاص امتیاز تھا۔ آپ کے متعدد مناظرے چھپے ہوئے ہیں۔ جن لوگوں نے کبھی آپ کا مناظرہ سنا ہے ... وہ ان کتابی مناظروں کے مطالعہ کے وقت بہ لگا ... محسوس کریں گے کہ حضرت مولانا بول رہے ہیں۔ فریق ثانی اگر کبھی غلط مبحث نہیں آتا ... بلکہ ابتدا ہی پوری قوت اس پر صرف کرتا ہے کہ زیر بحث مسئلہ روشنی میں آجائے۔ مولانا کا بالکل یہی طرز تھا ... اسی لئے وہ فریق ثانی کو غلط مبحث کی جستجو کو بھی چلنے نہیں دیتے تھے۔ اور وہ ہزار کوششوں کے باوجود غلط مبحث میں کامیاب نہیں ہوسکتا تھا۔ مبحث کے مرکزی نقطہ کو مولانا ہر تحریر میں مزید دہرا دیتے تھے اس کا نتیجہ یہ ہوتا تھا کہ عام سامعین کو بھی وہ خاص بات محفوظ ہوجاتی تھی۔ فن کے لحاظ سے یہ مناظر کا کمال ہے اور احقاق حق کے مقصد کے لئے بھی یہ ضروری اور ناگزیر ہے۔

خاص موضوع

اگرچہ حسب ضرورت مولانا نے مناظرے عیسائیوں سے بھی کئے، آریہ سماجیوں اور قادیانیوں سے بھی اور ان کے علاوہ دوسرے فرقہائے ضالہ سے بھی، لیکن مولانا کا خاص موضوع شیعی حملوں سے صحابہ کرام اور مسلک اہل سنت کی حفاظت اور ان کا دفاع اور مذہب تشیع کی اصلیت کو واضح کرکے حجت حق قائم کرنا تھا، اور یہ موضوع ہے جو ہندوستان کے خاص تاریخی حالات کی وجہ سے اس ملک کے اکابر علماء و مصلحین کی علمی اور دینی کوششوں کا صدیوں سے خاص موضوع رہا ہے ... اب سے قریباً ساڑھے تین سو سال پہلے گیارھویں صدی ہجری میں تاریخ اسلام کے عظیم ترین مجدد امام ربانی شیخ احمد فاروقی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور اس کے بعد بارھویں صدی میں حضرت شاہ ولی اللہ اور ان کے معاصر بیہقی وقت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے بعد استاذ الہند شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اور ان کے تلامذہ اور ان کے بعد حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی اور حضرت مولانا رشید احمد محدث گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ الغرض اپنے اپنے زمانہ میں ان سب ہی حضرات کی دینی اور اصلاحی کوششوں کا خاص موضوع اور ہدف رافضیت ... اسباب کی وجہ سے جن کی تفصیل کا یہ موقع نہیں، یہی مسئلہ رہا ہے۔ ہر شخص نے اس موضوع سے متعلق ان اکابر کی کتابیں دیکھی ہیں، اور حضرت مولانا عبدالشکور صاحب نے اس سلسلے میں جو کام کیا ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے، اس کو اعتراف کرنا پڑے گا کہ مولانا نے اس سلسلے میں جو کام کیا ہے، اس سے بھی وہ واقف ہے، اس کو اعتراف کرنا پڑے گا کہ مولانا نے اس موضوع کو اپنے ان پیشرو اکابر سے کئی گنا زیادہ نکھارا اور ایک سعادت مند پیرو کار کی طرح ان کے کام کی تکمیل کرکے ان کی روحوں کو شاد اور مطمئن کیا ۔۔۔ اس ناچیز کا ذاتی تاثر یہ ہے کہ مولانا کی تحقیق و تنقیح نے اس دائرے کے کئی بنیادی مسئلوں کو جو علمی اور نزاعی تھے اور ان کو صرف اہل علم ہی سمجھ سکتے تھے ایسا بدیہی بنا دیا کہ عامیوں کے لئے بھی ان کا سمجھنا آسان ہوگیا۔

ردشیعہ کا مشغلہ

مولانا نے اپنا یہ عقیدہ میرے سامنے خود فرمایا کہ صحابہ کرام کے ناموس کی حفاظت اور ان کے خلاف کئے جانے والے پروپیگنڈے کی تردید بجائے خود بھی عبادت بلکہ فریضہ ہے لیکن میں جو اس کام کو دوسرے ... اہمیت دیتا ہوں اور اس میں اس طرح مشغول رہتا ہوں ... اس کی وجہ یہ ہے کہ صحابہ کرام کے مجروح ہوجانے کے بعد قرآن مجید اور نبوت محمدی سب مشکوک ہوجاتے ہیں ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کے بارے میں جو کچھ ہم جانتے ہیں وہ صحابہ کرام ہی کے واسطے سے جانتے ہیں، اگر اس سلسلہ کی پہلی کڑی اور دین کے ناقلوں کی پہلی صف ہی ناقابل اعتبار ہوگئی تو قرآن اور سارا دین مشکوک ہوجائے گا ۔ اور ہمارے پاس ان کے بارے میں یقین کی کوئی علمی بنیاد نہیں رہے گی ۔ بہرحال میں صحابہ کرام کی یہ حمایت اور مدافعت اور ان کے دشمنوں کا یہ مقابلہ قرآن مجید اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی نیت ہی سے کرتا ہوں اور مجھے اپنی مغفرت کی سب سے زیادہ امید اپنے اسی عمل سے ہے ۔

غیر معمولی اعتدال

مناظرہ کے میدان میں رہنے کے بعد راہ اعتدال پر قائم رہنا بڑی مشکل بات ہے، اللہ ہی اگر توفیق دے اور دستگیری فرمائے تو آدمی اعتدال پر قائم رہ سکتا ہے ورنہ اس میدان میں قدم رکھنے والے کا افراط یا تفریط میں مبتلا ہوجانا ایک عام بات، اور اکثری تجربہ ہے ۔ راقم نے اس پہلو سے حضرت مولانا کو ... متوازن ... پایا ۔ صرف ایک ... ذکر کرتا ہوں جو مولانا سے میں نے خود اپنے کانوں ... سنا ہے ایک موقع پر حضرت علی مرتضیٰ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہما کے درجات کا فرق بیان کرتے ہوئے فرمایا:-

> حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ سابقین اولین کی پہلی صف کے بھی اکابر میں ہیں اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اگرچہ صحابی ہونے کی حیثیت سے ہمارے سرتاج ہیں لیکن حضرت علی مرتضیٰ سے ان کو کیا نسبت؟ ان کی مجلس میں اگر صف نعال میں بھی حضرت معاویہ کو جگہ مل جائے تو ان کے لئے سعادت اور باعث فخر ہے ۔

یہاں تک جن خصوصیات کا میں نے ذکر کیا ان کا براہ راست تعلق مولانا کی عالمانہ یا مناظرانہ حیثیت سے ہے، اگرچہ ان کی متقیانہ اور درویشانہ حیثیت کا بھی ان میں خاصا حصہ ہے۔ اب دو چار باتیں میں وہ عرض کرتا ہوں جن کا تعلق خاص طور سے اس دوسری حیثیت سے ہے ۔

نماز کے ساتھ قلبی تعلق اور نسبت نبوی

نماز اس حیثیت سے، کہ ہر مسلمان پر فرض ہے اور اس گئی گزری حالت میں بھی ہر وہ مسلمان اس کا پابند ہے جس کو خوف خدا اور فکر آخرت کا کوئی ذرہ بھی نصیب ہے۔ بہرحال اس حیثیت سے نماز ایک عوامی چیز ہے لیکن نماز کے ساتھ دل کا لگاؤ اس کا کما حقہ اہتمام اور فکرمندی اور لوگوں میں نماز کی طرف سے بے اعتنائی اور بے پروائی دیکھ کر دل کا کڑھنا اور بے چین ہونا بلاشبہ یہ کیفیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ سے بھی پہلے آپ کے جد امجد سیدنا خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خاص نسبت اور وراثت ہے انہوں نے اپنے بیوی بچوں کو وادی غیر ذی زرع میں بسا کر اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تھا:

> "اے میرے پروردگار میں نے اپنی نسل کو تیرے مقدس و محترم گھر کے پاس بن کھیتی والی وادی میں لابسایا ہے اے میرے رب تاکہ وہ نماز قائم کریں ۔"

اور عرض و معروض اور مناجات کے اسی سلسلہ کے آخر میں دعا کی تھی۔

> "میرے رب مجھے بنادے نماز کا قائم کرنے والا اور میری نسل کو بھی یہ چیز نصیب فرما، پروردگار میری دعا قبول فرما ۔"

اور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے اس دنیا سے رخصت ہوتے وقت جو آخری وصیت امت کو فرمائی تھی اس میں سب سے پہلے نماز ہی کی تاکید تھی ۔ بہرحال نماز کے ساتھ فکرمندی کا یہ تعلق اللہ کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام اور اس کے حبیب پاک حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص وراثت ہے اور اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا کو اس سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا (باقی)

درخواست طلب امور کیلئے جوابی لفافہ آنا ضروری ہے

مسلمانانِ ہزارہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کو مبارکباد

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس کی کامیابی پر مندرجہ ذیل حضرات نے مبارکباد دیتے ہوئے مسلمانان تحصیل مانسہرہ ہزارہ اور مسلمانان ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی اسلام دوستی پر مبارکباد دی ہے۔ اور اس سلسلے میں ان کو خطوط اور تار بھیجے ہیں۔

حضرت مولانا سلطان محمد محمود صاحب قاری امام مسجد للہ کھریال۔ کھیوڑہ۔

جناب محمد رمضان معرفت فاروق بک ڈپو پنڈ دادن خاں۔ حضرت مولانا محمد حنیف صاحب امام مسجد مرکزیہ۔ کوہ مری۔

نظام العلماء شیر باد تحصیل چارسدہ بذریعہ ناظم اعلیٰ جناب محمد اسرائیل صاحب

محترم حضرت مولانا مقبول احمد صاحب نائب ناظم جامع رشیدیہ منٹگمری۔

محترم حضرت مولانا میاں صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دار العلوم حمایت الاسلام غلجی۔ پشاور

محترم حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی اسلامی اکیڈمی سریاب بنگلہ نمبر ۵ کوئٹہ

نظام العلماء بنوں، بذریعہ حضرت مولانا سکندر خاں صاحب۔ امیر ضلع بنوں۔

محترم حضرت مولانا ظہیر الدین نائب مہتمم مدرسہ دار القرآن کندکوٹ ایبٹ آباد۔

محترم المقام جناب محمد شعیب صاحب دھیر یار [illegible] ہزارہ

نظام العلماء مردان۔ بذریعہ محترم حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر مردان۔

نظام العلماء ضلع مردان۔ محترم حضرت مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم اعلیٰ مردان۔

محترم المقام محمد ابراہیم صاحب تلمبہ ضلع ملتان۔

محترم العلماء کرشن نگر لاہور بذریعہ مولانا اولیں احمد صاحب شبلی ناظم

جناب چوہدری شیر علی صاحب موضع جہول ضلع مظفر گڑھ۔

مدرسین، طلبا مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدر آباد بذریعہ حضرت مولانا شمس الدین صاحب

نظام العلماء ایبٹ آباد دسندھ، بذریعہ حضرت مولانا رحیم بخش صاحب امیر نظام العلماء ایبٹ آباد

حضرت مولانا ابوتراب محمد عبدالمجید صاحب عباسی الحسینی خطیب جامع مسجد ساوتی آباد۔

نظام العلماء جنگ راہداس دی کیلیانہ

طلباء مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بذریعہ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب۔ مولانا عبدالعزیز صاحب و مولانا عبدالقیوم صاحب گوجر گڑھی ضلع مردان۔

حضرت مولانا عبدالرشید صاحب ارشد ناظم ادارہ اشاعت دین قیم میاں چنوں

جناب مستری علی محمد صاحب اٹراد (فائدہ آباد) ضلع سرگودھا۔

مولانا محمد اسمٰعیل صاحب مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ۔ کراچی۔

جناب ظہیر محمد صاحب پشاور صدر

مولانا حکیم شریف الدین صاحب کرنالی مدرسہ حسینیہ سلانوالی ضلع سرگودھا۔

جناب محمد بخش صاحب برادر شیخ محمد رمضان۔ محمد شریف اسٹیشن عبدالحکیم ضلع ملتان۔

حضرت مولانا قاضی عبدالصمد صاحب محکمہ شرعیہ قلات بلوچستان۔

حضرت مولانا محمد سعدی صاحب ناظم مدرسہ لطف الاسلام۔ دایانہ آدم

محترم المقام جناب فیض غلام ربانی صاحب تلہ گنگ ضلع اٹک۔

عالی جناب عنایت الرحمٰن صاحب ایم ایل اے۔ ہزارہ

محترم جناب محمد سلطان صاحب (سابق) احرار لاہور۔

محترم جناب حکیم ذوالقرنین صاحب (سابق احرار) بیڈن روڈ۔ لاہور

مسلمانان کھور کوٹ بذریعہ حافظ محمد طیب صاحب میانوالی۔

مولانا فضل الرحمٰن صاحب۔ بمقام بانڈی گوبراستہ لوئی۔ تحصیل مانسہرہ۔

حضرت مولانا قاضی عبدالحی عرف چندپیر خطیب حویلیاں تحصیل ایبٹ آباد۔

حضرت مولانا عبدالودود صاحب مہتمم جامعہ اشرفیہ پشاور۔

حضرت مولانا حبیب الرحمٰن جامعہ حنفیہ نوریہ متصل ریلوے پل راولپنڈی

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن سعید الرحمٰن بھیروی متعلمان جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

حکومت اور رائے دہندگان کی تحسین

سرحد کے دو عظیم مذہبی راہنما مفتی اعظم مولانا محمود صاحب ڈیرہ وی اور مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کامیابی پر

اکابر علمائے سرحد کے تاثرات

سرحد کے اکابر علماء میں مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب۔ امیر نظام العلماء سرحد۔ مولانا عزیز الرحمان صاحب امیر علماء ضلع پشاور۔ مولانا عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء سرحد۔ مولانا محمد عیسیٰ صاحب ناظم نظام العلماء سرحد۔ مولانا حافظ عبدالرشید صاحب امین نظام العلماء۔ مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر نظام العلماء ضلع مردان نے ایک مشترکہ بیان میں سرحد کے دو عظیم مذہبی راہنما مفتی اعظم مولانا محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کی کامیابی پر اظہار مسرت کرتے ہوئے ان رائے دہندگان کے دیانت و امانت کی تحسین کی ہے۔ جنھوں نے ہر دو علماء کرام کو خلوص کے ساتھ دینی جذبہ کے تحت ووٹ دیے۔

موجودہ انتخابات جن میں حکومت نے انتہائی غیر جانبداری کا ثبوت دے کر بہترین شائستہ انتظام کیا تھا۔ اور ہر ووٹر کو پوری طرح انتہائی امانت و دیانت کے ساتھ اپنی رائے کا حق دیا تھا۔ فی الحقیقت یہ انتخاب ہر رائے دہندہ کے ایمان کا عظیم امتحان تھا۔ اور خدا کی طرف سے ایک بڑی آزمائش سے گذرنا تھا۔

مذکورہ علماء کرام کی کامیابی سے پارلیمنٹ اور اسمبلی کے دین پرست ارکان یقیناً خوش ہوں گے کہ اعلاء کلمۃ اللہ اور قرآن و سنت کے احکام کے نفاذ کے سلسلے میں ان ہر دو علماء کرام کی راہنمائی ایک بہترین موقع ہے۔ کہ وہ دینی معاملات میں مذکورہ علماء کرام کا ساتھ دیں گے۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں کو دین و دنیا میں جزاء خیر دے۔ اور ان تمام ارکان پارلیمنٹ و اسمبلی کو کامیابی عطا فرمائیں۔ جن کا نصب العین قرآن و سنت اور سلف صالحین کے کردار کی روشنی میں ملک و ملت کی خدمت کرنی ہے۔

جناب حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا۔

جناب سید محمد شاہ۔ ایم۔ اے مہیڈ اوریئنٹل ٹیچر ہولا ہائی سکول اوکاڑہ ضلع منٹگمری۔

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامع مسجد دریا خاں۔ ضلع میانوالی۔

حضرت مولانا سید محمد امیر شاہ صاحب، مہتمم مدرسہ عربیہ مخدوم پور پہوڑاں۔

جناب چوہدری شاہ محمد صاحب ممبر یڈالی صادق آباد۔ ضلع رحیم یار خاں۔

حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب خوشاب ضلع سرگودھا۔

جناب مولانا سید نیاز احمد صاحب گیلانی تلمبہ جامعہ مسعود

جناب مولانا محمد رمضان مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام شہر میانوالی

جناب مولانا عبدالکریم صاحب خطیب جامع مسجد حنفیہ محمد شاہ پور۔ ضلع سرگودھا۔

جناب میاں محمد شفیق صاحب چارسدہ پشاور

جناب صوفی محمد صدیق صاحب مالک فرم چوہدری عبدالعزیز محمد لطیف۔ سرگودھا۔

آزاد کشمیر سے

مولانا غلام غوث، اور مفتی محمود صاحب کی کامیابی پر علمائے آزاد کشمیر کی طرف سے مبارکباد

شیر سرحد مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو صوبائی اسمبلی میں اور مفتی محمود صاحب کو قومی اسمبلی کے انتخابات میں کامیاب ہونے پر علمائے آزاد کشمیر کی طرف سے مبارکباد پیش کی جاتی ہے۔

آزاد کشمیر کے عوام اور خواص ان بزرگوں کی کامیابی پر ان سے پوری توقع رکھتے ہیں کہ آزادی کشمیر کے لئے اپنے مجاہدانہ عزائم کو بروئے کار لا کر عوام پاکستان میں ولولہ جہاد پیدا کریں گے

(مولانا محمد امیر الزمان خان ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء آزاد کشمیر)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

خطبہ حقانی

از حضرت مولٰنا عبد الحق صاحب امیر نظام العلماء ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

(جو ٹانک میں عید کے دن پڑھا گیا)

الحمد للّٰہ الذی لہ الخلق والامر والصلوٰۃ والسلام علی المبعوث الی الاسود والاحمر وعلی آلہ وصحبہ الذین فازوا بالحظ الاوفی قل اننی ھدانی ربی الی صراط مستقیم دینا قیما ملۃ ابراھیم حنیفا وما کان من المشرکین قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للّٰہ رب العالمین۔

میرے محترم دانشمند بزرگو! باہمت نوجوانو۔ آج عید قربان کا دن ہے۔ بارگاہ ابراہیمی بڑے جوش وخروش سے منائی جا رہی ہے۔ ہزاروں گائیں لاکھوں دنبے بکریاں قربانی کی جائیں گی۔ نئے نئے عمدہ لباسوں میں ملبوس جوان بوڑھے خوشیاں منا رہے ہیں۔ لیکن آہ تم آہ! امت مسلمہ عید کی حقیقی خوشیوں کی مسرتوں سے محروم مملکت پاک مسلمانوں کا یہ عظیم الشان ملک تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمارا سر شرمندگی سے جھک جاتا ہے۔

ہمارا ضمیر ہمیں ملامت کرتا ہے آزاد اقوام سے آنکھ ملانے کے قابل نہیں فرصت کے ان لمحوں میں آزادی کے اس میدان میں بحیثیت مسلم ہمیں کیا کچھ کرنا تھا اور کونسا کردار ادا کیا ذرا سوچئے اور غلامی میں اسلام کی عظمت ہمیں کیا کچھ کرنا تھا اور کونسا کردار ادا کیا ذرا سوچئے اور غلامی میں اسلام کی عظمت رفتہ کو ہم نے کتنا بلند کیا بحیثیت ایک آزاد قوم اخلاق وکردار میں کتنا وقار حاصل کیا اپنے دور اقتدار میں ہم نے اسلامی اقدار ایمانی اطوار کو کس قدر اپنایا ہمسایہ ملک ہندوستان میں ہمارے مظلوم بھائیوں پر آئے دن جو مظالم ڈھائے جا رہے ہیں۔ ہم نے اسلامی اخوت کے تحت ان کی کس قدر امداد کی اور ان کے تحفظ کا کیا سامان کیا۔ ہماری مسلمان بہنوں اور بیٹیوں کی لوٹی ہوئی عصمتیں جو آج تک ہماری غیرت ایمانی کو چیلنج کر رہی ہیں ان کی واپسی کا کیا انتظام کیا یہ وہ سوالات ہیں۔ جن کے جوابات ہمارے پاس بجز خجالت شرمندگی کچھ بھی نہیں حقائق سے اغماض نہیں کیا جا سکتا واقعات سے چشم پوشی نہیں کی جا سکتی چودہ سال کے طویل عرصہ میں ہم نے شرم وحیا، ایمان واخلاق کا وہ قیمتی سرمایہ جو اپنے اسلاف سے میراث میں پایا جاتا تھا۔ بہت کچھ گنوا دیا۔ اقوام عالم میں ہمارے لئے کوئی عزت کا مقام نہیں اپنے ملک تحفظ کے لئے غیروں کی پناہ ڈھونڈتے ہیں۔ ملکی ترقی کے لئے دوسروں کے دست نگر ہیں۔

اس عرصہ میں اپنے رہنماؤں نے ہمیں بھیڑ بکریوں کی طرح ہانکا غیروں نے منڈی کا مال سمجھ کر چند ٹکوں کے بدلے ہماری خودداری وشرافت تہذیب وتمدن کو بڑی بے دردی سے لوٹا۔ خدارا ذرا سوچئے یہ غفلت وخود فراموشی کب تک یہ بے حسی کب تک یہ بے حسی اور خود فروشی کب تک آپ کس کی اولاد ہیں وہ معزز ومحترم آدم جو مسجود ملائکہ تھے جس کے سامنے ارض وسماء کی ساری مخلوقات مسخر وتابع فرمان تھی۔ آپ کس کی امت ہیں۔ اس محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کی جو ابتداء آفرینش سے انتہا دنیا تک سب سے افضل وارفع تھے۔ جس نے عرب کے تپتے ہوئے ریگستانوں سے چند شتربان کو لے کر مشرق ومغرب عرب وعجم پر اپنا پرچم لہرایا قیصر وکسریٰ کی گردنیں جھکا دیں جس کی ہیبت دبدبہ سے کفر کی پوری دنیا تھرا اٹھی آپ کس ملت سے ہیں حضرت ابراہیم خلیل خدا کی جس نے ہوش سنبھالتے ہی جستجوئے حق میں اپنے گردو پیش اپنے ماحول پر نظر ڈالی اپنے قریب ترین قرابت میں اماں جان سے تفتیش حق شروع کرتے ہوئے دریافت فرمایا میری تربیت کون کرتا ہے جس کی میں حق بندگی ادا کروں۔ اماں جان نے جواب دیا کہ میں تیری تربیت کنندہ ہوں۔ پوچھا تیرا مربی کون کہا تیرا والد سوال فرمایا کہ والد کا مربی کون جواب ملا کہ اقتدار اعلیٰ کا مالک شہنشاہ معظم نمرود۔ سوال فرمایا آخر وہ بھی کسی مربی کا محتاج وہ بھی کسی مقتدر کے اقتدار میں ہونا چاہئے۔ چونکہ والدین کا ذہن غلامی کے زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اقتدار پرستی ان کے رگ وریشہ میں رچ چکی تھی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اس حقیقت پسندانہ سوال کو برداشت نہ کر سکے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی یہ مشکل اپنے گھر میں حل نہ ہو سکی تو عوامی حلقوں میں نظر دوڑائی تو دیکھا کہ عوام اپنے ہاتھوں مورتیاں تراش تراش کر ان کے آگے سربسجود ہیں۔ انہیں رب کا نام دیکر پکار رہے ہیں۔ مرادیں مانگ رہے ہیں۔ پوچھا کہ کیا یہ کچھ سنتے جانتے بھی ہیں۔ تمہارے کسی کام بھی آتے ہیں۔ کچھ بولتے چالتے بھی ہیں۔ جب جواب نفی میں ملا تو اف لکم ولما تعبدون کہہ کر ہٹ گئے جب عامۃ الناس کو دیکھا کہ مذہب کو تو چند رسومات میں محدود کر دیا ہے اور صرف مورتیوں کے آگے سر جھکا کر گویا مذہب کا حق پورا کر دیا۔ بقایا زندگی کے ہر شعبہ میں ارباب اقتدار کے ہر حکم کے آگے سر تسلیم خم کر کے اقتدار پرستی میں ہمہ تن مشغول ہیں۔ خودداری وعزت نفس کا ان میں احساس تک باقی نہیں رہا۔ غلامی میں ضمیر مسخ ہو چکے ہیں۔ تو ملک کے تعلیم یافتہ طبقہ کا جائزہ لیا۔ دیکھا کہ وہ سیاروں کی تاثیرات کے شعبدہ میں پھنس کر خالق سیارگان مؤثر حقیقی سے یکسر غافل ہیں تو اس موحد اعظم نے ایک ایسا برہان قاطع اور خاموش کن حجت پیش فرمائی کہ ان کی ساری فلاسفریاں خاک میں مل گئیں فرمایا انی لا احب الآفلین جو اپنے طلوع وغروب میں فنا وبقا میں ضیا پاشیوں نور افشانیوں میں خود مختار نہیں۔ جہاں زوال وفنا کے آثار موجود ہوں ہیں تو انکی قدرت واقتدار کا گرویدہ نہیں بن سکتا پوری قوم کو مخاطب ہو کر ڈنکے کی چوٹ اعلان فرما دیا۔ انی بری مما تشرکون میں ان تمام جھوٹے اقتداروں سے باغی ہوں جو تم نے اللہ عز وجل۔ خالق کائنات کے اقتدار اعلیٰ میں شریک کر رکھے ہیں۔ انی وجھت وجھی للذی فطر السموٰت والارض حنیفا وما انا من المشرکین میں سب سے منہ موڑتے ہوئے اس ذات اقدس کا رخ کرتا ہوں جو ارض وسما کا خالق ہے۔ میں اسی قہار وجبار واحد لم یزل کے اقتدار میں کسی کو شریک نہیں کر سکتا الا لہ الحکم خبردار اس کی کائنات میں صرف اسی کی حکومت چل سکتی ہے۔ حاکم ومحکوم حکومت ورعایا سب کو اسی کے قانون فطرت کے آگے جھکنا پڑے گا۔ خدا کی زمین میں غیر خدا کی حکومت برداشت نہیں کی جا سکتی الا لہ الخلق والامر خبردار اس کی مخلوق پر صرف اسی کو حکمرانی کا حق حاصل ہے کوئی مالک اپنے غلاموں پر کسی کا تسلط برداشت نہیں کرتا۔ غلام کسی کے اور حکم مانیں کسی کا یہی تو شرک اعظم ہے حضرت خلیل خدا علیہ السلام نے ماں باپ کو چھوڑ دیا قوم کی دشمنی مول لی نمرود جیسی جابر وظالم حکومت سے ٹکر لی آگ میں جلنا منظور کر لیا وطن چھوڑ دینا گوارا فرما لیا یہ سب کچھ مظالم سہے مصیبتیں جھیلیں۔ لیکن برداشت نہ ہو سکی، تو غیر خدا کی حکومت۔ کسی ملکی وقومی قانون کی اطاعت ووفاداری برداشت نہ کر سکے بڑھاپے کی زندگی کے آخری سہارے عزیز ترین متاع حیات اسمٰعیل جیسے نازبردار چہیتے بیٹے کو خوشی خوشی قربان کرنا تو ہو سکتا تھا۔ لیکن اپنے محبوب مالک کے حکم کی اطاعت اور اس کی منشا پوری کرنے میں سر مو فرق آجانا ان کے تصور میں بھی نہ آسکتا تھا۔ اللّٰہ اکبر اللّٰہ اکبر لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر وللّٰہ الحمد۔

بقیہ صفحہ (۳)

اس کے خلاف عرض کیا گیا مگر یہ فتنہ عمیا کی شکل اختیار کر گیا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ ایک اخبار نے چند آدمیوں کے ساتھ کھڑے ہوتے تصویریں دکھایا ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تصویریں اتروانے کے لئے سب کھڑے ہیں۔ لیکن واقعہ یہ ہے کہ مختلف تصاویر کو انہوں نے اکٹھا جوڑ کر ایک فوٹو بنایا ہے۔ اس مضمون سے میری مراد یہ ہے کہ کسی مسلمان کو یہ دھوکا نہ ہونا چاہئے کہ فوٹو اتارنا جائز ہے یا مسئلہ بدل گیا یا کسی فوٹو میں ہماری اجازت واختیار کا کوئی دخل ہے اللہ تعالےٰ نے ہم سب کو ہدایت فرماتے اور ایسا مذہبی انقلاب لائے کہ مذہب کے ہر حکم کو بے چون وچرا تسلیم کر لینے میں کسی کو باک نہ ہو۔ آمین۔

(غلام غوث ہزاروی)

اپنا پتہ صاف اور خوش خط لکھا کریں۔

اہم عام خبریں

اسلام کا معجزہ
ایک عیسائی کا قبول اسلام

پادری نیوٹن ایل - ایم گکھڑ منڈی کے بیٹے مارف پیوٹن (عمر ۱۹ برس) مڈل پڑھ رہے ہیں - دینیات کے پرچہ میں امتحان دے کر زیادہ نمبر حاصل کرنے کے لئے دینیات کے رسالے خریدے - استادوں کے روکنے کے باوجود انہوں نے مطالعہ کیا - جوں جوں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے واقعات پڑھتے اسلام قبول کرنے کے لئے دل میں انشراح پیدا ہوتا رہتا - یہاں تک کہ ۱۳ مئی کو انہوں نے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا - آپ کو والد نے گھر سے نکال دیا ہے آپ نے اس کی کوئی پرواہ نہیں اور تبلیغی جماعت کو ایک چندہ دیدیا ہے کہ چالیس دن تبلیغی دورے میں رہ کر اسلام سیکھیں ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء - میں نے اس خوش قسمت برخوردار کو مبارکباد دیتے ہوئے اپنی کتاب آئینہ عیسائیت پیش کر دی ہے -
(قاضی شمس الدین احمد قریشی ٹیکسلا)

کراچی میں کار ثواب شروع ہو گیا

روزنامہ انجام کراچی ۷ مئی ۱۹۶۲ء میں یہ خبر درج ہے -

کراچی میں رقص و سرود کی تربیت دی جائیگی

کراچی ۶ مئی (اپ پ) آرٹس کونسل آف پاکستان کراچی نے مئی کے تیسرے ہفتے سے رقص و سرود کی کلاسیں شروع کرنے کا فیصلہ کیا ہے - ان کلاسوں میں صرف ان لڑکیوں اور عورتوں کو داخلہ ملے گا جن کی عمریں ۱۴ سال اور ۲۵ سال کے درمیان ہوں ان لڑکیوں اور عورتوں کو تربیت یافتہ خاتون انسٹرکٹرز رقص اور موسیقی کی تربیت دیا کریں گی -

مجلس خدام صحابہ کوٹ تغلق شاہ
کا نیا انتخاب

صدر - میاں امیر بخش صاحب -
ناظم - منشی محمد بخش صاحب -
خازن - حاجی عبدالمالک صاحب

اسی اکیبنٹ
رفیق محمد حنیف صاحب فرد ٹرسٹیٹ
رئیس محمد شفیع خاں صاحب کھرل -

انتخابی کارروائی کے بعد تمام دوستوں نے خلوص دل سے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ انہیں اکابر کی یاد منانے اور ان کی سیرت اجاگر کر کے ملک و ملت کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائیں - آمین -
دعا کے بعد اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا
(شفیق الحسن - رکن مجلس خدام صحابہ - کوٹ تغلق شاہ ملتان شہر)

جنگ آزادی کا ایک اور سپاہی چل بسا

حضرت مولانا شبیر احمد صاحب پسروری اطلاع دیتے ہیں کہ جنگ آزادی کے ایک اور بہادر سپاہی غازی احمد دین صاحب بھی چل بسے جو اپنے بھائی چوہدری خیر دین صاحب کے پاس حافظ آباد میں مقیم تھے -

حیات طیبہ کو فلمانے کیخلاف شدید غم و غصہ

باشندگان ٹل ضلع کوہاٹ کے بے پناہ اجتماع میں حضرت مولانا محمد امین گل صاحب شیخ الحدیث کی ہنگامہ خیز تقریر کے بعد اٹلی فلم کمپنی کے خلاف غم و غصہ کی تجویز پاس کی گئی جس کی تائید مولانا محمد شریف صاحب خطیب اڈہ نے اور عام اہل اسلام نے کی -

نہرو نے الجزائر کی آزادی تسلیم کی

نہرو نے کہا کہ اس وقت الجزائر کی آزادی تسلیم کرنے سے بھارت کو کوئی فائدہ نہیں ہے -

جہاد آزادی تیز ہو گیا

انڈونیشیا کے گوریلا دستے اب پے در پے مغربی نیوگنی میں (ولندیزی) (ہالینڈ والوں) سپاہیوں کی سنگینوں سے ٹکرانے کے لئے اترنے شروع ہو چکے ہیں انہوں نے لڑنے مرنے اور بستیوں پر قبضہ کرنے کا سلسلہ جاری ہے اہل اسلام دعا کرتے ہیں - کیونکہ ہم سوائے اس کے اور کیا کر سکتے ہیں

لبنانی مسلمانوں کا جوش

لبنان کے اخبارات نے سعودی عرب پر صدر ناصر کی حمایت میں خوب لے دے کی اس سے سعودی عرب نے وہاں سے اپنا سفیر واپس بلالیا -

غلاف کعبہ

اس سال شاہ سعود نے مصر کا غلاف کعبہ واپس کر کے مصر اور سعودی عرب کے درمیان ایک اور فتنے کا دروازہ کھول دیا ہے یہ کہنا قطعاً غلط اور بہانہ ہے کہ غلاف اچھا نہ ہوتا تھا - دراصل اس کی تہ میں ناصر سے رقابت و مخالفت کام کر رہی ہے - اس غلاف کو لانے والے جہاز میں گیارہ سو مصری حاجی سوار تھے اس حرکت کے نتیجہ میں وہ بھی واپس چلے گئے - ممکن ہے وہ پہلے فرض حج ادا کر چکے ہیں - مگر اس نعمت سے محرومی کا تصور کرنا ضروری تھا - خدا کرے کہ مسلم ممالک اور خاص کر عرب ممالک کے منافقات ختم ہوں -

لاہور میں چہل پہل

لاہور میں اس ہفتے خوب چہل پہل رہی - مستورات کی مخصوص نشستوں کا انتخاب ہونا تھا پہلے ڈیڑھ سو ممبران صوبائی اسمبلی کے سامنے امیدوار عورتوں کو تقریریں کرنی پڑیں پھر سوالات کے جوابات دینے پڑے اچھی خاصی چیخ چیخ ہوتی رہی کسی نے مولانا غلام غوث صاحب سے کہا کہ آپ کیوں تقریریں سننے نہیں جاتے فرمایا کہ اب حلقے علیحدہ ہو چکے ہیں کوئی ثواب تھوڑا ہی ہے -

۷ ۲ مئی کو الیکشن تھا - ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مردوں اور عورتوں کی اب ایک جنس بن چکی ہے حیا و شرم کی بات ہی باقی نہیں رہی دو ٹوں کے اندر جانے کے راستے میں بعض فیشن ایبل مستورات یونہی بے ضرورت کھڑی جانے والوں کے لئے باعث پریشانی تھیں - عورتوں پر رحم آ رہا تھا کہ بیچاریاں کس مصیبت میں پھنسی ہوئی کیسے ذلیل ہو رہی ہیں -

۲۶ مئی کو آغا شورش کشمیری اور شیخ عنایت اللہ صاحب بٹ وغیرہ نے نگینہ بیکری ہوٹل کے سامنے باغ میں مولانا غلام غوث صاحب نواب زادہ نصر اللہ خاں صاحب اور دیگر کامیاب ممبروں کے اعزاز میں - نیز ملیری صاحب کے چیف ایڈیٹر ہونے اور مسٹر عبدالمجید نظامی کے تقرر پر ایک پرتکلف عشائیہ دیا - تقریباً چار سو آدمیوں کو مکلف کھانا کھلایا گیا - محترم محمد حسین صاحب ممبر مرکزی اسمبلی راجہ حسن اختر لیبری صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب نے تقریریں بھی کیں جن میں اس بات پر خاص زور تھا کہ آج بھی ملک میں محب وطن اور غیر محب وطن کا نعرہ لگانا اور ملک کی ایک جماعت کے خلاف دھڑے بندی پر اکسانا ملک کی کوئی صحیح خدمت نہیں ہے

گورنر صاحب کی دعوت

۷ مئی کو گورنمنٹ ہاؤس میں ۶ بجے گورنر صاحب مغربی پاکستان نے تمام صوبائی کامیاب ممبروں کو عصرانہ پر بلایا - جہاں صدر مملکت نے سب سے ہاتھ ملایا - بیز تقریب مغرب کے قریب ختم ہوئی

۲۸ مئی کو فلیٹی ہوٹل میں محترم نصر اللہ خاں خٹک نے پر تکلف دعوت دی اور عصر کو ۵ بجے تحصیل مانسہرہ کے نوجوانوں نے لنڈا بازار میں مولانا غلام غوث صاحب ملنگ خاں صاحب وغیرہ ممبروں کو ٹی پارٹی دی -

حضرت رائے پوری مدظلہ کی تشریف آوری

دوسری طرف یکم مئی سے قطب وقت حضرت مولانا رائے پوری مدظلہ نے لاہور کو اپنے قدوم سے عزت بخشی - آپ کے ہاں روزانہ اہل علم اور بادہ خواران عہد الست کا جمگھٹا لگا رہتا ہے -

لیلائے وزارت کے مجنوں

لیلائے وزارت کے مجنوں بھی مصروف طواف ہیں -

مسئلہ کشمیر

مسئلہ کشمیر پر گفتگو سلامتی کونسل میں ہونے والی ہے امریکہ نے گو دنیا میں انقلاب کیا ہے وہ کبھی افغانستان و پاکستان میں اور کبھی پاکستان و ہندوستان میں مصالحت کرانے کے لئے اپنی خدمات پیش کرتے رہتے ہیں لیکن نتیجہ مایوسی کے سوا کچھ برآمد نہیں ہوتا -

مودودی کا منصوبہ مردود ہو گیا

مدینہ کی اسلامی یونیورسٹی کے لئے مودودی نے جو نصاب تجویز کیا گیا تھا وہ مردود قرار پایا - منتظمہ مجلس کے بعض ارکان نے پہلے ہی شاہ سعود کو مطلع کر دیا تھا کہ مودودی کا پاکستان میں کوئی علمی اور دینی مقام نہیں ہے - ذاتی مطالعہ کے نتیجہ میں تصنیفیں کرتے رہتے ہیں، مگر وہ بھی عام اہل اسلام میں قابل اعتراض اور مردود ہیں -

شام میں شام غم

ملک شام میں ہمیشہ حکومتی انقلابات ہوتے رہتے تھے مصر سے الحاق کے بعد یہ وبا تھم گئی تھی الحاق ختم ہونے کے بعد پائیدار حکومت کا قیام مشکل ہو گیا ہے - حال ہی میں عرب جمہوریہ کا نائب صدر کرنل سراج شام کی نگرانی سے بھاگ کر مصر جا پہنچے - ادھر صدر شام قدسی صاحب نے استعفا دے دیا -

قاضی احسان احمد [illegible] پرنٹر پبلشر نے [illegible] پریس لاہور میں چھپوا کر دفتر ہفت روزہ ترجمان اسلام [illegible] دروازہ لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کا ترجمان

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲ نومبر سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۴۴

بریلوی دوستوں سے

(بسلسلہ گذشتہ)

دیوبند کی طاقت اور اس تحریک میں مجلس احرار کا تذکرہ ہو رہا تھا اور ہم یہاں تک پہنچے تھے۔ جس نے کشمیری مسلمانوں کی آزادی کے لئے پچیس ہزار جوان پیش کئے اور جس نے کل ظفر اللہ قادیانی کے خلاف تمام پاکستانی مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کیا تھا۔ اور جو آج بھی میدان میں کھڑی ملک و ملت کے مفاد کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔ ان تو انہی دیوبندی علماء نے تبلیغ کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ آپ مانیں نہ مانیں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ سرور کائنات صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے اشارہ پاکر اس مبارک کام کو شروع کیا اور آج وہ دنیا بھر میں اسلام کی خدمت میں مصروف ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام تمام ملک میں دین کی خدمت کر رہی ہے۔ اس کی ہزاروں شاخیں ہیں۔ وہ غلط اور مخالف اسلام قوانین کو منسوخ کرانے کی مساعی جمیلہ کر رہی ہے۔ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے کوشاں ہے فرق باطلہ کا دفاع۔ اور اصلاح معاشرہ کا کام اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ ان کے سوا اور بیسیوں چھوٹی بڑی جماعتیں اور ہزاروں افراد ہیں جو تمام ملک میں اسلام کی خدمت کر رہے ہیں۔

تو میرے معزز دوستو! اگر بعض غیر مآل اندیش دوستوں یا کسی پارٹی یا کسی حکومت کا یہ مقصد ہو کہ وہ علماء حق علماء اہلسنت اور علماء دیوبند کو ختم کر دیں گے۔ یا کیچڑ اچھالنے دھمکیاں دینے اور ملک کے امن و امان کو نقصان پہنچانے سے کروڑوں مسلمان جو ان اللہ والوں سے وابستہ ہیں ڈر جائیں گے یا دب جائیں گے تو یہ خیال غلط ہے۔ باطل ہے۔ بلکہ ہر اس فرقہ یا آدمی یا جماعت یا حکومت نے جس نے یہ خیال قائم کر رکھا ہے اس نے وہ درد سر خریدا ہے جو خود اس کا جان لیوا ثابت ہوگا۔ وہ خود ہی حسد کی آگ میں جلیں گے اور دوسروں کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے۔ اگر آپ یہ فرمائیں کہ ہم کو بھی کوئی نہیں مٹا سکتا تو ہم کو یہ ماننے میں بھی عار نہیں۔ ہم تو مٹنے مٹانے کے قائل ہی نہیں۔ ہم آپس میں صرف سمجھنے سمجھانے کے قائل ہیں۔ ہمارے آقا حضرت سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پتھر کھاتے اور دعائیں دیتے تھے۔ وہ ایسے لوگوں کو بھی سمجھانے کی کوشش کرتے جو آپ کی اور آپ کے صحابہ کرام رضو کی جان لینے کے درپے تھے وہ کفر کے غلبہ کا زمانہ تھا۔ مدینہ منورہ میں مسلمانوں کے لئے حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم کا اشارہ ہی کافی ہوتا تھا۔ اس لئے باقی جد و جہد کفار کے مقابلہ میں خرچ ہوتی۔

ہمارے دوستو! آؤ ہم ٹھنڈے دل سے اپنے کردار کے عواقب و نتائج پر غور کریں۔ اور یہ سوچیں کہ آیا یہ تمام جد و جہد دشمنان اسلام یا خود غرض لوگوں کے اکسانے سے تو نہیں یا جو کچھ ہم کر رہے ہیں اس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ اغیار کو تو فائدہ نہیں پہنچ رہا۔

رفتارِ زمانہ } ہم یہاں اپنے دوستوں سے ایک بات اور بھی عرض کرینگے کہ جن مسائل کو آپ لے بیٹھے ہیں یہ مسائل زیادہ عرصہ تک نہیں چل سکیں گے۔ کل تک بڑے بڑے حضرات حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو بشر کہنے سے روکتے تھے بلکہ بشر کہنے والوں پر سخت فتوی لگاتے تھے آج ان کے ساتھ کے علماء خود مانتے ہیں کہ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بشر تھے۔ آخر جو بات قرآن پاک میں موجود ہے اس کا انکار کب تک کیا جا سکے گا۔

آج کل کے زمانہ میں جب کہ بعض دہریے سرے سے خدا تعالےٰ کا وجود ہی نہیں مانتے اس قسم کے مسائل ماننے کے لئے کون تیار ہو کہ حضور کا نور اللہ کے نور سے جدا ہوا یعنی نور سے ایک ٹکڑا کٹ کر علیحدہ ہوا۔ اور اس کو اپنی انگلیوں سے کاٹ کر دکھایا جائے۔ دوستو! اب وقت تو یہ ہے کہ مشکل سے مغرب زدہ مسلمانوں کو اسلام پر باقی رکھا جاتا ہے ان کے سامنے یہ جھگڑوں کی بحث آئیگی تو وہ کیا خدا کو مانیں گے اور کیا رسول کو مانیں گے۔ حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو تو بے شک نور فرما دیجئے بلکہ ہمیشہ نور کہتے رہیں۔ نور کا معنی روشنی کے ہیں۔ آپ بیشک روشنی تھے اگر آپ نہ ہوتے تو ساری دنیا میں اندھیرا ہوتا۔ کفر ہی کفر چھایا ہوتا۔ آپ صرف روشن ہی نہیں ہیں بلکہ سارے عالم کو روشن کرنے والے ہیں اسی لئے آپ کو قرآن پاک نے سراجاً منیرا فرمایا ہے۔ کہ روشن کرنے والا چراغ آپ کے قلب مبارک کے روشن چراغ سے ہزاروں چراغ روشن ہوئے۔ مگر نور کے سوا نور کا اور کوئی معنی نہ ہماری سمجھ کی بات ہے نہ آپ کی سمجھ کی۔ خود سرور کائنات علیہ السلام نے فرمایا کَانَ اللّٰہُ وَلَمْ یَکُنْ مَعَہٗ شَیْءٌ (کہ اللہ تعالےٰ تھے اور ان کے ساتھ اور کوئی چیز بھی نہ تھی) اللہ تعالےٰ نے جب چاہا مخلوق کو پیدا فرمایا ساری کائنات اور مخلوقات حادث ہے بعد کو پیدا کی گئی ہے۔ جب سے خدا ہے اسوقت سے یعنی ہمیشہ سے اس کے ساتھ کوئی اور نہ تھا یہ ارشاد ہے سرور انبیاء علیہم السلام کا۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ آپ حضور کو نور بھی کہتے رہیں مگر اولاد آدم سے باہر نہ کریں۔ بشر کہنے سے انکار نہ کریں الحمد للہ تعالیٰ کہ اب ذی علم دوستوں نے اس بات کا اقرار کر لیا ہے۔ بلکہ جہاں تک ہمارا حافظہ کام کرتا ہے بریلوی دوستوں کے ایک اخبار میں ایک ذمہ دار بزرگ نے حاضر و ناظر کی بحث میں بھی یہی مراد بیان کی تھی کہ آپ کو ہر بات کا علم ہوتا ہے۔ ذات کا حاضر اور ہر جگہ موجود ہونا مراد نہیں لیا تھا (باقی صفحہ ۲ پر)

(باقی صفحہ ۲ پر)

بریلوی دوستوں سے

(صفحہ ۱ کا بقیہ)

اس طرح بحث سمٹ کر صرف ایک آدھ ایسے مسئلہ میں رہ جاتی ہے جس کا تعلق اعتقادات سے ہے باقی فروعی باتیں ہیں ۔ بدعت و سنت کی بحثیں چلتی رہیں گی ۔ ان سے کفر و ایمان کا تعلق نہیں ہے ۔ یہ اچھے بُرے اعمال کی بحث ہے زمانہ کا تقاضا یہ نہیں ہے کہ ہم فروعی امور کی بحثوں کو اتنی ہوا دیں کہ اہم امور نظرانداز ہو جائیں، جب کہ مشترکہ دشمنانِ اسلام اسلام ہی کو مٹانے کے درپے ہوں ۔

ہاں تو ہم نے اپنے دوستوں سے نصب العین کا دریافت کیا تھا اور اس ضمن میں کہا تھا کہ اگر مقصد علماء حق کو ختم کرنا یا ان کے مسلک کو مٹانا ہے تو ایں خیال است و محال است و جنوں اور اگر مقصد ان کی مخالفت کر کے عوام کو فریب دے کر اپنے بزنس اور روزگار کو قائم رکھنا ہے تو یہ مقصد بھی واجب الترک ہے ۔ ایک اس لئے کہ یہ مقصد ہی صحیح نہیں ۔ دوسرے اس لئے کہ اس طریق کار سے کم از کم ایک طبقہ آپ حضرات کو رسم پرست، شکم پرست یا حلوہ خور وغیرہ جیسے بڑے القاب سے یاد کرے گا ۔

جس طرح کہ بعض بہانہ جو افراد علماء کو برا کہنے کے لئے ذرا ذرا سی باتوں کا سہارا لیتے ہیں تو یہ بات آپ کے اور ہمارے سب کے لئے مضر ہے جس بات سے طبقہ علماء کے وقار کو نقصان پہنچے اس سے دین کو بھی دھکا لگتا ہے

اس لئے ہم تو ذی علم اور سمجھدار بریلوی حضرات کا ایک ہی مقصد جائز قرار دے سکتے ہیں وہ یہ کہ وہ اپنے خیال کے مطابق حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت کا دعویٰ کرنے اور دوسروں کو آپ کی شان میں تنقیص کا مجرم قرار دے کر ان کی مخالفت کرتے ہیں ۔ اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے بعض اکابر کے سامنے جب بریلویوں کی تکفیر کا مسئلہ آیا تو انھوں نے انکار کرتے ہوئے یہی کہا ۔ کہ وہ جس الزام کے خیال سے ہم کو برا کہتے ہیں اس الزام کو تو ہم بھی کفر سمجھتے ہیں ۔ اگر وہ ہمیں حضور کی توہین کے غلط گمان سے برا کہتے ہیں ہم بھی تو حضور کی توہین کو کفر سمجھتے ہیں ۔ باقی رہی یہ بات کہ ان کا الزام ہمارے بزرگوں پر صحیح ہے یا غلط ۔ الحمدللہ تعالےٰ کہ ہمارے بزرگ اس الزام اور بہتان سے بالکل بری ہیں ۔

تکمیل مقصد کی راہ

(۱) آج جو جماعت کھلم کھلا حضور صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت پر دست درازی کرتی اور آپ کے بعد اوروں کو نبی مانتی ہے ۔ اس میں ہم دونوں فریق کا فرض ہے کہ آپ کی محبت کا ثبوت دیتے ہوئے ان کا راستہ روکیں

(۲) آج جو لوگ یہاں تک کہنے لگے ہیں کہ حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے جو معانی بیان کئے وہ اُس زمانہ کے لئے تھے آج کے لئے مرکز ملت کے معانی تسلیم کئے جائیں گے . . . . یہ لوگ حضور کی دائمی نبوت اور حضور کے فہم قرآن پر ہی معترض ہیں ان کی روک تھام ہمارا مشترکہ مقصد ہے

(۳) آج امت رسول کو عیسائی بنایا جا رہا ہے جس سے آپ کی روح پُرفتوح کو کتنی اذیت پہنچتی ہوگی ہمارا مشترکہ فرض ہے کہ نصرانیت کے دفاع کے لئے میدان میں اتر آئیں ۔

(۴) آج آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی قائم کردہ تہذیب کو مٹا کر مغربی بے حیائی بے غیرتی اور فحاشی کو رائج کیا جا رہا ہے ۔ حضور کے [illegible] نام لیواؤں کا فرض ہے کہ اس سیلاب کو روکیں ۔

(۵) آج اسلام کے خلاف قوانین کو اسلام کے نام سے نافذ کیا جا رہا ہے ہمارا اولین فرض ہے کہ اولین فرصت میں تبلیغ یا تفہیم اسلام کے مقابلہ میں سینہ سپر ہو جائیں ۔

(۶) آج ملک کو خارجی خطرات بھی لاحق ہیں اور اندرونی حالات بھی دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں ۔ اگر بریلوی اور دیوبندی بزرگ اس لڑائی کو جاری رکھیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتی اور جس کا کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہو سکتا ۔ سوائے اس کے کہ علماء کو رہا سہا وقار بھی ختم ہو جائے اور ان فتنوں کو پاؤں پھیلانے کا خوب موقعہ ملے تو اس کو دنیا کا کوئی عقلمند آدمی صحیح نہیں کہہ سکتا ۔ بلکہ اگر کوئی یہ الزام لگائے کہ اس فتنے کے پیچھے دشمنان اسلام کا ہاتھ ہے یا اس فتنے کو ہوا دینے والی وہ طاقتیں ہیں ۔ جو مندرجہ بالا فتنوں کو مسلمانوں میں پھیلانے کی ذمہ دار ہیں تو اس الزام لگانے والے کو جھٹلانا آسان کام نہیں ہے ۔

دنیا والے سوچتے ہیں کہ آخر مندرجہ بالا چھ عظیم فتنوں کو نظرانداز کر کے صرف علماء دیوبند کے پیچھے پڑ جانا کیا معنی رکھتا ہے ۔ اور آپس کی اس لڑائی کو جاری رکھ کر مذکورہ بالا فتنوں کو کامیاب ہونے کے مواقع فراہم کرنا حضور پُرنور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی محبت و عشق کا تقاضا کیسے ہو سکتا ہے ۔ اس لئے ہم ذی علم نیک نیت اور مخلص قسم کے بریلوی دوستوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ جارحانہ طرز عمل ترک کر کے وقت کے تقاضوں پر غور فرمائیں تو یہ اسلام کی صحیح خدمت ہوگی ۔ اور اگر آپ حضرات اس کا احساس کریں تو غیر ذمہ دار افراد کو امت کو لڑانے اور تباہ کرنے کی جرأت کبھی نہ ہو سکے گی ہم علماء دیوبند سے بھی درخواست کرتے ہیں کہ وہ پُرامن تبلیغ مثبت بیانات اور دفاعی خدمات سے آگے بڑھ کر اشتعال انگیزی پر اتر آنے کی قطعاً کوشش نہ کریں ورنہ دو طرفہ سخت کلامی ۔ گالی گلوچ ۔ فتنہ پروری اور اشتعال انگیزی سے ان دشمنانِ اسلام کے مقاصد پورے ہو جائیں گے ۔ جو ان فتنوں کو ہوا دینے ہی میں اپنی کامیابی سمجھتے ہیں ۔ اگر آپ کو کھینچ کر ان پانچ مورچوں سے ہٹانے میں مخالف کامیاب نہ ہو سکے ۔ تو یہ ان کی موت اور آپ کی حیات ہوگی ۔ آپ اپنے مسلک پر قائم رہتے اور اعتراضات کا معقولیت سے جواب دیتے ہوئے وقت کے تقاضوں کو پورا کریں ۔

ہمارا بھروسا صرف اللہ تعالیٰ پر ہے اور ہونا بھی چاہیئے ۔ والعاقبة للمتقين ۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں

ڈیرہ غازیخاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس زیر صدارت مولانا [illegible] صاحب منعقد ہوا جس میں مولانا غلام محمد صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم امیر جماعت، اور
نائب امیر شیخ عبدالحلیم صاحب ۔
ناظم ۔ صوفی اللہ وسایا صاحب
خزانچی حاجی محمد رمضان صاحب
منتخب ہوئے ۔ جماعت کا باقاعدہ دفتر بلاک ۱۵ نزد مدرسہ قاسم العلوم میں قائم کیا گیا ۔

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ مصری شاہ لاہور

کا جدید انتخاب

آج مورخہ ۱۱ راکتوبر ۱۹۶۲ء بعد از نماز عشاء جامع مسجد قاسمی چاہ میراں روڈ لاہور میں ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب منعقد ہوا ۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد جناب محمد نسیم خاں صاحب درانی نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد تفصیل کے ساتھ بیان فرمائے اس کے بعد قاری شفاعت احمد صاحب نے اس دور الحاد و پرفتن میں جمعیۃ کی تنظیم کی ضرورت پر زور دیا بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا
حضرت مولانا قاری شفاعت احمد صاحب مدظلہ ۔ امیر
جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بٹ ۔ نائب امیر
جناب محمد نسیم خاں صاحب درانی ۔ ناظم اعلیٰ
جناب قاری نذیر احمد صاحب　نائب ناظم
جناب محمد سعید صاحب بٹ　پروپیگنڈہ سیکرٹری
جناب حضرت مولانا محمد شریف صاحب قصوری　"
جناب مولانا حافظ قاری محمد ہارون صاحب ۔ خزانچی

انصار الاسلام

جناب بھائی محمد نیاز صاحب ۔
جناب انوار الحسن صاحب ۔ جناب مولوی احسان اللہ صاحب ۔ جناب ذرین سلطان صاحب
جناب محمد ارشاد صاحب ۔

تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں انتخاب

۱۱ راکتوبر ۱۹۶۲ء کو چک نمبر ۱۲۰ ٹی ڈی تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں انتخاب کیا گیا دارالحکومت [illegible] اجتماع عام میں مولانا محمد عبداللہ صاحب نے جماعتی زندگی کی اہمیت جمعیۃ کی ضرورت اور اس کی خدمات بیان کیں بعد از عقد جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی گئی جو مندرجہ ذیل
امیر :۔ حضرت مولانا محمد شریف صاحب
نائب امیر :۔ میاں محمد اسحاق صاحب ۔
ناظم اعلیٰ :۔ چوہدری محمد علی صاحب ۔
ناظم :۔ صوفی محمد رمضان صاحب
سالار :۔ چوہدری سجاول خاں صاحب
محمد عبداللہ
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع سرگودھا

ہفت روزہ "ترجمان اسلام" لاہور
۲ر نومبر ۱۹۶۲ء

مسلمانو! کافروں سے عبرت حاصل کرو

۱۹۱۴ء میں جرمنی کے قیصر نے اپنی طاقت پر گھمنڈ کر کے فرانس برطانیہ اور روس وغیرہ تمام یورپین ممالک سے اعلان جنگ کر دیا۔ طاقت بلاشبہ بہت تھی۔ چنانچہ اس نے ساری دنیا کو مبتلائے مصیبت کر دیا۔ مگر آخر کار شکست کھائی دنیا کو بھی تباہ کر دیا اور جرمنی کا ملک بیس سال تک تباہ ہو گیا۔ خدا خدا کر کے جب ابھر تیار ہوا ہٹلر نے وہی غلطی کی اور طاقت کے بل بوتے پر تمام دنیا سے اعلان جنگ کر دیا۔ ہٹلر کی طاقت سے کون انکار کر سکتا ہے اس نے فرانس پولینڈ اور سارے یورپ کو فتح کر لیا۔ ماسکو پر بمباری شروع کر دی اور لنڈن کی اینٹ سے اینٹ بجا دی مگر وہ بنی نوع انسان کا دشمن سمجھا گیا۔ آخر کار اس کی خدائی بھی گئی اور جرمنی آج تک تباہ ہے دو حصوں میں بٹا ہوا مار کھا رہا ہے ایک پر امریکہ مسلط ہے۔ دوسرے پر روس۔

اس کے برخلاف آیئے ذرا آج کل کی دو عظیم طاقتوں پر نظر ڈالیں آج روس اور امریکہ دنیا بھر کے دو لیڈر ہیں۔ مادی طاقت کی انتہا ہو گئی ہے۔ ایک کو بھی دوسرے کا اقتدار نہیں بھاتا مگر حال کا ایک واقعہ دیکھیں جنوبی امریکہ میں کیوبا ایک ملک ہے جو امریکہ سے کٹ کر روس کا ساتھی بن بیٹھا ہے اس کو روس نے فوجی امداد دے کر پورا پورا مضبوط کر دیا ہے۔ آخر کار اس میں روس نے میزائیل کے اڈے بنا لیے۔ امریکہ نے کیوبا پر حملے کی تیاریاں شروع کر دیں۔ روس نے ۲۵ بحری جہاز اسلحہ سے لدے ہوئے کیوبا کی امداد کو روانہ کر دیئے۔ امریکہ نے چار سو بحری جہاز سمندر میں پھیلا کر کیوبا کی ناکہ بندی کر دی تاکہ کوئی جہاز کیوبا نہ پہنچنے پائے۔ انسانی دنیا پر اس سے زیادہ مہیب بادل کبھی نہیں چھائے تھے۔ اگر امریکہ روس کا ایک جہاز ڈبو دیتا تو جنگ عظیم چھڑ جاتی اور آج کم از کم بتیس کروڑ انسان دو دن کے اندر اندر لقمۂ اجل ہو چکے ہوتے ایک طرف دقار اور عزت کا سوال تھا مگر انتہائی مادی عروج و ترقی کے باوجود روس نے آج انسانی آبادی کو تباہی سے بچا لیا اس نے پہل کر کے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کی اپیل پر غور کرنے کا اعلان کر کے اپنے جہازوں کو رخ بدل دینے کا حکم دیدیا۔ اور اب یہ خبر آگئی کہ امریکہ نے کیوبا پر حملہ نہ کرنے کا یقین دلا دیا اور روس نے وہاں سے میزائیل کے اڈے ہٹانے کا حکم دے دیا فی الحال دنیا تباہی سے بچ گئی۔

آج پاکستان میں بدقسمتی دہابی کے نام سے بریلویوں اور دیوبندیوں کو بعض شرپسند لڑانے کے درپے ہیں۔ اگرچہ ہمارا خطاب دونوں کو ہے مگر چونکہ بریلوی دوست جارح اور حملہ آور ہیں وہ دوسروں کے بزرگوں پر کیچڑ اچھالتے۔ گالیاں دیتے اور فتوے لگاتے ہیں اس لئے ان کی خدمت میں خصوصاً عرض کی جاتی ہے کہ حضرت سرورِ کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اَلسَّعِیْدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَیْرِہٖ
(کہ نیک بخت وہ ہے جو دوسروں سے عبرت حاصل کر لے)

دیکھیئے اگر آج روس یا امریکہ میں سے ایک بھی ذرا سی کر جاتا تو دنیا بھر تباہ ہو جاتی مگر انہوں نے اپنا ذمہ داری کا احساس کیا بنی نوع انسان کو ہلاکت سے بچا لیا۔ کیا ہم لوگ اتنا حوصلہ بھی نہیں کر سکتے۔ جتنا ان کافروں نے کیا۔ انہوں نے باوجود کافر ہونے کے کافروں اور مسلمانوں دونوں کی تباہی کو ٹال دیا۔ آپ امت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں سرپھٹول اور خانہ جنگی کی باتیں ترک کر کے اور معمولی سے حوصلے کا ثبوت دے کر امت مرحومہ پر رحم نہیں کر سکتے۔ آج آپ کی تکفیر و تفسیق آپ کی گالی گلوچ اور آپ کے جارحانہ حملوں سے صرف امت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طاقت ہی خراب نہیں ہو رہی بلکہ ہزاروں کا ایمان بھی جا رہا ہے۔ جو لوگ مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب کے مارے ہوتے ہیں وہ آزاد گھٹنے کو بیٹھنے کا بہانہ آپ کی ان حرکات سے یہی سمجھیں گے۔ کہ مذہب اور مذہب کے نام لیوا فساد ہی فساد ہے وہ بیچارے تو اسلام سے اور بھی دور ہو جائیں گے۔ پھر علماء دین سے متنفر ہو کر ان کا کیا ٹھکانہ ہو گا۔

کیا اس کی ذمہ داری سے آپ بری ہو سکتے ہیں اس کے سوائے یہی تھیر کہ قیصر جرمنی اور ہٹلر نے فتح کی تباہی مول لی لیکن دنیا پھونک کر بیٹھا دی۔ آپ حضرات کی کیا طاقت ہے ایک تھانہ دار کی ڈانٹ سے دماغ درست ہو جاتا ہے۔

پھر کیا آپ اپنے مخالف کو ختم کر سکتے یا شکست دے سکتے ہیں یا کیا دوسرا فریق جس کی ملک میں پوری طاقت ہے جس کی خدمات ہیں اور جو اپنے مجاہدانہ اقدامات کے لئے مشہور ہے وہ آپ کے سامنے اور آپ کے خیالات کے سامنے ہتھیار ڈال دے گا۔

ان پچھلے چند دنوں میں آپ نے اندازہ لگا لیا ہو گا کہ عوامی طاقت کس کی زیادہ ہے علمی طاقت کس کے پاس ہے عملی برکات کس کے شریک حال ہیں۔ اور کیا آپ کے دبانے یا شور مچانے سے کوئی دب سکتا یا مرعوب ہو سکتا ہے۔ جب یہ بھی نہیں تو آپ کیوں اپنا وقت ضائع کرتے ہیں اور وہ طاقت جو آپ عائلی قوانین کو منسوخ کرانے۔ فتنۂ عیسائیت و پرویزیت کی روک تھام کرنے پر خرچ کر سکتے تھے ضائع کرتے اور دنیا کے یہ طعنے سنتے ہیں کہ دشمنانِ اسلام کے اکساتے ہوتے ہیں ہم اپنے محترم دوستوں اور پیارے مسلمانوں کی خدمت میں ادب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ کافروں سے عبرت حاصل کریں۔

حکومت سے تعاون! ہم حکومت سے بھی عرض کرتے ہیں کہ ملک کے اندر ایک طرف سیاسی خلفشار ہے دوسری طرف مذہبی نزاعات و مشاجرات۔ کیا یہ صورت حال ملک کے استحکام و ترقی کے لئے مفید ہو سکتی ہے اور کیا حکومت کا ان حالات میں تماشائی کی حیثیت اختیار کرنا صحیح ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ یہ فسادات حکومت کرا رہی ہے۔ بھلا جو حکومت ملک کی غدار اقتدار کی بھوکی نہ ہو اور خود ملکی اور قومی حکومت ہو وہ اس طرح کا طریقہ کار اختیار کر سکتی ہے۔

مگر ہم یہ کہے بغیر بھی نہیں رہ سکتے کہ بعض جگہوں میں حکام یا پولیس افسران کا رویہ غلط اور فرقہ وارانہ رہا ہے۔ اور عوام ان کی غلط کاری کو حکومت کی غلطی سمجھنے میں معذور کہلائے جا سکتے ہیں اس لئے ایسے احکام و افسران کے خلاف قانونی کارروائی ہونی چاہیئے لائل پور کے سٹی مجسٹریٹ کے بارہ میں افسوسناک اطلاعات آئی ہیں جہاں ایک مسجد میں عین جمعہ کی تقریر میں ایک فریق نے دوسرے پر اینٹوں سے حملہ کر دیا۔ اگر ایسی فضا پیدا کرتے ہیں مجسٹریٹ کا تھوڑا سا دخل ہو تو حکومت تصدیق و تحقیق کے بعد اس کو قرار واقعی سزا دے۔

ہم ایسے افسروں کو بتا دینا چاہتے ہیں۔ کہ آپ اس طرح کر کے ملک کے کروڑوں باشندوں کے دلوں میں حکومت سے بدگمانی کی تخم ریزی کر کے دانستہ یا نادانستہ ملک دشمنی کا ارتکاب کر رہے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ بہت جلد اپنے عمل سے اس طرح کی بدگمانیوں کا قلع قمع کرے اللہ تعالیٰ ہم مسلمانوں کو چشم بصیرت عطا فرمائے۔ آمین

ایک اور چراغ بجھا

حضرت مولانا مفتی محمد صاحب ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی وفات — محمد صدیق صاحب خادم اہل سنت ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے اطلاع دیتے ہیں کہ مفتی اعظم و مخدوم اہلسنت مولانا محمد صاحب خطیب جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں تیرہ دن بیمار رہ کر ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء کو اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ (انا للہ وانا الیہ راجعون) آپ کی ذات مجمع البحرین تھی۔ ایک طرف آپ نے شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ اور دوسرے اساتذہ دیوبند جیسے مجاہدین اسلام سے تربیت حاصل کر کے برطانوی گورنمنٹ کو لوہے کے چنے چبوائے ان کے سکون کو ختم کر کے رکھ دیا دوسری طرف تدریس و تعلیم اور دیگر دینی خدمات کو انجام دیتے رہے آپ شمالی عیدگاہ میں سپرد خاک کئے گئے۔ نماز جنازہ محترم صاحبزادہ محمود صاحب بنیالہ نے پڑھائی۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ عام باشندوں اور خاص کر اہلسنت کے لئے آپ کی جدائی ناقابل برداشت صدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ادارہ ترجمان اسلام اُن کے غم میں پورا پورا شریک ہے۔

چوہدری محمد وارث خاں کو صدمہ

للہ شریف حلقہ احباب میں یہ خبر نہایت رنج و الم کے ساتھ سنی جائیگی کہ بروز جمعۃ المبارک کو چوہدری صاحب کی اہلیہ محترمہ کا انتقال ہو گیا ہے (انا للہ وانا الیہ راجعون) مرحومہ عرصہ سے بیمار تھی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور باقی ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ادارہ ترجمان اسلام ان کے غم میں پورا پورا شریک ہے۔

اعلاء کلمۃ اللہ علماء دین کا وظیفہ حیات ہے

مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کی گرفتاری پر احتجاج

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد و مہتمم مدرسہ عربیہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کو دفعہ ... کے تحت کلاچی پولیس نے گرفتار کر لیا۔

آپ کی گرفتاری پر مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد نے احتجاج کرتے ہوئے فرمایا کہ اعلاء کلمۃ اللہ تبلیغ دین۔ قرآن و سنت کی تعلیمات۔ علماء دین کا وظیفہ حیات ہے۔

اس کے لیے علماء نے ہر قسم کی قربانیاں پیش کی ہیں اور آج بھی کر رہے ہیں۔ مسلمان اس لئے مسلمان ہے کہ اس نے اسلام علماء سے سیکھا ہے۔ علماء اسلام تمام مسلمانوں کے دینی استاد ہیں۔ آج پاکستان میں مسلمانوں کی سرکاری ہے

مرزائیوں کا اقتدار ہے۔ پاکستان کے اقتدار میں عیسائی مسلمانوں کے خدا اور رسول اور خدا کے تمام پیغمبروں کے خلاف تحریک چلاتے ہیں۔ قادیانی مرزائی مسلمانوں کے پیغمبر کی ختم نبوت کی توہین کرتے ہیں۔ منکرین حدیث مسلمانوں کے پیغمبر کی حدیث کے خلاف صف بستہ ہیں۔ علماء اسلام اگر دینی فریضہ کے بنا پر غیر اسلامی چیزوں سے مسلمانوں کو متوجہ کریں تو ان پر پابندی لگا دی جاتی ہے اسلام تو صرف نماز۔ روزہ کا نام نہیں۔ انگریز نے ہم کو نماز روزہ سے تو منع نہیں کیا تھا آزادی سے ہمارا مقصد تو ہمارے مکمل دینی اصول اور شعائر دین کا محفوظ ہونا تھا۔ مولانا نے فرمایا مولانا قاضی عبدالکریم کی گرفتاری کو مداخلت فی الدین سمجھا ہوں اور حکومت کو اس کے نامناسب اقدام پر متوجہ کرتا ہوں۔

مودودی صاحب سے نوشہرہ کلاں کے دو ...

مودودی صاحب اپنے خطبات مطبوعہ بار ہفتم ۱۹۴۸ء کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں "وہ سرزمین جہاں ... وہ اسلام سے پہلے مبتلا تھی۔ اب نہ وہاں اسلام کا علم ہے نہ اسلامی اخلاق ہیں۔ نہ اسلامی زندگی ہے لوگ دور دور ... کر جہالت۔ گندگی۔ طمع۔ بے حیائی۔ دنیا پرستی۔ بداخلاقی اور تمام باشندوں کی حالت گری ہوئی نظر آتی ہے ایمان بڑھانے کی بجائے کچھ الٹا کھو آتے ہیں۔ وہی پرانی مہنت گری جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہما ... نے آکر ختم کیا تھا اب پھر تازہ ہو گئی ہے۔ حرم کعبہ کے منتظم پھر اسی طرح مہنت بن کر بیٹھ گئے ہیں۔"

(۱) ہم مودودی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا اُس نے خانہ کعبہ کے ارد گرد جہالت۔ طمع۔ بے حیائی۔ دنیا پرستی اور ... جب خود مودودی صاحب حج کو گئے تھے تو کیا وہ اپنا ایمان بچا کر آئے ہیں یا کھو کر۔

(۲) جب بقول مودودی صاحب خانہ کعبہ کے ارد گرد طمع بے حیائی وغیرہ پھیلے ہوئے ہیں (مودودی صاحب کے سوا آ... حرم کعبہ کے ارد گرد میں گندگی اور جہالت کا پروپیگنڈا کرے (واہ رے گستاخی) اور خود لکھتے ہیں کہ ...

(۳) سزائیں اس وقت دینی چاہئیں جبکہ معاشرہ درست ہو ورنہ یہ سزائیں ظلم اور وہ ہر اٹکم ہے۔ تو کیا سعودی عرب یا شرعی ... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمیم داری رضی کی تصدیق فرمائی ہے کہ دجال ایک ایسے جزیرہ میں مقید ہے، جہاں ...

(۴) بات کو جھٹلا رہے ہیں جس کو حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے سچا قرار دیا تھا۔ اور دوسری طرف یہ لکھتے ہیں کہ ... میں پہنچ جاتے۔ جہاں کوئی آبادی نہ ہو۔ تو ان کا آپس میں متعہ جائز ہے۔ کیا متعہ (اور زنا) کو جائز کرنے کے لئے ... اس سے (مودودی صاحب) آپ کی بے علمی ظاہر ہوتی ہے۔ آپ ان سوالات کا جواب دیجئے۔ ...

جمعیۃ علماء اسلام صوابی کانفرنس میں زعماء جمعیۃ کی تقریریں

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین ملک میں شرعی نظام کا قیام ہے (مولانا سید گل بادشاہ)

صوابی میں جمعیۃ علماء اسلام صوابی کانفرنس زیر صدارت مولانا عبدالرفیع باجا فاضل دیوبند بام خیل منعقد ہوئی۔ جلسہ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اکابر ارکان علامہ مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی۔ مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر مردان۔ حافظ محمد ایوب صاحب ناظم۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب۔ مولانا عبدالقدوس صاحب صوابی۔ مولانا عبدالحنان صاحب۔ مولانا ... اللہ صاحب۔ مولانا عبدالواحد صاحب اور صوابی کے کثیر التعداد علماء اور ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مولانا عبدالحلیم صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام تحصیل صوابی کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا۔ اس کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے افتتاح جلسہ کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان میں علماء اسلام اور دینی جماعتوں کی جماعت ہے جس کا نصب العین پاکستان کے اندر شرعی نظام کا قیام ہے۔ ملک کی آزادی کے بعد تمام مسلمانوں کا ایک مقصد ہے پاکستان کی آزادی کا استحکام اور شرعی قوانین کا اجراء ہے

انگریزی تہذیب نے ہمارے معاشرے کو تباہ کر دیا

مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی نے فرمایا۔ کہ انگریزی نظام نے ہمارے معاشرے کو تباہ کیا۔ انگریز نے انگریزی تعلیم کے ذریعہ ہماری قوم کے عقائد خراب کئے۔ لارڈ میکالے کے نصاب تعلیم نے ہمارے مذہب کے خلاف سازش کی۔ اس کی سازش کسی حد تک کامیاب ہو گئی اور اسی تہذیب کے اثرات نے ہمارے معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے مسلمان کی نجات کا راستہ مکہ۔ مدینہ میں ہے۔ ماسکو، لندن، واشنگٹن میں نہیں۔ ساری نجات اسلام میں ہی مضمر ہے آج تمام نظریوں میں اختلاف ہے پیغمبروں کے نظریہ میں اختلاف نہیں۔ مسلمان کا نظریہ پیغمبروں کا نظریہ ہے۔

مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا۔ ہم حکومت کو بحیثیت ایک مسلمان کے مشورہ دیتے ہیں۔ کہ قرآن و سنت کے قانون میں ہماری نجات ہے۔ عائلی قوانین خلاف شریعت ہیں۔ مولانا نے فرمایا۔ اپوا کی بیگمات نادان ہیں ان کو نادان لوگوں نے غلط مشورے دئے ہیں۔ مسلمان بیگمات کو قرآن و سنت کی اطاعت کرنی چاہئے۔ مولانا نے پارلیمنٹ کے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ شریعت کے خلاف نہ جائیں۔ مولانا نے حکومت کو مشورہ دیا کہ وہ قطعاً اسلام کے خلاف نہ جائیں مولانا نے فرمایا ہم اس قانون کو قطعاً ماننے کے لئے تیار نہیں جو خلاف شریعت ہوں۔

مشرقی اور مغربی پاکستان میں اتحاد اسلامی رشتہ کی وجہ سے ہے

اور اگر پاکستان میں اسلامی قوانین نافذ نہ ہوئے تو یہ اتحاد ختم ہو جائے گا

علامہ مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ نے جمعیۃ علماء اسلام صوابی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا آج پاکستان میں بعض لوگ ایسے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ پاکستان میں دین اسلام کا چراغ روشن ہو اور پاکستان میں شرعی قانون نافذ ہو جائے۔ انگریز کے زمانے میں مسلمانوں کے عظیم اکثریت نے۔ انگریزی حکومت۔ انگریزی تہذیب۔ انگریزی معاشرہ اور تہذیب کے خلاف جدوجہد جاری کی۔ اور بعض ایسے لوگ تھے۔ جنھوں نے انگریز کے ساتھ دیا۔ انگریزی تہذیب اور معاشرہ کو اپنایا۔ اور یہ انگریزی شہنشاہیت کی مشین کے پرزے تھے اور اقتدار جن لوگوں کے ہاتھ میں ہے ان میں اکثریت ان لوگوں کے ہاتھ میں ہے۔ جو انگریزی شہنشاہیت کے کیمپ میں رہے ہیں

مفتی صاحب نے فرمایا پاکستان ایک مسلم مملکت ہے اسلام کے نام پر بنا۔ مسلمانوں کے اس مملکت کے لئے ہندوستان کے ان محکوم مسلمانوں نے پاکستان کا نعرہ لگایا۔ باوجود اس کے کہ ان کو یہ علم تھا کہ ہم خود ہندوستان میں رہیں گے۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان عورتیں پاکستان کے لئے قربان ہو کر ہندوؤں اور سکھوں کے ہاتھوں میں چلی گئی ہیں اور آج تک ان کے رحم و کرم پر ہیں۔ کشمیر کے لاکھوں مسلمان اس وقت موت و حیات کی کشمکش میں ہیں۔ پاکستان کی آزادی کی خاطر مبتلا ہیں پاکستان کے لئے کروڑوں مسلمان قربان ہوئے۔

یاد رکھئے جو لوگ اس ملک میں قرآن و سنت کے قوانین کے خلاف ہیں اور پاکستان کو لادین ریاست بنانا چاہتے ہیں۔ وہ کامیاب نہ ہوں گے۔ خدا کی طرف سے ان پر عذاب نازل ہوگا۔ وہ خدا اور خدا کے رسول کے خلاف لڑنا چاہتے ہیں۔ وہ خدا کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔ خدا لازوال سلطنت کا مالک ہے اور انسان ناچیز کمزور ہے اور پاکستان کے کروڑوں مسلمان شرعی قوانین چاہتے ہیں۔

مفتی صاحب نے عائلی قوانین کے متعلق فرمایا کہ تمام امت مسلمہ ان قوانین کے خلاف ہے۔ مسلمان قطعاً وہ قوانین نہیں مان سکتے جو شریعت کے خلاف ہوں۔ مفتی صاحب نے عائلی قوانین کے ہر جزو پر شرعی نقطۂ نظر سے بحث کی اور فرمایا کہ ہر جزو اس کا خلاف شریعت ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ پاکستان کا استحکام شرعی قوانین پر ہی ہے مفتی صاحب نے فرمایا۔ کہ مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے درمیان اسلامی رشتہ کی وجہ سے اتحاد ہے اگر پاکستان کے اندر اسلامی قوانین کا نفاذ ...

دو طالب علموں کے سوالات

...زمین جہاں کبھی اسلام کا نور تمام عالم اسلام میں پھیلا تھا۔ آج اسی جاہلیت کے قریب پہنچ گئی ہے جس میں ...لوگ دور دور سے بڑی گہری عقیدتیں لیے ہوئے حرم پاک کا سفر کرتے ہیں۔ مگر اس علاقہ میں پہنچ کر جب ہر طرف ان ...ان کے توقعات کا سارا طلسم پاش پاش ہو کر رہ جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بہت سے لوگ حج کر کے اپنا ...ملا آتی ہے۔ ...عیل علیہما السلام کے بعد جاہلیت کے زمانہ میں کعبہ پر مسلط ہو گئی تھی۔ اور جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

...پرستی اور بداخلاقی و بدانتظامی اور لوگوں کی حالت گری ہوئی دیکھی ہے؟ یا ویسے ہی گستاخ قلم سے اپنی عادت پوری کی ہے

...کے سوا آج تک کسی مسلمان کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ وہ خانہ کعبہ کے مجاوروں کو پنڈت یا مہنت سے تشبیہہ دے یا ...ماں پر پھر جہالت طاری ہو گئی۔ تو وہاں کا معاشرہ اسلام کے ماتحت نہ ہوا۔ اور مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ اسلامی ...میں شرعی سزائیں دے کر وہ ظلم کر رہے ہیں یا آپ غلط بیانی سے کام لے رہے ہیں۔"

...جہاں عام آبادی سے دور اوجھل ہے۔ اور مودودی صاحب کو یہ جزیرہ نہ ملنے سے بڑی کوفت ہے اسی لئے وہ اس ...میں کہ فرض کیا ایک جہاز غرق ہو جاتا ہے اور ایک مرد اور عورت تختہ جہاز پر بیٹھے ہوں اور تختہ ایک ایسے جزیرے ...نے کے لئے آپ کو ایسا جزیرہ مل جاتا ہے اور پیغمبر صادق و مصدوق کے ارشادات اور تصدیق کے لئے یہ ناممکن ہے

...وما علینا الا البلاغ) (ہاشم علیخان نوشہرہ کلاں — امین خان)

اسلام ظلم و استبداد۔ رشوت ستانی اور کنبہ پروری کا سخت مخالف ہے

جامع مسجد شبقدر فورٹ کے عریض و طویل میدان میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں سینکڑوں علماء کرام کے علاوہ ہزاروں عوام نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد امیر المقررین شیر سرحد پروانۂ شمع ختم نبوت حضرت العلامہ مولانا مولوی حمد اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسلام سراسر رحمت و برکت ہے

انسانیت کی تکمیل اسلام کے بغیر ناممکن و محال ہے اسلام کی تعلیمات ہمہ گیر اور انتہائی ٹھوس ہیں اسلامی قانون، قانون الٰہی ہے اور وہ تمام اولاد آدم کے لئے عالمگیر نظام حیات اور واجب العمل دستور اعلیٰ ہے وہ کسی بھی انسانی ترمیمات کا محتاج نہیں ہے۔ بلکہ انسانی دماغ قانون الٰہی میں تبدیل و تحریف کرنے کا مجاز نہیں ہے۔ آسمانی قانون میں قطع و برید کرنا کفر

نہ ہوا تو پیر اتحاد ختم ہو جائے گا۔ اور اگر پاکستان میں صحیح اسلامی قوانین کا نفاذ ہوا تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اس اتحاد کو ختم نہیں کر سکتی۔

مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ ملک کا ہر طبقہ پریشان ہے۔ تاجر پریشان ہیں۔ ملازم پیشہ پریشان ہیں۔ صنعت کار پریشان ہیں ان کے تمام وجوہات یہ ہیں کہ ملک میں شرعی نظام نہیں۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہماری خارجہ پالیسی ابتداء سے مضبوط اور فائدہ مند نہیں۔ ہمارے ملک کا پہلا وزیر خارجہ سر ظفر اللہ قادیانی مرزائی ایسا شخص تھا جس کا مذہبی عقیدہ مسلمان کے خلاف تھا اس کے عقیدہ میں غلام احمد قادیانی کو جو پیغمبر نہ مانے وہ مسلمان نہیں۔ اس نے افغانستان ...کشمیر کے مسئلہ کو اس نے مشکل بنایا۔ اس کی وجہ سے ختم نبوت کی تحریک میں ہزاروں مسلمان شہید ہوئے۔ اس وقت بیرونی بعض بیرونی

سفارت خانے قادیانی تبلیغ کا پرچار کر رہے تھے۔

گزشتہ دنوں میں حزب الہند میں اس نے تقریر کی کہ مرزا غلام احمد قادیانی آخری نبی تھے اور وہ پاکستان میں پیدا ہوئے۔ اس کا مقصد اس سے یہ تھا کہ پاکستان کے مسلمانوں کو قادیانیت کا ہمنوا ثابت کرے۔ حالانکہ مرزا قادیانی، قادیان میں پیدا ہوا اور وہاں ہی ... جو ہندوستان میں ہے۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہماری حکومت وزیر خارجہ اور صدر مملکت کا فرض ہے کہ وہ اعلان کریں کہ پاکستان کے مسلمان جناب سید المرسلین سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کو آخری پیغمبر مانتے ہیں۔ حضرت مفتی صاحب نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دیں اور جمعیۃ کے ممبر بنیں۔

—

سرگودھا میں امیر مرکزیہ حضرت درخواستی مدظلہ کی آمد

میں سیاست نہیں جانتا۔ لیکن قرآنی سیاست کو چھوڑ بھی نہیں سکتا

۲۳ اکتوبر کو حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان عیسیٰ خیل جاتے ہوئے سرگودھا ٹھہرے۔ آپ کو عشاء کے بعد جانا تھا۔ اس لئے مقامی دوستوں نے مغرب کے بعد درس قرآن کا اعلان کر دیا۔ لاؤڈ سپیکر وغیرہ سارے انتظامات مکمل کر لئے۔ حضرت مدظلہ نے عصر کے بعد دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا معائنہ فرمایا۔ خود بھی مالی اعانت کی اوروں کو بھی ترغیب دی۔ چنانچہ کافی فائدہ ہو گیا۔

مغرب کے بعد آپ نے درس دیا۔ آپ نے فرمایا دین ادب کا نام ہے۔ آج کوئی قرآن کا بے ادب ہے کوئی حدیث نبوی کا۔ کوئی جعلی مجتہدوں کے ساتھ مل کر احکام اسلام کی توہین کرتا ہے اور قوانین اسلام کی بے حرمتی کرتا ہے۔ کوئی محبت نبوی کی آڑ میں خود نبی کے حکموں کو نظر انداز کر کے سید المرسلین کی توہین کرتا ہے غرضیکہ بے ادبی کا سیلاب آیا ہوا ہے

مسلمانوں نے کتاب و سنت کو چھوڑا مصائب کے شکار ہو گئے — آپ نے فرمایا میں سیاست نہیں جانتا۔ لیکن قرآن کی سیاست کو چھوڑ بھی نہیں سکتا۔ آپ نے ملکی استحکام و سالمیت کے لئے دعا کی اور جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ ہونے کی تلقین فرمائی۔ آپ کی خاطر اجتماع بڑا ہو چکا تھا۔ آپ نے دفتر دیکھ کر اظہار مسرت فرمایا اور دعا کی۔

ہے وہ ہر زمانہ کی ضروریات کا ضامن اور کشمکش کا واحد حل ہے امن عالم کے قیام کا حقیقی علمبردار صرف اسلام ہے تمام اولاد آدم کا عموماً اور فرزندان توحید کی ترقیات دارین کا راز خصوصاً کتاب و سنت کی تعلیمات کو عملاً اپنانے میں مضمر ہے۔ اسلامی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کے علاوہ ہماری کوئی بھی ترقی۔ ترقی نہیں کہلا سکتی۔ اسلام مسلمانوں کو اتفاق و اتحاد عدل و انصاف، مساوات رواداری شفقت و محبت ایثار و ہمدردی خوف الٰہی اور حب الوطنی کا لازوال درس دے رہا ہے۔ اسلام ظلم و استبداد، رشوت ستانی اقربا پروری، بے حیائی، بے پردگی، سینما بینی شراب نوشی اور عصمت فروشی کا سخت مخالف ہے عائلی قوانین پہ تبصرہ کرتے ہوئے علامہ حمد اللہ خان صاحب نے کہا کہ یہ قوانین چونکہ کتاب و سنت میں صریح تحریف ہے اس لئے عائلی قوانین کو پاکستان میں منسوخ کئے جائیں اور خاندانی منصوبہ بندی کو بھی بوجہ غیر اسلامی ہونے کے ترک کیا جائے۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ حضرت مولانا محمد عبید اللہ جان صاحب مدظلہم العالی بانی جامعہ اسلامیہ تنگی چارسدہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی گئی۔

حضرت مولانا عبدالستار صاحب نے توحید و سنت پر تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ آج بھی مسلمان کتاب و سنت کو اپنا رہنما مان کر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پہ چلیں تو اللہ تعالیٰ کی مدد ضرور شامل حال ہو گی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی نے جلسہ کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے معزز مہمان مولانا ضیاء القاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لائل پور کا تعارف کرایا۔ مولانا موصوف نے اپنے مخصوص انداز میں اہل بدعت کی چالوں سے بچے رہنے کی تلقین کرتے ہوئے علماء دیوبند کی قربانیوں کا بیان کیا۔ آخر میں صدارت کی طرف سے چند تجاویز پیش ہو کر پاس ہوئیں۔

(۱) خلاف اسلام قوانین کو جلد از جلد کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے۔

(۲) مشاورتی کونسل میں جید علماء کو لیا جائے۔

(۳) ظفر اللہ خان کے بیان کی تردید ہو اور اس کو واپس بلا لیا جائے۔

راولپنڈی میں اکابر جمعیۃ علماء اسلام کی تقریریں

۲۳ اکتوبر بعد از نماز عشاء مسجد قصاباں لال کرتی بازار صدر راولپنڈی میں مولانا سید الاذکیاء صاحب خطیب کے زیر اہتمام جلسہ سیرت منعقد ہوا جس میں شہر اور صدر کے کثیر علماء شریک ہوئے صدر جلسہ کے فرائض مولانا سعید الرحمٰن صاحب خطیب جامع مسجد ڈھوک لمبوزی نے ادا کئے۔

قرآن مقدس کی تعلیمات پر عمل کر کے مسلمان اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکتا ہے" (مفتی احمد سعید)

مولانا مفتی احمد سعید صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ سراج العلوم سرگودھا نے جامع مسجد بلاک ملا سرگودھا میں نماز جمعہ کے بعد درس قرآن دیا۔ قرآنی حقائق علوم و معارف کی بارش جو برس رہی تھی۔ آپ نے اپنے مخصوص انداز میں ارشاد فرمایا۔ کہ وہ لوگ جو بزعم خویش کسی دنیاوی کام میں اصول دین کو بالائے طاق رکھ کر اپنے خیالات و نظریات کو اپنی کسوٹی تصور کرتے ہیں وہ بھٹک جاتے ہیں۔ پیرو جا بیکہ دینی امور میں وہ قرآن مقدس کی تعلیمات کو نظر انداز کر کے اپنی عقل کو کسوٹی بنائیں۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن مقدس صرف دینی اصول و قوانین کا نام نہیں بلکہ دنیا کے متعلق بھی اس میں دو ٹوک اور مسلم قوانین ہیں۔ جو فرد دین و دنیا میں قرآن مقدس کے اصول و نظریات کو مدنظر رکھے گا وہ اپنی زندگی دو جہاں میں سنوار سکتا ہے۔ بخلاف اس کے جو اپنے نظریات کو اپنے لئے کسوٹی تصور کرتے ہوئے کام کرتا ہے چاہے وہ دینی ہوں یا دنیاوی اس کا دین بھی اور دنیا بھی خطرے میں پڑ جاتے ہیں۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات بیان فرماتے اور ثابت فرمایا کہ انھوں نے قرآن مقدس کو اپنے لئے لائحہ عمل بنایا۔ اپنی نشست و برخاست اٹھنا بیٹھنا اور بچھونا ہر کام میں خدائی قانون کی پیروی کی۔ چنانچہ وہ ہر آزمائش میں کامیاب نکلے۔

لوگ حضرت مولانا احمد سعید مفتی سراج العلوم کے درس سے بیحد خوش تھے اور اس کے بعد مولوی محمد صادق صاحب سے ذیل کی قرارداد بھی جو اتفاق رائے سے پاس ہوئی۔

(۱) جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کا یہ اجتماع ماہ دسمبر میں امریکہ سے آنے والی رقاصہ جماعت کے خلاف سخت احتجاج کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ان کی آمد پر ملکی مفاد کے پیش نظر پابندی لگائی جائے۔

پنو عاقل ضلع سکھر میں کام کی رفتار

محترم جناب ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام پنو عاقل ضلع سکھر اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے سرکلر کے مطابق ہفتہ وار اجتماع ۱۹ اکتوبر سے شروع کر دیا گیا ہے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب نے درس قرآن دیا۔ پھر میں نے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام پنو عاقل کی طرف سے مفت لائبریری اور اخبارات کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ غریب اور نادار مریضوں کے مفت علاج کا بھی بندوبست ہو گیا ہے۔ چنانچہ اسی ہفتہ میں تو لیسے افراد کو مفت دوا دی گئی۔ اخبار ترجمان اسلام کے تین پرچے جاری کر دیئے گئے ہیں۔ مقامی سندھی کے اخبارات روزنامہ سکھر۔ سندھی سرمون کراچی۔ نوائے سندھ کراچی امینہ سندھی سکھر۔ جیب سکھر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کر رہے ہیں۔ ضلع کے کام کے لئے کنوینر کمیٹی بھی مقرر ہو چکی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد ضلع بھر میں کام منظم ہو جائے گا۔

ہنگو میں جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی جمیلہ

حضرت مولانا الحاج عبداللہ خان صاحب خطیب جامع مسجد منڈی امیر جمعیۃ علماء اسلام ہنگو ضلع کوہاٹ اطلاع دیتے ہیں کہ ہنگو کے تقریباً تمام خطباء کرام جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہو چکے ہیں۔ ہفتہ وار اجتماع ہوتا ہے۔ اہل ہنگو اور مسلمانان مضافات پوری دلچسپی سے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ کام دن بدن ترقی پذیر ہے۔ ۴۴

مدرسہ دارالعلوم جامعہ قادریہ مظہر اسلام کی عظیم الشان کانفرنس

اکابر جمعیۃ کی تقاریر

تورڈھیر۔ دارالعلوم جامعہ قادریہ مظہر الاسلام تورڈھیر کی عظیم الشان کانفرنس تین نشستوں پر مشتمل بخیر و خوبی ختم ہوا۔ ضلع مردان ضلع پشاور و ہزارہ پنجاب کے علماء کے علاوہ ہزاروں مسلمانوں نے اس عدیم المثال کانفرنس میں شرکت کی رات کی نشست ۹ بجے رات زیر صدارت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب جہانگیرہ منعقد ہوا۔ اسی نشست میں حضرت العلامہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد اور مولانا محمد منیر صاحب مردان نے تقریریں کیں۔ دونوں حضرات نے قرآن و سنت حجیت حدیث۔ اصلاح المعاشرہ جیسے اہم موضوعات پر مسلمانوں سے خطاب فرمایا۔ اس نشست میں مولانا اسلام الدین صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم کا گزشتہ رپورٹ پیش کی۔ اسی نشست میں مسلمانان تورڈھیر اور باہر سے آئے ہوئے ہزاروں مسلمانوں نے دارالعلوم کے ساتھ دل کھول کر امداد فرمائی۔ جس پر اراکین مدرسہ نے ان بہی خواہان دارالعلوم کا شکریہ ادا کیا۔

۱۷ اکتوبر دن کے آٹھ بجے آخری نشست زیر صدارت مولانا عبدالستار صاحب سجادہ نشین یار حسین شروع ہوا۔ اس اجلاس میں مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی خصوصی طور سے مدعو تھے۔ اس نشست کی ابتدائی تقریر مولانا لطف اللہ ناظم جامعہ اسلامیہ نے کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں دین اور اصل دین کا مقام ظاہر فرمایا۔ آپ کے بعد حسب پروگرام مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی خدمت میں دارالعلوم اور مسلمانان علاقہ کی طرف سے سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ مولانا صاحب ہزاروی نے حالات حاضرہ پر دلنشین تقریر کی مولانا کے ارشادات کے دوران میں ہزاروں حاضرین محو حیرت مکمل پرسکون بیٹھے تھے آپ نے اپنی مدلل تقریر میں منکرین حدیث پر کڑی نکتہ چینی کی آپ نے فحاشی عریانی مخلوط تعلیم کی شدید مذمت کی نیز بیگم زری سرفراز نے خلاف شرع فیملی آرڈیننس کے برحال رہنے کی قومی اسمبلی میں جو جد و جہد اور کوشش کی تھی پرزور مذمت کی جس کا مقصد یہ تھا کہ زری سرفراز کی وجہ سے پٹھان قوم کی قدیمی روایات کو بڑی ٹھیس لگی جس سے افغان قوم کی ناک کٹ گئی۔

آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ اقامت دین کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن جائیں۔ جس پر ہزاروں مسلمانوں نے آپ کے ساتھ مکمل عہد کر دیا اس جلسہ عظیم کی کامیابی کے لئے پہلے سے اراکین دارالعلوم خصوصاً مولانا اسلام الدین صاحب و مولانا عزیز الحق صاحب و مولانا امین الحق صاحب و مولانا محمد امیر خان صاحب آف آدم زئی اندھ مصروف تھے۔ اس عدیم المثال جلسہ میں ایک عظیم طرحی مشاعرہ کیا گیا جس میں سرحد کے چیدہ چیدہ شعرا نے شرکت کی ۱۵ اکتوبر ظہر کے وقت ایک عظیم جلوس نکالا گیا جس میں طلباء دارالعلوم اور عام مسلمان شامل تھے باہر سے آئے ہوئے مہمانوں کے خورد و نوش و قیام و طعام کا انتظام باشندگان تورڈھیر نے کیا تھا جلسہ بحسن و خوبی آج تقریباً ۱۲ بجے ختم ہوا۔

خانپور بگا شیر ضلع مظفر گڑھ

۹ نومبر بمقام جامع محمودی مدرسہ عربیہ محمود العلوم شیخ الحدیث حضرت مفتی محمود صاحب نماز جمعہ پڑھائیں گے۔ احباب مطلع رہیں۔

۲۲ یاد۔ فارم رکنیت کی کاپیاں اور رسید بکیں روانہ فرمائی جائیں۔ نیز اخبار ترجمان اسلام بھی جاری کیا جائے۔

ضلع سکھر میں کنوینر کمیٹی کا تقرر

ضلع سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کی جماعتوں کی تنظیم کے لئے جو کنوینر کمیٹی مقرر ہوئی ہے۔ اس کے ارکان حسب ذیل ہیں۔

امیر حضرت مولانا پیر سید محمد شاہ صاحب سجادہ نشین

حضرت مولانا الحاج محمد انور صاحب چھوٹی فرزند

حضرت مولانا الحاج بشیر محمد صاحب

خازن بابائے سندھی ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب پنو عاقل

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کا اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں (ضلع میانوالی) کا پندرہ روزہ اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت مولانا قاری عطا محمد صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے اسٹیشن (نائب امیر) نے جماعت کی توسیع و ترقی پر تقریر فرماتے ہوئے ارکان سے اپیل کی کہ جماعت کے فنڈ کو مضبوط بنائیں۔ چنانچہ مولانا صاحب کی اپیل پر کئی ایک حضرات نے فارم رکنیت پر کئے اور وقتی طور پر مبلغ پچیس روپے چندہ ہوا آئندہ ہفتہ انشاء اللہ چندہ کی مقدار بہت بڑھ جائے گی۔ دیگر ارکان نے دفتر اور جماعت کی ضروریات کے لئے ماہانہ چندہ دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس سے انشاء اللہ جماعت اپنے اخراجات کی خود کفیل ہو جائیگی۔

ماچھی گوٹھ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

ماچھی گوٹھ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا قیام عمل میں آچکا ہے عہدہ داران حسب ذیل ہیں۔

(۱) امیر جماعت محترم حاجی محمد مراد صاحب زمیندار ماچھی گوٹھ

ناظم اعلیٰ محترم مولانا منظور احمد صاحب مدرس

خازن۔ محترم حاجی فتح محمد صاحب زمیندار

سالار۔ جناب حاجی جان محمد صاحب زمیندار

قسط نمبر ۳

اصلاح مسلم خاندانی قوانین!

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب ۔ دارالعلوم اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

جس کا عقلاً بھی اس کو حق ہے اور شرعاً تو ہے ہی
اصل گفتگو تو ۱۹۲۹ کے ایکٹ کی ہر ہر دفعہ پر ہونی ضروری ہے ۔ چونکہ مختصر سی طرح سے یہ ۹ باتیں اسباب تنسیخ کے لئے بتائی گئی ہے اس لئے مختصر و مکمل طریقے سے ہی ان پر اصلاح کی گنجائشوں کا بیان کیا جاتا ہے ۔

(۱) صرف اس قدر کافی نہیں اس کے لئے متعدد شرطیں ہیں جب تک وہ سب موجود نہ ہو چکیں گی فسخ نہیں کیا جا سکتا ۔

(۲) یہ کوئی وجہ فسخ نکاح کی نہیں ہے عورت دعویٰ کر کے نفقہ وصول کر سکتی تھی نہ وصول کرنا خود اس کا قصور ہے اور یہ بھی جب ہے کہ نفقہ شوہر پر واجب رہا ہو جس کی تفصیل آرڈیننس کے نفقہ کی دفعہ میں گزر چکی ہے ۔

(۳) اس میں نان و نفقہ کے انتظام نہ ہونے کی شرط ہے ۔

(۴) یہ وجہ تنسیخ نکاح کی نہیں ہے ۔

(۵) اس بنا پر تنسیخ تو ہو سکتی ہے ۔ مگر اس کے لئے بھی شرطیں اور طریق شرعی ضروری ہے

(۶) ان میں سے کوئی وجہ تنسیخ نکاح کی وجہ نہیں ہے صرف مجنون ہونا بلکہ اس درجہ شدید طریقہ سے مجنون ہونا کہ عورت کی جان کا خطرہ ہو اور اس کے لئے چند شرطیں ہیں ۔

(۷) بالغ لڑکی کا نکاح تو اس کی منظوری سے ہو سکتا ہے سولہ سال کی قید خلاف شریعت ہے ۹ سے ۱۵ سال تک جب بھی بالغ ہو اس کی اجازت سے صحیح ہوگا خواہ اجازت قولی ہو یا فعلی یا سکوتی اور نابالغ کا نکاح باپ کا کیا ہوا یا باپ نہ ہو تو دادا کا کیا ہوا اگر وہ استعمال ولایت میں پہلے کبھی ظلم اولاد کی پرورش کا مظاہرہ نہ کر چکے ہوں لازمی ہوتا ہے وہ فسخ نہیں ہو سکتا اور دوسروں کے کئے ہوئے میں شرطیں اور تفصیلیں ہیں

(۸) یہ وجہ فسخ نکاح کی نہیں حکومت سے انتقام کی درخواست ہو سکتی ہے ظلم پر سزا دلوائی جا سکتی ہے ۔

(۹) ان امور مذکورہ بالا کے لئے اور باقی امور کے لئے اردو کتاب حیلہ ناجزہ دیکھ لی جائے جس میں علماء حرمین شریفین کی مدد سے ان سب امور کا حل اور سب شرائط عرضی دعویٰ ثبوت شہادتیں اور طریق فیصلہ درج ہے اس کی مدد سے یہ دفعات صحیح بن سکتی ہیں ۔

ضروری بات :- پورے آرڈیننس

کی ہر اس ذیلی دفعہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ جو کہ میراث اور نکاح و طلاق خالص مذہبی چیزیں ہیں ۔ صرف خدا و رسول کے ہی ارشادات سے ایک کو دوسرے کی ذات یا صفات یا مال سے فائدہ اٹھانے کا حق ملتا ہے ۔ ورنہ ہر انسان الگ الگ انسان ہے ، اس کو دوسرے سے کیا واسطہ یا کیا حق ہو سکتا ہے ، اس لئے خصوصیت سے ان تینوں مسئلوں میں صرف خدا اور رسول کے احکام اور ان کے ارشادات ہی صحیح و قوی و راجح مفہومات سے نافذ کرنا ضروری ہے ۔ ان کے علاوہ کوئی بات پیش کرنے کے بھی قابل نہیں ہو سکتی ۔

لہٰذا ہر یونین کونسل ثالثی کونسل اور تمام حکام کو اس بات کا پابند کرنا سخت ترین ضروری ہے کہ وہ ان مقدمات کے فیصلہ میں مشہور اداروں کے دار الافتاء سے ہر بات کو معلوم کر کر کے فیصلہ کیا کریں یا کسی ایسے ماہر دین کو شریک فیصلہ کر لیا کریں ۔ ایسا نہ ہو کہ فیصلہ حرام کاری یا حرام خوری کا ذریعہ بن کر اس کی بدولت بہت لوگوں کے ان لفظوں کا گناہ فیصلہ کرنے والوں پر پڑ جائے اور اپنے نوشتۂ قلم کے ذریعہ اپنے واسطے دوزخ کا انتظام کر گزریں سمجھتے یہ رہیں کہ ہم خدمت قوم اور کار ثواب انجام دے رہے ہیں اور حقیقت میں وہ دوزخ کی طرف قدم بڑھا رہے ہوں ۔ اگر خود حکومت ہی اس قسم کا کوئی قانون بنا دے تو ان کی نجات کا ذریعہ بن سکے ۔

اسی طرح تمام قانون ساز ارکان کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیئے ایسا نہ ہو کہ لاکھوں کروڑوں کی بدکاری و حرام خوری کا خمیازہ صرف ان کو بھگتنا پڑے ۔ امید ہے کہ حضرات بالا و ناظرین اس پر غور فرمائیں گے ۔ (ختم شد)

حافظ، قاری کی ضرورت

مدرسہ تجوید القرآن ، واقع عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ کے لئے ایک مدرس کی ضرورت ہے جو حافظ قرآن پاک ہو اور قاری بھی ہو ۔ پشتو اور اردو دونوں زبانیں جانتا ہو ۔ بچوں کے پڑھانے کا تجربہ رکھتا ہو ۔ تنخواہ حسب تجربہ ۔ جلد درخواستیں مع نقول اسناد پتہ ذیل پر آنی چاہئیں ۔

صدر مدرسہ تجوید القرآن عید گاہ طوغی روڈ کوئٹہ

آپس کی باتیں

ایک تجویز :- محترم شیخ ارشد محمود راولپنڈی کی تجویز ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے سارے کارکن ماہانہ ایک روپیہ چندہ دیں اور ترجمان اسلام کو روزنامہ بنایا جائے ۔

ایک ایثار ، ڈیرہ غازی خان سے ایک دوست نے محترم صاحبزادہ محمد عارف صاحب کندیاں شریف کی تجویز کو پسند کرتے ہوئے چار روپے ماہانہ دینے کا وعدہ کیا ہے ۔

ایک نادان دوست کا غصہ : ایک نادان دوست کرشن نگر لاہور سے ایک عتاب نامہ میں لکھتے ہیں کہ تم کیوں میدان میں اتر کر بدعتیوں کا ڈٹ کر مقابلہ نہیں کرتے ۔ صرف بیان بازی کافی نہیں ، سب مل جاؤ ۔ اور بزرگوں کی عزت بچاؤ ان نادان دوست کی خدمت میں عرض ہے کہ غصہ تھوک دیجیئے ۔ آپ کے بزرگوں پر حملے اسی لئے ہو رہے ہیں کہ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ناموس ۔ اور شریعت مصطفیٰ کی حفاظت کے لئے میدان میں نکلے ہوئے ہیں ہمارے بزرگوں کی عزتیں اور ہماری جانیں مصطفیٰ اور دین مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عزت پر قربان ہو جائیں یہ اچھا سودا ہے وہ ہم پر اور ہمارے بزرگوں پر حملے کریں اور ہم سرور کائنات پر حملوں کے جواب کے لئے سینہ سپر رہیں ۔

باقی دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے ہمارے بزرگوں اور ان کے نام لیواؤں پر کوئی اثر نہیں پڑ سکتا بلکہ آسمان کا تھوکا منہ پر آتا ہے آپ اطمینان رکھیں ع

"پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا"

حضرت مولانا محمد عالم صاحب سبی بلوچستان کا مکتوب گرامی

سبی (بلوچستان) کے مدرسہ عربیہ اسلامیہ مفتاح العلوم نزد مارکیٹ اپنے مکتوب گرامی میں ارشاد فرماتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کو کچھ عرصہ کے لئے بلوچستان روانہ فرمائیں تاکہ جمعیۃ علماء کی تنظیم مکمل طور پر ہو سکے ۔ چنانچہ ان کے ارشاد کی تائید کرتے ہوئے ان کا مکتوب گرامی حضرت مولانا درخواستی صاحب امیر جمعیۃ کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا ہے ۔

ایک استفسار حضرت مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا دریافت فرماتے ہیں کہ کیا مستورات جمعیۃ علماء کی ممبر بن سکتی ہیں

ان کی خدمت میں عرض ہے کہ اس خیال سے تو ان کو ممبر نہ بنانا چاہیئے کہ وہ جمعیۃ کے انتخابات میں آکر ووٹ دیں یا مردانہ خدمات انجام دیں اگر کسی جگہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی ہدایات کے تحت اسلام کی خدمت کرنا چاہتی ہیں تو وہ بے شک فارم پُر کریں مگر اپنی آپس میں مل کر جمعیۃ النسوانی بنالیں جن کا مقصد یہی ہوگا کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کی رہنمائی میں دینی اغراض کی تکمیل میں اپنے حدود کے اندر کوشاں رہیں گی ۔ اگر خواتین ان اسلامی مقاصد سے تعاون کریں ۔ تو بڑی نیکی ہوگی ۔

دستور : بعض حضرات دستور کا مطالبہ کر رہے ہیں کاتب صاحب باہر گئے تھے ۔ جس کی وجہ سے دیر ہو گئی ہے اب دستور چھپ چکا ہے بہت جلد آپ کے پاس پہنچ جائے گا ۔

علماء بلوچستان سے درخواست

سلام مسنون ! تمام علمائے بلوچستان سے گزارش ہے کہ مجھے خط کے ذریعے سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ بعض بدعتی لوگ بلوچستان میں پہنچ چکے ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کر رہے ہیں اور علماء کو بھی مناظرہ کے لئے چیلنج دیتے ہیں اس لئے تمام علمائے بلوچستان کو بالخصوص اور عوام کو بالعموم متنبہ کیا جاتا ہے ۔ کہ ان لوگوں کے جال سے بچیں اور بچائیں اور ان کو وہاں تبلیغ کرنے کی اجازت نہ دیں اور حکام سے یہ درخواست کریں کہ ان لوگوں نے پنجاب میں بہت فساد پھیلایا اور یہاں بھی لوگوں میں انتشار پیدا کرنا چاہتے ہیں جس کا نتیجہ سوائے جھگڑوں اور فساد کے اور کچھ نہیں ہوگا ۔ اس لئے حکام کو چاہیئے کہ ان کو تبلیغ کی اجازت نہ دیں اور فوراً بلوچستان میں ان کا داخلہ ممنوع قرار دیں ورنہ اس کے نتائج بہت ہی خطرناک ہوں گے ۔ پنجاب میں تو صرف زبانی جھگڑے ہوتے ہیں اور بلوچستان میں پھر مقتول تک نوبت پہنچے گی جس کی ذمہ داری حکام پر عائد ہوگی کیونکہ یہ لوگ سوائے گالیوں کے کچھ نہیں جانتے

فقط والسلام

قاری احقر عبدالحق حقانی بلوچ حال مقیم لاہور مکان نمبر ۱۶۴ نیو انارکلی ۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

اہم خبریں!

سعودی فوجیوں نے ہتھیار ڈال دیئے

مڈل ایسٹ نیوز ایجنسی نے خبر دی ہے کہ سعودی عرب کے کئی فوجیوں نے رضا کارانہ طور پر یمنی فوجی کمان کے مرکز میں پہنچ کر ہتھیار ڈال دیے ہیں اور کہا ہے کہ وہ عرب بھائیوں سے لڑنا نہیں چاہتے۔ اور ہر حالت میں یمن کی انقلابی حکومت کا ساتھ دیں گے۔

سعودی عرب اور اردن کے بارہ سو فوجی ہلاک

یمن کی انقلابی حکومت کے طیاروں نے سعودی عرب اور یمن کی سرحد پر بارہ سو فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ جو یمن پر حملے کے لئے پیش قدمی کر رہے تھے ہلاک شدگان میں سعودی عرب کے نو سو اور اردن کے تین سو فوجی ہیں۔

بھارت اور مغربی جرمنی نے یمنی حکومت کو تسلیم کر لیا

مغربی جرمنی اور بھارت نے یمن کی نئی انقلابی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ مغربی بلاک کے ملکوں میں مغربی جرمنی پہلا ملک ہے جس نے یمن کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔

الجزائر میں بیروزگاری کا خاتمہ

الجزائر کے وزیر اعظم محمد بن اللہ نے بتایا ہے کہ مغربی بلاک اور سوشلسٹ بلاک کے ملکوں نے الجزائر کو اقتصادی امداد کی پیش کش کی ہے الجزائر کا سب سے بڑا مسئلہ بے روزگاری کا خاتمہ ہے اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہم کوشش جاری رکھیں گے تاکہ الجزائر سے بے روزگاری کا خاتمہ ہو جائے۔

گورنر مشرقی پاکستان کا استعفیٰ

مشرقی پاکستان کے گورنر میاں غلام فاروق نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے ان کی جگہ مسٹر عبد المنعم خاں کا تقرر عمل میں لایا گیا ہے جب انھوں نے یہ عہدہ سنبھالا تو سب سے پہلے صوبہ کے نو وزیروں اور تین پارلیمانی سیکریٹریوں کے استعفے ان کے سامنے پیش کئے گئے اب گورنر کابینہ اور پارلیمنٹری سیکریٹریوں کے بغیر ہیں

ناظم ملت یا قائد ملت

پاکستان مسلم لیگ کے نئے صدر خواجہ ناظم الدین کو مسلم لیگ کونسل نے ناظم ملت کا خطاب دیا ہے ادھر مغربی پاکستان کے وزیر ریلوے مسٹر عبد الوحید نے ایک بیان میں کہا ہے کہ مسلم لیگ کونسل ایک مردہ تنظیم ہے اور دنیا کی کوئی تنظیم اس تن مردہ میں روح پیدا نہیں کر سکتا۔ انھوں نے مزید کہا کہ خواجہ ناظم الدین صاحب وہ شخصیت ہیں جنھیں قائد ذلت کہا جاتا تھا۔

روس اور امریکہ میں سمجھوتہ کیوبا کے

مسئلہ پر روس اور امریکہ میں جو کشیدگی بڑھتی جا رہی تھی وہ تقریباً فی الحال ختم ہو گئی ہے۔ خروشیف نے کہا ہے کہ روس کیوبا سے میزائیل اڈوں کو ختم کر رہا ہے لیکن اس کے یہ معنے نہیں کہ روس نے کیوبا کے عوام کا ساتھ چھوڑ دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو نے یہ بھی کہا ہے کہ صدر کینڈی نے یقین دلایا ہے کہ امریکہ کیوبا پر حملہ نہیں کرے گا۔ ان بیانات کی روشنی میں کہا جا سکتا ہے کہ فی الحال جنگی خطرہ ٹل گیا ہے۔

امریکہ ترکی میں اپنے میزائل اڈے ختم کرے

خروشچیف نے امریکہ کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ روس اپنے اڈے اس شرط پر ختم کرنے کو تیار ہے کہ امریکہ ترکی میں اپنے میزائل اڈوں کو ختم کر دے لیکن کینیڈی اس بات پر زور دیا ہے کہ پہلے روس کیوبا سے میزائل اڈے ختم کرے اور اس کے بعد امریکہ ترکی میں میزائل اڈوں کو ختم کرنے کے سوال پر غور کرے گا۔

کیوبا کے وزیر اعظم کا امریکہ کو انتباہ

کیوبا کے وزیر اعظم فیڈل کاسترو نے امریکہ کے الٹی میٹم کو مسترد کر دیا ہے کہ جو امریکی حکومت نے کیوبا کو دیا تھا کہ امریکی جاسوسی طیاروں کی کیوبا پر پرواز میں مداخلت کی گئی تو امریکہ کیوبا کے خلاف جوابی کارروائی کرے گا۔ کیوبا نے اس الٹی میٹم کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ایک امریکی طیارہ کو مار گرایا ہے اور اعلان کیا ہے۔ کیوبا میں امریکی طیاروں کی پرواز برداشت نہیں کی جائے گی

بھارت اور چین میں کشیدگی

بھارت اور چین میں کشیدگی بڑھتی جا رہی ہے۔ تازہ اطلاع کے مطابق چین نے ناکیا ڈ ذوبیزن میں اپنی چھاتہ فوج اتار دی ہے۔ بھارتی اور چینی فوجیں سیانگ میں برسرپیکار ہیں۔ حالات مزید نازک صورت اختیار کرتے جا رہے ہیں

چین نے روس کی اپیل مسترد کر دی

چین کے وزیر اعظم چو۔این۔لائی نے روسی وزیر اعظم خروشچیف کی یہ اپیل مسترد کر دی ہے کہ چین بھارت کے ساتھ جنگ بند کر کے سرحدی تنازعہ کو پر امن طریقہ سے حل کرے۔ مسٹر چو این لائی نے کہا ہے کہ چین اپنے دفاع کے لئے جنگ کر رہا ہے جارحیت کا آغاز بھارت نے کیا ہے۔

بھارت کو فوجی امداد دینے کے نتائج خطرناک ہونگے

صدر ایوب نے برطانیہ اور امریکہ کو انتباہ کیا ہے کہ جب تک کشمیر کا مسئلہ حل نہیں ہوتا ان طاقتوں کی طرف سے بھارت کو وسیع پیمانے پر اسلحہ کی سپلائی کو پاکستان ایک غیر دوستانہ فعل تصور کرے گا۔

عیسائی مبلغ کا قبول اسلام

شہداد پور ضلع نگھر۔ مولانا عبد العزیز امیر جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ پر ایک مشہور عیسائی مبلغ جو کہ ایک پادری تھا مشرف بہ اسلام ہوا اس کا اسلامی نام عبد الرحمان رکھا گیا ہے مبلغ انگریزی۔ اردو، سندھی۔ عربی ان تمام زبانوں میں ماہر ہے۔ اس نے قبول اسلام کے بعد اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ جمعیۃ علماء اسلام کے مبلغ کی حیثیت سے تبلیغ اسلام شروع کرے گا۔

ایک عیسائی جوڑے کا قبول اسلام

جمعہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو دار العلوم قوۃ الاسلام میں ایک عیسائی جس کا پہلا نام صادق مسیح تھا۔ اپنی اہلیہ کے ساتھ جناب پیر عبد القدوس صاحب امیر جمعیۃ العلماء حیدر آباد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا صادق مسیح کا اسلامی نام عبد اللہ اور اس کی اہلیہ کا اسلامی نام ثریا بیگم رکھا گیا۔ قارئین ترجمان سے درخواست ہے کہ وہ ان صاحبوں کے لئے استقامت کی دعا کریں۔

ایک عیسائی کا قبول اسلام

کوئٹہ میں ایک عیسائی مسمی عنایت مسیح نے مولانا حبیب احمد مبلغ تحفظ ختم نبوت کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اس کا اسلامی نام عنایت اللہ رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مسمی کو اسلام پر ثابت قدم رکھے

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں کے نام

ایک ضروری اعلان

صوبائی اور نیشنل اسمبلی کے معزز ممبروں نے اپنے اپنے حلقہ ہائے انتخاب میں ہر ہر جگہ یہ وعدہ فرمایا تھا کہ وہ اسلامی آئین کے سلسلہ میں اسمبلی میں ہر طرح کوشش کریں گے۔ اب آئندہ اسمبلی کا اجلاس ہونے والا ہے تمام اضلاعی اور صوبائی جمعیتیں اپنے اپنے حلقہ کے مرکزی اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں سے ملاقات کریں اور ان پر اسلامی آئین کی اہمیت واضح فرمائیں اور خصوصاً عائلی قوانین کا خلاف اسلام ہونا ان پر اس طرح واضح فرمائیں کہ وہ خود اس کے خلاف اپنے علم کے بنا پر اسمبلی میں علی وجہ البصیرت کچھ کہہ سکیں مہربانی کر کے جلد از جلد اس منصوبہ کی تکمیل فرما کر دفتر مرکزیہ میں اطلاع عنایت فرما دیں۔ اس مقصد عظیم کی تکمیل کے لئے ایک مرکزی وفد کی بھی تشکیل زیر غور ہے۔ جو کہ قومی اور صوبائی اسمبلی کے ممبروں کی خدمت میں حاضر ہوگا اور انہیں متعلقہ احکام اسلام سے مزید روشناس کرانے کی کوشش کرے گا۔ تاکہ مقصد قیام پاکستان حاصل ہو سکے۔

عبد الواحد ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

مخدوم پور پھوڑاں ضلع ملتان میں

جمعیۃ علماء اسلام کی ضلع کانفرنس

۲۔۳ نومبر۔ بروز جمعہ۔ ہفتہ عظیم الشان ضلع کانفرنس منعقد ہو رہی ہے۔ ضلع کی تمام جماعتیں اپنے نمایندے مقررہ تاریخوں پر مخدوم پور پھوڑاں بھیجیں۔ اور ایک ہفتہ قبل تعداد نمایندگان کی اطلاع ناظم کانفرنس کے نام مخدوم پور ارسال فرما دیں۔ اکابر جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔ لاؤڈ سپیکر اور مستورات کے لئے پردے کا انتظام ہوگا۔ مہمان حضرات موسم کے مطابق بستر ساتھ لائیں۔ طعام و رہائش کا انتظام ہوگا۔ الداعی۔ محمد شریف۔ امیر جمعیۃ اسلام مخدوم پور پھوڑاں تحصیل کبیر والہ ضلع ملتان (ممبر۔ بی۔ ڈی۔ مخدوم پور)

مولانا محمد عبد اللہ صاحب نماز جمعہ مدرسہ عربیہ نعمانیہ میں پڑھایا کریں گے

کمالیہ ڈاک سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آئندہ شیخ الحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب منٹگمری والے

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۴ ٹیلیفون نمبر ۶۷۲۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ○ جمعہ - ۲۵ شعبان المکرم سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲ - فروری سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۵)

سپاسنامہ مسلمانان سجاول ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

بخدمت مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء پاکستان (مغربی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت اعلیٰ درجت، مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب

؎ وداع و وصل جداگانہ لذتے دارد ہزار بار برو صد ہزار بار بیا

محترم حاضرین! سجاول کی سرزمین آج پھر علم و عرفان کی اس بارش سے مستفیض ہو رہی ہے جس کی تمنا ہر لحظہ اسکی دل کی دھڑکنوں کے ساتھ پرورش پا رہی ہے دوستو! آج کی تاریخ ہمارے لئے ایک یادگار تاریخ رہے گی۔ جس میں برصغیر کے ایک مقتدر عالم اور کاروان حریت کی ایک یادگار شخصیت نظام العلماء کا ایک ممتاز اور سرگرم رکن حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اپنی پیرانہ سالی موسم کی ناسازگاری اور شدید ملکی اور قومی مصروفیتوں میں سے وقت بچا کر ہمارے غریب خانے پر تشریف لائے ہیں۔ اس لحاظ سے ہمارا اور دردمند اور دین پسند حلقہ اپنی قسمت پر جس قدر بھی ناز کرے کم ہے۔ اور آج آپ کی آمد پر ؏ کلاہ گوشۂ دہقاں بہ آفتاب رسید

حضرت مولانا! سجاول کے در و دیوار کو ملک و قوم کے نامور فرزندوں، علم و ادب کے ممتاز شہسواروں اور بین الاقوامی شخصیتوں کی میزبانی کا شرف حاصل رہا ہے یہ انھی بزرگان دین اور اکابرین ملت کے ورود مسعود کا طفیل ہے، جو سجاول کے باشندے اسلامی امور، معاشرت، بود و باش، شعور و احساس کے اعتبار سے سندھ میں ایک ممتاز درجہ رکھتے ہیں۔

یوں تو سرزمین سندھ علم و فضل، اسلام و اخلاق، تہذیب و تمدن کی شاندار ماضی رکھتی ہے۔ اس سرزمین نے بڑے بڑے نامور علماء و فضلا پیدا کیے ہیں۔ آج بھی ؎

چپہ چپہ پہ ہیں یاں گوہر یکتا تہِ خاک دفن ہوگا نہ کہیں ایسا خزانہ ہرگز

یہ سرزمین جسے اسلامی تاریخ باب الاسلام کے نام سے یاد کرتی ہے۔ وہ علم دین کا گہوارہ رہ چکا ہے۔ آج بھی اندرون سندھ میں کئی دینی ادارے اور تبلیغی درسگاہیں موجود ہیں جو اسلام کی نشر و اشاعت کا فریضہ حتی الامکان انجام دے رہے ہیں۔

حضرت مولانا! آپ جیسے جہاندیدہ اور رہبر علم و فضل سے یہ حقائق پوشیدہ نہیں ہیں۔ آج یہ وسیع پنڈال اور یہ سامعین حضرات آپ کی روح پرور خطابت اور ایمان افروز تقریر سننے کے لئے ہمہ تن مشتاق ہیں۔

نیز انھیں اچھی طرح معلوم ہے کہ آپ اس پیرانہ سالی میں بھی دینی فریضہ اور اسلامی تبلیغ سے غافل نہیں ہیں۔ یہ آپ کی مساعی جمیلہ کا اثر ہے کہ آج نظام العلماء کی شکل میں ہمارے علماء شرک و بدعت کے ساتھ ساتھ رد عیسائیت، انکار سنت اور معاشرہ کی مختلف خرابیوں کی اصلاح کے سلسلہ میں جد و جہد میں مصروف ہیں۔

مہمان والا! ہم علماء کرام کے پرانے نیازمندوں میں سے ہیں۔ ہمیں اچھی طرح علم ہے کہ علماء نے ہر دور میں اسلام کے لئے دفاعی مورچہ کا کام دیا ہے۔ ہمیں اچھی طرح یاد ہے کہ برٹش سامراج جس کی مقبوضات پر کبھی آفتاب غروب نہیں ہوتا تھا علماء کرام نے انتہائی بیکسی اور کس مپرسی کے عالم میں بھی ایسی باجبروت قوت سے ٹکر لی۔ نیز ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ آپ کی ذات گرامی بھی اسی کاروان حریت کی ایک قسط ہے۔ اور اس قافلے کی متاع ہے جو قافلہ بڑی تیزی سے گذر گیا۔

مولانائے محترم! سجاول کے باشندے اس حقیقت سے بھی آگاہ ہیں کہ اسلام کی تاریخ پر علماء کے غیر فانی نقوش ثبت ہیں۔

ماضی بعید کو تو رہنے دیجئے۔ ماضی قریب میں بھی علماء کرام نے ابنائے وطن کی ہمیشہ سچی رہنمائی کی۔ ہمیں یہ کہنے میں قطعاً باک نہیں کہ جنگ آزادی اگر شروع شاہ عبدالعزیز دہلوی سید احمد بریلوی رح، شاہ اسمٰعیل شہید رح کے دور سے ہوئی تو اس کا اختتام حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح، حضرت مولانا ابوالکلام آزاد رح، حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح کی قیادت میں ہوا

حضرت مولانا! عین اس وقت جبکہ انگریز اپنی پوری قوت سے غیر منقسم ہند کو مکمل غلام رکھنا چاہتا تھا۔ اس وقت مولانا شیخ الہند، مولانا عبیداللہ صاحب سندھی جلاوطنی کے عالم میں سائبیریا کے صحراؤں میں پیدل چل کر اپنا خون متحرک رہے تھے۔ اور ابوالکلام آزاد کا قلم آگ برسا رہا تھا۔ مولانا شبیر احمد عثمانی مرحوم کے چٹیل میدانوں میں پاکستان کی تخلیق کے لئے مشتاقانہ پھر رہے تھے۔

بہرحال جس طرح علماء نے ہر دور میں ملت کی رہنمائی کی ہے۔ اسی طرح آج اور آئندہ بھی علماء اپنا فریضہ ادا کرتے رہیں گے۔

حضرت مولانا! آج ہمارے گرد و پیش عیسائیت، پرویزیت اور مختلف قسم کی اعتقادی بیماریاں ہمہ گیر پیمانہ پر پھیل رہی ہیں، اور دین احمد بے یار و مددگار ہو کر علماء کو اپنا فرض یاد دلا رہا ہے۔ اور سجاول یہ توقع کر رہا ہے کہ اب علماء کرام اہل اسلام کو دنیا و عاقبت کی بھلائی اور کامیابی کی راہیں بتائیں گے۔ اور شرک و بدعت کے استیصال کے لئے نوجوانوں کے دل و دماغ میں ایسے جذبے پیدا کر کے ان میں آگے بڑھنے کا ذوق پیدا کرینگے

(باقی صفحہ ۱۳ پر)

تفسیر سورۂ فاتحہ سے پہلے تعوّذ

از حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب خطیب اوکاڑہ

قارئین کرام کی خدمت میں تعوذ یعنی آعوذ باللہ کی تفسیر پیش ہے۔ تاکہ اس کے پڑھنے کی اہمیت اور ضرورت معلوم ہو جائے کہ قرآن پاک کی تلاوت کے لئے آعوذ باللہ کا پڑھنا کیوں ضروری سمجھا گیا ہے۔ پارہ ۱۴ سورہ نحل میں ہے فاذا قرأت القرآن فاستعذ باللہ من الشیطن الرجیم (ترجمہ) پس جب تم قرآن پڑھنے لگو تو اللہ کے ساتھ شیطان مردود سے پناہ مانگو) چونکہ مجھے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھنی ہے۔ اسلئے مناسب معلوم ہوا کہ تعوذ کی کچھ تفسیر کرتا جاؤں۔

بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی جناب میں درخواست گذارنے سے پہلے ضروری ہے کہ انسان کو خبردار کیا جائے کہ اس موقعہ پر اس کا سب سے بڑا اور خطرناک دشمن شیطان ہے۔ اور شیطان کو اس سے بڑھکر اور کسی بات سے تکلیف نہیں ہوتی کہ انسان اور اسکے خالق و مالک کے درمیان تعلق استوار ہو جائے اس لئے کہ تعلق باللہ کی استواری وہ عظیم طاقت ہے۔ جس کی معمولی ضرب سے شیطانی قلعہ مسمار اور اس کا جال تارِ عنکبوت بن جاتا ہے۔ اسی قسم کے بندگان خدا سے ہمیشہ شیطان نے منہ کی کھائی ہے۔ بلکہ ایسے قدسی صفات بندوں کے ہاتھوں شیطان کے بڑے بڑے لشکر تائب ہو کر عباد اللہ الرحمن کی صفوں میں داخل ہو جاتے ہیں انسان کا تعلق باللہ صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق سے مضبوط ہوتا ہے۔ صراط مستقیم انبیاء علیہم السلام صدیقین شہداء اور صالحین کا راستہ ہے۔ اس پر چلنے اور ان چہار گانہ قدسیوں کے رفیق ہو جانے سے شیطان کی ماں مرتی ہے۔ وہ قریب پھٹکنے سے بھی گھبراتا ہے۔ کیونکہ اب اس مسلمان کی انفرادی حیثیت نہیں رہتی وہ خدائی لشکر کے مندرجہ بالا گروہوں کا رفیق اور سپاہی ہوتا ہے۔ اس کا مقابلہ اب اللہ تعالےٰ اور اس کے گروہ سے مقابلہ ہے۔ جہاں شیطان کی دال نہیں گلتی۔ اس لئے شیطان سورۂ فاتحہ پڑھنے کی راہ میں حائل ہوتا ہے جس میں صراط مستقیم کے لئے درخواست کی جاتی ہے۔ اور وہ اپنی پوری قوت صرف کرتا ہے کہ کسی طرح یہ مسلمان ان قدسیوں کے گروہ میں داخل نہ ہو۔ چنانچہ وہ اس کے اردگرد اپنے چیلے چانٹوں کے پہرے بٹھاتا اور خود اسکی رگوں میں خون کی طرح غیر محسوس طور پر سرایت کرتا اور وسوسے ڈالتا ہے تاکہ وہ انسانی قلب پر غلبہ حاصل کر کے اس کو اپنا مطیع و منقاد کر سکے۔ اور پھر اس قلب کے ذریعہ اس کے تمام اعضاء و جوارح اسکی پیروی کر کے اسکو شیطانی گروہ کا ممبر بنا دیں۔ ایسے نازک وقت میں جب کہ کمزور انسان اس عظیم مقصد کے حصول کی درخواست کرنے کے لئے سورۂ فاتحہ پڑھنے کا ارادہ کرے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ نے دستگیری فرماتے ہوئے اس پر ایک خدائی پناہ گاہ کا انکشاف کیا کہ جب بھی شیطان کے حملے کا اندیشہ ہو آعوذ باللہ پڑھ کر میری پناہ مانگتے ہوئے میری حفاظت میں آجاؤ۔ اور شیطانی یلغار سے محفوظ ہو کر میرے دربار میں اپنی درخواست پیش کرو۔ کاش کہ ہم آعوذ باللہ کے معنی جانتے اور جان بوجھ کر دل سے اس کی پناہ مانگتے پھر اس سے بڑھ کر کون ملجا و ماویٰ ہو سکتا ہے۔

اب یہ سوچنا ہے کہ شیطان کی یہ تمام یلغار سب سے قلب پر کیوں ہوتی ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ قلب انسانی جسم میں بادشاہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ تمام اعضاء و جوارح اس کے تابع ہوتے ہیں وہ بن جائے تو سب جسم درست ہو جائے۔ وہ بگڑ جائے تو روحانی طور پر سارا نظام جسمانی بگڑ جاتا ہے۔ یہ دل ہی صحیح الفطرت بزرگوں کا وسیلہ معرفت ہے۔ بلکہ یہی قلب معرفت باری تعالیٰ کا مرکز ہے۔ اس لئے شیطان کا بڑا حملہ اسی پر ہوتا ہے۔ اس لئے وہ وسوسوں اور کھٹکوں کا جال قلب کے اردگرد بنتا ہے۔ تاکہ اگر اس کے اندر سے معرفت خداوندی کا جوہر نکالا نہ جا سکے تو کم از کم اس پر پردے ڈال کر مستور تو کر دیا جائے لیکن معلم قضا و قدر جناب باری تعالیٰ کی رحمت اس کے غضب پر سبقت رکھتی ہے۔ اس لئے اس غیر محسوس اور خطرناک جال کے لئے [illegible] آعوذ باللہ کا علاج سکھایا جس کے پڑھنے سے شیطان کی تمام تدبیریں ہباءً منثوراً ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور آدمی آعوذ باللہ پڑھتے ہی اللہ تبارک و تعالیٰ کے حصار اور پناہ میں آجاتا ہے۔

یہاں ایک بحث باقی رہ جاتی ہے۔ وہ یہ کہ انسان اپنے گرد و پیش کے حالات کی وجہ سے بہت کمزور ہے۔ جب اس کو یہ معلوم ہو کہ شیطان کو اتنی بڑی طاقت دی گئی ہے کہ وہ انسانی جسم کے اندر بھی دخیل ہو سکتا ہے۔ اور انسان کے اندر بیٹھ کر ضلالت اور گمراہی کے سامان مہیا کرتا ہے تو اس سے انسانی ہمت کمزور اور ذہن مغلوب ہے کہ اس کی باگ ڈور بھی شیطان کے [illegible] چلی جاتی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پارہ [illegible] سورہ نحل میں اس کا جواب عنایت [illegible] انہ لیس لہ سلطان علی الذین امنوا و علی ربھم یتوکلون یعنی شیطانی وساوس و خطرات کا [illegible] مومنین اور متوکلین علی اللہ پر نہیں ہو [illegible] اسکی ساری کوشش بے سود اور [illegible] ثابت ہوتی ہے۔ پھر یہ بتا دیا کہ شیطان کا غلبہ کن لوگوں پر ہوتا ہے۔ ارشاد [illegible] انما سلطنہ علی الذین یتولونہ والذین ھم بہ مشرکون شیطان کا غلبہ صرف انہی لوگوں پر [illegible]

نعت چار یاران نبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از شیخ محمد دلاور خاں صاحب بیدل پشاوری)

چمن ہے باغ رضواں چار یاران محمدؐ کا
یہ گلشن ہے گل افشاں چار یاران محمدؐ کا

ابوبکرؓ و عمرؓ عثمانؓ علیؓ ہیں نام پاک ان کے
خدا خود مہرباں ہے چار یاران محمدؐ کا

نہ چھوٹے راہ اس سے جنت الفردوس کی ہرگز
رہے پیرو جو انساں چار یاران محمدؐ کا

جہاں میں چار سو پھیلا دیا دین محمدؐ کا
یہ ہے کار نمایاں چار یاران محمدؐ کا

قدم بوس محمدؐ ہو کے ایسے مرتبے پائے
فلک ہے پائے بوساں چار یاران محمدؐ کا

جو کوئی روسیاہ ان کی ہتک کرے تو کیا غم ہے
کہ ہے مداح قرآں چار یاران محمدؐ کا

تعلق ہائے دنیا سے رہے آزاد دنیا میں
نہ دیکھا دل پریشاں چار یاران محمدؐ کا

رہے ایمان پر مضبوط وہ جنت میں جانے تک
بڑا پکا تھا ایماں چار یاران محمدؐ کا

مہ و خورشید کے جلووں کو آنکھوں سے گراتا ہے
چراغ روئے تاباں چار یاران محمدؐ کا

کرو گے کس زباں سے تم صفت چاروں کی اے بیدلؔ
خدا خود ہے ثنا خواں چار یاران محمدؐ کا

ہفت روزہ ترجمان اسلام - لاہور

۲، فروری ۱۹۶۲ء

امریکہ کی تازہ مہربانی

ہمارے لئے ثالث مقرر کر دیا

پاکستان اور بھارت کی تقسیم اگرچہ
قوموں کے نظریہ اور باہمی بے اعتمادی
جہ سے ہوئی تھی مگر تقسیم کے بعد عام
الاقوامی قانون اور ملکی نظم ونسق کے
سے ہر ملک کو اپنے ہاں قیام امن کی
اور دوسرے ملک کے حقوق غصب
نے کی پالیسی سے احتراز کرنا لازم تھا۔
سایہ ملکوں میں خونریزی اسی طرح ٹل سکتی
کہ بہادروں کی طرح پورے حوصلہ
دوسرے کی حیثیت کو تسلیم اور اس
حقوق کا احترام کیا جائے۔ اس میں
نہیں کہ تقسیم سے پہلے اور تقسیم
فوراً بعد کے غیر ذمہ دارانہ حالات انسانی
ن کی ارزانی اور ایک دوسرے کی عزت
پر حملے انسانیت سوز اور نہ بھلانے
نے کی باتیں تھیں۔ مگر انسانیت اور
و تمیز کا فیصلہ یہی تھا کہ ہمیشہ شیطان
رقص کرتے رہنا اور قوموں کا قوموں کی
پر تلے رہنا کسی طرح صحیح نہیں ہے
ہماری شامت اعمال ہے قوموں سے
بوجھ سلب کر لی گئی ہے۔

مشرقی پنجاب کے حیاسوز واقعات
کر تھمے کہ حیدر آباد اور جوناگڑھ کے
گئے۔ اب کشمیر کا مسئلہ ناسور بنا
ہے۔ مسٹر نہرو باوجودیکہ جہاندیدہ لیڈر
اس کو بقول صدر محمد ایوب خاں کے
انی دوستی کی قدر وقیمت معلوم نہیں
وہ یہ نہیں تصور کر سکتا کہ پاکستان کی
اس کے لئے نفع بخش ہو سکتی ہے۔
کشمیر کا مسئلہ ٹیڑھی کھیر ہے نہ اگلے
نگلے بنے اور یہی مسئلہ دونوں ملکوں کی
کا اصلی راز ہے۔ دونوں ملکوں کو
دفاعی تیاریاں اپنی ہی سرحدات پر
پڑ رہی ہیں۔ دونوں کے اخبارات
چین میں عوام کو شکوک نے گھیرا ہوا
اور ہر ایک اقوام عالم کو اپنے ہم خیال
بنانے میں منہمک ہے۔ روس بھارت
ہے اور اس نے حق تنسیخ تک استعمال
امریکہ ہمارا

حامی ہی نہیں بلکہ حلیف ہے مگر وہ گردنانک کی پالیسی کو اپنائے ہوئے ہیں۔ باسلمان اللہ اللہ بابرہمن رام رام۔ ہمارے ارباب اقتدار بھی اب وہ بات کہہ رہے ہیں جو ہم برسوں سے کہہ رہے تھے کہ برطانیہ اور امریکہ کے طرز عمل نے پاکستان میں شکوک وشبہات کی دنیا پیدا کر دی ہے ہم نے لکھا تھا کہ ضروری نہیں کہ ہم امریکی معاہدات سے نکل آئیں۔ چلو اتنا ہی سہی کہ اس سے اتنا اسلحہ حاصل کرنے کی کوشش کریں جو بھارت کو دیا جانا تھا یا بھارت کے پاس ہے۔ اس سے امریکہ کو خالص بھارت کا ساتھی بن جانا اخلاقی دنیا میں ذرا دشوار ہے مگر اگر ہم اس سے قطع تعلق ہی کر لیں تو پھر وہ کونسا ہمارا ممد ومعاون ہو جائے گا۔ بلکہ خطرہ ہے کہ وہ بھارت کا حلیف ہو جائے۔ اگرچہ بھارت اس کو کبھی اپنا حلیف نہیں بنا سکتا ورنہ اس طرح وہ روسی غیر مشروط امداد سے محروم ہو سکتا ہے۔

ممکن ہے بھارت اور امریکہ لیے یہ منوالے کہ روس اور امریکہ میں بھارت غیر جانبدار رہے گا مگر چین کے سلسلہ میں امریکہ کا حلیف بن سکے گا بہرحال یہ بعد کی اور دور کی باتیں ہیں۔ اس وقت ہمیں تو اپنی پڑی ہے کشمیر کا مسئلہ جس طرح الجھا ہے اس نے دونوں ملکوں کو پریشان کر رکھا ہے اور اس کا اثر ساری دنیا کی سیاست پر پڑ رہا ہے امریکہ نے ہمارے جلنے سے مگر ٹس سے مس نہیں ہوا۔ اب حال میں اس نے اتنی مہربانی فرما دی ہے کہ دونوں ملکوں کے درمیان بات چیت کرانے کے لئے ایک ثالث کو نامزد کر دیا ہے۔ یہ ثالث صاحب عالمی بینک کے صدر مسٹر یوجین بلیک ہیں ان کو پاکستانی اور ہندوستانی دونوں جانتے ہیں۔ انہوں نے نہری پانی کے تصفیہ میں بھی کام کیا تھا۔ ان کی ثالثی کو ہمارے صدر صاحب نے فوراً تسلیم کر لیا ہے۔ مگر بھارت کے نہرو ابھی خاموش ہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ بھارت کو ذرا بھی شک ہو کہ یوجین بلیک ہماری موجودہ پالیسی کے خلاف رائے دیگا۔ تو وہ اس کی ثالثی کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔ بہرحال امریکہ ہمارا حلیف تھا پھر عملاً غیر جانبدار بنا ہوا۔ آخر کار ثالث جیسی پوزیشن اختیار کر لی اور اب ثالث گر بن گیا۔ اس طرح دونوں ملکوں کی سرپرستی کا حق برطانیہ کو تو ہے کیونکہ دونوں ملک کامن ویلتھ کے ممبر ہیں۔ مگر امریکہ کا یہ طرز عمل عجیب ہی ہے۔ تاہم ہم امن پسند ہیں ہم نے فوراً مان لیا مگر عدم تشدد کی داعی کانگریسی حکومت کے انچارج نہرو ابھی تک خاموش ہیں۔ ہم ایک پرانا سبق یاد دلانا اپنا فرض سمجھتے ہیں وہ سبق قرآن پاک کی یہ آیت ہے۔

وَلَنْ تَرْضٰی عَنْکَ الْیَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰی حَتّٰی تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ

(کہ یہود ونصاریٰ آپ سے کبھی خوش نہیں ہوں گے تاوقتیکہ آپ ان کی ملت کے پیرو نہ ہو لیں) کسی نصرانی طاقت سے یہ توقع کہ وہ دل سے ہمارا ہو جائے گا قطعاً غلط ہے۔ وہ اسی شکل میں راضی ہو سکتے ہیں کہ بھنگیوں اور چوہڑوں کی طرح ہم سب بپتسمہ لے کر عیسائی ہو جائیں۔ یا ان کے جھولی چک بن کر ہر بات میں ان کی ہاں میں ہاں ملاتے چلے جائیں پھر بھی وہ ہم سے راضی نہ ہوں گے البتہ ہم کو اپنا وفادار غلام تصور کریں گے۔ مشرکین کا معاملہ اس سے بھی سخت ہے وہ اہل کتاب سے بھی زیادہ اہل اسلام سے بغض وعداوت سینوں میں چھپائے رکھتے ہیں۔

اس لئے ہمیں معاہدات کی دنیا سے بحث نہیں جس سے حکومت چاہے کرتے مگر بھروسہ کسی پر نہ کرے صرف اللہ تعالیٰ پر پھر اہل ایمان پر اعتماد کیا جا سکتا ہے۔ جس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ایک ہزار سالہ کے تجربہ والی پالیسی اختیار کر کے کتاب وسنت کو مشعل راہ بنایا جائے، کبائر سے توبہ کر کے توحید وسنت کی تبلیغ ارکان اسلام کی پابندی اور منکرات کے خلاف جہاد کر کے اپنے آقا ومولیٰ کو راضی کریں پھر دیکھیں کہ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ

الآیۃ کے مطابق اللہ تعالیٰ زمین کی بادشاہت دین کی مضبوطی امن وامان اور بے خوف وخطر زندگی عطا فرماتے ہیں کہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو اسلاف کے نقش قدم پر چلنے اور کتاب وسنت کو انہی کے بتائے ہوئے معانی کی روشنی میں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العلمین

کراچی کے مشہور عالم دین کی وفات

عام اہل اسلام نے عموماً اور علمی حلقوں کے لئے یہ خبر انتہائی رنجدہ اور افسوسناک ہے کہ کراچی شہر کے عربی مدرسہ مظہر العلوم کے مہتمم اور محدث حضرت مولانا حافظ فضل احمد صاحب دار البقا کو کوچ کر گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مولانا مرحوم کراچی کے حضرت مولانا محمد صادق صاحب کے داماد اور ان کے قائم مقام تھے۔ جو کراچی ہی میں نہیں بلکہ سارے صوبہ سندھ میں واحد زندہ دل اور مجاہد عالم تھے۔ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ ان کی دینی یادگار ہے جس کی ترقیات کا سہرا حضرت حافظ صاحب مرحوم کے سر تھا۔ آج یہ بزرگ حضرات ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن ان کی یادگار نہیں مٹ سکتی۔ حضرت مولانا مرحوم جمعیۃ علماء اسلام کراچی کے صدر تھے۔ بعد میں نظام العلماء کراچی کے امیر رہے سندھی علماء میں اخلاص وعمل کا جو مقام اللہ تعالیٰ نے ان کو عطا فرمایا تھا وہ کم کسی کو نصیب ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جنت الفردوس میں مقام صدق عطا فرماتے آمین۔ حضرت کے نائب مہتمم مولوی حافظ محمد اسمٰعیل صاحب جو حضرت مولانا محمد صادق صاحبؒ کے فرزند ہیں تھے اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل اور اخلاص میں ترقی عطا فرمائے۔ اس میں شک نہیں کہ حضرت مولانا کی وفات سے مدرسہ مظہر العلوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے لیکن ہم محترم حاجی یوسف علی صاحب اور مولانا حافظ محمد اسمٰعیل صاحب اور دوسرے علماء کرام سے امید رکھتے ہیں کہ وہ حضرت مرحوم کے خلا کو حتی الامکان پر کرنے کی سعی کریں۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

غلام غوث ناظم اعلیٰ (نظام العلماء مغربی پاکستان)

راولپنڈی کے ایک مخیر مسلمان کا ایثار

محترم خلیل الرحمٰن صاحب نیا محلہ راولپنڈی نے ترجمان اسلام کی امداد کے لئے تیس روپے ارسال فرمائے ہیں۔ ادارہ ان کا مشکور ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ (ناظم)

اسلام اور صیام

ابوعبدالرحمٰن (لودھیانوی) پرنسپل عثمانیہ کالج — شیخوپورہ

روزہ، اسلام کا ایک رکن ہے اور نماز سے دوسرے درجہ پر ہے۔ اس کا منکر کافر ہے اور اس کا تارک بغیر عذر کے فاسق ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد ہے یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ٥ (ترجمہ) اے ایمان والو! تم پر روزہ ایسا ہی فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی اُمتوں پر فرض تھا — تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ مگر روزہ کے اوقات ہر اُمت میں علیحدہ علیحدہ تھے۔ حضرت آدم علیہ السلام پر ہر مہینہ کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخ کو روزہ فرض تھا۔

حضرت نوحؑ ہمیشہ روزہ دار ہوتے تھے اور حضرت داؤد علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن افطار فرماتے۔ یہود پر عاشورہ اور ہر سنیچر کے علاوہ چند دن اور بھی فرض تھے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام ایک دن روزہ رکھتے اور دو دن افطار کرتے تھے۔ نصاریٰ پر دراصل رمضان کے روزے لیکن جب اُنہیں سخت گرمی اور سردی کے روزے میں دقت محسوس ہوتی تو یہ فیصلہ کیا کہ موسم ربیع میں تیس کی بجائے پچاس رکھا کریں گے۔

برادرانِ اسلام! خداتعالےٰ نے روزہ داری کے تین مقصد بیان کئے ہیں لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ مقصود روزہ یہ ہے کہ تم شکرگزار بن جاؤ۔ لَعَلَّکُمْ یَرْشُدُوْنَ۔ مقصود روزہ یہ ہے کہ تم منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ۔ آپ تقویٰ، شکر اور رُشد تین الفاظ یاد رکھئے۔

تقویٰ کا پھل یہ ہے کہ انسان میں اپنی عقل، ہاتھ، زبان، آنکھ اور دولت وغیرہ کے غلط استعمال کی طاقت نہیں رہتی۔ شکر کا نتیجہ یہ ہے کہ انسان میں اپنی عقل، ہاتھ، زبان، طاقت اور دولت کے جائز استعمال کی طاقت پیدا ہوجاتی ہے۔ رُشد یہ ہے کہ انسان خطروں، بھیلوں اور آزمائشوں سے بچ کر اور اللہ کی

کو پالیتا ہے۔

عزیزانِ اسلام یہ صرف اسلام کی خوبی ہے کہ اس نے زندگی کو پاک کرنے کے لئے سال کا ایک مہینہ (رمضان) خاص کیا ہے اس مہینے کا پروگرام یہ ہے کہ آپ روزے رکھیں تاکہ آپ کا جسم، دل، عقل اور جذباتِ میل سے پاک ہوجائیں۔ آپ قرآن پڑھیں تاکہ آپ کا دماغ روشن ہو اور زندگی کا پورا پیغام آپ کی آنکھوں کے سامنے آجائے اصلاحِ جسم بھی ہو اصلاحِ نفس بھی ہو اور اصلاحِ تمدن بھی ہو سال کا ایک مہینہ اصلاحِ جسم، اصلاح نفس اور اصلاح تمدن کے لئے خاص کر دینا صرف اسلام کی خوبی ہے۔ آج دنیا کا کوئی مذہب اصلاح کی ایسی مثال پیش نہیں کرسکتا۔

روزہ کے متعلق امام غزالیؒ کے ارشادات

حدیث شریف میں آیا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہر نیکی کا بدلہ دس گنا سے لے کر سات سو گنا تک ثواب نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے مگر روزہ خاص میرا ہے اور میں خود ہی اس کا صلہ جو چاہوں گا دوں گا اور رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر شے کا ایک دروازہ ہوتا ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ روزہ پر اس قدر اجر و ثواب کا سبب دو باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اوّل یہ کہ روزہ کھانے پینے اور مباشرت کے چھوڑنے کا نام ہے اور یہ ایسا پوشیدہ کام ہے کہ جس پر حق تعالےٰ کے سوا کوئی آگاہ نہیں ہوسکتا، اور اس کے علاوہ جتنی عبادتیں ہیں مثلاً نماز، تلاوت، زکوٰۃ، حج یہ سب ایسی عبادتیں ہیں جن پر دوسرے لوگ بھی واقف ہوسکتے ہیں پس روزہ ہی مخلص مسلمان رکھے گا جس کو لوگوں میں اپنے عابد و زاہد کہلائے جانے کا شوق اور ریا و نمود کی محبت نہ ہوگی۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ روزہ سے دشمنِ خدا یعنی شیطان مغلوب ہوتا ہے کیونکہ جس قدر نفسانی خواہشیں ہیں سب پیٹ بھرنے سے اپنا زور دکھاتی ہیں اور شیطان انہیں خواہشات

روزہ کی وجہ سے مسلمان بھوکا رہا اور تمام خواہشیں کمزور پڑ گئیں تو شیطان مجبور اور بے دست و پا ہوگیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ماہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں۔ شیطان پابزنجیر ہوجاتا ہے اور ہاتف غیبی پکارتا ہے کہ اے بھلائی کے طلب گار! آگے بڑھو اور اے بدکارو! باز آؤ۔

خوب سمجھ لو کہ روزہ کی تین قسمیں تو کیفیت کے اعتبار سے ہیں اور تین ہی درجے اس کی مقدار کے اعتبار سے ہیں۔

ادنیٰ درجہ تو یہ ہے کہ صرف رمضان کے فرض روزے ہر سال رکھ لیا کرے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ جس طرح حضرت داؤد علیہ السلام روزہ رکھتے تھے اسی طرح ایک دن تو روزہ رکھے اور دوسرے دن نہ رکھے پھر تیسرے دن رکھے اور چوتھے دن نہ رکھے۔ روزمرہ روزہ رکھنے کی نسبت یہ صورت بدرجہا بہتر ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیشہ روزہ رکھنے سے بھوکا رہنے کی عادت ہوجاتی ہے اور عادت ہونے پیچھے شکستگی اور قلب میں صفائی اور خواہشات نفسانی میں ضعف و کمزوری محسوس نہ ہوگی حالانکہ روزہ سے یہی مقصود ہے دیکھو مریض جب دوا کا عادی ہوجاتا ہے تو پھر دوا کچھ بھی نفع نہیں دیتی، یہی سبب ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمرؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ کی بابت دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کہ ایک دن روزہ رکھو اور دوسرے دن کھاؤ پیو۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ۔ میں اس سے بھی اعلیٰ درجہ چاہتا ہوں تو آپ نے جواب دیا کہ اس سے اعلیٰ کوئی درجہ نہیں ہے۔ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی کہ فلاں شخص ہمیشہ روزہ رکھتا ہے تو آپ نے فرمایا ایسا روزہ رکھنا نہ رکھنا دونوں برابر ہے۔

متوسط درجہ یہ ہے کہ عمر کا تہائی حصہ روزہ میں صرف ہوجائے۔ لہٰذا مناسب یہ ہے کہ ماہ رمضان کے علاوہ ہر ہفتہ میں دوشنبہ (سوموار) اور پنجشنبہ (جمعرات) کا روزہ رکھ لیا کرو، اس حساب سے سال بھر میں چار ماہ اور چار یوم کے روزے ہو جائیں گے۔ مگر چونکہ عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق میں روزہ رکھنا حرام ہے اور ممکن ہے کہ دونو عیدیں دوشنبہ اور پنجشنبہ کو پڑیں اور ایام تشریق میں سے ایک دن تو

مہینے اور ایک دن کے [illegible] اور بارہ مہینے کے تہائی [illegible] صرف ایک دن زیادہ [illegible] عمر کا حساب ذرا غور کرنے [illegible] میں آجائے گا۔ اس مقدار [illegible] کا کم کرنا مناسب نہیں [illegible] آسانی بھی ہے اور ثواب [illegible] روزہ کی کیفیت [illegible] تین قسمیں یہ ہیں۔

(۱) ایک تو عوام [illegible] روزہ توڑنے والی چیزوں [illegible] اور جماع سے بچتے ہیں [illegible] گناہ کئے جائیں سو یہ نام [illegible]

(۲) دوسرا درجہ یہ [illegible] سے بھی کوئی کام خلاف شر[illegible] یعنی زبان غیبت سے محفوظ [illegible] آنکھ نامحرم کو بری نگاہ سے [illegible] بچی رہے وغیرہ۔

(۳) اور تیسرا خاص [illegible] بندوں کا ہے کہ اعضائے [illegible] ان کا قلب بھی فکر و وسواس [illegible] رہتا ہے اور سوائے ذکر [illegible] کسی چیز کا بھی ان کے دل میں [illegible] پاتا۔ یہ کمال کا درجہ ہے اور [illegible] حاصل کرنا ہر شخص کا کام نہیں [illegible] لئے کم سے کم اتنا خیال تو [illegible] چاہیئے کہ ایسے کھانے پر روز[illegible] کیا کرو جو بلاشبہ حلال اور [illegible] اور وہ بھی تنا نہ کھاؤ کہ جس سے [illegible] اور بدن سست ہوجائے کہ تہجد [illegible] نہ کھلے یعنی ایسا نہ کرو کہ دن کے [illegible] ہوتے کی بھی تلافی افطار کے وقت [illegible] لگو کیونکہ ایسا کرنے والوں کو روزہ [illegible] نفع نہیں ہوتا جتنا کسل و سستی [illegible] سے نقصان ہوجاتا ہے۔ [illegible]

مسلمان بیوی

(ساتویں قسط)

(۶) اگر کبھی کوئی زیور یا کپڑا پسند آیا تو اگر شوہر کے پاس خرچ نہ ہو تو اس کی فرمائش نہ کرو اور نہ اس کے ملنے پر حسرت اور افسوس کرو اور بالکل اس کو اپنے منہ سے نہ نکالو۔ خود سوچو اگر تم نے کہا تو تمہارا غریب خاوند اپنے دل میں کہے گا کہ اس کو ہماری پریشانی کا کچھ بھی خیال نہیں کہ ایسی بے موقع فرمائش کرتی ہے۔ بلکہ اگر میاں امیر ہو تب بھی جہاں تک ہو سکے۔ خود بھی کسی بات کی فرمائش ہی نہ کرو البتہ اگر وہ خود تم سے پوچھے کہ تمہارے واسطے کیا لاؤں تو خیر بتلا دو کیونکہ فرمائش کرنے سے بیوی اپنے خاوند کی نظروں سے گر جاتی ہے اور اس کی بات کی ہیٹی ہو جاتی ہے۔

(۷) کسی بات پر ضد اور ہٹ مت کرو۔ اگر کوئی بات تمہارے خلاف بھی ہو تو اس وقت جانے دو۔ پھر کسی دوسرے وقت مناسب طریقہ سے طے کر لینا۔

(۸) اگر میاں کے یہاں تکلیف سے گذرے تو کسی کے سامنے اس کو کبھی زبان پر نہ لاؤ اور ہمیشہ خوشی ظاہر کرتی رہو۔ کہ مرد کو رنج نہ پہنچے اور تمہارے اس قسم کے طریقے سے اس کا دل بس تمہاری مٹھی میں ہو جاوے گا۔

(۹) اگر تمہارے لئے کوئی چیز لانے اور تم کو پسند آئے یا نہ آئے ہمیشہ اس پر خوشی ظاہر کرو یہ نہ کہو کہ یہ چیز بری ہے تمہارے پسند نہیں ہے۔ اس سے اس کا دل تھوڑا ہو جائے گا۔ اور پھر تمہارے واسطے کبھی بھی کوئی چیز لانے کو اس کا دل نہ چاہے گا۔ اور اگر اس تعریف کر کے خوشی سے لوگی تو اس کا دل اور بڑھے گا اور پھر اس سے زیادہ بہتر چیز لا دے گا۔ کبھی بھی غصہ میں آ کر خاوند کی ناشکری نہ کرو اور یوں نہ کہنے لگو کہ اس کم بخت اجڑے کے یہاں آ کر میں نے کیا دیکھا۔ بس ساری عمر مصیبت اور تکلیف ہی سے کٹی۔ ماں باپ نے میری قسمت پھوڑ دی کہ مجھے ایسی بلا

کیونکہ ایسی باتوں سے مرد کے دل میں جگہ نہیں رہتی۔ حدیث شریف میں حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے دوزخ میں عورتیں بہت دیکھیں کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ دوزخ میں عورتیں کیوں زیادہ جائیں گی تو حضرت نے فرمایا کہ یہ اور وں پر لعنت بہت کیا کرتی ہیں اور اپنے خاوند کی ناشکری بہت کیا کرتی ہیں۔ تم خیال کرو کہ خاوند کی ناشکری کتنی بری چیز ہے اور کسی پر لعنت کرنا یہ ہے کہ تم یہ کہو کہ فلانی پر خدا کی مار ہو اس پر خدا کی پھٹکار۔ فلانی کا لعنتی چہرہ ہے منہ پر تیرے لعنت برس رہی ہے یہ سب باتیں بہت بری ہیں۔

(۱۱) شوہر کو کسی بات پر غصہ آ گیا تو ایسی بات مت کہو جس سے اس کا غصہ اور زیادہ ہو جاوے۔ ہر وقت مزاج دیکھ کر بات کرو۔ اگر دیکھو کہ اس وقت ہنسی دل لگی نہ کرو۔ جیسا مزاج دیکھو ویسی باتیں کرو۔ کسی بات پر تم سے ناراض ہو کر روٹھ گیا تو تم بھی منہ پھلا کر نہ بیٹھ رہو بلکہ خوشامد کر کے عذر معذرت کر کے ہاتھ جوڑ کے جس طرح بنے اس کو منا لو۔ چاہے تمہارا قصور ہو یا نہ ہو اور شوہر ہی کا قصور ہو تب بھی تم ہرگز نہ روٹھو۔ اور ہاتھ جوڑ کر معاف کرانے کو اپنا فخر اور عزت سمجھو۔

(۱۲) خوب سمجھ لو کہ میاں بی بی کا ملاپ فقط خالی خولی محبت سے نہیں ہوتا۔ بلکہ محبت کے ساتھ میاں کا ادب بھی کرنا ضروری ہے۔ میاں کو اپنے برابر درجہ میں سمجھنا بہت بڑی غلطی ہے۔

(۱۳) میاں سے ہرگز کبھی اپنی کوئی خدمت نہ لو۔ اگر وہ محبت میں آ کر کبھی تمہارے ہاتھ پاؤں یا سر دبانے لگے تو تم نہ کرنے دو۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اگر تمہارا باپ ایسا کرے تو کیا تم کو گوارہ ہوگا۔ پھر شوہر کا رتبہ تو باپ سے بھی زیادہ ہے اٹھنے بیٹھنے میں بات چیت کرنے میں غرض کہ ہر بات میں ادب تمیز کا پاس اور خیال رکھو۔ اور اگر خود تمہارا اپنی قصور ہو تو ایسے وقت روٹھ کر الگ بیٹھنا تو اور بھی پوری بیوقوفی اور

مسلمانوں بچوں کی تربیت

(از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

(قسط ۱۰)

کتاب وسنت کے اس واقعہ میں جہاں اور رموز ونکات ہیں وہاں ایک نکتہ یہ بھی ہے کہ بچہ کا مربی پہلے ایسی تعلیم دلائے جس کا تعلق خدا اور اس کے احکام سے ہو اگر شروع میں بچہ اس سے گھبرائے تو محبت وشفقت سے اُسے اس پر آمادہ کیا جائے تاکہ پھر وہ جی لگا کر دین حاصل کر لے اور جب تک بچہ دین سے بقدر ضرورت واقف نہ ہو جائے دوسرا قدم ہرگز نہ اٹھایا جائے۔

جہاں اس آیت سے جبری تعلیم کا حکم معلوم ہوتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ مذہبی ہو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام سے ابتدا کا حکم خود دلیل ہے۔ پھر ان آیتوں میں جو مضمون بیان کیا گیا ہے وہ بھی مذہبی تعلیم سے ہی متعلق ہے

کتاب اللہ کی تعلیم کے فضائل

آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی مختلف پیرائے میں ذہن نشین فرمایا ہے کہ کتاب اللہ کی تعلیم دی جائے۔ ارشاد ہوا ہے۔

خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ (رواہ البخاری دمشکوٰۃ کتاب فضائل القرآن ص۱۸۳) "تم میں بہتر وہ ہے جو قرآن پاک سیکھے اور سکھائے"

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

الماھر بالقرآن مع السفرۃ الکرام البررۃ (ایضاً ص۱۸۳) "قرآن میں مہارت رکھنے والا نکوکار معزز فرشتوں کے ساتھ ہوگا"

ایک دفعہ ترغیب کے انداز میں ارشاد ہوا کہ دو شخص قابل رشک ہیں۔ ایک وہ جسے قرآن کی دولت حاصل ہوا اور وہ دن رات کے اکثر حصوں میں (جب اسے اطمینان کا موقعہ ملے) پڑھتا رہے اور دوسرا وہ جسے دنیا کی دولت حصہ میں آئی اور اسے بے دریغ مطلوب مقاصد میں خرچ کرے۔

قرآن پڑھنے والے مسلمان کی مثال

رحمت عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے والے مومن کی مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا: مثل المومن الذی یقرا القرآن الخ (ترجمہ) جو مسلمان قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال نارنگی جیسی ہے کہ اس کی بو بھی خوشگوار اور پاکیزہ ہے اور مزہ بھی اور جو مسلمان قرآن

وہ خوشبو سے محروم ہے گو مزہ اس کا شیریں ہے (مشکوٰۃ ص۱۸۴)

یہاں قرآن کے فضائل بیان کرنا مقصد نہیں بلکہ اشارہ کرنا ہے کہ سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن پڑھنے اور سیکھنے سکھانے کی مختلف پیرائے میں کس طرح ترغیب وتاکید فرمائی اور عام مسلمانوں کا یہ حال ہے کہ اسی مرکزی کتاب سے وہ غافل ہیں نہ خود پڑھتے ہیں اور نہ اپنی اولاد کو پڑھانے کی سعی کرتے ہیں۔

اس قدر علم دین حاصل کرنا جس سے عقائد وفرائض کے متعلق معلومات حاصل ہوں، ہر مسلمان پر فرض ہے اور اسی طرح دین سے متعلق دوسرے ان احکام کا جاننا بھی ضروری ہے جن کی آئے دن زندگی میں ضرورت ہوتی رہتی ہے۔

علم کی فضیلت عبادت پر

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے عابد وعالم کا تذکرہ ہوا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم (مشکوٰۃ باب العلم) "عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے مجھے تم میں سے ادنیٰ پر حاصل ہے۔"

پھر آپ نے فرمایا کہ عالم کے لئے جو دین حاصل کرتا ہے اور پھر اس کی اشاعت کرتا ہے۔ اللہ جل مجدہٗ فرشتے اور تمام آسمان اور زمین والے دعائے خیر کرتے ہیں حتیٰ کہ چیونٹیاں اپنے سوراخوں میں اور مچھلیاں پانی کے اندر بھی دعا میں مصروف ہوتی ہیں۔ ایک دوسرے موقعہ پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہہ عالم شیطان پر ہزار عابد سے بڑھ کر موثر ثابت ہوتا ہے۔

جس علم شرعی کے اس قدر فضائل زبان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ادا ہوئے ہوں اس سے اپنی اولاد کو محروم رکھنا ان پر بڑا ظلم کرنا ہے اور ظلم کرنا ہی نہیں بلکہ دونوں جہان کی ایک بڑی عظیم نعمت سے محروم رکھنا ہے۔ (باقی آئندہ)

جماعتی خبریں

مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ کا سندھ دورہ

سجادل ضلع ٹھٹھہ (سندھ) کے نوجوانوں کی دعوت پر حضرت مولانا مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان، دو دن کے دورہ پر تشریف لائے آپ نے دو راتیں مارکیٹ میں تقریریں کیں۔ جن میں آپ نے نوجوانوں کو اخلاص سے دین کا کام کرنے کی ترغیب دلائی، اور عیسائیوں کے رد میں مدلل تقریر فرماتے رہے۔

جلسہ رات کے ۱۲ بجے تک رہتا تھا جس میں علاقہ بھر کے دیندار لوگوں نے شرکت کی اور صبح کو آپ نے شہر کی جامع مسجد میں درس قرآن پاک دیا۔ الحمد للہ اس کا بھی بہت کافی اثر ہوا یہاں آپ نے نظام العلماء کی تشکیل کے لئے زیر صدارت حضرت مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب ایک خصوصی اجلاس بلایا جس میں مندرجہ ذیل علم دوست اور ہمدرد حضرات شریک اجلاس ہوئے۔ اجلاس میں ناظم اعلیٰ کے سوا حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب مبلغ نظام العلماء صوبہ سندھ بھی شریک ہوئے۔

شرکاء اجلاس

(۱) جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب (۲) جناب مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب پیر کا گوٹھ (۳) جناب مولانا مولوی محمد عثمان صاحب سجادل (۴) جناب مولانا مولوی محمد عمر صاحب سجادل (۵) جناب مولانا مولوی نور محمد صاحب سجادل (۶) جناب مولانا مولوی عبدالعزیز صاحب گوٹھ جایہ جا (۷) جناب مولانا مولوی محمد عثمان صاحب چوہڑ جمالی (۸) جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب سجادل (۹) جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ ہاشمیہ سجادل (۱۰) جناب مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب چوہڑ جمالی (۱۱) مولانا مولوی عبدالصمد صاحب میرپور بٹھورو (۱۲) جناب مولانا مولوی عبدالغفور صاحب سجادل (۱۳) جناب مولانا مولوی محمد رفیق صاحب مشر صوبہ خان تعلقہ جاتی (۱۴) جناب مولانا مولوی محمد حسن صاحب گجی شریف (۱۵) جناب مولانا مولوی نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجادل (۱۶) جناب مولانا مولوی حاجی احمد صاحب گوٹھ عاشا (۱۷) جناب مولانا مولوی حاجی محمود صاحب خطیب جامع مسجد (۱۸) جناب مولانا مولوی حکیم عبداللہ صاحب عثمانی سجادل (۱۹) جناب مولانا مولوی محمد قاسم صاحب ...

(۲۱) جناب سیٹھ حاجی دریل صاحب کراؤن ٹریٹ (۲۲) جناب محمد یوسف صاحب لوہار استاد مدرسہ دارالقرآن گوٹھ حاجی ابراہیم سومرا (۲۳) جناب سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب رنگریز سجادل (۲۴) جناب محمد سلیمان صاحب سگریہ میرپور بٹھورو (۲۵) جناب محمد ابراہیم بھائی مٹھائی والے سجادل (۲۶) جناب احمد بلالی سجادل (۲۷) جناب عبداللہ صاحب کھتری سجادل۔

(۲۸) جناب محمد حسین صاحب لوہار۔ سجادل

(۲۹) جناب محمد ابراہیم میمن صاحب سجادل

(۳۰) جناب عبدالخالق صاحب محرر مدرسہ ہاشمیہ سجادل

(۳۱) جناب ماسٹر علی محمد صاحب سجادل۔

(۳۲) جناب ماسٹر محمد یونس صاحب سجادل

(۳۳) جناب حافظ احمد صاحب منڈو سجادل

(۳۴) جناب ماسٹر محمد آدم صاحب سجادل

(۳۵) جناب حافظ محمد حسین صاحب میرپور بٹھورو

(۳۶) جناب ماسٹر حسین شاہ صاحب چوہڑ جمالی

(۳۷) جناب محمد ہاشم صاحب سجادل

(۳۸) جناب محمد جمعہ صدر انجمن خدام الاسلام سجادل

(۳۹) جناب افضال بیگ صاحب سجادل

(۴۰) جناب سیف اللہ صاحب سجادل۔

(۴۱) جناب حافظ محمد رحمٰن صاحب سجادل

(۴۲) جناب سیٹھ محمد عمر ولد حاجی درد صاحب سجادل

(۴۳) جناب عبداللہ صاحب ڈاڈا سجادل

(۴۴) جناب قاری عبداللہ صاحب سجادل

اجلاس کی ابتدا مولانا عطاء اللہ صاحب سندھی میرپور نے فرمائی پھر ناظم اعلیٰ مرکزی نے علماء کرام کو ان کے فرض پر متوجہ کیا جس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ امیر نظام العلماء سجادل جناب مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ دار الفیوض۔ سجادل۔

۲۔ نائب امیر نظام العلماء سجادل جناب مولانا محمد عثمان صاحب میمن چوہڑ جمالی۔

۳۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء سجادل جناب مولوی عبدالغفور صاحب سجادل (۴) نائب ناظم جناب مولانا عبدالرحمٰن صاحب چھوٹی چوہڑ جمالی (۵) نائب ناظم جناب حافظ محمد ہاشم سجادل۔ (۶) خزانچی مولانا مولوی محمد عمر صاحب گجر۔

ارکان عاملہ

جناب مولانا مولوی عبداللہ صاحب سجادل

جناب حکیم عبداللہ صاحب عثمانی سجادل

جناب مولانا حبیب اللہ صاحب پیر گوٹھ ٹھٹھہ

استاد اکمل جناب مولانا مولوی محمد یعقوب صاحب سجادل

جناب مولوی عبدالصمد صاحب میرپور بٹھورو

جناب مولوی الٰہی بخش صاحب خشک ٹھٹھہ

جناب مولوی محمد سلیم صاحب ولد مولوی محمد ہاشم صاحب مرحوم۔ غلام اللہ ٹھٹھہ۔

جناب مولوی محمد اشرف صاحب چاندیہ سجادل

جناب مولانا عبداللہ صاحب مدرس مدرسہ ہاشمیہ سجادل

بالاتفاق طے پایا کہ کورم مجلس عاملہ کا ۹ ہوگا آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مرکزی نظام العلماء کے لئے چندہ کی اپیل کی اسی وقت ۱۲۰۰ روپیہ جمع ہوگیا۔ جناب صدر مجلس کی دعائے خیر سے مجلس برخاست ہوئی۔ مقامی نظام العلماء نے مرکز کے لئے سو روپیہ ناظم اعلیٰ کی خدمت میں پیش کیا۔

(مولوی) عبدالغفور ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء سجادل۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خطیب

مدنی جامع مسجد چکوال کے دو تبلیغی دورے

علاقہ کے مسلمانوں کی شدید خواہش پر مندرجہ ذیل مقامات پر تبلیغی اجلاس ہوئے۔

پہلا دورہ جس میں حضرت مدظلہ کے علاوہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم اور کپتان غلام محمد صاحب نعت خوان چکوال شامل تھے۔

(۱) ۲۶ دسمبر موہڑہ آلو تحصیل چکوال۔
(۲) ۲۷ دسمبر ڈھوک چھچھ داخلی بلکسر
۲۸ دسمبر فیم کسر تحصیل چکوال

دوسرا دورہ جس میں مندرجہ ذیل بزرگوں کے علاوہ حضرت مولانا غلام قادر صاحب مدرسہ فاروقیہ ملتان بھی مدعو تھے۔

(۱) ۳۱ دسمبر بمقام امیرپور منگن تحصیل چکوال (۲) یکم جنوری بمقام کرنہ تحصیل تلہ گنگ (۳) ۲ جنوری بمقام پکری تحصیل فتح جنگ (۴) ۳ جنوری بمقام پنڈیال تحصیل فتح جنگ

۴ جنوری حضرت مولانا غلام قادر صاحب موصوف واپس تشریف لے گئے اور باقی حضرت کی تقاریر بمقام چک ملوک تحصیل چکوال معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب کے سلسلہ میں ہوئیں۔ ہر مقام پر سینکڑوں مسلمانوں نے علمائے حق کے ذریعے اسلامی احکام سنے۔

مندرجہ مقامات کے علاوہ چک نورنگ میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم اور سہگل آباد میں حضرت مولانا غلام قادر صاحب کی تقریر ہوئی۔

امام الہند ابو الکلام آزاد ...

اور عقیدہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

از جامع الشواہد ص۱۲۳ اکیڈمی ابوالکلام ساوات سٹریٹ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

۱۔ جب آپ کا وصال ہوگیا۔ اور آپ کا پیکر جسمی دنیا کی آنکھوں سے چھپ گیا لیکن انبیاء کرام کی حیات معنوی موت کی دسترس سے باہر ہے۔ بعض ... فی قبورهم اور صلوا علیّ ... صلوتکم تبلغنی حیث ماکنتم (ابوداؤد عن ابی ہریرہ)

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

پس "لا تجهروا له بالقول كجهر بعضكم لبعض" کا حکم بدستور باقی ... اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا آپ کی وفات ... کے بعد بھی یہ حال رہا۔ کہ مسجد نبوی میں ... مطہر کے حضور کبھی بلند آواز سے بات ... نہ کرتے اور تمام احکام ادب و حقوق ... کو پورا پورا ملحوظ رکھتے۔ حضرت عثمان ... عبداللہ بن عمرؓ اور امام زین رضی اللہ ... کی نسبت منقول ہے کہ مسجد نبوی میں ... لوگوں کو پکار پکار کر بات کرتے دیکھتے ... خشمگین ہوتے اور فرماتے کہ تمہیں شرم نہیں آتی۔ کہ قبر مطہر کے سامنے شور و غل ... رہے ہو۔ حالانکہ اللہ کہتا ہے "لا ترفعوا اصواتکم" یعنی آیہ کریمہ سے منع ... صوت بحضور رسول پر بعد وفات رسول ... استدلال کیا گیا۔ اسی طرح حضرت امام ... کا واقعہ معلوم ہے کہ ایک شخص کو پکار پکار کر ... کرتے ہوئے دیکھا تو یہی آیہ کریمہ پڑھی اور ... سخت غضبناک ہوئے۔

دینی مدا...

... جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کا

تئیسواں سالانہ جلسہ

مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر ... امسال تئیسواں سالانہ جلسہ مورخہ ۱۷-۱۸ شوال المکرم ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۴-۲۵ مارچ بروز جمعہ۔ ہفتہ ... کو ہونا قرار پایا ہے جس میں ملک ... کے چیدہ چیدہ علمائے کرام مثلاً ... الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ ... درخواستی۔ حضرت مولانا علامہ ... الحق صاحب افغانی۔ حضرت مولانا ... صاحب کاندھلوی۔ حضرت ... غلام غوث صاحب ہزاروی ... مولانا محمد یوسف صاحب بنوری ... مولانا محمد علی صاحب جالندھری ... مولانا حبیب اللہ صاحب حضرت ... عبدالحنان صاحب۔ حضرت مولانا ... صاحب۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی ... مولانا عبدالعزیز صاحب کے علاوہ ... اسلام سید محمد امین گیلانی ومولوی ... جالندھری شرکت فرمائیں گے ... محمد یعقوب پشاوری غفرلہ الباری

متعلم مدرسہ ہذا)

... نصرت العلوم گوجرانوالہ کا

سالانہ امتحان

... ۲۷ شعبان ۱۳۸۱ھ کو مندرجہ ... نے طلباء مدرسہ نصرت العلوم ... کا امتحان لیا۔ حضرت مولانا ... صاحب مدرس جامعہ مدنیہ ... لاہور۔ حضرت مولانا ... مدرس مدرسہ انوار العلوم ... حضرت مولانا عبدالحمید صاحب ... جامعہ اشرفیہ لاہور۔ حضرت مولانا ... صاحب مدرس جامعہ مدنیہ لاہور ... مولانا قاری رضی الرحمٰن صاحب ... تجوید جامعہ مدنیہ لاہور۔ قاری ... صاحب عثمانی امام مسجد ... لائنز گوجرانوالہ۔ حضرت ... شفیق الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ ... محمد نظام الدین صاحب

دینی مدارس

...رسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر کا

تئیسواں سالانہ جلسہ

مدرسہ جامع العلوم عیدگاہ بہاولنگر
...عظیم الشان تئیسواں سالانہ جلسہ مورخہ
... ۱۷-۱۸ شوال المکرم ۱۳۸۱ھ مطابق
...۲۴-۲۵ مارچ بروز جمعہ، ہفتہ
...ر کو ہونا قرار پایا ہے جس میں ملک
...کے چیدہ چیدہ علمائے کرام مثلاً
...ظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ
...ب درخواستی۔ حضرت مولانا علامہ
...الحق صاحب افغانی۔ حضرت مولانا
...ادریس صاحب کاندھلوی۔ حضرت
...نا غلام غوث صاحب ہزاروی
...ت مولانا محمد یوسف صاحب جوزی
...ت مولانا محمد علی صاحب جالندھری
...ت مولانا حبیب اللہ صاحب حضرت
...نا عبدالحنان صاحب۔ حضرت مولانا
...یل صاحب۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی
...ت مولانا عبدالعزیز صاحب کے علاوہ
...ے اسلام سید محمد امین گیلانی و صوفی
...یٔد جالندھری شرکت فرمائیں گے
...حقر محمد یعقوب پشاوری غفرلہ الباری
متعلم مدرسہ ہذا)

...نصرت العلوم گوجرانوالہ کا

سالانہ امتحان

...مورخہ ۶-۷ شعبان ۱۳۸۱ھ کو مندرجہ
...ضرات نے طلباء مدرسہ نصرت العلوم
...الہ کا امتحان لیا۔ حضرت مولانا
...الحق صاحب مدرس جامعہ مدنیہ
...لاہور۔ حضرت مولانا مرسلے خاں
...صدر مدرس مدرسہ انوار العلوم
...الہ۔ حضرت مولانا عبدالحمید صاحب
...جامعہ اشرفیہ لاہور۔ حضرت مولانا
...صاحب مدرس جامعہ مدنیہ لاہور
...مولانا قاری رضی الرحمٰن صاحب
...تجوید جامعہ مدنیہ لاہور۔ قاری
...صاحب عثمانی امام مسجد حاکم
...سول لائنز گوجرانوالہ۔ حضرت
...اری شفیق الرحمٰن صاحب گوجرانوالہ
...حافظ محمد نظام الدین صاحب

بحمداللہ مدرسہ نصرت العلوم کا ہر سال کی طرح سالانہ امتحان اچھا رہا ہے ممتحنین حضرات نے امتحان پر اطمینان کا اظہار فرمایا۔ مدرسہ نصرت العلوم گزشتہ دس سال سے تعلیم کا کام نہایت ہی اچھے پیمانے پر سرانجام دے رہا ہے۔ جس میں قابل اساتذہ تدریسی خدمات انجام دے رہا ہے۔ مثلاً حضرت مولانا محمد سرفراز خاں صاحب صفدر، مولانا قاضی عزیز اللہ صاحب۔ مولانا عبدالحمید صاحب، مولانا عبدالقیوم صاحب اور قاری محمد یٰسین صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

درجہ قرآن میں چار اساتذہ اور درجہ عربی و فارسی میں ۵ اساتذہ تعلیمی کام میں مصروف ہیں۔ یعنی درس نظامیہ کی تعلیم مکمل ہے۔

مدرسہ نصرت العلوم میں ہر سال تقریباً پچاس طلباء درجہ عربی و فارسی کے ہوتے ہیں۔ جن کی تعلیم، رہائش اور خوراک وغیرہ کا بھی انتظام مدرسہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ جن کی تعلیم، رہائش اور خوراک وغیرہ کا بھی انتظام مدرسہ کی جانب سے ہوتا ہے۔ اور تقریباً اڑھائی سو درجہ قرآن اور ابتدائی دینیات کی تعلیم حاصل کرنے والے مقامی طلباء اور طالبات کی تعداد رہتی ہے۔

دورہ حدیث ہر سال ہوتا ہے اس سال بھی ۹ حضرات نے دورہ حدیث میں شرکت کی۔ اور امتحان میں کامیاب ہوئے جن کو مدرسہ کی طرف سے سندیں اور ایک ایک دستار فضیلت دی جائے گی۔ مدرسہ کا ماہانہ خرچ تقریباً دو ہزار ہے۔ اللہ تعالیٰ مدرسہ کے معاونین اور بہی خواہوں کو اجر جزیل عطا فرمائے۔ آمین

احقر عبدالعزیز سرگودھوی ناظم مدرسہ نصرت العلوم نزد گھنٹہ گھر۔ گوجرانوالہ

دار العلوم احناف کی شوریٰ کا اجلاس

سرحد کی دینی درسگاہ دار العلوم احناف آف میرزو کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت رئیس اعظم الحاج خلیل الرحمٰن صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں شوریٰ کے اراکین

ناظم اعلیٰ نظام العلماء نے مختصر تقریر فرمائی جس میں موجودہ دور کی نزاکت اور فتنوں سے خبردار کیا۔ اور اس بات پر زور دیا کہ کتاب و سنت کی تعلیم از حد لازمی ہے۔ کیونکہ دینی تعلیم سے اتفاق، محبت، ایثار اور ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مولانا کی پُراثر تقریر سے حاضرین نے مبلغ چھ صد روپیہ اسی وقت مدرسہ کے لئے پیش کیا اللہ تعالیٰ ان کی خدمت کو قبول فرمائے

مدرسہ احیاء العلوم چنیوٹ کا سالانہ جلسہ

چنیوٹ، مدرسہ احیاء العلوم رجسٹرڈ کا نواں سالانہ تبلیغی جلسہ ۲-۳-۴ فروری ۶۲ء کو منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مولانا عبدالرحمٰن صاحب وجہ مولانا عبدالرحمٰن صاحب حاجی مولانا زین العابدین صاحب لائلپوری مولانا ضیاء القاسمی۔ مولانا عنایت اللہ صاحب گجراتی۔ قاری محبوب سلیم صاحب گوجرانوالہ اور صوفی محمد بخش صاحب چشتی و صوفی احمد بخش صاحب چشتی تشریف فرما ہوں گے۔ جملہ مسلمانوں سے بالعموم اور اہالیان چنیوٹ سے بالخصوص التماس ہے کہ زیادہ سے زیادہ شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ناظم مدرسہ احیاء العلوم چنیوٹ)

سرگودھا میں مودودی مدرسہ

معلوم ہوا ہے کہ سرگودھا میں چند مودودی حضرات نے مخلوط تعلیم کا ایک مدرسہ قائم کیا ہے جس کا نام قاسم العلوم رکھا ہے۔ اور اکثر اہل ذوق حضرات کو دھوکہ لگتا ہے کہ یہ مدرسہ مسلک علماء دیوبند سے منسلکین کا ہے مگر جملہ احباب کو خبردار ہونا چاہیے کہ یہ مدرسہ اہل حق کا نہیں ہے۔

دار العلوم تعلیم القرآن سناکوٹ

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن سناکوٹ کا ۱۳ر جنوری ۶۲ء کو سالانہ امتحان ہوا ہے ماشاء اللہ طلباء کرام اچھے نمبروں پر پاس ہوئے ہیں۔ مدرسہ کی سرپرستی مولانا سید محمد شاہ صاحب گیلانی فاضل حقانیہ فرما رہے ہیں۔ اور وفاق المدارس سے ملحق

بقیہ صفحہ اوّل

(۵)

پھونک دے خاشاکِ ظلم و جبر کو تدبیر سے
آگ سی ہر سو لگا دے شعلۂ تقریر سے

حضرت مولانا! آپ ایک عالم دین اور ملت کے مقتدر رہبر ہیں۔ لاہور، کراچی اور اندرون سندھ میں آپ کی مجاہدانہ سرگرمیوں نے ایک خالص دینی فضا پیدا کر رکھی ہے۔ اور تبلیغی اسپرٹ بھی علماء میں پیدا کر رکھی ہے آج سجاول اور قرب و جوار کے باشندوں کے ساتھ ساتھ آپ سندھ کے اس تاریخی درسگاہ مدرسہ دار الفیوض الہاشمیہ سجاول کے نونہالوں سے بھی خصوصی خطاب فرمائیں تاکہ یہ آنے والے دور میں آپ کے نقش قدم کو یاد رکھیں

حضرت مولانا! میں مسلمانان سجاول کی طرف سے پھر آپ کی اس کرم فرمائی اور دور دراز مسافت سے تشریف آوری کا صمیم قلب سے شکریہ ادا کرتے ہوئے معروضات ختم کرتا ہوں۔ آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

پیش کردہ (مولانا) عبدالغفور بزاز شاہی بازار سجاول ضلع ٹھٹھہ۔
(صدر مجلس استقبالیہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دینا چاہیئے۔ ورنہ تعمیل ارشاد محال (ناظم)

ہیں ۱۵ شعبان تا نہایت ۵ شوال تعطیلات رہیں گی۔ اور ۵ تا ۲۵ شوال کے درمیانی

اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ رسولوں کی نافرمانی کا نتیجہ

(از حافظ ممتاز علی صاحب بھکر ضلع میانوالی)

اللہ تعالیٰ نے ہر قوم میں یکے بعد دیگرے انسانی ہدایت کے لئے اپنے بندوں میں سے چن کر کچھ پاک بندے قوموں کی طرف مبعوث فرمائے۔ جن کو نبی اور رسول کہتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے نبوت کا سلسلہ شروع ہوا۔ اور نبی آتے گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے آخری پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں آپؐ کے بعد کسی کو نبوت نہیں مل سکتی۔ امت کا متفقہ عقیدہ ہے کہ آپؐ کے بعد مدعی نبوت اسلام سے خارج ہے۔ اسلامی تاریخ گواہ ہے کہ مسلم حکمرانوں نے کسی جھوٹے نبی کو برداشت نہیں کیا۔ اور اسی لئے یہ امت انگریزی عہد تک مختلف امتوں میں تقسیم ہونے سے بچی رہی۔ بہرحال پہلے جتنے بھی پیغمبر دنیا میں مبعوث ہوتے وہ کسی خاص قوم یا بستی کے لئے ہوا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے پیغمبر بنا کر مبعوث فرمایا۔ اب قیامت تک حضورؐ کی شریعت کے احکام جاری رہیں گے۔ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ دنیا میں جس قوم نے اپنے بزرگوں کے طریقوں کو اپنایا اور قائم رکھا۔ اس قوم کا نام ونشان دنیا میں باقی رہا۔ جیسا کہ برٹش قوم ہندوستان میں آئی۔ بڑے بڑے جاگیرداروں، راجاؤں اور ہندو قوم نے ان کو ہضم کرنا چاہا۔ زبان بدلوادی۔ عورتوں کا یونی فارم بدلوادیا۔ ایک ٹوپی باقی رہ گئی تھی۔ اسی کی برکت سے آج وہ دنیا میں زندہ قوم ہے۔ سکھوں کی مثال ہمارے سامنے ہے۔ داڑھی اور سر کے بالوں کو نہ منڈوایا۔ آج ان کی قوم دنیا میں ایک خاص حیثیت کی مالک ہے۔ اور جس قوم نے اپنے ہادیوں کے اطوار کو نہ اپنایا۔ وہ زیادہ دیر تک باقی نہیں رہ سکی۔ اللہ تعالیٰ کے عذابوں میں سے ایک عذاب یہ بھی ہے۔ اور شاید یہ سب سے بڑا عذاب ہو کہ کسی قوم کی عقل وبصیرت چھین لیں اور وہ قوم حلال اور حرام میں تمیز نہ کر سکے۔ وہ حلال کو حرام، حرام کو حلال سمجھنے لگیں۔ جیسا کہ آج کل ہم دیکھ رہے ہیں کہ حلال ہوی گھر میں ہے۔ دوسرے دل کی ہوسیں ...

طرف نظر بد ہے۔ اس قسم کی ہزارہا مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں یہ کیوں؟ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض ہیں۔ ناراضگی کی وجہ ظاہر ہے۔ جس قوم نے بھی اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے انبیاء علیہم السلام کی بے فرمانی کی۔ اللہ تعالیٰ نے بھی ویسا ہی سلوک کیا۔ جب ایک قوم اپنے لئے خود ایک راستہ تجویز کرتی ہے۔ اسکو اللہ تعالیٰ ڈھیل دے کر اسی راہ پر چلنے دیتے ہیں

ان اللہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم واذا اراد اللہ بقوم سوٓء فلا مردّ لہ ومالھم من دونہ من وال۔

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ نہیں بدلتا کسی قوم کی حالت کو جب تک وہ نہ بدلیں جو ان کے جیوں میں ہے۔ اور جب اللہ چاہتا ہے کسی قوم پر آفت پھر وہ نہیں پھرتی اور کوئی نہیں ان کا اس کے سوا مددگار۔ (ترجمہ شیخ الہندؒ)

ایک وقت تھا کہ سارے ملک ہندوستان میں مسلمانوں کی بادشاہی کا ڈنکا بج رہا تھا۔ دوسری سب قومیں مسلمانوں کے زیر سایہ زندگی گزار رہی تھیں۔ یہاں تک کہ مسلمان عیش وعشرت میں مدہوش ہو کر اللہ کے دین سے غافل ہونے لگے۔ جب اللہ تعالیٰ ناراض ہوئے۔ تو کتنے ہزار میل سے فرنگی قوم کو اٹھایا اور مسلمانوں پر مسلط کر دیا۔ اور پورے اڑھائی سو سال تک مسلط رکھا۔ مسلمانوں خصوصاً علماء کرام نے یہ غلامی کے دن جس طرح گزارے ان کو بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ آج بھی اس وقت کے علماء کرام موجود ہیں جنہوں نے ملک وملت کے لئے وہ قربانیاں دیں جنہیں تاریخ کے اوراق کبھی نہیں بھلا سکتے۔ چند بوریانشین اللہ کا نام لے کر کھڑے ہوئے اور فرنگی کو ہندوستان چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ یہی علماء کرام ہیں جو ہر نئے ابھرنے والے فتنے کے سامنے سینہ سپر ہو جاتے ہیں۔ اگر آج بھی مسلمان ان علماء حق کی رہنمائی میں صحابہ کرام رضؓ کی زندگیوں کو نمونہ عمل بنائیں تو ان کے سامنے کفر کی طاقتیں سر تسلیم خم کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ اور ساری دنیا میں اسلام کا بول بالا ہو۔

حضرت عمر رضؓ خلیفہ ثانی کی خلافت کا

زمانہ مبارک تھا جن کے بارے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خطاب کے بیٹے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب تم راستہ پر چلتے ہو تو شیطان تم سے نہیں ملتا۔ بلکہ جس راہ پر تم چلتے ہو۔ اسکو چھوڑ کر دوسرے راستہ پر چلتا ہے (بخاری ومسلم) پھر حضرت حسنؓ اور حسینؓ جیسے نوجوان موجود ہیں۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضؓ صدیقہ موجود ہیں۔ حضرت علیؓ شیر خدا جیسے صحابہ موجود ہیں۔ اس وقت یہ بحث تھی کہ آج وقت نہیں رہا کہ عورتیں نماز پڑھنے مسجد میں جائیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا۔ تو آپ عائشہ رضؓ نے فرمایا اگر حضورؐ آج ہم میں موجود ہوتے تو عورتوں کو مسجد میں جانے سے یقیناً بند کر دیتے۔ لیکن چونکہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں عورتیں مسجد کو جایا کرتی تھیں اس لئے اس سنت کی ظاہری مخالفت سے بچنے کی وجہ سے کوئی یہ کہنے کی جرأت نہیں کرتا کہ عورتیں اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھا کریں حضرت عمر رضؓ نے ایک روز غالباً صبح کی نماز ذرا جلدی پڑھائی۔ کچھ اندھیرا تھا۔ حضرت عمر رضؓ نے اپنی بیوی کو اچھی طرح سے پہچان لیا۔ اور جلدی سے باہر تشریف لائے۔ آگے آگے حضرت عمر رضؓ کی حرم محترمہ تھیں جب دیکھا کہ اس وقت گلی میں اور کوئی انسان نہیں ہے حضرت عمرؓ نے جلدی سے ان کی چادر کا دامن جھٹکا۔ وہ آگے نکل کر پتہ نہ لگنے دیا کہ کون ہیں حضرت عمر رضؓ کی بیوی دوڑ کر گھر گئیں اور فرمایا کہ واقعی آج باہر نکلنے کا زمانہ نہیں رہا۔ مدینہ منورہ میں شور ہوا۔ خود بخود اس دن سے سب عورتیں مسجد میں جانے سے بند ہو گئیں۔

یہ اس وقت کی احتیاط تھی۔ جب کہ ہزاروں صحابہ کرام اور فرشتہ صفت خواتین موجود تھیں۔ تو آج عورتوں کا عرسوں اور میلوں میں جانا، گلی کوچوں میں ننگی پھرنا، پیروں کے ہاں جا کر منتیں مانگ کر چڑھاوے چڑھانا سر بازار پھرنا کیسے درست ہو سکتا ہے۔

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی پکڑ سے بچو ورنہ اس کا صاف اعلان ہے کہ جس قوم نے ہم سے روگردانی کی ہم اس کو مٹا کر اسکی جگہ دوسری قوم لے آئیں گے وان تتولوا یستبدل قوماً غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم۔

اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو اپنی نافرمانی سے بچا کر اپنے نبیؐ کے نقش قدم پہ چلنے کی توفیق نصیب فرمائیں۔ آمین۔

جماعتی خبریں

بھیر بارڈ ونگ میں نظام ا...

پچھلے دنوں مولانا عبداللہ ... نے سندھ کا تبلیغی دورہ کیا ... مولانا حیدرآباد، سانگھڑ ... بھی گئے۔ اور ہر جگہ نظام ا... کے لئے جدوجہد فرماتے ر... حیدرآباد میں مولانا نظام الدین ... خاص طور حکیم صدیق احمد ... صاحب بروہی جھول ضلع سا... محمد عثمان صاحب سانگھڑ میں ... وحافظ محمد اکبر صاحب گنو... ہوئے۔ اور بھیر بارڈ میں حسب ... عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا اللہ بخش صاحب ...
نائب امیر: قاری الیاس ...
ناظم:۔ حافظ محمد صدیق صا...
خازن۔ مولانا نعمت اللہ ...
نیز حیدرآباد نواب شاہ ... کے اصلاح کے لئے قاری الیا... نعمانی مبلغ مقرر ہوئے۔

وفات حسرت آیا...

پاکستان کے نامور عالم ... مولانا فضل احمد صاحب مہتمم ... کھڈہ کراچی ۱۳ شعبان المعظم ... بجے شب بعمر ۵۰ سال بقضائے ... اجل ہوئے۔ حضرت مرحوم عالم ... تھے اور دینی تحریکوں میں پیش پیش ... کراچی میں نظام العلماء کے ... آپ کے وصال سے دینی حلقوں ... پیدا ہوا ہے۔ اس کا پر ہونا مشکل ... ہم جملہ خدام نظام العلماء ... اسلام کی طرف سے دعا کر... تعالیٰ حضرت مرحوم کو مغفرت ... پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق ...

العلماء ورثة الانبياء (الحدیث)

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ٹیلیفون نمبر ۶۰۰۱۵

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

جلد (۵) ⭘ جمعہ ۲۴ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲ مارچ سنہ ۱۹۶۱ء ⭘ نمبر (۹)

عالم اسلام کا عظیم ترین سانحہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہٗ کی اچانک وفات

کروڑوں مسلمانوں کو سخت ترین صدمہ

…تے ہوئے قلم تھراتا اور دل گھٹتا … جامع شریعت وطریقت مفسر قرآن قطب دوران حضرت مولانا احمد علی صاحب … قدس سرہ اس دار فانی سے عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون … حضرت کے ہزاروں شاگرد علماء کرام دنیا کے گوشے گوشے میں قرآن پاک اور دین اسلام … میں مصروف ہیں اور ہزاروں طالبان حق عاشقان جمال لایزال آپ سے فیض … پاکر اور واصل مراد ہو کر سالکین طریقت کی رہنمائی کر رہے ہیں۔ عام اہل اسلام … سال سے اپنے ذوق قرآن فہمی کو تسکین دینے کے لئے آپ کے درس قرآن میں بلاناغہ شریک … ہو رہے ہیں۔ لاکھوں خواندہ حضرات کو آپ کے ہفتہ وار رسالہ خدام الدین نے اسلام … اور اللہ تعالیٰ کے دین کا سپاہی بنایا۔ ہزاروں خواتین آپ کے قائم کردہ مدرسۃ البنات … سے آفات وفتن سے بچ گئیں اور سینکڑوں مسلمان بچیاں ہر وقت اسی اسلامی حصار میں … کے حملوں سے محفوظ رہ کر اپنا اسلام سیکھ رہی ہیں۔ بیسیوں مساجد ہیں جن کو حضرت اقدس … خرچ سے بنایا یا دوسروں سے بنوایا۔

آپ کے وجود سے اللہ تعالیٰ نے پاکستان کے ہزاروں علماء اسلام کو ایک لڑی میں پرو دیا … جماعت میں مغربی پاکستان میں دو ہزار کے قریب جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمیں قائم ہوئیں اور … سال میں آپ ہی ناظم العلماء کے امیر اور دیندار مسلمانوں کے ماوٰی وملجا بنے رہے۔

… شفقت کا یہ عالم تھا کہ بیعت میں مریدوں کو نصیحت فرماتے کہ کسی کو تکلیف نہ دیں گے … کی ذات مجمع البحرین تھی۔ ایک طرف آپ نے حضرت شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب … اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی جیسے مجاہدین اسلام سے تربیت حاصل … انگریزوں کو لوہے کے چنے چبوائے ان کے سکون کو ختم کیا وہ آپ کو دہلی سے گرفتار … ہو کر لے آئے آپ نے لاہور ہی کو اپنا قلعہ بنا کر باطل قوتوں پر تابڑ توڑ حملے کر کے ان کی … جمعیتوں کو متزلزل کر ڈالا۔ مذہبی اصلاح کے لئے انجمن خدام الدین کی بنیاد ڈالی جس … آپ کی ادارت میں لاکھوں رسالے (ٹریکٹ) شائع کئے اور بیسیوں طرح اسلام کی خدمت کی اور سیاسی جنگ کے لئے جمعیۃ العلماء کا ساتھ دیا۔ احرار اسلام کی حوصلہ افزائی فرمائی اور خود بھی جیلوں میں جاتے رہے۔ دوسری طرف آپ نے قطب الاقطاب حضرت مولانا تاج محمود صاحب امروٹ شریف سے نسبت پیدا کر کے چالیس سال تک منازل سلوک طے کئے اور بیک وقت ان سے اور حضرت دین پوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے خلعت خلافت حاصل کی پھر باطنی ریاضات اور فن تصوف میں بفضلہ تعالیٰ وہ بلند مقام حاصل فرمایا جہاں کے تصور سے آج کل کے ارباب ہمم کا پتہ پانی ہو جاتا ہے حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائے پوری مدظلہ کا ارشاد ہے کہ لاہوری کیا جانیں کہ احمد علی کے سبب ان سے کتنی بلائیں ٹلتی ہیں۔ آپ مادہ پرستوں اور مذہبی روحانیت کے منکرین کو چیلنج دیتے رہے کہ آؤ کچھ عرصہ میرے پاس رہ کر میری ہدایات کے مطابق عمل کرو پھر دیکھو کہ اسلام کے معتقدات تمہارے لئے مشاہدہ کی طرح بن جاتے ہیں یا نہیں۔ یا تمہیں دل کی آنکھیں عطا ہوتی ہیں یا نہیں جو معنوی دنیا کو اپنی بصیرت سے اس طرح دیکھیں جیسے بصارت ظاہری دنیا کو دیکھ سکتی ہے۔

چنانچہ بڑے بڑے گریجویٹوں نے آپ کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا۔ ہزاروں حاجتمندوں کی مرادیں اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں سے پوری کیں۔ ہزاروں قومی وملی مشکلات آپ کی توجہ اور تعاون سے حل ہوئیں۔ آہ آج سارا ملک ماتم کدہ بنا ہوا ہے۔ ہر چہرہ پر افسردگی ہے۔ ہر آنکھ اشک بار اور دل بیقرار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت ہم سے لے لی۔ حضرت اقدس کا آنا بھی مبارک اور جانا بھی مبارک۔

ان کے لئے دنیا صحیح معنوں میں جیل خانہ تھا جس میں وہ صرف صبح چائے کا ناشتہ کر کے چوبیس گھنٹے اللہ تعالیٰ کے دین کی خدمت کرتے۔ فالج کا اثر تھا۔ ذیابیطس کی موذی بیماری چمٹی ہوئی تھی۔ اعضاء کا درد اور کمزوری اس پر مستزاد تھی۔ اٹھنا بیٹھنا دشوار تھا۔ مگر آپ نے اپنے معمولات کو آخری دن تک ترک نہیں کیا۔ یہاں تک کہ آپ اپنے محبوب حقیقی سے جا ملے۔ مگر مسلمانوں کے لئے اور خاص کر ہزاروں خدام ومتوسلین کے لئے آپ کی جدائی

(باقی صفحہ ۵ پر)

رئیس المفسرین شیخِ پاکستان امیر العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد کے تاثراتِ غم

حضرت امیر العلماء شیخ پاکستان رئیس المفسرین حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات ایک عظیم سانحہ ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ پاکستان میں علماء دین کے امیر اور عظیم مرشد تھے۔ لاکھوں کی تعداد میں روحانی تربیت کے لحاظ سے پاکستان کے ہر علاقہ کے مسلمان سابق سرحد کے پختون سندھ کے سندھی۔ بلوچستان کے بلوچی۔ سابق پنجاب کے باشندے حضرت سے وابستہ تھے۔ پاکستان میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ واحد شخصیت تھے۔ جن کو مذہبی راہنما کے حیثیت سے جو مقام حاصل تھا وہ بے مثل تھا۔ پاکستان میں علماء حق کے قائد اور شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی نشانی تھے۔ حسن خلق۔ انکساری جرأت۔ کلمۃ الحق کے اظہار میں لایخافون لومۃ لائم کے علمبردار سلف صالحین رحمہم اللہ کے یادگار تھے جمعیۃ علماء ہند کے جلسوں اور خصوصی طور پر مجلس عاملہ جمعیۃ علماء ہند کے اجلاسوں میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے قریب سے دیکھا تھا۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ جمعیۃ علماء ہند کے اکابر طبقہ میں سے تھے۔ دہلی میں جمعیۃ علماء ہند کے دفتر میں اور دار العلوم دیوبند میں خانقاہ مدنی میں بار بار اکابر کے ایک ادنیٰ کفش بردار کی حیثیت سے ناچیز ان مجالس میں شریک ہوتا کہ حضرت شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ مفتی اعظم مولانا محمد کفایت اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سحبان الہند مولانا احمد سعید رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ملت کے مسائل تجاویز مرتب کرتے۔ وہ تمام مناظر میرے آنکھوں کے سامنے ہیں۔ دیوبند میں خانقاہ میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ جب تشریف لاتے اور حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے سامنے انتہائی ادب کا جو مظاہرہ کرتے تھے انسان متحیر ہو جاتا تھا۔ یقیناً حضرت رحمۃ اللہ علیہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے عمل کے مس تھے۔ جس طرح مجھ ناچیز حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی ممتاز اور خصوصی شفقت تھی۔ اس طرح حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی بھی خصوصی شفقت تھی کائنات کے خالق مالک خدا اسلام کا

[illegible]

تیرے خاتم النبیین سید ولد آدم سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت باقی اور قائم رہیگی اور تا قیامت دنیا اسلام کے حامل علماء حق بھی پیدا ہوں گے۔ انسانی طبعیت کے بناء پر نظام العلماء مغربی پاکستان کے امیر رحمۃ اللہ علیہ کے جدائی سے ہمیں جو صدمہ اس پر نظام العلماء کے ارکان کو صبر و استقامت عطا فرمائے اور ہمارے اس قائد کے رحلت سے نظام العلماء میں جو عظیم خلا پیدا ہوا اس کے لئے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے والا نعم البدل ہمیں عطا فرما۔ اس کے ساتھ ساتھ بحمد اللہ ہمارے غمزدہ قلوب مطمئن ہیں کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے باقیات الصالحات میں حضرت کے خلف الرشید مولانا عبید اللہ صاحب انور فاضل دیوبند جو قابلیت و اہلیت اللہ نے رکھی ہے وہ حضرت کے جانشین ہیں۔ اللہ تعالیٰ موصوف کو حضرت رحمۃ اللہ کا مقام دے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت کے پسماندگان اور متوسلین اور نظام العلماء کے ارکان کو صبر جمیل عطا فرمائیں اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اعلیٰ علیین میں مقام دیں۔ آمین

تنظیم اہل سنت کا تعزیتی اجلاس

تنظیم اہل سنت پاکستان کا تعزیتی اجلاس زیر صدارت اسلم نصرت صدیقی صاحب صدر تنظیم اہل سنت پاکستان منعقد ہوا۔ جس میں اعلیٰحضرت مجاہد اعظم حامی سنت ماحی بدعت مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا گیا۔ حضرت مولانا کی وہ قربانیاں جو استخلاص وطن۔ تحفظ ختم نبوت اور تبلیغ اسلام کے لئے پیش کیں۔ یہ اجلاس ان سب کا صدق دل سے اعتراف کرتا اور دعا کرتا ہے کہ رب العزت انہیں جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر و جمیل عطا فرمائے۔ آپ کی وفات سے ہم بلاشبہ ایک عالم دین۔ مجاہد جلیل اور مفسر قرآن سے محروم ہو گئے ہیں۔ آپ کی وفات پوری ملت کے لئے سانحۂ عظیم ہے۔

چوہدری محمد صدیق کھوکھر
سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اہل سنت پاکستان

[illegible]

نظام العلماء سرحد کیطرف سے

تعزیتی اجتماع

پشاور جامع مسجد قاسم علی خان میں بعد از نماز جمعہ ۲ مارچ کو حسب الحکم مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد ایک تعزیتی اجتماع منعقد ہوگا۔ جس میں امیر العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ امیر نظام العلماء مغربی پاکستان کے وفات پر تعزیتی اجتماع ہوگا۔ جس میں ختم قرآن شریف ہوگا۔ تمام ارکان نظام العلماء شریک ہوں۔

پیر مبارک شاہ ناظم نظام العلماء

ناظم اعلیٰ نظام العلماء پشاور

پشاور شہر: آج یہاں حضرت مولانا مولوی حمد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور نے حضرۃ شیخ التفسیر امیر اعلیٰ نظام العلماء اسلام پاکستان کی وفات حسرت آیات پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مرحوم کی وفات سے عالم اسلام کو ناقابل تلافی نقصان پہنچا۔ مولانا مرحوم نے جو علمی قومی ملی اور مذہبی خدمات کئے ہیں وہ ناقابل فراموش ہیں۔ مولانا مرحوم عالم اسلام کی علمی کاروان کے حقیقی قائد اور موزوں سرپرست تھے۔ حضرت شیخ الہند مرحوم اور مولانا نانوتوی کے حقیقی جانشین تھے۔ نظام العلماء اسلام کی موجودہ تنظیم حضرت مرحوم کی انتھک کوششوں کا نتیجہ ہے۔ حضرت مدنی رح حضرت مفتی کفایت اللہ مرحوم۔ مولانا آزاد احمد حضرت امیر شریعت کے بعد یہ پانچواں عظیم علمی سانحہ ہے باری تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطاء فرمادیں اور مرحوم کی تمام اقارب متعلقین کو عموماً اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو خصوصاً توفیق صبر و استقلال عطاء فرمادیں فقط

از مولوی محمد عثمان خطیب کچی محلہ بیرون لاہوری گیٹ پشاور شہر۔

آہ سرتاج الاولیاء

ابھی ہمارے امیر شریعت رح کے داغ مفارقت کا صدمہ باقی تھا۔ اور ہم اسی رنج و غم میں شب و دن گذار رہے تھے کہ اچانک ایک اور عظیم ترین صدمہ مجاہد ملت امام الاتقیاء شیخ التفسیر [illegible]

احمد علی صاحب رحمت اللہ تعا[illegible] وفات کا پیش آیا۔ انا للہ وانا [illegible] اس صدمہ سے ملک و ملت دونو[illegible] پر نقصان پہنچا ہے۔ جس کی تلافی [illegible] مولانا اپنے وقت کے واقعی سرتاج [illegible] دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ حضر[illegible] میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرما[illegible] کی روحانی اور جسمانی لواحقین کو صب[illegible] فرمائے۔ آمین۔

بشیر احمد حسینی ناظم [illegible]
صداقت اسلام شر[illegible]

خواتین علاقہ [illegible]

راولپنڈی کی خواتین کی [illegible] ۱۰/۹/۸۱ بروز جمعہ جامع [illegible] شہر اور پسرور کے مختلف د[illegible] مستورات کا عظیم الشان اجتما[illegible] اجتماع میں ہر ذہن و فکر کی مست[illegible] اس جم غفیر اور جماعت کثیر سے [illegible] پر زور مطالبہ کیا کہ نکاح اور [illegible] علماء کرام کے حوالہ کیا جائے۔ [illegible] حوالہ کرنا سخت بے انصافی۔ [illegible] میں نکاح و طلاق کے معاملہ [illegible] کیطرف سے قاضی مقرر ہوا [illegible] کی تنخواہ فیس کی شکل میں فریق [illegible] تحصیل وار ایک سند یافتہ [illegible] عالم مقرر کیا جائے۔ ضلع کا قا[illegible] سرپرستی کرے۔ والسلام [illegible]
قادری خطیب مسجد [illegible]

قصبہ روڈہ میں ایک ا[illegible]

مبلغین ختم نبوت کی کوشش[illegible]
مورخہ ۱ رمضان المبار[illegible]

ضلع سرگودہا میں نماز جمعہ سے قبل [illegible] نوجوان محمد حسین ولد عمر حیات [illegible] نومسلم چچا محمد حیات ولد شیر [illegible] اور مسلمانوں کے جم غفیر کے سا[illegible] کا اقرار کیا اور مرزائیت سے توب[illegible] با جماعت مسلمانوں کے ہمراہ ا[illegible] ان کے سامنے مسئلہ ختم نبوت [illegible] الحمد للہ ہر دو نومسلم مشاش [illegible] آتے تھے۔ احقر محمد حنیف [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام ۔ لاہور
۹ مارچ ۱۹۶۲ء

الجزائر کا فیصلہ

عرصہ سے فرانسیسی اور الجزائر
آزاد حکومت کے نمائندوں کے درمیان
خفیہ بات چیت ہو رہی تھی دونوں طرف
بیانات آرہے تھے کہ وہ گفتگو کے
سے مطمئن ہیں ۔ یہ بات چیت خفیہ
لئے رکھی گئی کہ فرانسیسی فوج کی خفیہ
ہم سے خطرات تھے چنانچہ بات چیت
لئے جو جگہ تجویز ہوئی وہ بھی سوئٹزرلینڈ
خفیہ مقام تھا ۔ بہرحال یہ گفتگو
طور پر عرصہ تک جاری رہی ۔
تک کہ گفتگو آخری مرحلہ میں داخل ہوگئی
تازہ اطلاعات یہ ہیں کہ گفتگو کامیاب
اور اس کی بنیاد جنگ بندی اور
خود ارادیت ہے ۔ الجزائری عربوں نے
سے پہلے جتنی بار بھی کانفرنسیں ہوتی
ہیں ان میں جنگ بند کرنے کی بات
نہیں کی اب اسی بنیاد پر گفتگو ہوتی
اب ایک معاہدہ پر دستخط ہوگئے ہیں
اعلان عنقریب ہو جائے گا ۔
شرائط صلح ابھی سامنے نہیں آئیں مگر
کے خیالات کے مطابق مندرجہ
طے پا چکی ہیں اور اغلب ہے
قریب اسی قسم کا سمجھوتہ ہوگا ۔
ایک شرط یہ ہوگی کہ صحرا جس پر پہلے
اختلاف تھا ، فرانس اس کے ذخائر
سے اس کو اپنے لئے حاصل کرنا
تھا وہ عرب نہیں مانتے تھے ، اب
الجزائریوں کا حق تسلیم کر لیا جائیگا ۔
جنگ بند ہوگی ۔
۔ فرانسیسی فوجوں کا انخلا عمل میں
۔
حریت پسندوں کی آزاد حکومت
عبوری حکومت ہوگی
۔ ایک عبوری دور کے بعد انتخابات
رائے عامہ ہوگا ۔
بعض اڈوں اور فوجی مقامات پر
کا قبضہ رہے گا ۔
قسم کی شرائط دیکھ کر ممکن ہے بعض
طبائع برا محسوس کریں اور ان

کرنے لگیں ۔ لیکن ان کو سوچنا اور دیکھنا چاہیئے ۔ الجزائری عربوں کا حق خود ارادیت اور ان کی آزاد حکومت وہ فرانس تسلیم کرنے لگا ہے جو محاذ آزادی والوں سے بات کرنا بھی اپنی شان کے خلاف تصور کرتا تھا ۔ مسلسل آٹھ سال کی خونریز جنگ کے بعد اس طرح عرب ذرا سستالیں گے ۔ آزادی کامل کا جو چسکا ان کو لگ چکا ہے اس کو اب کوئی طاقت ان سے چھڑا نہیں سکتی ۔ متحدہ ہندوستان میں تیس سال سے جنگ آزادی زوروں پر تھی مگر ۱۹۳۱ء میں انگریزوں نے اصلاحات کی ایک قسط دی ۔ اس وقت کانگرس نے فیصلہ کیا کہ عہدے (وزارتیں) قبول نہ کی جائیں ۔ ۱۹۳۶ء میں ایک با اختیار اسمبلی عطا ہوئی ۔ اس میں انگریزوں کے نامزد ممبر نہ تھے اور وائسرے نے وعدہ کیا کہ عام قوانین میں گورنر وزارتوں کے معاملہ میں دخل نہیں دیں گے ۔ کانگرس نے وزارتیں سنبھال لیں ۔ اس وقت مسلم لیگ بھی میدان میں آگئی تھی ۔ ان وزارتوں نے عوام کی سیاسی پوزیشن کو مضبوط کر دیا اور پہلی بار ملک نے محسوس کیا کہ ملک والے خود حکومت کر سکتے ۔ ان کے حوصلے بھی بڑھ گئے ۔ اگرچہ اس وقت انگریز کے جانے کا سوال ہی نہ تھا نہ فوجوں کے انخلاء کا ۔ بلکہ حقیقی حکمران گورنر جنرل تھے ۔ وزارتیں ان کے ماتحت تھیں ۔ وزیر بہرحال وزیر ہوتا ہے امیر یا بادشاہ نہیں ہوتا ۔ مگر باوجود اس کے اس کا فائدہ ہوا اور آئندہ انگریز نکلتے نکلتے نکل ہی گیا ۔ اگر آج الجزائر کا نظم و نسق الجزائریوں کے ہاتھ میں آجاتا ہے ۔ وہ سارے ملک میں اپنی پولیس اور فوج رکھ لیتے ہیں ۔ تو آئندہ ان کو غلام بنانا جوئے شیر لانے کے مترادف ہوگا ۔ اب تک تو وہ بیچارے پہاڑوں کی کمینگاہوں میں رہ کر نئے آلات سے مسلح فرانس کا مقابلہ کر رہے ہیں ۔ کل سارے ملک میں جب ان کی حکومت ہوگی چاہے وہ کتنی ہی کمزور اور برائے نام کیوں نہ ہو لیکن ——— ہر

الجزائریوں کے سوا جو دوسرے الجزائری ہیں جو فرانسیسی حکومت سے تعاون کرتے رہے ہیں یا کم از کم جنگ آزادی میں شریک نہیں ہو سکے وہ بھی آزاد حکومت کے دست بازو بن جائیں گے ۔

پھر آزاد حکومت دوسری حکومتوں سے معاہدات کر کے اپنی پوزیشن مضبوط اور اسلحہ خرید سکے گی جو ایک آزاد حکومت کو حاصل ہوتے ہیں ۔

بہرحال جو بھی شرائط ہوں ، اقتدار ملکی کا الجزائریوں کو سونپا جانا جب کہ اب تک ان کو سر چھپانے کی جگہ بھی نہیں ملتی معمولی کامیابی نہیں ہے ۔ واقعہ یہ ہے کہ فرانسیسی وحشیوں کو جھکانا معمولی بات نہ تھی سامراجی خبیث روح کا نکلنا آسان کام نہ تھا ۔ اس کے لئے الجزائریوں جیسی پیہم اور بے مثل قربانی کی ضرورت تھی ۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ اب مشکل مرحلہ گزر چکا ۔ اس صورت حال سے ایک اور فائدہ بھی ہوگا ۔ فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم جو الجزائریوں کی آزادی کے خلاف اور مسلمانوں میں دہشت پھیلانے اور قتل عام کرنے کی ذمہ دار ہے ۔ اب مشکل میں پھنس جائے گی ۔ الجزائری حکومت اور فرانسیسی سرکاری فوج دونوں مل کر اس کو ختم کریں گے ۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ الجزائری عرب لیلائے آزادی سے ہمکنار اور اسلام کی سربلندی کا سبب بنیں ۔

بہرحال الجزائر کی قومی انقلابی کونسل کا اجلاس ۲۲ر فروری ۱۹۶۲ء کو طرابلس میں منعقد ہوا ۔ اس میں خفیہ بات چیت کے نتائج پر غور کیا گیا ۔ خدا کرے قیام امن کے بارہ میں وہ بہتر نتائج تک پہنچ سکیں ۔

بعد کی اطلاع ہے کہ فرانسیسی حکومت اور الجزائر کی قومی انقلابی کونسل دونوں نے معاہدہ منظور کر لیا ۔

تمام احباب سے گزارش

ہے کہ ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء کے جمعہ مبارک امیر اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان شیخ التفسیر مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کا اہتمام کیا جائے ۔ اللہ رب العزت مرحوم و مغفور کے بعد ہمیں فتنوں سے محفوظ فرما دیں ۔

(عبید اللہ)

مراسلات

غیر مقلد مولوی عبد القادر صاحب روپڑی کی حیات النبی کے خلاف بیہودہ دلائل

مولوی فاروق احمد صاحب نعمانی حصاری بستوطن چک ۱۵۲ تحصیل منٹگمری لکھتے ہیں کہ مولوی عبد القادر صاحب روپڑی غیر مقلد نے حیات النبی کے خلاف متعدد تقریریں کیں ۔ جب کسی نے چٹ کے ذریعہ دریافت کیا کہ حدیث میں ہے الانبیاء احیاء فی قبورھم کہا یہ حدیث ضعیف ہے جب سوال ہوا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو آپ نے قبر میں نماز پڑھتے دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ معجزہ ہے اور معجزہ دلیل نہیں ہوتا حالانکہ انبیاء کا قبروں میں زندہ ہو کر نمازیں پڑھنا بھی تو معجزہ ہے عجیب بات ہے اگر معجزہ دلیل نہیں تو قرآن پاک سارا معجزہ ہے کیا یہ دلیل نہیں بن سکتا ۔ معلوم نہیں کہ امام بیہقیؒ جس حدیث کو سند جید سے نقل کر کے اس کے شواہد پیش کریں یہ روپڑی غیر مقلد اس کو ضعیف کہہ کر رد کر دیں ۔

حضرت مولانا محمد اللہ جانی صاحب کی تقریر

مولوی عبد القیوم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد اللہ جانی صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء ضلع پشاور نے دورہ کیا اور دار العلوم احناف میرزو میں (باقی صفحہ ۸ پر)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

حضرت مولانا احمد علی صوفی حنفی لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے مبلغ **ایک ہزار روپیہ** نقد ہدیہ کرنا مطلوب ہے ۔ ہر دس سالہ نمازی طالب علم ابو ظفر حاجی نور محمد مینجر مسلم نیوز ایجنسی کھروڑ پکا واقعہ چوک بخاری کو بخاری زبانی سنا کر ٹکٹ حاصل کر کے انعام حاصل کرے ۔

حکیم حبیب احمد صاحب قریشی صدیقی حنفی واقعہ چوک مسجد قاضی والی کھروڑ پکا

جماعتی خبریں

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ملتان کا دورہ

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے ۲۹،۲۴ جنوری سکھر میں قیام کیا۔ جامع مسجد میں ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔

پھر حضرت قطب زمان مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف کی زیارت فرمائی۔ آپ نے علماء اسلام اور نظام العلماء کی کامیابی کی دعا فرمائی۔

۲۸ جنوری کو آپ شکارپور تشریف لے گئے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب چشتی جو مشہور پرانے قومی کارکن اور بلند پایہ سندھی عالم ہیں نظام العلماء کی تنظیم کے لئے کنوینر مقرر ہوئے۔

۲۹ جنوری کو آپ نے کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد میں ڈیڑھ گھنٹہ اصلاح حالات پر تقریر فرمائی۔

۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء کو جیکب آباد کا دورہ کیا۔ ۳۱ جنوری کو بھاگ ضلع قلات تشریف لے گئے۔ جہاں ڈیڑھ گھنٹہ عوام کو خطاب فرمایا اور جماعتی کام کے لئے حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کنوینر مقرر ہوئے۔ حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فخر نے خدمت دین کے لئے پوری آمادگی کا اظہار اور وعدہ فرمایا۔

نظام العلماء ضلع سبی بلوچستان کا جدید انتخاب

حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی مدرس قاسم العلوم ملتان ۲-۳ فروری ۱۹۶۲ء کو سبی تشریف لے گئے جہاں نظام العلماء کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر، حضرت مولانا محمد ہاشم صاحب

ناظم اعلیٰ۔ حاجی نور محمد صاحب۔

باقی عہدوں کی نامزدگی امیر محترم خود فرمائیں گے۔ علماء کے اجتماع میں فیصلہ ہوا کہ گزشتہ ڈویژن کے کنوینر حضرت مولانا عرض محمد صاحب اور قلات ڈویژن کے کنوینر مولانا محمد صدیق صاحب ہوں گے۔

مجاہد اسلام حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کے دو تبلیغی دورے

ہیں کہ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب گنبد والی مسجد جہلم اور کپتان غلام محمد صاحب نعت خوان چکوال نے مندرجہ ذیل علاقہ کا تبلیغی دورہ فرمایا۔

پہلا دورہ (۱) ۲۷ جنوری بمقام جبیر پور تحصیل چکوال (۲) ۲۸ جنوری بمقام جبیشل تحصیل چکوال (۳) ۲۹ جنوری بمقام سابہ تحصیل چکوال (۴) ۳۰ جنوری بمقام پنڈی گجراں تحصیل چکوال۔

دوسرا دورہ (۱) ۳ فروری لکڑال مائرہ تحصیل چکوال (۲) ۵ فروری کھوٹ نزد بادشاہان (۳) ۶ فروری بابچی تحصیل چکوال ہر مقام پر سینکڑوں مسلمانوں نے کتاب و سنت کی روشنی میں توحید باری تعالیٰ۔ سیرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم، فضائل صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین کے موضوعات پر علمائے کرام کے ارشادات سنے۔ کپتان غلام محمد صاحب نے ہر مقام پر اپنے مخصوص انداز میں نظمیں پڑھیں۔

جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن کی ماہانہ سرگرمیاں
ایک بیدالکتی مرزائی کا قبول اسلام

حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل مہتمم جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن عمارہ نگر پڈعیدن اطلاع دیتے ہیں کہ گزشتہ مہینے میں جامعہ نقشبندیہ کے زیر اہتمام علمائے کرام نے تبلیغی تعلیمی اصلاحی پڈعیدن کے مختلف مقامات پر تقاریر کیں اس ضمن میں حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت ملتان مولانا نذیر حسین صاحب نوعاقل اور مولانا خدا بخش صاحب جیکب آباد نے پڈعیدن اور پڈعیدن کے قرب وجوار کے لوگوں کو اپنی تفاسیر سے مستفید فرمایا بعد ازاں شیخ التفسیر حضرت مولانا مولوی عبداللہ صاحب شجاع آبادی تشریف لائے آپ نے اس علاقہ میں پانچ یوم قیام فرما کر ہزار ہا لوگوں کو اپنے پند و نصائح سے مستفید فرمایا حضرت کے ہاتھ پر سینکڑوں لوگ بیعت کرکے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہوئے حضرت مولانا موصوف کے اخلاق حمیدہ اور مواعظ حسنہ سے متاثر ہو کر محمد ابراہیم ورکن میٹرک پاس نے جو کہ بیدالکتی مرزائی تھا مرزائیت سے توبہ کر کے سلسلہ نقشبندیہ میں داخل ہو گیا۔

جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن پڈعیدن کئی سال سے تعلیمی اصلاحی تبلیغی مخلصانہ کام سر انجام دے رہا ہے۔ یہ کارگزاری ماہانہ خدمات کی ایک کڑی ہے۔

حضرت مولانا عطاء اللہ صاحب (میرپور خاص) مبلغ نظام العلماء (برائے سندھ) کا دورہ

تاریخ ۲۵ شعبان

گوٹ جہاں میں نظام العلماء

المعظم گوٹ جہاں تحصیل ٹنڈو محمد خاں ضلع حیدرآباد کا دورہ کیا وہاں نظام العلماء کی شاخ قائم کی گئی مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔ صدر مولانا عبدالرحمان صاحب سومرہ۔ نائب صدر حاجی عبدالخالق صاحب سومرہ ناظم حافظ میر محمد صاحب سومرہ نائب ناظم حافظ محمد حسین صاحب سومرہ خزانچی محمد حسن صاحب سومرہ۔ اراکین۔ حاجی نور محمد صاحب حاجی محمد صالح۔ حاجی ابراہیم صاحب۔ محمد صدیق صاحب۔ حاجی الیاس صاحب۔ ماسٹر قربان محمد صاحب۔ ماسٹر غلام مصطفیٰ صاحب فیض محمد صاحب علی محمد صاحب۔ محمد صدیق حاجی محمد سلیمان صاحب محمد علی صاحب۔ محمد صدیق حاجی الیاس صاحب۔ محمد صالح صاحب حاجی الیاس صاحب۔ اسمٰعیل صاحب۔ غلام محمد۔ حاجی ہارون صاحب کلاں۔

نظام العلماء ڈگری کا انتخاب

بتاریخ ۳ رمضان مبارک

بروز جمعہ بعد نماز جمعہ نظام العلماء کی ڈگری ضلع میرپور خاص میں تشکیل کی گئی۔ صدر مولانا محمد اسمٰعیل صاحب بزاز ڈگری۔ نائب صدر میر فتح محمد صاحب۔ ناظم جناب مولانا عبدالکریم صاحب لغاری بزاز۔ نائب ناظم مولوی محمد قاسم صاحب خزانچی مولوی عبدالقیوم صاحب۔ اور نامزدگی اراکین عاملہ بذمہ صدر چھوڑی گئی۔ یہ شاخ شہر تحصیل ڈگری ضلع میرپور خاص میں قائم کی گئی۔

نظام العلماء جمیس آباد (سندھ) کا انتخاب

بتاریخ ۱۰ ماہ رمضان مبارک جمیس آباد جو تحصیل بھی ہے کا دورہ کیا گیا۔ جمعہ کے بعد جماعت بنائی گئی۔ صدر مولانا محمد اسحٰق صاحب بھرگڑی نائب صدر مولانا محمد صاحب عربیک ٹیچر ہائی سکول جمیس آباد۔ ناظم مولانا اللہ بخش صاحب نائب ناظم مولانا سراج الدین صاحب خطیب جامع مسجد۔ خزانچی میاں غلام محمد صاحب درزی اراکین کا انتخاب صدر کے حوالہ کیا گیا۔

اس کے بعد حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب جامع اور رزوردار تقریر فرمائی جس کا بہت اثر ہوا اور لوگوں نے اس کے کام کرنے کا وعدہ کیا اس کے بعد جلسہ بعد خیر خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

جامع مسجد احرار نگر پڈعیدن ضلع نواب شاہ میں اہم قرار دادیں

جامع مسجد میں تقریر کے بعد حسب ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر منظور ہوئیں۔

(۱) حضرت مولانا مولوی حافظ ... صاحب مہتمم مدرسہ مظہر الاسلام ... ۳۰ جنوری ۱۹۶۲ء وفات پا گئے ہیں احرار نگر پڈعیدن کا یہ اجلاس مولانا کی وفات حسرت آیات رنج و غم کا ... ہے اور بارگاہ ایزدی میں پرخلوص دعا ... کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو غریق رحمت ... اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

(۲) سندھ کے مشہور و معروف لیڈر مسٹر جی ایم سید کی والدہ محترمہ ... پر ملال ہم یہ اجلاس سید صاحب موصوف ... شریک غم ہے اور مرحومہ کی مغفرت ... دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو ... عطا فرما دے اور لواحقین کو صبر جمیل ...

(۳) ۲۶ جنوری ۱۹۶۲ء کے ... ترجمان اسلام میں ایک مضمون بعنوان "مصلح موعود کا ظہور" شائع ہوا ہے ... میں صدر پاکستان کے نام ایک خط ... کیا گیا ہے خط میں یہ ثابت کرنے کی ... گئی ہے کہ صدر پاکستان نے حکومت کے خزانہ سے پانچ لاکھ روپے کی گراں ... کا عطیہ انجمن احمدیہ اشاعت الاسلام ... کو افریقہ میں تبلیغ اسلام کی غرض سے ... یہ اجلاس حکومت سے درخواست ... ہے حکومت اس امر کا اعلان کرے کہ ... پاکستان نے انجمن احمدیہ کو پانچ لاکھ ... دیا ہے؟ اگر یہ خبر گمراہ کن اور محض ... کے لئے ہے اور پاکستان کے محبوب ... مارشل محمد ایوب خاں پر خواہ مخواہ الزام ... ہے تو ایسے مصلح موعود کو سخت سزا ... دے کر کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ ...
ششماہی	تین روپے ...
فی پرچہ	...

نکر حدیث پرویز پر کفر کا حکم

علماء امت کا متفقہ فتوے

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے ساڑھے پانچ سو علماء کرام نے متفقہ طور پر نکر حدیث غلام احمد پرویز اور اس کے ماننے والوں پر کفر کا فتویٰ لگا دیا گیا

تمام مکاتب فکر اور ہر طبقہ کے علماء نے اس امر پر دستخط کر دیتے ہیں کہ جب تک یہ لوگ اپنے زانہ خیالات سے توبہ نہ کریں گے ان کو مسلمان نہ سمجھا جاتے نہ مسلمانوں کے قبرستان میں ان کو فنانے کا حق ہے۔ فتویٰ پر دستخط کرنے والوں میں دار العلوم دیوبند کے مفتی اور علماء حضرات شرقی پاکستان کے مؤتمر العلماء، کے مشرکا، حضرت مولانا اطہر علی صاحب ڈھاکہ وغیرہ —

مغربی پاکستان کے تمام مدارس عربیہ —

ظام العلماء مغربی پاکستان کے تمام عہدیدار اخل ہیں۔ اکابر علماء میں سے حضرت مولانا فتی محمد شفیع صاحب کراچی۔ حضرت مولانا احمد علی احب لاہور۔ حضرت مولانا نصیر الدین صاحب یخ الحدیث غورغشتی۔ حضرت مولانا محمد صادق ماحب ناظم امور مذہبیہ بہاولپور۔ حضرت ولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی۔ حضرت ولانا سید گل بادشاہ صاحب مردان — حضرت مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک ار العلوم حقانیہ۔ حضرت مولانا عبد الحنان صاحب امیر نظام العلماء راولپنڈی۔ حضرت ولانا قاضی منظور حسین صاحب چکوال خلیفہ حضرت شیخ الاسلام مدنی رح حضرت مولانا محمد ادریس صاحب کاندھلوی جامعہ اشرفیہ لاہور۔ حضرت مولانا سید مبرک شاہ صاحب جامعہ مدنیہ لاہور۔ مفتی سرحد حضرت مولانا عبد القیوم صاحب پوپلزئی پشاور۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس ملتان خلیفہ خاص حضرت تھانوی رح اور حضرت مفتی محمود صاحب ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ و قاسم العلوم ملتان کے دستخط ثبت ہیں۔

فتویٰ میں پرویز کے جن خیالات کی وجہ سے اس کو اور اس کے ماننے والوں کو کافر قرار دیا گیا ہے وہ بمعہ حوالجات اس فتویٰ میں اس طرح درج ہیں۔

پرویزی عقائد کفریہ

(۱) **اللہ اور رسول** پرویز کہتا ہے کہ اللہ کا کوئی وجود خارجی نہیں بلکہ وہ عبارت ہے ان صفات عالیہ سے جنہیں انسان اپنے اندر منعکس کرنا چاہتا ہے۔ رسول کو قطعاً یہ حق حاصل نہیں کہ وہ اپنی اطاعت کرائے (معارف القرآن جلد ۴ صفحہ ۶۱۶ - ۶۲۵ - ۶۲۶)

(۲) ملائکہ ... [illegible]

انسان مسخر کر سکتا ہے۔ وہ صرف کائناتی قوتیں ہیں (لغات القرآن ص ۲۴۲)

(۳) **حضرت آدم علیہ السلام** حضرت آدم علیہ السلام کا کوئی شخصی وجود نہیں۔ قرآن کریم میں جس آدم کا ذکر ہے اس سے مراد نوع انسان ہے (لغات القرآن صفحہ ۲۱۵)

(۴) **جنت و دوزخ** مرنے کے بعد جنت و جہنم مقامات نہیں ہیں۔ انسانی ذات کی کیفیات ہیں — لغات القرآن جلد ۱ صفحہ ۴۴۸)

(۵) **ارکان دین** ارکان دین نماز روزہ زکوٰۃ صدقہ خیرات و عبادات وغیرہ اللہ تعالیٰ کے حضور خوشامد نہ مسلک کے مظاہر ہیں (طلوع اسلام ص ۳ فروری ۵۲ء)

(۶) **نماز** یہ مجوسیوں کی رسم ایک پوجا پاٹ ہے اقیموا الصلوٰۃ کا ترجمہ مجوسیوں کی رسم سے لیا گیا ہے۔ مرکز ملت کو ان میں تغیر و تبدل کا حق حاصل ہوگا (قرآنی فیصلے صفحہ ۱۱ - ۱۲ - ۱۳ طلوع اسلام جون ۵۰ء)

(۷) **زکوٰۃ** زکوٰۃ کی حقیقت ایک ٹیکس ہے صدقہ فطر ڈاک کے ٹکٹ ہیں (قرآنی فیصلے سلیم کے نام خط)

(۸) **حج** حاجیان کی پوجا پاٹ حج ان کا یاترا (معارف جلد ۴ صفحہ ۳۹۲)

(۹) **قربانی** حج ایک کانفرنس ہے اس میں شریک ہونے والوں کے خورد و نوش کے لئے جانور ذبح کرنا ہے۔ مقام حج کے علاوہ کسی دوسری جگہ قربانی کا کوئی حکم نہیں (قرآنی فیصلے ص ۵۵)

(۱۰) **تلاوت قرآن** تلاوت قرآن غیر قرآنی عقیدہ ہے یہ عقیدہ عہد سحر کی یادگار ہے (قرآنی فیصلے ص ۱۰۴)

(۱۱) **ختم نبوت** ختم نبوت کا مطلب یہ ...

عظیم ترین سانحہ صفحہ اول سے آگے

ناقابل برداشت صدمہ ہے اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرض موت اور جنازہ

حضرت اقدس دعا کرتے تھے کہ چلتے پھرتے مرجاؤں اور کسی پر بار نہ بنوں۔ یہی بات ہوئی آخری دن تک اپنے معمولات پورے کئے آخری دن ۱۱ بجے کے قریب مسجد کے حجرہ میں طبیعت ناساز ہوئی۔ پیٹ کی تکلیف شروع ہوئی قے بھی ہوئی اور ہر آن کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ ڈاکٹر آئے دوا دی۔ انجکشن کئے مگر بے سود گھر لیجائے گئے آپ بار بار تیمم کے لئے مٹی منگا کر نماز شروع کرتے رہے یہاں تک کہ ۲ بجے کے قریب روح مبارک عالم بالا کو پرواز کر گئی لاہور شہر میں خبر بجلی کی طرح پھیل گئی۔ اطراف ملک میں بھی اطلاعات پہنچ گئیں۔ صبح ہوتے ہوتے ہزاروں انسانوں نے آپ کے محلے کو گھیر لیا ملک کے صوفیا، عظام اور علماء کرام دور دراز سے آ پہنچے حتیٰ کہ ریاست بہاولپور کے حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا اور حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی بھی آ چکے تھے۔ سب نے بالاتفاق حضرت اقدس کے بڑے فرزند حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور کو حضرت کا جانشین چنا اور چھوٹے فرزند حضرت مولانا حافظ حمید اللہ صاحب نے اعلان فرمایا۔ کہ حضرت اقدس نے یہی فیصلہ کیا تھا۔ چنانچہ سب کے اصرار سے نماز جنازہ بھی حضرت مولانا محمد انور صاحب ہی نے پڑھائی۔

جنازہ میں تقریباً دو لاکھ آدمیوں نے شرکت کی۔ مگر عوام و خواص جس والہانہ عقیدت سے جنازہ کے ساتھ جا رہے تھے وہ قابل دید منظر تھا۔ جنازہ کے ساتھ لمبے لمبے بانس باندھ دئے گئے تھے مگر سب ٹوٹ پھوٹ گئے ہر شخص یہی چاہتا تھا کہ میرا ہاتھ جنازہ کے بانس کو لگ جائے۔ لاہور کے راستوں میں ٹریفک پولیس نے بند کر دی۔ اور جنازہ کے ہمراہ بہترین انتظام قائم رکھا۔ ورنہ جنازہ گاہ میں دس بجے رات تک نہ پہنچ سکتے۔ ۳ بجے جنازہ اٹھا اور ۵ بجے یونیورسٹی گراؤنڈ میں پہنچا اور پھر ۶ بجے میانی قبرستان پہنچے۔ جہاں شیخ الکل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ہمیشہ کے لئے روپوش ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

حضرت مولانا قدس سرہ کی ایک بیوی اور تین فرزند ہیں۔ بیوی خاوند دونوں فرشتہ سیرت۔ دعا کرتے کہ میں پہلے مروں اللہ تعالیٰ کی شان کہ حضرت کی خواہش پوری ہوئی۔

لڑکوں میں بڑا فرزند حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مدینہ منورہ میں دین کی خدمت کر رہے ہیں اور جب تک حضرت اقدس نے حج نہیں ادا فرمایا تھا اس وقت تک وہ ایک ہزار بار خانہ کعبہ کا طواف اس لئے کر چکے تھے کہ خدا تعالیٰ والدین کو حج نصیب کرے۔ ادھر آپ کے ہزار طواف پورے ہوتے ادھر حضرت اقدس جا پہنچے اور پھر ۱۱ دفعہ حج اور عمرے کو جاتے رہے دوسرے دونوں فرزند بھی فارغ التحصیل عالم ہیں۔ ذاکر شاغل ہیں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ نے بڑے کو اپنا جانشین مقرر فرما دیا ہے اور چھوٹوں کے لئے بھی وصیت فرما دی ہوئی ہے۔ آپ عرصہ سے دنیا سے دل برداشتہ اور سفر آخرت کے لئے پا بہ رکاب تھے۔ مگر یہ عشق تھا کہ قرآن پاک کی خدمت اس وقت تک جاری رہے۔ کہ

یا تن رسد بجاناں یا جاں ز تن برآید

آپ کی محبوبیت اور مقبولیت کا یہ عالم تھا کہ سرکاری اور غیر سرکاری۔ جس طبقے اور گروہ کے بھی مسلمان تھے سب کو وفات کا صدمہ تھا جیسے کسی کی کوئی محبوب شے گم ہو گئی ہو — چہرۂ مبارک کھلا رکھا گیا۔ جس سے مشتاقین زیارت باری باری باریاب ہوتے رہے چہرہ کی رونق دنوما یت پہلے سے کئی گنا زیادہ تھی۔ مخلوق نے جس کثرت سے جنازہ میں شرکت کی اور جس جوش عقیدت کا ثبوت دیا لاہور کی تاریخ اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہے اور حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے جنازہ کے بعد ایک بار پھر یہ حقیقت واضح ہوئی کہ قوم کی سچی محبت بے لوث خدمتگاروں اور دین کے علمبرداروں کے ساتھ ہے سرکاری حکام اور پولیس افسروں نے جس ہمدردی اور حسن انتظام کا ثبوت دیا وہ بھی قابل تعریف تھا — اللہ تعالیٰ صاحبزادوں کو حضرت اقدس کا سچا جانشین بنائے اور ہمیں ان کی اطاعت کی توفیق بخشے۔ تاکہ دین کی یہ نہریں تا قیامت جاری رہیں آمین۔

** ہانگ ڈور اشخاص کی بجائے نظام کے ہاتھ میں ہوا کرے گی (سلیم کے نام)

دینی مدارس

سالانہ جلسہ

مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ کچہری ملتان شہر کا آٹھواں سالانہ تبلیغی جلسہ بتاریخ ۹-۱۰-۱۱ شوال المکرم مطابق ۱۶-۱۷-۱۸ مارچ ۱۹۶۳ء بروز جمعہ ہفتہ - اتوار کو باغ عام خاص ملتان شہر میں منعقد ہو رہا ہے جس میں مشاہیر علماء کرام و مشائخ عظام و قراء صاحبان شرکت فرمائیں گے - احباب نوٹ فرمالیں - اشتہارات مفت منگائے جا سکتے ہیں -

غلام قادر مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان

دارالعلوم عربیہ ٹل میں دورۂ حدیث

دارالعلوم عربیہ ٹل کی تاریخ میں گزشتہ دو سال دارالعلوم کے لئے اوج کمال کی حیثیت رکھتے ہیں ان دو سال سے قبل دارالعلوم میں دورۂ حدیث شریف کا کوئی انتظام نہ تھا - عرصہ دو سال سے دارالعلوم میں جناب شیخ الحدیث محمد امین گل صاحب آمد اس کا واحد سبب ہے موصوف کی آمد کے بعد متصل دورۂ حدیث شریف کا انتظام اس پیرایہ میں ہو چکا ہے کہ اس کی مثال کسی اور دارالعلوم میں مشکل پیدا ہو سکے گی - موصوف کا درس حدیث بہت حد تک کامیاب اور مفید ہے - پہلے سال کے امتحان جو کہ وفاق المدارس عربیہ ملتان کی تحویل میں ہے تمام جماعت دورۂ حدیث میں ایک طالب علم ناکام رہا - اور وہ بھی صرف ایک کتاب میں دوسرے سال یعنے تازہ گذشتہ سال میں دورۂ حدیث حدیث کی جماعت امتحان میں پہلے سال سے بھی زیادہ مستعد اور تعداد افراد بھی زیادہ تھی - اس روز افزوں ترقی کی بدولت میں اپنے دارالعلوم کے آئندہ عزائم کی تشریح کرتے ہوئے اعلان کرتا ہوں کہ ہم دارالعلوم میں دورۂ حدیث شریف جاری رکھیں گے اور شرکاء دورۂ حدیث کے لئے پہلے سے اعلیٰ ترین انتظامات ہوں گی اور ان کو ہر قسم کی سہولتیں مہیا کی جائیں گی اس لئے تشنگان علم حدیث شریف کو بشارت دی جاتی ہے کہ وہ ان اعلیٰ ترین انتظامات سے فائدہ اٹھائیں داخلہ ٹھیک ۲۴ مارچ ۱۹۶۳ء کو ہوگا اور ایک ماہ تک جاری رہے گا -

قاضی محمد مبارک ہزاروی - ناظم تعلیمات دارالعلوم عربیہ ٹل - ضلع ملتان

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کا داخلہ

مدرسہ ہذا اکابر اور عوام کی نگاہ میں ایک مثالی درسگاہ ہے جس میں قرآن پاک حفظ و ناظرہ سے لے کر مشکوٰۃ، جلالین تک کی تعلیم حاصل کرنے کے لئے بیرونی طلباء داخل کئے جائیں گے اور داخلہ ۵ شوال ۱۳۸۲ھ سے شروع ہو رہا ہے مدرسہ ہذا میں داخلہ لے کر ٹھوس اور معیاری تعلیم حاصل کریں - طلباء کے تعارف اور تعلیم و تربیت پر بہ نہایت جانفشانی سے توجہ دی جاتی ہے - مدرسہ ہذا کے طلباء ہر میدان میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں -

مدرسہ کی عمارت

مدرسہ کی موجودہ خام عمارت ناکافی ہے - کارکنوں کی مساعی جمیلہ سے پختہ عمارت کا سنگ بنیاد رکھ دیا گیا ہے دینی ہمدردوں کو دعوت ہے کہ اس صدقہ جاریہ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں -

مدرسہ سراج الاسلام کا داخلہ

مدرسہ ہذا عرصہ تین سال سے جس محنت سے کام کر رہا ہے اس کا اندازہ مدرسہ کا معائنہ کرنے کے بعد بخوبی ہو سکتا ہے - مدرسہ ہذا کا داخلہ حسب سابق ۷ شوال سے شروع ہے - درجہ قرآن حفظ و درجہ کتب میں داخلہ لینے والے حضرات جلد از جلد داخلہ لیں ورنہ مطلوبہ تعداد کے بعد داخلہ نہ ہو سکے گا -

الحاج خلیفہ مولانا صالح محمد صاحب ناظم مدرسہ عربیہ سراج الاسلام واقعہ چھبڑ والہ چک ۱۶۷ گ ب متصل تاندلیانوالہ برلب سمندری روڈ - ضلع لائل پور

مقابلہ حسن قراءت

ٹوبہ ٹیک سنگھ مورخہ ۲۲ رمضان المبارک بروز جمعۃ الوداع جامعہ مسجد غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں مقابلہ حسن قراءت ہو رہا ہے جس میں مقامی حفاظ شرکت فرما رہے ہیں مقابلہ ۱۱ بجے دن جامعہ مسجد غلہ منڈی میں شروع ہوگا۔

رنوٹ، اول - دوئم - سوئم آنے والے حفاظ

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ

مسلمانانِ کمالیہ پر رب العزت نے کتنی مہربانی فرمائی کہ شہید فی سبیل اللہ حافظ قاری لطف اللہ مرحوم جیسی مجاہد و مخلص شخصیت عطا فرمائی جس نے اہل کمالیہ میں ایک نئی روح پھونک دی اور خدمت اسلام کے جذبہ سے ان کے قلوب کو معمور کر دیا -

آپ کے کارناموں میں سے عظیم ترین کارنامہ مدرسہ عربیہ دارالعلوم نعمانیہ کمالیہ کی تعمیر نو ہے یاد رہے کہ اس مدرسہ کا نام دنیا کی عظیم ترین شخصیت امام الفقہاء والمحدثین سید نا امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے نام نامی کی طرف منسوب ہے اور واقعہ میں اسم بامسمیٰ ہے - شہید مرحوم کی رحلت کے بعد مدرسہ کی قیادتِ عظمیٰ شہید ملت کے برادر اکبر قدوۃ الخلف نمونۂ سلف شیخ الحدیث مولانا الحافظ محمد عبداللہ صاحب سابق شیخ الحدیث جامعہ رشیدیہ کے سپرد کی گئی ممدوح کی ہستی محتاج تعارف نہیں یہ مجاہد اعظم لاکھوں موانع اور سینکڑوں مصروفیتوں کے باوجود مدرسہ کی سرپرستی کے علاوہ اہل سنت والجماعت کی سب سے بڑی جامع مسجد جامعہ فاروقیہ کمالیہ کی خطابت بھی بلا معاوضہ عرصہ پانچ سال سے سنبھالے بیٹھے ہیں (فجزاہم اللہ خیر الجزاء)

الحاد، بے دینی اور مادیت کے موجودہ دور میں مدارس دینیہ ہدایت کے روشن مینار اور روحانیت کا زینہ ہیں بشرطیکہ دینی علوم کو سلف کے طرز پر سمجھایا جائے صحیح معنے میں اسلام کی ترجمانی کی جائے اور بغیر کسی لچک کے اسلامی عقائد و اخلاق و معاشرت کو لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے بحمداللہ مدرسہ ہذا اسی طریق کار پر گامزن ہے مدرسین تدریس کے اوقات میں عظمت و محبت و اطاعت سلف کا جذبہ بھی ساتھ ساتھ طلبہ میں پیدا کرتے رہتے ہیں اور موجودہ فتنوں کے سدباب کے طریق کی طرف بھی طلبہ کو متوجہ کرتے رہتے ہیں اور الحمد للہ اس میں کامیاب ہیں - طلباء پر تعلیمی نگرانی ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے ساتھ ساتھ تربیت بھی لازمی جزو سمجھا جاتا ہے بحمداللہ طلبہ کی تعلیمی اور اخلاقی حالت عام مدارس کے طلبہ سے ممتاز رہتی ہے طلبہ میں اکابر کے نقش قدم پر چلنے کا جذبہ کافی حد تک موجود ہے

مدرسہ ہذا تعلیمی تربیتی اور تبلیغی میدان میں کافی ترقی کر چکا ہے تعلیمی تربیتی باب میں طلبا اکابر سے اکثر داد تحسین حاصل کرتے رہتے

یہاں کی حاضری پر فرمایا تھا کہ [illegible]
محسوس ہو رہی ہے - امیر نظام [illegible]
ہزاروی نے مدرسہ کے [illegible]
ہو کر بہت گراں مایہ عطیہ [illegible]
تھا - (فجزاہ اللہ خیر الجزاء)
تدریس کے علاوہ شہر کی [illegible]
مدرسہ کی طرف سے خطابت [illegible]
ہے اور اس پر کوئی اجرت نہیں [illegible]
اور تین مسجدوں میں مستقل درس [illegible]
بھی بلا معاوضہ جاری اور متفرق [illegible]
حدیث کا التزام بھی ہے -
ان تمام پہلوؤں اور [illegible]
سب سے زیادہ قابل ذکر [illegible]
یہ نمونہ ہے کہ بغیر کسی فیس کے [illegible]
اور جہاد فی سبیل اللہ کے [illegible]
عوامی ضروریات کے پیش نظر [illegible]
ہمہ گیری کو مدنظر رکھتے ہوئے [illegible]
کیا گیا ہے کہ عوام کی فراغت [illegible]
میں الہٰی کے مفاد کے پیش نظر تعلیم [illegible]
کا سلسلہ جاری کیا جائے چنانچہ [illegible]
سال سے یہ کام باقاعدہ جاری [illegible]
جس میں شہر کے معزز عوام اور [illegible]
حرفہ اور میونسپل کمیٹی کے عہدہ [illegible]
دیگر درد دل رکھنے والے حضرات [illegible]
کر کے قرآنی علوم و مسائل کو اپنی [illegible]
زندگی بناتے ہیں اور علمی و عملی [illegible]
میں نمایاں ترقی کر رہے ہیں (الحمد [illegible]
مدرسہ کے لئے جگہ بالکل نہ ہونے [illegible]
ہے حالانکہ اس مثالی ادارہ میں [illegible]
طلباء اور طالبات زیر تعلیم ہیں [illegible]
لئے قیام و طعام وغیرہ مصارف [illegible]
مدرسہ کے ذمہ ہے" جگہ کے نہ [illegible]
سے ہم اپنے مقاصد کی طرف کما [illegible]
سے قاصر ہیں ورنہ وقت کی پکار [illegible]
کے تقاضہ کے مطابق ہم بہت [illegible]
اہیں - اہل دل سے درخواست [illegible]
کامیابی کے لئے تہ دل سے دعا فر [illegible]
اور ہر قسم کی امداد سے نواز [illegible]
اپنے لخت جگر کو خدا و رسول کی [illegible]
خاطر دین حاصل کرنے کے لئے کسی [illegible]
میں داخل فرمائیں ملحقہ علاقہ کے حضرات [illegible]
مقامی ادارہ سے نفع حاصل کرنا چاہ [illegible]
اضلاع کے حضرات اگر توجہ فرمائیں [illegible]
کو بھی اللہ تعالےٰ شرف قبولیت بخشے [illegible]
دارالعلوم نعمانیہ کمالیہ کا داخلہ [illegible]
۱۳۸۲ھ سے شروع ہے اللہ تبارک [illegible]

مسلمان بیوی

از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

(قسط ۱۱)

(۲۸) آتشبازی یا باجہ فضول چیزیں مول لینے کے لئے پیسے مت دو۔

(۲۹) کھیل تماشے دکھلانے کی عادت مت ڈالو۔

(۳۰) اولاد کو ضرور کوئی ہنر سکھلا دو جس سے ضرورت اور مصیبت کے وقت چار پیسے حاصل کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا گزارہ کر سکے۔

(۳۱) لڑکیوں کو اتنا لکھنا سکھا دو کہ ضروری خط اور گھر کا حساب کتاب لکھ سکیں۔

(۳۲) بچوں کو عادت ڈالو کہ اپنا کام اپنے ہاتھ سے کیا کریں۔ اپاہج اور سست نہ ہو جائیں۔ ان سے کہو کہ رات کو بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھا دیں صبح کو سویرے اُٹھ کر تہہ کر کے احتیاط سے رکھ دیں۔ کپڑوں کی گٹھڑی اپنے انتظام میں رکھیں۔ ادھڑا پھٹا خود سی لیا کریں۔ کپڑے خواہ میلے ہوں یا اُجلے۔ ایسی جگہ رکھیں جہاں کیڑے اور چوہے کا اندیشہ نہ ہو۔ دھوبن کو خود گن کر دیں اور لکھ لیں اور پھر پڑتال کر کے لیں۔

(۳۳) لڑکیوں کو تاکید کرو کہ جو زیور تمہارے بدن پر ہے رات کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب اٹھو بچھ بھال لیا کرو۔

(۳۴) لڑکیوں سے کہو کہ جو کام کھانے پکانے، سینے پرونے، کپڑے رنگنے، چیز بننے کا گھر میں ہوا کرے اس میں غور کر کے دیکھا کرو کہ کیوں کر ہو رہا ہے۔

(۳۵) جب بچہ سے کوئی بات خوبی کی ظاہر ہو اس پر خوب شاباش دو۔ پیار کرو بلکہ اس کو کچھ انعام دو تاکہ اس کا دل بڑھے جب اس کی بری بات دیکھو۔ اول تنہائی میں اس کو سمجھاؤ کہ دیکھو بری بات ہے۔ دیکھنے والے کیا کہتے ہوں گے اور جس جس کو خبر ہوگی وہ دل میں کیا کہے گا۔ خبردار پھر مت کرنا۔ نیک بخت لڑکے ایسا نہیں کیا کرتے اور اگر پھر وہی کام کرے تو مناسب سزا دو۔

(۳۶) ماں کو چاہیئے کہ بچہ کو باپ سے ڈراتی رہے۔

(۳۷) بچہ کو کوئی کام چھپا کر مت کرنے دو۔ کھیل ہو یا کھانا ہو یا کوئی اور شغل ہو جو کام چھپا کر کرے گا سمجھ جاؤ کہ وہ اس کو برا سمجھتا ہے سو اگر وہ بُرا ہے تو اس سے چھڑاؤ اور اگر اچھا ہے جیسے کھانا پینا، تو اس سے کہو کہ سب کے سامنے کھائے پیئے۔

(۳۸) کوئی کام محنت اور ورزش کا اس کے ذمہ مقرر کر دو جس سے صحت اور ہمت رہے سستی نہ آنے پائے۔ مثلاً لڑکوں کو ڈنڈ، مگدر کرنا، ایک آدھ میل چلنا اور لڑکیوں کے لئے چکی یا چرخہ چلانا ضروری ہے۔ اس میں یہ بھی فائدہ ہے کہ ان کاموں کو عیب نہ سمجھیں۔

(۳۹) چلنے میں تاکید کرو کہ بہت جلدی نہ چلے۔ نگاہ اوپر اٹھا کر نہ چلے۔

(۴۰) اس کو عاجزی اختیار کرنے کی عادت ڈالو۔ زبان سے، چال سے، برتاؤ سے شیخی نہ بگھارنے پائے یہاں تک کہ اپنے ہم عمروں میں بیٹھ کر اپنے کپڑے یا مکان یا خاندان یا کتاب و قلم دوات تختی کی تعریف نہ کرے۔

(۴۱) کبھی کبھی اس کو دو چار پیسے دیدیا کرو تاکہ اپنی مرضی کے موافق خرچ کیا کرے مگر اس کو یہ عادت ڈالو کہ کوئی چیز تم سے چھپا کر نہ خریدے۔

(۴۲) اس کو کھانا کھانے کا طریقہ اور محفل میں اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ سکھلاؤ۔ تھوڑا سا ہم لکھ دیتے ہیں۔

کھانا کھانے کا طریقہ

داہنے ہاتھ سے کھاؤ۔ شروع میں بسم اللہ کہو۔ اپنے سامنے سے کھاؤ۔ اوروں سے پہلے مت کھاؤ۔ کھانے کو گھور کر مت دیکھو۔ کھانے والوں کی طرف مت دیکھو۔ بہت جلدی جلدی مت کھاؤ۔ خوب چبا کر کھاؤ۔ جب تک لقمہ نہ نگل لو، دوسرا لقمہ منہ میں مت رکھو سالن تیز کے ساتھ لقمہ میں لگاؤ تاکہ شوربا وغیرہ کپڑے پر نہ ٹپکنے پائے اور انگلیاں ضرورت سے زیادہ نہ سننے پائیں۔ لقمہ چباتے وقت چپڑ چپڑ مت کرو۔ کھانا کھاتے وقت ننگا سر مت رکھو۔ کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد ہاتھ دھو لو۔ پانی سیدھے ہاتھ سے اور تین سانس میں پیو۔ کھانے پینے کے بعد اللہ کا شکر کرو۔

(باقی آئندہ)

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسالہ برق و شرر کا جواب

(قسط ۷)

جہلم کا جلسہ

برق و شرر میں غلام غنانی تولہ نے جہلم کے غیر مقلدوں کے جلسہ کی کیفیت کی تردید کی یہ تو مانا کہ آپ غیر مقلدوں کے جلسہ میں تقریر کر رہے تھے۔ اور یہ بھی مانا کہ غیر مقلد مولوی اسمٰعیل ذبیح (نقلی ذبیح) نے کہا تھا کہ بڑی باتیں روکنے کے لئے دروازے بھی بند کئے جاتے ہیں" (او کما قال) اور اب ایسی ہی تقریر شاہ صاحب کریں گے۔ یعنی غیر مقلدوں کی بندوق اب گجراتی شاہ کے کندھے سے چلے گی۔ محترم گجراتی شاہ صاحب! یہ تو وہی بات ہوئی کہ "گھوںگھو نہیں بلی نے ہگا ہے"۔ یہی تو بات تھی کہ نقلی ذبیح صاحب نے کہا تھا کہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت شرک کا دروازہ بند کرنا ہے۔ آپ کے برق و شرر نے ان الفاظ کو ذرا گول مول کر دیا لیکن بات تو وہی ہے۔

جہلم نہ سہی پنڈدادنخاں سہی

چلئے شاہ صاحب جہلم نہ سہی پنڈدادنخاں سہی کیا ۱۱ نومبر ۱۹۶۰ء پنڈدادنخاں آپ کی تقریر میں سوال ہوا کہ آپ نے حج کے وقت روضہ اطہر پر کونسا درود پڑھا تھا اور کیا سمجھ کر پڑھا تھا اور آپ کے جواب پر نے دے ہوئی تو کیا آپ اسٹیج چھوڑ کر نہیں بھاگے تھے۔ اور کیا مولوی غلام خاں صاحب نے رات کی تقریر میں حضرت امیر شریعت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری کی تعریف و توصیف نہیں کی جن کے مشورہ پر چلنے والوں کو آج آپ قوم کا تباہ کن کہہ رہے ہیں۔ ہم آپ سے عاجزی سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر آپ کے دل میں رتی بھر اسلام اور اسلام کا درد ہے تو حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت ترک کر دیں اور وسیلہ کے خلاف نہ لکھیں۔ جب یہ مسئلہ بھی کفر و اسلام کا نہیں تو وقار اور علمی گھمنڈ کا بت توڑ دیں۔ ہم تو اپنے اکابر کے مسلک حق کے قائل اور اسی پر کاربند ہیں اگر آپ کی رائے ان اکابر کے خلاف ہے تو صفائی سے کہدیں کہ ہم ان کے مخالف ہیں۔ لیکن خدارا یہ کہہ کر دھوکہ نہ دیں کہ اکابر دیوبند کا عقیدہ آپ کے مطابق ہے۔

آپ کو حق حاصل ہے کہ جو عقیدہ چاہو رکھو۔ لیکن علماء دیوبند کا نام غلط استعمال نہ کریں۔

ہم یہ رسالہ لکھ کر خوشی محسوس نہیں کرتے مگر آپ کے بے وقوف ناصحین نے مجبور کیا اس لئے یہ چھوٹا سا رسالہ لکھا ہے اگر آپ کی مرضی سلسلہ جاری رکھنا ہو تو ایک اور لکھوا دیں پھر جواب سن لینا۔ ورنہ امت پر رحم کر کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر مبارک میں بے جان مردہ ثابت کرنے کی لاحاصل سعی ترک کر دیں۔ جب احیاء کا لفظ قرآن و حدیث میں ہے اور بزرگوں نے بھی لکھا ہے اور آپ کا برق و شرر بھی مانتا ہے کہ کفر و اسلام کا مسئلہ نہیں ہے تو کیوں آپ اس شغل کو ترک نہیں کر دیتے۔ وما علینا الا البلاغ

عام خبریں

پاکستان

● — جناب صدر پاکستان نے ایک آرڈیننس کے ذریعہ سیکورٹی ایکٹ کے تحت نظر بندوں کی درخواستیں لینے اور ان کی سماعت کرنے سے ہائی کورٹ کو محروم کر دیا ہے۔

● — اسی طرح فرنٹیر کرائمز ریگولیشنز کا اطلاق حسب ضرورت سارے پاکستان پر کر دیا ہے۔

● — صدر پاکستان ۲۸ فروری ۶۲ء کو کراچی میں اخباری نمائندوں کے سامنے نئے ملکی دستور کے خاکے کو پیش کریں گے۔

● — مسز نسیم یعقوب کیس ابھی تفتیش کے مرحلہ میں ہے۔ عدالت سے ملزموں کا پھر ریمانڈ حاصل کر لیا ہے۔

● — کمشنر کوئٹہ ڈویژن پر اغوا کا کیس ہے اس میں مغربی پاکستان کے ایڈمنسٹریٹر رانا صاحب کو شہادت میں طلب کرنے پر بحث ہوئی ہے دیکھئے کیا نتیجہ برآمد ہوتا ہے۔

● — پرویزی عقائد کے خلاف ایک رسالہ شائع کیا گیا تھا۔ جس کا نام اسلام کے خلاف سازش تھا۔ اس میں مولانا راحت گل صاحب (جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک) نے ثابت کیا تھا کہ احادیث اور سنت رسول کا انکار قرآن و اسلام کے خلاف خطرناک سازش ہے۔ اس رسالہ کے خلاف سشن جج میں کیس چل رہا تھا۔ عدالت نے اس کو یہ کہہ کر خارج کر دیا کہ کسی کے دلائل کا جواب دینا خلاف قانون نہیں ہے۔ غلام احمد پرویز نے ایک بیان میں کہا ہے کہ میں نے کسی کے خلاف کیس نہیں کیا (آپ کیوں کرنے لگے اور کیسے کر سکتے ہیں) اسلام سے ناواقف انگریزی دانوں کو غلط سلط باور کرا دینا اور بات ہے اور اہل علم کے سامنے خم ٹھونک کر آجانا اور بات ہے۔

● — پاکستانی ریلوے کے بارہ میں یہ فیصلہ ہو رہا ہے کہ ہر صوبہ کی ریلوے اسی صوبہ کی تحویل میں دے دی جائے تاکہ اس کے نظم و نسق میں سہولت ہو۔

چندہ ہمیشہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ اس میں آپ کا بھی فائدہ ہے۔

امریکہ کی کامیابی

امریکہ فضائی مقابلہ میں روس سے دس سال پیچھے تھا۔ بلکہ زمین کے گرد چکر لگانے کی دوڑ میں بالکل صفر تھا۔ خدا خدا کر کے اب امریکن بھی زمین کے گرد تین چکر لگا آیا ہے۔ جس کو بحر اوقیانوس سے بحری جہاز کے ذریعہ لایا گیا۔ امریکن ہوں یا روسی ان کو اپنی پیش رو روسی کتیا کا ممنون ہونا چاہیئے۔ جس نے فضائی تحقیقات کی ایک منزل طے کرا دی تھی۔

شاہ سعود

شاہ سعود نے نائیجیریا کے صدر حاجی ابوبکر صاحب کی سفارش پر فلسطینی مسلمانوں کو حج کی اجازت دے دی ہے۔ مصری اخبارات نائیجیریا کو برطانیہ کا پٹھو قرار دیتے اور لکھتے ہیں کہ نائیجیریا افریقی ملکوں کی آزادی کے خلاف ہے۔ اور شاہ سعود کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ اس نے فلسطینی حاجیوں کے ذریعہ سے دنیا بھر کے مسلمانوں میں یہودیوں کے حق میں پروپیگنڈا کیا جا سکے گا۔ اگرچہ اس امتحان کی وجہ سے شاہ سعود کو غدار کہنا بڑا سنگین الزام ہے مگر اپنے ملک کے مسلمان کہلانے والے برطانوی آلۂ کار مسلمانوں کو دیکھتے ہیں تو الزام میں کچھ نہ کچھ حقیقت نظر آتی ہے۔ متحدہ ہندوستان کے اندر آزادی کی تحریک کی مخالفت کرنے والے بھی اپنے کو پکا مسلمان کہتے تھے۔ مجاہدین اور عرب ممالک میں جاکر انگریزوں کے لئے جاسوسی کے فرائض انجام دینے والے بھی مسلمان کہلاتے تھے۔ بلکہ انگریزوں کی حمایت کر کے مسلم ممالک کو غلام بنانے کی کوششوں میں بھی وہ شریک رہا کئے۔ ان حالات میں اگر پہلے کی طرح احتیاط ہی برتی جاتی تو شاید بہتر تھا۔ مگر ہم لوگوں کے لئے اتنے دور سے دُور کے مسلم ممالک کے اندرونی حالات کا پورا پورا اندازہ لگانا ذرا مشکل ہے۔ اتنی بات یقینی ہے کہ آج کل سامراجی حکومتیں مختلف طریقوں سے مصر کے صدر ناصر کی مخالفت اور عرب ملکوں میں اختلاف ڈالنے کی مساعی میں بلکہ سازشوں میں بھی مصروف ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو نظر بد سے بچائے۔

لبنان

لبنان میں بغاوت کا فرو ہونا اور حکومت کا ایسی عظیم سازش سے بچ نکلنا برطانوی سیاست کی شکست اور مصر کی فتح ہے۔ ورنہ برطانوی جنگی جہاز تیار کھڑے تھے پھر باغیوں کی آزاد حکومت کی امداد کے نام سے برطانوی جنگی طاقت لبنان میں دندناتی۔

نظام العلماء کی شاخوں اور تمام خطباء حضرات سے اپیل

جیسا کہ اخبارات میں آیا ہے کہ امریکہ اور اٹلی کی ایک مشترکہ فلم ساز کمپنی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کو فلمانا چاہتی ہے۔ اس کے خلاف ملک میں اضطراب ہے مگر ضرورت ہے کہ اس کے بارہ میں مؤثر قدم اٹھایا جائے۔ اس لئے تمام خطباء حضرات عموماً اور نظام العلماء مغربی پاکستان کی شاخوں سے خصوصاً درخواست ہے کہ آئندہ جمعہ کے دن اس کمپنی کے اس منصوبے کی شدید مذمت کی جائے اور اپنی حکومت پاکستان سے درخواست کی جائے کہ وہ مسلم عوام کے جذبات سے کمپنی کو آگاہ کر کے اس کو اس کام سے رہنے کے لئے اپنا رسوخ استعمال کرے۔ اگر کسی مقام پر یہ اطلاع جمعۃ الوداع سے پہلے پہنچ سکے۔ تو وہاں کے دوست عید کے دن یہ تجویز پاس کر کے صدر پاکستان راولپنڈی کے نام روانہ کریں۔ اور دفتر کو بھی اطلاع دیں۔ اور ساتھ ہی دعائیں کی جائیں کہ الجزائری عربوں کو اللہ تعالیٰ مکمل کامیابی عطا فرمائے۔

غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان

چین و روس

روسی وزیر اعظم خروشچیف چاہتے ہیں کہ چین کے صدر سے مل کر نظریاتی اختلافات کو ختم کریں۔ چینی اخبارات نے بھی لکھا ہے کہ روس و چین کا تعاون سامراج کی شکست اور ایشیائی ممالک کی آزادی کی ضمانت ہے۔ ہمارے خیال میں ان کا اور سب کا نظریاتی اختلاف تبھی دور ہو گا جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان سے نازل ہو کر یہودی دجال اور دجالی فتنوں کو ختم اور اسلام کا بول بالا کریں گے۔ جن سے پہلے حضرت مہدی علیہ السلام کا ظہور ضروری ہے جن کے نشانات اب مکمل ہو چکے ہیں۔ خدا جانے ایٹمی جنگ پہلے چھڑتی ہے یا ظہور مہدی علیہ السلام پہلے ہوتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ ایٹمی جنگ ٹلتی رہے گی اور محدود مقامی جنگ ترکوں اور عربوں کے ملک میں ہو کر ظہور مہدی علیہ السلام کے لئے راستہ صاف ہو جائے گا۔ چند برس کے بعد نزول مسیح علیہ السلام کے بعد چینی یاجوج و ماجوج خروج کریں گے۔

وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ

روس کی دراز دستیاں

روس چھیڑ چھاڑ سے باز نہیں آتا۔ جرمنی کے دو حصے ہیں۔ مشرقی جرمنی پر روسی اثر ہے اور مغربی جرمنی پر امریکی اتحادیوں کا۔ مگر برلن کو دونوں پارٹیوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حالانکہ مغربی برلن کو جو راستہ آتا ہے وہ مشرقی جرمنی میں سے ہو کر آتا ہے یہی بات شر و فساد کی جڑ ہے۔ اب روس نے ایک ہوائی راستے میں اتحادی جہاز رانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ برلن کا بھی عجیب ہے ہر وقت وہاں جنگ کی حالت پیدا ہے۔ جب خروشچیف ذرا سی دھمکی دے ہے۔ جنگی دنیا میں تلاطم سا بپا ہو جاتا جب وہ مائل بصلح جملے بولتا ہے۔ پھر کانفرنس کی باتیں ہونے لگتی ہیں۔

بقیہ مراسلات

تقریر کرتے ہوئے ایک عظیم اجتماع سے خطاب کیا کہ خداوند کریم کا لازوال قانون یعنی قرآن پاک اسی مبارک ماہ رمضان میں نازل ہوا جس کی عظمت اور عظمت میں شک و شبہ کرنا موجب کفر اور اس سے انحراف کرنا باعث تباہی ہے۔ مولانا عبید اللہ صاحب کی صحت کے لئے دعا بھی کی گئی۔

سرخ نشان

جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگ رہا ہے۔ وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ ورنہ اُن کی خدمت میں وی پی ارسال ہو گا۔

العلماء ورثة الانبیاء

جاری کردہ بحکم

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۲۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ یکم ربیع الاول سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۳ اگست سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۳۱

بے پردہ عورتوں کی غوغا آرائی

(ریاض حنفی - فورٹ سنڈیمن)

اک مولوی نے ماہ جبینوں سے کہہ دیا — اسلام میں حرام ہے آزادئ نساء

ہر نازنینِ فتنہ رُبا چہرۂ فرنگ — تڑپی، بگڑ گئی ہوئی غصے سے شوخ و شنگ

پیرِ مغاں کو کہتے ہیں تکلیف ہو گئی — جس سے قلوبِ نرم کی تالیف ہو گئی

قوتِ جمال و حسن کے سانچے میں ڈھل گئی — شہ پا کے اور ان کی طبیعت مچل گئی

پھر اُن کی بزمِ ناز میں کچھ مشورے ہوئے — ہر کوچہ و بازار میں نعرے سُنے گئے

"مُلّا غلام غوث" کی پگڑی اُچھال دو — "عباسِ تنگ نظر" کا جنازہ نکال دو

علماء و مصلحین کو دریا میں پھینک دو — پیرِ حرم کی عزت و ناموس لوٹ لو

پردے کی قید و بند سراسر فضول ہے — جھونکی تمہاری آنکھوں میں مُلّا نے دھول ہے

کہتی رہیں زبان سے اسلام زندہ باد — یعنی حیاء و شرم کا اسلام زندہ باد

ابلیس اس نظارے سے مبہوت ہو گیا — قائل وہ دورِ قوت و جبروت ہو گیا

انساں کی کیا مجال کہ سر بھی اٹھا سکے — ان دخترانِ قوم سے آنکھیں ملا سکے

ہے کون جو کہ مستِ نظر کا شکار ہے؟ — مغرب زدہ نگوں ہیں یا اقتدار ہے

ہے پاک سرزمیں کی یہ تکمیلِ نظریات ؟ — نامحرموں کی گود میں گزرے تمام رات

مجھ کو نہیں ہے خوفِ عتابِ سلوک کا — کہتا ہوں حق ریاض کہ ہوں بندۂ خدا

دلدادۂ فرنگ ہیں سب مارِ آستیں — جز یسفک الدماء و خصیمٌ مبین نہیں

[illegible] — "تہذیبِ نو کے مُنہ پہ وہ تھپڑ رسید کر"

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا پریس کانفرنس سے خطاب

مورخہ ۲۶ جولائی ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔

مجھ سے متعدد مقامات پر پوچھا گیا کہ آپ صدارتی طرز حکومت کو صحیح سمجھتے ہیں یا پارلیمانی کو ۔ میرا ایک ہی جواب ہے کہ اسلام میں دونوں کی گنجائش ہے ۔ اس کا انحصار برسر اقتدار افراد کی صلاحیت اور صالحیت پر ہے ۔ پارلیمانی حکومت نے جو گند اچھالا وہ ہمارے سامنے ہے ۔ صدارتی حکومت عائلی قوانین اور اسلامی مشاورتی کونسل کے سلسلہ میں جو کچھ کر رہی ہے وہ بھی ظاہر ہے اسلام کے پیش نظر اسلامی مقاصد ہیں جو حکومت ان کی تکمیل کرے وہی صحیح ہے ۔ آج صدارتی طرز حکومت کو صحیح ثابت کرنا خود صدر محترم کے ہاتھوں میں ہے ۔ وہ آج اپنے ایک اعلان کے مطابق قانونی دور حکومت کی پیروی شروع کر دیں تو کون بے وقوف ہو گا جو کسی تبدیلی کا تصور بھی کرے ۔ یہی حال پارلیمانی حکومت کو مقبول کرانے کا ہے ۔ اس کی ذمہ داری شائقین جمہوریت پر ہے ۔

افسوسناک جنگ زرگری

افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مارشل لاء اٹھ جانے کے بعد عوام کی توقع اور ضرورت تھی کہ عوام کے نمایندے سنجیدگی سے ملک و ملت کے مفاد کے لئے سر جوڑ کر سوچیں گے ۔ بالعکس اس کے ملک میں مارشل لاء سے پہلے کی طرح کے حالات رونما ہونے کے خطرات پیدا ہو گئے ہیں ۔ مختلف جماعتوں میں دفاع و اقتدار کے لئے مسابقت جاری ہے اور خود ان جماعتوں کے ممبروں میں بھی رسہ کشی شروع ہے ۔ دو پارٹیوں کا ہونا تو فطری بات ہے ایک اقتدار کی حامی دوسری مخالف ۔ کاش کہ یہ حمایت و مخالفت مفاد ملت کے لئے ہوتی ۔ اس موقعہ پہ مخالف اقتدار فریق کو ایک زبردست حربہ استعمال کرنے کا موقع بھی میسر آ رہا ہے ۔ وہ یہ کہ حکومت عائلی قوانین اور آرٹ وغیرہ ناموں سے معاشرہ کو فاسد اور اسلامی احکام کی مخالفت کر رہی ہے

حکم ... کی غلط ...

اگرچہ یہ موقعہ حکومت

ہے ۔ صنفی بے راہ روی اور طاؤس و رباب کا طوفان لانے میں تو گزشتہ وزیروں اور ان کی بے پردہ بیگمات کا شوق آزادی کار فرما تھا ۔ مگر تعجب یہ ہے کہ فوجی حکومت نکاح و طلاق کے مسائل میں کیوں الجھ گئی ۔ اور اس نے کیوں ایک گڑے ہوئے مردہ کو باہر نکال کر کروڑوں باشندگان ملک کی مردود کی ہوئی رپورٹ کو مقبول کرانے کی کوشش کی ۔

غلط مشورے کی مذمت

اگرچہ یہ مشورہ منظور قائد قدرت اللہ شہاب یا این ۔ اے فاروقی قسم کے اشخاص نے دیا ہو تو یقیناً انھوں نے حکومت کو الجھایا اور صدر محترم کی ہر دلعزیزی کو دانستہ یا نادانستہ صدمہ پہنچانے کا اقدام کیا ۔ کاش کہ ملک میں ٹائم پاس کرنے والے افسروں اور خوشامدی اشخاص کی جگہ ملک و ملت کے مفاد پہ سوچنے اور صحیح مشورہ دینے والے ہوتے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کا بروقت صحیح مشورہ

الحمد للہ کہ ملک میں علماء حق کی جماعت زندہ ہے ۔ جب پہلی بار عائلی قوانین کے آرڈیننس کے نفاذ کا اعلان ہوا تو نظام العلماء جو جمعیۃ علماء اسلام کے قائم مقام تھی نے مجلس مشاورت بلا کر مارشل لاء کے پر خطر ماحول میں صدر پاکستان کو صحیح اور خیر خواہانہ مشورہ دیا ۔ اور صاف صاف بتا دیا ۔ کہ یہ قوانین کسی طرح قابل قبول نہیں ہیں ۔ کاش کہ اس خیر خواہی کی قدر کی جاتی اور آج قومی پارلیمنٹ کے لئے ہی نہیں بلکہ سارے ملک کے لئے یہ مسئلہ درد سر نہ بنتا ۔

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اس مرحلہ پر بھی حکومت کو صحیح مشورہ دیتی ہے کہ اس کو وقار کا سوال نہ بنایا جائے ۔ صدر محترم اور حکومت کا اصلی وقار یہ ہے کہ کروڑ باشندگان ملک ان کی آواز پہ لبیک کہیں اور ان کو اپنے دین و دنیا کا حقیقی محافظ تصور کریں ۔ مسلمانوں کے پہنچ...

دعوت عمل

تمام ارکان جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ آپ یہ سن کر اور اخباروں میں پڑھ کر یقیناً خوش ہوں گے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ قائم مقام امیر جمعیۃ العلماء مغربی پاکستان نے ایک اعلان کے ذریعہ سے جمعیۃ العلماء کا نظام بحال فرما... کے فوراً بعد ملک کے مختلف اضلاع میں مقامی جمعیۃ علماء اسلام نے کام شر... ایسے انقلابی موقعہ پہ ضرورت تھی کہ مرکزی اجلاس بلا کر تمام امور مشورہ سے ... جائیں اس لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ قائم مقام امیر کے حکم ... کرتا اور آپ کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ ۱۴ راگست ۶۲ء کو ... بمقام شیرانوالہ انجمن خدام الدین کی عمارت میں زیر صدارت حضر... محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ ۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس مشاورت کا اج... منعقد ہونا قرار پایا ہے ۔ آپ اس میں شریک ہو کر ممنون فرمائیں ۔ اجلاس ۸ ... سے شروع ہو گا ۔ ایجنڈا حسب ذیل ہے :-

(الف) انتخاب مرکزی جمعیۃ علماء اسلام ۔ (ب) قواعد و ضوابط پر غور

(ج) حالات حاضرہ پر بحث

(د) صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں میں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کی کارگزار... اور آئندہ کے لئے ضروری مشورہ (ھ) دیگر امور باجازت صد...

العبد : غلام غوث ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان ...

پھر ایسے نزاعی مسائل میں الجھنا کسی طرح قرین مصلحت نہیں ہے جن کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو سکے جمعیۃ علماء اسلام حکومت پہ واضح کرتی ہے کہ چار کروڑ با پردہ اور شریف خواتین اسلام کی نمایندگی کا حق چند گنی چنی بے پردہ عورتوں کو کسی طرح حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ ہی کسی قسم کی غوغا آرائی سے چودہ سو سال کے متفقہ مسائل دینی بدلے جا سکتے ہیں ۔

اگر یہ مسائل بالفرض ارباب اقتدار کے فہم سے بالاتر ہوں تو پھر بھی ان کو رعایا کے مذہبی معتقدات اور دینی احکام میں مداخلت کا کوئی حق نہیں ہے

حتیٰ کہ

غیر مسلم رعایا کے مذہبی رسوم کو بھی نہیں چھیڑا جا سکتا ۔

. . . .

اسلامی مشاورتی کونسل کی حیثیت

ایک بے اختیار سپریم کورٹ کی ہے تاہم اس کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ۔ اس میں غیر معروف اور گھٹیا قسم کے ارکان کا تقرر پاکستان اور صدر محترم کی شان کے خلاف اور اضاعت مقصد ہے ۔ اس کے اندر علماء دین کی ہو ۔ جن کی رائے ... میں حرف آخر کا درجہ رکھتی ہو ۔ اخباروں میں جن ناموں کی ... ان کو پڑھ کر سارا ملک مایوس ہوا ... جمعیۃ علماء اسلام نہ جسٹس شریف ... کرتی ہے جن پہ پرویزیت کا الزام ... نہ پیر صاحب دیول کا پیوند صحیح ... اور نہ کسی مودودی پر جو حکمت عملی ... اسلامی احکام میں ترمیم کی اجازت ... ہیں اور شرعی تعزیرات کو بدلے ... میں ظلم بتاتے ہیں ۔ اور جو خلفاء ... اور صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ ... اقوال و افعال کو معیار حق قرار نہیں ... کونسل کے ارکان میں بعینہ طور پر ... نام غیر معروف ہیں ۔ ایک علامہ کفا... صاحب ہیں جو صرف شیعہ فرقہ کی نما... کر سکتے ہیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام ک... صدر محترم سے درخواست کرتے ہیں ... اسلامی مشاورتی کونسل کی ترتیب پر ... غور فرما کر مسلمانوں کے جذبات واح... کا خاص خیال رکھیں ۔

مروجہ قوانین کی اصلاح

جمعیۃ علماء ... قومی پار...

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۳ اگست ۱۹۶۲ء

صدر پاکستان کی خدمت میں ضروری گذارش

...ملک میں یہ بحث چھڑی
...عموماً نمایندگانِ اخبارات
...کہتے ہیں کہ صدارتی نظام
...بہتر ہے یا پارلیمانی ۔ ہم اس
...معاملہ میں ہر دو طرز حکومت
...پر روشنی نہیں ڈال سکتے ۔
...سے آخری بات بات کہتے
...حضرت مولانا غلام غوث
...جمعیۃ علماء اسلام مغربی
...نے ۴ جولائی ۶۲ء بروز جمعہ
...کانفرنس میں بیان فرمائی تھی ۔
...وہ یہ ہے اسلام میں صدارتی
...دونوں طرح کی حکومت کی
...ہے اور سارا دارومدار ارباب
...پر ہوتا ہے ۔ اگر کسی ملک کا
...حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
...کے نقش قدم پر چلے تو اس سے
...دنیا میں دوسری نہیں
...اگر وہ اپنے اختیارات کو
...کے خلاف اور ملک و ملت کے
...کے بالکل استعمال کرتا ہے ۔
...بد اطوار ۔ بوالہوس اور دور لگ
...سے پھولوں اور فنچوں کے نوچنے
...کے اندر رہنے کی عادت
...ہے تو وہ عذاب الٰہی ہے اور
...اس سے قوم کو نجات ملے
...ہے ۔ یہی حال جمہوری اور
...طرزِ حکمرانی کا ہے ۔ ہماری
...حکومتیں اور وزارتیں جو جو
...اپنے زمانہ میں کر چکی ہیں وہ ہمارے
...ہے ۔ وزیروں کی عورتوں
...بے حیائی اور رقاصی کی بنیاد
...ڈانس اور غیر محرموں کے
...کو ارٹ قرار دیا ۔
...اور بدعنوانیوں کو فروغ دیا
...نے اپنے عہد وزارت
...حکومت کو اپنی شخصیت بنانے
...دولت سمیٹنے کا ذریعہ بنایا

اگر جمہوریت یہی ہے تو تو بہ ہی بھلی ۔
پارلیمانی اور صدارتی دونوں
حکومتوں جو قدر مشترک تھی وہ
یہ کہ ارکان اسلام کے قیام اور
اسلامی بنیادوں پر اصلاح معاشرہ
کی طرف توجہ کسی نے بھی نہیں دی،
اور نہ مہنگائی اور مشکلات زندگی
کو دور کرنے کے لئے کوئی قدم
اٹھایا گیا ۔

مارشل لاء گورنمنٹ کے بارہ
میں اتنا ضرور کہا جا سکتا ہے کہ
اس نے اپنی صوابدید کی روشنی میں
زرعی اصلاحات اور ملازمین کی
سکریننگ کرنے یا بدکردار سیاستدانوں
کو نااہل قرار دینے میں جرأت سے
کام لیا ۔ ہو سکتا ہے اس میں غلطیاں بھی
ہوں ۔ مگر اقدام ضرور جرأت مندانہ
اور مصلحانہ تھا ۔ دوسری بات یہ
قابل تعریف ہے کہ فوجی حکومت
کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین
نہیں ہوئے اور انہوں نے اتنے
وسیع ملک کے اندر اپنے کسی مخالف
کو موت کے گھاٹ نہیں اتارا ۔ ایک
بات اور بھی ہے کہ اخبارات کی
چیخ و پکار اور سیاسی لیڈروں کے
متعلقین و متعلقات کی غوغا آرائی
سے حکومت نے انتخابات ۔ اسمبلیوں
اور بغیر قانونی استحقاق کے وزارتوں
اور حکومتوں سے جواب طلبی کی اجازت
دے دی ۔ اب یہ دور نہ پورا صدارتی
ہے نہ پارلیمانی ۔ اسلامی تو تب کہیں
گے کہ انتخابات میں اسلامی شرائط کو
اہمیت دی جائے ۔ بہر کیف اس بے
درمیانی قسم کی حکومت میں جو کچھ تھوڑے
عرصہ میں ہوا، وہ قابل رشک ہے ۔
صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان نے
شراب کی بندش اور زنا کی سزا
وغیرہ کے بارہ میں دو کمیٹیاں قائم

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قومی اسمبلی نے
یہ تجویز منظور کر لی ہے کہ مروجہ قوانین
کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے
یہ وہ تجویز ہے کہ

بریں مژدہ گر جاں فشانم رواست

ہم اس تجویز پر صدر پاکستان کو ہدیہ تبریک
پیش کرتے اور اس کو ان کے تمام گناہوں
کے کفارہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی
رحمت سے امید رکھتے ہیں ۔

اس وقت صدر محترم سے ہماری
درخواست ہے کہ وہ جید و بلند پایہ
اور قابل اعتماد علماء کرام کا بورڈ بنا کر
جلد از جلد اس تجویز کو عملی جامہ پہنائیں
اگر وہ یہ کام کر دیں اور ان کی صدارت
میں یہ اہم کام سرانجام ہو جائے تو یہ رہتی
دنیا تک یادگار اور مسلم ممالک کے لئے
مثال ہوگا ۔ اور پاکستان کا بچہ بچہ
صدر صاحب کی عمر اور دوام اقبال
کے لئے دعائیں کرتا رہے گا ۔

دوسری بات جو اس سے بھی زیادہ
ضروری ہے وہ یہ ہے کہ اب تک صدر
صاحب نے کبھی کسی بات پر ضد نہیں
فرمائی انہوں نے ہمیشہ اہل ملک کی
رائے کا احترام کیا ہے ۔ وزیر بننے
والے ممبروں کو ممبر رہنے دئے جانے
کی مثال اور اسی طرح اب بالغ رائے
دہندگی کے لئے کمیشن کی تجویز بتاتی
ہے کہ وہ سلامت روی کے ساتھ
عوامی رائے کا ساتھ دیتے ہیں ۔ اس
موقعہ پر یہ عرض کرنا فرض ہے ۔ کہ
عائلی قوانین کے سلسلہ میں بھی کسی
وقار کا خیال نہ کیا جائے ۔ اور
علماء دین کے ارشاد کے مطابق ان
کو یکدم منسوخ فرما کر کروڑوں عوام
کو مطمئن اور خدا کو خوش کیا جائے
اور اسلامی مشاورتی کونسل میں پرویزی
مودودی اور غیر ماہرین شریعت کو
قطعاً نہ لیا جائے دوسرے شعبوں کے
لئے دوسرے ماہرین مگر اسلامی مسائل
کے لئے ملک کے پچانوے فیصدی
آبادی کے مسلک کے مطابق اہل سنت
والجماعت نمایندوں اور ان کے مسلک
کے ماہروں کی اکثریت کو ارکان بنایا
جائے ۔ نکاح طلاق وغیرہ مسلم پرسنل
لاء کے احکام و مسائل کا چودہ سو سال

نسبت میں کوئی دشواری پیدا نہیں کرتا
بلکہ غازی اور نگ زیب کے زمانہ کی
طرح یکجہتی اور استحکام کا سبب بن سکتا
ہے ۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور
سے ملحوظ رکھنی چاہئے کہ چند بے پردہ
عورتوں کی خوشنودی کی خاطر کروڑوں پردہ دار
اور حیا دار خواتین کی آواز قطعاً نہیں
دب سکتی ۔ اور نہ شریعت کے مسائل
کسی پروپیگنڈے سے بدل سکتے
ہیں ۔ اور نہ ہی کسی غیر شرعی حکم
کو مسلمان قبول کر سکتے ہیں ۔ ہم
دعویٰ سے کہتے ہیں کہ حکومت کو ایسا
مشورہ دینے والے کسی طرح حکومت
کے خیر خواہ نہیں ہیں ۔ بلکہ وہ ایک
غیر مختتم اضطراب اور حکومت کو دینی
لحاظ سے بدنام کرنے کے خواب
دیکھ رہے ہیں ۔ وہ اتنا بھی نہیں سوچتے
کہ ۹۵ فیصدی آبادی کے مذہبی
رسوم اگر ان کی سمجھ میں نہیں بھی آتے
پھر بھی ان میں مداخلت نہیں کی جا
سکتی ۔ حتیٰ کہ غیر مسلم رعایا کے
مذہبی مراسم کو نہیں بدلا جا سکتا ۔
اس سے بہتر مشورہ نہیں ہو سکتا
جو ہم حکومت کے سامنے پیش کریں
وما علینا الا البلاغ ؛

مدرسہ عربیہ اسلامیہ مصباح العلوم

جھنڈو خیل کا سہ ماہی امتحان

مدرسہ عربیہ مصباح العلوم جھنڈو خیل
ڈاک خانہ امیر کہ وزیر ضلع بنوں کا سہ ماہی
امتحان بتاریخ ۵ ، ۶ جولائی بروز جمعرات
اختتام پذیر ہوا ۔ ممتحنین حضرات مولانا
سید رسول صاحب ، مولانا عبد الرؤف صاحب
و مولانا نور علی خاں صاحب و مولانا عبد اللہ
صاحب قابل ذکر ہیں ۔ امتحان باقاعدہ طور
پر کیا گیا ۔ نتیجے کے طور پر ۹۵ فیصدی کامیاب
ہوئے ۔ (ناظم مدرسہ مولانا عبد الرؤف صاحب)

منٹگمری میں ترجمان اسلام لاہور خدام الدین

کا تازہ پرچہ سید الطاف الرحمن صاحب عابد
...

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

قومی اسمبلی اور مسلمانانِ تاندلیانوالہ

منڈی تاندلیانوالہ کی مرکزی جامع مسجد میں مولانا محمد یعقوب صاحب ربانی مدرس مدرسہ سراج الاسلام نے قومی اسمبلی میں مفتی محمود صاحب کی تاریخی تقریر بلفظہٖ پڑھ کر سنائی ۔ تمام مسلمان سن کر نہایت مسرور ہوتے اور ان کے لئے دعا کی ۔ آخر میں مندرجہ ذیل قرارداد یں ہاتھ اٹھا کر بالاتفاق پاس ہوئیں ۔

تمام مسلمانانِ تاندلیانوالہ ان تمام ممبران کو مبارکباد دیتے ہیں جنھوں نے مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کرنے کی تجویز پیش کی اور پھر تمام ممبروں کو مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے بلا اختلاف اس کو منظور کر کے اپنا پورا حق ادا کیا ۔

(۲) ہم مظاہرہ کرنے والی تمام مکشوفات کے اس اقدام کو خلافِ اسلام اقدام تصور کرتے اور ترجمانِ اسلام میں شائع شدہ مضمون کی بلفظہٖ تائید کرتے ہیں جو کہ ان مکشوفات کے نکاح فسخ ہو نے کے متعلق ہے ۔

(۳) ہم بالاتفاق حکومت سے اور قومی اسمبلی سے یہ پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ خاندانی منصوبہ بندی اور عائلی قوانین کو جو کہ صریحاً خلافِ اسلام ہیں فوری طور پر منسوخ کر کے صحیح اسلامی قوانین رائج کرے

(۴) ہم مسلمان اور پاکستانی ہوتے ہوئے پرزور مطالبہ کرتے ہیں ۔ کہ اس ملک میں کوئی قانون خلافِ اسلام نہ بنایا جائے ورنہ کوئی مسلمان اس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں اور ہم بلا خوفِ لومۃ لائم یہ عرض کرتے ہیں کہ حکومت یا کوئی ممبر خلافِ اسلام کوئی قانون تجویز کر کے یا نافذ کر کے ہمارے ایمانوں کا امتحان نہ لے ۔

سو بار کر چکا ہے تو امتحاں ہمارا

از دفتر مدرسہ سراج الاسلام متصل منڈی تاندلیانوالہ
ملک محمد حیات صاحب

صدر شاہ پور

صدر شاہ پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۰ جولائی بعد نماز جمعہ جامع مسجد حنفیہ میں تمام مسلمانوں نے متفقہ طور پر حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عائلی قوانین

مولانا عبد المعبود صاحب کا بیان

واعظ و داغانہ چاہ میراںؒ لاہور کے مولانا عبد المعبود صاحب نے ایک طویل اور جامع بیان میں مغرب زدہ عورتوں کی غوغا آرائی کی مذمت کرتے ہوتے ان سے دریافت کیا ہے کہ ملک میں سینکڑوں بے حیائیاں اور بد معاشیاں روز روشن میں ہو رہی ہیں آپ نے ان کے خلاف بھی کبھی آواز اٹھائی ہے ؟

چک $\frac{9}{8AR}$ مسافر آباد علاقہ تلمبہ

جمعہ مورخہ ۲۰ جولائی کو مسجد چک نمبر $\frac{9}{8AR}$ مسافر آباد علاقہ تلمبہ ضلع ملتان میں خطیب المسجد جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب نے مجمع عام سے خطاب کرتے ہوئے عائلی قوانین کو غیر اسلامی قرار دیا ۔ اور ان کو نافذ کرنا دانستہ یا نادانستہ طور پر شریعت اسلامی کو تبدیل کرنا ظاہر کیا ۔ اور حکومت سے مطالبہ کیا کہ ان کو فوراً منسوخ کرے ۔ نیز ممبران یونین کونسل جناب ملک نور حیدر خاں صاحب و جناب امیر محمد خاں صاحب سے مطالبہ کیا ۔ کہ وہ ہر دو یونین کے آئندہ اجلاس میں قوم کی طرف سے عائلی قوانین کو منسوخ کرانے کے لئے قرارداد پیش کر کے منظور کرائیں ۔ مندرجہ بالا مطالبوں کا تمام حاضرین نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی ۔

امیر محمد خاں درانی چک نمبر $\frac{9}{8AR}$
مسافر آباد چک $\frac{20}{8R}$ تحصیل خانیوال

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے مطالبات

مورخہ ۱۶ جولائی کو دار العلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں علماء کرام اور معززین شہر کا ایک اہم اجتماع زیر صدارت محترم صاحبزادہ محمد صاحب پنیالوی منعقد ہوا ۔ اور جس میں اطراف سے قاضی عبد اللطیف صاحب کلاچوی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اور مولوی خادم محمد صاحب دراین وصاحبزادہ عبد الحکیم صاحب بشیرانی آف روانذنڈہ ۔ حاجی صاحبزادہ صاحب گل امام تحصیل ٹانک نے بھی شرکت کی ۔ قاضی عبد اللطیف صاحب نے باجازت صدر محترم ملک کے

کے خاتمہ پر اطمینان کا اظہار کیا اور درج ذیل چھ قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں (۱) علماء کرام اور معززین کا یہ اجتماع قومی اسمبلی میں ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے معزز نمائندہ مفتی محمود صاحب کی مساعی جمیلہ کی بھی دل سے شکر گزار ہے اور اعتراف کرتا ہے کہ آپ نے مادی اور روحانی دونوں لحاظ سے ملک بھر کی عموماً اور اپنے پس ماندہ ضلع کی خصوصاً نہایت صحیح ترجمانی کر کے حق ادائی کی ۔ اور منشور میں کئے ہوئے وعدوں کو جس سلیقہ سے عملی جامہ پہنانے کی کوشش کی اس پر ہم آپ کے مشکور ہیں ۔ اور نیکی کی مزید توفیق کے لئے دعا گو ۔ (۲) دوسری قرار داد میں قانون سازی کے سلسلہ میں قرآن و سنت کی تصریح پہ خوشی اور اطمینان کا اظہار کرتے ہوں سب ممبروں کا اور خاص کر ہزارہ کے معزز ممبر محمد ایوب خاں نے جس نے قرار داد پیش کر کے ملک کی صحیح ترجمانی کی ۔ کا شکریہ ادا کیا گیا اور موجودہ قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق بنانے کے لئے معتمد علماء کرام کے بورڈ کا مطالبہ کیا گیا ۔

(۳) تیسری قرار داد میں مشاورتی کونسل کے جلد قائم کرنے اور ملک کے معتمد علماء کرام مثلاً مفتی محمد شفیع صاحب کراچی مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی ۔ مفتی محمود صاحب ڈیروی ممبر قومی اسمبلی ۔ علامہ شمس الحق صاحب افغانی ۔ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی ۔ مولانا خیر محمد صاحب ملتانی جیسے جید علماء کرام کو منتخب کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔

(۴) چوتھی قرار داد میں ۔ عائلی قوانین پر علماء کرام اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام کے فیصلوں کی ایک مرتبہ پھر توثیق کی گئی اور جب کہ ہر مکتب فکر کے علماء کرام اس کو خلافِ اسلام قرار دے چکے ہیں ۔ اس کو مشاورتی کونسل کی رائے تک ملتوی کرنا یقیناً غیر ضروری طوالت قرار دیا گیا اور اس پر تشویش ظاہر کرتے ہوئے جلد تر منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ۔

(۵) چھٹی قرار داد میں عیسائیوں کی ارتدادی سرگرمیوں اور بڑھتی ہوئی آبادی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مشنری کے اداروں کو فوراً اپنی تحویل میں لے نیز مشنری کی تبلیغی سرگرمیوں پر مکمل کنٹرول کرے ۔

فورٹ منڈ لین ...

کہ نام نہاد تعلیم یافتہ بے پردہ ...
جس بے حیائی کا مظاہرہ کیا ...
شیطان بھی شرمائے گا ...
اس پردہ زنگاری میں ...
ہے اور یہ ان کی شکست کی ...

خانقاہ سراجیہ کندیاں ...

منعقد ہوا ۔ جس میں مولانا عبد ... نیازی نے تقریر کرتے ہوئے ... خواتین کی شدید مذمت کی ... بے حیائی کا مظاہرہ اور اسلام ... آپ نے عائلی قوانین کی منسوخی ... اور ان تمام باتوں کو مغرب زدہ ... قرار دیا ۔

جامع مسجد طویلہ گیٹ ...

۳۱ جولائی کو نماز جمعہ سے ... طویلہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی کے ... حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ... اپنی تقریر میں عائلی قوانین پر تبصرہ ... ہوتے فرمایا کہ مارشل کے دور ... عائلی قوانین کا اعلان ہوا تو علماء ... نے ان کی منسوخی کا مطالبہ کیا ... مملکت نے اس معاملہ کو آنے والی ... پر چھوڑ دیا ۔ اب جب کہ قومی پارلیمنٹ ... ہو چکی ہے اور عائلی قوانین کی منسوخی ... آنے والی ہے تو مغرب زدہ خواتین ... شور مچایا کہ ان قوانین کی منسوخی ... حق تلفی ہو جائے گی ۔ ہم حکومت ... مکشوفات پر واضح کرنا چاہتے ہیں کہ ... بے پردہ عورتوں کی غوغا آرائی ... اور شریف مستورات کی ترجمانی نہیں ... نہ اسلام کے کسی مسئلہ کو ان کی نادانی ... کیا جا سکتا ہے ۔ ان بے پردہ مکشوفات ... کا بازاری طرز عمل جو علماء دین کے ... اختیار کیا گیا ہے ۔ اگر حکومت اس ... افزائی کرے گی تو اس کے نتائج ... اچھے نہ ہوں گے ۔

محمد مشتاق شاہ صاحب صدر جمعیۃ ...
دار الہدیٰ بھکر

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے

جماعتی خبریں

...علماء اسلام سرگودہا کی سرگرمیاں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
...م امیر مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام
...پاکستان و ممبر قومی اسمبلی کے اعلان
...اب جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا
...اپنی سرگرمیاں شروع کردی ہیں۔
...سلسلہ میں جمعیۃ کا ایک اہم اجلاس ۲۷
...۱۹۶۲ء بعد نماز جمعہ تین بجے ہوا
...ی اال عارضی طور پر جامع مسجد بلاک ...
...م کردیا گیا ہے مستقل جگہ ملنے پر دفتر
...ں جلد کردیا جائے گا۔
...محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام
مغربی پاکستان سرگودھا

...ملائی جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن
...پارلیمنٹ قائم مقام امیر جمعیۃ علماء اسلام
...پاکستان کے اعلان کے بعد مختلف
...ت پر جمعیۃ علماء اسلام نے کام شروع
...ہے۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی ایک ضلعی
...میٹنگ میں حضرت مولانا علاؤ الدین
...ب کر تینوں تحصیلوں میں جمعیۃ علماء اسلام
...م کے لئے کنوینر مقرر کردیا گیا ہے اور
...نے دورے کا پروگرام بھی بنا دیا
...کی مروت میں جمعیۃ علماء اسلام
...۲ار جولائی کو عظیم الشان پبلک جلسہ
...یل رضاکارانہ تنظیم انصار الاسلام
...شروع کردی گئی اور شہر لکی میں
...کے سوا ضلع جمعیۃ علماء اسلام کا
...بل مدعو کیا گیا ہے۔
۲ر اگست کو ضلع ملتان کی جمعیۃ علماء
...نے عام اور خاص اجلاس مقرر کردیا
...ر الذکر ہر دو اجلاسوں میں حضرت
...تی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت
...لام غوث صاحب بھی شرکت کریں گے
...ار اگست کو لاہور میں مغربی پاکستان
...شاورت کا اجلاس ہوگا۔ جس کی
...حضرت مولانا محمد عبد اللہ
...درخواستی فرمائیں گے۔

ضلع بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا قیام

مورخہ ۱۵ر جولائی ۱۹۶۲ء شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی بہاولنگر تشریف لائے تھے تو جمعیۃ کے قیام کے لئے ضلع بھر کے علماء کی میٹنگ بلائی گئی۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد شریف صاحب سابق صدر جمعیۃ العلماء اسلام ضلع بہاولنگر کی زیر صدارت ایک اجلاس مورخہ ۱۵/۷/۶۲ بعد از نماز عصر منعقد ہوا۔ جس میں بعد از بحث و تمحیص و سوچ بچار حضرت مولانا فضل محمد صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیر والی کو ضلعی جمعیت کا صدر مقرر کیا گیا اور فیصلہ کیا گیا کہ جمعیت کا جلد از جلد ایک اجلاس بلا کر بقیہ عہدیداروں کا انتخاب اور جماعت کی تشکیل کی تکمیل کی جائے۔

چنانچہ مورخہ ۲۲ر جولائی ۱۹۶۲ء ایک عام اجلاس ہارون آباد بلایا گیا جس میں ساٹھ سے زائد نمائندگان نے شرکت فرمائی اور حضرت مولانا فضل محمد صاحب کی صدارت کی توثیق کی گئی اور ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قطب الدین صاحب کمیشن ایجنٹ منڈی ہارون آباد کو اور خزانچی میر مصدق حسین صاحب بہاولنگر کو منتخب کیا گیا۔ ناظم دفتر کا تقرر صدر صاحب کی صوابدید پر چھوڑ دیا گیا۔ جماعت کا صدر دفتر ہارون آباد رکھا گیا اور دفتر کے لئے ایک عالی شان بلڈنگ کرایہ پر لے کر کام شروع کردیا گیا ہے۔

نیز یہ طے ہوا کہ جلد از جلد ایک اجلاس بلایا جائے جس میں کوشش کی جائے کہ ضلع بھر کے اکثر نمائندہ حضرات شمولیت فرمائیں۔ حاجی محمد یوسف کمیشن ایجنٹ و ناظم دفتر جمعیۃ اسلام ضلع بہاولنگر

جمعیۃ العلماء الاسلام کوٹ ادو

مورخہ ۲۷ر جولائی بعد نماز جمعہ تلاوت قرآن پاک کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفتہ وارہ اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل تجاویز

بیوی طلاق والا مضمون

"پچھلی کسی اشاعت میں ترجمان اسلام نے محترم کوثر نیازی سے دریافت کیا تھا کہ آپ نے جو فتوےٰ لگایا ہے کہ اسلامی اصول و احکام کو جو ظلم قرار دے اس کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یہ حکم صرف ان بے راہ رو عورتوں کے لئے ہے یا منشی مودودی کا بھی نکاح ٹوٹ گیا ہے۔ جس نے اپنی کتاب تفہیمات جلد دوم صفحہ ۲۸۱ پر عورتوں اور مردوں کے اختلاط کے زمانہ میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم کہا ہے اور جس کی آڑ لے کر یہ بہانہ جو طبیعتیں شرعی سزا کی مخالفت کر رہی ہیں یہ کلمہ حق تھا اس لئے اہل حق اس سوال سے بہت محظوظ ہوتے ہیں۔

اور بہتوں نے ترجمان اسلام کی خریداری کے آرڈر جاری کئے۔ ہم زیادہ خوش اس دن ہوں گے جب کہ مودودی کے مرید اللہ اور اس کے رسول کی عزت و ناموس اور احکام اسلام کی خاطر مودودی کی تقلید چھوڑ دیں گے۔

تقلید کا اس لئے کہا کہ مودودی نے تقلید کے بارہ میں لکھا ہے کہ قرآن و حدیث کے مقابلہ میں تقلید شرک ہے۔ اس سے وہ حنفیوں کے ذہن پر اثر ڈالنا چاہتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ آیت کے مقابلہ میں اجتہاد شرک ہے اور ایسے مجتہد کی تقلید قطعاً حرام ہے اس لئے احکام اسلام کے مقابلہ میں مودودی کو ماننا، ماننا نہیں بلکہ پوجنا ہے اللہ تعالےٰ ہدایت دے کہ مودودی کی تقلید چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے رسول کا دامن تھاما جائے۔ آمین۔

---

(۱) اجتماع ہونا چاہیئے جس میں تمام آئمہ مساجد و دیگر محبان دین و ملت شریک ہوا کریں۔

(۲) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائم مقام امیر جمعیۃ علماء اسلام و مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو دعوت دی جائے کہ وہ کوٹ ادو تشریف لا کر جلسہ عام سے خطاب کریں۔

(۳) مرکزی مجلس شوریٰ کے اجلاس ۴ر اگست لاہور میں حاجی شیر محمد صاحب ضلعی نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوں۔

عبد الجلیل انصاری ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو

بقیہ: لمعات

تک چرائے جا رہے ہیں۔ بس اب صرف یہی باقی رہ گیا ہے کہ خود مسجدیں ہی چند دنوں تک چرائی جائیں گی، یا ان کے گنبد اتار لئے جائیں گے ع

تقدیر یہ جو دکھائے سو ناچار دیکھنا

حافظ قاری کی ضرورت

مقام رو ڈالہ روڈ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور کے لئے ایک ایسے حافظ کی ضرورت ہے جو حفظ کی قرأت کی مشق کرا سکتا ہو۔ بچے اکثر ناظرہ پڑھتے ہیں۔ لیکن وہ مسائل دینی سے بھی واقف ہو۔ مشاہرہ ساٹھ روپے اور کھانا بھی ہوگا۔ اس پتہ پر خط و کتابت کریں۔

مولوی محمد ابراہیم و حاجی نظام الدین دوکاندار۔ روڈالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور

مدرسہ معارف القرآن کا نیا انتخاب

مورخہ ۳ جولائی ۱۹۶۲ء مدرسہ معارف القرآن حنفیہ جامع مسجد مانسہرہ ضلع ہزارہ کا ایک ہنگامی اجلاس برائے منظوری استعفےٰ صدر مدرسہ ہذا حاجی غلام حیدر خاں صاحب زیر صدارت سیٹھ امیر علی صاحب منعقد ہوا۔ حاجی غلام حیدر صاحب صدر کے استعفےٰ کو ان کی مجبوریوں اور معذوریوں کی بنا پر منظور کرتے ہوئے ان کی خدمات کو سراہا گیا۔ اور ان کے لئے دعائے خیر کی گئی۔ بعد ازاں مدرسہ ہذا کے نئے عہدیداران حسب ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

(۱) بابو محمد یعقوب صاحب صدر (۲) حاجی عبد الجبار خاں صاحب نائب صدر (۳) محمد اشرف سیکرٹری (۴) سیٹھ امیر علی صاحب خزانچی (۵) حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب خالد خطیب جامع مسجد

دینی مدارس

ریگی تحصیل پشاور میں عظیم اجتماع

۲۱-۲۲ جولائی کو دار العلوم احیاء الاسلام ریگی کے دس طالب علموں نے قرآن پاک ترجمہ کے ساتھ ختم کیا۔ حضرت مولانا عبدالودود صاحب آف پلوسی کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ مولانا شمس الحق صاحب ریگی فاضل دیوبند مولانا غلام محمد صاحب اور مولانا محمد صدیق صاحب صدر مدرس احیاء الاسلام ریگی نے تقریریں فرمائیں۔ عوام پر بہترین اثر پڑا۔

یوم تاسیس جامعہ عثمانیہ

بیرمحل۔ عثمانیہ مسجد بیرمحل میں ۲۴ اگست بروز جمعہ یوم تاسیس جامعہ عثمانیہ منایا جا رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبدالشکور دین پوری شرکت فرمائیں گے خطبہ جمعہ اور رات کو تقریر حضرت مولانا عبدالشکور کریں گے۔ تمام احباب اس محفل میں شرکت فرمائیں۔

محمد صدیق ربانی مہتمم جامعہ عثمانیہ

بستی سبانی علاقہ لیہ ضلع مظفر گڑھ

بستی سبانی علاقہ لیہ ضلع مظفر گڑھ میں ۲۹-۳۰ جولائی کو جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مولانا عبدالستار صاحب تونسوی۔ مولانا حافظ اللہ وسایا صاحب ڈیرہ غازی خاں۔ مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی بھکر۔ نعت خوان۔ صفدر و معاویہ کھر ڈرلال عیسیٰ تشریف لائیں گے۔

(عبدالرحمن صدیقی متعلم مدرسہ عربیہ تعلیم الاسلام)

مدرسہ دار الہدیٰ بھکر

مورخہ ۳ ربیع الاول ۸۲ھ مطابق ۵ اگست ۱۹۶۲ء بروز پیر مسجد طوبیٰ گیٹ بھکر ضلع میانوالی میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک عظیم الشان جلسہ ہوگا جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان تقریر فرمائیں گے۔

(محمد عبداللہ۔ مدرسہ دار الہدیٰ بھکر)

موضع روڈہ میں جلسۂ عام

مورخہ ۱۷ جولائی روڈہ میں حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب نے "اصلاح اعمال اور ختم نبوت" کے موضوع پر مدلل خطاب فرمایا۔ آپ نے قرآن پاک سے آیت "خاتم النبیین" پیش فرمائی اور فرمایا خاتم کا معنیٰ وہی صحیح ہے جو خود محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جب کہ فرمایا انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔ یعنی میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

عقیدہ کے بعد اعمال کی طرف توجہ کرنا ہمارا فرض ہے اگر اعمال اچھے نہ ہوں تو انسان کسی صورت میں بھی جنت کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ آپ نے قرآن پاک سے ایمانداروں کے اوصاف بیان فرماتے ہوئے کہا۔ اب آپ خود ہی غور فرما لیں کہ آج کل ہم میں کون سے اوصاف ہیں۔ آپ کی تقریر نہایت کامیاب ہوئی۔ لوگ بے حد محظوظ ہوئے

(حافظ محمد حنیف از مدرسہ بہار العلوم روڈہ ضلع سرگودھا)

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ

پروفیسر علامہ خالد محمود کے والد ماجد پیر محمد غنی رحمۃ اللہ علیہ کی خبر وفات سن کر اراکین مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ کو بہت صدمہ ہوا ہے اور مدرسہ میں مرحوم مغفور کی روح کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید کیا گیا اور بارگاہ الٰہی میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور قبر مبارک کو انوار رحمت سے منور فرمائے۔

ہم پسماندگان خصوصاً محترم علامہ خالد محمود سے اظہار ہمدردی کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

نظام الدین شاہ ناظم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ۔ مظفر گڑھ

ناظرین

مراسلات

موت العالِم موت العالَم

بتاریخ ۸ جولائی بروز اتوار حضرت مولانا لطف اللہ معروف خان ملا صاحب دکوہ نظام العلما بنوں و خطیب ضلع بنوں فانی دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مولانا مرحوم عرصہ دراز سے دینی خدمات و عظ و تبلیغ درس و تدریس میں مصروف تھے۔ مدرسہ عربیہ مصباح العلوم موضع جھنڈو خیل کے اراکین اور مدرسین اور متعلمین نے اس جانکاہ خبر کو سن کر جلسے کی صورت منعقد کی۔ تلاوت قرآن کے بعد مولانا مرحوم صاحب کے اخلاق حسنہ کا ذکر کیا گیا اور بعد میں مولانا مرحوم کے لئے خداوند کریم کے رضامندی کی دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی روح کو اپنے فضل و کرم سے علیین میں پہنچائیے۔ آمین ثم آمین۔

ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبدالمعروف صاحب مدرسہ عربیہ مصباح العلوم جھنڈو خیل۔

مسلمانانِ جہلم کی قرارداد

مسلمانانِ جہلم کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت مغربی پاکستان سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ اہل شیعہ جہلم کے روز مساجد کے سامنے اشتعال انگیزی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ گزشتہ سال بذریعہ درخواست افسران ضلع کو آگاہ کیا گیا۔

اس دفعہ ۱۵ جولائی بروز اتوار جامع مسجد حافظ نور محمد شہر جہلم کے صدر دروازہ کے سامنے ماتمی جلوس نے کھڑے ہو کر زور و شور سے ماتم شروع کر دیا۔ جلوس کو خاموشی سے گزرنے کے لئے کہا گیا۔ لیکن وہ بضد ہوتے اور مسجد کے سامنے کھڑے رہے۔ آئندہ بھی جلوس نکلنے والے ہیں اس لئے ہم متعلقہ افسران ضلع سے گزارش کرتے ہیں۔ کہ شیعہ حضرات کو مسجد کے سامنے سے گزرتے ہوئے پُرامن رہنے کی تلقین فرمائی جائے۔ تاکہ بدمزگی پیدا نہ ہو

منجانب نمازیان جامع مسجد حافظ نور محمد مرحوم بازار کلاں جہلم شہر

ثنائی برادران کیلئے دعائے مغفرت

نے ثنائی برادران ایم ذکاء اللہ مرحوم بہاء اللہ مرحوم آف سرگودھا کے لئے مغفرت کرائی اور ان کی مظلومانہ موت کا فی رنج و غم کا اظہار فرمایا اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی تلقین فرمائی۔

مسئلہ حیات النبی

مورخہ ۱۳ جولائی قبل نماز جمعہ مولانا عبدالکریم صاحب مفتی راولپنڈی کے اتحاد العلما پر جو کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت مولانا قاری صاحب نے کرایا ہے۔ نہایت خوشی کا اظہار فرمایا اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ دستخط کرنے والے حضرات کو اپنے فیصلہ پر مضبوطی سے قائم رکھے اور آئندہ اتحاد توڑنے کے لئے سخت خیال لوگوں کی ریشہ دوانیوں کے جال میں نہ پھنسیں اور غلط اعتراضات کو بہانہ نہ بنائیں۔

(ملک محمد حیات از صدر شاہ پور)

ایک عیسائی کا قبول اسلام

بہاولپور، ۲۰ جولائی ۶۲ء، دفتر اسلامی مشن پاکستان بہاولپور میں مسیح کا جوزف نے مولانا محمد عبدالقادر صاحب آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اس کا اسلامی نام محمد عبدالشکور ہے۔ عامۃ المسلمین سے استدعا ہے کہ اس کے لئے استقامت کی دعا فرمائیں۔

بقیہ صفحہ نمبر ۲

کرتی ہے۔ جس کا مظاہرہ انہوں نے موجودہ مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کرنے کی تجویز میں کیا اور صدر محترم سے درخواست کرتا ہے کہ جلد از جلد علماء کرام کا ایک بورڈ بنا کر اس تجویز کی تکمیل کر کے تمام مسلم ممالک کے لئے مثال اور غیر فانی نیکیوں اجر کے مستحق بنیں۔

مری کا جشن اسی طرح صدر محترم کا فرض ہے کہ مری میں ہونے والے جشن کو عورتوں کی

لمعات

(از ابوالوقت ناسوتی)

صنعتِ آذری

...خبر ملاحظہ ہو:۔
...والذی خان ۔ راجن پور
...نوجوان مٹھو ولد رمضان
...سے موت واقع ہوئی
...ہو جاتا ہے کہ یہ بائیس سالہ
...سینما دیکھنے گیا تھا رات
...گھر پہنچا۔ جہاں اس کی حالت
...ہونے لگی اور بالآخر نمونیہ
...موت تک پہنچ گیا۔
...اب خبر کا وہ حصہ بھی ملاحظہ
...نگار نے کچھ اپنی رائے کا
...ہے:۔
...ذکر ہے کہ راجن پور کا
...ہے بالکل ننگا ہے اور اس
...کی شدید سردی میں بھی اس
...رات کو نو بجے سے شروع ہوتا
...حکام کو اس کا شدید نوٹس
...چاہئے کہ جب تک شامیانہ
...انتظام نہ ہو مالکان کو شو دکھانے
...اجازت نہ دی جائے ۔
(نوائے وقت ۱۷ جنوری ۶۲ء)
...نے فرمایا تھا ؎
...بتا ہے یا صنعت آذری ہے
...ان نوجوانوں کو پڑ گئی ہے
...کے پورے بت پرست بن کے
...بت پرستی کی انتہا یہ ہے کہ ایسی
...سردی میں نمونیہ کا شکار ہو کر مرنا
...ہے مگر بتانِ آذری سے چند
...منظور نہیں ۔ غالب نے
...نے میں ناداری کے ساتھ
...برہمن کو کعبہ میں گاڑنے کی
...مگر میرے خیال میں مٹھو جیسے
...نے والے نوجوانوں کی آخری آرامگاہ
...اندر ہی بنانا چاہئے تاکہ پس مرگ
...کی زیارت اور نور جہاں کے
...مستفید ہوتے رہیں ۔ مرنے والا
...مگر باقی رہنے والوں نے
...سے جو نصیحت حاصل کی ہے

اور نہ اس پر اعتراض ہے کہ ہمارے نوجوان کے اخلاق پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے انہیں صرف اس بات پر اعتراض ہے کہ سینما کے مالک شامیانہ کا انتظام کیوں نہیں کرتے اور جب تک شامیانہ کا انتظام نہیں ہوتا یہ "کارِ ثواب" ان کے نزدیک بند رکھے جانے کے قابل ہے ۔ اگر سینما ایسی ہی ضروری چیز ہے کہ شامیانہ کے انتظام کے بعد اس کا دیکھنا روا ہو جائیگا تو پھر بغیر شامیانے کون سی آفت آ جاتی ہے ؟ زیادہ سے زیادہ چند اور مٹھو میاں نمونیے کا شکار ہو جائیں گے! مگر ان کی موت بھی رائیگاں تھوڑے ہی جا سکے گی یہ شہیدانِ رہِ صنعت قومی ہیرو کہلائیں گے اور رہتی دنیا تک ان کے نام زندہ رہیں گے ۔ ثقافت کے راستے میں موت ساری قوم کے لئے باعث افتخار و عزت ہوگی ؎

تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

فرزندانِ آزادی

"مادر پدر آزاد کا لفظ تو آپ نے پڑھا ہوگا مگر مادر پدر آزاد کیسے لوگ ہوتے ہیں اس کے متعلق شاید آپ کی معلومات محدود ہوں ۔ دوسری جگہوں میں تو مادر پدر آزاد لوگ اکا دکا ملتے ہیں مگر کینیڈا میں ایک مذہبی فرقہ کی شکل میں یہ لوگ گروہ بند ہیں اور حکومت سے ان کی کافی دنوں سے آویزش جاری ہے اس فرقہ کو وہاں "ڈوکو بیرز" یعنی "فرزندانِ آزادی" کہا جاتا ہے ۔ ذرا فرزندانِ آزادی کے حالات ملاحظہ ہوں :۔

۱۔ وہ کسی کی حاکمیت کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ۔

۲۔ وہ کلیساؤں سکولوں اور ریلوے لائنوں کو بارود سے اڑا دیتے ہیں ۔

موجودہ دور کے ان خارجیوں کے عقائد بھی ملاحظہ ہوں :۔

۱۔ خدا کی روح براہ راست ہر بشر میں ہوتی ہے ۔ اس لئے کسی شخص کو کسی کے سامنے سر جھکانا... اور اس کے...

مرحبا اے شیرِ سرحد، مرحبا

(یہ نظم جھنگ شہر کے جلسۂ عام میں پڑھی)

(از طارق محمود ابن حکیم صوفی شیر محمد صاحب جھنگ شہر)

اے سے بخاری[1] و حبیب[2] و چودھری[3] کے ہمسفر
اے کہ تجھ میں اہلِ حق کے ولولے ہیں جلوہ گر

سنتِ احمد کا پیرو، تیرا ہر اک کام ہے
تیری ہر اک بات میں اسلام کا پیغام ہے

راست گوئی تیرا شیوہ، سادگی تیرا شعار
تو سراپا اسوۂ نبوی کا ہے آئینہ دار

تیرے لب پر تیرے دل پر تیرے گا اپر نہیں
جبر کی چوکھٹ پہ تیرا سر کبھی جھکتا نہیں

آج دورِ پُر فتن ہے جبکہ چاروں سمت ہی
گمرہی کی تیرگی دین و یقیں پر چھا گئی

تو نے ایوانِ حکومت میں کیا اعلانِ حق
اب تو جاری ہو رہے ہیں ملک میں فرمانِ حق

اب چھٹیں گی ظلمتیں، اور پھیل جائے گی ضیاء
مرحبا اے شیرِ سرحد، بندۂ حق مرحبا!

[1] حضرت مولانا سید عطاء اللہ بخاری (۲) حضرت مولانا حبیب الرحمٰن لدھیانوی ۔
[3] جناب چودھری افضل حق صاحب

اس لئے ننگی ہو کر یہ پریڈیں کرتی ہیں تاکہ خدا ظاہر ہو (نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد)

۳۔ پنسل اور کاغذ شیطان کے آلے ہیں اور اسی وجہ سے وہ اپنے بچوں کو سکول نہیں بھیجتے تاکہ ان آلات سے بچے رہیں ۔

۴۔ روٹی ۔ پانی اور نمک سامنے رکھ کر وہ قسم کھائیں تو اسے نبھاتے ہیں ۔

یہ فرزندانِ آزادی بھی دراصل کینیڈا کے رہنے والے نہیں بلکہ روس کے رہنے والے ہیں اور زار سے اختلاف کی بناء پر وہاں سے نکل کر کینیڈا میں آ گئے ۔ کچھ اسی طرح کی آزادی ہی اشتراکیت کے دیوتا عنایت فرماتے ہیں ۔ معلوم ہوتا ہے اشتراکیت سے پہلے بھی روس میں ایسے جراثیم موجود تھے جو لوگوں کو مادر پدر آزادی کی راہ تک پہنچانے کا کام کرتے تھے ۔ اور اب جب سارا روس اسی مادر پدر آزادی کا قائل ہو چکا ہے تو ان لوگوں کو واپس روس چلا جانا چاہیے ۔ مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ روس نے اپنے ان نمائندوں کو "کارِ خاص" سپرد کر کے کینیڈا میں جمے رہنے کی تاکید کر رکھی ہے کیونکہ حکومت کی خواہش کے باوجود یہ لوگ واپس جانے پر راضی نہیں ہوتے ہے اور ہو سکتا ہے کہ ننگے ناچوں سے متاثر ہو کر کچھ دنوں کے بعد سارا کینیڈا

میں ہوگا ۔ اور اگر کسی پی۔ایچ۔ڈی نے اپنے مقالہ کی خاطر ان لوگوں پر ریسرچ شروع کر دی تو ہو سکتا ہے کہ ان لوگوں کا خفیہ رشتہ ایران کے مزدک یا حسین بن منصور حلاج سے بھی نکل آئے اللہ تعالےٰ ہمیں ان لوگوں کی برائیوں سے محفوظ رکھے آمین!

خدمتِ اسلام

ایک ہی دن کی دو خبریں ملاحظہ ہوں

نواب شاہ سے اطلاع ملی ہے کہ وہاں ایک شخص کو جنازہ پر ڈال جانے والی چادر چرانے کے الزام میں گرفتار کیا گیا اس کی جیب سے ایک خط برآمد ہوا جس میں یہ شعر لکھا تھا ؎

اگر کچھ ہو سکے تو خدمتِ اسلام کر جاؤں

(۲) مسجد حافظ پورہ جی۔ٹی روڈ نزد برف خانہ باغبانپورہ لاہور کا مائیکروفون مع تار گم ہو گیا ہے ۔ کل صبح دس گیارہ بجے کوئی لے گیا ہے!

پرانے زمانے میں مسجد سے جوتیاں ہی چرائی جا سکتی تھیں ۔ مگر جوں جوں زمانہ ترقی کر رہا ہے چوری کی تکنیک میں بھی ترقی ہو رہی ہے

عام اور ضروری خبریں!

الجزائر کی خانہ جنگی

خدا خدا کر کے الجزائر کی آزادی کا سورج طلوع ہوا۔ مگر جلد ہی اس سورج کو گرہن لگ گیا۔ وزیراعظم اور نائب وزیراعظم میں اختلاف ہو گیا۔ دونوں کے حامیوں میں مختلف مقامات پر جھڑپیں ہوئیں اور دونوں نے اپنی اپنی علیحدہ حکومتیں قائم کر لیں یا یوں سمجھیں کہ ہیڈ کوارٹر قائم کر لئے نائب وزیراعظم بن بالّٰہ کی پارٹی دن بدن آگے بڑھتی گئی۔ حتیٰ کہ وزیراعظم بن خدہ کو اپنا ہیڈ کوارٹر تبدیل کرنا پڑ گیا۔ ان اطلاعات سے مسلمانوں کو حقیقی دکھ ہو رہا تھا۔ اور وہ الجزائری مسلمانوں کے اتحاد کی دعائیں مانگ رہے تھے۔ چونکہ مسلمان تھے اور آزادی دولت بڑی جد و جہد کے بعد میسر آئی تھی جس کی قدر و منزلت سے وہ پوری طرح واقف تھے۔ اس لئے باوجود جنگ اقتدار کے ان کا طریق کار ایسا نہ تھا جو مسلم اور کافر کے درمیان ہو سکتا ہے

بلکہ کانگو کے افریقیوں کی طرح بھی نہ تھا۔ ان میں عالم اسلام کی مشکلات کا احساس تھا اور سابقہ ہی فرانس کی دوبارہ مداخلت کا خطرہ بھی سر پر منڈلا رہا تھا۔ اب اخبارات نے یہ خوشخبری سنائی ہے کہ دونوں فریق کے پورے غور و خوض کے بعد جنگ اور پیش قدمی بند کر دی ہے اور مصالحت کے امکانات زیادہ روشن ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان میں اتحاد کامل پیدا فرمائے آمین۔

انڈونیشیا

انڈونیشیا کے گوریلا دستے مسلسل مغربی نیوگنی کے ساحل پر اتر رہے ہیں۔ ہالینڈ کی فوجوں کو ان کا سراغ لگانا اور دفاع کرنا خاصا مشکل ہو رہا ہے تاہم خبریں آ رہی ہیں کہ بعض مقامات میں ڈچ (ہالینڈی) فوجوں نے انڈونیشی دستوں کو گرفتار کر لیا ہے۔ لیکن زیادہ حصہ ان کا ساحلوں پر یا اندرون ملک بحری کشتیوں ہوائی جہازوں اور چھاتہ کے ذریعہ اتر کر ملک کے اطراف

الہم کن لا نرفنا۔ یہی حال الجزائر کا ہے۔ وہاں سے بڑی تعداد میں فرانسیسی آبادی منتقل کر فرانس جا رہی ہے۔ اہل اسلام اور علماء کرام سے استدعا ہے کہ وہ ہر دو ممالک میں مسلمانوں کی فتح اور اتحاد کے لئے دعائیں مانگتے رہیں۔

پاکستان افغانستان اور ایران

پاکستان اور افغانستان کے تعلقات کشیدہ ہیں اور اس کی وجہ سے آمد و رفت بھی بند ہے اور پاکستان کے راستے جو تجارت افغانستان بیرونی ممالک سے کر رہا تھا اس کو بھی نقصان پہنچا۔ امریکہ وغیرہ نے دونوں ملکوں میں سمجھوتے کی بڑی کوشش کی مگر کامیابی نہیں ہوئی اور ہمارا خیال ہے کہ صحیح معنی میں جیسے کوشش کرنا چاہیئے وہ کسی نے بھی نہ کی ہوگی۔ اس لئے کہ آج کی دنیا میں کسی کو کسی سے دلی ہمدردی باقی نہیں ہے۔ ہر ملک اور ہر قوم اپنے مفاد کے محور پر گھومتی ہے۔

اتنی بات ضرور ہے کہ امریکہ کو یہ اختلاف پسند نہیں ہے۔ جیسے کہ پاکستان اور بھارت کا اختلاف اس کے لئے مصیبت بنا ہوا ہے اسی طرح اس کے خیال میں افغانستان اور پاکستان کا اختلاف افغانستان میں امریکی اثر و نفوذ کی کمی اور روسی عمل دخل کی زیادتی کا سبب ہے۔ اس لئے امریکہ دوگونہ عذاب میں مبتلا ہے۔ چند دن پہلے شاہ ایران پاکستان آئے تھے۔ جس کے بعد وہ صلح کرانے کے اعلان کے ساتھ افغانستان چلے گئے۔ دونوں بادشاہوں نے دستر خوانوں کی دل خوشکن فضا کے اندر باتیں کیں باہمی تعلقات بڑھانے کی باتیں کیں۔ اور ظاہر شاہ نے اپنی تجارت کے نقصان کا ذکر بھی کیا۔ جو پاکستان کی راہ سے بند ہونے کی وجہ سے ہوا۔ بہرحال ایک اخباری اطلاع کے مطابق ان میں بہت باتیں ہوئیں مگر پاکستان کی بات نہیں ہوئی

بات ہوتی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کا بھلا کرے۔

شاہ ایران کے لئے نیک فال

بہرحال شاہ ایران کے دورے سے ہم کو فائدہ ہو یا نہ ہو۔ مگر شاہ ایران جب بھی پاکستان آتے ہیں اس کے بعد ان کو اولاد کی توقع ہو جایا کرتی ہے پہلے ملکہ ایران کا پاؤں بھاری ہو گیا تھا۔ اب شاہ نے پاکستان کا سرسری دورہ کیا اطلاع آ گئی کہ ملکہ ایران پھر امید سے ہیں۔ پاکستان میں شاہ کا ورود امید افزا ثابت ہوتا رہتا ہے۔ حالانکہ یہاں خاندانی منصوبہ بندی کا تقاضا یہ ہونا چاہیئے کہ یہاں آنے کے بعد اولاد کے دروازے بند ہوں مگر معاملہ عجیب ہے۔ بہرحال ایران کی درباری نہایت اہم اور مصدقہ خبر ہے کہ ملکہ ایک اور بچے کی ماں بننے والی ہے۔

پاکستان کیلئے نیک فال

پاکستان کے گذشتہ انتخابات ایسے تھے کہ پہلی بار حکومت غیر جانبدار رہی ہے اور سوائے معدودے چند مقامات کے جہاں افسروں نے از خود غلطی کی ہو۔ حکومت بحیثیت حکومت نے انتخابات میں مداخلت نہیں کی۔ اور اسی لئے سرکار پرست عنصر تھوڑی تعداد میں کامیاب ہو سکا ہے۔ حتیٰ کہ حکومت کو ضرورت کے تحت جسٹس منیر جیسے آدمیوں کی خدمات باہر سے حاصل کرنی پڑیں اب ایک اخباری اطلاع ہے کہ یہ بزرگ اور دوسرے محمد علی بوگرہ استعفاد ے کر مرکزی وزارت کی کرسیوں کو اپنی برکات سے محروم کرنا چاہتے ہیں سنا ہے کہ منیر کی عمر بھی زیادہ ہے بیچارہ اب معذور ہے پھر قومی پارلیمنٹ کے ایوان کے منچلے ممبروں نے رو برو کھری کھری سنائی ہیں۔ اس سے بھی بددل ہیں ممکن ہے یہی حال بوگرہ صاحب کا بھی ہو یہ جدائی افسوسناک ضرور ہے مگر پاکستانی عوام کے لئے دل خوشکن ہے۔ منیر صاحب نے اپنی رپورٹ میں علماء کرام اور احرار اسلام پر جو گند اچھالا ہے اس کا عشر عشیر بھی ممبران پارلیمنٹ نے نہیں کیا۔ منیر صاحب اب خدا کے پاس جانے والے ہیں وہ صدق دل سے توبہ کر کے اپنی غلطیوں کی تلافی کریں

بھرے ہوئے بنگالیوں کے اتفاق کی نوید سنتے ہمارے محترم صدر نے بسچا لیا اور بوگرہ صاحب کی طرح اختلاف کی وجہ سے صدر صاحب خلاف کوئی موثر بات نہ ہو سکی کہیئے کہ ہمارے صدر صاحب کی بنگالیوں اور سردار بہادر خان کی محاذ کے مقابلہ میں زیادہ کامیاب اور اب تو بالکل ہی حالات بدل اور شائد پارٹیوں کے ابھرنے اور خانہ جنگی کے جس بھیانک منظر آنے کا خطرہ تھا بالکل ہی ٹل گیا بنگال میں بوگرہ صاحب سے استعفا کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ بیچاروں کو امریکہ دوستی بھی اچھی خاصی پڑی ہے۔ ہمارے خیال میں اگر یہ بزرگ، وزارتوں سے استعفا کر رہے ہیں تو یہ صحیح رائے قائم کی ہیں اور ہم ان کو اس معاملہ فہمی پر دیتے ہیں۔ یہ جتنی جلدی کریں گے کے لئے اور ملک کے لئے اتنا ہی بہرحال انتخابات کا غیر جانبدارانہ قرآن و سنت کے مطابق قوانین کی منظوری اور ان وزراء کا استعفا کے لئے نیک فال ہے۔

باغ محلہ جہلم میں دو صد مستورات کا اور متفقہ اعلان

ہمارے علماء نے جو عائلی قوانین کے کا بل پیش کیا ہے۔ ہم سب اس پر لبیک ہیں کیونکہ قرآن اور حضورؐ کے فرمان کی کس طرح مخالفت کر سکتی ہیں۔ ہماری جو اس بل کے خلاف ہیں غور کریں کہ کو چھوڑ کر ہم نے اس دنیا میں کیا پایا بے حیائی ہے کبھی غور کیا۔ ہم قرآن کو کر کے رسوا ہو چکے ہیں۔ باہر کے ممالک ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ قرآن کے قانون اپنائیں تاکہ دنیا میں عزت کی زندگی بسر سکیں۔ اسلامی قانون ہی عورت کا وقار قائم رکھ سکتا ہے۔

بروز ہفتہ ماڈل کالونی جہلم میں مستورات کا اجتماع ہوا۔ جس میں لباس کے خلاف بھی احتجاج کیا گیا اور متفقہ طور پر علماء کی تائید کی گئی اور قرآن

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۴۱۵

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ◎ جمعہ ۲۸ ذیقعدہ سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۴ - مئی سنہ ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۱۸

اپوا کی بیٹیوں کیلئے سرمۂ چشم بصیرت

لنڈن میں پاکستانیوں کی تذلیل

ہماری غیرت کو چیلنج

بعض اخبارات کی اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ برطانیہ میں پاکستان کے ہائی کمشنر لفٹنٹ جنرل محمد یوسف خان صاحب نے ایک بیان میں کہا ہے - کہ لنڈن کے ہوائی اڈہ پر لنڈن کے ٹیکسی ڈرائیوروں کا قبضہ ہے - وہ پاکستانی تارکین وطن کے ساتھ شرمناک سلوک کرتے ہیں ان کو دھوکہ دیکر لوٹتے ہیں - پاکستانی رپورٹروں پر حملہ کر دیتے ہیں حکام سے بھی الجھتے ہیں - جب یہ واقعات ہو رہے تھے تو لنڈن کی پولیس کھڑی تماشا دیکھتی رہی - کہا جاتا ہے کہ اگر یہ صورت حال قائم رہی تو برطانیہ میں پاکستانیوں کا رہنا محال ہو جائے گا - (اخبار جنگ ۲۴ - اپریل سنہ ۶۲) ـــ لنڈن کے کثیر الاشاعت اخبار سنڈے نیوز پیپر نے لکھا ہے کہ لنڈن کے ٹیکسی ڈرائیور پاکستانیوں کو غیر ضروری طور پر لمبے سفر پر لیجاتے ہیں اور جب پاکستانی کرایہ نہیں کر سکتے تو ان کو غلاموں کی طرح ۵ سے ۲۵ - اسٹرلنگ پر فروخت کر دیا جاتا ہے (جنگ ۲۵ / اپریل سنہ ۶۲) ان تازہ خبروں کے سوا برطانیہ میں غیر ملکیوں کے خلاف باقاعدہ تحریک جاری رہی - اور اب وہاں یہ قانون پاس ہو گیا ہے کہ دولت مشترکہ کے لوگ انگلستان میں وزارت خارجہ کی اجازت اور خاص شرائط کے بغیر داخل نہ ہو سکیں گے ــــ قارئین کرام غور فرمائیں کہ وہ انگریز جو سو سال تک ہمارا خون چوستے رہے - یہاں کے اربوں کھربوں کی دولت انگلستان لے گئے - ہمارے اخلاق، ہمارا تمدن ہماری معاشرت اور ہمارا مذہب تک تباہ کر گئے - یہ تو اسلام کا معجزہ ہے کہ وہ نہ مٹ سکتا ہے نہ تبدیل کیا جا سکتا ہے - ورنہ وہ کونسی کوشش ہے جو فرنگی نے اسلامی اصول اور اسلامی احکام کو نسیاً منسیا کرنے میں اٹھا رکھی ہو - آج وہی فرنگی پاکستانیوں کے ساتھ اپنے ملک میں انسانوں جیسا سلوک کرنے کو تیار نہیں - یہ ہماری غیرت کو کھلا چیلنج ہے - ان حالات و واقعات اور افسوسناک طرزِ عمل کے ہوتے ہوئے ہمارے پاکستانیوں کا طرز عمل قابل غور ہے جو لنڈن جانے کے لئے مرے جا رہے ہیں - اس وحشیانہ سلوک اور کالے گورے کے امتیازی طرزِ عمل کے باوجود ہماری رگِ حمیت نہیں پھڑکی اور اخبار جنگ راولپنڈی ۲۵ / اپریل کی اطلاع کے مطابق اٹھانوے ہزار سے زائد یعنی تقریباً ایک لاکھ پاکستانیوں نے برطانیہ جانے کے لئے (باقی صفحہ ۳ پر)

آسمانِ روحانیت کا آفتاب غروب ہو گیا

سندھ کے ولی کامل کا وصال

قربِ قیامت کا زمانہ ہے - اللہ والے ایک ایک کر کے بلائے جا رہے ہیں - سن ۱۳۸۱ھ میں آسمانِ ہدایت سے کتنے ہی تارے ٹوٹ گئے ہیں - اسی سال حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب خلیفۂ اعظم حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا - خدا کی باتیں خدا ہی جانے حضرت مفتی صاحب قدس سرہ جسمانی طور پر معذور اور اپنے مشاغل تبلیغ و ارشاد کی وجہ سے ملنے ملانے سے قاصر تھے مگر جب وفات کے لئے مقرر مقام (کراچی) روانہ ہونے لگے تو موٹر پر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ سے آخری ملاقات کے لئے تشریف لے گئے - چند ہی دنوں میں ملک بھر کو اس افسوسناک خبر نے پریشان کر دیا کہ حضرت مفتی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا کراچی میں وصال ہو گیا - ابھی اس صدمہ کے زخم تازہ تھے کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اس دار فانی سے رخصت ہو گئے اور ملک بھر میں صف ماتم بچھ گئی - تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا - کہ قطب دوران حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ واصل بحق ہو گئے جس سے دنیا میں اندھیرا چھا گیا - ابھی یہ سارے زخم ہرے تھے کہ سندھ کے ولی کامل حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف (ضلع سکھر) کی وفات حسرت آیات کا سانحہ پیش آ گیا - انا للہ و انا الیہ راجعون - یہ حادثہ کوئی معمولی حادثہ نہیں ہے - آج نہ صرف سندھ آفتاب روحانیت کی ضیا پاشیوں سے محروم ہوا - بلکہ سارے ملک کے مختلف اطراف و اکناف کے ہزاروں باشندے علم و عرفان کے چشمۂ صافی سے محروم رہ گئے -

حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالیٰ خلافت کے زمانہ سے فرنگی کے خلاف میدانِ جہاد میں آئے اس وقت سے اب تک آپ برابر جنگ آزادی کے حامی اور آزادی کے بعد ملک میں اسلامی بوتر کے لئے کوشاں رہے - آپ کے معمولی اشارے سے ہزاروں جگہ دینی کام شروع اور اسلامی تحریکات پختہ ہو جایا کرتے تھے - دیندار اور دینی خدمت کرنے والے مسلمانوں کے لئے آپ کا وجود مبارک بڑا سہارا تھا - احقر کو آپ کی زیارت سے مشرف ہونے کی سعادت تین چار بار نصیب ہوئی - آپ کی عام شفقت کا اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں جن کو آپ کے خدام میں شریک ہونے کا موقعہ ملا ہے ایک بار میں نے ارادہ کیا تھا کہ حضرت سے علیحدگی میں کچھ عرض کروں گا - حاضری کے بعد حضرت نے از خود ارشاد فرمایا کہ خلوت (علیحدگی) کی ضرورت ہے ؟ چنانچہ کم و بیش دو گھنٹہ تک آپ اپنے ارشادات سے احقر کو عزت بخشی - آخری زیارت تقریباً دو ماہ قبل نصیب ہوئی جبکہ آپ شدید علیل تھے اور استسقاء لمحی جیسے موذی مرض نے آپ کی صحت کو گرا دیا تھا (باقی صفحہ ۵ پر)

قطبِ زماں حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

چند نقوش و تاثرات

از حضرت مولانا سید ابو الحسن علی ندوی مدظلہ العالی

(قسط ۳)

تبلیغی و اصلاحی خدمات

مولانا سے اللہ تعالیٰ نے جو سب سے بڑا کام لیا وہ عقائد و اصلاح رسوم اور توحید و سنت کی اشاعت ہے۔ وہ حضرات دیوبند کے مسلک پر پورے طور پر عامل اور اس کے پرجوش مبلغ اور داعی تھے۔ توحید میں ان کا ذوق اور رجحان حضرت مولانا اسمٰعیل شہید اور ان کی جماعت سے زیادہ مناسبت رکھتا تھا اور اسی وجہ سے حضرت مولانا حسین علی صاحب (واں بھچراں) سے بہت اچھے تعلقات اور وہ بھی بہت محبت فرماتے تھے اور انجمن خدام الدین کے جلسوں میں آیا کرتے تھے۔ راقم سطور کے محدود علم میں پنجاب اور سندھ میں جتنا مولانا کے مواعظ اور ان کے تبلیغی رسائل اور درس قرآن اور پھر بیعت و ارشاد کے تعلق سے دینی نفع پہنچا ہے۔ کم لوگوں سے اتنا نفع پہونچا ہوگا۔ توحید و سنت کی صاف و بے لاگ دعوت کے ساتھ ان میں تصوف کی چاشنی سیاست اور حالات حاضرہ کی بصیرت و اخلاق کی وسعت اور عوام و خواص سے مناسبت بھی جمع تھی جس نے ان کے حلقہ اصلاح کو بہت وسیع اور متنوع بنا دیا تھا۔

افادہ و اصلاح کا ایک بڑا موثر ذریعہ اُن کے جمعہ کے خطبات تھے۔ میرے علم میں لاہور کی کسی مسجد میں اتنا کثیر مجمع اتنے ذوق شوق کے ساتھ خطبہ سننے نہیں آتا تھا۔ مولانا عربی کے خطبہ جمعہ سے پہلے پورا ایک گھنٹہ تقریر کرتے تھے۔ تقریر زندگی اور واقعات سے قریبی تعلق رکھتی تھی۔ اس میں معاشرہ کی خرابیوں اور لوگوں کے اخلاقی و دینی بیماریوں کی نشان دہی ہوتی تھی۔ اس میں معاشرہ کی خرابیوں اور لوگوں کے اخلاقی و دینی بیماریوں کی نشان دہی ہوتی تھی۔ اور غلط رجحانات حکومت وقت کی بے دینی اور اس کے انحراف پر اتنی صاف اور کھلی ہوئی تنقید ہوتی تھی جس کی نظیر اس زمانہ میں مشکل ہے۔ بولنے والے کا اخلاص، اس کی بے غرضی، اعتماد علی اللہ، نتائج و عواقب سے بے نیازی اور دین کے لئے دلسوزی اور دردمندی، لوگوں کو مسحور کر لیتی تھی بہت سی آنکھیں اشکبار نظر آتی تھیں اور بہت سے سر ندامت سے جھکے ہوئے۔

انگریزوں کے عہد اور قیام پاکستان کے زمانہ میں مولانا کی برحق گوئی اور بے باکی یکساں طور پر قائم رہی اس میں نہ حکومت کی تمیز تھی نہ جمہور کی اہل شہر کی اخلاقی پستی۔ تعیش کے رجحان اور اسلامی قانون کی مخالفت کو بڑی بے باکی اور صفائی سے بیان فرماتے تھے۔ بداخلاقی اور فسق و فجور کے مرکز دل کو شمار کر کے بتلاتے اور مسلمانوں کو غیرت دلاتے۔ اکثر درس میں فرماتے "اے اٹھارہ لاکھ لاہوریو! میں تم میں چھیالیس برس سے رہتا ہوں اور قرآن سناتا ہوں لیکن انسان کی صورت کو ترستا ہوں تم سب کچھ ہو لیکن انسان نہیں ہو۔ مولانا کی تقریریں سن کر اکثر اقبال کا یہ شعر یاد آتا

آئین جواں مرداں حق گوئی و بے باکی
اللہ کے شیروں کو آتی نہیں روباہی

اسی حق گوئی کی پاداش میں مولانا انگریزوں کے عہد میں بھی کئی مرتبہ جیل گئے اور پاکستان بننے کے بعد بھی (تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں) جیل تشریف لے گئے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ہر وقت دار و رسن کے لئے تیار بیٹھے ہیں۔ آخر دور میں علماء کی تنظیم فرمائی اور پاکستان کے مختلف مقامات پر تقریریں کر کے حکومت پاکستان کی دینی مداخلت کی پوری قوت کے ساتھ تردید فرمائی۔

اپنے اساتذہ اور مشائخ سے تعلق

جن خوش نصیبوں کو مولانا کی خدمت میں حاضر ہونے اور درس و مجالس ذکر میں شرکت کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے وہ واقف ہیں کہ مولانا کو اپنے علمی و روحانی مربیوں اور محسنوں سے کتنا گہرا اور والہانہ تعلق تھا۔ یہ ان کی فطری سعادت و وفاداری اور شرافت نفس کی دلیل تھی۔ اپنے استاد اور مربی مولانا عبید اللہ صاحب سندھی سے اپنی وفاداری کا حق ادا کر دیا اور ان کے طریقہ درس کو نہ صرف زندہ رکھا بلکہ غیر منقسم ہندوستان کے گوشہ گوشہ تک پہونچا دیا۔ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی کے ہندوستان آمد کے موقع پر جب کہ وہ شیخ وقت اور مرجع خلائق بن گئے تھے ایک ادنیٰ طالب علم اور خادم کی طرح اپنی سعادت مندی کا اظہار کیا۔ اگرچہ ایک موقع پر انھوں نے اپنے استاد سے اختلاف کیا اور جمعیۃ العلماء کے مسلک پر قائم رہے۔ لیکن یہ ایک اصولی اختلاف تھا جس کا ان کے ذاتی تعلق اور نیاز مندی پر کچھ اثر نہیں پڑا۔ اور آخر تک ان کے ادب و احترام اور بزرگداشت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

مولانا سندھ کے مشہور قادری راشدی سلسلہ میں مجاز تھے اور ان کو اس سلسلہ کے مشائخ کبار حضرت سید تاج الدین محمود امروٹی اور حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوری سے خلافت حاصل تھی، مولانا کا شکل سے کوئی درس اور کوئی مجلس ذکر ان دونوں حضرات کے تذکرہ سے خالی جاتی تھی۔ تذکرہ بھی ایسے والہانہ اور عاشقانہ انداز میں جس سے ان کی قلبی کیفیت اور گہری عقیدت صاف جھلکتی تھی۔ وہ اپنے آپ کو بالکل ان کا پروردۂ نعمت اور ساختہ پرداختہ سمجھتے تھے اور ان کا ہر بن مُو ان کے تشکر اور تعریف سے رطب اللسان تھا۔ برسوں گزر جانے اور ہزاروں بار تذکرہ کرنے کے باوجود اس میں وہی تازگی اور چاشنی تھی اور مولانا کبھی اس تذکرہ سے سیر نہ ہوتے تھے گویا مولانا کا عمل اس شعر پر تھا۔

اعد ذکر نعمان لنا ان ذکرہ
ھو المسک ما کررتہ یتضوع

ادب و تواضع

مولانا جہاں اہل دنیا و اہل دول کے سامنے بڑے خوددار اور غیور واقع ہوئے تھے۔ اہل دین اور خصوصیت کے ساتھ ان حضرات کے سامنے جن کو اپنے مشائخ اور اکابر کی صف میں شمار کرتے تھے حد درجہ متواضع اور منکسر المزاج تھے علماء حق سے نہایت جھک کر اور فروتنی کے ساتھ ملتے تھے اور ان کی نہایت تعظیم کرتے تھے دیکھنے والے کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ مولانا ان کو اپنے اساتذہ کا صف میں سمجھتے ہیں اور اپنے کو ان کے سامنے ایک طالب علم سے زیادہ نہیں سمجھتے۔

معاصر علماء و مشائخ میں سے ان کو دو شخصیتوں سے بے حد عقیدت تھی اور وہ ان کے ساتھ اپنے مشائخ کا معاملہ کرتے تھے۔ ایک حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک ہمارے حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری دامت برکاتہ۔ دیکھنے والوں نے بارہا دیکھا ہے کہ مولانا، حضرت رائے پوری کی خدمت میں حاضر ہوئے اور نہایت ادب کے ساتھ دو زانو اس طرح مراقب ہو کر بیٹھ گئے ہیں۔ جیسے کوئی مرید رشید اپنے شیخ کے سامنے۔ اگر حضرت نے کوئی بات پوچھی تو نہایت ادب کے سامنے مختصر اور بقدر ضرورت جواب دیا پھر خاموش ہو گئے۔ مجھے یاد نہیں کہ ابتدا کوئی سوال کیا ہو یا کسی گفتگو میں حصہ لیا ہو۔

مولانا سید انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بھی بڑے معتقد اور ادب شناس تھے۔ جب تک شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ زندہ رہے ان کی خدمت میں مخلصانہ حاضری دیتے رہے اور اپنا بڑا سمجھتے رہے۔ لاہور میں جن علماء سے کچھ استفادہ کیا تھا یا جن کو عالم یا اہل حق میں سمجھتے تھے۔ ان سے بھی خوشی اور نیاز مندی سے ملتے تھے۔

مشغولیت و مقبولیت

مولانا کی زندگی حد درجہ مشغولیت و انہماک اور مجاہدہ و محنت کی زندگی تھی درس کے علاوہ ملاقاتیں، مسائل شرعیہ کا جواب، تلقین ذکر لوگوں کے حالات کا استفسار اور ہمدردی، غرض مشاغل کا ایک سلسلہ تھا جو ہمہ وقت جاری رہتا۔ بعض وقت ملاقات کے شائقین کو جو دور دور سے آتے تھے گھنٹوں انتظار کرنا پڑتا اور دیر دیر میں باری آتی۔ میں نے سنا ہے کہ آخر میں نہایت سربرآوردہ اور صاحب وجاہت اشخاص کو کئی کئی دن کے انتظار کے بعد ملنے کا موقع ملتا جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے مقبول بندوں کے ساتھ معاملہ ہے آخر میں مقبولیت اور رجوع خلائق بہت بڑھ گیا تھا اور مولانا کو زائرین اور معتقدین کے ہجوم اور ان کی کاربراری سے کھانے اور سونے کی فرصت ملنی مشکل ہو جاتی تھی۔ (باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۴ - مئی سنہ ۱۹۶۲

بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام اور اس کا علاج

بھارت کے مختلف مقامات میں فسادات ہوئے سینکڑوں مسلمان قتل اور سینکڑوں زخمی ہوئے۔ ان فسادات کے لئے کوئی صحیح وجہ جواز بھی نہیں ہے صرف "خوئے بدرا بہانہ بسیار" والی بات ہے۔ یہ حادثات نئے نہیں ہیں جب سے پاکستان بنا ہے ہندوؤں کی اکثریت کا کانگرس کی ہمنوا اور کانگرس راج ہونے کے باوجود مسلمانوں کا سفاکانہ قتل جاری ہے۔ تقسیم ملکی سے کچھ پہلے ہندو مسلم فسادات و منافرت کا جو سلسلہ جاری تھا یہ اسی کی کڑی ہے۔ مہا سبھائی ہندو چاہتا ہے کہ مسلمان یا ہندو تہذیب قبول کریں یا بھارت کو چھوڑ جائیں۔ حالانکہ ملک کی پرامن رعایا اور ذمہ دار شہریوں پر اب ظلم و ستم کے پہاڑ توڑنے سے کیا فائدہ ہے۔ یہ ہندو اپنے طرز عمل سے اس بات کی تصدیق و توثیق کرتے ہیں کہ ملکی تقسیم ضروری تھی اور مسلمان قوم کی حیثیت کو ہندو کبھی بھی برداشت کرنے کو واقعی تیار نہ تھی۔ اس میں شک نہیں کہ بھارت گورنمنٹ قیام امن کے لئے کوشش کرتی ہے اور فساد زدہ علاقوں میں ۲۴ گھنٹوں کا کرفیو بھی نافذ کرتی ہے۔ گرفتاریاں بھی کرتی اور تحقیقات کا حکم بھی دیتی ہے مگر یہ واقعہ ہے کہ اب تک بھارت گورنمنٹ مسلمانوں کے جان و مال کی حفاظت کما حقہ کرنے سے قاصر رہی ہے۔

حال ہی میں پاکستان کے صدر محمد ایوب خان نے انجمن حمایت اسلام کے اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ (بھارت میں مسلمانوں کا قتل عام برہمنی ذہنیت کا گندہ مظاہرہ ہے اور ہم کیسے مسلمان ہیں کہ اسی دشمن کے عزائم کو ناکام بنا سکتے ہیں) اس بیان کے دو حصے ہیں اور دونوں سو فیصدی صحیح ہیں۔ پاکستان کے اونچے تعلیم یافتہ طبقہ نے آزادی سے یہ سمجھا ہے کہ بے حیا بن کر جو چاہو کرو۔ یہی مقصد حیات اور یہی مقصد پاکستان ہے اگر آج گانے بجانے اور ناچنے تھرکنے کی جگہ اسلامی اخلاق و عادات کو ہم عملاً اپنا لیتے تو برہمنی ذہنیت کی اصلاح ہو جاتی۔ عیاشیوں اور بدمعاشیوں کی جگہ اگر فوجی کرتب اور جنگی ٹریننگ سے لیتی اور ملک کا نوجوان اپنی مذہبی ناواقفیت کی وجہ سے علماء دین سے نہ بھاگتا پھرتا تو عملاً صورت حال یقیناً دگرگوں ہوتی۔

اہل ملک نے پاکستان بناتے وقت یہ جوابی نعرہ بھی لگایا تھا کہ بھارت کے مسلمانوں پر ظلم ہوگا تو ہم اپنے قوت بازو اور ڈنڈے سے ہندوؤں کو ٹھیک کر دیں گے۔ کیا ہم وہ وعدہ بھول گئے۔ وعدہ کو جانے دیجئے کیا بحیثیت مسلمان کے ہمارا فرض یہ نہیں ہے کہ بھارتی مسلمان کے سینوں میں برچھے لگیں یا گلے میں پھانسی پڑے تو اس کا اثر ہمارے سینے اور گلے میں محسوس ہونا چاہیئے۔ کیا قرآن پاک کا حکم نہیں ہے۔

وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ وَالْوِلْدَانِ (الآیۃ)

"تم کو کیا ہو گیا کہ تم اللہ کی راہ میں ان کمزور مردوں عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو یہی دعا کرتے رہتے ہیں کہ اے اللہ ہمیں ان ظالموں کی بستیوں سے نجات دے۔"

آج بھارتی مسلمانوں کی حالت نادیدنی اور ناشنیدنی ہے۔ کاش کہ یا ہم ان حالات سے واقف نہ ہوتے یا ہمیں ان کے روک تھام کی طاقت ہوتی۔

نادیدنی کے دید سے ہوتا ہے خون دل
بے دست و پا کو دیدۂ بینا نہ چاہیئے

بعض دوست اسٹیج پر آتے ہیں تو تقسیم سے اختلاف رائے رکھنے والوں کو کوستے ہیں ان کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ وقت اختلافات اور نظریات کا نہیں ہے پرانی تلخیوں کو تازہ کرنا اور باہمی نفرت و عداوت کی دبی ہوئی چنگاریوں کو ہوا دینا ملک کی صحیح خدمت نہیں ہے۔ وقت کا تقاضا ہے سب مل کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر دشمن کے مقابلہ میں کھڑے ہو جائیں زیادہ سے زیادہ یکجہتی کی کوشش کریں۔ آج نہ ہم میں فرنگی موجود ہے جس کے نکالنے کے لئے ہم ہندو مسلم اتحاد کا نعرہ لگائیں اور نہ ہندو کی وہ طاقت ہے جس سے مرعوب ہو کر ہم اس کے زہر سے بچنے کی تدابیر سوچیں جو ہندو موجود ہیں وہ ہماری رعایا ہیں۔ اور موجودہ آئین کے لحاظ سے ملک کے نظم و نسق اور تمام حقوق میں مسلمانوں کے مساوی ہیں۔ جو علیحدہ ہو چکے ہیں وہ دارالحرب میں آباد ہیں اور وہاں کے مسلمانوں پر ظلم و تعدی کی وجہ سے ہم ان سے جہاد کرنے کے مکلف ہیں۔

جب بانی پاکستان مسٹر محمد علی جناح (پہلے گورنر جنرل) نے پشاور میں خان عبدالغفار خاں صاحب کو بلا کر غیر مشروط اتحاد کی دعوت دی جس کی اہمیت کا احساس اس وقت خان صاحب موصوف نہ کر سکے۔ تو اور کون سا آدمی ہے۔ جس کو یہ حق پہنچے کہ وہ اتحاد و یکجہتی کی مساعی کی بجائے گڑھے مردوں کو اکھیڑ کر اس قابل رحم قوم اور وطن عزیز کو پریشان کرے۔ بانی پاکستان کو پاکستان سے سچی ہمدردی تھی انہوں نے اپنی طرف سے یکجہتی کی دعوت دی اس لئے کہ اب اختلاف کے لئے کوئی وجہ باقی نہ تھی۔ مگر یہ بات مقدر نہ تھی اور اس کے اثرات اب تک باقی رہتے تھے۔

ہمارے معزز دوستو! قائدین ملت۔ مدبران جرائد۔ خدارا سوچ سمجھ کر ایسی اسکیم پیش کیجئے۔ جس پر عمل کر کے ہم اپنے ملک کو مستحکم اور بھارتی مسلمانوں کی حفاظت ہو۔ یا ہندوستان کی مساجد و مقابر اور مزارات کا احترام سرحدی تنازعات کا فیصلہ ہو یا معاہدات کا احترام یا کشمیر کی آزادی۔ تمام مہمات مسائل کا حل استحکام پاکستان ہے اور استحکام پاکستان کا واحد ذریعہ اسلام کی پابندی ہے۔ ہم کم از کم علماء دین کی طرف سے یہ یقین دلاتے ہیں۔ کہ نفاذ احکام اسلام و استحکام پاکستان اور آزادی کشمیر کے لئے صدر پاکستان یا کوئی ذمہ دار جماعت جو پروگرام تجویز کرے گی ہم آپس میں پورا پورا تعاون کریں گے اور ایسی قیادت کی پیروی بقدر شکریہ کرنے کو تیار رہیں گے۔

بھارت کے حالات جس نہج پر جا رہے ہیں ان سے اصلاح کی امید نہیں ہے۔ بلکہ دن بدن وہ بدگمانیوں اور غلط کاریوں کا شکار ہوتے جا رہے ہیں۔ نہری پانی کے معاہدہ سے انحراف اس کی تازہ مثال ہے اور کشمیر میں جنگ بندی کے معاہدہ کی ۸۲ خلاف ورزیاں صرف پندرہ دن کے اندر اندر مستقبل کا کچھ نہ کچھ پتہ دیتی ہیں اس لئے ہم اہل ملک سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ تمام اختلافات کو بھول کر پوری یکجہتی سے خود بھی اپنے اعمال پر نظر ثانی کریں اور ارباب حکومت کو بھی ان مشکلات کے حل پر متوجہ کریں۔ وما علینا الا البلاغ

بقیہ صفحہ اول

پاسپورٹ حاصل کرنے کی درخواستیں دی ہیں۔ ان درخواستوں میں تقریباً سولہ ہزار درخواستیں کنواری لڑکیوں کی بھی ہیں جو لندن جانے کے لئے بیقرار ہیں۔ خدا جانے ان کنواری لڑکیوں کو یہ شوق کیوں چرایا ہے۔

کنواری لڑکیوں کے جذبات شرم و حیا ضرب المثل تھے۔ آج ان کا اپنے وطن سے باہر جانا اور ایسے ملک میں جانا جہاں خمر و خنزیر (شراب اور سور) سے انسانی گوشت و پوست تیار ہوتا ہے۔ جہاں آوارگی اور جنسی بے راہ روی کا نام شخصی آزادی ہے اور جہاں اس قسم کے ناجائز تعلقات معیوب نہیں سمجھے جاتے۔ ایسے ملک میں ہماری دوشیزاؤں کا جانا افسوسناک ہی نہیں بلکہ ہماری غیرت کی موت اور اسلام کی کھلی بغاوت ہے۔ یہاں ہمارے ملک میں اس قسم کی نام نہاد ترقی پسند عورتوں کی ایک انجمن ہے جس کا نام اپوا ہے (یعنی آل پاکستان وومین ایسوسی ایشن) مذکورہ بالا واقعات اس انجمن کی چشم بصیرت کے لئے عبرت آموز سرمہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اور اگر اس سے بھی ان کی رگ حمیت نہیں پھڑکتی تو ان کی خاطر ایک اور اطلاع درج کی جاتی ہے۔

۲۴ اپریل کے جنگ نے لندن کے اخباروں کی یہ خبر شائع کی ہے کہ ناٹنگھم ہیلتھ کمیٹی کے چیئرمین نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ ہسپتالوں میں زچگی کے لئے داخل ہونے والی سیاہ فام عورتیں زیادہ تر پہلے ہی حاملہ ہوتی ہیں اور ان میں سے نصف کنواری ہوتی ہیں کچھ عورتوں کے بچے برطانیہ پہنچنے کے چند ہفتوں کے بعد ہی ہو جاتے ہیں۔ چیئرمین صاحب کا یہ بیان ہمارے خلاف پروپیگنڈا بھی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ ہماری غیرت کو چیلنج بھی ہے۔ اور اس کے اس بیان کے بعد (باقی صفحہ پر)

انسانی دنیا میں عربوں کا مقام

(از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی)

(منقول از فرقان لکھنؤ)

مولانا علی میاں مدظلہ نے مصر کا سفر فرمایا تو "اسمعی یا مصر" ہمارے لئے اس سفر کی سوغات تھی ـ پھر شام (سوریا) تشریف لے جانا ہوا تو اس سفر سے "اسمعی یا سوریا" کا تحفہ ہمارے حصے میں آیا ـ اب اسی مہینے مولانا کویت کے تازہ سفر سے واپس آئے ہیں اور ہمارے لئے "اسمعی یا زہرۃ الصحراء" اس مبارک سفر کی یادگار لائے ہیں ـ کویت سے یہ خطاب وہاں کویت ریڈیو پر نشر ہوا تھا ـ اب آپ اسے اردو میں پڑھیے ـ زیر عنوان ہم نے بدل دیا ہے

(ادارہ)

اب سے پہلے کوئی کہتا کہ اس تپتے ہوئے صحراؤں میں بھی پھول اور کلیاں کھلتی دیکھی ہیں تو کوئی ماننے والا نہ ہوتا ـ لیکن جس نے کویت کا یہ پُر بہار اور زرنگار شہر دیکھا ہے، جو نرم ریت کے ٹیلوں اور لق و دق صحرا کے بیچوں بیچ ابھی تھوڑی ہی مدت کے اندر اس خاموشی کے ساتھ نمودار ہو گیا ہے کہ ادھر اُدھر کی دنیا کو خبر تک نہ ہوئی اور رات کو اپنی رنگ برنگ روشنیوں اور دن کو اپنی عجیب و غریب عمارتوں سے صحرا میں کھلے ہوئے ایک پھول کا منظر پیش کرتا ہے ـ وہ یہ ماننے پر مجبور ہوگا کہ علم و ہنر، بیابان کو باغ میں اور جنگل کو شہر میں تبدیل کر دینے کی طاقت بھی رکھتے ہیں اور ایسے خزانے اور ایسی توانائیاں بھی صحرا کے سینے میں دفن ہیں جنھیں اگر چھیڑ دیا جائے اور پھر اُن سے انسانیت کے مفاد اور تمدن کی ترقی میں کام لیا جائے تو ایسے عجائبات رونما ہوں اور وہ کام بنیں کہ عقل حیران رہ جائے ـ

اے صحرا کے پھول! اے شہر کویت اگرچہ واقعہ میں تو ایک نیا شہر اور نوعمر پایۂ تخت ہے ـ لیکن تجھ میں سنجیدگی اور پختگی کی وہ شان نظر آتی ہے جس میں کم سنی کی کوئی جھلک نہیں پائی جاتی، تو جس تیزی اور حوصلہ مندی کے ساتھ ترقی کی راہ پر گامزن ہے ـ کچھ زیادہ وقت نہیں لگے گا کہ تیرا شمار عرب کے عظیم ترین شہروں میں کیا جائے گا اور اپنی برادری میں خورد سالی کے باوجود تیرا مقام کسی سے کم نہیں رہے گا ـ

بہت سے لوگ تیری اس صنعتی اور تجارتی ترقی اور تہذیبی پیش رفت کا سہرا اُس پٹرول کے سر باندھتے ہیں جس کا خزانہ نامعلوم زمانوں سے اپنے اندر رکھے ہوئے تھا ـ البتہ جب اللہ کو منظور ہوا تو وہ منظر عام پر آیا اور تجھ پر خیر و برکت اور رفاہیت و ثروت کا سیلاب بہا گیا لیکن یہ سارا فیض اسی تیل کا تیل کا نہیں کہا جا سکتا اور اسے تیری ترقی اور رونق و بہار کا تنہا راز نہیں قرار دیا جا سکتا اگر چستی اور ذہانت نہ ہوتی، محنت اور ارادہ نہ ہوتا تو یہ زر سیاہ (پٹرول) کسی کام نہ آتا ـ یا بے قیمت کاموں میں ضائع ہو کر رہ جاتا ـ

اے صحرا کے پھول! تو جدید تمدن سے بہت کچھ بہرہ یاب ہو چکا ہے اور تہذیب و تعمیر کے ظاہری پہلوؤں سے ایک حسین موتی کی طرح چمک رہا ہے لیکن میں اس زیبائش و آرائش کو سب کچھ خراج تحسین ادا کرتے ہوئے بھی محسوس کرتا ہوں کہ تیرا نصب العین اس سے بہت بلند ہونا چاہیے کہ تو مشرق کے حسین تر شہروں میں سے ایک شہر بن جائے ـ یہ تو کوئی ایسا امتیاز نہیں ہے جو تیرے لئے باعث عزت ہو اور نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے جس کی دنیا تجھ سے طلب گار ہو اور شدید حاجت کے ساتھ طلب گار ہو ـــ تو ایک تاریخ کا وارث ہے، تو اُس جزیرۂ عرب کا ٹکڑا ہے جس نے اپنی پہلی اٹھان کے دور میں ذرا دیر کے لئے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ چھٹی صدی عیسوی کے شاندار شہروں کی گنتی میں ایک نئے شاندار شہر کا اضافہ کر دیا جائے ـ کیوں؟ اس لئے کہ یہ کوئی ایسا کارنامہ نہ ہوتا جسے تاریخ زندہ رکھتی ہو اور دنیا اس پر شکر گزار ہوتی ـ اس جزیرۂ عرب نے اس وقت کی ستم رسیدہ انسانیت کو ایک نئے شہر کے بجائے ایک نئی تہذیب (مدینہ کے بجائے مدنیۃ) عطا کی ایسی تہذیب جس کی بنیاد عقیدہ پر تھی، روح پر تھی، اخلاق پر تھی ـ اس تہذیب میں انسانیت نے وہ صحیح علم وہ قوی ایمان اور وہ نیک پسند جذبہ پھر سے پا لیا جو مدتوں سے گم تھا ـ اور جس کی گمشدگی نے نوع انسانی کو اس طرح تقسیم کر دیا تھا کہ کچھ بھیڑوں اور بکریوں کے گلے تھے ـ اور کچھ چیروں اور لٹیروں کے گروہ ـ اس جزیرۂ عرب نے جس کا تو ایک ٹکڑا ہے ـ انسانیت کا ایک نیا آسمانی پیغام پہنچایا اور شر و رذالت کی تحریکات کے مقابلہ کی وہ قوت بخشی جو صدیوں سے عنقا تھی انسانیت کو وہ صالح ـ قوی اور امین فرد عطا کیا جس سے ایک اچھی سوسائٹی وجود میں آتی ہے ـ اور جو زندگی اور معاشرہ کے ہر خلاء کو پُر کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے ـ جزیرۂ عرب کے اس تحفے میں مظلوم انسانیت کی فریاد رسی تھی، کراہتے ہوئے معاشرہ کی حاجت روائی تھی، اور مختصراً کہیے تو انسانی تاریخ میں ایک نئے دور کا آغاز تھا، یہ تحفہ جو جزیرۂ عرب نے عالم انسانی کو بخشا ہے ہر اس تحفہ سے برتر اور افضل تھا جو کبھی کسی ملک اور قوم نے دنیا کو دیا ہوگا ـ

اس جزیرہ نے انسانیت کی اس وقت مدد کی، اس وقت اس کی طرف احسان اور کرم کا ہاتھ بڑھایا جب گویا دم اکھڑ چکا تھا اور موت قریب تھی، جب گویا تہذیب کا سفینہ، اپنے سارے سرمایہ کے ساتھ اپنے علوم، اپنی قیمتی وراثت اور اپنے تحائف کے ساتھ ـــ ڈوبنے کو قریب تھا موجیں ایک طوفان اٹھائے ہوئے تھیں، رات کی تاریکی الگ بھیانک ہوئی جا رہی تھی، راہ کی تاریکیاں الامان، پھر اس پر راہبر مفقود اور رہزنوں کا ہجوم، غرض وہ نازک وقت تھا کہ ملاح کے حواس گم، اور ہاتھوں کے طوطے اُڑے ہوئے تھے ـ

یہ جزیرہ ایک نیا دین لے کر دنیا کے سامنے آیا جو زندگی ہی زندگی تھا ـ ایک نئی نسل اٹھا کر لایا جس کی رگ و پے میں زندگی دوڑ رہی اور جوش عمل مچل رہا تھا ـ جو شجاعت اور قوت عمل سے بھرپور تھی دل میں کشادگی، طبیعت میں بڑائی، نظر بلند، اور ہمتیں عالی، روح، روح قوی ـ ایمان قوی اور جسم میں توانائی ـ زندگی میں سادگی ظواہر سے بے رغبتی نمائش سے نفرت اور کام کی چیزوں سے مطلب، نوع انسانی کے خیال میں ایسی محو اور اس کے درد و فکر میں ایسی غرق کہ اہل دولت و سلطنت کے عیش و عشرت پر رشک و حسد کی اُسے فرصت نہیں، پھر اپنی آخرت کا مسئلہ اس کے سامنے الگ جس نے کبھی اس کی نوبت نہیں آنے دی کہ وہ کھانے پینے میں چٹخارے ڈھونڈتی اور لباس اور مکان میں تکلفات کا مظاہرہ کرتی ـــ انسانی تاریخ میں یہ کس قدر حیرت انگیز نسل انسانی تھی جس نے ایک عظیم سلطنت اور عالمگیر فتوحات کے ساتھ زندگی میں سادگی اور زہد و قناعت کو برت کر دکھایا ہے

در کفے جام شریعت در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

دنیا کی راجدھانیوں اور رومی و ایرانی تہذیب کے مرکزوں میں جو شان و شوکت کے مظاہرے پائے جاتے تھے حقیقتاً وہ ایسے تھے کہ متمدن دنیا سے کٹے ہوئے ایک عرب باشندے کا دل انہیں دیکھ کر للچا جائے واقعتاً یہ ٹھاٹھ باٹھ اس درجہ کے تھے جنھیں دیکھ کر منہ میں پانی بھر آیا کرتا ہے اور جن کی بدولت امراء و اغنیاء سے حسد پیدا ہوتا ہے ـ اسی بنا پر جب عرب اپنے جزیرے سے اسلام پھیلاتے ملکوں کو فتح کرتے انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نجات دلاتے ہوئے نکلے تو پہلے پہلے میں رومیوں اور ایرانیوں نے کچھ اس نظر سے ان کو دیکھا ـ انہوں نے سمجھا کہ عربوں پر اپنے تلاش جزیرے میں زندگی تنگ ہو گئی ہے مفلسی اور فاقہ مستی نے انہیں پریشان کر دیا ہے اور اب بیرونی دنیا کی خوش حالی کے لالچ میں انھوں نے مختلف ملکوں کا رُخ کیا ہے ـ مگر عربوں نے انھیں بتایا کہ تم غلط سمجھ رہے ہو ہم صحرا کی کھلی ہوا ہم صحرا کی کھلی فضاؤں کے عادی، سادہ و بے تکلف زندگی کی لذتوں کے خوگر اور پھر اس پر ایمان کا عطا کیا ہوا اطمینان قلب اور سینہ کی وسعت، اس زندگی میں ہمارے لئے تنگی کا کیا سوال ـ درحقیقت میں تم ہو اے روم و ایران کے رہنے والو! تمہاری یہ مصنوعی زندگی، تکلفات میں جکڑی ہوئی تہذیب، گرانبار تمدن، سخت عادتیں، بے قابو خواہشیں، ظالمانہ رسوم و رواج فرضی قاعدے اور خود ساختہ آداب و اطوار یہ تمھاری زندگی کیا ہے؟ ایک زرین قفس جس کے ہر طرف سے دروازے بھی بند ہیں اور روشنی اور ہوا کی بھی بس اتنی ہی گنجائش ہے کہ نازپرورده طائر قفس میں زندہ رہ سکے ـ

(باقی آئندہ)

قرآن اور اس کی جامعیت

ابو عبد الرحمٰن لودھیانوی پرنسپل عثمانیہ کالج - شیخوپورہ

آؤ اس مُتذکرہ عام کی کتاب کو دیکھیں جو قرآن کے نام سے معروف ہے کہ آیا وہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

جب تم اس کی تفتیش کرو گے تو تم کو اس کتاب میں تہذیب اخلاق، طرق تمدن و معاشرت، اصول حکومت و سیاست ترقی روحانیت، تحصیل معرفت ربانی، تزکیۂ نفوس، تنویر قلوب غرضیکہ وصول الی اللہ اور تنظیم و افاہیت خلائق کے وہ تمام قواعد و سامان موجود نظر آئیں گے جن سے کہ آفرینش عالم کی غرض پوری ہوتی ہے اور جن کی ترتیب و تدوین کی ایک امی قوم کے امی فرد سے کبھی امید نہیں ہو سکتی تھی پھر ان تمام علوم و حِکَم کا تکفل کرنے کے ساتھ جن کے بغیر مخلوق اور خالق کا تعلق صحیح طور پر قائم نہیں ہو سکتا اور نہ کوئی مخلوق دوسری مخلوق کے حقوق کو پہچان سکتی ہے

اس کتاب کی غلغلہ انداز فصاحت و بلاغت، جامع و مؤثر اور دلربا طرز بیان سمندر دریا کا سا تموج اور روانی، سہل ممتنع سلاست، اسالیب کلام کا تفنن اور اس کی لذت و حلاوت اور شاہانہ شان و شکوہ یہ سب چیزیں ایسی ہیں جنہوں نے بڑی بلند آہنگی سے سارے جہان کو مقابلہ کا چیلنج دے دیا ہے۔ جس وقت سے قرآن کے جمال جہاں آرا نے غیب کی نقاب الٹی اور آدم کی اولاد کو اپنے سے روشناس کیا۔ اس کا برابر یہی دعوی ہے کہ میں خدائے قدوس کا کلام ہوں اور جس طرح خدا کی زمین جیسی زمین اور خدا کے سورج جیسا سورج اور خدا کے آسمان جیسا آسمان پیدا کرنے سے دنیا عاجز ہے۔ اسی طرح خدا کے قرآن جیسا قرآن بنانے سے بھی دنیا عاجز رہے گی۔ قرآن کے مٹانے کی لوگ سازشیں کریں گے مگر مٹا نہیں سکیں گے۔ مقابلہ کے جوش میں کٹ مریں گے۔ اپنی مدد کے لئے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو دعوت دیں گے کوئی حیلہ، کوئی تدبیر، کوئی داؤ پیچ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اپنے آپ کو اور دوسروں کو مصیبت میں ڈالیں گے سارے نقصانات اور مصائب کا تحمل ان کے لئے ممکن ہوگا۔ مگر قرآن کی ایک چھوٹی سی سورت کا مثل بنانا ممکن نہ ہوگا۔

خدائی کلام سے خدائی شان ٹپکتی ہے

پھر دیکھو اول سے آخر تک تمام مضامین نہایت شوکت اور کبریا و عظمت بھرے الفاظ اور زوردار لہجہ میں ادا کئے گئے اگر یہ کلام اُس بشر کا ہوتا جس کی زبان سے ہم تک پہنچا ہے تو اس کی مظلومیت اور دشمنوں کی اس پر مختلف چڑھائیاں تو سب کو معلوم ہیں۔ ناممکن تھا کہ اس کلام کے اندر کہیں نہ کہیں ظالموں کے سامنے چاپلوسی۔ خوشامد، مداہنت، بیچارگی اور مرعوب ہونے کے آثار موجود نہ ہوتے جن کا نام و نشان بھی قرآن میں اول سے آخر تک موجود نہیں۔ بلکہ جس زور و شور اور خدائی شوکت سے شروع ہوا اُسی تزک و احتشام اور زور کے ساتھ ختم بھی ہوا۔

قرآن کریم کی تعلیم

قرآن کریم نے تمام ابواب ہدایت کے متعلق جو کچھ تعلیم دی ہے اس کی پوری تفصیل کسی انسانی بیان میں کہاں سما سکتی ہے۔ قرآنی علوم کا دریائے ناپیدا کنار کس کی مٹھی میں آسکتا ہے۔ اور کس بشر کی طاقت ہے کہ وہ اس رب العزت کے سمندر کو ایک کوزہ میں بند کر سکے۔ لیکن قرآن کے اعجازوں میں سے شاید یہ بھی ایک اعجاز ہے کہ وہ جس قدر مشکل ہے اسی قدر آسان بھی ہے۔ جتنا طویل و عریض ہے اتنا ہی مختصر بھی ہے یعنی جس طرح وہ ایک بڑے سے بڑے روشن دماغ حکیم کا پیٹ حکمتوں سے بھر دیتا ہے اُسی طرح ایک وحشی سے وحشی انسان کی پیاس بھی اپنے چشمۂ ہدایت سے بجھا سکتا ہے۔

مضامین روحانیت اور ابواب ہدایت میں سے جو مضمون اور باب چاہو لے لو اور جتنی کتابیں آسمانی ہونے کی مدعی ہیں اُن میں سے صرف ایک باب کا مقابلہ عام پبلک کے روبرو پیش کر دی جائیں بیک نگاہ سب کے سامنے آنے سے دنیا خود فیصلہ کرے گی کہ کس کتاب کی تعلیم اس باب میں زیادہ جامع، زیادہ مؤثر اور زیادہ قابل قبول ہے۔ اس سے بڑھ کر آسان اور بے تکلف صورت تعلیمی موازنہ کی اور کوئی نہ ہوگی۔ ؏

بس ایک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

قرآن میں ایک مضمون دوسرے سے مغلوب نہیں

جب ہم خدا کے کلام کو پڑھتے ہیں تو رحمت کے ساتھ غضب، وعدہ کے ساتھ وعید تبشیر کے ساتھ انذار اور خوف کے ساتھ رجا ترازو کے دو پلّوں کی طرح ہمیں برابر نظر آتے ہیں جن میں سے کوئی بھی دوسرے سے جھکا ہوا ہو۔ یہ صرف خداوند اکبر کی ذات کا خاصہ ہے جس کی ایک صفت دوسری صفت کے لئے مزاحم نہیں ہوتی اور جس کو ایک شان دوسری شان سے مشغول نہیں کر سکتی کیونکہ وہ ہر وقت اور ہر آن میں تمامی متقابل صفات کے ساتھ متصف ہے۔

قرآن کریم امم ماضیہ اور سنین گذشتہ کی ایسی مفصل اور درست خبریں اور واقعات مستقبلہ کے متعلق اس کی متعدد پیشگوئیاں ہیں جو حرف بحرف صحیح ثابت ہو چکیں یہ نہیں کہ کاہنوں اور منجموں کے انکل پچو بیانات کی طرح سو میں ایک دو دفعہ تیر نشانہ پر جا لگا۔ بلکہ قرآن نے جن واقعات کی خبر دی وہ صبح صادق کی روشنی کی طرح نور افزائے دیدہ بصیرت ہوئے۔

(ملخص از اعجاز القرآن از حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ)

بقیہ صفحہ ۲

ہو جاتی تھی۔ اور نظام اوقات درہم برہم ہو جاتا تھا۔ بعض دن ناشتہ کی نوبت نہ آتی اور بعض وقت کھانا وقت سے بے وقت ہو جاتا۔ جنازہ میں لوگوں کا پروانہ وار ہجوم اور اجتماع عظیم تو وہ منظر تھا جو لاہور کے عظیم شہر نے مدت دراز سے نہیں دیکھا تھا اور شاید مدت دراز تک نہ دیکھے وہ جب لاہور آئے یا لائے گئے تھے تو تنہا تھے اور ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر درس قرآن کا آغاز کیا تھا۔ لیکن جب اس شہر کو داغ مفارقت دیا تو اللہ کے بندوں کا اتنا بڑا مجمع تھا جس کا شمار آسان نہیں۔ تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ۝

بقیہ صفحہ اول

جس سے ہمارے دل دہل رہے تھے۔ حضرت نے مجھے چارپائی پر اپنے پاس بٹھایا۔ علالت کی تفصیل سنائی جبکہ میں دل سے چاہتا تھا کہ آپ مختصر کریں تاکہ تکلیف نہ ہو۔ اس کے بعد مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی گفتگو چھڑ گئی جس کے بارہ میں بعض لوگ غلط فہمیاں پھیلا رہے تھے۔ میں نے عرض کیا کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ اَلْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِھِمْ یُصَلُّوْنَ کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں نمازیں پڑھتے ہیں، اگر بعض لوگوں کی سمجھ میں قبر کے اندر کی یہ حیات نہیں آتی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمائیں کہ آسمان آسمان نہیں بلکہ زمین ہے اور یہ زمین آسمان ہے تو ہم کو ماننے بغیر کوئی چارہ نہیں ہم اس پر بھی ایمان لائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے اپنے خلفاء کو اندر بلا کر وصیت فرمائی کہ جا بجا نظام العلماء کی شاخیں قائم کرو اور تبلیغ میں تشدد نہ کرو اور جو گفتگو بھی ہوئی تھی ساری ان کو سنائی حضرت رحمۃ اللہ علیہ اکابر دیوبند کے مسلک سے ایک انچ ادھر اُدھر ہونا برداشت نہیں فرماتے تھے

حضرت قطب الاقطاب حضرت امروٹی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے خلیفۂ مجاز لور سراج الاولیا حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ سندھ میں ایک ہی بزرگ حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہیں۔ یہ اس وقت فرمایا تھا جبکہ میں سندھ کے دورے پر جاتے وقت ملا تھا۔ حضرت نے اپنے سلام کا بھی مجھے کہا اس دن اور ایک پیغام دیا۔

حضرت صاحب ہالیجی شریف کی مبارک صحبت کا اثر اب تک میرے جسم و جان پر ہے آہ وہ کیسا وقت تھا جبکہ حضرت چارپائی پر تکیہ لگاتے یہ شعر گنگنا کر ترنم سے پڑھ رہے تھے ؎

مرا در منزلِ جاناں چہ امن و عیش چوں ہر دم
جرس فریاد مے دارد کہ بر بندید محمل را

یہ شعر سنتے ہی میرے دل پر چھری چل گئی یہ حضرت کے وصال کی بات تھی ایک طرف یہ چوٹ دل پر پڑ رہی تھی، دوسری طرف دنیا کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آ رہا تھا اور اب تک وہ نقشہ آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا۔ آہ اب جب وہاں جانا نصیب ہوگا اور حضرت نہ ملیں گے تو ہمارا کیا حال ہوگا۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات عالیہ میں ترقی اور ہم کو ان بزرگان دین کی رفاقت جنت میں نصیب فرمائے۔ آمین

غمزدہ۔ احقر غلام غوث ہزاروی۔

طلب علم

(از قاری فیوض الرحمن صاحب منشی فاضل صدر مدرس جامع مسجد حویلیاں)

عدل و انصاف، صبر و شکر، عفو و درگذر، اور تقویٰ یہ تمام اچھے اخلاق اسوقت حاصل ہو سکتے ہیں۔ جبکہ انسان زیور علم سے آراستہ ہو۔ اگر ایک آدمی کو مذکورہ بالا اور دوسرے بہترین اخلاق کے متعلق علم ہی نہیں کہ مجھے ان کاموں کے کرنے سے کیا اجر ملے گا اور نہ کرنے سے کیا سزا ملے گی تو وہ انسان اچھے اخلاق کا حامل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے مذہب اسلام نے علم کے طلب کرنے کا نہایت ہی تاکید کے ساتھ حکم دیا ہے۔ قرآن مجید کی سب سے پہلی وحی جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اُس وحی کی پہلی آیت میں بھی پڑھنے کا حکم ہے اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ (ترجمہ) پڑھ تو اُس رب کا نام جس نے پیدا کیا۔

اسی طرح ۲۳ پ میں فرمایا هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ (ترجمہ) میرے اہل علم والے اور جاہل برابر نہیں۔ قرآن پاک کی آیات سے پتہ چلتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کو ملائکہ پر جو فوقیت دی گئی وہ محض علم کی وجہ سے تھی۔ اسی طرح قرآن کریم میں علوم و فنون کے متعلق ارشادات فرمائے۔ یہاں یہ بات یاد رہے کہ علوم و فنون سے مراد صرف وہ علوم ہی نہیں جن کا تعلق عبادات اور عقائد سے ہے بلکہ قرآن شریف اُن تمام علوم کی تعلیم حاصل کرنے کو فرماتا ہے جن کا تعلق انسان کے عقیدہ، عبادات اور روزمرہ کی زندگی اور کائنات سے ہو۔ قرآن شریف میں سات اور آٹھ سو کے درمیان ایسی آیات موجود ہیں جن میں ساری کائنات کے اسرار پر غور و فکر کرنے کا حکم فرمایا۔

علم حیوانات، نباتات، تاریخ جغرافیہ، علم الاعداد، نجوم آثار قدیمہ، علم ہیئت علم جمادات غرضیکہ سارے علوم کائنات کا حصول اور ان میں خدائی جلال و کبریا کا مشاہدہ اہم مطالب میں سے ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علم کے متعلق جس تاکید کے ساتھ حکم فرمایا اُس کی نظیر دوسرے احکام کے متعلق نہیں ملتی فرمایا

"ایک عالم کو جاہل پر اتنی فضیلت
رکھتا ہے جتنا مرتبہ تم میں
سے ایک عام مسلمان پر مجھ
کو حاصل ہے۔"

اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ تحصیل علم ضروری چیز ہے۔ لیکن اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ دین ہاتھ سے نہ جائے۔ دین پر ثابت قدم رہتے ہوئے دنیا کے تمام علوم حاصل کرنا خیر ہی خیر ہے۔ لیکن اگر کسی شخص نے علم دین چھوڑ کر سب علوم حاصل کر لئے تو یوں سمجھیے کہ اُس نے کچھ بھی حاصل نہیں کیا۔ جو علم اشد ضروری تھا اُسے چھوڑ دیا۔ جو چیز مقصود تھی وہ تو رہ گئی اور جو غیر مقصود تھی وہ حاصل ہوئی تو پھر آپ خود اندازہ لگائیں کہ اس تحصیل کا کیا فائدہ۔ آخر میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے اشعار کے ترجمہ پر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں اللہ تعالےٰ ہمیں دین پر ثابت قدم رکھے اور تمام علوم دینیہ و دنیاویہ سے مالا مال کرے

"کپڑوں سے خوبصورتی حاصل
نہیں ہوتی جو ہماری زینت کا
باعث ہوتے ہیں۔ حقیقی
جمال علم و ادب ہی کا ہے
وہ شخص یتیم نہیں جس کا والد
فوت ہو جائے بلکہ حقیقتاً
یتیم وہ شخص ہے جو علم و ادب
سے محروم ہو جائے۔"

(دیوان حضرت علی رضی اللہ عنہ)

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر)

مسلمان بچوں کی تربیت

(مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دار العلوم۔ دیوبند)

(قسط ۹)

صالحین کی دعا اولاد کے حق میں

اللہ تعالےٰ نے سورہ احقاف میں جہاں اپنے نیک اور اطاعت گذار بندوں کا تذکرہ کیا ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ یہ لوگ اپنے خالق و مالک کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد سے بھی غافل نہیں ہوتے بلکہ والدین اور اولاد کے لئے خصوصی دعا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے:-

"کہتے ہیں اے میرے رب!
مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری
ان نعمتوں کا شکر ادا کروں جو
تو نے مجھ پر، میرے والدین
پر کیا اور یہ کہ ایسے نیک کام
کروں جسے تو پسند کرے۔ اور
میری اولاد کو نیک بنا میں تیری
طرف رجوع کرتا ہوں اور فرمانبرداروں
میں ہوں" (احقاف ۲)

گویا بتانا یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالےٰ کے محبوب اور فرمانبردار بندے ہوتے ہیں وہ اپنی اولاد کی دینی اور مذہبی خیر خواہی کو بھی فراموش نہیں کرتے۔ بلکہ ان کے لئے دعاگو رہتے ہیں اور ایسے مخلصین کی دعا قبول بھی کی جاتی ہے۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے و اصلح لی فی ذریتی کے سلسلہ میں لکھا ہے:-

"میری اولاد ایسی نیکو کار بنا کہ
نیکی ان میں راسخ ہو چکی ہو اور
اس پر مضبوطی سے قائم رہیں۔"

(فتح القدیر للشوکانی ص۵ ج۵)

گویہ آیت اتری تھی حضرت صدیق کے لئے مگر حکم اور انداز بیان عام ہے اور عام نیک لوگوں کا شیوہ بتایا گیا ہے کہ یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات، والدین اور اولاد پر حقوق اللہ و حقوق العباد میں سے کسی حق سے چشم پوشی نہیں کرتے ہیں بلکہ ہر ایک حق کی ادائیگی میں کوشاں ہوتے ہیں اور اس کے لئے دربار ایزدی میں مناجات بھی کرتے ہیں اور جد و جہد بھی۔

مذہبی تعلیم کی اہمیت

اس اہمیت میں بھی مسلمانوں کو ضمناً سبق دیا گیا ہے کہ جہاں وہ دوسرے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے اولاد کے حقوق سے بھی انھیں غافل نہیں ہونا چاہیئے اور ان کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالےٰ سے صلاح و فلاح اخروی کی دلی دعا کی جاتے اور لگے کد و کاوش کی حد تک تربیت میں ہرگز تغافل کیشی کو راہ نہ دی جاتے اور ساتھ اس کا یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کی مذہبی تعلیم و تربیت، عقائد و اعمال کی پاکیزگی اور اخلاق و معاملات کی صفائی بنیادی چیزیں ہیں اور اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔

مذہبی تعلیم و تربیت جس کی طرف سے غفلت عام ہے افسوس ہے مسلمانوں نے اس کی اہمیت پر کبھی غور نہیں کیا اور شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ ساری دنیا میں مسلمان رسوا اور ذلیل ہو رہا ہے اور عزت و عظمت کا جو خوشنما تاج ان کے سروں پر تھا وہ بھی چھین لیا گیا۔

ایک مسلمان باپ کا فریضہ

ایک مسلمان کا فریضہ ہے کہ اس مسئلہ پر وہ ٹھنڈے دل سے غور کرے اور سوچے کہ جس دین پر ہمارا ایمان ہے وہ اول دن سے تعلیم و تربیت اور تزکیہ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کی دعا کی تھی تو ساتھ ہی آپ کے لئے ان اوصاف سے متصف ہونے کی بھی دعا کی تھی کہ امت کو قرآن پاک پڑھ کر سنائیں، کتاب و سنت کی تعلیم دیں۔ حکمت اور دانائی سے امت کو روشناس کریں اور ساتھ ہی ان کے قلوب کا تزکیہ کریں۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں:-

"اے میرے رب! اور ان لوگوں میں
انہی میں سے ایک پیغمبر مقرر فرما
جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں پڑھ پڑھ
کر سنایا کریں اور ان کو آسمانی کتاب
اور اس کے احکام کی تعلیم دیا کریں
اور ان کے باطن کو پاک کر دیں۔ بلاشبہ
آپ غالب اور کامل الانتظام ہیں۔"

(باقی)

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تاثرات

مدرسہ عربیہ انوار العلوم میراں حیل

حضرت مولانا شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر پاتے ہی مدرسہ میں صف ماتم بچھ گئی مدرسہ کے اساتذہ اراکین اور موجودہ طلبہ پر ایک سناٹا چھا گیا۔ حضرت مخدومنا عرب و عجم میں ایک معروف و مشہور ہستی اور جامع شخصیت کے مالک تھے۔ آپ حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کے مشن کے نڈر سحر بیان علمبردار تھے۔ حضرت مخدومنا شیخ التفسیر کا بے وقت ہم سے اٹھ جانا ملک و ملت کے لئے ایک عظیم المیہ ہے۔ مدرسہ میں حضرت رحمۃ اللہ کے روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

(علی اکبر مہتمم مدرسہ انوار العلوم)

بستی عثمان والی ضلع بہاولنگر

استاد العلماء مفسر قرآن حضرت مرشد نا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر اخبارات میں پڑھ کر بہت اندوہناک حالات میں فاتحہ خوانی کی گئی۔ اور قرآن شریف چار بار پڑھ کر حضرت موصوف کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(محمد یوسف۔ منجانب اہالیان بستی عثمان والی)

مدرسہ سراجیہ مجددیہ تعلیم القرآن

محمد حاجی کلابنہ بھیرہ۔ ضلع سرگودھا سے سعید الرحمٰن صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہ کی بے وقت موت سن کر استاد الحفاظ حافظ غلام یٰسین صاحب نے طلبا کو جمع کر کے قرآن کریم کے کئی ختم حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو ایصال ثواب کیا گیا اہل محلہ کے دلوں میں غم کی ایک لہر دوڑ گئی دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ حضرت شیخ التفسیر کو جنت الفردوس میں اپنا قرب عطا فرمائے اور حضرت کے لواحقین بالخصوص صاحبزادہ عبید اللہ انور کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت کا صحیح جانشین بنائے۔ آمین!

مدرسہ منور الاسلام (رجسٹرڈ) چک ۶۶۹ گ ب

علاقہ پیر محل ضلع لائل پور سے مولانا عبد الخالق صاحب جالندھری ناظم مدرسہ اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا کی وفات کی خبر سے اراکین مدرسہ کو دلی رنج و صدمہ ہوا۔ اسی وقت اعلان کرا کے قرآن پاک کے کئی ختم کروا کے ایصال ثواب کیا گیا۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ جگہ پر فائز فرما دے اور آپ کے صاحبزادگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اسلامک ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن

لاہور۔ اسلامک ٹرسٹ ماڈل ٹاؤن کی جامع مسجد میں ٹرسٹ مذکور کی ایک میٹنگ زیر صدارت خان بہادر میاں عبد الرحمٰن صاحب صدر ٹرسٹ منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب کے لئے دعائے مغفرت اور آپ کے صاحبزادگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔ جامع مسجد ہذا کی بنیاد ۱۹۴۰ء میں حضرت مولانا موصوف نے رکھی تھی۔ (سیکرٹری)

جمعیۃ الطلباء دار العلوم عربیہ گجرات

۲۵ راپریل۔ جمعیۃ الطلباء دار العلوم عربیہ گجرات ضلع مردان۔ مفسر قرآن امیر نظام العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ اور مولانا کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ واجب الوجود مولانا کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما دیں۔ آمین

(نقیب احمد فطرت)

جامع مسجد متصل ریلوے پل اوکاڑہ

ناظم جامعہ حنفیہ انوریہ اوکاڑہ اطلاع دیتے ہیں کہ ایک حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر ایک عظیم اجتماع میں ذیل کی قرارداد تعزیت پاس کی گئی۔

یہ اجتماع حضرت مولانا احمد علی صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس کا اظہار کرتا ہے اور دست بدعا ہے کہ اللہ کریم حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام علیا ع

جھوٹے پراپیگنڈا کیطرف توجہ نہ دیں

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا مکتوب

ملتان ۲۵ اپریل ۱۹۶۲ء۔ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں مدت سے بحث چلی آتی ہے۔ ہمارے نزدیک اصل تنازع تو یہ تھا۔ کہ اکابر دیوبند کا کیا مسلک ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی۔ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی ثالث قرار پائے۔

(۲) میں نے بہت کوشش کی کہ گفتگو جلد ختم ہو جائے۔ مگر بعض وجوہات سے جن کا ذکر ہم اس وقت غیر ضروری سمجھتے ہیں۔ دیر ہو گئی۔ بحمد اللہ ثالثان نے ۱۴ راپریل ۱۹۶۲ء کو تحریری مناظرہ کرنے کی ہدایت فرما کر فرمایا کہ اپنا دعویٰ مع دلائل تحریر کر کے ۱۰ یوم کے اندر اندر روانہ کریں۔ کل چار چار پرچے ہوں گے۔

(۳) میں نے اپنا پہلا پرچہ جو ۱۱ صفحات پر مشتمل ہے تحریر کر کے کل مورخہ ۲۴ راپریل کو بذریعہ رجسٹری ثالث صاحبان کی خدمت میں روانہ کر دیا ہے۔ غالباً منکرین حیات نے بھی اپنا جواب ثالث صاحبان کی خدمت میں بھیج دیا ہوگا۔

(۴) ایک پمفلٹ جس کا عنوان ہے۔

"قاضی مظہر حسین کا مناظرہ سے فرار"

"مولوی محمد علی جالندھری کی سیاسی چال"

کے عنوان سے بغیر نام پولیس و شائع کنندہ کے چھاپ کر ملک میں تقسیم کیا گیا ہے۔ مختلف شہروں سے لوگوں نے مجھے بھیجا ہے۔ اس کی نسبت اتنا عرض ہے کہ اس جھوٹے پراپیگنڈا کی طرف توجہ نہ دیں۔ جب مناظرہ شروع ہو چکا ہے اب اس کی تکمیل اور ثالثان کے فیصلہ کے اعلان ہونے کا انتظار کریں تحقیق حق مقصود ہے۔ لڑائی مقصود نہیں۔ اللہ کرے ثالثی فیصلہ کے اعلان کے بعد دونوں فریق اس کو قبول کرنے کا اعلان کر دیں۔

(۵) اگر ضرورت ہوئی تو اس پمفلٹ کا معاملہ بھی ثالثان کے سپرد کر دیا جائے گا۔ ایک دوسرے کی تردید میں وقت اور روپیہ ضائع نہ کریں۔ امید ہے کہ دوسرا فریق بھی اس تجویز کو قبول کرے گا۔ والسلام۔

محمد علی جالندھری

۲۵ راپریل ۱۹۶۲ء

(مدرسہ عبد الرحیم اشعر۔ ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت۔ بندر روڈ۔ کراچی)

بقیہ صفحہ ۱۳

ہر شخص طبعاً یہ سوچنے لگتا ہے کہ آخر ہماری دوشیزائیں وہاں جاتی کیوں ہیں۔ اور کنواری ماں ہونے کی تہمت کا نشانہ بنتی کیوں ہیں۔ اتنی بڑی تعداد میں پاکستانیوں کا انگلستان جانے کے لئے بے چین ہونا اور خاص کر کنواری لڑکیوں کا ہزاروں کی تعداد میں وہاں جانا اسلامی تہذیب کی توہین اور پاکستانیوں کی غیرت کے منافی ہے یہ طرز کا رہا طوفان بدتمیزی غریب اور درمیانی طبقہ کا پیدا کردہ نہیں ہے۔ یہ اونچے طبقہ کی کارستانی ہے جو انگریزی تہذیب کے سیلاب میں خس و خاشاک بن کر بہہ چکے ہیں۔

اس سیلاب کے سامنے بند باندھنے اور اس طوفان بدتمیزی کو رد کرنے کا فریضہ صرف حکومت ہی ادا کر سکتی ہے۔ ہمیں خوشی ہے کہ مغربی پاکستان کے گورنر محترم امیر محمد خاں صاحب اسلامی تہذیب کے حامی اور مغرب کی کورانہ تقلید کے سخت مخالف ہیں۔ ضرورت ہے کہ ہماری حکومت ہر ممکن عجلت سے ادھر توجہ کر کے اس مصیبت سے قوم کو نجات دے اور اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اس بدنامی اور رسوائی کو رد کرنے کے لئے اپنے کالم وقف کر دیں۔ وما علینا الا البلاغ۔

۔۔ نصیب فرما دے اور جملہ عقیدتمندوں کو صبر جمیل کی توفیق اور اجر جزیل عطا فرما دے آمین۔

مُتفرقات

جامعہ عثمانیہ ضلع لائلپور کا تیسرا اجلاس

بتاریخ ۵، ۶ مئی ۶۲ء مطابق ۲۹ ذیقعدہ و یکم ذوالحج - بروز ہفتہ اتوار غلہ منڈی میں منعقد ہوگا - جس میں ملک کے مشاہیر علماء شرکت فرمائیں گے -

جامعہ عثمانیہ ضلع لائلپور کا ایک تعلیمی تبلیغی مرکزی ادارہ ہے - جامعہ کا مقصد خالص اسلامی و دینی تعلیم کی اشاعت ہے - جامعہ میں قرآن مجید کی تجوید اور حفظ و ناظرہ کا بہترین انتظام ہے - جامعہ میں تقریباً ڈیڑھ سو طلباء و طالبات، چار اساتذہ کی زیر نگرانی مصروف تعلیم ہیں - جامعہ غریب الوطن طلباء کے قیام و طعام کا کفیل ہے - جامعہ عثمانیہ رجسٹرڈ و ملحق بوفاق المدارس ادارہ ہے - جامعہ ہذا آپ کے صدقات و عطیات اور زکوٰۃ کا بہت زیادہ مستحق ہے -

(مولانا) محمد صدیق ربانی مہتمم جامعہ عثمانیہ اہلسنت والجماعت - غلہ منڈی - لائل پور

مدرسہ اشاعۃ العلوم سکرنڈ ضلع نواب شاہ سندھ کا سالیانہ جلسہ

سنیچر کے دن ۳ بجے بعد از نماز ظہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی حضرت مولانا جمیل احمد صاحب قاسمی کی تحریک اور دلی کی تائید سے حضرت مولانا محمد شاہ صاحب سرپرست مدرسہ ھذا جلسہ کے صدر منتخب کئے گئے - صدر صاحب نے اپنی مختصر تقریر میں جلسہ کا مقصد پیش کیا - حضرت مولانا محمد بخش صاحب نے دو گھنٹے تقریر فرمائی - جمعہ تا نماز عصر حضرت استاذ عصر مولانا صاحب بہیڑ نے صارعت پر تقریر فرمائی -

بعد از نماز مغرب جلسہ کی دوسری نشست کی کارروائی حضرت مولانا قاری محمد صاحب دہلی نے تلاوت سے شروع فرمائی - اس نشست میں مولانا محمد سلیمان صاحب طاہر نے خطبہ استقبالیہ پڑھا - جس میں مدرسہ کا اجمالی تعارف تھا - اسی نشست میں حضرت مولانا عبد العزیز صاحب شجاع آباد - حضرت مولانا عبد العزیز صاحب اتو دیرہ - حضرت مولانا عبید اللہ صاحب مظہر العلوم کراچی نے تقریریں کیں -

بعد از نماز صبح حضرت مولانا مجاہد ملت سحبان سندھ - عبد الکریم صاحب چشتی نے تین گھنٹے تقریر فرمائی - جلسہ میں اور بھی کافی علماء تقریباً ۵۰ علماء موجود تھے

(دائم الدین - مدرس مدرسہ اشاعۃ العلوم)

مولانا ضیاء القاسمی کا ضلع سرگودھا میں داخلہ بند

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ سرگودھا نے مولانا ضیاء القاسمی خطیب لائل پور کا تین ماہ کے لئے ضلع سرگودھا میں داخلہ بند کر دیا ہے - اس سے پہلے بھی مولانا موصوف کا اسی ڈی - سی نے داخلہ بند کیا تھا - اس پابندی کے پیش نظر ضلع سرگودھا کے تمام پروگرام منسوخ کر دئے گئے ہیں -

(ناظم جامعہ قاسمیہ - لائل پور)

قبول اسلام

مورخہ ۱۹ کو مسمی عنایت ولد امام دین ساکن چاہبڑ کے ضلع گوجرانوالہ نے عیسائیت سے توبہ کر کے حضرت سید حکیم مہر علی شاہ صاحب کے ہاتھ پر مذہب اسلام قبول کیا - نومسلم نے اپنے بیان میں اقرار کیا کہ مجھے کسی قسم کا خوف و طمع نہیں ہے یہ بیان چھوگوا ان کے دستخط شدہ قرطاس پر محفوظ ہے - پتہ چلا ہے کہ مولوی علی محمد صاحب چیمہ کی تبلیغ کا یہ نتیجہ ہے - اسلامی نام عنایت اللہ رکھا گیا - دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ نے دین حق پر ثابت رکھیں - آمین -

(سید حفیظ اللہ حسنی - کوٹ ہیرا - ضلع گوجرانوالہ)

ضرورت استاد

ہمیں ایک مدرس کی ضرورت ہے جو لڑکوں کو ابتدائی درس نظامی کی کتابیں مقامی لڑکوں کو پڑھائیں گے - مدرسہ کی طرف سے ان کو ۵۰ روپیہ ماہوار اور رہائشی مکان پانی جلانے کی لکڑی وغیرہ دی جائے گی -

خواہشمند حضرات اس پتہ پر خط و کتابت کریں - مولانا ابو الحسن - بمقام پنڈی حضرت شیخ موسیٰ براستہ ناندلیانوالہ ضلع لائلپور

منی آرڈر کوپن پر اپنا پتہ پورا لکھیں اور خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں -

نظام العلماء ضلع بنوں

مولانا حمید اللہ جان نیازی صاحب ناظم نظام العلماء بنوں سے اطلاع دیتے ہیں - کہ بمقام ہمراسٹے نورنگ جامع مسجد نظام العلماء ضلع بنوں کا ایک اجلاس مولانا سید جان محمد شاہ صاحب منعقد ہوا - جس میں قرارداد ذیل پاس کی گئیں -

نظام العلماء بنوں کا یہ اجلاس فرانس اور الجزائر کے درمیان جنگ بندی کے اعلان پر اور اصولاً الجزائر کی آزادی تسلیم کرنے پر صمیم قلب سے اظہار مسرت کرتے ہوئے عبوری دور کے وزیر اعظم یوسف بن خدہ کو خصوصاً اور تمام الجزائری مجاہدین کو عموماً ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہیں، اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ الجزائری عربوں کو ہر طرح سرخرو فرماتے - آمین -

(۲) نظام العلماء بنوں کا یہ اجلاس مولانا فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی اور ملک کے مایۂ ناز صحافی حمید نظامی اور مسٹر محمد شعیب قریشی کی وفات پر رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں اور ان ہر سہ حضرات کی وفات سے ملک و ملت اپنے مخلص کارکنوں سے محروم ہو گئے ہیں - اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت فرماتے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے

(۳) نظام العلماء بنوں کا یہ اجلاس نظام العلماء مغربی پاکستان کے مرکزی اجلاس منعقدہ ۲۱ مارچ ۶۲ء کے تمام فیصلوں کی تائید کرتا ہے - جس میں انہوں نے حافظ الحدیث الحاج حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی کو امیر مرکزیہ منتخب کیا ہے - یہ اجلاس اس امر پر خلوص دل سے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے دعا گو ہے کہ باری تعالیٰ آپ کو مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین -

(۴) نظام العلماء ضلع بنوں کا یہ اجلاس تمام علمائے اسلام سے اپیل کرتا ہے کہ وہ پہلے سے زیادہ جوش و خروش اور ذوق و شوق سے نظام العلماء کے ساتھ شامل ہو کر منظم طور پر تبلیغ و حفاظت اسلام اور دیگر تعمیری کاموں کے لئے کمربستہ ہو جائیں تاکہ ہمارے بزرگوں کے مقاصد زندگی کی تکمیل اور ان کی روحوں کی تسکین کا سامان پیدا ہو -

حمید اللہ جان نیازی
ناظم اعلیٰ نظام العلماء

دار العلوم اسلامیہ چارسدہ

مولانا میاں محمد شفیق صاحب چارسدہ ضلع پشاور سے تحریر فرماتے ہیں کہ:

مجھے اپنے اکابرین پر پورا پورا اعتماد ہے کہ وہ جو کچھ بھی کرتے ہیں اسلام اور قوم و ملک کی بھلائی کے لئے کرتے ہیں - بندہ مجلس شوریٰ کی کارروائی سے میرا کلی اتفاق ہے اور میں جملہ تجاویز کی تائید کرتا ہوں -

کراچی میں رقص گاہ کی تعمیر

(منقول از صدق جدید مورخہ ۲ مارچ)

اسلامی مملکت پاکستان سے رمضان کے مقدس مہینہ میں خبر آئی ہے کہ کراچی میں عنقریب سمندر کے کنارے ایک شاندار اور دلکش ناچ گھر (رقص گاہ) کی تعمیر عمل میں آئے گی جو غیر ملکی سیاحوں کے لئے خاص طور سے جاذب نظر ہوگا یہ اس رقص گاہ کے نمونہ کا ہوگا جو ایک عرب مملکت لبنان کے صدر مقام بیروت میں ساحل بحر پر واقع ہے اور اس پر پچاس لاکھ روپے کی لاگت آئے گی -

پاکستان کی فوجی حکومت کے متعلق سننے میں آیا تھا کہ وہ ہر شعبۂ زندگی میں اصلاح و تطہیر کا کام انجام دے رہی ہے - اور نااہل و بداعمال سیاستدانوں سے ملک کے نظم و نسق کو پاک کرنے میں اس نے جو کامیابی حاصل کی تھی اسے مختلف حلقوں میں بجا طور پر سراہا جاتا تھا افسوس کہ ان نام نہاد ثقافتی معاملات میں اس کی سمجھ کو کیا ہو گیا ہے؟ پاکستان میں روز بروز "طاؤس و رباب" کے جو مناظر سرکاری سرپرستی میں دیکھنے میں آ رہے ہیں وہ پاکستانی امت کی تقدیر کے بارہ میں کسی قسم کی پیشگوئی کر رہے ہیں (ریاست کانپور)

[illegible] پرنٹر و پبلشر نے [illegible] پریس [illegible] لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام [illegible] لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۹۴۴۱۵

جاری کردہ :- شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ● جمعہ ۵ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۵ راکتوبر ۱۹۶۲ء ● نمبر ۴۰

چودھری ظفر اللہ خان قادیانی کی صحیح خدمت

چرچ کی بنیاد رکھی

اخبار جنگ ۲۶ ستمبر ۱۹۶۲ء نے یہ خبر شائع کی ہے کہ چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی نے کسی جگہ چرچ کا سنگ بنیاد رکھا ہے اور دعا بھی کی ہے کہ ایٹمی خطرے سے دنیا محفوظ رہے۔ جہاں تک دعا کا تعلق ہے۔ اس کے بارے میں تو اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے۔ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ إِلَّا فِي ضَلَالٍ (کافروں کی دعا کیا سوائے ضلال کے اور کیا دھرا ہوتا ہے) یہ بیچارے دعا کرتے ہیں کہ ان کے ولی دوست اور پشت پناہ امریکن ایٹم کی تباہ کاریوں سے بچ جائیں۔ مگر جب خدا کا غضب نازل ہوتا ہے تو پھر کوئی چیز پناہ نہیں دے سکتی ہم ظفر اللہ قادیانی سے کہیں اگر خطرہ سمجھیں تو کسی محفوظ جگہ چلے جائیں مگر امید نہیں کہ آپ وہاں بھی بچ سکیں باقی رہ گئی بات چرچ کے سنگ بنیاد رکھنے کی۔ تو ہم چودھری ظفر اللہ خاں کی داد دیتے ہیں کہ وہ اپنے دل کی بات چھپاتے نہیں ہیں۔ صاف صاف کہہ دیتے ہیں۔ جہاں تک ہم کو یاد ہے انہوں نے صرف ایک بار جھوٹ بولا ہے۔ وہ ختم نبوت کی تحریک کے وقت انکوائری کورٹ کے اندر۔ جب ایک تنقیح کی تحقیق ہو رہی تھی کہ آیا چودھری ظفر اللہ خاں نے یہ لکھا ہے کہ میں ایک کافر حکومت کا مسلمان ملازم ہوں اور اس کا ثبوت احرار کے ذمہ تھا۔ احرار اسلام کی طرف سے دستاویزی اور زبانی شہادت سے یہ بات ثابت کردی گئی کہ ظفر اللہ خاں نے ایبٹ آباد کے خطیب اعظم مفتی ہزارہ حضرت مولانا ابوالوفاق محمد اسحٰق صاحب کے سوال پر یہ کہا تھا کہ میں کافر حکومت کا مسلمان ملازم ہوں۔ مگر جب ظفر اللہ خاں سے انکوائری کورٹ میں یہ سوال کیا گیا تو وہ صاف مکر گیا۔ حالانکہ ہزاروں اخبارات میں یہ خبر چھپی تھی۔ خود قادیانی اخباروں نے اس کو نقل کیا تھا۔ اور چودھری صاحب قادیانی نے اس کی تردید نہیں کی تھی البتہ عدالت میں آکر وہ مکر گیا۔ جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے ازالۃ الاوہام میں لکھا کہ میرا دعویٰ مسیح موعود کا نہیں ہے اور بعد میں اس کے خلاف کہنے لگ گیا۔ ہمیں تعجب جسٹس منیر پر ہے کہ انھوں نے تنقیح تو قائم کی کہ احرار یہ بات ثابت کریں کہ ظفر اللہ خاں نے یہ کہا ہے۔ مگر پھر رپورٹ میں اس کا نام تک نہیں لیا۔ بہرحال ہم کو ظفر اللہ خان کی یہ غلط بیانی تو معلوم ہے اس کے سوا ہم نے اس کو ہمیشہ اسی طرح پایا کہ اپنے عقیدے کو کبھی نہیں چھپایا۔ اس نے کروڑوں مسلمانوں

(باقی صـ پر)

حکومت کے اقدامات اور عوامی جذبات

اللہ تعالےٰ کی شان ہے اور ہماری شامت اعمال کہ ملک میں آئے دن جو سرکاری اقدامات کئے جاتے ہیں ان کے نتیجہ میں بے چینی اور اضطراب پیدا ہوجاتا ہے۔ حالانکہ حکومت کا یہ مقصد نہیں ہوسکتا کہ وہ جان بوجھ کر عوامی خواہشوں اور پبلک احساسات کو ٹھیس لگائے۔ ظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ حکومت مختلف شعبہ جات میں اصلاحات کے لئے لائق و قابل افراد پر مشتمل ایک کمیشن مقرر کرکے اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کی کوشش کرتی ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اہل ملک مطمئن نہیں ہوتے بلکہ الٹے اضطراب اور ایک قسم کی بے چینی رونما ہوجاتی ہے مگر تعجب ہے کہ ان کمیشنوں کی رپورٹوں سے یہی نہیں کہ اہل ملک مطمئن نہیں ہوتے بلکہ الٹے اضطراب اور ایک قسم کی بے چینی رونما ہوجاتی ہے اس وقت ہم تین سرکاری کمیشنوں پر معمولی بحث کرنی چاہتے ہیں۔ ایک عائلی کمیشن دوسرا تعلیمی کمیشن تیسرا پے کمیشن تیسرے کمیشن کا تعلق ملازمین کی تنخواہ میں اضافہ کے لئے صوبائی اسمبلی کے گزشتہ اجلاس میں بڑی بڑی بحثیں کی گئیں اور ملک کے سارے نمایندے اس امر پر متفق تھے کہ اس مہنگائی کے زمانہ میں ساٹھ ستر یا اسی روپے پر درمیانہ درجے کی فیملی کا گزارہ مشکل ہے۔ اور حالات یہ ہیں کہ ریلوے ملازمین، پولیس اور پٹواریوں کی تنخواہیں قابل اعتراض حد تک کم ہیں۔

"کسی نیبر ڈول کی ۱۸ روپے ماہانہ تنخواہ دیکھ کر تو ارباب نظم و نسق کی تدبیر سمجھ سے بالاتر معلوم ہوتی ہے محکمہ اوقاف جس نے لاکھوں روپوں کے اوقاف پر قبضہ کر رکھا ہے اور سینکڑوں افراد کو لاکھوں کی تنخواہیں اس فنڈ سے ملتی ہیں اس میں تو عجیب و غریب حالات ہیں موضع کنڈر ضلع مردان میں ایک وقف ہے جس کی آمدنی ۵ ہزار روپے سالانہ ہے پیش امام کو صرف ۵ روپے تنخواہ ملتی ہے۔ بہرحال تنخواہوں میں دس فیصدی اضافہ کا فائدہ کم تنخواہ والے ملازمین کو نہ پہنچ سکا۔ بھلا جس کی تنخواہ ساٹھ روپے ہے اس کو ۶ روپے کے اضافہ سے موجودہ حالات میں کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ بہرحال اس رپورٹ سے اہل ملک مطمئن نہ ہوسکے گا دوسرا کمیشن۔ عائلی کمیشن ہے۔ جس کی رپورٹ کو تمام علماء اسلام نے متفقہ طور پر خلاف اسلام قرار دیا ہے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور مؤتمر العلماء مشرقی پاکستان کے فیصلے کے بعد اس رپورٹ میں کتنی جان باقی رہ سکتی ہے ضرورت تھی کہ

(باقی صـ پر)

بدل اشتراک

سالانہ — چھ روپے
ششماہی — تین روپے ۵۰ پیسے

چیست یارانِ طریقت بعد ازیں تدبیرِ ما

مودودی صاحب کا نیا اسلام

پہلی قسط میں مودودی صاحب کے خیالات و افکار کی تھوڑی سی جھلک دکھائی گئی تھی۔ دراصل مودودی صاحب نے اپنے عقل و فہم سے اسلام کی جدید تعبیر و تشریح کا جو نیا اور گمراہ کن سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ وہ بقول مولانا ثناء اللہ امرتسری، سرسید احمد خاں کی صدائے بازگشت ہے۔ مودودی صاحب نے اپنے ذاتی اجتہاد سے ہر نئی بات پر نئی تجویز اور ہر نئے نظریہ پر اسلام کا لیبل چسپاں کر دیا۔ اور بزعم خود دینی فہم۔ دینی پالیسی دینی نصب العین اور جماعتی و ملی فلاح و اصلاح اور اقامت دین کا تنہا ماہر اور واحد ٹھیکیدار سمجھ بیٹھے ہیں۔ مگر افسوس اتنا کچھ سمجھنے کے باوجود وہ حقیقت میں کچھ نہ سمجھ سکے اور کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ جب اکابر ملت نے مودودی صاحب کی اس جدید تشریح پر گرفت کی اور ان کی غلطیوں کی نشاندہی کرائی۔ دیانت داری کا تقاضا تو یہ تھا کہ مودودی صاحب ان علماء کے ممنون ہوتے، الٹا جماعت [illegible] اور خود انہوں نے علمائے ربانیین کی تضحیک کو اپنا شعار بنایا۔ زبان و قلم سے تلوار و دشنوں کا کام لیا گیا۔ علمائے حق کو "تحقیقات زمانہ سے بیگانہ" "تقلید جامد کا پیرو، لکیر کا فقیر" اور طرح طرح کے خطابات سے نوازا، یورپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کا مذاق اڑایا اور زبان و قلم کے تیر و نشتر سے ان کا سینہ چھلنی کر دیا۔ مودودی صاحب کی "تہذیب" گالیاں ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

"اور پھر جو لوگ مسلمانوں کی رہنمائی کے لئے اٹھتے ہیں ان کی زندگی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ادنیٰ جھلک تک نظر نہیں آتی۔ کہیں مکمل فرنگیت ہے کہیں نہرو اور گاندھی کا اتباع ہے کہیں جبّوں اور عماموں میں سیاہ دل اور گندے اخلاق لپیٹے ہوئے زبان سے وعظ، عمل سے بدکاری، ظاہر میں خدمت دین اور باطن میں خیانتیں، غداریاں نفسانی اغراض کی بندگیاں"

(سیاسی کشمکش ص ۵۵)

یہ مودودی صاحب کی مہذب گالیوں کا ادنیٰ سا نمونہ ہے اور دعوے اتنا بلند کہ دین کو فقط ہم ہی نے سمجھا ہے۔ کیا دین کے علمبرداروں کا یہی طریقہ کار ہوتا ہے؟ اور محض اس جرم کی بنا پر کہ علماء نے ان کی مفروضہ دعوت کو قبول کیوں نہیں کیا اور انہیں مجدد کیوں نہیں مانا اور کیوں ان کے اس نئے اسلام کو نہیں اپنایا جو انہوں نے پیش کیا۔ طرح طرح کی مہذب گالیوں سے نوازا۔ مودودی صاحب اور ان کی خود ساختہ سکہ بند صالحین کی جماعت نے جو تہذیب نواز گالیاں علمائے حق کو دی ہیں ہم اسے علیحدہ عنوان سے پیش کریں گے یہ چند چیزیں اس سے لکھدی ہیں کہ ہم اگر کچھ عرض کریں تو خود ساختہ سکہ بند صالحین کی جماعت کو تکلیف ہوتی ہے لیکن وہ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر نہیں دیکھتے

وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا
ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام

قارئین نے اندازہ لگا لیا ہوگا کہ جو لوگ دوسروں کو غیر مہذب وغیرہ کے خطاب سے نوازتے ہیں وہ خود کتنے مہذب ہیں۔ اب مندرجہ ذیل عنوانات کے ماتحت .... مودودی صاحب کے خیالات و افکار کا جائزہ لینا ہے۔

● مودودی صاحب کا مسلک و مقصد

مودودی صاحب اور قرآن حکیم۔ مودودی صاحب اور حدیث۔ مودودی صاحب اور فقہ۔ مودودی کی نظر میں انبیاء۔ مودودی صاحب کی نظر میں صحابہ۔ مودودی صاحب کی نظر میں مجددین اور علمائے امت۔

مودودی صاحب جن مقاصد کو لیکر اٹھے ہیں اس سے متعلق پہلی قسط میں اجمالی خاکہ آ چکا ہے کہ ان کا واحد مقصد اپنے ذاتی اجتہاد سے لوگوں کو اسلام کی دعوت دے کر آزادی کی روح پھونکنا اور لادینیت پیدا کرنا ہے اور ایک نیا اسلام پیش کرنا ہے۔ مودودی صاحب کا مسلک کیا ہے؟ وہ ان کی اپنی زبان سے سن لیجئے "میں نہ مسلک اہلحدیث کو اس کی تمام تفصیلات کے ساتھ صحیح سمجھتا ہوں اور نہ حنفیت یا شافعیت کا پابند ہوں۔"

(رسائل و مسائل ص۲۳۵)

جماعت کی تشکیل کے وقت انھوں نے کہا ... یہ بھی کہا تھا۔

"آخر میں ایک بات کی اور تصحیح کر دینا چاہتا ہوں۔ فقہ اور کلام کے مسائل میں میرا ایک خاص مسلک ہے جس کو میں نے اپنی ذاتی تحقیق کی بنا پر اختیار کیا ہے۔"

رسالہ زندگی لاہور ص۸۲ اگست ۱۹۵۰ء

قارئین اندازہ فرمائیں کہ مودودی صاحب کے نزدیک کوئی مسلک یعنی خواہ اہل حدیث ہو یا حنفیہ کا یا شافعیہ کا مسلک ہو اپنی تفصیلات کے ساتھ صحیح نہیں۔ دوسرے لفظوں میں مودودی صاحب اس مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ اپنے علم و فضل کی حیثیت سے قرآن و حدیث کے مقابلہ میں اپنی تحقیق اور اجتہاد کو حق بجانب قرار دیں جس کا اظہار انہوں نے اپنی تفسیر تفہیم القرآن کے مقدمہ میں کیا ہے "اس تفہیم القرآن میں جس چیز کی میں نے کوشش کی ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے۔ اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے اسے جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کر دوں۔"

اس تحریر میں جو گندے جراثیم پائے جاتے ہیں۔ ان کا ذکر ہم کسی دوسرے عنوان سے کریں گے۔ یہاں صرف یہ بتانا مقصود ہے کہ ان کا مقصد صرف اپنے ذاتی اجتہاد اور تحقیق کو درست قرار دینا ہے اور آئمہ مجتہدین کی رائے کو غلط قرار دینا اور باطل ٹھہرانا ہے۔ اس کے سوا کم از کم ہمارے ذہن میں کوئی اور مفہوم نہیں آسکتا۔ آخر کار ہم اس نتیجہ پر پہنچتے ہیں۔ جیسا کہ ان کے رسائل اور ان کے طرز فکر سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ وہ پرانی قسم کے آمین و رفع یدین والے غیر مقلد نہیں بلکہ نئی قسم کے ترقی یافتہ اور روشن خیال غیر مقلد آزاد خیال مفکر اور ایک رائٹر ہیں۔ کسی امام کے مقلد نہیں ہیں۔ اپنے آپ کو بیچ کی راہ کا آدمی کہتے ہیں۔ لیکن اس سے بھی ترقی کی ہے اور ان کے کلام سے دعوائے اجتہاد و تجدید ٹپکتا ہے۔ جو کچھ ہم نے لکھا ہے اس کا مودودی صاحب کو بھی اعتراف ہے۔ ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ جن بزرگان سلف کے خیالات اور کاموں پر بے لاگ تحقیقی اور تنقیدی نگاہ ڈالتا ہوں جو کچھ ان میں حق پاتا ہوں اسے حق کہتا ہوں جس چیز کو کتاب و سنت کے لحاظ سے یا حکمت عملی کے اعتبار سے درست نہیں پاتا۔ اس کو صاف صاف نادرست کہہ دیتا ہوں۔ (رسائل و مسائل ص۵۰)

قارئین اندازہ لگائیں کہ مودودی صاحب مجتہد مطلق کی حیثیت سے اپنا طریقہ اور نظریات و افکار علیحدہ رکھتے ہیں۔ اپنی دینی تحقیق و تنقید پر اتنا زعم ہے۔ امام اعظم ابوحنیفہ امام مالک اور دیگر محدثین آئمہ اور مجتہدین کے خیال کو نادرست ہونے کا فیصلہ صادر فرما دیتے ہیں۔ اور "حکمت عملی" کے الفاظ قابل توجہ ہیں۔ یہ ایک الگ عنوان ہے۔ جسے اگر موقع ملا تو تفصیل سے ذکر کیا جائیگا مودودی صاحب کے اس زعم باطل پر اگر یہ کہہ دیا جائے تو بے جا نہ ہوگا۔

بریں عقل و دانش بباید گریست

(باقی آئندہ)

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام کا دورہ

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام ملک کے مختلف حصوں میں دورہ کر رہے ہیں پروگرام حسب ذیل ہے۔

۲۸ - ستمبر مظفر گڑھ
۳۰ " براہ ملتان ٹوبہ دار العلوم ربانیہ چک ۲۵۶
۲ - اکتوبر - براہ مدرسہ چشتیاں ضلع بہاولنگر
۳ " روانگی پشاور
۴ " پشاور
۵ " ڈسٹرکٹ جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس گوجرانوالہ
۶ " ٹوبہ ٹیک سنگھ
۷ " روانگی بفہ ہزارہ
۸ " بفہ سیرت کانفرنس
۹ " بالاکوٹ
۱۰ " مدرسہ احمد المدارس سکندر پور ہری پور
۱۱ " روانگی برائے ڈیرہ غازی خان
۱۲ " ڈیرہ غازی خان
۱۳ " خانپور ضلع بہاولنگر
۱۴-۱۵ سفر
۱۶-۱۷ اکتوبر ضلع مردان گجرات و کالو خان
۱۸ اکتوبر سفر
۱۹ " مدرسہ اشرف المدارس ہارون آباد بہاولنگر
۲۰ " مدرسہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ
۲۱ اکتوبر پیرمحل تحصیل ٹوبہ
۲۲ - اکتوبر لاہور
۲۳ " لاہور
۲۴ - اکتوبر نوشہرہ کلاں ضلع پشاور

(ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۵ نومبر ۱۹۶۲ء

کسی قوم کے ہیرو

جیسے کبھی کبھار ادنیٰ آدمی سے اونچا کام ہوجاتا ہے اسی طرح کبھی کبھی اونچے آدمی سے ادنیٰ قسم کی بات صادر ہوجاتی ہے۔ پاکستان ٹائمز کے مدیر بہر حال ملک کے بلند پایہ اخبار نویس ہیں اور ان کو جو بات کہنی ہو درجہ کے مطابق اونچی سطح کی کہنی چاہیئے۔ مگر ان سے لغزشیں ہورہی ہیں اور پاکستان ٹائمز کے اداریہ میں کبھی ایسے مضامین آجاتے ہیں جنہیں ملک و ملت کے لئے کسی طرح مفید نہیں سمجھا جاسکتا۔ ۱۱ ستمبر ۶۲ء کے اداریہ میں مدیر موصوف نے مندرجہ بالا عنوان کے تحت اس بات پر بڑے غم و غصہ کا اظہار فرمایا ہے کہ قوم کا ہیرو ایک ہوتا ہے۔ یہاں ہر ایک کی برسی کیوں منائی جارہی ہے۔ اس مضمون میں آپ نے مولوی عبدالحق، سر سید، ڈاکٹر اقبال، امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رح کو بھی مورد طعن و تشنیع یا نشانہ تنقید بنایا ہے۔ اگر اس سارے مضمون سے مراد کسی خاص مکتب خیال کی مخالفت اور کسی خاص شخصیت کے خلاف پروپیگنڈا مقصود و منظور نہ ہو، تو ہم مدیر صاحب موصوف کی خدمت میں دو باتیں، عرض کریں گے۔

پہلی بات یہ ہے کہ بلند قوم کے خیالات ہوتے ہیں۔ وہ اختلاف والے کو برداشت کیا کرتی ہے۔ ہمارے ملک میں فرنگی راج نے جہاں اور تباہ کاریاں کی ہیں۔ وہاں اس نے افراد امت میں جذبۂ رقابت کو اتنا ابھار آتش حسد کو اتنا بھڑکا دیا ہے۔ کہ کوئی بھی کسی دوسرے کی عزت کسی کا وقار اور کسی کی خوشحالی یا اقتدار کو برداشت نہیں کرتا۔ اختلاف رائے کی وجہ سے مخالفت کا طوفانی کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ ذرا اچھا کام کیا بس اور وں کو گردن زدنی قرار دینے لگتے ہیں اور بار بار ہمچو من دیگرے نیست کا نعرہ لگتا رہتا ہے۔ آزادی وطن کی جنگ لڑتے وقت انگریزوں کے خان بہادروں اور نوابوں نے آزادی کے خلاف انگریز کا ساتھ دیا۔ مگر جب مسلم لیگ سامنے آئی تو یہ عناصر سب کے سب اس میں شریک ہوگئے تقسیم وطن کا نعرہ لگایا اور اپنے سیاسی مخالفین کو ہندو کا ایجنٹ کہہ کر ان لوگوں کے خلاف دل کی بھڑاس نکالی جو ان کو انگریز کا پٹھو کہا کرتے تھے۔ ہندو کی کم ظرفی اور تنگ نظری رنگ لائی اور مسلمانوں کی اکثریت نے پاکستان کے حق میں فیصلہ دے دیا۔

اس طرح پاکستان بننے میں دو تحریکوں نے کام کیا۔ تحریک آزادی اور تحریک پاکستان اگر ان دو میں سے ایک بھی نہ ہوتی تو نہ بھارت بنتا نہ پاکستان۔ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے ملک آزاد ہوا اور ہماری اپنی حکومت بن گئی۔ اس کے بعد پاکستان کے سچے خیر خواہوں کے لئے اس سے زیادہ کونسا صحیح طریق کار تھا کہ وہ سابقہ تلخیوں کو بھلا کر اپنے سیاسی حریفوں کو گلے لگاتے اور سب کو ملا کر پاکستان کو سیسہ پلائی ہوئی دیوار بنادیتے۔ اسی مقصد کی طرف قائد ملت لیاقت علی خان نے ایک قدم اٹھایا تھا جب کہ امیر شریعت بخاری شاہ صاحب رح نے تمام احرار جیوش کو حکم دے دیا تھا کہ سرکاری پارٹی (مسلم لیگ) سے مل کر کام کرو۔ مگر افسوس کہ سیاسی بازیگروں نے اسی میں اپنا مفاد سمجھا کہ سابقہ تلخیوں کو تازہ اور باہمی اختلافات کی خلیج کو وسیع کرتے رہیں۔ حالانکہ ان کا یہ حربہ اب بیکار ہوگیا ہے لوگ ایسے افراد کی ذاتی اغراض اور پاکستانی بننے کے بعد ان کے کردار کا معائنہ کر کے ان سے تنگ آچکے ہیں اب اہل ملک صحیح عمل دیکھنے کے متمنی ہیں ہم ان بیچاروں کو معذور سمجھتے ہیں ان کے پاس اب نہ کوئی پروگرام ہے نہ صحیح مقصد۔ نہ قوم کی خدمت کا جذبہ لے دے کے یہ عوام کو پرانے نعروں کی یاد سے مسحور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

تعجب یہ ہے کہ پاکستان ٹائمز کے مدیر جیسے لائق سیاستدان نے ایک قومی ہیرو کی آڑ میں مرحوم لیاقت علی خاں پر بھی حملہ کیا علامہ اقبال پر بھی تنقید کی۔ اور امیر شریعت کو تو موضوع بحث ہی بنالیا۔ جس سے اہل ملک کے اس حسن ظن کو ٹھیس لگی جو اہل ملک کے دلوں میں پاکستان ٹائمز کے مدیر کے لئے ہے۔

دوسری بات یہ ہے کہ یہ برسیاں منانا کوئی صحیح اور کار آمد طریقہ قائم کرنے میں آپ کیوں اتنے بخل سے کام لیتے ہیں۔ کہ سوائے مسٹر جناح کے کسی کو ہیرو نہ بناؤ یا برسی نہ مناؤ۔ قوم کی خدمت کا ایک شعبہ تو نہیں۔ زندگی کے بیسیوں شعبے ہیں جس شعبہ میں بھی کسی نے قوم کی بے لوث خدمت کی وہی قوم کا ہیرو ہے۔ اللہ تعالے نے مختلف افراد کو مختلف کمالات عطا فرمائے ہیں۔ کون کور چشم اور بدبخت ہوگا جو سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ان کمالات اور ان تمام خدمات کو نظر انداز کرے۔ علامہ اقبال نے فرنگی کی سوسائٹی والے مسلمانوں کو جو مسلمان بنائے رکھا یا مرزا قادیانی کے دعویٔ نبوت اور انکار جہاد کو فلسفیانہ انداز میں رد کر کے جدید تعلیم یافتہ مسلمانوں کے ایمانوں کو محفوظ رکھا۔ یہ معمولی کارنامہ نہیں ہے۔ اللہ تعالے منظور فرمائے۔

قوم میں اگر کمال کی قدردانی نہ رہے تو کمال کی تلاش کون کرے گا۔ اور کس لئے کرے گا۔ تعجب ہے کہ فرنگی تعلیم و تاریخ کے یہ ماہر اس حقیقت کو کیوں بھول جاتے ہیں کہ یورپ شیکسپیئر اور برنارڈ شا کے ڈراموں کی قدر بھی کرتا ہے اور نپولین بونا پارٹ کی سپہ گری کی بھی۔ وہ ڈاکٹروں کی ہمت افزائی بھی کرتا ہے اور انجینیروں کی بھی۔ یہی وجہ ہے کہ وہاں کا لوہار انجینیر بن جاتا ہے۔ اور ہمارا آخر تک لوہار ہی رہتا ہے۔ وہاں کا پی۔ ایچ۔ ڈی آسمان پر اڑنے لگتا ہے مگر یہاں گریجویٹ کلرک ہی رہتا ہے۔ وہ چرچل جیسے مرد اور فلورنس نائٹینگیل جیسی نرس کو بھی ہیرو مانتے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام زون بہاولنگر و ہارون آباد کی قراردادیں

بہاولنگر میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں نے شرکت کی اور جمعیۃ کی سرگرمیوں کو تیز تر کرنے کی مہم شروع کرنے سے متعلق مشورے اور قرار دادیں منظور کی گئیں جس میں ایک یہ بھی قرار داد تھی کہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام موجودہ ترجمان اسلام کو بحال رکھے اور ایک روزنامہ اخبار جاری کرے۔ جس میں ملکی اور غیر ملکی خبروں کے علاوہ جمعیۃ کی خبریں بھی ہوں دیگر عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے۔ ظفر اللہ قادیانی نے جو شرمناک بیان دیا ہے اس نے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمائندگی سے علیحدہ کیا جائے

بین الاقوامی شخصیت

مودودی فرقہ والے جب کسی اخبار میں منشی مودودی کا نام پڑھتے ہی تو آگ بگولہ ہوجاتے ہیں کہ آتنی بڑی اور بین الاقوامی شخصیت کو منشی کیوں لکھ مارا یا اس کے خلاف بے دینی اور گمراہی کا پروپیگنڈا کیوں کیا جارہا ہے اگرچہ یہ کہنے والے مودودی کے تنخواہ دار آدمی ہیں۔ مگر تاہم اس کی وضاحت ضروری ہے۔ مودودی صاحب کسی دینی مدرسہ کے فارغ نہیں کسی مستند عالم سے پڑھے نہیں۔ طبعزاد علم ہے۔ مطالعہ کیا ہے۔ مضمون نویسی کی مشق ہے صاحب قلم ہے الجمعیۃ دہلی کی ایڈیٹری سے ترقی کر کے امیر المومنین بننے لگا ہے۔ قرآن و حدیث کی تصریحات کی مخالفت کرتا ہے دین میں اپنی رائے و قیاس سے کام لیتا ہے۔ بلا مبالغہ سیکڑوں باتیں کتابوں میں غلط لکھی ہیں اس کو منشی نہ کہیں تو کیا کہیں رہی بین الاقوامی شخصیت ہونا تو ان سے بڑھ کر شہرت چودھری ظفر اللہ خاں قادیانی کی ہے۔ اس کی شہرت بھی ان ملکوں میں پھولی پھلی جہاں امریکی اور انگریزی سیاست کا غلبہ تھا۔ انگریزوں کے آلہ کار اخبارات اس کو اچھالتے رہے۔ آج وہ جس مقام پر ہے مودودی کو ابھی بہت پاپڑ بیلنے کے بعد وہاں کا خواب دیکھنا ہوگا۔ اور پھر بھی یہ خواب تب شرمندۂ تعبیر ہوگا۔ جب امریکی گروپ کے ممالک دنصاری وغیرہ مودودی کو مسلمانوں کا مجتہد مشہور کر کے مقبول کرائیں گے۔ بین الاقوامی شہرت شاہ سعود کے بلانے سے نہیں ہوتی۔ آج کوئی عالم بھی پاکستان میں تقلید کو اور حنفی شافعی ہونے کو گناہ سے بوتر جرم قرار دے تو وہ مقبول ہوسکتا ہے۔ اور جو شخص بھی ناصر کی مخالفت پرزور طریقہ سے کرے تو وہ شاہ سعود کا منظور نظر ہوسکتا ہے۔ بلکہ آج گھر بیٹھے بیٹھے بھی ایک لیڈر کمیونزم کی مخالفت کر کے سرمایہ دار ممالک کے ڈالروں سے جیب بھر کر اخبارات میں اپنی پبلسٹی و تشہیر کرا سکتا ہے،

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا عظیم الشان جلسہ عام

۱۹ ستمبر - جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا عظیم الشان جلسہ رات کے ۸½ بجے عیدگاہ مردان منعقد ہوا -

تلاوت قرآن مجید کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے افتتاح کرتے ہوئے تمام مسلمانان پاکستان کا واحد مقصد ہے - پاکستان کی بقاء - استحکام - تحفظ اور پاکستان کے اندر قانون قرآن وسنت کا نفاذ ہے -

امیر سرحد کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا - پاکستان کے اندر اسلامی نظام کا قیام ضروری ہے پاکستان اسلام کے نام پر بنا - جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں کی مذہبی سیاسی نمائندہ جماعت ہے - خدا کے فضل سے پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی میں پاکستان کی تاریخ میں پہلی بار اسلام دوست ارکان منتخب ہوئے ہیں - قرآن وسنت کا نام پہلی بار اسمبلی اور پارلیمنٹ میں لیا گیا - ہم مسلمان ہیں، ہم پاکستان کے اندر اسلام کا بول بالا دیکھنا چاہتے ہیں - دنیا کے اندر افراتفری ہے - تمام دنیا پر روس اور امریکہ کا قبضہ ہے - دونوں شیطانی نظام کے علمبردار ہیں - ہم کمیونزم کے مخالف ہیں - اس لئے نہیں کہ امریکہ خوش ہو - اور ہم امریکہ کے مخالف ہیں - اس لئے نہیں کہ روس خوش ہو - بلکہ دونوں لعنتی نظام ہیں -

عائلی قوانین اسلام کے خلاف ہیں - مسلمان ہر اس قانون کو قطعاً برداشت نہیں کر سکتے - جو اسلام کا مخالف ہو - حضرت مولانا ہزاروی نے فرمایا کہ ہم کسی پارٹی کے مخالف نہیں ہیں -

مولانا نے فرمایا کہ ابوالاعلیٰ مودودی اگر ایک سیاسی لیڈر کی حیثیت سے میدان میں آتے تو ہمارا اس سے کوئی مناقشہ نہیں - لیکن وہ مجتہد اور مفسر کی پوزیشن میں آتے ہیں اور ان کا اجتہاد اور تفسیر خیر القرون صحابہ کرام اور تابعین رحمہم اللہ سے خلاف ہے ہم پاکستان کے کروڑوں اہل سنت والجماعت کے سنی مسلک صحیح سمجھتے ہیں اور اس پر لوگوں کو قائم رکھنا چاہتے ہیں - وہ تقلید کو گناہ سے بھی بدترین گناہ سمجھتا ہے - لازمی طور پر مودودی صاحب کی اس قسم کی رائے فکر سے اختلاف پیدا ہوگا

مودودی صاحب سے

چاہے اس میں کتنی حقیقت ہی کیوں نہ ہو مگر ملک میں امریکہ اور مودودی صاحب کے رشتے کا چرچا ہے - عرصہ سے مودودی صاحب پر یہ الزام ہے کہ یہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں - اس سے روپے لیتے ہیں - اسی کی خاطر اشتراکیت اور کمیونزم کی مخالفت کرتے ہیں - اور اسی وجہ سے مصر کے صدر ناصر کے خلاف یہ اور سارے مودودیے پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں، یہ بھی کہا جاتا ہے کہ مودودی صاحب کی موجودگی میں حجاز میں ناصر پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا اور امریکی تعلق ہی کی وجہ سے شاہ سعود نے خانہ کعبہ کے غلاف کی تیاری مصر سے چھین کر مودودی کے حوالہ کی - اور یہی وجہ ہے کہ اخبارات مودودی کو اچھالتے ہیں - امریکہ بھی جانتا اور سمجھتا ہے کہ کمیونزم اور اشتراکیت کو صرف اسلام کے اصول سے رد کیا جا سکتا ہے - اس لئے وہ یہ ضرور چاہتا ہے کہ اسلام اسلام کا غلغلہ بلند کر کے روسی اشتراکیت سے نفرت دلانا صحیح طریق کار ہے - چنانچہ پچھلے دنوں الجمہور نے یہ خبر شائع کی تھی کہ ان کو امریکی سفیر کے ذرائع نے پچاس ہزار روپے کی پیشکش کی تھی کہ تم کمیونزم کی مخالفت خوب کرو - بہر حال مودودی صاحب پر یہ اعتراض بہت پرانا ہے (جناب مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش (مشہور صحافی) نے بھی اس پر یہی الزام لگایا تھا -

اب مودودی کو حجاز سے روپے ملنے کی افواہ ہے - جس کی مودودی صاحب تردید کر رہے ہیں - مگر یہ بات یقینی ہے کہ ۲۴ لاکھ روپے تبلیغ کے لئے ملے ہیں مودودیے کہتے ہیں کہ یہ تو فلاں انجمن یا جماعت کو تبلیغ کے لئے ملے ہیں - البتہ ان میں مودودی صاحب بھی ایک رکن ہے - چلئے کسی رنگ میں سہی مل تو گئے - ہمیں اس سے بحث نہیں ہے - کہ مودودی کے حصہ میں کتنے آئے یا وہ کس طرح اور کس کے ذریعہ خرچ ہوں گے ہم ان افواہوں کو عرصہ سے سنتے چلے آ رہے ہیں - اور ان کے بارہ میں اخبارات میں بھی کچھ نہ کچھ ذکر ہوتا رہا ہے یہ بات آج تک نہیں کہی گئی کہ یہ ۲۳ لاکھ روپے امریکہ نے شاہ سعود کے ذریعہ مودودی کو دلاتے اور نہ ایسی بات کہی جا سکتی ہے اور نہ امریکہ والے اس طرح

بھیرہ کی مکدر فضا - حکام ضلع کو کیا ہو گیا

دفتر ترجمان اسلام میں بھیرہ ضلع سرگودھا کے خطباء اور یونین کونسل کے ممبروں کے دستخط سے یہ اطلاع آئی ہے کہ "بھیرہ میں شیعہ فرقہ کے مرکزی امام باڑہ کے مینار پر کھڑے ہو کر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور بزرگان دین پر تبرا کیا گیا - جس سے مقامی فضا سخت مکدر ہوئی اور شہر میں ۱۸ ستمبر کو احتجاجاً مکمل ہڑتال ہوئی - اور ایک عظیم الشان اجتماع میں حکام سے مطالبہ کیا گیا کہ مفسدہ پرداز عناصر کو جو امن وامان کے دشمن ہیں سختی سے دبایا جائے اور ان کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ ایسے واقعات کا اعادہ نہ ہو سکے"

ہم حیران ہیں - کہ مغربی پاکستان کے حکام نے عجیب وغریب رویہ اختیار کر رکھا ہے کہیں تو وہ کسی فرقہ کا نام لینا بھی فرقہ وارانہ اشتعال انگیزی قرار دیتے ہیں یا سمجھتے ہیں اور کہیں یہ حال ہے کہ کھلم کھلا دوسرے فرقہ کے بزرگوں کی توہین وتنقیص کی جائے اور حکام کے کانوں پر جوں تک نہ رینگے - ایسے واقعات اکثر ایسی جگہ ظہور پذیر ہوا کرتے ہیں - جہاں تک ایک آدھ متعصب افسر ہو اس کی پشت پناہی سے ایسی شرارتیں زیادہ ہو جاتی ہیں - ہم نہیں سمجھتے کہ سرگودھا کے ضلع میں یہ کیوں ہوا - آیا ان کی بے خبری میں بھیرہ کے کسی غلط کار افسر کی غلط کاری سے ایسا ہوا یا فسادی عناصر خود شرارت پر آ گئے - بہر صورت حکام ضلع کو چاہیئے کہ ایسے فتنوں کی آگ پھیلنے سے پہلے اس کی سرکوبی کر دیا کریں -

جمعیۃ علماء اسلام ملک کو غلط کار لوگوں کے دام تزویر سے بچانے کا تہیہ کر چکی ہے

مودودی نظریات کو مسلمان کبھی بھی اپنانے کیلئے تیار نہیں

میانوالی - (خصوصی نامہ نگار) صدر بازار میانوالی جمعیۃ علماء اسلام ضلعی دفتر کے افتتاح کے سلسلہ میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا پیر عالم شاہ منعقد ہوا جس میں مولانا محمد رمضان نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا - کہ پاکستان بن جانے کے بعد مختلف شاطروں نے اپنے ذاتی مفاد کی خاطر ملک کو استعمال کیا اور بیرون ملک و ملت کے مفاد کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے -

آپ نے مرزائیوں کی اندرون ملک اور بیرون ملک سازشوں سے عوام کو آگاہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کی یہ سازشیں ملک وملت کے لئے نقصان عظیم ہیں -

مولانا نے سیاسی جماعتوں پر تبصرہ کرتے ہوئے "نام نہاد" جماعت اسلامی کے خیالات و افکار پر مفصل بحث کی آپ نے فرمایا کہ مودودی صاحب کی شرعی مسائل میں حسب خواہش قطع برید شرعی سزاؤں کو ظلم قرار دینا، نیز انبیاء علیہم السلام، صحابہ کرام اور آئمہ مجتہدین پر تنقید وغیرہ ان حالات سے پتہ چلتا ہے کہ مودودی صاحب کے طرز عمل اور دوسرے سیاسی لوگوں کی طرح دستور اسلامی کا مطالبہ محض ذاتی مطلب کے لئے استعمال کر رہے ہیں اور مودودی صاحب کے ان نظریات و افکار کو مسلمان کبھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں - اور نہ ہی انہیں اس کی توقع رکھنی چاہیئے

مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ جمعیۃ ملک میں صحیح اسلامی نظام کا قیام چاہتی ہے اور ملک وملت کو ان غلط کار لوگوں سیاسی

چند سوالات

روپیہ خرچ کرنے کا ڈھنڈورا پیٹا کرتے ہیں اور نہ ہی ہر مجرم اپنے جرم کا اقرار کرتا ہے۔ اس لئے ہم بھی ان باتوں کو افواہ سے تعبیر کرتے ہیں۔ مگر عوام کی آگاہی اور واقعات کو سامنے لانے کے لئے ہم آج مودودی صاحب سے چند سوالات کرتے ہیں:۔

مودودی صاحب سے چند سوالات:۔

(۱) کیا آپ نے یہ بات نہیں کہی تھی کہ امریکہ پاکستانی عوام کی دوستی چاہتا ہے تو اس کو غیر نمائندہ حکومت سے نہیں بلکہ خود عوامی نمائندوں سے تعلقات و روابط پیدا کرنے چاہئیں

(۲) کیا آپ کی کسی کتاب کو امریکی ذرائع نے بڑی تعداد میں خرید کر آپ کی جھولی ڈالروں سے نہیں بھری تھی ؟

(۳) کیا کاغذ مہیا کرنے کی صورت میں امریکی ذرائع نے آپ کی مدد نہیں کی تھی ؟

(۴) جب لیگی وزارت کی بحث ہو رہی تھی کیا آپ نے علماء کے سامنے کراچی میں یہ نہیں کہا تھا کہ اب لیگ کو کوئی نہیں پوچھتا اب امریکہ یا ہم سے بات کرے گا یا سہروردی سے

(۵) اور جب سہروردی وزیر بن گئے تو کیا آپ کا فرقہ حسد کی آگ میں جل بھن نہیں گیا تھا اور کیا وہ سہروردی کے ناچ کی تصویریں جا بجا دکھا کر اس کے خلاف ریزولیشن پاس نہیں کرا رہے تھے۔

(۶) آپ نے مارشل اٹھنے اور پابندی دور ہونے کے بعد جو جلسہ لاہور میں کیا اس میں حکومت کی خارجہ پالیسی کا کیوں ذکر تک نہیں۔ جب کہ پندرہ سال کے حالات پر آپ تبصرہ کر رہے تھے۔

(۷) جب حال میں پشاور میں آپ تقریر کر رہے تھے۔ امریکی قونصل نے کیوں شرکت کی اور آپ کی تقریر ریکارڈ کر کے ہمراہ لے گیا۔ (کیا یہ مطلب تو نہ تھا ؟ کہ ہمارا ایجنٹ کتنا مقبول لیڈر ہے)۔

آپ خدا کو حاضر ناظر جان کر ان باتوں کے بارہ میں ہاں یا نہیں کہہ دیں۔

مودودی صاحب کو دعوتِ فکر

علماء کرام کی مخلصانہ پیشکش !

(ایک دردمند مسلمان کے قلم سے)

علماء کرام نے ایک بار پھر مودودی صاحب کو اس بات کی طرف توجہ دلائی ہے کہ وہ اپنی تمام ان تحریرات سے بیزاری کا اعلان کریں جنھیں جمہور علماء نے خلافِ شریعت قرار دیا ہے۔ نیز اگر وہ ان تمام باتوں کو اپنی تصنیفات سے خارج کر دیں تو دینی مصلحت کے تحت ان سے اتحاد ہو سکتا ہے۔ حتیٰ کہ انھیں اپنا سربراہ بھی تسلیم کیا جا سکتا ہے علماء کرام کا یہ اعلان ان لوگوں کی تسلی کے لئے کافی ہوگا جو علماء کے متعلق اس بدگمانی میں مبتلا ہیں کہ مولانا مودودی صاحب سے ان کا اختلاف کوئی مذہبی اختلاف نہیں بلکہ اس بہانہ سے سیاسی اغراض اور ذاتی مفادات کی خاطر پیدا کیا گیا ہے۔

اگرچہ علماء کی طرف سے پہلے بھی متعدد بار مولانا مودودی صاحب کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھایا گیا ہے مگر وقت کی نزاکت کے پیش نظر ان کی تازہ پیشکش خاص اہمیت رکھتی ہے۔

علماء کی دعوتِ اتحاد اور مودودی صاحب کا مسلسل احتراز مسلمانوں میں خوشگوار تاثرات پیدا نہیں کر رہا۔ یہ حقیقت جھٹلائی نہیں جا سکتی کہ مولانا مودودی صاحب کی دینی حفاظت کے لئے جتنے بھی ہاتھ پاؤں ماریں جب تک علماء کی تائید ان کی پشت پناہی نہیں کرے گی۔ ان کا کوئی خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکے گا۔

حیرت ہے جب بقول مولانا موصوف رسولِ خدا کے سوا کوئی شخص نہ معیارِ حق بن سکتا ہے نہ تنقید سے بالاتر ہو سکتا ہے۔ تو یہ بات کیونکر مانی جا سکتی ہے کہ جو کچھ آپ کے قلم نے لکھ دیا یا زبان نے کہہ دیا جوں کا توں مسلمانوں کے لئے واجب التعمیل، معیارِ حق اور تنقید سے بالاتر ہے۔ آخر آپ بھی تو رسولِ خدا کے سوا میں داخل ہیں۔ ہم ان علماء کو بھی فرشتہ نہیں سمجھتے جنھوں نے آپ کی تحریرات پر گرفت کی ہے۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق کسی مسئلہ پر غلط تنقید کی گئی ہے تو ان کی تسلی کرنا سب کاموں سے زیادہ اہم ہے۔ کیونکہ علماء کرام کی تنقید یا مخالفت کوئی معمولی بات نہیں ہوتی۔

علماء کرام کی وہ جماعت جنھوں نے مودودی صاحب کے نظریات کی شدید مخالفت کی اور اپنی تقاریر و تصانیف کے ذریعہ مسلمانوں کو ان کے دامِ فریب سے بچنے کی تلقین کی ہے۔ ان میں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ۔ مولانا مفتی کفایت اللہ رحؒ حکیم الامت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ قاری محمد طیب صاحب (مہتمم دارالعلوم دیوبند) مولانا احمد سعید صاحبؒ۔ مولانا منظور احمد صاحب عثمانی۔ مولانا محمد زکریا صاحب۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ۔ اور مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت ان کے سلسلہ عقیدت میں وابستہ ہے اور ہندو پاکستان کے تمام مسلمان ان مقدس ہستیوں کے زہد تقویٰ اور علمی قابلیت کے معترف ہیں اتفاق و اتحاد کی صورت میں علماء کرام وہ تمام لٹریچر نذرِ آتش کرنے کے لئے تیار ہیں جو مختلف اوقات میں ان کے خلاف لکھا گیا ہے۔ بے شک وہ دن بہت مبارک دن ہوگا جب مودودی صاحب علماء کرام سے اپنے تمام اختلافات ختم کر کے اغیار کی سرکوبی کے لئے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو جائیں گے۔ اپنی غلطی کا اعتراف کوئی شرم کی بات نہیں بلکہ قابلِ فخر بات ہے۔ خصوصاً ایک عالم کا اپنی کسی غلطی کی طرف رجوع کرنا بہت بڑی نیکی ہے ہم خدا سے دعا بھی کرتے ہیں اور مودودی صاحب کی خدمت میں بصد ادب و احترام التجا کرتے ہیں کہ وہ اپنی جان اور ہزاروں مسلمانوں کے انجام بخیر کی خاطر علماء اکرام کی تازہ پیشکش کی قدر فرمائیں۔

اگر خدانخواستہ آپ نے حسبِ سابق اب بھی پرانی روش اختیار کی تو آپ کا یہ رویہ اس بات پر مہر تصدیق ثبت کر دے گا۔ کہ آپ اپنی ہر بات کو چاہے وہ درست ہو یا غلط بہرحال ٹھیک سمجھتے ہیں۔ خدا کرے ایسا نہ ہو آمین

وما علینا الا البلاغ

بخشش الٰہی نقشبندی قادری شاہ عارف ماڑن تاجور

شاطروں کے دام ہمزدیو سے بچانے کا تہیہ کر چکی ہے اور ان عظیم مقاصد کے اصول کے لئے وہ آخری دم تک جدوجہد جاری رکھے گی۔ مولانا نے عوام کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی اور بھاری اکثریت نے صدقِ دل سے تعاون کا یقین دلایا۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا عظیم الشان جلسہ عام

ضلع دفتر کے افتتاحی تقریبات

۱۹ نومبر عیدگاہ۔ مردان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا عظیم الشان جلسہ عام زیرِ صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع منعقد ہوا۔ ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان کی حقیقی آبادی اسلام سے ہو سکتی ہے۔ ملک کے اندر قرآن و سنت کا قانون پاکستان کے آزادی اور تحفظ کا ضامن ہے آزادی کے بعد تمام مسلمانان پاکستان کا ایک مقصد ہے پاکستان کی ترقی اور قرآن و سنت کا قانون جمعیۃ علماء اسلام کا یہ نصب العین ہے تمام مسلمانوں کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ دینا چاہیئے۔

امیر سرحد کے بعد مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کی حضرت مولانا نے فرمایا جمعیۃ علماء اسلام ہی واحد جماعت ہے جو مسلمانوں کا حقیقی خیرخواہ ہے۔ ملک کی دوسری جماعتیں کرسی کے لئے لڑتے ہیں جمعیۃ علماء اسلام صرف پاکستان کی ترقی اور اسلام کی سربلندی چاہتی ہے مولانا نے فرمایا پاکستان کے اندر پارلیمنٹ اور اسمبلی میں پہلی بار قرآن و سنت کا نام لیا۔ پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی میں دیندار، اسلام پسند اور شریعت خواہ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مولانا نے فرمایا مسلمان قرآن و سنت کے قانون کے لئے پوری جدوجہد کریں گے۔ جب تک قرآن و سنت کا قانون کے لئے۔ پوری جدوجہد جاری رکھیں گے۔

۲۰ نومبر کو صبح ۹ بجے نیو مارکیٹ مردان میں ضلع دفتر کے افتتاح کا شاندار اور پرشوکت تقریب ہوئی۔ جس میں علماء، تاجر، یونین کونسل کے ممبر، وکلاء۔ دین پرست مسلمانوں نے شرکت کی پانچ سو مدعوئین مدعو تھے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریریں کیں۔ (حافظ محمد ایوب ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کنڈکوٹ کی تنظیم

۲۰ راکتوبر جمعرات کو بمقام مدرسہ دار الفیوض کنڈہ کوٹ میں جمعیۃ اسلام ضلع جیکب آباد کی میٹنگ منعقد ہوئی ۔ جس میں ضلع بھر کے مخلص علماء اور کارکنان نے شرکت فرمائی اور یہ طے کیا گیا کہ ضلع بھر میں جمعیت کی شاخیں قائم کرنے کے لئے آٹھ آدمیوں کا وفد مقرر کیا گیا ۔ ضلع بھر میں گشت لگا کر جمعیت علماء اسلام کی شاخیں قائم کریں ۔

(۲) جمعیت علماء کے ضلع کا دفتر کنڈہ کوٹ میں کھولا جاتے اور ہر ماہ میں جمعیۃ علماء کے ضلع بھر کے علماء کرام کی میٹنگ دفتر کنڈہ کوٹ میں ہوا کرے ۔ جمعیت کے پروگرام کی پورے ضلع میں اشاعت کے لئے ایک مستقل مبلغ رکھنے کی تجویز پاس کی گئی ۔

مختلف قرار دادیں پاس کی گئیں

لائل پور میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

۲۱ ستمبر ۔ جمعہ بعد نماز عصر جامع مسجد کچہری بازار لائلپور میں علماء لائلپور میں ایک نمائندہ اجتماع برائے انتخاب جمعیۃ علماء اسلام لائل پور منعقد ہوا جس میں شہر کے ذمہ دار علماء کرام کے علاوہ معززین شہر نے بھی شرکت فرمائی ۔ جن کی تعداد ۵۰ کے قریب تھی ۔ جن میں حضرت مولانا تاج محمود صاحب ، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ، حضرت مولانا عبد العزیز صاحب ، حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب مہتمم مدرسہ اشرف المدارس خصوصیت سے قابل ذکر ہیں ۔ صدارت کے فرائض حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی نے انجام دیئے ۔ سب سے پہلے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم ۔ پی ۔ اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جمعیۃ کی ضرورت اور اہمیت پر ایک جامع اور مختصر تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد حضرت مولانا محمد نعیم صاحب لدھیانوی امیر جمعیۃ اور مولانا محمد یوسف صاحب نائب امیر ۔ اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب احرار نائب امیر اور اور مولانا ضیاء القاسمی صاحب ناظم اعلیٰ ۔ مولانا عبد العلیم صاحب جالندھری نائب ناظم ۔ مولانا ماسٹر عبد الرشید لدھیانوی خزانچی اور ولدار احمد سالار تنظیم رضا کاران انصار الاسلام بالاتفاق عہدے دار منتخب ہوئے اور مجلس عاملہ کے انتخاب کا حق امیر جمعیۃ کو بمشورہ عہدہ داران دیا گیا ۔ صدر نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا ۔

(ناظم جمعیۃ علماء اسلام لائلپور)

جمعیۃ علماء اسلام شہر رحیم یار خاں

۱۴ ستمبر بعد نماز عصر قیام جمعیت علماء اسلام کے بارے میں اجتماع ہوا جس میں عمومی اراکین کے علاوہ مندرجہ ذیل حضرات نے بھی شرکت فرمائی ۔ (۱) قاری خلیل احمد صاحب مہتمم و مدرس اول جامعہ قادریہ (۲) قاضی محمد اسمٰعیل صاحب خطیب لنڈا مت والی مسجد (۳) مولانا غلام ربانی صاحب خطیب مکی مسجد (۴) مولوی برکت اللہ صاحب ممبر یونین کونسل (۵) (۵) میاں قمر دین صاحب (۶) میاں سراج دین تے حاجی عبد العزیز صاحب (۸) محمد بقاء صاحب ۔ بالاتفاق مندرجہ ذیل حضرات کا انتخاب عمل میں آیا ۔

ا ۔ صدر ۔ مولانا غلام ربانی صاحب
جنرل سیکرٹری ۔ مولوی برکت اللہ صاحب
خازن محمد بقاء صاحب ۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا

امیر صوبہ شمالی پنجاب کا دورہ

قیام جمعیۃ ۔ ترجمان اسلام و ممبر سازی کی توسیع کے دعدے اور پروگرام امیر محترم صوبہ شمالی پنجاب حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھوی پچھلے ہفتہ کو چک ۱۶ الم گ ب پھبھڑ والا لائل پور تشریف لے گئے چک ۱۶ الم میں آپ نے جمعیۃ کے قیام پر کافی زور دیا منڈی ناندلیانوالہ سے بھی احباب آئے ہوئے تھے ان سے بھی قیام جمعیۃ پر زور دیا چنانچہ ان لوگوں نے وعدہ کیا کہ ہم بہت جلد شاخیں قائم کر کے اطلاع کریں گے ۔

کمالیہ میں بھی آپ نے قیام جمعیۃ پر زور دیا اغراض ومقاصد کی وضاحت فرمائی جماعتی اخبار ۔ ترجمان اسلام کی توسیع پر زور دیا ۔ حرف لوگوں نے وعدہ کیا کہ مدرسہ ربانیہ کے جلسہ پر ۳۰ ستمبر کو مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی تشریف لا رہے ہیں ہم اس کے بعد بہت جلد قیام جمعیۃ کریں گے اور اطلاع کریں گے آپ نے تلقین فرمائی کہ قیام کے بعد لائل پور یا سرگودہ سے ممبر سازی کی کاپیاں منگوا کر بہت جلد ممبر سازی بھی شروع کر دیں ۔ ۲۲ ستمبر جمعہ کو آپ چک ۵۱ م سعیڈ یاں میں تھے آپ نے وہاں بھی قیام جمعیۃ پر زور دیا ترجمان اسلام اور ممبر سازی کی مہم کو زیادہ سے زیادہ تیزی کے ساتھ کرنے کی تلقین فرمائی ۔ یہاں کا انتخاب بھی ہو گیا ہے ۔ جو مندرجہ ذیل ہے ۔ مولانا عبد العزیز صاحب امیر چوہدری محمد علی صاحب ناظم اعلیٰ ۔ چوہدری غلام محمد صاحب نائب ناظم ۔ صوفی روشن علی صاحب خازن ۔

آپ ۲۳ ستمبر کو واپس تشریف لے آئے ۔

عبد الرحمٰن انچارج دفتر

بقیہ :- چودھری ظفر اللہ خاں

قائد اعظم کے جنازہ میں موجود ہوتے ہوئے نماز جنازہ میں شرکت نہیں کی ہم اس کی دلیری کی تعریف کرتے ہیں ۔

اسی طرح اس نے قادیان اور ربوہ کے سالانہ جلسوں میں شریک ہونے کو کبھی اپنے عہدہ کی خاطر ناغہ نہیں کیا ۔ پھر لاکھوں روپوں سے فتنۂ ارتداد کی آبیاری کی ۔ چودھری صاحب کا جو بیان اخبارون میں آیا ہے اس کی روشنی میں اس نے مرزا قادیانی کو آخری نبی اور اس کی قبر کے بجائے دفرح بھارت کو پاکستان کہہ کر اور جرأت کا ثبوت دیا ہے

اب جو اس نے چرچ کا افتتاح کیا یہ بھی اس کی جرأت کی دلیل ہے ۔ عیسائی مرزائی دو بھائی ہیں وہ مسیح ناصری کے نام لیوا ہیں یہ مسیح قادیانی کے ۔ وہ بھی عیسائی سلطنتوں کی ترقی وحفاظت کے خواہاں ہیں اور مسیح قادیانی نے بھی برطانیہ کو بڑی دعائیں دی ہیں بلکہ اس کو اللہ تعالیٰ کی رحمت بتایا ہے ۔ اس لئے اگر ظفر اللہ خاں نے چرچ کا سنگ بنیاد رکھا ہے تو یہ اس کے مذہب کے لحاظ سے صحیح خدمت ہے جہاں ضرورت ہو ۔ وہاں چودھری صاحب کو بلا کر ان کے مبارک ہاتھوں سے سنگ بنیاد رکھا جائے ۔

بقیہ :- حکومت کے اقدامات

حکومت جو عوام کی نمائندہ ہوتی ہے فوراً اس کو منسوخ کر دیتی ۔ مگر یہ ہماری شامت اعمال ہے کہ دینی مسائل کا فیصلہ علماء کرام کے مشورہ سے نہیں بلکہ سنٹر اسمبلی کی اکثریت سے ہونا قرار پایا ہے ۔ حالانکہ اسمبلی کے ممبروں کے لئے انتخاب کے وقت ایسی کوئی شرط نہ تھی کہ وہ دینی تعلیم میں پوری دستگاہ رکھتے ہوں ۔ اور اگر ایسی شرط کا ہونا ضروری نہ تھا تو پھر ان نے ووٹوں سے قرآنی مسائل اور دینی مسائل اور دین کی باریکیوں کا فیصلہ کہاں تک معقول کہلا سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ اب ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام کے جلسوں میں ان کی منسوخی کا مطالبہ ہو رہا ہے

اب تیسرا کمیشن تعلیمی کمیشن ہے ۔ اس کی رپورٹ پر بھی بے اطمینانی پیدا ہوئی بلکہ مشرقی پاکستان میں فسادات بھی ہوئے ہم ان فسادات کو صحیح یا مطالبات کو منوانے کے لئے غیر آئینی طریقے اختیار کرنے کے خلاف ہیں مگر یہ بھی نہیں چاہتے کہ پولیس افسر گولی چلانے میں جلد بازی سے کام لیں ۔ اس سے قبل ضلع ہزارہ تحصیل مانسہرہ میں مورت میرا میں گولی چلائی گئی جس پر اسمبلی (صوبائی) میں گرما گرم بحث ہوئی اس کی تحقیقات ہائی کورٹ کے ججوں کے ذریعہ سے نہ کرائی گئی اور اسی لئے وہاں کے عوام سرکاری تحقیقاتی کمیٹی کی رپورٹ سے مطمئن نہیں ہے ۔

اب مشرقی بنگال میں طلبہ کے ایک اجتماع پر گولی چلی ۔ جس سے دو آدمی جاں بحق ہو گئے ہم جہاں طالب علموں اور عوام کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ ملک کے امن وامان کو کسی حالت میں تباہ نہ کریں ۔ مطالبات منوانے کے لئے آئینی طریقوں کی کمی نہیں ہے اور صوبائی اور مرکزی اسمبلیوں کے ذریعہ بھی حکومت کو منوایا جا سکتا ہے اسی طرح حکومت سے بھی یہ عرض کرتے ہیں کہ کیا اس کے لئے ان تینوں کمیشنوں کی رپورٹ پر ملک کی بے چینی میں درس عبرت موجود نہیں ہے ؟ ۔ کیا اس حقیقت کو ماننے سے کوئی امر مانع ہے کہ اس طرح کے کمیشن متعلقہ اور مفوضہ امور کی انجام دہی میں ناکام رہے ہیں کیا اس امر واقعی سے انکار کیا جا سکتا کہ دینی امور کی تحقیق وتصفیہ کے لئے صرف بلند پایہ اور مستند علماء ہی اہل ہو سکتے ہیں اسی طرح دوسرے کمیشنوں میں بھی ایسے ہی افراد کا تقرر ضروری ہے جو خواص کے سوالنامے کے ذریعہ دریافت نہ کریں بلکہ ملک کی صحیح رائے معلوم کرنے کی سعی کریں اور ملک کی اصلی ضرورت کو محسوس کریں ۔ موجودہ طریق کار سے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچنے پر مجبور ہیں کہ یا کمیشن کے ارکان کے انتخاب میں غلطی ہوتی رہتی ہے ۔ یا کمیشن کے ارکان اپنے فرائض کی ادائیگی سے قاصر رہتے ہیں ۔ ورنہ ان کی رپورٹ کا ردعمل ہڑتالوں جلسوں اور مخالف جلوس کی شکل میں کیوں ظاہر ہوتا ۔ ارباب حکومت کو ان معروضات پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیئے ۔

۵ راکتوبر کو گوجرانوالہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی عظیم الشان کانفرنس ہو رہی ہے ۔ احباب مطلع رہیں ۔

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

قسط

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب۔ دار العلوم اشرفیہ نیلاگنبد۔ لاہور

۵۔ فرض کیجیے کہ ثالثی کونسل نے وہ وجوہات جو نکاح ثانی کرنے والے نے پیش کی تھیں نامنظور کر دیں مگر نکاح والے کی نظر میں وہ بہت شدید اور ناقابل برداشت ہوں گی تو کیا اس کے سوا اور کوئی صورت ہو سکتی ہے کہ یا وہ بیوی کو طلاق دیدے یا یونہی نام کی بیوی رکھ کر آوارگی اختیار کرے کیونکہ عورت کے عیوب کھولنے سے جو عورت پر اثر ہوگا کبھی باہم موافقت نہ ہونے دیگا۔ یہ عورت کو طلاق دلوانا جبکہ اس کو دوبارہ نکاح کی توقع نہ رہنے سے پریشانی کا سبب بھی یا اس کو برائے نام بنوا کر دونوں کو آوارگی میں مبتلا کرنا کس کا کام ہوا۔

۶۔ یہ عورت پر بڑا زبردست ظلم ہوگا اگر مرد کی دوسری شادی کے وقت اس کے عیوب طشت از بام کئے گئے اس کی بڑی رسوائی ہوگی اور اگر کونسل کے قبول نہ کرنے سے طلاق کی نوبت آئی تو وہ بدنام ہو کر دوسری شادی سے ہمیشہ کو ہی محروم ہو جائے گی۔

۷۔ بعض دفعہ قوت بہت زیادہ ہونے سے یا عورت کے مریض یا کمزور ہونے سے مرد کو اس قدر شدید ہیجان ہوگا کہ وہ دوسری شادی کے بغیر گناہ میں مبتلا ہونے کا خطرہ یقینی سمجھے گا۔ ایسے وقت اس پر دوسری شادی واجب ہوگی جبکہ گنجائش والا بھی ہے اگر اس قید و بند سے یا کونسل کی نامنظوری سے وہ باز رہ گیا تو گنہگار ہوگا اور جس معصیت میں وہ مبتلا ہوگا اس کا گناہ کونسل اور قانون سازوں پر بھی ہوگا ایسی دفعہ جس سے ترک واجب ہوتا ہے قابل حذف بن جاتی ہے۔

اس کے بعد ذیلی دفعہ (۲) درخواست مع فیس و وجوہات چیئرمین کو دے کہ آیا اس کے لئے موجودہ بیوی یا بیویوں کی رضامندی حاصل کر لی گئی ہے "شرعاً دوسری شادی کرنے کے لئے قدیم بیوی کی رضامندی حاصل کرنا ضروری نہیں، یہ قید بھی شریعت کے خلاف اور عقل کے بھی خلاف ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ پہلی بیوی جبر و تشدد کے بغیر خوشی سے اجازت نہیں دے سکتی۔ خصوصاً جبکہ دوسری شادی کا سبب خود اسی کی حرکات و مزاج ہوں تو اس شرط سے بھی وہی مذکورہ خرابیاں پیش آئیں گی یا جبر و تشدد سے کام لینے کو روا رکھا جائے گا۔

اس کے بعد ذیلی دفعہ (۳) چیئرمین میاں بیوی سے ایک ایک آدمی لے کر کونسل بنا کر ضرورت و انصاف کی تحقیق کے بعد مناسب شرائط سے منظوری دے گا۔

اول تو وہی مذکورہ خرابیاں ہیں پھر اگر ان شرطوں پر خاوند کاربند نہ ہو سکے تو کوئی علاج مذکور نہیں اور اگر وہ ان کو ناپسند کرے تو پھر طلاق یا آوارگی کے سوا کیا حل ہو سکتا ہے۔

اس کے بعد ذیلی دفعہ (۴) میں نگرانی کلکٹر کے بیان اور اس کے خلاف کہیں چارہ جوئی نہ ہوگی

جب کہیں چارہ جوئی نہ ہوگی اور مرد کو ضرورت شدید محسوس ہوگی تو لامحالہ طلاق یا آوارگی بذریعہ قانون حاصل ہوگی اور یہ کل قانون ظلم یا بدکاری کا سبب بن جائے گا جیسا کہ عام مشہور بات ہے کہ دوسری شادی پر پابندی لگانا بدکاری کو عام کرنا ہے

اس کے بعد ذیلی دفعہ (۵) میں بلا اجازت پر دو سزائیں ہیں۔ مہر فوری بطور روپیہ وصول ہوگا۔ ایک سال تک قید محض یا پانچ ہزار تک جرمانہ یا دونوں۔

جرمانہ تو غیر شرعی ناجائز سزا ہے اور اپنے ایک شرعی حق کے حاصل کرنے پر سزا ظلم محض ہے نہ قید نہ جرمانہ اور مہر کی جو صورت نکاح میں مقرر ہو چکی ہے۔ اس میں رد و بدل کا حکومت کو اختیار نہیں ہے۔ یہ ذیلی دفعہ پوری حذف کرنے کے قابل ہے جن علاقوں یا زمانوں میں عورتوں کی پیدائش مردوں سے زائد ہے وہاں تعدد ازدواج کی سہولت مہیا ہی آوارگی سے بچانے کا اور قید و بند آوارگی بڑھانے کا ذریعہ ہوگا۔ جس طرح دوسری شادی پر یہ قدغن لگایا جا رہا ہے۔ وہ اصل میں اس طرح خطرناک اور دین و دنیا میں عقل و نقل سے غلط ثابت ہو رہا ہے۔ اصل بات وہی ہے جو شرعی بات ہے کہ اگر دو یا زیادہ بیویاں ہیں تو بیویوں کے مطالبہ پر ان کے لئے اخراجات میں برابری اور شب باشی میں برابری کا حکم نافذ ہو اس کے خلاف کرنے پر سزا کا بھی حق ہے اور خرچ کو بطور مالیہ وصول کرنے کا بھی حق ہے۔ اس لئے اگر ان دفعات کو رکھنا ہی ضروری ہو تو ذیلی دفعہ ۵ حذف اور کل دفعات خوشگوار تعدد ازدواج کے نام سے ہوں تاکہ انکے بغیر بیوی حق والے کا سوال باقی رہے اور آوارگی و

دینی مدارس

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخان کا سالانہ جلسہ

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخان سالانہ جلسہ مورخہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ اکتوبر ۱۹۶۲ء کے مطابق ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ جمادی الاول ۸۲ھ کو بمقام کمپنی باغ منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا عبداللہ صاحب درخواستی مولانا غلام غوث ہزاروی مولانا مفتی محمود صاحب مولانا خالد محمود صاحب مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مولانا زین العابدین صاحب مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مولانا محمد علی صاحب مولانا عبدالستار صاحب مولانا دوست محمد قریشی اور قومی شاعر سید امین الحسن گیلانی شرکت کر رہے ہیں۔

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن بیگوخیل میں جمعیۃ الطلباء اسلام کا قیام

(۱) صدر: مولانا عبدالرحمن صاحب نائب مدرس بیگوخیل (۲) ناظم اعلیٰ: جناب سید بادشاہ صاحب اماخیل (۳) ناظم نشر و اشاعت جناب قریشی خادم حسین صاحب بیگوخیل

احقر: خادم حسین متعلم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن بیگوخیل۔

مدرسہ اشرف العلوم جمعیۃ طلباء اسلام کا انتخاب

گوجرانوالہ مدرسہ اشرف العلوم میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مولانا حافظ محمد اقبال صاحب سرگودھوی صدر جناب عبدالغفور صاحب نائب صدر مولانا محمد یعقوب صاحب پشاوری ناظم۔

مدرسہ قاسم العلوم جمعیۃ طلباء اسلام کا انتخاب

ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مولانا محمد امیر محمد تونسوی صدر مولانا فیض الرحمان صاحب قریشی ناظم اعلیٰ مولانا محمد انور شاہ صاحب قریشی نائب امیر و سیکرٹری مولانا عبدالکریم صاحب خزانچی مولانا بشیر احمد بشیر ڈیرہ غازیخان ناظم مولانا فاتح محمد نور ناظم تنظیم جلسہ

جامعہ قاسمیہ لائلپور کا سالانہ اجلاس

مورخہ ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ اکتوبر کو جامعہ قاسمیہ لائلپور کا سالانہ اجلاس عیدگاہ دھوبی گھاٹ میں منعقد ہوگا۔ جس میں ملک بھر کے مشاہیر علمائے کرام شرکت فرمائیں گے

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں دو روزہ سیرت کانفرنس

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نمائندہ خصوصی) مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ کی سالانہ تیسری دو روزہ سیرت کانفرنس زیر صدارت حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی لائلپور مورخہ ۶، ۷ اکتوبر ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

(۱) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی لاہور۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان حضرت مولانا محمد یحییٰ صاحب لدھیانوی حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب میانوی حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب ملتانی حضرت مولانا قاری اجمل صاحب لاہور و دیگر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں اور مشہور نعت خواں حافظ محمد شریف صاحب شاعر اسلام جناب محمد شریف راہی بیچہ وطنی۔

(عتیق لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مجلس احرار اسلام سرگودھا (پاکستان)

آج مورخہ ۲۱ بروز جمعہ مجلس احرار اسلام سرگودھا کے سابق ارکان کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ محمد عبداللہ صاحب سابق صدر مجلس احرار اسلام منعقد ہوا تقریباً ۲۵ ارکان کی موجودگی میں حسب ذیل کارروائی عمل میں لائی گئی حکم نامہ متعلقہ تنظیم نو مرسلہ مرکزی دفتر ملتان مولانا محمد یسین صاحب نے پڑھ کر سنایا اور ضروری نکات کی وضاحت کی اور ممبر سازی کی مہم شروع کی گئی جس کی ابتداء دفتر سے ہی ہوئی جملہ ممبران نے جماعت کے ہر قسم کے تعاون کا عہد کیا بعد دعائے خیر ٹھیک چار بجے اجلاس بخیر و خوبی انجام پذیر ہوا۔

مدرسہ حیات النبی گجرات میں مفتی محمود صاحب

مدرسہ حیات النبی گجرات میں مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ ۵ اکتوبر کو جمعہ پڑھائیں گے۔

عالم اسلام

الجزائر

الحمد للہ تعالیٰ نے کہ الجزائر کے غیور مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے آزادی عطا فرما دیں۔ انہوں نے جہاد حریت میں جو قربانیاں دیں۔ اور جس عزم و استقلال کا ثبوت دیا اس نے خیر القرون کے مسلمانوں کی ایک یاد تازہ کر دی۔ مگر دشمن پر غالب آجانے کے بعد ان میں خانہ جنگی کا شدید خطرہ پیدا ہو چلا تھا اور یہ تصور سوہانِ روح ہو رہا تھا کہ الجزائر کہیں کانگو کی طرح تباہ و برباد نہ ہو جائے مگر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوں ان مخلص مسلمانوں پر۔ جنہوں نے خانہ جنگی روکنے کے لئے اپنی جانوں کی قربانیاں پیش کر دیں خود متقابل فوجیں بھی اس نعمت کی قدر و قیمت سے آشنا تھیں جنہوں نے ۷ سال تک فوق العادت قربانیاں دے کر دنیا کو محو حیرت کر ڈالا تھا۔

الحمد للہ کہ آج الجزائر میں امن و امان قائم ہے۔ انتخابات ہو گئے۔ اور پہلے وزیر اعظم بن باللہ ہی قرار پائے جو ایک بے باک سپاہی اور دلیر مجاہد ہے اسمبلی کے سپیکر پرانے وزیر اعظم جو فرانس کے غلبہ کے زمانہ میں آزاد الجزائری حکومت کے انچارج تھے، منتخب ہو گئے۔ یہ انتخاب ایک سال کے لئے ہی ہوا ہے۔ اس سے یہ امید پیدا ہو گئی ہے کہ اب اتحاد العرب کی سکیم پر انشاء اللہ تعالیٰ جلد عمل درآمد شروع ہو جائے گا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ شمالی مغربی افریقہ جو کل کا کل اسلامی افریقہ ہے ایک ہو جائے۔ مراکش۔ ٹیونس اور الجزائر تین ملک اس کے ارکان ہیں۔ ان کے بعد پھر طرابلس اور مصر رہ جاتے ہیں۔ اتحاد مغرب کے بعد پھر اتحاد عرب کی مساعی شروع ہو جائے گی۔ جس کے بعد اتحاد عالم اسلام ان کے پیش نظر ہے اللھم بارک لنا فی الامور کلہا۔

شاہ حسین نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا

اردن میں شاہ حسین نے پارلیمنٹ کو توڑ دیا ہے۔ شاہ حسین نے پارلیمنٹ کی معطلی کے بارے میں ریڈیو عمان سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ گزشتہ کچھ عرصہ سے ان کے خلاف متعدد سازشوں کا انکشاف ہوا ہے جن میں بعض ارکان پارلیمنٹ کا ہاتھ تھا اور انہوں نے الزام لگایا کہ وہ خفیہ تحریکوں کا در پردہ رہنمائی کرتے تھے۔

قاہرہ میں محاذ آزادی سعودی عرب

قاہرہ۔ مشرق وسطیٰ کی خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق عنقریب قاہرہ میں "محاذ آزادی سعودی عرب" کا قیام عمل میں لایا جائے گا اور اس محاذ کے لیڈر اور اس کے منشور کا اعلان چند روز میں کر دیا جائے گا۔

یاد رہے کہ جب سے شہزادہ طلال کا سعودی پاسپورٹ واپس لیا گیا ہے۔ وہ قاہرہ میں مقیم ہیں۔

شاہ حسین اور شاہ سعود کو انتباہ

ایک اطلاع کے مطابق ایک نامعلوم عرب نشریہ میں یمن میں بادشاہت کے خاتمے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے اعلان کیا ہے۔ کہ اردن کے شاہ حسین اور سعودی عرب کے شاہ سعود کا بھی امام یمن جیسا حشر ہوگا۔

یمن میں بغاوت

یمن میں فوج نے حکومت کا تختہ الٹ دیا ہے اور امام یمن جو حال ہی میں اپنے والد کی وفات کے بعد یمن کے امام مقرر ہوئے تھے۔ ان کو قتل کر دیا گیا ہے اور ملک سے بادشاہت کو ختم کر کے آزاد جمہوریہ بنا دیا گیا ہے۔ اور ملک میں مکمل امن و امان قائم ہے۔ اور کرفیو وغیرہ ختم کر دیا گیا ہے عوام اس نئے انقلاب سے بڑے خوش ہیں۔

روس۔ مصر۔ عرب جمہوریہ اور ہندوستان نے عدن کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ خروشچیف نے ایک پیغام میں عدن کی نئی حکومت کو کہا ہے کہ روس عدن کے خلاف ہر جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کرے گا۔ متحدہ عرب جمہوریہ کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ وہ یمن کے معاملات میں نہ خود مداخلت کرے گی اور نہ کسی اور کی مداخلت کو جائز سمجھے گی یمن کی فوجی کمان نے وزیر مقرر کر دئیے ہیں۔

حضرت مولانا خلیل الرحمان صاحب کی پیش کش

حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب پانی پتی خطیب جامع مسجد جھنگ بازار۔ نے بلا معاوضہ اپنی خدمات جمعیۃ علمائے اسلام کو پیش کر دی ہیں۔ اور عنقریب مولانا تنظیمی و تبلیغی سلسلہ میں کراچی روانہ ہو رہے ہیں۔

پاکستان

اسمبلی کے اجلاس

پاکستان میں سنٹرل اسمبلی کا اجلاس دسمبر میں ڈھاکہ میں ہونے کا اعلان ہوا ہے اور مغربی پاکستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس لاہور میں ماہ نومبر میں ہونے کا ہوا ہے۔

صدر کا دورہ

صدر پاکستان کامن ویلتھ کے اجلاس میں شرکت کے لئے لندن گئے تھے۔ وہاں سے امریکہ ہوتے ہوئے پاکستان پہنچ گئے ہیں۔

ہنگامے

پاکستان میں پہلے ایک ہنگامہ مسلم لیگ کا برپا تھا جس کا آخری منظر کراچی میں دیکھا گیا اور ہنگامے میں سکون ہو گیا۔ اس کے بعد متحدہ محاذ کے نام سے سہروردی کا ہنگامہ شروع ہوا۔ لاہور اور لائل پور کے عام جلسوں میں گڑبڑ ہوئی اور گوجرانوالہ میں استقبال کے ہنگامے میں کسی نے پستول کا فائر کر دیا مگر سہروردی بال بال بچ گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام

عوام میں عائلی قوانین کی وجہ سے اضطراب ہے۔ علماء کرام کے عام جلسے ہو رہے ہیں جن میں ان کی منسوخی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے طوفانی دورے شروع ہیں۔ ہر جگہ غیر معمولی اجتماعات سے یہ حضرات خطاب فرماتے ہیں۔

ملک کے عام اضلاع میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر کھل رہے ہیں۔ ممبر سازی شروع ہے اور عوام بڑے ذوق و شوق سے حصہ لے رہے ہیں۔

سابق صوبہ سرحد

سرحد میں جماعت علماء کے ارکان بنیادی جمہوریتوں کے ارکان سے عائلی قوانین کے خلاف دستخط لے رہے ہیں اور حکومت سے ان کی منسوخی کے لئے محضر بھیجے جا رہے ہیں۔

بنوں شہر میں

ترجمان اسلام اور خدام الدین ملنے کا پتہ
مولانا عبد القیوم صاحب امام مسجد
حق نواز خان۔ بنوں شہر

آہ مولانا عبد العلی احمد گل امام

مولانا عبد العلی احمد صاحب علاقہ ڈیرہ غازیخاں کی ایک ممتاز ہستی تھی۔ جن کی مذہبی دینی اور ملکی خدمات سے پورا علاقہ سرحد واقف ہے۔ جنگ آزادی کے ایک نڈر سپاہ سالار تھے۔ اس سلسلہ میں انہیں قید و بند کی صعوبتیں بھی سہنی پڑیں۔ مولانا سات سال سے فالج کی بیماری میں مبتلا [illegible] ۲۵ ستمبر کو عالم آب و گل سے منتقل ہو کر عالم برزخ میں چلے گئے۔ ایک روشن ستارہ غروب ہو گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ہم مولانا کے لئے رب العالمین کی بارگاہ میں دست بدعا ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس کے اعلیٰ مقام میں [illegible] دے اور ان کے درجات بلند کرے آمین

ادارہ ترجمان اسلام ڈیرہ اسماعیل کے تمام مسلمانوں خصوصاً ان کے اقربا و صاحبزادگان اور حاجی صاحبداد گل امام سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اور ان کے غم میں پورا پورا شریک ہے اللہ تعالیٰ تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں آمین۔ (ادارہ ترجمان اسلام)

دردناک خبر

۲۶ ستمبر کو ایک دردناک خبر سننے میں آئی میونی احمد حسن صاحب جو کہ میونسپل کمیٹی کے ملازم مہاجر کھارمنڈی میں قیام پذیر تھے فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ دعا ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں مقام عطا فرمائیں۔ اور پسماندگان کو نعم البدل اور صبر جمیل نصیب فرمائیں صاحب موصوف میں بہت سی خوبیاں تھیں۔ علماء ربانی کے ساتھ محبت۔ تبلیغی جماعت کی نقل و حرکت میں عملی طریقہ سے کام کرنا۔ خدام الدین اور ترجمان اسلام کی نشر و اشاعت کرنا۔ غرباء کی امداد کرنا۔

ضروری اعلان

تمام ماتحت جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے فارم رکنیت اعانت چھپ کر تیار ہو چکے ہیں۔ لہٰذا دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون لوہاری دروازہ ملتان سے حاصل کر کے انتخاب کریں۔ فوری طور پر کر کے دفتر میں اندراج کرائیں (مولانا) محمد علی جالندھری۔ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان۔ ملتان

دینی مدارس کی کارروائیاں مختصراً و خوشخط کاغذ کے ایک طرف لکھ کر بھیجی جائیں۔ (ناظم)

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

زیرِ سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

جلد (۵) ۞ جمعہ - ۲۷ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۵ - جنوری سنہ ۱۹۶۲ء ۞ نمبر (۱)

خریداری نمبر ۱۸۶۸
بگرامی خدمت جناب مولوی محمد شریف
صاحب ناظم دفتر ختم نبوت بیرون
لوہاری دروازہ
ملتان

حکومت مغربی پاکستان کی خدمت میں

ضروری اور مؤدبانہ درخواست

ہماری موجودہ حکومت نے فرقہ وارانہ جذبات کو ابھارنے اور متعصبانہ انداز میں کام کرنے کے خلاف جو اقدامات کئے ہیں۔ اس سے پہلے اس طرح کبھی نہیں ہوا مگر باوجود اس کے بعض شرپسند حکومت کے ان احکام کو نظر انداز کر کے اپنی بدفطرتی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پچھلے دنوں ملتان میں بعض آدمیوں نے ایک نہایت ہی اشتعال انگیز اشتہار شائع کیا۔ جس کے خلاف ملتان کی اٹھتالیس (۴۸) مساجد میں احتجاج کیا گیا۔ اور مندرجہ ذیل قرارداد کے ذریعہ حکومت سے درخواست کی گئی کہ اس کے خلاف قانونی کارروائی کرے۔

"جامع مسجد ——— کے مسلمانوں کا یہ اجتماع اپنی حکومت کی توجہ احتجاج کے ایک رسوائے عالم اشتہار کی جانب مبذول کرانا اپنا فرض سمجھتا ہے جس کے مرتبین نے اسے شائع کر کے سواد اعظم پاکستان کی محبوب و محترم شخصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک معتمد و معتمد صحابی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے برادر نسبتی امیر المؤمنین خلیفۃ المسلمین سیدنا حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ کے خلاف دریدہ دہنی اور سب و شتم کی قدیم روایات کا مظاہرہ کیا ہے۔ مشتہرین نے جس ذلیل اور شرمناک ذہنیت کا ثبوت دیا ہے۔ اس اجتماع کی نظر میں وہ نہایت ہی افسوسناک امر ہے۔

بنابریں (۱) ہم حکومت مغربی پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ اتحاد و اتفاق کی ضرورت کے اس دور میں اس قسم کے جارحانہ اقدام کرنے والوں کے خلاف قانونی کارروائی کر کے مجرمین کو کیفر کردار تک پہنچا کر مسلمانوں کے مجروح قلوب کو مطمئن کرنے کی کوشش کرے۔ نیز جس پریس نے اسکو طبع کیا ہے اس کے خلاف بھی قانونی کارروائی کی جائے۔

(۲) حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت طیبہ کی اشاعت ہی سے مسلمانوں کے قلوب میں ایمانی قوت پیدا ہوتی ہے۔ اور ان کی پاکیزہ زندگیوں کے حالات سے اصلاح معاشرہ کی عملی صورتیں نکلتی ہیں۔ اس لئے اپنی حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ و سیرت کے بیان کے لئے سہولتیں فراہم کرے۔ یہ اجتماع اس یقین کا اظہار ضروری سمجھتا ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مسلمانوں کے قرن اول کے خلیفہ عادل، مسلمانوں کے امیر اعظم اور سیاست دان تھے ان کی سیرۃ طیبہ سے اس دور میں زندگی کے جملہ شعبہ جات میں رہنمائی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اس لئے آپ کی شخصیت کو خصوصیت سے اجاگر کرنے کی ضرورت ہے۔

وفاق المدارس العربیہ کا

دوسرا سالانہ امتحان

دفتر مرکزی وفاق المدارس العربیہ پاکستان (سنٹر ملتان) سے اعلان کیا گیا ہے کہ اس سال مدارس عربیہ فوقانیہ کے طلبۂ علم حدیث کا سالانہ امتحان پانچ شعبان ۱۳۸۱ھ سے دس شعبان ۱۳۸۱ھ تک متواتر چھ روز رہے گا۔ مغربی پاکستان میں آٹھ مرکز (سنٹر) مقرر کئے گئے ہیں (۱) ملتان (۲) کراچی (۳) لاہور (۴) چارسدہ (۵) اکوڑہ خٹک (۶) پشاور شہر (۷) ٹل ضلع کوہاٹ (۸) نورنگ سرائے ضلع بنوں۔

اس امتحان میں کل دوسو آٹھ (۲۰۸) طالب علم حدیث شریف کا آخری امتحان دیں گے امتحان حسب سابق محفوظ طریقہ سے (یونیورسٹی کے طرز پر) تحریری ہوگا۔ ہر سنٹر کے لئے جدا جدا ناظم امتحان مقرر کئے جا چکے ہیں۔ حضرت مولانا محمد ادریس صاحب میرٹھی مدرس مدرسہ عربیہ نیوٹاؤن کراچی امتحان کے نظم و نسق میں مرکز سے تعاون کے لئے کراچی سے ملتان پہنچ چکے ہیں۔ تمام کام حسب قاعدہ موزوں طریقہ سے سرانجام ہو رہا ہے۔

نظام العلماء کی امداد اور ترجمان اسلام کی اشاعت میں ہر مسلمان کو حصہ لینا چاہیئے۔ نظام العلماء مغربی پاکستان علماء کرام کی ایک منظم جماعت ہے جو حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی سرپرستی میں تبلیغی کام کر رہی ہے۔ (غلام غوث)

مسلمان بیوی

(از مولینا محمد ادریس صاحب انصاری)

—— تیسری قسط ——

حدیث نمبر ۱۹ ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے صبر دلایا اس عورت کو جس کا بچہ مرگیا۔ اس کو جنت کا لباس پہنایا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

یعنی جب کسی کا بچہ مرجائے تو تم اس کی تعزیت کو اگر جاؤ تو اس طرح نہ کیا کرو کہ اس کے ساتھ مل کر رونے دھونے لگو۔ بلکہ اس سے ایسی باتیں کرو جن سے اس بے چاری کو صبر آجائے۔ ایسی عورت کو اللہ تعالٰی جنت کا لباس عنایت فرمائیں گے۔

حدیث نمبر ۲۰ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو! تم اپنے اوپر ضروری کرلو سبحان اللہ لا الہ الا اللہ سبحان الملک القدوس پڑھنے کو اور گنتی کیا کرو تم انگلیوں پر بے شک یہ انگلیاں سوال کی جائیں گی، باتیں کرائی جائیں گی اور اللہ کی یاد سے غافل نہ رہنا ورنہ تم اس کی رحمت سے محروم رہ جاؤ گی

(چہل حدیث)

حدیث نمبر ۲۱ ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کے روز سب سے زیادہ شریر مرد وہ ہوگا۔ جو اپنی بیوی کی خاص باتیں لوگوں میں ظاہر کردے۔ اسی طرح بعض عورتوں کو بھی یہ عادت ہوتی ہے کہ وہ میاں بیوی والی خاص باتوں کو اپنی سہیلیوں کو سُنا دیتی ہیں۔ اس سے بچنا چاہیئے۔ یہ بہت بڑا گناہ ہے۔ (مسلم)

حدیث نمبر ۲۲ ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خاوند اپنی بیوی کو اپنے پاس بلائے۔ اور عورت بغیر شرعی عذر کے انکار کردے تو تمام رات صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں۔

(بخاری شریف)

حدیث نمبر ۲۳ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین آدمی ایسے ہیں جن کی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے۔ اور نہ ان کی کوئی نیکی آسمان کی طرف چڑھتی ہے۔

(۱) بھاگا ہوا غلام جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے۔

(۲) وہ عورت جس سے اس کا شوہر

کے استعمال سے توبہ نہ کرے۔ (رواہ البیہقی)

تو جس عورت کا خاوند اس سے ناراض ہے۔ اسکی نہ تو نماز قبول ہوتی ہے اور نہ اس کی اور کوئی نیکی قبول ہوتی ہے۔ خدا کی پناہ اللہ کی ناراضگی الگ اور پھر کوئی نیکی بھی قبول نہ ہو تو ہمارا کیا ٹھکانا۔

حدیث نمبر ۲۴ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مہاجرین وانصار کی جماعت میں تشریف رکھتے تھے۔ اتنے میں ایک اونٹ آیا اور آپ کو سجدہ کیا۔ اس پر آپ کے صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ کو جب جانور اور درخت بھی سجدہ کرتے ہیں تو ہم زیادہ حق رکھتے ہیں۔ کہ آپ کو سجدہ کریں۔ اس پر آپ نے فرمایا:- اپنے رب کی عبادت کرو اور میری تعظیم کرو۔ اگر میں کسی کی بابت سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو میں عورت کو حکم کرتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے اور خاوند کا اتنا حق ہے کہ اگر وہ یہ کہے کہ زرد پہاڑ سے پتھر اٹھا کر کالے پہاڑ پر لے جا اور کالے سے سفید پہاڑ پر لے آ تو عورت کے ذمہ ضروری ہے کہ اس کے حکم کی تعمیل کرے۔ حالانکہ یہ فعل بالکل بے فائدہ ہے لیکن حضور نے خاوند کی اطاعت کی کس درجہ تاکید فرمائی۔ (رواہ احمد)

حدیث نمبر ۲۵ ۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ سوال کرے کسی شخص سے اسکی بیوی کے طلاق دینے کا تاکہ سمیٹ لے اس کا حق اپنے لئے اور تاکہ اس کے خاوند سے نکاح کرلے۔ کیونکہ اس کو وہی کچھ ملے گا۔ جو اس کی تقدیر میں ہے۔ (بخاری ومسلم)

مثلاً ایک شخص کے نکاح میں کوئی عورت ہے۔ اور وہ مرد دوسری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اس پر وہ عورت کہتی ہے کہ پہلے تو اپنی بیوی کو طلاق دے، پھر میں تیرے سے نکاح کروں گی۔ یا دو عورتیں ایک شخص کے نکاح میں رہیں۔ ایک بیوی یہ چاہتی ہے کہ میری سوکن کو طلاق دے تو میں تیرے یہاں رہتی ہوں۔ ورنہ نہیں۔ اس کو حضور نے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ اپنی اپنی تقدیر اپنے اپنے ساتھ ہے۔ لہٰذا تم اپنی تقدیر پر شاکر

وفاق المدارس کی تربیت گاہ

تمام عربی مدارس اور اہل اسلام متوجہ ہوں

وفاق المدارس العربیہ پاکستان نے اپنے ہیڈ کوارٹر ملتان میں فضلاء وفاق کی ... شروع کردی ہے۔ جس کے افتتاح کے لئے صدر وفاق حضرت مولٰنا شمس الحق صاحب ... بھی تشریف لائے اور دو چار دن آپ نے درس بھی دیا۔ ان کو درس قرآن درس حدیث ... تبلیغ ارکان اسلام وشعائر دین، تجوید القرآن، جمعہ اور عیدین کے خطبات اور تعلیم ... کی تربیت دی جارہی ہے۔ نصاب اور طریق کار تجویز ہوچکا ہے۔ اہل ثروت مسلمانوں ... ہے کہ وہ وفاق سے زیادہ سے زیادہ تعاون کریں۔ اور علماء اور مدرسین اور عام ... سے اپنے ہاں کے لئے تربیت یافتہ علماء کرام کے آرڈر بک کرائیں۔ اس لئے کہ پہلا ... صرف تیس علماء کا ہوگا۔ جہاں کسی شہر میں ایسے قاری کی ضرورت ہو جو عالم بھی ہو اور ... کی ضرورت ہو جو قاری بھی ہو۔ وہ ابھی سے حضرت مولٰنا مفتی محمود صاحب ناظم ... المدارس۔ صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان کچہری روڈ سے خط وکتابت کریں۔

بے پردگی

(از حافظ ممتاز علی صاحب بھکر ضلع میانوالی)

اللہ تعالٰی نے اسلام میں شرم وحیاء کا ایک خاص مقام رکھا ہے۔ شرم وحیا انسان کو شریفانہ کاموں کے لئے آمادہ کرتی ہے تو فحش ومنکرات سے بچاتی ہے۔ شرم وحیا ایک اہم فطری اور بنیادی وصف ہے۔ آج دنیا میں خاصکر ہمارے ملک پاکستان میں بے حیائی اور بے شرمی بے پردگی کی وجہ سے عام ہورہی ہے درحقیقت عورت چراغ خانہ تھی۔ گھر کی زینت تھی۔ گھر کی رونق تھی۔ مگر آج محفل غیر کی زینت بنی ہوئی ہے۔ حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم فرما گئے ہیں ؎

تعلیم لڑکیوں کی ضروری تو ہے۔ مگر
خاتون خانہ ہوں وہ سبھا کی پری نہ ہوں

اگر مسلمان عورت اپنی ذمہ داریوں کا احساس کرے تو اس کے اثرات صرف اپنی ذات یا اپنے خاوند یا گھر یا چار دیواری تک محدود نہیں رہتے۔ بلکہ ساری قوم کو فائدہ پہنچتا ہے ورنہ گھر تو خراب ہوا باہر کی فضا پر بھی اتنا برا اثر پڑتا ہے۔ جس کے برے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔ ہر روز نئے نئے فتنے رونما ہوتے ہیں قتل وغارت کی خبریں ہر روز اخبارات میں پڑھتے ہیں۔ اللہ تعالٰی نے عورت کو پردہ میں رہنے کا حکم فرمایا ہے نہ کہ بازاروں اور گلی کوچوں میں پھرنے کا۔ ارشاد باری تعالٰی ہے یٰاَیُّھَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ وَبَنٰتِکَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ

... سے فرما دیجئے کہ اپنے چہروں پر نقاب ... کریں۔ سب مسلمان عورتوں کو فرمایا گیا ... پردہ کی پوری پوری پابندی کیا کرو۔ ... ہے کہ جس قوم نے اللہ تعالٰی کے ... قانون کی خلاف ورزی کی۔ اللہ ... اس کو صفحہ ہستی سے نیست ونابود ... اس کی جگہ ایک نئی قوم آباد فرما ... کہ اللہ تعالٰی نے سورت محمد کی ... میں فرمایا ہے وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا ... اور اگر تم نہ مانو گے تو وہ اور قوم تمہارے بدل دے گا۔ پھر وہ تم ... نہ ہوں گے۔ دوسری جگہ ارشاد ... وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ ... الْجَاھِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی وَاَقِمْنَ ... وَاٰتِیْنَ الزَّکٰوۃَ وَاَطِعْنَ ... اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور ... کی طرح بناؤ سنگار نہ دکھاتی پھرو ... پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ اور ... رسول کی فرمانبرداری کرو۔

حاشیہ شیخ التفسیر حضرت ... صاحب لاہوری مدظلہ :- اط... میں بیٹھی رہو۔ زمانہ جاہلیت ... مت پھرو اور یاد الہٰی میں مصروف ... کریم کی تلاوت گھروں میں بیٹھ ... آیت مبارک سے صاف ...

قسط ۲

عیسائی پادری جواب دیں

مسئلہ کفارہ پر چند سوالات

از جناب محمد امین صفدر ۔ اوکاڑہ

(سلسلہ کے لئے دیکھو ترجمان اسلام مورخہ)

سوال نمبر (۶)

پادری صاحبان کہا کرتے ہیں کہ مسیح میں دو حیثیتیں تھیں ایک انسانی حیثیت اور ایک الوہیت کی حیثیت یعنی خدائی کی ۔ معلوم کرنے میں کہ حضرت مسیح کا حضرت آدم اور اس کی گنہگار اولاد کے لئے کفارہ ہونا کس حیثیت سے تھا ؟

پہلی صورت : اگر الوہیت کی حیثیت سے کفارہ ہوئے تو خدا کا مصلوب ہونا اور خدا کا مغلوب ہونا اور ذلیل و رسوا ہونا لازم آتا ہے جو سراسر خلاف عقل ہے ۔ خدا کو تو غالب و قاہر ہونا چاہیئے ۔ معاذ اللہ وہ خدا ہی کیا ہوا کہ بندوں سے اس قدر مغلوب و عاجز ہو کہ بندے اسکو تھپڑ مارتے ہیں ۔ اس کے سر پر کانٹوں کا تاج رکھیں ۔ اس کے منہ پر تھوکیں ۔ اس کو سولی چڑھائیں ۔ اس کی پسلیاں چھیدیں : سبحانہ تعالیٰ عما یصفون وما قدروا اللہ حق قدرہ

نیز انجیل سے پتہ چلتا ہے کہ مسیح نے صلیب پر نہایت بے کسی اور بے بسی کے عالم میں یہ کہتے ہوئے جان دی ایلی ایلی لما سبقتانی دیکھو انجیل متی ۲۷/۴۶ ۔ انجیل مرقس ۱۵/۳۴ جس سے صاف ظاہر ہے کہ بوقت صلیب مسیح میں الوہیت نہ تھی ۔ تو بحیثیت الوہیت کفارہ بننے سے کیا مطلب نیز الوہیت تو کفارہ قبول کرنے والی تھی ۔ اگر الوہیت کفارہ بن گئی تو کفارہ کو قبول کس نے کیا ؟ بہرحال مسیح الوہیت کی حیثیت سے کفارہ نہیں بنے نیز اگر الوہیت مصلوب ہوئی تھی ۔ اور خدا صلیب پر مر گیا تھا اور تین دن کے بعد زندہ ہوا تو ان تین دنوں میں ساری دنیا بے خدا رہی ۔ اور اس کا انتظام اپنے آپ چلتا رہا ۔ پھر خدا کی کیا ضرورت ؟ نیز آپ خدا کے نافرمانوں کو کس خدا سے ڈراتے ہیں کس جہنم کا خوف دلاتے ہیں ۔ کیا اس خدا سے جس کو یعقوب نے اکیلے کشتی میں گرا لیا ہو (دیکھو تورات کتاب پیدائش ۳۲/۲۵) جس کو چند یہودیوں

قیامت کے دن کہیں ایسا ہی نہ ہو کہ سارے کافر مل کر خدا کو معاذ اللہ جہنم میں ڈال دیں اور خود آزاد ہو جائیں ۔ آخر جو دو دفعہ آزمایا جا چکا ہو تیسری بار ایسا کرنے سے کون ان کو پکڑے گا ؟

دوسری صورت :- اگر بشریت کی حیثیت سے کفارہ بنے تو حضرت مسیح ابن آدم ہونے کی وجہ سے خود گنہگار ہیں ۔ نیک نہیں ہیں جیسا کہ حوالے گذر چکے ۔ نیز مفصلاً ہم انشاء اللہ آئندہ عرض کریں گے کہ بائیبل مسیح کو گنہگار کہتی ہے ۔ تو گنہگار دوسروں کا کفارہ کیسے بنا ؟

سوال نمبر (۷)

اگر مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت نے گناہ کا خاتمہ کر دیا تو اب عیسائی عدالتوں میں لوگوں کو مجرم ٹھہرا کر ان پر سزا کا حکم کیوں کیا جاتا ہے ۔ کس قدر مہمل عقیدہ ہے کوئی کسی کی آبروریزی کرے ۔ کوئی کسی کی جان لے ، مال اٹھا لے ۔ لیکن اس کو مجرم ٹھہرا کر عیسائی مذہب سزا نہیں دے سکتا ۔ کیونکہ اگر ان کو گناہ گار کہے تو کفارہ پر ایمان نہیں رہتا اور بے ایمان ہو کر نجات سے محروم رہتا ہے ۔ اور اگر سزا نہ دے تو دنیا میں ہی دوزخ ہے ۔ نہ عزت محفوظ نہ حکومت نہ عصمت نہ مال نہ جان یہی وجہ ہے کہ آج عملی طور پر ساری عیسائی دنیا نے اس عقیدہ کو چھوڑ دیا ہے ۔ اور مجرموں کو سزا دینا شروع کر دیا ہے ۔ کاش کہ اسکو چھوڑنے کے بعد وہ کسی اور طریقہ نجات کی تلاش کرے ۔ اگر کوئی غنڈہ ، بدمعاش کسی کی عصمت دری کر کے یا کسی کو قتل کر کے عدالت میں آ کر یہ کہہ دے کہ تم مجھے مجرم نہیں ٹھہرا سکتے ۔ اور نہ سزا دے سکتے ہو ۔ کیونکہ میرے اس جرم کی سزا میں مسیح صلیبی موت مر چکے ہیں تو عیسائی عدالت کیا جواب دے گی اور لڑکی کے والدین یا مقتول کے وارث کیا جواب دیں گے ؟

خدا کے قہر و غضب سے نجات پانے کا دار و مدار اصل میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم پر ہے و وقاھم عذاب الجحیم

ان کو جہنم سے محض اپنے فضل سے بچایا ۔ رہا یہ امر کہ خدا کا فضل و کرم کس پر ہوتا ہے ۔ سو خدا کا فضل اس پر ہوتا ہے جو خدا پر ایمان لائے ۔ خدا کی اطاعت و فرمانبرداری کا عہد کرے ۔ جن کا خدا نے حکم دیا ان کو بجا لائے ۔ اور جن سے روکا ، ان سے رک جائے ۔ اس کے بعد اگر کوئی گناہ نادانستہ یا دانستہ سرزد ہو جائے تو بصد ندامت اور شرمساری اور بہ ہزار گریہ و زاری سچے دل سے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرے ۔ اس وقت خدا تعالیٰ کی طرف سے رحمت اور بخشش کی وہ بارش برسے گی کہ گناہ کی نجاست اور گندگی کا نام و نشان باقی نہ رہے گا ۔ گناہ ہی معاف نہ ہوں گے بلکہ ان کو نیکیوں سے بدل دیا جائے گا ۔

الا من تاب و آمن و عمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما

جس شخص نے کفر اور شرک سے توبہ کی ۔ اور ایمان لایا اور نیک کام کئے اللہ تعالیٰ ایسوں کی برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ بڑا مہربان اور معاف کرنے والا ہے ۔

انجیل مرقس ۱۶/۱۶ میں ہے ۔ اور جو ایمان لائے وہ نجات پائے گا ۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ٹھہرایا جائے گا ۔" اور افسیوں ۲/۸-۹ میں ہے ۔" تم کو ایمان کے وسیلے سے فضل ہی سے نجات ملی ہے ۔ اور یہ تمہاری طرف سے نہیں خدا کی بخشش ہے اور نہ اعمال کے سبب سے ہے ۔ تاکہ کوئی فخر نہ کرے ۔ کیونکہ ہم اسی کی کاریگری ہیں ۔" ان دونوں عبارتوں سے بھی یہی معلوم ہوا کہ نجات خدا کے فضل سے ہے اور فضل ایمان کے وسیلے سے لیکن میں پہلے مضمون میں ذکر کر چکا ہوں کہ عیسائیوں میں وہ ایمان قطعاً موجود نہیں ہے جس کا انجیل مطالبہ کرتی ہے ۔ جب ایمان نہیں تو فضل سے بھی محروم ہوئے ۔ اور نجات سے بھی مایوس ہوئے ۔ اس لئے انہوں نے نجات کا ایک انوکھا اور نرالا طریقہ اختراع کیا کہ حضرت آدم سے جو گناہ بھول سے ہو گیا تھا ، وہ باوجود توبہ استغفار کے معاف نہ ہوا اور باپ کی اس غلطی کی وجہ سے تمام اولاد آدم گنہگار ٹھہری حتیٰ کہ نبی اور رسول بھی اس سے پاک نہ رہے چونکہ گناہ کا معاف کر دینا خدا کی شان عدل و انصاف کے خلاف تھا ۔ اس لئے خدا نے چاہا کہ عدل و انصاف بھی ہاتھ سے نہ جائے

خدا نے بندوں کی نجات کی یہ راہ نکالی کہ اپنے اکلوتے بیٹے کو صلیب پر چڑھایا ۔ تاکہ وہ لوگوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جائے ۔"

ناظرین کرام : آپ نے نجات کا یہ انوکھا اور نرالا طریقہ سن لیا اور خدا تعالیٰ کا عجیب و غریب طریقہ انصاف بھی سن لیا کہ گنہگار کو معاف کر دینا تو شان عدل و انصاف کے خلاف ہے اور ایک بے گناہ اور معصوم کو صلیب پر چڑھا دینا یہ عین عدل اور انصاف ہے ۔ (باقی پھر)

حیات النبی علماء دیوبند کا

یا غیر مقلدوں کا

منکر حیات النبی ؟ صلی اللہ علیہ ... قبر کی حیات سے بھی انکار کرتے ہیں ... کو مسلک دیوبند کا پیرو بھی بتاتے ہیں ... اکابر دیوبند کی گول مول عبارتیں ... نا سمجھ لوگوں کو دھوکا بھی دیتے ہیں ... فلاں اکابر دیوبند ہمارے ساتھ ہیں ... محترم مولانا قاضی شمس الدین صاحب ... تازہ تصنیف نے پردہ فاش کر ... جس کی غیر مقلدوں نے خوب داد ... غیر مقلدوں کے اخبار تنظیم اہل ... نے ۳۰ اکتوبر ۱۹۶۹ء کی اشاعت ... لکھا ہے ۔

(اس غلط سے یہ تماشہ ۔ قابل ... ہے کہ ایک دیوبندی عالم نے اپنے ... سے کٹ کر اہلحدیث نقطہ نظر سے اتفاق کر لیا ہے) ۔

غیر مقلدوں کے اس نوشتہ ... دو باتیں واضح ہو گئیں ایک یہ کہ دیوبند ... مسلک حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ ... وسلم کا ماننا ہے ۔ اور غیر مقلدوں کا مسلک اس سے انکار کرنا ۔

دوسری بات یہ کہ غلام غانی نوا... دیوبندی مسلک سے کٹ کر غیر مقلدوں ... سے متفق ہو گیا ہے اسی لئے یہ ان ... جلسوں کی زینت ہوتے رہتے ہیں ۔ ... اس بیان سے حیات النبی کے سلسلہ میں ... بات صاف ہو گئی کہ علماء دیوبند کا مسلک ... ہے اور منکرین حیات کا اور ہے ۔ اور غیر مقلد ... خوش ہو رہے ہیں کہ یہ دیوبندی مسلک ... سے کٹ کر ہمارے مسلک کے پیرو کار ...

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا ...

اسلام اور فریضۂ تبلیغ

(از جناب ایم عبدالرحمٰن صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)
ملخص از تقریر شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ)

دنیا کے تمام عقلاء کا اس پر اتفاق ہے کہ ہر انسان کا اخلاقی اور انسانی فرض ہے کہ اگر کسی دوسرے انسان کو کسی سخت نقصان سے دوچار ہوتا ہوا دیکھے تو اسکی مدد کرے۔ اور حتی الوسع اسکی دستگیری کرتا ہوا مصائب و آفات کے پنجہ سے نجات دلوائے۔ اسی بناء پر گرنے اور کنوئیں میں گرنے والوں، درندوں اور زہریلے جانوروں کے شکار ہونے والے مظلوم اور خونخوار حیوانوں کے پنجوں میں پھنسنے والوں، فاقہ اور افلاس و امراض میں مبتلا ہونے والوں وغیرہ وغیرہ کی مدد ہر قوم اور ہر مذہب میں ضروری خیال کی جاتی ہے۔ جبکہ دنیاوی چند روزہ مصائب اور فنا ہونے والے جسم کی تکالیف سے بچانا انسانی فریضہ شمار کیا جاتا ہے۔ تو اخروی دائمی مصائب اور ہمیشہ باقی رہنے والی روح کی تکالیف سے بچانا کیا اس سے بڑھ کر لازمی فریضہ شمار نہ کیا جائے گا؟ اس لئے ہر انسان کا فرض ہے کہ وہ دوسرے انسانوں کی اخروی زندگی اور روحانی امراض سے شفا یابی کی طرف پوری توجہ کرے۔

دوسری وجہ

جبکہ اسلامی تعلیم کے مطابق تمام افراد انسانی ایک ہی باپ اور ایک ہی ماں کی اولاد ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ طبعی عادات اور صورت و سیرت میں سب ایک دوسرے سے مشابہ ہیں اس لئے جس طرح اپنے حقیقی بھائی کے تمام حقوق ہیں اور انہیں کی بناء پر ہمارا طبعی اور عقلی فریضہ ہے کہ ہم اپنے بھائی کی ہر طرح ہمدردی اور مدد کریں اور اس کو آخرت کے عذاب سے نجات دلانے کی اور اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی خوشنودی تک پہنچانے کی نیز ابدی اور روحانی زندگی حاصل کرانے کی ہر ممکن کاروائی سے دریغ نہ کریں۔

تیسری وجہ:- اگر ہر ڈاکٹر، ہر حکیم، ہر وید کا فرض ہے کہ کسی مبتلائے امراض جسمانی کو دیکھے اس کا علاج کرے تو ہر حکیم روحانی کا فرض ہوگا کہ روحانی مریضوں کے علاج میں کوتاہی نہ کرے۔ مگر جس طرح جسمانی امراض کے مراتب کی حیثیت سے جسمانی ڈاکٹروں اور حکیموں وغیرہ کے فرائض میں فرق مراتب ہوتا ہے۔ اسی طرح روحانی امراض کے مراتب کی حیثیت سے روحانی حکیموں کے فرائض میں فرق ہوگا۔ جو روحانی امراض روحانی زندگی کو فنا کرنے میں ویسا ہی مرتبہ رکھتے ہیں۔ جو کہ طاعون، ہیضہ، سل وغیرہ جسمانی امراض مہلکہ جسمانی زندگی کے فنا کرنے میں رکھتے ہیں ان کے دفع کرنے میں ان کا فریضہ نہایت ہی ضروری اور شدید ہو جائے گا۔ اسی وجہ سے اسلام جو کہ حقیقی معنوں میں کامل اور مکمل مذہب ہے۔ اس اعلیٰ درجہ کی عام ہمدردی کا بہت زور و شور سے مؤکد فرمایا جاتا ہے

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولٰئک ھم المفلحون

(پ ۴۔ ع ۲) (ترجمہ) چاہیئے کہ تم میں سے ایک ایسی جماعت (ہمیشہ کیلئے) ہو جائے جو لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاتی رہے۔ اور عمدہ باتوں کا لوگوں کو حکم کرے اور ناپسندیدہ باتوں سے منع کرے۔ اور یہی لوگ نجات پانے والے ہیں۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر (پ ۴۔ ع ۱۲)

ترجمہ:- تم لوگ (امت محمدیہ) ان تمام امتوں سے بہتر ہے جو کہ لوگوں میں پیدا کی گئی ہیں کیونکہ تم لوگوں کو بھلائی کا حکم کرتے ہو اور برائی سے روکتے ہو اور اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہو۔

اس قسم کے احکام قرآن شریف میں متعدد مقامات پر ذکر فرمائے گئے ہیں احادیث میں بھی اس پر نہایت پر زور الفاظ میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ کہیں فرماتے ہیں لایؤمن احدکم حتی یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ (ترجمہ) تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہوگا جب تک اپنے بھائی کے لئے ویسی چیز دوست نہ رکھے جیسی اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

کہیں علامات ایمان بیان فرماتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں کہ آدمیوں سے صرف اللہ تعالیٰ کی وجہ سے دوستی رکھے" یعنی یہ کہ وہ خدا کے مخلوق ہیں اور اس کے بندے ہیں"

اسی عام ہمدردی کی بناء پر فرمایا جاتا ہے

خیر الناس من ینفع الناس لوگوں میں سے زیادہ بہتر وہ شخص ہے جو کہ سب لوگوں کو نفع پہنچائے۔

حسب ارشاد سابق جبکہ خیریت کا مدار لوگوں کو نفع پہنچانے پر ہوا تو جس قدر نفع عظیم الشان ہوگا خیریت بھی ویسی ہی عظیم الشان ہوگی۔ پس عذاب آخرت سے نجات دلانا روحانی ابدی زندگی حاصل کرانا، امراض روحانی کا دور کر دینا وغیرہ وغیرہ چونکہ نہایت اعلیٰ درجہ کے منافع ہیں جن کے برابر کوئی شخصی یا قومی مادی نفع نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جو شخص ایسے منافع کا متکفل ہوگا۔ وہ سب سے اعلیٰ اور افضل ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام تمام افراد انسانی میں اعلیٰ اور اکمل ہوتے ہیں۔ ان کی نظر ہمیشہ عموم پر ہوتی ہے۔ خصوصیت سے وہ بالاتر ہوا کرتے ہیں بلکہ بسا اوقات وہ اپنی ذات اور اعزہ و اقارب کو بھی طرح طرح کی تکالیف میں عام خلائق کے نفع کیلئے مبتلا کر دیتے ہیں۔ اور ذرہ برابر تک بھی نہیں کرتے۔ اور جس طرح وہ عموم کے منافع کے دلدادہ ہوا کرتے ہیں۔ اسی طرح وہ کم نفع دینے والی چیزوں اور بے قدر امور کی طرف زیادہ توجہ نہیں کرتے ان کا نصب العین روحانی زندگی، روحانی شفاء، اخلاقی تہذیب، آخرت کی بھلائیاں، خداوند عالم کا قرب، اس کی خوشنودی، قومی ترقیات وغیرہ وغیرہ اعلیٰ درجہ کے امور ہوتے ہیں۔ البتہ انبیاء علیہم السلام میں بھی عموم کے درجات جدا ہیں کوئی نبی فقط اپنی قوم کا مصلح اور طبیب ہوتا ہے کوئی اپنے تمام ملک کا ہمدرد اور ریفارمر ہوتا ہے۔ اور کوئی تمام عالم انسانی اور عام خلائق کا حکیم اور بہی خواہ بنایا جاتا ہے جناب پیغمبر ہیں یہ آخری درجہ عموم اور جس کی نظر رافت و شفقت اس طرح عام فیض رساں ہوگی کہ بلا تفریق رنگ و نسب وہ تمام مخلوق کے لئے اعلیٰ اور سب پہنچ سکیگا۔ اور نہ اس کے حکم سے کسی کو روگردانی کی اجازت ہوگی۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ انسانی طبعی عقلی شرعی جملہ حیثیتوں سے ضروری ہے کہ عام خلائق کی بہبودی کا فکر کیا جائے اور پھر اس بہبودی اور ہمدردی کو سب سے زیادہ پیش نظر رکھا جائے جو نہایت گراں قدر ہو اور جس قدر ان دونوں امور میں اضافہ ہوگا اسی قدر خیریت بڑھے گی اور اسی قدر پروردگار عالم کے یہاں اس کے لئے انعام اور اجر کا استحقاق ہوگا۔

علاوہ ازیں چونکہ مسلمانوں کے پیغمبر تمام روئے زمین کے بسنے والے اور عام لوگوں کیلئے ریفارمر اور مصلح بنائے گئے ہیں۔ جیسا کہ فرمایا جاتا ہے وما ارسلنٰک الا کافۃ للناس بشیرا ونذیرا (پ ۲۲۔ ع ۹) ہم نے تمکو صرف تمام آدمیوں کے لئے خوشخبری سنانے والا اور عذاب سے ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔

دوسری جگہ فرماتے ہیں:-

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا (پ ۱۸۔ ع ۱۶) نہایت برکت والی ہے وہ ذات جس نے فرقان حمید کو اپنے خاص بندہ محمدؐ پر اس لئے اتارا کہ تمام عالم کے لئے ڈرانے والے ہو جائیں۔ اس لئے مسلمانوں کا فریضہ اصلی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نمائندگی اور قائم مقامی کر کے تمام اقوام عالم کو آنحضرتؐ کے دین اور شریعت سے آگاہ کریں اور ان کے سامنے حقانیت اسلام کے آفتاب کو روشن کر دیں۔ ان کو صحیح راستہ کی طرف بلائیں اور حقیقی شفا اور دوا پر مطلع کریں۔

مسلمانوں کے آقائے نامدار نے ارشاد فرمایا لیبلغ الشاھد منکم الغائب جو لوگ میری مجلس میں موجود ہیں وہ غائب ہونے والوں کو میری تعلیمات پہنچا دیں۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ بلغوا عنی ولو آیۃ۔ میری طرف سے لوگوں کو احکام شریعت پہنچاؤ۔ اگرچہ ایک ہی آیت ہو۔

یہی وہ فرائض تھے جنہوں نے مسلمانوں کو بے چین کر دیا تھا۔ اور جس کی وجہ سے ان کو نیند اور آرام حرام ہو گیا تھا۔ ان کو اپنے پیارے وطنوں میں ٹھہرنا اور اپنی زندگی کی خدمتیں کرنا وبال جان ہو گئی تھیں۔ اسی

[illegible] ۱۵ [illegible] ڈاکٹر [illegible] صاحب

عزیز و اقارب، تن من دھن سب سے جدا کر دیا۔ اس حقیقی اصلاح کے وجوب نے ان کو مجبور کر دیا کہ وہ اطراف عالم میں بھی روشنی کی مشعلیں لے کر پھیل پڑیں اور کوئی قوت خواہ کتنی ہی عظیم الشان کیوں نہ ہو سامنے آئے تو اس سے ٹکرا جائیں۔ جس وقت مسلمان اپنی اس سچی روشنی کو لے کر نکلے ہیں ان کے پاس مکمل فوجیں نہ تھیں مکمل ہتھیار نہ تھے۔ مکمل خزانے نہ تھے ان کے پاس کوئی ایسی ظاہری قوت نہ تھی جو کہ قیصر و کسریٰ اور مقوقس کا انفرادی طور پر مقابلہ کر سکتی۔ چہ جائیکہ اجتماعی طور پر کرتی مگر چونکہ دنیا مطلوب نہ تھی۔ حکومت کی ہوس نہ تھی۔ خزانوں کا لالچ نہ تھا۔ اقوام عالم کی تجارت اور دستکاری کی خواہش نہ تھی۔ جوع الارض کی بیماری نہ تھی۔ اقوام عالم کو غلام بنانے کی آرزو نہ تھی۔ فقط حقیقی اصلاح و خوشنودی پروردگار کی آگ ان کے سینوں میں بھڑک رہی تھی۔ جس کے لئے تقویٰ اور زہد نے دھونکنی کا کام دے رکھا تھا۔ اس لئے جو بھی ان کے سامنے آیا۔ خواہ پہاڑ ہی کیوں نہ ہو۔ پاش پاش ہو گیا۔ اس کی ہستی مٹ گئی اور خدا کی سچی روشنی اطراف عالم میں پھیل گئی۔

جناب رسول اللہ کی وفات سے تیس ہی برس کے عرصہ میں بحیرہ اٹلانٹک کے کنارے سے ہمالیہ کی چوٹیوں تک لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ڈنکا بجنے لگا۔ افریقہ کے صحرائے اعظم سے لے کر کاکیشیا اور الٹائی کے دامنوں تک اسلامی جھنڈا لہرانے لگا۔ اگرچہ ایک ماہر ڈاکٹر اور حکیم صادق کا فرض یہ بھی ہے کہ اگر نادان مریض اپنے مرض پر اصرار کرے، اور دوا کے استعمال سے فرار چاہے یا عناداً اسکو استعمال نہ کرے تو وہ جبراً اسکو اسی طرح دوا پلائے جس طرح ماں باپ بچہ کو ہاتھ پاؤں پکڑ کر منہ کھول کر دوا پلا دیتے ہیں اور اس بناء پر وہ مستحق ملامت نہیں قرار دیئے جاتے بلکہ ہر طرح قابل ستائش قرار دیئے جاتے ہیں۔ بلکہ ملامت ان مریضوں پر عائد ہوتی ہے۔ اور جس طرح حاذق جراح کا فرض ہے کہ وہ دنبل میں نشتر لگا کر مادہ فاسد نکال دے۔ اگرچہ مریض چیختا چلاتا رہے اسی طرح اگر اسلام لوگوں کو اپنا حلقہ بگوش بناتا اور ان کی روحانی اور جسمانی انفرادی اور اجتماعی

اور اکراہ کی اجازت نہیں دی۔ اس لئے صاف الفاظ میں اعلان فرما دیا فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر جس کا جی چاہے ایمان لے آئے اور جس کا جی چاہے کفر کرے۔

دوسری جگہ فرمایا۔ لا اکراہ فی الدین۔ دین میں کوئی اکراہ اور جبر نہیں خلاصہ یہ کہ ایمان و اسلام کے لئے جبر و اکراہ کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ اگرچہ یہ حکم دینا بھی قرین قیاس تھا۔ ہاں جو لوگ فریضہ تبلیغ اور اصلاح حقیقی سے مانع ہوئے یا مانع ہونے کی تیاری کرنے لگے۔ ان کے سامنے آنا اور مقابلہ کرنا ناگزیر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ جن خطوط کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہان عجم کے پاس بھیجا اور ان کو اسلام کی طرف بلایا گیا تھا کسی میں لڑائی اور تلوار کی دھمکی نہیں دی گئی۔ اور یہی وجہ تھی کہ جزیہ کی مشروعیت غیر مسلموں کے لئے قرار دی گئی۔ اگر اسلام تلوار کے زور سے پھیلتا۔ جیسا کہ پادری یا آریہ اپنے پروپیگنڈوں میں اسلام سے نفرت پھیلانے کے لئے کہہ رہے ہیں تو آج صنعا اور یمن میں ہزاروں کی تعداد یہودی نظر نہ آتے۔ اسی طرح عراق، شام، فلسطین اور مصر وغیرہ میں لاکھوں کی تعداد میں غیر مسلم جو کہ پشتہا پشت سے بستے ہوئے چلے آتے ہیں پائے نہ جاتے۔

خود ہندوستان کے ان مقامات پر غور کیجئے جو کہ صدیوں مسلمانوں کی قوتوں کے جولانگاہ رہے ہیں۔ غیر مسلموں سے بھرے ہوئے ہیں۔ ضلع دہلی میں جو کہ پایہ تخت شاہان اسلام رہا ہے۔ اور جہاں فوجی قوتوں کا مکمل مظاہرہ رہتا تھا۔ جو کہ فیصدی مسلمان اور باقی غیر مسلم ہیں۔ صوبہ یو۔ پی میں ۱۵ فیصدی مسلمان ہیں۔ حالانکہ یہاں تقریباً ایک ہزار برس مسلمانوں کا قبضہ رہا ہے۔

اگر جبر و اکراہ سے مسلمان کیا جاتا تو جبکہ مسلمانوں کی فوجی قوتیں انتہائی عروج پر تھیں۔ کونسی قوت ان کو بجبر مسلمان بنانے سے روک سکتی تھی۔ ہاں عیسائیت اپنی سیاہ تاریخ اٹھا کر دیکھے کہ اس نے یہودی مذہب کو یورپ کے ممالک سے کس طرح فنا کیا اور پھر اسپین، سسلی، مالٹا، یونان، کریٹ، بلگیریا وغیرہ میں مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا ہے۔ آریہ قومیں اپنے گذشتہ کارناموں پر

قوموں کے ساتھ کیا معاملات کئے اور اب تک کیا کر رہے ہیں۔

جس طرح اسلام وسط ایشیا وغیرہ میں اپنی حقانیت اور علماء و صلحاء کی مساعی کی بنا پر پھیلا۔ اسی طرح ہندوستان میں بھی اسی قسم کی مساعی اور اپنی سچائی کی بناء پر مقبول عام ہوا۔ ۳۹۵ھ میں سید اسمٰعیل لاہوری بخارا سے تشریف لائے۔ آپ علوم ظاہری اور باطنی علم فقہ و تفسیر میں امام وقت تھے۔ سب سے پہلے اسلامی واعظین میں سے آپ یہاں آئے ہیں۔ آپ کی مجلس وعظ میں ہزاروں آدمی آتے اور فیضیاب ہوتے تھے۔ آپ کا بیان اس قدر مؤثر ہوتا تھا کہ ہر روز سینکڑوں آدمی مشرف بہ اسلام ہوتے تھے۔ جب یہ پہلے پہل لاہور میں تشریف لائے ہیں اور پہلے جمعہ کو آپ نے منبر پر بیان کیا ہے کہ ۲۵۰ آدمی مشرف باسلام ہوئے دوسرے جمعہ کو ۵۵۰، تیسرے جمعہ کو ایک ہزار۔ آپ کی وفات ۴۴۸ھ میں لاہور میں واقع ہوئی۔

حضرت درخواستی مدظلہٗ کا دورۂ بھکر

منکرین حیات کی تردید

حضرت مولانا شیخ الحدیث والقرآن محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ ۲۳ دسمبر ۶۱ء کی شب مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر ضلع میانوالی میں تشریف لائے۔ بعد از نماز عشاء مسجد طوبلہ گریٹ میں حضرت نے اپنے خصوصی انداز میں عوام کو مستفیض فرمایا سینکڑوں کی تعداد میں لوگ باہر علاقے سے حضرت کی زیارت کے لئے آئے ہوئے تھے۔ حضرت نے اپنی تقریر میں فرمایا کہ جو لوگ قرآن کریم حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنا چاہتے ہیں۔ وہ لوگ خود ختم ہو جائیں گے فرمایا کہ مسلمان کی کیا شان تھی کیا ہو گیا ہے سینما گھر کلب گھر آباد ہیں برباد ہے تو اللہ کا دین ہے۔ فرمایا۔ اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے۔ فرمایا کہ عاشق دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک عاشق حلوائی دوسرا عاشق شیدائی، عاشق حلوائی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حلوے کی تھالی پر ہر جگہ بلایا جاتا ہے۔ عاشق شیدائی مدینہ منورہ میں ہی جایا کرتے ہیں۔ لوگوں پر آپ کی تقریر کا بہت اثر ہوا۔ شب تقریر ختم ہوئی۔ حضرت دعا فرمائی۔

۲۴ دسمبر ۶۱ء کو نو بجے مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ کی عمارت کے سامنے مختصر مگر جامع تقریر فر... کے بعد ایک رقعہ حضرت کی خدمت میں کسی نے پیش کیا۔ رقعہ میں حیات ... اللہ علیہ وسلم کے مسئلہ میں مولوی غلام ... اینڈ کو کا اختلاف پوچھا۔ حضرت نے ... الفاظ میں فرمایا کہ ان کو حدیث ... میں دھوکا لگا ہے۔ حضرت مسئلہ کی ... پڑھ کر تشریح کے ساتھ لوگوں کو سمجھ... انبیاء کرام اپنی اپنی قبر مبارک میں جسم کے ساتھ زندہ ہیں۔ انبیاء کرام کا ... مٹی پر حرام ہے۔ مٹی انبیاء علیہم السلام کے گوشت کو خراب نہیں کر سکتی ... صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک پر ... درود شریف پڑھے گا حضور صلی اللہ ... وسلم اس کو خود سنیں گے۔ اور جو دور ... دور سے پڑھے گا۔ فرشتوں کے ذریعہ پہنچایا جائے گا۔ جو لوگ یوں کہتے ... حضرت مولانا حسین علی صاحب کا ... النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں کچھ اور ... تھا۔ وہ غلط کہتے ہیں۔ حضرت ... مولانا قطب العالم رشید احمد صاحب گنگوہی کے شاگرد تھے۔ ان کا ... تھا جو حضرت علماء دیوبند کا ہے۔

تقریر ختم کرنے کے بعد حضرت ... ڈیرہ اسمٰعیل خاں تشریف لے گئے ... کا دورہ نہایت کامیاب رہا۔ فقط

(حافظ ممتاز علی مدرس مدرسہ دارالہدیٰ بھکر ضلع میانوالی)

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ڈویلی سادات

وادی سرن ضلع ہزارہ

برادران ملت! بقاء مذہب ملت اس کی تعلیم و تدریس اور منظم طور پر نشر و اشاعت پر منحصر ہے۔ اور پھر اس موجودہ پرفتن اور ملحدانہ دور میں جبکہ مذہب مقدس اسلام کی جڑیں کھوکھلی کرنے میں مغربیت و اشتراکیت۔ جو مختلف روپوں میں مثلاً پرویزیت و مرزائیت اور عیسائیت ظاہر ہو رہی ہے۔ بدعات و رسومات زوروں پر ہیں۔ اس کی ضرورت اور بڑھ جاتی ہے اس لئے بہی خواہان اسلام کا یہ فرض ہے کہ وہ مذہب اسلام کی امداد و اعانت کے سلسلہ میں مدارس اسلامیہ کی امداد فرمائیں۔

اس مبارک ماہ میں جو مخیر حضرات اپنی نیک کمائی سے زکوٰۃ دیتے ہیں۔ مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ڈویلی سادات آپ کی خصوصی امداد و اعانت کا مستحق ہے۔ لہٰذا آپ زکوٰۃ و صدقات دیتے وقت مدرسہ ہذا کی بھی امداد فرما کر سرپرستی فرماویں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ الملتمس

خادم الملت عبدالقیوم سرنوی مہتمم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم ڈویلی سادات ڈاکخانہ جبڑ تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ۔

اپیل منجانب اسلام کمیٹی ڈھانگری مانسہرہ

لادینیت کے اس پرآشوب دور میں دینی تعلیم کی کس قدر ضرورت ہے۔ اس کو صرف وہی لوگ پہچان سکتے ہیں جن کو اسلام کے ساتھ والہانہ محبت ہو اور جو دین اسلام کو جو کہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اپنی آنکھوں کے سامنے سربلند دیکھنا چاہتے ہیں۔ اس وقت صرف دینی ادارے ہی یہ مقصد سرانجام دے رہے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے آپ کو اس مقصد کے لئے بالکل وقف کر دیا ہے۔ ظاہر ہے کہ اگر ان دینی اداروں کی مالی امداد نہ کی جائے تو ان کا کامیابی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچنا کتنا مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے ہر مسلمان کا یہ اخلاقی اور مذہبی فرض ہے کہ وہ ان اداروں کی مالی امداد کرے۔ تاکہ ایک طرف تو اس کو صدقہ [illegible] بھی فروغ پاتا رہے۔

اس سلسلہ میں مدرسہ تجوید القرآن ڈھانگری مانسہرہ ضلع ہزارہ میں عرصہ سات سال سے کام کر رہا ہے۔ اور باوجود مدرسین کی مالی پریشانیوں کے ان کے پائے استقامت میں لغزش کے آثار نہیں ہیں۔ اس کو پیش نظر رکھتے ہوئے تمام مسلمانان پاکستان سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس کار خیر میں ضرور شریک ہوں اور مدرسہ ہذا کی مالی امداد کریں۔ ترسیل زر کا پتہ (حافظ محمد زکریا معرفت فرنیچر جنرل سٹور مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ)

حضرت عمدۃ المشائخ ڈیرہ ڈویژن کے عربی مدارس میں

گذشتہ دنوں حضرت شیخ المشائخ فضل عثمان صاحب مدظلہٗ ڈیرہ ڈویژن کے دورہ پر تشریف لائے تو علاقہ کے علماء کرام اور طلباء عظام کے علاوہ کثیر تعداد عامۃ المسلمین نے آپ کی زیارت کی اور بالخصوص ڈیرہ ڈویژن کے عربی مدارس نے حضرت کو دعوت دی۔ جن میں دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت، دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسماعیل خان اور مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی قابل ذکر ہیں۔ دارالعلوم الاسلامیہ لکی مروت کو تشریف لے جاتے ہوئے ہر اہم مقام پر مسلمانان علاقہ مروت نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ اور اظہار خوشی میں علاقہ کے رواج کے مطابق فائر کئے۔

دارالعلوم نعمانیہ بھی آپ تشریف لے گئے۔ اور حضرت مولانا سراج الدین صاحب کی حسب خواہش دعوت چائے قبول فرمائی۔ نجم المدارس کلاچی آپ خاص ضرورتوں کے پیش نظر تشریف نہیں لے جا سکے جس کا حضرت کو افسوس رہا۔ معلوم ہوا ہے کہ اکابرین مجددیہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دینی تعلیمات سے جو شغف اور قلبی تعلق تھا اور مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ اور ملفوظات حضرت نور المشائخ صاحب نور اللہ مرقدہٗ جس کے شاہد عدل ہیں۔ ان کے ایک نیک وارث ہونے کی حیثیت سے بحمد اللہ آپ کو بھی اس کا بڑا حصہ ملا ہوا ہے چنانچہ اسی جذبہ کے تحت آپ نے ان دینی مدارس کے منتظمین کی اس اہم دینی خدمت کو [illegible] ہونے کے باوجود [illegible] حسنہ سے بھی ان کی قدر دانی کی۔ چنانچہ دارالعلوم لکی مروت اور دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اور نجم المدارس کلاچی کو علی الترتیب چالیس چالیس اور پچاس روپیہ بطور چندہ بھی عنایت فرمایا اور طلباء سے ترقی سے ہمت افزائی فرمائی۔

(محمد قاسم متعلم الجامعۃ عربی۔ لاہور یونیورسٹی اورینٹل کالج لاہور)

مدرسہ قاسم العلوم لیاقت پور کا ضروری اعلان

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ لیاقت پور میں ایک ایسے حافظ القرآن کی اشد ضرورت ہے۔ جو کہ پڑھانے میں کافی تجربہ رکھتا ہو اور اس سے قبل دینی درسگاہ میں بھی تعلیم و تدریس کا کام کیا ہو اور تجویدسے بھی واقفیت رکھتا ہو اور اگر نہیں تو کسی قاری القرآن سے مشق ضرور کی ہو۔ تنخواہ حسب قابلیت ہو گی یا جناب خود تشریف لا کر مشورہ فرمائیں۔ ضرورت مند حضرات مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔ لیاقت پور مین لائن پر واقع ہے ریلوے اسٹیشن سے ایک فرلانگ پر ہے۔

(محمد حیات ناظم شعبہ نشر و اشاعت مدرسہ عربیہ قاسم العلوم رجسٹرڈ لیاقت پور ضلع رحیم یار خاں)

جامعہ عثمانیہ کا جلسہ

پیر محل۔ جامعہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ ۱۷-۱۸ مارچ ۱۹۶۲ء کی بجائے ۵-۶ مئی ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ۔ اتوار ہو گا۔ علماء کرام و شعراء حضرات شرکت فرمائیں گے احباب تاریخ مقررہ نوٹ فرمالیں۔

(مولانا) محمد صدیق ربانی مہتمم جامعہ عثمانیہ پیر محل)

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کا کوئی سفیر نہیں

ایک ڈھونگ باز اپنے آپ کو مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کا سفیر ظاہر کر کے لوگوں سے زکوٰۃ اور مدرسہ کا جعلی نقشہ پیش کر کے تعمیر کے لئے چندہ مانگ رہا ہے۔ آپ حضرات کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مدرسہ کا کوئی سفیر نہیں ہے۔ مدرسہ توکلاً علی اللہ جاری ہے۔ کوئی صاحب کبھی اسے چندہ نہ دے۔ بلکہ اُسے حوالہ پولیس کرے اور ادارہ کو اطلاع دے۔

المعلن:۔ محمد رمضان مہتمم مدرسہ عربیہ کمالیہ ضلع لائل پور

بے پردگی!

(بقیہ صفحہ ۲)

بازاروں اور گلی کوچوں میں بے پردہ پھرنا، بے پردگی بے حیائی کی نشانی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ عن ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحیاء والایمان قرنا جمیعا فاذا رفع احدھما رفع الاخر رواہ البیہقی فی شعب الایمان، حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے حضور ؐ نے فرمایا حیا اور ایمان یہ دونوں ہمیشہ ساتھ اور اکٹھے ہی رہتے ہیں۔ ان دونوں میں سے ایک اٹھا لیا جائے۔ تو دوسرا بھی اٹھا لیا جاتا ہے۔ اسی طرح ایک اور حدیث شریف میں وارد ہے۔ عن عمران ابن حصین قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء لا یاتی الا بخیر رواہ البخاری و مسلم۔ ترجمہ حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حیا صرف خیر ہی کو لاتی ہے گویا حیاء کی وجہ سے شر و فساد اور دوسری برائیاں نزدیک نہیں آتیں اگر مسلمان عورتیں بے پردگی کی لعنت کو ختم کر دیں تو قوم ایک بہت بڑے فتنے فساد اور قتل و غارت کے شر سے محفوظ ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی غیبی نصرتیں شامل حال ہو جائیں گی۔ اور آخرت میں بھی اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ سے بچا کر راحت و آرام کی زندگی نصیب فرمائیں گے اور وہ زندگی وہ زندگی ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان مرد، عورت کو شرم و حیاء کی دولت سے نوازے اور رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر زندگی بسر کرنے کی توفیق نصیب فرمائے (آمین)

ہری پٹیل مسلمان ہو گیا

۲۲ دسمبر ۱۹۶۱ء کو ایک غیر مسلم ہندو مذہب سے تعلق رکھنے والا بدستی ہوش و حواس اور رضا و رغبت اپنے بعد از نماز جمعہ جامع مسجد ریلوے اسٹیشن خانیوال میں حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب ہزاروی کے دست حق پرست پر مسلمان ہوا۔ حاضرین نے بڑی خوشی اور خلوص سے اس کے لئے استقامت علی الدین کی دعا مانگی موصوف کا سابق نام ہری پٹیل تھا جس کو تبدیل کر کے نیا نام عبدالرحمان رکھا گیا سب مسلمانوں سے دعائے [illegible]

مسلم دنیا کی متحرک اور کامیاب سیاست

آج مسلمانوں کی بیداری رنگ لاچکی ہے۔ مراکش اپنے ایک حصہ برطانیہ کے الحاق کے لئے سوچ رہا ہے۔ ٹیونس، بزرٹہ کی بندرگاہ پر قبضہ کرنے کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار ہے۔ الجزائر۔ فرانسیسی وحشیوں کو نکالنا چاہتا ہے۔ پاکستان کشمیر کے لئے ماہی بے آب ہے۔ عراق کویت سے فرنگی کی اٹکی ہوئی دم کو کاٹنا چاہتا ہے۔ مصر فلسطینی یہودیوں کو چشم نمائی کرتا اسکی فوجی تیاریوں کے مقابلہ میں تیاریاں کر رہا ہے۔

البانیہ جیسی چھوٹی سی حکومت نے یورپ کے اندر رہ کر روس سے تعلقات ختم کر کے اپنی مستقل حیثیت پیدا کر لی ہے۔

ملایا کی حکومت بھی ملحقہ جزائر کے اتحاد و وفاق کے خواب دیکھ رہا ہے۔ اور انڈونیشیا کی حکومت نے مغربی نیوگنی پر حملے کی تیاریاں مکمل کر لی ہیں۔ آسٹریلیا نے ہالینڈ اور انڈونیشیا سے درخواست کی ہے کہ جنگ کی بجائے باہمی بات چیت کے ذریعہ مغربی نیوگنی کا مسئلہ طے کریں۔ مگر انڈونیشیا کے صدر سیوکارنو نے کہا ہے کہ ہالینڈ سے بات چیت تب ہو سکے گی جب مغربی نیوگنی کا نظم و نسق پر ہمارا قبضہ ہو جائے۔ اس کی بحری فوج محض کسی حکم کی منتظر ہے اور مقامی آبادی سے یہ توقع ہے کہ وہ مسلمان حملہ آور دل سے تعاون کرے گی۔ آسٹریلیا کی اپیل کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اور اقوام متحدہ کو کون دیکھتا ہے۔ نہرو نے گوا کے مقابلہ میں کس کی سُنی۔ فرانس نے بزرٹہ پر قبضہ کیوں نہیں چھوڑا۔ اور کانگو میں خود ساختہ صدر شومبے باوجود غدار قومی ہونے کے اقوام متحدہ کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے خود امریکہ نے معاہدات کا کونسا پاس کیا ہے۔ پرتگال شمالی اوقیانوس کے معاہدے کا ممبر اس کے دیکھتے دیکھتے نہرو کے ہاتھ سے پٹ گیا۔ اور وہ ٹس سے مس نہیں ہوا۔ پاکستان کے ساتھ دفاعی معاہدہ ہے۔ ہمارا حلیف ہے۔ مگر حلیف کا معنی غیر جانبداری کرنا ہے بہرحال اب دنیائے اسلام مغربی اثرات اور تسلط کے مقابلہ میں ہر جگہ متحرک ہو چکی ہے۔ برطانیہ کے لئے عراق سے لڑنا اور ہالینڈ کے لئے انڈونیشیا سے لڑنا آسان کام نہیں ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کاملہ کو دیکھئے کہ قرآن پاک کی پیشنگوئی کے عین مطابق نصاریٰ کو آپس میں خوب لڑا رکھا ہے واغرینا بینہم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیمۃ (کہ ہم نے ان اہل کتاب کے درمیان بغض و عداوت کی آگ قیامت تک کے لئے بھڑکا دی ہے) اور آج ایشیا اور افریقہ کو روس و امریکہ کی رقابت سے فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اور زندہ قومیں اور عقلمند لیڈر اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ امریکہ اگر انڈونیشیا کے مقابلہ میں ہالینڈ کی مدد کرے تو پھر روس اور چین کھلم کھلا انڈونیشیا کی حمایت میں آ جائیں گے جس سے عالمگیر جنگ کا خطرہ ہے۔ اس لئے توقع ہے کہ مسلم سیاست ہر جگہ غالب ہو کر رہے گی۔ انشاء اللہ تعالےٰ۔

عالمی خبریں

روس و امریکہ ان دونوں بڑے ملکوں کے سربراہوں۔ خروشیف اور کینیڈی نے ایک دوسرے کو سال نو کے پیغامات دیئے ہیں اور یہ کہا ہے کہ ان پر امن عالم کی بڑی ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔

مصر کی بحری طاقت قاہرہ کی خبر ہے کہ اس وقت مشرقی بحیرہ روم میں سب سے بڑی بحری طاقت عرب جمہوریہ مصر کے پاس ہے۔ اس کے بحری بیڑے میں بہت سی آبدوزیں بھی شامل ہیں اس کی تیاری میں روس کا ہاتھ ہے

بھارت کے گلے کا ہار آسام کی سرحد پر ناگا قبائل ہندوستان سے آزادی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ یہ قبائل عیسائی ہیں اور عرصہ سے یہ بھارتی سرکار کے خلاف جنگ کر رہے ہیں۔ اب انہوں نے بھارت سے جنگ آزادی کو کامیاب بنانے کے لئے چین سے مدد حاصل کرنے اور ہتھیار حاصل کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ (دیکھئے کیا ہوتا ہے)

بیچاری لیکچرار نہیں ملی راولپنڈی گورنمنٹ کالج کی لیکچرار مسز نسیم یعقوب کا اب تک کوئی پتہ نہیں ہے بعض پولیس افسروں کا خیال ہے کہ وہ زندہ ہے اور لاہور میں ہے۔ کاش کہ یہ تنہا سفر نہ کرتی۔ اسلام نے عورتوں کے سفر کو بلا محرم کے ناجائز قرار دیا ہے۔ اگر اس کی پابندی کی جائے تو ایسے واقعات نہ ہونے پائیں۔

صدر ایوب خاں کو دعوت ملایا کے بادشاہ نے پاکستان کے صدر محمد ایوب خاں صاحب کو ملایا جانے کی دعوت دی ہے۔

عربی مدارس کے نصاب کے بارہ میں وفاق المدارس [illegible]

ناظم اعلےٰ کا بیان

محترم گورنر مغربی پاکستان نے عربی مدارس کے نصاب پر غور کرنے کے لئے ایک [illegible] کمیٹی تجویز کی تھی۔ جس نے اب اپنی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی ہے۔ اس نصاب پر [illegible] کر کے آخری فیصلہ کرنے کا اختیار وفاق المدارس العربیہ کے اجلاس منعقدہ ۲۳ [illegible] سنہ ۶۱ء (لاہور) نے ایک سب کمیٹی کو دیا ہے۔ جس میں احقر کے سوا حضرت مولانا شمس [illegible] صاحب افغانی صدر وفاق، حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کراچی [illegible] ہیں۔ ابھی نصاب کی تفصیل اخبارات میں نہیں آئی۔ اس لئے اس پر اظہار خیال قبل [illegible] ہے۔ البتہ عام اطلاع اور پوچھنے والے دوستوں کی خاطر یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس [illegible] نصاب میں بی۔ اے تک انگریزی کا پورا کورس اور عربی کا پورا درس نظامی شامل [illegible] اور علماء اسلام اگرچہ ملک کے لئے فنی تعلیم کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں۔ مگر اس [illegible] خلط ملط کرنے کے حق میں نہیں ہیں۔

فنی تعلیم حاصل کرنے والوں کو ضروریات دین سکھانے کا اور دینی علوم حاصل کر[illegible] والوں کو حساب و جغرافیہ وغیرہ ضروریات کی تعلیم دینی مناسب ہے۔ اس طرح وقت بھی [illegible] سکتا ہے۔ حکومت نے یہ نصاب ان مدارس کے لئے بنایا ہے جو براہ راست اس کے [illegible] اور اوقاف کی تحویل میں ہیں۔ ہاں دوسرے مدارس اسکو قبول کریں تو ان کو وہ مراعات [illegible] جو سرکاری اسکول کو ملتی ہیں۔ مگر کوئی مدرسہ اس نصاب کو قبول کرنے کے لئے مجبور نہ[illegible] ہے۔ پوری وضاحت نصاب کی تفصیل شائع ہونے پر وفاق کی سب کمیٹی کرے گی

(حضرت مولانا مفتی) محمود (صاحب) بقلم خود

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۰ — ٹیلیفون نمبر ۶۴۰

العلماء ورثة الأنبياء (الحديث)

جاری کردہ مجلہ — شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ⊙ جمعہ ۳۰ شوال ۱۳۸۱ھ مطابق ۶ اپریل ۱۹۶۲ء ⊙ نمبر (۱۴)

پرویزی کفریات کے بارے میں

علماءِ امت کا آخری فیصلہ

(از حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری - مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم - الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد اللہ تعالےٰ نے ساری دنیا کو عجیب کارخانۂ قدرت بنایا اسی طرح اس کی سلسلہ کی پہلی کڑی سیدنا حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور آخری حضرت خاتم الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت محمدیہ مصطفویہ کو دو عظیم الشان نعمتوں سے مکمل فرمایا :-

قرآن کریم اور سنتِ مطہرہ

اور ان دونوں ناچاہے ہدایت و رشد سے جو دین معرض وجود میں آیا اللہ تعالیٰ نے اس کا نام دین اسلام تجویز فرمایا - دین اسلام عقائد مقدسہ اور احکام شرعیہ اخلاق مطہرہ کا جامع ترین نظام ہے اور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے اپنی مقدس زندگی کے آخری سال وادی عرفان میں حجۃ الوداع کے موقع پر عصر کے بعد لاکھ ڈیڑھ لاکھ کے منتخب ترین خلائق کے مجمع میں وحی قرآنی کے ذریعہ یہ عظیم الشان اعلان فرمایا : اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا - کہ آج کے دن تمہارے دین کی تکمیل کر دی اور اللہ کی نعمت پوری کر دی اور نبوت ختم کر دی - اور تمہارے ہی لئے دین اسلام کو پسند کیا - علمی اعتبار سے قرآن کریم شریعت محمدیہ کا جامع ترین متن ہے اور عملی اعتبار سے سنتِ نبویہ اس کی مکمل تشریح ہے :

ایمان باللہ اور ایمان بالملائکہ ایمان بالآخرۃ ، نماز ، روزہ ، زکوٰۃ حج وغیرہ جو عبادات یا معاملات ہیں ان سے ان کی وہی حقیقت مراد ہوگی جس کی تشکیل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے فرمائی اور امت محمدیہ تقریباً ڈیڑھ ہزار برس تک سمجھتی اور اس پر عمل کرتی رہی - اس کے علاوہ اگر کوئی نئی تعبیر اور نئی تشریح کی جائے تو تحریف دین اور الحاد و کفر ہوگا - اللہ و رسول کی اطاعت کے معنی یہی ہیں کہ جو کچھ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا اس کو بدل و جان تسلیم کیا جائے ہر دور میں کافر و ملحد بے دین پیدا ہوتے رہے اور کیفر کردار تک پہنچتے رہے -

اس بے دینی کے آخری دور میں مرزا غلام احمد قادیانی بٹالوی کے بعد چودھری غلام احمد پرویز بٹالوی آئے اور بیس سال کے مسلسل عرصہ میں جو کوشش کی اس کا نتیجہ پورے دین اسلام کی تحریف کے سوا اور کچھ نہ تھا ——— اور سابق ملحدین و تحریف کرنے والوں نے جو کچھ کیا تھا اس کو جدید لباس میں پیش کر کے اپنی ملحدانہ ذہنیت سے اضافہ کر دیا اور اس طرح نیا پرویزی دین تیار ہو گیا - جس میں اسلام کے نام کو تو باقی رکھا گیا لیکن حقیقت یہ ہے کہ اس میں پورا کفر و الحاد داخل کر دیا گیا - ایمان باللہ ، ایمان بالملائکہ ، جنت ، دوزخ ، نماز ، روزہ ، زکوٰۃ حج پورے عقائد و اعمال کی جدید تشریح کر کے پورے کمیونزم کو قرآن کریم اور دین اسلام کا منشا قرار دیا -

عرصہ دراز سے علماء اسلام اس کے خلاف لکھتے چلے آئے لیکن اس کی ضرورت تھی کہ پورے علماء امت اپنے اجماعی فیصلہ کا اعلان کر دیں چنانچہ "مشت نمونہ از خروارے" چند کفریات اس کی کتابوں سے جمع کی گئیں اور اس کا جواب لکھا گیا - اور مشرقی و مغربی پاکستان کے علماء نے متفقہ طور پر اور ہندوستان کے مسلمانوں کے سب سے بڑے علمی مرکز دار العلوم دیوبند کے علماء نے بالاتفاق یہ فیصلہ کیا کہ غلام احمد پرویز

(باقی صفحہ پر)

اسلامی آئین

ریاض حنفی - نورث سنڈیمن

منتظر ہے یہ جہاں آئین پیغمبر کا آج — ورنہ سب بےسود ہے جمہور ہو یا تخت و تاج

ماسوا قرآن و سنت کے اگر آئین ہے — دعوائے اسلام باطل ہے مرا آئین ہے

ساحر انگلیس سے ہم کھا چکے کافی فریب — اب غلامانِ محمد کو نہیں صبر و شکیب

شیشہ بازی چھوڑ کر خارا گدازی چاہیے — لغزشیں جو ہو چکیں انکی تلافی چاہیے

دامنِ دیں تھام لو تقلیدِ مغرب ہیں ہے کیا — مے نہ زیبد آذری اولادِ ابراہیم را

کیوں مسلماں بے نیازِ معنیٔ قرآں ہے — سرزمیں بھی پاک ہو جب نام پاکستان ہے

چشم پوشی کیا کریں گے صاحبانِ اقتدار؟ — بھول جائیں گے وعیدِ آیۂ "بئس القرار"؟

حق بیان کرنے سے تائب ہو نہیں سکتا ریاض — دار پہ جانے سے خائف ہو نہیں سکتا ریاض

یہ گھڑی محشر کی ہے تو عرصۂ محشر میں ہے

پیش کر غافل عمل کوئی اگر دفتر میں ہے

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کی چٹھی کا جواب

بعد از سلام مسنون آنکہ میری کھلی چٹھی مندرجہ ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۹ مارچ کے جواب میں آپ کی رجسٹری چٹھی محررہ ۱۶-۳-۶۲ مجھے لاہور میں ۲۱-۳-۶۲ کو ملی جو آپ نے ترجمان اسلام میں اشاعت کے لئے ارسال کی ہے اور واپسی پر چکوال میں آپ کا خط ۲۳ مارچ کو ملا جس میں آپ نے اپنی رجسٹری چٹھی کی اطلاع دی ہے۔ آپ کے بعض الزامات کے جواب میں چونکہ بعض واقعات کی تفصیل معلوم کرنی تھی۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہو گئی۔ الحمد للہ آپ نے مجوزہ ثالث حضرات کی موجودگی میں باضابطہ علمی مناظرہ منظور کر لیا ہے۔ آپ نے گجرات میں مقام مناظرہ کے لئے جامع مسجد کالری دروازہ کا تعین کیا ہے۔ لیکن اس میں مقامی حالات کے تحت حضرت مولانا نذیر اللہ صاحب متولی جامع مسجد حیات النبی گجرات کی رائے ضروری ہے۔ آپ ان سے اس معاملہ میں بات کر لیں۔ آپ نے ۲۳ اپریل تاریخ مناظرہ مقرر کر دی ہے۔ حالانکہ میں نے یہ لکھا تھا کہ شرائط مناظرہ طے ہونے کے بعد تاریخ متعین کی جائے گی۔

مناسب یہی ہے کہ ثالث حضرات خود ہی تاریخ متعین کریں جس میں وہ بآسانی تشریف لا سکیں۔

آپ نے ثالث صاحبان کو گجرات لانے کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ جو خلاف انصاف ہے۔ یہ ذمہ داری ان فریقین پر ہے جنہوں نے معاہدہ سکھر پر دستخط کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ بتاریخ ۱۸۔ اپریل صبح دس بجے فریقین کراچی میں حضرت مولانا احتشام الحق تھانوی کی مسجد میں پہنچ جائیں اور ہم سب مل کر ثالث حضرات کو گجرات لانے کی کوشش کریں۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری سے بھی عرض کر دیا ہے۔ آپ بھی اُسی دن کراچی پہنچ جائیں۔ اگر کسی وجہ سے آپ کو یہ تاریخ منظور نہ ہو تو کوئی اور تاریخ مقرر کر کے بذریعہ ٹیلیگرام مجھ کو اطلاع دیں۔ انشاء اللہ ہم اُسی دن کراچی پہنچ جائیں گے۔ اور بہتر ہوگا کہ اسی موقعہ پر بندوبست بھی ہو جائیں تاکہ مناظرہ کے دن ابتدائی امور میں وقت ضائع نہ ہو۔ اگر آپ تاریخ مقررہ پر کراچی تشریف نہ لائے۔ تو ثابت ہوگا۔ کہ ثالث حضرات کی موجودگی میں آپ کو باضابطہ مناظرہ مطلوب نہیں ہے۔

میں نے آپ کو یہ لکھا تھا کہ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے فریقین کو لاہور میں ایک تاریخ متعینہ پر مدعو کیا تھا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا لال حسین صاحب اختر اور مولانا غلام اللہ صاحب پہنچ گئے لیکن باوجود ثالث کی دعوت کے آپ وہاں نہ پہنچے"۔ اس کے جواب میں آپ نے الزام لگایا ہے کہ:-

"میرے نام آپ کی کھلی چٹھی شائع ہوئی جس میں کھلی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے سکھر کے بعد ثالث صاحب نے مجھے لاہور پہنچنے کی دعوت ہی نہیں دی"۔

شاہ صاحب آپ کا میری طرف غلط بیانی منسوب کرنا غلط ہے اس لئے کہ ثالث صاحب موصوف نے جب فریقین کے قائد صاحبان مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا غلام اللہ صاحب کو دعوت دیدی تھی تو آپ کو علیحدہ دعوت دینے کی ضرورت نہ رہی۔ صرف پارٹی لیڈر کو دعوت کافی ہے۔ ثالث مذکور حضرت مولانا احتشام الحق صاحب نے لاہور میں پہلے مذکورہ علماء سے علیحدہ علیحدہ باتیں کیں اور پھر ہر دو فریق کو یکجا کر کے بھی گفتگو کی۔ مولانا غلام اللہ صاحب نے جناب ثالث صاحب سے کہا کہ شاہ صاحب اس معاملہ میں متشدد ہیں آپ ان کو خود خط لکھیں اور اگر فرمائیں گے تو میں بھی آپ کا حکم شاہ صاحب کو پہنچا دوں گا اور یہ بھی کہا تھا کہ اس مسئلہ میں میرا شاہ صاحب سے کچھ اختلاف بھی ہے علاوہ ازیں معاہدہ سکھر کی خلاف ورزی کا ہم کو ذمہ دار ٹھہرانا بھی آپ کی ناانصافی بلکہ اتہام تراشی ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نزمسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس سلسلہ کے واقعات پر بھی آپ سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کیا آپ کو منظور ہے

مختصر واقعات حسب ذیل ہیں:-

معاہدہ سکھر میں تاریخ مناظرہ ۱۷-۱۸ جنوری ۶۱ء مقرر کی گئی تھی۔ ۱۳ جنوری کو جناب ثالث صاحب موصوف کا مولانا محمد علی صاحب کو یہ پیغام ملا کہ ملاقات کے لئے کراچی پہنچیں ٹیلیفون پر مولانا موصوف نے بات کی تو جناب ثالث صاحب نے فرمایا کہ تاریخ مناظرہ سے پہلے فریقین ایک مجلس میں جمع ہوں۔ ابتدائی امور تحریری طے کر لیئے جائیں۔ پھر مناظرہ شدہ انشاء اللہ یا یہیں ہو۔ کیونکہ سکھر میں فریقین کے لوگ ہیں باہمی جھگڑے کا اندیشہ ہے۔ مولانا جالندھری نے اس کا یہ جواب دیا کہ پہلے تو فراغت نہیں ہے۔ ۱۷-۱۸ تاریخ سکھر میں ہی ابتدائی امور طے کر لئے جائیں گے لیکن اس کے بعد ۱۲ جنوری کو وارنٹ گرفتاری کی مولانا جالندھری کو اطلاع ملی تو آپ میانوالی تشریف لے گئے ۱۶-۱۷ جنوری وہاں رہے اس کے بعد ملتان واپسی ہوئی۔ ثالث موصوف مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے اطلاع دی کہ آپ اس سلسلہ میں ۲۹ جنوری کو لاہور پہنچیں۔ اسی تاریخ پر مولانا غلام اللہ صاحب کو بھی وہاں بلایا گیا اس کے بعد مولانا جالندھری لاہور سے ہی میانوالی جیل چلے گئے۔ ضمانت پر رہائی کے بعد ۷ فروری کو مولانا موصوف سکھر تشریف لے گئے اور حاجی حفیظ الدین صاحب۔ محمد یوسف صاحب اور ڈاکٹر محمود الٰہی صاحب سے ملاقات کی (جن کو معاہدۂ سکھر کے وقت مناظرہ کرانے کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا) ان سے اپنی گرفتاری وغیرہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میری وجہ سے آپ کو جو تکلیف پہنچی ہے میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ اب مناظرہ کے لئے بات کرنی چاہیئے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت مولانا احتشام الحق صاحب سے عرض کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم فریقین سے تحریریں لیں گے۔ تم فریقین سے دریافت کر کے اطلاع دو کیا وہ تحریر دینے کے لئے تیار ہیں؟ مولانا جالندھری نے ان کو وہاں ہی لکھ کر دیا کہ ہم ثالث صاحب موصوف کو تحریری جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس کے بعد مولانا موصوف نے ان مذکورہ افراد کو رجسٹری خطوط بھی روانہ کئے کہ فریق ثانی سے بھی آپ نے یہ تحریر لی ہے یا نہیں؟ اور ثالث حضرات نے کیا طے کیا ہے؟ لیکن باوجود متعدد خطوط ارسال کرنے کے انہوں نے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر مارچ ۶۱ء میں مولانا موصوف نے آپ کو اور مولانا غلام اللہ صاحب کو جدا جدا خط لکھا۔ آپ کو یہ لکھا تھا کہ مولانا احتشام الحق صاحب کی دعوت پر مولانا غلام اللہ صاحب لاہور پہنچ گئے تھے لیکن کسی وجہ سے آپ نہیں آ سکے۔ اب میں حج سے واپس آ گیا ہوں آپ کوئی مقام و تاریخ مقرر کریں جس میں ہم دونو فریق جمع ہوں اور ثالث حضرات کو لکھیں کہ وہ مناظرہ کا انتظام کریں یا سکھر کے مذکورہ ذمہ دار افراد کو لکھیں کہ وہ انتظام کریں۔ جو تاریخ و مقام آپ متعین کریں گے میں انشاء اللہ وہاں پہنچ جاؤں گا۔ لیکن آپ نے مولانا جالندھری کے اس خط کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مولانا غلام اللہ صاحب نے جواب میں لکھا کہ لاہور میں اجتماع غیر مفید تھا۔ کیونکہ دوسرے ثالث موجود نہ تھے اور پہلے ایک جگہ فریقین کے جمع ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی سکھر کے افراد کی ضرورت ہے۔ وہ تو ثالث تاریخ مقرر کر کے ہم کو ایک ماہ یا بیس دن پہلے اطلاع دیں ہم کتابیں لے کر اُس دن پہنچ جائیں گے"۔ بعد ازاں ۲۰ اگست کو مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی راولپنڈی تشریف لائے۔ تو مولانا جالندھری نے مولانا غلام اللہ صاحب کو تار دیا کہ ثالث صاحب موصوف سے تاریخ مناظرہ مقرر کرا لیں۔ انہوں نے اس کا یہ جواب دیا کہ ثالث صاحب فرماتے ہیں کہ آپ ان سے ٹیلیفون پر بات کریں مولانا جالندھری نے فون پر بات کی تو جناب ثالث نے فرمایا کہ مولانا غلام اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیا جائے ہم وعدہ کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ نہیں بیان کریں گے اس کا جواب مولانا موصوف نے یہ دیا کہ ایک جگہ جمع ہو کر اس مسئلہ کا فیصلہ ہونا ضروری ہے کیونکہ شاہ صاحب ملک میں چیلنج دیتے پھرتے ہیں۔ میں اب اس مسئلہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ اس پر مولانا احتشام الحق صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں ان سے بات کروں گا لیکن اس کے بعد پھر کوئی اطلاع نہیں آئی۔ پھر ۱۴ شعبان مطابق ۲۲ جنوری ۶۲ء کو مولانا جالندھری نے کراچی میں مولانا احتشام الحق صاحب سے کہا کہ آپ تاریخ مناظرہ جلدی مقرر فرمائیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ سکھر کے ان تین صاحبان کو خط لکھوں گا کہ فریقین سے یہ تحریری اقرار لے لیں کہ وہ میرے سوالات کا جواب تحریری دیں گے۔ اس کے بعد میں تاریخ مناظرہ مقرر کر دوں گا۔ اس کے بعد مولانا جالندھری نے سکھر میں ان مذکورہ افراد سے ملاقات کی تو معلوم ہوا کہ جناب ثالث صاحب موصوف کا ان کے پاس کوئی خط نہیں آیا۔ مولانا جالندھری نے اس سلسلہ کے تمام خطوط کی نقلیں مولانا احتشام الحق صاحب کو

(باقی صفحہ ۳ کالم ۴)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۶ - اپریل ۱۹۶۲ء

عام انتخابات اور علماء کرام

آج کل انتخابات کی چہل پہل ہے - جدھر دیکھیں ادھر ہی امیدواروں کی موٹریں اور جیپیں دوڑتی پھرتی نظر آرہی ہیں - پرانے کھلاڑی سب میدان میں اتر آئے ہیں - بہت سے لوگ اور پرانے وزراء نا اہل قرار دے دئے گئے ہیں - مگر جن سے مبینہ بدعنوانیوں کے خطرات نہ تھے اور انقلابی حکومت کے دار سے بچ رہے تھے وہ قسمت آزمائی کا ارادہ کر رہے ہیں -

انتخابات کا صحیح مطلب

انتخابات کا معنیٰ یہ ہے کہ ساری قوم کی ایک نمایندہ جماعت مہیا کی جائے جو ارباب حل وعقد کہلا سکیں یہی جماعت چاہے اس کا نام پارلیمنٹ رکھیں یا اسمبلی یا مجلس شوریٰ - تمام ملک کے نظم ونسق اور نفاذ احکام شریعت کی ذمہ دار ہوتی ہے - اس کا پہلا کام اصل میں ملک کی حکومت بنانا ہوتا ہے - پھر اس کے چلانے میں مسلسل امداد کرتے رہنا - مگر یہاں حکومت پہلے سے بنی ہوئی ہے - اور مرکزی اسمبلی (پارلیمنٹ) یا صوبائی اسمبلی کا کام حکومت بنانا نہیں بلکہ قانون بنانا ہے اور وہ بھی اس دستور کی روشنی میں جو موجودہ حکومت نے بنوا کر نافذ کر دیا ہے - دستور میں بھی ترمیم پارلیمنٹ کر سکتی ہے مگر اس کے لئے بہت بڑی اکثریت کی ضرورت ہے - بہرحال ملک میں ایک نمایندہ جماعت (باڈی) کی ضرورت ہے جو نصب امام (صدر کے تقرر یا امیر کے انتخاب) کا انتظام بھی کرے اور ملک کے تمام امور ومہمات میں حکومت کے دست وبازو ہوں اور ہر طرح صحیح مشورہ دے سکیں - رہا قانون کا سوال تو اسلام میں قانون آسمانی پہلے سے موجود ہے - اس کی مناسب تدوین یا تازہ جزئیات اور ملکی حالات کے بارہ میں بہتر تجاویز و قواعد کی ترتیب وتشکیل میں وہ غور کر سکتی ہے - بحالات موجودہ اگر قانون ہی بنانا یا مرتب کرنا ہے تو بھی یہ معمولی خدمت نہیں ہے اور نہ اس کی اہمیت کو نظر انداز کرنا مناسب ہے -

اگر اہل حق اور ارباب بصیرت اس میں دلچسپی نہ لیں تو ممکن ہے کہ نا اہل افراد دخیل ہو کر ملک وملت کے نقصان وخسران کے باعث نہ بنیں -

ہمارا ماضی

خیر القرون میں تو صرف ایک ہی رائے تھی کہ دیندار، دیانتدار اور علوم اسلام کے تجربہ کار اور سب سے افضل واعلیٰ فرد ہی قوم کا بڑا اور قومی اسمبلی (پارلیمنٹ) کا ممبر بن سکتا ہے - خلافت راشدہ کا عمل بتاتا ہے کہ اس میں دنیوی شان وشوکت اور وراثت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا - بعد کے زمانہ میں اس میں وراثت جاری ہوئی اور بادشاہت کا سلسلہ چلا - لیکن باوجود اس ایک غلطی کے ملک کا آئین کتاب وسنت تھا - اور اہل اسلام اور خود بادشاہ بھی اسی محور پر گھوما کرتا تھا - ملکی نظم ونسق اور جہاد وخارجہ تعلقات میں اہل علم وتقویٰ کا ہمیشہ دخل رہا ہے - اس کے بعد نیک اور دیندار لوگوں کا عمل دخل جتنا کم ہوتا گیا دینداری اور مذہبیت کمزور ہوتی گئی - یہاں تک کہ جب مصطفےٰ کمال پاشا کو اقتدار حاصل ہوا اور ٹرکی گورنمنٹ نے مذہب کو سیاست سے علیحدہ کرنے کی غلطی کی - اس وقت سے دنیا کی یہ سب سے قوی اور طاقتور مسلم حکومت گڑبڑ اور انتشار کی شکار ہو چکی ہے - مطلب یہ ہے کہ اسی غلطی کا احساس ہر زمانہ میں مسلمانوں کے رہنماؤں نے کیا - حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحنے ارباب حکومت کو ٹوکا اور حق کی آواز بلند کی اور گوالیار کے قلعہ میں تین سال قید گزار کر اسلام کی سربلندی کا انتظام کر دیا - چنانچہ رنگون سے تاشقند تک غازی اورنگزیب رح کے زمانہ میں اسلام کا چرچا انہی کے ان توجہات کا نتیجہ تھا -

خلاصہ یہ ہے کہ کفر کے غلبہ کو توڑنے یا مسلم حکومت اسلامی احکام کے نفاذ کی جدوجہد سے کسی وقت بھی ماضی کے علماء وصلحاء اور اہل اللہ غافل نہیں رہے اور جہاں کہیں غفلت برتی گئی - فساد وعصیان کا دور دورہ شروع ہوا -

موجودہ حکومت کا اعلان

پاکستان کی موجودہ حکومت نے اعلان کیا ہے کہ ملک میں اسلام کے خلاف کوئی قانون نہ بنایا جائے گا - ظاہر ہے کہ اس پر عمل تبھی ہو سکتا ہے کہ قانون بنانے والے علوم اسلامیہ اور کتاب وسنت کے ماہر ہوں - اور اگر سارے ایسے نہ ہوں تو ایسے حضرات کی ایک تعداد ہونی چاہیئے -

قابل توجہ علماء کرام

ملک کے دردمند اور حساس علماء کو یہ بات سمجھنی چاہیے کہ ملک میں بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اپنے آپ کو عالم سمجھتے ہیں وہ علماء دین کے خلاف یہ کہتے ہیں کہ یہ دین کے ٹھیکہ دار نہیں ہیں مگر یہ خود چودہ سو برس کے علماء کرام کے متفقہ فیصلوں کو رد کر کے خود دین کے ٹھیکیدار بننے کی کوشش کرتے ہیں - اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ ملک کی آبادی ان کے حق میں نہیں ہے اس لئے علماء کرام کو اس سے بے خبر نہ ہونا چاہیے کہ علماء کے نام سے یہ لوگ غلط فائدہ نہ اٹھائیں اس لئے ضرورت ہے کہ جہاں کہیں گنجائش ہو اہل اسلام کی رائے اچھے اور نیک ممبروں کے حق میں ہموار کی جائے اور اگر ممکن ہو تو کارکن علماء کو اس کے لئے مجبور کیا جائے -

اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ بعض اطراف سے اس کی اطلاعات آرہی ہیں کہ جید اور چوٹی کے علماء کرام محض دین کی حفاظت اور ملک وملت کی خیر خواہی کے ارادے سے ان انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں - ظاہر ہے کہ جو غلط کار امیدوار لاکھوں روپے خرچ کر کے اقتدار کی کرسی پر پہنچنا چاہتے ہیں وہ یہ رقم حصول اقتدار کے بعد فراہم کرنے اور اس اقتدار کی کرسی پر پہنچنا چاہتے ہیں وہ یہ رقم حصول اقتدار کے بعد فراہم کرنے اور اس اقتدار سے ذاتی منافع حاصل کرنے کی سعی کریں گے - مگر جو بے سروسامان علماء کرام اور صاحب بصیرت واہلیت افراد امت اس میدان میں قدم رکھتے اور مقابلہ کی زحمتیں اٹھاتے ہیں ان کے سامنے مقصد عظیم ہے اور وہ مقصد حق گوئی، حق پرستی حق کی حمایت - اسلام کی حفاظت اور عام مسلمانوں کی بھلائی ہے - ان حضرات علماء کرام کا یہ اقدام وقت کا تقاضا ہے - ان کی مخالفت کرنا دیانت وامانت کے خلاف ہے - ہماری دعا ہے کہ ملک کی اسمبلیوں میں اچھے نیک وملت کے خیر خواہ افراد منتخب ہوں آمین -

صفحہ ۲ کا بقیہ

روانہ کر دی ہیں - مذکورہ واقعات کی روشنی میں کیا آپ کا یہ لکھنا صرف غلط بیانی نہیں کہ "اب داغ ندامت کو مٹانے کے لئے مولانا محمد علی صاحب کے کوائف کو معذرت میں پیش کیا جا رہا ہے - اور آج پھر تیرہ ماہ بعد آپ کو بھی پانچواں سوار بننے کا شوق چرایا ہے"

شاہ صاحب مسلک حق کی حمایت میں اگر مجھے پانچویں سوار کا درجہ بھی نصیب ہو جائے تو یہ میرے لئے ایک عظیم سعادت ہے - برعکس اس کے افسوس تو آپ کی حرماں نصیبی پر ہے کہ جمہور اہل سنت اور اکابر دیوبند کے مسلک حق سے نہ صرف منحرف ہو گئے ہیں بلکہ ان اساطین امت کو تضحیک وتفسیق کا نشانہ بنا رہے ہیں - آپ اپنے دوسرے خط میں راقم الحروف سے طالب دعا ہوئے ہیں - سو ہم دعا کرتے ہیں کہ خداوند عالم آپ کو سلف صالحین اور حضرات اکابر دیوبند کی عقیدت واتباع نصیب فرمائیں والسلام -

(نوٹ) اگر آپ اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے اس مسئلہ میں مخلصانہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے بہتر اور مفید صورت یہ ہے کہ مناظرہ تحریری ہو تاکہ فریقین کے دلائل عوام وخواص تک محفوظ پہنچ جائیں اور کسی فریق کے لئے دروغ گوئی اور لاف زنی کی گنجائش باقی نہ رہے - کیا آپ کو منظور ہے؟

الاحقر مظہر حسین غفرلہ
مدنی جامع مسجد چکوال ۳۰ ۳/۶۲

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

قطب زماں حضرت مولٰنا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تاثرات

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کا تعزیتی مکتوب

گرامی قدر جناب حضرت مولانا غلام غوث صاحب دامت برکاتہم ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ بحالت اعتکاف ۔ یہ جگر خراش و دلگداز خبر پہنچی کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہ رحلت فرما گئے ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔ آپ کی وفات سے علماء یتیم ہو گئے ۔ آہ آج وہ زبان وقلم ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے ۔ جس نے زندگی کی تاریکیوں والحاد و بدعت کے خلاف نصف صدی تک کامیاب جہاد کیا آپ ایثار و للٰہیت کا مجسمہ تھے آپ کے وجود سے شریعت وطریقت دونوں کو فروغ ہوا ۔ آپ کو دیکھ کر جمال بوذری وجلال فاروقی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا تھا ۔ علماء کرام اب بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی ہوں گے ۔ لیکن مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کا ملنا مشکل ہے ۔ خداوند تعالیٰ آپ کی مغفرت فرما کر آپ کو درجات عالیہ عطا فرما دیں اور صاحبزادگان ودیگر متعلقین کو صبر جمیل واجر جزیل سے نوازے ۔ میرا یہ خط صاحبزادگان کی خدمت میں پیش کریں ۔ ایصال ثواب ختم قرآن کا سلسلہ جاری رہے گا ۔

احقر العباد شمس الحق افغانی عفا اللہ عنہ
ترنگ زئی ۔ پشاور

دیولی سادات ہزارہ
سے مولانا ولی شاہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں تعزیتی قرارداد کے سوا دعا کی گئی اور حضرت رحمہ کے مناقب بیان کئے گئے ۔ مولانا عبد القیوم صاحب سرحدی مہتمم مدرسہ احیاء العلوم نے تقریر فرمائی جلسہ میں اہل مدرسہ کے سوا معززین علاقہ نے بھی شرکت کی ۔

میرزو دوابہ سرحد
سے مولانا محمد شاہ ناظم نشریات دار العلوم احناف اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا حمد اللہ جان نے جلسہ عام میں دورۂ تفسیر کی تقریب کے موقعہ پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی جامعیت بیان کرنے کے بعد دعا کی ۔

شبقدر فورٹ سرحد
کے ستر ہزار کے اجتماع میں علامہ حمد اللہ جان صاحب نے امیر علماء پاکستان کی وفات کو ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور دعا کی گئی ۔

(ارسل عزیز الرحمٰن حقانوی شبقدر امام مسجد)

خاکی ضلع ہزارہ
مولوی محمد سعید صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ خاکی کی جامع مسجد میں حضرت پیر طریقت کے وصال پر جلسۂ عام میں قبلہ حضرت مولانا قاضی عبد الجلیل صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا قطب زمان کو خراج عقیدت پیش کیا گیا اور دعائیں کی گئیں ۔

نوشہرہ صدر سرحد
محترم حافظ خادم الحق صاحب مدرس شعبۂ حفظ القرآن ۔ اطلاع دیتے ہیں کہ مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نوشہرہ صدر کے تعزیتی اجلاس میں حضرت مرحوم کی قربانیوں کا بیان ہوا اور اس عظیم سانحہ پر متوسلین و متعلقین سے اظہار ہمدردی اور دعا کی گئی ۔

چکوال ضلع جہلم
مدرسہ اظہار الاسلام کی طرف سے مدنی جامع مسجد میں قرآن پاک کے ختم ہوئے حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے حضرت مرحوم کے روحانی کمالات پر روشنی ڈالی اور قرآنی خدمات کو سراہا اور سیاسی سرگرمیوں کا ذکر کیا ۔ عید الفطر کے موقعہ پر بھی دعا کی گئی ۔

(مرسلہ حافظ عبد الحمید ۔ بی ۔ اے ۔ سی)

غلجی کنڈر خیل پشاور
سے میاں عزیز الرحمٰن صاحب سرحدی طویل مراسلہ میں سراج السالکین کے وصال پر اظہار رنج وغم کرتے ہوئے مولانا غلام غوث اور صاحبزادگان سے مخلصانہ ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں ۔

لیہ ضلع مظفر گڑھ
محترم احسان اللہ صاحب ایجنٹ خدام الدین ، ترجمان اسلام اطلاع دیتے ہیں ۔ کہ جامع مسجد کرمال والی میں دو ختم قرآن اور مدرسہ عربیہ قاسم العلوم میں دو ختم قرآن پاک ایصال ثواب کے لئے کئے گئے ۔

توردھیر تحصیل صوابی
سے مولانا صاحبزادہ فضل عظیم صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ جامع مسجد میں تعزیتی تجویز اور دعاء فاتحہ خوانی کی گئی ۔

درگاں ضلع میانوالی
محترم صابر علی صاحب سیکرٹری تنظیم اہل سنت اطلاع دیتے ہیں کہ دریاخاں میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوا اور کئی قرآن پاک ختم کئے گئے ۔

جب حافظ محمد رفیق صاحب نے پہلے پہل خبر سنائی تمام شہر میں غم و رنج کی لہر دوڑ گئی ۔

ڈنڈیال ضلع گوجرانوالہ
سے مولانا فضل الٰہی خطیب جامع مسجد حنفیہ اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں گیارہ سو مسلمانوں نے حضرت مرحوم کے لئے دعا کی اور جلسہ عام میں فضائل بیان کئے گئے اور صاحبزادگان کے لئے دعا کی گئی ۔

چک $\frac{23}{R}$ و $\frac{33}{R}$ کچا کھوہ تحصیل خانیوال
سے مولوی محمد عبد الغفور صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا کے وصال کی خبر ناقابل برداشت ہے تین قرآن ختم کئے گئے ۔

پڈعیدن ضلع نواب شاہ
سے حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل اطلاع دیتے ہیں کہ جامع مسجد عیدگاہ احرار نگر میں ہزاروں مسلمانوں کے اجتماع میں حضرت مرحوم کو خراج تحسین ادا کیا گیا ۔ دعا کی گئی سرتاج الاولیاء کی رحلت پر اظہار افسوس کیا گیا ۔ تیس ہزار بار کلمہ پڑھ کر ایصال ثواب کیا گیا ۔

مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک
سے مولانا میاں خاں صاحب تحریر فرماتے ہیں ۔ حضرت مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات ایک عظیم سانحہ ہے اور خصوصاً علماء کرام نظام العلماء کے سر سے ایک بہترین سایہ اٹھ گیا ۔ اللہ کریم مرحوم ومغفور پر لاکھوں رحمتیں نازل فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور علماء کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

پتکی گرگینہ بلوچستان
سے مولانا عبد اللہ شاہ مدرس مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ گرگینہ اطلاع دیتے ہیں کہ عید الفطر کے موقع پر ایک عظیم اجتماع زیر سرپرستی حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب مہتمم مدرسہ ہذا جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے تعزیتی قرارداد پاس کرتے ہوئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی فرقت کے بعد اراکین نظام العلماء اور مولانا عبید اللہ انور صاحب کو مع دیگر خدام ومتوسلین صبر و استقامت اور حضرت کی جدائی پر اجر جمیل و جزیل اور حضرت کے نقش قدم پر چلنے اور زندگی بسر کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین ۔

ٹاؤن کمیٹی ٹل ضلع کوہاٹ
ٹاؤن کمیٹی ٹل ۔ کا ایک خاص اجلاس ۶۲-۳-۲۷ کو منعقد ہوا جس میں مولانا حبیب گل کونسلر ٹاؤن کمیٹی نے مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئی ۔

ٹاؤن کمیٹی ٹل کا یہ خاص اجلاس مفسر قرآن مجاہد ملت حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کی وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے ۔ مرحوم کی ساری عمر اسلام کی سربلندی میں صرف ہوئی اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی سے کبھی دریغ نہ کیا ۔ پاکستان کے مسلمانوں کے لئے حضرت مرحوم کی وفات ایک سانحۂ عظیم ہے ۔ یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ خداوند قدوس حضرت کو اعلیٰ علیین میں جگہ دیوے ۔ اور یہ اجلاس مرحوم کے صاحبزادگان مولانا عبید اللہ انور صاحب اور مولانا حمید اللہ صاحب کے ساتھ اظہار ہمدردی کرتا ہے ۔

ضروری نوٹ
دیکھئے اگر آپ کی چٹ پر × سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے ۔ آپ پرچہ دی ۔ پی منگوانے کی بجائے چھ روپے جلدی بذریعہ منی آرڈر سالانہ فرمائیں صرف دو آنے خرچ ہوگا اگر آپ وی پی منگائیں گے تو دس آنے خرچ ہوگا اور یہ اسراف ہوگا ۔ اگر آئندہ خریداری منظور نہ ہو تو بذریعہ خط اطلاع دیں ۲۰ اپریل کا پرچہ سرخ نشان والے حضرات کو وی ۔ پی کر دیا جائے گا جس کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا ۔

(ناظم دفتر)

مسلمان بچوں کی تربیت

از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

(قسط [illegible])

اسوۂ پیغمبری اولاد کی تربیت میں

قرآن کا یہ واقعہ بھی ہمیں سبق دیتا ہے کہ ہم اپنی اولاد کے لئے نیک تمنائیں رکھیں اور جب اللہ تعالیٰ اس دولت سے نوازیں تو اس کی تعلیم و تربیت پیغمبری اسوہ کے مطابق انجام دیں۔ اس کی دنیا کے فکر کے ساتھ دین کی فکر سے کبھی غافل نہ ہوں بلکہ اولین مقصد ان کی پیدائش کا اطاعت خداوندی اور اشاعت دین قرار دیں۔ اگر ایک طرف وہ زمین پر عزت وعظمت کے مینار ثابت ہوں تو دوسری طرف آسمان خدمت دین مبین پر آفتاب و ماہتاب بن کر چمکیں۔

جو لوگ ان جذبات سے خالی ہوتے ہیں وہ یقین کرلیں کہ انہوں نے اس روح کو نہیں سمجھا جو اولاد کی پیدائش اور ان کی نشوونما میں مضمر ہے۔ اور اس سلسلہ میں ان سے جو قرآن پاک کا مطالبہ ہے۔

بچوں کی آخرت اور والدین

یہ مسلم ہے کہ فطری طور پر ماں باپ کو اپنی اولاد سے بے انتہا محبت ہوتی ہے اور کیوں نہ ہو ان کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور دل کا قرار ہوتے ہیں۔ لیکن انبیاء کرام کا اسوہ بتاتا ہے کہ اسی انداز سے والدین کے دل میں بچوں کی آخرت سنوارنے کا بے پناہ جذبہ بھی ہونا چاہیئے۔

قرآن پاک میں حضرت نوح علیہ السلام اور آپ کے لخت جگر کا واقعہ جس انداز میں مذکور ہے اس میں بھی ہمارے لئے عبرت وبصیرت کے بہت سارے سامان یکجا فراہم ہیں۔ آپ نے ساڑھے نو سو برس اپنی قوم میں تبلیغ کے فرائض انجام دیتے مگر بجز چند گنے چنے افراد کے ساری قوم اپنے آبائی کفر و سرکشی پر جمی رہی۔ عاجز آکر آپ نے دعا کی۔

"اے میرے رب! روئے زمین پر کافروں میں کسی کا ایک گھر بھی نہ چھوڑ۔ (نوح - ۲)

اور پھر اس بیخ وبُن سے ختم کر دینے کی جو درخواست پیش کی تھی اس کی وجہ بیان فرمائی

"بلاشبہ اگر آپ نے ان کو چھوڑ دیا تو یہ آپ کے بندوں کو گمراہ کریں گے اور بدکار و نافرمان اولاد کے سوا اور کچھ اضافہ نہ کریں گے۔ (نوح - ۲)

دعا نوح اور طوفان

گویا قوم اپنی سرکشی اور گمراہی کی اس منزل پر پہنچ چکی تھی کہ کفر و شرک ان کی رگ رگ میں رس بس چکا تھا اور ان سے کسی توقع کی کوئی کرن باقی نہ تھی چنانچہ طوفان نوح کا فیصلہ سنایا گیا کشتی تیار ہوئی اور توالد و تناسل کی حفاظت کے لئے مومنین کے ساتھ ساتھ کچھ ایسے جانور بھی لاد دیئے گئے جن کی زندگی پانی کے بجائے خشکی سے متعلق ہے۔

پسر نوح کو باپ کی نصیحت

حضرت نوح علیہ السلام کا لخت جگر اب تک کافروں کے گروہ سے متعلق تھا۔ اس آخری وقت میں جب آپ کی آنکھیں وقت سے پہلے کافروں کی بربادی کا منظر دیکھ رہی تھیں، بیٹے کو آخری فہمائش کی اور داعیانہ دعوت میں فطری محبت وشفقت کے وہ سارے جذبات گھول دیئے جو ایک باپ کے دل میں اپنے جگر گوشہ کے لئے ہوتے ہیں۔

اور نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ علیحدہ مقام پر تھا کہ اے میرے بیٹے ہمارے ساتھ سوار ہوجا اور کافروں کے ساتھ مت ہو۔

بیٹے کی ضد

مگر بیٹا کا دل اب تک انہی سرکشیوں سے لبریز تھا جو ایک کافر کا شیوہ ہوتا ہے۔ اور اسی ناتجربہ کاری اور فریب نفس سے آلودہ جو ایک ناخدا ترس فرد کا حصہ ہے۔ باپ کی اس محبت بھری دعوت کا جواب دیا۔

وہ کہنے لگا میں بھی کسی پہاڑ کی پناہ لوں گا جو مجھ کو پانی سے بچالے گا۔ (ہود ۴)

(باقی آئندہ)

ناظرین

خط وکتابت میں اپنا پتہ خوشخط اور مکمل لکھیں۔ تاکہ آپ کو شکایت کا موقعہ نہ پیدا ہو۔

مولوی غلام خان کی دورخی پالیسی

اور عنایت اللہ شاہ کی انانیت

علماء دیوبند غور کریں

مولوی غلام خاں راولپنڈی والے ٹالنے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں کہ میں قبر میں آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی حیات مانتا ہوں۔ جسم کے ساتھ روح کا تعلق مانتا ہوں آپ قبر مبارک میں قریب سے پڑھنے والے کا درود وسلام سنتے ہیں۔

مگر مسلمان یہ سن کر حیران ہوں گے کہ وہ جب رمضان میں قرآن کی تعلیم کے لئے طالب علموں کو جمع کرتے ہیں تو ان کو تربیت دینے اور مسئلہ حیات النبی کے خلاف دلائل لکھانے کے لئے مولوی گجراتی کو بلا لیتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی انہوں نے ان طالب علموں کو حیات النبی کے خلاف دلائل نوٹ کرائے۔ اور تین مارچ کو جلسۂ عام میں جب کہ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا عبد الشکور صاحب تشریف لے گئے تو مولوی عنایت اللہ شاہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف خوب برسے اور درود وسلام سننے سے بھی انکار کیا روح کے تعلق سے بھی انکار کیا۔ رَدَّ اللّٰہُ عَلَیَّ رُوْحِی کے راویوں کو مدلس کہا اور مولوی غلام خاں سنتے رہے۔

اب کے لاہور میں ٹمپل روڈ کے جلسہ کے اندر مولوی عنایت اللہ شاہ نے صاف صاف کہا کہ درود سننے کی حدیث ضعیف۔ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اعمال پیش کئے جانے کی حدیث ضعیف اور سب ضعیف ہیں کسی نے کہا کہ علماء دیوبند کا مسلک تو یہ نہیں ہے تو شاہ صاحب کا پارہ چڑھ گیا۔ کہنے لگے میں کسی کو کیا جانوں میرے پاس قرآن ہے جلسہ میں خوب لے دے ہوئی۔

عنایت اللہ شاہ حدیثوں کا اعتماد ختم کرتے ہیں پرویزی کا راستہ صاف کرتے اور علماء دیوبند کی کھلم کھلا مخالفت کرتے ہیں۔ مولوی غلام خاں مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے کبھی کچھ اور کبھی کچھ کہتے ہیں اور اندر سے علماء میں سر پھٹول کا انتظام کرکے شیطان کو خوش کر رہے ہیں۔ جب ایک شخص نے کہا کہ اس مسئلہ کو اس وقت کا ہے کو چھیڑتے ہوں اس کو خوب ڈانٹا کہ حق بات نہ بیان کروں میں سالوں سے چیلنج دیتا ہوں، کوئی مجھے جواب نہیں دے سکتا۔

لعنت اللہ علی الکاذبین

بقیہ صفحہ اول

نہ صرف منکر سنت نبویہ ہے بلکہ منکر دین اسلام ہے۔ کافر و زندیق ہے تاکہ عوام اور ناواقفوں کے سامنے آخری واضح فیصلہ آجائے اور نئی نسل جو اس کے لٹریچر سے گمراہ ہو رہی ہے آخری بار ان کو متنبہ کیا جائے استفتاء اور اس کے جوابات اور علماء کرام کے دستخط ایک مستقل رسالہ کی صورت میں "علماء امت کا متفقہ فتویٰ پرویز کافر ہے" کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔ اور اس کے مطالعہ کے بعد علمائے کرام کی رائے منظر عام پر آجاتی ہے۔

حکومت سے استدعا

آخر میں ہم اپنی مملکت کے حکمرانوں سے یہ بھی استدعا کرتے ہیں کہ ان کے پورے لٹریچر کو ضبط کرنے کا حکم دیا جائے اور ان کو توبہ پر مجبور کیا جائے اور اس دین اسلام کو۔ ملحدین و کفار و دشمنان دین اسلام کے دام تزویر سے محفوظ رکھا جائے اور ہر ملحد و زندیق کو طبع آزمائی کا موقع نہ دیں اور خدارا جس ملک کو اسلام اور کتاب وسنت کے نام سے حاصل کیا گیا ہے اس کو اس طرح برباد ہونے سے بچائیں۔ ورنہ اس ملک کو کمیونزم سے بچانے کی کوئی تدبیر مؤثر نہ ہوگی۔ وما علینا الا البلاغ

سفرِ حج کے آداب و دیگر معلومات

ابو عبدالرحمٰن (لودھیانوی) پرنسپل عثمانیہ کالج - شیخوپورہ

جب حج فرض ہو جائے تو تاخیر نہ کی جائے اور خدا پر بھروسہ کر کے سفر کا انتظام شروع کر دیا جائے اور جو آداب سفر ذکر کئے جاتے ہیں ان کا خیال رکھا جائے

نیت محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور ادائے فریضہ و تعمیل ارشاد کی نیت سے حج کیا جائے۔ سیر و سیاحت تفریح یا تبدیل آب و ہوا کی نیت سے نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اعمال کا ثواب صرف نیتوں پر موقوف ہے۔ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ ان میں سے مالدار لوگ صرف سیر و سیاحت اور تفریح کے لئے حج کریں گے اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لئے اور فقرا سوال کرنے کے لئے اور قراء و علما نام و نمود کے لئے (کنز الاعمال)

بہتر ہے کہ تجارت کی نیت بھی اس سفر میں نہ کی جائے۔

توبہ سفر شروع کرنے سے پہلے صدق دل سے توبہ کرو۔ اگر کسی کا حق مالی یا بدنی ہو تو جہاں تک ممکن ہو اس کو ادا کرو یا معاف کراؤ۔ معاملات کی صفائی کرو خطاء و قصور کی معافی کراؤ۔ اگر اہل حقوق مر چکے ہیں تو ان کے ورثا کو ان کا مال دے دو۔ بشرطیکہ مال موجود ہو۔ اگر موجود نہ ہو تو اس کا معاوضہ ادا کرو۔

توبہ کا مستحب طریقہ توبہ کا طریقہ یہ ہے کہ اول غسل کرو اور اگر غسل نہ کر سکو تو وضو کرو اور دو رکعت نماز توبہ کی نیت سے پڑھو اس کے بعد درود شریف پڑھو۔ پھر استغفار کرو اور نہایت خشوع و خضوع سے دعا مانگو جس قدر عاجزی رونا اگر گڑانا ممکن ہو کمی نہ کرو اور اپنے گناہ و قصور سے توبہ کرو اور بار بار یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَتُوْبُ اِلَیْکَ مِنْھَا لَا اَرْجِعُ اِلَیْھَا اَبَدًا اَللّٰھُمَّ مَغْفِرَتُکَ اَوْسَعُ مِنْ ذُنُوْبِیْ وَرَحْمَتُکَ اَرْجٰی عِنْدِیْ مِنْ عَمَلِیْ

والدین وغیرہ کی اجازت والدین اگر زندہ ہوں تو ان سے سفر کی اجازت لینی چاہیے اگر ان کو خدمت کی ضرورت ہے تو ان کی اجازت کے بغیر جانا مکروہ ہے اگر ان کو خدمت کی ضرورت نہیں ہے تو بلا اجازت جانا مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ راستہ مامون ہو اور سلامتی غالب ہو۔ اگر راستہ مامون نہ ہو تو ان کی اجازت کے بغیر جانا مکروہ ہے۔

بیوی بچے اور وہ لوگ جن کا نفقہ شرعاً اس کے ذمہ واجب ہے۔ اگر ان کو واپسی تک نفقہ دے دیا ہے اور اس کی عدم موجودگی سے ان کی ہلاکت وغیرہ کا اندیشہ نہیں تو ان کی اجازت کی ضرورت نہیں ورنہ ان کی اجازت کے بغیر جانا بھی مکروہ ہے۔

امانت و وصیت اگر امانت یا کسی کی مانگی ہوئی چیز پاس ہے تو اس کو واپس کرے اور سب ضروریات کے متعلق ایک وصیت نامہ لکھ دے اگر کسی کا قرضہ دینا ہے یا کسی کو قرضہ دیا ہوا ہے سب کو مفصل طریقہ سے لکھ دے۔ اور کسی دیندار شخص کو وصی بنا دے اور حج اگر فرض ہے تو استخارہ کی ضرورت نہیں ہے۔

سفرِ حج کے مصارف جہاں تک ممکن ہو روپیہ حلال ہونا چاہیے۔ حرام مال سے حج قابل قبول نہیں ہوتا گو فرض ساقط ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کا مال مشتبہ ہو تو کسی غیر مسلم سے بقدر ضرورت بلا سود قرض لے لے اور پھر اس مال مشتبہ سے اس کا قرض ادا کر دے۔

رفیقِ سفر کوئی رفیق صالح تلاش کرو جو تم کو ضرورت کے وقت کام آئے اور پریشانی کے وقت اعانت کرے اور ہمت بندھائے اگر عالم باعمل مل جائے تو بہت اچھا ہے کیونکہ ہر قسم کے مسائل اور بالخصوص احکام حج میں مدد ملے گی۔

حج کے مسائل سیکھنا حج کرنے والے کے لئے وقت سے پیشتر مسائل حج کا سیکھنا واجب ہے اس لئے جب ارادہ ہو جائے یا سفر شروع کرے تو اسی وقت سے مسائل معلوم کرے کسی معتبر عالم سے دریافت کرے یا کوئی معتبر کتاب ساتھ رکھے اور اس کا بار بار مطالعہ کرتا رہے اور جو بات سمجھ میں نہ آئے اس کو کسی عالم سے سمجھ لے۔ عام لوگوں کی تقلید مت کرے اور معمولی لکھے پڑھوں پر بھی بھروسہ نہ رکھے۔

ابتدائے سفر سفر کی ابتدا شروع مہینہ میں جمعرات کو کی جائے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے روز حج کا سفر شروع کیا تھا اگر جمعرات کو نہ ہو سکے تو سوموار کی صبح سے سفر شروع کیا جائے یا جمعہ کو نماز جمعہ کے بعد۔

فضول خرچی اور کنجوسی حج کے سامان اور زاد راہ میں کنجوسی مت کرو جو روپیہ حج میں خرچ ہوتا ہے اس کا ثواب سات سو گنا یا اس سے بھی زیادہ ملتا ہے ہاں اگر روپیہ کم ہو تو احتیاط سے خرچ کرنا چاہیے فضول خرچی سے بچنا چاہیے لیکن جو صاحب وسعت ہو اس کو تنگ دستی نہیں کرنا چاہیے توشہ عمدہ لذیذ اور زیادہ ساتھ لو، زیادہ پیٹ بھر کر نہ کھاؤ مختلف قسم کے کھانے بھی زیادہ نہ پکاؤ اور بناؤ سنگار بھی نہ کرو اپنے توشہ میں کسی کو شریک نہ کرو اس سے اکثر نزاع پیدا ہو جاتا ہے۔ ایک دسترخوان پر کھانا مجتمع ہو کر کھانا جائز بلکہ مستحسن ہے۔

گھر سے نکلنا گھر سے چلتے وقت نہایت خوش و خرم ہو کر نکلے غمگین اور پژمردہ ہو کر نہ نکلے گھر سے نکلنے سے پیشتر اور بعد کچھ صدقہ کرنا چاہیے اور گھر میں دو رکعت نفل اسی طرح محلہ کی مسجد میں بھی دو رکعت نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں سورہ کافرون اور دوسری میں قل ہو اللہ احد پڑھے اور سلام کے بعد آیت الکرسی اور لایلاف پڑھے اور حق تعالیٰ سے سفر میں اعانت اور سہولت کی دعا مانگے۔ گھر سے نکلتے وقت یہ دعا پڑھے:-

بِسْمِ اللّٰہِ اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اَلتُّکْلَانُ عَلَی اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِہٖ مِنْ اَنْ اَضِلَّ اَوْ اُضَلَّ اَوْ اَزِلَّ اَوْ اُزَلَّ اَوْ اَظْلِمَ اَوْ اُظْلَمَ اَوْ اَجْھَلَ اَوْ یُجْھَلَ عَلَیَّ۔

عزیز و اقارب و احباب پڑوسیوں وغیرہ سے چلتے وقت معافی چاہو دعا کی درخواست کرو اور مصافحہ کرو۔

جب سواری میں سوار ہو تو بسم اللہ پڑھ کر دایاں پاؤں پہلے رکھو اور داہنی جانب بیٹھو۔ بلند زمین یا پہاڑ پر چڑھو تو اللہ اکبر کہو اور پست زمین پر چلو تو سبحان اللہ کہو اور جنگل میں گزر ہو تو لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر پڑھو۔

جب کسی جگہ منزل پر اترو یا کوچ کرو تو دو رکعت نفل پڑھو۔ رفقا اور خدام اور کرایہ دار سے سختی اور لڑائی جھگڑا مت کرو۔ اگر کوئی سائل سوال کرے یا کوئی بلا خرچ کے سفر کرنے والا کچھ مانگے تو اس کو برا بھلا مت کہو اگر ہو سکے تو اس کی امداد کرو ورنہ بہترین طریق سے اس کو جواب دے دو اور اس کے لئے دعا کرو راستہ میں نہایت سکون اور وقار سے رہنا چاہیے اور بیہودہ باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ تنہا سفر کرنا مکروہ ہے۔

امیر قافلہ قافلہ میں جو شخص صائب الرائے دیندار تجربہ کار اور بردبار ہو۔ اس کو امیر بنا لینا چاہیے اور سب کو اس کی اطاعت کرنی چاہیے۔ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ جب تین آدمی سفر میں ہوں تو ایک کو اپنا امیر بنا لیں۔ احکام شرعی میں اتباع ضروری سمجھے۔ ساتھیوں کے ساتھ اخلاق سے پیش آئے۔ ہر کام میں اعانت کرے۔ حضور کا ارشاد ہے قوم کا سردار سفر میں قوم کی خدمت کرنے والا ہے۔

(باقی آئندہ)

جماعتی خبریں

جلسہ سالانہ حزب الانصار بھیرہ

حزب الانصار جامع مسجد بھیرہ کا عظیم الشان سالانہ جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا الحاج افتخار احمد صاحب بگوی امیر حزب الانصار بمورخہ ۹ - ۱۰ - ۱۱ شوال بروز جمعہ ہفتہ اتوار منعقد ہوا - بعد نماز جمعہ عظیم الشان اجتماع کو خطاب کرتے ہوئے حضرت علامہ خالد محمود صاحب ایم - اے نے مسئلہ حیات النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر بصیرت افروز تقریر فرمائی اور مختصر وقت میں اس مسئلہ کو نہایت وضاحت اور ناقابل تردید دلائل کے ساتھ بیان فرمایا - جس کو ہر طبقہ فکر کے حاضرین نے پسند کیا اور متاثر ہوئے البتہ غلام خانی ٹولہ کے افراد سخت بدحواس ہوئے اور کھمبہ نوچنے لگے -

علامہ صاحب کا یہ فتویٰ کہ منکرین حیات کے پیچھے اقتدائے نماز ترک کردو بڑا مفید ثابت ہوا - جلسہ میں ہزار ہا لوگوں نے شرکت کی اور متعدد مشہور علمائے کرام نے تقاریر کیں - ناظم اعلےٰ کے فرائض حکیم مولانا برکات احمد بگوی - نہایت خوش اسلوبی اور ذمہ داری سے نبھائے اور جلسہ بخیر و خوبی برخاست ہوا -

عبدالرحمٰن ناظم نشر و اشاعت
جلسہ سالانہ - بھیرہ

ضروری اطلاع

بفرمان حضرت شیخ المشائخ قبلہ الحاج مولانا مولوی مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مہتمم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا تمام متوسلین کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ حضرت کے کثرت مشاغل اور تقاضائے وقت کی بناء پر کسی جلسہ و اجتماع وغیرہ کے لئے حضرت کو مدعو نہ کیا جائے تاکہ حضرت کے امور انتظامیہ متعلقہ مدارس میں تشویش نہ ہو - احمد سعید ناظم تعلیمات
جامع مدرسہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا

ایک عیسائی عورت کا قبول اسلام

۲۷ رمضان شریف کو ایک عیسائی عورت حضرت مولانا نقیر محمد صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد کنڈکوٹ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئی - اس کا پہلا نام میری باپ کا نام مارٹن کراچی کی رہنے والی تھی اب کنڈکوٹ رہتی ہے - اسلامی نام مریم رکھا گیا ہے -

(رشید احمد سیال - کنڈکوٹ)

مولوی عنایت اللہ گجراتی کو چودھری شیر علی گوجر کا چیلنج

عنایت اللہ شاہ نے حیات النبی کے خلاف زبان درازی شروع کر رکھی ہے - میں ان سے کہتا ہوں کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے دھوکہ نہ کھانا - ان کے ہزاروں خدام آپ کو دندان شکن جواب دینے کے لئے تیار ہیں آپ مہربانی کر کے روہیلاں والی ضلع مظفرگڑھ آئیں جہاں آپ کے ایک آدھ چیلے بھی ہیں پھر دیکھیں کہ قرآن و حدیث کس طرح آپ کو مجرم ٹھہراتے ہیں

چودھری شیر علی موچی والا - علاقہ روہیلاں والی

قبول اسلام

مورخہ ۲۴/۲/۶۲ کو مسمات کوشی عمر ۱۹ سال مدرسہ دارالعلوم جھاگ میں حضرت مولانا مولوی حبیب اللہ صاحب مہتمم مدرسہ جھاگ کے ہاتھ مسلمان ہو چکی ہے اس کا نام بی بی عائشہ رکھا گیا - قارئین حضرات سے التجا ہے کہ وہ مذکورہ کے لئے دعاء استقامت فرمائیں - (مولوی محمد حیات صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم جھاگ

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۷ - ۸ - ۹ - اپریل ۱۹۶۲ء کو ہو رہا ہے - حضرت درخواستی مولانا عبیداللہ انور و دیگر اکابرین تشریف لا رہے ہیں - گذشتہ سال کے فارغ التحصیل قرار کی دستار بندی بھی کرائی جائے گی -

مولانا محمد شریف
مہتمم مدرسہ ہذا

مجاہدین الجزائر کے نام

(منقول از انجام کراچی)

ظلمت شب کا المناک فسوں ختم ہوا — مسکراؤ کہ وہ لمحات حزیں بیت گئے
آمریت کی ہوئی ہار مظالم کی شکست — حریت کی یہ کڑی جنگ بھی تم جیت گئے

زہر آلود فضاؤں میں گزارے دن رات — بم کے پُر ہول دھماکوں سے بھی ٹکراتے رہے
گولیاں کھاتے رہے سینہ پہ پیہم لیکن — دہر میں پرچم جمہور کو لہراتے رہے

الجزائر تری وادی کے افق زاروں میں — آج ہے کتنی بلندی پہ شہیدوں کا مقام
خواب دیکھے تھے جنہوں نے کبھی آزادی کے — ایسے باعزم جوانوں کے ارادوں کو سلام

آہنی حلقہ زنجیر گراں ٹوٹ گیا
اپنی آزاد حکومت ہو مبارک تم کو

احباب دعا فرمائیں

محترم حضرت علامہ خالد محمود صاحب کے والد بزرگوار اپنے مکان کی سیڑھیوں سے گر پڑے تھے اور آجکل گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں -

مرسلہ چوہدری محمد صدیق ککو کر سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اہل سنت - کرشن نگر لاہور

نام کی تبدیلی

میرا نام پہلے اللہ ڈیوایا تھا اب میں نے اپنا نام احسان اللہ رکھ لیا ہے - تمام احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آئندہ مجھے احسان اللہ کے نام پر پکاریں -

احسان اللہ مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ضلع مظفرگڑھ

جمعیۃ الطلبہ مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کا اجلاس

۲۲ شوال المکرم بعد از نماز عشا جمعیۃ الطلبہ مدرسہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی ۵ کا اجلاس ہوا جس میں صدر جمعیۃ، نائب صدر و ناظم اور خزانچی کی تشکیل کی گئی - حضرت مولانا صالح محمد صدیقی صاحب صدر مولانا عبدالقادر صاحب نائب صدر، مولانا درحسن ناظم اور مولانا عبدالرزاق صاحب خزانچی مقرر ہوئے آئندہ ۲۹ شوال المکرم جمعرات بعد از نماز عشاء پھر اجلاس ہوگا - طلبہ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ بھی اس دینی خدمت میں حصہ لیں (ناظم جمعیۃ)

دھوکہ سے بچیں

ہفت روزہ ترجمان اسلام کی وساطت سے آپ کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ دارالمبلغین و شعبہ تبلیغ و اشاعت شورکوٹ روڈ کے نام پر آپ کسی کو چندہ نہ دیں - ہمارا کوئی سفیر نہیں ہے - نیز ادارہ دارالمبلغین و شعبہ تبلیغ کا نام بدل دیا گیا ہے - اس لئے خط و کتابت مندرجہ ذیل پتہ پر فرمائیں بشیر احمد حسینی ناظم ادارہ صداقت اسلام شورکوٹ روڈ - ضلع جھنگ

مدرسہ اشاعۃ العلوم درگاہ اکبری کا سالانہ جلسہ

مدرسہ اشاعۃ العلوم درگاہ اکبری متصل سکرنڈ ۱۴ - ۱۵ - اپریل مطابق ۸ - ۹ ذیقعدہ ایک تبلیغی جلسہ زیر سرپرستی جناب سید الحاج مولانا محمود شاہ صاحب منعقد کیا جا رہا ہے جس میں مشاہیر علماء کرام توحید اور سیرت کے موضوع پر قرآن و حدیث کی روشنی میں بصیرت افروز تقاریر فرمائیں گے - مشتاقین شریک جلسہ ہو کر توحید کے انوار سے مستفیض ہوں - (مولانا) علی احمد شاہ
مہتمم مدرسہ اشاعۃ العلوم

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ آپ کے تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو -

دینی مدارس

مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ کا داخلہ

مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ میں داخلہ ۱۵ شوال سے اختتام شوال تک جاری رہے گا۔ جہاں مکمل درس نظامی درجہ ابتدائیہ مع حفظ کا بندوبست ہے۔ شائقین داخلہ پتہ ذیل پر جوابی خط لکھیں، نیز سندھ و پنجاب میں اسناد شرقیہ مولوی منشی۔ ادیب کے داخلہ کا بھی مشروط محدود داخلہ کی گنجائش ہے۔ داخلہ کے لئے جوابی لفافہ مع مفصل حالات سابقہ علمی استعداد کے لکھیں۔

محمد سعدی۔ ناظم مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ براستہ ٹنڈو آدم (سندھ)

مدرسہ جامعہ انوریہ منٹگمری کا داخلہ

دس شوال سے ۲۵ شوال تک رہے گا۔ اس مدرسہ میں درجہ حفظ اور ناظرہ اور ابتدائی کتب عربی۔ فارسی۔ اور اردو میں دینیات وغیرہ کی تعلیم دی جاتی ہے۔ بیرونجات کے طلبہ کی عمر ۱۰ برس سے ۱۷ برس ہونی چاہیئے طعام قیام کا نظام مدرسہ کے ذمہ ہے قاری صاحب خوش آواز ہیں۔ آمد سے پہلے جوابی خط وکتابت کے ذریعہ داخلہ کا فیصلہ کرلیں تو بہتر ہوگا۔

عبدالعزیز ناظم مدرسہ جامعہ انوریہ جامع مسجد نور۔ منٹگمری۔

مدرسہ اشعۃ العلوم سکرنڈ سندھ کا داخلہ

مدرسہ اشعۃ العلوم درگاہ اکبری میں حسب دستور اس سال بھی ۷ شوال ۱۳۸۸ھ سے درجہ حفظ قرآن و ناظرہ و عربی، اردو، فارسی کا داخلہ شروع ہے عربی کی تعلیم موقوف علیہ دورہ تک دی جاتی ہے۔ داخل ہونے والے طلباء جلد از جلد داخل ہوں۔ تعلیم مکمل طور پر ۱۵ شوال سے شروع ہوجائے گی۔

علی احمد شاہ

مہتمم مدرسہ اشعۃ العلوم سکرنڈ ضلع نواب شاہ

مدرسہ مطلع العلوم ہالا پرانہ ضلع حیدرآباد سندھ کا داخلہ

مدرسہ مطلع العلوم ہالا پرانہ میں اس سال ۱۰ شوال سے تعلیم کا کام شروع کیا گیا ہے جس میں عربی۔ فارسی۔ اردو قرآن مجید کی تعلیم مفت دی جاتی ہے۔ داخل ہونے حضرات جلد از جلد داخل ہوکر رحمت خداوندی سے فیض یاب ہوں مدرسہ میں تعلیم کا کام حضرت مولانا مولوی الھڈنہ صاحب ہالیجوی مدرس مدرسہ ہذا کریں گے۔ خان محمد شاہ

ناظم مدرسہ مطلع العلوم ہالا پرانہ ضلع حیدرآباد سندھ

ضرورت مدرس

دارالعلوم ہزارہ کے لئے ایک ایسے عالم دین کی خدمات کی ضرورت ہے جو معقولات اور منقولات کی کتابیں اردو اور پشتو میں پڑھا سکے جو حضرات اس درخواست کو قبول کرنا چاہیں پتہ ذیل پر جلد مراسلت فرمائیں اپنی تنخواہ اور دیگر امور کے متعلق فیصلہ کن امور تحریر فرمادیں۔

مہتمم صاحب دارالعلوم ہزارہ جامع مسجد ایبٹ آباد

مدرسہ اسلامیہ عربیہ حسینیہ منٹگمری کا تبلیغی اجلاس

۸ شوال۔ غریب کالونی منٹگمری کے مذہبی ادارہ مدرسہ حسینیہ اہلسنت والجماعت کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان تبلیغی اجلاس انعقاد پذیر ہوا۔ جس میں خطیب شورکوٹ روڈ مولوی محمد اکرم نادری نے صوفی محمد شریف صاحب کی صدارت میں سیرت طیبہ پر خطیبانہ خطاب فرمایا بحمد اللہ اجلاس نہایت کامیاب ہوا۔ مولانا موصوف سے محرم کا وقت لے لیا گیا ہے۔ مذکورہ تاریخ مدرسہ کی طرف سے شہادت حسین پر اجلاس ہونے والا ہے احباب تاریخ نوٹ فرمالیں۔

مدرسہ اشرف المدارس لائلپور

مدرسہ اشرف المدارس لائلپور پندرہ سولہ برس سے تعلیمی خدمات انجام دے رہا ہے۔ جس کی بدولت ہر سال نصاب وفاق المدارس العربیہ کے موافق طلباء موقوف علیہ و دورہ حدیث سے فارغ ہوتے ہیں چنانچہ امسال بھی روایات سابقہ کے مطابق مدرسہ کا داخلہ ۷ شوال المکرم سے شروع ہوکر ۷ ذیقعدہ تک جاری رہے گا۔ لہذا طلباء شائقین علوم عربیہ جلد از جلد داخل ہوکر علوم قرآن وحدیث سے بہرہ ور ہوں۔

سالانہ جلسہ

مدرسہ اشرف المدارس لائلپور کا سالانہ جلسہ مؤرخہ ۲۸-۲۹ ذیقعدہ بمطابق ۴-۵ مئی ہونا قرار پایا ہے جس میں حسب سابق ملک کے جید علماء کرام ومشائخ عظام تشریف فرما ہوں گے خصوصاً حافظ القرآن والحدیث مولانا عبداللہ صاحب درخواستی۔ استاد العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب جالندھری خطیب پاکستان قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ مفکر اعظم حضرت مفتی محمد نعیم صاحب لودھیانوی۔ شاعر اسلام جناب محمد امین گیلانی۔

المشتہر (مولانا) محمد یحییٰ (صاحب) لودھیانوی مہتمم مدرسہ اشرف المدارس محلہ گورونانک پورہ لائلپور

اہل خیر حضرات سے اپیل

خدا کے فضل سے اس مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ حیدرآباد میں ۴ شوال المکرم سے ۱۶ شوال المکرم تک گزشتہ سالہائے کی طرح طلباء کا داخلہ کیا گیا بفضلہ تعالیٰ یہ سال رواں دسواں سال ہے دور دراز کے مسافر طلباء، جو کہ دینی تعلیم حاصل کرنے کے لئے اپنا گھربار چھوڑ کر آتے ہیں ان کے قیام وطعام بستر وکتب اور علاج وغیرہ کا انتظام مفت مدرسہ ہذا سے کیا جاتا ہے۔ معاونین واہل خیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ صدقات۔ زکوٰۃ صورت چرم قربانی کے علاوہ خاص عطیات سے بھی فیاضانہ طور پر اعانت فرمائیں۔ کیونکہ خاص عطیات ہی ایک ایسا چندہ ہے کہ جس سے اس مدرسہ کے ہر شعبہ کو ترقی دی جاسکتی ہے۔ اور اس کی ہر وقت ضرورت رہتی ہے خاص کر موجودہ وقت میں جبکہ مدرسہ ہذا کی تعمیر پختہ دو منزلہ عمارت کا افتتاح ہوچکا ہے اور تعمیر جاری ہونے والی ہے۔ زکوٰۃ چرم قربانی کی رقم تو صرف نادار اور غریب طلباء پر صرف کی جاتی ہے۔

وما علینا الا البلاغ ۔ محمد محسن نائب ناظم مدرسہ

مدرسہ جامعہ حنفیہ انوریہ متصل ریلوے پل اوکاڑہ

ناظم مدرسہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ حسب سابق امسال بھی تمام علوم عربیہ بموجب درس وفاقی پڑھائے جائیں گے تا آخر شوال داخلہ جاری رہے گا۔

حضرت مولانا سید عبدالرحمٰن تابکی صدر جامعہ نے امسال مشکوٰۃ شریف، جلالین شریف۔ ہدایہ اولین۔ نخبۃ الفکر پڑھانی شروع کردی ہیں۔ مستعد طلباء کے داخلہ میں توسیع کردی جائے گی۔ جو حضرت صاحب مدظلہ العالی کے زیر تدریس رہے۔

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر کا تئیسواں سالانہ جلسہ ۲۵-۲۶-۲۷ مارچ بحمد اللہ بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔ جلسہ ہذا میں بہاولپور۔ خان پور صادق آباد۔ رحیم یار خاں۔ بمہ سٹہ۔ میکلوڈ گنج۔ بہاولنگر فورٹ وغیرہ دور دور تک کے سامعین نے اس کثرت سے شرکت کی کہ پندرہ سال سے علاقہ ہذا میں اتنا کثیر انبوہ دیکھنے میں نہیں آیا۔ مستورات کا اتنا مجمع تو تئیس سال کے طویل عرصہ میں بھی نہیں دیکھا گیا۔ اتنے کثیر اجتماع میں اراکین مدرسہ کا حسن انتظام قابل داد ہے

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی حضرت مولانا محمد عنیف صاحب بنوری۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب اور حضرت مولانا غلام قادر صاحب کے علاوہ دیگر اکابر علمائے کرام اور شعرائے عظام اور صوفیائے فخام نے توحید ورسالت، اخلاق حسنہ، مودت واخوت، اسلامی اتفاق واتحاد اور اپنے ملک کی وفاداری جیسے بلند پایہ مضامین کتاب وسنت کی روشنی میں بیان فرمائے۔ بحمد اللہ جلسہ ہذا مقاصد جلسہ کے اعتبار سے پوری طرح کامیاب ہوا۔

محمد قاسم قاسمی ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی

چندہ

ہمیشہ بذریعہ منی آرڈر بھیجیے اس میں آپ کو خرچ وی۔ پی بچ جائے گا۔

(غازی خدا بخش، ایڈیٹر، پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پرنٹنگ پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور سے چھپوا کر ہفت روزہ ”ترجمان اسلام“ بیرون دہلی دروازہ لاہور شائع کیا)

العلماء ورثة الانبیاء

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام
لاہور

زیر نگرانی
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ - ۳ صفر ۱۳۸۲ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۷

الجزائر میں خوشی کی لہر

یکم جولائی ۱۹۶۲ء سے الجزائر میں ریفرنڈم یعنی استصواب رائے عامہ شروع ہے۔ اس ریفرنڈم کا مطلب یہ ہے کہ عام ووٹنگ کی جائے ۔ . . . . اور عام آبادی سے دریافت کیا جائے کہ آیا وہ الجزائر کی مکمل آزادی چاہتے یا نہیں، اور یہ کہ وہ فرانس سے آزادی کے بعد تعلقات باقی رکھنے کے حق میں ہیں یا نہیں۔ ان دو باتوں پر وہاں ریفرنڈم ہونا قرار پایا تھا۔ چنانچہ یکم جولائی سے شروع ہے۔

سارے الجزائر میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے اس لئے کہ الجزائریوں کے آٹھ سال کی قربانیوں کا نتیجہ برآمد ہونے والا ہے۔ دوسری طرف فرانسیسی فوج کی خفیہ تنظیم کو بھی جس نے ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کا قتل عام کیا ہے۔ اب اپنا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔ اس لئے اس نے بھی الجزائریوں کے ساتھ قبل از وقت ہی سمجھوتہ کر لیا ہے۔ کہ ہماری اب توبہ ہے ہم اب الجزائریوں پر حملے چھوڑ دیں گے۔ مگر الجزائری آزادی کے بعد فرانسیسیوں کی مٹی پلید نہ کریں گے۔ مسلمانوں کی تاریخ یہ ہے کہ انہوں نے ہمیشہ بدسلوکی کے مقابلہ میں حسن سلوک اور رواداری سے کام لیا ہے بہرحال الجزائر میں عنقریب ہی آزادی کا سورج طلوع ہونے والا ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ اس انقلاب کو بابرکت بنائے آمین۔

انڈونیشیا کا جہاد

انڈونیشیا جاوا سماٹرا وغیرہ جزیروں کے مجموعے کا نام ہے اس کی آبادی تقریباً ۹۰ کروڑ ہے۔ اس پر عرصہ دراز سے ہالینڈ (ڈچ قوم) کا قبضہ تھا اور یہ کروڑوں وہاں کے مسلمان غلامی کی زندگی بسر کر رہے تھے۔ آخر کار مظلوموں کی آہیں اور مسلمانوں کی دعائیں رنگ لائیں۔ اور دوسری جنگ عظیم میں جاپان نے جہاں بحرالکاہل کے دوسرے جزیرے فتح کئے وہاں ڈچ قوم کو بھی انڈونیشیا سے مار بھگایا۔ پھر جب اتحادیوں کے مقابلہ میں جاپان کو شکست ہوئی تو انڈونیشی مسلمانوں نے جاپان سے بھی آزادی حاصل کر لی اور اپنی آزاد حکومت قائم کر لی۔ مگر مغربی اقوام کو شیطان نے خطرناک گر سکھائے ہیں۔ یہ جب کسی ملک سے بھاگتے ہیں تو وہاں شرارتوں اور ریشہ دوانیوں کے لئے کسی نہ کسی حصہ ملک پر بالواسطہ یا بلاواسطہ قبضہ کر رکھتے ہیں چنانچہ یہاں بھی نیوگنی کے جزیرے کے مغربی حصہ پر ہالینڈ نے قبضہ قائم کر رکھا چند سالوں کے بعد انڈونیشیا حکومت نے دعویٰ کیا کہ یہ ہمارا ملک ہے ہم اس کو آزاد کریں گے ہالینڈ کے کان پر جوں تک نہ رینگی۔ آخر کار انڈونیشی حکومت کو عملی قدم اٹھانا پڑا۔ اب صورت حال یہ ہے کہ وہاں انڈونیشی حکومت بحری جہازوں یا ہوائی جہاز بردار جہازوں سے فوج اتارتے ہیں اور ہالینڈ کی حکومت ان کا مقابلہ کرتی ہے چند دن پہلے دونوں کے درمیان خطرناک تصادم ہوتے رہے اب انڈونیشیا کے صدر مقام جکارتہ کی اطلاع ہے کہ وہاں مختلف مقامات پر انڈونیشی دستے اتر چکے ہیں جن کے خلاف ہالینڈ احتجاج کر رہا ہے۔ یہ دستے گوریلا جنگ کے ماہر ہے اور یہی جنگ وہاں لڑی جاتی ہے۔ تمام مسلمانوں کو دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالےٰ انڈونیشیا کے مجاہدین کو فتح عطا فرمائے۔ آمین!

سلامتی کونسل کا مذاق

مغربی اقوام نے پہلے لیگ آف نیشنز بنائی تھی جس کو بعض لوگوں نے کفن چوروں کا نام دیا تھا۔ دوسری جنگ عظیم کے بعد ان قوموں نے جو نئی انجمن بنائی اس کا نام اقوام متحدہ رکھا۔ اس کی ایک جنرل کونسل ہے جس میں اب تک تقریباً سو ممالک کے نمائندے شریک ہو چکے ہیں اس جنرل کونسل کے نیچے ایک اور باڈی ہے جس کو جس کو سلامتی کونسل کہتے ہیں یہ اس کے لئے مجلس عاملہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس سلامتی کونسل کا اصول ہے ہر ملک اور ہر قوم کی آزادی۔ مگر جو یورپین ممالک یا ان کے دوست کسی کمزور قوم کا حق غصب کریں یا اس پر قبضہ کریں تو ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ لیکن جب خود ان کے مفاد پر زد آئے تو ان کا پارہ چڑھ جاتا ہے اور اس غریب ملک کو خوب دباتے ہیں۔ اس ادارے میں ایک اور مصیبت بھی اس کے اندر رہی اور امریکہ کے حامی ممالک شامل ہیں جس کی وجہ سے یہ ادارہ ان دونوں کی سیاسی اور سرد جنگ کا اکھاڑہ بن کے رہ گیا ہے۔ اس ادارے کے سرپرستوں کی ذہنیت معلوم کرنی ہو تو کشمیر کے مسئلہ پر غور کریں۔ کتنی دفعہ اس پر وہاں بحث ہوئی ایک بار تو استصواب والے بھی پاس ہو گیا مگر بھارت گورنمنٹ نہیں مانتی اور امریکہ جو پاکستان کا حلیف بنا بیٹھا ہے۔ وہ اس کو مجبور کرتا ہے نہ دباؤ ڈالتا ہے۔ اسی طرح تیرہ چودہ سال پاکستان کے ضائع کر دئے مگر مسئلہ کشمیر جہاں تھا وہیں ہے

اب کے آئرلینڈ نے ہماری آنکھوں میں دھول جھونکتے ہوئے سلامتی کونسل میں یہ تجویز پیش کی کہ پاکستان اور بھارت سے کہا جائے کہ وہ آپس میں بات چیت کریں۔ آپ خیال کریں۔ نہ یہ تجویز ہے کہ کشمیر میں رائے شماری ہو نہ یہ کہ کوئی

باقی صفحہ پر

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ جلسہ میں تین ہزار علماء و پچاس ہزار مسلمانوں کے عظیم اجتماع کے مطالبات

عیسائیت پر پابندی، پرویز پر فتویٰ تکفیر اور عائلی آرڈیننس پر علماء کے تبصرہ کی توثیق، فحاشی اور ثقافت، خاندانی منصوبہ بندی پر پابندی، اسلامی تعلیم کے انتظام اور اسلام پسند ممبران اسمبلی کو خراج تحسین کی قراردادیں

اکوڑہ خٹک ۲۵ جون یہاں ۲۳-۲۴ جون کو دارالعلوم حقانیہ کا عظیم الشان اجتماع زیر صدارت حکیم الاسلام علامہ قاری محمد طیب صاحب قاسمی مہتمم دارالعلوم دیوبند منعقد ہوا جس میں مغربی پاکستان کے تمام علاقوں۔ ریاستوں۔ ایجنسیوں، آزاد قبائل سے تین ہزار تک علماء و مشائخ اور پچاس ہزار تک مسلمانوں نے شمولیت کی۔ اجلاس میں حسب ذیل قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) دارالعلوم حقانیہ کا یہ سالانہ عظیم الشان اجتماع جو تقریباً ۳ ہزار علماء اور پچاس ہزار مسلمانوں پر مشتمل ہے مملکت پاکستان میں عیسائیت کے روز افزوں اشاعت و ترقی کو نہایت تشویش و اضطراب کی نگاہ سے دیکھتا ہے عیسائی مشنریاں تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے جال بچھا کر مسلمانوں کے معصوم بچوں اور ناواقف مسلمانوں کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے ان کی ان دراز دستی کو دیکھ کر ہم حکومت پاکستان کو متوجہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ اگر یہی حالات جاری رہے۔ تو مسلمانوں کی یہ عظیم مملکت عیسائیوں کی شکارگاہ بنتی جائے گی۔ اور حکومت کی غلط رواداری اور چشم پوشی کی وجہ سے ارتداد و الحاد کا یہ دائرہ وسیع ہوتا جائے گا۔ مذہبی اور سیاسی لحاظ سے ہم کو سخت نقصان اٹھانا پڑھے گا۔ اس لئے حکومت فوراً ان تمام اداروں اور اس قسم کے ہسپتالوں کو اپنی تحویل میں لے کر اس فتنئہ ارتداد کا سدباب کرے قومی اسمبلی میں جن ممبروں نے اس قسم کی تجویز پیش کی ہے۔ ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں۔

(۲) قومی اسمبلی میں جو اسلام پسند ارکان اسلامی نظام اور صحیح جمہوریت کے لئے کوشش کر رہے ہیں مسلمان پاکستان کا یہ عظیم الشان اجتماع ان کی ان مساعی جمیلہ کو بنظر استحسان دیکھتا اور ان کی تائید کرتا ہے ہم ان تمام حضرات کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ ہماری ہر قسم کی تائید و حمایت ان کو حاصل ہوگی اسلامی نظام کے لئے مساعی جمیلہ کو جاری رکھیں مسلمان قوم ان کی پشت پر ہے۔ اور قومی اسمبلی کے جو ارکان اپنے دو وعدوں کے ساتھ کئے ہوتے وعدوں کو پس پشت ڈال کر اس بارے میں سستی دکھا رہے ہیں۔ ہم ان کو بھی توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بھی فرائض کا صحیح احساس کر کے قوم کی آرزوؤں کی تکمیل کرتے ہوئے اسلامی نظام کی مخلصانہ کوششیں شروع کریں۔

(۳) حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے زیر صدارت مغربی پاکستان آزاد قبائل اور ریاستوں کے علماء و مشائخ کا یہ تاریخی اجلاس مسٹر غلام احمد پرویز کے متعلق تقریباً ایک ہزار مستند و جید علمائے کرام کا جو مدلل فتویٰ شائع ہوا اور جس میں اس کی تکفیر کی گئی ہے۔ اس فتویٰ کی پوری پوری تصدیق و تصویب کرتا ہے اور اعلان کرتا ہے کہ وہ اپنے ملحدانہ افکار و خیالات اور عقاید کی بنا پر دائرہ اسلام سے خارج ہے علمائے کرام کا یہ اجتماع عام مسلمانوں کے سامنے اس حقیقت کا اعلان بھی واضح کرتا ہے کہ پرویزی عقائد و افکار سے کلی برات و بے زاری کے ساتھ ساتھ ان لوگوں سے بھی معاشرتی تعلقات کو بھی منقطع کر دیں، جو پرویز کے عقاید و خیالات سے متفق ہوں یہ ان کی شرعی ذمہ داری ہے اور بدا بیننا و بینکم العداوۃ والبغضاء الیٰ یوم القیامۃ مد نص قرآنی کا مسلمانوں سے بھی مطالبہ ہے

دینی تعلیم اور اسلامی تربیت کا انتظام

(۴) دارالعلوم حقانیہ کی دستار بندی کا یہ تاریخی اجتماع اپنی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کے تمام اسکولوں۔ کالجوں۔ اور یونیورسٹیوں میں دینی علوم کی تعلیم اور اسلامی تربیت کا صحیح معنوں میں انتظام کیا جائے اور جو تعلیمی ادارے اب تک دینی علوم و فنون کی تدریس و تعلیم کا حسن و خوبی کے ساتھ خدمت سرانجام دے رہے ہیں بجٹ میں ان کی امداد و اعانت کے لئے گنجائش رکھی جائے اور اسلامی تبلیغ کے لئے بجٹ میں مستقل رقمیں مخصوص کر دی جائیں۔

مسلم فیملی لاز آرڈیننس

(۵) مسلم فیملی لاز پر علمائے پاکستان کا جو مفصل تبصرہ آچکا ہے اس کی روشنی میں دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا یہ نمائندہ اجلاس اس تبصرے کی توثیق کرتا ہے اور یہ بتانا چاہتا ہے کہ یہ آرڈیننس اسلامی قوانین کے سراسر خلاف ہے ابھی ابھی قومی اسمبلی میں محترم مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی نے اس آرڈیننس اور خاندانی منصوبہ بندی کو اینٹی اسلام سے جو تعبیر کیا ہے ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں اور معزز اراکین اسمبلی سے قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ اس آرڈیننس اور خاندانی منصوبہ بندی کو منسوخ فرما کر قوم و ملت کے دینی احساسات کی ترجمانی کریں گے

غلط ثقافت بےحیائی پر پابندی

(۶) مسلمانوں کی اس اسلامی مملکت میں حکومت کے اداروں کی سرپرستی میں اسلامی ثقافت کے نام سے جو کثافت بے حیائی فحاشی مرد و زن کا اختلاط۔ رقص و سرود اور دوسری لغویات کو ترقی دی جا رہی ہے اور مسلمانوں کے اخلاق کو تباہ و برباد کیا جا رہا ہے مسلمانوں کا یہ نمائندہ اجتماع ان حرکات کو نہایت حقارت و نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور یہ اعلان کرتا ہے کہ اسلام میں اس نام نہاد ثقافت کی کوئی گنجائش نہیں اور اس بے حیائی کو فروغ دینا اسلامی اخلاق کی جڑوں کو کھوکھلا کر کے ملک کی جڑوں کو اکھیڑنا اور سالمیت کو تباہ کرنا ہے اس لئے ہمارا مطالبہ ہے کہ ان تمام سرگرمیوں کو یکسر بند کر دیا جائے اور اس ثقافت کی پوری پوری سرکوبی تمام معاشرہ میں حکومت کی طرف سے کر دی جائے تاکہ نہی عن المنکر کی ذمہ داری پوری ہو جائے نیز ہمارا یہ بھی مطالبہ ہے کہ موجودہ بجٹ میں اس نام نہاد ثقافت کے لئے جو رقمیں مخصوص کی گئی ہیں وہ نامنظور کر دی جائیں۔ کیونکہ ان ناجائز اور حرام طریقوں پر قوم کے گاڑھے پسینے کی کمائی خرچ کرنا سراسر ناروا اور اسراف ہے

(۷) حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب نے استقبالیہ رپورٹ میں حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ حضرت حضرت مفتی محمد حسن لاہوری رحمۃ اللہ۔ حضرت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا عبدالشکور لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا حماد اللہ ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا محمد طیب صاحب رکن مجلس شوریٰ دارالعلوم دیوبند (بھارت) کی وفات پر اظہار رنج و غم کرتے ہوئے مسلمانوں سے دعا مغفرت کرائی اور پس ماندگان سے اظہار تعزیت کیا۔

(۸) نیز حضرت مولانا حفظ الرحمان سیوہاروی جو امریکہ میں زیر علاج ہیں کے لئے دعائے صحت اور سلامتی کی گئی۔

قرار دادوں کی تائید میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ نے تقریریں فرمائیں باقی کارروائی عنقریب شائع کی جائے گی۔

(ناظم دفتر اجتماع دارالعلوم حقانیہ
(اکوڑہ خٹک)

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا کرشمہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کے ہر چیز پر قادر ہونے کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں لیکن اللہ تبارک و تعالیٰ نے ایک دوسری قدرت ظاہر فرمائی۔ علاقہ اگرور کے ایک قصبہ میر بامنڈی میں سید رحمان شاہ سید احمد شاہ نامی آدمیوں نے ایک مینا پال رکھی ہوئی تھی۔ اکتوبر ۱۹۷۱ء میں جونہی انہوں نے اپنی مکی سنبھالنے کے لئے کوٹھوار میں ڈالی اور کوٹھوار ابھی بند نہیں کیا تھا کہ وہ مینا کوٹھوار میں داخل ہو گئی لیکن گھر والوں کو پتہ نہیں چلا۔ انہوں نے کوٹھوار پہ تختے ڈال کر مینخیں لگا دیں۔ جب مینا کی تلاش کی تو نہ ملی۔ وہ سمجھے کہ کہیں بلی مینا کو کھا گئی ہے۔ صبر کر کے بیٹھ گئے۔ آٹھ ماہ کے بعد مئی ۱۹۷۲ء میں جب مکی کی ضرورت ہوئی تو کوٹھوار سے تختے ہٹاتے تو خداوند تعالیٰ کی قدرت آشکارہ ہوئی کہ آٹھویں ماہ مینا زندہ کوٹھوار سے نکل آئی۔ مینا کی آنکھیں ذرا سرخی مائل تھیں۔ بچوں نے شور مچایا کہ مینا مل گئی۔ اور وہ مینا ابھی تک زندہ موجود ہے واقعی اللہ تبارک و تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ دنیا میں جو کام بھی ہوتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر موقوف ہے۔ خدا چاہے تو بغیر اسباب کے کام پورے کر دے، نہ چاہے تو با وجود مکمل اسباب کے کام بگاڑ دے

(فاعتبروا یا اولی الابصار)

گل رحمان۔ مدرس مدرسہ تجوید القرآن
گیدڑپور (ہزارہ)

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۶ جولائی ۱۹۶۲ء

زندہ باد نظام العلماء مغربی پاکستان

پارلیمنٹ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تاریخی تقریر

(۲)

جس بجٹ میں سود کی آمدنی کو ذکر کرتے ہوئے وزیر خزانہ کے دل میں ندامت کے احساسات نہ ابھریں اس کو اسلامی ملک کا بجٹ کس طرح کہا جا سکتا ہے حالانکہ سود خوروں کے متعلق قرآن کریم نے اعلان جنگ کرتے ہوئے فرمایا ہے :-

"اگر تم نے سودی کاروبار کو ترک نہ کیا تو خبردار تمہیں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کی طرف سے جنگ کا اعلان کیا جاتا ہے"

الغرض خدا تعالیٰ نے ہمیں یہ ملک عطا کر کے کتنی عظیم نعمت سے نوازا تھا۔ ہم نے بحیثیت مجموعی کفران نعمت کر کے خدا تعالیٰ کے عذاب شدید کو دعوت دی ہے۔ کاش میرے پاس صور اسرافیل ہوتا اور میں کسی طرح اپنی آواز آپ کے دلوں پر پڑے ہوئے دبیز پردوں میں سے گزار کر آپ کے عمق قلب میں اتار سکتا کاش میں اپنے دل کے احساسات و جذبات سے آپ کو روشناس کرا سکتا اور آپ کو خواب غفلت سے جگا سکتا۔

میرے نزدیک اس بجٹ کو اسلامی ملک کا بجٹ اسوقت کہا جا سکتا ہے جب اس سے مذکورہ ناجائز مدات کو بند کر دیا جائے۔ اور مندرجہ ذیل چند امور کے لئے اس میں واضح طور پر کچھ رقم مخصوص کر دی جائے :-

(۱) اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے میدان تیار کرنے کے سلسلے میں پوری قوت سے پروپیگنڈا کیا جائے اور بجٹ میں اس کے لئے معتدبہ حصہ کا تعین کیا جائے۔ اس لئے کہ کسی بھی قانون کے نفاذ سے پہلے ذہنوں کی تیاری لازمی ہوتی ہے۔ دور غلامی نے مسلمانوں سے ہمیں اسلام کے اصول سے انتہا تک پہنچا دیا ہے کہ اگر ہم عرب کے زمانہ جاہلیت سے اپنے دور کو تشبیہ دیں تو یہ تشبیہ بیجا نہ ہوگی۔ اسوقت بھی انہیں اسلامی قانون مناسب ترتیب کے ساتھ اس وقت دیا گیا جب کہ زندگی کے متعلق ان کے تخیلات و نظریات کی اصلاح کر دی گئی اور ان کے ذہنوں کو صاف کر دیا گیا۔ چنانچہ پھر انہوں نے اس کے قبول کرنے میں کوئی لیت و لعل پیش نہ کی اور بہت تیزی سے وہ آسمانی قانون زندگی کے تمام شعبوں میں جاری و نافذ ہوا آج ملک کا دیندار طبقہ اسلامی قانون کو قبول کرنے کے لئے جتنا بے تاب ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ان کے اذہان پہلے سے تیار ہیں۔ لیکن ملک کا دوسرا طبقہ جن کے دماغ مغربی تہذیب کے مسموم اثرات سے ماؤف ہو چکے ہیں اسلامی قانون کے قبول کرنے میں صرف یہی نہیں کہ پس و پیش کرتے ہیں بلکہ اس کے خلاف طرح طرح کے شبہات کا اظہار بھی کرتے ہیں۔ انگریز نے ہمارے اذہان میں مغربی تہذیب کے جو نقوش کندہ کرا کر چھوڑے تھے وہ آج تک بدستور باقی ہیں۔ ان نقوش کے ازالہ کے لئے اگر پروپیگنڈا نہ کیا گیا اور اس کے لئے بجٹ میں اچھی خاصی رقم مخصوص نہ کی گئی تو اسلامی قانون کے نفاذ میں قدم قدم پر تصادم ہوگا اور اس تصادم میں اسلامی قانون کا مقابلہ کرنے والی وہی قوم آپ کو نظر آئے گی جس نے پاکستان کے معنی لا الہ الا اللہ کا نعرہ لگا کر پاکستان حاصل کیا تھا۔ انگریزی اقتدار کے زیر اثر شراب جوا بازی رقص و سرود بے حیائی بے پردگی ریڈیو کے فحش گانوں سینما زناکاری کی جو عادت لگ چکی ہے اسے مجرد قانون سے نہیں روکا جا سکتا۔ بلکہ اس کے مقابلہ میں اگر تنہا قانون آئے گا تو نظر بحوال وہ قانون شکست کھا جائے گا اس لئے بہت ضروری ہے کہ پروپیگنڈا کی پوری طاقت سے ہم ایسی فضا پیدا کر دیں کہ ان برائیوں کے خلاف لوگوں کے دلوں میں اتنی شدید نفرت پیدا ہو جائے کہ لوگ قانون ساز اداروں کو ان برائیوں کے خلاف قانون بنانے پر مجبور کر دیں اور وہ اسلامی قانون کا دل سے خیر مقدم کریں۔

خاندانی منصوبہ بندی

چند سالوں سے ہمارے ملک میں خاندانی منصوبہ بندی کے لئے پراپیگنڈے پر ملک کا کثیر روپیہ خرچ ہوا۔ ریلوے اسٹیشنوں، بس اسٹاپوں، بازار کے چوراہوں اور عوامی مقامات پر بڑے بڑے بورڈ آویزاں ملیں گے۔ شہروں اور قصبوں میں منصوبہ بندی کے مراکز مصروف کار ہیں۔ ہسپتالوں اور اسکولوں میں اس پر لیکچر دیئے جاتے ہیں۔ ریڈیو اور اخبارات کے ذریعہ سے بیانات نشر ہوتے ہیں۔ باوجودیکہ خاندانی منصوبہ بندی ملک و ملت کے عقلی دلائل اور اسلامی تعلیمات کے لحاظ سے ناقابل برداشت ہے۔ یورپ کے فلاسفر اور ڈاکٹر تجربہ کے بعد اس سے بیزاری کا اعلان کر چکے ہیں لیکن اس کے باوجود اس کے لئے کافی روپیہ خرچ کر کے پروپیگنڈہ کیا جا رہا ہے حتی کہ بعض مولوی نما قسم کے خوشامدی اور ذلیل افراد کی ضمیریں خرید کر ان کے ذریعہ اسے اسلام کے موافق ثابت کرنے کی بھی کوشش کی گئی۔ قرآن کریم کی آیات کریمہ اور احادیث شریفہ سے غلط تاویلات کے اختراع کی شرمناک حرکت سے بھی دریغ نہیں کیا گیا۔

عائلی قوانین

مسلم فیملی لاء جیسے غیر اسلامی قوانین کے لئے کتنی زمین ہموار کی گئی۔ باوجودیکہ یہ قوانین ایسے ہیں جن کا اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ بلکہ اس میں تو مسلمانوں کے پرسنل لاء پر بھی (جس پر انگریزوں نے بھی ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہیں کی تھی) ہاتھ صاف کر دیا گیا۔ پرسنل لاء کسی قوم کی آخری متاع ہوتی ہے جس سے اس کا تشخص اور ہستی قائم رہتی ہے۔ لیکن اگر یہ بھی باقی نہ رہا تو اس کی ہستی ہمیشہ کے لئے فنا ہو جاتی ہے۔ اس کی حفاظت کے لئے قومیں سب کچھ قربان کر دیتی ہیں۔ لیکن پروپیگنڈے کی اس طاقت سے کچھ عورتوں اور کچھ زنانہ طبیعت مردوں کو اس کا بھی قائل کر دیا گیا۔ حتی کہ مسلمان قوم کے پرسنل لاء کو بدلوا کر ہی چھوڑا۔ جس کا احترام تو انگریز جیسے اسلام دشمن اور مستبد حکمرانوں نے بھی کیا تھا۔ (اور بھارت کے ہندو بھی اس کے خلاف کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے ہیں)

الغرض اس طرح کے ظالمانہ اور ناموزوں قسم کے غیر اسلامی قوانین کے لئے بھی زر کثیر صرف کر کے پروپیگنڈے کی مہم چلائی گئی۔ تو کیوں عام اسلامی قوانین کے اجراء اور غیر اسلامی لاز کی تنسیخ کے لئے بجٹ میں واضح حصہ برائے پروپیگنڈہ نہیں رکھا جا رہا؟

(۲) اس ملک میں مشرقی و مغربی دونوں حصوں میں کثرت سے مدارس عربیہ قائم ہیں جہاں خالص دینی ماحول میں درس نظامی کا نصاب پڑھایا جاتا ہے۔ اور اس کی امداد کے لئے اسلامی ملک کے قومی بجٹ میں ایک حصہ مختص کرنا ضروری ہے سوال یہ ہے کہ کیا یہ مدارس ہمارے ملک کے تعلیمی ادارے نہیں ہیں۔ کیا ان میں اس ملک کے بچے تعلیم نہیں پاتے۔ فرنگی دور اقتدار میں ان دارالعلوموں کو قطعی طور پر نظر انداز نہ کرنا قرین قیاس تھا۔ لیکن آج آزادی کے بعد بھی ہمارے بجٹ میں ان مدارس کے لئے ایک پائی موجود نہیں۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان مدارس نے دین اسلام اور علوم دینیہ کی وہ خدمت کی ہے کہ آج یہاں اگر قوم میں شعور ہوتا تو ان پر عقیدت اور تحسین کے پھول برساتی۔ انگریزوں کے ڈیڑھ سو سالہ دور حکومت میں تمام مادی وسائل و ذرائع اسلامی علوم، اسلامی شعائر کے مٹانے میں مصروف عمل تھے اگر ادھر بے بسی کے عالم میں یہ علماء کرام مدارس و مساجد کے ذریعہ سے دینی علوم (قرآن حدیث۔ فقہ) کی حفاظت نہ کرتے تو آزادی کے وقت متحدہ ہندوستان میں کلمۂ توحید پڑھنے والا مسلمان آپ کو کہاں سے ملتا اور مذہب کے نام سے تقسیم ملک کا مطالبہ کرنے والا کون ہوتا اور پاکستان کو معرض وجود میں لانے کی بنیاد کیا ہوتی۔ ان غریب مدارس نے اسلامی علوم کے عظیم سرمایہ کو غربت و افلاس کے عالم میں محفوظ رکھا۔ یہ قومی امانت تھی۔ آزادی کے بعد اس امانت کی حفاظت اب اسلامی حکومت کا فرض ہو جاتا ہے۔ علماء اپنے فرض سے سبکدوش ہو چکے ہیں۔ لیکن اب آزاد اسلامی ملک میں تو بجٹ میں ان مدارس کی امداد کیلئے رقم مخصوص نہ کرنا بعید از انصاف ہے۔

(باقی)

مسلمان بچوں کی تربیت

(۱۴)

قرآن نے حضرت یعقوب علیہ السلام کی محبت والفت کا نقشہ یوسف علیہ السلام کے سلسلہ میں کھینچا ہے اس سے بھی اس مسئلہ پر روشنی پڑتی ہے۔ یوں تو طبعاً انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ اس کا نورِ نظر اس کی آنکھوں سے غائب نہ ہو بلکہ ہر وقت اس کے پہلو میں رہے تاکہ وہ اسے دیکھ دیکھ کر نہال ہو اور آنکھوں کی ٹھنڈک حاصل کرے مگر اسی روئے زمین پر ہر زمانہ میں کچھ ایسے سنگدل و بے مروت انسان بھی پیدا ہوتے رہے ہیں جنہوں نے خود اپنے ہاتھوں اپنے جگر گوشوں کی شمع زندگی بجھانے میں تامل نہیں کیا ہے اور اگر اولاد میں کہیں بچی پیدا ہوئی تو پھر ان میں وہ پرانی جاہلی عصبیت ابھر آئی جو کفر و شرک نے ان کے دلوں میں راسخ کر ڈالی تھی اور جس کے نتیجے میں بچیاں زندہ در گور کی گئیں۔

اسلام محبت میں بھی اعتدال کی راہ اختیار کرتا ہے جہاں وہ بچوں کی تربیت میں سختی مار پیٹ کی اجازت دیتا ہے وہاں وہ ان سخت دلوں کی مذمت بھی کرتا ہے جو اپنے بچوں کو پیار نہیں کرتے اور جو رحم و کرم اور انس و محبت کی دولت سے محروم ہوتے ہیں۔

ام موسیٰ کی محبت اولاد سے

موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اس دور میں ہوئی۔ جب فرعون مصر کی طرف سے بچوں کے قتل عام کا صرف حکم ہی نہیں تھا بلکہ تلاش کر کے بچے موت کے گھاٹ اتارے جا رہے تھے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے رب العزت کو کام لینا تھا اس لئے ان کی نشو و نما کا عجیب و غریب طریقہ اختیار کیا گیا۔

پروردگار عالم نے ام موسیٰ کے دل میں یہ بات ڈال دی کہ وہ بچہ کو تابوت میں ڈال کر دریا میں بہا دیں۔ ادھر فرعون اولاد کی نعمت سے محروم تھا۔ اس کی بیوی کے دل میں بچہ کی پرورش کا ذوق پیدا کر دیا اس طرح ان کی پرورش اور زندگی کا سامان بہم پہنچایا گیا۔ اس کا جو نقشہ قرآن نے اپنے الفاظ میں کھینچا ہے وہ ملاحظہ فرمائیں۔

"اور ہم تو تم پر ایک مرتبہ بھی احسان کر چکے ہیں جب کہ ہم نے الہام سے تمہاری ماں کو وہ بات بتلائی جو الہام سے بتلائی جاتی ہے وہ یہ کہ موسیٰ کو جلادوں کے ہاتھ سے بچانے کے لئے ایک صندوق میں رکھو۔ پھر ان کو صندوق میں رکھ کے دریا میں ڈال دو۔ پھر دریا ان کو کنارے تک لے آئے گا۔ کہ ان کو ایسا شخص پکڑے گا جو میرا بھی دشمن ہے اور ان کا بھی اور میں نے تمہارے چہرے کے اوپر اپنی طرف سے ایک خاص اثر محبت ڈال دیا تاکہ تم میری نگرانی میں پرورش پاؤ۔ (طٰہٰ - ۲)

محبت اولاد کی قدر افزائی

پھر ام موسیٰ کا اپنے لخت جگر کے فراق میں عجیب و غریب حال ہوا قرآن نے اپنے الفاظ میں بتایا ہے:-

"اور موسیٰ کی والدہ کا دل بے قرار ہو چکا تھا۔ اگر ہم ان کا دل مضبوط نہ کر دیتے تو قریب تھا کہ وہ موسیٰ کا حال ظاہر کر دیتیں اور مضبوطی یہ کی کہ وہ یقین کئے رہیں
(القصص - ۱)

ام موسیٰ علیہ السلام کا یہ حال طبعی طور پر ہونا ہی چاہیے تھا۔ کیونکہ ان کو معلوم ہو چکا تھا کہ جس بچہ کی جاں بخشی کے لئے یہ کارروائی عمل میں لائی گئی تھی آخر وہ فرعون کے لوگوں نے دریا سے نکال کر فرعون کی خدمت میں پہنچایا۔ جس کا سب سے مرغوب شیوہ معصوم بچوں کا قتل ہے۔ پتہ نہیں کیا کرے۔ بلکہ غالب گمان یہی ہوگا کہ وہ معصوم و بے گناہ مار ہی ڈالا جائے گا۔ ایک قاتل سے کوئی اس کے سوا دوسری توقع کر بھی کیا سکتا ہے
(باقی)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

مسلمان بیوی

(قسط ۸)

(از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری)

یہ ٹھیک ہے تم نے اپنے عزیزوں، رشتہ داروں، سہیلیوں، یا محلہ والیوں کی شادی شدہ زندگیوں پر غور کیا ہو اور ممکن ہے ان کے اچھے برے حالات سے تم نے کچھ نتیجے نکالے ہوں۔ اور وہ تمہارے ذہن میں محفوظ ہوں۔ مگر پھر بھی دوسروں کے حالات اور اپنے حالات اور اپنے حالات میں بڑا فرق ہوتا ہے۔ دوسروں کی باتیں افسانوں کی طرح ہوتی ہیں اور اپنے واقعات حقیقت کی طرح محسوس ہوتے ہیں۔ اور اس وقت تمہاری پیاری بہنیں اور سہیلیاں جو ہر وقت سائے کی طرح تمہارے ساتھ ساتھ رہتی ہیں۔ ہر کام میں ساتھ، ہر کھیل میں ساتھ۔ جن کے احساس اور کیفیتیں تمہارے احساس اور تمہاری کیفیتوں کا ساتھ دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ تمہارا چہرہ ذرا اترا، ان کے چہروں کے رنگ بدل گئے۔ تمہارے ہونٹوں پر ذرا مسکراہٹ آئی ان کے لبوں پہ قہقہے آ گئے۔ تم ذرا برافروختہ ہوئیں ان کے دل سہم کر رہ گئے۔ تم کبھی بیمار ہو گئیں ایسا معلوم ہوا گویا یہ سب بیمار ہو گئی ہیں۔ کس قدر ساتھ دیتی ہیں۔ کبھی ساتھ ساتھ گڑیاں کھیلی جا رہی ہیں۔ کبھی ساتھ ساتھ کھانے پک رہے ہیں۔ ساتھ ساتھ جھولا جھولے جا رہے ہیں ساتھ ساتھ سینا پرونا ہو رہا ہے۔ کبھی دن دن بھر مل جل کر کھیلتے کودتے گذر رہے ہیں۔ کبھی راتیں ساتھ ساتھ بیٹھ کر کہانیاں اور پہیلیاں سنتے سناتے بیت رہی ہیں۔ سونا ہے تو ساتھ جاگنا ہے تو ساتھ کہیں جانا ہے تو ساتھ اور جب تم چلی جاؤ گی تو ان بہنوں کے لئے تمام گھر سونا ہو جائیگا کام کاج تو سب ہوتے ہی رہیں گے۔ مگر نگاہیں ہر وقت ڈھونڈیں گی اور دل کسی وقت تمہاری یاد سے غافل نہ ہوں گے۔ وہ سہیلیاں جو ایک دن بھی تمہیں دیکھے بغیر نہیں رہتیں اگر کسی وجہ سے کبھی وہ روز نہ آ سکیں یا تم نہ جا سکیں تو انہوں نے ملنے کا کوئی نہ کوئی بہانہ نکالا کبھی گڑیوں کا بیاہ ہو رہا ہے۔ کبھی دعوت ہو رہی ہے کبھی کچھ دیا لیا جا رہا ہے۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوتا ہے کہ تم ان سے ملو اور وہ تم سے ملتی رہیں۔ جب وہ ہفتوں تمہیں نہ دیکھ سکیں گی اور تم ان کو نہ دیکھ سکو گی تو پھر تمہاری یاد انہیں کس کس طرح بے چین کرے گی۔ اور تمہاری جدائی انہیں کس کس موقعہ پہ محسوس ہوگی۔ شاید تم اس وقت اس کا صحیح اندازہ نہ کر سکو اور شاید تم سمجھ رہی ہوگی کہ یہ معمولی سی تبدیلی ہوگی کہ ایک گھر کو چھوڑ کر دوسرے گھر میں جا رہی ہوں گی مگر صرف اتنی ہی بات نہیں بلکہ تمہاری زندگی کا وہ بہت بڑا انقلاب ہوگا۔ اسی لئے تمہاری زندگی کی اس اہم ترین تبدیلی کے وقت سے پہلے تمہیں آگاہ کرنا چاہتے ہیں تاکہ آنے والے دور حیات میں تمہارے کام آئیں اور جن کو مدنظر رکھ کر تم اپنی زندگی کو ایسی الجھنوں سے محفوظ رکھ سکو جن میں اکثر ان لڑکیوں کی زندگیاں تباہ ہو جاتی ہیں جو شادی کے بعد آنے والے وقت کی عاقبت اندیشی و سمجھداری سے کام نہیں لیتیں۔

میں سمجھتا ہوں کہ تم ماشاء اللہ کافی سمجھ دار ہو، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ تم جو بھی قدم اٹھاتی ہو کافی سوچ سمجھ کر اٹھاتی ہو مگر پھر بھی تمہیں چند ایسی باتیں بتا دینا ضروری ہیں جن سے تم اپنے حالات کے مطابق فائدہ اٹھا سکو، اس سلسلہ میں سب سے پہلی بات جو ذہن نشین کرنے کے قابل ہے وہ یہ ہے کہ شادی در اصل ہے کیا؟ حقیقت میں شادی کسی کی غلامی نہیں ہے بلکہ خدا و رسول کے حکم کے مطابق اشتراک عمل ہے۔

اسلام کے متعلق یورپ میں غلط پروپیگنڈے

(ایک انصاف پسند فرنگی کے قلم سے)

انڈیجیس لیے مشنر ——— ترجمہ مولوی محمد اقبال صاحب اعظمی (فاضل دیوبند)

ذیل کا مضمون ایک مغربی فاضل جیمس مشنر کے ایک فاضلانہ مقالہ کا ترجمہ ہے جو موصوف نے اسلام کے بارے میں اہل مغرب کے غلط رویہ کے خلاف احتجاج اور اظہار افسوس کے طور پر لکھا ہے اور اپنے علم و مطالعہ کے مطابق اسلام کی طرف سے جواب دہی کی بھی کوشش کی ہے۔ یہ مقالہ لندن کے مشہور و مقبول عام رسالہ ریڈرز ڈائجسٹ میں، شائع ہوا تھا۔ راقم نے الفرقان کے لئے یہ ترجمہ کیا ہے۔ اہل علم ناظرین محسوس فرمائیں گے کہ اسلام کی وکالت میں صاحب مضمون سے بعض جگہ تسامحات بھی ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنی طرف سے ان کی تصحیح ضروری بلکہ مناسب بھی نہیں سمجھی البتہ ایک اضافہ ضرور کیا ہے کہ جن کی قرآنی آیات اور احادیث کا مصنف نے حوالہ دیا تھا اور صرف ترجمہ دیا تھا میں نے اصل آیات اور متون احادیث بھی نقل کر دئے ہیں۔

اس مقالہ سے ایک طرف یہ بات معلوم ہوگی کہ اہل مغرب اسلام کے بارے میں کس قدر غلط خیالات رکھتے ہیں اور کیسی بے سر و پا باتیں اسلام اور دوسرے یہ کہ انہیں میں بعض ایسے انصاف پسند بھی ہیں جو اس غلط روش کے خلاف کھل کر احتجاج اور اپنی علمی بساط کے مطابق اسلام کی طرف سے مدافعت اور جواب دہی بھی کرتے ہیں۔ (اقبال)

آج کی دنیا میں یہ ایک نہایت حیرت انگیز حقیقت ہے کہ مذہب اسلام جس کے بہت سے احکام شریعت عیسوی (موسوی) سے ملتے جلتے ہیں، یورپ اور امریکہ میں اس کے بارے میں واقفیت بہت کم ہے۔ لیکن جب دنیا میں تقریباً ۴۰ کروڑ مسلمانوں کی آبادی ہے۔ اور دنیا کے بہت سے اہم مقامات پر ان کی حکومتیں بھی ہیں تو ہمارا فرض ہے کہ ہم انھیں اچھی طرح سمجھیں۔

بڑے افسوس کا مقام ہے کہ ابھی حال ہی میں ایک بہت معزز مسلمان امریکہ آئے ہوئے تھے، ان کے ساتھ بہت غلط سلوک کیا گیا اور غیر شعوری طور پر ان کی جس قدر توہین کی گئی اور ان کے اوپر جتنے تحقیر آمیز فقرے کسے گئے وہ اس قابل ہیں کہ ان کے بارے میں سنجیدگی سے غور کیا جائے۔

——— نیویارک کے ایک گرجا میں انھیں پتھر پر بنی ہوئی ایک تصویر دکھائی گئی اور ان سے کہا گیا کہ "دیکھئے ہم آپ کے پیغمبر کی بھی تعظیم کرتے ہیں"۔ ——— لیکن تصویر میں انھوں نے دیکھا کہ عیسیٰ موسیٰ اور بدھ دلوں کو علم اور روشنی کے ذریعہ منور کر رہے ہیں اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تلوار لئے کھڑے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ "تبدیل مذہب کر دو ورنہ موت کے گھاٹ اتار دئے جاؤ گے۔"

——— انہوں نے ایک فلم میں دیکھا کہ بہادر عیسائی کروسیڈر اور ڈرپوک مسلمانوں سے اپنے مقدس شہر یروشلم (بیت المقدس) کے لئے لڑ رہے ہیں ——— اس میں عیسائیوں کو تعلیم یافتہ اور مہذب اور مسلمانوں کو جاہل اور وحشی دکھایا گیا تھا۔

——— ایک اخبار میں بے اصل قصوں کہانیوں کی بنیاد پر ایک مضمون شائع کیا گیا جس میں بتایا گیا تھا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تابوت شیشہ سے بنایا گیا ہے اور وہ آسمان و زمین کے درمیان معلق ہے اور اس کو مسلمانوں کا عقیدہ قرار دے کر اس پر سخت تنقید کی گئی اور اس کا مذاق اڑایا گیا، جس سے ہر اس شخص کو اذیت ہوگی جو ان کے ساتھ عقیدت کا تعلق رکھتا ہے۔

عام گفتگو وں میں انھوں نے سنا کہ لوگ مذہب اسلام کی طرف عیش پسندانہ اور شہوت انگیزی کے خیالات منسوب کرتے تھے۔

ایک عام جلسہ میں ایک مقرر نے بطور مذاق یہ بات کہی کہ "ہاں! اگر پہاڑ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس نہیں آئے گا تو محمد خود ہی پہاڑ کے پاس چلے جائیں گے ——— ایسا تمام چھوٹے پیغمبروں کے ساتھ ہوتا ہے۔"

سب سے بڑی بات یہ تھی کہ وہ جہاں کہیں جاتے انھیں محمڈن اور ان کے مذہب کو محمڈن ازم سے تعبیر کیا جاتا تھا اور اس کا مقصد صرف نسبت کا اظہار نہیں ہوتا تھا بلکہ اس سے ان کا مقصد اس عظیم مذہب کی تحقیر ہوتی تھی۔ کیونکہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے بارے میں وہاں نہایت پست اور ذلیل باتیں عوام میں مشہور تھیں ——— اب ہمیں دیکھنا ہے کہ ایک مسلمان کے ساتھ یہ توہین آمیز اور تکلیف دہ رویہ کیوں اختیار کیا جاتا ہے اور اس کی حقیقت کیا ہے؟ ———

پیغمبر اسلام کا تعارف

اسلام کے بانی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تقریباً ۵۷۰ء میں مکہ مکرمہ میں پیدا ہوئے، آپ پیدائش ہی سے یتیم تھے، آپ کو خصوصیت کے ساتھ کمزوروں، ضرورتمندوں، یتیموں، بیواؤں اور غریبوں کی بہت فکر رہتی تھی ——— ابھی آپ تقریباً بیس سال ہی کے تھے کہ آپ ایک کامیاب تاجر ہو گئے اور جلد ہی ایک مالدار بیوہ خاتون کے تجارتی اونٹوں کے قافلہ کے سربراہ ہو گئے۔ جب آپ کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو انہی خاتون (حضرت خدیجہؓ) نے آپ کی صلاحیتوں کو دیکھ کر آپ کو شادی کا پیغام دے دیا۔ اور اگرچہ خدیجہ عمر میں آپ سے پندرہ سال بڑی تھیں لیکن آپ نے ان کے ساتھ نکاح کرنا منظور فرما لیا، اور جب تک وہ زندہ رہیں آپ ایک قدر دان اور محبت کرنے والے شوہر ثابت ہوئے اور چالیس ہی برس کی عمر میں آپ محبوب بیوی اچھی اولاد اور سکون بخش دولت سے بہرہ ور ہو گئے، پھر مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق حیرت انگیز حالات میں جبرئیل کے واسطہ سے اللہ کے کلام کی وحی آپ پر شروع ہو گئی ——— پہلے پیغمبروں کی طرح آپ نے بھی ایک گونہ گھبراہٹ محسوس کی، اور اللہ کے کلام کو ادا کرنے میں ابتداءً تکلف ہوا لیکن جب فرشتہ نے کہا "اقرأ" (پڑھو) تو باوجودیکہ جہاں تک ہمیں معلوم ہے، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پڑھنا لکھنا بالکل نہیں جانتے تھے، آپ نے ان مقدس الفاظ کو دہرانا شروع کر دیا اور اس کے بعد آپ توحید خالص کے حامل اور داعی بن گئے۔

مالدار عرب جن کا عقیدہ لاتعداد بتوں کی عبادت کا مطالبہ کرتا تھا۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اس دعوت توحید سے اشتعال میں آ گئے اور آپ کو مع آپ کے چند ساتھیوں کے آپ کے وطن مکہ سے نکال دیا گیا اور اس کے بعد بھی طرح طرح سے اذیتیں دی جاتی رہیں تو اپنے دین کے تحفظ اور ضمیر کی آزادی کے لئے مجبور ہو کر آپ ایک فوجی لیڈر کی شکل میں سامنے آتے اور اگرچہ بار ہا لڑائیوں میں آپ بے سر و سامان تشریف لے گئے اور کبھی کبھی فریق مخالف کی پانچ گنا فوجوں سے مقابلہ ہوا لیکن آپ کو ان لڑائیوں میں عموماً شاندار فتح حاصل ہوئی اور آپ ایک آزاد ریاست کے صدر بن گئے اور آپ کے مخالفین کو بھی اس بات کا اعتراف ہے کہ آپ نے جس خوبی سے حکومت کا نظام چلایا اور بہت سے پیچیدہ مقدمات میں آپ نے جو دانشمندانہ فیصلے کئے ہیں، وہ مذہبی قانون کی بنیاد ہیں جو اسلام میں آج بھی رائج ہیں۔ اخیر سالوں میں جب آپ کو ڈکٹیٹر یا مذہبی پیشوا بنائے جانے کی پیشکش کی گئی تو آپ نے دونوں چیزوں سے یہ کہہ کر انکار فرما دیا کہ "میں ایک معمولی انسان ہوں جسے رب العزت نے دنیا کی طرف اپنا پیغام پہونچانے کے لئے مقرر فرمایا ہے" پھر اپنی غیر معمولی شخصیت کے زور پر آپ نے عرب اور مشرق وسطیٰ میں زندگی کا ایک انقلاب برپا کر دیا، آپ نے ایک ایسے مذہب کا اعلان کیا جو ایک خدا کو ماننے کا حکم دیتا ہے، آپ نے عورتوں کو غلامی سے نکالا اور عام سماجی انصاف کا حکم دیا۔

.... محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) زندگی کے ہر شعبہ میں عملی تھے۔ جب آپ کے محبوب فرزند "ابراہیم" کا انتقال ہوا، اتفاق سے اسی دن سورج گرہن واقع ہو گیا لوگوں میں اس بات کے چرچے ہونے لگے کہ خدا خود سوگوار ہے اور یہ سورج گرہن آپ کے صاحبزادے کی موت کی وجہ سے واقع ہوا ہے۔ تو آپ نے شدت سے تردید کی اور اعلان فرمایا:۔

ان الشمس والقمر آیتان من آیات اللہ لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ الخ

یہ سورج اور چاند اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں یہ کسی کی موت اور زندگی سے منکسف نہیں ہوتے۔ (باقی آئندہ)

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ

(از حضرت مولٰنا سید ابوالحسن علی ندوی)

حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے اوصاف و خصوصیات کا خلاصہ اور ان کا صحیح ترین و جامع ترین تعارف ان الفاظ میں ہے جو عطائے خلافت کے وقت ان کے صاحبِ نظر شیخ و مرشد (شیخ کبیر حضرت خواجہ فریدالدین گنج شکر) کی زبان سے نکلے، اُنھوں نے فرمایا :۔

"باری تعالٰے ترا علم و عقل و عشق داده است و ہر کہ بدیں صفت موصوف باشد از خلافتِ مشائخ نیکو آید (سیر الاولیاء)

اللہ تعالٰے نے تم کو علم و عقل و عشق کی دولت عطا کی ہے اور جو ان صفات کا جامع ہو وہ مشائخ کی خلافت کی ذمہ داریاں خوب ادا کر سکتا ہے۔

حضرت خواجہ کی سیرت اسی جامعیت کا مرقع ہے، یہاں علم و عقل و عشق تینوں پہلو بہ پہلو نظر آتے ہیں۔ محبت و معرفتِ حقیقی اور مشائخ کبار کی تربیت و صحبت جو بہترین اثرات و نتائج پیدا کرتی ہے اور جن کے بہترین مجموعہ کا نام دورِ آخر میں "تصوف" پڑ گیا ہے۔ یعنی اخلاص و اخلاق اس کی بہترین نمود ان کی زندگی میں نظر آتی ہے۔

اخلاص ان کی زندگی کا بہترین جوہر جس نے ان کو اپنے معاصرین ہی میں نہیں بلکہ مشائخ اسلام میں ایک بلند مقام اور اپنے زمانہ ہی میں نہیں بلکہ تاریخ اسلام کے مختلف ادوار میں قبول عام اور بقائے دوام عطا کیا اور ان کو محبوبیت کے خاص انعام سے نوازا وہ توحید و اخلاص کی وہ خاص کیفیت اور ذوق ہے جس میں محبت و رضائے الٰہی کے سوا کوئی چیز مطلوب و مقصود نہیں رہی۔ محبت و یقین کے شعلہ نے ہر طرح کے خس و خاشاک کو جلا کر رکھ دیا تھا۔ حبّ دنیا حبّ جاہ اور اس طرح کی تمام مجلسوں اور طلبوں کا استیصال کلی ہو چکا تھا۔

شاد باش اے عشق خوش سودائے ما
اے طبیب جملہ علت ہائے ما
اے دوائے نخوت و ناموس ما
اے تو افلاطون و جالینوس ما
عشق آں شعلہ است کو چوں بر فروخت
ہر چہ جز معشوق باقی جملہ سوخت
ماند الا اللہ باقی جملہ رفت
شاد باش اے عشق شرکت سوز رفت

(مولانا رومؒ)

امیر حسن راوی ہیں کہ ایک مرتبہ مجلس میں یہ ذکر ہو رہا تھا کہ کچھ لوگ مسجد میں قیام کرتے ہیں اور وہاں قرآن مجید کی تلاوت اور نوافل پڑھتے ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اپنے گھر ہی میں رات قیام کریں تو کیسا ہے؟ فرمایا کہ آدمی اپنے گھر میں ایک پارہ پڑھے وہ مسجد ایک قرآن ختم کرنے سے بہتر ہے اس پر یہ ذکر آ گیا کہ گزشتہ زمانہ میں ایک صاحب جامع مسجد دمشق میں رات بھر عبادت میں مشغول رہتے تھے اس لالچ میں کہ اس کی عام شہرت ہو گی اور شیخ الاسلامی کے عہدہ پر جو اس زمانہ میں خالی تھا اُن کا تقرر ہو جائے گا۔ یہ سن کر حضرت خواجہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور آپ نے فرمایا :۔

بسوز اوّل شیخ الاسلامی را دلیس
خانقاہ را وبعد از اں خود را

(فوائد الفواد ص۲۴)

(ترجمہ) آگ لگا دو ایسی شیخ الاسلامی کو، پھر خانقاہ کو، پھر اپنے کو خاک کر کے رکھ دو"۔

حضرت خواجہ کی ساری زندگی اسی دل سوختگی اور خود باختگی کا نمونہ ہے اور اسی چیز نے اُن کی صحبت میں کیمیا اور اکسیر کی خاصیت پیدا کر دی تھی۔

اپنے ہی بارے میں نہیں، اپنے خلفاء اور جانشینوں کے بارے میں بھی (جن سے تہذیب اخلاق اور تزکیہ نفس کا کام لینا تھا) اس کا لحاظ فرماتے تھے کہ وہ اخلاص کے اس مقام پر پہنچ گئے ہیں کہ حبّ جاہ کا ان کے دل سے خاتمہ ہو چکا ہے۔ مولانا فصیح الدین نے سوال کیا کہ مشائخ کی خلافت کا اہل کون ہوتا ہے؟ فرمایا :

کسے را کہ در خاطر او توقع خلافت نہ باشد

وہ شخص جو خلافت کا متوقع اور منتظر کبھی نہ ہو۔

صاحب سیر الاولیاء کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آپ کو اپنے آپ کو اپنے ایک ممتاز خادم کے متعلق جن کو اجازت دی جا چکی تھی معلوم ہوا کہ وہ کمبلی کئی مرتبہ تہہ کر کے بچھا کر اس پر مشائخ کی طرح بیٹھتے ہیں اور امراء و خواص ان کی خدمت میں معتقدانہ حاضر ہوتے ہیں۔ آپ اس سے اتنا آزردہ ہوئے کہ جب وہ آئے تو آپ نے اُن سے منہ پھیر لیا اور ان کو اجازت سے محروم کر دیا۔ عرصہ تک ان سے ایسی ہی بے رخی رہی، جب تک کہ ان کا عذر ظاہر نہیں ہوا اور انھوں نے معافی نہیں مانگی ان پر نظر عنایت مبذول نہیں ہوئی (سیر الاولیاء میں اس واقعہ کی تفصیل ہے۔)

دشمن نوازی اخلاص و فنائیت اور بےنفسی کے اس مقام پر پہنچ کر سالک کے دل سے رنج و شکایت انتقام کا جذبہ اور ایذا رکی صلاحیت ہی ختم ہو جاتی ہے، وہ نہ صرف آشنا پرور دوست نواز ہوتا ہے بلکہ دشمن کا احسان مند اور دشمن کے حق میں دعا گو بن جاتا ہے۔ گویا دشمنی کوئی احسان ہے اور کوئی نادر تحفہ اور زخم دل کا مرہم ہے۔ جس پر بے اختیار دل سے دعا نکلتی ہے اور منہ سے پھول جھڑتے ہیں۔ امیر علی سنجری راوی ہیں کہ حضرت نے ایک مرتبہ یہ مصرع پڑھا۔

"ہر کہ مارا رنج دادہ راحتش بسیار باد"

جو ہم کو رنج دے خدا اس کو بہت راحت پہنچائے"۔

اس کے بعد یہ شعر ارشاد فرمایا :۔

ہر کہ او خارے نہد در راہ ما از دشمنی
ہر گلے کز باغ عمرش بشکفد بے خار باد

(ترجمہ) جو ہمارے راستہ میں کانٹے بچھائے اللہ کرے اُس کے گلشنِ حیات میں جو پھول کھلے بے خار رہے"۔

سیر العارفین میں ہے کہ خواجہ نصیرالدین چراغ دہلی فرماتے تھے کہ حصار اندر پت میں (جو موضع غیاث پور کے قریب ہے) چھجو نامی ایک شخص تھا جس کو بے حد حضرت سے دشمنی تھی برا بھلا کہتا تھا اور آپ کو تکلیف و ایذا پہنچانے کی فکر میں رہتا تھا، اس کا انتقال ہو گیا۔ حضرت شیخ نے اُس کے جنازے میں شرکت کی۔ دفن کے بعد اُس کے بالین پر دو رکعت نماز پڑھی اور دعا فرمائی کہ خدایا اس شخص نے جو کچھ کہا ہو یا برا سوچا ہو، میں نے اس کو بخش دیا۔ تو میری وجہ سے اُس کو سزا نہ دینا"۔

ایک مرتبہ حاضرین میں سے ایک صاحب نے ذکر کیا کہ بعض آدمی جناب والا کو منبر پر اور دوسرے موقعوں پر برا بھلا کہتے ہیں ہم سے نہیں سُنا جاتا۔ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ میں نے سب کو معاف کیا تم بھی معاف کر دو" اور ایسے آدمی سے جھگڑا نہ کرو۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ اگر دو آدمیوں کے درمیان رنجش ہو تو اس رنجش کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آدمی اپنے باطن کو عداوت سے خالی کرے، دوسرے کی طرف سے بھی آزار کم ہو جائے گا۔ فرمایا کہ آخر لوگ برا بھلا کہنے سے کیوں رنجیدہ ہوتے ہیں۔ مشہور یہ ہے کہ مال صوفی سبیل است و خون او مباح (صوفی کا مال وقف ہے اور اس کا خون رائگاں) جب معاملہ یہ ہے تو کسی برا کہنے والے سے کیوں جھگڑا کیا جائے۔ (فوائد الفواد ص۹۵)

ایک دن فرمایا کہ دنیا کا عام اصول تو یہ ہے کہ نیکوں کے ساتھ نیکی اور بدوں کے ساتھ بدی کی جاتی ہے لیکن مردانِ خدا کا اصول یہ ہے کہ بدی کا بدلہ بھی نیکی سے دیا جائے فرمایا :۔

"یکے خار نہد تو ہم خار نہی۔ ایں خار خار باشد۔ . . . میان مردماں ہمچنیں است بانغزاں نغزی و باکوژاں کوژی، اما میانِ درویشاں ہمچنیں است کہ بانغزاں نغزی و باکوژاں ہم نغزی (فوائد الفواد ص۸)

(ترجمہ) اگر کوئی کانٹا رکھے اور تم بھی کانٹا رکھ دو تو کانٹے ہی کانٹے جمع ہو جائیں گے لوگوں کے درمیان اصول یہی ہے کہ سیدھوں کے ساتھ سیدھا اور ٹیڑھوں کے ساتھ ٹیڑھا لیکن درویشوں کا اصول یہ ہے کہ سیدھوں کے ساتھ سیدھا اور ٹیڑھوں کے ساتھ بھی سیدھا"۔

(باقی آئندہ)

خط و کتابت میں چِٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

لاہور میں نظام العلماء کا عظیم الشان تاریخی اجلاس

پچاس ہزار کے اجتماع میں علماء کرام کی تقریریں اور ضروری قرار دادیں

اعلان کے مطابق باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں ۲۸ جون ۱۹۶۲ء کو ساڑھے نو بجے سے نظام العلماء کے زیر اہتمام اجلاس شروع ہوا۔ صدر جلسہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (قومی پارلیمنٹ کے رکن) نے ہی تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز فرما کر تقریر شروع فرمائی۔ آپ کے بہترین بیان اور حق گوئی نے پچاس ہزار حاضرین جلسہ کو مسحور کر رکھا تھا۔ آپ کے بعد محترم ماسٹر خان گل صاحب ایم پی اے نے تقریر فرمائی جس میں مسٹر عبد القیوم صاحب کے گولی چلانے اور چارسدہ کے قتل عام کا ذکر بھی کیا۔ پھر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے اپنے بیان سے حاضرین کو محظوظ فرمایا درمیان میں مشہور شاعر احرار مرزا غلام نبی جانباز اور محترم سید امین گیلانی نے اپنی بہترین نظموں سے دلوں کو گرمایا اور روحوں کو تڑپایا۔ آخر میں مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان (ایم پی اے) نے رات کے تقریباً ۱ بجے تک حاضرین سے خطاب فرمایا۔

جناب صدر اور مولانا غلام غوث صاحب نے اسمبلیوں کے حالات پر بھی تبصرہ کیا اور حکومت کو بھی ضروری مشورے دیئے اس تاریخی اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں۔

(۱) آزاد خارجہ پالیسی جس کی بنیاد صرف اسلام اور پاکستان کے مفاد پر ہو۔

(۲) ایک کمیشن کے قیام کا مطالبہ جو رپورٹ پیش کرے کہ ۱۹۵۳ء اور ۱۹۵۹ء کے "مارشل لاء" کے زمانہ میں کون لوگ بے گناہ ستائے گئے۔ کس کس کے کھوکھے ہٹا کر بے روزگار بنایا گیا۔ کتنی جھونپڑیاں گرائی گئیں اور کتنوں کو بلا وجہ مالی وجانی نقصان اٹھانا پڑا۔ پھر حکومت سے ان کا معاوضہ دینے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) عیسائیت کی تبلیغ کو روکا جائے اور تمام عیسائی مشن اسکولوں کو حکومت مصر کی طرح سرکاری نصاب تعلیم اور نظم و نسق کا پابند بنایا جائے۔

(۴) ملک کو فحاشی بدکاری، بے حیائی اور ناچ گانے کی لعنت سے پاک کر کے مسلمانوں کو سچا مسلمان اور مجاہد بنایا جائے۔

(۵) افسروں کا عوام سے علیحدگی کا رجحان اور آقا ہونے کا شوق ختم کیا جائے۔ رشوت کا قلع قمع کیا جائے۔ مصنوعی مہنگائی کو دور کیا جائے۔ عدالتی بے ضابطگی اور دفتروں سے گورا شاہی کا خاتمہ کیا جائے۔

(۶) اسلامی ارکان کی پابندی قانوناً لازم قرار دی جائے۔ معاشرہ کی اصلاح کی جائے اور منکرات کے خلاف محاذ بنایا جائے۔ اسلام کے نام سے کفر کی ترویج اور اسلامی ثقافت کے نام سے شوق بے حیائی کی تکمیل کو روکا جائے۔

(۷) ریلوے کے مزدوروں کی تنخواہوں کو بڑھانے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۸) ضلع ہزارہ مانسہرہ میں پڑھنے کے علاقہ مواضعات ہیرا میں گولیاں چلانے اور عوام کو خوف زدہ کرنے کے خلاف احتجاج کیا گیا اور مطالبہ کیا گیا کہ اسیروں کو رہا اور تشدد کی کارروائی کو روک کر ایک غیر جانبدار تحقیقاتی ٹریبونل مقرر کیا جائے۔

(۹) تمام سیاسی اسیروں کی رہائی کا مطالبہ اور ان مذہبی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ جو پشاور اور ملتان جیل میں عائلی قوانین کے خلاف تقریریں کرنے کے جرم میں دو دو اور تین تین سال کی قید گزار رہے ہیں۔ مولانا محمد اشرف خاں ساکن صوابی جیل پشاور اور عبد الواحد بیگ غیر جیل ملتان۔

کہا جاتا ہے کہ ماضی قریب میں اتنا بڑا اور کامیاب اجلاس اور اجتماع کبھی نہیں ہوا جلسے کا نظم و نسق بہترین تھا۔

تقریر کے آخر میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے ایک غلط فہمی کا ازالہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس مقام پر چند دن پہلے ایک جلسہ ہوا جس میں میرا نام بھی تھا لیکن میں شریک نہیں ہوا اس لئے کہ اس میں مودودی کی صدارت کا اعلان تھا اور میں ایسے شخص کی صدارت میں کیسے تقریر کر سکتا ہوں جس نے مخلوط سوسائٹی ہونے کی صورت میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم لکھا ہے۔ قرآن پاک کی سزا کو ظلم کہنا اور قرآن پاک کے عام حکم سے ایک خاص زمانے کو مستثنیٰ کرنا مسلمان کہلانے والے کا کام نہ ہونا چاہیئے۔ نہ قرآن پاک کے احکام میں ایسی ترمیم برداشت کی جا سکتی ہے۔ جلسہ رات کے تقریباً ۱ بجے دعا پر اور ختم نبوت زندہ باد، اسلام زندہ باد۔ قرآنی قانون زندہ باد۔ نظام العلماء زندہ باد کے نعروں سے برخاست ہوا۔

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فیصلہ ہوگیا

کچھ دنوں سے حکیم الامت حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند راولپنڈی تشریف لاتے اور آپ نے فریقین کے درمیان سمجھوتہ کرا دیا۔ چنانچہ ایک فریق کی طرف سے مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے اور دوسری طرف سے قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے دستخط کر دیئے اور مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب اس وقت موجود نہ تھے اس لئے مولانا غلام اللہ خان صاحب اور قاضی نور محمد صاحب نے شاہ صاحب سے دستخط کرانے کی ذمہ داری لے لی اگر شاہ صاحب دستخط کرنے سے انکار کریں تو پھر کیا ہوگا اس کی بھی ایک تحریر کر دی گئی۔ دونوں تحریریں حسب ذیل ہیں:۔

تحریر نمبر ۱: مناسب ہوگا کہ مسلمین کو فتنۂ نزاع و جدل سے بچانے کے لئے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کے ہر دو فریق کے ذمہ دار حضرات عبارت ذیل پر دستخط فرمائیں۔ یہ مسئلہ قدر مشترک ہوگا ضرورت پڑنے پر اسے ہی عوام کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ تفصیلات پر زور نہ دیا جائے عبارت مجوزہ حسب ذیل ہے

وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں۔

محمد علی جالندھری عفاء اللہ عنہ	احقر محمد طیب وارد حال راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۶۲ء
شاہدے	
غلام اللہ خاں	نور محمد خطیب قلعہ دیدار سنگھ ۲۲ جون ۱۹۶۲

۱۸ محرم ۱۳۸۲ھ

تحریر نمبر (۲) ہم اس کی پوری کوشش کریں گے کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے بھی اس تحریر پر دستخط کرائیں جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں۔ اگر ممدوح اس پر دستخط نہ کریں گے تو ہم مسئلہ حیات میں اس تحریر کی حد تک ان سے براءۃ کا اعلان کر دیں گے نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیات پر تقریر نہ کرائیں گے اور اگر اس مسئلہ میں کوئی مناظرہ وغیرہ کریں گے تو ہم انہیں اس بارہ میں مدد نہ دیں گے۔

نور محمد خطیب جامع قلعہ دیدار سنگھ ۱۸ محرم ۱۳۸۲ھ شاہدے

غلام اللہ خان

المشتہر: چوہدری محمد خلیل متولی جامع مسجد حیات النبی اڈہ لاریاں گجرات۔

بقیہ صفحہ اول

ہے کہ کشمیر پر استصواب پاکستان کا تسلیم کیا جائے نہ یہ کہ بھارت اپنی فوجیں نکالیں بلکہ کشمیریوں کو آزاد کر دے۔ تجویز صرف یہ ہے کہ ہم آپس میں باتیں کریں۔ ہم تو کتنی بار بات کر چکے ہیں۔ موجودہ وزیر خارجہ پاکستان محمد علی بوگرہ جب پاکستان کے وزیر اعظم تھے خود دہلی گئے اور نہرو سے بات چیت کی۔ ہمارے موجودہ صدر پاکستان نے بھی بات چیت کی مگر اس کا کیا اثر ہے نہرو کا کہنا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کا کوئی فیصلہ بھی ماننے کو تیار نہیں جو بھارت کے خلاف ہو۔ اندریں حالات آئر لینڈ کی تجویز سوائے مذاق کے اور کیا ہے۔ مگر روس کی وفاداری دیکھئے کہ اپنے دوست بھارت کے لئے حق تنسیخ استعمال کر کے اس تجویز کو بھی دفن کر دیا جو بالکل بے ضرر تھی۔ ہم حیران ہیں کہ ہمارے حلیف امریکہ کو کیا ہو گیا ہے کہ حلیف ہمارا ہے امداد بھارت کو دیتا ہے بعض مرغیوں کے بارہ میں تو سنتے تھے کہ کڑ کڑ یہاں اور انڈے وہاں۔ مگر مہذب حکومتوں میں یہ تماشا پہلی بار نظر آ رہا ہے کہ حلیف ہو کر گرگٹ کا پارٹ ادا کر رہے ہیں اس وقت امریکہ کی پالیسی بھی عجیب و غریب ہے یا مسلمان اللہ اللہ یا برہمن رام رام۔

اللہ تعالیٰ ہم کو توفیق دیں کہ ہم تمام یہود و نصاریٰ سے بے نیاز ہو کر اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ہر طرح کی مادی تیاری کریں اور ساتھ ۴۵

۴۴ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے احکام کے سامنے جھک کر اسی سے مدد مانگیں اگر ہم نے ایسا کیا تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارے حقوق کو تلف نہیں کر سکے گی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲/۷ — العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۲۰۶۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ○ جمعہ ۹ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۷ دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۴۹

سیاسی چور اور سیاسی چوریاں

دنیا کے چور تو سب جانتے ہیں۔ دین کے چور بھی بہت ہیں جو تغیر القرون کے اسلام میں ترمیم و تنسیخ کی اجازت دیتے یا اندر ہی اندر اپنے پیروؤں کو اسلاف سے بیزار کرتے رہتے ہیں۔ ضمنی طور پر کتاب چور۔ جوتا چور۔ سائیکل چور وغیرہ بہت سی قسمیں ہیں مگر سیاسی چور کا تعارف دنیا سے پہلی بار ہوا ہے۔

خدا بھلا کرے سردار بہادر خاں کا۔ کہ سب سے پہلے انہوں نے ایک بڑی سیاسی چوری کا راز فاش کیا۔ کہ دس بارہ سال تک جتنے انقلابات پاکستان میں آتے رہے ان میں برطانیہ اور امریکہ کا ہاتھ تھا۔ یہ بات کوئی اور کہتا تو مجذوب کی بڑ سمجھی جاتی لیکن یہ انکشاف صدر پاکستان کے بھائی سابق وزیر اور موجودہ رکن قومی اسمبلی کر رہے ہیں۔ اس کا انکار کیسے کیا جا سکتا ہے۔ یہ کتنی بڑی چوری ہے کہ ملک کو خبر ہی نہیں نہ قوم کی نمائندہ اسمبلی کو۔ اور پاکستان بالا ہی بالا اغیار کی کٹھ پتلی بنا ہوا ہے وہ لوگ کتنے غدار ہوں گے جو اس کے ذمہ دار ہوں گے جو آزادی لاکھوں قربانیوں سے حاصل کی گئی ہے اس کو ذاتی اقتدار کے ذلیل مقصد پہ قربان کر دیا جاتا ہے۔ وہ سیاسی چور وہ وزراء یا ارباب اقتدار ہیں جو اس کے مرتکب ہوتے اور قوم کو اس سے ناواقف رکھا۔ اگرچہ سردار بہادر خاں کا دامن بھی سابق وزیر ہونے اور اب تک خاموش رہنے کی وجہ سے اس آلودگی سے پاک نہیں ہو سکتا۔ مگر ہمارے خیال میں اس کی ساری اور بڑی ذمہ داری اس وقت کے وزیر خارجہ پہ عائد ہوتی ہے جس کی خاطر یہاں قتل عام کیا گیا تھا۔

اب دوسری سیاسی چوری پکڑی گئی۔ جتنی یہ چوری بڑی ہے اسی طرح اس کے مرتکب بھی بہت بڑے ہیں۔ امریکہ اور بھارت نے ۱۹۵۱ء میں خفیہ معاہدہ کیا تھا جس کی رو سے اول الذکر بھارت کو اسلحہ سپلائی کرتا رہا۔ بھارت شاہی چور تھا وہ اپنے کو اس تمام عرصہ میں غیر جانبدار ظاہر کرتا رہا اور روس کو بھی خوب الو بناتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے اس کے لئے ویٹو (حق تنسیخ) استعمال کیا۔ امریکہ نے اس چوری میں پاکستان کو دھوکا دے رکھا۔ لیکن ملکی طور پر قوم کے سامنے اس لعنت کا سب سے بڑا ذمہ دار اس وقت کا وزیر خارجہ اور اس وقت کا پاکستانی سفیر تھا جو امریکہ میں متعین تھا۔ ظفر اللہ خاں اور محمد علی۔ از تعجب ہے کہ ان دونوں کے وقار و اقتدار میں اب بھی کوئی فرق نہیں پڑا۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ جب امریکہ موجود ہے کوئی شخص کسی کا بال بیکا نہیں کر سکتا؟ —— پاکستان واحد وہ ملک ہے جس کے قابل ترین وزیر اعظم لیاقت علی خاں شہید کر دئے گئے اور سازش کا پتہ نہ چلا۔ جس کے وزیر اعلیٰ ڈاکٹر خان دن ہاڑے قتل ہوئے اور سازش کا پتہ نہ چلا۔ جس میں حکومتی انقلابات خارجی اثرات سے ہوتے رہے اور قوم کو پتہ نہ چلا۔ جہاں سیاسی چوریاں اور بین الاقوامی بلیک ہوتا رہا مگر قوم اور اسمبلی کو خبر تک نہ ہوئی۔ ہم قومی اسمبلی اور صدر پاکستان کو اس صورت حال پر سختی سے غور کرنے اور ان محرکات کو

(باقی صفحہ پر)

صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان

(۱) یکم دسمبر ۶۲ء صبح دس بجے اسمبلی ہال میں صوبائی اسمبلی کا سرمائی اجلاس شروع ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد مختلف ممبروں کے سوالات کے جوابات شروع ہوئے۔ ایوان کے اکثر ممبروں نے اس پر شدید احتجاج کیا کہ بہت سے سوالات کے بارہ میں وزراء صاحبان اتنا ہی فرماتے ہیں کہ اس کا جواب موصول نہیں ہوا۔ آخر کیا وجہ ہے کہ وزیر صاحبان اپنے اپنے محکمہ کے حالات سے پورے واقف ہوں یا وہ وقت پر جواب نہ منگا سکیں۔ محترم ملک قادر بخش صاحب وزیر جنگلات نے یہ بھی فرمایا کہ ہم لوگ ٹیلیفون کرتے ہیں تاریں دیتے ہیں۔ پوری کوشش کرتے ہیں مگر جب مجبوری ہوتی ہے تو جواب ملتوی کیا جاتا ہے۔

اس سلسلہ میں ہم یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں کہ وزیر صاحب موصوف کے اس بیان سے تو یہ معلوم ہوا کہ وہ عجلت سے آئے ہوتے مختلف جواب کو ایوان میں پیش کر دیتے ہیں۔ حالانکہ معزز ممبران اسمبلی یہ بات تبرک کے لئے نہیں کہتے نہ سنتے ہیں بلکہ ان کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ محکمہ کی بابت جو سوال ہوا ہے اس پر وزیر صاحب غور فرما کر غلطی کی اصلاح کریں لیکن اگر وزیر صاحبان محکمہ کے متعلقہ افسروں کی رپورٹ پر ہی ہاں یا نہیں کہہ دیا کریں تو اس سے اصلاحی نقطۂ نظر سے کوئی زیادہ فائدہ مرتب نہیں ہو سکتا۔ وقفۂ سوالات میں ایک تحریک التواء پیش ہوئی جس کا مقصد کشمیر اور موجودہ بھارتی حالات پہ بحث کرنا تھا۔ وزیر قانون نے اس کی مخالفت کی۔ اور محترم ماسٹر خان گل خاں صاحب نے فرمایا کہ سردار بہادر خاں فرما چکے ہیں کہ اس پر بحث مفید نہیں اس لئے معزز محرک کو اپنے لیڈر کی ہدایت کے مطابق کام کرنا چاہیے مگر ایوان کی اکثریت نے تحریک کی تائید کی اور اس کے لئے تجویز ہوا کہ مستقل وقت بلکہ پورا دن لایا جائے دو دن مقرر ہوا۔ اجلاس میں محترم گورنر صاحب کے بعض آرڈیننسوں کی منظوری کے بل پیش ہوتے رہے جن پر گرما گرم بحثیں ہوئیں۔ خاص کر اشیاء ضرورت کے کنٹرول کے بارہ میں۔ لیکن جب ایوان کے سامنے اصل قانون کی دفعات رکھی گئیں تو حیرانی ہوئی اور اسی بحث کے دوران اجلاس جناب سپیکر نے سوموار کے لئے ملتوی کر دیا۔

(۲) امور داخلہ کی کمیٹی۔ گزشتہ اجلاس اسمبلی میں مختلف محکموں کے متعلقہ بلوں پر غور کرنے کے لئے چودہ کمیٹیاں بنائی گئی تھیں ان میں ایک کمیٹی امور داخلہ کی تھی۔ اس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو ملا کر کل سات ممبر ہیں اس لئے ایک معزز ممبر نجم الدین ولیکا (کیا) نے زنا بالجبر کی دفعہ تعزیرات میں ترمیم کا ایک نوٹس دیا تھا جس کی رو سے مرتکب کا نام مجرم قرار پا سکے۔ اس کے ایک اجلاس کا کورم پورا نہ ہوا تھا۔ دوسرا اجلاس یکم دسمبر کو اسمبلی ہال میں ہوا جس میں ممبروں کے علاوہ ایڈووکیٹ جنرل اور ڈپٹی ہوم سیکرٹری بھی شامل رہے۔ ڈھائی گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد رضامندی کے زنا کے بارہ میں قانونی دفعات کی عبارت مرتب کر لی گئی

(باقی صفحہ پر)

صوبائی اسمبلی کی امور داخلہ کمیٹی کا اجلاس

زنا کی قطعی بندش کی تجویز

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی بحث

امور داخلہ کی کمیٹی کا ایک اجلاس ۲۹ نومبر ۱۹۶۲ء کو ہونا تھا جو کورم پورا نہ ہونے کی وجہ سے ملتوی ہوا۔ البتہ ارکان نے باہمی بات چیت کرلی اس موقعہ پر مولانا غلام غوث صاحب موجود تھے۔ پھر یکم دسمبر ۵ بجے دوبارہ کمیٹی کا اجلاس اسمبلی ہال میں مسٹر عبدالغفار خاں صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ جس میں کمیٹی کے ممبروں کے سوا۔ ایڈووکیٹ جنرل اور دوسرے سرکاری عہدیدار بھی شریک تھے۔ معزز ممبر اسمبلی نجم الدین صاحب ولیکا کے بل کا مقصد یہ تھا کہ ہر وہ زنا جو اپنی بیوی کے سوا کسی بھی دوسری عورت سے کیا جائے وہ زنا کہلائے اور اس کا مرتکب سزا کا مستحق ہو۔

اس سے پہلے تعزیرات پاکستان میں زنا بالجبر تو جرم تھا مگر کسی آزاد بالغ عورت کے ساتھ اس کی رضامندی سے زنا کرنا جرم نہ تھا۔ اسی طرح کسی کی منکوحہ بیوی سے زنا بھی جرم نہ تھا۔ جب کہ خاوند کو اعتراض نہ ہو۔ عورت کو مجرم قرار دینے اور سزا دلانے میں بھی قانون کمزور تھا۔

معزز ممبر ولیکا صاحب کے بل میں مندرجہ ذیل اشکالات پیش تھے:۔

(۱)۔ اگر کوئی بیوی خاوند کا جوڑا لاہور سے راولپنڈی کے ارادہ سے گاڑی میں سوار ہو جائے اور کوئی شخص راولپنڈی پولیس کو تار دے دے کہ یہ اغوا کے مجرم آرہے ہیں۔ اور راولپنڈی پولیس ان کو گرفتار کرلے۔ وہ ہر چند کہیں کہ ہم میاں بیوی ہیں۔ مگر پولیس یہی کہتی چلی جاتے کہ یہ صفائی تم عدالت میں بیان کرنا۔

(۲) اگر یہ قانون نافذ ہو کر مغربی پاکستان میں زنا بالکل بند ہو جائے اور مشرقی پاکستان میں نہ بند ہو تو اس کا کیا ہوگا تعزیرات تو سارے ملک کے لئے ایک ہیں۔

(۳) زنا کا نقصان اوروں کو تو نہیں پہنچتا جو کرتا ہے اس تک محدود رہتا ہے جیسے اس قسم کا جھوٹ جس سے کسی دوسرے کو نقصان نہ ہو۔

(۴) زنا عام وبائی شکل میں نہیں ہے۔ دوسرے ملکوں سے کم ہے۔

(۵) اس کی زد میں چکلے بھی آئیں گے اگر وہ بند ہوگئے تو بداخلاقی کا زہر سارے ملک میں پھیل جائے گا۔

(۶) اگر زنا بند ہی کرنا ہے تو اس کی سزا کا کیا ہوگا

(۷) پھر زنا کے ثبوت کے لئے شرعی ثبوت کیسے مہیا کیا جائے گا۔

(۸) اس پر بحث کے لئے اکسپرٹ ماہرین فن یعنی وغیرہ کو بلایا جائے۔

(۹) قابل دست اندازی پولیس جرم ہوگا تو پولیس شرفا کو تنگ کرے گی۔

ان تمام اشکالات کے سلسلہ میں حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب نے مندرجہ ذیل ترتیب وار جوابات دیئے۔

(۱) اس طرح کے جوڑے کے سلسلہ میں تو آج بھی جھوٹی اطلاع پر تکلیف دی جاسکتی ہے اس کا بل سے کیا تعلق ہے؟

(۲) ہم کو مغربی پاکستان میں اسی طرح قانون نافذ کرنے یا بنانے کا حق ہے جیسے ڈی سی کو اپنے ضلع کے اندر پابندیاں عائد کرنے کا اختیار ہوتا ہے اور جب آئین ہم کو حق دیتا ہے تو ہم اس حق کو استعمال کر کے ۵ کروڑ باشندوں کے ملک کو کیوں اس لعنت سے بچانے کی کوشش نہ کریں۔

(۳) زنا کا نقصان زانی سے متعدی ہو کر زانیہ تک پہنچتا ہے۔ پھر یہ تمام معاشرہ کو خراب کرتا ہے اس سے تو تمام قوم کا کردار تباہ ہو جاتا ہے یہ تمام گناہوں اور سارے جرائم میں سے ذلیل اور رکیک جرم ہے۔ شریف گھرانے قتل تو کر سکتے ہیں مگر زنا کی رسوائی برداشت کرنے کو تیار نہیں ہوتے۔ بے ضرر جھوٹ کو اس سے کیا نسبت ہے؟

(۴) زنا یقیناً وبائی شکل اختیار کر گیا ہے سوسائٹی میں بے حجابی کی وجہ سے پھیلتا جارہا ہے اور ہمارے پاک ملک میں سرکاری اجازت اور بلا اجازت سالانہ تقریباً ۵ کروڑ زنا ہوتے ہیں۔ اور فرض کیجئے اس نے وبائی شکل اختیار نہیں کی تو کیا جب تک کوئی جرم عام ہو کر گھر گھر تک نہ پہنچ جائے وہ جرم نہ سمجھا جائے گا۔ کیا چوری جب تک عام نہ ہو جائے جرم نہ ہوگا۔

(۵) چکلے بند ہو جانے یا زنا پر پابندی عائد ہونے سے قطعاً معاشرہ میں یہ زہر سرایت نہیں کر سکتا یہ عذر سابق صوبہ سرحد میں چکلے بند کرنے کے وقت بھی پیش کیا گیا تھا مگر بالکل غلط ثابت ہوا اب وہاں کوئی چکلہ نہیں مگر سوسائٹی پر کوئی برا اثر نہیں پڑا یہ حکومت اور پولیس کی کارگزاری پر موقوف ہے۔

(۶) (۷) ہم کو خلط مبحث سے بچنا چاہیے زنا کی سزا کی بحث الگ ہے۔ اس کی شہادت اور ثبوت کی بحث علیحدہ ہے اس کے قابل دست اندازی پولیس ہونے کی بحث اور ہے پہلی بحث یہ ہے کہ رضامندی سے زنا جرم ہے یا نہیں اور عورت مرد دونوں مجرم اور مستحق سزا ہیں یا نہیں۔

(۸) اس بحث کے لئے ہم کو کسی ماہر کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے آئین میں ہے کہ کوئی قانون اسلام کے خلاف نہ بنایا جائیگا ہماری قومی اسمبلی نے بجٹ سیشن میں یہ تجویز پاس کی ہے کہ موجودہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے۔ قرآن پاک کا صاف حکم ہے کہ زانی مرد اور عورت کو سو سو (۱۰۰) کوڑے سزا دی جائے اس سے زیادہ کون سا اکسپرٹ ہوگا جو یہ بتائے کہ زنا جرم ہے یا نہیں۔

اڑھائی گھنٹہ بحث و تمحیص اور تبادلہ خیالات کے بعد تعزیرات پاکستان کی دفعات میں اس طرح ترمیم کرنے پر اتفاق ہو گیا جس سے ہر قسم کا زنا جرم قرار پائے چاہے رضامندی سے ہو یا جبر سے چاہے کسی کی منکوحہ سے ہو، چاہے آزاد عورت سے۔ چاہے چکلہ میں ہو یا باہر۔ اور سزا عورت اور مرد دونوں کو ہو البتہ زنا کی سزا حسب سابق قید و جرمانہ تجویز کی گئی — جب کہ اس کی شکایت کوئی والی وارث بھائی باپ یا ماں کرے۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے آخری حصہ سے اختلاف کرتے ہوئے اپنا اختلافی نوٹ لکھا یا کہ

(۱) زنا کا جرم محتاج استغاثہ نہ ہو بلکہ اس میں مدعی سرکار ہو۔

(۲) دوسرے اس کی سزا وہی ہو جو شریعت نے تجویز کی ہے۔

یہ بل صوبائی اسمبلی کے عام اجلاس میں منظوری کے لئے پیش ہوگا۔ اور وہاں اس پر پھر بحث ہو سکے گی۔

اجلاس میں شرکاء سب ارکان نے بحث میں دلچسپی لی۔ اور سب ممبروں کی دلی خواہش تھی کہ ملک سے فحاشی کا قلع قمع کیا جائے۔

مدرسہ جامعہ حنفیہ کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۶ و ۱۷ دسمبر کو مدرسہ جامعہ حنفیہ کمکیہ صدر شاہ پور کا سالانہ جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک جلیل القدر علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں جملہ احباب مذکورہ تواریخ نوٹ فرمالیں۔ شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں

الداعی محمد عبدالکریم ناظم مدرسہ

دھوکہ سے بچیں

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مسمیان محمد خورشید، محمد شفیع، محمد شریف محمد حنیف پسران عبدالغنی ذات قریشی ساکنان شیدائی شریف ضلع رحیم یار خان حال مقیم کلی دیبہ کوئٹہ نے مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ) بروری روڈ کوئٹہ کے نام پر جعلی رسید بک چھپوا کر عوام سے چندہ بٹور رہے ہیں حالانکہ ان لوگوں کا مدرسہ ہذا سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ محمد شفیع کو اسی سلسلے میں گرفتار کیا جا چکا ہے، اس کے دوسرے بھائی ابھی تک غائب ہیں۔ مدرسہ کے معاونین اور اہل خیر حضرات سے التماس ہے کہ مذکورہ بالا افراد میں سے کسی کو بھی مدرسہ ہذا کے نام پر کوئی چندہ وغیرہ نہ دیا جائے۔ بلکہ ایسے جعل ساز مجرموں کو گرفتار کرا کر کارکنان مدرسہ ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظم مدرسہ عربیہ مطلع العلوم (رجسٹرڈ)
بروری روڈ کوئٹہ (بلوچستان)

ناظم طباعت

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۷ دسمبر ۱۹۶۲ء

علماء کا اختلاف اور حکومت کا رویہ

کچھ عرصہ سے علماء کے اندر بعض مسائل کی وجہ سے مناقشات جاری ہیں۔ ہمیں اس سلسلہ میں زیادہ بات جو کھٹکتی ہے یہ ہے کہ ضلع کے حکام ابتک اس سلسلہ میں خاموش تماشائی کا پارٹ ادا کرتے رہے کسی کو اجازت دینا کسی کو نہ دینا کسی کا داخلہ بند کرنا کسی کا نہ کرنا اور بعض مقامات میں خود افسروں کا فرقہ وارانہ نزاعات میں ملوث ہونا اور انتہائی اشتعال انگیزی اور امن سوز تقریروں پہ کوئی نوٹس نہ لینا ہر شخص کو غور و فکر کی دعوت دیتا ہے کہ حکومت اور حکام ایسا کیوں کرنے دیتے ہیں۔ بہرحال ہمیں اس بات کی خوشی ہے کہ علماء دیوبند نے دوسروں پہ کیچڑ نہیں اچھالا۔ مہذب طریقہ سے تبلیغ کرنا یا کسی کی تائید و تردید کرنا فی نفسہ کوئی جرم نہیں ہے بشرطیکہ اس میں تہذیب و شرافت کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹے۔ اگرچہ تنگ آمد بجنگ آمد کے مصداق بعض علماء حق اور دوسرے دوستوں نے جوابی طور پہ کچھ لکھنا اور کہنا شروع کر دیا۔ اور جب اس پہ بھی دوسرے دوست باز نہ آئے تو کروڑوں عوام کو کون روک سکتا ہے۔ بزرگان دین کے بعض پیروؤں نے انتہائی اشتعال انگیزی کے بعد لاہور میں اس قسم کے جلسہ کو درہم برہم کر دیا۔ اگرچہ پولیس نے پھر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی۔ ہمارا خیال تھا کہ ایک ہڑبونگ سے ہی علماء اور امت محمدی علیہ الصلوٰۃ والسلام سبق حاصل کر کے آئندہ محتاط رہیں گے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے بعض بزرگ کرم فرماؤں نے لاہور کے بعد ملتان کو اکھاڑا بنا لیا وہاں بھی اشتعال انگیزی کے سبق کو دہرایا اور نتیجہ بھی وہی نکلا کہ جلسہ درہم برہم ہو گیا معلوم نہیں حکومت نے ملتان اور دوسرے مقامات میں اشتعال انگیزی کے خلاف کوئی قدم اٹھایا ہے یا نہیں — ہمیں اب تک اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ لاہور میں علماء کرام اور مذہبی اخباروں اور رسائل کے ایڈیٹروں کو پہلے دن ڈی۔سی لاہور نے بلا کر فہمائش کی۔ دوسرے دن وزیر قانون شیخ خورشید صاحب نے بلا کر وعظ کہا۔ تیسرے دن ہوم سیکرٹری نے بلایا۔ اور پھر محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان کا بیان اخباروں میں آیا کہ علماء کی اشتعال انگیزی برداشت نہ کی جائے گی۔ شکر ہے حکومت کو اپنے فرائض کا کچھ تو احساس ہوا۔ خدا کرے وہ صحیح معنوں میں غیر جانبدار رہ کر ملک کے امن و امان اور قوم کی یکجہتی کے لئے ایسے عناصر کی نگرانی کرتی رہے۔

حکومت مغربی پاکستان کی مشکلات کا ہم کو احساس ہے۔ ہمارا ملک پاکستان مختلف مذاہب کا گہوارہ ہے یہاں سنی، شیعہ فرقے پہلے سے موجود تھے۔ پھر چکڑالوی بھی پیدا ہو گئے۔ جن کے روحانی خاندان سے پرویزی مذہب نے جنم لیا۔ ان کے سوا مرزا قادیانی کی امت بھی مسلمانوں میں مل جل رہتی ہے۔ بدعتی اور وہابی کا جھگڑا بھی چل رہا ہے۔ اب خیر سے بہائی فرقہ بھی کراچی وغیرہ سے سارے ملک میں پاؤں پھیلا رہا ہے۔ حکومت کے عہدوں ملازمتوں کے دروازے ان سب کے لئے یکساں کھلے ہوتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ جب ملک میں تعصبات کی آندھیاں چل رہی ہوں یا حق و باطل کی کشمکش ہو رہی ہو اس ماحول میں رہنے والے اس سے متاثر ہوئے بغیر کیسے رہ سکتے ہیں۔ اس لئے حکام کا اپنے ذاتی رجحانات کے مطابق کہیں کہیں کام کرنا بعید از قیاس نہیں ہے۔ اور بعض مقامات پہ ذاتی رجحانات کے سوا ذاتیات کی بحث بھی آ جاتی ہے۔ مثلاً کراچی میں مرزائیوں کو جلسے کی اجازت دی گئی اور ختم نبوت والوں کو سیرت النبیؐ کے جلسہ کی اجازت نہ دی گئی۔ جب اس کی اطلاع دفتر ختم نبوت نے لاہور اخبارات کے لئے بھیجی جس کی پولیس کو خبر ہو گئی۔ تو اس نے ختم نبوت والوں کو بلا کر سخت برا بھلا کہا اور نہایت ہی رذیل و ذلیل برتاؤ کیا۔ اگر یہ خبر صحیح ہے اور ملک میں ذاتیات یا ذاتی رجحانات کی وجہ سے ایسی باتیں ہوتی رہتی ہوں تو حکومت کو ان پہ کنٹرول کرنا اتنا آسان نہیں ہے۔ جتنا خیال کیا جاتا ہے۔ مگر اگر

حکومت نیک نیت ہو اور وہ اصلاح احوال چاہتی ہو تو کوئی افسر اتنا بے لگام نہیں ہو سکتا کہ وہ سرکاری اور ملکی مصالح تباہ کر کے اپنی من مانی کرتا چلا جائے۔

ہم بعض افسروں کی مشکلات سے بھی واقف ہیں۔ مگر عدل و انصاف کا جذبہ سب پر غالب آ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ پاکستان میں ہر طرح کی یکجہتی کا سامان پیدا کرے اور نئے فتنوں اور فرقوں سے اسلام اور اہل اسلام کو محفوظ رکھے۔

جیب کترے، بیان کترے اور ایمان کترے

آپ حضرات نے جیب کترے تو بہت سنے دیکھے ہیں لیکن بیان کترے نہ سنے ہوں گے آج ہم آپ کو اس نئی نسل سے تعارف کراتے ہیں۔ جن لوگوں نے حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی تقریر تحریک ختم نبوت میں نظربندی سے رہا ہونے کے بعد سنی ہے انہیں تو یقین ہو گا کہ مودودی صاحب کو خلاف واقعہ بیان کرنے میں کوئی عار نہیں ہوتی یہ تحریک ختم نبوت میں شریک ہو کر اندر ہی اندر سے اس کو تارپیڈو مار رہے تھے پھر عدالت میں فسادات کی ذمہ داری اس نیک آدمی نے مجلس عمل کے ارکان پہ ڈالدی۔ اس سے پہلے مودودیوں کے جھوٹ کا حال دریافت کرنا ہو تو حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ سے دریافت کریں۔ یہ بات تو تھی ہی مگر اب انہوں نے ایک ترقی یافتہ جھوٹ ایجاد کیا ہے۔ کہ کسی بزرگ کی خدمت میں گریۂ مسکین بن کر خط لکھ کر اپنے حسب خواہش جواب حاصل کرتے ہیں۔ عبارتیں کاٹ کر فتوے حاصل کرتے ہیں اور کبھی کسی بزرگ کے بیان کو کاٹ چھانٹ کر اخبار دں میں مطلب برآری کے لئے شائع کرتے ہیں۔ جیب کترے تو ملک میں بہت تھے مگر اب انہیں کیا کہیں بیان کترے کہیں یا ایمان کترے۔ یہ جھوٹ بول کر اپنے ایمان کا بھی نقصان کرتے ہیں اور دوسروں کو دھوکہ دے کر ان کے ایمان کو کترنے کی بھی سعی کرتے ہیں۔ چند دن ہوئے انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کا بیان شائع کیا جس پہ موصوف کو دوبارہ بیان دینا پڑا۔ اب انہوں نے کوہستان ملتان، شہاب لاہور میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری رکن مؤتمر عالم اسلامی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام، مہتمم مدرسہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی کا بیان شائع کیا ہے جس کی تردید کے لئے مولانا موصوف جیسے بزرگ بھی مجبور ہوئے۔ ہم یہ فیصلہ ناظرین کے سپرد کرتے ہیں کہ ان کا نام نامی بیان کترے رکھا جائے یا ایمان کترے۔

شرم بوپہ کتاب است کہ پیش مرداں بیاید

اب آپ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کا تردیدی بیان پڑھ کر مودودیوں کے فن کذب بیانی کی داد دیں۔

> وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
>
> افسوس ہے کہ کوہستان نے بیان کو مسخ کر دیا ہے میں نے روپیہ لینے کے بارے میں کہا تھا کہ میرے پاس اس کا ثبوت نہیں اس الزام کے ذمہ دار مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ہیں نہ یہ کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں وہ ان کا ذاتی فعل ہے۔ نیز میں نے یہ بھی نہیں کہا کہ "ترجمان اسلام" جمعیۃ کا آرگن نہیں۔ بلکہ یہ کہا تھا کہ عنقریب "ترجمان اسلام" اس معیار پہ آ جائے گا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرے گا۔ اسی طرح جنگ میں ناقص بیان شائع کیا گیا کہ میں نے کہا تھا کہ "مولانا مودودی سے اتحاد ہو سکتا ہے بشرطیکہ اپنے غلط افکار سے رجوع کر لیں۔ چنانچہ نوائے وقت میں یہ حصہ صحیح شائع ہو گیا ہے۔
>
> عفا اللہ
> دستخط (حضرت مولانا) محمد یوسف بنوری
> (نائب صدر جمعیۃ علماء اسلام)
> ۱۴/۱۱/ نومبر ۱۹۶۲ء

(نوٹ: اصل ہمارے پاس محفوظ ہے)

اہل لاہور کے لئے خوشخبری

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر نے ہماری اس درخواست کو منظور فرما لیا ہے کہ وہ مسجد جانی شاہ ۱۰۲ لٹن روڈ نزد مزنگ چونگی میں مستقل طور پہ آئندہ سے جمعہ پڑھایا کریں گے۔ ہم ان کی مہربانی کے شکر گزار ہوتے ہوئے مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس نعمت سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

از جانب برکت علی سیکرٹری مسجد جانی شاہ
لٹن روڈ۔ مزنگ چونگی۔ لاہور۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی صحابیت اور عباسی کا انکار

ایک بلند پایہ علمی مقالہ

(از حضرت مولٰنا مفتی عطا محمد صاحب خلیفہ حضرت مرحوم گنبد یاد شریف)

(تیسری قسط)

یہی مذکورہ قسم کا تشیع اور اس کا غلو طبقہ تابعین و تبع تابعین میں اگرچہ بکثرت موجود تھا مگر چونکہ زمانہ تدین اور ورع و تقوی کا تھا اس لئے ائمہ رجال و علماء حدیث کے نزدیک نہ موجب جرح ہے و سبب رد حدیث۔ البتہ مابعد میں اس غلو تشیع نے رفض کی صورت اختیار کر لی تو پھر موجب جرح قرار دے دیا گیا ہے۔ چنانچہ علامہ ذہبی رح میزان الاعتدال جلد اول کے ص۵ پر پوری تفصیل ارشاد کرتے ہیں۔

البدعة على ضربين فبدعة صغرى كغلو التشيع او كالتشيع بلا غلو ولا تحرف فهذا كثير في التابعين وتابعيهم مع الدين والورع والصدق فلو رد حديث هؤلاء لذهب جملة الآثار النبوية وهذه مفسدة بينة ثم بدعة كبرى كالرفض الكامل والغلو فيه والحط على ابي بكر وعمر رضي الله تعالى عنهما والدعاء الى ذالك فهذا النوع لا يحتج بهم ولا كرامة . . . . . .

فالشيعي الغالي في زمان السلف وعرفهم هو من تكلم في عثمان والزبير وطلحة ومعاوية وطائفة ممن حارب عليا رضي الله عنهم وتعرض لهم ـ والغالي في زماننا وعرفنا هو الذي يكفر هؤلاء السادة ويتبرء من الشيخين ايضا فهذا ضال مفترا ه

(۳) آئندہ ثابت ہوتا ہے کہ فطر بن خلیفہ اور کثیر دونو طبقہ تابعین سے ہیں اور ان پر جس کسی نے بھی کہا ہے تشیع اور غلو تشیع سے زاید نہیں کہا۔ کسی نے رفض کی نسبت ان کی طرف نہیں کی لہٰذا حسب تصریح بالا کے یہ نسبت نہ موجب قدح ہے و نہ مقتضی سقوط عدالت۔ مثلاً جارحین نے فطر کے متعلق کہا ہے قال الساجی وکان یقدم علیاً علی عثمان رض ـ (تہذیب التہذیب جلد ۸ ص۳۰۲) ـ

روی عنہ سفیانان وابو نعیم . . . . وثقہ احمد وابن معین والعجلی وابن سعد قال و من الناس من یستضعفہ قال احمد خشبی مفرط ـ (خلاصہ اسماء الرجال ص۳۱۱)

قال ابن عدی ثقہ شیعی وقال عبد اللہ بن احمد سألت ابی عن فطر . . . . . . فقال ثقۃ صالح الحدیث حدیثہ حدیث رجل کیس الا انہ یتشیع الخ (میزان الاعتدال ص۳۳۶ جلد ۲ ـ)

ناقدین میں صرف ابن عدی اور امام احمد کی طرف سے فطر پر تشیع اور اس میں مفرط ہونے کا الزام عائد ہوا ہے۔ مگر ثقۃ صالح الحدیث کا فتوی پہلے صادر فرمایا پھر اس حقیقت کو واضح کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ تشیع اور اس کا غلو ان کے نزدیک فطر کے لئے ہرگز موجب جرح نہیں اور ساجی رحمہ اللہ نے تو اس تشیع کی حقیقت ہی واضح کر دی ہے۔ اس لئے علامہ ابن الحجر رح نے مقدمہ فتح الباری میں تصریح کر دی ہے "رمی بالتشیع یعنی فطر پر تشیع کی تہمت لگائی گئی ہے"۔ (ص۴۳۵ مطبوعہ انصاری)

علامہ موصوف اسی مقدمہ میں فطر بن خلیفہ پر ناقدین کے تبصرے اور ان کا جواب مفصل ص۵۰۹ پر لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

من صغار التابعین وثقہ احمد والقطان وابن معین والعجلی والنسائی واٰخرون (یعنی مفصل آراء توثیق کے ذکر کر کے کہا) فھذا اقوال الائمہ فیہ (پہلے اہل فن کے مفصل اقوال توثیق ذکر کئے اور پھر فھذا قول الائمہ فیہ سے تاکید کر دی کہ ائمہ اہل فن کے تو فطر کے متعلق یہ اقوال ہیں جن سے بغیر توثیق کے اور کوئی چیز نہیں معلوم ہوتی۔ اس کے بعد جوزجانی کی جرح لکھی ہے فرماتے ہیں ـ اما الجوزجانی فقال کان غیر ثقہ۔ اس کے متصل علامہ جوزجانی کے قول کی حقیقت بیان فرمائی کہ وہ فرماتے ہیں ـ نزکت حد اللہ لانہ روی احادیث فیہا ازدراء بعثمان ـ علامہ کے قول کے بعد جوزجانی کا جواب دیا فھذا ھو ذنبہ عند الجوزجانی ـ یعنی جوزجانی کے نزدیک جرح کا بڑا سبب یہی گناہ ہے جس کا ذکر علامہ نے کیا ہے۔ بعد کو عجلی سے نقل کیا کہ فطر میں قلیل تشیع تھا اور چند علماء کا اس سے روایت حدیث نہ کرنا لکھا۔ اس تمام کارروائی کے بعد جارحین کا آخری جواب اس جملہ سے لکھا روی لہ البخاری واصحاب السنن یعنی امام بخاری کا فطر سے روایت کرنا تمام جرحوں کا جواب ہے۔ کیونکہ اسی فصل کی ابتداء میں علامہ موصوف نے ثابت کر دیا ہے کہ امام بخاری کے روایت کرنے سے اس راوی کا باجماع علماء ثقہ ہونا ثابت ہوجاتا ہے۔ اور پھر کسی کی جرح اس راوی پر مسموع نہیں ہوا کرتی اس لئے جب امام بخاری کے مجروحین اور اعتراض شدہ لوگوں کی فہرست مکمل کرتے ہیں جن میں فطر بن خلیفہ بھی مندرج ہے۔ تو آخر میں سب کے لئے یہ فرماتے ہیں ـ فجمیع من ذکر فی ھذین الفصلین فمن احتج بہ البخاری لا یلحقہ فی ذلک عار لما ذکرناہ (ص۵۴۲)

رہے جوزجانی تو ان کی حقیقت عنقریب واضح ہوتی ہے انشاء اللہ تعالےٰ ـ

فطر کے متعلق اتنی بحث کافی ہے۔ اب ذرا کثیر کے متعلق ملاحظہ کریں ـ علامہ ابن الجوزہ کی تصریح سے واضح ہوا ہے کہ فطر بن خلیفہ صغار تابعین سے ہیں۔ تو لازماً ان کے شیخ کثیر تو کبار تابعین سے اگر نہ ہوں تو صرف تابعین و تبع تابعین کے گروہ سے تو شمار ہوں گے اور حسب تصریح علامہ ذہبی رح کے تابعین و تبع تابعین کا تشیع اور اس کا غلو چونکہ حد رفض تک نہیں ہوتا اس لئے موجب جرح و سقوط عدالت کا نہیں بنتا۔ جیسا کہ واضح ہوا کہ سوائے جوزجانی کے دوسرے آئمہ فن کے نزدیک فطر ثقہ ہی تھا ایسے ہی کثیر پر زیادہ سے زیادہ نسبت تشیع کی گئی ہے اور سوائے جوزجانی کے باقی ائمہ نے اس کی توثیق کی ہے ـ

چنانچہ ان کی مفصل جرح و قدح اور توثیق حسب ذیل عبارت سے واضح ہو رہی ہے ـ قال ابو حاتم ضعیف الحدیث قال الجوزجانی زائغ وقال النسائی ضعیف وقال فی موضع آخر فیہ نظر وقال ابن معین کان غالیاً فی التشیع مفرطا فیہ وذکرہ ابن حبان فی الثقات قلت وقال العجلی لا باس بہ وروی عن محمد بن بشیر العبدی انہ قال لم یمت کثیر النواء حتی رجع عن التشیع ـ (تہذیب التہذیب ص۴۱۱ جلد ۸)

علامہ حافظ الدنیا کا آخری جملہ رجع عن التشیع سے رجوع ہوجاوے وہ اگرچہ پہلے منافی عدالت ہو پھر عدالت کے منافی ہونا بھی ساقط ہوجاتا ہے۔ مگر فطر اور کثیر کی بدعت تشیع اور اس کا غلو و افراط تو محدثین کے نزدیک موجب جرح و سقوط تھا ہی نہیں۔ پھر رجوع ثابت ہوجانے سے تو اس کی تائید ہوتی ہے ـ

رہے جوزجانی تو ان کے متعلق بھی علامہ اپنے اس مقدمہ بخاری میں ص۵۲۴ پر تصریح کرتے ہیں ـ قلت الجوزجانی کان ناصبیاً منحرفا عن علی ـ اس لئے فطر کے تذکرہ میں علامہ کے قول کو نقل کر کے علامہ موصوف نے فرمایا تھا فھذا ھو ذنبہ عند الجوزجانی یعنی جوزجانی ناصبی کے نزدیک تو لفظ تشیع ہی بڑا جرم ہے جس سے جرح ان کے مذہب کے مطابق لازمی ہے۔ لیکن اہل سنت والجماعۃ کے آئمہ کے نزدیک تشیع جب کہ حد رفض تک نہ پہنچے موجب جرح نہیں ہے ـ

اس تفصیل کے بعد عباسی صاحب کے اجتہاد کی حقیقت اگرچہ کسی حد تک واضح ہو جاتی ہے لیکن مزید شرح کے طور پر خلاصہ اس طول کا حسب ذیل ہے ـ

عباسی صاحب کے اجتہاد کا بے دلیل ہونا

(۱) جبکہ ثابت ہو چکا ہے کہ فطر اور کثیر دونو طبقہ تابعین سے ہیں اور آئمہ رجال کے نزدیک دونو معتبر راوی ہیں تو عباسی صاحب کا صرف ان دو کو اپنے خیال سے مجروح کہہ کر حدیث کو موضوع کہہ دینا بے دلیل و بلا دلیل ہے ـ

(۲) مجمع البحار میں ہے ولا یلزم من جھل الراوی وضع حدیثہ (ابن حجر) ان لفظ لا یثبت لا یثبت الوضع (ص۵۰۶ جلد ۲) یعنی جہل راوی سے حدیث کا موضوع ہونا ثابت نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر ایک امام حدیث کسی حدیث کے متعلق کہہ دے لا یثبت یہ حدیث ثابت نہیں یا صحیح نہیں تو اس کا معنی یہ نہیں کہ موضوع ہے

(باقی ص۶ پر)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کے دار العلوم کے شیخ الحدیث استاد العلما کا فتویٰ مودودیوں کے بارہ میں

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کے زیر اہتمام ایک بے مثل عمارت میں ایک بڑا دار العلوم قائم ہے جس کے شیخ الحدیث جامع معقول و منقول استاد العلماء حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب ام برکاتہم ہیں یہ حضرت مولانا شاہ عبد الغنی صاحب مدظلہ کے خلیفہ بھی ہیں۔ جو حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ اعظم اور بڑے پایہ کے بزرگ ہیں کسی نے ان سے مودودی فرقہ کے بارہ میں استفتاء کیا چنانچہ استفتاء اور افتاء دونوں ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔

ایک استفتاء کا جواب

آج کل جماعت اسلامی نفاذ سے بہت کام کر رہی ہے۔ مگر اس کے باوجود علماء کرام ملنا مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر سخت تنقید کر رہے ہیں۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ حالانکہ بعض علماء ان کی تائید میں ہیں۔ اس جماعت کا ساتھ دینا جائز ہے یا نہیں؟

کیا اور کوئی فعال جماعت ہے۔ جس سے تعاون کیا جائے؟

الجواب منہ الصدق والصواب

مودودی صاحب اور ان کی جماعت سے متعلق چند امور مختصر طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اس کے بعد آپ خود فیصلہ کریں کہ ان کے ساتھ تعلق جائز ہے یا نہیں؟

(۱) اس جماعت سے جو شخص بھی وابستہ ہوا خواہ وہ ابتداءً صرف سیاسی حد تک ہی وابستہ ہوا ہو۔ وہ چند روز میں ہی حضرت امام اعظم رح کی تقلید سے نکل کر مودودی صاحب کا مقلد بن گیا۔ اگر آپ اس امر کا جائزہ لیں تو ہزاروں میں سے ایک فرد بھی بمشکل ایسا ملے گا جو مودودی صاحب کا مقلد نہ ہو۔ حالانکہ بقول مودودی صاحب اہل علم کے لئے تقلید گناہ کبیرہ و حرام بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے اور یہ صرف مودودی صاحب کا ہی خاصہ نہیں بلکہ ہر مقتدا کا یہی حال رہا ہے چنانچہ انجمن دیندار ان میں شریک ہونے والے ان کے ہم عقیدہ ہو گئے اور خاکساروں کے سلسلہ میں جب مودودی صاحب سے پوچھا گیا تو انھوں نے ان کے ساتھ شامل نہ ہونے کے لئے خود ہی کہا تھا کہ مقتدا کے خیالات سے الگ رہنا مشکل ہے۔

(۲) مودودی صاحب کے ہاں اہل علم کے لئے تقلید کرنا گناہ بلکہ گناہ سے بھی شدید تر ہے۔ گناہ سے بڑھ کر تو کفر ہی ہوتا ہے۔ سو اگر واقعی مودودی صاحب کا یہی مطلب ہے تو مسلمانوں کا سواد اعظم (جس میں بڑے بڑے جلیل القدر محدثین، فقہا صوفیا اور اولیاء اللہ گزرے ہیں اور اب بھی ہیں جن میں شیخ عبد القادر جیلانی رح شیخ ولی اللہ رح، شاہ شہید رح، مجدد الف ثانی رح، حضرت نانوتوی رح حضرت گنگوہی رح حضرت تھانوی رح، حضرت مدنی رح حضرت عثمانی رح حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری رح۔ حضرت رائپوری رح مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ بھی شامل ہیں) مودودی صاحب کے ہاں یہ سب کے سب کافر ہیں العیاذ باللہ، جب ایک مسلم کی تکفیر کرنے والا کافر ہو جاتا ہے تو دنیا بھر کے محدثین، فقہاء اور صوفیاء کی تکفیر کرنے سے مودودی صاحب کفر سے کیسے بچ سکتے ہیں؟ ہاں یہ کہا جا سکتا ہے کہ رد تقلید کا جوش ہوش پر غالب آ جانے کی وجہ سے یہ جملہ بے معنی نکل گیا اسے تسلیم کر لیا جائے تو بھی مودودی صاحب کے ہاں سب مقلد بن گناہ کبیرہ اور حرام کے ارتکاب کی وجہ سے فاسق ضرور ہوتے۔ تو محدثین، فقہاء اور صوفیا بلکہ سواد اعظم کی تفسیق کرنے والا کیوں فاسق نہ ہوگا؟

کیا حضرت حکیم الامت تھانوی رح حضرت مدنی رح اور حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کو فاسق کہنے والا صالح ہی رہے گا؟

(۳) مودودی صاحب کے اعتراضات سے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بلکہ انبیاء کرام علیہم السلام بھی محفوظ نہیں ہیں، اسلاف کی شان میں گستاخیوں سے ان کا لٹریچر بھرا پڑا ہے۔ ایسی حالت میں اگر علماء کرام مودودی صاحب پر اعتراض کرتے ہیں تو یہ کیوں قبیح ہے؟ اور اسلاف پر مودودی صاحب کے اعتراضات کیوں قبیح نہیں؟

علماء کے اعتراضات سے بچنا تو مودودی صاحب کے اختیار میں ہے، وہ اسلاف کے حق میں گستاخیاں کرنے سے باز آجائیں اور جو لکھ چکے ہیں اس سے توبہ کا اعلان کر دیں۔ تو علماء کے اعتراضات خود ہی ختم ہو جائیں گے۔ یہ کہاں کا انصاف ہے کہ وہ تو اکابر دین پر اعتراضات کی اشاعت میں سرگرم رہیں اور ان پر کوئی اعتراض نہ کرے؟ کوئی شخص کسی بھری مجلس میں جا کر اہل مجلس کے آباء و اجداد کو گالیاں دینا شروع کر دے اور پھر ان لوگوں سے اپنے اعزاز و احترام کی امید رکھے اس سے بڑی حماقت کیا ہوگی؟ اسے تو لامحالہ گالی کا جواب گالی سے ہی سننے کے لئے تیار ہو کر یہ اقدام کرنا چاہیے۔ علماء کرام مودودی صاحب سے کہتے ہیں کہ آپ ہمارے اسلاف کی توہین نہ کریں مگر مودودی صاحب اسے ہی اعتراض سمجھ رہے ہیں۔ ایک شخص دوسرے کے سوئی چبھوئے اور وہ چیخنے لگے کہ مجھے درد ہوتا ہے۔ اس پر سوئی چبھونے والا اور اس کے طرفدار واویلا شروع کر دیں کہ یہ ہم پر اعتراض کر رہا ہے کتنی بڑی جرأت ہے۔

(۴) مودودی صاحب فرماتے ہیں کہ نبی کے سوا کسی کو تنقید سے بالا نہ سمجھیے" حالانکہ ان کی جماعت اکثر افراد بلکہ تقریباً کل ان کو تنقید سے بالا تر سمجھتے ہیں۔ آپ جماعت کے کسی فرد سے تحقیق کر کے دیکھ لیں، میں نے تو جماعت کے کئی افراد سے بار بار دریافت کر کے تجربہ کیا ہے کہ وہ مودودی صاحب کے کسی بھی بیان کردہ مسئلہ کو غلط کہنے کے لئے تیار نہیں گویا کہ وہ ان کی عصمت کے قائل ہیں؟ —

(۵) مودودی صاحب کا اہل حق سے اصولی اختلاف ہے، مودودی صاحب کے ہاں قرآن مجید و حدیث کا مفہوم سمجھنے میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کوئی احتیاج نہیں، حالانکہ صراط مستقیم کی تفسیر میں صراط اللہ یا صراط رسول یا صراط قرآن کی بجائے صراط الذین انعمت علیہم فرمایا گیا ہے یعنی صراط مستقیم کا تعین کرنے والی منعم علیہم بندوں کی ایک جماعت ہے۔ اور فرمایا واتبع سبیل من اناب الیّ دوسری جگہ فرماتے ہیں ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المومنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم حضور کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ علیکم بسنتی و سنۃ الخلفاء الراشدین المھدیین عضوا علیھا بالنواجذ۔ سنتی پر سنۃ الخلفاء کا عطف تفسیری ہے اور یہی متعین ہے جس میں اور کسی احتمال کی گنجائش نہیں۔ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تصریح فرما دی کہ میری سنت وہی ہوگی جو خلفاء سمجھیں گے۔ ایسے ہی ما انا علیہ کے بعد واصحابی فرما کر تنبیہ فرما دی کہ میرا طریق وہی متعین ہوگا جسے صحابہ اختیار کریں گے ورنہ سنتی کے بعد سنۃ الخلفاء اور ما انا علیہ کے بعد واصحابی فرمانا بالکل بے معنی ہو جاتا ہے عقلی طور پر بھی یہ امر بدیہی ہے۔ کہ کسی کے کلام کا سمجھنا متکلم کے ساتھ ظاہری و باطنی قرب اور اس کی عادات و اطوار اور اس کی اداؤں سے واقفیت متکلم کے لہجہ کے سماع، اس کے ساتھ ظاہری و باطنی قرب اور اس کی عادات و اطوار اور اس کی اداؤں سے واقفیت متکلم کے لہجہ کے سماع، اس کے ہاتھ اور سر و آنکھ کے اشاروں اور چہرے کے آثار کی رویت اور متکلم کی حالت غضب یا انبساط سے واقفیت اور کلام کے محل وقوع کے علم اور مخاطب کے اہل زبان ہونے کے ساتھ سلیم الفہم اور شیطانی خطرات سے منزہ ہونے پر موقوف ہے اسی وجہ سے جب زیادہ تاکید مقصود ہوتی ہے تو صحابہ ان الفاظ میں روایت کرتے ہیں۔ ابصرتہ عیناي وسمعتہ اذناي ووعاہ قلبي۔ غرضیکہ جیسے قرآن پاک کے صحیح معانی سمجھنے کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات و احادیث کی ضرورت ہے اسی طرح قرآن و حدیث دونوں کے مطالب و معانی کے سلسلہ میں جماعت صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر اعتماد کیا جائے گا جنھوں نے بلا واسطہ مشکوٰۃ نبوت سے فیض حاصل کیا کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے قافیہ ملانے کے لئے میں اس مقدس جماعت کو رجال اللہ کہا کرتا ہوں، قرآن کریم میں بھی انہیں رجال کہا گیا ہے فرماتے ہیں رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ۔

بے دینی کی سب سے پہلی سیڑھی یہ ہے

کہ قرآن و حدیث کو جماعت صحابہؓ سے قطع نظر کر کے سمجھنے کی کوشش کی جاتے، اس حالت میں انسان کا ذہن اور اس کے ساتھ شیطانی و نفسانی تخیلات اسے ہر مہلک وادی میں لیجا سکتے ہیں۔

مودودیوں کا علماء کے نام سے عوام کو دھوکا دینا

جن علماء کو یہ حضرات اپنی تائید میں پیش کرتے ہیں وہ بھی حقیقتہً ان کی اسلام دشمنی پر نالاں ہیں، ایسے علماً جو کسی مصلحت کی بناء پر یا طبعی نرمی کی وجہ سے ان پر شدید تنقید نہیں کرتے یہ لوگ ان پر اپنی تائید کا الزام لگا دیتے ہیں، چنانچہ ایک عظیم الشان جلسہ میں مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند تقریر فرما رہے تھے کہ ان لوگوں نے موقعہ پاکر جلسہ میں پمفلٹ تقسیم کرنے شروع کر دئے جن میں قاری صاحب مدظلہ کو بھی جماعت اسلامی کا مؤید ظاہر کیا گیا تھا۔ جب قاری صاحب کو اس کا علم ہوا تو انھوں نے اسی جلسہ میں اس پر تردید فرما کر اظہار حق کا فریضہ انجام دیا

میرے ایک کرم فرما اور محترم یہ لوگ اپنا ہمنوا ظاہر کرتے رہتے ہیں، حالانکہ وہ مودودی صاحب اور ان کی جماعت پر نجی مجالس میں شدید تنقید کرتے رہتے ہیں۔ کبھی یہاں تک بھی کہہ دیتے ہیں کہ اگر اس جماعت کے لوگ خدانخواستہ کبھی برسر اقتدار آ گئے تو علماء دین کو قتل کریں گے اور پاکستان میں علماء کا وہ حشر کریں گے جو ترکی میں کمال پاشا نے کیا۔ حال ہی میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ کے نام سے جو بیانات ان لوگوں نے شائع کئے اور حضرت مفتی صاحب نے جو اس پر توضیحی بیان دیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ مدت ہوئی کہ کسی مغالطہ میں آکر میرے پاس بھی انھوں نے ایک استفتاء بھیجا تھا جس کا جواب شائع کرنے کی تجویز تھی۔ مگر احقر نے چونکہ اس کے جواب میں خیر خواہی کے طور پر نہایت ہی اخلاص کے جذبہ سے سنجیدہ بلکہ ہمدردانہ لہجہ میں چند نصائح بھی تحریر کر دی تھیں اور اصل سوال کے جواب میں بھی بعض امور ان کی منشا کے خلاف تھے اس لئے میرے فتوے کو شائع نہیں کیا گیا۔ صرف ان لوگوں کے جوابات شائع کئے گئے جنھوں نے تحقیق بند کر کے من وعن ان کی تائید کی تھی۔

اس واقعہ سے ان کی دیانت کا اندازہ بھی کیا جا سکتا ہے، دیانت کا مقتضاء یہ تھا کہ میرا مضمون شائع کر کے اس پر تنقید کرتے۔

جمعیۃ علماء اسلام۔ جمعیۃ علماء اسلام

جیسی فعال جماعت موجود ہے جس میں گہری نظر رکھنے والے علماء بھی ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سے متعلق عام طور پر دو شکایتیں سننے میں آتی ہیں۔ ایک یہ کہ اس میں بعض لوگ ایسے ہیں جو نظریہ پاکستان کے خلاف تھے مگر یہ اعتراض بالکل نامعقول ہے اگر کسی کی حقیقت سمجھنے کے لئے صرف اس کی ماضی کو دیکھ لینا ہی کافی ہے تو جماعت صحابہ رضی اللہ عنہم سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ آج سے تقریباً دس سال قبل ہندوستان سے جہاد کے موضوع پر حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری کی ولولہ انگیز تاریخی تقریریں پاکستان کے عوام بھلا سکتے ہیں؟

کیا اب بھی جمعیۃ علماء اسلام نے جہاد کشمیر کے لئے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش نہیں کی؟ اب تو ان حضرات سے پاکستان کے خلاف کینہ کی امید تو کسی متعصب اور معاند کو بھی نہیں ہو سکتی، اور پھر مودودی صاحب نے تشکیل پاکستان کے لئے کون سی خدمات انجام دی ہیں؟ (کیا مودودی صاحب نے مسلم لیگ کی دو سالہ قیادت کے پرخچے نہیں اڑائے تھے)

دوسری شکایت یہ کی جاتی ہے کہ علماً مودودی صاحب پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟ اس کا جواب پہلے عرض کر چکا ہوں کہ ان اعتراضات سے بچنا مودودی صاحب کے اختیار میں ہے، انہوں نے اس کی ابتداء کی ہے اور انہیں کے ذمہ اسے ختم کرنا ہے۔ اسلام اور اکابر دین کی شان میں جو انہوں نے گستاخیاں کی ہیں وہ ان سے توبہ کا اعلان کر کے وہ کتابیں جو پر ہیں ان کی اشاعت روک دیں تو مودودی صاحب پر کوئی بھی اعتراض نہ کرے گا۔ میں عرض کر چکا ہوں کہ علماء مودودی صاحب پر اعتراض نہیں کرتے بلکہ مودودی صاحب کے اعتراضات پر اظہار رنج وہ رد کرتے ہیں جو وہ اکابر ملت پر کرتے ہیں۔ ذرا انصاف کیجئے کہ انہیں تو آپ تیر مارنے کی اجازت دے رہے ہیں اور جسے تیر لگ رہا ہے اسے آہ کی بھی اجازت نہیں، اس کا جرم یہ ہے کہ تیر لگنے پر کراہتا کیوں ہے؟ مولوی بیچارہ تو کبھی کبھار دو چار سو کے مجمع کے سامنے مودودی صاحب کی شکایت سنا دیتا ہے، اور مودودی صاحب اپنی کتابوں اور لٹریچر کے ذریعہ لاکھوں افراد کے سامنے اکابر دین کی توہین، سب و دوشتم کرتے رہتے ہیں کاش کہ مودودی صاحب یہ

سب و شتم کا سلسلہ ختم کر دیں اور اس سے توبہ کر لیں تاکہ کفر و الحاد کے مقابلہ کرتے وہ مفید اور اہل علم سے مل کر خدمت اسلام کرنے کے قابل ہو سکیں۔ اللھم وفقنا لما تحب وترضیٰ آمین۔

بقیہ حضرت حسینؓ کی صحابیت سے عباسی کا انکار

موضوعات کبیر ص ۱۴۶ مجتبائی اور مجمع البحار کے ص ۳ پر امام زرکشی کا یہ مقولہ نقل کیا ہے قال الزرکشی بین قولنا لم یصح وقولنا موضوع بون بین فان الوضع اثبات الکذب وقولنا لم یصح انما ہو اخبار عن عدم الثبوت ولا یلزم منہ اثبات العدم وھذا یجاءٌ علیٰ ہذا جبکہ کسی حدیث کو موضوع کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اسکے راویوں نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھا ہے اور صاحب الکتاب کو نقل کرنے کا مطلب بھی نسبت جھوٹ میں شریک ہوئے ہوں گے تو یہ ایک بھاری الزام ہے جو کسی معتبر ثبوت کے بغیر نہیں عائد کیا جا سکتا حتیٰ کہ جب لم یصح والیثبت کے الفاظ سے بھی معنی موضوع ہونے کا نہیں مراد ہو سکتا تو صرف دو راویوں کے خیالی ضعف سے حدیث کو موضوع کہہ دینا اپنی لاعلمی کی دلیل قائم کرنا ہے علم اور تدین سے نہایت بعید ہے کہ صرف نظریہ کے خلاف ہونے ہر حدیث کو موضوع کہہ دیا جائے۔

عباسی صاحب کے اجتہاد کا بے محل ہونا

یہ اس لئے ہے کہ علماء حدیث نے تصریح کر دی ہے کہ محل اجتہاد وہ حدیثیں ہیں جن کے متعلق ائمہ فن نے صحیح و یا عدم صحیح ہونے کا فیصلہ نہیں کیا جس حدیث کے متعلق حدیث کے معتبر امام صحیح ہونے کا فیصلہ کر دیں تو وہ واجب القبول ہے اور جس کے متعلق وضع کا کہہ دیں تو اس کا رد کرنا ضروری ہے ہر شخص کو اپنے زعم سے احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر طبع آزمائی کا حق نہیں مجمع البحار ج ۵ ص ۳ میں ہے الخبر ثلاثۃ اقسام قسم یجب تصدیقہ و ہو مانص الائمۃ علی صحتہ وقسم یجب تکذیبہ و ہو مانصوا علی التکذیب وقسم یجب التوقف فیہ لاحتمالہ الصدق والکذب کما کان الا خبار

ھذا الکلام وخلاصۃ المرام

ان ساری تحقیقات کو ملحوظ رکھتے ہوئے عباسی صاحب کے اجتہاد کا مآل یہ ہوگا کہ حدیث بخاری جس میں حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کو مجملہ صحابہ کرام کے شمار کر کے جنباء و وزراء و رفقاء النبی کے القاب سے نوازا گیا

ہے اگرچہ ائمہ حدیث نے اس حدیث کو اپنے مختلف اسنادوں سے روایت کیا ہے اور اس پر حکم صحت کا صراحۃً و التزاماً صادر فرمایا ہے۔ مثلاً امام احمدؒ اور امام ترمذیؒ اور امام طحاویؒ و طبرانی و حاکم روایت کرنے کے ساتھ قابل الاعتماد ہونے کی تصریح بھی کرتے ہیں اور لبعد کے ناقلین حدیث مثل علامہ ابن الجوزیؒ علامہ ابن الجزریؒ علامہ سیوطیؒ امام صغدیؒ نے التزاماً اس حدیث کی تصحیح فرما دی ہے مگر چونکہ اس کے دو راوی جو کہ طبقہ تابعین کے ہیں جن پر تہمت تشیع کی ہے اگرچہ محدثین اور ائمہ فن رجال کے نزدیک یہ تہمت موجب جرح ورد حدیث نہیں ہے تاہم جب کہ فرقہ ناجیہ کے ایک امام و بزرگ جوزجانی نے ان دو کو غیر ثقہ کہہ دیا ہے تو اس حدیث کو غیر صحیح ضعیف کہنے کی بجائے موضوع قرار دینا ضروری ہے کیونکہ اس حدیث کے قابل الاعتماد ہونے سے اصحابیت کے ثبوت سے تشیع کو تقویت پہنچتی ہے یہ ہے خلاصہ عباسی صاحب کے اجتہاد کا ہم کہتے ہیں عباسی صاحب کے تشیع کے تنفر کا مقتضا اگر یہ ہے کہ آل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فضائل و مناقب صحیحہ ثابتہ عند المحدثین کا انکار ضروری ہے حتیٰ کہ ان فضائل و مناقب کے نقل و روایت پر ائمہ دین و محدثین اثر کو علام سبائیت کا مرتکب اور موضوعات کے ناقل بھی کہہ دیا جائے تو ہم اس تقشف و تحلل کے لئے حضرت امام الشافعیؒ کا مقولہ کافی و وافی سمجھتے ہیں فرمایا ہے

لو کان رفضاً حب آل محمد
فلیشھد الثقلان انی رافضی

اور حق سبحانہ وتعالےٰ سے التجا کرتے ہیں،

الٰہی بحق بنی فاطمہ کہ بر قول ایمان کنم خاتمہ
اگر دعوتم رد کنی ور قبول من و دست و دامان آل رسول

وصلے اللہ تعالےٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و الہ واصحابہ اجمعین

تین عیسائی آغوش اسلام میں

سرگودھا جمعیۃ علماء اسلام

گزشتہ دنوں تین عیسائیوں نے صداقت اسلام اور بطلان عیسائیت کا اقرار کرتے ہوئے مولانا محمد عطاء الرحمٰن صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء و خطیب جامع مسجد کوٹ فرید سرگودھا کے دست حق پر اسلام قبول کیا۔ اسلامی نام محمد عبداللہ۔ عبدالرحمٰن۔ غلام فاطمہ رکھے گئے۔ احباب سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

(شبیر محمد غزنوی)

جمعیت علمائے اسلام کی سرگرمیاں

زندہ باد مسلمانان ضلع میانوالی
ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

۲۷ نومبر کو مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا خصوصی اجلاس جمعیۃ کے ضلعی دفتر میں ہوا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا احمد علی شاہ صاحب امیر ضلع نے فرمائی اس اجلاس میں ضلع بھر میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کرنے کے لئے ضلع کو پانچ حلقوں میں تقسیم کر کے کارکنوں کے ذمہ تنظیم کا کام لگایا گیا۔ اور اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس ہوئیں :-

(۱) مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا یہ اجلاس پاکستان کی موجودہ خارجہ پالیسی کو ملک کے لئے مضرت رساں قرار دیتا اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مغربی طاقتوں سے بائیکاٹ کر کے آزاد خارجہ پالیسی اختیار کی جائے۔ امریکہ اور برطانیہ نے بھارت کو پوری فراوانی سے اسلحہ مہیا کر کے پاکستان دشمنی کا کھلا ثبوت دیا ہے۔ جو قابل صد نفرین ہے۔

(۲) نیز یہ اجلاس ضلعی جمعیۃ کی طرف سے حکومت پاکستان کو یقین دلاتا ہے کہ آزادی کشمیر کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے قائد مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی پیشکش کے مطابق رضاکارانہ خدمات پیش کرنے سے دریغ نہیں کیا جائے گا۔

سرگرمیاں

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اعلان کے مطابق خان امیر عبداللہ خاں صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے جمعیۃ کی طرف سے خان حمیداللہ خاں صاحب ممبر صوبائی اسمبلی سے ملاقات کی۔ خان حمیداللہ خاں صاحب نے صوبائی اسمبلی میں جمعیۃ علماء اسلام کی دینی تجاویز کو کامیاب بنانے کے لئے پوری جدوجہد کا وعدہ کیا۔ حافظ سراج دین صاحب ممبر ٹاؤن کمیٹی بھکر اور مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے خان امان اللہ خاں صاحب شہانی ممبر صوبائی اسمبلی سے ملاقات کی۔ خان امان اللہ خان صاحب نے عیسائیت کی تبلیغ عائلی قوانین کے خاتمہ اور شرعی عدالتوں کی قیام و دیگر دینی مسائل کے لئے پوری جدوجہد اور تعاون کا یقین دلایا

حضرت مولانا درخواستی صاحب امیر مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے ارشادات

خیر المدارس کے ہنڈال میں خصوصی اجتماع کے درس قرآن پاک میں آپ نے علماء سے خطاب فرمایا کہ علماء تنازعات سے بالاتر ہو کر خدمت دین پہ توجہ دیں۔ حکومت عائلی قوانین کو بحال رکھنے کی خواہش مند ہے حالانکہ ملک بھر کے تمام علماء دین انہیں قرآن و سنت کے خلاف قرار دے چکے ہیں۔ حکومت علماء کے اتحاد سے خائف ہے۔ تحریک ختم نبوت کے بعد سے سرکاری لوگ چاہتے ہیں کہ علماء پھر نہ مل سکیں۔ حالانکہ علماء کا اتحاد مذہب کے احیاء و حفاظت کے لئے ہے نہ کہ حکومت کی مخالفت کے لئے۔ علماء حق اور عوام کو اس انتشار و افتراق کا شکار نہیں ہونا چاہیئے۔ بلکہ متحد و منظم ہو کر عائلی قوانین کی منسوخی۔ اجراء حدود اور مکمل اسلامی نظام حکومت کا مطالبہ کرنا چاہیئے۔

قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ نے علماء کو رہنمائی کے لئے مخصوص کیا ہے علماء کا فرض ہے کہ وہ قرآنی تعلیمات کی روشنی میں قوم کی مکمل رہنمائی کریں اور مسلمانوں میں خلوص و ایثار و اتحاد و یگانگت پیدا کر کے مکمل استحکام تعمیر وطن کا جذبہ پیدا کریں ـــــ جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کی نمائندہ جماعت ہے۔ جمعیۃ پورے خلوص سے وطن عزیز کو مستحکم اور عوام الناس کو خدا ترسی۔ حب الوطنی اور مساوات کی تعلیم و ترغیب دے کر پاکستان کو ایک عظیم مثالی مملکت کی صورت میں دیکھنے کے خواہشمند ہے۔ ان نیک مقاصد کے لئے عوام کو علماء ربانی کا ساتھ دینا چاہیئے۔

کندکوٹ ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان اجتماع

۲۷ ـ ۲۸ دسمبر ۶۳ء کو کندکوٹ ضلع جیکب آباد (سندھ) میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان اجتماع ہوگا۔ جس میں استاذ العلماء حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور سردار امیر عالم خان صاحب لغاری ان کے علاوہ ملکی علماء اور خاص کر ضلع جیکب آباد کے علماء دین۔ بڑی تعداد میں شریک ہونگے تمام اہل اسلام اس تاریخ کو یاد رکھیں۔

رشید احمد سیالی۔ ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان کی سرگرمیاں

۷ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ کا تبلیغی دورہ بستی کھوکھراں زیر صدارت جناب حاجی فتح محمد صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ نے عوام کے سامنے ایک جامع تقریر کی جس میں خوف خدا۔ ترغیب اعمال صالحہ اتباع شریعت احترام قوانین الٰہی کے مضمون پر ایک گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض مقاصد پر روشنی ڈالی گئی۔ عوام نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے اتفاق کیا۔ اور جمعیۃ علماء کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے کا اظہار کیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ کے اراکین پوری دلچسپی سے جمعیۃ کے پروگرام کے تحت دورہ کر رہے ہیں۔ خصوصاً حاجی فتح محمد صاحب خازن اور حاجی جان محمد صاحب سالار نہایت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں۔ لوگ جمعیۃ علماء اسلام کی رکنیت قبول کر رہے ہیں۔ ہفتہ میں دو دفعہ دیہات میں تبلیغی دورہ کیا جاتا ہے دعا ہے کہ خدا تعالےٰ جملہ اراکین جماعت کو خلوص عطا فرمائے۔

کشمیر کو آزاد کرانے کا واحد طریقہ جہاد ہے

پشاور۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے کہا کہ مغربی ممالک نے بھارت کو جو ہمیشہ سے پاکستان کو اپنا دشمن سمجھتا رہا ہے بھاری مقدار میں فوجی امداد دے کر پاکستان کو جان بوجھ کر مشکلات میں پھنسانے کی کوشش کی ہے۔ انہیں ممالک کی منافقت سے مسئلہ کشمیر اب تک حل نہ ہو سکا۔ ایک طرف تو ان کی چاپلوسیوں نے نہرو کو ہٹ دھرم بنا دیا دوسری طرف ان ہی کی بدولت روس پاکستان سے ناراض ہو گیا۔ اور اس پر طرہ یہ کہ پاکستان کے مقابلہ میں بھارت کو فوجی لحاظ سے زیادہ سے زیادہ مضبوط بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ تو خدا تعالےٰ کریم کا بہت فضل ہوا کہ ان کی منافقت پاکستان کے برسر اقتدار طبقہ پر واضح ہو گئی اگر اب بھی ان منافقوں کی خاطر پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی نہ کی گئی تو قوم یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائے گی کہ یہاں پر ایسے لوگ برسر اقتدار ہیں جنہیں اپنے ملک اور قوم کے مفاد کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں انہوں نے مزید کہا کہ کشمیر کے معاملے میں نہرو کی ہٹ دھرمی کا واحد علاج جہاد ہے۔ وہ لاتوں کے بھوت ہیں باتوں سے کبھی نہیں مانیں گے۔

بھارت چین کے جھگڑا اور بھارت کو فراہمی اسلحہ پر اظہار تشویش

شہری جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے اپنے ایک اجلاس مورخہ ۹ نومبر میں ایک متحدہ قرار داد کے ذریعہ بھارت و چین کی سرحدی جھڑپوں اور مغربی ممالک مہیا کرنے پر سخت تشویش کا اظہار کیا ہے در پردہ پاکستان اور کشمیر کے خلاف مخالفانہ منصوبہ قرار دیا ہے چنانچہ ان حضرات کے پیش نظر جمعیت کی رائے ہے کہ پاکستان کو بلاکسی توقف کے داخلی اور خارجی دفاعی تیاریوں کو تیز تر کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جمعیت حکومت کے ساتھ پورا پورا تعاون کرے گی صوبائی و مرکزی جمعیت علماء سے بھی درخواست کی گئی ہے کہ وہ جمعیت کی تمام شاخوں کو ہدایت کرے اور حکومت کو اپنی طرف سے یقین دہانی کرائے کیونکہ یہ معاملہ اختلافات سے بالاتر ملکی اور اسلامی مفاد کے تحفظ کا ہے۔

بقیہ: صفحہ اوّل

جس پر مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب بھی متفق ہو گئے البتہ جرم کی سزا کے سلسلہ میں مولانا نے اپنا اختلافی نوٹ لکھوایا کمیٹی میں بڑی سنجیدگی سے قانون کے تمام پہلوؤں پر بحث ہوتی رہی۔ یہ بل عام اجلاس میں پیش ہوگا۔ اور اس پر وہاں بھی بحث ہو سکے گی۔

مفتی محمود صاحب کا بیان برائے پریس کانفرنس شہداد پور

جمعیۃ علمائے اسلام ملک کی ایک ایسی تنظیم ہے جس کا اعلیٰ ترین مقصد پاکستان کو ایک مضبوط و مکمل اسلامی ریاست بنانا ہے وہ چاہتی ہے کہ ملک کے عوام خواص کے اشتراک سے پاکستان میں علد از جلد اسلامی نظام برپا کر دیا جائے۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے وہ سیاسی اور غیر سیاسی دونوں قسم کے پروگرام رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں وہ ضروری سمجھتی ہے کہ (۱) ملک بھر میں ہمہ گیر پیمانہ پر اصلاح معاشرہ کا کام کیا جاوے (۲) خدمت خلق کا دائرہ وسیع تر بنیادوں پر تمام ملک کے اندر پھیلا دیا جائے (۳) عوام کے تمام طبقات کے درمیان اتحاد و خیر سگالی کے روابط قائم کئے جائیں (۴) ملک کے دونوں بازوؤں مشرقی پاکستان و مغربی پاکستان کے عوام کو ایک دوسرے کے زیادہ سے زیادہ قریب لایا جائے (۵) پاکستان کے عوام کے اندر حب الوطنی اور اعلیٰ شہری بننے کے جذبات پیدا کئے جاویں (۶) اسلامی نظام تعلیم جاری کیا جاوے جو سچے محب وطن افراد پیدا کرے (۷) ملک کے تمام مسلمان سچے مسلمان بن کر زندگی گذاریں (۸) حکومت کا تمام انتظام اور اس کا ایک ایک شعبہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے تابع بنا دیا جائے۔ (۹) پاکستان کی آزاد خارجہ پالیسی ہو اور تمام علماء اسلام کے ساتھ برادرانہ اور مستحکم روابط قائم ہوں۔

جمعیۃ علماء اسلام کو اپنے اسلامی نصب العین میں جو ممتاز خصوصیت حاصل ہے وہ یہ ہے کہ اسلام اور احکام اسلام کے تعبیرات میں وہ سلف صالحین کی تصریحات سے تجاوز کو غلط سمجھتی ہے۔ اور کسی بھی فرد یا گروہ کے اختیار کو تسلیم کرنے سے انکار کرتی ہے کہ مصلحت وقت یا حکمت عملی کی خاطر احکام اسلام میں کسی قسم کا تغیر و تبدل کرنے کا مجاز بن جائے۔ جمعیۃ علماء اسلام عائلی قوانین کی فوری تنسیخ کا مطالبہ کرتی ہے۔ کیونکہ ان قوانین کو پاکستان کے نوکروڑ مسلمان اپنے پرسنل لاء کے خلاف اور دین و شریعت میں صریح مداخلت تصور کرتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام سمجھتی ہے کہ آج کے زمانہ میں بین الاقوامی معاہدات کی کوئی قیمت باقی نہیں رہی ہے۔ جیسا کہ اخبارات کے ذریعہ معلوم ہو چکا ہے کہ مسٹر نہرو وزیر اعظم بھارت نے نہری پانی کے معاہدے کو توڑ ڈالنے کی دھمکی دی ہے۔ چنانچہ اس قسم کے معاہدوں پر خود گرفتار رکھ کر ہم پاکستان کی پوزیشن کو نقصان پہنچانے کے حق میں نہیں ہیں۔ اب آزاد خارجہ پالیسی کی ضرورت اور وقت کی قدر کرتے ہوئے ہمیں مسئلہ کشمیر کے عملی حل کی کوشش تیز تر کر دینا چاہئے۔ اس سلسلہ میں جمعیۃ علماء اسلام نے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش حکومت کو کردی ہے۔ جمعیۃ علمائے اسلام جنگجو اور بہادر رضاکاروں کی خدمات حاصل کرنے کی کوشش کرے گی۔ بلکہ مسعود قبائل کے جرنیل بازگل خان ساکن ٹانک نے اس مقصد کے لئے اپنی خدمات جمعیۃ کو پیش کر دی ہیں۔

ملک کے موجودہ سرحدی نازک معاملات سے نپٹنے کی خاطر اور ہندوستان کی مغربی ممالک سے لینے والی زبردست و کثیر سامان جنگ سرحدات پر جمع ہو جانے کے پیش نظر قومی اسمبلی کے آئندہ ہنگامی اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کے نمائندے مفتی محمود صاحب نے ایک عظیم انقلابی تجویز پیش کرنے کا نوٹس دیدیا ہے جس کی رو سے حکومت پر زور دیا گیا ہے کہ وہ فوراً مشرقی و مغربی پاکستان کے تمام ذمہ دار سرکاری و غیر سرکاری افراد و جماعتوں کے نمائندوں پر مشتمل ایک اعلیٰ سطحی قومی کونسل کا قیام عمل میں لائے مکمل قومی اتحاد پیدا کرے۔ تمام سیاسی نظر بندوں اور سزا یافتگان کو فوراً رہا کیا جائے اور ملک کے تمام وسائل اس خطرے سے نمٹنے کے لئے حرکت میں لائے جائیں۔

جاری کردہ صوبائی کانفرنس جمعیۃ علماء اسلام۔ شہداد پور

عیسائیوں سے خیر خواہی اور ہمدردی کی توقع کرنا نادانی ہے

رضاکارانہ تنظیم سے پابندی اٹھائی جائے

۱۶ نومبر ۱۹۶۲ء کو نماز جمعہ سے پہلے جامع مسجد طوبلیہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے تقریر فرمائی جس میں آپ نے فرمایا کہ جس وقت ہماری حکومت نے امریکہ سے فوجی معاہدہ کیا تھا ہم نے اس وقت مشورہ دیا تھا کہ ایسا نہ کیا جائے امریکہ ہمارے ساتھ کبھی وفا نہیں کر سکتا۔ روز اول سے ہی عیسائی مسلمانوں کے ساتھ برسر پیکار رہے ہیں اور ہمیشہ اسلام کو نقصان پہنچایا۔ آج بھی عیسائیت کے مقابلہ میں سب سے بڑی طاقت اسلام ہے جسے عیسائی کبھی پسند نہیں کر سکتے عیسائیوں سے خیر خواہی اور ہمدردی کی توقع رکھنا نادانی ہے۔ افسوس کہ اس وقت ہماری گزارشات کو قابل اعتنا نہ سمجھا گیا۔ ملک کو امریکہ سے گانٹھ دیا گیا اور ہمیشہ ہماری حکومت نے مغربی ممالک سے تعلقات مضبوط رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن حال ہی میں امریکہ اور برطانیہ نے بھارت کو بے انتہا اسلحہ فراہم کر کے پاکستان دشمنی کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ ہم امریکہ اور برطانیہ کے اس مذموم اقدام کو قابل صد نفرین سمجھتے ہیں اور اپنی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اب خارجہ پالیسی پر نظر ثانی کی جائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے ارباب اقتدار نے ہمیشہ بڑی طاقتوں پر بھروسہ کیا ہے اور کسی بڑی طاقت کے سہارے بغیر جینا محال قرار دیا۔ حالانکہ ہمیں مذہب صرف خدا کے بھروسے پر جینا سکھاتا ہے۔ میں اپنی حکومت سے مطالبہ کروں گا کہ غیروں پر بھروسہ کر کے جو کھویا ہے اسے اللہ پر یقین کر کے دوبارہ حاصل کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت دنیا پر خطرات کے بادل منڈلا رہے ہیں۔ ہمارے پڑوس کی چھیڑ چھاڑ اور بھارت میں اسلحہ کی فراہمی نے ہمارے لئے اور زیادہ خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ لہذا پاکستان کے بچہ بچہ کو اپنی جگہ پر فوجی ٹریننگ حاصل کرنی چاہئے۔ مارشل لاء کے نفاذ سے پہلے سکندر مرزا نے سیاسی اغراض کو پورا کرنے کے لئے جماعتوں کی رضاکارانہ تنظیم اور فوجی تربیت کو ایک آرڈیننس کے ذریعہ ممنوع قرار دے دیا تھا۔ موجودہ حالات میں اس آرڈیننس کو باقی رکھنا مناسب نہیں ہے۔ آج ملک کے نوجوانوں کو فوجی× تربیت کی ضرورت ہے لہذا اس آرڈیننس کو فی الفور منسوخ کر کے فوجی تربیت کی کھلی اجازت دی جائے۔ جماعتوں کے آپس میں کتنے ہی اختلافات ہوں۔ لیکن ملکی دفاع کے لئے سب طاقتیں مجتمع ہو کر بہترین خدمت انجام دے سکتی ہیں۔ ایسے موقع پر جہاد سے جی چرانا یا عقیدہ جہاد کا انکار کرنا ملک سے غداری کے مترادف ہے۔

نوشہرہ صدر میں انصار الاسلام کا قیام

سکولوں اور کالج کے لڑکوں کی ایک دینی جماعت انصار الاسلام بنائی گئی ہے۔ جس کے عہدے دار حسب ذیل ہیں۔

سرپرست پیرزادہ محمد کاظم دیوان نائب امیر جمعیۃ

امیر۔ محمد افضل خاں صاحب

نائب امیر۔ قاضی عبد الرحمن صاحب سال اول

ناظم اعلیٰ۔ شیخ عبد الشکور صاحب اتھ رسال دوم

نائب ناظم۔ عبد الجلیل صاحب نہم بی

اس کے علاوہ کافی ممبر بن چکے ہیں۔

بستی ملکانی کلاں ضلع ڈیرہ غازیخاں میں جمعیۃ العلماء کی تشکیل

صوفی اللہ دسایا صاحب کی صدارت میں اجتماع ہوا آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے پھر مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ مولانا مولوی شبیر احمد صاحب۔

نائب امیر۔ مولانا صاحب خاں صاحب

ناظم۔ حافظ پیر بخش صاحب۔

خازن۔ عبد الحق خاں صاحب

اس موقعہ پر اجلاس نے حکومت اور ممبران اسمبلی سے مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین منسوخ کئے جائیں۔ اسلامی آئین نافذ کیا جائے اور عیسائی مشنریوں پر پابندی لگائی جائے۔

عائلی قوانین اسلام کے سراسر منافی ہیں حکومت کو عوامی جذبات و احساسات کا احترام کرنا چاہیئے

پاکستان کی خارجہ پالیسی مکمل آزاد ہونی چاہیئے

جہلم میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی پریس کانفرنس

جہلم ۱۲ نومبر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی جہلم تشریف لائے دفتر جمعیۃ علماء اسلام میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام نے حکومت پاکستان کو جہاد کشمیر کے لئے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش کی ہے۔ اس سلسلہ میں مختلف علاقے کے جانباز رضاکاروں نے اپنی خدمات پیش کرنی شروع کر دی ہیں۔ خاص کر مسعود قبیلے کے جرنیل غازی بازگل خان نے مسعود قبیلہ کی طرف سے اپنی خدمات کا اعلان کیا ہے۔ حضرت مولانا نے فرمایا کہ ہم چاہتے ہیں۔ کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی مکمل آزاد ہو اور تمام آزاد ممالک سے دوستانہ تعلقات ہوں۔ لیکن پالیسی کی ترتیب میں ہم چاہتے ہیں کہ بیرونی کسی کی مداخلت کے بغیر ذمہ دار زعمائے ملک کے مشورہ سے ہو۔ حضرت مولانا نے خطاب فرماتے ہوئے کہا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک کے استحکام اور دفاعی سرگرمیوں کے علاوہ ملک کے معاشرہ کی اصلاح کے لئے اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے اس وقت تک جدوجہد جاری رکھے گی۔ جب تک یہ نیک مقاصد جو ہر مسلمان کی زندگی کا مقصد ہے حاصل نہ ہو جائیں۔ جمعیۃ کی تنظیمی سرگرمیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم اگرچہ اخباروں میں نمایاں نہیں ہے مگر مغربی پاکستان کے تمام اضلاع میں باقی تمام جماعتوں سے زیادہ مضبوط ہے۔ آپ نے فرمایا ہم نے عائلی قوانین کی مخالفت کی تھی۔ جب کہ مارشل لاء کے زمانہ میں قانون نے آرڈی نینس کی صورت ۔۔۔ نافذ کرنے کا منصوبہ بنایا گیا تھا چنانچہ دہلی دروازہ ۔۔۔ کے ایک عظیم اجتماع میں حضرت مولانا ۔۔۔ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی صدارت ۔۔۔ حکومت کو نہایت خیر خواہانہ مشورہ دیتے ہوئے کہا گیا تھا۔ کہ ان قوانین کو نافذ کر کے اس اسلامی ملک کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا کسی طرح صحیح نہ ہوگا۔ اور نہ ہم خلاف شرع قوانین کے ماننے کے لئے کبھی تیار ہو سکتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام یقین رکھتی ہے کہ جن لوگوں نے صدر محترم کو ان قوانین کے نفاذ کے لئے مشورہ دیا۔ یا نفاذ کے بعد جن پروپیگنڈیوں اور عورتوں نے حکومت کو مبارکباد دے کر دھوکہ دینے کی کوشش کی ہے کہ عوام ان قوانین کو پسند کرتے ہیں جمعیۃ علماء اسلام نے ملک بھر میں عظیم اجتماعات میں ملک کی رائے عامہ کو ان کے خلاف پایا آپ نے پر زور الفاظ میں فرمایا۔ کہ اگر حکومت ان عوامی جذبات کا احترام نہ کرے گی۔ تو یہ محکمہ اطلاعات کی فرض ناشناسی کی ایک کھلی دلیل ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ قرآنی احکام کے خلاف قوانین کو منسوخ کرانے کے لئے کالج کے طالب علموں سے کئی گنا زیادہ مظاہرے کر سکتے ہیں۔ مگر ہماری دلی خواہش ہے کہ کروڑوں مسلمانوں کے مطالبات کو بغیر کسی انتشار و ہنگامے کے حکومت اور سنٹرل اسمبلی تسلیم کر لے۔ ملک کی رائے عامہ کہتی ہے کہ جو سنٹرل اسمبلی کا ممبر اس کے خلاف ووٹ دے گا۔ وہ آئندہ قوم کو اسلام کے نام سے ووٹ حاصل کرنے کا دھوکہ نہ دے سکے گا۔

چین اور بھارت کے جھگڑے کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مولانا نے فرمایا۔ کہ ہم اس کو ایک چپقلش سمجھتے ہیں اور ہمارا خیال ہے کہ چین جو کچھ کر رہا ہے وہ روس کے اشارے سے کر رہا ہے۔ موجودہ سیاست کے بارہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ اس وقت پاکستان، امریکہ، بھارت اور چین کی سیاست اس قدر الجھی ہوئی ہے کہ اس کا اس وقت سلجھانا صدر ایوب کا بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔

آپ نے فرمایا کہ ہم پاکستان کے دشمن نہیں ہیں۔ ہمارے روحانی پیشوا حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے۔ کہ ہم پاکستان کو اللہ تعالیٰ کی نعمت سمجھتے ہیں۔ اور اس کی مخالفت کو لعنت سمجھتے ہیں ۱۹۴۹ء میں امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رح نے مرحوم وزارت میں اپنی جماعت کو حکم دیا تھا کہ جو حکومت مسلط ہے اس کا تعاون کرو۔ لیکن مرزائیوں کی مدد نہ کرو۔

آپ نے فرمایا کہ ملک کی خیر خواہی یہ ہے کہ ایک دوسرے پر تنقید کرو۔ آپس کے اختلافات کو ختم کرو۔ یہ ملک اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتا جب تک کہ شراب نوشی، ڈانس، سینما اور فحاشی کے اڈے یہاں چل رہے ہیں۔

مختلف طبقوں کے علماء کے درمیان تفرقہ انگیزی کے بارے میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ کہ یہ حکومت کی پیدا کردہ ہے۔ اس کے بارہ میں میں نے وزیر قانون سے تذکرہ کیا جس پر وہ برہم ہوئے اور فرمایا کہ کمشنر، ڈی سی ماتحت حکام کو حکم کیوں نہیں دیتے۔ کہ علاقہ میں کوئی اشتعال انگیزی نہ ہو۔ ایک دوسرے کے بزرگوں کے خلاف کیچڑ اچھالا جاتا ہے۔ لیکن آج تک آرڈیننس جاری نہ کیا گیا۔ برخلاف اس کے عیسائی مشنریوں، مرزائیوں کے خلاف کیوں نہیں کرنے دیتے۔ سیرت اور ختم نبوت کے جلسوں کی اجازت نہیں دی جاتی۔ آپ نے فرمایا کہ بعض افسروں نے انکشاف کیا۔ کہ ہمیں عیسائیوں کے بارہ میں احکام ہیں۔ یہ کیا ظلم عظیم ہو رہا ہے۔ خلاف شرع قوانین کے بارہ میں آپ نے فرمایا۔ کہ اگر سنٹرل اسمبلی ان قوانین کو پاس بھی کر دے تو ہم ان کو قطعاً ماننے کے لئے تیار نہیں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ اگر عائلی قوانین کے سلسلہ میں حکومت کی سمجھ میں علماء کی بات نہ آتی ہو تو بھی کسی صحیح حکومت کو نو کروڑ آبادی کے پرسنل لاء میں مداخلت کو غلط سمجھتے ہیں۔ تو نو کروڑ مسلمانوں کے پرسنل لاء میں کیوں مداخلت کرتے ہیں۔

پریس کانفرنس کے بعد حضرت مولانا نے جامع مسجد گنبد والی جہلم میں ۱/۲ ۱۲ بجے دن حاضرین سے خطاب فرمایا۔ کہ تم بہترین امت ہو تمہیں اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی ہدایت کے لئے پیدا کیا ہے۔ دنیا میں نیکیوں کا حکم کرو۔ اور شرارتوں کو روکو۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہیے۔ ہم توازن کے قائل نہیں ہیں۔ ہمارا وزن ہتھیاروں سے گھٹتا بڑھتا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارا وزن اخلاق و کردار اعمال و افعال سے گھٹتا بڑھتا ہے۔ صحابہ کرام رض کے اخلاق بہت بلند تھے۔ اور ان کا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہوتا تھا۔ نہ کہ ظاہری سامان پر۔ بنا بریں وہ دنیا پر غالب ہوئے اور اسلام کا نام روشن کیا۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے اخلاق و کردار کو بلند بنائیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی نصرتیں ہمارے شامل حال ہوں۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ ہمارے صدر محترم کو توفیق دے کہ عائلی قوانین کو منسوخ کر دیں۔ یہ جلسہ نماز ظہر تک۔ بعد نماز ظہر حضرت مولانا دفتر جمعیۃ علماء اسلام ریلوے روڈ جہلم میں تشریف لائے۔ جہاں آپ نے پرچم کشائی فرمائی۔ اور نہایت بلیغ انداز میں فرمایا کہ زندہ قومیں جب جھنڈا لہراتی ہیں۔ تو اس کی بقاء و حفاظت کے لئے مرمٹتی ہیں۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے عوام کو اس طرف متوجہ کیا کہ جمعیۃ کے رضاکار بنیں جمعیۃ کو مضبوط بنائیں اور عیسائیت پرویزیت اور دیگر فتنوں کا مقابلہ کریں۔

مولانا کامل الدین صاحب کی مخلصانہ پیشکش

گرامی قدر حضرت مولانا صاحب ادام اللہ فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مؤدبانہ گذارش ہے اس فسق والحاد کے زمانہ میں کہ کفر و ضلالت کی گھٹا ٹوپ تاریکیاں سیلاب کی صورت میں امڈی چلی آرہی ہیں اور نت نئے فتنے اسلام کے خلاف اٹھ رہے ہیں اور تمرس طغیان کی بے پناہ آندھیوں نے معاشرہ کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے۔ ایسے نازک حالات اور دور پر فتن میں آپ کی اور جمعیۃ علماء اسلام کی مساعی جمیلہ دین اسلام کے لئے خصوصاً اور ملک و ملت کے لئے عموماً قابل صد تحسین ہیں۔ اور عند اللہ حصول مرضیات الٰہیہ کے عین مطابق ہیں۔ دعا ہے اللہ تبارک و تعالیٰ اس جذبہ کو اور زیادہ کرے۔ آپ کی مساعی کو مشکور فرماتے۔ آمین ثم آمین۔

اس سلسلہ میں اپنی ایک دیرینہ خواہش کے اظہار کی سعادت حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ مجھے اپنا اور جمعیۃ کا ادنیٰ خادم تصور فرمائیں۔ اور اپنی تمام تر خدمات پیش کرتا ہوں۔ والسلام

کامل الدین مدرسہ تعلیم الاسلام
شہر راولپنڈی

واہ کینٹ میں ترجمان اسلام کی ایجنسی

مکتبہ تعمیر ملت لائق علی چوک واہ کینٹ سے پرچہ گھر پہنچانے کا معقول انتظام ہے
خدام الدین، چٹان تعلیم القرآن راولپنڈی وغیرہ

مودودی فریب کی تردید میں علماء امت کا فیصلہ

آج کل فتنوں کا زمانہ ہے۔ مودودی صاحب نے حدیث کے اعتماد کو کمزور کر کے انکار حدیث اور پرویزیت کا دروازہ کھول دیا ہے۔ جب یہ کہتا ہے کہ بخاری کی سب حدیثوں کو کون صحیح کہہ سکتا ہے تو منکر حدیث کہتے ہیں کہ پھر بعض کو صحیح مان لینا کیوں ضروری ہے۔ مودودی کہتا ہے عقیدے کی بات ثابت کرنے کے لئے قرآن میں صاف صاف ذکر ہونا ضروری ہے پرویز کہتا ہے تو باقی احکام و مسائل کی خاطر ہم صرف قرآن کو کیوں کافی نہ سمجھیں۔ یہ کہتا ہے امیر احکام اسلام کو حکمت عملی کے تحت تبدیل کر سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ سارے قرآن کے معانی وہی معتبر ہونگے جو مرکز ملت کرے۔ اب الحاد کا دروازہ کھول کر اور پرویز کو حق کے زیادہ قریب لکھ کر خود مسلمانوں کی طرف سے اس کے خلاف مجاہدین کر سامنے آتا ہے۔

مسلمانوں کو اس کے فریب سے بچنا چاہئے۔ مودودیئے جا بجا یہ پروپیگنڈا کرتے ہیں کہ مودودی کی مخالفت تنہا مولانا غلام غوث کر رہے ہیں۔ ان کے لعنتی جھوٹ سے بچنے کے لئے مسلمانوں کو ہر وقت لاحول ولا قوۃ پڑھنا چاہیئے۔ ان کے خلاف پاکستان و ہندوستان کے تمام جلیل القدر علماء کے فتوے موجود ہیں وہ ان کو گمراہ سمجھتے ہیں اور ان کی اقتداء میں نماز پڑھنے نیز ان کی جماعت میں شریک ہونے سے روکتے ہیں حضرت مولانا حسین احمد مدنی رح۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائے پوری رح۔ حضرت مولانا خان محمد صاحب سجادہ نشین کندیاں شریف۔ حضرت مولانا شیخ الحدیث نصیرالدین صاحب غورغشتی ضلع کیمبلپور۔ حضرت شیخ المشائخ مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف۔ حضرت مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی رح۔ حضرت مولانا محمد صاحب خلیفہ حضرت قطب زمان مولانا رائے پوری رح میں سے اکثر کی تصنیفیں اور عبارتیں موجود ہیں اور اس پرچہ میں آپ ایک فتوٰی دیکھ رہے ہیں جو حضرت حکیم الامت تھانوی قدس سرہ کے خلیفہ اعظم شاہ عبدالغنی صاحب کے یگانہ عالم اجل جامع معقول و منقول حضرت مولانا ×

پرویز کے بارہ میں علماء کا متفقہ فیصلہ

آج کل ہر فن نے ترقی کی ہے حتٰی کہ مذہب کے بارہ میں بھی اہل باطل نے نئے نئے طریقے ایجاد کئے ہیں۔ پہلے کافر کھلم کھلا اپنے کفر کی حمایت میں بحثیں کرتے دلائل دیتے اور اپنے کفر کو صحیح ثابت کرتے۔ مگر اب انہوں نے اپنے کفر و گمراہی کو زیادہ فروغ دینے کے لئے یہ طریقہ ایجاد کیا ہے۔ کہ اپنے آپ کو اصلی مسلمان ظاہر کرو اور جو بات کہو اسلام کا نام لے کر کہو۔ کفر و ضلال کے نام سے مسلمان جلدی بدک جاتا اور پھر پاس نہیں آنے پاتا۔ مگر گمراہی کی گولی پر چینی چڑھا کر اور زہر کو تریاق کہہ کر بیچنے سے بہت سے لوگ گمراہ ہو سکیں گے۔

غلام احمد قادیانی کے فتنہ کے بعد غلام احمد پرویز کا فتنہ کم خطرناک نہیں ہے مگر الحمدللہ کہ علماء نے بروقت اپنا فرض ادا کر کے اس چشمہ کو دریا بننے سے پہلے ہی بند کرنے کا سامان کر دیا۔ مندرجہ عنوان کی ایک کتاب ہے جس میں ایک ہزار سے زائد علماء کے دستخطوں سے یہ بتایا گیا ہے کہ پرویز کے عقائد کیا ہیں اور اس کا حکم کیا ہے۔ اس کو شعبہ تصنیف مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی ۵ نے شائع کیا ہے اور یہی اس کا پتہ ہے قیمت صرف تین روپے ہے۔ یہ پرویزی کفر سے بچنے کے لئے بہترین تعویذ ہے۔ ہر مسلمان کو اپنے پاس اور اپنے گھر میں اور خاص کر علماء کو رکھنا چاہیئے۔

سیاسی چوربال۔ (بقیہ صفحہ اول)

کو ختم کرنے کے لئے مطالبہ کرتے ہیں۔ ورنہ یہی لیل و نہار رہے تو ہمارے ہر صدر ہر وزیر اور ہر خیر خواہ حکومت کو شاطران مغرب اور غداران وطن سے ہر وقت خطرہ رہے گا جرائم کے انسداد کے لئے ضروری ہے کہ مجرموں کی رعایت نہ کی جائے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ اسی ظفراللہ خاں کی خاطر لاہور کو مقتل عام بنایا گیا۔ اور قتل عام کے بعد پھر اسی کو وزارت خارجہ کی کرسی بخشی۔

× مفتی رشید احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم کراچی نے لکھا ہے۔ آپ حضرت مولانا محمد شفیع صاحب کراچی کے عظیم دارالعلوم کے شیخ الحدیث اور اونچے پایہ کے بزرگ ہیں اس پرچہ کو پڑھ کر ہر عالم اور ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ مودودیوں کی گمراہی سے ہر مسلمان کو واقف کرانے کی کوشش کرے تاکہ وہ گمراہی سے بچ سکیں۔

قادیانی امت

مرزا غلام احمد نے مبلغ ہونے کا اعلان کیا پھر مجدد ہونے کا پھر محدث ہونے کا پھر مہدی ہونے کا پھر مثیل مسیح ہونے کا اور جب یہ سب باتیں اس کے مریدوں نے مان لیں تو پھر مسیح موعود ہونے کا دعوٰی کر ڈالا اور اس کے اثبات کے لئے اس کو بڑی محنت کرنی پڑی۔ محنت کی ضرورت اس لئے پڑی کہ جس مسیح کے آنے کا ذکر ہمارے رسول کا ئنات علیہ السلام نے کیا تھا۔ اس کو مریم کا بیٹا فرمایا گیا تھا اور مرزا کی والدہ کا نام چراغ بی بی تھا۔ اس لئے مریم کا بیٹا بننے میں مرزا جی کو بڑی مشکلات پیش آئیں۔ آدمی پڑھا لکھا تھا۔ سلطان القلم کہلاتا تھا۔ آخر اس کا علاج ڈھونڈ نکالا۔ مرزا جی نے لکھا ہے کہ مجھے پہلے مریمیت کے مقام پر رکھا گیا۔ وہاں سے پھر میں عیسویت کے مقام پر آیا۔ اس طرح میں عیسیٰ ابن مریم ہو گیا۔ آگے غاصی قادیل ہے اور مشکلات بھی مرزا جی کو پیش آئیں۔ اس لئے کہ آنے والے مسیح ابن مریم کا حدیثوں میں مقام نزول دمشق بتایا گیا ہے اور ایک مینار پر ان کے اترنے کا ذکر ہے۔ ایک سلطان القلم کے لئے یہ کام بھی اتنا دشوار نہ تھا۔ چنانچہ انہوں نے یہ کہہ کر اپنے مریدوں کی تسلی کر دی کہ دمشق کا معنی قادیان ہے۔ اور مینارہ۔ چلو اب بنا ڈالو۔ اترنے سے پہلے ہو کہ بعد ایک ہی بات ہے۔ ماننے والوں نے مان لیا۔

آج کل کا سلطان القلم مودودی ہے اس کو نورالدین کی بجائے نصراللہ خاں مل گئے ہیں۔ جو چاہیں علماء امت کے خلاف اپنے مریدوں کو منوالیں۔

بلکہ قوم کے سر پر بٹھا دیا گیا۔ اور آج بھی وہ پاکستان کے نام سے گلچھرے اڑا رہا ہے کیا اس سے یہ تاثر نہیں پیدا ہو سکتا کہ مستقل عزت و اقتدار کا طریقہ اختیار کرنے کا آلہ کار بننے میں ہے

عیسائی فتنہ

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تھے یا خدا کے بیٹے تھے یا پھر باپ بیٹا اور روح القدس مل کر خدا بنے تھے۔ وہ خدا تعالیٰ کو مفرد بھی مانتے ہیں اور مرکب بھی۔ ایک بھی کہتے ہیں اور تین بھی۔ ایک میں تین اور تین میں ایک جب ہم کہتے ہیں کہ ہمیں ذرا یہ منطق سمجھاؤ تو کہتے ہیں عیسائی بننے سے پہلے یہ بات سمجھ میں نہیں آسکتی۔

وہ کہتے ہیں یہودیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑوا دیا اور سولی پر چڑھا دیا۔ وہ سولی پر چڑھ کر فریادیں کرنے لگے کہ ایلی ایلی لما سبقتنی (اے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) کتنے عاجزی کے الفاظ ہیں۔ ہم مسلمان تو اس بات کو مان ہی نہیں سکتے کہ کوئی پیغمبر ایسا کہے۔ مگر عیسائیوں سے سوال ہے کہ اگر وہ خدا تھے تو پھر دوسرے کس خدا کو بلا رہے تھے اگر خدا کے بیٹے تھے تو کیسے ان پر لوگ غالب آگئے۔ اگر لوگ غالب نہیں آئے اور خود انھوں نے خوشی خوشی مخلوق کے گناہوں کا کفارہ ہونے کے لئے اپنے کو سولی کے لئے پیش کیا تو پھر یہ فریادیں کیوں کی۔ اور اگر واقعی اس نے اپنے کو مخلوق کے گناہوں کے کفارے کے لئے پیش کیا تو یہ کیا پیش کرنا تھا۔ کہ حواریوں سمیت چھپ گئے اور جاسوسی کے ذریعہ گرفتار ہوتے پھر۔ چھپنا اور بچنا تو کہلا سکتا ہے۔ مگر پیش کرنا اس کو نہیں کہہ سکتے۔ سچ پوچھو تو عیسائیوں کے مذہب میں حقیقت کا کوئی ذرہ بھر حصہ بھی نہیں ہے صرف سیاست اور جاسوسی کے مقاصد کی تکمیل ہے جو لوگ نہیں چاہتے انہوں نے ان کو اپنے ملک میں بند کر دیا ہے۔ خدا تعالیٰ کرے کہ عیسائیت کے پروپیگنڈے کی لعنت سارے ملک سے ہی ختم ہو جائے۔

ناظر خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

العلماء ورثة الانبياء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ٹیلیفون نمبر ۲۷۱۵۹

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جلد ۵ ○ جمعہ ۶ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ مطابق ۷ ستمبر سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۳۶

...ی دو چار ہیں ساقی

...رے زمانہ میں بھی اہل حق باحیا۔ باکمال
...زت اصحاب کی کمی نہیں ہے۔ پچھلے
...ضلع سکھر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ
...ں جمعیۃ سے عوام نے کہا کہ ملک میں
...نہیں رہا۔ بارش نہیں ہوئی۔ فصلوں
...نے تباہ کر دیا۔ آپ حضرات دعا کریں
...ہو جاوے ورنہ قحط کی صورت رونما
...نا فتح محمد صاحب پیش امام جامع مسجد نے
...کے بعد الحاج مولانا محمد انور صاحب جتوئی۔
...اسلام مغربی پاکستان نے ذرہ نوازی
...بادل آئے اور چھا جانے لگے۔ دیکھتے
...طرف بادل ہی بادل تھے۔ خوب بارش
...نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

...کا حکم | اسی طرح اس دور آزادی و بے حیائی میں جب کہ بہر جا
...کو ڈھلا بنا کر ساتھ پھراتا اور مصنوعی انگریز...
...ے مراکش کے بادشاہ حسن ثانی نے
...حکم دیا ہے کہ وہ ان کی بیوی کا فوٹو حاصل
...نہ کریں۔ حقیقت یہ ہے کہ گناہ عام
...ہ ثواب نہیں ہو جاتا۔ بلکہ گناہ ہی رہتا
...گناہ نہ سمجھنے والے افراد کا ایمان خطرے
...ہے۔ اس کا فلسفہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے
...بات کو گناہ بتاتا ہے پھر ایک شخص اس کو
...ہے۔ اگر کوئی شخص اس کو گناہ نہیں قرار دیتا
...گویا کہ وہ پیغمبر کی تکذیب کرتا اور اس کی

الخبیثٰتُ لِلخَبِیثِین

سنا ہے کہ بے پردہ اور آزاد عورتوں نے عائلی قوانین کو منظور کرانے کے لئے اب اپنے پیر و مرشد غلام احمد پرویز کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ یہ گٹھ جوڑ نیا نہیں ہے۔ ہم پہلے سے جانتے ہیں کہ منکرین حدیث اپنا دھرم ملک میں رائج کرنا چاہتے ہیں۔ مگر ان کو حوصلہ نہ ہوتا تھا۔ اب ان کو جرأت ہوئی اور موقعہ ملا۔ چنانچہ ان ملحدوں نے علماء کرام کے خلاف خوب کیچڑ اچھالا۔ دل کے پھپھولے توڑے۔ اور حکومت کو مبارکباد دیں۔ اگر خبیث عقائد والوں کا سمجھوتہ خبیث نظریات اور خبیث رجحانات کی مکشوفات سے ہو جائے تو کیا تعجب ہے۔ مگر ایک بات ضرور ہے کہ اس گٹھ جوڑ سے یہ پتہ لگتا ہے کہ منکرین حدیث کی انتہائی کوشش ہے کہ وہ حکومت کو اپنا ہم خیال بنائیں ہم محترم صدر پاکستان اور ارکان سنٹرل اسمبلی سے عرض کرتے ہیں کہ خدا را آپ ملک کو یہ تصور نہ دیں کہ ہماری حکومت یا نمائندوں نے پرویز کا مذہب قبول کر لیا۔ جس پر تمام علماء کرام نے متفقہ طور پر کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

"بہرحال ابھی دنیا میں اللہ والوں کی کمی نہیں ہے۔ ابھی لاکھوں افراد ایسے موجود ہیں جو پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمانوں کی اسی طرح قدر اور تصدیق کرتے ہیں۔ جیسے پہلے تھا۔ الحمد للہ تعالیٰ۔

حکومت مغربی پاکستان کی

غلط کفایت شعاری

سنٹرل اسمبلی کے ارکان کو پہلے ہی دن سے فسٹ کلاس کے ریلوے پاس مل گئے۔ ہوائی جہاز میں بھی ان کو مفت سفر کرنے کی سہولت دی گئی۔ اور بحری جہاز کے لئے اجازت مل گئی۔ جب یہ سوال مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی میں آیا تو وقتی طور پر سفر کرنے کی صورت میں ان کے لئے ریلوے کا ڈیوڑھا کرایہ منظور کیا گیا۔ محترم وزیر قانون سے کہا بھی گیا کہ ارکان اسمبلی بھی قوم کے نمائندے اور رعایتوں کے حقدار ہیں۔ مگر حکومت نے اس سلسلہ میں کفایت شعاری ہی کو شعار بنایا اور فراخدلی اور فراخ حوصلگی کا ثبوت نہ دیا۔ اس کے بعد جب مشرقی پاکستان کے ارکان اسمبلی کے لئے مرکزی ممبروں کی طرح سہولتیں تجویز کی گئیں۔ تو ہمارے مغربی پاکستان اسمبلی کے معزز سپیکر جناب مبین الحق صاحب نے اس کو محسوس فرمایا جو حقیقی معنوں میں خوش مدے سے متنفر اور اسمبلی کے نمائندہ کی حیثیت سے نہایت عمدگی سے خدمات انجام دیتے اور تمام معاملات پر کنٹرول کرتے ہیں۔ چنانچہ انھوں مغربی پاکستان کے ریلوے منسٹر کو ان مراعات کے لئے متوجہ کیا۔ معلوم نہیں کہ منسٹر صاحب موصوف محترم سپیکر صاحب کی تحریک کو قبول کر لیں گے یا محترم گورنر صاحب کے حکم کا انتظار کریں گے؟

عائلی قوانین منسوخ کیا جائے

حضرت مولانا مفتی سرحد علامہ عبدالقیوم صاحب پوپلزئی نے نماز جمعہ سے قبل تقریر فرمائی۔

مسلمان بچوں کی تربیت

از حضرت مولینا محمد ظہیر الدین صاحب
(قسط ۱۷)

اولاد کے غم کا والدین پر اثر

ایک دفعہ معلوم ہوا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ابوجہل کی لڑکی سے نکاح کرنے والے ہیں اور اس سے پہلے حضرت فاطمہ سے ان کی شادی ہو چکی تھی ۔ حضرت فاطمہ نے حاضر خدمت ہو کر صورت واقعہ کی اطلاع دی تو پدری محبت جوش میں آگیا اور بر سر منبر فرمانے لگے :۔

" بلا شبہ نہیں حلال کو حرام کرتا اور نہ حرام کو حلال لیکن خدا کی قسم اتنی بات یقینی ہے کہ رسول اللہ اور عدو اللہ کی بیٹی ایک گھر میں جمع نہیں ہو سکتیں ۔

(مرقاۃ ص۹۳ ج۵)

اس سے معلوم ہوا کہ والدین کی محبت اولاد کے لئے مطلوب ہے اور جس سے اولاد کو آرام و آسائش ہو والدین کا فریضہ ہے کہ جائز حدود میں رہ کر اس کی امداد کریں اور اس کی لئے سکون قلب کا سامان کریں ۔

ایک دفعہ حضرت عائشہؓ سے حضرت جمیع بن عمیرؓ نے پوچھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ کسے پیار کرتے تھے ؟ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالے عنہا نے فرمایا کہ آپ حضرت فاطمہؓ کو پیار کرتے تھے ۔ یہی والہانہ محبت تھی جن کا سولہ یا اٹھارہ مہینے کی عمر میں انتقال ہوگیا ۔ حضرت انس رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک دن آپ کے ساتھ ابوسیف لوہار کے یہاں آئے جہاں آپ کے بچے ابراہیم مدت رضاعت گذار رہے تھے ۔ جب صاحبزادہ لایا گیا تو اسے پیار لے لیا ۔ پیشانی کو بوسہ دیا ۔ ناک اور گال کو چوما اور اس طرح اپنی بے پناہ محبت کا اظہار فرمایا ۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں :۔

" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابراہیم کو لیا پھر بوسہ دیا ۔ چوما ، اور پیار کیا " ۔

بچہ کی موت کا اثر آنحضرت پر

ہے کہ آخری مرتبہ اس وقت آپ اپنے صاحبزادہ کو دیکھنے ان کی رضاعی ماں کے گھر پہنچے ، جب صاحبزادہ دم توڑ رہا تھا ۔ اور آخری ہچکی لے رہا تھا ۔ یہ منظر ایسا تھا کہ قلب متاثر ہوئے بغیر نہ رہا ۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے ۔ حضرت عبدالرحمٰن ابن عوفؓ بھی اس وقت موجود تھے ۔ انھوں نے آپ کی یہ حالت دیکھ کر پوچھا یا رسول اللہ ! آپ کا بھی یہ حال ہے کہ دل پر قابو نہیں رہا ۔ آپ نے فرمایا یہ اثر رحمت ہے اور والدین کو اپنی اولاد سے جو خونی رشتہ ہوتا ہے اس کا یہ قدرتی نتیجہ ہے ، خدانخواستہ قلت صبر نہیں ہے ، پھر ارشاد فرمایا :۔

" بلاشبہ آنکھیں اشکبار ہیں اور دل غم زدہ اور ہم وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے اور یقیناً میں اے ابراہیم تیری جدائی سے بے تاب ہوں "

(متفق علیہ ایضاً)

اولاد سے تاثر

ملا علی قاری لکھتے ہیں :۔

اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ جو اولاد کی موت پر غم زدہ نہیں ہوتا تو یہ اس کے دل کی دل کی سختی کا نتیجہ ہوتا ہے اور اگر کسی کی آنکھیں اشک بار نہیں ہوتیں تو یہ اس میں جذبہ محبت کی کمی کا نتیجہ ہے اس لئے کہ انصاف یہ ہے کہ ہر حق دار کا حق ادا کیا جائے ۔ (مرقاۃ)

مجھے تو صرف یہ ثابت کرنا ہے کہ والدین کو اپنی اولاد سے محبت ضرور ہونی چاہیئے وہ انسان نہیں ہے جسے اپنی اولاد تک سے انس و محبت نہ ہو ، یہ ایک فطری جذبہ ہے جو شریعت کی نظر میں بھی محمود ہے اور یہی وجہ ہے کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولاد سے بے پناہ محبت تھی اور آپ کی اس سیرت میں پوری امت کے لئے درس محبت ہے ۔ (باقی آئندہ)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے
ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

مسلمان بیوی

از حضرت مولینا محمد ادریس صاحب انصاری
(قسط ۱۴)

رہیں بڑی نند بجلی پسند وہ ماں سے بھی کئی ہاتھ بڑھی ہوئی تھیں کبھی انھوں نے بھاوج سے سیدھے منہ بات بھی نہ کی اور ان کا بات نہ کرنا ہی اچھا تھا ۔ ان کو رات دن سسرال کی شکایت اور میاں کا دکھڑا رونے سے کب فرصت جو بھاوج سے مٹ بھیڑ کرتیں ہاں دور ہی دور سے آوازے توازے کستی رہتی تھیں ۔ دوسروں پر ڈھال کر باتیں بناتی رہتی تھیں اور ایسی کہی مار دیتی تھیں ، توبہ توبہ میں نے یہ بات کب کہی سان کا تو ذکر نہ فکر ، وہ بات تو فلاں کی تھی اور بوا زبردستی اپنے پر کوئی ڈھال لے تو اس کا کیا علاج نکٹے کے سامنے ناک کھجائی ۔ اس نے کہا مجھ کو ہی چڑا دیا ۔ کیا خوب اس کے معنی یہ ہیں کہ ان کے سامنے کوئی بات بھی نہ کرے گا اپنا منہ سی لیں ، اے بوا جب الگ گھر کر کے بیٹھو گی جب ایسی باتیں کرنا ۔ یہ گھر کوئی تمہارا نہیں ہے میری ماں کا ہے "

عزیزہ نند کی یہ سب باتیں برداشت کرتی ایک کان سنتی دوسرے کان اڑا دیتی ، وہ جانتی تھی کہ بھلوں کے ساتھ کرنا کمال نہیں بلکہ بروں کے ساتھ بھلائی کرنا کمال ہے ۔ وہ جانتی تھی کہ پروردگار عالم نے اپنے بندوں کی صفات میں ایک یہ صفت بھی بتائی ہے :۔

جب وہ لغو بات سنتے ہیں تو اس سے اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارا کیا ہمارے ساتھ تمہارا کیا تمہارے ساتھ تم کو سلام ہے ہم نادانوں سے نہیں الجھتے ۔

حدیث میں آیا ہے جو کسی کی بری بات سن کر صبر کر لے اور اس کا جواب نہ دے ملائکہ فرشتے اس کے بدلہ میں جواب دیتے ہیں اور اللہ تعالے صبر کرنے والے کو پسند فرماتے ہیں اور اس کے درجات بلند فرماتے ہیں ۔

غرض عزیزہ ان کی باتیں سن کر کوئی جواب نہ دیتی اور سمجھتی کہ جواب دینے میں بات بڑھے گی فائدہ کچھ نہ ہوگا ۔ اور جواب نہ دینے میں فائدہ ہی فائدہ ہے ۔

رہی منجھلی نند وہ بھی گھنی مسی اور جھنتی اور بریتی اتنی ہی نسبے تم ۔ [illegible]

لیکن عزیزہ ان کے [illegible] واقف ہو گئی تھی وہ ان [illegible] ان کی نہ دینی تھی کہ اور نے [illegible] مگر دور ہی دور سے [illegible] مگر عزیزہ اپنے حسن اخلاق [illegible] برداشت کرتی تھی اور [illegible] لیتی کہ نادانوں کے [illegible] حماقت ہے ۔ ناپاک [illegible] دور نہیں ہوتی بلکہ پاک [illegible] دور ہوتی ہے ۔ [illegible] دفعہ کرو ۔ بداخلاقی کو اخلاق [illegible] کرو " حضور نبی کریم [illegible] نے فرمایا :

تم میں سے بہادر و [illegible] جو بہت زیادہ [illegible] بلکہ بہادر وہ ہے جو [illegible] غصہ کو دبا لے ۔

دوسری جگہ ہے جو اپنے [illegible] بات برداشت کرے [illegible] رہ گئی چھوٹی نند ، چونکہ [illegible] نے شروع ہی سے گانٹھ [illegible] بھاوج کی طرف تھی ۔

مستقل خریدار اور ممبر

جو حضرات براہ راست [illegible] میں سالانہ یا ششماہی چندہ بھیج [illegible] ہیں وہ مستقل خریدار کہلاتے ہیں ۔ [illegible] چندہ ختم ہو جاتا ہے تو ان کے [illegible] چٹ پر اس طرح (X) کا [illegible] نشان لگا دیا جاتا ہے ۔ تاکہ وہ [illegible] خریداری کے لئے چندہ بھیج دیں یا [illegible] ہم وی ۔ پی کر دیں ۔ اور اگر کوئی صاحب [illegible] جاری نہیں رکھنا چاہتے تو بذریعہ [illegible] ہم کو بند کر دیا جائے ۔ اگر آپ [illegible] تو صرف ۲ آنے فیس منی آرڈر [illegible] ورنہ ہمارے بھیجنے پر ۸ آنے وی پی [illegible] کے زیادہ لگیں گے ۔ ترجمان اسلام [illegible] چھ روپے ہے اگر وی پی منگوائے [illegible] ساڑھے چھ روپے کی وی پی [illegible] اسی طرح ششماہی چندہ [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۷ ستمبر ۱۹۶۲ء

ملک میں بے مقصد پارٹی بازی

اس میں
...لا سے پہلے کسی کو کلام
...سے پہلے ملک کے اندر بلکہ ملکی پارلیمنٹ کے
...جنگ زرگری انتہاء کو پہنچ
...کی معاشی بربادی اور قانونی
...سے عوام تنگ آ چکے تھے۔
...ار خطرے میں تھا۔ پاکستانی
...بر جلے ایک دوسرے کے
...تھے جن سے یہ معلوم ہورہا
...دنیا کے تمام مقاصد سمٹ کر
...تدار اور کرسی وزارت میں
...ان میں سے پاکستان دنیا کی نظروں
...تھا ہر شخص کی زبان پر یہی سوال تھا کہ
...ا۔ ناگاہ ملک میں فوجی انقلاب آگیا
...ائیاں ختم ہو گئیں۔
...کومت نے کتنے اچھے کام
...غلطیاں کیں۔ اس سے
...لے یہ ماننا پڑتا ہے کہ فوجی حکام
...نے جب بھی میٹنگ کی یا
...جوڑے تو ملک کے کسی نہ
...لے لئے۔
...لم مرتب کی تو ملک کے فائدے

...ش منظر کیا تو ملک کی اصلاح

...اس سلسلہ میں ان سے بیسیوں
...یں لیکن وہ جنگ زرگری باقی
...ی وزارتوں میں تھی۔ وہ کرسی
...لئے نہیں سوچ رہے تھے
...مضبوط قبضہ تھا ان کی سوچ و
...دوستی یا قومی مفاد کے لئے
...ی نقطہ نظر سے ان سے بڑی
...ہوئیں مگر اب تک انھوں
...برا اڑے رہنے کے عزم کا
...بار ملکی معاملات میں ان
...ی طرف ایک ہوئی کہ انھوں
...بناؤں یا محقق علما اور زہد
...بجائے اپنے گرد بعض ایسے

کے آلۂ کار یا فرقہ پرست یا وکیل تھے پھر غلطیوں کا ہونا لازم تھا مگر باوجود اس کے حکومت تماشہ گاہ نہ تھی اور نہ ہی وزارت بچوں کا کھلونا تھی۔

مارشل لاء کے خاتمہ کے بعد

بعض اخباروں نے شور مچایا کہ نمائندہ حکومت ہونی چاہیے۔ جمہوریت کا احیاء لازم ہے۔ ڈکٹیٹر شپ ختم کرو۔ مارشل لا اٹھاؤ۔ چونکہ اہلکاروں اور دفتری حکام و عمال سے قوم تنگ تھی اس لئے یہ آوازیں سب کو بھلی معلوم ہوئیں۔ حکومت بھی متاثر ہوئی۔ آخرکار اُس نے انتخابات کرتے اور اسمبلیاں بنا ڈالیں۔ ان کو اور موقعہ ملا اور انھوں نے سیاسی جماعتوں سے پابندیاں اٹھانے کے لئے شور مچایا۔ حکومت نے یہ بات بھی مان لی۔ اس کے بعد کیا ہوا وہ آپ کے سامنے ہے۔ سرکاری کاموں میں جو سکون تھا وہ بھی ضائع ہو گیا۔ اسمبلی کے اندر اور باہر ہنگامے شروع ہو گئے۔ لیگ کونسل اور لیگ کنونشن کے جھگڑے کھڑے ہو گئے۔ عوامی لیگ اور نظام اسلام پارٹی کے نعرے بھی بلند ہو گیا۔ مودودیے بھی پانچ سوار دہلی سے آتے تھے ان کے پیر و مرشد نے بھی اعلانات داغے ان کو گروہ بندی اور وعدہ لا شریک قسم کی گروہ بندی مرض کی حد تک بڑھا ہوا ہے۔ بہرحال ہر وہ شخص جس نے کسی وقت بھی کسی پارٹی اور خاص کر مسلم لیگ میں کام کیا ہے وہ پریشان اور سرگرداں ہے۔ یہ کوئی نہیں بتاتا کہ وہ چاہتا کیا ہے مگر اندر کی بات جاہ طلبی اور اقتدار پرستی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس سے محفوظ رکھے۔ ان سب میں اعجوبہ بات مودودی اور نظام اسلام پارٹی کی ہے۔

مودودی کا فریب

مودودی آج کل اپنی تقریروں میں نئے اسلام کے حامیوں کو کوستا رہتا

مخلوط سوسائٹی میں زنا۔ چوری اور قذف کی شرعی سزاؤں کو ظلم لکھتے ہیں۔ بیوی کو خاوند پسند نہ ہو تو اس کو طلاق حاصل کرنے کا اختیار دیتے ہیں۔ سجدۂ تلاوت بے وضو جائز لکھتے ہیں۔ رمضان میں عین طلوع فجر کے وقت کھانے پینے کی اجازت دے کر لوگوں کے روزے تباہ کرتے ہیں۔

شیعوں کی طرح متعہ کو ضرورت کے وقت جائز بتاتے ہیں جس کو اہل سنت زنا کہتے ہیں۔ تقلید اور آئمہ کرام کی پیروی کو گناہ سے بڑھ کر قرار دیتے ہیں۔ آیت بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیْهِ سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر رفع نہیں مانتے دجال کے بارہ میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو قیاسات لکھتے اور خلاف واقع بتاتے ہیں۔ ڈاڑھی کی مقدار مٹھی بھر کو بدعت کہتے اور پھر اس بدعت کی آبیاری اپنے عمل سے کرتے ہیں۔ ڈاڑھی کو خشختی کرنا اور سر کے بال انگریزی فیشن کے مطابق بنانا جائز قرار دیتا ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاک پیغمبروں پر تنقید کرتے اور مجتہدین و مجددین کی خامیاں بتلاتے رہتے ہیں۔

چودھری محمد علی کی پارٹی

رہ گئے چودھری محمد علی صاحب سابق وزیر اعظم پاکستان انھوں نے نظام اسلام پارٹی کا ڈھونگ کھڑا کیا ہے۔ حالانکہ اپنی وزارت کے زمانہ میں انھوں نے ایک آئین مرتب کیا جس میں بنیادی حقوق کے بہانہ ہر شخص کو کافر، عیسائی اور مرزائی بننے کی کی اجازت دی اور ان امور کی تبلیغ کے لئے ان کا حق بھی تسلیم کیا اس نے کافر کو اسی طرح قاضی بننے کی اجازت دی جس طرح مسلمان کو اجازت ہے۔ غیر مسلموں کو وزارت وغیرہ کی اجازت دی۔ غرضیکہ اس آئین میں اسلام کے خلاف تبلیغ کفر کی کھلی چھٹی دی گئی ہے۔ اب یہ بھی لنگوٹ کس کر وزارتی گروپ میں شمولیت کا شوق رکھتا یا اپوزیشن لیڈر بن کر اقتدار پر ضرب لگانے کا خواہشمند ہے

گندی پارٹی بازی

اب جب کہ ہمارے ملک میں نہ انگریز ہے نہ ہندو۔ یہ لیڈر آپس میں

نہ تو ان کو دنیوی مفاد مل سکتا ہے نہ دینی۔ یہ صرف کرسی کی جنگ ہے اور گندی پارٹی بازی ہے۔ جس کے ساتھ کسی صحیح مقصد کا تعلق نہیں ہے۔ ہمارے اس ملک میں تو اب ایک اور صرف ایک ہی صحیح مقصد قرار دیا جاسکتا ہے۔ اور وہ ہے احیاء اسلام اور حفاظت دین کا کام۔ ہم دین اسلام کی مدد کریں گے تو اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائیں گے۔ (اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ یَنْصُرْكُمْ) قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُكِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

اور یہ بھی حقیقت ہے کہ جب تک ہم اسلامی اخلاق و تعلیمات کو نہ اپنائیں گے دنیا میں بھی دھکے کھاتے رہیں گے اور آخرت بھی برباد ہو گی۔

یہ پارٹی بازی صرف پاکستان میں نہیں ہے۔ یہ ترکی سلطنت میں بھی ہے جہاں اسی وجہ سے چالیس سال سے مستحکم حکومت نہیں بن رہی۔ یہ پارٹی بازی اردن اور سعودی عرب میں بھی ہے جنھوں نے آپس میں سیاسی تجارتی اور اقتصادی معاہدہ کر کے گویا مصر کے صدر ناصر کے خلاف محاذ بنایا ہے۔ چونکہ یہ دونوں ملک امریکہ کے دوست اور خیر خواہ ہیں۔ اس لئے بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ اتحاد امریکی مفاد کی خاطر ہے یا امریکی سیاست کے تقاضوں کا نتیجہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام خود غرضیوں اور لعنتی پارٹی بازیوں سے ہم سب کو پاک فرمائے اور توفیق بخشے کہ ہم جو کچھ کریں اس کے احکام کی تعمیل اور اسی کی رضا جوئی کے لئے ہو۔

آمین یارب العالمین

جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر کی تبدیلی

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا دفتر ریل بازار سے تبدیل ہو کر زمیندار ہوٹل بلاک ۱۲ متصل جامع مسجد بلاک ۱۲ کے اوپر چوبارہ پر منتقل ہو گیا ہے اس لئے خط و کتابت ریل بازار کی بجائے بلاک ۱۲ پر کی جائے۔ (محمد صادق دفتر جمعیۃ علماء)

بدل اشتراک

سالانہ
پانچ روپے

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیاں

ہم قانون کے اندر رہ کر ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کیلئے جدوجہد جاری رکھیں گے

پاکستان میں لوگ کمیونزم کی مخالفت اسلام کی خاطر نہیں امریکہ کی خاطر کرتے ہیں

خان عبد الغفار خاں اور تمام سیاسی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ

نوشہرہ ۲۴ اگست۔ آغا جامع مسجد نوشہرہ چھاؤنی میں صوبائی اسمبلی کے ممبر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے تقریر کرتے ہوئے اعلان فرمایا کہ ہم ملک میں اسلامی قوانین کے لئے ہر ممکن جدوجہد کریں گے۔ ہمارا ملک چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرا ہوا ہے اور ملک کے اندر بھی مشکلات کا سامنا ہے۔ اس لئے ہم کوئی ایسا قدم نہیں اٹھائیں گے جس سے حکومت پریشان ہو بلکہ ہم قانون کے اندر رہ کر ملک میں اسلامی نظام رائج کرنے کی کوشش کریں گے۔ انھوں نے مرکزی اسمبلی کے ممبروں سے اپیل کی کہ وہ اس قانون کا ڈٹ کر مقابلہ کریں ورنہ وہ قوم کا اقتدار کھو دیں گے مولانا صاحب نے کہا کہ مرکزی پارلیمانی سیکرٹری میاں جمال شاہ صاحب جو کاکا صاحب کے نواسہ ہیں، ہم پوری طرح توقع رکھتے ہیں کہ وہ پارلیمنٹ میں غیر اسلامی قانون کے خلاف آواز اٹھائیں گے۔

امیر جمعیت علماء اسلام مولانا سید گل بادشاہ نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر ملک میں شرعی نظام رائج نہ ہوا تو پاکستان کی آزادی خطرے میں پڑ جائے گی ملک کے ۹ کروڑ عوام اسلامی نظام چاہتے ہیں اور اگر حکومت کی رائے کے بارے میں شبہ ہو تو ریفرنڈم کرکے دیکھ لینا چاہئے۔ جلسہ کے بعد مولانا غلام غوث ہزاروی نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا اور اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب دئے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ مرتضیٰ احمد خاں میکش نے جماعت اسلامی کو امریکہ سے روپیہ لینے والی جماعت قرار دیا تھا۔ انھوں نے کہا کہ حال ہی میں بہاولپور میں مولانا مودودی کی صدارت میں ایک جلسہ ہوا تھا۔ جس میں صدر ناصر پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا تھا۔ اس کام کو ہم امریکہ کے حق میں سمجھتے ہیں۔ انھوں نے یہ بھی بتایا کہ الجمہوریہ کے ایڈیٹر کو امریکی سفیروں نے جو زرکثیر پیش کیا تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ہمارے ملک میں بہت سے لوگ کیمونزم کی مخالفت اسلام کی خاطر نہیں بلکہ امریکہ کی خاطر کرتے ہیں۔ مولانا صاحب نے تمام سیاسی قیدیوں معہ خان عبد الغفار کی رہائی کا مطالبہ کیا اور سہروردی کی رہائی پر حکومت کا مستحسن اقدام قرار دیا۔ انھوں نے مسٹر سہروردی کو مشورہ دیا کہ مسلم لیگ کے موجودہ جھمیلے سے

اور سکولوں میں موسیقی اور ناچ گانوں پر مکمل پابندی عاید کر دینی چاہئے مولانا غلام غوث صاحب نے مسٹر منظور قادر سے بھی پوچھا ہے کہ کیا آپ عائلی قوانین کو صحیح سمجھتے ہیں اور کیا آپ نے قرآن پاک کو حضور کی تصنیف بتایا ہے یا نہیں۔ مولانا صاحب نے جمعیت علماء اسلام کی تمام شاخوں سے اپیل کی ہے کہ وہ مرکزی جمعیت کی مالی امداد کریں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ مرکزی اسمبلی کے ممبر مولانا مفتی محمود اور موتمر اسلامی کے ممبر مولانا سید محمد یوسف بنوری ۱۵ ستمبر کے بعد جمعیت کی تنظیم کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے بعد میں جمعیت کے دفتر کا افتتاح کیا گیا

بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

۵ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ۔ جمعیۃ علماء اسلام کا عام جلسہ ہوگا جس میں رات کے اجلاس کے لئے ناظم اعلیٰ مرکزیہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم۔ پی۔ اے اور دن کے اجلاس کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پاکستان اسمبلی بھی شرکت فرمائیں گے امید ہے کہ تمام علماء کرام اور عوام تعاون اور شرکت فرما کر ممنون کریں گے۔

کوٹ اڈو میں جلسہ

مورخہ ۷ ستمبر بروز جمعہ

مجاہد ملت شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی و حضرت العلامہ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کوٹ اڈو میں

ٹل میں امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی تشریف آوری

سیرت اور جمعیت علماء اسلام کے اجتماعات

۱۳ اگست کو حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ٹل تشریف لے آئے مسلمانان ٹل۔ علماء کرام۔ دار العلوم ٹل ضلع کوہاٹ کے اساتذہ۔ طلبہ نے استقبال کیا۔ واضح رہے کہ ٹل میں جمعیۃ علماء اسلام کی بہت زیادہ مقبولیت ہے۔ ٹل میں سینکڑوں کی تعداد میں جمعیۃ علماء اسلام فارم میں پر کئے گئے ہیں۔ بازار ٹل میں سینکڑوں کے تعداد میں جمعیۃ علماء اسلام فارم میں پر کئے گئے ہیں۔ بازار ٹل میں ایک شاندار بالا خانہ میں جمعیۃ علماء اسلام ٹل کا دفتر قائم ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام ٹل کے امیر مولانا محمد قاسم صاحب فاضل دیوبند نائب امیر مولانا حبیب گل صاحب ناظم اعلیٰ ملک عبد القادر خاں۔ ناظم حاجی جنت امیر ہیں۔

مولانا عبد العزیز صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مردان۔ مولوی حمد اللہ جان ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور بھی امیر محترم کے معیت میں تشریف لائے تھے۔

تین اجلاس سیرت کے ہوئے جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب شیخ الحدیث دار العلوم نے خطاب فرمائے۔

عنقریب ٹل میں جمعیۃ علماء اسلام کے ایک طرف ایک عظیم الشان کانفرنس ہونے والا ہے۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ صاحب، حضرت مولانا غلام غوث صاحب، مفتی سرحد مولانا عبد القیوم صاحب، مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ شریک ہوں گے۔ (حاجی جنت پیر ناظم جمعیۃ علماء اسلام ٹل)

لیاقت پور میں جمعیۃ علماء اسلام

آج مورخہ ۱۸ اگست ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ بعد نماز ظہر زیر صدارت مولانا محمد حبیب اللہ صاحب صدر انجمن اصلاح القوم اور ذریعہ دعوت و جماعت غرباء اہل حدیث و جماعت غرباء اہل حدیث پاکستان اجلاس منعقد ہوا جس

صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیاقت پور کو تحصیل لیاقت پور کی علماء کا صدر منتخب کیا گیا اور دیگر کو مولانا صاحب خود نامزد کر لیں اجلاس ہذا میں کافی تعداد میں شہری اور علاقہ ھذا کے بیشتر علماء نے شرکت فرمائی۔ محمد حیات ناظم مدرسہ عربیہ لیاقت پور ضلع رحیم خاں قاں۔

مبلغ جمعیت علماء اسلام

مولانا مختار احمد صاحب

مبلغ جمعیت علماء اسلام نے نزدیکی دیہاتیوں میں دورہ کیا اور جمعیت کی اتوار ۱۲ اگست کو مولانا موصوف کالا گوجراں میں تقریر فرمائی جس میں جمعیت کے اغراض و مقاصد کے علاوہ عقائد کی تاریخ حریت دہرائی اور جمعیت کی تشکیل کے سلسلہ میں انتخاب کرایا۔ سوموار ۱۳ اگست کو مولانا مختار احمد صاحب نے موضع "ڈوگہ" تحصیل کھاریاں میں تقریر فرمائی اور جماعت کی تشکیل کے علاوہ انصار الاسلام کے لئے بہت رضاکار لئے۔ مولانا موصوف نے بتایا کہ علماء کیا چاہتے ہیں۔ ان کا واحد مقصد ملک میں اسلامی قانون نافذ کرانا اور دنیا کو دعوت اسلام دینا ہے۔ میں مولانا نے جمعیت کے اخبار ترجمان اسلام کی اشاعت کی اور وہاں یہ پرچہ جاری کرایا۔

۱۵ اگست کو جمعیۃ کے ایک سرگرم کارکن فاروق جاوید (سابق پرویز گل) کی دعوت پر مولانا مختار احمد صاحب جوڑہ کلاں تحصیل گوجر خاں تشریف لے گئے اور سیرت النبی پر بصیرت آموز تقریر فرمائی۔ اہل جوڑہ نے بڑی تعداد میں جلسہ کو رونق بخشی اور دعوت حق پر بڑی تعداد میں لبیک کہا خداوند تعالیٰ ان سب کو دین حق پر مضبوط رکھے (آمین) (ارشاد احمد سرائے عالمگیر)

...رت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ نبوت

...علی لودھیانوی پرنسپل عثمانیہ کالج۔ شیخوپورہ

(قسط ۲)

حضرت خاتم الانبیا
... ۶۳ سال کی عمر
...نیں اپنے انتقال کی
...دہ جانتے تھے کہ میں
...ہوں آپ نے آخری حج
...پر دو خطبہ دیا تھا اس
...انسانی خون کی پاکیزگی
...کے حقوق کی ادائیگی کی
...جو خود کھاتے ہو وہی
...خود پہنتے ہو وہی انھیں
...تاکید فرمائی کہ اس اعلان
...تک پہنچاؤ تاکہ ان پر

...کا پیغام آنحضرت کے
...چودہ سو سال گزر چکے
...انھوں نے حج کے موقعہ
...ارشادات ہیں اگرچہ ہم نے
...آپ کی پاک زبان سے
...آج بھی ہمارے
...ہیں۔ انھوں نے
...آنے والی نسلیں میرے
...وہیں در اصل محمد کا
...انسان کے لئے ہے۔
...آزادی کی تنگ و ادویں
...سے بدل دیا تھا
...کے متبعین آپ
...روحانی عظمتوں سے
...کاش ہم آپ کے
...اور پاکیزہ پیغام
...کے اسوۂ حسنہ کو حرز جاں
...لوگوں سے ہمارا سلوک
...عظیم الشان پیغمبر
...کی طرح جس کی عالمگیر
...نے تمام نسل انسانی
...اپنے دشمنوں سے
...مگر صرف اس پاک
...کے بنیادی اصول۔
...انسانی سے ہم

مترادف الفاظ ہیں۔ مسلمان ہی یقین رکھتا ہے کہ اسلام قیامت تک کے لئے کامیاب اور واحد دستور العمل ہے۔ مسلمان کا ایمان ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کامل جامع اور آخری نبی تھے اور آپ کے بعد کسی قسم کی نبوت اور رسالت کا اجرار ملت کے قوائے ایمانی کے لئے سخت مضر ہے۔ نبوت اگر جاری رہتی تو اس کے لئے اولین مستحق وہ خوش قسمت لوگ تھے جنھوں نے انوارِ نبوت سے سب سے زیادہ استفادہ کیا اور جب وہ لوگ باوجود اس قدر رفعتِ منزلت کے حرف اطاعت پر نازاں اور فرحاں رہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہم حد سے بڑھ کر استحقاقِ دین کا ارتکاب کریں۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد مدعیٔ نبوت کوئی صحیح الدماغ آدمی ہے تو وہ کسی طرح بھی شائستہ اور قابلِ احترام نہیں۔ اسلامی کتب میں مسیلمہ کذاب کہا گیا ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہر مدعیٔ نبوت جو اپنے آپ کو مسلمانوں کے سامنے بطور معیار کفر و اسلام پیش کرے جھوٹا کہا جائے گا۔ میرے خیال میں اس قسم کے لوگ عصبی مرض میں مبتلا ہوتے ہیں۔ اس لئے اس قسم کے دعاوی کا انتساب ان کی طرف سے کچھ عجیب نہیں!!

نقد و نظر

مقام حضرت امام ابو حنیفہ رح

غیر مقلدین حضرات نے دو گمراہ کن کتابیں شائع کی ہیں۔ حقیقۃ الفقہ اور نتائج التقلید۔ مؤخر الذکر کتاب کی تصدیقات تقریباً تمام اہل حدیث حضرات نے کی ہیں۔ چاہے وہ ثنائی پارٹی ہو یا روپڑی یہ کتاب مغلظات سے بھری ہوئی اور جھوٹ کا پلندہ ہے۔ اتنی دل آزار ہے کہ بعض اہل حدیث حضرات کو اس کی تصدیق سے بیزاری کا اعلان کرنا پڑا

...

مودودی کا پردہ فاش ہوگیا

شمع لائبریری دیوبند کے ایک ممبر کا مکتوب

مکرمی۔ سلام مسنون۔ امید ہے کہ آپ بعافیت ہوں گے۔ "ترجمان اسلام" کے ضمن میں جو آپ نے اشتہار بعنوان "مظاہرہ کرنے والی عورتوں کے نکاح ٹوٹ گئے" دیا ہے۔ اس کو پڑھ کر مودودی عقائد پر سے پردہ اٹھ گیا۔ دیوبند کی فضا میں اشتہار کا بہت ہی عمدہ تاثر پیدا ہوا چونکہ مینجر صاحب شمع لائبریری نے رفاہ عام کے پیش نظر اس اشتہار کو جامع مسجد کے گیٹ پر چسپاں کر دیا تھا۔ مختصر اشتہار میں جو دلائل آپ نے کتاب کے حوالوں سے پیش کئے۔ وہ حقیقت میں ایسا ثبوت ہے کہ جس کو منشی مودودی یا ان کی جماعت کا کوئی فرد جھٹلا نہیں سکتا۔ اس عظیم اشتہار نے مودودی عقائد کی نقاب کشائی کر کے رکھ دی بہت سے سادہ لوح جو مودودی کی چکنی چپڑی باتوں میں آکر جماعت اسلامی سے وابستہ ہوگئے تھے۔ ان کی آنکھیں کھل گئیں۔ ان لوگوں کو مودودی عقائد کی گمراہی اور شخصیت پرستی کا علم ہوگیا میں دیوبندی اور سنت جماعت کے مسلک کا ہونے کے ناطے اپنا فریضہ سمجھتا ہوں کہ آپ کی پیش کردہ مثالیں اور واضح ثبوت سے ان تمام لوگوں کو گمراہی سے بچاؤں جو کہ اس جماعت اور اس شخصیت کی طرف رجوع ہیں۔ براہ کرم جناب دس اشتہار مزید روانہ فرما دیں۔

مودودیوں کا جھوٹ؟

۳۰۔ جولائی کو معززین شہر سرگودھا کا ایک وفد مرزائیوں کی مسجد کے سلسلہ میں اعلیٰ حکام سے ملنے جا رہا تھا۔ بعض معزز شہری مودودی پارٹی کے ایک سرکردہ کے پاس گئے کہ تم بھی شریک ہو جاؤ۔ اس نے کہا جائیے میں آتا ہوں۔ مگر پھر نہ آئے یہ ہے ان کا دینی جذبہ اور جھوٹ (سعید الرحمن)

(آپ ان نام نہاد لیڈروں کے پاس گئے ہی کیوں؟ ابھی تک آپ نے ان کو نہیں پہچانا ان کا امیر منشی مودودی تو تحریک ختم نبوت کے زمانہ میں خلیفہ محمود اور مسلمانوں میں سمجھوتہ کرا رہا تھا۔ مدیر)

کے لئے حضرت ابو الزاہد حضرت مولانا محمد سرفراز صاحب گکھڑ منڈی نے اپنے خاص اسلوب اور محققانہ انداز میں کتاب لکھی جس کا نام ہے۔ (مقام حضرت امام ابو حنیفہ رح) ہر مقلد اور ہر حنفی مسلمان کے پاس یہ کتاب رہنی چاہیئے اس کی قیمت پانچ روپے اور پتہ ذیل ہے مدرسہ نصرۃ العلوم جامع مسجد نزد گھنٹہ گھر گوجرانوالہ

ذکرِ وفات

یہ کتاب پنجابی نظم ہے درد سے بھری ہوئی محترم اصغر علی صاحب انوری کیمیانوی گجراتی نے لکھی ہے حضرت رائے پوری سے تعلق رکھنے والے پنجابی خواں حضرات ... قیمت ...

مودودی کی رقم

ضروری تصحیح

گذشتہ پرچہ میں امریکی روپوں کے ذکر میں منشی مودودی صاحب کے بارہ میں صرف بتیس ہزار روپے درج ہوئے ہیں۔ حالانکہ اخبارات نے بتیس لاکھ روپے کا ذکر کیا ہے یہ روپے سعودی گورنمنٹ نے اس کو دئے ہیں۔ حنفی اور بزرگان دین سے تعلق رکھنے والے مسلمان ہوشیار رہیں۔ اب بہتوں کا ضمیر خریدنے کا خطرہ ہے۔ علماء کرام بھی اہل اسلام کو منشی صاحب کے عقائد و مسائل سے واقف کراتے رہیں اگرچہ عوام اس کو پوری طرح پہچان چکے ہیں۔ مگر پھر بھی تبلیغ کی ضرورت ہے۔

گانا بجانا

اس نام سے ایک بہترین کتاب حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب پروفیسر کیمبلپور کالج نے تصنیف فرمائی ہے اس کتاب پر حضرات علماء اہل سنت۔ علماء شیعہ۔ علماء دیوبند اور علماء بریلی سب کے دستخط ہیں مدلل اور قابل مطالعہ ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے۔ پاک ثقافت ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ...

دینی مدارس

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

کا بارھواں سالانہ تبلیغی جلسہ

بتاریخ ۱۴-۱۵-۱۶ ستمبر کو بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب، ان کے علاوہ ملک کے مقتدر علمائے کرام شرکت فرما رہے ہیں احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

آخری نشست جمعیۃ علمائے اسلام کے لئے مخصوص کی گئی ہے۔

الداعی۔ عبداللطیف خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم

جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور

میں جمعیۃ الطلبا الاسلامیہ جامعہ مدنیہ کا قیام

طلبائے جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور نے ایک جمعیت الطلبا الاسلامیہ جامعہ مدنیہ مورخہ ۱۵ اگست ۱۹۶۲ء کو حضرت مہتمم صاحب جامعہ مدنیہ کی سرپرستی میں قائم کی ہے۔

اس جمعیۃ کے اراکین کا انتخاب ۱۵ اگست ہی کو ہوا اور مندرجہ ذیل اراکین منتخب ہوئے۔

مولانا حافظ نذیر احمد صاحب سیالکوٹی صدر
مولوی محمد صدیق صاحب برمی۔ سیکرٹری
مولوی عبدالقیوم صاحب ہزاروی ناظم نشر و اشاعت

اس جمعیت کے اغراض و مقاصد مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) طلبہ میں تقریر کا ملکہ پیدا کرنا
(۲) طلباء کو باہمی اتفاق کا درس دینا۔
(۳) طلباء کو اخلاقیات کا درس اور حقوق العباد کا احساس دلانا۔ تاکہ وہ آئندہ زندگی میں دوسرے کے ساتھ مل کر بھی خدمت دین کر سکیں۔
(۴) طلباء کو ایسی تربیت دینا اور ان کے لئے مطالعہ کے ایسے مواقع مہیا کرنا کہ وہ حالات حاضرہ کا مطالعہ کر کے دشمنان دین کا ہر انداز تبلیغ کا اختیار کر کے مقابلہ کر سکیں

اور کمیونزم وغیرہ کی تردید کے لئے طلباء کو مقالہ نگاری کے لئے تیار کرنا۔ جمعیۃ کا ہفتہ داری پروگرام انشاء اللہ العزیز ترجمان اسلام میں شائع کرانے کی کوشش کی جائے گی۔

حافظ نذیر احمد سیالکوٹی۔ صدر جمعیت الطلبا الاسلامیہ۔ جامعہ مدنیہ نیلا گنبد۔ لاہور

ایک پولیس نما شخص نے ایک سفیر کے کاغذات چھین لئے

بتاریخ ۲۵ جولائی ۱۹۶۲ء بروز بدھ ایک بلاوردی صرف سپاہیانہ ٹوپی پہنے ہوئے ایک شخص نے بمقام اسٹیشن سیلسی چلتی گاڑی میں ضروری کاغذات مدرسہ عربیہ خیر المدارس گوگڑاں واقع تحصیل لودھراں ضلع ملتان سید غلام محمد شاہ سفیر مدرسہ جو کہ چندہ کی غرض سے دورہ کر رہا تھا ڈرا دھمکا کر کاغذات چھین لئے جس میں ایک سند سفارت سہری از وفاق المدارس پاکستان اور رسید بک نمبر ۔ پچاس پرت کی جو تقریباً نصف پرت تک چل چکی تھی چھین لی اب اگر کوئی اس پر چندہ وصول کرتا ہوا پایا جائے تو اسے غیر ذمہ دار سمجھ کر کوئی شخص چندہ نہ دے (نوٹ) یاد رہے کہ وہ مہری سند مدرسہ کے اراکین کی طرف سے بھی شامل تھی اور علاوہ ازیں ایک روئداد وفاق المدارس عربیہ مغربی پاکستان بھی ہے ایک کاپی جس میں چند ایک رسیدات حاصل کردہ ڈاکخانہ ہیں۔ یہ تمام ریکارڈ اس نے ضبط کر لیا ہے۔ جس کی حصول کی کوشش بدستور جاری ہے۔

سید غلام محمد شاہ ۳۰ جولائی ۱۹۶۲ء

دار العلوم اسلامیہ اشاعت القرآن

۱۸/۸/۶۲ کو دار العلوم اسلامیہ اشاعت القرآن شہر ڈگری ضلع تھرپارکر کے شعبہ طالبات کا ایک جلسہ عید میلاد النبی اور یوم پاکستان پر منایا گیا جس میں مدرسہ کی مختلف طالبات نے اپنی ایمانی ضیاء کا اظہار کرتے ہوئے مختلف مضامین پر تقاریر کیں جس کے اہم پہلو یہ ہیں۔ خواتین میں تعلیم عربی کی رغبت و شوق۔ فضیلت علم اور یوم پاکستان کا معیار خوشی کیا ہونا چاہیئے کہ جشن و دعوتیں ہی نہیں بلکہ ہر ایسا طریق ہے جو اسلامی نہج پر ہو۔ (ناظم مدرسہ ہذا)

مضمون نگار حضرات مضامین میں اختصار

جانشین شیخ التفسیر لاہوری کی مظفر گڑھ میں آمد

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

مجاہد ملت حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب لاہوری مدظلہ العالی۔ نائب جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان مدرسہ عربیہ احیاء العلوم عیدگاہ مظفر گڑھ میں تشریف لائے رات کو جامع مسجد مظفر گڑھ میں جلسہ ہوا پہلے مولانا خدا بخش صاحب ملتانی مدظلہ نے ایک گھنٹہ پُر اثر تقریر فرمائی جس میں آپ نے بے حیائی اور برے ماحول کا ذکر فرماتے ہوئے شریعت محمدیہ میں عورت کا مقام بیان فرمایا کہ اپنے گھر میں عورت کو عبادت کرنے میں وہی درجہ ملتا ہے جتنا مردوں کو مسجد میں ادا کرتے سے ہے اور حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کا قول بیان فرمایا کہ حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ اگر اب حضور دنیا میں تشریف فرما ہوتے تو عورتوں کو مسجد میں آنے سے روک دیتے آپ نے فرمایا کہ عورتوں کو اذان دینا۔ تکبیر کہنا زور سے قرآن پڑھنا اور بلا محرم حج کرنا منع ہے آخر میں آپ نے ان عورتوں کا ذکر کیا جن پر مغربی تہذیب کا غلبہ ہے۔ اور ان کی خلاف اسلام حرکات کی مذمت کی۔ ان کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب نے ۱۲ بجے رات تک تقریر فرمائی جس میں آپ نے مسلمانوں کی تاریخ کو دہراتے ہوئے فرمایا کہ مسلمانوں کی کامیابی و ترقی اسلامی قوانین کے اندر ہے۔ اور بے حیائی و بد معاشی کی روک تھام سوائے آئین اسلامی کے اور کسی قانون سے نہیں ہو سکتی آپ نے موجودہ عرب کے حالات کا تذکرہ فرماتے ہوئے ایک واقعہ اپنے برادر بزرگ حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مقیم مدینہ شریف کا ذکر فرمایا کہ آپ ایک کنواں پر غسل کرنے کیلئے گئے تو وہاں ایک بوتل تیل کی بھول کر آئے عرصہ تین ماہ کے بعد پھر واپس گئے تو وہ بوتل اسی طرح موجود تھی کسی بڑے یا بچے نے اس کو نہیں اٹھایا یہ اسلامی قوانین کی برکت سے جس سے ایسے اخلاق پیدا ہوتے ہیں۔

آپ نے فرمایا کیا جس ملک کے اندر آئین اسلامی رائج ہے کیا وہاں سارے لوگ چوری کی سزا میں ہاتھ کٹے ہوئے نظر آتے ہیں نہیں آئین اسلامی میں وہ برکت ہے کہ لوگ خود بخود برائیوں سے باز آ جاتے ہیں۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا گیا۔

نظام الدین شاہ ناظم مدرسہ عربیہ احیاء العلوم

جھنگ میں

مولانا سید عطاء المنعم شاہ بخاری

جھنگ صدر میں مجلس تحفظ ختم [illegible] زیر اہتمام مسجد اللہ والی میں حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی [illegible] تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ نثار ختم [illegible] اور سید مظفر علی ظفر نے نظمیں [illegible] شاہ صاحب کے صاحبزادے سید ابوذر بخاری نے شاہ صاحب [illegible] اوصاف حسنہ کے متعلق اور [illegible] کوئی چار گھنٹے تک تقریر کی جس [illegible] علاوہ کو اسلام کی تردید [illegible] استیصال کا مشورہ دیا جلسہ [illegible] ہوا اور رات ۳ بجے ختم ہوا۔

جھنگ شہر میں سید نور الحسن بخاری

جھنگ شہر بیرون کھیوا گیٹ [illegible] کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام [illegible] میں حضرت سید نور الحسن شاہ [illegible] ایک اجتماع عظیم سے خطاب کیا [illegible] فرمایا کہ حضور کا سب سے بڑا کمال ہے آپ نے اپنے کمال سے ایک [illegible] جماعت پیدا کی تھی جن کے کر [illegible] کو پورا اعتماد تھا۔

حضرت رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

نماز جنازہ میں ہزاروں کی [illegible] ۱۶ اگست کو شام کے سوا [illegible] سے حضرت رائے پوری قدس [illegible] کا جنازہ لایا گیا لائل پور اور [illegible] کے ہزاروں عقیدت مند [illegible] میں شرکت کی ۱۷ اگست کو [illegible] دارالخیر جامع مسجد لائلپور میں مولانا [illegible] کا کاخیل نے طلبۂ مدرسہ سے ختم [illegible] کر دیا ایصال ثواب کیلئے [illegible] صاحب نے حضرت مولانا [illegible] شخصیت اور ایک یادگار [illegible] پر تقریر کی اور فرمایا کہ ایسے [illegible] سے اٹھ جانا جبکہ ان کی جگہ پر [illegible] بہت بڑی محرومی اور عظیم صدمہ [illegible] حضرت رائے پوری نور اللہ مرقدہ [illegible] فارغ ہو کر حضرت مولانا [illegible] مدظلہ لائل پور تشریف [illegible] جامع مسجد میں ان کا بیان ہوا [illegible] ۱۸ اگست بروز اتوار مولانا [illegible]

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ۔ اور حضرت مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

وفات حسرت آیات پر پاک و ہند میں رنج و غم کے تاثرات

...معہ محمدیہ میں حضرت رائے پوری ...ی کی وفات کی اطلاع پہنچی۔ تو ...غم کی لہر دوڑ گئی۔ دُعائے مغفرت اور ...ثواب کیا گیا۔

...غر گرہ صدر ڈمرو الا شمالی میں مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمن صاحب ...ت پر غم و اندوہ کا اظہار کیا گیا۔

...اولہ دار العلوم سرحد میں حضرت رائے پوری رح کے انتقال ...پر ایصال ثواب کے ختم قرآن پاک اور ...زیتی اجلاس منعقد ہوا۔

...الپور چوک سنت پورہ کے ایک عظیم اجتماع میں حضرت مولانا حفظ الرحمن ...ب کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی اور ایک ...داد میں حضرت مرحوم کی اچانک موت کو ...ہند کے لئے ناقابلِ تلافی نقصان قرار دیا گیا۔

...ناپور (صدر) جامعہ مسجد حنفیہ میں ایصال ثواب کیا گیا اور ...ماز جمعہ حفاظ کرام نے ختم قرآن کیا اور ...کہ اللہ تعالیٰ ہمیں حضرت رائے پوری ...نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

...بٹ آباد نماز جمعہ کے بعد ایبٹ آباد کی جملہ مساجد۔ جامع مسجد ...ی۔ جامع مسجد پولیس لائن۔ جامع مسجد ...جامع مسجد کیہال۔ جامع مسجد شہزادہ ...ایصال ثواب کیا گیا۔ اور قرارداد ...یت پاس کی گئی۔

...یوٹ جامع عربیہ میں قطب عالم حضرت رائے پوری اور مجاہد ملت مولانا ...الرحمن صاحب کی وفات کی اطلاع ...جامعہ کے طلباء و علماء میں رنج و غم ...ہو گئی۔ ایصال ثواب کے لئے قرآن ...پڑھا گیا اور مغفرت کے لئے دعا کی گئی

...کر پونگہ (ضلع بہاولنگر)۔ مدرسۃ العلوم کے طلباء و اساتذہ نے ...مجید کا ختم کر کے حضرت کی روح کو ...ثواب کیا گیا۔

...سدادو شیخ المشائخ حضرت رائے پوری اور حضرت ...حفظ الرحمن کے انتقال پر ملال کو ...

چشتیاں (بہاولنگر) مدرسہ تعلیم النساء میں شیخ المشائخ حضرت رائے پوری کے انتقال کی خبر سن کر سناٹا چھا گیا۔ ایصال ثواب کے لئے ۱۱ بار قرآن پاک ختم کیا گیا اور ۷۵ ہزار مرتبہ کلمہ طیبہ کا ورد کیا گیا۔

کوئٹہ جامع مسجد کوئٹہ میں سینکڑوں عقیدتمندان حضرت رائے پوری جمع ہوئے۔ خوش قسمتی سے حضرت قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اکابرین کا ذکر کیا گیا۔ قرآن پاک ختم کئے گئے اور مولانا حفظ الرحمن سیوہاروی رح کے لئے دعائے رفع درجات کی گئی

جامع مسجد نوشہرہ صدر ۱۴ اگست بروز ہفتہ صبح جامع مسجد نوشہرہ صدر میں ختم قرآن کر کے اس کا ثواب مجاہد اعظم حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحب کی روح مبارک کو پہنچایا۔ اور اُن سے قبل انتقال کرنے والے سب بزرگوں کو بھی۔ اللہ ہمیں ان سب کا متبع بنا دے آمین۔

تلہ گنگ اس دفعہ تلہ گنگ میں سیرت النبی کے سلسلہ میں ۱۴ اگست دن کو عیدگاہ میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں پروفیسر خالد محمود صاحب نے خطاب فرمایا۔ دوسرے روز بعد نماز جمعہ حافظ الحدیث مولانا محمد عبداللہ درخواستی نے جامع مسجد تلہ گنگ میں ایک اجتماع عظیم سے خطاب فرمایا۔ اور حضرت رائے پوری کی موت پر اظہار رنج و غم کیا اور آپ کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

راولپنڈی شہر ۷ اگست بعد از نماز عشاء جامع مسجد محلہ درکشاہ پل میں حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب خطیب جامع مسجد نے پانچ سال کے بعد قرآن عزیز کا درس ختم کیا اس مبارک تقریب میں مجاہد ملت فخر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کو خصوصی طور پر مدعو کیا گیا۔ اجلاس مولانا عبدالحکیم صاحب کی صدارت میں شروع ہوا۔ حضرت مولانا محمد امین صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریریں فرمائیں

متفرقات

ایک غلط خبر کی تردید

بہاولپور کے ایک روزنامہ مغربی پاکستان نے اپنے ۱۸ جولائی کی اشاعت میں مولانا عبدالرحمن میانوی کی طرف گوٹھ غنی کی ایک تقریر منسوب کی ہے کہ مولانا عبدالرحمن میانوی نے وحدت مغربی پاکستان کے خلاف ایک تقریر کی ہے۔ حالانکہ جب مولانا محمد علی صاحب نے ان سے پوچھا تو فرمایا کہ میں نے قطعاً ایسی تقریر نہیں کی اور نہ ہمارا ہماری جماعت کے مقصد میں حکومت کے ایسے انتظامات پر تنقید کرنا داخل ہے۔ روزنامہ مغربی پاکستان کی رپورٹ غلط ہے۔

(حسب الحکم حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری)

حضرو میں علامہ خالد محمود صاحب کا درس قرآن

۹ ستمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد میاں صاحب رح شمالیہ شریف میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب حیات طیبہ بفضیلت صحابہ رضی اللہ عنہم پر درس قرآن فرمائیں گے۔ عوام وخواص کو شرکت کی دعوت دیجاتی ہے۔

(محمد الیاس)

شائقین قراءت متوجہ ہوں

دار العلوم ہزارہ۔ ایبٹ آباد میں درجہ تجوید قائم کیا گیا ہے۔ ایک جید قاری صاحب اس خدمت کے لئے مامور ہیں شائقین حفاظ داخل ہو کر تجوید سیکھ سکتے ہیں۔ ساتھ ہی ترجمہ قرآن مجید کا بھی انتظام ہے۔ خوراک بذمہ مدرسہ ہوگی۔

پیر محمد۔ مہتمم دار العلوم ہزارہ ایبٹ آباد

جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۱۰ اگست بروز جمعہ چک ۵۸ شمالی سرگودھا میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید پر منایا جس میں جناب مولانا مولوی عبدالحمید صاحب مبلغ اسلام نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت پر ایک جامع تقریر فرمائی

(سلطان محمود۔ سرگودھا)

وزیرستان کے پہاڑوں سے صدائے حق

بمقام رزمک وزیرستان مسلمانوں کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کی صدارت ملک خاندان خاں نے کی اور جلسے کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے مولانا نور محمد صاحب نے کی۔ اور مولانا صاحب نے تقریر فرما کر مندرجہ ذیل قرارداد کو بیک آواز پاس کیا۔ ہم قبائل پاکستان کی حفاظت کے لئے سر بکف ہیں۔ یہ اطلاع پاکستان کے کونے کونے میں پہنچی ہے۔ کہ گزشتہ ایام شمالی وزیرستان میں بمقام رزمک میں احمد زئی وزیر۔ محسود۔ اتمان زئی وزیر۔ بھٹنی روڑ اور بلوچ کے اجتماع ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ جس نے اس سے قبل اجتماعوں کا ریکارڈ توڑ دیا۔ لیکن پاکستان کے تمام باشندگان عموماً عہدہ دار حضرات خصوصاً اس سے باخبر رہے کہ مذکورہ اجتماع میں حسب ذیل اہم قرار دادیں پاس کیں۔

(۱) ہم حکومت پاکستان کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ ہماری آواز سن کر کسٹم معاف کیا گیا۔

(۲) مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد وانا نے اس پر بہت زور دیا کہ پاکستان چونکہ اسلامی ملک ہے اسلئے اس میں نیا آئین قرآن و سنت کے مطابق ہونا چاہئے۔ ہم پر زور مطالبہ کرتے ہیں کہ شرعی قانون جلد از جلد نافذ کیا جائے چونکہ یہ دین کا معاملہ ہے لہٰذا ہم اس پر دنیاوی معاملات سے بہت آگے بڑھ کر قربانی دیں گے۔ بالفاظ دیگر خدانخواستہ اگر خلافِ شریعت قانون نافذ کیا گیا تو ہم قبائل اس کے ماننے کیلئے تیار نہیں اور وزیرستان کے باشندے کسی بھی طاقت کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کریں گے۔

(۳) ہم پاکستان کی حفاظت کے لئے سر بکف اور کفن بدوش ہیں اور ہم حکومت پاکستان سے پر زور الفاظ میں اپیل کرتے ہیں کہ مسئلہ کشمیر کے حل کرنے کے لئے ہمیں جہاد کی اجازت دی جائے اور ہم کشمیری بھائیوں کے لئے خون کا آخری قطرہ بہا دیں گے

(۴) اس جلسے میں ایک قرارداد یہ بھی پاس کی گئی

عالمِ اسلام

انڈونیشیا کا قبضہ مغربی ہوگنی پر

آخر کار انڈونیشی جہاد رنگ لایا اور دونوں حکومتوں میں سمجھوتہ ہوگیا۔ پاکستان کو اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ وہ ایک ہزار سپاہیوں پر مشتمل فوج وہاں بھیجے پاکستان نے یہ بات مان لی ہے یہ فوج وہاں امن کی ذمہ دار ہوگی تاکہ اقتدار اور نظم و نسق پُر امن طریقہ سے منتقل ہو سکے

الجزائر

ہیڈ کوارٹر کے ریڈیو سٹیشن پر چار نمبر فوج نے اچانک قبضہ کر لیا ہے۔ فوج نے انتخابات میں اپنے امیدواروں کے نام واپس لے لئے ہیں۔ اہل اسلام سے اپیل ہے کہ وہ الجزائر کے مسلمانوں کے اتحاد کے لئے دعائیں کرتے رہیں جہاں گوریلا فوج اور بن باللہ کی سیاسی بیورو میں اختلاف منظر عام پر آگیا ہے۔

شام اور اسرائیل

شام کی سرحد پر اسرائیلی کوئی نہ کوئی شرارت کرتے رہتے ہیں۔ دونوں میں چند دنوں سے جھڑپیں ہوتی رہتی ہیں۔ شامی فوج نے بھی جوابی طور پر گولیاں چلائی ہیں۔ یہودیوں نے افریقہ کے نئے آزاد شدہ ممالک میں اپنا پروپیگنڈا شروع کر دیا ہے۔

عراق اور ٹرکی

عراق کے شمالی حصہ میں کردوں نے بغاوت کر رکھی ہے اور انھوں نے ایک بڑے حصہ پر قبضہ بھی جما لیا ہے۔ عراق کا خیال ہے کہ اس میں ٹرکی گورنمنٹ کا ہاتھ ہے اس لئے دونوں کے تعلقات کشیدہ ہو رہے ہیں۔ چنانچہ ٹرکی نے اپنا سفیر بھی عراق سے واپس بلا لیا ہے۔

شاہ سعود اور اس کا بھائی طلال

شاہ سعود کا سوتیلا بھائی شاہزادہ طلال جو آج کل قاہرہ میں ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے کہ سعودی عرب میں جمہوریت کے قیام اور شاہ سعود کے استبداد کو ختم کرنے کے لئے خونریز انقلاب برپا کیا ہوگا ادھر شاہ سعود نے کہا ہے کہ شام اور ...

کی گید ڑ بھبکی ہے۔ نگران بانوں سے صدر ناصر پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

پاکستان کی پارٹیاں

پاکستان میں ۴ سال تک پارٹیوں کے شور و شغب سے کان نا آشنا تھے۔ مگر جب سے پابندی اٹھی ہے ملک میں عجیب قسم کا غلغلہ ہے مسلم لیگ میں دو تین پارٹیاں بن چکی ہیں۔ عوامی لیگ علیحدہ نعرے لگا رہی ہے۔

مسلم لیگ کا سرمایہ تو اپنا ہے جو حکومت کے قبضہ میں ہے۔ مگر مودودی پارٹی کے منشی مودودی کو سنتے ہیں اور اخبار دل نے لکھا ہے کہ بتیس لاکھ روپیہ سعودی عرب نے دیا ہے۔ بیرونی رقوم سے تحریکیں چلانا خطرے سے خالی نہیں ہو سکتا۔

ہندوستانی مسلم لیگ !

ہندوستانی مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد اسمٰعیل صاحب قومی سالمیت اور فرقہ پرستی پر اشوک مہتہ کمیشن کو بتایا کہ گو وہ پرانے مسلم لیگی ہیں مگر وہ اس کے قائل نہیں ہیں کہ ملک میں دو قومیں ہیں۔ ملک میں صرف ایک قوم ہے۔ قومی سالمیت کے احساس کو بڑھانے کے لئے مسٹر اسمٰعیل نے یہ تجویز پیش کی کہ وزیر داخلہ کی قیادت میں ایک کمیٹی تشکیل دی جائے جو ملک کا دورہ کر کے ہر فرقہ کی مشکلات اور شکایات معلوم کرے

عام خبریں

مس نسیم کا مقدمہ قتل

مس نسیم یعقوب کا مقدمہ قتل شہرۂ آفاق ہو چکا ہے۔ یہ میجر یعقوب کی بیوی ہے اس سلسلہ میں یعقوب کے بھائی مسعود کو سزا مل چکی ہے۔ اس سلسلہ میں پولیس کے سامنے نسیم کے شوہر یعقوب نے بھی اعتراف جرم کر لیا ہے۔

مسٹر شہید سہروردی کی رہائی

عوامی لیگ کے رہنما مسٹر شہید سہروردی رہا کر دئے گئے۔ حکومت کا یہ اقدام قابل تحسین ہے۔ ضرورت ہے کہ وہ ان کی سیاسی سرگرمیوں پر بھی کوئی پابندی عائد نہ کرے۔

صوبائی اسمبلی کے ممبروں کو سہولت

محترم سپیکر مغربی پاکستان اسمبلی نے ریلوے کے وزیر کو لکھا ہے کہ صوبائی اسمبلی کے ارکان کو ویسٹ پاکستان ریلوے میں سفر کی سہولت کی خاطر پاس جاری کئے جائیں کاش کہ وزیر قانون مغربی پاکستان پہلے سے اس باعزت طریق کار کو سوچتے۔ انہوں نے کفایت شعاری سے کام لیتے ہوئے صرف وقتی سفر کے لئے فسٹ کلاس کا ڈیوڑھا کرایہ منظور کرنے پر ہی اکتفا کیا۔ مگر اب جبکہ مشرقی پاکستان اسمبلی کے ممبروں کو پاس دئے گئے اور قومی پارلیمنٹ کے ممبروں کو پہلے سے ہی مل چکے تھے۔ اسمبلی کے نمائندہ

معزز سپیکر جناب مبین الحق صاحب مغربی پاکستان کے ارکان کا اس ... سے محروم رکھنا اپنی اور ان کی شان ... سمجھا۔ کاش کہ وزیر صاحب قانون سے بھی رویہ اختیار کرتے۔

روس کی کامیابی سے امن ...

روس نے دو اور خلاباز خلا میں ... جو بلیسیوں بار زمین کے گرد چکر ... کے بعد مقررہ پروگرام کے مطابق ... پر اُتر آتے۔ روس کی اس کامیابی ... خلا پر مکمل کنٹرول کی وجہ سے امریکہ ... کو خوف پیدا ہو چلا ہے کہ روس ... کو جنگ کے لئے بھی استعمال کر سکتا ہے ... جس سے امن عالم کو خطرہ لاحق ہو جائے ... کہتے ہیں کہ اب چاند کا سفر ... کے ۴ سال میں ہو سکے گا۔

۵ پرچوں والے ایجنٹ ...

متوجہ ہوں

جو حضرات ۵ یا ۵ سے کم پرچے ... منگاتے ہیں۔ انھیں کمیشن نہیں دیا ... کمیشن ۶ پرچوں سے شروع کیا ... مطلع رہیں۔

مسلمانانِ پسرور کی قرار دادیں اور حضرت مولانا بشیر احمد صاحب کی تقریر

مسلمانان پسرور کے عظیم اجتماع میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے پرزور تقریر فرمائی

(۱) مسلمانانِ پسرور اور مضافات کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ مستقبل میں جو شخص بھی نبوت کا دعویٰ کرے۔ اس کو مرتد اور ملک کے باغی کی طرح سزائے موت دی جائے۔ یہ فتنہ صرف پاکستان میں ہی اٹھا ہے لہذا ایسا قانون پاس کر کے اس ارتداد کا دروازہ بند کیا جائے۔

... کام کے لئے ملک کے چیدہ ترین علماء کرام کو منتخب کیا جاتے جیسے علامہ شمس الحق صاحب افغانی حضرت الفاضل علامہ محمد یوسف صاحب بنوری حضرت العلامہ مفتی محمد شفیع صاحب مقیم کراچی۔ حضرت علامۃ العصر مولانا حافظ محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور وغیرہم

(۳) پاکستان بھر میں عیسائیت کی تبلیغ کے ذریعے سے مسلمانوں کو مرتد کیا جا رہا ہے اس فتنۂ ارتداد کو فی الفور بند کر کے اہل حق کے ایمان کو محفوظ رکھنے کا ...

(۴) امریکہ سے آنے والے خشک گوشت ... فوراً بند کی جائے۔

(۵) عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے

(۶) اکابر اسلام علماء کرام کی وفات پر ...
افسوس اور دعا کی گئی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

ٹیلیفون نمبر

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران:
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ - ۴ محرم سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۸ر جون سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۳

صدر محمد ایوب خاں کے صحیح رجحانات

جب سے انتخابات کا چرچا ہوا ہے صدر پاکستان نے مکمل غیر جانبداری اور عوامی رائے کے احترام کرنے میں زیادہ احتیاط سے کام لینا شروع کیا ہے۔ اب ان کا تازہ حوصلہ افزا بیان اخباروں میں آیا ہے کہ قومی پارلیمنٹ کے تمام ممبروں کی وہی ذمہ داریاں ہیں جو میری ہیں وہ نظم و نسق چلانے میں میری طرح ذمہ دار ہیں۔ یہ بیان بڑا امید افزا اور روشن مستقبل کا پیغامبر ہے۔ جہاں تک نئے آئین کا تعلق ہے وزراء صرف صدر کے سامنے جواب دہ ہیں۔ وہ قومی اسمبلی کے سامنے جواب دہ نہیں ہیں اس لحاظ سے ملکی نظم و نسق کی ذمہ داریوں سے ارکان پارلیمان کو سبکدوش کر دیا گیا ہے۔ مگر جیسا کہ ہمارا خیال تھا کہ اب جمہوریت کی طرف جو قدم اٹھایا گیا ہے وہ آگے کو ہی جاتا رہے گا۔ صدر محترم کے تازہ اعلان نے یہ بات واضح کر دی کہ وہ عملی طور پر ارکان اسمبلی سے مل کر ملکی نظم و نسق چلانا چاہتے ہیں۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جب وہ بنیادی جمہوریتوں کے ابتدائی ممبروں کو ملکی کاروبار میں برابر کا شریک بنانا چاہتے ہیں تو قومی پارلیمنٹ کے معزز ارکان کو کیسے نظرانداز کر سکتے ہیں۔ باقی رہ گیا آئین کا مسئلہ تو نیک نیتی کے ساتھ ساری باتیں برداشت کی جا سکتی ہیں اور ملک و ملت کے مفاد کے لئے ہر ترمیم قبول کی جا سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ نئے دور کو بابرکت کرے اور ممبروں کو توفیق دے کہ وہ خدائی احکام سے بے نیازی برت کر اس کا غضب مول نہ لیں بلکہ آئین کی دی ہوئی گنجائش کے اندر اسلام کے احکام خوش دلی سے نافذ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ راضی ہو اس کی مدد نازل ہو اور ہماری مشکلات حل ہونے کے غیبی سامان پیدا ہوں۔

(غلام غوث ہزاروی)

محترم گل محمد خاں صاحب جیت گئے

پشاور کے ایک حلقہ سے صوبائی اسمبلی کے لیے تجارتی کمیٹی کے صدر محترم گل محمد خان صاحب ممبر منتخب ہوئے تھے دوسرے فریق نے عذرداری کر دی تھی مگر فیصلہ موصوف ہی کے حق میں ہوا۔ ہم آپ کی خدمت میں ادارہ ترجمان کی طرف سے ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں۔

خود غرضیوں کے مختلف نتائج

ایک کو پھانسی ایک کو عمر قید

کچھ عرصہ سے دنیا کے دو بڑے آدمیوں پر مقدمات چل رہے تھے۔ ایک ایشمین یہ جرمن نازی لیڈر تھا۔ اور اس پر یہ الزام تھا کہ اس نے ساٹھ لاکھ یہودیوں کو قتل کرنے کا منصوبہ بنایا اور اس کو عملی جامہ پہنایا۔ گویا اس جرمن نازی لیڈر نے ساٹھ لاکھ مغضوب علیہ قوم یہودی کو قتل کرایا تھا۔ یہ کسی نہ کسی طرح یہودیوں کے ہاتھ گرفتار ہو کر فلسطین پہنچا دیا گیا۔ یہودی حکومت کی سپریم کورٹ میں اس کے خلاف مندرجہ بالا الزام میں مقدمہ چل رہا تھا۔ سارے یہودی اس پر غصہ کے مارے دانت پیس رہے تھے۔ سپریم کورٹ نے اس کے لئے سزائے موت تجویز کی۔ ایشمین نے اپیل کی وہ خارج ہو گئی۔ اس نے رحم کی درخواست کی جو نامنظور ہو گئی۔ اور بالآخر ایشمین کو تختہ دار پہ لٹکا دیا گیا۔ پھر اس کی لاش کو جلا کر راکھ کو کھلے سمندر میں بکھیر دیا گیا۔ ایشمین کی عمر ۵۶ سال کی تھی اور یہودی حکومت میں یہ پہلا شخص ہے جس کو پھانسی کی سزا دی گئی۔

دوسرا شخص جنرل سلان ہے۔ یہ فرانسیسی فوج کا جرنیل اور الجزائر کے اندر فرانسیسی فوج کی خفیہ تنظیم کا کمانڈر ہے۔ اس کی تحریک پر یکم جنوری سے جون تک تخمیناً چھ ہزار الجزائری بچے، عورتیں اور مرد شہید ہوئے۔ خفیہ فوجی تنظیم کے دہشت پسند بے گناہ آبادی پر بم پھینک کر بے گناہ انسانوں کے گوشت اور ہڈیوں سے کھیلتے ہیں۔ دنیا میں اس سے بڑھ کر درندگی کی مثال کسی قوم نے پیش نہیں کی۔ یہ خفیہ فوجی تنظیم دہشت زدگی اور قتل عام کا ارتکاب اس عرصہ میں کر رہی ہے جبکہ فرانسیسی حکومت کے صدر ڈیگال اور الجزائریوں میں جنگ بندی کا سمجھوتہ ہو چکا ہے۔ جس کے بعد ایک الجزائری باشندے نے کسی فرانسیسی پر ہاتھ نہیں اٹھایا۔ فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم فرانس گورنمنٹ سے بھی باغی ہے۔ وہ جنرل ڈیگال کی اسکیم کو فیل کرنا چاہتی ہے۔ معاہدہ کے رو سے یکم جولائی سے الجزائر میں استصواب رائے عام ہوگا۔ کہ الجزائری باشندے کس قسم کی حکومت چاہتے ہیں۔ آیا وہ فرانس کے ساتھ مل کر رہنا چاہتے ہیں یا بالکل علیحدہ آزاد گورنمنٹ کے حق میں ہیں۔ ظاہر ہے کہ الجزائریوں کا فتوےٰ آزاد حکومت کے حق میں ہوگا۔ بہرحال جنرل سیلان کو فرانسیسی گورنمنٹ گرفتار کرنے میں کامیاب ہو گئی۔ اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے فرانسیسی افسروں پر مشتمل ایک ٹریبونل مقرر کیا گیا (باقی صفحہ پر)

جمعیۃ العلماء اسلام آزاد کشمیر کا اہم اجلاس

اور ضروری تجاویز

۱۱ مئی کو آزاد کشمیر کی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا محمد نذیر صاحب ساکن منگ منعقد ہوا جس کی اہم تجاویز حضرت مولانا امیر الزمان صاحب ناظم اعلیٰ نے ارسال فرمائی ہیں ۔ جو حسب ذیل ہیں ۔

قرارداد تعزیت

اسلامیان آزاد کشمیر کا یہ عظیم الشان اجلاس مجاہد اعظم فاتح قادیان خطیب اسلام حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور پاکستان کے نامور عالم عظیم روحانی پیشوا شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت پیر طریقت ولی کامل مولانا حماد اللہ صاحب سندھی رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کے عظیم ترین شخصیت اہلسنت کے سب سے بڑے علامہ مولانا عبد الشکور صاحب لکھنوی حضرت مولانا حافظ فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کراچی ۔ رہنمائے کامل حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب مہتمم جامع اشرفیہ لاہور ۔ فخر پونچھ خان صاحب حاجی لفٹنٹ کرنل خان محمد خان صاحب جیسے محسن کی وفات حسرت آیات پر دلی حزن وملال کا اظہار کرتا ہے ۔ اور اعتراف کرتا ہے کہ ان جملہ چمکتے ہوئے ستاروں نے اہل دین اسلام کی بیش بہا خدمات انجام دی ہیں ۔ ان کی وفات امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم حادثہ ہے اجلاس درگاہ ایزدی میں دست دعا کرتا ہے کہ وہ ان جملہ بزرگان اسلام کو جوار رحمت میں جگہ دے ۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے ۔ آمین ۔

(۲) پرویز کی تکفیر

اسلامیان آزاد کشمیر کا یہ سالانہ عظیم الشان اجتماع زیر اہتمام جمعیۃ العلماء آزاد کشمیر ہر طبقہ کے علماء پاکستان کے متفقہ جاری کردہ فتاویٰ جات بابت تکفیر مسٹر غلام احمد پرویز کی توثیق کرتے ہوئے قرار دیتا ہے کہ مسٹر پرویز نے حدیث یعنی سنت رسول کے خلاف اپنی ناپاک مہم جاری رکھ کر دین اسلام کی جزو اعظم کا انکار اور تضحیک کر کے ارتکاب کفر کیا ہے ۔ اس لئے تمام اہل اسلام کفر کے اس خطرناک لٹریچر کے مطالعہ سے پرہیز کریں ۔ اور قرآن حکیم وسنت رسول صلعم کو زندگی کی بنیاد اور دستور قرار دیں ۔

محکمہ افتاء کا مطالبہ

آزاد کشمیر کا یہ نمائندہ اجتماع آزاد کشمیر حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ افتاء جو ابتدائے قیام آزاد کشمیر حکومت سے اپنے مذہبی ملی تفویض شدہ فرائض کو باحسن وجوہ انجام دے رہا ہے مگر اب تک حکومت نے ایک مستقل محکمہ کی حیثیت نہیں دی اور نہ ہی خالی ہونے والی اسامیوں کو پُر کیا ہے اس لئے اجلاس ہذا حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اس محکمہ کو ایک مستقل اور بااختیار محکمہ قرار دے کر جملہ امور شرعیہ اس کے تفویض کرے ۔

ممبران اسمبلی علماء کو مبارکباد

انجمن تعلیم القرآن کا یہ اجتماع ۔ پاکستان کے حالیہ جمہوریہ انتخابات میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب سرحدی صوبائی اسمبلی ۔ مولانا مفتی محمود صاحب ناظم وفاق المدارس کی قومی اسمبلی کی کامیابی پر انتہائی خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ہر دو موصوف کو دلی مبارکباد پیش کر کے دعا کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ انہیں ملک وملت کی بہترین خدمات کی توفیق بخشے ۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء آزاد کشمیر)

جناب محمد یوسف صاحب چنیوٹ والے متوجہ ہوں

آپ نے جہلم کے پتہ پر ترجمان اسلام منگوانے کے لئے بڑا لمبا چوڑا خط تو لکھا ہے لیکن پورا پتہ کہیں نہیں لکھا ۔ پتہ بھیج دیں ۔ اور

جناب عبد الصمد صاحب چنیوٹ والوں کے مبلغ گیارہ روپے چار آنہ منی آرڈر ارسال فرمائیں ۔

(ناظم دفتر)

سپاسنامہ

۲۰ مئی کو تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ کے باشندوں نے جو ملتان بازار لاہور وغیرہ میں کاروبار کرتے ہیں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کامیابی پر ٹی پارٹی دی جس میں قومی اسمبلی کے رکن میاں صلاح الدین اور صوبائی اسمبلی کے ممبران خان ملنگ خان صاحب آف بٹ گرام اور محترم مہتمم عبد الرحمٰن صاحب اور ان کے سوا یونین کونسلوں کے متعدد ارکان شریک تھے اور میاں کریم بخش صاحب کونسلر لاہور کارپوریشن بھی مدعو تھے ۔ ان کے سوا محترم ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری اور شیخ حسام الدین صاحب اور مرزا غلام نبی صاحب جانباز خاص طور پر مدعو کئے گئے تھے اجلاس میں محمد اعظم صاحب چشتی نے نعت پڑھی جانباز صاحب نے ایک نظم سنائی ۔ پھر سپاسنامہ خواجہ محمد رمضان نے پیش کیا ۔ جس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء نے آدھ گھنٹہ تقریر کی ۔ چائے نوشی کے بعد محفل دعا پر برخاست ہوئی ۔

سپاسنامہ

بگرامی خدمت مخدوم ومحترم حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء وممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان

جناب والا :

ہم باشندگان تحصیل مانسہرہ ضلع ہزارہ وحال مقیم لاہور ۔ آپ کو مغربی پاکستان مجلس قانون ساز کا رکن منتخب ہونے پر پُرخلوص ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں ۔ ہمارے لئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ ہماری نمائندگی کے فرائض ایک ایسی ہستی کے سپرد ہوئے ہیں جس کی امانت اور دیانت کے دوست دشمن سبھی معترف ہیں ۔ جس کا اوڑھنا اور بچھونا اسلام ہے ۔ جس نے تمام عمر خدائے قدوس اور پیغمبر آخر الزمان کے احکامات کی برملا تبلیغ کی اور کوئی سنہری ۔ روپہلی اور سیاسی مصلحت اسے حق گوئی سے باز نہ رکھ سکی ۔ جس کے فقر واستغنا کی وجاہت سے انگریز کے ایوان لرزتے رہے اور وہ ببانگ دہل اعلان کرتا بڑھتا چلا گیا

زنہار از آں قوم نہ باشی کہ فریبند
حق را بسجودے و نبی را بدرودے

یہ فقر کی دولت ہے کچھ اندازہ نہیں ہے

انگریز کا دبدبہ ظلم وستم اور قہر وجبروت ۔ قید وبند کی صعوبتیں ۔ جرمانے اور ضبطیاں اُس مرد قلندر کی راہ میں حائل نہ ہو سکے ۔ اور ان تمام آلام ومصائب کے باوجود اُس کے پائے استقلال میں لغزش نہ آئی

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

حضرت مولانا کا صوبائی اسمبلی کا رکن ہونا ان کی ذات گرامی کے لئے باعث فخر نہیں ۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ خود مجلس قانون ساز کے لئے بہت بڑا اعزاز ہے ۔

ہے رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا
ہر مدعی کے واسطے دار ورسن کہاں

مجلس قانون ساز اس پر بجا طور پر ناز کر سکتی ہے ۔ کہ مولانا جیسا بلند پایہ عالم دین اور بے باک سیاسی راہنما اس کا رکن منتخب ہوا ہے ۔ جو کلام الٰہی کی تبلیغ سے اسمبلی ممبرز کو خداوند کریم کی صحیح نیابت گاہ میں تبدیل کر دے گا اور MAY کے Parlimentary Rules کی جگہ خلفائے راشدین کے قوانین ازسر نو نافذ کرانے کی بھرپور کوشش کرے گا

مسلمانوں کی اس نشاۃ ثانیہ میں جب کہ انتخابات برادری ۔ نسل ۔ قبائلی اور گروہی مفادات کی بنا پر لڑے جا رہے تھے حضرت مولانا کا ان غیر اسلامی باتوں سے مبرا ہونے اور پھر کامیابی حاصل کرنا قدرت کا بہت بڑا اعجاز ہے ۔ اور اسلام پسند حلقوں کی فتح ۔

اس انتخاب سے یہ بھی واضح ہو گیا ہے کہ آج بھی صداقت ۔ کذب وافترا اور دولت وامارت پر غالب آ سکتی ہے

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ
إِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا

تحصیل مانسہرہ کے بنیادی جمہوریتوں کے ارکان مبارکباد کے مستحق ہیں ۔ کہ انہوں نے تمام غیر اسلامی بندھنوں کو توڑ کر عوام کی صحیح ترجمانی کی ۔ اور مولانا کو منتخب کر کے اسلامی جمہوری روایات کو قائم رکھا

ہم یہ توقع کرتے ہیں کہ حضرت مولانا اپنی سابقہ شاندار اور درخشندہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے اسلام کے

(باقی صفحہ ۵ پر)

۷۸۶
هفت روزه ترجمان اسلام
۸ جون ۱۹۶۳ء

عالم اسلام کے آہنی مرد صدر ناصر

اور اس کے خلاف اوچھے ہتھیار

(گذشتہ سے پیوستہ)

یہ منظر اور جوش قابل دید تھا کہ جہاں لوگوں نے سنا کہ فلاں جگہ دشمن کی چھاتہ فوج اتر رہی ہے۔ جوش سے بھرے ہوئے مصری عرب وہاں پہنچتے اور اترنے والوں کا صفایا کر دیتے۔ جب دشمن اس مہم میں کامیاب نہ ہوگیا تو دشمن کی فوجیں سمندر سے بحری جنگی جہازوں کی مدد سے اور ہوائی فوجیں طیاروں کے ذریعہ سے سرزمین مصر پر اتر پڑیں ادھر پورٹ سعید (بندرگاہ) پر کفر و اسلام کی ہولناک جنگ شروع ہوگئی ایک طرف نصاریٰ کی فوجیں شہر میں داخل ہونے کے لئے موت کے اژدہا کے منہ میں جا رہی ہیں۔ دوسری طرف غازیان اسلام آگ کے طوفان میں گھرے شہر کے چپہ چپہ کے لئے سر دھڑ کی بازی لگاتے ہوئے اللہ کو پیارے ہو رہے ہیں۔ دشمن کی طاقت عربوں سے کئی گنا زیادہ ہے۔ بلکہ فرانس، برطانیہ اور یہودیوں کی متفقہ طاقت اور سامان جنگ کے مقابلہ میں مصریوں کو کوئی نسبت ہی نہ تھی۔ مگر مصریوں کے صبر و استقامت اور عربی شجاعت و بسالت کے مناظر نے دشمنوں کے چھکے چھڑا دیئے۔ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان کا خواب سراب بنتا نظر آ رہا ہے۔

اس نازک وقت میں جب کہ مصر کا مبارک خطہ ساری دنیا سے کٹا ہوا دشمنان اسلام کے نرغہ میں تھا۔ اور عالم اسلام کے دھڑکتے ہوئے غمگین دل اللہ تعالیٰ سے پیارے رسول کا واسطہ ڈال ڈال کر دعائیں مانگ رہے تھے۔ اور وہ سمجھ رہے تھے کہ سویز اور مصر پر خدانخواستہ قبضہ کر لینے کے بعد برطانوی بھوت پھر مشرق وسطیٰ پر مسلط ہو کر مشرق اقصیٰ تک کے مسلمانوں کے اقتدار کے لئے لعنت ثابت ہوگا۔ عین ایسے موقعہ پر صدر ناصر نے ایک طرف آزاد دنیا سے مظلوموں کی امداد کے لئے اپیل کی۔ دوسری طرف ریڈیو پر تمام مصری قوم کو مخاطب کر کے اعلان فرمایا کہ:۔

"پیارے عربو! اور مصری بھائیو! دشمن کے منحوس قدم ہماری پاک سرزمین پر پہنچ چکے ہیں۔ میں نے تمام تھانوں میں تیس لاکھ اسلحہ (ہتھیار) جمع کرا رکھے ہیں، ہر مصری باشندہ اپنے قریب کے تھانے سے ہتھیار حاصل کر کے اپنے کو ملکی دفاع اور جہاد فی سبیل اللہ کا سپاہی سمجھے۔"

مسئلہ بھی یہی تھا کہ دشمن کے ہجوم کے وقت مردوں اور عورتوں سب پر جہاد فرض ہوجایا کرتا ہے۔ مصری قوم نے اپنے مایۂ ناز قائد کے حکم پر فرض شروع کیا۔ ادھر اللہ تعالیٰ نے عالم اسلام کی عاجزانہ اور دردمندانہ دعائیں سن لیں۔ اور چین اور روس کے اعلانات اور دھمکیوں سے فرانس اور برطانیہ کا پتہ پانی ہوگیا۔ امریکہ نے مداخلت کی اور تیسری جنگ عظیم کے خطرے کو ٹالنے کے لئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے مداخلت کر کے فریقین کو جنگ بندی کے لئے مجبور کر دیا۔

ایک سازش اور اس کا انجام

اس جنگ میں ایک سازش بھی کی گئی۔ دشمنان اسلام نے ظاہری مقابلے زیادہ ہمیشہ سازشوں سے زیادہ کام لیا ہے۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی یہ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ عین حملے کے وقت مصر کے اندر بغاوت ہوجاتے اور فوج حملہ آوروں کو قبضہ دے دے۔ ناصر گرفتار ہو کر دشمنوں کے کے پاس بھیج دیا جاتے اور اہل اسلام کو ایسا سبق دیا جاتے کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کی لاج رکھ لی اور مصر کے بطل جلیل ناصر کو بروقت سازش کا پورا پورا نقشہ معلوم ہوگیا۔ چنانچہ جب سازشیوں نے ٹیلیفون پر تعمیل کرنے کا اعلان کیا، تو جواب میں معلوم ہوا کہ ان دشمنوں کے آلۂ کار سب جیل یا قبرستان پہنچ چکے ہیں۔ آخر کار سلامتی کونسل کی مداخلت سے جنگ بند ہوگئی۔ لیکن مصری بہادروں نے اس وقت تک تلواریں میان میں نہیں کی جب تک ان کی سرزمین پر ایک آدمی بھی دشمن کا موجود تھا۔

سیاسی جنگ

التوائے جنگ کے بعد نہر سویز وغیرہ میں مراعات خصوصی کے لئے دشمنوں نے سیاسی جوڑ توڑ کیا۔ اور مختلف طریقوں سے شرائط میں مصریوں پر دباؤ ڈالنا چاہا۔ مگر ناصر کے مقابلہ میں ایک چال بھی کامیاب نہ ہوئی اور

"بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے"

کے مصداق یہود و نصاریٰ خائب و خاسر ہو کر سرزمین عرب سے نکلے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ روس کی بلگانن کی دھمکی اور چین کے ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش سے کام بنا، اس میں شک نہیں کہ انہوں نے ہمدردی کی لیکن ایک تو یہ بات خود صدر ناصر کی صحیح سیاست کا نتیجہ تھی۔ دوسری بات سوچنے کی یہ ہے کہ اگر صدر ناصر دو دن میں ہمت ہار کر دشمنوں کے سامنے گھٹنے ٹیک دیتا تو بلگانن کی دھمکی کیا کام کرتی۔ نواب صاحب حیدرآباد دکن نے گھٹنے ٹیکنے میں اتنی جلدی کر دی تھی کہ اقوام متحدہ کو کچھ کہنے سننے کا موقعہ بھی نہ مل سکا۔ مگر ناصر اور مصریوں نے عربوں کی پرانی تاریخ دہرائی اور صبر و استقامت کا وہ ثبوت دیا کہ دنیا دنگ ہو کر رہ گئی اور دشمن اپنے تمام منصوبوں میں ناکام ہوگیا۔ مصریوں کے طرز عمل نے روس وغیرہ پر یہ حقیقت واضح کر دی کہ اگر ان کو جدید اسلحہ میسر ہو جاتے تو یہ چالیس سال تک دشمن کو لوہے کے چنے چبوا سکتے ہیں۔ اس لئے ان کو برطانیہ اور فرانس کو دھمکی دینے کی ہمت ہوئی۔

ناصر کی شخصیت

اس جنگ کے بعد جو دشمنوں کی پوری تیاری کے بعد لڑنی پڑی تھی صدر ناصر کی صحیح پوزیشن دنیا کے سامنے آئی اور وہ دنیائے اسلام کا بطل جلیل قرار پایا اور عربوں کی آنکھوں کا تارا بن گیا۔ عرب کا بچہ بچہ اس پر فدا ہے اور عالم اسلام کا وہ ایک بہادر لیڈر اور جرنیل ہے۔

ناصر کی ایک اور عقل مندی

اثنائے جنگ میں عراق، شام اور اردن نے اپنی اپنی امداد کی پیشکش کی مگر ناصر نے سب کو یہ جواب دیا کہ آپ صرف اپنی سرحدات کی حفاظت کریں اور بس کتنی بہترین سیاست تھی۔ اگر ناصر ان ملکوں کو جنگ میں شریک کر لیتا تو اس کا خطرہ تھا کہ وہ یہود و نصاریٰ کے اتحاد کا مقابلہ نہ کر سکتے اور ان عرب ممالک پر دوبارہ دشمنوں کا قبضہ ہوجاتا۔ دوسری بات یہ تھی کہ فتح ہوتی تو تمام عربوں کی مشترکہ جنگ کا نتیجہ سمجھا جاتا ناصر نے صرف مصریوں کو لڑا کر عربوں کی دھاک بٹھا دی اور اپنی انتہائی مستقل مزاجی کا ثبوت دیا۔ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مشہور مثل ہے عربی میں بھی کہتے ہیں:۔

اَلْغَرِیْقُ یَتَشَبَّثُ بِکُلِّ حَشِیْشٍ

ایسے وقت میں ناصر کو تو ہر چھوٹی بڑی امداد کی ضرورت تھی۔ مگر اس کی سیاست اور اس کا خداداد استقلال کام آیا اور انہوں نے باقی عرب ممالک کو دشمنوں کا نشانہ بننے سے بچا لیا۔

جنگ کے بعد

اس جنگ کے بعد مشرق وسطیٰ کی سیاست نے نیا رنگ اختیار کیا۔ اب ہر طرف ناصر ہی ناصر تھا۔ شام کی حکومت نے مصر سے اپنا الحاق کر لیا اور دوسری مخالفتیں بھی دب گئیں اور مصر کی آزاد حکومت جو نہ روس کے اشاروں پر چلتی تھی نہ امریکہ کا دم چھلا تھی۔ عالم اسلام کی واحد آزاد اور مضبوط حکومت سمجھی جانے لگی۔ عربوں کا سر اونچا ہوا اور اللہ تعالیٰ نے عرصہ کے بعد عالم اسلام کی عزت کو چار چاند لگا دیئے

٭

حضرت مولانا محمد عبد الشکور صاحب فاروقی مجددی

(از مولانا محمد منظور نعمانی صاحب)

(قسط ۳)

پہلے ذکر کر چکا ہوں۔ کہ ایک مدت تک مولانا کا یہ التزام رہا کہ ہر وعظ میں نماز کی تلقین و تاکید ضرور فرماتے تھے، بلکہ اس دور میں نماز ہی ان کے مواعظ کا خاص موضوع ہوتا تھا۔ اس عاجز نے خود بھی نماز کے بارے میں مولانا کا وعظ سُنا ہے۔ صاف محسوس ہوتا تھا کہ جو کچھ فرما رہے ہیں بے چین دل کی گہرائی سے فرما رہے ہیں۔ حضرت مولانا نے غالباً اسی زمانہ میں نماز کے موضوع پر ایک بڑی مؤثر مستقل کتاب بھی "کتاب الصلوٰۃ" کے نام سے لکھی تھی، اس میں مولانا نے قرآن مجید کی ایک سو ایک آیات نماز سے متعلق جمع فرمائی ہیں۔ اس عاجز کو اعتراف ہے کہ مولانا کی اسی کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ قرآن مجید میں کن کن عنوانات سے نماز کی طرف دعوت دی گئی ہے، اس کتاب میں آیات کے علاوہ نماز سے متعلق تاکیدی اور ترغیبی و ترہیبی حدیثیں بھی اور آخر میں ائمہ امت کے ارشادات بھی ذکر فرمائے ہیں، جیسا کہ میں نے عرض کیا۔ کتاب نہایت مؤثر ہے اور علمی حیثیت سے بھی اس کا پایہ بلند ہے۔ مجھے کچھ ایسا یاد آتا ہے کہ حضرت مولانا نے اپنی اس کتاب کی یا اُس کے کسی حصہ کی کتابت بھی خود ہی فرمائی تھی (حضرت مولانا نہایت جمیل الخط تھے اور بدخط تحریر سے گرانی ہوتی تھی)۔ لکھنؤ کے متعدد واقف حضرات سے میں نے سُنا ہے کہ یہاں نماز کا رواج بہت کم تھا۔ بہت سی مسجدیں غیر آباد تھیں، الحمد للہ اب یہ بات نہیں ہے ان حضرات نے بتایا کہ اس میں سب سے بڑا دخل حضرت مولانا مرحوم کے مواعظ کا ہے۔

قرآن مجید کے ساتھ خاص تعلق: اس سے ملی جلتی دوسری قابل ذکر خصوصیت قرآن مجید کے ساتھ حضرت مولانا کا خاص شغف اور تعلق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے چھ صاحبزادے عطا فرمائے (جن میں سے دو کا سامنے انتقال ہو چکا ہے) مولانا نے ان سب کو قرآن مجید حفظ کرایا[1]۔ ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس زمانہ میں ایسا وہی کرے گا جس کو اللہ کی کتاب پاک کے ساتھ غیر معمولی شغف ہو۔ مولانا پہلے خود حافظ قرآن نہیں تھے لیکن اب سے چند ہی سال قبل بالکل بڑھاپے کے دور میں خود محنت کر کے حفظ کیا، زندگی کے ان چند اخیر سالوں میں تو بس تلاوت قرآن ہی ان کا دن رات کا شغل اور وظیفہ تھا۔ گزشتہ آٹھ دس سال میں صبح یا شام جس وقت بھی حاضری کا اتفاق ہوا یہی دیکھا کہ قرآن مجید سامنے ہے اور اس کی تلاوت میں مشغول ہیں، حالت یہ ہو گئی تھی کہ اپنے خاص اہل محبت اور نیاز مندوں تک کا زیادہ آنا اور دو چار منٹ سے زیادہ بیٹھنا باعث گرانی ہونے لگا تھا، اس گرانی کا اظہار زبان سے تو میں نے کبھی نہیں سُنا، لیکن دو تین ہی منٹ کے بعد چہرے سے محسوس ہونے لگتا تھا کہ انہیں شغل تلاوت کا یہ انقطاع شاق ہو رہا ہے اور وہ منتظر ہیں کہ آنے والا رخصت ہو تو وہ اپنے شغل میں مشغول ہوں۔

اہل و عیال سے محبت: اپنے اہل و عیال سے محبت بھی انسانی فطرت کا تقاضہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت ہے۔ حدیث و سیرت پر جن لوگوں کی نظر ہے وہ جانتے ہیں کہ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال اور مقام تھا۔ کتب حدیث میں مذکور ہے کہ نواسوں اور نواسیوں میں سے کوئی بچہ منبر پر خطبہ دیتے وقت قریب آگیا تو آپ نے اسی حالت میں اسے گود میں اٹھا لیا بلکہ کبھی کبھی تو انہیں گود میں لے کر آپ نے نماز بھی پڑھی ہے۔ اسی طرح ازواج مطہرات کے ساتھ آپ کی ملاطفت اور حسن معاشرت مثالی تھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس وراثت ﷺ سے بھی وافر حصہ عطا فرمایا تھا، اولاد اور اولاد کی اولاد کے ساتھ آپ کے دل کا لگاؤ بھی مثالی تھا۔ لیکن دو جوان صاحبزادوں (مولانا حافظ عبد الغفور صاحب مرحوم اور مولانا حافظ عبد العزیز صاحب مرحوم) اور جوان العمر اکلوتی چہیتی صاحبزادی اور ان سے پہلے ان کی والدہ مرحومہ کے انتقال کے وقت مولانا کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس حال اور ارشاد کا کامل نمونہ دیکھا گیا جو عہد نبوت کے اکلوتے صاحبزادے سیدنا ابراہیم (علی ابیہ وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) کی ولادت کے وقت آپ کا حال اور قال دیکھا اور سُنا گیا تھا۔ حدیث شریف میں ہے کہ اُن کے انتقال پر آپ نے فرمایا:

العین تدمع والقلب یحزن ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ "آنکھ آنسو بہا رہی ہے اور دل کو رنج اور صدمہ ہے اور زبان وہی بولے گی جس سے میرا مالک راضی ہو"۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ایک عارف کامل کی شہادت: آخر میں اس دور کے ایک مسلّم عارف بلکہ یقین و معرفت کے امام حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے ایک ارشاد پر تاثرات کے اس سلسلہ کو ختم کرتا ہوں۔

حضرت مولانا اپنے وصال سے ٹھیک ایک سال پہلے رجب ۱۳۶۲ھ میں ایک بڑی جماعت کے ساتھ لکھنؤ تشریف لاتے تھے اور تقریباً ایک ہفتہ دار العلوم ندوۃ العلماء میں قیام فرمایا تھا، ایک روز دار العلوم کی مسجد کے وضو خانہ میں وضو فرما رہے تھے، دار العلوم کے دو تین اساتذہ بھی ساتھ بیٹھے وضو کر رہے تھے، مولانا معین اللہ صاحب ندوی (موجودہ ناظر شعبہ تعمیر و ترقی دار العلوم ندوۃ العلماء) مولانا کے بالکل سامنے بیٹھے وضو کر رہے تھے۔ حضرت مولانا کی ان پر شفقت و عنایت کی خاص نظر تھی، اُن سے مخاطب ہو کر فرمایا "میاں مولوی معین اللہ! حضرت مولانا عبد الشکور صاحب کو جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا۔ ہاں حضرت جانتا ہوں، زیارت بھی کی ہے فرمایا "نہیں تم نہیں جانتے"۔ پھر فرمایا "وہ امام وقت ہیں"۔

لکھنؤ کے اسی سفر میں ناچیز راقم سطور بھی حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے ہمرکاب تھا، ایک صحبت میں (اب یاد نہیں کس سلسلہ میں) خود مجھ سے فرمایا کہ ان مشرقی دیار میں حضرت مولانا عبد الشکور صاحب کا وہی مقام ہے جو ہمارے مغربی دیار میں ہمارے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا تھا۔ (حکیم الامۃ حضرت مولانا تھانوی رحمہ اللہ کا وصال چند ہی روز پہلے ہو چکا تھا)

آخر میں ناچیز راقم سطور اپنے ناظرین سے خصوصیت کے ساتھ درخواست کرتا ہے کہ حضرت مولانا کے لئے مغفرت و رحمت اور رفع درجات کی اور تمام محبین و متعلقین کے لئے صبر و اجر اور اُن کے نقش قدم پر چلنے کی خاص طور پر دعا فرمائیں، یہ اُن کا اس ناچیز پر ذاتی احسان ہوگا۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپیہ
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

چھ ماہ سے کم مدت کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جائے گا۔

بقیہ صفحہ اوّل

دنیا کو ٹریبونل کے فیصلے کا انتظار تھا۔ اس لئے کہ ملزم وہ سنگدل شخص ہے جو ہزاروں بیگناہ انسانوں کے قتل کا ذمہ دار ہے اور خود فرانسیسی حکومت کا باغی ہے۔

مگر دنیا کی حیرانی کی کوئی حد نہ رہی جب ٹریبونل نے جنرل سلان کے مقدمہ کا فیصلہ سناتے ہوتے اس کو حبس دوام (عمر قید) کی سزا دی۔ قید کی سزا کوئی سزا نہیں ہے کسی بڑے قیدی کا سپیشل کلاس میں یا فرسٹ کلاس کی جیل میں رہنا اور بیوی بچوں سے ملتے رہنا کوئی سزا نہیں کہلائی جا سکتی۔ خاص کر۔ جب کہ ہر وقت یہ امید بھی ہو کہ معاہدہ ہو جانے یا حکومت تبدیل ہو جانے کے بعد رہائی کا امکان بھی ہے۔ یہ فیصلہ ٹریبونل کے ذاتی اور قومی تعصب کا نتیجہ تھا۔ فرانسیسی ججوں کی نگاہ میں مسلمان بچوں اور عورتوں کے گوشت پوست کے پرزے بموں کے ذریعہ فضائے آسمانی میں اڑانا کوئی جرم نہ تھا۔ اور وہ ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کے مقابلہ میں ایک فرانسیسی کی جان کو زیادہ پیارا اور قیمتی تصور کرتے تھے اس فیصلے سے فرانس کی اتنی بدنامی ہوئی کہ جنرل ڈیگال نے بھی ٹریبونل کو غلط قرار دیکر اسکو ڈس مس کر دیا اور اسکی جگہ مقدمہ کی سماعت کرنے والے ٹریبونل کی تجویز کی۔ دیکھا آپ نے دونوں مقدموں میں بلحاظ نوعیت جرم کوئی فرق نہیں تھا بلکہ اخلاقی نقطہ نگاہ سے جنرل سلان کا جرم بڑا ہوا تھا۔ اس کے مقابلہ میں ایشمین کا جرم کم تھا۔ اس نے اپنی مملکت کی ایک مخالف سازشی قوم کے خلاف کام کیا اور سلان نے معاہدۂ امن کے بعد پر امن آبادی کو تباہ کیا۔ مگر یہود و نصاریٰ بچہ سگ برادر شغال ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ یہودیوں نے قومی عصبیت کی وجہ سے نازی لیڈر کو پھانسی دے دی، حالانکہ مخالف بادشاہ بھی جو جنگ میں بے انتہا انسانوں کے قتل کا باعث ہوتا ہے۔ گرفتار ہونے کے بعد اکثر نظر بند اور قیدی بنا لیا جاتا ہے۔ اور جنرل سلان کو موت کی سزا سے بچانا بھی نصرانی تعصب کا نتیجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی خاطر کیوں ایک فرانسیسی کمانڈر کی جان لی جائے۔ یہ ہے غیر اسمانی قانون کا حال۔ اس کے بالمقابل مسلمانوں نے ہمیشہ عدل و انصاف کے تقاضوں پر عمل کیا۔ ذمی کافروں کے قتل کے بدلے مسلمانوں کو قصاص میں قتل کیا اور انسانی

---

[1] بعد میں تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ ان میں سے دو بھائی اپنی بیماری وغیرہ کی وجہ سے قرآن مجید حفظ نہیں کر سکے تھے۔ اگرچہ مولانا نے اس کے لئے پوری کوشش فرمائی ۱۲

پشاور میں ڈیڑھ صد علماء کرام کو عصرانہ

پشاور (بذریعہ ڈاک) نظام العلماء مغربی پاکستان کے مشورے کے مطابق مرکزی اور صوباتی پارلیمنٹ کے انتخابات میں علماء کرام نے حصہ لیا الحمد للہ اس کے نتائج شاندار نکلے اور کونسلروں نے خالصاً للہ علماء کرام کو ووٹ دے کر اپنی مذہب دوستی کا ثبوت دیا مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی کامیابی دراصل دین اور اسلام کی کامیابی ہے یہ تھے وہ الفاظ جو مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد نے ایک دعوت عصرانہ میں کہے جو مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی کامیابی کی خوشی میں جناب ملک محمد عبد اللہ صاحب نے ترتیب دی تھی۔ اس کامیابی کی خوشی میں دوسرا عصرانہ سابق مجلس احرار اسلام سرحد کے ناظم اعلیٰ مولانا نور الحق نور نے دیا جس میں تقریباً ڈیڑھ صد کے قریب علماء کرام اور معززین شہر نے شرکت فرمائی اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد مولانا عبد الباری صاحب ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن صاحب امیر ضلع نظام العلماء بطور مہمان خصوصی شریک تھے اس عصرانہ میں مقامی اور بیرونی علماء نے بھی شرکت فرمائی اس موقع پہ امیر سرحد نے فرمایا کہ علماء کرام کی کامیابی پر اس طرح خوشی کا اظہار اس بات کی روشن دلیل ہے کہ اس پر فتن دور میں عوام کی نیک امیدیں علماء کرام سے وابستہ ہیں۔ آپ نے جملہ کامیاب امیدواروں کو مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ قبل از انتخاب ہر امیدوار نے اپنے منشور اور اپنے خیالات قوم کے سامنے پیش کرتے ہوئے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے جدوجہد کریں گے۔

امید ہے کہ کامیاب امیدوار اپنے ان نیک وعدوں کو پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کریں گے۔ اور یہ کہ نمایندگان قوم کی خوش قسمتی ہے کہ مرکزی اور صوبائی اسمبلی میں ان کو قرآن و سنت کے مستند علماء کی ذات حاصل ہوگئی ہے۔ یقیناً حضرت مفتی صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب کی موجودگی میں قرآن و سنت کے قوانین کے نفاذ اور غیر اسلامی قوانین کی منسوخی ملک و ملت کے لئے باعث افتخار ہوگی۔

آپ نے فرمایا پارلیمنٹ پاکستان میں جیسا کہ حضرت شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رحمۃ اللہ علیہ کی موجودگی میں قرارداد مقاصد پاس ہوئی تھی اسی طرح حضرت شیخ الاسلام کے ان خادموں کی موجودگی میں قرارداد مقاصد" کو عملی جامہ پہنایا جائے گا انشاء اللہ۔

میزبان دعوت مولانا نور الحق صاحب نور نے شرکاء کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ قوم کی نگاہیں عائلی قوانین کی منسوخی اور اسلامی قوانین کے نفاذ کے سلسلے میں حضرت مفتی صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب پر لگی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ جل شانہ ان حضرات کو عمر خضر اور صحت کاملہ نصیب فرماوے تاکہ ملک میں محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم والا آئین نافذ ہو سکے۔ آخر میں احباب کی تواضع پر تکلف چائے سے کی گئی شرکاء میں سے حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب پوپلزئی۔ حضرت مولانا عبد الودود صاحب قریشی مہتمم جامعہ اشرفیہ۔ مولانا عبد اللطیف صاحب شیخ الحدیث سرحد۔ مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر۔ مولانا فضل حق صاحب خطیب ہشت نگری۔ مولانا رحمت الٰہی صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب خطیب مولانا حافظ عبد الرشید صاحب۔ مولانا محمد دین صاحب۔ ملک نفیر محمد۔ ملک ذریہ محمد جناب میاں حبیب اللہ صاحب۔ ملک نصر اللہ خان۔ محمد اسمٰعیل ایم۔ اے۔ عبد العزیز صاحب۔ محمد شریعت صاحب سٹوڈنٹ۔ عبد الکفیل صاحب۔ عبد اللہ جان صاحب عبد الکریم صاحب۔ سالار گل محمد صاحب۔ محمد یعقوب صاحب۔ غازی صاحب۔ حافظ عبد الحنان صاحب کے نام قابل ذکر ہیں۔

پتہ والی چٹ پر سُرخ نشان

جن خریدار حضرات کا چندہ ختم ہو جاتا ہے ان کے پتہ والی چٹ پر چھوٹا سا سرخ نشان (×) لگا دیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ صاحب چھ روپے کا منی آرڈر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے پتہ پر جلدی بھیج دیں۔

یا پھر بذریعہ خط ہمیں اطلاع کر دیں کہ وہ آئندہ اخبار جاری رکھنا چاہتے ہیں یا نہیں بصورت دیگر ان کو چھ روپے آٹھ آنے کا وی پی کر دیا جائے گا۔ جس کا وصول کرنا ان کا فرض ہوگا۔ ورنہ ایک خالص دینی ادارہ کا نقصان آپ کے ذمہ ہوگا۔ (ناظم دفتر)

اطالوی فلم اور مسلمان

(از ریاض حنفی توحید سنڈیمن)

کس کی لادینی سے پیدا کفر میں جرأت ہوئی
بیچتا پھرتا ہے ناموس رسالت کو بکو

ایسی ہمت اک طمانچہ ہے تیرے رخسار پر
دین و دنیا میں گنوا دی تو نے اپنی آبرو

کر نہیں سکتا کوئی تیری ہلاکت کا علاج
دیکھ کر جب اپنی بربادی کو خاموش تو

جس کے ہنگاموں نے یورپ کو دیا پیغام موت
وہ مجاہد تھا صلاح الدین ایوبی کہ تو ؟

احتجاج و شور و غوغا بزدلوں کا کام ہے
ایسے موقعے پر خدا کا حکم ہے بس "فاقتلوا"

جلد مٹ جائیں گے موجودہ مسلماں اے ریاض
بس چلے ہیں ان کی رگ رگ میں نہ جام وسبو

غیرت اسلام کچھ ہوتی اگر اس قوم میں
سرخ کر دیتا زمین روم کو اس کا لہو

المدد اے رب آقائے مدینہ المدد
تیرے دیوانوں کو ہے اس چاک کی فکر رفو

آگ ہے اولاد ابراہیم ہے نمرود ہے
اور خدا کو پھر ہمارا امتحاں مقصود ہے !"

موت کے شوقین مسلمان !

انڈونیشیا کی سرکاری اطلاع ہے کہ دوست ممالک اپنے رضاکار ایریان (مغربی نیوگنی) کی آزادی کے لئے انڈونیشی مسلمانوں کے دوش بدوش لڑنے کے لئے بھیج رہے ہیں پہلا مسلح دستہ سنگاپور کے مسلمانوں کا طرف سے انڈونیشیا کے ہوائی اڈے پر اترا۔ ان کا استقبال ہوا اور شکریہ ادا کیا انہوں نے کہا کہ ہم اب تب ہی اپنے ملک کو واپس جا سکتے ہیں۔ جب نیوگنی آزاد ہو جائے ورنہ ہم اپنے انڈونیشی بھائیوں کے دوش بدوش لڑ کر مر جانے کو پسند کریں گے۔

(زندہ باد نوجوانان اسلام)

ڈسکہ میں مودودی کی حرکت

ڈسکہ میں قومی اسمبلی میں مرزائی شاہنواز امیدوار کھڑا تھا۔ اس کے مقابلہ میں مسلمان سرفراز امیدوار تھا وہاں ایک مودودی بھی کھڑا ہوگیا۔

مسلمانوں نے اس کو بہت سمجھایا کہ مرزائی کو تمہارے کھڑے ہونے سے فائدہ پہنچے گا۔ اس لئے تم بیٹھ جاؤ۔ مگر وہ مودودی ہی کیا جو مان جائے آخر اللہ تعالیٰ نے مسلمان امیدوار کو کامیاب کر دیا۔ اور مودودی مسلمان امیدوار کے چند ووٹ ضائع کر کے شکست کھا گیا اور ضمانت بھی ضبط ہوگئی یہ ہے مودودیوں کا اسلامی آئین۔ یہ دراصل مرزائیہ کی طرح اقتدار پسند ٹولی ہے۔ جس کو مسلمانوں نے خوب پہچان رکھا ہے۔

سپاسنامہ صفحہ ۲ کا بقیہ

زریں اصولوں کی روشنی میں صوبائی تعصب اور دیگر وطن دشمن اور غیر اسلامی سرگرمیوں کی بیخ کنی کے لئے اسمبلی کے اندر اور باہر مؤثر جدوجہد کریں گے۔ فرزندان توحید اور شمع رسالت کے پروانوں کا بھرپور تعاون آپ کو حاصل ہوگا۔ اور رب العالمین کی رحمت خاص سے وطن عزیز ترقی کے منازل طے کرتا ہوا۔ عوام کی خوش حالی اور فارغ البالی کی نوید لائے گا۔

ہم ہیں آپ کے عقیدتمندان
اہالیان تحصیل مانسہرہ حال مقیم لاہور

جامعہ عثمانیہ میں یوم عثمان غنیؓ

پیر محل۔ ضلع لائل پور اور ملک کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ میں یوم عثمان غنیؓ ذوالنورین منایا گیا۔ مولانا عبد الحی صاحب عابد نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عثمان غنیؓ کا خون ایسا رنگ لایا کہ آج ہر گھر میں قرآن پاک ہے اور مسلمان تلاوت میں مصروف ہیں اس جامعہ کی نسبت بھی حضرت عثمان غنیؓ کی طرف ہے۔

لکی مروت میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر سرحد اور مولانا مفتی محمود ممبر پارلیمنٹ کا ورود مسعود

علماء دین کا عظیم اجتماع۔ ہزاروں کی تعداد میں مسلمانوں کی شرکت

۲۵ مئی۔ لکی مروت۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ کو مولانا سید گل بادشاہ امیر صوبہ لکی مروت کے تبلیغی دورہ پر تشریف لائے۔ علماء دین نظام العلماء کے ارکان اور عامۃ المسلمین نے پرخلوص استقبال کیا۔ معزز مہمان دارالعلوم اسلامیہ لکی مروت میں قیام فرما تھے۔ عید گاہ میں نماز جمعہ کے لئے ہزاروں اہالیان لکی مروت نے شرکت کی جس میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ امیر سابق سرحد نے ڈیڑھ گھنٹہ تک بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ موصوف نے اپنی تقریر میں اصلاح معاشرہ۔ ضرورت امن اور دینی مسائل سے حاضرین کو روشناس کرایا آگے چل کر فرمایا کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کا وفادار مخلوق ہے۔ مسلمان کو چاہیئے کہ وہ صحیح مسلمان بنے — اور حکومت کو نیک مشورہ دیتے ہوئے فرمایا کہ جمہوریہ پاکستان کے ساتھ اسلامی کا لفظ حذف کر دیا گیا ہے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ہے۔ اسلام کے نام پر اس کی بنیادیں رکھی گئی ہیں۔ اس لئے جمہوریہ پاکستان کے ساتھ اسلامی کا لفظ لگا کر (اسلامی جمہوریہ پاکستان) عوام پاکستان کو ممنون و مشکور فرماویں۔

آب نوشی کے مسئلہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ آب نوشی کا مسئلہ علاقہ مروت کا جزو لاینفک ہے۔

لکی شہر کے باہر علاقہ مروت کے پیاسے عوام کی جھونپڑیاں دیکھ کر آپ کو دلی دکھ ہوا۔ اور محسوس کیا کہ سابقہ حکومتوں نے اس اہم اور ضروری مسئلہ پر توجہ کیوں نہیں دی۔ میں صدر مملکت اور گورنر مغربی پاکستان کی خصوصی توجہ مخلصانہ اور ہمدردانہ انداز سے اس طرف مبذول کراتا ہوں اور اپیل کرتا ہوں کہ وہ پہلی فرصت میں ملک بھر کے تمام صوبوں کے مقبولین کو سوکا کر کے آب نوشی کا ضروری بندوبست کریں۔ خاص کر ڈپٹی کمشنر بنوں کو جس نے وقتی طور پر جو اقدامات کئے ہیں شکر گزار ہوں۔

۲ بجے نظام العلماء لکی مروت کا [illegible]

اجلاس زیر صدارت مولانا سکندر خان منعقد ہوا۔ جس میں مولانا سید گل بادشاہ امیر سابق سرحد اور مولانا مفتی محمود ممبر پارلیمنٹ نے اتفاق۔ اتحاد اور تبلیغ اسلام پر ہدایات فرمائیں۔

مدرسہ جامعہ حسینیہ غریب کالونی منٹگمری

کا افتتاحی جلسہ

مولانا محمد علی صاحب کی آمد پر آٹھ مئی بروز منگل بعد از نماز عشاء جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی قاری محمود صاحب نے قرآن کریم کی تلاوت کی حافظ محمد شریف صوفی محمد حفیظ شیخ محمد یعقوب، چوہدری عاشق حسین صاحبان نے نعت خوانی کی اور مولانا حبیب اللہ صاحب۔ ناظم جامعہ رشیدیہ نے خطبہ استقبالیہ دیا جس میں مدرسہ کا تعارف اور اپیل بھی خود پانچ روپے مولوی مقبول احمد صاحب نے پانچ روپے اور مولانا محمد علی صاحب نے دس روپے چندہ دیا۔ فرمایا کہ یہ غریب بستی ہے اور غریب مدرسہ ہے اس کی ضرور امداد کرنی چاہیئے اور اصلاح معاشرہ پر تقریر فرمائی۔ لوگوں کو فرمایا کہ سب مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ لڑائی جھگڑے مت کرو سب ایک اور نیک ہو جاؤ کسی کو کافر مت کہو۔ کیونکہ اگر ایسے ہو جاؤ گے تو پاکستان بہت مضبوط ہو جائے گا۔ تقریر کامیاب رہی تقریر کے بعد چندہ نے مولانا کو کرایہ پیش کیا انہوں نے فرمایا یہ بھی میری طرف سے مدرسہ کے حساب میں جمع کرو۔ اس کا زیادہ مستحق ہے کہ ہم امداد فرمائیں۔ لوگوں نے پوچھنا شروع کیا کہ مولانا صاحب نے کیا لیا۔ ان کو بتایا گیا کہ مولانا نے چندہ بھی دیا ہے اور کرایہ بھی نہیں لیا۔ ہم نے کہا کہ ہمارے ایسے عالم نہیں کہ سو سو روپیہ لیں۔ بلکہ ان کا مقصد صرف اشاعت اسلام اور تبلیغ دین ہے۔ یہی قربانی دینے والے ہیں۔ یہ خون دینے والے مجنوں ہیں دودھ پینے والے نہیں ہیں۔ آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ آٹھ محرم کو فاضل نوجوان حضرات مولانا محمد اکرام صاحب قادری شہادت حسین پر تقریر فرمائیں گے احباب تاریخ نوٹ فرمائیں۔

جامعہ حسینیہ ایک تعلیمی تبلیغی ادارہ ہے جامعہ کا مقصد خالص اسلامی و دینی تعلیم کی اشاعت ہے جامعہ میں قرآن کریم کی تجوید اور حفظ ناظرہ اور حدیث۔ فقہ حنفی کا بہترین انتظام ہے جامعہ میں ساٹھ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جامعہ غریب الوطن طلباء کے قیام طعام کا کفیل ہے۔ جامعہ میں ساٹھ طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں جامعہ غریب الوطن طلباء کے قیام طعام کا کفیل ہے۔ جامعہ ہذا آپ کے صدقات و زکوٰۃ عطیات کا بہت زیادہ مستحق ہے

(مولانا مقبول احمد ناظم مدرسہ حسینیہ غریب کالونی)

علامہ مفتی محمود صاحب کا دورہ وزیرستان

۲۸ مئی۔ قائد وزیرستان مولانا نور محمد صاحب خطیب آف وانا کی مخلصانہ دعوت پر علامہ مفتی محمود صاحب نے دورہ وزیرستان منظور فرمالیا چنانچہ ۲۷ مئی کو مولانا نور محمد صاحب مع محافظ دستہ اسپیشل بس لے کر حاضر خدمت ہوئے۔ ۲۸ مئی کی صبح کو مفتی صاحب اور امیر نظام العلماء ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں مولانا عبد الحق صاحب نائب امیر نظام العلماء صوبہ سرحد مولانا قاضی عبد الکریم صاحب آف کلاچی ناظم اعلیٰ نظام العلماء تحصیل ٹانک مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب مولانا میاں خان صاحب مولانا محمد رمضان صاحب خطیب میانوالی وانا کے لئے روانہ ہوئے۔ وانا سے پانچ میل کے فاصلہ پر تقریباً پچاس ڈیرلہ نے قومی روایات کے مطابق فائرنگ سے سلامی دی۔ ایک میل کے فاصلہ پر پچاس سا ٹھ آدمی لاریوں پر سوار استقبال کے لئے موجود تھے۔ بے انتہا فائرنگ اور خوشی کے فلک شگاف نعروں سے استقبال کر رہے تھے جب شہر ایک دو فرلانگ رہ گیا تھا تو سمندر کی طرح ٹھاٹھیں مارتا ہوا ایک بے پناہ ہجوم جو چار گھنٹے سے استقبال کے لئے منتظر کھڑا تھا۔ بے انتہا فائرنگ اور قومی روایات کے مطابق خوش آمدید کہا۔ جامع مسجد میں پہنچ کر جلوس ختم ہوا اور مفتی صاحب نے ان کے اخلاص کا شکریہ ادا کیا رات کو وزیریوں نے اپنے ملکی طرز پر استقبالیہ دعوت دی جس میں تقریباً اسی نوے معززین و قومی رہنما موجود تھے۔ اپنے ملکی و قومی مسائل مفتی محمود صاحب کے سامنے پیش کئے ۲۹ مئی کو بعد ظہر ایک جلسہ عام منعقد ہوا۔ جس میں اطراف و اکناف سے کافی تعداد میں وزیرستان کے قومی رہنما اور عوام شریک تھے۔ مفتی صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے مملکت خداداد پاکستان کو مستحکم بنانے اور بلندی کردار کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ قومی اسمبلی میں میرے جانے کا مقصد اپنے ملک کو مادی اور روحانی لحاظ سے مضبوط بنیادوں پر استوار کرنا ہے اور فرمایا کہ میں بھی زندہ اسمبلی میں موجود ہوں اور قرآن و سنت کے خلاف کوئی قانون پاس ہوتے دوں یہ ناممکن ہے اینقص فی الدین وانا حی دوران تقریر میں مفتی صاحب نے وزیرستان والوں کو یقین دلایا کہ تمام ملک کے عموماً اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اور وزیرستان کے مخلص وزیری قبائل کے خصوصاً مفاد کی پوری جرأت سے نگرانی کرتا رہوں گا جلسہ کے اختتام پر قائد وزیرستان مولانا نور محمد صاحب نے وزیری قبائل کی طرف سے مفتی صاحب کی تشریف آوری اور ہمدردی کا شکریہ ادا کیا اور اسلامی اقتدار کو بلند کرنے کے لئے ہر قسم کی جانی و مالی قربانی کی انہیں پیشکش کی کہ ہم آپ کے ایک ادنیٰ اشارہ پر ہر ملک و ملت و مذہب دین کے تحفظ کے لئے کٹ مرنے کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ دعاء خیر سے جلسہ ختم ہوا۔

رات کو پھر مولانا قاضی عبد الکریم صاحب نے دو گھنٹہ مذہب اسلام سے وابستگی پر مؤثر تقریر فرمائی۔

(مرسلہ مولوی محمد عبد الحق)

خطبہ حقانی

از حضرت مولانا عبد الحق صاحب امیر نظام العلماء ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

(قسط ۲)

محترم بزرگو! و مسلمان نوجوانو - آج ہم اس عالم کی یاد مناتے ہیں جس سے روئے زمین پر ایک اکیلے تن تنہا سب طاقتوں جابر حکومتوں قوم و ملک سے بغاوت کرکے اللہ کے قانون کی اعلیٰ عظمت اللہ کے نام کی اعلیٰ عزت قائم کی کہ رہتی دنیا تک اس کی یادگار قائم رہے گی اس لئے تو خاتم الانبیاء حبیب کبریا صلی اللہ علیہ وسلم کو ملت ابراہیم کے اتباع ملت ابراہیم حنیفا کے طریق پر چل کر دنیا پر لا الٰہ الا اللہ کی حکومت قائم فرمائی - اے مسلم خواب غفلت سے بیدار ہو کر سنو ہیں آج جو اللہ کی زمین فساد سے بھر چکی ہے طاغوتی نظام بُری طرح بکا ہے مغربیت ملک پر مسلط ہو چکی ہے - ایمان و حیا و عزت، عریانی و فحاشی کا دور دورہ ہے عیسائیت اور بے دینی سیلاب کی طرح پھیل رہی ہے

اور تو نے تراشے ہیں بتان رنگ و بو
امڈ رہا ہے پھر جہاں میں فتنہ عہد کہن
اب زمام حکمرانی چھین تو انسان سے
تا کجے آخر چلے گا یہ نظام اہرمن
بزم گیتی کو سجائے جو نئے انداز میں
سونپ دو اس مرد مومن کو نظام انجمن
مایوسی گناہ و قنوطیت کفر ہے بزدلی جرم عظیم ہے
تندیٔ باد مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

قوت ڈھل جانے کا نام نہیں قوت ڈھال دینے کو کہتے ہیں مڑ جانے کو ہمت نہیں کہتے موڑ دینے کو ہمت کہتے ہیں کوئی تہذیبی حرکت جمود کی چٹانوں سے نہیں روکی جا سکتی حرکت کا مقابلہ حرکت سے سیلاب کا مقابلہ سیلاب سے ہوتا ہے۔ شریعت ان بہادروں کے لیے اتری ہے جو ہوا کا رُخ پھیر دینے کا عزم رکھتے ہوں جو دریا کی طغیانیوں سے لڑ کر اس کے بہاؤ کو پھیر دینے کی ہمت رکھتے ہوں۔ مسلمان دریا کے بہاؤ پر بہنے کے لیے پیدا نہیں ہوا اس کی پیدائش کا مقصد ہی یہی ہے کہ زندگی کے طوفانی سمندر کو اپنے قبضہ میں لا کر اسے ایمان و صراط مستقیم کی دھار پر چلائے، حتیٰ کہ اگر سمندر کی موجوں سے لڑتے لڑتے اس کے بازو ٹوٹ جائیں، سمندر کی لہریں اسے نیم جان کر کے کسی کنارہ پر کیوں نہ پھینک دیں تب بھی اس کی روح ہرگز ہرگز شکست نہ کھا سکے ایک لمحہ کے لیے بھی اپنی ظاہری نامرادی و ناکامی پر دل افسردگی نہ ہونے دے - غیروں کی ناپائیدار کامرانیوں کو تار عنکبوت سے زیادہ وقعت نہ دے شریعت ان بزدلوں اور نفس کے غلاموں کے لیے نہیں اتری جو ہوا کے رُخ پر اڑنے والے خس و خاشاک کی طرح اڑ کر ناپید ہو جاویں، حشرات الارض کی طرح پانی کے بہاؤ پر بہہ کر سمندر کی گہرائیوں میں اپنا مدفن بنا کر ہمیشہ کی نیند سونے والے ہوں، نوجوانو ہوش کرو اور ہمت سے کام لو۔

خلوص ذوق سے بدلو مذاق حکمرانی
بدلتے ہی نہیں انہیں اہل ایماں کون کہتا ہے۔

انتخابات جیتنے سے ہمارا سفر ختم نہیں ہو گیا منزل مقصود دور ہے - جب تک معاشرہ کا بگاڑ بد اخلاقی کے مظاہرے ضمیر و ایمان کی سودا بازی ووٹ کا نوٹ پر قربانی کر دینا اہلیت و لیاقت کی جگہ قومیت و پارٹی بازی رشوت ستانی عیاشی و فحاشی جیسی لعنتوں سے ہم اپنے وطن عزیز کو پاک نہ کریں گے اس وقت تک ایمان و اسلام روح پرور نظاروں کا دیکھنا خام خیالی اور سودا بے سود ہے

وطن اجالے سے محروم ہے نگہبانو
چراغ آگہی لاؤ ابھی اندھیرا ہے
سرشت اہل گلستان اگر نہ بدلے گی
بدل بھی جائے نظام چمن تو کیا ہوگا

آج وہ مغرب زدہ طبقہ فرنگی کی ہر چال و ڈھال پر قربان ہونے والے لوگ جو کل تک فرنگیوں کے اشارے کعبۃ اللہ پر گولیاں برسانے کو کار ثواب سمجھتے تھے جنہوں نے بغداد مقدس کو انگریز کی غلامی میں گرفتار کرانا اور ترکی کی مضبوط بہادر حکومت کو خلافت عظمیٰ سے محروم بنانا عین ایمان سمجھا جنہوں نے انگریزوں کی گھوڑیاں پال پال کر ان کے سائیس بن کر مربے جاگیریں حاصل کیں جو فرنگی کی بزدلانہ خوشامد کر کے خان بہادر بنے - آج ملک میں فرنگی صاحب بہادر کو نہ پا کر نہائیت بے چین ہیں - یہ کالے انگریز انگریزیت کی محبت میں ہمارے پاک وطن کو فرنگستان بنانا چاہتے ہیں، اسلامی ثقافت کے نام پر ناچ گھر آرٹ کے بہانے زنا خانے تیر و سنان کے بدلے چنگ و رباب عورت کو آزادی کا چکمہ دے کر اپنی ہوس کا نشانہ اور بازار کی جنس بنا دیا ہے خاندانی منصوبہ بندی کے نام سے مردوں کو نامرد کیا جا رہا ہے، خاندانی قوانین سے عورت کو بے عزت خاوند کو بے غیرت بنانا مقصود ہے - اسلام کے بہادر سپوتو آنکھیں کھولو، تمہارے ملک میں کیا ہو رہا ہے - باہمت نوجوانو اٹھو ان خود ساختہ انگریزوں کے سارے منصوبے خاک میں
تہذیب مغرب خود بخود دم توڑ رہی ہے۔

نظام کفر کی بنیاد ہلنے والی ہے
اساس دین نبی کے ہیں اہتمام نئے

ہم آپ حضرات کی جرأت ایمانی کی داد دئے بغیر نہیں رہ سکتے ضلع ڈیرہ کے غیرتمند مسلمانوں نے انتخابات کے ذریعہ ثابت کر دیا ہے کہ ہم بجز اسلامی نظام حیات اور مدنی تہذیب کے اور کسی نظام کسی تمدن کو قبول نہیں کر سکتے ہم اپنے صدر محترم کے بھی بیحد مشکور ہیں کہ انہوں نے انتخابات کے ذریعہ ہمیں ملک و ملت کی خدمت کا موقعہ دے کر خوش آئند زندگی کے لیے ایک نئی فضا پیدا کر دی ہے - آخر میں ہم اللہ جل مجدہ سے دست بدعا ہیں کہ ہمارے صدر محترم کو اسلام کا سچا خادم بنائے اور ان سے دین کی وہ خدمت لے جو رہتی دنیا تک ان کی یادگار رہے اور ہمارے دلوں کو ایمانی جذبہ اسلامی ولولہ سے بھر دے اور ملت ابراہیمی میں ہمارا قول و فعل ہماری زندگی و موت رب دو جہاں کی مرضی کے مطابق بسر ہوں اور مملکت پاک کو انگریز کی لائی ہوئی سب لعنتوں سے پاک کر کے دنیا میں ایک مثالی اسلامی سلطنت خلافت الہیہ بنا دے - آمین ثم آمین قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین لا شریک لہ وبذلک امرت وانا من المسلمین اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر وللہ الحمد

انتخاب تنظیم اہل سنت والجماعت

ڈیرہ اسماعیل خاں : ۲۰ مئی ۱۹۶۳ء بعد از نماز عشاء احباب کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

سرپرست - مولانا عبد القدوس صاحب
صدر - میاں اللہ دتہ صاحب
نائب صدر - مولانا عبد السلام صاحب
ناظم اعلیٰ - شیخ عزیز الرحمٰن صاحب
ناظم - جناب محمد ابراہیم صاحب
ناظم نشر و اشاعت - صوفی عبد اللطیف صاحب
خزانچی - جناب عبد الحمید صاحب

اس اجلاس میں یہ ریزولیشن پاس ہوا کہ ایام محرم میں کچھ لوگ بے جا حرکتیں کرتے ہیں اور مساجد کے قریب اوقات صلوات شور و غل مچایا جاتا ہے۔ لہٰذا حسب سابق اب کی دفعہ بھی باقاعدہ انتظام کیا جائے تاکہ کوئی نازیبا حرکت نہ ہونے پائے۔

عام اور ضروری خبریں

سرخ پوشوں کی جائدادیں واپس

سابق سرخ پوشوں اور عوامی پارٹی کے کارکنوں کو فوجی حکومت نے سزا دیتے ہوئے ان کی جائدادیں بھی ضبط کی تھیں۔ اب حکومت نے وہ سب جائدادیں واپس کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

خارجہ سیاست

پاکستان کی مارشل لاء گورنمنٹ نے اعلیٰ سطح کی کانفرنس میں خارجہ سیاست پر مکمل غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا۔ کہ اس میں ترمیم و تنسیخ بجائے نئی حکومت ہی غور کر سکے گی۔

قومی پارلیمنٹ اور صوبائی اسمبلی کا اجلاس

قومی پارلیمنٹ کا پہلا اجلاس ۸ جون کو راولپنڈی میں اور مغربی پاکستان اسمبلی کا پہلا اجلاس ۹ جون کو لاہور اسمبلی ہال میں شروع ہو رہا ہے۔ دو تین دن تو حلف وفاداری اور سپیکر کے انتخاب میں صرف ہونگے۔ پھر بجٹ پیش کئے جائیں گے۔ اس کے بعد باقی لڑائی شروع ہوگی۔

سب ممبر عورتیں بیوہ ہیں

قومی پارلیمنٹ کی زنانہ سیٹوں پر جو چھ خواتین کامیاب ہوئی ہیں وہ سب کی سب بیوہ ہیں (یہ کچھ نیک فال ہے)

مارشل لاء ختم

۸ جون کو جب قومی پارلیمنٹ کا اجلاس ہوگا۔ اس دن سے مارشل لاء ختم ہو جائے گا۔

کوئٹہ میں اسلامی اکیڈمی کا افتتاح ہو گیا!

گورنر مغربی پاکستان نے کوئٹہ میں محکمہ اوقاف کے قائم کردہ اسلامی اکیڈمی کا افتتاح کیا اور فرمایا کہ یہاں سے فارغ التحصیل ہو کر علماء اسلام کو زندہ حقیقت بنا کر پیش کریں گے (خدا کرے یہ امید صحیح ثابت ہو)

ہندوستان کی شوخ چشمی

ہندوستانی فوجوں نے جنگ بندی لائن پر جارحانہ سرگرمیاں تیز کر دی نئی خندقیں کھودی جا رہی ہیں دشمنوں کا دماغ دو دو ہاتھ کئے بغیر درست نہیں ہونے کا)

فرانس کے جنرل ڈیگال کے عزائم

جنرل ڈیگال نے کہا ہے کہ خفیہ فوجی تنظیم کو سختی سے کچل دیا جائے گا (خدا کرے اسی طرح ہو)

مولانا غلام غوث صاحب کا دورہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ۱۸ مئی کو لاہور سے روانہ ہو کر راولپنڈی پہنچے۔ جہاں جناب مسعود صادق صاحب ایم پی کو بیٹے کے عصرانہ میں شرکت کی۔ یکم جون کو دارالعلوم عثمانیہ ولک شاہی محلہ میں تقریر کی۔ رات کو بھی نماز بعد تقریر کی دو جون پشاور تشریف لے گئے رات کو محترم ڈاکٹر حاجی الطاف گل صاحب سے ملنے نوشہرہ گئے جہاں رات کو جلسہ میں تقریر کی۔ ۳ جون کو روانہ ہو کر لبقہ تشریف لے گئے ۵ جون کو روانہ ہو کر رات تک راولپنڈی پہنچ گئے جہاں علامہ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ سے تبادل خیالات فرما کر ۷ جون کو عازم لاہور ہوں گے۔

۸ جون وہیں رہیں گے ۹ جون سے صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں شرکت کریں گے

ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث کی طرف سے شکریہ

میں مندرجہ ذیل حضرات کا جنہوں نے تار یا خطوط کے ذریعہ مجھے مبارکباد دی ہے دلی شکریہ ادا کرتا اور التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے (غلام غوث)

جناب وہاب الدین صاحب رزڑ ڈیرہ ضلع مردان (سابق سالار اعلیٰ اسلام سرحد)

حکیم حافظ محمد یوسف صاحب چغتائی۔ کہروڑ پکا۔ ضلع ملتان

مولانا غلام رسول صاحب صادق آباد

حاجی تاج الدین صاحب ״ ״

میاں غلام حسین ״ ״ ״

حاجی محمد حسین ״ ״ ״

مالک عبدالواحد ״ ״ ״

ڈاکٹر محمد جمیل صاحب ״ ״

حضرت مولانا محمد ہارون صاحب قاسمی خطیب جامع مسجد بھیں رتحصیل چکوال۔

حضرت مولانا محمد صاحب خطیب مسجد فاروق۔ نیو چینگا کالونی لانڈھی۔ کراچی نمبر ۲۲

مولانا محمد علی جانباز سمندری ضلع لائل پور

ملک محمد انور صاحب انگلش ٹیچر راولپنڈی

الطاف حسین شاہ صاحب کہروڑ پکا۔

ماسٹر غلام مرتضیٰ صاحب ״ ״

لطیف اختر صاحب جماعت ہشتم ״ ״

بشیر احمد مؤذن۔ کہروڑ پکا

قومی اسمبلی کے زنانہ پولنگ میں سب سے زیادہ ووٹ

ہمیں زنانہ سیٹوں سے اصولی اختلاف ہے بیچاری حیادار مستورات کو ممبروں کے سامنے جانے ووٹ مانگنے اور میدان مقابلہ میں اترنے کے مواقع پیدا کرنا پھر اسی ضمن میں غیر متعلقہ فیشن پرست خواہش کے بے ضرورت نقاب سے نامحرموں سے خلوت میں گفتگو کیں اور باعزت گھرانے کی اونچی مستورات کی اس طرح رسوائی کسی طرح معقول اور مفید بات نہیں سمجھی جا سکتی مرد کون سے کم ہیں جو عورتوں کی بھی ضرورت ہوئی مگر نئے آئین نے ان کی سیٹیں محفوظ کر کے ان کو آمادہ پیکار کر ڈالا۔ یار لوگوں نے اس کو بھی پارٹی ایکشن بنانے کی کوشش کی خوب کھینچ تان ہوتی رہی ۔

قومی پارلیمنٹ کے الیکشن میں پشاور مینڈی اور ڈیرہ ڈویژن کی سیٹ میں دو معزز خواتین کا مقابلہ تھا۔ ایک بیگم ممتاز جمال صاحبہ تھیں۔ دوسری بیگم زری سرفراز۔ یہ مردان کے اونچے خاندان کی فرد اور خان سرفراز خان صاحب مرحوم کی بیٹی ہیں۔ قومی خدمات کے تجربہ کے سوا داد و دہش اور علاقہ کی خیرخواہی میں شہرت رکھتی ہیں۔ دونوں فریق نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ یہ مقابلہ ان کی ذاتی قابلیت کا تھا کسی جماعت کا اس میں کوئی دخل نہ تھا۔ سابق صوبہ سرحد بمع ریاست سوات وغیرہ کے اس حلقہ میں تھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ پٹھان قوم نے قومی عصبیت اور خاندانی وجاہت کے پیش نظر اتفاق کر کے بیگم زری سرفراز کو ووٹ دئے۔ چنانچہ قومی اسمبلی کے الیکشن میں سب سے زیادہ یعنی ۲۵ ووٹ لے کر وہ کامیاب ہو گئیں۔

نقد و تبصرہ

میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی

یہ آٹھ صفحات کا رسالہ قاضی خلیل احمد صاحب صدیقی سابق متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ (ضلع جھنگ) نے لکھا اور انجمن تبلیغ الاسلام چنیوٹ نے شائع کیا ہے۔ مصنف قاضی خلیل احمد صاحب مرزائیوں بلکہ خود خلیفہ ربوہ کے گھر کے بھیدی ہیں۔ اس لئے اس کتاب کا مطالعہ ہر مسلمان اور ہر مرزائی کے لئے مفید ہے۔

ہم سکندر آباد کے مرزائیوں کو خصوصیت سے متوجہ کرتے ہیں کہ وہ دنیا بھر کو چیلنج دینے کی بجائے اس چھوٹے سے رسالہ کا مطالعہ فرمائیں۔ اور اس کا جواب لکھیں۔ قیمت ۱۲/ فی سینکڑہ برائے تقسیم ۵ روپے۔

خلیفہ ربوہ کا دعوت مباہلہ کی منظوری سے فرار

یہ ایک سو صفحے کا رسالہ ہے جو حضرت مولانا منظور احمد صاحب پرنسپل جامعہ عربیہ چنیوٹ ضلع جھنگ مغربی پاکستان نے شائع کیا ہے۔ اس میں کفر شکن اور ایمان افروز مضامین درج ہیں۔ دو مباہلوں کی تفصیل اور ان کے نتائج کا مفصل بیان ہے۔ اس کے پڑھنے سے بھلا ہی بھلا ہوگا قیمت دو آنہ۔ فی سینکڑہ برائے تقسیم چھ روپیہ پتہ مندرجہ بالا سے طلب فرمائیں۔

علاقہ بھکر میں علم و عرفان کی بارش

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا مدنی رحمہ اللہ کا دورہ بتاریخ ۱۲-۱۳-۱۴-۱۵ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶-۱۷-۱۸-۱۹ جون بروز ہفتہ اتوار سوموار منگل۔ انشاء اللہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے۔ دورے کا پروگرام یہ ہے:-

۱۶ جون ہفتہ مسجد خانی کھوہ۔ بھکر

۱۷ جون اتوار شہانی نشیب

۱۸ جون سوموار مسجد مہاجرین گڈولہ

۱۹ جون منگل چک ۲۶ خانسر روڈ

جملہ مسلمانوں سے اپیل ہے کہ تاریخ مقررہ پر مذکورہ مقامات پر جوق در جوق تشریف لا کر اجلاس کو بارونق بنائیں اور علماء کرام کے ارشادات گرامی سے مستفیض ہوں۔

(مولانا) اسلام الدین بن داؤد شاہ نواز خاں گڈولہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ ٹیلیفون نمبر [illegible]

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ عبکر، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

ترجمان علماء اسلام کا ...

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ◎ جمعۃ ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ مطابق ۹ نومبر ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۴۵

تکفیرِ اہلِ حق اور محترم مدیر "چٹان" کا حق پسندانہ دفاع

بقیۃ السلف حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند نبیرہ حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند

ہفتہ وار چٹان کے وہ مضامین جو بریلوی حضرات کی طرف سے علماء حق کی تکفیر کے سلسلہ میں جوابی طور پر گذشتہ اشاعتوں میں شائع ہوتے رہے ہیں نظر سے گزرے۔

ان حضرات کی طرف سے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے اس سے پیشتر بھی وہ علماء حق کو اپنے سب وشتم کا تختہ مشق بناتے رہے ہیں۔ ان کی دریدہ دہنی اور تند خوئی نے دین و مذہب کے نام پر اسلام کی جڑیں کھوکھلی کی ہیں اور اہل حق کو ان کے ہاتھوں جو روحانی اذیتیں پہونچی ہیں وہ اسلامی تاریخ کا افسوسناک سانحہ ہے۔ یہ لوگ اب بھی موقعہ بموقعہ اپنے ذہنی تعصبات اور تفریق پسندی کا ثبوت دیتے ہوئے کسی نہ کسی فتنہ کو کھڑا کرتے رہتے ہیں جس سے اسلامی اجتماعیت کی شان کو بڑا نہ بودست صدمہ پہنچتا رہتا ہے۔ بریلوی حضرات کی جانب سے چند گنے چنے اعتراضات کے جواب میں علمائے حق

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد:۔

کی جانب سے بے شمار لٹریچر اور تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔ مقصد اگر دین فہمی اور اصلاح ہو تو پھر معاملہ بڑی آسانی کے ساتھ حل ہو سکتا ہے لیکن جب بات شر پسندی اور بغض و عناد تک پہنچ جاتی ہے تو پھر وہی ہوتا ہے جس کا مشاہدہ ہم کر رہے ہیں۔

ان لوگوں نے نہایت غیر ذمہ داری کے ساتھ علمائے دیوبند کی تصانیف سے عبارات کے ناتمام ٹکڑے سیاق وسباق سے علیحدہ کر کے ان کو خود ساختہ معنی پہنا رکھے ہیں۔ باوجودیکہ بار بار ان عبارتوں کے بارہ میں توضیحات کی جا چکی ہیں اور ان عبارتوں کے مصنفین کی مراد واضح کی جا چکی ہے۔ مگر بریلوی حضرات کی جانب سے ایک رٹ ہے جو برابر لگائی جا رہی ہے حالانکہ اس طرح کے مواقع کے لئے بہت پرانا مقولہ یہ ہے کہ "تصنیف را مصنف نیکو کند بیاں" اور ساری دنیا کے لوگ مصنف ہی کی بیان کردہ مراد پر یقین کرتے ہیں۔ مگر ان حضرات کے یہاں معاملہ اس کے برعکس ہے کہ مصنف کی مراد متعین کرنے کا حق خود اس کو نہیں بلکہ ہمیں حاصل ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ضد اور ہٹ دھرمی کی بدترین مثال ہے مگر اسے کیا کیا جائے کہ انھیں اس پر اصرار ہے۔ ان حضرات کا مشن ہی اختلاف اور منفی پہلو پر مبنی ہے کوئی مثبت پہلو ان کے سامنے ہے ہی نہیں جس کو وہ پیش کریں سوائے اس کے کہ دوسروں کی تکفیر و تفسیق اور تضلیل ہی ان کا اسلام اور ان کا مشن ہے۔ حضرت سید سالار مسعود غازی قدس اللہ سرہٗ کے سجادہ نشین نے اپنی کتاب بنام "فسادی" شائع کی ہے جس میں ان کے جو جو کارنامے دکھلائے ہیں ان کا ماحصل یہ ہے کہ "دیوبندی کافر اور ان کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر۔ کانگریسی علماء اور ان کے ماننے والے بھی کافر۔ لیگی کافر اور ان کے سربراہ سے لے کر ادنیٰ سے ادنیٰ لیگی تک سب کافر۔ کانگریسی علماء اور ان کے ماننے والے بھی سب کافر۔ اس کا حاصل یہ نکلتا ہے کہ ہند و پاکستان کے بسنے والوں میں سے سوائے چند میلاد خوان بریلویوں کے شاید کوئی ایک فرد بھی دائرہ اسلام سے منسلک نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ یہ لوگ کافر ہوں یا مسلم لیکن تکفیر کنندہ حضرات آخر وہ کون سا مثبت مشن رکھتے ہیں جس کو وہ اسلام میں منسلک کر کے دنیا سے منوانے کی کوشش کر رہے ہوں؟ آیا کوئی تعلیمی تحریک انھوں نے جاری کی کہ جس سے دنیا کو بلائے جہل سے نجات ملی ہو؟ یا کوئی تبلیغی مشن جاری کیا جس سے کفار دائرہ اسلام میں جوق در جوق داخل ہوتے ہوں؟ یا کوئی اقتصادی، تمدنی اور سیاسی تحریک چلائی ہو جس سے مسلمانوں کی معاشرت، گھریلو اور شہری زندگی شائستگی اور تہذیب کی حدود میں آ گئی ہو؟ وغیرہ وغیرہ۔ ظاہر ہے کہ جواب نفی میں ہوگا۔

حسن اتفاق سمجھئے یا بریلوی بزرگوں کی قسمت سے سوئے اتفاق کہئے کہ یہ سارے مقاصد انہی لوگوں کے ہاتھوں پورے ہوتے اور ہو رہے ہیں کہ جن کی تکفیر سے قلم و زبان کی لذتیں حاصل کی جا رہی ہیں۔ دیوبند نے تعلیمی تحریک جاری کی تو ہندوستان کے ہر ہر قریہ اور بیرون ہند کے ہر ہر شہر میں مدارس کا ایک جال بچھا کر رکھ دیا دارالعلوم کی سو سالہ زندگی میں اس کے تقریباً بیس ہزار فضلاء نے دنیائے اسلام کے ہر ہر خطہ میں پہنچ کر علوم نبوت کو پھیلایا اور سنت اور اتباع سنت سے دنیا کو آشنا کیا۔ اس کے فضلاء نے تبلیغی سلسلے جاری کئے تو آج دنیائے اسلام ہی پر منحصر نہیں، دنیا کے ہر متمدن ملک میں پہنچ کر انھوں نے اللہ کے کلمہ سے لوگوں کو آشنا کیا۔ تمدنی اور قومی تحریکات میں حصہ لیا۔ تو قلوب و جذبات میں آزادی کی ایک لہر دوڑا دی تصنیفی میدان میں آئے تو علوم قرآن اور کتاب و سنت کو اجاگر کر کے رکھ دیا۔ درسیات کے سلسلے میں کتب حدیث کی شروح۔ کتب فقہ کے حواشی اصول فقہ اور اصول حدیث کی تشریحات اور دوسرے علوم و فنون میں تصنیفات کے ہزارہا ذخیرے جمع کر دئے۔ ایک حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ہی کو لیا جائے جن کی تکفیر میں یہ جماعت نہایت سرگرمی سے دوڑتی بھاگتی رہی ہے۔ خود ان کی تصانیف کا عدد ایک ہزار تک پہنچتا ہے۔ جس میں ہر علم و فن کی کتابیں شامل ہیں۔ جو اردو فارسی عربی کے ذریعہ منصہ شہود پر آئی ہیں۔ اس طرح کے ہزارہا مصنف فضلاء دیوبند میں نمایاں ہوئے۔ بیعت و ارشاد کا سلسلہ شروع کیا تو لاکھوں لاکھ انسانوں کو تصوف کی تعلیمات سے آشنا بنا کر تصوف کے اشغال اور اعمال پر لگا دیا۔ بہرحال تعلیم۔ تبلیغ۔ تصنیف

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

تکفیرِ اہلِ حق اور محترم مدیر "چٹان" کا حق پسندانہ دفاع

(صفحہ اوّل کا بقیہ)

تذکیر اور تنظیم ملت وغیرہ کا کوئی میدان نہیں ہے کہ جس میں ان قاسمی و رشیدی فضلاء نے بڑھ چڑھ کر بلکہ بے مثالی کے ساتھ حصہ نہ لیا ہو۔ جس سے آپ ہند و پاکستان میں مسلمان بتانے والے افراد کا وجود قائم ہے لیکن خدا کی قدرت ہے کہ یہ دین کے ہر ہر گوشے کو نمایاں کرنے والے تو کافر اور دنیا کو جہالت کی ظلمتوں میں رکھنے والے جن کا کوئی بھی مثبت مشن نہیں ہے وہ پکے مسلم۔ ذہنی سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ آخر تکفیر کے سوا اس جماعت کا مثبت مشن کیا ہے؟ جس کے نہ ماننے پر وہ پوری دنیا کو کافر بنلاتے ہیں دریغ نہیں کر رہی ہے۔ پھر اگر کوئی مثبت مشن بھی ہوتا تو اس کے پھیلانے کی تدبیر نفرت انگیزی اور منافرت باہمی نہیں ہو سکتی تھی۔ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے پہلی چیز جو دنیا سے ہٹائی وہ منافرت تھی ان سرکش دشمنوں کو جو اسلام کے نام سے چڑتے تھے اپنے پاکیزہ کردار اپنے سچے اسوۂ حسنہ اور مقدس انداز زندگی سے اپنے سے قریب تر فرما کر دین کی غلامی کے سلسلے میں شامل فرما دیا۔ اگر آپ بھی کفار عرب کو او کافر کہہ کر ہی خطاب فرماتے تو پھر "یا مسلم" کہنے کی کبھی دنیا میں نوبت نہیں آسکتی تھی۔ آج بریلوی حضرات سے [illegible] میں دیوبندی۔ ندوی۔ علیگڈھی لیگی سب کے سب کافر ہیں تو بریلوی حضرات نے اپنے مسلک تبلیغ کے سلسلے میں وہ کونسا کردار پیش کیا ہے جو دلوں کو مسخر کر کے ان کے مسلک پر لے آتا۔

کون نہیں جانتا کہ اس برصغیر میں اسلام پر باہر سے کتنے حملے ہو چکے ہیں۔ عیسائی پادریوں کی یلغار، آریہ سماج کی یورش اور قادیانیت کا فتنہ کوئی بتائے کہ ان حملوں میں اسلام اور مسلمانوں کے تحفظ کے لئے میدان میں کون اترا؟ عیسائیت اور آریوں کے مقابلہ میں بانئ دار العلوم دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ میدان میں آئے اور اپنے مناظروں اور تصانیف سے مقابل کے دانت کھٹے کر دئے اور بالآخر عیسائی پادریوں کو جنہوں نے پورے ہندوستان کو عیسائی بنانے کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا فرار ہونے پر مجبور کر دیا۔ اور دوسری طرف آریہ سماج کی سرگرمیاں سرد پڑ گئیں بعد میں مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری وغیرہ حضرات کے نام لئے جا سکتے ہیں۔

قادیانیت کے ابھرتے ہوئے فتنہ کی حضرت علامہ محمد انور شاہ صاحب کشمیری رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب عثمانی مہتمم دار العلوم۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب مونگیری اور مولانا مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری۔ مولانا حبیب الرحمٰن صاحب لدھیانوی مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا لال حسین صاحب اختر وغیرہ نے سرکوبی فرمائی۔ سینکڑوں میں سے یہ چند اسماء گرامی ہیں۔ ورنہ اگر تفصیل سے یہ فہرست پیش کی جاتے تو ایک مستقل تصنیف اس کے لئے درکار ہو گی۔

ملک کو آزاد کرانے کی جدوجہد میں جو علمائے دین پیش پیش اور نمایاں رہے یہ سب وہی حضرات ہیں جن پر آج سبک ساران ساحل" کی جانب سے کفر کے بے دریغ فتوے لگائے جا رہے ہیں۔ ورنہ انگریز کی غلامی کے اس دور میں یہ "کفر ساز" حضرات تو بقول شورش صاحب کاشمیری انگریز کی حاشیہ برداری پر نازاں تھے۔

لازماً اس راز سے تو آپ بھی ہیں باخبر
معلوم ہے کس نے کیا انگریز کے در کا طواف
غوث اعظم کی لحد پر حملہ آور کون تھے
کس ستمگر نے جلایا ان کے مرقد کا غلاف

سوال یہ ہے کہ جب اسلام اور مسلمانوں پر کوئی حملہ آور ہوتا ہے تو بزعم خویش یہ "دردمندان اسلام" اس وقت کہاں ہوتے ہیں؟ یا ان کی سرگرمیوں کی حدود صرف مسلمانوں میں تفریق پیدا کرنے کے لئے مخصوص ہیں؟ اس کی مثال تو ایسی ہوگی کہ جیسے درخت کے تنے پر کلہاڑا چلتا دیکھ کر تو اس کا نگران خاموش کھڑا تماشہ دیکھتا رہے۔ مگر درخت کی شاخوں کے بارہ میں جھگڑنے لگے کہ انہیں کوئی ہاتھ نہ لگائے۔ ظاہر ہے کہ اگر درخت ہی نہ رہا تو شاخوں کے تحفظ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ کوئی مثبت مسلک اور مشن ہی ان حضرات کے ہاتھ میں نہیں ہے کہ جس کے لئے پاکیزہ کردار اور جذب و کشش کی تدابیر کی ضرورت پیش آئے بلکہ حقیقی مسلک یہ ہے کہ دنیا کے ہر اچھے مشن اور مسلک اور ہر اچھی اور باکردار شخصیت سے نفرت دلا کر کام چلایا جاتا ہے تاکہ لوگ ان کا ٹنے والوں کے ساتھ وابستہ رہ سکیں اور وہ وابستگی کیوں درکار ہے؟ سو اس کی توجیہ کا بہترین خلاصہ اور لب لباب محترم شورش کاشمیری نے جامع الفاظ میں ظاہر فرما دیا ہے کہ کس بانکپن سے رند خرابات نے کہا

یہ ذکر و وعظ سلسلہ نائو نوش ہے

میں جہاں تک سمجھتا ہوں بدعات کے اس مسلک کا جس میں ہر صوبے اور ہر شہر اور ہر قصبہ کی بدعات الگ الگ ہیں۔ خلاصہ اور مغز صرف دو چیزیں نکلتی ہیں کھانا پینا اور گانا بجانا۔ ایک طرف محرم کا کھچڑا۔ رجبی کی پوریاں۔ شب برات کا حلوہ۔ عرسوں کے الائچی دانے۔ نیاز کی ٹھوٹھی تیجے کا پلاؤ۔ دسویں کا زردہ۔ چہلم کا قورمہ اور برسی کی برفی وغیرہ اور دوسری طرف ڈھول ڈھمکا گراموفون۔ ہارمونیم۔ ستار اور قوالی وغیرہ یہ وہ رکن ہیں کہ جن پر پورے مذہب کی بنیاد قائم ہے۔

حضرات صوفیائے کرام قدس اللہ اسرارہم کا وہ علمی و عرفانی مقام جو عشق و محبت الٰہی اور تزکیۂ نفس تعلق مع اللہ اور روحانی مقامات سے حاصل کیا جاتا تھا۔ آج باجے گاجوں اور جسمانی و نفسانی لذات سے اسے دکھانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اسی لئے اس میں شور اور ڈھونگ ہے۔ ورنہ حقیقی عشاق اور محبان خدا اور رسول کو اس سے غیرت آتی ہے کہ وہ اپنے بارہ میں عشق کا ذرہ برابر بھی اظہار کریں۔ عشق کی پہلی منزل ترک دعویٰ ہے نہ کہ ادعا اور شور عشق کی دوسری منزل وارفتگی ہے نہ کہ خودی کو پرورش کر کے دوسروں کی تحقیر و ملامت۔ بہرحال اس طبقے کے حالات و معاملات گالم گلوچ۔ تفریق بین المسلمین اور قطع روابط کی مساعی۔ نفرت باہمی پیدا کرنے کی کوشش۔ اسی کی واضح دلیل ہے کہ ان حضرات کے پاس ان مذکورہ عنوانات کے سوا کوئی مسلک نہیں ہے۔ ورنہ وہ اسٹیجوں پر مثبت پہلو اور دلائل کے ساتھ اسے شفقت و محبت اور ملنساری سے پیش کرتے۔ ظاہر ہے کہ یہ نفرت انگیزی بدگوئی اور کشیدگی کا مسلک نہ صرف مسلم قوم ہی کے اوپر ایک بدنما دھبہ ہے بلکہ ملک اور قوم کی کوئی صحیح خدمت بھی نہیں ہے اگر ملت کو اس طرح نفرت باہمی اور اشتعال انگیزی کا شکار بنایا جاتا رہے گا تو آخر اس کا کیا انجام ہوگا؟ یہ مسئلہ ملت اور قوم کے سربرآوردہ اور ذمہ دار لوگوں کے سوچنے کا ہے۔

جہاں تک اس منفی مسلک کی حقیقت واشگاف کرنے کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ محترم شورش صاحب کاشمیری نے بہترین اسلوب سے بطریق احسن انجام دیا ہے اور نہایت خلوص اور بے لوثی کے ساتھ اس میدان میں اترے ظاہر ہے کہ ممدوح نے نہ دیوبند میں رہ کر کبھی تعلیم پائی ہے نہ یہاں کی خصوصیتوں سے کوئی رسمی علاقہ رہا ہے پھر بھی اگر وہ بریلوی افکار و تخیلات کے مقابلہ میں مذہب اہل سنت و الجماعت اور دوسرے لفظوں میں مسلک اہل دیوبند کی تائید و تعریف فرما رہے ہیں۔ تو محض مسلک ہی کو حق سمجھ کر ہی فرما رہے ہیں۔

انہوں نے شخصیتوں سے مسلک سمجھ کر تائید نہیں کی بلکہ مسلک کو حق سمجھ کر اسے چلانے والی شخصیتوں کی حمایت فرمائی ہے۔ اس لئے ان کی یہ حمایت و تائید خالصتاً مخلصانہ اور فہم و فراست سے پیدا شدہ ہے جس کے لئے دیوبند کے تمام فضلا کو خواہ وہ دنیا کے کسی بھی خطہ میں ہوں ان کا شکر گذار اور ممنون ہونا چاہیئے۔ اور عبرت بھی پکڑنی چاہیئے۔ تمام حضرات فضلائے دیوبند سے خواہ وہ بلاواسطہ فاضل دیوبند ہوں یا بالواسطہ۔ میری نیازمندانہ درخواست ہے کہ وہ جزوی اور فروعی مسائل میں نظری اور فکری اختلافات کو اہمیت نہ دیتے ہوئے۔ اہل سنت اور اصل مذہب اہل سنت والجماعت کے تحفظ کے لئے اجتماعی طور پر جدوجہد اور سعی فرمائیں۔ ورنہ اگر اصل مسلک سنت کو ہم نے اپنی سستی یا غفلت سے کمزور کر دیا یا علم سنت کی روشنی کو پھیکا ہونے دیا تو اس سے جہل کی ظلمات اور بدعات فروغ پا کر قلوب پر چھا جائیں گی۔ اس لئے ضرورت ہے کہ تمام حضرات اہل علم و فضل اور وہ اکثر و بیشتر منتسبین دیوبند ہی ہیں اس موقف کو پہچانیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں شورش صاحب کاشمیری کا یہ جرأت مندانہ اقدام تمام فضلائے دیوبند کی علمی اور عملی تائید کا محتاج ہے۔

میں محترم شورش کاشمیری کا تہ دل سے ممنون ہوں کہ انھوں نے محض اپنے جذبۂ خلوص و حق پسندی اور صرف صداقت سے اس میدان میں آ کر اپنے کو ڈال کر ان اکابر و اسلاف کی حمایت فرمائی اور ان کی ارواح طیبہ کو اپنی طرف متوجہ کر لیا ہے جنھوں نے حقیقتاً اپنی زندگیاں دین کے فروغ اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے تج دی ہیں۔ زبان و قلم کے وقت زبان و قلم سے اور تیغ و سناں کے وقت تیغ و سناں سے اللہ کا نام اونچا کیا اور اپنی ہستیوں کو اسی راہ میں فنا کر دیا۔ یہ محترم شورش صاحب کا ایک قلمی جہاد ہے۔ جس کے لئے اگر اس وقت اعوان کی کچھ کمی بھی ہے تو یہ یقیناً تا بدت اور کثرت سے بدلے گی۔ حق اپنے اعوان خود جمع کر لیتا ہے حقانی حق کو پکڑے رہتا ہے۔ اور حق ہزاروں کو

(باقی صفحہ ۳ پر)

هفت روزه ترجمانِ اسلام

۹ر نومبر سنہ ۱۹۶۰ء

ختم نبوت اور حکومت مغربی پاکستان

قابل توجہ گورنر صاحب مغربی پاکستان

ترجمان اسلام کی آج کی اشاعت میں اسی صفحہ کے کالم ۔۔ پر کراچی کا ایک مکتوب درج کیا گیا ہے جس میں مبلغ ختم نبوت مولانا فیض محمد صاحب نے اطلاع دی ہے۔ کہ کراچی میں قادیانیوں کے تین جلسے ہوئے۔ جن پر کوئی پابندی نہیں لگائی گئی۔ مگر ختم نبوت کے جلسہ کی اجازت کے لئے دس بارہ دن کارکنوں کو دفتروں کی خاک چھاننے پر مجبور کیا گیا۔ اور آخر کار ڈی سی نے یہ حکم صادر فرمایا کہ ختم نبوت کے جلسہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہمیں اس قسم کا ایک واقعہ اور بھی یاد ہے۔ پڈعیدن ضلع نواب شاہ (سندھ) میں ختم نبوت کانفرنس کا اعلان تھا۔ جو حضرت مولانا عبدالحق صاحب اور حضرت مولانا تاج الدین صاحب کرا رہے تھے اس کی اجازت بھی ڈی سی نے اسی وجہ سے نہ دی تھی کہ ختم نبوت کا کہ ختم نبوت کا نام ہے۔ اس وقت ہم نے اس پر احتجاج کیا اور مقامی ڈی۔ سی کے تعصب پر اس کو حمل کیا مگر اس تازہ واقعہ نے ہمارا وہ خیال بدل ڈالا۔ یہ امکان ہو سکتا تھا کہ نواب شاہ کا ڈی۔ سی مرزائی ہوتا یا مرزائیوں کے کسی غلط پروپگنڈے کا شکار۔ مگر کراچی کے ڈی سی کے تازہ واقعہ نے ہمارے خیالات پر اثر ڈالا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ پڈعیدن کا گذشتہ واقعہ بھی انفرادی اور ڈی سی کے ذاتی خیالات کا نتیجہ نہ ہوگا۔ بلکہ گمان کیا جا سکتا ہے کہ اس پالیسی میں حکومت پاکستان یا حکومت مغربی پاکستان کا دخل ہو۔ ہم بجائے یقین کے گمان کا لفظ اس لئے استعمال کرتے ہیں۔ کہ کسی مسلمان ملک میں مسلمان کہلانے والی حکومت کے لئے یہ آسان کام نہیں ہے کہ وہ اہل اسلام کے مرکزی عقیدہ ختم نبوت کے جلسوں سے ایسا سلوک کرے۔ سنہ ۱۹۵۳ء سے پہلے تو حکومت احرار کے جلسوں پر پابندی لگانے کے لئے احمدی اور احرار کے اختلاف اور خطرۂ نقص امن کو آڑ بنا کر دونوں کے جلسوں کو روک دیتی تھی۔ حالانکہ وہ اختلاف احرار اور مرزائیوں کا نہ تھا بلکہ تمام مسلمانوں اور مرزائیوں کا تھا۔ مگر ظفر اللہ خاں کا اقتدار تھا اور ہمارے ارباب اقتدار اس کے سامنے بے بس تھے۔ لیکن اب جب کہ نہ ظفر اللہ خاں کا اقتدار ہے نہ مرزائیوں کی حکومت ہے ختم نبوت کے نام پر جلسہ روکنا یا ختم نبوت کی تقریر نہ کرنے دینا یا تقریر ختم نبوت سے نقص امن کا خطرہ محسوس کرنا قرین عقل و دانش نہیں ہے۔ اگر ختم نبوت کی تقریر سے مرزائیوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ اور اس سے حکومت کو ڈر ہے کہ وہ امن کو تباہ کر دیں گے تو پھر حکومت اور اقتدار کا معنی ہی کیا ہوا۔ اگر وہ شر پسندوں اور امن دشمنوں کو قابو میں نہ رکھ سکے ہمیں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ یہ جلسہ سیرۃ النبی کا تھا' البتہ جلسہ کی اجازت کے لئے درخواست ناظم دفتر ختم نبوت کراچی نے دی تھی اور اس پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے یہ حکم دیا ہے کہ ختم نبوت اور سیرت النبی کے نام پر جلسہ کی اجازت نہیں دی جا سکتی کیوں کہ اشتعال انگیزی ہوگی۔ ہم کو اب بھی تامل ہے کہ آیا یہ بات ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی کی طبع زاد ہے یا حکومت کی پالیسی ہے۔ تامل کی وجہ یہ ہے کہ سیرت النبی کے نام سے اور ختم نبوت کے نام سے ملک کے مختلف اطراف میں جلسے ہوتے رہتے ہیں۔ اور مقامی حکام کو یہ وسوسے نہیں ستاتے کہ نقص امن ہوگا یا اشتعال انگیزی ہوگی۔ اگر یہ بات حکومت کی پالیسی کے مطابق ہے تو یہ پالیسی قابل بحث ہے کیا آزادی تحریر و تقریر کا یہی مطلب ہے جس کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے۔ فرض کیجئے کہ کوئی مقرر اپنی تقریر میں قانونی حدود سے تجاوز کرتا ہے تو فوجداری قوانین و ضوابط کس لئے بنے ہیں۔ ایسے آدمی پر مقدمہ چلایا جا سکتا ہے۔ مگر قبل از مرگ واویلا کے ہم قائل نہیں ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آج کل عوامی مطالبہ یہی ہے کہ کسی پر مقدمہ چلائے بغیر مجرم قرار نہ دیا جائے جب قانون یہ ہو کہ دلوں کی بات پر فیصلے کرو اور خطرہ اور وسوسہ بھی ہو تو بولنے نہ دو یا گرفتار کرو تو اس کی ضمانت دینی بڑی مشکل ہے کہ کوئی بھی افسر اپنے ذاتی رجحانات و خیالات کے تحت کسی بے گناہ کو پابند نہ کرے گا۔ خاص کر ایسے ملک میں جہاں افسر سنی بھی ہیں اور شیعہ بھی۔ مسلمان بھی ہیں اور مرزائی بھی۔ اہل حدیث بھی ہیں اور آل پرویز بھی۔ اہل سنت حنفی بھی ہیں اور مودودی بھی۔ اور ملک بھر میں ہر جگہ کچھ نہ کچھ اختلافات و مشاجرات کا سلسلہ رہتا ہے جس سے بالکل بچے رہنا کسی افسر کا بعید از قیاس ہے آخر وہ اسی ماحول کا پروردہ ہوتا ہے۔ بنا بریں محض اوہام و خطرات اور آئندہ کے اندیشوں یا دل کی باتوں پر قانون کو لاگو کرنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔ اگر حکومت کی پالیسی یہ نہ ہو بلکہ ایسی حرکات محض مقامی افسروں کی حکمت عملی کا نتیجہ ہی تو اس کی ذمہ داری سے بھی حکومت بری الذمہ قرار نہیں دی جا سکتی۔ حکومت کا فرض ہے کہ تمام افسروں کو ایسا طریقہ کار اختیار کرنے سے سختی سے روکدے جس سے حکومت کی نیک نامی اور ہر دل عزیزی کو نقصان پہنچے۔ خاص کر سیرۃ النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور ختم نبوت کے جلسوں پر پابندی لگانا اہل اسلام کے نازک جذبات کو متاثر کرتا ہے ایسے حکام کسی طرح حکومت اور ملک و ملت کے لئے مفید نہیں ہو سکتے۔

اگر حکومت مرزائیوں کو جلسوں کی ممانعت کر دے۔ یا اس کے لٹریچر کو ضبط کرنے کا حکم دیدے تو پھر ختم نبوت کے جلسوں کی ضرورت ہی باقی نہ رہے گی اگرچہ مسلمانوں کو حضرت سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیمات کی شان خاتمیت بیان کرتے رہنا جزو ایمان ہے جو کسی طرح بند نہیں ہو سکتا اور نہ بند ہوگا لیکن اس سے آگے مرزائیوں کی یا مرزا غلام احمد کی کفریات کی تردید کی ضرورت ہی نہ رہے گی۔ جب ان کو خلاف قانون قرار دے دیا جائے۔ کیا ہماری حکومت ایسا کرنے کو تیار ہے کہ مرزائیوں اور عیسائیوں کی تبلیغ پر پابندی لگادے اللہ تعالیٰ ایسا کرنے کی توفیق بخشے۔

بقیہ: صفحہ دوم

بلکہ کرسفانی کا ساتھی اور اس کا ہمنوا بنا دیتا ہے۔

ہم تمام منتسبین دیوبند شورش صاحب محترم کے ان اقدامات کے ممنون ہیں گو وہ اپنے نیک مقصد کے سبب سے ہماری ممنونیت سے بالا تر ہیں جب کہ انہوں نے کسی ممنونیت کی تحصیل کے لئے یہ قدم نہیں اٹھایا ہے۔ مگر من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ کے سچے اصول کی روشنی میں ہمارا فرض ہے کہ ہم شورش صاحب کا شکریہ ادا کریں۔ جزاہم اللہ من احسن الجزا۔

ختم نبوت کے نام پر جلسہ کرنا ممنوع ہے

تعجب ہے کہ ارباب اقتدار اپنے غیر اسلامی آئین کی بھی پابندی نہیں کرتے۔ بھلا یہ قانون کو جمہوری کہتے ہیں۔ اس دور کو جمہوری کہتے ہیں کارکنان مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے ایک ختم نبوت کانفرنس آرام باغ کراچی میں ۳۰ر اکتوبر کو کرانی طے کی۔ حکام کراچی نے ان کارکنوں کو ڈیڑھ ہفتہ دفتروں میں پھرایا آخر ۲۵ر اکتوبر کو اجازت دینے سے انکار کر دیا۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کراچی نے لکھ دیا کہ ختم نبوت کے نام پر جلسہ کرنا ممنوع ہے اور اس مسئلہ پر تقریر کرنا بھی ممنوع ہے۔ واضح رہے اسی کراچی میں گذشتہ دنوں قادیانیوں کے تین جلسے ہو چکے ہیں ان کو تینوں جلسوں کی اجازت دے دی گئی ہم کو ایک جلسہ کی بھی اجازت نہیں دی۔

فیض محمد مبلغ ختم نبوت کراچی

(نوٹ) محترم دوست! حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے غیر سیاسی کے الفاظ سے آپ بچ نہیں سکتے۔ جب تک آپ اپنی بات حکومت سے منوانے کی کوشش نہ کریں

(مدیر)

جمعیۃ علماء اسلام اور عائلی قوانین

جمعیۃ علماء اسلام کے ملک بھر میں جو غیر معمولی اجتماعات منعقد ہو رہے ہیں جس میں عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا جا رہا ہے اور قرآن و حدیث سے ثابت کیا جاتا ہے کہ قوانین قرآن و سنت کے منافی ہیں۔ ملک بھر کے مسلمان ان قوانین کو منسوخ کرانے کے در پے ہیں۔ حال ہی میں مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے جمعیۃ کی تمام شاخوں کے نام ایک سرکلر جاری کیا گیا تھا کہ شاخیں اپنے حلقہ کے منتخب شدہ قومی و صوبائی اسمبلی کے ممبران کو وہ اپنا وعدہ یاد دلائیں کہ جو انہوں نے انتخاب کے وقت کیا تھا۔ کہ ہم اس ملک میں اسلامی قوانین کے لئے کوشاں رہیں گے اور ان پر عائلی قوانین کا خلاف اسلام ہونا اس طرح واضح ہو جائے کہ وہ خود اس کے خلاف اپنے علم کی بنا پر اسمبلی میں علی وجہ البصیرت کچھ کہہ سکیں اس مقصد عظیم کے لئے ایک مرکزی وفد کی تشکیل بھی زیر غور ہے۔ مرکزی جمعیۃ کی ان ہدایات کے مطابق بعض جگہوں پر جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں نے کام شروع کر دیا ہے اور دفتر جمعیۃ علماء اسلام لاہور میں بعض اطلاعات بھی موصول ہو چکی ہیں۔ اسی طرح ہم دوسرے مسلمانوں سے گزارش کرتے ہیں کہ وہ بھی اپنے علاقہ کے ممبران کو اس چیز پر مجبور کریں۔

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام شیخوپورہ میں

شیخوپورہ ۲۸ اکتوبر۔ انجمن اہلسنت والجماعت کی تاریخی کانفرنس میں حضرت مولانا عبدالواحد صاحب ناظم جمعیۃ مرکزیہ نے ایک بصیرت افروز تقریر فرمائی ۔ آپ نے مسلمانوں کو اس دور الحاد و زندقہ میں نصرت دینی و اعلاء کلمۃ الحق کے لئے جمعیت علماء اسلام کے جھنڈے کے نیچے جمع ہونے کا مشورہ دیا ۔

رضاکاران جمعیت نے اس اجتماع کے بعد اپنے نام اور پتے ۔ درج کرائے ۔ مولانا نے ان کو بھی دینی فرائض کی تلقین فرمائی ۔

مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی آمد

شیخوپورہ ۔ ۲۸ اکتوبر ۔ حضرت مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ انجمن اہلسنت والجماعت شیخوپورہ کے آخری اجلاس شبینہ میں حسب پروگرام شیخوپورہ میں ۴½ بجے شام تشریف لے آئے ۔ آپ کی آمد پر جامع مسجد میں اراکین جمعیت کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں جمعیت کی تنظیم جدید کے لئے ضلعی سطح پر پروگرام مرتب فرمایا ۔ اس تنظیم کے لئے جو کنوینگ کمیٹی مرتب کی گئی اس کے اسمائے گرامی یہ ہیں ۔

۱ ۔ مولانا سید امین الحق صاحب شیخوپورہ
۲ ۔ قاری محمد امین صاحب ۔ شیخوپورہ
۳ ۔ مولانا اعجاز احمد صاحب ۔ شیخوپورہ
۴ ۔ مولانا احمد دین صاحب (بھائی پھیرو/بہاں علی)
۵ ۔ مولانا مسعود الرحمٰن صاحب (ننکانہ)
۶ ۔ مولانا غلام محمد صاحب (چوہڑکانہ)

حسب ذیل قصبات میں قیام جمعیت کے لئے فارم ہائے رکنیت تقسیم کئے گئے ۔

ننکانہ میں مولوی مسعود الرحمان صاحب کنوینر
مانانوالہ میں مولوی " "
ماموں والی میں " "
سانگلہ میں مولوی محمد دلپذیر صاحب "
خانقاہ ڈوگراں میں مولانا عثمان محمد صاحب "
شاہ کوٹ میں حافظ محمد حسین صاحب "
واربرٹن میں حافظ حسن محمد صاحب "
شرقپور میں مولانا غلام نبی صاحب "
چوہڑکانہ منڈی میں مولانا غلام محمد صاحب "
اجیانوالہ میں سلیم شاہ صاحب "
جھنگڑ حاکم والہ میں حکیم غلام مصطفےٰ صاحب "
ڈھاباں منڈی ۔ مولانا احمد دین صاحب "
بھائی کے میں " "
کلڑ گل میں " "

کھیوڑہ شہر میں جمعیۃ کے متعلق تقاریر کی گئیں لوگوں نے تعاون کا وعدہ فرمایا چونکہ وہ شہر ضلع سانگھڑ میں تھا ۔ اس لئے وہاں کے ضلعی امیر کو جماعت کے بنانے کے متعلق خط لکھ دیا گیا ۔

مودودیت سے بیزاری ○ محترم ع...

لائق احترام مولانا غلام غوث صاحب ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ ــــ سلام مسنون کے بعد عر...
من الشمس ہے کہ جماعت اسلامی کے پرچار کے لئے میں نے جو تکلیفیں اٹھائی ہیں یعنی بھر بازار بندہ پر گندے...
...اور اسی طرح گلے سڑے بینگنوں سے میری خوب خاطر تواضع ہوئی ہے...
تصور کرتا تھا مجھے اس کے علاوہ اور کوئی جماعت بھی مسلمان دکھائی نہیں دیتی تھی ۔ مگر بحمداللہ آپ جیسے بزر...
بیزاری کا بیج میرے دل میں اگنے لگا ۔ مذکورہ بالا خاطر تواضع میری مارشل لاء سے پانچ چھ دن پہلے ہی ...
دیواروں پر بازاروں میں چسپاں کرتے وقت ہوئی تھی ــــ مگر دل کو زخمی کرنے والا لٹریچر پڑھنے اور آپ کی نصیح...
اب بندہ پر خدا وند کریم کی بے حد مہربانی ہے میں مودودیت سے بیزار بلکہ متنفر ہو چکا ہوں ۔ دعا کریں کہ ...
میں نے ان کو صاف انکاری ہو کر کہا کہ بعد میں میرے پیچھے نہ آئیں ۔ میں ایک سال تک ان کی لائبریری کو جا...

اس ملک میں خلاف اسلام سرگرمیوں کو علماء کرام ہرگز برداشت نہیں کرینگے

پاکستان میں دین کا وجود علماء حقانی کے وجود سے ہے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلےٰ جمعیت علماء اسلام نے سیرت کانفرنس شیخوپورہ کے آخری اجلاس میں مسلسل ۲ گھنٹے تقریر فرمائی ۔ ضلع کے کونے کونے سے ہزاروں کی تعداد میں افراد نے شرکت کی ۔ نعروں کی گونج میں حضرت مولانا نے بآواز بلند فرمایا ۔ پاکستان میں دین کا وجود علماء حقانی کے وجود سے ہے ۔ اعلاء کلمۃ الحق کا فریضہ ہمیشہ حضرات علماء کرام نے ادا کیا ۔

عائلی قوانین کے سلسلہ میں فرمایا کہ انگریز کے ملعون دور حکومت میں بھی جب سارداایکٹ نافذ ہونے لگا تو ملک میں اس کے خلاف احتجاج ہوا ۔ گورنمنٹ برطانیہ نے ایکٹ واپس لے لیا آج ہماری حکومت اس اعلان کے بعد کہ پاکستان میں کوئی بھی قانون خلاف اسلام نافذ نہ کیا جائیگا پابند ہو چکی ہے کہ ہر گاہ یہ قانون صراحتًہ مداخلت فی الدین ہے اور اس کی تمام دفعات خلاف

اسلام ہیں اور مسلمانان پاکستان میں حکومت کے نظام اسلامی کے سلسلہ میں غلط فہمی بڑھ رہی ہے لہٰذا ہم حکومت کو اس قانون کی تنسیخ پر مجبور کر دیں گے ۔ اس ملک میں خلاف اسلام سرگرمیوں کو علماء کرام ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے ۔ نہ کسی خلاف قانون شریعت ایکٹ کو یہاں نافذ ہونے دیں گے ــ آپ نے

فرمایا تعجب ہے کہ برطانیہ ایسا دشمن اسلام تو مسلمانوں کے پرسنل لا میں مداخلت کی جسارت نہ کرے اور ایک اسلام کی مدعی حکومت ایک ایسا قانون مسلمانوں پر مسلط کر دے جو بالکل خلاف اسلام ہو ۔

آپ نے فرمایا ۔ پاکستان میں بے حیائی فحاشی اور شعائر اسلام کی بے حرمتی انگریز کے منحوس دور کی یادگار ہے ۔ تکفیر بازی اور علماء حق کے خلاف الزام تراشی کے پس منظر کیا ہے ہم جانتے ہیں ایسی زبانوں پر تالے لگا دئے جائیں ۔ یا لٹریچر ضبط کر کے متعلقہ افراد پر مقدمات چلائے جائیں ۔ جنھوں نے فروعی اختلافات کو اسلام و کفر کا سوال بنا دیا ہے پاکستان میں سب اسلامی فرقے موجود ہیں ۔ وہ مثبت طور پر اپنے عقائد کی اپنوں میں تبلیغ کر سکتے ہیں ۔ مگر ان کو یہ حق حاصل نہیں کہ وہ کسی دوسرے فرقے کی تکفیر کریں ۔

آپ نے فرمایا ۔ پاکستان جیسی اسلامی سلطنت میں زناکاری کے اڈوں کا موجود ہونا شراب نوشی، قمار بازی و سود خواری کا موجود ہونا ہمیں توجہ دلاتا ہے کہ ہم اسلام کے لئے جمعیت علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں اور پوری قوت کے ساتھ تمام معاشرے کی خرابیوں کے انسداد کے لئے امکانی مساعی بدستور جاری رکھیں ۔

آپ نے فرمایا ۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ ایک ٹیسٹ کیس ہے ۔ اگر حکومت عوامی اسلامی مطالبہ کے سامنے جھک جاتے تو آئندہ اچھی توقعات حکومت سے وابستہ ہو جائیں گی ورنہ نظام اسلامی کے لئے حکومت کے ارادے طشت از بام ہو جائیں گے ۔

اہل سنت والجماعت کی بیسویں سہ روزہ کانفرنس کے مطالبات ۔

(۱) ۔ یہ تاریخی اجتماع پاکستان میں عیسائیت کی روز افزوں ترقی کو تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ عیسائی مشنریاں تعلیمی اداروں اور ہسپتالوں کے ذریعہ جال بچھا کر مسلمانوں کے معصوم بچوں اور ناواقف مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں ۔ لہٰذا حکومت ان اداروں اور اس قسم کے ہسپتالوں کو اپنی تحویل میں لے لے ۔ اور اس فتنۂ ارتداد کا سد باب کرے ۔

(۲) قومی اسمبلی میں جو اسلام پسند ارکان اسلامی نظام اور صحیح جمہوریت کے لئے کوشش کر رہے ہیں ۔ یہ اجتماع ان کی مساعی جمیلہ کو نظر استحسان دیکھتا ہے اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ ملک کے عوام کی قوت ان کی پشت پر ہے ۔ جو ارکان اس معاملہ میں نمائندگی کا حق نہیں ادا کر رہے ہیں ۔ یہ اجتماع ان کو اس امر کے صحیح احساس کی طرف توجہ دلاتا ہے ۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا کے زیر اہتمام

دار المطالعہ و مرکز تعلیم بالغان کا قیام

دار المطالعہ میں دینی علمی سیاسی کتب اور خدام الدین ترجمان اسلام ۔ چٹان ۔ وفاق ۔ کوہستان وغیرہ سے استفادہ کرنے کے لئے مندرجہ ذیل وقتوں میں تشریف لائیں ۔ صبح ۱۱ بجے سے ۱۲½ بجے تک شام ۲½ بجے سے ۴ بجے تک نیز یکم نومبر سے مرکز تعلیم بالغان کا سلسلہ بھی جاری کیا جا رہا ہے جس میں قرآن مجید و دیگر مذہبی کتابیں پڑھائی جائیں گی ضرورتمند اصحاب بعد نماز عشاء استفادہ کر سکتے ہیں ۔ تفصیل کے لئے سالار بوٹا اڈمی بلاک ۔ سرگودھا سے رجوع کریں ۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

...رم عبد الحنّان صاحب کا مکتوب

...کے بعد عرض خدمت یہ ہے ۔ کہ مارشل لاء سے پہلے پہلے میں جماعت اسلامی سے متفق تھا ۔ یہ بات اظہر ...گندے عقائد پھینکے گئے جب شلغم کے مردار پتوں سے میری آنکھ کھلی ہوئی ہے

...رتی ہے مجھے جماعت اسلامی سے زیادہ دلچسپی تھی اور میں اس سے اتنا متاثر تھا ۔ کہ اسی واحد جماعت کو اسلام کی خدمتگار ...پ جیسے بزرگوں اور قاضی محمد امین صاحب مرحوم (اکوڑہ خٹک) کے ارشادات سے متاثر ہوا ۔ اور جماعت اسلامی سے ...پہلے جماعت اسلامی کے ششماہی اجتماع جس میں صدیق الحسن راولپنڈی والے تشریف لاتے تھے اس جلسہ کے لئے پوسٹر ...پ کی نصیحت آمیز لٹریچر کو زیر مطالعہ رکھتے ہوئے میرے دل میں جماعت اسلامی سے بیزاری کا پودا درخت بن گیا ۔ ...کریں کہ خدا ان شر پسندوں سے نجات دلائے کیونکہ اگلے دنوں بھی میرے پاس امیر ضلع آئے ہوئے تھے ۔ مگر ...ریری کو چلانا اور خرچہ اپنے جیب سے ادا کرتا رہا اس لئے دعا کی اشد ضرورت ہے ۔

عبد الحنان ۔ اکوڑہ خٹک محلہ شیخاں تحصیل نوشہرہ ۔ ضلع پشاور

جن لوگوں نے خدائی قانون سے بغاوت کی وہ صفحۂ ہستی سے مٹا دیئے گئے

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی کا کوٹلہ جام میں ورود مسعود

آپ تین بجے ٹرین سے کوٹلہ جام تشریف لائے ۔ کوٹلہ جام کے دوست حضرت موصوف کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر موجود تھے ۔ بعد از نماز عصر جمعیۃ علماء اسلام کی جامع مسجد میں میٹنگ ہوئی ۔ حضرت مولانا نے مختصر طور پر جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کرایا ۔ بیسیوں آدمیوں نے جمعیۃ علماء اسلام میں باقاعدہ حصہ لینے کا وعدہ فرمایا ۔ جناب ممتاز علی صاحب نے ممبر سازی کی ۔ بعد از نماز عشاء زیر صدارت محترم بزرگ سید محمود علی شاہ صاحب جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی ۔

حافظ کریم بخش متعلم مدرسہ دار الهدیٰ نے تلاوت قرآن پاک کی اس کے بعد حضرت مولانا موصوف کی تقریر شروع ہوئی آپ نے نہایت عالمانہ انداز میں فرمایا کہ انسان میں اگر ایمان جیسی دولت آجائے تو وقت کا کوئی فرعون اس کو اپنی جگہ سے نہیں ہٹا سکتا ۔ دنیا میں بڑے بڑے شداد فرعون ہامان آئے ۔ اللہ تعالیٰ کے احکام سے روگردانی کی اور ختم ہو کر رہ گئے ۔ جنہوں نے خدائی قانون سے بغاوت کی وہ صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے

آپ نے فرمایا مسلمانو اگر تم اب بھی علماء حق کا ساتھ نہ دو گے تو خدا کے نزدیک مجرم سمجھے جاؤ گے ۔

آپ نے فرمایا مسلمانو! کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ صرف زبان سے ایمان لے آنے کے بعد تم آزمائے نہیں جاؤ گے یقیناً آزمائے جاؤ گے جھوٹوں اور سچوں کو الگ کر دیا جائے گا ۔ آج ہمارے ملک پاکستان میں بے حیائی عام ہو چکی ہے علماء حق کے خلاف بازاری عورتوں کو اکسا کر جلوس نکلوائے جاتے ہیں ۔ آپ نے عائلی قوانین پر سخت نکتہ چینی کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ قانون جو کہ ہماری موجودہ حکومت نے بجائے آرڈیننس نافذ کئے ہیں یہ قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہیں ہم انہیں قطعاً ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں اس پر سب مسلمانوں نے ہاتھ کھڑے کئے اور وعدہ کیا کہ ہم اُن قوانین کی منسوخی کے لئے جو قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ہر طرح سے تیار ہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ملک ہم نے اسلام کے نام پر لیا تھا اس لئے ہم یہاں پر اسلام کا قانون چاہتے ہیں ۔ اسلام کے سوا ہم کسی بھی قانون کو برداشت نہیں کریں گے ۔

قابل تقلید

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب مہتمم دار العلوم مدنیہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں امیر جمعیۃ علماء اسلام اپنے علاقہ میں جگہ جگہ دورے کر رہے ہیں اور جمعیۃ کی تشکیل عمل میں لا رہے ہیں ۔

چنانچہ مولانا موصوف کی ساعی جمیلہ سے مختلف مقامات پر جمعیۃ کی شاخیں قائم ہوگی ہیں جن کی تفصیل حسب ذیل ہے ۔

واھی والا ۔ کوٹ سبزل ۔ کونڈ رے میانی ضلع سکھر اس میں مختلف چکوک اور دیہات بھی شامل ہیں ۔ چک 183/پی اس میں بھی مختلف چکوک شامل ہیں ۔ امید ہے کہ اسی طرح تمام علماء کرام اور مدرسین حضرات اسباق سے فارغ اوقات میں جمعیۃ کی تنظیم پر توجہ مبذول فرمائیں گے جس طرح مولانا عبد الکریم صاحب کر رہے ہیں اُن کا یہ کارنامہ دوسروں کے لئے قابل تقلید ہے ۔

صحابہ کرام معیار حق ہیں ان پر تنقید کرنا گمراہی ہے

جمعیۃ العلماء اسلام صادق آباد کا ہفتہ وار اجتماع بتاریخ ۳۱ اکتوبر بروز بدھ بعد نماز مغرب دار العلوم مدنیہ ۔ عیدگاہ صادق آباد میں ہوا جس میں امیر جمعیۃ علماء حضرت مولانا عبد الکریم صاحب نے قرآن اور حدیث کی روشنی میں سواد اعظم کی اتباع کے موضوع پر تقریر کی اور یہ بھی ثابت کیا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین معیار حق ہیں ۔ اہل السنۃ والجماعۃ کے نزدیک کسی صحابی پر بھی تنقید نہیں کی جا سکتی ۔ بلکہ صحابہ پر تنقید کرنا گمراہی ہے اجلاس کی افتتاح تلاوت قرآن مجید سے ہوئی مقامی ضروریات کے لئے فنڈ کی فراہمی کی تجویز بھی پاس کی گئی

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام کوٹ سبزل تحصیل صادق آباد

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب نے سبزل کوٹ میں ایک اجتماع میں خطاب کیا اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر : حضرت مولانا بہاء الدین صاحب خطیب جامع مسجد کوٹ سبزل
نائب امیر ۔ صوفی دین محمد صاحب
ناظم اعلیٰ :۔ قاضی غلام قادر صاحب
نائب ناظم :۔ حاجی محمود بخش صاحب
سالار :۔ مولوی عبد الواحد صاحب
خازن :۔ حاجی عبد الغفار صاحب

ناظمین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مودودی کے عقائد و نظریات گمراہ کن ہیں!

شیخ الحدیث حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غور غشتی کا بنوں میں ورود مسعود

حضرت صاحب موصوف بنوں میں تا رخصت علماء کرام کے جم غفیر میں قمر بین النجوم بنے رہے عوام جوق در جوق ملاقات حاصل کرتے رہے ۔ آپ نے آتے ہی جمعیت علماء اسلام بنوں کی ہمراہی میں ۲۲ اکتوبر تا ۲۹ اکتوبر بنوں شہر و مواضعات میں مسلسل جلسے منعقد کئے ۔ ہر اجلاس کے بعد علماء و عوام کے بیعت کا سلسلہ جاری رہا ۔ آپ کے حسب الارشاد حضرت مولانا صدر الشہید صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ عالیہ عربیہ معراج العلوم بنوں نے ہر اجلاس میں اجتماع کو مسحور کن انداز میں خطاب فرمایا ۔ اور آپ خود بھی ارشادات و دعا فرماتے رہے ۔ تمام جلسوں میں قانون شریعت کو دلائل سے حکومت و عوام کے لئے امن و امان بہتری و ترقی کا واحد علاج ثابت کیا اور ہدایت کی کہ اس کو مکمل رواج دیا جاوے یہی بہتر زندگی ہے اور حکومت کو مخلصانہ مشورہ دیتے ہوئے قانون شریعت کے جلد نفاذ کا مطالبہ کیا گیا نیز باطل فرقوں مثلاً پرویز اور مودودی پارٹی کے غیر شرعی عقائد پر روشنی ڈالتے ہوئے ان سے اجتناب کی تلقین فرمائی اور فرمایا مودودی عقائد نظریات کو گمراہ کن ہیں ۔ کیونکہ ان میں شریعت ۔ انبیاء ۔ اصحاب ۔ آئمہ مجتہدین وغیرہ کی مذمت اور سخت توہین ہے ۔ عوام میں ان کے متعلق نفرت پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے ۔ جماعت اسلامی کے ذریعہ یہ گمراہی عام کی جا رہی ہے ۔ لہذا حکم فرمایا کہ مودودی عقائد کے پیچھے نماز پڑھنے سے اس کا وعظ سننے سے ۔ اس سے تعلق میل ملاپ رکھنے سے جان بچانا ہر ایک پر واجب ہے ۔ اسلامی جماعت میں شمولیت ، اس کی حمایت اور اس کی کتابوں کا مطالعہ عوام کے لئے ناجائز ہے ۔ اس مطابق آپ کا تحریری فتویٰ معراج العلوم میں محفوظ ہے آپ علماء مریدین اور معتقدین کے لئے خاص وصیت چھوڑ گئے کہ وہ عوام کو اسلامی جماعت سے بچانے کی کوشش کریں اور خود بھی بچتے رہیں

کامیابی کا راز حق و صداقت میں مضمر ہے

چکوال (نامہ نگار) جمعیۃ علماء اسلام کے ہفتہ واری اجتماع میں مولانا بدر عالم نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ سنت اللہ یہ ہے جس طاقت کا خدا وند قدوس کا ساتھ دیں ۔ خواہ وہ قلت میں ہی کیوں نہ ہو ۔ غالب آجاتی ہے ۔ جب ہم تاریخ پر نظر دوڑاتے ہیں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ بعض اوقات مادی طاقتوں یعنی رسائل و وسائل کی کمی کے باوجود حق پسند عناصر کو کامیابی ہوئی ہے اور آج بھی کامیابی کا راز فقط حق و صداقت میں مضمر ہے ۔ مولانا نے تقریر کے دوران فرمایا کہ اہل حق ہمیشہ کم تعداد میں ہوتے ہیں اور کم ہونا ہی ان کی صداقت کی دلیل ہے ۔ حضور اکرم کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک جماعت حق پر رہے گی اور جب یہ جماعت ختم ہو جائے گی تو گویا قیامت کا ظہور ہو جائے گا ۔

مولانا نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا آج گو جمعیۃ علماء اسلام کے پاس مادی قوت کی کمی ہے لیکن ان نفوس قدسیہ کے دامن میں حق و صداقت ہے اور اسی کو لے کر وہ اٹھی ہے اور حق و صداقت کی بنا پر یہ جماعت انشاء اللہ کامیاب و کامران ہوگی ۔

جمعیۃ علماءِ اسلام کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ مہاجرین سرگودھا

ممبران جمعیۃ علماء اسلام حلقہ کوٹ فرید سرگودھا کا (انتخابی) اجلاس زیر صدارت حاجی علی حسن صاحب مسجد اکبری میں منعقد ہوا اس اجلاس میں مستری محمد یسٰین صاحب نے جمعیۃ کے عہدیداروں کے اسماء پیش کئے اور ان کی تجویز کے مطابق ذیل کے اسماء پیش ہوئے حاضرین نے اتفاق رائے مجوزہ عہدیداران کے انتخاب کو قبول کیا

امیر ۔ مولوی غلام قادر صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ مولوی عطاء الرحمٰن صاحب

(ناظم) سیکرٹری ۔ تاثیر مرزا

خزانچی ۔ حاجی علی حسن صاحب

مشاورتی مجلس کے لئے مندرجہ ذیل ارکان منتخب کئے گئے

۱۔ راؤ عبد اللطیف صاحب (۲) جناب رانا مقصود علی صاحب (۳) جناب نثار احمد صاحب (۴) جناب عبد الرحمٰن صاحب ۔(۵) مستری محمد یسٰین صاحب (۶) جناب دین محمد صاحب

مندرجہ ذیل ممبران نے اجلاس میں شرکت کی ۔

شکیل احمد صاحب ۔ محمد یسٰین صاحب ۔ عبد الرحمٰن صاحب ۔ دین محمد صاحب ۔ نیاز احمد صاحب محمد انور سجاد صاحب ۔ حاجی علی حسن صاحب ۔ راؤ عبد اللطیف صاحب ۔ جناب محمد یونس صاحب رانا مقصود علی صاحب ۔ نثار احمد صاحب ۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب ۔ تاثیر مرزا صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کا اجلاس

مورخہ ۲۵ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الرزاق صاحب امیر جمعیت ہوا ۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے ہوئی جس کے بعد حافظ اسلام الدین صاحب نے کلمہ طیبہ کی توضیح و تشریح کی ۔ بعد ازاں جناب حکیم محمد ادریس صاحب نے جمعیت کی تنظیم اور اس کی غرض و غایت پر روشنی ڈالی ۔

علاوہ ازیں جمعیت کے دار المطالعہ کا اجراء کیا گیا جس میں دو روزنامہ اخبارات، چار ہفت روزہ اور دو ماہوار رسائل کی فراہمی کا بندوبست کیا گیا ۔ دار المطالعہ کے لئے فرنیچر بھی مہیا کیا گیا ۔ دار المطالعہ کے افتتاح کے موقعہ پر ایک عصرانہ بھی ترتیب دیا گیا ۔

تنظیم جمعیۃ کے سلسلہ میں زعماء جمعیت کے دورے

حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا و حضرت مولانا قاری عبد السمیع صاحب رکن مجلس شوریٰ جمعیت علماء اسلام ضلع سرگودھا نے پچھلے ہفتہ کو تنظیم جمعیت کے سلسلے میں تحصیل خوشاب شاہ پور اور بھلوال کے مختلف مقامات پر دورے فرمائے زعماء جمعیت نے مختلف مقامات پر مختصر حکایات کی شکل میں ضرورت جمعیت پر تقریریں فرمائیں لوگوں کو اغراض و مقاصد سمجھاتے ۔ مولانا محمد اسمٰعیل صاحب خوشاب مولانا عبد الحکیم صاحب شاہ پور اور شیخ محمد اسمٰعیل و شیخ منظور الحق صاحبان بھلوال کے دیگر حضرات نے پورے تعاون کا یقین دلایا ہر سہ مقامات و دیگر جگہوں کے انتخابات کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا ۔

جمعیۃ علماء کلورکوٹ کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

کلورکوٹ ضلع میانوالی کی جمعیۃ علماء اسلام کی مجلس شوریٰ کا ہفت روزہ اجلاس زیر صدارت جناب مولانا عبد الرزاق صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت فرمائی ۔

مولانا عبد الرزاق صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ (۲) حافظ محمد طیب صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کلورکوٹ (۳) جناب محمد شریف صاحب ناظم (۴) رانا جلیل احمد صاحب ناظم نشر و اشاعت (۵) جناب حکیم محمد ادریس صاحب (۶) جناب حکیم محمد طاہر صاحب (۷) جناب حکیم محمد اشفاق صاحب (۸) جناب حافظ محمد صدیق صاحب (۹) جناب حافظ محمد رمضان صاحب (۱۰) جناب حافظ محمد اسحٰق صاحب خزانچی (۱۱) جناب قاضی محمود الحسن صاحب (۱۲) جناب محمد یعقوب صاحب (۱۳) جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب (۱۴) جناب راؤ عبد الحفیظ صاحب (۱۵) جناب حافظ اسلام الدین صاحب (۱۶) جناب حاجی عبد القیوم صاحب (۱۷) جناب حافظ محمد جمیل صاحب (۱۸) جناب عبد الحمید صاحب ۔ منزل مرچنٹ

اجلاس کا آغاز حافظ محمد صدیق صاحب نے تلاوت کلام پاک سے کیا ۔ دار المطالعہ کی تجویز پیش کی گئی جسے مجلس شوریٰ نے ضروری قرار دیا اور

(۱) اجازت دی کہ اس ہفتہ میں دار المطالعہ بازار میں دوکان کرایہ پر لے کر کھول دیا جائے اور کچھ اخبار و رسائل جاری کر دئے جائیں ۔

(۲) جناب محمد شریف صاحب اور محمد یعقوب صاحب نے جلیل احمد ناظم کی اس تجویز پر تقاریر فرمائیں ۔ تاکہ ممبران مجلس شوریٰ کو بولنے کی پریکٹس ہو جناب محمد شریف صاحب نے بڑے شستہ انداز میں جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پر ایک بلیغ تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد جناب محمد یعقوب صاحب نے بڑے تعمیری انداز میں جمعیۃ کو کام کرنے کی ترتیب بتلائی اور فرمایا کہ ہمیں اپنے علاقہ میں جمعیۃ کا تعارف کرانا چاہیے اور عوام کی مشکلات میں دلچسپی لینی چاہیئے آئندہ ہفتہ کے لئے جناب حکیم حافظ محمد ادریس صاحب اور حافظ اسلام الدین صاحب کے ذمہ تقاریر لگائیں ۔

(۳) جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے لئے روزنامہ اخبار کی اہمیت پر زور دیا گیا اور جناب صاحبزادہ محمد عارف صاحب کی اس تجویز کی پرزور تائید کی جو انہوں نے مجلس شوریٰ کے ہر ممبر کے لئے تین روپے تجویز فرمائے ۔

جمعیۃ علماء اسلام قصبہ پڑیال ضلع راولپنڈی کی سرگرمیاں

۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۲ء بوقت ۷ بجے شام بمکان ماسٹر خان محمد صاحب نائب ناظم جمعیۃ علماء اسلام قصبہ پڑیال کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت الحاج چوہدری محمد خاں صاحب امیر جماعت منعقد ہوا ۔ ناظم جمعیۃ صوبیدار عبد المجید اور نائب امیر جماعت چوہدری شیر باز خاں صاحب چیئرمین یونین کونسل پڑیال نے جمعیۃ کی اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور جماعتی نظام کو زیادہ سے زیادہ مضبوط اور مقبول بنانے کے متعلق تجاویز پر غور کیا ۔

تجاویز

(۱) چوہدری گلزار محمد خاں صاحب کو نائب ناظم برائے شعبہ نشر و اشاعت مقرر کیا گیا

(۲) بعد از نماز جمعہ جامع مسجد میں عامۃ المسلمین کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے روشناس کرایا جاوے ۔

(۳) ضلعی جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ رابطہ قائم کر کے فارم رکنیت رسید بکس اور جماعتی دستور العمل منگوایا جاوے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کی تنظیمی سرگرمیاں

حضرت شاہ صاحب مولانا سید جان محمد امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں اور مولانا عبد اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ اور ڈاکٹر مولانا غلام حیدر نائب امیر کے مساعی جمیلہ تمام ضلع بنوں میں جاری ہیں ۔ علماء کرام کو ہمخیال بنا کر منظم کر رہے ہیں ۔ ان کی موجودگی میں تحصیل بنوں کا انتخاب عمل میں لایا گیا عام اجتماعات میں عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد سے واقف کر رہے ہیں ۔ ضلع بھر میں لکی سے بنوں تک بااثر لوگوں کے ساتھ ملاقاتیں کر رہے ہیں ۔ فارم رکنیت تقسیم کر کے ممبر سازی کا کام تیزی سے جاری ہے ۔ اس میں مولانا محمد امین زیادہ دلچسپی لے رہے ہیں ۔ انصار الاسلام بھرتی ہو رہی ہیں تحصیل لکی کے انتخاب کے لئے ۱۴ر نومبر ۱۹۶۲ء کو ضلعی شوریٰ اجلاس بلایا ہے ۔ لکی کے کلاں بازار میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع بنوں کا دفتر بالاخانہ میں قائم کیا گیا ہے

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ کا پروگرام

۶۔ نومبر ۔ جلسہ حافظ سی تحصیل شجاع آباد

۷ ″ سفر

۸ ″ جلسہ ۔ ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان

۹ ″ جلسہ گل امام ″ ″

۱۰ ″ روانگی سندھ

۱۱ ″ جلسہ ڈگری ۔ سندھ

۱۲ ۔ ۱۳ نومبر ۔ جمعیۃ علماء اسلام کانفرنس شہداد پور (سندھ)

۱۴ ۔ نومبر سفر

۱۵ ۔ نومبر لکی مروت ضلع بنوں ۔

مجلس احرار اسلام للہ شریف کا انتخاب

گذشتہ جمعہ کو جامع احرار میں ایک اجلاس عام منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض الحاج مولانا فضل احمد صاحب سجادہ نشین للہ شریف نے سرانجام دئے ۔ صاحب صدر نے جماعت کے نصب العین اور اغراض و مقاصد کی وضاحت فرمائی ۔ مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

جناب قاضی فضل الرحمٰن صاحب ۔ صدر

جناب فتح محمد صاحب بزاز ۔ نائب صدر

جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی رکنیت سازی کی مہم کو تیز کرنے کیلئے ایک سب کمیٹی کی تشکیل

پشاور - حضرت مولانا محمد حسین صاحب کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوا - قاری محمد یعقوب صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کی ابتداء کی - اس کے بعد نصر اللہ خان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے ممبر سازی پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اس ملک کی مسلم آبادی میں ۹۰ ہزار اسلام دوست لوگ آباد ہیں - چونکہ جمعیت کا مقصد قرآن وسنت کے مطابق آئین نافذ کرانا اور ملک میں ہر قسم کی فحاشی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ رشوت، سفارش، ملاوٹ اور بلیک مارکیٹنگ وغیرہ تمام برائیوں کا قلع قمع کرنا ہے اس لئے ہر شخص بخوشی اس کی رکنیت قبول کر لیتا ہے - انہوں نے اس کی ایک مثال دیتے ہوئے کہا کہ چند روز پیشتر ہمارے علاقہ میں اسلام کے شیدائی نوجوان چن شاہ اور اس کے دوسرے نوجوان دوستوں کی معمولی سی کوشش سے ایک چھوٹے سے ایریا میں سو سے زیادہ نوجوانوں نے جمعیۃ کی رکنیت قبول کی۔ اسی طرح اگر وسیع پیمانے پر کوشش کی جائے تو اندازاً استر فیصد لوگ جمعیۃ کے ساتھ ہر ممکن تعاون کرنے پر تیار ہو جائیں گے - اس کے بعد انہوں نے تجویز پیش کی کہ ممبر سازی کی مہم کو تیز کرنے کے لئے ایک نگران سب کمیٹی قائم کی جائے لہذا متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ارکان پر مشتمل ایک سب کمیٹی کی گئی ہے - (۱) جناب مولانا محمد حسین صاحب (۲) مولانا نصر اللہ جان صاحب اعوان (۳) جناب حضرت مولانا حافظ عبدالرشید صاحب (۴) جناب گل محمد سالار صاحب -

جمعیۃ اسلام شہر سرگودھا کا اجلاس

۱۴ اکتوبر - تین بجے شام دفتر جمعیت میں اراکین شہر کا ایک اجلاس مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی صدارت میں منعقد ہوا - پچھلے اجلاس میں جو تنظیمی کمیٹی بنائی گئی تھی اس نے اپنی رپورٹ برائے حلقہ جات و نامزد ارکان برائے کارکردگی پیش کی جو حسب ذیل ہے

حلقہ ۱ - از بلاک ۱ تا ۴ حکیم عبدالرزاق مولوی محمد صادق - خواجہ نور محمد - مرزا اکرم بیگ حافظ بشیر گوندلوی -

حلقہ ۲ - از بلاک ۵ تا ۸ - محمد بلال مولوی ظہیر احمد - محمد وارث - محمد عمر - عبدالحی

حلقہ ۳ بلاک ۹ تا ۱۰ - ۱۵ تا ۱۶ حافظ محمد بشیر - قاری شہاب الدین - شیخ محمد منیر - شیخ محمد حسین -

حلقہ ۴ بلاک ۱۱ تا ۱۴ مع باغ سینٹرل ۱۳ حافظ محمد خلیل - عبدالحمید - حاجی علیم الدین حافظ محمد شفیع محمد اکرام - محمد مبین -

حلقہ ۵ بلاک ۱۷ تا ۱۸ و ۲۱ تا ۲۲ حاجی عبدالغفور - حاجی عبدالرشید - شیخ محمد شریف شیخ محمد اکبر - حاجی محمد شریف - مولوی وفا اللہ صاحب شیخ عبدالقیوم -

حلقہ ۶ بلاک نمبر ۲۰ - ۲۳ - ۲۹

غلام حیدر - عبدالرشید - محمد رفیق - چودھری محمد صدیق - عبدالحق - محمد شفیع -

حلقہ ۷ غلہ منڈی - غلہ منڈی نیو سول لائن

مولانا نور محمد صاحب - محمد یعقوب صاحب بٹ

حلقہ ۸ بلاک ۲۴، ۲۵ محمد بشیر صاحب حافظ عبدالحق صاحب - حاجی غلام حسین صاحب

حلقہ ۹ بلاک ۲۶ تا ۲۹ شیخ محمد رفیق عبدالوحید - حاجی عبدالمجید صاحب -

حلقہ ۱۰ کوٹ دیوان سنگھ مع ملحقہ آبادی -

مستری محمد یاسین صاحب - قاضی شکیل احمد صاحب مولوی عطاء الرحمٰن صاحب -

حلقہ ۱۱ ہری پورہ - مولوی محمد نواز صاحب حکیم واحد بخش صاحب - حافظ عبداللہ صاحب

حلقہ ۱۲ سٹلائیٹ ٹاؤن - محمد علی صاحب حاجی محمد ابراہیم صاحب -

حلقہ ۱۳ فیکٹری ایریا - مولوی حکیم غلام محمود صاحب - محمد خلیل صاحب -

حلقہ ۱۴ سول لائن - شبیر احمد صاحب

حلقہ ۱۵ سلیمان پورہ - مولوی حنیف خان صاحب روشن ضمیر صاحب -

اس کے بعد بابو خلافت علی صاحب نے علماء کرام پر کلی اعتماد کا اظہار فرمایا اور جماعت کی تنظیم و اقتصادی حالت کی بہتری کے لئے زور دیا نیز انہوں نے کہا کہ جب حلقہ میں ممبروں کی ایک معقول تعداد ہو جاتے وہاں جلسہ کا انتظام کیا جاتے حکیم عبدالرزاق شاہ گیلانی نے تائید کی اور ضلع کے مختلف مقامات کیلئے مشورہ دیا کہ وہاں خطوط لکھے جائیں اور کام کو تیز کرنے کے لئے اپیل کی جائے حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ خط ایسے لکھو کہ وقت لیا جاتے اور وہاں آدمی بھیجے جائیں جو انتخاب وغیرہ کرائیں اس سلسلہ میں حکیم شریف الدین صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ ضلع سرگودھا کا ایک خط پیش کیا گیا جو انہوں نے ضلع میں مکمل تنظیم کیلئے ماتحت شاخوں کو تحریر فرمایا ہے - حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہر ماتحت شاخ ضلعی مرکز کو کم از کم پانچ روپیہ ماہوار اور اس سے زیادہ حسب استطاعت امداد دیں تاکہ ضلعی مرکز مضبوط ہو اور ضلع مرکز کی امداد کرے دو صد یا جتنا ہو سکے سالانہ امداد دے اکابر بقیہ تیکیم چلے گا - ان تمام تجاویز سے اتفاق ہوا - اجلاس بخیر و خوبی دعا کے ساتھ ختم ہوا

میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

میانوالی - مقامی ارکان جمعیۃ کا اجلاس ۱۹ اکتوبر کو بعد نماز جمعہ دفتر جمعیۃ علماء اسلام میانوالی میں زیر صدارت حضرت مولانا محمد منہاج صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی منعقد ہوا - حضرت مولانا موصوف اور محترم شہباز خاں صاحب نے موجودہ ملکی سیاسی مسائل پر تبصرہ کیا - اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر - حضرت مولانا محمد امیر صاحب خطیب مسجد گودام والی
ناظم - حضرت مولانا محمد حیات خاں صاحب اختر نیازی
خازن - حکیم غلام مرتضیٰ صاحب قریشی
سالار - شہباز خاں صاحب -

بعد ازیں حافظ محمد اشرف شاہ صاحب و قاری غلام رسول صاحب کی تلاوت کلام پاک و دعا کے ساتھ اجلاس برخاست ہوا -

جمعیۃ علماء اسلام پکھلی بالا کا اجلاس

جمعیۃ علماء پکھلی بالا ٹنگیاری تحصیل ٹہرہ کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبدالحی صاحب منعقد ہوا - قاری حبیب الرحمٰن صاحب نے تلاوت قرآن پاک فرمائی - مولانا عبدالحی صاحب صدر - مولانا عبداللہ صاحب - مولانا حضرت احمد صاحب - مولانا حاجی عبدالجبار صاحب جنہوں نے تاریخ جمعیت اور علماء کرام کے کام پر روشنی ڈالی ذیل کا انتخاب عمل میں آیا -

امیر - حضرت مولانا عبدالحی صاحب خطیب ٹنگیاری
نائب امیر - حضرت مولانا حاجی عبدالجبار صاحب خطیب بکھنہ
نائب امیر - حضرت مولانا عبدالمنان صاحب دھڑیال
ناظم اعلیٰ - حضرت مولانا عبداللہ صاحب تلیاہ داخلی
ناظم - حضرت مولانا حضرت احمد صاحب ٹنگیاری
ناظم دفتر - حضرت مولانا حاجی حکیم محمد ہارون ٹنگیاری
خازن - حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کلاتہ مرچیٹ
سالار - حضرت مولانا رحمت گل صاحب -

فرید آباد میں جمعیۃ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کا ایک خصوصی اجلاس زیر صدارت حاجی واحد بخش صاحب ناظم ملتان مسجد رادی میں بعد نماز عشا منعقد ہوا شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا برکات احمد صاحب نے خطاب فرمایا اور جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی - پھر حلقہ بوہڑ گیٹ و فرید آباد میں لوہاراں کا انتخاب عمل میں آیا -

قاری عبدالرحمٰن صاحب خطیب بن لوہاراں - صدر
مستری محمد یار صاحب - نائب صدر

منظور احمد شاہ - ناظم اعلیٰ -
مولانا عبدالرحمٰن صاحب - ناظم -
حاجی واحد بخش صاحب - خزانچی

حافظ محمد شفیع صاحب رکن ضلعی کنوینر کمیٹی تھرپارکر کا کامیاب ہفت روزہ دورہ

حافظ محمد شفیع صاحب ضلعی کنوینر کمیٹی تھرپارکر ایک ہفتہ کے دورہ پر مقامی کمیٹیوں کی تشکیل کے بارہ میں کام کر رہے ہیں - پانچ شہروں میں کمیٹیوں کی تشکیل کی گئی ہے - حافظ صاحب کا یہ دورہ نہایت کامیاب رہا - ہر جگہ عوام نے بڑی دلچسپی لی اور غیر معمولی اجتماعات منعقد ہوئے - جو درج ذیل ہے

میرپور خاص میں تشکیل جمعیۃ مندرجہ ذیل عہدہ داران کا چناؤ ہوا - (۱) امیر حاجی لال خاں صاحب - (۲) ناظم رئیس ممتاز صاحب (۳) خازن صوفی محمد ایوب صاحب - سالار بابو عبدالعزیز صاحب

میرواہ شہر میں ایک جلسہ کیا گیا جس میں جمعیۃ کے اغراض ومقاصد پر حافظ محمد شفیع صاحب نے تقریر کی اور مندرجہ ذیل عہدہ داران کا چناؤ ہوا -

امیر - مولانا محمد بخش صاحب - ناظم مولوی محمد اسماعیل صاحب - خازن مولوی عبدالغفور صاحب - سالار نثار احمد صاحب -

ڈگری شہر میں جمعیۃ کے بارہ میں ایک جلسہ کیا گیا جس میں جمعیۃ کے اغراض ومقاصد بیان کئے گئے اور حافظ محمد شفیع نے جمعیۃ کے عہدہ داران کا چناؤ کیا جو درج ذیل ہے -

امیر - حافظ محمد شفیع مہتمم دارالعلوم اسلامیہ ڈگری
ناظم - مولانا اکرام الحق صاحب - خازن ماسٹر عبدالغفور صاحب - سالار - صوبیدار علیم خاں صاحب

ٹنڈو جان محمد شہر میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں جمعیۃ کے بارہ میں حافظ محمد شفیع نے گفتگو کی اور ذیل کے عہدہ داران کا چناؤ کیا گیا -

امیر - حضرت مولانا حکیم محمد حیات علی صاحب
ناظم - ڈاکٹر محمد امین صاحب -
خازن - سید مبارک علی شاہ صاحب -

جھنڈو ماری ضلع حیدرآباد میں تشکیل جمعیۃ بیان کئے گئے اور حافظ محمد شفیع نے جمعیۃ کے عہدہ داران کا چناؤ کیا اور مندرجہ ذیل عہدہ داران مقرر ہوئے -

امیر - حافظ محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم اسلامیہ
ناظم - مولانا اکرام الحق صاحب -
خازن - ماسٹر عبدالغفور صاحب

اہم خبریں

یمن کی فوج سعودی عرب پر چڑھائی کیلئے تیار کھڑی ہے

یمن کی انقلابی حکومت نے اپنی فوجوں کو حکم دے دیا ہے کہ وہ شمال کی طرف نقل وحرکت کرکے سعودی عرب کی سرحد کے نزدیک پہنچ جائیں ۔ اور تیار کھڑے رہیں ۔

یمن کے نئے وزیر اعظم نے اس کا اعلان کر دیا ہے کہ جوں ہی فوجوں کو حکم دیا جائے ۔ سعودی عرب پر چڑھائی کر دیں ۔

صدر جمال عبدالناصر مراکش جائیں گے

متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر گیارہ دسمبر کو مراکش کے دورے پر جائیں گے اور مراکش کا یہ دورہ سرکاری طور پر کریں گے ۔

یمن میں پانچ سال بعد عام انتخاب ہوں گے

یمن کی نئی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ پانچ سال بعد ملک میں نئے عام انتخاب کرائے جائیں گے پانچ سالہ عبوری عرصہ میں ۸ ارکان پر مشتمل انقلابی کونسل ملک پر حکومت کرے گی ۔ انقلابی کونسل کے صدر بریگیڈیر عبداللہ سلال ہوں گے ۔

الجزائر کے وزیر اعظم چین کا دورہ کریں گے

الجزائر کے وزیر اعظم احمد بن بالا نے چین کے دورہ کی دعوت قبول کر لی ہے ۔ تاریخ کا تعین بعد میں کیا جائیگا ۔ چین کا سرکاری وفد آجکل الجزائر کا دورہ کر رہا ہے اور اسی وفد نے وزیر اعظم چین کی طرف سے احمد بن بالا کو چین کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے ۔

وزیر اعظم احمد بن باللہ کیوبا کا دورہ کر چکے ہیں جو نہایت ہی کامیاب ثابت ہوا ہے اور اس پر امریکی حکومت نے ناراضگی کا اظہار بھی کیا اب خدا جانے انھوں نے جب چین کا دورہ کیا تو امریکہ بیچارے کا کیا حشر ہوگا ۔

مولانا بھاشانی کی رہائی

وزارت داخلہ نے اعلان کیا ہے کہ حکومت نے مولانا عبدالحمید بھاشانی پر سے سیفٹی ایکٹ کی پابندیاں ان کی ضعیف العمری اور رافت ہمدردی کی بناء پر ختم کر دی گئی ہیں ۔

تین ہزار سعودی فوجی ہلاک

یمن میں ایک جھڑپ میں تین ہزار سعودی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں ۔ ان فوجیوں نے یمن کی سرحدوں میں داخل ہونے کی کوشش کی تھی ۔ جنھیں یمنی فوجوں نے بری طرح پسپا کر دیا ہے ۔

شاہ سعود کی امریکہ اور برطانیہ سے امداد کی درخواست

الجمہوریہ نے لکھا ہے کہ شاہ سعود نے امریکہ اور برطانیہ سے فوجی امداد کی درخواست کی ہے ۔ تاکہ وہ یمن کی انقلابی حکومت کے خلاف اس امداد کو استعمال کیا جائے ۔

شاہ سعود اردن اور بحرین کا آپس میں ایک خفیہ سمجھوتہ بھی ہوا ہے ۔ اس سمجھوتے کا مقصد یمن کے خلاف طاقت کو استعمال کرنا ہے ۔ خدا تعالےٰ ان عرب ممالک کو سمجھ عطا فرماوے جو اشتراکیوں کے ہاتھوں کھلونا بنے ہوئے ہیں ۔

یمن کے وارث تخت کو پھانسی دیدی گئی

یمن کی انقلابی حکومت نے اس نوجوان کو پھانسی دے دی ہے ۔ جس کا دعویٰ تھا کہ وہ یمن کے تخت کا وارث ہے ۔

یمن میں انقلابی حکومت پوری طرح مسلط ہو چکی ہے اور ملک میں مکمل امن وامان قائم ہے

شاہ سعود کی حکومت کو خطرہ

سعودی عرب میں سخت خلفشار پایا جا رہا ہے جس سے سعودی عرب کے حکمرانوں کو سخت خطرہ لاحق ہو گیا ہے ۔ وہاں کے حلقوں میں یہ احساس پایا جا رہا ہے کہ یمن میں بادشاہت کے خاتمے کے بعد جمہوریت پسند عناصر سعودی بادشاہت کو بھی ختم کرنے کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے اور شاہ سعود خود اپنے آپ کو دنیا کے تمام ممالک سے الگ محسوس کر رہے ہیں ۔ اور اب تک وہ یہ فیصلہ بھی نہیں کر سکے کہ وہ کس سے مدد حاصل کریں اور کس پر بھروسہ کریں ۔ اگرامریکہ سعودی عرب کو ہر قسم کی امداد دیتا ہے لیکن اس کے باوجود سعودی عرب میں امریکہ کے حامیوں کی صدر ناصر کی نسبت تعداد بہت کم ہے ۔

دار العلوم اسلامیہ اشاعت القرآن ڈگری کا سالانہ جلسہ

دار العلوم اسلامیہ اشاعت القرآن شہر ڈگری کا سالانہ جلسہ مورخہ ۹ ۔ ۱۰ ۔ ۱۱ نومبر ۱۹۶۲ء کو ہو رہا ہے ۔ جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری ۔ مولانا لعل حسین صاحب اختر ۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی ۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی ۔ مولانا امیر الدین صاحب جلال آبادی تشریف لا رہے ہیں ۔

پنو عاقل میں جمعیۃ علماء اسلام کے تحت ڈسپنسری کا قیام

پنو عاقل ضلع سکھر کی جمعیت کی طرف سے شعبۂ خدمت خلق کے تحت ایک ڈسپنسری کا قیام عمل میں لایا گیا ہے ۔ جس میں مفت ادویات دی جاتی ہیں ۔ اور امراض کے علاوہ تپ دق اور سل کے مریضوں کا علاج خصوصی طور پر کیا جاتا ہے ۔

ڈسپنسری کے انچارج ڈاکٹر عبدالفتاح ہیں جو شعبۂ خدمت خلق کے سب امور کو سرانجام دیتے ہیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان سے

(۱) جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کا دستور چھپ چکا ہے ماتحت شاخوں کو جس قدر درکار ہو مرکزی دفتر لاہور سے طلب کریں بہتر یہی ہے کہ ضلعی جمعیۃ دستور منگوائیں اور وہی اپنے ضلع کی شاخوں کو تقسیم کریں ۔

(۲) زعماء جمعیۃ سے درخواست ہے کہ وہ سرگرمیوں کو تیز کر دیں ۔ اور اپنے علاقہ میں دورے فرمائیں اور شاخیں قائم کریں اور اس کی اطلاع مرکزی دفتر کو بھیجی جائے

(۳) ترجمان اسلام جماعتی اخبار ہے ۔ اس کی اشاعت کی اشد ضرورت ہے ۔ تمام اراکین جمعیۃ سے درخواست ہے کہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں ۔ خطیب صاحبان جمعہ میں اس کے متعلق اعلان فرمائیں اور اخبار کا تعارف کرائیں ۔

(۴) ترجمان میں اشتہار دیے جائیں اور جمعیۃ کے ارکان سے درخواست ہے کہ اپنے علاقہ سے اشتہار لے کر بھیجیں تاکہ ترجمان کی مالی حالت درست ہو جائے اور صفحات زیادہ کر دئے جائیں ۔ ماشاء اللہ ترجمان اسلام کی اشاعت میں غیر معمولی اضافہ ہو رہا ہے ۔ اور اگر جمعیۃ کے کارکنوں نے اس کی اشاعت کے متعلق اور زیادہ دلچسپی لی تو اس کی اشاعت میں اور اضافہ ہو جائے گا

(۵) جمعیۃ کی کارروائیاں صاف ستھری اور خبر کی صورت میں بھیجی جائیں اور مرکز کو تمام کارگزاری سے اطلاع دی جائے

(مدیر)

نوٹ : اشتہارات کے متعلق دفتر سے خط وکتابت کریں

شہداد پور میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام عظیم الشان صوبائی کانفرنس

بتاریخ ۱۲ ۔ ۱۳ ۔ ۱۴ نومبر بروز پیر ۔ منگل بدھ ۔ مقامی میونسپل باغ شہداد پور ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان کانفرنس منعقد ہو رہی ہے جس میں زعماء جمعیۃ ملک وملت کے موجودہ مسائل پر اظہار خیال کریں گے ۔ علماء حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام وممبر صوبائی اسمبلی

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان وممبر قومی اسمبلی ۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ۔

جناب سردار میر عالم خان صاحب لغاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام حلقہ سندھ وبلوچستان

(نوٹ) مدعوئین حضرات کے علاوہ ہر شخص اپنے قیام وطعام کا ذمہ دار ہوگا ۔ موسم سرما کے مطابق بستر ہمراہ لائیں ۔

سرگودھا میں دفتر مجلس احرار کا افتتاح اور جلسۂ عام

شیخ عبدالعزیز سوتی ہنی کے اطلاع کے مطابق ۱۱ نومبر بروز پیر مجلس احرار کے شہری اور ضلعی دفتر کا افتتاح اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوگی رات کو ایک جلسہ عام زیر صدارت جناب میاں خان محمد صاحب رئیس اعظم سرگودھا ممبر صوبائی اسمبلی کمیٹی باغ میں منعقد ہوگا جس میں جناب مولانا حافظ علی ، المنعم ابوذر بخاری شیخ حسام الدین ۔ مولانا عبدالرحمان میانوی اور جانباز مرزا ۔ سید امین گیلانی ۔ سائیں محمد حیات پسروری و دیگر زعماء احرار شرکت کریں گے ۔

رجسٹرڈ ایل ۱۳۲۰ — ٹیلیفون نمبر

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ○ جمعہ ۳ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۹۔ فروری سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۶)

حضرت مولانا گل کمال صاحب غیر مشروط طور پر رہا کر دیئے گئے

پشاور ۲ یکم فروری۔ حضرت مولانا گل کمال صاحب آف سوڑیزئی پائیں کو کل ڈپٹی کمشنر پشاور نے غیر مشروط طور پر رہا کر دیا۔ آپ کو صبح سات بجے ڈپٹی کمشنر صاحب نے اپنے بنگلے پر بلایا اور تقریباً ایک گھنٹہ کی بحث و تمحیص کے بعد آپ کو غیر مشروط طور پر رہا کر کے اپنے گاؤں سوڑیزئی پائیں بذریعہ موٹر کار پہنچا دیا گیا۔ جس کی وجہ سے آپ کے ہزاروں عقیدتمند آپ کو دیکھے بغیر واپس لوٹ گئے۔ یاد رہے کہ آپ کو ۲۰ دسمبر سنہ ۶۱ کو پشتخرہ پائیں سے مسلم فیملی لاز آرڈیننس کے خلاف تقریریں کرنے کے الزام میں گرفتار کیا گیا تھا۔

(عبدالرحمٰن)

حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب کی باعزت رہائی

حضرت مولانا غلام مصطفےٰ صاحب مبلغ ختم نبوت عرصہ دراز تک گوجرانوالہ میں درس قرآن پاک دیتے رہے۔ کسی ایک درس کے بعض جملوں سے رپورٹروں کو تکلیف ہوئی۔ ان کی رپورٹ پر حضرت مولانا موصوف کے خلاف کیس چلا۔ مولانا گرفتار ہوئے ایک ہفتہ جیل میں رہے آخر کار دس ہزار روپے کی ضمانت پر باہر آئے۔ مقدمہ جناب چودھری محمد جلیل صاحب سٹی مجسٹریٹ گوجرانوالہ کی عدالت میں شروع ہوا۔ حضرت مولانا پر فرد جرم عائد کی گئی۔ جس کے بعد صفائی کی شہادت پیش ہوئی۔ جس سے معزز عدالت کی نگاہ میں حضرت مولانا موصوف بے گناہ ثابت ہوئے۔ چنانچہ پورے ۱۴ ماہ اور ۴۴ پیشیوں کے بعد ۱۳ جنوری سنہ ۶۲ کو حضرت مولانا کو عدالت نے باعزت طور پر بری کر دیا۔ حضرت مولانا کی طرف سے میاں ظہور الحسن صاحب ایڈووکیٹ نے نہایت جانفشانی سے پیروی کی۔ اور بغیر فیس کے چودہ ماہ تک مقدمہ لڑتے رہے۔ اللہ تعالےٰ نے ان کی محنت ٹھکانے لگائی اور مولانا بری ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا سالانہ جلسہ

حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مدظلہٗ کی شرکت

۲۰۔ ۳۱ مارچ اور یکم اپریل سنہ ۶۲ کو دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے۔ جس میں شرکت کو حضرت مولانا احمد علی صاحب دامت برکاتہم نے بشرط صحت منظور فرمایا ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء بھی یکم اپریل کو شریک ہوں گے۔ علاقہ کے مسلمان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت مولانا لاہوری کی صحت کو قائم رکھے۔ آمین۔

مرزائیت سے توبہ

یہ ایک بہترین کتاب ہے جس کو سابق مرزائی مبلغ ڈاکٹر عبداللہ خاں صاحب اختر ساکن جتوئی ضلع مظفر گڑھ نے مسلمان ہونے کے بعد شائع کیا ہے۔ قیمت صرف آٹھ آنے ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے۔

ڈاکٹر عبداللہ خاں اختر مہتمم
مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن جتوئی
ضلع مظفر گڑھ

محمد موسیٰ صاحب چک ۸R ضلع ملتان کی

حازمین حج سے اپیل

پاکستان میں رشوت کی وبا ختم نہیں ہوئی خاص کر پٹواری اور دفتری لوگ زیادہ مبتلا ہیں۔ باہمی ہمدردی مفقود ہے۔ حکام و عوام کی حالت اصلاح طلب ہے اس لئے زائرین کعبۃ اللہ اور عازمین حج سے اپیل ہے کہ وہ حرمین شریفین میں اصلاح حال اور استحکام پاکستان کے لئے اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر دعا مانگیں۔

والجزائری مسلمانوں کی فتح اور فرانس کی شکست کے لئے بھی خصوصی دعاؤں کی ضرورت ہے۔ (مدیر)

قابل توجہ حکام سرگودھا

اس سے قبل سرگودھا کے علماء کرام کی اپیل اور اس پر ہمارا نوٹ ترجمان اسلام میں شائع ہو چکا ہے ہمارے پاس مسلسل ایسی اطلاعات آ رہی ہیں کہ مسجد سلائٹ ٹاؤن میں بعض فتنہ پرور شر و فساد کو دعوت دیتے اور فرقہ وارانہ سوال پیدا کرتے ہیں۔ حکام سرگودھا کو ادھر توجہ کر کے معاملہ کو ختم کرنا چاہیئے۔ اگر مسجد کے قدیم قابضین کے خلاف شرارت کرنے والوں کے حوصلے پست نہ ہو گئے اور قانون نے کوئی حرکت نہ کی تو آئندہ بہت سے فتنوں کا دروازہ کھلنے کا اندیشہ ہے۔

سرگودھا کی مساجد میں اس طرح کی تجاویز ...

... ابھی پاس ہوئیں

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مراسلات

حیات النبیؐ کی بحث ثالث کا تقرر اور فیصلہ

مستری علی محمد صاحب ولد حاجی غلام محمد صاحب مقام اترا ڈاکخانہ گنجیال تحصیل نوشاب ضلع سرگودھا سے لکھتے ہیں :-

جناب مولانا صاحب منکرین حیات کے ساتھ میری اس طرح گفتگو ہوئی ۔ کہ میں ۱۷ اکتوبر ۱۹۶۷ء بروز ہفتہ ملک یار محمد ولد ملک گلن خاں کنڈ خیل کے گھر کام کرنے گیا ۔ وہ مولانا غلام اللہ اور عنایت اللہ شاہ کے پیروکار ہیں ۔ وہ دوسرے دن مجھ سے کہنے لگا کہ میں تم کو ایک بات کہتا ہوں کہ تم بڑے اچھے اور نیک ہو ۔ لیکن آپنے جو حیات النبیؐ عقیدہ رکھا ہوا ہے وہ بالکل غلط اور قرآن کے خلاف ہے کیونکہ قرآن میں یہ ہرگز ثابت نہیں کہ حضورؐ روضہ مبارک میں اس جسم کے ساتھ زندہ ہیں ۔ یہ غلط عقیدہ چھوڑ دو ۔ تم اور ہم ایک عقیدہ ہو جائیں ۔ تو میں نے ملک یار محمد کو کہا ۔ کہ میرا عقیدہ علماء دیوبند اور اجماع امت کے موافق ہے ۔ تم اپنے عقیدہ کی درستی کر لو ۔ تو ملک صاحب نے مجھ سے کہا کہ تمہارا عقیدہ قرآن کے خلاف ہے ۔ تو میں نے کہا کہ قرآن کے خلاف ہونے سے تو کافر ہو جاتا ہے ۔ شاید تم ہم کو کافر سمجھتے ہو ۔ ملک صاحب نے کہا ۔ آگے آپ سمجھ لو سمجھ دار ہو آخر ایک دوسرے کے ساتھ کئی روز تک بحثیں ہوتی رہیں ۔ ایک دن میں نے دیوبند کا فتویٰ دکھایا تو ملک یار محمد نے مجھ سے کہا دیوبند کا فتویٰ ہم نہیں مانتے ۔ پھر میں نے کہا کہ تم عوام لوگوں کے سامنے دیوبندی ہونے کا اقرار کرتے ہو ۔ کیوں دھوکہ دیتے ہو ۔ آخر چوتھے پانچویں دن میں نے رسالہ عقائد دیوبند " المہند علی المفند " دکھایا اور کہا کہ اس میں حضرت شیخ الہندؒ ، حضرت تھانویؒ ، حضرت شاہ رائے پوریؒ ، حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب دہلویؒ ، حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ ، حضرت مفتی عزیز الرحمٰن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبندؒ وغیرہ اکابر علماء دیوبند اور علماء حرمین شریفین کے دستخط ہیں ۔ ملک نے کہا ۔ یہ کوئی ثبوت اور کوئی دلیل نہیں ہے ۔ میں نے کہا کیا شرعی دلیل تم ان حضرات سے زیادہ جانتے ہو ۔ عقل سے کام لو ۔ ساتویں دن ملک صاحب نے کہا ۔ کہ میں تم کو اپنے علماء سے تحقیق کر دوں گا ۔

ضیاء الدین اور میاں سہارا لے آیا ۔ ان کے ادارہ تعلیم القرآن کا رسالہ بھی تھا مولوی ضیاء الدین اپنے عقیدے کی دلیلیں دینے لگے ۔ آخر میں نے کہا کہ باہر کے علماء سے فتوے منگا کر تصفیہ کر لیں ۔ تو انہوں نے کہا کہ بغیر مفتی محمد شفیع کراچی کے اور کسی کا فتویٰ نہیں مانتے ۔ میں نے کہا جس پر تمہارا اعتقاد ہے ان کو لکھ کر منگا لو میں تیار ہوں کہ دونوں فریق اپنا اپنا عقیدہ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی والے کو بھیج دیں ۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ ہم اپنا عقیدہ لکھ دیں گے ۔ لیکن ہر روز ٹال مٹول کرتے رہے ۔ کبھی کہتے اگلے روز لکھ دیں گے ۔ کبھی کہتے اب ہم میانوالی جا رہے ہیں واپس آکر لکھ دیں گے آخر میں نے تنگ ہو کر ملک یار محمد کو کہا ۔ تمہاری طرف سے دیر ہو رہی ہے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا عقیدہ غلط ہے ۔ اگر تم سچے ہوتے تو آپ نے مفتی محمد شفیع کے فتوے کو ماننے کے لئے کہا تھا ۔ منگوا لیتے ۔ آخر ملک یار محمد غصہ میں آکر مولوی صاحب کے گھر گیا اور کہا کہ اگر ہمارا عقیدہ صحیح ہے ۔ تو تم کیوں نہیں لکھ دیتے ۔ آخر مولوی صاحب نے ملک صاحب سے کہا کہ چلو میں لکھ کر لا دیتا ہوں ۔ آخر کار ایک کاغذ پر مستری علی محمد کا عقیدہ اور مولوی ضیاء الدین ، ملک یار محمد کا عقیدہ لکھا گیا ۔ پھر اس پر دونوں فریق کے دستخط کئے گئے ۔ بدستخط مندرجہ ذیل آدمیوں نے کر دئے ۔

(۱) مستری علی محمد ولد حاجی غلام محمد ۔ (۲) ملک مظفر خاں کنڈ خیل (۳) ملک نصر اللہ خاں ولد ملک صوفی سعد اللہ خاں کنڈ خیل (۴) ملک یار محمد ولد ملک گلن خاں کنڈ خیل بمقام اترا نزد قائم آباد تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا (مغربی پاکستان) پھر لفافہ بند کر کے رجسٹری کراچی کو کر دی گئی ۔ آخر ۳ دسمبر ۱۹۶۷ء مطابق ۲ رمضان ۱۳۸۷ھ کو لفافہ جوابی واپس کراچی سے اترا مستری علی محمد کو ملا ۔ فتویٰ بھیجنے وقت یہ طے کیا گیا تھا کہ لفافہ ملک یار محمد کے سامنے کھولا جائے گا ۔ اسی طرح کیا گیا ملک صاحب اپنے ہاتھ سے لفافہ کھولا پھر پڑھا ۔ تو بہت پریشان شرمندہ ہوا پھر دوبارہ غور کر کے پڑھا ۔ نہایت ہی شرمندہ ہوئے ۔ میری

رہی ۔ آخر ہار گئے اور ان کے اپنے منتخب کردہ عالم نے ان کے خلاف ڈگری دے دی ۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کو جو استفتاء بھیجا گیا وہ اور اس کا جواب مندرجہ ذیل ہے

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء کرام و مفتیان شرع متین مندرجہ ذیل مسئلہ میں کہ زید کا عقیدہ ہے ۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنے روضہ مبارک میں حیات کے ساتھ ہیں جو روح اور جسم کے تعلق سے ہے خلاصہ یہ کہ انبیاء علیہم السلام کی حیات بعد الموت حقیقی جسمانی مثل حیاتِ دنیوی کے ہے یعنی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں ان کی حیات برزخی صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے ۔ جو حیات دنیوی کے بالکل مماثل ہے بجز اس کے کہ وہ احکام کے مکلف نہیں ہیں ۔ بلکہ کچھ آثار بعض دنیاوی احکام میں ابھی باقی ہیں ۔ مثلاً میراث کا تقسیم نہ ہونا ۔ ازواج مطہرات سے بعد وفات کسی کا نکاح جائز نہ ہونا اور اگر روضہ اطہر پر حاضر ہو کر درود شریف پڑھیں تو خود سنتے ہیں اگر دور سے پڑھیں تو فرشتے پہنچاتے ہیں

زید کا عقیدہ ہے کہ وفات کے بعد جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں یعنی دعا اپنے رب سے مانگے ۔ بلکہ سلف صالحین یعنی انبیاء و صدیقین اور شہداء و اولیاء کا توسل بھی لینا جائز ہے اور اپنے اعمال کا توسل لینا بدرجہا بہتر ہے ۔

عمر کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حیات دنیاوی گذار چکے ہیں تریسٹھ سال میں آپ اختتام حیات دنیاوی ہوا ، اب بھی آپ کی حیات برزخ علیین میں روحانی ہے جو کہ حیات دنیاوی (جسمانی) سے بدرجہا بہتر ہے ۔ اور حضورؐ کا جسم مبارک روضہ میں ہے اس میں کسی قسم کی حیات نہیں ہے ۔ حیات جو ہے صرف روح ہے اور تن ۔ ۔ حیاتہم کے واسطے ازواج مطہرات امت پر حرام ہیں اور نور شامل تر گناہ صغیرہ کے واسطے آپ کا ورثہ وراثت نہ تھا اور آپ کا یکہ تمام انبیاء کرام کے وجود زمین میں صحیح سالم موجود ہیں ۔ زمین نے ایک بال تک بھی انبیاء کرام کے وجود پاک سے لیا اور کھایا نہیں ہے ۔ سننا اور جواب دینا ۔ چونکہ آپ جسمانی حیات میں نہیں ہیں جو جسم روضہ مبارک میں موجود ہے اس واسطے سننا اور جواب دینا بھی ہرگز نہیں ہے ۔

دربارہ میں پیش کرنا جائز ہے لیکن توسل نیک اعمال کا پیش کرنا درست ہے ۔ جیسا کہ بخاری شریف میں تین آدمیوں کا غار میں دھکا جانا اور ان کا اللہ تعالیٰ کے آگے توسل پیش کرنا اور نجات ملنی موجود ہے۔ کسی نبی یا کسی ولی کے ساتھ محبت ہو تو اس محبت کا توسل کرنا بھی جائز ہے لفظ استعمال کرے جس کا معنی مجبور ہے ایسے لفظوں سے توسل پیش کرنا

اب گذارش یہ ہے کہ مذکورہ کا عقیدہ اور عمر کا عقیدہ مرقوم ہے میں سے کس کا عقیدہ صحیح ہے اور کس کا غلط ہے اور آیا کہ دونوں اپنا عقیدہ رکھتے ہوئے یعنی زید اور عمر ایک دوسرے کے پیچھے نماز باجماعت پڑھ سکتے ہیں اہلسنت والجماعت کے مذہب یعنی حنفی کی قوی دلیلیں لکھنا اور کتاب و صفحہ فرمایا ۔

نوٹ اپنی مہر بھی ضرور دار الافتاء کی دستخط دونوں عقیدہ رکھنے والے مستری علی محمد ولد حاجی غلام محمد ۔ ملک ولد ملک گلن خاں اترا ۔ ملک نصر اللہ ملک سعد اللہ خاں اترا ۔ ملک یار محمد ملک گلن خاں اترا

الجواب

اس مسئلہ کے بارہ میں عوام کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام میں زندہ ہیں ان کی نجات اور ایمان کے اس کی تفصیلات میں ذہنوں کو الجھانا نہیں ۔ خصوصاً ایسے زمانے میں کہ ان کی ضروریات اور احکام و واجبات تک کی خبر نہیں اور ان کو کسی واقعی مجبوری غفلت کی بناء پر ان ضروری احکام کا علم کرنے کی فرصت نہیں ۔ اس مسئلہ کے بارہ تحقیق یہ ہے کہ جمہور امت کا عقیدہ یہی ہے ۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و انبیاء علیہم السلام برزخ میں جسد عنصری کے ساتھ زندہ ہیں ان کی حیات صرف روحانی نہیں بلکہ جسمانی حیات ہے حیات برزخیہ کے کچھ اثرات بعض دنیوی میں بھی باقی ہیں ۔ مثلاً میراث کا تقسیم نہ ان کی ازواج مطہرات سے بعد وفات نکاح جائز نہ ہونا ۔ متقدمین میں امام بیہقی متاخرین میں شیخ جلال الدین سیوطی کا مستقل اس مسئلہ کی توضیح کے لئے کافی ہے ۔ جو

ہفت روزہ ترجمان اسلام ۔ لاہور
۹ فروری ۱۹۶۲ء

کنونشن کے اجلاس میں عورتوں کی چیخ و پکار

عائلی قوانین کی بحث میں کان پڑی آواز سنائی نہ دیتی تھی!

۳۰ جنوری ۶۲ء کو ہونے والے صوبہ بھر کے بنیادی جمہوریتوں کے کنونشن کے ساتویں اجلاس میں جب عائلی قوانین زیر بحث آئے تو اخبارات کی اطلاعات کے مطابق شور برپا ہو گیا۔ کسی نے کہا یہ قوانین شریعت کے خلاف ہیں۔ کسی نے کہا ان کو علماء کے بورڈ کے سامنے پیش کیا جائے۔ اس ہنگامے کی وجہ سے دو گھنٹہ میں صرف ایک مقالہ پڑھا جا سکا۔ عائلی قوانین کی مخالفت کی یلغار کو روکنے کے لئے بیگم قیصرہ انور علی، بیگم بشیر احمد اور محمودہ بیگم پیش پیش تھیں۔

(۱) ان میں سے بعض عورتوں نے کہا کہ پاکستانی عورت کو یہاں کے علماء پر بھروسہ نہیں ہے۔

(۲) یہ بھی کہا کہ یہ صدیوں تک عورتوں کے حقوق غصب کرتے رہے ہیں۔

(۳) اسلام کا نام صرف زیادہ بیویاں کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے، ورنہ اور احکام پر کتنے لوگ ہیں جو عمل کر رہے ہیں۔

(۴) جب بعض مردوں نے کہا تم یہاں کیوں آگئیں تمہاری جگہ گھر ہے۔ کیا قرآن نے پردے کا حکم نہیں دیا یا دیگر قوانین کے بارہ میں کچھ کہا۔ تو کہنے لگیں کہ کیا بلیک، رشوت وغیرہ جائز ہے جس کا ارتکاب کیا جا رہا ہے؟

بلوچستان اور سرحد کے نمائندوں نے عائلی قوانین کے خلاف زیادہ دلچسپی لی۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جذبات سے علیحدہ ہو کر ہم اپنی بیٹیوں سے کچھ عرض کریں۔

بیٹیو! غصہ ترک دو۔ ایمان بڑی دولت ہے سب سے پہلے اس کی خیر مناؤ۔ آپ کے حقوق علماء نے غصب نہیں کئے کاش کہ آپ علماء کرام کے مواعظ حسنہ سننے کا شوق رکھتیں۔ علماء نے ہمیشہ مردوں کو عورتوں کے اور عورتوں کو مردوں کے حقوق ادا کرنے پر زور دیا ہے۔ ظلم کی مخالفت کی ہے اور ظلم کے خلاف آپ کو مرافعہ اور دعویٰ کرنے کا حق دیا ہے۔ اگر قرآن نے جن باتوں کی

بات نہیں ہے اور جن سے روکا ہے اس کی اجازت دینا بھی ناممکن ہے۔ آپ بھی بحمد اللہ مسلمان کہلاتی ہیں۔ آپ کو اسلام کے احکام اور تقاضوں کو بڑی سے بڑی دولت و عزت اور ایمان کی حفاظت کو ہر دوسرے امر پر مقدم رکھنے کا شوق ہونا چاہیئے ورنہ مشرقی پنجاب کی ان بے حس عورتوں اور آپ میں کیا فرق رہ جائے گا جو برآمد ہونے کے بعد بھی پاکستان آنے پر راضی نہ ہوتی تھیں۔ اگر ان کے دل میں ایمان و اسلام نے گھر کیا ہوتا وہ کسی کافر کسی مرد، اور کسی قسم کے عیش و عشرت کی پرواہ کئے بغیر نجات کے لئے تڑپتیں۔

بیٹیو! معلم فطرت۔ رسول خدا حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے ہی فرما دیا تھا کہ دوزخ میں عورتیں زیادہ نظر آتی ہیں۔ کیونکہ وہ بڑی ناشکر گزار ہوتی ہیں عمر بھر ایک گھر میں مزے سے رہتی ہیں۔ ذرا طبیعت ملول ہوئی کہنے لگیں اس گھر میں میں نے کیا خوشی دیکھی ہے۔ ذرا سی بات پر عمر بھر کے احسانات کو فراموش کر دیتی ہیں۔

بیٹیو! علماء نے تو تم پر ظلم نہیں کیا۔ جب تم کو وراثت اور جائیداد سے محروم کیا جاتا رہا۔ جب تم کو اس باپ کی اولاد سے عملاً خارج سمجھا جاتا رہا جس کی جائداد صرف لڑکوں میں تقسیم ہوتی تھی۔ جب تم کو بھائی باپ اور خاوند کے مال و دولت سے لاتعلق سمجھا جاتا رہا گویا تم ایک زائد اور فضول چیز ہو تو علماء کرام نے تمہارے لئے نہیں بلکہ حق و انصاف کے لئے تمہارے حقوق کے لئے آواز بلند کی۔

اگر صرف حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی ان تقریروں کو اکٹھا کیا جائے جو سارے ملک میں انہوں نے تمہارے حقوق کی خاطر کیں کہ اے مسلمانو! تم نے کیوں میراث کی رکوع قرآن پاک سے خارج کر دی ہے۔ تو ایک کتب خانہ بھر جائے گا۔

بیٹیو! کیا تم کو معلوم نہیں جب یہ کالجیٹ بھائی اور یہ تمہاری آزادی کے حامی نہیں

وراثت دینے میں بیسیوں برائیاں ثابت کرتے ہوئے نہ شرماتے تھے اس وقت سرحدی کونسل میں علماء کرام کی مساعی سے شریعت بل پیش کیا گیا اور پھر جمعیۃ علماء سرحد کے زیر اہتمام پشاور میں عظیم الشان شریعت کانفرنس منعقد ہوئی جس کے اثرات سے سرحدی کونسل نے شریعت بل منظور کر کے خلع وراثت۔ مہر وغیرہ میں انگریز کے شیطنی قوانین کی جگہ اسلامی قوانین نافذ کر کے عورتوں کو انسانوں کی صف میں کھڑا کیا۔

اماں! جلدی نہ کرو۔ ان مردوں کے جھانسے میں نہ آؤ۔ عورتوں کی کمی عقل پر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مہر تصدیق ثبت کی ہے۔ اگر آپ ہوشیار ہوتیں تو اللہ تعالےٰ کے دئے اعزاز کی قدر کرتیں آپ کے سفر کے لئے اسلام نے ایک محرم کی رفاقت لازم کر دی ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر محرم سے خود غرضی اور نفس پرستی کا خطرہ کسی وقت دور نہیں ہو سکتا۔ مگر محرم کی رفاقت سے آپ کو سفر میں بے لوث خدمات اور سہولتیں میسر آتیں اور آپ کو تنہا دیکھ کر اوباشوں اور بدمعاشوں کے منہ میں پانی نہ بھر آتا۔

اختر نسیم یعقوب نے خدا کی بات نہ مانی علماء کی رہنمائی کو نظر انداز کیا تو کیا نتیجہ نکلا۔

بیٹی! دیکھ تجھے دوسری شادی کا خطرہ نہ ہوتا تو اپنے مرد کے سر چڑھی رہتی اور خدا جانے اس کو بندر بنا کر کہاں کہاں نچاتی یا خود ناچتی پھرتی۔ تجھے اس خطرے کی وجہ سے اپنے شوہر سے خاص محبت کرنی اور اپنے غصے کو پینا پڑتا ہے۔ پھر وہ بھی جان و دل سے تجھ پر فدا ہوتا اور گھر جنت نشان بن جاتا ہے۔ یہاں لنڈے بازار میں ایک نیک آدمی نے اپنی بد مزاج بیوی سے تنگ آکر دوسری شادی کر لی۔ اس کے بعد محض اس لئے کہ شوہر اس کو چھوڑ کر صرف میرا ہو جائے وہ بیوی خاوند کے خاندان کے ہر ہر فرد کے لئے سامان راحت نشان رحمت بن گئی۔

اماں! جب تو اپنے گھر کی چار دیواری میں ہوتی ہے۔ خاوند کا حق ادا اور اولاد کی خدمت و تربیت کرتی ہے۔ تو خاوند کے اخلاق کی محافظ اور وہ تیرے اخلاق کا محافظ ہوتا ہے۔ تو ساری عمر کس بلیش و عشرت کتنی راحت و مسرت اور کس اعتماد و اعتبار سے گذرتی ہے تو جب ضرورت کے لئے باہر یا کسی رشتہ دار کے گھر جاتی ہے تو ہر ایک تمہاری عزت کرتا

مگر جب تو گلیوں اور بازاروں میں گھومتی ہے بدمعاشوں اور اوباشوں کی نگاہوں کے تیر تجھ پر برستے ہیں۔ تیری عزت بھی خطرہ میں پڑ جاتی ہے، جان بھی اور ایمان بھی۔ خاوند میں اگر غیرت کی کوئی رتی باقی ہو تو اس کا دل بدگمانیوں کا شکار اور زندگی سے بیزار ہو جاتا ہے۔

اگر تو پابند ہے تو اس کو بھی پابند کر سکتی ہے۔ جب تو ہی آزادی پسند ہو تو مرد کو کون روکے اس کے اردگرد تو شیطان نے عصمت فروش اور بدکردار عورتوں کے جال بچھائے ہوتے ہیں۔

اماں! خود سوچو۔ جب بیوی خاوند ایک دوسرے پر بدگمان ہوں تو اس گھر میں کیا مسرت رہ سکتی ہے اور اگر باوجود غلط آزادی کے وہ ایک دوسرے پر معترض نہ ہوں بلکہ کھلی اجازت دے رہے ہوں تو کیا وہ حیوانوں کی صف میں شمار نہ ہوں گے۔

ہم نے دیکھا اور اس کی ہزاروں مثالیں موجود ہیں کہ اولاد نہیں ہے اور بیوی دوسری شادی کے لئے اصرار کر رہی ہے مگر خاوند اس کی موجودگی میں دوسری شادی کرنا گوارا نہیں کرتا۔ آپ کو اپنے عمل و اخلاق کی اصلاح کرنی چاہیئے۔ قانون کا ڈنڈا اخلاق درست نہیں کر سکتا۔

بہنو! علماء کرام آپ کے دشمن نہیں وہ تو خدائے برتر اور اس کے رسول پاک کے احکام کی منادی کرنے والے ہیں۔ وہ آپ کو صاحب جائداد۔ باعصمت اور معزز دیکھنا چاہتے ہیں۔ دوسرے لوگ ایسے بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ وہ آزادی اور حقوق نسواں کے نام سے آپ کو باہر لا کر آبرو باختہ اور خود غرضوں کے لئے سامان تفریح بنانا چاہیں۔

بہنو! خدارا تیزی نہ کرو۔ آپ کا سب سے بڑا زیور عصمت و حیا ہے۔ آپ کی عزت آپ کے پردے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، خاوند کی اطاعت میں ہے۔ اور اس کا یہ معنی قطعاً نہیں کہ علماء مردوں کو آپ کے حقوق ضائع کرنے کی اجازت دیتے ہیں۔ آپ علماء کی نہ مانیں مگر اپنے مہربان خدا اور اپنے رسول کے ارشادات سے تو منہ نہ پھیریں۔ وما علینا الا البلاغ۔

ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اپنی تجارت

مسلمان بیوی

از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

قسط ۵

(۱۴) تمہارا خاوند جب کبھی پردیس سے آوے تو اس کا مزاج پوچھو اور خیریت دریافت کرو کہ والا آپ کس طرح رہے۔ آپ کو کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ ہاتھ پاؤں پکڑ لو کہ آپ تھک گئے ہوں گے اور پھر سب سے پہلے ان سے کھانے کو پوچھو کہ اگر آپ کو بھوک ہو تو کھانا لاؤں۔ اگر وہ کہہ دے کہ لے آؤ کہ سب سے پہلے پانی کا لوٹا کہ اس کے ہاتھ دھلاؤ اور جو کچھ پکا ہو ان کے سامنے رکھ دو اور گلاس بھر کر ساتھ ہی پانی کا بھی رکھ دو۔ جب وہ کھا پی کر لیٹ جائیں تو ان کے ہاتھ پاؤں پکڑ لو اور ان سے یہ کہو کہ لائیے آپ کا بدن دبا دوں، آپ سفر کی وجہ سے تھک گئے ہوں گے ورنہ اگر گرمی کا موسم ہو تو پنکھا جھلنے کھڑی ہو جاؤ۔ غرض کہ اس کی راحت و آرام کی باتیں کرو اس سے روپے پیسے کی باتیں ہرگز نہ کرنے لگو کہ ہمارے لئے کیا کیا چیز لائے۔ کتنا روپیہ لائے۔ یہ بھی نہ کرو کہ اس کی جیب ٹٹولنے لگو اور اس کے بٹوے کی تلاشی لینے لگو۔ روپیہ کا بٹوا کہاں ہے۔ دیکھیں کتنا روپیہ ہے۔ جب وہ خود دیوے تو دے لیں یہ حساب نہ پوچھو کہ تنخواہ تو بہت ہے۔ اتنے مہینوں میں بس اتنا ہی لائے۔ تم بہت خرچ کر ڈالتے ہو۔ آخر اتنا روپیہ کاہے میں اٹھایا۔ کیا کر ڈالا۔ کبھی خوشی کے وقت سلیقہ کے ساتھ باتوں باتوں میں پوچھ لو تو خیر اس کا کوئی حرج نہیں۔

(۱۵) اگر خاوند کے ماں باپ زندہ ہوں اور روپیہ پیسہ سب ان ہی کو دیوے، تمہارے ہاتھ پر نہ رکھے تو کچھ برا نہ مانو بلکہ اگر تم کو دیوے تب بھی عقل کی بات یہ ہے کہ تم اپنے ہاتھ میں نہ لو۔ اور یہ کہو کہ ان ہی کو دیجئے تاکہ ساس سسر کا تمہاری طرف سے دل میلا نہ ہو اور تم کو برا نہ کہیں کہ ہمارے لڑکے کو اپنے ہی پھندے میں کر لیا اور جب تک ساس سسر زندہ رہیں ان کی خدمت اور ان کی تابعداری کو اپنا فرض جانو اور اسی میں اپنی عزت سمجھو اور ساس نندوں سے الگ ہو کر رہنے کی ہرگز فکر نہ کرو۔ کہ ساس نندوں کہ ماں باپ نے اسے پالا پرورش کیا اور اب بڑھاپے میں اس امید پر اس کی شادی بیاہ کی کہ ہم کو آرام ملے اور جب بہو آئی تو ڈولے سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگی کہ میاں آج ہی سے ماں باپ کو چھوڑ دیں۔ کیونکہ پھر جب خاوند کے والدین کو معلوم ہوتا ہے کہ یہ ہمارے بیٹے کو ہم سے چھڑاتی ہے تو فساد پھیلتا ہے۔ اس لئے تم کنبے کے ساتھ مل جل کر رہو۔

(۱۶) اپنا معاملہ شروع سے ادب لحاظ کا رکھو۔ چھوٹوں پر مہربانی، بڑوں کا ادب کیا کرو۔ اپنا کوئی کام دوسروں کے ذمہ نہ رکھو اور اپنی کوئی چیز بے جگہ پڑی نہ رہنے دو کہ فلانی اس کو اٹھائے۔

(۱۷) جو کام ساس نندیں کرتی ہیں تم اس کے کرنے سے شرم اور عار نہ کرو تم خود بے کہے ان سے لے لو اور کر دو۔ اس سے سسرال والوں کے دلوں میں تمہاری محبت پیدا ہو جائے گی۔

(۱۸) جب دو آدمی چپکے چپکے باتیں کرتے ہوں تو ان سے الگ ہو جاؤ۔ اور اس کی کھوج مت لگاؤ کہ آپس میں کیا باتیں ہوتی تھیں اور خواہ مخواہ یہ بھی نہ خیال کرو کہ کچھ ہماری ہی باتیں ہوں گی۔

(۱۹) یہ بھی ضرور خیال رکھو کہ سسرال میں بیدلی سے مت رہو۔ اگرچہ یہ نیا گھر نئے لوگ ہونے کی وجہ سے جی نہ لگے۔ لیکن جی کو سمجھانا چاہیئے نہ کہ وہاں رونے بیٹھ جاؤ اور جب دیکھو تو بیٹھی رو رہی ہیں، جاتے دیر نہیں ہوئی اور آنے کا تقاضا شروع کر دیا

(۲۰) بات چیت میں خیال رکھو نہ تو آپ ہی آپ اتنی بک بک کرو جو بری لگے نہ اتنی کم کہ منت خوشامد کے بعد بھی نہ بولو۔ کہ یہ بھی برا ہے اور غرور سمجھا جاتا ہے۔

(۲۱) اگر سسرال میں کوئی بات ناگوار اور بری لگے تو میکے میں آ کر چغلی نہ کھاؤ سسرال کی ذرا ذرا سی بات آ کر یہاں سے کہنا اور ماؤں کا خود سسرال کی باتیں کھود کھود کر پوچھنا بری بات ہے۔ اس سے آپس میں لڑائی جھگڑے پڑتے ہیں۔ اس کے سوا اور کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

مسلمان بچوں کی تربیت

از مولانا ظفیر الدین صاحب، مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

دنیاوی علوم سے پہلے دینی علوم

آپ اپنی اولاد کو دنیاوی علوم ضرور پڑھائیے مگر اس وقت جبکہ وہ بقدر ضرورت دین اور احکام دین سے واقف ہو جائے تاکہ آندھی کا جھونکا اسے جہاں چاہے اڑا کر پھینک نہ ڈالے اور جب کبھی غیر مذہب کی طرف سے ان پر خاموش حملہ ہو تو وہ پسپا نہ ہونے پائے، اگر آپ نے اتنا بھی نہ کیا تو یاد رکھئے کہ آپ نے اپنی اولاد ضائع کر دی کہیں ایسا نہ ہو کہ راہ راست کو چھوڑ کر آپ کی اولاد اس راستہ پر پڑ جائے جو بت پرستی اور الحاد و دہریت کی راہ ہے۔

آزاد ہندوستان کے مسلمانوں کو خصوصیت کے ساتھ مذہبی تعلیم کی طرف توجہ دینا ضروری ہے۔ اس لئے کہ یہاں حکومت کی طرف سے دینی اور اسلامی تعلیم کا قطعاً کوئی اہتمام نہیں ہے اور جو نصاب ہے وہ انسان کو صداقت سے بہت دور کر دینے والا، اگر آئندہ نسل کو مسلمان باقی رکھنا ہے تو پھر اپنی اولاد کے لئے بطور خود ضرور دینی تعلیم کا انتظام کیجئے۔

نبی عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی صدا چودہ سو سال سے فضا میں گونج رہی ہے اور ساری دنیا کو خدا پرستی کی دعوت دے رہی ہے۔ بڑا حادثہ ہوگا اگر خود اس پیغمبر اسلام کے نام لیواؤں میں دین اور تبلیغ دین کی طرف سے موت طاری ہو جائے۔

حلال و پاک غذا

والدین پر ایک حق یہ بھی ہے کہ اپنی اولاد کو حلال غذا کما کر کھلائے، حرام کمائی سے خود بھی بچے اور بچوں کو بھی پرہیز کرائے تاکہ اس کی نشو و نما پاکیزہ ہو اور اس میں اولوالعزمی کے جذبات پرورش پائیں۔

و من حق الولد علی الوالدان ان لا یرزقہ الا حلالاً طیباً (شرح شرعۃ الاسلام ص ۵۰۹)

اولاد کا حق والدین پر یہ بھی ہے کہ وہ انہیں رزق حلال کھلائیں۔

قرآن پاک اور احادیث میں بکثرت رزق حلال و پاک کی تاکید کی گئی ہے اور کوئی شبہ نہیں کہ اس کے بڑے اثرات ہوتے

کریں اور اپنی اولاد کی پرورش میں اس کا لحاظ نہیں۔

انسان کی دلی تمنا

یہ کوئی بات ... کہ انسان کو اپنی اولاد سے محبت ہو پہلے درجہ میں تو اس کی دلی تمنا ہوتی کہ وہ اولاد کی نعمت سے بہرہ ور کیا تاکہ ان سے وہ اپنی دلی آرزو کی اور فطری تقاضے کی آسودگی کا سامان کر سکے اور اس حال میں دنیا سے ... وہ اپنی آنکھوں سے اپنے جانشین جگر گوشوں کے دور باغ و بہار کو دیکھ چکا ہو۔

دوسرے درجہ میں ہر شخص اپنے ... اور ذوق کے مطابق بچوں کی تربیت کا متمنی ہوتا ہے اور ہر پہلو سے علم و عمل ... اعتبار سے بھی اور اخلاق و معاملات ... راست سے بھی، قدرتی طور پر ہر باپ ... کو دنیا میں بھی خوش و خرم اور باعزت دیکھنا چاہتا ہے اور آخرت میں بھی اپنے عقیدہ کے مطابق اس کی کامیابی کے لئے دعاگو ہوتا ہے۔

اولاد کیلئے آخرت کی فکر

مسلمان کا اگر دینی ذوق مردہ نہیں ہوا تو فطری طور پر اس کی بھی دلی خواہش یہی ... چاہیئے کہ اس کی اولاد پہلے مضبوط ... و ایمان کی علمبردار ہو اور اسلامی ذہنیت کی حامل، پھر دنیاوی زندگی میں بہر نوع قابل فخر بنے اور لائق تحسین و ستائش ... لئے کہ اس کے سامنے کتاب و سنت ... انبیاء کرام کی زندگی ہے۔

قرآن پاک کا جب ہم گہری نظر سے مطالعہ کرتے ہیں تو صاف طور پر یہ محسوس ہوتا ہے کہ رب العالمین ہم مسلمانوں سے اسی ... ذوق کا مطالبہ کرتے ہیں جن کے تذکرے سے قرآن مجید لبریز ہے۔ کون نہیں جانتا کہ کتاب اللہ میں انبیاء کرام کے قصص کا سب سے اہم مقصد یہ ہے کہ ہم ان سے اپنے لئے سبق حاصل کریں اور اسے زندگی میں اسوہ بنائیں۔

دینی مدارس

...عثمانیہ رئیس القراء قاری محمد اکبر صاحب کی نظر میں

آج مورخہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء محترم مولانا ...عبدالحی صاحب عابد کی دعوت پر جامعہ ...اہلسنت پیر محل کے طلبہ و طالبات کا ...لیا۔ طلبہ کو مجموعی اعتبار سے الحمد للہ ...اچھا پایا۔ جامعہ کے اراکین و معاونین ...مبارک ہیں کہ انہوں نے پیر محل ...میں اتنی جلدی کامیابی حاصل کی ہے ...میں اتنی کامیابی اور پھر اس علاقہ ...دشوار ہے۔ اہل ثروت اصحاب ...خصوصاً اور عام مسلمانوں سے عموماً درخواست ...اس خالص دینی درسگاہ کی اعانت فرما ...اللہ اجور ہوں۔

(قاری) محمد اکبر لائلپوری ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء
(...عابد جامعہ عثمانیہ پیر محل)

...امتحان مدرسہ مصباح العلوم

...مدرسہ عربیہ مصباح العلوم ... خیل ...میں کا سالانہ امتحان مولانا سید ... ...نور علی خاں صاحب نے لیا۔ یہ ...پانچ روز متواتر ہوتا رہا اور ۲۰ جنوری کو ...طلباء کا نتیجہ امتحان ۸۵ فیصدی ...ممتحنین حضرات نے اطمینان ...اللہ تعالیٰ اراکین مدرسہ کو مزید ...محنت سے کام کرنے کی توفیق ...

(مولانا) عبدالرؤف ناظم مدرسہ

سالانہ جلسہ

...مدرسہ محمود العلوم خانیوال ... شیر ضلع ...کا سالانہ جلسہ ۲۰، ۲۱ مارچ ...کو ہونا قرار پایا جس میں مشاہیر ...شرکت فرمائیں گے۔ احباب تاریخ ...لیں۔

...محمود العلوم کا امتحان

...مدرسہ محمود العلوم ... شیر کا امتحان ۱۰ ...مطابق ۱۷ جنوری کو ہوا۔ حضرت مولانا ...محمد صاحب عبدالحکیم ... نے تشریف ...ماشاء اللہ نتیجہ بہت اچھا نکلا۔ ...طالب علم درجہ عربی ۲۲ درجہ حفظ ...

رہے ہیں۔ مدرسہ ہذا کی بنیاد حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان نے رکھی تھی۔ بفضلہ تعالیٰ مدرسہ دن بدن ترقی پر ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ جمیع کارکنوں کو مزید اخلاص اور خدمت کی توفیق بخشے۔

(مولانا) غلام یٰسین

سالانہ جلسہ

— مدرسہ تعلیم القرآن محلہ عباسیہ احمد پور شرقیہ کا سالانہ جلسہ ۴، ۵، ۶ اپریل کو ہونا قرار پایا ہے۔ جس میں علمائے کرام اور مشائخ عظام تشریف فرما ہوں گے۔ شائقین تاریخیں نوٹ کر لیں۔

(حاجی حق نواز۔ ناظم مدرسہ)

مدرسہ دارالفیوض رستم ضلع سکھر کی اپیل

برادران اسلام۔ آپ کو ایک مرتبہ آگے اخبار ترجمان اسلام کے ذریعہ گذارش کی گئی تھی کہ مدرسہ عربیہ دارالفیوض رستم ضلع سکھر کو آٹھ سال اسلامی خدمت کرتے ہو چکے ہیں۔ مدرسہ مذکور کو اس عرصہ میں کوئی سفیر اور وقف وغیرہ نہ ہونے کی وجہ سے درسی کتابوں کی اور مکانوں کی ... اور خورد و نوش کی بہت تکلیف ہوتی رہی۔ لہٰذا مجبوراً اہل خیر حضرات کو اخبار کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ مدرسہ مذکور کو اپنے صدقات خیرات سے فراموش نہ فرمائیں۔ یہ مدرسہ مالی کمزوری کے وجہ سے ہر طرح امداد کے لائق ہے۔ مسلمان بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ مدرسہ مذکور کو منی آرڈر کے ذریعہ امداد فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ سے اجر عظیم حاصل کریں۔ مدرسہ عربیہ دارالفیوض رستم دوسرے مدرسوں کی طرح بند نہیں ہوتا۔ سارا سال کھلا رہتا ہے رمضان المبارک میں بھی تعلیم دی جاتی ہے۔ قوی امید ہے کہ اہل خیر حضرات اخبار کو دیکھتے ہی مدرسہ کی طرف امداد روانہ فرمائیں گے۔

پتہ یہ ہے۔ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالفیوض رستم پوسٹ آفس رستم براستہ شکار پور سندھ ضلع سکھر

جامعہ رحیمیہ ڈھکی تحصیل چارسدہ کا سالانہ امتحان

جامعہ رحیمیہ ڈھکی کا سالانہ امتحان حسب معمول امسال بھی شعبان المعظم میں لیا گیا۔ امتحان کے ...

قابل ذکر حضرات یہ ہیں۔ حضرت مولانا فضل احمد صاحب سندی۔ مولانا عبداللہ صاحب ... مولانا عبدالرزاق صاحب گردی۔ مولانا نور محمد صاحب سندی۔ مولانا حکیم محمد سعید صاحب مہتمم ... امتحان میں ۸۰ طلباء نے حصہ لیا اور علوم و فنون کے مختلف کتابوں میں امتحانات دیے۔ نتیجہ ماشاء اللہ نہایت اچھا رہا۔ ممتحنین حضرات جامعہ کے ترقی اور طلباء کے علمی شوق و ذوق سے کافی متاثر ہوئے۔

اخیر میں مولانا عبدالرزاق صاحب (فاضل حقانیہ) گردی نے علم دین کی اہمیت اور ضرورت پر سیر حاصل بحث کی اور دعا کے ساتھ مجلس برخاست ہو گئی۔ (ناظم جامعہ رحیمیہ ڈھکی)

دارالعلوم احناف میرزو کی سالانہ امتحانات

آج دارالعلوم احناف میرزو کی سالانہ معائنہ کے لئے علاقہ کے جلیل القدر علماء کرام تشریف لائے۔ ۵۰ طلباء سے مختلف علوم و فنون میں امتحان لیا۔ بحمد اللہ نتیجہ بہت شاندار رہا۔ آخر میں ... محمد اللہ صاحب نے ایک مختصر مگر جامع تقریر فرمائی۔ اختتام پر متفقہ طور پر حضرت مولانا محمد عبیداللہ خان صاحب بانی جامعہ اسلامیہ ... کے لئے دعا صحت فرمائی گئی۔ فقط۔

(مولوی) محمد عزیز الرحمان فاضل حقانیہ اکوڑہ ناظم حنفیہ میرزو

مدرسہ تجوید القرآن جبوڑی ... گرنگ

تحصیل مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ

مسلمانان موضع جبوڑی مدرسہ تجوید القرآن جبوڑی کا جلسہ افتتاحیہ ہوا۔ علاقہ بھر کے علماء کرام و زعماء ملت کا بہت بڑا بھاری اجتماع ہوا جس میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا بقیہ انتظامات مہمانوں کے لئے بھی قابل قدر تھے۔

سید نواب حسین شاہ صاحب خطیب جبوڑی نے صدارت جلسہ کو حسن اسلوب سے نبھایا اور قرآن و حدیث کے بیش بہا جواہر بکھیرے اسلام کا کوئی شعبہ ایسا نہ رہا جس پر روشنی نہ ڈالی گئی ہو سید صاحب موصوف کا وجود مسعود اس علاقہ بھر کے لئے خدا کی رحمت ہے اللہ تعالیٰ ان کی توفیق مزید اور اماد میں برکت اور علوم بالعموم عنایت فرماتے۔ نیز قاری صاحب غلام ... کی خدمات قرآن مجید لائق صد آفرین ہیں جنہوں نے تقریباً ۲۰ ماہ کی قلیل میعاد میں اتنی محنت کی ہے جو کچھ ماہ میں نہیں ہو سکتی۔ بچوں کی اخلاقی و تعلیمی استعداد و تربیت قاری صاحب کی قابلیت و جانفشانی کی شاہد عدل ہے ...

مشاغل کا ہجوم ہے دینی امور کی طرف خصوصاً قرآن پاک کی خدمات کی طرف توجہ از حد ضروری ہے باثر اور مخیر حضرات کا فرض اولین ہے کہ تعلیم کا انتظام فرما کر خیرکم من تعلم القرآن و علمہ کے مصداق بنیں۔ مدرسہ میں پڑھنے والے بچے ہیں۔ بعض کا حسین انتظام اور تدریس و تعلیم اور اہل دہ کا شوق قابل تعریف ہے۔

(مولانا) عبدالحق خطیب جامع مسجد ... ہزارہ

پیر محل میں جامعہ عثمانیہ اہل سنت والجماعت

پیر محل ضلع لائل پور میں ایک مذہبی تعلیمی و تبلیغی تربیت گاہ بنام جامعہ عثمانیہ کا قیام بتاریخ ... معرض وجود میں آیا۔ مدرسہ کی ابتدائی تعلیم کا انتظام چوہدری افضل محمد صاحب آرائیں کے مکان میں ہوا۔ طلبہ کی تعداد زیادہ ہونے پر ایک مکان ... ماہوار کرایہ پر لیا گیا۔ ابھی تک وہی مکان تعلیم گاہ ہے۔ انشاء اللہ عنقریب ہم اہم رونما ہوں گے کہ جامعہ عثمانیہ اپنی مستقل جگہ میں پوری تندہی سے کام کام سرانجام دے گا۔ چونکہ جامعہ عثمانیہ کی بنیاد محض خلوص پر مبنی ہے اس لئے اس نے شہر پیر محل اور ضلع لائل پور میں ... مقبولیت حاصل کی کہ خلق انگشت بدندان ہے جامعہ میں چار اساتذہ کرام تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں۔ تعداد طلبہ ایک سو چالیس ہے بیرونی طلبہ کا خرچ ادارہ کے ذمہ ہے۔ قارئین کرام ایسے ماحول سے ادارہ کی طرف مالی و بدنی امداد کرنا ہر اُس مسلمان پر فرض ہے جو قرآن و حدیث سے وابستہ ہے۔ روئیداد جامعہ دفتر سے طلب فرمائیں۔ (عبدالحی عابد صدر مدرس خطیب جامع مسجد ...)

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خان

اہل خیر متوجہ ہوں

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں عرصہ دراز سے دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ اس سال دو صد طالب علم پڑھتے رہے ہیں جن میں ساٹھ طالب علموں کے تمام اخراجات قیام و طعام کی ذمہ داری مدرسہ پر ہے۔ مدرسہ کے طالب علموں کے تمام اخراجات قیام و طعام کی ذمہ داری مدرسہ پر ہے۔ مدرسہ کے طالب علموں کو کمروں کی بڑی تکلیف ہے چنانچہ ایک نیا کمرہ بنانے کی شدید ضرورت ہے۔ اہل خیر حضرات اس دینی چشمہ جاریہ کی خدمت کر کے فلاح دارین حاصل کریں۔ اس سے بہتر مصرف زکوٰۃ و خیرات اور کیا ہو سکتا ہے۔

مہتمم دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

...

اسلام اور صیام

ایم عبد الرحمٰن (لودھیانوی) صاحب پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ

(قسط ۲)

نفلی روزے

سال بھر متبرک اور بزرگ دنوں میں روزہ رکھنا مستحب ہے جیسے عرفہ (۹ ذی الحجہ) عاشورہ اور ذی الحجہ کے پہلے نو روزہ، محرم، رجب اور شعبان کے دس روز پہلے

حدیث شریف میں ہے کہ رمضان شریف کے روزوں کے بعد محرم کے روزوں کی فضیلت ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی عبادت ذی الحجہ کے پہلے عشرہ کی عبادت سے بڑھ کر محبوب نہیں اور اس کے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات کی عبادت لیلۃ القدر کی عبادت کی طرح ہے۔

اور ہر مہینہ میں ایام بیض تیرھویں چودھویں اور پندرھویں تاریخ میں روزے رکھنا افضل ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ماہ حرام (محرم رجب۔ ذی قعدہ اور ذی الحجہ) کی جمعرات جمعہ اور ہفتہ کو روزہ رکھتا ہے اس شخص کے لئے سات سو برس کا ثواب لکھا جاتا ہے اور ان میں زیادہ فضیلت ذی الحجہ کی ہے اس لئے کہ حج کا مہینہ ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نظر ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہر آلود تیر ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے خوف سے اس سے پرہیز کرتا ہے اس کو خلعت ایمانی دیا جاتا ہے جس کا مزہ وہ اپنے میں پاتا ہے اور حضرت انس رض فرماتے ہیں کہ پانچ چیزیں روزہ توڑ ڈالتی ہیں (۱) دروغ (۲) غیبت (۳) سخن چینی (۴) جھوٹی قسم (۵) نظر شہوت۔

دوم زبان کو بیہودہ گفتگو سے بچائے اور ذکر الٰہی و تلاوت قرآن شریف میں مشغول رہے یا خاموش رہے۔ بحث کرنا خصومت کرنا بیہودہ باتوں میں داخل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ حضور کے زمانہ میں دو عورتوں نے روزہ رکھا اور حضورؐ سے روزہ کھول لینے کی اجازت طلب کی آپ نے ایک پیالہ ان کے پاس بھیجا کہ اس میں قے کر دیں ہر ایک کے حلق سے خون کے ٹکڑے برآمد ہوتے لوگ حیران رہ گئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ ان عورتوں نے اللہ تعالیٰ کی حلال چیزوں سے روزہ رکھا اور جو چیز اللہ نے حرام کی ہے اس سے توڑ ڈالا یعنی کسی کی غیبت کی ہے اور یہ جو ان کے حلق سے ٹکڑے نکلے ہیں۔ یہ آدمیوں کا گوشت ہے جو انہوں نے کھایا ہے۔

بیہودہ باتیں نہ سُنے کیونکہ جو باتیں کرنا منع ہے وہ سُننی بھی منع ہیں اور سُننے والا بھی غیبت کرنے والے جھوٹ بولنے والا کا ساتھی ہوتا ہے۔

ہاتھ پاؤں کو ناشائستہ حرکات سے محفوظ رکھے اور جو روزہ رکھ کر ایسے افعال کرتا ہے اس کی مثال اس بیمار کی سی ہے جو میوہ کھانے سے پرہیز کرتا ہے لیکن زہر کھاتا ہے اسی واسطے آنحضرت نے فرمایا ہے کہ بہت روزہ دار ایسے ہیں جنہیں سوائے بھوک اور پیاس کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

روزہ دار کا دل بعد افطار کے اس فکر میں رہے کہ روزہ قبول ہوا ہے۔ یا نہیں۔ روزہ کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے آپ کو فرشتوں کا ہم شکل بنائے کیونکہ فرشتے خواہشات سے مبرا ہیں اور چارپایوں پر شہوت غالب ہے اس لئے وہ فرشتوں سے بہت دور ہیں۔

رمضان شریف میں روزہ کھولنے سے قضا۔ کفارہ اور فدیہ واجب ہے لیکن ہر ایک کے لئے محل وقوع علیحدہ علیحدہ ہے جو مسلمان مکلف بلا عذر روزہ کھول دیتا ہے اس پر قضا واجب ہے اور اسی طرح مسافر بیمار۔ حاملہ، حائضہ پر بھی قضا واجب ہے اور دیوانے اور نابالغ پر قضا واجب نہیں۔

اور کفارہ جماع یا اور کسی طریق سے منی نکالنے پر واجب ہوتا ہے اور کفارہ یہ

توفیق نہ ہو تو دو مہینے برابر روزے رکھے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔

مسافر کے لئے اگر طاقت رکھتا ہو تو حالت سفر میں روزہ رکھنا بہتر ہے بہ نسبت نہ رکھنے

ارشادات نبوی

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جس شخص نے روزہ رکھا درانحالیکہ اس کے دل میں ایمان ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اجر پانے کے خیال سے رکھا اس کے سارے پہلے گناہ بخشے جائیں گے اور جو شخص رمضان کی راتوں میں عبادت کرے درانحالیکہ ایماندار ہوا اور ثواب پانے کا ارادہ رکھتے اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف کر دئے جائیں گے اور جس شخص نے لیلۃ القدر کو قیام کیا درانحالیکہ ایماندار ہوا اور اللہ تعالیٰ سے اجر پانے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے بھی پہلے سارے گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔

(۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ صبر نصف ایمان ہے اور روزہ نصف صبر ہے۔

روزہ دار کے مُنہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ اچھی ہے۔ روزہ دار کی نیند عبادت ہے اور اس کا سانس تسبیح ہے اور اس کی دعا مقبول ہے۔

(۳) اَلصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ یعنی روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔

(۴) اَلصَّوْمُ جُنَّۃٌ یعنی روزہ ڈھال ہے (متفق علیہ)

روزہ کی چھ سنتیں ہیں (۱) سحری دمیہ سے کھانا۔ پانی یا کھجور سے جلدی افطار کرنا۔ فقیروں کو کھانا کھلانا۔ قرآن شریف کی تلاوت بہت کرنا۔ آخری عشرہ میں مسجد میں معتکف ہونا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عشرہ میں آرام و خواب چھوڑ دیتے تھے آپ اور آپ کے اہل عبادت سے ذرا غافل نہ ہوتے اور شب قدر رمضان شریف کی اکیسویں تئیسویں، پچیسیں۔ ستائیس اور انتیس راتوں میں سے ایک رات ہوتی ہے۔ اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہوتی ہے۔ لیلۃ القدر خیرٌ من الف شھر۔

روزے اور قرآن مجید قیامت کے دن

میں نے دن کے وقت کھا[illegible] خواہشات نفسانیہ سے رو[illegible] اس کے حق میں میری شفا[illegible] قرآن عرض کرے گا میں نے [illegible] سونے نہ دیا تھا اس لئے [illegible] کے حق میں قبول فرمائیے۔ [illegible] کی سفارشیں قبول فرمائیں گے

روزہ رکھنے کی نیت

مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ [illegible] کہ کل آئندہ ماہ رمضان میں [illegible]

روزہ کھولنے کی دعا

وَعَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ [illegible]

اے اللہ! میں نے تیرے [illegible] اور تیرے ہی رزق پر افطار کیا [illegible]

(۲) ذَھَبَ الظَّمَاءُ وَ[illegible] الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ [illegible] اللہ (ابو داؤد)

حضرت ہجویریؒ فرماتے ہیں [illegible] ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ [illegible] میں دیکھا اور عرض کیا " یا رسول [illegible] کوئی وصیت فرمائیے۔ حضور [illegible]

اِحْبِسْ حَوَاسَّكَ یعنی اپنے [illegible] کو اپنے ضبط و قابو میں رکھ اور [illegible] حواس خمسہ کو احکام الٰہی کا تابع [illegible] سب سے بڑا اور مکمل مجاہدہ [illegible]

محض کھانے پینے سے روزہ [illegible] اور شرائط و آداب صوم کی [illegible] اور جاہلوں کا مشغلہ ہے شریعت [illegible] ہے کہ روزہ دنیاوی اور نفسانی [illegible] اور سفلی خواہشات سے رکھنا [illegible] دوران روزہ تمام حرام چیز [illegible] کرنا چاہیے

رُوحِ روزہ

تعلیم مذہب [illegible] ہے کہ انسان [illegible] اخلاق حسنہ پیدا ہوں، وہ صفات [illegible] آراستہ ہو۔ بداخلاقی سے اُ[illegible] خواہشات نفسانی پر قابو پائے [illegible] اور تحمل کا خوگر ہو، فتنہ انگیزی [illegible] شرارت نہ کرنے پائے۔ ان تمام [illegible] کے پیدا کرنے کے لئے بہترین [illegible] کہ انسان کے حیوانی زہر کو نکال [illegible] اس زہر کے نکالنے کا بہترین [illegible] ہے۔ قوت حیوانی کی شدت [illegible] انسان کے اندر پیدا ہوتی ہیں [illegible]

روزہ ترجمان اسلام لاہور

جماعتی خبریں

[illegible] العلماء میرپور خاص سندھ کا انتخاب

[illegible] جنوری کو زیر صدارت حضرت [illegible] صالح صاحب علماء میرپور کا اجلاس ہوا [illegible] سندرجہ ذیل انتخاب عمل میں ہوا۔ [illegible] اعلیٰ میرپور خاص۔ مولانا عبد الغنی آزاد [illegible] مولانا مولوی شمس الدین۔ [illegible] منشی امیر الدین۔

ارکان عاملہ

[illegible] الحاج جناب محمد صالح صاحب [illegible] اللہ صاحب۔ مولانا محمد صاحب [illegible] اللہ صاحب۔ مولانا بابو عبد العزیز [illegible] اللہ صاحب مولانا عبد الرحمٰن صاحب [illegible] اللہ صاحب۔ حاجی رحمٰن گل صاحب [illegible] حاجی رحمٰن گل صاحب۔ مولانا محمد عاشق صاحب [illegible] سعید صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بخاری [illegible] کے لئے آٹھ آدمی تجویز ہوئے۔ [illegible] ۴ بجے دعا پر برخاست کیا۔

(محمد صالح صدر جلسہ)

[illegible] العلماء حیدرآباد سندھ کا اجلاس

[illegible] آج مورخہ ۲۲ جنوری جامع مسجد آزاد میدان [illegible] صدارت پیر عبد القدوس صاحب مسلمانان [illegible] آباد سندھ کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس [illegible] اعلیٰ مغربی پاکستان مولانا غلام غوث صاحب [illegible] بجے سے تقریر شروع ہوئی۔ مولانا [illegible] پرویز اور دیگر وقتی مسائل پر مدلل تقریر [illegible] تقریر ۲ گھنٹہ برابر جاری رہی۔ ۱ بجے [illegible] ہوئی جس کے بعد نظام العلماء کا مندرجہ [illegible] انتخاب ہوا۔ امیر مولانا نظام الدین صاحب [illegible] ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان صاحب [illegible] مدرس مدرسہ مفتاح العلوم [illegible] نشر و اشاعت حضرت مولانا پیر عبد القدوس صاحب [illegible] امیر اور دوسرے ناظم کے انتخاب کا اختیار [illegible] گیا۔ خازن حافظ عبد الرحیم صاحب

ارکان عاملہ

[illegible] قاضی شہر قاری سید عبد القادر صاحب [illegible] خطیب جامع مسجد حیدرآباد (۲) مولانا عبد الرؤف [illegible] صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم (۳) [illegible] شمس الدین فاضل دیوبند مدرس مدرسہ مفتاح العلوم [illegible]

(۵) مولانا عبد المتین صاحب [illegible] قوۃ الاسلام غریب آباد (۶) [illegible] صاحب خطیب جامع مسجد [illegible] فضل قیوم صاحب مدرس مدرسہ [illegible] (۸) محترم قاری محمد عثمان صاحب [illegible] مسجد جبل روڈ (۹) مولانا محمد [illegible] مدرس مدرسہ قوۃ الاسلام۔ [illegible] قرار پایا کہ کورم سات آدمی [illegible] ۱۱ بجے رات کے ختم اور دعا [illegible]

مسجد بر[illegible] میاں گان کھوئی برمول [illegible] کا جلسہ

کھوئی برمول۔ ۲۹ جنوری [illegible] بعد از نماز عشاء مسجد بر میاں گان [illegible] تقریب شادی خانہ آبادی سود [illegible] مطہرہ کا ایک عظیم الشان جلسہ [illegible] دار العلوم صدر اساتذہ شیخ الحد[illegible] صاحب منعقد ہوا۔ جس میں [illegible] صاحب۔ مولوی محمد عبد الغفور [illegible] دھیری۔ مولوی الحاج محمد غلام [illegible] آفرینگا ہونے علی الترتیب تقا[illegible] حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] سے حاضرین کو نوازا۔ بعد [illegible] دین محمدی کی روشنی میں پاک [illegible] سالمیت کے لئے پرورد [illegible]

مخدوم پور میں نظام [illegible]

مخدوم پور ضلع ملتان میں ۱۹ [illegible] نظام العلماء کانفرنس منعقد [illegible] ہے جس میں شیخ الاسلا[illegible] احمد علی صاحب، حافظ الحد[illegible] مولانا محمد عبداللہ صاحب [illegible] مجاہد اسلام حضرت مولانا [illegible] ہزاروی شیخ الحدیث مولا[illegible] اور دوسرے علمائے کرام کی [illegible] انشاء اللہ پوری تفصیل [illegible] مطلع کیا جائے گا۔ فی الحا[illegible] فرمائیں۔

بدل اشتر[illegible]

سالانہ [illegible] ششماہی [illegible] تین [illegible]

جماعتی خبریں

علماء میرپور خاص سندھ کا انتخاب

۱۰ جنوری کو زیر صدارت حضرت
صالح صاحب علماء میرپور کا اجلاس ہوا
مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں ہوا۔
علماء میرپور خاص ۔ مولانا عبدالغنی آزاد
۔ مولانا مولوی شمس الدین ۔
منشی امیرالدین ۔

ارکان عاملہ

مولوی الحاج جناب محمد صالح صاحب
اللہ صاحب ۔ مولانا محمد صاحب
اللہ صاحب ۔ مولانا بابو عبدالعزیز
اللہ صاحب مولانا عبدالرحمٰن صاحب
صدیق اللہ صاحب ۔ حاجی رحمٰن گل صاحب
حاجی رحمٰن گل صاحب ۔ مولانا محمد عاشق صاحب
سعید صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ بخاری
کورم کے لئے آٹھ آدمی تجویز ہوئے ۔
۴ بجے دعا پر برخاست کیا ۔

(محمد صالح صدر جلسہ)

علماء حیدرآباد سندھ کا اجلاس

مورخہ ۱۷ جنوری جامع مسجد آزاد میدان
صدارت پیر عبدالقدوس صاحب مسلمانان
اور سندھ کا عظیم الشان اجتماع ہوا جس
علی مغربی پاکستان مولانا غلام غوث صاحب
بجے سے تقریر شروع ہوئی ۔ مولانا
پرویز اور دیگر وقتی مسائل پر مدلل تقریر
تقریر ۲ گھنٹہ برابر جاری رہی ۔ ۱۰½ بجے
ہوئی ۔ جس کے بعد نظام العلماء کا مندرجہ
انتخاب ہوا ۔ امیر مولانا نظام الدین صاحب
۔ ناظم اعلیٰ مولانا محمد سلیمان صاحب

مدرس مدرسہ مفتاح العلوم ۔
نشر و اشاعت حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب
امیر اور دوسرے ناظم کے انتخاب کا اختیار
دیا گیا ۔ خازن حافظ عبدالرحیم صاحب

ارکان عاملہ

قاضی شہر قاری سید عبدالقادر صاحب
خطیب جامع مسجد ہیرآباد (۲) مولانا عبدالرشید
صدر مدرس مدرسہ مفتاح العلوم (۳)
شمس الدین فاضل دیوبند مدرس مدرسہ مفتاح العلوم

(۵) مولانا عبدالمتین صاحب مدرس مدرسہ قوۃ الاسلام غریب آباد (۶) مولانا مبارک شاہ صاحب خطیب جامع مسجد ستارگیٹی (۷) مولانا فضل قیوم صاحب مدرس مدرسہ قوۃ الاسلام (۸) محترم قاری محمد عثمان صاحب خطیب جامع مسجد جیل روڈ (۹) مولانا محمد اشرف صاحب مدرس مدرسہ قوۃ الاسلام ۔

قرار پایا کہ کورم سات آدمی کا ہوگا۔ اجلاس ۱۱½ بجے رات کے ختم اور دعا پر برخاست ہوا ۔

مسجد بر میاں گان کھوئی برمول میں سیرت مطہرہ کا جلسہ

کھوئی برمول ۔ ۲۱ جنوری ۱۹۶۲ء آج بعد از نماز عشاء مسجد بر میاں گان میں بسلسلہ تقریب شادی خانہ آبادی سوداگر باچہ سیرت مطہرہ کا ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مہتمم دارالعلوم صدر اساتذہ شیخ الحدیث مولوی محمد زین گل صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں مولوی فضل غنی صاحب ۔ مولوی محمد عبدالغفور صاحب آف ڈھیری ۔ مولوی الحاج محمد غلام حمید صاحب آف منگا ہونے علی الترتیب تقاریر کیں ۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سیرت مطہرہ سے حاضرین کو نوازا ۔ بعد میں صدر جلسہ نے دین محمدی کی روشنی میں پاکستان کی بقاء اور سالمیت کے لئے پُر درد الفاظ میں دعا کی ۔

مخدوم پور میں نظام العلماء کانفرنس

مخدوم پور ضلع ملتان میں ۱۹ ۔ ۲۰ مارچ کو نظام العلماء کانفرنس منعقد ہونی قرار پائی ہے ۔ جس میں شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی ۔ مجاہد اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی شیخ الحدیث مولانا قاضی مظہر حسین صاحب اور دوسرے علمائے کرام کی شرکت متوقع ہے انشاء اللہ پوری تفصیل سے احباب کو پھر مطلع کیا جائے گا ۔ فی الحال تاریخیں نوٹ فرمالیں ۔

(سید محمد امین)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسالہ برق وشمود کا جواب

(قسط سوم)

منکرین کی قسمیں

جو آدمی بھی نیا فرقہ بناتا ہے (۱) اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار تو نہیں کرتا ۔ کیونکہ ایسا کرنے سے کوئی اس کی باتوں کا یقین نہیں کرتا ۔ لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفات اور شان میں ہیر پھیر کر کے سادہ لوح عوام کو فریب دینے میں کامیاب ہوجاتا ہے ۔ مثلاً (۱) کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت سے تو انکار کر کے اسلام سے خارج ہوجاتا ہے لیکن لوگوں کے سامنے آنحضرت صلعم کو تعظیمی طور پر خاتم النبیین کہہ کر عوام کو مبتلائے فریب رکھتا ہے ۔

(۲) کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث سے انکار کر کے در پردہ حضور کا منکر بن جاتا ہے ۔ کیونکہ جب نبی اکرم صلعم کی بات کا انکار کیا اور اس کو دین میں حجت تسلیم نہ کیا تو آنحضرت کے ماننے کا کیا مطلب ؟ اگر قرآن کی اس تشریح کو نہ مانا جائے جو معلم قرآن نے کی تو قرآن پر عمل مشکل ہی نہیں بلکہ ناممکن ہے ۔ حقیقت تو یہ ہے کہ حدیث کا انکار دراصل قرآن کا انکار ہے ۔

(۳) کوئی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج جسمانی کا انکار کر کے نیچری اور معتزلی بنتا ہے

(۴) اب ایسے لوگ بھی پیدا ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت کہتے ہوئے بھی اہل سنت والجماعت کے مسلمہ مسئلہ حیات النبی صلعم کا انکار کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر والی حیات کا انکار کر کے اہل سنت والجماعت کے مسئلہ کی تردید اور علماء دیوبند کی مخالفت کرتے ہیں ۔ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اہل سنت والجماعت بھی ہیں اور دیوبندی بھی اور حیات برزخی کی رٹ لگا کر لوگوں کو غلط فہمی میں رکھتے ہیں اور حیات برزخی کا مطلب وضاحت کے ساتھ عوام کے سامنے پیش نہیں کرتے ۔

(۵) بعض لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وفات کے بعد اللہ کے سامنے بطور وسیلہ پیش کر کے دعا مانگنے سے چڑھتے ہیں اور اس کا انکار کرتے ہیں زیادہ تر پہلے یہ بات صرف غیر مقلد کہتے تھے ۔ اب غلام خانی ٹولہ کا رسالہ تعلیم القرآن راولپنڈی بھی ایسا لکھنے لگا ہے ۔

اکابر علماء دیوبند اور مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

آج سے پچپن سال پہلے بعض بدعتیوں نے علماء دیوبند پر یہ الزام لگایا کہ یہ حیات النبی صلعم کے منکر ہیں ۔ اور وسیلہ بھی نہیں مانتے اور اس وقت اس جھوٹے الزام کی تردید میں ایک کتاب علماء حق نے چھاپی ۔ اس میں دونوں باتوں کی تردید کرتے ہوئے لکھا کہ علماء دیوبند اور ان کے مشائخ کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ ہیں اور یہ حیات صرف برزخی نہیں جو اوروں کو بھی حاصل ہے ہاں اس لئے برزخی ہے کہ عالم برزخ میں ہے اس کتاب میں یہ بھی صاف لکھا ہے کہ آنحضرت صلعم کے روضۂ مبارک پر جانا یا آپ کے وسیلہ سے دعا مانگنا جائز اور باعث برکت ہے اس کتاب کا نام "المہند" ہے اور اس پر ہندوستان مصر مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ کے بڑے بڑے علماء کے علاوہ مندرجہ ذیل اکابرین دیوبند کے بھی دستخط ہیں ۔

(۱) شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب (اسیر مالٹا) (۲) حکیم الامت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی (۳) مفتی اعظم حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب (۴) مفتی دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب عثمانی (۵) حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری (۶) شارح ابوداؤد حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری ۔ (باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

عام خبریں

الجزائر

الجزائر کے مجاہدین کا جہاد آزادی شروع ہے

دو طرفہ قتل و غارت کا بازار گرم ہے حکومت فرانس کے صدر ڈیگال نے جب سے الجزائری آزاد حکومت سے بات چیت شروع کی ہے الجزائر میں مقیم دس لاکھ فرانسیسی فوج میں بے چینی ہے فوج کا یہ عنصر الجزائر میں بسنے والے آٹھ دس لاکھ فرانسیسی بھی فرانسیسی حکومت کی اس پالیسی کے مخالف ہیں۔ اس لئے انہوں نے خفیہ فوجی تنظیم شروع کر رکھی ہے۔ جس کا کام یہ ہے کہ وہ ایک طرف الجزائری عربوں کو دبانے اور دہشت زدہ کرنے اور دوسری طرف فرانسیسی حکومت کو تنگ کر کے اپنی پالیسی بدلنے پر مجبور کرے اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ بیچارے عرب چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پسنے شروع ہو گئے ہیں یہ دوسری بات ہے کہ فرانسیسی بھیڑیے اور لومڑیاں الجزائری شیروں کو مرعوب نہیں کر سکیں اور نہ کر سکتی ہیں، البتہ فسادات میں اضافہ ضرور ہو گیا ہے۔

ادھر صدر ڈیگال کی حکومت آزاد الجزائری حکومت سے خفیہ بات چیت کر چکی ہے جس میں کہتے ہیں تین اہم امور کا تصفیہ بھی ہو چکا ہے اب صرف آزادی کے بعد فرانسیسی آبادکاروں کی حیثیت کا مسئلہ باقی ہے جس کے لئے فرانسیسی وزیر اور الجزائری وزیر خارجہ کے درمیان گفتگو کی ضرورت محسوس کی گئی ہے۔ اہل اسلام کا فرض ہے کہ وہ تمام رمضان میں رات دن الجزائری عربوں کی فتح کے لئے دعائیں مانگتے رہیں

انڈونیشیا

انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان

مغربی نیوگنی کے سلسلہ میں اگرچہ ابھی جنگ باقاعدہ شروع نہیں ہوئی مگر یہ جنگ ٹل نہیں سکتی۔ امریکہ کی پوزیشن اس بارہ میں نازک ہے۔ اگر وہ مداخلت نہ کرے تو ہالینڈ کی پٹائی اسی طرح یقینی ہے جیسے گوا میں پرتگال کی ہوئی اور اگر امریکہ مداخلت کرے تو روس اور چین کی بھی انڈونیشیا کی امداد کے لئے جنگ میں کود پڑنے کا امکان ہے۔ جس سے عالمگیر جنگ چھڑ جانے کا خطرہ ہے۔

کشمیر

کشمیر کا مسئلہ پاکستان نے سلامتی کونسل میں پیش کر دیا

جس سے بھارت بچھڑ گیا بھارت چاہتا تھا کہ یہ مسئلہ زیر بحث نہ آتے۔ امریکہ دو گونہ مشکل

ہے۔ مگر باطنی طور پر بھارت کا بھی حلیف ہے وہ دونوں کو راضی رکھنا چاہتا ہے۔ یا ایک کو بھی ناراض نہیں کرنا چاہتا۔ اس کی پالیسی گرو نانک کی پالیسی ہے۔ باسلمان الله الله با برہمن رام رام۔

آخر اس مشکل سے نکلنے کے لئے بہ تجویز ہوا کہ کشمیر پر بحث ہو مگر بھارت کا الیکشن ختم ہونے کے بعد۔ پاکستانی اخبارات اقوام متحدہ کی اس پالیسی پر لے دے کر رہے ہیں۔ مگر فائدہ؟

جب ہم امریکہ کو ناراض نہیں کرنا چاہتے تو جس طرح وہ ڈپلومیسی برت رہا ہے اس کے ساتھ بھی ڈپلومیسی کا برتاؤ کیا جائے گا۔ ہمارا ایمان ہے کہ کشمیر کا مسئلہ ہو یا کوئی اور وہ خدائے برتر کو خوش اور اس پر توکل کرنے کے بعد بہ قوت بازو یعنی جہاد سے ہی طے ہو سکتا ہے اور ہم اپنی فوجی حکومت سے عرض کریں گے کہ اگر اس نے حصول مقاصد کے لئے طاقت استعمال نہ کی تو آئندہ کی آئینی اور جمہوری حکومتوں سے یہ توقع نہیں کی جا سکتی آخر فوج فوج ہے اور لیڈر لیڈر۔

سہروردی

مسٹر حسین شہید سہروردی گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ان کے خلاف یہ الزام ہے کہ ان کی سرگرمیاں ملک و ملت کے مفاد کے خلاف تھیں مسٹر سہروردی کی طرف سے ہائی کورٹ میں رٹ کر دی گئی ہے جس کی سماعت ہائی کورٹ نے منظور کر لی ہے

افغانستان

افغانستان اور پاکستان کے درمیان الزامات کی جنگ تھی جس کا آخری ثمر اسفارتی تعلقات منقطع ہونے اور آمد و رفت بند کرنے پر جا پہنچا یہاں تک کہ کابل گورنمنٹ نے اپنا وہ کھوں کا مال اٹھانا بھی گوارا نہ کیا جو پاکستان میں پڑا تھا۔ آخر کار امریکہ کی مساعی سے وہ مال اٹھانے پر راضی ہو گیا۔ جو وہ اپنی سرحد تورخم سے وصول کر سکے گا۔ اگر امریکہ کی ایسی مساعی جاری رہیں تو ممکن ہے دوسرے مسائل کے جھگڑے بھی ختم ہو جائیں۔ اور اگر اس طرح کچھ عرصہ پہلے عقل و تدبر کو بروئے کار لا کر امریکہ بہتر کام کرتا تو شاید افغانستان اور روس میں معاہدات ہی نہ ہوتے اور اگر اسی طرح امریکہ کشمیر کے مسئلہ میں مداخلت کرے اور خلوص سے کرے تو ممکن ہے فائدہ ہو جائے۔ لیکن اگر وہ ہندو کی رضامندی ہی کا طالب ہو تو ممکن ہے پاکستان زیادہ دیر تک اس پالیسی کا ساتھ نہ دے سکے۔

مصر

مصر ایک ایسا آزاد ملک ہے جو

جامع مسجد حیات النبی گجرات میں

(رمضان المبارک کا پروگرام)

مندرجہ ذیل حضرات عید اور جمعہ کی نمازیں پڑھائیں گے۔

۵ فروری جمعۃ المبارک حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب صدر مفتی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت شکرگڑھ
۱۶ فروری جمعۃ المبارک۔ الحاج حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ناظم اعلیٰ مجلس ختم نبوت ملتان
۲۳ فروری جمعہ۔ حضرت مولانا محمد نذیر اللہ خان صاحب سرپرست انجمن جامع مسجد حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات۔
۲ مارچ جمعۃ الوداع۔ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر صدر مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت۔ لاہور۔ نماز عیدالفطر۔ حضرت مولانا محمد نذیر اللہ خان صاحب جامع مسجد حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں پڑھائیں گے۔

کی طرح پچھتا رہتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ سعودی عرب اور اردن کی طرح پچھتا رہتا ہے۔ ان کا خیال ہے کہ وہ سعودی عرب اور اردن کی طرح کیوں ہمارا حلیف یا دوست نہیں بن جاتا۔ اسی لئے مصر کے صدر ناصر کے خلاف سامراجیوں کے ایجنٹوں نے عام پروپاگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ ہم صدر ناصر کے خلاف سامراجیوں کے ایجنٹوں نے عام پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے۔ ہم صدر ناصر کی کسی غلطی کو صحیح نہیں کہتے لیکن اس کی طرح کی غلطیاں دوسرے کریں تو ان کا نام نہ لیا جائے اور ناصر ہی کے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ جانے یہ انہی آدمیوں کا کام ہو سکتا ہے جو آزاد اور طاقتور مسلم حکومتوں کی اہمیت کو نظرانداز کر دیتے ہیں بہرحال مصر اپنی جگہ ڈٹا ہوا ہے اور اس نے نہر سویز سے گزرنے والے جہازوں پر محصول بھی بڑھا دیا ہے۔

بقیہ صفحہ

بیہقی نے فرمایا ہے
بعد موتہم شواہد
الصحیحۃ ...
لجسان کی حیات ثابت
موت حضرت جسم پر
اس لئے حیات ...
جسم میں ...
روحانی ... کوئی
والسلام ...
نے اپنی کتاب ...
کے لئے لکھا ہے۔
کے تے بعد وفات حیات
کرنے لئے فرمایا ہے۔
منہا وحتی ذکر
من العلماء ...
برزخی پر بحث کرتے ہوئے
کی حیات نہ صرف روحانی
بھی ثابت ہے۔ اس لئے
زید کا عقیدہ جمہور علماء کے
عقیدہ جمہور علماء کے خلاف
زید کی نماز عمر کے پیچھے اور
کے پیچھے ہو سکتی ہے۔ فقط
۱۱ رجب ۱۳۸۱ھ

۶۲۷۷۰
۷۷۰
دار الافتاء
دار العلوم کراچی

(نوٹ) اگر صرف اتنی ہی بحث ...
کا یہی حکم ہے۔ اور اگر ...
ہوں جیسے کہ مشہور ہیں تو پھر ...
تامل کرنا ہوگا۔ (مدیر)

رعایتی اعلان ...

محض دینی تبلیغ کی غرض سے ...
اعلان کی توسیع کی جاتی ہے جو ...
تک صرف پانچ روپیہ منی آرڈر ...
ان کو دینی لغات۔ ضرورت ...
زحمت کا ضمانت دیتی ہیں ...
کر دی جائیں گی۔ اس کے بعد ...
یہ اعلان صرف اسی غرض سے ...
عربیہ زیادہ سے زیادہ فائدہ ...
حافظ محمد ابراہیم۔ مدرس
شمس آباد۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

نفیس رقم

جلد (۵) ◎ جمعہ ۲۔ شوال المکرم ۱۳۸۱ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۶۱ء ◎ نمبر (۱۰)

اسلم نصرت صاحب صدیقی صدر تنظیم اہلسنت پاکستان لاہور

کا بیان

قابل توجہ حکومت مغربی پاکستان

محترم اسلم نصرت صاحب صدیقی نے ایک بیان جاری فرمایا ہے وہ لکھتے ہیں کہ ملتان میں پہلے بعض سنی حضرات یوم معاویہ مناتے تھے جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت بیان ہوتی اس کو حکومت نے روک دیا۔

اس کے بعد لاہور میں تنظیم اہل سنت حکومت کو متوجہ کرتے ہیں کہ صلح و آشتی کے پیغاموں کو روکنا استحکام پاکستان کے حق میں نہیں ہو سکتا۔ اگر یہ حکومت مرکزی کا حکم اور پالیسی نہیں ہے تو اسے از راہِ کرم تحقیق کرنی چاہیئے کہ آخر ایسا کیوں اور کن افسروں نے کیا اور آیا تعصب کے تحت تو نہیں کیا تاکہ کروڑوں سنی مسلمانوں کو اطمینان ہو۔

اسلم نصرت صاحب کے طویل و عریض بیان کا یہ خلاصہ اور مطلب ہے ہم تنظیم اہل سنت کے اس دردمندانہ گذارش پر غور کرنے کے لئے محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان سے بجا طور پر توقع رکھتے ہیں تاکہ ایسے امکانات نہ رہیں کہ حکومت کی پالیسی کے خلاف کوئی افسر بھی ذاتی رجحانات کے تحت کسی فرقے کے جذبات کو کچل سکے۔ ہمیں خوشی ہے کہ تنظیم اہل سنت نے اس سلسلہ میں مناسب حوصلہ سے کام لے کر اپنے صحیح مقصد کی وضاحت اور ذمہ دار حکام کو متوجہ کرنے پر اکتفا کیا۔ کیونکہ ہمارا مقصد ملک و ملت کی مشکلات کو آسان کرنا ہونا چاہیئے۔ نہ کہ مشکل بنانا۔

---

(۵) آپ نے احادیث کے اتنے بڑے ذخیرہ سے صرف ۱۷ احادیث کو قابل قبول سمجھا ہے کس قدر راہ حق سے دوری اور بے انصافی ہے۔

فقہ حنفیہ کا سارا سرمایہ قرآن اور سنت ہے۔ فقہ حنفی کا مستند مجموعہ ہدایہ اس بات کی بین دلیل ہے اور اس کی مزید وضاحت کے لئے ہدایہ کی تخریج للزیلعی وغیرہ کا مطالعہ اس بات کی کفالت ہے کہ فقہ حنفی قیاس پر مبنی نہیں بلکہ سنت پر مبنی ہے۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ امام اعظم رحمہ اللہ نے تعلیمات قرآنی کی روشنی میں سید دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت شدہ ارشادات اور عقل سلیم کی مزید توثیق و تطابق کی خاطر صرف روایت پر اکتفا نہیں فرمایا بلکہ درایۃ کو بھی ساتھ رکھا ہے اور یہ ہے تنہا ایں امام ہمام نے اسلام کی یہ اتنی بڑی خدمت کی ہے کہ دوسرے مکاتیب فکر اس سے قاصر ہے امام طحاوی رحمہ اللہ کی کاوش سے کتاب معانی الآثار منصہ شہود پر آئی ہے۔ اس نے عقل کامل کی تابانیوں سے لوگوں کو روشناس کر دیا [illegible] کی کتاب مشکل الآثار سے منکرین حدیث کے

سراج الائمہ کے متعلق ایک مغالطہ کا ازالہ

(از قلم حضرت مولانا قاضی محمد زاہد صاحب الحسینی پروفیسر ایبٹ آباد کالج خطیب [illegible])

امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بعض حلقے عجیب طور پر ایک غلط فہمی کا شکار ہیں اور وہ اسکو کبھی تو فقہ حنفی کے غیر مستند الی الحدیث ہونے کے لئے بطور شہادت پیش کر دیتے ہیں اور کبھی وضع حدیث کے لئے بطور استدلال کے لاتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت سے یہ مشاغبہ کوسوں دور ہے فقہ حنفی سارے کا سارا تقریباً قرآن و سنت کی روشنی میں مرتب ہوا ہے امام ابوحنیفہ کے متعلق ابن حزم ظاہری کا بھی یہ فیصلہ ہے کہ

"جمیع الحنفیۃ مجمعون علی ان مذھب ابی حنیفۃ ان ضعیف الحدیث عندہ اولیٰ من القیاس" (کشکول عاملی ص ۱۴۵)

یعنی جس حدیث میں ضعف راوی کے حافظ کی کمزوری سے پیدا ہو چکا ہوگا مگر حدیث اپنی جگہ صحیح ہو اس حدیث کے ہوتے ہوئے بھی امام اعظم رحمۃ اللہ نے قیاس سے کام نہیں لیا۔

امام اعظم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی پندرہ وہ مسانید (کتب احادیث) ہیں جن کو امام ہمام کے شاگردوں نے جمع فرمایا ہے ان کے نام جامعین کے ناموں کے ساتھ درج کئے جاتے ہیں۔

(۱) امام حافظ عبداللہ بن محمد بن یعقوب الحارثی (۲) امام حافظ ابوالقاسم طلحۃ بن محمد جعفر العدل۔ (۳) امام حافظ ابوالحسین محمد بن المظفر (۴) امام حافظ ابونعیم اصبہانی (۵) ابوبکر محمد بن عبدالباقی انصاری (۶) ابومحمد عبداللہ بن عدی الجرجانی (۷) امام حافظ عمر بن حسن الاشنانی (۸) ابوبکر احمد بن محمد الکلاعی (۹) امام قاضی ابویوسف (۱۰) امام محمد بن الحسن الشیبانی (۱۱) امام حماد بن ابی حنیفہ (۱۲) امام محمد (۱۳) امام حافظ عبداللہ بن محمد السعدی (۱۴) امام حافظ ابوعبدالرحمٰن البلخی (اس نسخہ پر علامہ ابن حجر نے اعتماد کیا ہے) (۱۵) الامام الماوردی رحمۃ اللہ علیہم۔ امام ایوب خلوتی نے ان کی تعداد سترہ بھی بتائی ہے ان پندرہ جامعین میں سے چھ حضرات حفاظ الحدیث ہیں۔ یعنی حارثی۔ عدل۔ اصبہانی۔ جرجانی اشنانی محمد بن مظفر رحمۃ اللہ علیہم۔

ان سب مسانید کا مجموعہ امام محمد بن محمد خوارزمی نے جامع المسانید کے نام سے جمع فرمایا تھا۔ امام خوارزمی کا سن وفات ۶۵۵ھ ہے۔ اس جامع المسانید کی شرح حافظ ابوالعدل قاسم بن قطلوبغا حنفی نے تحریر فرمائی ہے۔ خوارزمی کی جامع المسانید کچھ عرصہ پہلے دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدرآباد دکن نے شائع کی تھی۔ مسند امام اعظم بروایۃ حصکفی متوفی ۶۵۰ھ ہندوستان کے بعض مطابع سے شائع ہوئی تھی جس کے راوی محمد عابد بن احمد علی سندھی انصاری ہیں۔ یہی نسخہ بہترین مکمل حاشیہ کے ساتھ ۱۳۰۹ھ میں خلد آشیاں نواب شاہجہان بیگم بھوپال کے خرچ سے شائع ہوا تھا۔

ان حقائق کی روشنی میں یہ کہہ دینا کہ امام اعظم سے صرف ۱۷ احادیث مروی ہیں یا بالفاظ دیگر [illegible]

دینی مدارس

مدرسہ تاج المدارس امروٹ شریف

عرصہ دراز سے امروٹ شریف میں مدرسہ عربیہ تاج المدارس دینی تعلیمی خدمات سرانجام دے رہا ہے۔ یہاں قرآن مجید۔ فارسی عربی کی تعلیم نہایت ہی تندہی سے دی جا رہی ہے افتاء کے کام کے لئے دار الافتاء قائم ہے یہ مدرسہ اہل خیر حضرات کی خصوصی توجہ کا مستحق ہے۔ کیونکہ کوئی مستقل ذریعہ آمدنی نہ ہونے کی وجہ سے نہایت ہی کس مپرسی کی حالت طاری ہے۔ پتہ:- محمد عبد المجید حفیظ امروٹی مہتمم مدرسہ تاج المدارس امروٹ شریف۔ ضلع سکھر براستہ رک

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۷۔ ۸۔ ۹ اپریل مطابق یکم۔ دو۔ تین ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ بروز ہفتہ اتوار۔ سوموار نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوگا۔ حضرت درخواستی مدظلہ کے علاوہ مولانا محمد علی صاحب مولانا غلام غوث صاحب و دیگر اکابر ملت علماء کرام و مشائخ عظام تشریف لاکر اپنے مواعظ حسنہ سے محظوظ فرمائیں گے۔ شائقین تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ پاکستان کے تمام مدارس سے مدارس عربیہ قدیم ترین عربی مدرسہ ہے اس مدرسہ کی کارگزاری اور روز افزوں ترقی اس کی گذشتہ نصف صدی کی تاریخ سے واضح اور ظاہر ہے۔ یعنی اس وقت جبکہ مواہب سنی اور بدعت کے جھگڑے اور کفر و شرک کے سیلاب واسیلاب دنیاء ہند خصوصاً ریاست بہاولپور کو اپنی مہیب نیچوں میں پوری طرح جکڑ چکے تھے حامی بدعت ماحی سنت حضرت مولانا غلام قادر صاحب مرحوم نے اس مدرسہ کی بنیاد رکھی۔ بانی موصوف کی للہیت کی بناء پر مدرسہ ہذا نے دن دوگنی رات چوگنی ترقی کی چنانچہ اس وقت پورے مغربی پاکستان میں کوئی شہر ایسا نہیں ملیگا جس میں اس مدرسہ کا کوئی فیضیاب دنیا کو فیض یاب نہ کر رہا ہو۔ اس گئے گزرے زمانے میں بھی اس مدرسہ میں ۲۷۵ طلباء مصروف تعلیم ہیں جن میں سے ۸۰ طلباء کی خوراک و دیگر ضروریات زندگی کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ مدرسہ ہذا میں قرآن شریف حفظ و ناظرہ تجوید۔ اردو فارسی نظم و نثر اطاحساب عربی کا دورہ حدیث تک تمام درس نظامی اور اس کے متعلقہ علوم و فنون حتی الامکان اخلاقی نگرانی کے ساتھ کامل توجہ سے پڑھائے جاتے ہیں۔

مدرسہ کا داخلہ

اس مدرسہ میں ۵ شوال سے داخلہ شروع ہو جاتا ہے اور مجوزہ تعداد پوری ہو جانے پر بند ہو جاتا ہے۔

مدرسہ کا سالانہ امتحان

اس مدرسہ کا سالانہ امتحان ہمیشہ ماہ شعبان میں ہوا کرتا ہے۔ حضرت مولانا خیر محمد صاحب حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب یا اس قسم کے دیگر اکابر ملت تشریف لاکر طلبہ کا امتحان لیتے ہیں۔ بحمد اللہ گذشتہ نتائج بہت ہی تسلی بخش رہے ہیں۔

خوش خبری

تمام شائقین علوم عربیہ کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ کی صدارت حضرت مولانا محمد رمضان صاحب تونسوی مدظلہ کے سپرد ہے۔ حضرت والا علم منطق۔ علم حدیث۔ علم کلام میں اپنی نظیر آپ بلکہ امام فن ہیں۔ دیگر علوم بھی نہایت ہی قابل و محنتی اساتذہ کی زیر نگرانی مکمل کروائے جاتے ہیں شائقین علوم عربیہ خصوصاً موقوف علیہ و دورۂ حدیث کو جلد از جلد بذریعہ خط و کتابت مدرسہ میں داخلہ لے لینا چاہیئے۔

مدرسہ تعلیم القرآن کرک ضلع کوہاٹ

کا ساتواں عظیم الشان جلسہ

مورخہ ۲۸۔ ۲۹ مارچ ۱۹۶۲ء مطابق ۲۱۔ ۲۲ شوال ۱۳۸۱ھ بروز بدھ و جمعرات کو مدرسہ تعلیم القرآن کرک۔ ضلع کوہاٹ کا ساتواں سالانہ عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں منبع البرکات والحسنات شیخ الحدیث الحاج مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم قرآنیہ اکوڑہ خٹک فخر العلماء حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب مدرس انجمن تعلیم القرآن کوہاٹ۔ مجاہد ملت، مبلغ اسلام حضرت مولانا حمد اللہ خان صاحب فاضل دیوبند کنزانی پشاور عامل شریعت و طریقت حضرت مولانا شہید احمد صاحب مہتمم دار العلوم عربیہ درانہ لنڈکر خصوصیت کے ساتھ اس علمی جلسہ میں اسلامی روایات پر تقاریر فرماویں گے۔

علاوہ ازیں شاہ جہان نعت خوان بکاری پایاں ہ چی ضلع کوہاٹ اور عبد الہادی نعت خوان جنگل خیل کوہاٹ بھی تشریف لاویں گے۔ (خلیفہ ملک شاہ)

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کے نام کھلا خط

آپ کا چیلنج منظور ہے!

السلام علیکم۔ آپ نے بتاریخ ۳۰ جنوری بمقام ڈھوڈیال تحصیل چکوال ضلع جہلم جلسہ عام میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے علمائے دیوبند کو چیلنج دیا ہے۔ دوران تقریر آپ نے لاہور اور سکھر کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا کہ میں پانچ سال سے اعلان کر رہا ہوں کوئی مجھ سے بحث نہیں کرتا۔ نیز لاہور کے حالات کے متعلق آپ نے شیخ التفسیر مرجع العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ العزیز پر الزام لگایا کہ وہ اس دن اپنی مسجد سے ہی کہیں غائب ہو گئے تھے۔ آپ کے الزامات کے جواب میں اجتماع لاہور کے صحیح واقعات ترجمان اسلام لاہور میں پہلے شائع ہو چکے ہیں اس لئے بیان ضروری نہیں سمجھتا۔ سکھر کے واقعات کے سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ وہاں پر فریقین نے مناظرہ منظور کر لیا تھا اور اس مناظرہ کے لئے حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی شیخ الحدیث ٹنڈو الہ یار سندھ اور حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو ثالث تسلیم کیا گیا۔ اس تحریر پر قائلین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری اور مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کے اور فریق ثانی کی طرف سے آپ کے اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے دستخط موجود ہیں۔ مناظرہ سے پہلے ایک تفرقہ کی بناء پر چونکہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری گرفتار ہو گئے تھے اس لئے مناظرہ ملتوی ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ثالث حضرات بھی اس دن سکھر نہیں پہنچے۔ بعد ازاں مولانا موصوف حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مقدسہ کے لئے روانہ ہو گئے اس لئے مناظرہ میں مزید تاخیر ہوئی۔ حج سے واپسی پر مولانا موصوف نے مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو مناظرہ کرانے کے لئے کہا تو انہوں نے فریقین کو لاہور میں ایک تاریخ معینہ پر مدعو کیا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب مولانا لال حسین صاحب اختر اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب پہنچ گئے لیکن باوجود ثالث کے آپ وہاں نہ پہنچے۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجوزہ ثالث حضرات کی موجودگی میں آپ علمی مناظرہ کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر آپ کو باضابطہ مناظرہ مطلوب ہوتا تو بجائے جلسوں میں چیلنج کرنے کے ثالث حضرات پر مناظرہ کرانے کے لئے زور دیتے جیسا کہ مولانا محمد علی جالندھری اس سلسلہ میں مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو متعدد بار توجہ دلا چکے ہیں۔

بہر حال آپ کا چیلنج ہمیں منظور ہے - مقام مناظرہ گجرات ہوگا۔ شرائط مناظرہ طے کرنے کے بعد مجوزہ ثالث حضرات کی موجودگی میں ہی آپ کو مناظرہ کرنا ہوگا۔ اگر آپ کو اس طرح باضابطہ علمی مناظرہ منظور ہے تو مجھ کو مطلع کریں یا اپنا جواب ترجمان اسلام میں شائع کرا دیں بعد ازاں انشاء اللہ العزیز تاریخ مناظرہ متعین کی جائے گی۔ والسلام

الاحقر منظور حسین عفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال - ضلع جہلم - ۷ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان

مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان میں نئے سال کا داخلہ امتحان کے ساتھ ۵ شوال تا ۱۰ شوال ہوگا اور ۱۲ شوال کو انشاء اللہ تعالیٰ تعلیم شروع ہو جائیگا۔

مدرسہ ہذا میں درجہ تجوید و قرأت قرآن مجید کا داخلہ اس سال رمضان شریف میں ہی مکمل ہو چکا ہے ناظرہ پڑھا ہوا ہو وہ ابتدائی عربی میں بامداد مدرسہ داخل ہو سکے گا اور جو فارسی اور قرآن مجید پڑھانا چاہیں ان کو ایک سال کا خرچ مدرسہ میں جمع کرانا ہوگا

(خیر محمد مہتمم مدرسہ)

جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا

جامعہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ ۱۴ سال سے تندہی اور محنت سے لے کر انتہا تک تمام علوم و فنون کی تعلیم دے رہا ہے اس جامعہ کی خوش قسمتی ہے کہ تدریس کا کام ملک کے جید اور فاضل علماء کے سپرد ہے مزید برآں جامعہ کو جامع المعقول والمنقول استاذ العلماء والفضلاء حضرت مولانا ... مدظلہ کی سرپرستی اور اہتمام کا شرف حاصل ہے۔

امسال جامعہ ہذا کا داخلہ ۶ شوال سے ۲۰ شوال تک کھلا رہیگا۔ طلباء کو مفت دو وقت کھانا، کتب، مکان ...

ہفت روزہ ترجمان اسلام
جمعہ ۹ مارچ سنہ ۱۹۶۲ء

شریعت کی فتح

بحیثیت مسلمان کے ہمارا ایمان ہے
سلام کے تمام احکام معقول اور مبنی بر حکمت
سلحت ہیں انسان کے انفرادی اور اجتماعی
ح وفلاح اور نجات وارتقار کے لئے
باتوں کی ضرورت تھی ان سب کے کرنے کا
یا گیا ہے اور جو امور دنیوی زندگی کے
بننے کی راہ میں حائل ہیں یا انسانیت کے
باعث شرم یا موجب ہلاکت ہیں ان
ب سے روک دیا گیا ہے۔ ابدی حیات
دائمی مسرتوں کا حصول ان کے بغیر ناممکن ہے
جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے۔ غیر مسلم
اسلامی احکام کی سچائی کے معترف پایا
رکم قائل ہوتے جاتے ہیں۔ مگر فرنگی کے
انہ دور اقتدار کا یہ منحوس اثر ہے کہ
مسلمان کہلانے والے بہت سے لوگ
امی احکام میں کیڑے نکالتے رہے ہیں۔
یہ ہے کہ گزشتہ دو سو سال میں گمراہ کن
ل طور پر تدریج پر تھیں اور داعیان حق کو
تھے اور ان کو ہر طرح کے وسائل سے
ہم کرنے کی ناپاک کوششیں کی جاتی ہیں
جب کہ ہمارے سروں سے غلامی کا بھوت
ہے۔ بہت سے مسلمانوں کو جن کی فطرت
ہے سوچنے کا موقعہ ملا ہے اور وہ جتنا
سوچتے ہیں۔ اسلام اور اسلامی احکام
حسن وجمال کے زیادہ قائل ہوتے جاتے
یا زمانہ تازیانہ عبرت بن کر خود ان کو حق
رف موڑتا ہے۔ یہاں اس کی صرف
مثالیں بیان کی جاتی ہیں۔

پہلی مثال

اسلام کا حکم ہے عورت بلا سفر محرم کے بغیر نہ
ے پردے سے رہے۔ نامحرموں کے
منے نہ جائے نہ غیر مردوں سے بے باکی
ہ کرے۔ اسلام نے عورتوں کے محرم
ین کر رکھے ہیں۔ باپ دادا، بیٹے پوتے
ے۔ ماموں۔ چچا۔ بھائی چاہے علاتی
ہ یا اعیانی یا اخیافی یا رضاعی۔ کیونکہ دودھ
سطے اوہ رشتے بھی حرام ہو جاتے
جو نسب میں حرام نہیں۔ ان کے سوا باقی
رم ہیں۔ چچا زاد یا ماموں زاد بھائی نامحرم
ن سے نکاح بھی درست ہے۔ اسی طرح

خاوند کا بھائی جسے دیور کہتے ہیں وہ بھی نامحرم ہے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے دیور سے پردے کے بارے میں دریافت کیا! آپ نے فرمایا! اَلْحَمْوُ الْمَوْت (کہ دیور تو موت ہے) کیا پیارے لفظ ہیں جو راز دار فطرت۔ نبی رحمت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے نکلے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ گناہوں کا باعث عورتوں اور مردوں کا اختلاط ہوتا ہے۔

جہاں ملنے ملانے میں بے باکی اور بے تکلفی ہوئی وہاں خطرات زیادہ ہو جاتے ہیں۔ جب تک آپس کی بے تکلفی نہ ہو باہمی اعتماد نہیں ہوتا اور راز دل کا اظہار مشکل ہوتا ہے۔ ہر فریق گھبراتا ہے مبادا دوسرا گناہ کے حق میں نہ ہو۔

آنحضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے دیور کو اسی لئے موت سے تعبیر فرمایا۔ کہ دو بھائی عموماً موروثی مکان میں شریک ہوتے اور اکٹھے رہتے سہتے ہیں۔ اگر دیور سے پردہ نہ ہو تو فوراً بے تکلفی اور بے باکی پیدا ہو جائیگی اور آمد و رفت کی کثرت اور واقف حال ہونے کی وجہ سے خلوت کے مواقع بآسانی پیدا ہوتے یا پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ اس لئے شریعت نے جو انسان کو اخلاق فاضلہ اور بہترین کیرکٹر سے آراستہ دیکھنا چاہتی ہے حکم دیا کہ دیور سے بھی پردہ ہونا چاہئے۔ بعض لوگ اسے بھائیوں کی جدائی اور اختلاف سے تعبیر کرتے ہیں یہ ان کی کوتاہ فہمی ہے۔ حسن سلوک اور تعلقات بالکل الگ چیز ہے بیویوں میں پردہ رہ کر بھی باہمی رشتے ناطے اور ہر طرح کا تعاون ہو سکتا ہے۔ خرد برد کے سوا اور لوگوں سے بھی تو لین دین۔ مروت اور دوستی ہوتی ہے۔ پردے سے اختلاف نہیں ہوتا بلکہ بے پردگی کے خطرناک نتائج برآمد ہو سکتے ہیں۔ بسا اوقات عورتوں کے تعلقات۔ قتل اور خاندانوں کی تباہی پر منتج ہو جاتے ہیں۔

بہرحال اس کی ایک مثال ہمارے سامنے میجر یعقوب کی ہے۔ جن کی محبوب بیوی مبینہ طور پر دیور کی چالوں کا شکار ہو گئی۔ آج اخباروں کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے کہ میجر صاحب نے اپنے رشتہ داروں اور بھائی سے تعلقات منقطع کر لئے ہیں۔ کاش کہ ہم پہلے سے اسلامی احکام کے سامنے سر تسلیم خم کرتے۔ بغیر محرم کے عورتوں کو سفر نہ کرنے دیتے۔ دیور سے پردہ کرتے۔ نامحرموں کے ساتھ چلنے اور خلوت میں بیٹھنے سے اجتناب کرتے تو برادری سے تعلقات منقطع کرنے رسوائی اور جگ ہنسائی کی نوبت نہ آتی۔ اسی طرح کی بیسیوں نظیریں موجود ہیں۔ ہمیں معلوم ہے کہ کہاں کہاں حقیقی بھائیوں نے اپنی بھاوجوں کو اغوا کیا۔ اور کہاں کہاں خطرناک نتائج کا سامنا کرنا پڑا۔

دوسری مثال

دوسری بات عورتوں اور مردوں کا اختلاط ہے۔ لائق حکیم وہ ہے جو بیمار کو لازمی طور پر ایسی پرہیز بتائے جس پر عمل کرنے سے وہ ازدیاد مرض یا آفتوں سے بچا رہے قابل حکام جرموں پر آمادہ کرنے والی باتوں سے بھی روک تھام کرتے ہیں اور اسی کو حفظ ماتقدم یا احتیاطی تدابیر سے تعبیر کرتے ہیں۔

کتنی واضح بات ہے کہ اگر زنا جرم ہے تو اکسانے والی باتیں بھی جرم ہونگی۔ اس حقیقت سے کون انکار کر سکتا ہے۔ مردوں اور عورتوں میں اللہ تعالےٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے باہمی میلان و تجاذب کا خاص مادہ پیدا کیا ہوا ہے اور یہی بات دنیا کی آبادی کا ذریعہ بقاء نسل کا وسیلہ اور بہترین زندگی گزارنے اور آسائش کا سبب ہے۔ پھر جس طرح فطری قوانین کا تقاضا ہے کہ کھانے کی تمام چیزیں نہیں کھائی جاتیں جب تک وہ اپنی ملکیت نہ ہوں اور جب تک گوشت کو پکا نہ لیا جائے اور جب تک وہ حلال جانور کا گوشت نہ ہو اس پر آسمانی مذاہب کے سوا اہل عالم یوں بھی متفق ہیں۔ اسی طرح جنسی خواہش کی بھی حدود ہیں۔ اس کا بے محابا ہر جگہ استعمال انسانی کام نہیں بلکہ حیوانی صفت ہے۔ حیوان بھی بسا اوقات جوڑے متعین کر لیتے ہیں جیسے ہم موسم پر چڑیوں کے جوڑے دیکھتے ہیں۔ انسانی شرف و کرامت یہی ہے کہ وہ ہر نعمت کو اپنے محل میں اور ہر قوت کو مناسب حال استعمال کرتا ہے۔ اسی لئے بے محل استعمال ہونے کے تمام راستے بند کر دینا ہی کمال انسانی اور تقاضائے حکمت ہے۔ جب مسلم بات ہے۔

"جب آنکھیں چار ہوتی ہیں محبت آ ہی جاتی ہے"

جب خلط ملط ہی باعث ربط و محبت ہوتا ہے۔ جب عورتوں اور مردوں کا اختلاط ہی محرک جذبات ہوتا ہے۔ اور آئے دن کے ہزاروں واقعات اس کے گواہ ہیں۔ تو پھر شریعت کا یہ حکم کتنی بڑی حکمت ہے کہ نامحرم مرد اور عورت خلوت نہ اختیار کریں۔ خلوت تو بڑی بات ہے۔ بلا شدید ضرورت کے بے پردگی اور گفتگو کی بھی اجازت نہیں ؎

نہ تنہا عشق از دیدار خیزد
بسا کیں دولت از گفتار خیزد

یہ نہ تنگ نظری ہے نہ تنگ خیالی۔ بلکہ انسان کے جوہر عصمت و عفت کی حفاظت ہے جس کے بغیر شجر ایمان سرسبز نہیں ہو سکتا۔ آج کی مغربی تعلیم و تہذیب میں نامحرموں کا میل ملاپ اور اسی طرح مخلوط تعلیم معیوب نہیں ہے بلکہ ہمارے خیال میں ان باتوں کی ترویج مسلمانوں کے اندر سے ایمانی صلابت کو ختم کرنے کے لئے ہی کی گئی ہے اور کی جاتی ہے۔

الحمد للہ تعالےٰ کہ فرنگی نحوست روبزوال ہے اور آج آزاد فضا میں ہمارے عوام و حکام کو سوچنے کا موقعہ مل گیا ہے۔

چنانچہ جو دوسری مثال ہم بیان کرنا چاہتے ہیں وہ بھی ہے کہ پنجاب یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے ہدایت جاری کی ہے کہ یونیورسٹی کے تمام شعبوں اور کالجوں میں تعلیم اوقات کے بعد خالی وقت میں طلبہ اور طالبات کو زیادہ وقت مل کر اٹھنے بیٹھنے سے باز رکھا جائے یہ حکم فطرت انسانی اور اسلام کے عین مطابق اور شریعت مطہرہ کی فتح ہے۔ ہم اس حکم کی پوری تحسین کرتے اور وائس چانسلر کو مبارکباد دیتے ہوئے بھی یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں کہ کب کی مال کب تک خیر منائے گی مخلوط تعلیم اور لیکچر کا وقت ہی محبت کی پینگیں بڑھانے اور جذبات کو تسکین دینے کے لئے کافی ہے۔ یہ وقت جو برائی پیدا کرتا ہے اس کو بعد کی تدابیر کامیابی سے نہیں روک سکتیں۔ اگر خلوت کو روکنا ہے تو جلوت کو روکیں۔ جلوہ نمائی بلکہ مسلسل نظربازی اور حسن تعلقات کے بعد ایسے احکام کی تعمیل مشکل ہے۔ نمائشوں اور جلوت کی ملاقاتوں کے نتائج اگر ایک طرح سے رک کے جائیں تو یہ سیلاب اپنے لئے دوسرا راستہ بنا لے گا۔ اگر صحیح معنوں میں اخلاقی قدروں کی حفاظت کرنی ہے تو سوائے اس کے کوئی چارہ نہیں کہ مخلوط تعلیم اور مشترکہ لیکچر کا طریقہ ختم کیا جائے۔

وَمَا عَلَيْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

دی پی واپس نہ کیجئے اس سے دفتر کو نقصان پہنچتا ہے

رئیس المفسرین شیخ پاکستان امیر العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر عالمگیر ماتم

نظام العلماء کرشن نگر لاہور کا پیغام تعزیت

موت العالِم موت العالَم

آہ آج عالِم اسلام کا جید عالم۔ حقانیت اسلام اور جنگ آزادی کا علمبردار۔ ولی کامل دینی و روحانی پیشوا۔ غرضیکہ ایک عظیم المرتبت شخصیت کا مالک اس دارِ فانی سے عالم جاودانی کی طرف کوچ کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

آہ! آج قوم مرحوم کے اقوال زریں واصلاحی خطبات اور فیوض و برکات سے محروم ہو گئی۔ قوم ایسی بزرگ ترین ہستی پہ جتنا غم کرے کم ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرماتے اور اہل و عیال واحقین و متوصلین کو صبر جمیل عطا فرماتے آمین

میں بھی ہوں غم میں برابر کا شریک

(خواجہ) اویس احمد شبلی ناظم۔ نظام العلماء کرشن نگر

کھروڑ پکا میں تعزیتی اجلاس

آج دفتر الشفاء ہال میں زیر صدارت مخدوم غلام دستگیر صاحب سجادہ نشین ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حکیم حافظ محمد یوسف چغتائی نے حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر ایک قرارداد پیش کی نیز خراج عقیدت پیش کیا اور آپ کے عزیزو اقارب سے ہمدردی کا اظہار کیا۔

مخدوم صاحب نے کہا کہ یہ دنیائے اسلام کے لئے ایک المناک حادثہ ہے مولانا جیسی شخصیت صدیوں تک پیدا ہونی مشکل ہے۔

مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان شہر میں تعزیتی اجلاس

مورخہ ۱۸ رمضان مطابق ۲۴ فروری ۶۲ء بروز ہفتہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی اچانک اخبارات میں خبر پڑھتے مدرسہ میں فوراً تعطیل کر دی گئی اور صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک ایصال ثواب کی خاطر ختم قرآن پاک کا سلسلہ جاری رہا۔ بعدہٗ حضرت مولانا احمد الدین صاحب جالندھری مہتمم مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان شہر نے طلبا و طالبات مدرسین و ملازمین و دیگر عوامی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و عملی اور تعمیر خانی زندگی کے

کی اس دائمی جدائی و مفارقت کو۔ ہر قسم کی سیاسیات سے الگ رہتے ہوئے بھی علم و حکمت اور عمل و جرأت کے درخشاں آفتاب کا غروب ہونا تھا۔ حضرت مہتمم صاحب نے فرمایا کہ یہ ایک ناقابل تردید امر ہے کہ سال رواں میں ملت اسلامیہ پاکستانیہ کو جن حالات سے دوچار ہونا پڑا وہ ایک سانحہ عظیم ہیں۔ جن کی تلافی بہر صورت ناممکن الامر ہے۔ یعنی ابھی حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کا کفن میلا نہ ہوا تھا۔ کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ ہم سے جدا ہوتے۔ ابھی ہم حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کو سپرد خاک کر کے واپس بھی نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ بھی ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ ان اولوالعزم شخصیتوں کا اتنی تیزی سے اٹھتے چلے جانا علم و فضل اور تقویٰ و طہارت کے سب اوصاف جلیلہ کا خاتمہ اور اس ملت مرحومہ کی محرومیت ہے۔ آخر میں حضرت شیخ التفسیر اور تمام مرحومین کے لئے ایصال ثواب کے جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات کی باریابی کے ساتھ ساتھ پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائی۔ (مولانا) محمد سلیم نائب ناظم مدرسہ دعوت الحق ملتان سیکن آگاہی

ایک دیا اور بجھا ایک کڑی اور ٹوٹی

کل بروز ہفتہ دن کے پونے نو بجے مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ میں شیخ التفسیر سالار قافلہ مجاہد فی سبیل اللہ امیر نظام العلماء مغربی پاکستان و امیر خدام الدین لاہور یعنی تاج الاولیاء والعلماء عالی شریعت واقف رموز طریقت ہادی دین پاسبان جماعت مسلمین حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر بجلی کی طرح کوندگئی سب سے پہلے کمالیہ سے بعض احباب حضرت کے جنازہ میں شرکت کے لئے روانہ ہوتے اور حاضر نہ ہو سکنے والوں نے ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک کے ختم کئے چنانچہ مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ اور مدرسہ تعلیم القرآن مسجد نیم والی میں کئی قرآن ختم کر کے ممدوح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

مدرسہ عربیہ نعمانیہ میں اتوار کی رات کو قاری محمد عبداللہ صاحب مہتمم مدرسہ ہذا خلف الرشید قاری رحیم بخش صاحب پانی پتی صدر مدرس درجہ

تراویح میں قرآن ختم کر رہے تھے۔ تعزیتی اجلاس و دعا اور نماز تراویح میں شرکت کے لئے معززین شہر کا ایک عظیم اجتماع ہوا جس میں مولانا نذیر احمد صاحب صدر مدرس مدرسہ ہذا نے سب سے پہلے حضرت شیخ التفسیر کے انتقال پر ملال کو نہایت دردناک لہجہ میں پیش کر کے آپ کے سانحۂ ارتحال کو قوم، ملک و مذہب کے لئے بہت بڑا المیہ قرار دیا اور نہایت اچھوتے انداز میں حضرت کے مجاہدانہ کارناموں کو سراہا۔ اور حضرت کی مغفرت اور ترقی درجات کے لئے دعا کی گئی اور ساتھ ہی مختصراً حضرت اور ان جیسے مجاہدوں کے اسوۂ حسنہ کی اہمیت کو ظاہر کیا۔ اس پُر فتن دور میں سیرت النبی کو سفینۂ نوح قرار دیا اور قرآن و سنت کی محافظت کے مراکز کی اہمیت کو بھی واضح فرمایا لوگوں کے دلوں میں دینی مدارس اور دینی کارکنوں کی ضرورت اچھے طریقہ سے بٹھائی۔

تعزیتی قرارداد

مدرسہ ہذا کے کارکن اور عملہ شیخ التفسیر رحمۃ اللہ کی وفات کو بہت بڑا ناقابل برداشت جانکاہ صدمہ قرار دیتے ہیں اور حضرت کے حق میں دعا کے علاوہ رب العالمین کے دربار میں پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی درخواست کرتے ہیں۔

شیخ وقت حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب کے بعد امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کا چل بسنا ہی کیا کچھ کم تھا کہ اب اس سلسلہ کی ایک اور کڑی ٹوٹ گئی۔ لہٰذا اس سال کو اہلِ مذہب کے لئے "عام الحزن" کہا جائے تو کسی طرح بھی بے معنی نہیں۔ ایکے از اہل مدرسہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیاقت پور

قرآن خوانی

بروز اتوار صبح ۸ بجے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ اس دنیائے فانی سے دار البقاء میں رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بہت دکھ ہوا کیونکہ ایک عالم کی وفات تمام دنیا کی وفات ہے۔ بعد نماز ظہر حضرت مولانا بشیر احمد صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے مولانا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی بیان فرمائے اس کے بعد تمام اساتذہ صاحبان اور طلباء نے مسجد مدرسہ ہذا میں جمع ہو کر قرآن خوانی

پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔
محمد حیات ناظم مدرسہ عربیہ
لیاقت پور، ضلع

مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھکر

مورخہ ۲۴ فروری ۶۲ء شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب سرہ العزیز کے سانحہ ارتحال کی خبر مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ ٹھکر میں انتہائی رنج و الم سے سنی گئی دفعتہ قرآن مجید کا ختم شروع کر کے ایصال کیا گیا۔ رات کو عشاء کے وقت طویلہ گیٹ کے اجتماع میں حضرت صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ نے حضرت کے حالات زندگی پر مغفرت کی گئی۔

قرارداد

مسلمانِ ٹھکر کا یہ اجتماع شیخ التفسیر احمد علی صاحب قدس سرہ العزیز حسرت آیات پر اپنے دلی رنج کرتا ہے۔ اور درگاہ ایزدی میں ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم میں مقام بلند عطا فرمائے۔ آمین

حضرت مولانا احمد علی صاحب کے بہت بڑے شیخ۔ اسلام کے قرآن کے مفسر تھے۔ آپ کی ذ اللہ تعالیٰ نے دین کی بہت بڑی جنگ آزادی میں آپ کی قربانیاں سنہری حروف سے لکھنے کے قابل کی رحلت سے بہت بڑا خلا پیدا کا مستقبل قریب میں پُر ہونا بہت یہ اجتماع حضرت کے صاحبزادگان عقیدتمندوں سے دلی ہمدردی کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ اسلامیہ کو آپ کا صحیح جانشین عطا
محمد عبداللہ واصف ناظم جمعیت

جامعہ مسجد محمدیہ سمندری

۲۴ فروری جامعہ مسجد محمدیہ میں حضرت الحاج مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ کی مغفرت کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور دعائیں مانگی گئیں آپ کی سوانح پاک

آہ! شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کی وفات حسرت آیات کی خبر سنتے ہی دماغ چکرا گیا مگر سوائے صبر کے چارۂ کار نہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اطلاع ملتے ہی حضرت مولانا غلام قادر صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان جنازہ میں شرکت کے لئے لاہور چلے گئے اور مدرسہ مذکور کے طلباء نے قرآن کریم پڑھ کر حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کو ایصال ثواب کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرماوے اور آپ کے پسماندگان و متوسلین کو صبر جمیل سے نوازے

عبد الرؤف ناظم مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ رجسٹرڈ
کچہری روڈ ملتان شہر

تعزیتی قرارداد

جامعہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا کی مجلس منتظمہ کا یہ اجلاس حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ رکن مجلس شوریٰ جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کی اچانک وفات کو پورے ملک کے لئے ایک ناقابلِ تلافی نقصان تصور کرتا ہے۔ مولانا مرحوم استخلاص وطن کے قافلہ کے ایک رہبر تھے۔ آپ نے آزادیٔ وطن کے لئے بے شمار قربانیاں دی ہیں۔ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کی ہیں اور ملک کی آزادی کے بعد استحکام پاکستان کے لئے اور ارض پاک میں اسلام کی اشاعت کی خاطر ناقابل فراموش جد و جہد کی ہے۔ اور تبلیغ دین تو مولانا مرحوم کی زندگی کا مقصود تھا۔ حضرت مرحوم کو ان ملکی و مذہبی قربانیوں کے پیش نظر بلاشبہ پاکستان اور اسلام کا ایک متاع عزیز کہا جاسکتا ہے جو آج موت کے جابر ہاتھوں ہم سے ہمیشہ کے لئے چھین لیا گیا۔ جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا کی منتظمہ کا یہ اجلاس مولانا مرحوم کی المناک موت کو علمی دنیا کے لئے ایک سانحۂ عظیم خیال کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ خداوند کریم مولانا موصوف کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

اگرچہ مدرسہ میں تعطیل تھی مگر جو طلبہ موجود تھے ان کو جمع کر کے ختم قرآن مجید کر کے ایصال ثواب کیا گیا۔

عبد السمیع ناظم اعلیٰ
مدرسہ عربیہ سراج العلوم رجسٹرڈ سرگودھا۔
(مغربی پاکستان)

انجمن اشاعت العلوم۔ لائل پور

کل یہاں مدرسہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائل پور میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کے انتقال پُرملال کی خبر سن کر انتہائی رنج ہوا۔ اطلاع پا کر صدر مدرس مدرسہ اشاعت العلوم حضرت مولانا مفتی سید سیاح الدین صاحب صاحب کاکاخیل شرکت جنازہ کے لئے فوراً لاہور روانہ ہو گئے اور یہاں مدرسہ میں طلباء نے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید کیا۔ نیز مسجد کارخانہ بازار لائل پور میں آج بعد نماز فجر آپ کا ذکر خیر بیان کر کے ایصال ثواب کرایا گیا اللہ تعالیٰ حضرت کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ پر فائز فرماوے۔ اور حضرت مرحوم نے مدت العمر جو دینی خدمات سرانجام دی ہیں ان کو شرف قبولیت بخشے۔ اور باقیات الصالحات تا قیام قیامت دنیا میں قائم رہیں۔ اللہ کریم اپنے فضل و کرم سے جملہ متعلقین و متوسلین کو صبر جمیل اور صلاح و فلاح دارین و اتباع سنت نبوی کی توفیق مرحمت فرمائیں اور سلسلہ عالیہ کو ہمیشہ جاری رکھیں ملت اسلامیہ کے لئے اس سال میں یہ تیسرا بڑا حادثہ ہے پہلے حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہ العزیز اس دار فانی سے تشریف لے گئے پھر حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ واصل بحق ہوئے اور اب امیر انجمن خدام الدین بھی داغ مفارقت دے کر اپنے اللہ سے جا ملے خود ملت اسلامیہ کو اپنی حفاظت میں رکھ کر کفر و الحاد کے ہر رنگ زرین جال سے محفوظ فرمائیں۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ کے سامعین میں شاید ہی کوئی ایسا ہوگا کہ جس نے کوئی نہ کوئی عملی ہدایت نہ حاصل کی ہو۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

محمد رمضان شوق ناظم دفتر مدرسہ

مولانا محمد رمضان صاحب پنڈ دادنخان

آج بنوں سے میانوالی پہنچا تو اخبار میں حضرت مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کا ہم کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئے ہیں پڑھا۔ بہت صدمہ ہوا۔ حضرت کا ایسے وقت میں ہم سے جدا ہونا جبکہ ان کی سخت ضرورت تھی ایک جانکاہ حادثہ ہے۔ لیکن پروردگار عالم کو یہی منظور تھا۔ بندہ کی دعا ہے کہ پروردگار عالم حضرت کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خانقاہ سراجیہ مجددیہ

لاہور سے ایک ساتھی محمد صادق صاحب کشمیری نے بذریعہ تار حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع دی جس کی تصدیق بعد میں اخبارات نے بھی کر دی۔ ہم سب حاضرین خانقاہ یہ خبر معلوم کر کے سخت صدمہ اور غم سے دوچار ہوئے حضرت مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی مولا کریم قبول فرمائے اور حضرت مغفور کی مغفرت فرما کر مدارج عالیہ فی اعلیٰ علیین نصیب فرمائے آمین۔

یہ چیز اپنی جگہ ناقابل انکار حقیقت ہے کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ اس وقت اسلام کی سپر تھے اور ان کی جامع شخصیت اسلام اور مسلمانوں کی ایک بے بدل اور گرانبہا متاع تھی، جس تندہی، انہماک اور استقلال کے ساتھ اپنی زندگی کے ایک طویل عرصہ میں بلکہ حیات کی اکثر مدت میں اسلام اور مسلمانوں کی ہر جہتی خدمات انجام دی ہیں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ وہ ایک طرف قرآن کریم کے ایک خاص انداز کے مفسر و مترجم تھے تو دوسری طرف سلسلہ عالیہ قادریہ راشدیہ کے شیخ وقت بھی تھے، جہاں مسلمانوں کی دینی و معاشی و سیاسی خدمات انجام دیں وہاں طالبان خدا اور سالکین راہ اجتبا کی رہنمائی بھی فرماتے رہے۔ سیاسی نقطۂ نظر سے ہمیشہ ایک پختہ اور حقانیت پسند جماعت کے ہمنوا اور ہر طرح اس کی مساعی کو مشکور کرنے کی سعی و جہد میں مصروف رہے۔ انہوں نے جو خدمات اسلام اور اہل اسلام کے لئے انجام دیں ان کی فہرست نہایت طویل ہے اور اس لحاظ سے بجا طور پر ان کی وفات اسلام اور اہل اسلام کے لئے داہیہ کبریٰ ہے مولا کریم سب کو اس صدمہ کے برداشت کرنے کا حوصلہ عطا فرمائے۔ نظام العلماء کی صدارت اور آپ کے مخصوص اور قریبی تعلقات کے لحاظ سے فقیر کی نظر میں علاوہ قرابت داروں اور اولاد و احفاد کے آپ بھی خاص طور پر مستحق تعزیت ہیں۔ میری طرف سے حضرت مرحوم کے فرزندان و دیگر اہل خانہ کی خدمت میں بھی مخلصانہ جذبات ہمدردی اور صمیمانہ اظہار تعزیت پیش کر دیں۔ مولا کریم آپ اور ان کے فرزندان میں سے اس کام کو پایۂ تکمیل تک پہونچانے کے لئے ان کے صحیح نائبین و جانشین جو ہر جہت سے مولانائے مرحوم کی رحمۃً واسعۃً و امطر علیہ شآبیب الرحمۃ والغفران نوّر اللہ مرقدہٗ و برّد مضجعہٗ نہ کان علم الھدیٰ و فقنا اللہ وایاکم لما یحب و یرضاہ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

(مولانا مولوی) خان محمد صاحب
خانقاہ سراجیہ مجددیہ

شہر ٹل میں ایصال ثواب

ٹل ۲۵ فروری۔ جوں ہی بذریعہ اخبارات پشاور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خبر موت پہنچی سارے شہر میں صف ماتم بچھ گئی۔ ناخواندہ طبقہ کو مولانا محمد شریف خطیب مسجد اوٗ نے مرحوم کی موت کی خبر سنا دی اسے پہنچائی۔ نماز ظہر کے بعد ایک جم غفیر جس میں مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین، دار العلوم عربیہ ٹل کے مدرسین اور دیگر معززین شہر شامل تھے تین بار ختم قرآن شریف کر کے مرحوم کو ثواب پہنچایا گیا اور خداوند کریم سے مجاہد اعظم مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی اور اس جم غفیر کی جانب سے ایک تعزیتی قرارداد میں مرحوم کے پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور حوصلہ جزیل کی دعا کی گئی۔

(ایک شریک مجلس)

ترنگ تحصیل چارسدہ

حضرت مولانا عبد الحق صاحب کی زبانی معلوم ہوا کہ جناب حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ وفات پا گئے۔ حاضرین کو بہت صدمہ ہوا۔ کیونکہ ایسی ہستی کے جانے سے سارا ملک دینی لحاظ سے ویران ہو جاتا ہے۔ کیونکہ آج سے بعد ایسے حضرات کا ملنا بہت مشکل بلکہ ناممکن ہے اور مولانا عبد الحق صاحب نے مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ اوصاف بیان کئے۔ نماز تراویح کے بعد سب نمازیوں سورہ فاتحہ اور سورۂ اخلاص پڑھ کر مرحوم کے روح مبارک کو ایصال ثواب کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے دربار مبارک میں مرحوم کو اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

نور محمد از ترنگ تحصیل چارسدہ

جامع حنفیہ قادریہ پسرور

۲۴ فروری کو سرتاج الاولیاء امام الاتقیاء مجاہد ملت عالم ثانی کی وفات کی دلسوز خبر پڑھ کر پسرور اور مضافات میں از حد رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ حضرت شیخ کی رحلت کو پورے عالم اسلامی کیلئے ناقابل تلافی خلا تصور کیا گیا۔ اور طلباء جامعہ

علاقہ گنج پشاور شہر

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ مخدومنا و مرشدنا حضرت مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہ کی وفات کی دلگداز خبر سن کر بہت ہی دکھ ہوا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ؛

حقیقت یہ ہے کہ معاصی و ذنوب اور شرک و بدعات کے اس برے دور میں کسی بھی جید عالم اور مجاہد اسلام کا اس جہاں سے کوچ کر جانا ایک ناقابل تلافی نقصان ہے لیکن ایک ایسی شخصیت جو اپنے اعلیٰ علم و عمل زہد و تقویٰ اور بہادری و شجاعت میں منفرد ہو اس کا رحلت فرما جانا یقیناً بصیرت رکھنے والوں کے لئے مدام درد انگیز اور اضطراب آفریں ہوتا ہے ۔

ہم فی الواقع اپنے روحانی باپ کی سرپرستی سے محروم ہو گئے ہیں۔ قرب میں درد شدید کی وہ کیفیات ہیں جن کا اظہار الفاظ سے باہر ہے ۔

مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات سے علمی اور دینی دنیا میں ایک ایسا شگاف پڑا ہے جس کا پُر ہونا شاید ہی ممکن ہو۔ تاہم بدنصیبوں کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ وہ قضائے الٰہی کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ تبارک تعالیٰ ہمارے جید و کامل مرشد کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ ان کے صاحبزادگان و دیگر لواحقین صاحبان کو صبر جمیل عطا فرما کر مخدومنا مغفرلہٗ کی صفات عالیہ سے نوازے خداوند قدوس علماء حق کو بھی صبر و استقامت بخشے۔ اللہ تبارک تعالیٰ آپ کو بھی صبر و استقلال بخشے

فقط والسلام منجانب مریدان مولانا مرحوم

ان حافظ عبدالرشید فاضل دیوبند ان بشیر احمد ان عبد السلام و دیگر مصلیان مسجد نمبر ۱۵ محلہ کشمیری

جنگ آزادی کا باب ختم ہو گیا

اکوڑہ خٹک ۲۵ فروری ۔ دارالعلوم حقانیہ کے متعلقین اور حلقہ میں حضرت شیخ الاسلام رہنمائے شریعت و طریقت مفسر اعظم ، مجاہد و قیود مولانا احمد علی صاحب لاہوری کے سانحۂ ارتحال کی خبر ایک صاعقہ بن کر گری، ہر طرف ان کے غم جدائی سے سکتہ طاری ہو گیا۔ دارالعلوم حقانیہ نے اپنے مشفق اور مخلص ترین سرپرست اور بزرگ کے سانحۂ ارتحال کو ایک عظیم المیہ اور ناقابل تلافی نقصان محسوس کیا گیا۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ جو اس دردناک سانحہ کے غم سے نڈھال تھے درد و سوز میں کہا کہ جنگ آزادی کا صرف آخری مجاہد اور حضرت شیخ الہند کے تیار کردہ جماعت کا آخری بطل جلیل شرک و بدعات کو مٹانے والا مرد مومن ضعیف صدی تک قرآن مجید کے اسرار و حکم پھیلانے والا مفسر قرآن اگم کردہ راہ انسانیت کا رہنمائے شریعت و طریقت کا جامع مولانا احمد علی لاہوری کی وفات سے تمام مسلمان اور علماء اسلام ایک بہت بڑی نعمت عظمیٰ سے محروم ہو گئے ہیں علی الخصوص دارالعلوم حقانیہ اور میں ناچیز اپنے ایک بہترین مخلص و خیر خواہ سرپرست اور بزرگ سے محروم ہو گئے ہیں ۔ دارالعلوم حقانیہ کے اکثر فضلاء ان سے قرآن مجید پڑھنے لاہور جاتے ۔ اور حضرت شیخ مرحوم کی جو والہانہ محبت اور توجہ تھی۔ اس کی وجہ سے تقریباً ہر درس اور مجلس میں دارالعلوم حقانیہ کو دعائیں کرتے اور اظہار محبت کرتے۔ ہم سے دعاؤں اور محبت کا ایک پہاڑ اور خلوص و ایثار کا ایک مجسمہ غائب ہو گیا ہے ، جہاد شریعت و عظ و ارشاد درس و تدریس طریقت و سیاست کی متضاد صفتیں جن بزرگوں میں جمع ہو گئی تھیں اُن کا خاتمہ حضرت لاہوری سے ہو گیا۔ اور آج اس پورے ملک میں ان کا ثانی اور نظیر نہیں ۔ آنکھیں ترستی رہیں گی۔ دل تڑپتے رہیں گے ۔ مگر آنے والی نسلوں کو صرف ان لوگوں کے قصے اور افسانے رہ جائیں گے ۔ ہم مرحوم کے اس عظیم غم میں تمام مسلمانوں اور مرحوم کے صاحب زادوں اور متعلقین اور لاکھوں عقیدتمندوں مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان کے ساتھ شریک ہوں۔ دارالعلوم حقانیہ میں مرحوم کے روح پُر فتوح پر ایصال ثواب کا سلسلہ جاری رہے گا۔

محمد قمر ناظم نشر و اشاعت دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ۔

دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی

پشاور۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء سرحد صاحبزادہ عبدالباری فاضل دیوبند نے اپنی ایک تعزیتی بیان میں مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ امیر نظام العلماء مغربی پاکستان کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا ہے اور حضرت مولانا کی وفات کو مسلمانانِ برصغیر پاک و ہند کے لئے ایک عظیم سانحہ قرار دیا ہے ۔ اس بیان میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ حضرت مولانا ایک معتبر عالم اور تحریک آزادی وطن کے ایک سرگرم مجاہد تھے۔ مرحوم نے جمعیۃ علمائے ہند کے فلیٹ فارم سے کئی بار اسارت فرنگ کے مصائب کو عزم و استقلال کے ساتھ برداشت کئے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ مرحوم و مغفور کے سیرت جلیلہ کو امت مسلمہ بالخصوص علماء امت اپنے لئے قابل تقلید اسوۂ حسنہ بنالیں میں آخر میں حضرت مولانا کے فرزندوں اور ان کے جملہ معتقدین کو اس عظیم سانحہ جانکاہ پر دلی ہمدردی پیش کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ پاک اُن کو فردوس اعلیٰ اور حظیرۃ القدس میں مقام عالی عطا فرما دیں۔ آمین۔ (عبدالمجید)

مدرسہ عربیہ دارالفیوض کندہ کوٹ میں حضرت مولانا احمد علیؒ کی وفات پر تعزیتی جلسہ

۲۵ بیس رمضان ۱۳۸۱ھ صبح کی نماز کے بعد ایک مختصر سا تعزیتی جلسہ مولانا شیخ الطریقت احمد علی صاحب لاہوریؒ کی وفات پر زیر اہتمام مولانا مولوی علی محمد صاحب کاکیپوٹہ صدر مدرس دارالفیوض کندہ کوٹ کے منعقد ہوا۔ حاضرین پر نہایت رنج و الم طاری ہوا۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور مولانا حبیب اللہ صاحب خلف رشید مولانا مرحوم کے ساتھ ہماری پرخلوص ہمدردی ہے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کے پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق فرمائے اور مولانا مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی ہمت عطا کرے

عمرالدین نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کندہ کوٹ

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی میں حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم کے لئے ختم قرآن کریم اور تعزیتی جلسہ۔ ۲۰ رمضان مبارک ۱۳۸۱ / ۲۶ فروری ۱۹۶۲ء بعد نماز ظہر مدرسہ عربیہ اسلامیہ کے طلباء اور عام مسلمانوں نے حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک کے ختمات کئے۔ اس کے بعد ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نے حضرت مرحوم کی چالیس سالہ دینی خدمات جلیلہ پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی ۔

مدرسہ عربیہ اسلامیہ کراچی کا یہ اجلاس حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری مرحوم کے سانحہ ارتحال کو عظیم الشان جانکاہ صدمہ سمجھتا ہے اور حضرت کی چالیس سالہ بے لوث دینی خدمات کو انتہائی قدر کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ اس پرفتن دور میں حضرت کی زندگی مشعل راہ کی حیثیت رکھتی تھی۔ اس نازک دور میں ایسی باخدا ہستی کا اٹھ جانا ناقابل تلافی صدمہ ہے۔ حق تعالیٰ کی بارگاہ رحمت میں مرحوم کے لئے رضوان و مغفرت و علو درجات کی دعا کرتا ہے اور پسماندگان خصوصاً صاحبزادگان کرام کی خدمت میں ہمدردی کا اظہار کرتا ہے اور ان کے لئے صبر جمیل و اجر جزیل کی دعا مانگتا ہے ۔ [illegible] عبدالرزاق

مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن۔ کراچی

وفات حسرت آیات

شیخ التفسیر والحدیث قبلہ عالم حضرت مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی یاد میں آج مؤرخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۲ء بعد از ظہر اور کو ایک جلسہ صدر جامع مسجد قادریہ دونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر میں منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا الحاج والشاہ محمد سعید احمد صاحب مدظلہٗ نے مسلسل بہت دیر تک تقریر فرمائی۔ قبلہ حضرت امام علماء مرحوم کی زندگی پر روشنی ڈالی گئی اور ان کی خدمات جو کہ انہوں نے حکومت برطانیہ کے خلاف انجام دی تھیں بیان ہوئیں اور ان کی خدمات کو بہت وضاحت سے بیان کیا گیا۔ اور قرارداد تعزیت کے ذریعہ اُن کی وفات حسرت آیات کو ملت اسلامیہ کا المیہ قرار دیا گیا کہ مسلمانان صدر جامع مسجد قادریہ دونگہ بونگہ کا یہ اجتماع عام قبلہ حضرت لاہوریؒ کے حادثہ ارتحال کو دنیائے اسلام کے لئے ایک سانحہ عظیم قرار دیتا ہے۔ قبلہ حضرت لاہوری مرحوم کی وفات حسرت آیات سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو جو نقصان پہنچا ہے وہ ناقابل تلافی ہے ۔ حق تعالیٰ سے ہم سب حاضرین کی منجانب خلوص قلب دعا ہے کہ وہ قبلہ حضرت لاہوری مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں مقام عالی عطا فرما دیں اور ان کے متوسلین معتقدین نیز حضرت کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کی گئی اور دعا کی گئی کہ خداوند قدوس قبلہ حضرت لاہور مرحوم کے فرزندوں کو صحیح سچا مخلص اور مجسمۂ ایثار و قربانی جانشین بنائے تاکہ دنیائے اسلام کا یہ مرکزی منبع فیض اپنی مرکزیت قائم رکھ سکے۔ اس کے بعد قبلہ حضرت مولانا الحاج الشاہ محمد سعید احمد صاحب مدظلہ العالی خلیفہ مجاز قطب الاقطاب قبلہ عالم حضرت اقدس رائے پوری دامت فیوضہم العالیہ کے حکم سے ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی شروع کی۔ علاقہ بھر کے تمام معتقدین اور متوسلین جو کہ غول کے غول لاہوری رحمت اللہ علیہ کی تعزیت کے لئے جلسہ تعزیت میں شریک تھے۔ سب تلاوت قرآن مجید میں مصروف ہو گئے۔ تقریباً بیس قرآن مجید پڑھے گئے اور جو ان پڑھ لوگ تھے انہوں نے سورۃ اخلاص بہت کثرت سے پڑھی پھر اس تلاوت کا ثواب حضرت لاہوری کی روح پر فتوح کو بھیجا گیا۔ اور دعائے مغفرت کی گئی۔ فقط

خادم الطلباء محمد شبیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ صدر عیدگاہ دونگہ بونگہ ضلع بہاولنگر ۔

کھوئی برمول مسجد برمیاں گان

کھوئی برمول۔ ۲۷ فروری ۱۹۶۲ء ۱۰ بجے بعد از نماز تراویح مسجد برمیاں گان کھوئی برمول میں جلسۂ تعزیت مولانا احمد علی صاحب مرحوم

شیخ التفسیر و امیر نظام العلماء مغربی پاکستان ایک مختصر سی مجلس منعقد کی گئی۔ جس میں اول دارالعلوم صدر اساتذہ مولوی محمد امین گل شیخ الحدیث نے ایک درد انگیز تقریر کے ضمن میں مولانا کے وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے موصوف کی مختصر حالات زندگی بیان کی اور موصوف کی زاہدانہ زندگی کو سراہا۔ اور بعد میں دعا کی کہ اللہ کریم موصوف کو اپنے قرب و جوار میں جگہ دے اور پسماندگان کو اجر جزیل اور صبر جمیل سے نوازے۔ آمین

حیدر آباد میں ایصال ثواب۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ صاحب لاہوری کے انتقال پر ملال کی خبر پورے حیدر آباد میں انتہائی رنج و ملال سے سنی گئی۔ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۶۲ء کی رات کو تراویح کے بعد انجمن ریاض القرآن اسلامی چوک حیدر آباد کے طلباء اور ممبران نے ایک تعزیتی جلسہ زیر سرپرستی بانی انجمن جناب مولوی عبدالمتین صاحب منعقد کیا۔ جس میں محلہ کے لوگ بھی شامل تھے۔ طلباء نے حضرت مولانا احمد علیؒ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زندگی پر روشنی ڈالتے ہوئے تقریریں کیں۔ اور بعد میں مولوی عبدالمتین صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیا میں عالم تو بہت ہیں لیکن پیر و مرشد حضرت مولانا احمد علی صاحبؒ جیسے عالم ماہر ہم کو صدیوں تک نہیں مل سکتا۔ آخر میں آپ نے فرمایا کہ جتنا ہو سکے کل عصر کی نماز تک شیخ التفسیر کے لئے قرآن مجید پڑھتے رہیں۔ اور جلسہ برخاست ہوا چنانچہ ۲۶ فروری ۱۹۶۲ء کو فجر کی نماز سے لے کر عصر کی نماز تک تین چار مرتبہ قرآن مجید ختم کیا گیا۔ عصر کے نماز کے بعد مولوی صاحب موصوف نے ختم قرآن کا ثواب جناب شیخ التفسیر کی روح کو ایصال کیا۔ اور دعا کی کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحبؒ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرما دیں۔ اور حضرت کے جملہ متعلقین بالخصوص جناب مولانا عبداللہ انور صاحب اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دیں۔ اور ہم سب کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرما دیں۔ آمین۔ تمام اراکین انجمن ریاض القرآن کی طرف سے یہ تعزیتی پیغام حضرت صاحب کے صاحبزادوں کو دیا جاتا ہے۔

محمد یوسف (مبین) ناظم انجمن ریاض القرآن اسلامی چوک حیدر آباد

مسجد سبزی مارکیٹ میں دعاء مغفرت

سکھر مورخہ ۱۸ رمضان المبارک بروز ہفتہ بوقت شب حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر انجمن خدام الدین کی خبر وفات پر ملال جیسے ہی مسجد سبزی مارکیٹ کے نمازیوں نے سنی۔ غم و الم کی گھٹا چھا گئی ہر دل غمگین و مضطرب ہو گیا۔ ایک مرید تو زار و قطار رو رہا تھا۔

ختم تراویح پر نماز وتر سے پہلے احقر نے مجمع عظیم کے سامنے مختصراً حضرت مولانا کی وفات کا ذکر کیا۔ اور مولانا مرحوم کی دینی و ملی خدمات کا ذکر کیا۔ اور بتلایا کہ حضرت مولانا کی وفات پورے عالم اسلام کے لئے سانحہ عظیم ہے۔ پوری ملت اسلامیہ آپ کے غم میں سوگوار ہے۔ حضرت مولانا نے رسالہ خدام الدین اور دوسرے رسائل کے ذریعہ نیز اپنے فیوضات باطنی علوم آخرت کے ذریعہ طالبان حق کی عظیم الشان خدمت کی ہے۔ اسلام کا یہ بطل جلیل، مفسر القرآن آج ہم سے جدا ہو گیا۔ لیکن اس کے علمی، عملی کارناموں کی یاد ہمیشہ تازہ رہے گی۔ بعد میں تین دفعہ سورہ اخلاص اور سورہ فاتحہ پڑھ کر حضرتؒ کی روح مبارک کے لئے ایصال ثواب کیا گیا اور حضرت باری تعالیٰ کی جناب میں سب نے دعا مانگی کہ جوار رحمت میں اللہ تعالیٰ جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل بخشے آمین۔

احقر محمد عبیداللہ جامی سکھر سفید مسجد

طریب آباد اور شہر کی متعدد مساجد میں دعائے مغفرت کی گئی۔

دارالعلوم صدیقیہ شہیدان ضلع پشاور

مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ کے سانحہ ارتحال سے دارالعلوم صدیقیہ شہیدان ضلع پشاور کے اراکین و متعلقین میں بے پناہ غم کی لہر دوڑ گئی۔ مولانا رحمہ اللہ کا بے وقت وصال دنیائے اسلام کے لئے ایک صدمہ جانکاہ ہے۔ دنیائے اسلام ایک مخلص کارکن، بے لوث خادم، سچے خیرخواہ، سربکف مجاہد، بیباک اور نڈر نقاد، بے سہاروں کے ملجا، دلوں کے مرجع، استاذ العلماء، ماوائے طلبہ، مفسر قرآن، زندہ دل مبلغ، مجسمۂ ایثار، اخلاق حمیدہ کے پیکر، شریعت اور طریقت کے سالک، روحانی معالج، نا محتاج تعارف بین الاقوامی شخصیت۔ نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے صحیح جانشین سے محروم ہو گئی ہے۔ دارالعلوم نظام العلماء کی سرپرستی میں چل رہا ہے اور اس کے تمام اراکین مولانا کے متوسلین اور شاگرد ہیں۔ اس لئے اپنے آپ کو دوہرے یتیم محسوس کرتے ہوئے خداوند عالم کی دربار میں دست بدعا ہیں کہ وہ مولانا مرحوم کو علیین میں جگہ دے کر اپنی بے شمار نعمتوں سے انہیں نوازے اور ہمیں بھی ان کے توسل سے مستفیض فرما دیں۔ مولانا مرحوم کے پسماندگان حضرات کے غم میں ہم برابر کے شریک ہیں۔ خداوند کریم ان کو صبر جمیل عطا فرما دے۔

ناظم دارالعلوم صدیقیہ شہیدان ضلع پشاور

مسجد فاروقیہ دینانگر روڈ گوجرانوالہ

ہم اراکین انتظامیہ کمیٹی مسجد فاروقیہ دیناگر روڈ گوجرانوالہ حضرت اقدس کی وفات پر اپنے گہرے صدمہ و غم کا اظہار کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ میں دعا کرتے ہیں کہ خداوند کریم حضرت مفسر قرآن مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اپنے جوار رحمت میں مقام اعلیٰ عطا فرماتے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین ثم آمین۔ احقر العباد محمد اسماعیل اختر، ناظم تبلیغی ادارہ اشاعت اسلام خادم انتظامیہ کمیٹی مسجد فاروقیہ گوجرانوالہ شہر۔

مدرسہ عربیہ مظہر العلوم کھڈہ

۲۵ فروری۔ بروز اتوار بعد نماز ظہر حضرت علامہ احمد علی محدث لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کے ایصال ثواب کے لئے مدرسہ مذکور کے اساتذہ، طلباء اور جماعت کھڈہ و ولو آباد کا ایک بڑا اجتماع ہوا جس میں قرآن خوانی ہوئی۔ بعد مولانا حافظ خان محمد صاحب استاد مدرسہ نے حضرت مولانا مرحوم کی دینی خدمات ان کے علو درجات، عملی زندگی اور علم و فضل پر روشنی ڈالی اور قحط الرجال کے دور میں حضرت مولانا جیسی عظیم شخصیت کی وفات سے جو ناقابل تلافی نقصان ہوا ہے۔ اس پر اظہار افسوس کیا اور حضرت کے پسماندگان سے ہمدردی کا ریزولیوشن پاس کیا گیا۔ آخر میں دعائے مغفرت پر یہ مجلس برخاست ہوئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کو اعلیٰ علیین میں مقام عنایت کرے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

مدرسہ مظہر العلوم کے قرآن کلاس اور گرلس اسکول حضرت مولانا کی تعزیت میں بند رہے

عبدالصمد مظہری کھڈہ۔ کراچی ۲

جمعیت العلماء مغل آباد

اخبارات میں حضرت لاہوری رحمہ اللہ کی وفات حسرت آیات کا پڑھ کر دل کو سخت صدمہ ہوا۔ علمائے اسلام اور پاکستان کے لئے خصوصی طور پر اس قدر گرانمایہ ہستی کا وصال ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔ چونکہ صاحبزادگان سے متعارف نہیں ہوں اس لئے آپ میری طرف سے عذر خواہی فرما لیں اور دعائے مغفرت فرما دیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ کا نعم البدل عطا فرما دیں۔ فی الواقع حضرت کی شخصیت ملک اور قوم کے لئے نعمت حقیقی تھی لیکن کارساز حقیقی کے سامنے کون دم مار سکتا ہے۔

شیخ عبدالمجید سالق صدر جمعیت العلماء

کوہاٹ چھاؤنی

جنگ اخبار راولپنڈی میں یہ خبر پڑھ کر سکتہ طاری ہو گیا کہ حضرت مولانا احمد علی صاحب اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون ط

آہ! آج ہم بالکل بے دست و پا ہو گئے۔ آج ہم اس معصوم بچے کی طرح ہو گئے جو ماں کی جدائی میں بلبلاتا ہے۔ آج ہم زندہ درگور ہیں۔ ہم پر پہلے ہی مصائب کے پہاڑ ٹوٹے ہوئے تھے۔ دل داغ داغ ہیں آنکھیں خونبار ہیں۔ عقل معطل ہے۔

اے مہمان کریم۔ اے جان والی ہستی۔ ہم کو بھی بتا کر جائیں ہم کدھر جائیں۔ کیونکہ آپ کے بعد ہماری حالت یہ ہو گئی ہے

جانے سے تیرے اے جان جہاں جینے کو سہارے ٹوٹ گئے

آپ کی رحلت سے دنیائے اسلام میں ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جو کسی صورت میں بھی پورا نہیں ہو سکتا۔ آپ کی موت دنیائے اسلام کی موت ہے۔ آخر میں دعا ہے کہ مولانا کو اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔

غم کا مارا، محمد عبدالرؤف کوہاٹ کینٹ

بدل اشتراک

سالانہ ـــــــ چھ روپے

ششماہی ـــــــ ۳ روپے ۵۰ پیسے

متفرقات

اعلان داخلہ

مدرسہ عربیہ سراج المدارس گنجال (قائد آباد) جو کہ عرصہ چار سال سے اسلامی علوم و فنون کی اشاعت میں بسر پرستی جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودہا معروف کار ہے، مدرسہ ہذا کا داخلہ امسال شوال ۸۱ھ سے ۲۰ شوال ۸۱ھ تک کھلا رہے گا۔ طلبہ کی جملہ ضروریات مثلاً دو وقتہ کھانا چارپائی مکان کتب تیل صابن حجامت وغیرہ کا مدرسہ کفیل ہوگا ضرورت مند اصحاب جلدی داخلہ لیں

عبدالسمیع ناظم مدرسہ عربیہ سراج المدارس گنجال (قائد آباد) تحصیل خوشاب ضلع سرگودہا۔

طلباء علوم عربیہ علم حدیث کیلئے خوشخبری

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی عرصہ آٹھ سال سے دینی خدمات سر انجام دے رہا ہے مدرسہ ہذا اکابر و عوام کی نگاہوں میں ایک مثالی درسگاہ ہے جس میں اس سے قبل قرآن مجید حفظ و ناظرہ سے لے کر مشکوٰۃ، جلالین شریف تک تعلیم کا انتظام تھا۔ اس سال جمیع طلباء علم دین کو خوشخبری سنائی جاتی ہے کہ مدرسہ ہذا نے جناب سابق شیخ الحدیث و صدر مدرس مدرسہ مظہر العلوم التسلطانی حضرت مولٰنا محمد امین صاحب مدظلہ کی خدمات حاصل کر لی ہیں۔ اراکین دارالعلوم نے درس نظامی کے انتظام و ترقی کے لئے ابھی سے کوشش شروع کر دی ہے۔ انشاء اللہ اس سال دورۂ حدیث ہوگا۔ طلباء کرام کی خدمت میں گذارش ہے کہ اوّل فرصت میں داخل ہونے کی کوشش کریں۔ داخلہ دس ماہ شوال کو شروع ہوگا۔

مخیر حضرات سے اپیل

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ اپنے کرم فرماؤں سے اپیل کرتا ہے کہ مشتاقان علم حدیث کے لئے کتب حدیث کی بہت کمی ہے۔ جو حضرات اپنے لئے ذخیرہ آخرت بنانا چاہتے ہیں وہ بیش از بیش امداد فرما کر دارالعلوم کی اس کتابی ضرورت کو پورا کریں۔

فضل حق ناظم نشر و اشاعت
دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی

مولانا عبدالحی صاحب عابد

پیر محل: ضلع لائل پور کی مشہور و معروف دینی تعلیمی و تبلیغی درسگاہ جامعہ عثمانیہ کے صدر مدرس حضرت مولانا عبدالحی صاحب عابد کراچی و حیدر آباد کے دورہ سے آج ۱۹ رمضان تشریف لا چکے ہیں۔ احباب مطلع رہیں۔ مولانا عابد صاحب نے لیاقت کالونی حیدر آباد اور دیگر کئی مقام پر توحید و سنت اور ختم نبوت کے موضوع پر بے نظیر تقریریں کیں۔ رمضان کے بعد راولپنڈی اور ہزارہ ایبٹ آباد کا دورہ کریں گے۔ محمد صدیق ربانی مہتمم جامعہ عثمانیہ پیر محل

ناظم اعلیٰ نظام العلماء حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب کی چار ماہ نظر بندی سے رہائی

قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء ضلع ڈیرہ اسماعیل خان عائلی قوانین کے سلسلہ میں چار ماہ کی نظر بندی پوری کر کے کل ۲۱ فروری ۱۹۶۲ء کو غیر مشروط طور پر رہا کر دئے گئے ہیں۔ ڈی سی صاحب کے بنگلہ پر ضلع کے علماء کرام اور دیگر احباب نے آپ کا خیر مقدم کیا۔ پانچ بجے عصر کو آپ کلاچی پہنچے۔ فون کے ذریعے پہلے اطلاع ہو گئی تھی۔ چنانچہ ہزاروں مخلصین نے آپ کا پرجوش استقبال کیا۔ علاقہ کے عادت کے مطابق لوگوں نے اظہار خوشی کے طور پر ہوائی فائر کئے اور گھوڑے چھوڑے۔ استقبال کرنے والوں میں بوڑھی عورتیں بھی دعائیں کرتے ہوئے شامل تھیں اور انہوں نے شیرینی اور پیسے آپ پر نچھاور کئے۔ شہر اور علاقہ کے مسلمانوں کا مبارک باد کے لئے تانتا بندھا ہوا ہے اور جتھے کے جتھے آرہے ہیں۔

طالبانِ حق کیلئے سرمۂ بصیرت

—— از مدیر ترجمانِ اسلام ——

ملک میں چند آدمی ایسے بھی ہیں جو مدیر ترجمان اسلام کو خطوط کے ذریعہ غلام خانی پارٹی کے حیات النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مسئلہ کے متعلق "نصیحت" لکھتے رہتے ہیں۔ حالات و واقعات سے ناواقف ہوتے ہیں اس لئے ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ آج کے ... مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی کھلی چٹھی گجراتی شاہ صاحب کے نام درج ہے۔ آپ ... پڑھ کر سمجھ لیا ہوگا کہ گجراتی شاہ صاحب کس طرح اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد علیحدہ بنانے ... کو چیلنج کرتے اور تمام اکابر کو غلط کار ثابت کرنے پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ انہی نے سب سے پہلے ملتان کے خیر المدارس کے جلسہ میں حیات النبی کے مسلّمہ مسئلہ کے ... سال پہلے تقریر کر کے کشمکش کا دروازہ کھولا۔ پھر تین سال تک حسب بیان ... راولپنڈی للکارتے رہے اور اب اس للکارنے پر ۵ سال گزر گئے ہیں۔ دوست ... مسئلہ کی ابتدا بھی وہ کریں مناظروں کے لئے للکارتے پھریں بھی وہ۔ اور ناواقف ... ہم کو دیں کہ اس مشورہ ہم کو دیں کہ اس مسئلہ کو نہ چھیڑو۔ چھیڑنے کا سوال ہی نہیں مسئلہ تو ... برکت سے پہاڑوں کی چوٹیوں تک جا پہنچا ہے اب تو سب پر اکابر علماء دیوبند کا مسلک ... یہ چند آدمی ہیں جو حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں قدس سرہ کا نام بیچتے اور غلط ... کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ بھی ان سے متفق نہیں ہیں۔ اب علماء دیوبند نے اس غلط فہمی کو دور ... کہ ان کا مسلک اور ہمارا ایک ہے۔

بقیہ صفحہ اوّل

اس شاغبہ کا جواب مل سکتا ہے کہ احادیث باہم متضاد اور مخالف ہیں۔

فقہ حنفی کو روایت کے ساتھ موثق اور مدلل کرنے کے لئے بھی علماء احناف نے بہترین خدمات انجام دی ہیں۔ جن میں احیاء العلوم غزالی کے شارح صاحب تخریج امام ہمام حبیب نسیب السید محمد مرتضیٰ حسینی شہید ۱۲۱۵ھ کی کتاب عقود الجواہر المنیفہ اس قابل ہے کہ اس کا ایک ایک حرف آب زر سے لکھا جائے۔ محدث عصر محمد بن علی نیموی ۱۳۲۲ھ کی کتاب آثار السنن بھی اسی موضوع پر مفید کتاب ہے حکیم الامۃ تھانوی قدس سرہ العزیز نے اعلاء السنن کے عنوان سے ایک مفید مجموعہ مرتب فرمایا ہے۔

دینی مدارس عموماً اور وفاق المدارس سے منسلک مدارس سے خصوصاً عرض ہے کہ وہ اگر اپنے ...

... الآثار بلا غلطی ہوئی کو داخل فرمالیں تو ... انشاء اللہ مفید نتائج پیدا ہوں گے

واللہ الموفق

محمد زاہد - حال ...

العلماء ورثة الانبیاء

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۸ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۰ اگست ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۳۲

لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان کنونشن

مجلس عامہ اور مجلس شوریٰ کے اندر دو صد علماء کرام کا اہم اجتماع نہایت اہم فیصلے

پابندیاں اٹھنے کے بعد قائم مقام امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ نے تمام ملک کے اندر جمعیۃ علماء اسلام کی شاخوں کو بحال کرنے کا اعلان فرما دیا اور ساتھ ہی ۴ر اگست ۱۹۶۲ء کو لاہور میں تمام ملک کے نمائندوں کا اجتماع طلب فرمایا چنانچہ ملک بھر میں ایک نئی زندگی پیدا ہوگئی تمام دیندار مسلمان اور علماء اسلام خدمت دین کے جذبے سے سرشار ہو کر میدان میں نکل آئے تمام ملک میں ضلعی اور قصباتی جمعیتوں کے اجلاس ہوئے ۔ دفاتر قائم کئے ۔ انصار الاسلام کے رضا کار بھرتی ہونے شروع ہوگئے غرضیکہ دینی خدمات کے ذوق و شوق میں ۴ر اگست کو ملک کے اطراف و اکناف سے علماء کرام اور کارکنوں نے آکر جمعیۃ علماء اسلام کنونشن میں شرکت کی ۔

کراچی ۔ سندھ ۔ سرحد ۔ بلوچستان ۔ بہاولپور ۔ جنوبی پنجاب اور شمالی پنجاب کے دو صد جلیل القدر علماء دین اور ارکان جمعیۃ نے شرکت فرمائی ۔

اجلاس ۸½ بجے خدام الدین کی عمارت واقع شیرانوالہ لاہور میں زیر صدارت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی شروع ہوا ۔ حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب مہتمم مدرسہ عثمانیہ ورکشاپی محلہ راولپنڈی نے تلاوت قرآن سے جلسہ کا آغاز کیا ۔ پھر صدر محترم نے رقت انگیز لہجے میں اکابر امت کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے ملک و ملت کے نقصان عظیم پر اظہار تاسف کیا ۔ آپ نے حضرت امیر شریعت بخاری رحمۃ اللہ علیہ ۔ حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا بالیجی شریف ۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحب خیر پور ٹامیوالی جناب میر جند وڈا شاہ ضلع ڈیرہ غازی خاں ۔ مولانا فضل احمد صاحب تھٹہ کراچی اور مولانا قاضی نور محمد صاحب کی وفات کا ذکر کرتے ہوئے حاضرین کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرمائی حاضرین پر رقت طاری ہوئی ۔ ان بزرگان دین کے لئے دعا کی گئی ۔

مولانا حضرت غلام غوث کی تقریر

اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے علماء کرام کی مختصر تاریخ اور ان کی قربانیاں بیان کرتے ہوئے مارشل لاء کے چار سالہ زمانہ اور اس سے قبل و بعد کے حالات پر تبصرہ کیا ۔

نظام العلماء اور جمعیۃ علماء اسلام کے سنہری کارنامے بیان کرنے کے بعد انتخاب کی دعوت دی چنانچہ ایجنڈے کے مطابق انتخابات شروع ہوئے بڑی بحث تمحیص کے بعد مندرجہ ذیل انتخابات عمل میں آئے ۔

امیر جمعیۃ العلماء اسلام مغربی پاکستان : حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی

نائب امیر (۱) حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نیو ٹاؤن ۔ کراچی ۔

" (۲) حضرت مولانا عبیداللہ صاحب فرزند حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ناظم اعلیٰ : حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

خازن : ۔ حضرت مولانا محمد اکرم صاحب آف سلطان فونڈری ۔ لاہور

دو ناظموں کے انتخاب کا اختیار ناظم اعلیٰ کو ، اور سالار اعظم کا نیز مجلس شوریٰ کے ۲۰ مزید ارکان کی نامزدگی کا اختیار حضرت امیر جمعیت کو دیا گیا ۔

انتخابات کے بعد ملکی حالات پر غور کیا گیا ۔ مختلف مسائل اور واقعات زیر بحث آئے جن کے نتیجہ میں نہایت اہم تجاویز پاس ہوئیں ۔

اجلاس کی خصوصیت

یہ اجلاس مختلف خصوصیتوں کا حامل رہا ۔ ایک تو اس میں تقریباً دو صد نمایندگان مغربی پاکستان نے شرکت کی اور دوسرے اجلۂ علماء دین اور کارکنان جمعیۃ علماء اسلام نے خدمت دین اور تنظیمی کام کے لئے بڑے جذبے اور ولولے سے تجدید عہد کیا ۔ (باقی صفحہ پر)

تحریک ختم نبوت اور راندہ درگاہ پاکستان سکندر مرزا!

روزنامہ جنگ راولپنڈی مورخہ ۱۹ ۔۲ ۔ ۶۲ میں سکندر مرزا (حال مقیم لندن) کا بیان شائع ہوا ۔ وہ سردار بہادر خان کے اس بیان کی کہ "ناظم الدین کی کابینہ کے برطرف کئے جانے کے بعد سے لے کر ۱۹۵۸ء کے مارشل لاء قائم ہونے تک پاکستان کے داخلی معاملات میں سازشی طور پر امریکہ کا ہاتھ رہا ہے" تردید کر رہا تھا ۔ سردار بہادر خاں نے اپنے بیان میں ۱۹۵۳ء کے مارشل لاء کے متعلق ایک لفظ تک نہیں کہا مگر اس کے باوجود سکندر مرزا نے اسلام دشمنی اور انگریز نوازی کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے مذکورہ بیان میں کہا کہ "ندوی کی ایک صبح کو کابینہ کے اجلاس کے دوران لاہور سے ایک ٹرنک کال موصول ہوئی تھی ۔ جس میں وزیر اعظم (ناظم الدین) سے کہا گیا تھا کہ اگر انہوں نے مجلس عمل کا الٹی میٹم قبول نہ کیا تو لاہور کو جلا کر راکھ کر دیا جائے گا ۔ میں نے (سکندر مرزا نے) اس وقت وزیر اعظم سے ٹیلیفون بند کرنے کو کہا اور خود اٹھ کر ملٹری سگنلز پہنچا اور جنرل اعظم کو ٹیلیفون کیا اور ان کو لاہور کا انتظام سنبھالنے کے لئے مارشل لا لگانے کا اختیار دے دیا ۔"

اس وقت سردار بہادر خان کابینہ میں ایک وزیر تھے اور سکندر مرزا وزارت دفاع کا سکریٹری تھا ۔ سکندر مرزا کے اس بیان پر غور کرنے سے مندرجہ ذیل باتیں اخذ ہوتی ہیں ۔

(۱) اس دور کے وزیر اعظم ناظم الدین خاں ختم نبوت کے پروانوں کے مطالبات کے لئے تیار ہو گئے تھے ۔ مگر سابق گورنر جنرل غلام محمد نے انگریزوں کے پٹھو اور اسلام کے خاص دشمن سکندر مرزا کو حکومت کا کرتا دھرتا بنا دیا تھا ۔ تاکہ انگریزوں کے خود کاشتہ پودے کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے ورنہ ایک سیکرٹری کی کیا حیثیت ہے کہ وزیر اعظم کو ٹیلیفون بند کرنے کا حکم دیتا ہے ۔

(۲) ناظم الدین کو جو ٹیلیفون کی گئی تھی یہ خاص سکندر مرزا غلام محمد اور ظفر اللہ خاں کی سوچی سمجھی سکیم تھی ۔ تاکہ اس بہانے سے مارشل لاء لگا کر ختم نبوت کے پروانوں کو کچل دیا جائے ۔ ورنہ فوری طور پر ٹیلیفون بند کرانے کی کیا مطلب تھا ۔

(۳) اب تک تو ہم یہ سمجھتے رہے کہ پنجاب میں ختم نبوت کی تحریک کو نقصان پہنچانے کی غرض سے جو شدید فسادات ہوئے اس کا سبب مرزائی تھے ۔ مگر ٹیلیفون والی سازش سے معلوم ہوتا ہے کہ شرارتوں میں قادیانیوں کے ساتھ سکندر مرزا اور غلام محمد کا بھی ہاتھ تھا ۔

(۴) افسوس کی بات یہ ہے کہ ناظم الدین اور اس کی کابینہ کے افراد جس میں سردار بہادر خاں بھی موجود تھے سب کچھ دیکھتے اور جانتے ہوئے بھی خاموش تھے ۔ تاکہ اقتدار کی کرسی ہاتھ سے نہ جائے ۔ بدقسمتی سے انہوں نے انگریزوں کو اقتدار دہندہ سمجھ رکھا تھا ۔ ورنہ کیا ضرورت تھی کہ قوم کے جائز مطالبات ماننے کی بجائے خون کی ندیاں بہائی گئیں ۔ ان وزراء کی خاموشی سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض محض اقتدار کے بھوکے تھے ۔ ان کے دلوں میں ذرہ بھر بھی قومی اور مذہبی ہمدردی نہ تھی اور بعض ظفر اللہ خاں اور اس کے پشت پناہوں کے سامنے اپنے کو مجبور سمجھ رہے تھے جیسے سردار عبدالرب خاں نشتر ۔ یہی وجہ ہے کہ مرحوم نشتر صاحب نے ظفر اللہ خاں کو جہانگیر پارک کے قادیانی جلسہ میں جانے سے روکا مگر وہ نہ رکا جو تمام فسادات کا اصل محرک تھا ۔ بہر حال ان وزراء میں سے کچھ تو اب نااہل قرار دیئے جا چکے ہیں اور کچھ اب بھی (جس میں سردار بہادر خاں بھی ہیں) قوم اور مذہب سے اپنی ہمدردیاں جتا رہے ہیں ۔

(۵) ناظم الدین اور اس کی کابینہ کی بے بسی کو دیکھ کر یہ اندازہ لگانا بھی مشکل نہیں کہ پاکستان میں سکندر مرزا اور غلام محمد کے ذریعہ برطانیہ اور امریکہ کی حکومت تھی ۔ جبھی تو خون کی ندیاں بہائی جانے کے بعد امریکہ میں پاکستان کے سفیر محمد علی بوگرہ کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا ۔ تاکہ پاکستان میں اقتدار کی کرسی پر غلام محمد، سکندر مرزا اور ظفر اللہ خاں کے ساتھ امریکہ کے ایک اور پٹھو کا اضافہ ہو جائے اور پاکستان کی حکومت مکمل طور پر امریکہ کی آغوش میں چلی جائے ۔ افسوس کا مقام ہے کہ اتنی بڑی خون کی ہولی کھیلنے کے بعد بھی محمد علی بوگرہ نے ظفر اللہ خاں کو اپنی کابینہ میں بھی پاکستان کے وزیر خارجہ کے طور پر بحال کر دیا ۔ اور اب بھی ایسے مشکوک افراد قانونی زد سے باہر بلکہ ملک کی ذمہ داریوں پر فائز ہیں ۔ حیرانی کی بات ہے کہ یہ سب کچھ کیوں ہو رہا ہے ۔

غلام محمد تو اب اس دنیا میں موجود نہیں مگر سکندر مرزا اب بھی پاکستانیوں کی دولت پر اپنے آقاؤں کے وطن برطانیہ میں ذلت کی زندگی گزار رہا ہے ۔ چاہیے تو یہ تھا کہ دوسرے نااہل سیاستدانوں کے ساتھ اس پر بھی مقدمہ چلانے کے بعد سخت سے سخت سزا دی جاکر ختم نبوت کے پروانوں کے خون کا بدلہ لیا جاتا ۔ مگر ایسا نہ ہوا ۔ اور قدرت ہی نے سزا دی ۔ جس کا ذکر پہلے کیا جا چکا ہے ۔ ان حالات میں فوج ملک کا نظم و نسق نہ سنبھالتی اور مرزا جیسے آدمی کو لات رسید نہ کرتی تو کیا کرتی ۔

خادم تحفظ ختم نبوت نصر اللہ جان
اعوان ۔ علاقہ ہشت نگری ۔ پشاور

اسلامی مشاورتی کونسل اور حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی!

ہر زمانہ میں ہر ملک و ملت کے عقلاء اس امر پر متفق ہیں کہ ہر معاملہ میں اس کے ماہرین ہی کا قول معتبر مانا گیا ہے حتیٰ کہ فرعون نے بھی دعوائے خدائی کے باوجود موسیٰ علیہ السلام کو ایک جادوگر قرار دے کر ان کے مقابلہ کے لئے اپنے ملک کے جادوگروں کو جمع کیا تھا ۔ لیکن ہمارے ملک میں آج اسلامی کونسل کے مشیر کار کا اعلان ہوتا ہے کہ وہ ملکی قانون کے اسلامی یا غیر اسلامی ہونے کا فیصلہ صادر کریں گے ۔

لیکن انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ان مشیر کار میں ایک علامہ کفایت حسین کے علاوہ جو کہ ایک خاص فرقہ کی نمائندگی کرتے ہیں کوئی بھی رکن اسلامی قانون کا ماہر تو کیا اسلامی قانون سے معمولی فنی مہارت بھی نہیں رکھتا ۔

کسی قانون کا ماہر یا غیر ماہر ہونا یہ کوئی ایسی ڈگری نہیں ہے کہ حکومت جسے چاہے ماہر قرار دیدے ۔ خود منتخب شدہ ارکان کو بھی اپنے ماہرین قانون اسلام ہونے کا دعوےٰ نہیں ہے ۔ پھر نا معلوم کون لوگ ہیں جو صدر موصوف کو اس قسم کا مشورہ دے کر انہیں بدنام کرنا چاہتے ہیں ۔ اور ایک غیر اسلامی قانون کو اسلام کے نام پر ٹھونسنا چاہتے ہیں نہ انہیں دنیا کی شرم ہے نہ آخرت کا خوف ہے

ان حالات میں صدر موصوف کا فرض ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں ماہرین قانون اسلامی کی برتری کو تسلیم کریں ورنہ یہ تمام کام غیر مفید اور غیر مؤثر ثابت ہوگا ۔ وقت اور مال کی اضاعت الگ ہوگی اور اس کے نتائج عائلی قوانین سے کم نہ ہوں گے ۔

(محمد نعیم لدھیانوی ۔ خطیب لائل پور ۔ حجاج کالونی)

مجلس تحفظ ختم نبوت کا امتحاب

گوجرانوالہ ۲۹ ر جولائی کی شب کو یہاں دفتر ختم نبوت میں احباب کا اجتماع منعقد ہوا جس میں مجلس کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے فوری طور پر حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ہے ۔

صدر حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب
ناظم جناب حافظ محمد صاحب

صدر نے جماعت کے ناظم کو حکم دیا کہ مرکز سے فوراً قرطاس رکنیت وغیرہ منگوائیں تاکہ ممبر سازی کا کام جلد شروع کر دیا جائے یاد رہے کہ مجلس حسب دستور الیکشنی کام سے الگ تھلگ رہ کر صرف خدمت اسلام کا کام کرے گی ۔ (ناظم دفتر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۰ راگست ۱۹۶۲ء

عالم اسلام

الجزائر تقریباً ایک ماہ سے عالم اسلام کے بارہ میں دل خوش کن خبریں آرہی ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت و نصرت سے مسلمانوں کو نوازا ۔ اس وقت مسلم ممالک مختلف طریقوں سے پریشان اور اپنے مقامی مشکلات میں مبتلا تھے سب سے بڑھ کر جو پریشانی تھی وہ الجزائر کی وجہ سے تھی وہاں نہتے مسلمان روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں جہاد آزادی میں شہید ہوتے اور اس کھیل میں آٹھ سال کے اندر ۸ لاکھ مسلمان کام آچکے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ گھٹاٹوپ اندھیروں میں روشنی کی کرن نظر آئی اور الجزائر میں جنگ بندی کا معاہدہ ہوگیا اب وہاں آزادی کا سورج طلوع اور ظلمت کو پوری شکست ہوچکی ہے مگر چند دن تک آفتاب آزادی کو گرہن لگ چکا تھا یعنی الجزائر کے وزیر اعظم اور نائب وزیر اعظم میں اختلاف کی وجہ سے خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو چلا تھا ۔ مگر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں ہوسکتا کہ اس نے ان کو حوصلہ عطا فرمایا اور ہوتے ہوتے ان میں بغیر کسی خونریز لڑائی کے صلح ہوگئی ۔ اب الجزائری بحران کے ختم ہوجانے کی خوشخبری آچکی ہے ۔

انڈونیشیا دو سال ہوتے کہ انڈونیشیا نے اعلان کیا تھا کہ مغربی نیوگنی انڈونیشیا کا حصہ ہے ہم اس کو آزاد کرائیں گے ۔ مگر وہاں کی قابض قوم ڈچ (ہالینڈ گورنمنٹ) آمادہ پیکار ہوگئی ۔ انڈونیشیا نے گوریلا (بیقاعدہ) جنگ کا آغاز کردیا اور مختلف طریقوں سے گوریلا دستے مغربی نیوگنی میں اتارنے شروع کردیے بیسیوں دفعہ تصادم ہوا اور طرفین کو جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ۔

تازہ اطلاع کے مطابق ہالینڈ اور انڈونیشیا میں سمجھوتہ ہوگیا

اور ایک سال کے اندر اندر ہالینڈ اپنی فوجیں نکال کر نیوگنی کو انڈونیشیا کے حوالہ کردے گا ۔

بزرتہ قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال شمالی افریقہ کی ٹیونس گورنمنٹ نے بزرتہ پر حملہ کردیا تھا یہ ٹیونس کی بندرگاہ ہے لیکن فرانس نے اس پر اپنا قبضہ کر رکھا تھا ۔ اس حملہ میں مسلمانوں کو بڑا جانی نقصان اٹھانا پڑا ۔ مگر انہوں نے اس کا ثبوت دے دیا کہ وہ مرنے کو تیار رہیں ۔ سلامتی کونسل نے مداخلت کی ۔ جنگ بند ہوگئی اور طرفین اپنے اپنے کیمپوں میں لوٹ آئیں اب یہ خوشخبری آئی ہے کہ فرانس اور ٹیونس میں سمجھوتہ ہوچکا ہے جس کی رو سے بزرتہ اب ٹیونس کے حوالہ ہوجائے گا ۔

کشمیر کشمیر کے بارہ میں بھی اطلاعات آرہی ہیں کہ کشمیری عوام گوریلا دستے تیار کر رہے ہیں جو جنگ بندی لائن کو عبور کریں گے ۔ ہمارا پہلے سے یہ خیال تھا کہ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے ہمیں اغیار کے بھروسہ پر نہ رہنا چاہیے اپنے قوت بازو کو استعمال کرنا ہوگا اور اللہ تعالیٰ ہماری مدد کرے گا بشرطیکہ ہم صحیح معنوں میں مسلمان ہوجائیں ۔ بھارت فوج کی تعداد اور اسلحہ کی تعداد میں زیادہ بھی ہو پھر بھی موت سے پیار کرنے والے مسلمانوں کے ساتھ لڑنا آسان کام نہیں ہے ۔ آخر مادی ذرائع میں کمزور مسلمانوں نے ہی تو سارا ہندوستان فتح کیا تھا اور رنگون سے لے کر تاشقند تک ایک ہی خطبہ پڑھا جاتا تھا ، اس کی وجہ یہ تھی کہ اس وقت کا ملکی قانون قرآن پاک تھا اور پانچ سو علماء کے آئینی کمیشن عالمگیری کی صورت میں اسلامی قوانین کو ترتیب دے کر سارے ملک میں رائج کردیا تھا آج بھی وہی خدا اور وہی اسلام ہے صرف ہمارے مسلمان ہونے کی ضرورت ہے ۔

پاکستان مسلم ممالک میں پاکستان آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا ملک ہے اور اس کی تاسیس بھی اسلام کے نام سے ہوئی ہے ۔ اور یہاں کی آبادی دنیا بھر میں اول نمبر کی اسلام پسند ہے ۔ مگر افسوس کہ برسر اقتدار طبقہ نے ان کی مذہبی جذبات کا احترام اور اسلامی اصول و قوانین کی ترویج ۱۵ سال تک نہ کی ۔ اس سال صدر پاکستان نے ملکی سیاست میں نئے باب کا اضافہ کیا ۔ نئی قسم کی جمہوریت قائم کی جس کے آئین میں یہ ضمانت ہے کہ اسلام کے خلاف کوئی امر نہ ہوگا باقی گزشتہ اور سابقہ غیر شرعی قوانین ان کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے کے لئے قومی پارلیمنٹ نے تجویز پاس کرلی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب پاکستان کے اچھے دن آگئے ہیں ۔

جب ہمارے ملک کا قانون کتاب و سنت کے مطابق ہوگا ہمارا معاشرہ اسلامی بن جائے گا ۔ ہم میں انفرادی اقتدار کی جگہ اجتماعی غلبہ کا شوق پیدا ہوگا ۔ اس وقت اللہ تعالیٰ کی نصرت ہمارے شامل حال ہوجائے گی ۔ بہرحال مندرجہ بالا امور پاکستان کے مستقبل کے لئے نیک فال ہیں ۔

افغانستان و پاکستان گزشتہ ہفتہ شاہ ایران نے افغانستان کا دورہ کیا اس سے پہلے وہ پاکستان آئے تھے انھوں نے دونوں ملکوں کے کشیدہ تعلقات کو درست کرنے کی سعی کی ان کا مشن کامیاب تو نہ ہوا ۔ مگر اس قسم کی کوششوں کا یہ فائدہ ضرور ہوتا ہے کہ سمجھوتہ نہ سہی ۔ اختلافات کی خلیج اور وسیع نہیں ہوتی ۔

بہرحال ماضی قریب عالم اسلام کے لئے مبارک زمانہ تھا ۔ اللہ تعالیٰ نے اس میں مسلمانوں کو بہت سا سرخ رو فرمایا فالحمد للہ رب العالمین ۔

عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام کا طوفانی دورہ

پچھلے عشرہ (دس دنوں) میں جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۔ ایم پی اے اور رکن رکین حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم پی اے نے ملک کے مختلف حصوں میں دوستوں کے اصرار پر دورے کئے ۔ جو نہایت کامیاب رہے ۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے علی پور ۔ لیاقت پور ۔ اور گنڈہ کوٹ سندھ کا دورہ کیا ۔ جہاں ہزاروں کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے آپ نے ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ پر زور دیا ۔ اور موجودہ اسمبلیوں کی کارگزاری کو تسلی بخش ظاہر کیا ۔

یکم اگست کو ہر دو بزرگان جماعت نے میانوالی میں اور ۲ راگست کو ملتان میں جلسے کئے جو اپنی نظیر آپ تھے ۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں میں دونوں رہنما پہنچے تو سارے ضلع کے مسلمان دریا کے امواج کی طرح امنڈ آئے تھے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کا تاریخی استقبال ہوا بازاروں اور گلی کوچوں میں آدمی ہی آدمی تھے ۔ پھولوں کی بارش ہو رہی تھی مفتی محمود صاحب زندہ باد ۔ قانون شریعت زندہ باد ۔ عائلی قوانین کو منسوخ کردو ، کے نعروں سے آسمان گونج رہا تھا ۔ رات کو ایسا جلسہ ہوا جس کی نظیر ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی تاریخ نہیں پیش کرسکتی ۔ یہی حال ملتان کے جلسے کا تھا ۔ جہاں کم و بیش ۴۰ ہزار آدمی ہر دو محبوب رہنماؤں کے ارشادات سننے کے لئے جمع تھے اور ۱۲ بجے تک مجسمہ ذوق شوق بنے رہے ۔ تمام مقامات پر جمعیۃ علماء اسلام کے ان بزرگوں کی اسمبلی کے اندر کی خدمات کو سراہا گیا ۔ اور یہ اعتراف کیا گیا کہ علماء حق ہی نمائندگی کا حق رکھتے ہیں ۔ ۳ اور ۴ راگست کو باوجود تنظیمی مصروفیت کے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے لاہور میں دو عظیم پبلک جلسوں میں تقریریں کیں چاہ میراں اور کرشن نگر میں ، ۵ راگست کو حضرت مفتی صاحب ملتان اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب راولپنڈی روانہ ہوگئے ۔ مولانا ۷ راگست راولپنڈی رہیں گے ۔ ۸ راگست کو مری جائیں گے جہاں تقریباً دو ہفتے اسٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاسوں میں شرکت کریں گے ۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ اشتراک
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

چھ ماہ سے کم مدت کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا ۔

اسلام کے متعلق یورپ میں غلط پروپیگنڈا

ایک انصاف پسند فرنگی کے قلم سے

از جیمس اے مشنز — ترجمہ مولوی محمد اقبال صاحب اعظمی (فاضل دیوبند)

(قسط ۲)

تاریخ میں کوئی مذہب اسلام کی طرح تیز رفتاری سے نہیں پھیلا — محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات (۶۳۲ء) تک اسلام نے عرب کے ایک بڑے حصے کو اپنا لیا تھا اور پھر جلد ہی اس نے شام، فارس، مصر، موجودہ روس کے جنوبی سرحدی علاقوں اور شمالی افریقہ سے گزر کر اندلس تک کو فتح کرلیا اور دوسری صدی میں بھی اس کو شاندار ترقی ہوئی —

مغرب عام طور سے یہ سمجھتا ہے کہ اس مذہب کی یہ محیر العقول ترقی تلوار کا صدقہ اور طفیل ہے لیکن موجودہ زمانہ کا کوئی انصاف پسند عالم و مفکر اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہ ہوگا — قرآن نہایت کھل کر ضمیر کی آزادی کی حمایت کرتا ہے اور اس کا قطعی ثبوت موجود ہے کہ اسلام نے دوسرے مذاہب کے ماننے والوں کے راستے میں کوئی رکاوٹ نہیں ڈالی — اور جب تک وہ قانون کی حد میں رہے اور واجبی ٹیکس ادا کرتے رہے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے برابر مسلمانوں کو ان کے ساتھ خوش معاملگی کی تاکید فرمائی — یہ صحیح ہے کہ مسلمانوں کی یہودیوں اور عیسائیوں سے لڑائیاں بھی ہوئی ہیں — لیکن اس کا اہم سبب یہ تھا کہ ان پچھلی امتوں (عیسائیوں اور یہودیوں) نے مسلمانوں کو لڑائی پر مجبور کیا تھا — قرآن میں ان جنگوں کے متعلق ایسی آیات موجود ہیں جن سے ان قوموں کے نیم وحشیانہ تشدد کا پتہ چلتا ہے — اور اس کی شہادت موجود ہے کہ اہل کتاب کے ساتھ عموماً اچھا برتاؤ کیا گیا، ان کو امن سے رہنے کی اجازت دی گئی اور مذہب کے معاملہ میں ان کو آزادی تھی کہ جس طرح چاہیں عبادت کریں —

چند اہم اور قابل غور حقیقتیں

بہت سے اہل مغرب جو اپنی تاریخی کتابوں کی وجہ سے اس مغالطہ میں مبتلا ہوگئے ہیں کہ مسلمان تہذیب اور علم و معرفت سے عاری تھے، انھیں یہ تصور کرنے میں دقت ہوگی کہ ہماری ذہنی زندگی پر بھی (خصوصاً سائنس، طب، ریاضی، جغرافیہ اور فلسفہ کے میدان میں) مسلمان علماء و مفکرین کا کتنا گہرا اثر پڑا ہے — یونیورسٹی کے بارے میں ہمارا تصور کہ اسے کیا ہونا چاہئے — اس میں بھی مسلمان علماء کا بڑا حصہ ہے، انھوں نے تاریخ کے فن کو تکمیل تک پہونچایا اور جہت سے یونانی علوم یورپ تک انھیں کے ذریعہ پہونچے — چنانچہ مسیحی مجاہدین جو مسلمانوں سے جنگ کے لئے بیت المقدس گئے تھے وہ مسلمانوں کے پاس سے محبت، شاعری، بہادری، جنگ اور حکومت کے نئے تصورات لے کر یورپ واپس آئے —

اسلام (دوسرے مذاہب کی بہ نسبت بہت زیادہ) ہر نسل و قوم اور ہر رنگ کے لوگوں کی برادری قائم کرتا ہے چنانچہ غالباً محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) خود عیسیٰ علیہ السلام کی طرح گورے تھے — لیکن آپ کے متبعین میں افریقہ کے کالے چین کے زرد، ملایا کے بھورے اور یورپ کے سفید ہر نسل اور ہر رنگ کے لوگ موجود ہیں —

اسلام میں پیر و ہنتائی اور پاپائیت کی کوئی گنجائش نہیں ہے، اور مذہب موسوی کی طرح اسلام بھی تصویر کشی کو ناپسند کرتا ہے، اس لئے مسجدیں صرف نقش و نگار اور بیل بوٹوں سے آراستہ کی جا سکتی ہیں، ان میں کوئی تصویر نہیں لگائی جا سکتی اسلام تصویر کے بارے میں اس درجہ سخت ہے کہ مثلاً اسی مضمون کو باتصویر بنانے کے لئے اگر اس میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شبیہ شامل کر دی جاتے تو مسلمان ملکوں میں اس رسالہ کی تمام کاپیاں فوراً ضبط کر لی جائیں گی —

یہ صحیح ہے کہ اسلامی تاریخ میں بعض ایسے دور بھی آئے ہیں کہ بعض مسلمان قومیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تعلیمات سے دور ہوگئی تھیں — چنانچہ اگر کوئی مؤرخ فارس اور ترکی کے برے خلفاء کے دور کو دیکھے گا تو بے شک وہ بآسانی یہ الزام لگا سکے گا کہ اسلام مذہب کی حیثیت سے بہت زوال پذیر ہوگیا تھا — لیکن یہ اسلام ہی کی خصوصیت اگر کوئی اسلام کے انجام دیئے ہوتے بے اندازہ کارناموں کو دیکھے گا تو وہ اس کی لافانی عظمت کا قائل ہونے پر مجبور ہوگا —

میں عرصہ سے اسلام کا مطالعہ کر رہا ہوں مجھے اب تک اس میں کوئی ایسی چیز نظر نہیں آئی ہے جس کی وجہ سے دوسرے مذاہب کے لوگ اس کے ساتھ تعاون نہ کر سکتے ہوں — اگرچہ کچھ ایسی مثالیں ضرور ہیں کہ بعض اوقات تشدد پسند اور جنگجو مسلمانوں نے بیجا طور پر غیر مسلموں کے مقابلہ میں جنگ چھیڑنی چاہی اور اشتعال کی آگ بھڑکانے کے لئے خود اپنے ہی ہاتھوں اپنے ہی ہاتھوں اپنے لیڈروں کو قتل کیا لیکن اہل فہم مسلمانوں نے اس کو کبھی اچھا نہیں سمجھا اور دراصل ان کی مثال ان سرپھرے عیسائیوں کی سی ہے جنھوں نے قرون وسطیٰ میں تمام مسلمانوں کو ختم کرنے کی قسم کھائی تھی — زمانہ بے قید تشدد اور آتش مزاجی کو ختم کر دیتا ہے —

میں اس کی بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں سکا کہ مشرق وسطیٰ میں عرب اور اسرائیل کے درمیان عدم تعاون اور دشمنی کیوں جاری ہے جب کہ تاریخ کے ایک لمبے عرصہ میں مسلمانوں اور یہودیوں نے مشترک دلچسپی کے بہت سے اہم معاملات میں باہم تعاون کیا ہے اور بعض ناپسندیدہ و غیرہ معیاری خلفاء کے دور میں بھی اسلامی حکومت میں مسلمانوں کے ساتھ یہودی بڑے بڑے عہدوں پر فائز رہے ہیں اور ان کے مذہبی معاملات میں کوئی روک ٹوک نہیں کی گئی ہے، پھر آخر آج اسرائیل ریاست مسلمانوں اور خصوصاً عربوں کے لئے درد سر کیوں بنی ہوئی ہے؟ — مجھے امید ہے کہ موجودہ وقتی متنازعہ مسائل کے حل ہو جانے کے بعد مسلمان اور یہودی امن اور دوستی کے ساتھ ایک دوسرے کے ساتھ رہ سکیں گے جیسا کہ وہ تیرہ سو برس سے رہتے چلے آئے ہیں —

یہ بھی ایک اہم اور قابل لحاظ حقیقت ہے کہ مذاہب عالم میں اسلام کمیونزم کے مقابلہ کی زیادہ صلاحیت رکھتا ہے جب کبھی مجھے مسلمانوں کے درمیان رہنے کا اتفاق ہوا، تو مجھے اندازہ ہوا کہ خدا اور مذہب کے ساتھ مسلمانوں کا تعلق بہ نسبت عیسائیوں کے بہت قوی اور گہرا ہے، اس لئے یہ بات ناممکن ہے کہ مسلمان کسی وقت خدا اور اسلام کو چھوڑ کر کمیونزم کے جھنڈے کے نیچے آجائیں — لیکن یہ بھی واقعہ ہے کہ اجتماعی زندگی کے بارے میں اسلام کے اصول اور اسلامی روایات کیپٹلزم کی بہ نسبت سوشلزم سے زیادہ قریب ہیں، اس لئے اگر مغربی اقوام نے اپنے غلط معاشی یا سیاسی اقدامات کی وجہ سے عالم اسلامی کی ہمدردیاں کھودیں زیادہ اس کی اقتصادی زبوں حالی کا سبب بن گئیں، تو مجھے اس کا اندیشہ ہے کہ بہت سے مسلمان علاقے سیاسی طور پر کمیونسٹ طاقتوں سے وابستہ ہو جائیں گے اور دل میں خدا کا عقیدہ بھی رکھیں گے —

اسلامی دنیا کے بارے میں مغرب کے سامنے بہت سے مسائل سے مسائل آئیں گے — لیکن یہ مسائل اسلام کی اس تعلیم کی بنا پر کافی آسانی سے حل ہو سکیں گے کہ مسلمانوں کو بتایا گیا ہے کہ :- "وہ لوگ تم سے زیادہ قریب اور تمھارے بہی خواہ ہیں، جو کہتے ہیں کہ ہم نصاریٰ (مسیحی) ہیں"

مولانا حفظ الرحمٰن رکن پارلیمنٹ ہند کے

وفات پر بفہ ضلع ہزارہ کا تعزیتی جلسہ

۲۳ر اگست جامع مسجد بفہ میں زیر صدارت مولانا سید محمود شاہ صاحب نائب امیر جمعیۃ العلماء اسلام بفہ خطیب جامع مسجد بفہ میں ایک تعزیتی جلسہ منعقد ہوا — مولانا نفیر محمد پروفیسر فارغ التحصیل دیوبند نے مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم کے سوانح حیات پر مفصل تبصرہ کرتے ہوئے حاضرین کو مرحوم کی ملی اور ملکی خدمات سے روشناس کرایا، مولانا مرحوم کی ملی و ملکی خدمات یوں ہی مسلمانان عالم پر اظہر من الشمس ہیں کیونکہ مولانا صاحب کی موت پر مسلمانان عالم کے علاوہ غیر مسلم بھی ان کی موت پر افسوس کرتے ہیں۔ تمام حاضرین جلسہ نے مولانا مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور مولانا کی موت پر سخت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے مولانا کے پسماندگان کے ساتھ اس المناک غم میں شرکت کا اظہار کیا گیا۔

مولانا عبد القادر ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام بفہ —

قسط نمبر ۱۱

مسلمان بیوی

۲۰ جولائی ۶۲ء سے بعد

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

میں تمہیں ایک واقعہ سناؤں ۔ ہمارے پڑوس میں ایک صاحب اکرم ہے وہ کسی دفتر میں اچھی پوسٹ پر ملازم تھے تنخواہ کافی تھی ۔ مگر بیچارے بہت کمزور بڑے پریشان منفعل سے نظر آتے تھے جیسے کوئی برسوں کا مریض ہو ۔ معلوم ہوا کہ بیچاروں کی بیوی ان سے بھی بدتر حال میں ہیں مگر دونوں میں سے ایک بھی دراصل بیمار نہ تھا ۔ خسر اور ساس بھی بہو سے خوش تھے ۔ بہو کا بھی ان سے کوئی جھگڑا نہ تھا ۔ گھر میں کھانے پینے میں بھی کوئی تنگی نہ تھی ۔ کپڑے لتوں میں بھی کوئی کمی نہ تھی اللہ کا دیا سب کچھ تھا ۔ اگر کمی تھی تو صرف ایک چیز کی ۔ میاں بیوی میں محبت اور اتحاد نہ تھا ۔ دونوں کی رائیں کسی ایک معاملے میں بھی متحد نہ ہوتی تھیں ۔ ایک کہتا دن تو دوسرا کہتا تھا رات ۔ ایک کہتا پورب دوسرا کہتا پچھم ۔ غرضیکہ دن رات یہی قصہ رہتا تھا میاں اپنی ضد پر قائم رہتے تھے بیوی اپنی ہٹ پہ قائم رہتیں ۔ زندگی دونوں کی تباہ ہو رہی تھی اور اس تمام تباہی کی وجہ صرف یہ تھی کہ دونوں نے کبھی ایک دوسرے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی ۔ اس کی فکر تو دونوں کو رہی کہ ہماری بات نیچی نہ ہو ۔ اور ہماری ضد قائم رہے ۔ مگر اس کا خیال کسی کو نہ آیا کہ ہماری زندگی برباد نہ ہو ۔ اس قسم کا اختلاف خیال بہت تکلیف دہ اور نقصان رساں ہوتا ہے کوئی خاص وجہ یا سبب نہیں ہوتا نہ کسی اہم معاملہ میں اختلاف ظاہر ہوتا ہے ۔ بلکہ بہت چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے رہتے ہیں ۔ معمولی معمولی واقعات پر لڑائیاں ہوتی رہتی ہیں بعض بعض دن تو دو دو گھنٹے میاں بیوی کی تکرار سننے میں آتی تھی تو اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی تھی کہ میاں کے کمرے میں کسی نے کرسی میز سے ذرا دور رکھ دی تھی ۔ یا کسی کھانے میں ذرا نمک کم ہو گیا تھا ۔ یا کسی کھونٹی پر کسی نے میلا کرتا یا پائجامہ لٹکا دیا تھا بس ایسی ہی کسی بات سے آپس میں جھگڑا شروع ہو جاتا تھا کہ تمام تمام رات جاری رہتا تھا اور پڑوس والوں کی نیندیں حرام ہو جاتی تھیں ۔ جب تک وہ پڑوس میں رہے یہی تماشے دیکھنے میں آتے رہے ۔ قوص محلہ کے گھر گھر میں ان لوگوں کا چرچا تھا ہر شخص ان کے اختلافات کا ذکر کرتا تھا ۔ کیسی شرم اور رسوائی کی بات تھی ۔ یہ بھی معلوم ہوا تھا کہ بیوی چھ چھ مہینے تک میکے میں رہتی ہیں ۔ ان کے شوہر اول تو انہیں بلاتے ہی نہیں اور بلاتے ہیں تو بلا کر خوش نہیں ہوتے بلکہ پچھتاتے ہیں ۔

اسی طرح ایک دوست کی لڑکی کا واقعہ ہے نہ تو اپنے پاس بلاتا ہے نہ علیحدہ کرتا ہے اور نہ ہی اس کے خرچ وغیرہ کے لئے کوئی رقم بھیجتا ہے ۔ زندگی موت سے بدتر ہو گئی ہے ۔ اس بربادی کا سبب کوئی رقم بھیجتا ہے ۔ زندگی موت سے بدتر ہو گئی ہے اس بربادی کا سبب کوئی لمبا چوڑا نہیں صرف معمولی سے اختلافات پر بات یہاں تک پہنچ گئی ۔ لڑکی اس بات کو خود تسلیم کرتی ہے کہ شروع شروع میں ان کا شوہر ان سے بیحد محبت کرتا تھا ۔ لیکن لڑکی صاحبہ نے ان کی محبت کی قدر ہی نہ کی ۔ ہمیشہ شوہر کی رائے کے خلاف کیا ۔ پہلے تو معاملہ نے زیادہ طول نہ کھینچا اور شوہر نے بھی کافی برداشت کی مگر لڑکی نے عادت نہ بدلی تو جھگڑے زیادہ بڑھ گئے ۔ یہاں تک کہ میاں بیوی کا ایک جگہ رہنا دوبھر ہو گیا ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ اس معاملہ میں اس کے شوہر کی غلطی نہیں ہے یقیناً ان کی طرف سے بھی زیادتی ہوگی ۔ مگر مجھے اس وقت صرف وہ غلطیاں ظاہر کرنی ہیں جو عام طور پر لڑکیوں کی طرف سے ہوتی ہیں ۔ اس لئے لڑکی ہی غلطی کا ذکر کر رہا ہوں کہ لڑکی نے ذرا ذرا سے معاملہ میں کس قدر ضد اختیار کی ۔ شوہر کوئی چیز لایا یا شوہر نے کوئی رائے دی ۔ لیکن کو مخالفت کرنی ضروری تھی ۔ لڑکی یہ کہتی ہے کہ وہ ارادتاً ایسی باتیں کرتے تھے جو میری طبیعت کے خلاف ہوتی تھیں اور وہ مجھے جلانے کے لئے اس قسم کی صورتیں پیدا کرتے رہتے تھے جس سے مجھے تکلیف پہنچتی تھی ۔ مگر یہ بات کسی سمجھدار انسان کی سمجھ میں نہیں آسکتی ۔ کوئی شوہر بھی ارادتاً ایسی باتیں نہیں کر سکتا جو بیوی کو تکلیف پہنچانے والی ہوں ۔ (باقی)

مسلمان بچوں کی تربیت

(قسط ۱۵)

(از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند)

مسلمانوں کو رشد و ہدایہ کا یہ پیغام ہر وقت سامنے رکھنا چاہئے

لہٰن پھیلنے والی ہر چیز کی رفتری اللہ نے اپنے اوپر لے رکھی ہے ۔

یہ تمہید بہت لمبی ہو گئی ۔ عرض یہ کیا جا رہا تھا کہ والدین کا اخلاقی اور دینی فریضہ ہے کہ اپنی اولاد کے ساتھ محبت و شفقت سے پیش آئیں اور ان کی تربیت میں اپنے ان جذبات سے کام لیں ۔

آنحضرتؐ کی محبت اولاد سے

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اولاد سے بے حد محبت فرماتے تھے ۔ حضرت فاطمہ رضؓ پر جس وقت نگاہ پڑتی فرط محبت سے چہرۂ مبارک تمتما اٹھتا ۔ ایک دفعہ آپ نے فرمایا :-

"فاطمہ میرا ایک حصہ جسم ہے
جس نے اس کو غضبناک کیا
اس نے مجھے غضبناک کیا"

(مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت ص ۵۶۹)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں :-

"جو اسے اذیت دیتا ہے وہ
مجھے اذیت پہنچاتا ہے"

(ایضاً)

یہ کیا تھا وہی انسی محبت جو ایک کامل الصفات باپ کو اپنے جگر گوشہ سے ہوتی ہے ۔ بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کو جو برا بھلا کہے گا وہ کافر ہو جائے گا صحیح نہیں ہے ۔ دراصل یہ اس قلبی تعلق کا اظہار ہے جو والدین کو اپنی اولاد سے ہوتا ہے ۔ لیکن ساتھ ہی ہدایت ہے ۔ کہ حضرت فاطمہ جگر گوشۂ رسول سے محبت ہونی چاہیئے ۔

حضرت فاطمہ سے آنحضرتؐ کی محبت

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جو مشابہت رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے تھی کم لوگوں میں دیکھی گئی بلکہ میں نے تو ایسی مشابہت دیکھی ہی نہیں ۔ طور طریقے میں سیرت و خصلت میں بات چیت میں ، بیٹھنے اور اٹھنے میں ایک ایک ادا میں یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملتی جلتی تھیں اور کیوں نہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لخت جگر ہی تھیں مگر اسی کے ساتھ یہ بات بھی تھی کہ آپ سے حضرت فاطمہ کو اور حضرت فاطمہ سے آپ کو بے انتہا محبت تھی ۔ حضرت فاطمہ رضؓ کو اپنے پاس جب کبھی آپ آتے دیکھ لیتے تو فرط محبت میں اٹھ کھڑے ہوتے اور بوسہ دیتے اور پھر اپنے پہلو میں جہاں خود بیٹھے ہوتے بٹھلاتے اور یہی حال خود حضرت فاطمہ رضؓ کا بھی تھا کہ جب کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم ان سے ملنے ان کے گھر تشریف لے جاتے تو جونہی حضرت فاطمہ کی نگاہ ابا جان پر پڑتی ادب سے اٹھ کر آگے بڑھتیں اور آپ کو بوسہ دیتیں اور پھر بڑی تعظیم و تکریم سے بٹھاتیں ۔

سفر سے واپسی پر

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی سفر سے واپس تشریف لاتے تو مسجد کی حاضری کے بعد سب سے پہلے اپنی پیاری بچی حضرت فاطمہ کے پاس پہنچتے ۔

حضرت ابو ثعلبہ رضؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب غزوہ اور سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے مسجد میں اترتے ، یہاں دو رکعت نفل پڑھتے پھر مسجد سے نکل کر فاطمہ کے یہاں تشریف لے جاتے پھر ازواج مطہرات کے یہاں ۔

اسی طرح کے واقعات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اولاد سے کس قدر بے پناہ محبت تھی اور کیسا والہانہ پیار تھا ۔ (باقی)

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

ٹل جامع مسجد اڈہ میں ایک عظیم اجتماع

ٹل - ۲ر اگست شب بعد عشاء جامع مسجد اڈہ میں ٹل دار العلوم صدر اساتذہ مولوی محمد امین گل صاحب کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔

قرارداد نمبر ۱

چونکہ علماء پاکستان نے متفقہ طور پر فیصلہ کیا ہے کہ مسلم خاندانی قوانین شریعت مطہرہ کے خلاف ہیں اس لئے مسلمانانِ ٹل کا یہ جلسہ عام حکومت پاکستان سے مستدعی ہے کہ وہ ان خلاف اسلام قوانین کو فوری طور پر منسوخ کرے۔

محرک :- مولوی سید امیر شاہ صاحب

مؤید :- مولوی محمد شریف صاحب

قرارداد نمبر ۲

مسلمانانِ ٹل کا یہ جلسہ عام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب، ممبر پارلیمنٹ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی اور دیگر اسلام پسند ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہے کہ انہوں نے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں اسلامی قوانین کے رائج کرنے اور خلاف اسلام قوانین کی تنسیخ کرانے کے مطالبات پیش کئے ہیں۔ یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اسلام پسند ممبران اپنی کوشش میں کامیاب ہوں۔

محرک :- مولوی محمد قاسم صاحب

مؤید :- مولوی خیال محمد صاحب

قرارداد نمبر ۳

مسلمانانِ ٹل کا یہ جلسہ عام صدر مملکت کے اس اعلان پر مایوسی کا اظہار کرتا ہے کہ انہوں نے اسلامی مشاورتی کونسل میں جید علماء اسلام کو شامل نہیں کیا ہے۔ اس جلسہ کی یہ حتمی رائے ہے کہ اس اسلامی مشاورتی کونسل میں جید علماء اسلام کو شامل نہیں کیا ہے۔ اس جلسہ کی یہ حتمی رائے ہے کہ وہ اس کونسل میں علامہ شمس الحق صاحب افغانی صدر وفاق المدارس العربیہ، حضرت مفتی محمد شفیع صاحب کراچی اور حضرت مولانا احتشام الحق صاحب کو شامل کرے۔

محرک :- مولانا حبیب گل صاحب

مؤید :- ملک حبیب شاہ صاحب

قرارداد نمبر ۴

چونکہ مملکت پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اور اس میں شراب کی خرید فروخت مدنیہ زناکاری کے اڈے اور ناچ ورنگ کے کلب موجود ہیں۔ اس لئے یہ جلسہ حکومت کو متوجہ کرتا ہے کہ وہ بے حیائی کے ان کاموں کو فوری طور پر بند کرے نیز عیسائیوں کی کھلم کھلا خلاف اسلام کارروائیوں پر بھی پابندی عائد کی جائے۔

محرک :- حاجی جنت میر صاحب

مؤید : ملک عبدالقادر خان صاحب

اخیر میں صدر جلسہ نے عائلی قوانین کی مذہبی خامیاں بیان کی اور حاضرین سے دین محمدی کی روشنی میں پاکستان کی سالمیت کے لئے دعا کرائی۔

حاجی جنت میر ممبر مجلس شوریٰ دار العلوم ٹل ضلع کوہاٹ

ڈھوک کمال دخلی بین تحصیل چکوال

ضلع جہلم

میں زیر صدارت شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد پیش کی گئی۔ جو بالاتفاق منظور کی گئی۔

(۱) علمائے کرام اور باشندگان علاقہ ہذا کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین کے ایسے تمام امور کی تنسیخ کی جائے جو قرآن وسنت کے خلاف ہیں۔

(۲) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ قومی اسمبلی کی منظور کردہ قرارداد کے تحت بلا تاخیر کتاب وسنت کی روشنی میں اسلامی قانون جاری کرے۔

(۳) مسلمانانِ علاقہ ہذا کا یہ عظیم الشان اجتماع صدر مملکت محمد ایوب خان صاحب سے درخواست کرتا ہے کہ مشاورتی کونسل میں ایسے لوگوں کو لیا جائے۔ جو صحیح معنوں میں قرآن وسنت کے ماہر اور سواد اعظم اہل سنت والجماعت کے نمائندہ ہوں اور ایسے کسی شخص کو مشاورتی کونسل میں نہ لیا جائے جو قرآن وسنت سے ناواقف یا مخالف ہو۔

تجویز - مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد حبیں

مؤید :- تمام اجلاس نے تائید کی۔

جامع مسجد کلاکوٹ کراچی میں جلسہ

مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ایک جلسہ جامع مسجد کلاکوٹ کراچی میں زیر صدارت حضرت مولانا عبداللہ صاحب دیرمانی مبلغ اسلام منعقد ہوا جس میں صاحب صدر نے ایک مدلل تقریر فرمائی اور مندرجہ ذیل پانچ قراردادیں بہ اتفاق آراء پاس ہوئیں۔

پہلی قرارداد میں قومی اسمبلی کے ان فیصلوں کا خیر مقدم کیا گیا' جو انھوں نے کتاب وسنت کے مطابق قوانین بنانے کا پاس کیا ہے۔

دوسری قرارداد میں عائلی قوانین کو غیر اسلامی قرار دے کر اس کی تنسیخ کا فوری مطالبہ کیا گیا اور مغرب زدہ عورتوں کے (جو ایک فی صد بھی نہیں) شور وغوغا اور علماء کرام کی شان میں ان کی گستاخی کی پرزور مذمت کی گئی (نیز حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ شریعت محمدی میں ہماری ماں بہنوں کو جو حقوق دئے گئے ہیں ان کی پوری پوری حفاظت عملاً وفوراً نافذ کیا جائے تاکہ ان پر کوئی ظلم نہ کر سکے۔

تیسری تجویز میں عیسائی مشنریوں کی ناپاک سرگرمیوں وفتنۂ ارتداد کی ترقی پر اظہار تشویش کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ عیسائی مشنریوں کے اسکولوں ہسپتالوں اور اوقاف کو فوراً اپنی تحویل میں لے لے۔

چوتھی قرارداد میں اس امر کی سخت مذمت کی گئی کہ اسلامی ثقافت کے نام سے بے حیائی - فحاشی - مجالس رقص وسرود حکومت کے اداروں کی سرپرستی میں ہو رہا ہے اور قوم وملک کا سرمایہ ایسے ناپاک وغیر اسلامی کاموں پر خرچ ہو رہا ہے اور ان کے بند کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

پانچویں تجویز میں فتنۂ انکار حدیث پر گہری تشویش کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ فوراً اس قسم کے شر انگیز دل، فتنہ پرداز دین اسلام دشمنوں کی ناپاک سرگرمیوں کو بند کرائے اور ان کے لٹریچر کو ضبط کیا جائے۔

محرک - مولوی عبداللہ دیرمانی بلوچ

مؤید - حافظ سلمان بلوچ

مرسلہ میر عبدالرشید دیرمانی

گبول روڈ - کلاکوٹ کراچی

آہ ایک چراغ اور بجھا

۲۳ر اگست زیر صدارت حضرت مولانا محمد حسین صاحب ہزاروی صدر جمعیۃ اشاعت توحید وسنت لاہور منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل قراردادیں پاس کی گئیں مجاہد اعظم علی حضرت مولانا حفظ الرحمٰن ناظم جمعیت العلماء ہند کی اچانک وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا اور حضرت مولانا محمد حسین صاحب ہزاروی نے مرحوم رحمت اللہ علیہ کے پاکیزہ زندگی کے حالات بیان فرمائے اور فرمایا کہ اللہ کی قدرت ہے کہ گزشتہ دو سالوں سے پے در پے اولیاء اللہ کے چراغ بجھتے آئے جیسے حضرت حسین احمد مدنیؒ حضرت ابو الکلام آزادؒ اور حضرت امیر شریعت سید عطا اللہ شاہ بخاری اور پیر طریقت حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علیؒ لاہوری اور پھر حضرت امام اہلسنت مولانا عبد الشکورؒ اور پھر حضرت مفتی محمد حسنؒ اور پھر رئیس الموحدین حضرت اعلیٰ مولانا قاضی نور محمد ان کے زخم ٹھیک نہیں ہوئے تھے کہ اچانک ہی آج صبح ہوا کی طرح عظیم غم کی خبر پھیل گئی جو ناقابل برداشت ہے۔ مرحوم کی زندگی ساری حق گوئی میں گزری اور حضرت مولانا نے ان کی وفات کو عالم اسلام کے لئے نقصان قرار دی ہے۔ اور قرآن خوانی کی گئی اور مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی گئی ہے اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے نیز پسماندگان کو اللہ تعالیٰ صبر جمیل عطا فرمائے۔

اراکین جمعیت اشاعت توحید وسنت گوالمنڈی لاہور

متفرقات

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی مدرسہ قاسم العلوم میں آمد

مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بزم سیرت کی دعوت پر لیاقت پور تشریف لائے اور آپ نے مدرسہ قاسم العلوم کے متعلق مندرجہ ذیل الفاظ میں اپنی رائے کا اظہار فرمایا۔

"آج ۲۸ جولائی کو میں بزم سیرت کی دعوت پر لیاقت پور آیا اور یہاں مدرسہ قاسم العلوم دیکھنے کا اتفاق ہوا۔ یہ مدرسہ عربیہ رجسٹرڈ ہے اور اس کی بنیاد حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے ڈیڑھ سال پہلے سے رکھی ہے۔ اس تھوڑے عرصہ میں تقریباً ڈیڑھ سو بچے اور بچیاں اور طالب علم اس مدرسہ سے فیض یاب ہونے کے لئے اکٹھے ہوتے رہے ہیں۔ سرکاری اسکول کے بچے بھی پڑھتے ہیں اور مستقل طالب علم بھی۔ یہاں چار مدرس ہیں۔ ناظرہ قرآن۔ حفظ قرآن اور دینی کتب کی تعلیم دی جاتی ہے۔ اردو کی تعلیم کوی جاتی ہے اردو کی تعلیم بھی اس تھوڑے عرصہ میں تین جماعتوں تک پہنچ چکی ہے۔ چھوٹے بچوں سے میں نے نماز اور دعائے قنوت سنی۔ اس سے پہلے اتنی عمر کے بچوں سے اس طرح صاف اور تجوید کے ساتھ کبھی سننے کا اتفاق نہیں ہوا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ اس مدرسہ کی وجہ سے اس علاقہ میں دینی تعلیم کا چرچا ہو گیا ہے۔ مدرسہ کے ساتھ ساتھ مسجد بھی ہے جو نہایت عمدہ اور پختہ بنی ہوئی ہے جس میں تقریباً ہزار آدمی نماز پڑھ سکتے ہیں۔ ابھی مدرسہ کے چند اور کمرے بننے باقی ہیں۔ اس علاقہ کے مسلمان خوش قسمت ہیں کہ ان کو ایسے مخلص اور محنتی علماء اور اساتذہ ملے ہیں امید ہے کہ وہ مدرسہ کو مالی لحاظ سے بے نیاز کر دیں گے اور بقیہ عمارت کی تکمیل کی طرف خاص توجہ دیں گے۔ فقط

العبد۔ غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ مغربی پاکستان۔
لاہور۔ ایم۔ پی۔ اے
۲۸ جولائی ۱۹۶۲ء

(از ناظم محمد حیات مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیاقت پور۔ ضلع رحیم یار خاں)

بزم سیرت منڈی لیاقت پور میں تبلیغی اجتماع

مورخہ ۲۸ جولائی کو زیر اہتمام بزم سیرت منڈی لیاقت پور میں تبلیغی اجتماع زیر صدارت جناب چوہدری میر محمد صاحب چیئرمین ٹاؤن کمیٹی منعقد ہوا جس میں مولانا بشیر احمد اختر الہ آبادی و حضرت علامہ غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان نے بصیرت افروز تقریریں فرمائیں۔ اختتام تقریر پر مندرجہ ذیل قرارداد باتفاق رائے پاس ہوئی یہ عظیم الشان تبلیغی اجتماع جناب صدر محترم پاکستان کی خدمت میں درخواست پیش کرتا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل کے لئے صرف ملک کے معروف متدین ماہر قانون علماء کرام کی خدمات حاصل کی جائیں جو کتاب و سنت کی روشنی میں اس مقدس فریضہ کی ادائیگی اور اسلامی مشاورتی کونسل کی صحیح نمایندگی کر سکیں۔

(ناظم بزم سیرت منڈی لیاقت پور)

گوجرانوالہ میں تبلیغی اجتماعات

گوجرانوالہ میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ربیع الاول میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر مختلف اجتماعات منعقد ہونے پائے ہیں۔ جن کی تفصیل حسب ذیل ہے:۔

۱۰ اگست بعد از نماز عشاء بمقام چوک گھنٹہ گھر۔ مولانا علامہ خالد محمود صاحب و مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جہلمی و مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری تقریر فرمائیں گے۔

۱۱ اگست کو بعد از نماز عشاء مدرسہ نصرۃ الاسلام نزد گھنٹہ گھر میں مناظر اسلام مولانا لال حسین صاحب اختر و مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری تقریر فرمائیں گے

۱۳ اگست کو بعد از نماز عشاء بمقام جامع مسجد شیرانوالہ، حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی و مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائیں گے۔

عظیم الشان اجتماع سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن عیدگاہ احرار نگر پنڈ عیدن کے زیر اہتمام عالیجناب چوہدری نیاز احمد صاحب کمشنر خیرپور ڈویژن کی صدارت میں بتاریخ ۲۲ ربیع الاول مطابق ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء کو ایک عظیم الشان اجتماع ہو گا۔ جس میں حضرت العلامہ مولانا دوست محمد صاحب قریشی سیرت کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔

الداعی۔ تاج الدین بسمل نقشبندی مہتمم جامعہ نقشبندیہ پنڈ عیدن۔

تبلیغی دورہ

مولانا تاج الدین بسمل نقشبندی نے ضلع گجرات کے اہم مقامات پر ڈنگہ۔ نظام آباد ڈھیہ نہ۔ کڑیانوالہ وغیرہ پر توحید باری تعالیٰ ختم نبوت۔ شان رسالت شان الصحابہ رسومات بدعات کی تردید مدلل اور جامع تقریریں فرمائیں جس کا سامعین پر کافی اثر ہوا خصوصاً عقائد اہل سنت دیوبندی سے عوام کو آگاہ کیا۔ چوہدری باغ علی بھٹی، راجپوت سیکرٹری انجمن اہل سنت کڑیانوالہ گجرات

چک ۷/۴R ضلع منٹگمری میں جلسہ

مورخہ ۲۷ جولائی کو چک ۷/۴R ضلع منٹگمری میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں خطیب اعظم پاکستان حضرت مولانا لال حسین اختر صاحب نے توحید باری تعالیٰ شان رسالت۔ صداقت صحابہ۔ خلافت صدیق اکبر کے دلائل و براہین بیان فرماتے اور حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ منٹگمری نے بھی عالمانہ پرزور تقریر فرماتے ہوئے اتفاق و اتحاد کی دعوت دی اور یہ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا عوام و خواص بے حد متاثر ہوئے۔ لوگوں نے اخیر تک اپنی حاضری سے جلسہ کو بارونق رکھا

ناظم جلسہ (مولوی) نور احمد صابر

گوجرانوالہ میں تبلیغی جلسہ

۱۵ اگست بروز بدھوار کو چوک گھنٹہ گھر میں ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہو گا۔ جس میں مبلغ اسلام حضرت مولانا یار محمد صاحب خطیب غلہ منڈی چیچہ وطنی والے، سیرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائیں گے۔

(محمد یوسف کالج روڈ۔ گوجرانوالہ)

درس قرآن

لاہور کی مجلس تحفظ ختم نبوت نے فیصلہ کیا ہے کہ حسب سابق ہفتہ وار درس قرآن کا اجرا کیا جائے۔ چنانچہ آیندہ ہر اتوار کو دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ لاہور میں قرآن مجید کا درس ہوا کرے گا۔ اس اتوار ۱۲ اگست ۱۹۶۲ء کو صبح ۸ بجے مولانا عبد الرحیم صدیقی آیہ خاتم النبیین پر درس دیں گے۔

(دالیس۔ ایم چوہدری لاہور)

نوشہرہ میں جلسہ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مورخہ ۲ اگست۔ یکم ربیع الاول کو نوشہرہ علاقہ سون میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلسہ منایا گیا۔ جس میں جناب مولانا مولوی عبد الحمید مبلغ اسلام نے پورے تین گھنٹے ولادت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر پُر اثر تقریر فرمائی۔ لوگ جوق در جوق جلسہ میں شریک ہوئے۔ رات کو پھر لوگوں نے مجبور کیا۔ فاضل نوجوان نے پھر ڈیڑھ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ پھر دو کلاں سے کئی اور جگہ جلسے کئے گئے۔ آپ تبلیغ کا کام بہترین کر رہے ہیں۔

(شیخ کلیم اللہ نوشہرہ تحصیل خوشاب ضلع سرگودھا)

امیر جمعیۃ العلماء ضلع پشاور کا تعزیتی بیان

پشاور۔ مولانا عزیز الرحمٰن آف ڈھکی امیر جمعیۃ العلماء ضلع پشاور نے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اپنے ایک تعزیتی بیان میں کہا کہ مفتی کفایت اللہ صاحب اور مولانا حسین احمد صاحب مدنی مولانا احمد سعید صاحب مولانا آزاد کے بعد جمعیۃ العلماء ہند کے چشم و چراغ اور ساڑھے تین کروڑ بے بس اور مظلوم مسلمانان ہند کے قافلے کے آخری بہادر نڈر سالار کی وفات عالم اسلام کے مسلمانوں کے لئے عموماً اور بھارت کے مسلمانوں کے لئے خصوصاً سانحہ عظیم ہے۔ بذہب سے ہم مسلمانوں کے قلوب بے حد مجروح ہیں۔ مولانا نے کہا کہ مسلمانان ہند تو میرے خیال میں سیاسی موت مر گئے

"آئتے ناکامی وہ میر کارواں جاتا رہا"

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے اور غیب سے مسلمانان ہند کے لئے کوئی کامل رہنما نصیب کرے۔

جماعتی خبریں

میانوالی میں علماء کرام کا اجتماع

میانوالی یکم اگست ۱۹۶۲ء - ضلع میانوالی کے علماء کرام کا اجتماع زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب بعد دوپہر تین بجے مسجد زرگراں میں منعقد ہوا -

حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے موجودہ پُر فتن دور عیسائیت کی تبلیغ پرویزی فتنہ کا فروغ - مخرب اخلاق و غیر اسلامی افعال و حرکات کے پیش نظر تنظیم کی اہمیت پر زور دیا اور علماء کو جمعیۃ العلماء اسلام کے ساتھ مل کر کام کرنے کی طرف توجہ دلائی مولانا محمد رمضان صاحب کے علاوہ اور حضرات نے بھی اجلاس میں حصہ لیا -

حسب دستور جمعیۃ علماء اسلام مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر - حضرت مولانا احمد علی شاہ صاحب سکنہ عیسےٰ خیل -

نائب امیر - ملک محمد سلیمان صاحب سکنہ کوٹ چاندنہ

ناظم اعلیٰ :- حضرت مولانا محمد رمضان صاحب میانوالی -

نائب ناظم :- مولانا احمد سعید صاحب میانوالی

خازن ضلع :- امیر عبداللہ خان صاحب

سالار :- حافظ محمد طیب صاحب سکنہ بلار کوٹ

(احمد سعید نائب ناظم)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان کا انتخاب

امیر :- حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں - ضلع ملتان -

نائب امیر :- حضرت مولانا الحاج دوست محمد صاحب - خانیوال -

ناظم اعلیٰ :- حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب تلمبہ ضلع ملتان -

ناظم :- حکیم عزیز اللہ صاحب ملتان شہر

سالار اعلیٰ :- مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں -

نائب سالار :- مولانا فضل الدین ملتان شہر

سالار اعلیٰ ضلع ملتان کا ماتحت جماعتوں کو

ضلع ملتان کے سالار اعلیٰ حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب نے تمام جماعتوں کے نام حکم جاری کیا ہے کہ وہ فوری طور پر انصار الاسلام کی تنظیم مکمل کر کے دفتر ضلع ملتان اور سالار اعلیٰ کے ذاتی پتہ پر اطلاع دی جائے - ضلع کی ماتحت جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ جماعتی احیاء کے بعد رضاکاروں کو منظم کریں اور حضرت مولانا سید محمد امین شاہ صاحب مخدوم پور پہوڑاں تحصیل کبیروالا ضلع ملتان اطلاع فرمائیں تاکہ ضلع کے رضاکاروں کو باقاعدہ منظم کیا جا سکے - لہٰذا تمام ماتحت جماعتیں دو ہفتے کے اندر انصار الاسلام کے رضاکاروں کی پریڈ شروع کرا کے وردی وغیرہ کا بندوبست کریں - تاکہ ضلع ملتان کی ضلعی کانفرنس کا انعقاد عمل میں آ سکے -

(حکیم عزیز اللہ خاں - ناظم جمعیۃ علماء اسلام)

ضروری اعلان

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا مستقل دفتر ریل بازار چوبارہ رفیقہ فیشن سٹور پر قائم کر دیا گیا ہے - تمام جماعتی احباب دفتر کے پتہ پر ہر قسم کی خط و کتابت کریں -

محمد صادق ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ریل بازار - سرگودھا

جامعہ اسلامیہ میں ختم قرآن شریف

اکوڑہ خٹک ۲ر اگست آج بعد نماز عصر جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک میں تمام طلبہ و اساتذہ کرام نے ختم شریف مکمل کر کے ایصال ثواب مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کی روح پاک کو بخشا گیا - مولانا صاحب مرحوم کی وفات حسرت آیات پر جامعہ اسلامیہ کے طلبہ و اساتذہ نے غم و الم کا اظہار کیا - شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے دعائے مغفرت کی جناب ناظم جامعہ نے مولانا صاحب کی علمی سیاسی اور قومی خدمات کا تذکرہ کیا - آپ نے کہا کہ مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ایک نڈر عالم دین اور عظیم سیاسی رہنما تھے جنہوں نے تحریک آزادی ہند میں بے انتہا قربانیاں دیں جمعیۃ العلماء ہند کے ناظم اعلیٰ کی حیثیت سے پوری سرگرمی سے قومی اور ملکی خدمات سر انجام دی ہیں قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں - اعلاء کلمۃ الحق کی خاطر کسی بڑی سے بڑی طاقت سے مرعوب نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں بہترین مقامات عطا فرمائے - نقشبند خادم راحت علی ناظم نشر و اشاعت جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک

حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

کا مکتوب گرامی بنام ایڈیٹر صاحب ترجمان الاسلام لاہور

محترم ایڈیٹر صاحب - السلام علیکم و رحمۃ اللہ علیہ - واضح ہو کہ حضرت حکیم الاسلام جناب مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند جب دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ اجلاس منعقدہ ۲۱ - ۲۲ر جون اکوڑہ تشریف لائے تھے - تو حسب پروگرام دارالعلوم کا کوئی اجلاس حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کی صدارت میں منعقد نہیں ہوا دارالعلوم کے اجتماع کے دو اجلاس ہوئے - پہلا اجلاس رات کو زیر صدارت علامہ مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ منعقد ہوا - جس میں حکیم الاسلام نے معجزات کے موضوع پر تقریر کی -

دوسری تقریر حکیم الاسلام نے ابناء قدیم دارالعلوم دیوبند جو دارالعلوم دیوبند کی خود عالمی علمی تنظیم ہے کے خصوصی اجتماع میں کی اس کے بعد حضرت موصوف پشاور روانہ ہو گئے - دارالعلوم کا دوسرا اجلاس زیر صدارت الحاج میاں اکرم شاہ صاحب کاکا خیل منعقد ہوا جس میں پریذیڈنٹ - عیسائیت وغیرہ کے خلاف تجاویز پاس ہوئے -

انجمن اشاعت العلوم لائل پور

کل کے اخبارات سے حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی کے انتقال پُر ملال کا علم ہوا اللہ کریم حضرت مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ جگہ عطا فرمائے حضرت مولانا اس دور میں ہندوستانی مسلمانوں کا بڑا سہارا تھے علمی مقام میں حضرت مولانا سید انور شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے ممتاز شاگردوں میں سے تھے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت نگاری اور قصص القرآن کے ذریعہ انبیاء سابقین علیہم السلام کے صحیح حالات سے روشناس کرانے والے تھے آج صبح مدرسہ اشاعت العلوم جامع اسلامیہ لائل پور میں طلباء و مدرسین نے ختم القرآن کریم سے ایصال ثواب کیا - مدرس دوم مولانا حافظ محمد حنیف صاحب نے حضرت کے فضائل بیان کئے اور دعائے مغفرت کی اللہ کریم ہندوستانی مسلمانوں کے دین و ایمان کی حفاظت کا اعلیٰ انتظام فرمائے

(ناظم اشاعت العلوم لائلپور)

ایک عیسائی کا قبول اسلام

ایک عیسائی نے سید نواب حسین شاہ صاحب خطیب جامع مسجد گڑھی شاہو لاہور جس کا پہلا نام ... تھا - اب اس کا نام عبدالرحمٰن رکھا گیا ہے - اس لئے تمام احباب سے التماس ہے کہ عبدالرحمٰن کے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس کو استقامت علی الدین عنایت فرمائے -

سید منور حسین شاہ ہزاروی

بقیہ صفحہ اول

تیسرے اس اجلاس میں ملک کے تمام موجودہ مسائل کے بارہ میں سنجیدگی اور عالمانہ ذمہ داریوں کے ساتھ غور و خوض کے بعد نہایت اہم فیصلے کئے گئے -

مفصل کارروائی اور تجاویز کے لئے آئندہ اشاعت کا انتظار فرمائیں -

دارالعلوم عمر زئی میں تعزیتی جلسہ

آج دارالعلوم عمر زئی مع جملہ اساتذہ و طلباء اور اہالیان عمر زئی نے مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ایم پی بھارت و ناظم اعلیٰ جمعیت علماء ہند کی وفات پر غم و اندوہ کا اظہار کیا اور ان کی وفات کو ہند اور عالم اسلام کا ایک ناقابل تلافی صدمہ قرار پایا اور ایک قرار داد میں مرحوم کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کی گئی - دارالعلوم عمر زئی کے تمام اساتذہ و شعبہ عربی کے طلباء اور اہالیان عمر زئی و مقامی علماء کے ایک عظیم جماعت نے ختم قرآن مجید کیا اور مرحوم کے روح کو ایصال ثواب پہنچایا گیا مولانا قاضی فضل حنان صاحب خطیب جامع مسجد عمر زئی، مولانا حبیب الرحمٰن و قاضی فضل دیان صاحب مولانا روح الامین صاحب نے مرحوم و مغفور کے اوصاف حمیدہ و جمیلہ بیان کئے قاضی فضل حنان صاحب نے فرمایا کہ مولانا آزادی ہند کا نڈر سپاہی آج حجابات ظاہر کے محل سے اٹھ کر عالم باطنی کی خلوت میں محو خواب ہوا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو اپنی رحمت بخشش کا مورد و فردوس میں اعلیٰ ترین مراتب نصیب فرماویں -

(نمائندہ خصوصی عمر زئی تحصیل چارسدہ)

[illegible]

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۶ء
ٹیلیفون نمبر ۶۳۷۱۵
العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ
ہفت روزہ
خدام الدین
ترجمانِ اسلام
لاہور
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۵ ○ جمعہ ۔ ۶ ذوالحجہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۱ ۔ مئی ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۱۹

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء کی کامیابی پر عظیم الشان جلوس

۶ مئی ۱۹۶۲ء کو دو بجے سے مانسہرہ میں ووٹوں کی گنتی کے بعد جب نتیجہ آؤٹ ہوا۔ اور چھ امیدواروں میں سے صوبائی اسمبلی حلقہ ہزارہ ۴ سے حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی کامیابی کا پتہ چلا تو علاقہ کے ہزاروں مسلمانوں نے عظیم الشان جلوس نکالا۔ مولانا نے ہر قسم کے مظاہروں اور تمام اوچھی باتوں سے روک دیا تھا۔ مگر باوجود اس کے جب مولانا جامع مسجد کی طرف عوام کا شکریہ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوتے تو بے پناہ ہجوم نے عظیم الشان جلوس کی شکل اختیار کر لی۔ جو جامع مسجد پہ ختم ہوا۔ وہاں حضرت مولانا قاضی محمد یونس صاحب خطیب بالاکوٹ کی صدارت میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ قاری گل رحمٰن صاحب مدرس گیلا پور کی تلاوت کے بعد حضرت مولانا نے مفصل تقریر کی۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب راولپنڈی نے اللہ تعالےٰ کے شکریہ کے سلسلہ میں زریں خیالات کا اظہار کیا۔ مولانا نے تقریر میں کاغان ویلی کے سردار محمد ایوب بی۔ اے۔ ایل ایل بی ساکن گھنوں کا شکریہ ادا کیا۔ جو حضرت مولانا قمر علی صاحب ادلیں مجاہد ملت کے بھتیجے اور اعلیٰ خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور جو حضرت مولانا کے حق میں امیدواری سے دست بردار ہو گئے تھے ۔۔ سردار صاحب نے بھی تقریر فرمائی کہ میں مولانا کے اعلان کے بعد اسلام کی عزت کی خاطر دست بردار ہوا اور حتی الامکان حلقہ میں مولانا کے لئے دورہ بھی کیا۔۔ آخر میں خان عبدالجبار خان مانسہرہ اور خان صاحب محمد ایوب خان صاحب چیئرمین یونین کونسل نے مسلمانان مانسہرہ کی طرف سے خدمات اسلامی کو سراہتے ہوئے دستار پیش کی۔

جلسہ صدر جلسہ کے اختتامی کلمات پر ختم ہوا۔ اور دعا کی گئی۔

مولانا نے دوبارہ جلوس سے روک دیا۔

بدل اشتراک
سالانہ چھ روپے ششماہی ۳ روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ ۱۲ پیسے۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی کامیابی پر اظہار مسرت

ٹل دارالعلوم

مورخہ ۴ مئی کو ٹل دارالعلوم کے صدر اساتذہ مولوی محمد امین گل صاحب ایک بیان کے دوران میں ناظم وفاق مفتی محمود صاحب کی کامیابی پہ اظہار مسرت کرتے ہوئے اطمینان ظاہر کیا۔ کہ بحیثیت مرکزی ممبر ہونے کے وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہو سکیں گے۔ اور ساتھ ہی ساتھ علماء ڈیرہ کا شکریہ بھی ادا کیا۔ کہ انہوں نے اس پر فتن دور میں اپنی اثر و رسوخ سے کام لے کر ایک بہترین مرد میدان کو منتخب کیا۔ دعا ہے کہ اللہ کریم ہم سب کو دین محمدی پر استقامت بخش کر اپنی مزید مہربانیوں سے نوازے اور دین محمدی کی روشنی میں پاکستان کی سالمیت کو برقرار رکھے۔ آمین۔

تعلیم القرآن شہر ٹانک

مولانا میاں خان مدرس تعلیم القرآن ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں تحریر فرماتے ہیں:-

احقر الناس کی طرف سے تمام علماء کرام ملک پاکستان اور خصوصاً استاذیم مفتی محمود صاحب کو مبارک ہو۔ کہ خداوند تعالےٰ نے ان کو الیکشن میں کامیاب فرما کر اسلام اور قوم کی ذمہ داری کے لئے منتخب فرمایا۔ خداوند تعالےٰ کا بار بار اور ہزار بار شکر و احسان ہے آئندہ کے بھی ان کو قوم اور ملک کی بہبودی اور بہتری کا سبب گردانے۔ اور جس ارادہ و امید پہ آپ کو قوم نے مجبور کر کے ممبری کے لئے آمادہ کیا ہے۔ خداوند تعالےٰ نے آپ کی اور لوگوں کی وہ دلی مرادیں پوری فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

الیکشن کے بعد آپ ٹانک تشریف آور ہوئے اور یہاں جلسہ منعقد فرما کر تمام اہالیان ٹانک شہر اور ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کے علماء کرام اور عوام کے تگ و دو اور ہمدردی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے فرمایا کہ تمام اہل مجلس دعا کریں۔ کہ جس غرض کے لئے آپ لوگوں نے مجھے آمادہ کیا ہے اس کا اہل ثابت فرما کر آپ کی اور میری دلی مرادیں پوری فرمائے۔ اور میرا انتخاب ملک و قوم کے لئے باعث فخر و خوشی ہو۔ بعد ازاں آپ نے تمام ضلع کے دورہ کا ارادہ فرما کر دورہ شروع کر دیا۔

ہدیہ تہنیت

جناب واجب الاحترام مفتی محمود صاحب و جناب مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء کی خدمت میں ان کی اس کامیابی پہ جو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دی ہے مبارک باد پیش کرتا ہے اور ساتھ ہی ان ممبروں کی خدمت میں جنہوں نے اپنی فرض شناسی و اسلام دوستی کا ثبوت دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی (باقی صفحہ پر)

انسانی دنیا میں عربوں کا مقام

(قسط ۲)

(از مولٰنا سید ابوالحسن علی صاحب ندوی)

(منقول از الفرقان لکھنؤ)

ہمیں تنگی نے یا تمھاری اس مصنوعی زندگی پر رحم اور غم خواری کے جذبہ نے اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ ہمیں اس رنج وحسرت نے اپنے گھروں سے نکالا ہے۔ کہ جس جاہلیت سے ہم نجات پا چکے ہیں تو میں اس میں گرفتار ہیں۔ ہمیں پروردگار عالم نے اٹھا کر بھیجا ہے تاکہ جس کو وہ چاہے ہم اس کو بندوں کی بندگی سے اٹھا کر اللہ کی عبادت کی بلندی پر پہونچائیں۔ دنیا کی تنگی سے نکال کر اس کی وسعت میں لے جائیں اور مذاہب کے ظلموں سے نکال کر اسلام کے سایۂ عدل میں پناہ دلوائیں۔

چھٹی صدی عیسوی میں رومی اور ایرانی تہذیبوں کی رنگینیاں اور ان ملکوں کی زندگی کی دلفریبیاں، تہذیبی اعتبار سے پسماندہ قوموں کو دعوت دے رہی تھیں کہ وہ ان کے نقش قدم پر چلیں، عرب بھی انہی پسماندہ اقوام میں سے تھے اور یہ دونوں سلطنتیں مع اپنے تمام ذرائع و وسائل کے ان کے قبضہ میں آگئی تھیں۔ ان کے لئے موقع تھا کہ بڑی سہولت کے ساتھ اس پوری کی پوری تہذیب کو اپنے دیار میں منتقل کر لیں لیکن وہ باز رہے۔ اس لئے کہ ان کا اعتقاد تھا کہ ان کا منصب امامت وسیادت کا منصب ہے ان کی شان رہنمائی اور رہبری ہے نہ کہ تقلید اور نقالی علی ہذا وہ یقین رکھتے تھے کہ روم وایران بیمار قومیں ہیں۔ یہ دق کی مریض ہیں اور ان کی دق یہ عیاشانہ تمدن اور پر تکلف زندگی ہے۔ یہ عظیم قومیں کل تک جن کے پرچم متمدن دنیا کے آدھے آدھے حصوں پر لہرا رہے تھے اسی بیماری کی بدولت انھوں نے ہمارے مقابلے میں شکست پر شکست کھائی ہے اور پوری سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھی ہیں، الغرض انھوں نے ان قوموں کے عادات وتکلفات سے دامن بچایا اور اپنی سپاہیانہ روایات اور جفاکشانہ انداز حیات کو برقرار رکھا۔ ان جو کام کی اور مفید چیزیں تھیں وہ انھوں نے دل کھول کر روم سے بھی قبول کیں اور ایران وہندوستان سے بھی سیکھیں۔ میں نے کہ کام کی بات جہاں ملے وہ مومن کا

گم شدہ مال ہے اور وہ اس کا سب سے زیادہ حقدار ہے"۔ ان عربوں نے ان ملکوں سے تجارت وصناعت میں فائدہ اٹھایا۔ علوم حکمت وطب سیکھے، فنون حرب میں استفادہ کیا اور رفاہ عام کے کاموں میں بہت کچھ سیکھا۔ لیکن اس تمدن کے خوشنما چھلکوں پر جہاں تک ہو سکا وہ نہیں گرے اور ان کے رہنما وعلماء تو اس عجمی تمدن کی تقلید سے کلیتہً ہی دور رہے!

اس عرب نسل نے اس بات کو اچھی طرح سمجھا تھا کہ تہذیب کے میدان میں ان کو چربے نہیں اتارنے۔ تخلیق کرنی ہے نئی طرحیں ڈالنی ہیں، نئی نئی صورتیں ڈھالنی ہیں، اور قوموں کی (اتالیقی) کا کام انجام دینا ہے۔ چنانچہ ایک طویل عرصہ تک ان عربوں کا یہی رول رہا، مگر پھر اُن کی، بلکہ انسانیت کی بدقسمتی سے وہ وقت آگیا کہ انسانیت کے یہ قائد قیادت کے مقام سے تقلید کے مقام پر آ گئے، خوداعتمادی اور خودکفالتی کے بجائے دوسروں کے سہارے ڈھونڈنے اور دوسروں کا منہ ڈھونڈنے لگی، پہلے انھیں ساری دنیا کی فکر ہوتی تھی سارے عالم کے لئے ان کے سینے میں درد اٹھتا تھا۔ اب صرف اپنی ہی فکر رہ گئی، جنھوں نے کبھی تو حول کو نسل دوطن اور زبان ثقافت کی پرانی حدبندیوں سے نجات دلائی تھی وہ خود اپنے آپ کو ان مصنوعی دیواروں میں محصور کرنے لگے۔ بحر ناپیدا کنار کی وسعتوں میں تیرنے والے حوض اور نہروں کی تنگنائیاں پسند کرنے لگے!

اے جزیرۂ مقدس! یہ کیا ہوا؟ کیا تجھے اپنے اصل مقام میں کوئی رغبت نہیں رہی؟ پلٹ اپنے منصب قیادت کی طرف، امامت وسیادت کی طرف، پوری انسانیت کے غم اور اس کی فکر کی طرف، لوٹ، اور انسانیت کے بٹے ہوئے کنبے کو جوڑ، اس کی منتشر ٹکڑیوں کی خبر لے اور اسلام کے اس عالمی پیغام سے نوع انسانی کی ہدایت کا سامان کر جو تجھی سے ظہور میں آیا تھا اور تو ہی اس کا مرجع ہے!

تو نے دنیا کو پیٹرول کی نعمت سے نوازا، یہ تیری عربی سخاوت اور حوصلہ مندی کا تقاضا تھا اور اس کے لئے دنیا تیری احسانمند ہے، کوئی شک نہیں کہ پیٹرول کا خزانہ لٹا کر تو نے صنعت وحرفت کے اس زبردست محل کی تعمیر میں بیش قیمت حصہ لیا ہے جس پر آج کی دنیا کو فخر ہے، زمین سے لے کر آسمان تک ہر طرف تیرے دیئے ہوئے تیل کی کارفرمائیاں ہیں اور دوڑتی ہوئی موٹریں اور اڑتے ہوئے طیارے زبان حال سے اس کے گواہ ہیں۔ اس عطاء وسخا اور بخشش بے بہا کا شکریہ، ان ان گنت انسانوں کی طرف سے جو اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں

لیکن اے مقدس جزیرے! تیرے سینے میں ایک اور دولت بھی تو ہے جو اس سیاہ سونے سے زیادہ قیمتی، تمدن کے لئے زیادہ نفع بخش اور انسانیت کے لئے کہیں زیادہ باعث خیر وبرکت ہے۔ وہ ایمان کی دولت ہے۔ جس کا سرچشمہ مدتوں رکا رہنے کے بعد پہلی مرتبہ تیری ہی زمین سے پھوٹا تھا، یہ تیرا پیٹرول اگر ایک زمین کا تحفہ ہے تو دوسری زمینوں کو، تو وہ ایمان جو حضرت محمد صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لے کر آئے آسمان کا تحفہ تھا، پوری زمین کو اور گویا وہ تیری ہی مبارک سرزمین تھی جس پر آسمان زمین سے ہم آغوش ہوا۔ لیکن آسمان وزمین کا یہ رشتہ ٹوٹ چکا ہے۔ جسم کا روح اور دل سے علاقہ کٹ چکا ہے۔ تمدن اور اس کی ترقیاں عرصہ ہوا ایمان و اخلاق سے بیگانہ ہیں کیسی مبارک بات ہو کہ جزیرۂ عربی اور وحی محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کے ذریعہ سے یہ ٹوٹے ہوئے رشتے پھر سے قائم ہوں، آسمان پھر زمین سے ہم آغوش ہو، جسم کو پھر روح سے آشنائی ہو اور تمدن اور اس کی ترقیاں پھر ایمان واخلاق سے قریب آئیں، یہ اس وقت کی ایک بڑی ضرورت ہے، اتنی بڑی ضرورت کہ جسم اور روح تمدن اور ایمان کی اس منحوس دوئی اور بیگانگی نے عالم انسانیت کو عین جہنم کے کنارے پر پہنچا دیا ہے اور کوئی گھڑی جاتی ہے کہ وہ اس میں جا پڑے۔

اے جزیرہ مقدس! تیرے کتنے محبین ہیں۔ جو دیکھنا چاہتے ہیں کہ علم اور فن کے ہر میدان میں، صنعت وتمدن کے ہر شعبے میں تعلیم اور تربیت کے ہر دائرے میں، تیری ایک مستقل اپنی ہستی ہو، جدید دور کے یہ تمام لوازم تیری ہستی کے اندر عربیت اور اسلامیت کے اس حسین سانچے میں ڈھلے ہوئے پائے جائیں جو تیری عبقری شخصیت اور اسلامیت کا آئینہ دار ہو، جس سے زندگی کے بارے میں تیرے خاص نقطۂ نظر، اجتماعیات میں تیرے خاص طرز فکر اور انسانیت کے حق میں تیرے مخلصانہ مقاصد کا اظہار ہوتا ہو۔ یہ انقلابی قدم جس دن بھی تو اٹھا سکا تمام مشرق تجھے تقلید کرتا ہوا نظر آئے گا۔ اور مغرب کا سر تعظیم کے لئے جھک جائے گا۔ اس دنیا کی ریت یہی ہے کہ انفرادیت اور خوداعتمادی کے آگے اس کا سر جھکتا ہے اور قدرت کی تعظیم پر مجبور ہوتی ہے۔ ذرائع اور مواقع کم ہوں جب بھی یہی ہوتا ہے اور اگر حسن اتفاق سے کسی کے پاس وسائل کی فراوانی ہو اور مواقع وسیع ہوں تب تو کیا ہی کہنا!

تو ایک صاحب دین اور صاحب دعوت ملک ہے۔ ضروری ہے کہ تیری زندگی کا ہر شعبہ اور ہر ادارہ ان ملکوں کی تنظیمات سے ایک الگ رنگ اور الگ مزاج رکھتا ہو جن کے پاس کوئی دین اور دینی دعوت نہیں ہے، یہ بھی ضروری ہے کہ تیرا خون تیری اپنی ہی رگوں میں گردش کرے اور درآمد کا تناسب برآمد سے زیادہ نہ ہو۔ اس لئے کہ کوئی تمدن اور کوئی حکومت اس کے بغیر مضبوط نہیں رہ سکتی ہے!

(باقی آئندہ)

عظیم الشان تبلیغی جلسہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مورخہ ۲۸ مئی سنہ ۶۲ء چک ۳۲۵ میں بعد نماز عشاء ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہوگا جس میں واعظ شیریں بیان حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب منٹگمری اہل جلسہ سے خطاب فرمائیں گے۔

(عتیق لدھیانوی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۱ ـ مئی سنہ ۶۲ء

اے آمدنت باعث آبادی ما

پاکستان کی قومی پارلیمنٹ (سنٹرل اسمبلی) کے لئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بھی بطور امیدوار کھڑے ہوئے تھے پورے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے صرف ایک سیٹ مرکز کے لئے تھی۔ نظام العلماء مغربی پاکستان نے دیندار مسلمانوں قابل ترین افراد ملک اور خاص کر علماء کرام کو مشورہ دیا تھا کہ وہ انتخابات سے تعاون کرکے اسمبلیوں میں جائیں۔ تاکہ وہاں ملک وملت کی مناسب اور صحیح خدمت کے مواقع مہیا اور عند الضرورت حق کی آواز بلند ہوسکے۔ اگرچہ اس مشورہ پر تھوڑے سے علماء کرام نے کان دھرا اور معدودے چند دیندار علماء ہی اس میدان میں آئے۔ مگر یہ کوئی قابل اعتراض اور زیادہ موجب نقصان نہیں ہے اس لئے کہ اسمبلیوں میں غالب اکثریت مسلمانوں ہی کی ہے اگر ان میں بعض افراد ہی کوئی صحیح تجویز پیش کریں تو بڑی تعداد ان کی حامی ہو کر شریعت کے موافق قانون سازی کی بڑی حد تک ضمانت ہوسکتی ہے۔

ہم حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ کے مشکور ہیں اور قوم ان کی اس قربانی کو ہمیشہ یاد رکھے گی کہ انہوں نے محض دین کی خاطر اپنے آپ کو اس میدان میں لاکھڑا کیا۔ جہاں بڑے بڑے نواب، کرنل۔ دنیادار۔ سرمایہ دار اور انگریزی تعلیم یافتہ حضرات جنگ اقتدار لڑتے اور حصول مقاصد کے لئے جان و مال کا جوا لگا دیا کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ جب تک علماء ربانیین کا عمل دخل ملکی معاملات اور سلطنت کے کاروبار میں تھوڑا بہت بھی رہا اللہ تعالیٰ کی رحمتیں نازل ہوتی رہیں اور دین اسلام کی حفاظت کا فرض سلاطین بھی ادا کرتے رہے اور جب سے علماء نے اس سے بے رخی برتی یا حکومتوں نے مذہب کو سیاست سے علیحدہ کیا اس وقت سے قوم پر ادبار کی گھٹائیں چھانے لگیں۔ دین کی اہمیت کم ہوتی گئی اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے جہاد متروک ہوگیا۔ اسی لئے ہم نے نظام العلماء کے اس ریزولیشن پر ان کو مبارکباد پیش کی تھی۔ بہرحال اس میدان میں آکر حضرت مفتی صاحب موصوف نے بڑا ایثار کیا ہے۔ اور ان سے زیادہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے علماء نے قربانی کی کہ انہوں نے متفقہ طور پر حضرت مفتی صاحب سے تعاون فرمایا۔ بلکہ کھڑا ہونے کے لئے ان کو مجبور کرکے ضلع بھر میں ان کے لئے کام کیا۔

ان کے سوا ضلع ڈیرہ کے عام اہل اسلام اور خاص کر بنیادی کونسلوں کے ممبر صاحبان قابل مبارکباد ہیں جنہوں نے اپنے قیمتی ووٹ ضائع نہیں کئے اور انہوں نے اپنے صحیح احساسات کی روشنی میں تمام معززامیدواروں کو جو کسی طرح بھی اہل نہ تھے نظرانداز کرکے وقت کی ضرورت کو سمجھا اور بھاری اکثریت سے حضرت مفتی صاحب مدظلہ کو کامیاب بنایا حضرت مفتی صاحب مدظلہ ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے رہنے والے ہیں۔ آپ فارغ التحصیل عالم ہونے کے سوا تجربہ کار مفتی اور بلند پایہ مدرس ہیں ملتان کے عربی مدرسہ قاسم العلوم کے صدر مدرس پاکستان بھر کے دینی اور عربی مدارس کی تنظیم وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ ہیں۔ سابق جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نائب صدر اور حضرت قطب وقت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رفیق کار رہے ہیں۔ آپ ملک کے بلند پایہ خطیب عالم باعمل اور صحیح الخیال سیاست دان ہیں۔ قومی پارلیمنٹ میں آپ کی کامیابی پر ہم دلی مبارکباد پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود سے ملک وملت کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچائے۔

"اے آمدنت باعث آبادی ما"

قومی پارلیمنٹ میں مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان سے اور بھی بہت سے دیندار اور ذی علم حضرات منتخب ہوچکے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ پارلیمنٹ میں نئے آئین پر اگر بحث ہوگی تو وہ صحیح لائنوں پر ہوسکے گی اور کسی کو یہ جرأت نہ ہوگی کہ وہ اسلام یا اسلام کے کسی حکم کی غلط تشریح کرے۔ اس قسم کے باضمیر حضرات کا اجتماع استحکام پاکستان اور قومی ترقی کی راہیں کھول دے گا۔ اللہ تعالیٰ نئی پارلیمنٹ کو ملک کی مشکلات حل کرنے اور اسلام کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

اہل اسلام کے لئے اس سے بڑھ کر اور خوشی کیا ہوسکتی ہے کہ جہاں مرکز میں اور علماء اور دینداروں کے سوا حضرت مولانا مفتی اعظم مفتی محمود صاحب کامیاب ہوتے وہاں صوبائی اسمبلی کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان کو کامیاب فرمادیا۔ جہاں اور علماء سے مل کر احیاء دین و خدمت قوم کے کاموں میں بہترین غور و فکر کی راہیں کھل سکیں گی ادارہ ترجمان اسلام ہر دو حضرات کی کامیابی پر ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں

تجاویز سہ روزہ کانفرنس کھروڑ پکا

ضلع ملتان

شاہی جامع مسجد کھروڑ پکا میں سہ روزہ کانفرنس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن صدر کانفرنس کی طرف سے پیش کئے گئے جو متفقہ طور پر پاس ہوگئے

(۱) اسلامیان کھروڑ پکا و مضافات یہ اجتماع پاکستان میں عیسائیوں کی مبینہ پریشان کن گمراہیوں پر سخت رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے اپنی حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عیسائیت کی روز افزوں ترقی کے محرکات و عوامل کا مطالعہ کرے اور ان کے ناپاک عزائم کا استیصال کرے۔ ایک اسلامی ریاست میں ایسے اداروں کو کھلی چھٹی دے دینا جہاں مذہبی لحاظ سے پاکستان کے نقطہ نظر کے یکسر منافی ہے وہاں سیاسی لحاظ سے بھی پاکستان کی سالمیت کے لئے ایک مہلک خطرہ ہے۔ اس فتنے کا جتنا جلد ہوسکے سدباب کیا جائے اور علماء کو اس خطرناک گروہ کی مدافعت کے لئے ہر قسم کی سہولت مہیا کی جائے تاکہ اس کی بڑھتی ہوئی ترقی رک جائے اور ہزاروں، لاکھوں مسلمانوں کے ایمان محفوظ رہ سکیں۔"

(۲) عظیم الشان تبلیغی کانفرنس کا یہ اجتماع علماء کے اس فتویٰ کی پوری تصدیق و توثیق کرتے ہوئے اپنے پورے اعتماد کا اظہار کرتا ہے جو تمام مسلمان فرقوں کے علمائے کرام نے مسٹر پرویز منکر حجیت حدیث کے متعلق صادر فرمایا ہے کہ وہ کافر ہے . . . . . . اور تمام اسلامیان پاکستان سے اس ناپاک فتنہ کے نتائج و عواقب سے بچنے کی اپیل کرتا ہے۔"

سالانہ جلسہ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار

ملتان

ملتان کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ عربیہ تعلیم الابرار شمس آباد کالونی عیدگاہ روڈ کا سالانہ جلسہ ۱۹ / ۲۱ ذوالحج مطابق ۲۴-۲۵ مئی بروز جمعرات و جمعہ مدرسہ کی جامع مسجد میں منعقد ہو رہا ہے جلسہ کی چار مختلف نشستوں میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی۔ مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری۔ علامہ دوست محمد صاحب قریشی۔ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری۔ مولانا عبدالعزیز صاحب میانوالی۔ مولانا غلام حسین صاحب شہبانہ جھنگ۔ مولانا حافظ محمد حسین صاحب عبدالحکیم و دیگر علمائے کرام خطاب فرمائیں گے۔ بلبل پاکستان صوفی محمد بخش صاحب چشتی نعت خواں بھی شمولیت فرمائیں گے

(مولانا ابوالحسن قاسمی ناظم جامعہ عربیہ تعلیم الابرار عیدگاہ روڈ ملتان

بقیہ صفحہ اوّل

رضا کے لئے ووٹ دیا ہے ان کو بھی مبارکباد دیتا ہے۔ اور جناب صدر مملکت سے امید رکھتے ہیں کہ ان علماء امت سے کہ جس طرح وہ دین سے محبت رکھتے ہیں۔ فائدہ قوم و ملک کو دینے کی سعی جمیل فرمائیں گے۔ اور منکرین ختم نبوت کو جن مسلمانوں نے ووٹ نہ دیتے ہوئے شکست دی ہے ان کو بھی مبارکباد دیتا ہے۔

محمد امین مدرسہ عربیہ مدنیہ مخدوم پور پہوڑاں تحصیل کبیر والا۔ ضلع ملتان

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا

مسلمان بچوّں کی تربیّت

(مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند)

(قسط ۹)

صالحین کی دعا اولاد کے حق میں

اللہ تعالیٰ نے سورۃ احقاف میں جہاں اپنے نیک اور اطاعت گذار بندوں کا تذکرہ کیا ہے وہاں یہ بھی بتایا ہے کہ یہ لوگ اپنے خالق و مالک کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ حقوق العباد سے بھی غافل نہیں ہوتے بلکہ والدین اور اولاد کے لئے خصوصی دعا کرتے ہیں۔ ارشاد ربانی ہے!

کہتے ہیں اے میرے رب!
مجھے توفیق عطا کر کہ میں تیری ان
نعمتوں کا شکر ادا کروں جو تو
نے مجھ پر، میرے والدین پر
کیا اور یہ کہ ایسے نیک کام
کروں جسے تو پسند کرے اور
میری اولاد کو نیک بنا۔ میں تیری
طرف رجوع کرتا ہوں اور
فرمانبرداروں میں ہوں۔

(احقاف ۲)

گویا بتانا یہ ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کے محبوب اور فرمانبردار بندے ہوتے ہیں وہ اپنی اولاد کی دینی اور مذہبی خیر خواہی کو بھی فراموش نہیں کرتے بلکہ ان کے لئے دعا گو رہتے ہیں اور ایسے مخلصین کی دعا قبول بھی کی جاتی ہے۔

علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے واصلح لی فی ذریتی کے سلسلہ میں لکھا ہے:-

یعنی میری اولاد کو ایسی نکوکار بنا
کہ نیکی ان میں راسخ ہو چکی ہو اور
اس پر مضبوطی سے قائم رہیں)

(فتح القدیر للشوکانی صفہ ۱۷ ج ۵)

گو آیت اتری تھی حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے مگر حکم اور انداز بیان عام ہے اور عام نیک لوگوں کا شیوہ بتایا گیا ہے کہ یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنی ذات، والدین اور اولاد پھر حقوق اللہ و حقوق العباد میں سے کسی حق سے بھی چشم پوشی نہیں کرتے ہیں بلکہ ہر ایک حق کی ادائیگی میں کوشاں رہتے ہیں اور اس کے لئے دربار ایزدی میں مناجات بھی کرتے ہیں اور جد و جہد بھی۔

مذہبی تعلیم کی اہمیت

اس آیت میں بھی مسلمانوں کو ضمناً سبق دیا گیا ہے کہ جہاں وہ دوسرے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی نہیں کرتے۔ اولاد کے حقوق سے بھی انھیں غافل نہیں ہونا چاہیئے اور ان کا سب سے بڑا حق یہ ہے کہ ان کے لئے اللہ تعالےٰ سے صلاح و فلاح اخروی کی دلی دعا کی جائے اور اپنی کد و کاوش کی حد تک تربیت میں ہرگز تغافل کیشی کو راہ نہ دی جائے اور ساتھ اس کا یقین رکھنا چاہیئے کہ ان کی مذہبی تعلیم و تربیت، عقائد و اعمال کی پاکیزگی اور اخلاق و معاملات کی صفائی بنیادی چیزیں ہیں اور اس کی حیثیت ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے۔

مذہبی تعلیم و تربیت جس کی طرف سے غفلت عام ہے افسوس ہے مسلمانوں نے اس کی اہمیت پر کبھی غور نہیں کیا اور شاید اسی کا نتیجہ ہے کہ ساری دنیا میں مسلمان رسوا اور ذلیل ہو رہا ہے۔ اور عزت و عظمت کا جو خستہ و ناکارہ تاج ان کے سروں پر تھا وہ بھی چھین لیا گیا۔

ایک مسلمان باپ کا فریضہ

ایک مسلمان کا فریضہ ہے کہ اس مسئلہ پر وہ ٹھنڈے دل سے غور کرے اور سوچے کہ جس دین پر ہمارا ایمان ہے وہ اول دن سے تعلیم و تربیت اور تزکیۂ نفس کی تعلیم دیتا ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود کی دعا کی تھی تو ساتھ ہی ساتھ آپ کے لئے ان اوصاف سے متصف ہونے کی بھی دعا کی تھی کہ امت کو قرآن پاک پڑھ کر سنائیں۔ کتاب و سنت کی تعلیم دیں۔ حکمت اور دانائی سے امت کو روشناس کریں اور ساتھ ہی ان کے قلوب تزکیہ کریں۔ دعا کے الفاظ یہ ہیں:-

"اے میرے رب! اور ان لوگوں
میں انہی میں سے ایک پیغمبر مقرر
فرما جو ان لوگوں کو آپ کی آیتیں
پڑھ کر سنایا کریں اور ان کو
آسمانی کتاب اور اس کے احکام
کی تعلیم دیا کریں اور ان کے
باطن کو پاک کر دیں۔ بلاشبہ
آپ غالب اور کامل الانتظام
ہیں۔ (بقرہ - ۱۵) (باقی)

مسلمان بیوی

میری عزیز بہنو! ماں باپ کے بڑے حقوق ہیں۔ پروردگار عالم کے بعد والدین کی فرمانبرداری کرنا فرض ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالےٰ کی خوشی والدین کی خوشی میں ہے اور اللہ تعالےٰ کی ناراضی والدین کی ناراضگی میں ہے۔

دوسری حدیث شریف میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا:- ماں باپ کے ساتھ احسان کرنا نفل نماز، صدقہ، روزہ، حج، عمرہ، جہاد فی سبیل اللہ غرض تمام چیزوں سے بڑھ کر والدین کے ساتھ احسان کرنا ہے۔ اور فرمایا جو آدمی اس حالت میں صبح کرتا ہے کہ اس کے ماں باپ اس سے خوش ہوتے ہوں اس کے لئے دو دروازے جنت کی طرف کھل جاتے ہیں اور اگر صرف ماں یا صرف باپ زندہ ہو اور وہ اس سے خوش رہے تو ایک دروازہ جنت کی طرف کھل جاتا ہے۔ اور اگر اس حالت میں صبح کرے کہ اس کے والدین اس سے ناراض ہوں تو اس کے لئے دوزخ کے دروازے کھل جاتے ہیں۔ اور اگر صرف ماں یا صرف باپ ناراض ہے تو دوزخ کا ایک دروازہ کھل جاتا ہے اور یہ حکم ہر حالت میں ہے خواہ ماں باپ اس کے ساتھ انصاف اور احسان کرتے ہوں یا ناانصافی اور ظلم کرتے ہوں۔

"اپنے والدین کے ساتھ ہمیشہ نیکی کر اگر تیرے سامنے یہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک بوڑھا ہو جائے تو انہیں مجبور اور ضعیف سمجھ کر کبھی اُف بھی نہ کہنا اور نہ کبھی انہیں جھڑکنا اور ان سے گفتگو ہمیشہ ادب اور نرمی سے کرنا۔"

حدیث شریف میں بھی آپ نے یہ جملہ تین بار فرمایا۔ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں۔ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں۔ اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالےٰ نے ارشاد فرمایا کہ اے موسیٰ جو مسلمان اپنے ماں باپ کے ساتھ احسان کرے اور میری نافرمانی کرے اس کو میں شکر گزار اور بھلائی کرنے والا لکھوں گا۔ اور جو میری فرماں برداری کرے اور ماں باپ کی نافرمانی کرے میں اس کو نافرمان لکھوں گا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ماں کی دعا، اولاد کے حق میں بہت تیزی سے قبول ہوتی ہے۔ اور ایک جگہ ارشاد ہے کہ ماں کی خدمت کرو کیونکہ اس کے قدموں کے نیچے جنت ہے۔ اس قسم کی بہت سی حدیثوں میں والدین کی خدمت اور ان کی فرمانبرداری کی تاکید کی ہے۔ کیوں، اس لئے کہ انہوں نے تمہاری خاطر کیسی کیسی تکلیفیں برداشت کیں۔ تمہاری خاطر کتنی راتیں جاگ جاگ کر گزاریں۔ تم ذرا بیمار ہو گئیں اور وہ بیچارے گھنٹوں تمہاری خدمت میں کرنے میں لگے رہے۔ تم ذرا سی تکلیف میں مبتلا ہو گئیں اور وہ بیچارے تمہاری اس تکلیف کو دور کرنے کے لئے خود ہزاروں تکلیفیں اٹھانے کو تیار ہو گئے انہوں نے تمہارے آرام کی خاطر کبھی دن کو دن اور رات کو رات نہ سمجھا۔ انہوں نے تمہیں خوش رکھنے کے لئے خود کیسے کیسے رنج و غم برداشت کئے۔ تمہاری ذرا سی پریشانی انہیں کس قدر پریشان کر دیتی تھی تمہارے چہرے کی ہلکی سی افسردگی ان کی تمام مسرتوں کو غموں میں بدل کر رکھ دیتی تھی تمہاری آنکھوں سے گرا ہوا ایک آنسو ان کے دل پر نہ جانے کتنی چنگاریاں گرا دیتا تھا۔ اور اب بھی وہ تمہاری تعلیم و تربیت کے ہر وقت خواہشمند ہیں اور ان کی دلی آرزو اور خواہش یہی ہے کہ تم بڑی ہو کر شریف لڑکی کا ایک نمونہ پیش کرو جو اپنی نظیر آپ ہو۔ انہوں نے جہاں تمہیں اچھے سے اچھا کھلانا اور پہنانا چاہا وہاں تمہیں اخلاق و آداب کی خوبیوں سے مالا مال کرنا بھی چاہتے ہیں اور ان کی ہمیشہ سے یہ خواہش ہے کہ تمہاری تعلیم و تربیت ایسی کر دوں کہ دوسری عورتیں تمہیں دیکھ کر سبق حاصل کریں اور تمہارے مطالعہ کے لئے اس قسم کی کتابیں فراہم کرتے ہیں جن سے شرافت اخلاق، ہمدردی، خانہ داری وغیرہ کے تمہیں سبق ملیں۔ (باقی)

سپاسنامہ بخدمت علماء کرام

(پیش کردہ نور الحق قریشی۔ ایم۔ اے)

مدرسہ عربیہ تعلیم القرآن شاہی جامع مسجد کھروڑپکا کی طرف سے سہ روزہ کانفرنس مغربی پاکستان کے چیدہ علماء کی خدمت میں پیش کیا گیا۔

حضرات علماء کرام! معزز بزرگو، محترم دوستو، قابل احترام خواتین! اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے یہ بے نظیر اور عظیم الشان کانفرنس منعقد کرنے کی توفیق دی غالباً کھروڑپکا اور مضافات کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ اس دفعہ مغربی پاکستان کے چیدہ چیدہ علماء اسی کانفرنس میں شرکت فرما رہے ہیں اور یہ فخر شاہی جامع مسجد کھروڑپکا کو حاصل ہو رہا ہے۔

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ایسے ماحول میں جبکہ انتخابات عروج پر ہیں اس خالص، مذہبی اور اصلاحی کانفرنس کا انعقاد بعض حضرات کے لئے تعجب انگیز ہے اس لئے میں ان کی خدمت واضح الفاظ میں عرض کر دوں گا کہ اس کانفرنس کے مقاصد میں انتخابات سے متعلق کوئی پروگرام نہیں ہے جیسا کہ اشتہارات سے واضح ہے۔

حضرات! علاقہ بھر میں جب بھی کسی نئے فتنے نے سر اٹھایا ہے بفضلہ تعالیٰ شاہی جامع مسجد ہی سے اصلاحی تبلیغی جلسوں اور کانفرنسوں کی صورت میں مدافعت ہوتی رہی ہے اور یہ فضل خاص ہے اللہ تعالیٰ کا میرے والد ماجد مولانا محمد سعید صاحب دامت برکاتہم پر۔ جن کے دم قدم سے یہ رونق وابستہ ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں تادیر سلامت باکرامت رکھے آمین۔

حضرت والد محترم نے نامساعد اور ناموافق حالات کے باوجود دین کی اشاعت و تبلیغ کے لئے خدائے برتر پر بھروسہ اور توکل کیا ہے۔ بعض اوقات ایسی فضا بھی پیدا ہو گئی کہ اپنے "غیر" بن گئے۔ سب ساتھ چھوڑ گئے کہ دیکھیں یہ اکیلا شخص کیسے اور کس طرح دین کی خدمت سے عہدہ برآ ہوتا ہے شاہی جامع مسجد سے جہاں موجودہ بے دینی و الحاد کے خلاف تبلیغی جلسے ہوتے رہے ہیں وہاں درس و تدریس کا کام بھی کسی نہ کسی شکل میں رہا ہے چنانچہ تقریباً دس سال سے بچوں کے لئے تعلیم القرآن کا سلسلہ جاری ہے اور ہر سال چار پانچ حفاظ اور امسال اللہ کے فضل و کرم سے گیارہ معصوم بچوں (جن میں دس سال سے زائد عمر کا کوئی بچہ نہیں) نے اکٹھے قرآن مجید حفظ کیا ہے۔ بچوں کی تعداد اب سو سے اوپر ہے حضرت والد محترم کے علاوہ دو حافظ صاحبان قرآن مجید پڑھاتے ہیں اور ایک مدرسہ خیر المدارس کے فاضل عالم۔ کتب دینی پڑھانے پر مامور ہیں۔ مدرسین کی تنخواہیں فی الحال انفرادی امداد پر دی جا رہی ہیں لیکن اب شاید اس کے لئے آپ سے چندہ کی بھی باقاعدہ اپیل کرنی پڑے فاضل مدرس مسجد میں مقتدیوں کے ذوق شوق کو مدنظر رکھتے ہوئے صبح کلام پاک کا درس اور شام کو حدیث شریف کا درس دیتے ہیں

حضرات محترم! موجودہ ترقی کے دور میں جبکہ دنیاوی علوم کی سرپرستی بڑے بڑوں نے اپنے ذمہ لی ہوئی ہے دینی علوم کی سرپرستی اور دینی اقدار کا احیاء آپ کے چندہ اور علماء کی قربانی پر ہے۔ آج جبکہ دنیا بدل گئی ہے، رنج و راحت، عزت و ذلت کا تصور بدل چکا ہے۔ دینی تعلیم اور علماء حق کا وجود جہاں ہمارے لئے ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ وہاں الحاد پرست، بے دین اور ہوس پرستوں کے لئے بارِ گراں دین کے اس چراغ کی روشنی جو آپ چہار طرف دیکھ رہے ہیں۔ اللہ کی توحید کے نعرے اور قال قال رسول اللہ کی آوازیں انہیں علماء کے قدم سے تابندہ ہیں۔ جن کا اوڑھنا، بچھونا، جن کے افکار و خیالات کا سرچشمہ عشق خدا اور حب رسول ہے

یک چراغ است دریں خانہ کہ از پرتو آں
ہر کجا مے نگری انجمنے ساختہ اند

علماء حق ہی کا وجود دینی فضا کا ضامن ہے یہ اور بات ہے کہ آج ہر پرائمری پاس اپنے تئیں عالم کہلانے اور مجدد بننے کے خواب دیکھتا ہے

ہر ابوالہوس نے حسن پرستی شعار کی
اب آبروئے شیوۂ اہل نظر گئی

اللہ کا عشق رسول کی محبت اور دین کی تڑپ علماء کی خدمت ہی سے حاصل ہوتی

داستان عہد گل را بشنو از مرغ چمن
زاغہا آشفتہ کے گفتند ایں افسانہ را

یہ فقر و فاقہ کو اپنا سرمایۂ حیات سمجھنے والے علماء بے سر و سامان طاغوتی اور باغی قوتوں سے لڑنے والے علماء اپنوں اور غیروں کے مطاعن کے باوجود اللہ کے یہ سپاہی، ناموس رسالت کے یہ شیدائی باطل طاقتوں سے برسر پیکار رہے ہیں

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

علماء نے صرف درس و تدریس پر اکتفا نہیں کیا بلکہ انہوں نے جہاں انگریزوں کے قمقموں کے مقابلہ میں اپنے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کی لو کو برقرار رکھا، وہاں وہ جدوجہد آزادی میں کسی سے پیچھے نہیں رہے۔ بلکہ آزادی کا علم اس وقت بلند کیا۔ جب متحدہ ہندوستان میں آزادی کے نام سے بھی کوئی آشنا نہ تھا اور آزادی و بغاوت ہم معنی الفاظ سمجھے جاتے تھے کانگریس کا نام ترکیا وجود بھی نہ تھا واقعت نہ تھا۔ علماء پھانسی پر چڑھائے گئے، ان کے گھر ڈھائے گئے ان کو کالے پانی بھیجا گیا، کوئی لیڈر آزادی کے معاملہ میں علماء سے آنکھ برابر نہیں کر سکتا۔ علماء حق کے دشمنوں کی صف میں اکیلا انگریز نہیں تھا اور وہ ایک محاذ پر نہیں لڑے بلکہ انہوں نے انگریز کی مکارانہ سیاست، ہندو کی متعصبانہ ذہنیت، بے دینوں اور الحاد پرستوں کی فتنہ انگیزیوں کے مقابلہ ناموس رسالت کے تحفظ اور ناموس صحابہ کے بچاؤ کے لئے غرضیکہ ہر محاذ پر اپنوں اور غیروں کا مقابلہ کیا انہوں نے بغیر ساز و سامان کے تاریخ کا رخ موڑ دیا

بیٹھے تو ہر نگاہ کو مسحور کر دیا
اٹھے تو کائنات کے پردے اٹھا گئے
ٹھہرے تو کائنات کی گردش ٹھہر گئی
گزرے تو راہ گذر محبت سجا گئے

علماء کا ماضی اس قدر شاندار اور اس قدر درخشاں و تاباں ہے کہ دنیا کی تاریخ اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہے۔ یہ صحیح ہے کہ انگریز نے شیکسپیئر، ملٹن، بیکن، ڈکن، شیلے اور بائرن پیدا کئے اور انہوں نے اپنے ملک اور قوم کی خدمت کی لیکن ہمارے علماء حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی، سید احمد شہید، مولانا اسمٰعیل شہید، سید جمال الدین افغانی، مولانا قاسم نانوتوی، مولانا عبید اللہ سندھی، مولانا حسین احمد مدنی اور حضرت حکیم الامت تھانوی وغیرہ حضرات نے صرف اپنی قوم کو بیدار نہیں کیا۔ بلکہ وہ دیگر اقوام کی آزادی میں سیاست و ثقافت میں، تہذیب و تمدن میں رہنمائی کی یا دوبارہ ہے آج کے جدید تعلیم یافتہ، انگریزی ذہنیت کے مریض، فرنگی نقطۂ نظر کے شیدائی کو ہر جگہ اور ہر کہیں انگریز نظر آتا ہے اور عالم دین اس کی نظر میں قدامت پسندی کا شکار اور مسجد کا ملاں نظر آتا ہے

وہ فریب خوردہ شاہیں جو پلا ہو کرگسوں میں
اسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسم شاہبازی

آخر میں ان احباب کا نہایت شکر گزار ہوں جنہوں نے اس کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لئے دامے درمے، قدمے اور سخنے امداد و اعانت کی اور آئندہ کے لئے ہر قسم کی اعانت کا یقین دلایا خصوصاً مستری حافظ نذر محمد، مستری احمد بخش اور مستری غلام مرتضیٰ صاحبان کا جنہوں نے بجلی کا انتظام کر کے مسجد کے وسیع و عریض صحن کو بقعۂ نور بنا دیا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء۔

مدرسہ عربیہ رحیمیہ چک ۲۲۵/گ ب

علاقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲۸، ۲۹ مئی ۱۹۶۲ء ہونا قرار پایا ہے۔ اہل علاقہ حضرات کی خدمت میں اپیل ہے کہ جوق در جوق تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا فرمادیں جلسہ میں ملک بھر کے مقتدر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں۔

(مولانا مختار احمد رائیپوری۔ مدرسہ رحیمیہ)

مدرسہ اشعۃ العلوم سکرنڈ میں

ایصال ثواب

حضرت سراج الموحدین عارف کامل آغا صالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک وفات سے جماعت مرحومہ کو صدمہ پہنچا ہے وہ ناقابل تلافی ہے۔ حضرت کی اچانک خبر سے مدرسہ میں تعطیل ہوئی۔ اور ختم قرآن مجید ہوا۔ سب طلبا و اساتذہ کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی شرکت کی آخر میں حضرت کی ترقی درجات کے دعا کی گئی۔

(مولانا) علی احمد شاہ۔ مہتمم مدرسہ اشعۃ العلوم سکرنڈ۔ ضلع نواب شاہ

ناظرین

خط و کتابت میں اپنا صاف اور مکمل پتہ لکھیں۔ خریداری نمبر کا حوالہ بھی ضرور دیں۔

قطب زماں حضرت مولٰنا احمد علی صاحب کی وفات پر تاثرات

حضرت سجادہ نشین دین پور شریف

دین پور شریف - ۳۰ مارچ - درگاہ عالیہ دین پور شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا عبدالہادی مدظلہ العالی نے عہد حاضر کے عظیم روحانی پیشوا اعلیٰ حضرت مولانا احمد علی صاحب کی وفات حسرت آیات پر اپنے تاثرات کا اظہار فرماتے ہوئے فرمایا کہ اعلیٰ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے ہم روحانی طور پر یتیم ہو گئے ہیں - دین پور شریف کی مسجد اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متعلقین اور معتقدین کا ہجوم تھا اور بہت کم لوگ ایسے تھے جن کی آنکھیں اشکبار نہ ہوں - حضرت سجادہ نشین جمعۃ الوداع کا خطبہ پڑھنے کے لئے منبر پر تشریف لائے تو کانپتے ہوئے بدن اور سسکیوں میں ڈوبی ہوئی آواز میں خطبہ بڑی مشکل سے پڑھ سکے - شدت غم اور وفور جذبات سے ان کا گلا رندھ چکا تھا - اور کثرت گریہ سے آواز بیٹھی ہوئی تھی - اس سے قبل حضرت صاحب کے پوتے مولانا مسعود احمد صاحب نے اپنی تقریر میں اپنے مرشد و ہادی کے کارناموں پر روشنی ڈالی - ان کے روحانی - دینی اور علمی فیوضات کا تذکرہ کیا - جہاد آزادی میں پیش آنے والے مصائب اور تکالیف کو خندہ پیشانی سے برداشت کرنے کا ذکر کیا اور حاضرین کو تلقین کی وہ دنیا و آخرت میں سرخرو ہونے کے لئے اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کریں - حضرت مدظلہ نے فرمایا کہ وہ درگاہ رب العزت میں سربدست بدعا ہیں کہ اللہ تبارک و تعالےٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادگان کو ان کی گراں ذمہ داری سے خوش اسلوبی اور کامیابی سے عہدہ برآ ہونے کی توفیق عطا فرمائیں اور انہیں حضرت کا صحیح جانشین بنائیں

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

گل امام

تحصیل ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں سے حاجی صاحب داد صاحب لکھتے ہیں کہ وہ وقت نہایت رنج و الم اور افسوس کا تھا جب کہ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر ہمارے کانوں میں پہنچی - بلکہ ساری دنیا کے لئے غم کا اندھیرا کر آئی - کیوں نہ ہو جس کی وفات سے صرف علماء ہی نہیں بلکہ ساری دنیا یتیم ہو گئی ہو ایسی بزرگ ہستی کی وفات سے یقیناً ہر مومن کا قلب مجروح ہو گا میری قلبی دعا ہے کہ اللہ رب العزت حضرت مولانا شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی روح پر مسرور کو اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازے - آمین ثم آمین -

ٹل ضلع کوہاٹ

جمعۃ الوداع کے موقع پر ٹل کی ساری مساجد میں ذیل کی قرارداد پاس ہوئی - جمعۃ الوداع کا یہ بابرکت اجتماع جس میں شہر ٹل کے ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں مجدد عصر امیر نظام العلما حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اچانک وصال اور انتقال کو پاکستان بلکہ تمام دنیائے اسلام کے لئے ایک ناقابل بیان صدمہ قرار دیتا ہے - مجلس ہذا مرحوم کی تعزیت ان کو پسماندگان بلکہ تمام دنیائے اسلام کو اس وجہ سے تہ دل سے پیش کرتا ہے کہ ان کی وفات سے یہ سب یتیم بن چکے ہیں - تاہم ظاہری رشتہ کے رو سے مجلس ہذا مرحوم کے پسماندگان کو تعزیت سے مخصوص کر کے خداوند قدوس سے التجا کرتا ہے کہ وہ ان کو صبر جمیل سے نوازے اور مرحوم کے کمالات کا پرتو ان پر منعطف کر کے مرحوم کا صحیح جانشین بنائے - مجلس ہذا خداوند قدوس سے خشوع سے دعا کرتا ہے کہ مرحوم کو اعلیٰ درجات سے نوازے -

منٹگمری

حصاری چک ۱۵۳ سے مولانا فاروق احمد نعمانی تحریر فرماتے ہیں کیا لکھوں کیسے لکھوں کن الفاظ میں لکھوں حضرت شیخ التفسیر حضرت مولانا لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا جب نام لیتا ہوں دل کی آہیں تھامنا مشکل ہو جاتی ہیں جس دن سے شیخ آنکھوں سے اوجھل ہوئے ہیں دنیا کی کوئی چیز اچھی نہیں لگتی اس غم میں ہم غریب آپ کے برابر کے شریک ہیں - اللہ تعالےٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرماتے - آمین -

خاکپائے اکابر فاضل عیدگاہ خان پور
فاروق احمد نعمانی

صاحب الطریقت و الشریعت حضرت مولٰنا حماد اللہ صاحب ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تاثرات

مدرسہ اسلامیہ فاروقیہ ملتان شہر

بتاریخ ۷۳/۴/۶۲ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب کی زبانی معلوم ہوا - کہ شیخ الشیوخ حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف والے اس دار فانی سے انتقال فرما گئے ہیں - انا للہ و انا الیہ راجعون - ابھی شیخ الاسلام مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی سے دل مغموم تھے کہ یہ جانکاہ خبر سنی گئی - مدرسہ کے طلباء کرام نے قرآن مجید پڑھ کر بخشا اور حضرت مولانا غلام قادر صاحب نے حاضرین سے خطاب فرمایا کہ جو شخص قرآن کریم کی خدمت کرتا ہے اس سے سارا جہان محبت کرتا ہے - حضرت ہالیجی شریف کو آپ نے دیکھا نہیں نے - مگر قرآن حکیم پڑھا جا رہا ہے اور دعائیں ان کے لئے مانگی جا رہی ہیں - صرف یہاں ہی نہیں بلکہ کتنے ہی مقامات سے یہ سلسلہ جاری ہو چکا ہو گا - اخیر میں حضرت مولانا موصوف نے دعا کی کہ اللہ تعالےٰ جملہ پسماندگان و متوسلین و معتقدین حضرات کو صبر جمیل سے نوازے اور حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے -

(عبدالرؤف ناظم مدرسہ)

مدرسہ عربیہ جامعہ دار الفیوض کنڈکوٹ

۱۲ - ذیقعدہ بروز بدھ حضرت ہالیجوی قدس سرہ کی وفات حسرت آیات کی خبر بذریعہ تار شہر کنڈکوٹ میں پہنچی - اس خبر کو سنتے ہی جماعت ہالیجوی شریف و متوسلین صاحبان راتوں رات شہر کنڈکوٹ سے مختلف سواریوں ہی سے نکل پڑے - اور نماز جنازہ میں شامل کے لئے بے حد کوشش کی گئی - افسوس کہ حضرت ہالیجوی کو پہلے دفن کر چکے تھے سوائے حسرت کے کچھ حاصل نہ ہو سکا - پیر روشن ضمیر رحمۃ اللہ علیہ ایک بڑی بزرگ ہستی تھی - پاکستان کے تمام علماء و صوفیا میں مشہور تھے - ابھی حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کا صدمہ دل سے ختم ہی نہیں ہوا کہ حضرت ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کے صدمہ نے دل کو پاش پاش کر دیا ہے - ہم جماعت ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ اللہ تعالےٰ سے دست بدعا ہیں کہ حضرت صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے - آمین - وفات کی خبر پر مدرسہ تین دن کے بند کر دیا گیا اور ایصال ثواب کے لئے قرآن شریف کے کئی ختم کر کے حضرت صاحب کی روح مبارک کو بخشے گئے -

(عمردین نائب مہتمم مدرسہ)

مدرسہ دار الرشاد پیر جھنڈو

ضلع حیدرآباد میں جوں ہی حضرت ہالیجوی علیہ الرحمۃ کی وفات کی جان کن دہشتناک خبر پہونچی تو ایکدم تمام مدرسین و طلبہ پر سکتہ کی حالت طاری ہو گئی - ۱۵ ذیقعدہ کو بعد نماز صبح قرآن خوانی کر کے حضرت علیہ الرحمۃ کو ایصال ثواب کیا گیا - بعد میں صدر مدرس ابو حسین عبدالحی حسینی نے حضرت کی حیات طیبہ کا اجمالی تذکرہ کیا اور تمام حاضرین نے دعا مانگی کہ اللہ تعالےٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو خاص مقربین میں شامل فرما کر جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان و معتقدین غمزدگان کو صبر اور حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین -

مدرسہ تعلیم القرآن ٹنڈو غلام علی

ٹنڈو غلام علی (ضلع حیدرآباد) میں حضرت مولانا و مرشدنا محمد حماد اللہ ہالیجوی قدس سرہ العزیز کے وصال مبارک کی خبر حادثہ عظیم سے بڑھ کر ثابت ہوئی - سب کے چہروں پر افسوس اور ملال چھا گیا پاکستان بھر میں ہمارے سلف صالحین اور علماء حق کی آخری نشانی اور آخری چراغ تھے - جمعہ کے روز ایک بڑے اجتماع میں مولانا محمد سلیمان طاہر نے ایک قرارداد تعزیت پاس کی اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا کی گئی کہ اللہ تعالےٰ حضرت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات اور متوسلین و متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے - حضرت کے روح اطہر کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی -

(ناظم مدرسہ تعلیم القرآن)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

تین ماہ کم مدت کے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

لاہور میں مودودیوں کی عبرتناک ناکامی

(از مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام)

سابق نام نہاد اسلامی جماعت نے مرکزی اور صوبائی اسمبلی کے لئے لاہور سے اپنے جنادری اور سکہ بند صالحین کھڑے کئے ملک بھر کے مودودیوں نے ان کی کامیابی کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ پروپیگنڈا اور کامیابی کے تمام ہتھکنڈے اور ذرائع بروئے کار لائے گئے۔ اسلام کے نام پر ووٹوں کی بھیک مانگی گئی اشتہارات سے شہر کے در و دیوار سیاہ کئے گئے۔ اسلام اور صالحیت کبریٰ کے تحفظ کے پیش نظر خطرہ کی گھنٹیاں بجائی گئیں۔ کراچی تک کے معاونین خاص کی خدمات حاصل کی گئیں۔ مودودی صالحین کو اسمبلی کی کرسی تک پہنچانے کے لئے کوئی دقیقہ و ذریعہ فروگذاشت نہ کیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے انہیں ناکامی اور شکست سے ہمکنار کیا۔ نعیم صدیقی اور کوثر نیازی پہلے ہی مرکزی اسمبلی میں ان کی عبرت ناک شکست کی حقیقت کو مؤقر روزنامہ "امروز" نے ان الفاظ میں واشگاف کیا ہے:۔

حمایت کام نہ آئی

لاہور ۔ ۶ ۔ مئی ۔ لاہور سے صوبائی اسمبلی کی تین نشستوں کے لئے سابق جماعت اسلامی کے لوگوں نے جن امیدواروں کے حق میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا ان سب کی ضمانتیں ضبط ہوگئی ہیں۔ حلقہ ۳ میں سابق جماعت اسلامی نے شباب ملی کی تائید کی تھی۔ حلقہ ۵ میں صابر جعفری، اور حلقہ ۶ میں شاہ محمد محسن کی حمایت کا اعلان کیا تھا۔

(امروز ۷ مئی ۱۹۶۲ء)
(صفحہ اول کالم ۱)

ختم نبوت زندہ باد

(از مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ ختم نبوت)

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آج تک پونے چودہ سو سالہ تاریخ شاہد ہے کہ قائلین ختم نبوت اور ختم نبوت کے بنیادی اور اجماعی عقیدہ کی تاویلات باطلہ کرنے والوں میں جب بھی کسی میدان میں صف آرائی ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ حاملان لوائے ختم نبوت کو سرفراز و کامیاب کیا۔ مرکزی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے حالیہ الیکشنی معرکہ میں نصف درجن کے قریب اونچے درجہ کے سرمایہ دار، خدمت ملک و ملت کے مدعی، ختم نبوت کی توجیہات باطلہ کے علمبردار، رکنیت کے میدان میں اترے۔ اثر و رسوخ، نشر و اشاعت، خدمت ملک و ملت کے بلند بانگ دعاوی۔ الیکشنی کامیابی کے ذرائع بروئے کار لانے میں کوئی کمی نہ چھوڑی۔ الحمد للہ کہ مسلمانوں کی اکثریت نے قائلین ختم نبوت کو ووٹ دے کر کامیاب کیا اور ملک بھر میں ان کا ایک مخالف مرکزی یا صوبائی اسمبلی کا رکن نہ بن سکا۔ کیا یہ تحریک تحفظ ختم نبوت کا معجزہ نہیں؟

کہتا ہے کون نالۂ بلبل ہے بے اثر
پردہ میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بھینڈو

کا سالانہ اجلاس

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم بھینڈو ضلع حیدرآباد کا سالانہ عظیم الشان اجلاس ۲۲، ۲۳ ذیقعدہ میں منعقد ہوا جس میں ہزارہا لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا حبیب اللہ صاحب مدرس مدرسہ عربیہ جنجہاں نے تلاوت قرآن مجید سے اجلاس کا افتتاح فرمایا۔ اجلاس کی پہلی نشست میں مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے نہایت فاضلانہ، توحید و رسالت، مدح صحابہ اور اعمال صالحہ پر خطاب فرمایا۔ مولانا سلطان احمد صاحب رتوڈیرو و مولانا عطاء اللہ صاحب میرپور خاص۔ مولانا محمد قاسم الدین صاحب اور مولانا عبدالستار صاحب نے بھی مختلف عنوانات پر روح پرور تقریریں ارشاد فرمائیں۔

دوسری نشست میں مولانا قاری عزیز احمد صاحب جلیب آبادی۔ مولانا محمد سلیمان صاحب طاہر، مولانا عبدالمجید صاحب بلوچ نے خطابات فرمائے۔ اختتامی تقریر مولانا عبدالشکور صاحب نے فرمائی۔ اجلاس بہت کامیاب رہا۔ لوگ اطمینان و سکون کے ساتھ سنتے رہے

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار داد مولانا محمد سلیمان صاحب طاہر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن ٹنڈو غلام علی نے پیش کیں جو باتفاق رائے منظور ہوئیں۔

(۱) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجلاس حضرت شیخ الموحدین جامع شریعت و طریقت داعی الی اللہ عاشق قرآن متبع سنت حضرت مولانا محمد حماد اللہ صاحب ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر نہایت افسوس و رنج کا اظہار کرتا ہے اور پورے ملک کے لئے حادثہ عظیم تصور کرتا ہے۔ درحقیقت یہ سال دنیائے اسلام کے لئے "عام الحزن" کی حیثیت رکھتا ہے کہ یکے بعد دیگرے حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ اس کے بعد حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ اور اب شیخ الموحدین عارف ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ ہم سے جدا ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جنت الفردوس میں ترقی درجات نصیب فرماتے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عنایت فرماتے۔

(۲) مسلمانوں کا یہ اجتماع انکی کے اس ادارہ نے جو بھونڈا منحوس اعلان کیا ہے کہ حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی پردہ فلم پر ضرور لائی جائے گی۔ اس کی پرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ایسے ذلیل ترین ادارہ پر عالمی عدالت میں مقدمہ چلایا جائے۔

(۳) بھارت میں مسلمانوں کے ساتھ جو مظالم کئے جاتے ہیں اور قتل عام کی نوبتیں ہوتی رہتی ہیں یہ اجتماع نہرو حکومت کے اس سلوک کو ظالمانہ اور وحشیانہ قرار دیتا ہے۔ حکومت پاکستان سے عملی قدم اٹھانے کا مطالبہ کرتا ہے۔

(۴) یہ اجتماع حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ریڈیو پاکستان سے خبریں نشر کرنے کے سلسلہ میں انگریزی سے پہلے اردو میں خبریں نشر کی جائیں، کیونکہ یہی ہماری قومی زبان ہے۔ انگریزی زبان کو اولیت دینا قومی غیرت کے بھی خلاف ہے اور انگریز کی ذہنی غلامی بھی ہے۔

(۵) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ چونکہ یہ ملک مسلمانوں کا ہے اور خزانہ میں مسلمانوں ہی کا ٹیکس جمع ہوتا ہے۔ اس لئے اسلام کی حقیقی خدمت کے لئے بجٹ میں "مدارس عربیہ" کی امداد کا فنڈ بھی رکھا جائے اور عربی تعلیم کو وسیع کرنے کے لئے مناسب انتظام اور لازمی قرار دیا جائے

(مولانا) محمد عالم مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم بھینڈو ۔ حیدرآباد

مدرسہ عربیہ رحیمیہ ضلع لائل پور

میں ایصال ثواب

۱۲ ذیقعدہ کا اخبار ترجمان اسلام پہنچا۔ حضرت ہالیجوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خبر وفات پڑھ کر رہے سہے حوصلے بھی ٹوٹ گئے حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی سے ابھی آنکھوں میں آنسو خشک بھی نہ ہونے پائے تھے کہ ان کے ساتھی بھی ہمیں داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ بعد از نماز فجر طلباء سے ختم قرآن کریم کرایا گیا۔ ایصال ثواب کے بعد دعا کی گئی کہ اللہ رب العزت آپ کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائے اور صاحبزادگان و دیگر متعلقین کو صبر و اجر عطا فرمائے

(مولانا) مختار احمد (صاحب) رائے پوری

مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ

حضرت قطب زمان سرتاج الاولیاء۔ مرشدی و مولائی مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی نور اللہ مرقدہ کے وفات حسرت آیات پر مورخہ ۲۴ اپریل کو مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ میں تعزیتی جلسہ و ختم قرآن ہوا جس میں مولانا محمد سعدی صاحب ناظم مدرسہ نے حاضرین کو صبر کی تلقین اور حضرت مولانا موصوف کے زاہدانہ زندگی کو اپنانے کے لئے استدعا کر کے دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ اسی جلسہ میں حضرت عالم ربانی مولانا احمد علی اعلی اللہ مقامہ کے لئے بھی رفع درجات کی دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنا نصیب کرے۔

اطلاع

بعض حضرات اجرائے چندہ ارسال فرما دیتے ہیں ان کی اطلاع کیلئے گذارش ہے کہ پرچہ ششماہی سے کم مدت کے لئے جاری نہیں کیا جاتا۔

دینی مدارس

مدرسہ اشاعت العلوم سکرنڈ سندھ

کا ماہانہ جلسہ

مدرسہ اشاعت العلوم کی طرف سے شہر سکرنڈ میں دو سال سے ماہانہ جلسے ہوتے رہتے ہیں جس میں مختلف علماء کرام شامل ہوکر توحید و سیرت کے موضوع پر تقاریر کرتے رہتے ہیں۔ حسب دستور ماہ ذوالحجہ میں ۸ ذوالحجہ مطابق ۱۳ مئی ۶۲ء اتوار کے دن جلسہ ہونا قرار پایا ہے جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری و مولانا نذیر حسین صاحب پنو عاقل تقاریر فرمائیں گے۔ شائقین حضرات شریک ہوکر اجر دارین حاصل کریں۔ (ملا محمد شاہ مہتمم مدرسہ اشاعت العلوم سکرنڈ ضلع نوابشاہ سندھ)

جامعہ حنفیہ کریمیہ کا سالانہ جلسہ

۱۳، ۱۴ اپریل بمقام شہر شاہ پور میں مدرسہ حنفیہ کا سالانہ جلسہ منعقد ہوا۔ حاضری کثیر التعداد تھی۔ نماز جمعہ سے قبل ناظم مدرسہ مولانا عبدالکریم صاحب نے نہایت خوش بیانی سے مسلک اہلسنت والجماعت ہے دیوبندی کوئی نیا مذہب نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے بزرگ توحید رب العالمین۔ شان رحمۃ للعالمین۔ صداقت صحابہ و اہل بیت چار امام، بارہ امام، اولیاء کرام، معجزات کرامات۔ قرآن مجید، حدیث شریف، فقہ شریف، مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ مسئلہ وسیلہ انبیاء و اولیاء۔ مسئلہ عذاب و ثواب قبر ارضی پر مکمل ایمان رکھتے ہیں۔ چنانچہ الشہاب ثاقب و المہند دکھائی گئی اور لوگوں میں قیمتاً تقسیم بھی کی گئی۔ لوگوں پر کافی اثر ہوا۔ پھر رات کو حضرت مولانا ضیاء القاسمی نے مسئلہ عبدیت پر اور ادب اسلاف بزرگان دین پر تقریر فرمائی۔ دوسرے روز مولانا عبدالحمید صاحب رضوی مبلغ ختم نبوت نے مسئلہ حیات النبی پر تقریر فرمائی۔ پھر مولانا عطا محمد صاحب نے رد شرک و بدعت پر تقریر فرمائی۔ اور بعد از نماز ظہر حضرت مولانا منور حسین صاحب نے تعلیم قرآن پر تقریر فرماکر حاضرین کو خوب منور فرمایا۔ آخر میں صاحب صدر مولانا سید قاسم شاہ صاحب اور مولانا عبدالکریم صاحب ناظم مدرسہ نے حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کے خیر پر جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

مدرسہ عربیہ مذہبیہ تعلیم الاسلام

کا دوسرا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۳-۲۴ مئی مطابق ۱۸-۱۹ ذی الحجہ بروز بدھ۔ جمعرات بمقام چک ۳۲/۱۰-آر تحصیل خانیوال (ملتان) انشاء اللہ منعقد ہوگا۔ واضح رہے کہ مدرسہ ہذا نہایت بے سر و سامانی کے ساتھ دینی خدمات انجام دے رہا ہے۔ لاؤڈ سپیکر اور خواتین کے لئے پردہ کا خاطر خواہ انتظام ہوگا۔ تمام احباب علاقہ ہذا کو مطلع کیا جاتا ہے کہ بمقررہ تاریخ پر جلسہ میں شریک ہوکر عند اللہ ثواب دارین حاصل کریں۔ مندرجہ ذیل حضرات اپنی تقاریر فرمائیں گے

حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری

حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی۔ مولانا سلطان محمود صاحب مظفر گڑھی۔ مناظر اسلام مولانا عبدالستار صاحب تونسوی (متوقع)، حضرت مولانا رب نواز احمد خاں صاحب (ملتان)

(محمد عبدالغفور سلیمانی مہتمم مدرسہ ہذا)

جمعیۃ الطلبہ دار العلوم عربیہ گجرات

کا انتخابی اجلاس

۲۵ اپریل کو ۸ بجے صبح دار العلوم کی جامع مسجد میں مولانا عرش اللہ خان صدر مدرس کے زیر صدارت ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جلسہ میں اساتذہ کرام کے علاوہ دار العلوم کے بعض اراکین نے بھی شرکت فرمائی۔ تلاوت قرآن کے بعد مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے ایک جامع تقریر فرمائی اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر اعلیٰ مولوی عبدالباقی صاحب۔ نائب صدر مولوی عبدالشکور صاحب۔ ناظم اعلیٰ نقیب احمد فطرت۔ نائب ناظم عبدالودود صاحب جرنیری ناظم نشریات مولوی منہاج الدین صاحب پشاوری منتخب ارکان شوریٰ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا

(ناظم نشریات)

مدرسہ عربیہ انوار العلوم شہر میرپور

سا تحصیل و ضلع سکھر سندھ کا سیرت النبی و حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر عظیم الشان اجتماع ۵-۶ ذوالحجہ مطابق ۱۰-۱۱ مئی ۶۲ء بروز جمعرات و جمعہ کو بڑے شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے جس میں پاکستان کے مشہور و معروف بزرگان اسلام علماء کرام کو مدعو کیا گیا ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانان کو عموماً، و ضلع سکھر کے باشندگان سے خصوصاً اپیل ہے کہ خود مع احباب شرکت فرماکر ثواب دارین حاصل کریں۔

(الداعی ابو المنیر محمد عبدالواحد شفیق)

بہاولپور میں اسلامی مشن پاکستان کے مرکزی دفتر کا قیام

مسلمانوں کو عیسائیت اور لادینیت سے بچانے کیلئے عملی پروگرام

بہاولپور۔ ۲۷ اپریل ۵½ بجے شام مرکزی اسلامی مشن پاکستان کا افتتاحی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں تقریباً ایک سو افراد نے شرکت کی۔ علماء کالج کے طلباء ڈاکٹر اور پروفیسر حضرات شامل تھے۔

اجلاس کا آغاز کلام مجید کی تلاوت سے ہوا۔ ابو رقاری اسد اللہ صاحب نے تلاوت فرمائی اس کے بعد مولانا عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان نے مشن کا تعارف کرایا اور اغراض و مقاصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ملک میں عوام کو اسلام سے روشناس کرانے کے لئے دینی تعلیم کے لئے بالغان کے سنٹر قائم کریں گے جس میں دین کی تعلیم اور عربی زبان کی تعلیم دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق دی جائے گی۔ ملک میں مختلف علاقوں میں ڈسپنسریاں دار المطالعے اور تبلیغی مراکز قائم کئے جائیں گے

آپ نے تقریر فرماتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ ملک میں جتنے چھوٹے چھوٹے دینی ادارے ہیں۔ اگر متفق ہوکر دینی کام کریں تو یہ ملک کی اہم دینی خدمت ہوگی۔ اگر اس پُرفتن دور میں علماء اور عوام نے مل کر اسلام کی خدمت نہ کی تو ہم سب عند اللہ مجرم ہونگے۔ آپ نے کہا کہ حالی سکولوں اور کالجوں کے لئے بھی ہم اس قسم کا دینی نصاب مرتب کریں گے کہ طالب علم جب سکول و کالج سے فارغ ہوکر نکلے تو وہ گریجویٹ ہونے کے ساتھ ساتھ اسلامی تعلیمات کے مبلغ بھی ہوں۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ اگر ہم لوگوں نے کام نہ کیا تو آئندہ آنے والی نسل مساجد پر آویزاں کلمہ لکھی ہوئی تختیوں کو آثار قدیمہ کے نشان سمجھے گی یا کسی نقاش کے فن نقاشی کا اعلیٰ نمونہ قرار دے گی۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ میں اس بات کا اعلان کرتے ہوئے خوشی کا اظہار کر رہا ہوں کہ ہمارے ایک تعلیمی مرکز کا افتتاح ہو رہا ہے جو اسلامی مشن مسجد ٹاؤن ہوگا جس میں مولانا عبدالرحیم صاحب اور عبدالرشید صاحب لیکچرار درس دیں گے مولانا آزاد کے بعد بہاولپور کے مشہور عالم دین

حضرت مولانا محمد ناظم ندوی شیخ الجامعہ نے تقریر کرتے ہوئے کہ مسیحی دنیا اس بات پر مسرت کا اظہار کر رہی ہے کہ پاکستان میں عیسائیت ترقی کر رہی ہے اتنی ترقی دنیا کے کسی دوسرے خطہ میں نہیں کر سکی۔ اس لئے مسلمانوں کو مناسب اقدام کرنا چاہیئے۔ الحمد للہ اسلامی مشن کا قیام ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ آپ نے اس ادارے کو قائم کر کے ملک کی ایک ضرورت کو پورا کیا ہے آپ نے بتایا کہ ملک کا ایک طبقہ غربت و افلاس کی وجہ سے ہمارا پسماندہ طبقہ اپنا مذہب چھوڑ رہا ہے۔ آخر میں ناظم صاحب نے اسلامی مشن کی ترقی کے لئے دعا فرمائی اور حاضرین سے تعاون کی اپیل کی۔ مولانا عبدالقادر آزاد نے تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس بخیر و خوبی برخاست ہوا۔

قبول اسلام

۴ مئی۔ بوقت ڈھائی بجے بعد دوپہر دفتر مرکزی اسلامی مشن پاکستان میں ایک عیسائی مسمی لکھ نے مولانا عبدالقادر صاحب آزاد کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور عیسائیت سے توبہ کی اب اس کا اسلامی نام عبدالرحمٰن ہے مسلمانوں سے درخواست ہے کہ اس کے حق میں استقامت کی دعا کریں۔ آمین ثم آمین

(طفیل محمد آفس سیکرٹری)

غازی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

…ت ۱۲ پیسے

نفیس

…ایل ۱۳۲،

…لد (۵) ◎ جمعہ - ۴ - شعبان المعظم سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۲ - جنوری سنہ ۱۹۶۲ء ◎ نمبر (۲)

…علوم اسلامیہ کے ارتقائی ادوار

اور ان کے اسباب

…از حکیم شمس الدین احمد قریشی ناظم دار الاشاعت والتبلیغ ٹیکسلا

آج ہمیں علوم اسلامیہ کی بہت سی قسمیں نظر آ رہی ہیں۔ اور ہر علم و فن کی علیحدہ … تابیں ہیں۔ جن کی کوئی حد و شمار نہیں ہے۔ سلف کی یہ گراں بہا خدمت بعد میں آنے … الی امت کے لئے ایک بیش قیمت عطیہ و ہدیہ ہے۔ جو ایک اہم ترین مقصد کے پیش نظر … جود میں آیا ہے۔ جسے گیارہویں صدی ہجری کے ایک مشہور عالم ابو عبد اللہ محمد بن عثمان … طرابلسی اپنی کتاب "بلوغ اقصی المرام فی شرف العلم وما یتعلق بہ من الاحکام" کے … مقدمہ میں ذرا بسط و تفصیل سے پیش فرماتے ہیں۔ جس کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے:-

(۱) جب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ اول نے حفاظ و قراء قرآن کا جہاد میں بکثرت جام شہادت نوش کرتے دیکھا تو قرآن مجید کو سرکاری طور پر مصحف میں جمع کیا۔ تاکہ ضائع ہونے کا اندیشہ ختم ہو جائے۔

(۲) حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے جب محسوس کیا کہ قرآن و سنت کے الفاظ کے معانی و مفہوم کا سمجھنا کلام عرب اور لغت عرب پر موقوف ہے تو ایک خطبہ میں ارشاد فرمایا علیکم بدیوانکم لا یضل اپنے دیوانوں کو محفوظ رکھیں۔ ضائع نہ ہونے پائیں۔ لوگوں نے پوچھا ما ھو؟ وہ دیوان کیا ہیں تو آپ نے فرمایا شعر الجاھلیة فیہ معنی کتابکم جاہلیت کے اشعار ہیں۔ معانی الفاظ کی تعیین کے لئے ان کی حفاظت ایک ایسی ضرورت ہے جس کا کوئی بھی فہم و بصیرت رکھنے والا شخص انکار نہیں کر سکتا۔

(۳) جب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کے رسم الخط وغیرہ کے روز افزوں اختلاف کو امت میں محسوس کیا تو مصاحف کی کتابت سرکاری طور پر کروا کر سربمہر کر کے ممالک میں تقسیم کروائے تاکہ تنازع و اختلاف کی گنجائش نہ رہے۔

(۴) جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے لوگوں کو غلط عربی بولتے ہوئے سنا تو علم نحو کو ایجاد کیا تاکہ عربیت کے ضائع ہونے کا اندیشہ ختم ہو جائے جو کہ کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کا ذریعہ اور وسیلہ ہے جبکہ یہی دونوں شریعت محمدیہ کے مدار ہیں۔

(۵) جبکہ علوم میں ماہر صحابہ و تابعین نے محسوس کیا کہ قرآن مجید کو سمجھنا ہر شخص کا کام نہیں ہے۔ تو انہوں نے تفسیر قرآن کی طرف توجہ کی اور بعد والوں کی خیر خواہی کے پیش نظر علم تفسیر کو (جیسے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے تھے) جمع کیا

(۶) احادیث نبویہ چونکہ قرآن مجید کی عملی تشریح و تفسیر اور تفصیل و توضیح اور زندگی کو عمل میں ڈھالنے کا ذریعہ اور وسیلہ تھیں۔ اس لئے علماء امت نے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جمع کیا۔ چونکہ احادیث بھی کئی اقسام پر مشتمل تھیں متواتر مشہور وغیرہ تو ان کی تمیز کے لئے علم اصول حدیث پیش کیا۔

(۷) جبکہ قرآن و سنت سے ماخوذ احکامات کئی ایک طرح کے تھے۔ بعض وہ تھے جن کے ساتھ صرف عقیدہ رکھنا اور ایمان لانا ہی کافی ہے۔ اور بعض دوسرے وہ تھے جن کو اپنی زندگی میں رائج و نافذ کرنا ہے (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، خرید و فروخت قصاص تعزیرات وغیرہ) قرآن سب کا یاد رکھنا، نیز کلی احکام میں سے جزوی واقعات کا حکم معلوم کرنا ضروری مگر مشکل تھا۔ اس لئے ان مستخرج مسائل کو جمع کیا گیا اور علم فقہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔

(۸) جب علماء اسلام کو نئے نئے پیش آنے والے مسائل کے استنباط کی ضرورتیں پیش آئیں اور ہر نئے واقعہ اور حادثہ کا جواب درکار ہوا اور ادھر مقدمات کلیہ جن پر بہت سارے احکام مبنی و موقوف تھے۔ ان کے اندر التباس کی وجہ سے اختلاف واقع واقع ہوا اور بہت سی آرا ہو گئیں تو انہوں نے بعد والوں کی آسانی کے لئے اور ان پر شفقت کی وجہ سے اس علم کو مدون کیا اور اس کا نام اصول فقہ رکھا۔

(۹) ابتدائے اسلام میں عقائد میں اعتدال و سلامتی تھی۔ کوئی افراط و تفریط نہیں تھی۔ مگر جب اتباع نفس کا دور دورہ ہوا اور امت میں نئے نئے فرقے پیدا ہونے شروع ہوئے جیسا کہ نبی صادق و مصدوق علیہ السلام کی پیشین گوئی تھی۔ گمراہی عام ہونے لگی اور باطل پسندوں نے حق پر پردے ڈالنے شروع کئے۔ اور باطل کو مختلف مغالطوں اور فریب کاریوں سے پھیلانا شروع کیا تو علماء اسلام اور مجاہدین ملت نے زبان و قلم سے ہر باطل کا مقابلہ کیا اور اس کے لئے کچھ اصطلاحات اور قواعد و اصول مقرر کئے۔ اور اس علم کو باقاعدہ مدون کیا اور اس کا نام علم الکلام رکھا۔

(۱۰) جبکہ قرآن و سنت کی زبان عربی تھی اور ان دونوں کا فہم لغت عربی کے فہم پر موقوف تھا تو اس کے لئے ایک شعبہ علم کو وضع کیا۔ اور اس کا نام علم اللغۃ رکھا۔

(۱۱) جبکہ شریعت کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر موقوف تھا اور آپ کی صداقت کا معیار معجزہ تھا۔ اور آپ کے معجزات (باقی صفحہ ۵ پر)

ایم عبدالرحمن لودھیانوی پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ

احکام زکوٰۃ

ماخوذ از کشف المحجوب سید علی ہجویری رح

اللہ تعالیٰ نے فرمایا اقیموا الصلوٰۃ وآتوا الزکوٰۃ یعنی قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ۔

اس قسم کی بہت سی آیات اور احادیث ہیں۔ جو زکوٰۃ کی فرضیت کا صریح ثبوت ہیں۔ جس شخص پر زکوٰۃ ادا کرنا از روئے شریعت واجب آتا ہو تو وہ صاحب نصاب ہے۔ اس لئے ایمان کا تقاضا ہے کہ وہ اس فرض کو پوری توجہ سے ادا کرے۔ زکوٰۃ اتمام نعمت پر واجب ہوتی ہے اور اس کا دستور یہ ہے کہ اگر کسی شخص کے تصرف میں دوسو درہم ہوں تو ملکیت کے حکم کے مطابق اس پر زکوٰۃ کے پانچ درہم واجب ہوتے ہیں (چالیسواں حصہ) اور پانچ اونٹ بھی کامل نعمت ہوتے ہیں جس میں سے ایک بکری واجب ہوتی ہے آنحضرتؐ نے فرمایا۔ تمام چیزوں پر زکوٰۃ ہے۔ لیکن تمہارے گھر کی زکوٰۃ اچھی مہمانداری ہے۔ بہرکیف زکوٰۃ کا حقیقی مقصد شکر نعمت اور تزکیہ مال ہی ہوا کرتا ہے۔ تندرستی کی نعمت بھی بہت بڑی نعمت ہے۔ لہٰذا ہر عضو کے لئے زکوٰۃ ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان اپنے تمام اعضاء کو عبادت و اطاعت میں مشغول رکھے۔ اور فسق و فجور یا لہو و لعب میں انہیں صرف نہ کرے۔ تاکہ اس نعمت کی زکوٰۃ کا حق ادا نہ ہو جائے۔ نیز باطن کی نعمت کیلئے بھی زکوٰۃ ہے۔ اور اسکی حکمت بہت گہری اور وسیع ہے۔ کیونکہ یہ تمام نعمتوں میں سب سے بڑی نعمت ہے اور اس میں بنیادی چیز باطنی و روحانی نعمتوں کا عرفان ہے۔ پس اس نعمت کا شکر بھی واجب ہے۔ اور اس کا شکر حفظ توحید، کثرت ذکر اور عرفان نفس ہے۔

زکوٰۃ دینے کے اسرار کا بیان۔ از "کیمیائے سعادت"

جس طرح نماز کے لئے ایک صورت اور حقیقت ہے اور وہ حقیقت بمنزلہ صورت کی روح کے ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ کے لئے بھی ایک صورت اور روح ہے

(۱) بندہ کو اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنے کا حکم ہے۔ اور کوئی مومن نہیں جو اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ نہ رکھتا ہو بلکہ حکم یہ ہے کہ کوئی چیز بھی اللہ تعالیٰ سے زیادہ عزیز نہ ہو اس لئے و مال کے ذریعہ بھی، انسان کی محبت کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ امتحان لیا گیا۔

(۲) بخل کی پلیدی سے دل کا پاک کرنا ہے۔ کیونکہ بخل دل کے لئے نجاست ہے اور جس طرح کہ ظاہری نجاست انسان کو نماز سے محروم رکھتی ہے۔ اسی طرح بخل کی نجاست دل کو اللہ تعالیٰ کے قرب کے لائق نہیں رکھتی۔ زکوٰۃ اس پانی کی مانند ہے۔ جس سے نجاست دھوئی جاتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ زکوٰۃ اور صدقہ رسول اللہؐ اور آپ کی آل مطہرہ کے لئے حرام ہے۔

(۳) اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر ادا کرنا ہے۔ کیونکہ مال مومن کے حق میں نعمت ہے جو دنیا اور آخرت میں رحمت کا سبب ہے پس جس طرح کہ نماز، روزہ اور حج نعمت بدن کا شکر ہے۔ اسی طرح زکوٰۃ دینا نعمت مال کا شکر ادا کرنا ہے۔

آداب زکوٰۃ

زکوٰۃ دینے میں جلدی کرے اور تمام سال میں واجب ہونے سے پہلے دیا کرے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ اس سے درویشوں کے دل کو خوشی ہوگی۔ تیسرا فائدہ یہ ہوگا کہ زمانہ کی آفات سے بے خوف رہیگا کیونکہ دیر کرنے میں بہت آفتیں ہیں۔ ممکن ہے کہ مصیبت پڑجائے اور وہ اس نیکی سے محروم رہے اور جب دل میں خیر کرنے کی رغبت ظاہر ہو تو اُسے غنیمت جانے اور خیال کرے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی نظر رحمت ہے۔ اور قریب ہے کہ شیطان حملہ آور ہو

جو شخص زر و سیم کا مالک ہے اور زکوٰۃ نہیں دیتا اس کے سینہ پر ایسے داغ لگائے جائیں گے کہ ان کی پیٹھ سے باہر نکل آئیں گے اور جو شخص چارپائے رکھتا ہے۔ اور زکوٰۃ نہیں دیتا۔ قیامت کے دن وہ چارپائے اس پر مسلط کر دیئے جائیں گے۔ تاکہ وہ اپنے سینگوں سے مالکوں کو ماریں اور پاؤں تلے روندیں۔ اور جب تمام چارپائے اس پر سے گذر جائیں گے۔ تو آگے والے پھر اسے روندنا شروع کریں گے۔ اور دوسری بار اسی طرح پائمال کریں گے۔ یہاں تک کہ تمام خلق کا حساب ہولے۔

انما الصدقٰت للفقراء والمساکین والعٰملین علیھا والمؤلفۃ قلوبھم وفی الرقاب والغارمین وفی سبیل اللہ وابن السبیل فریضۃ من اللہ واللہ علیم حکیم (پ ۱۰ ع ۱۴)

(ترجمہ) زکوٰۃ جو ہے سو وہ مفلسوں، محتاجوں اور زکوٰۃ کے کام پر جانے والوں کا حق ہے۔ اور جن کا دل پرچانا منظور ہے۔ اور گردنوں کے چھوڑانے میں جو تاوان بھریں۔ اور اللہ کے راستہ میں اور مسافر کو۔ یہ اللہ کا ٹھہرایا ہوا حکم ہے۔ اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے"

تشریح:- چونکہ تقسیم صدقات کے معاملہ میں پیغمبرؐ پر طعن کیا گیا تھا۔ اس لئے متنبہ فرماتے ہیں کہ صدقات کی تقسیم کا طریقہ خدا کا مقرر کیا ہوا ہے۔ اس نے صدقات وغیرہ کے مصارف متعین فرما کر فہرست نبی کریمؐ کے ہاتھ میں دے دی ہے۔ آپ اسی کے موافق تقسیم کرتے ہیں اور کریں گے کسی کی خواہش کے تابع نہیں ہو سکتے۔ حدیث میں آپ نے فرمایا کہ خدا نے زکوٰۃ کی تقسیم کو نبی یا غیر نبی کسی کی مرضی پر نہیں چھوڑا بلکہ بذات خود اس کے مصارف معین کر دیئے ہیں (۱) فقراء جن کے پاس کچھ نہ ہو (۲) مساکین جن کو بقدر حاجت میسر نہ ہو (۳) عاملین جو اسلامی حکومت کی طرف سے صدقات وغیرہ کی تحصیل کے کاموں پر مقرر ہوں (۴) مؤلفۃ القلوب جن کے اسلام لانے کی امید ہو یا اسلام میں کمزور ہوں وغیرہ ذالک من الانواع۔ اکثر علماء کے نزدیک حضور کی وفات کے بعد یہ مد نہ رہی (۵) رقاب یعنی غلاموں کا بدل کتابت ادا کر کے آزادی دلائی جائے یا خرید کر آزاد کئے جائیں یا اسیروں کو فدیہ دے کر رہا کرائے جائیں (۶) غارمین جن پر کوئی حادثہ پڑا اور مقروض ہو گئے یا کسی ضمانت وغیرہ کے بار میں دب گئے (۷) سبیل اللہ جہاد وغیرہ میں جانے والوں کی اعانت کی جائے (۸) ابن السبیل (مسافر) جو حالت سفر میں صاحب نصاب نہ ہو۔ گو مکان پر دولت رکھتا ہو۔ حنفیہ کے یہاں تملیک ہر صورت میں ضروری ہے۔ اور فقر شرط ہے۔

(حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح)

مصارف زکوٰۃ

(۱) فقیر وہ ہے جس کے پاس کوئی چیز نہ ہو۔ اور کوئی کسب نہ کر سکے۔

(۲) مسکین وہ ہے جو ... سے زیادہ ہو۔ اگرچہ مکان ... کے پاس موجود ہوں۔

(۳) وہ لوگ جو زکوٰ... حکومت کی طرف سے لوگو... ہیں۔

(۴) تالیف قلوب کے ... او رمعزز لوگ ہیں جن کو ... وہ اور لوگوں کو اسلام کی رغ...

(۵) یہ وہ لونڈی غلا... آپ کو اپنے مال سے مول ...

(۶) مقروض۔ وہ لوگ ... کام میں مقروض ہو گئے ہوں ... امیر ہوں یا درویش لیکن ... کی وجہ سے لیا ہو جس سے ک... ہوا ہو۔

(۷) وہ غازی لوگ جن ... سے کچھ ملتا نہ ہو۔ اگرچہ وہ ... لیکن سفر خرچ ان کو زکوٰۃ سے ...

(۸) وہ مسافر جن کے ... نہ ہو۔

ارشادات نبویؐ (وجوب زکوٰۃ)

(۱) حض... سے روا... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ن... فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چ...

(۱) اس بات کی گواہی دی... کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ ... وسلم اس کے بندے اور رسول ...

(۲) نماز قائم کرنا۔

(۳) زکوٰۃ دینا

(۴) رمضان المبارک کے روز...

(۵) اور بیت اللہ کا حج کرنا...

(۲) حضرت طلحہ بن عبداللہ ... ہے کہ نجد کا ایک شخص رسول اللہ ... وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سر کے بال پریشان تھے۔ اسکی ... ہمارے کانوں میں آتی تھی مگر ... سمجھ میں نہ آتی تھی۔ یہاں تک ک... صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب ہو گیا ... کے متعلق اس نے دریافت کرنا ... کیا۔ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ رات ... میں پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس ... کیا۔ کیا اس کے سوا بھی مجھ پر کچھ ... فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں ... نمازیں، پھر رسول اللہؐ نے ارشاد ... ماہ رمضان کے روزے بھی فرض ...

(باقی صفحہ ۵ پر)

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۲ جنوری ۱۹۶۲ء

اہل اسلام کی بیداری اور گوروں کا زوال

قوموں کا انتقام

یوں تو تقریباً چار سو سال سے گورہ قوموں نے ...انوں سے صلیبی جنگوں کا بدلہ لیتے ہوئے ... کے مختلف ممالک پر اقتدار کی منحوس ...شیں جاری رکھیں اور بعض جگہوں میں ...یاب بھی ہوئے۔ اہل اسلام جوں جوں ...لام سے دور اور اس کے اصول کی پابندی ...ر ہوتے گئے۔ وہ مختلف مقامات ...منوں کے اقتدار کے شکار ہوتے گئے

مسلمانوں کی فتح کے اسباب اور نصرانیوں کی ترانہ سازش

اور سچ پوچھیں تو مسلمانوں میں بے دینی ...ی ان گوروں کی غیر مرئی اور اندرونی ...شوں سے ہوئی۔ وہ جانتے تھے کہ ... تک مسلمانوں میں مذہب کا اتنا جذبہ ...اتنی اہمیت باقی ہے کہ اس کو ہر دوسری ...حتی کہ جان سے بھی پیارا سمجھتے ہیں ... وقت تک ان کو زیر نہیں کیا جا سکتا ...وں نے یہ غیر انسانی اور غیر شریفانہ ...شیں خیر القرون میں بھی کیں۔ خود ...ت فاروق اعظم، حضرت عمر رضی اللہ ...لے عنہا کے زمانہ مبارک میں جب یورپ ...وجود انتہائی جنگی تیاریوں اور بے حد ...ب ساز و سامان کے عربوں کے مقابلہ ...پے در پے شکستوں سے دوچار ہونا ... وہ سوچنے لگے۔ آخر اس کا سبب ...ہے۔ بالآخر وہ یہی سمجھے کہ ان مسلمانوں ...خلاق اچھے ہیں۔ صداقت و دیانت ...لتے ہیں۔ نمازوں اور سجدوں سے ...کے چہرے چمک رہے ہیں۔ امیر کی ...عت پر جان دیتے ہیں۔ موت سے ...کرتے ہیں۔ اس زندگی کی ان کے دلوں ... کسی اور زندگی کے حصول کی خاطر ... وقعت ہی نہیں ہے۔ یہ عزم و استقامت ...طاہیں۔ ان کی نگاہیں نیچے ہیں۔ یہ ... تعالیٰ سے شرماتے ہیں۔ فرشتے ...سے شرماتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ... اللہ تعالیٰ ان کا ہے۔ یہ اس کے ...کی مدد کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی

مدد کرتا ہے۔ اور جب تک یہ حالت رہیگی ہم کبھی نہ جیت سکیں گے۔

چنانچہ ان عیسائیوں نے یہ اسکیم بنائی کہ کسی طرح ان مسلمانوں کو بے دین بنا کر اللہ تعالیٰ کی غیبی امداد سے محروم کر دیا جائے۔ تبھی ان پر فتح پائی جا سکتی ہے۔ اس کام کے لئے انہوں نے اس راستے کے دونوں طرف خوبصورت عورتوں کے پرے جما دیئے۔ روم کے حسن و جمال سے در و دیوار جگمگانے لگے۔ لباس فاخرہ کے زرق و برق سے آنکھیں خیرہ ہونے لگیں زیوروں سے آراستہ مستورات نے علاقہ کو پرستان بنا دیا۔ ان عورتوں کو حکم دیا کہ جو مسلمان آنکھ اٹھا کر دیکھے گا اسکے گلے لگا لینا۔ مطلب یہ تھا کہ اس طرح تمام لشکر گناہوں میں ملوث ہو کر خدائی امداد سے محروم ہو جائے گا۔ یہ خبر مسلمان جاسوسوں نے اپنے کیمپ میں پہنچا دی وہاں امیر لشکر نے سب کو بلا کر قرآن پاک کی ایک آیت پڑھ کر سنا دی۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ اے پیغمبر ایمان والوں سے فرما دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچے اور پردے کے مقامات کو بچائے رکھیں۔ مسلمانوں کو حکم الٰہی یاد کرا دینا کافی تھا۔ جب دوسرے دن غازیوں نے دشمن کی سرزمین کی طرف بڑھنا شروع کیا۔ ان کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔

عیسائی مورخ کی رائے

عیسائی مورخ گبن لکھتا ہے کہ سارے لشکر کے سر جھکے ہوئے تھے۔ یہاں تک کہ آخری سپاہی بھی اس شیطانی جال سے بچ کر آگے نکل گیا۔ عورتیں کہنے لگیں یہ لوگ آدمی نہیں یہ کوئی اور مخلوق ہے۔

مورخ لکھتے ہیں کہ اگر یہ امیر ہے (حضرت عمرؓ) اور یہ قوم ہے۔ تو ان کے لئے ایک دنیا کافی نہیں۔ ایسی دس دنیائیں ہوں تو بھی یہ فتح کر کے رہیں گے۔

آہ! آج کس کو یہ سمجھائیں کہ مسلمانوں کے عروج و ارتقاء کا ایک اور صرف ایک ہی راستہ ہے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اتباع۔

عیسائیوں کی کامیابی

بہرحال اس وقت تو عیسائی مسلمانوں کو بے دین بنانے میں کامیاب نہیں ہوئے مگر بعد میں آہستہ آہستہ ان کو بے باک کر دیا اور دین اور احکام شریعت کی پابندی کی اہمیت ان کے دلوں سے نکال دی پہلے میموں کا عمل دکھا دکھا کر پردے کی اہمیت کم کی۔ پردے پر بحثیں کیں اور اب یہاں تک کہ اب پردے کرنے والے کو اولڈ فیشن دقیانوسی کہا جاتا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اسی طرح پہلے مردوں کے گھٹنے ننگے کرائے ڈاڑھی منڈھوائی۔ کرتے کراتے عورتوں کے جسم ننگے ہونے لگے اور نامحرم جوڑوں کا مٹر گشت کرنا بھی عیب نہ رہا۔ اور اب تو ڈانس کرنا، مل کر ناچنا اور پرائیویٹ مردوں اور عورتوں کا بے باکانہ اختلاط ترقی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔

دوسری طرف جس سنت رسول صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پیروی باعث کامرانی اور موجب فلاح دارین سمجھی جاتی تھی اس کے خلاف بکواسیں شروع ہیں۔ حدیثوں کی مخالفت ہو رہی ہے۔ ناموس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ختم نبوت جیسے متفقہ امور کے خلاف بد طالب کشائی ہوتی رہتی ہے۔ ان حالات میں ہمیں ہمارے آقا و مولیٰ ہمارے ناصر و مددگار اور ہمارے علیم و حکیم خدا تعالیٰ کی رضامندی اور نصرت کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ سو سال سے ساری دنیا میں اہل اسلام کو مادی دنیا کے مقابلہ میں ہزیمت ہی ہزیمت ہوتی رہی۔ یہاں تک کہ عیسائی طاقتیں مسلم ممالک پر بلا واسطہ یا بالواسطہ قابض ہو گئیں۔

تاریخی انقلاب

مگر جب عیسائیوں کی درندگی اور ظلم حد سے بڑھ گئے۔ دوسری طرف شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی اور شیخ سنوسی صاحب۔ غازی عبدالکریم صاحب (الیف)، اور مفتی فلسطین صاحب مبارک اور ربانی ہستیوں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے ممکن جد و جہد شروع کر دی سید جمال الدین افغانی جیسے حضرات نے سوئی ہوئی قوم کو جگانا شروع کیا مصر کے سعد زاغلول پاشا اور جامعہ ازہر مصر کے ہزاروں طالب علم میدان عمل میں کود پڑے اللہ تعالیٰ کی رحمت ان کے شامل حال ہوتی گئی۔ یہاں تک کہ آج شاذ و نادر ہی کوئی مسلم ملک اغیار کے قبضہ میں ہے مسلمان قوم کے جاگنے اور شاہراہ پر چلنے کی دیر ہوتی ہے۔ پھر فتح و نصرت اس کے پاؤں چومتی ہے۔ آج افریقہ اور ایشیا سے گوری قومیں رخصت ہو رہی ہیں۔ اور چٹی چمڑی والے بڑی حسرت سے ایک ایک ملک سے بوریا بستر اٹھاتے چلے جا رہے ہیں

در و دیوار پہ حسرت سے نظر کرتے ہیں
خوش رہو اہل وطن ہم تو سفر کرتے ہیں

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ اگر آج ہم علماء کرام کے مشوروں کے مطابق بزرگان دین کے ارشادات کی روشنی میں اسلام پر عمل کرنا شروع کر دیں تو نیوگنی اور کشمیر کیا ہیں: ساری باطل قوتوں کو اللہ تعالیٰ اہل حق کے سامنے گھٹنے ٹیکنے پر مجبور فرما دیں گے۔ ان کے لئے یہ کوئی مشکل کام نہیں اور نہ ہی نیا ہے۔ وہ ہمیشہ سے اپنے نام لیواؤں کی مدد فرماتے ہیں۔ الا ان حزب اللہ ھم الغالبون۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضری کیلئے پشاور سے ایک قافلہ لاری کے ذریعہ

۱۱ جنوری سنہ ۶۲ء کو پچاس آدمیوں کا ایک قافلہ حضرت مولانا احمد علی صاحب مدظلہ کی خدمت میں حاضری کے لئے لاری کے ذریعہ صبح ۵ بجے پشاور شہر سے روانہ ہوگا اور تقریباً ۴ بجے لاہور پہنچے گا۔ جہاں وہ مجلس ذکر میں شریک ہونے کے سوا حضرت اقدس سے شرف بیعت بھی حاصل کرے گا۔

امیر نظام العلماء سرحد کا تبلیغی دورہ

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد کا تبلیغی دورہ تحصیل مردان میں ۶ جنوری سے ۱۵ جنوری تک ہوگا ۱۶ جنوری کو امیر محترم واپس مردان پہنچیں گے
پیر مبارک شاہ ناظم نظام العلماء سرحد مردان

تصحیح

۵ جنوری ۱۹۶۲ء کے "ترجمان اسلام" میں صفحہ ۵ پر ایک مضمون کا عنوان سہو کتابت سے غلط چھپ گیا ہے "اسلام اور فریضہ حج" کی جگہ "اسلام اور فریضہ تبلیغ" ہونا چاہیئے۔ ناظرین کرام درست فرمالیں۔ (ادارہ)

مسلمان بیوی

(از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری)

(چوتھی قسط)

حدیث ۲۷ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ لعنت کرے اللہ تعالےٰ نامحرم عورت کو دیکھنے والے پر اور اسی طرح نامحرم مرد کو دکھانے والی عورت پر۔ (رواہ البیہقی شعب الایمان)

آج کل ہماری بہنیں اس کی احتیاط نہیں کرتیں۔ اکثر شادی وغیرہ کے موقعوں پر ہماری بہنیں ایسی بے احتیاطی کرتی ہیں کہ نامحرم مردوں کی نظریں ان پر پڑجاتی ہیں ایسی عورت پر خدا کی لعنت اور پھٹکار ہوتی ہے۔ اس لئے ہم سب کو اس کی بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔

حدیث ۲۸ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تنہائی میں جمع ہوتا کوئی کسی اجنبی عورت کے ساتھ۔ مگر تیسرا ان میں شیطان ضرور آجاتا ہے۔ یعنی شیطان ان دونوں میں جوش پیدا کرتا ہے۔ اور ان دونوں کو بُرے کام میں مبتلا کرتا ہے۔ (ترمذی)

حدیث ۲۹ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ تمہارے گھر میں نہ آیا کریں ہیجڑے۔ (بخاری و مسلم)

یعنی ہیجڑوں سے حضور نے پردہ کرنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ وہ پردہ کرنے میں مردوں کی طرح ہیں۔ اس زمانہ میں اکثر جگہ دیکھا گیا ہے جب کسی جگہ کوئی بچہ پیدا ہوتا ہے تو یہ کمبخت بے تکلف پردہ دار گھروں میں گھسے چلے آتے ہیں اور بہنیں اس بنا پر ان سے چھپتیں نہیں کہ یہ مرد تو ہیں نہیں پھر ان سے پردہ کاہے کا۔ یہ سخت غلطی ہے۔ لہٰذا آئندہ کے لئے اس سے توبہ کرنی چاہیئے۔

حدیث ۳۰ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پردہ کرو اندھے سے۔ ام المومنین حضرت ام سلمہ فرماتی ہیں کہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو نابینا ہیں۔ ہم کو کہاں دیکھتے ہیں۔ (رواہ احمد ترمذی)

اس پر آپ نے فرمایا کہ اگر وہ اندھے ہیں تم تو اندھی نہیں۔ بعض عورتیں اندھوں سے پردہ نہیں کرتیں کہ یہ تو اندھا ہے۔ اس سے کیا پردہ۔ لیکن اس حدیث سے معلوم ہوا نہیں۔ اسی طرح اجنبی مرد کی طرف عورت کو دیکھنا بھی درست نہیں۔

حدیث ۳۱ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت پردہ میں رہنے کی چیز ہے۔ پھر جب وہ اپنے گھر سے بلا ضرورت نکلتی ہے شیطان اس کو مردوں کی نظروں میں اچھا کرکے دکھلا دیتا ہے اور بدمعاش اس عورت کو خوبصورت سمجھ کر اس کے پیچھے لگ لیتے ہیں یا مردوں میں بیٹھ کر اس عورت کی باتیں کرتے ہیں۔ یعنی بلا ضرورت یعنی ضروری سفر وغیرہ کے لئے اپنے گھر سے نکلے ورنہ نہیں۔ کیونکہ یہ کمبخت شیطان لوگوں کی نظروں کو عورتوں کی طرف پھیر دیتا ہے اور بدمعاش مرد ہماری نسبت کیا کیا خیال کرنے لگتے ہیں۔ آج کل فیشن ہوگیا ہے کہ برقعوں پر خوب کڑھائی کریں گی۔ شلوار کے پائنچوں پر خوب کڑھائی کریں گی تاکہ باہر نامحرم مردوں کی نظریں پڑیں۔ ورنہ برقعہ تو دراصل پردہ کے لئے بنایا ہے۔ اور ہم اس کو زینت کا مرقع بنالیں کس قدر غلطی کی بات ہے اس طرح پر سینکڑوں عورتیں مجلسوں اور تعزیوں سے غائب ہوگئیں اور لوگ ان کو لے جاکر فروخت کرتے ہیں اور ان کی بے عزتی کرتے ہیں۔ یہ جو کچھ ہو رہا ہے۔ شریعت کی باتوں پر عمل نہ کرنے سے ہو رہا ہے۔

حدیث ۳۲ :- فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ برکت والا وہ نکاح ہے جو مشقت میں آسان ہو۔ (رواہ البیہقی)

یعنی ہلکا پھلکا ہو۔ نہ زیادہ بار لڑکے والوں پر پڑے اور نہ ہی لڑکی والوں پر آج کل ہماری بَری جہیز کی رسومات نے ہمارے نکاحوں کو کتنا مشکل کردیا۔ اسی واسطے آج کل ہمارے یہاں برکت نہیں رہی ان ہی فضول رسومات کی وجہ سے بہت سے غریب آدمی اپنی لڑکیوں کی تمام جوانی ختم کردیتے ہیں۔ نہ ان کے پاس دینے کو ہوتا ہے۔ نہ وہ بغیر جہیز کے کرتے ہیں۔ کیونکہ اس سے ان کی برادری میں ناک کٹتی ہے۔ پس ہم کو اپنے نکاحوں کے بابرکت بنانے کے لئے ان واہیات رسموں کو چھوڑ دینا چاہیئے

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق

منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسالہ برق و...

اس جواب کو کتابی شکل میں طبع ہوکر شائع ہوئے دیر ہوگئی ہے۔ مگر افادہ اسکو قسط وار شائع کیا جارہا ہے۔ امید ہے کہ دوستوں کو اس سے حالا... عام مسلمانوں کو مسئلہ کی حقیقت معلوم ہوجائے گی۔ (مدیر)

(قسط اول)

اللہ تبارک و تعالےٰ کی شان ہے کہ جب ایک آدمی گمراہ ہوتا ہے تو وہ یہ گمان کرتا ہے کہ "ہمچو ما دیگرے نیست" وہ یا تو مال و دولت یا حکومت پر مست ہوتا ہے یا اس کا علمی گھمنڈ اس کو قعر ذلت میں دھکیل دیتا ہے۔ ایسا آدمی چاہتا ہے کہ کوئی دوسرا شخص اس کے دینی اور دنیوی وجاہت کا مقابلہ نہ کرسکے۔ عبداللہ بن ابی مدینہ منورہ کا بڑا منافق تھا۔ وہ اسی لئے مردود ہوا کہ اس نے سرور کائنات محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے مقبول عام بیٹھ جانے میں اپنی ذلت سمجھی اور اس کو اپنی چودھراہٹ کا خطرہ محسوس ہونے لگا۔

جب کبھی لوگوں نے دین میں گمراہانہ اختلاف پیدا کرکے ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈالی۔ انہوں نے ہمیشہ یہی کہا سابقہ علماء نے قرآن و حدیث کو صحیح نہ سمجھا۔ بلکہ ہم نے ان سے زیادہ بہتر سمجھا ہے اور جب علماء حق نے ایسے مردودوں کا مقابلہ کیا۔ اور ان کے فتنے کو ناکام بنایا تو ان خبیثوں نے یہی کہا کہ یہ علماء منفی کام کرتے ہیں۔ ان کا کام مخالفت ہی کرنا ہے۔ اور یہ مثبت کام کرنا نہیں جانتے۔ بھلا خیال تو فرمایئے کہ یہ کتنا بڑا مثبت کام ہے کہ ان علماء حق کی کوششوں سے ہی دین جوں کا توں باقی ہے۔ اور انہوں نے کسی دجال اور گمراہ کو سلف صالحین کے عقائد بدلنے کی اجازت نہیں دی۔ البتہ اتنا ضرور ہوا کہ ایسا ہر بھیڑیا اہل سنت والجماعت کی چند معصوم بکریوں پر ہاتھ صاف کرکے ایک چھوٹا سا فرقہ بناتا چلا گیا۔ علماء کرام جن کو فرقہ بندی کے لئے بدنام کیا جاتا ہے۔ ہر نیا فرقہ بنانے والے کے آڑے آتے رہے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے۔ تو آج برساتی کیڑوں کی طرح ہر آدمی جدا جدا فرقہ بنائے ہوئے اپنی اپنی ڈفلی الگ بجاتا۔ بہرحال جو بھی نیا عقیدہ پیدا کرکے نیا فرقہ بنانے والا

میرے سوا کسی نے نہیں سم...

غلط علمی گھمنڈ کا دوررس نتیجہ

اگر یہ ... کہ اب ... حدیث ... بنیاد ہیں۔ صحیح نہیں سمجھا گیا ... دین کا اعتماد ختم ہوجائے گ... عمارت ہی متزلزل ہوجائے ... ہوسکتا ہے کہ دین اسلام ک... یعنی نبی اکرم صلی اللہ علیہ و... زبان سے سننے اور سمجھنے و... ہی دین نہ سمجھا ہو۔ اور یہ... صحابہ کرام رضوان اللہ ... اجمعین کی گود میں پلنے اور ... قدم پر چلنے والے تابعین ... نے دین کی حقیقت کو ہی صحا... پایا ہو۔ اور آج چودھویں ... برخود غلط مدعیان اجتہاد نے ... سے ان پاک نفوس سے زیا... اصل حقیقت کو پالیا ہو؟ ا... کو تو بزرگان دین سے آئمہ مح... مجتہدین اور محققین نے حا... کتابوں میں محفوظ کرلیا جو آج ... ہے۔ اگر قرآن پاک کے ملا... اور اُس کی تفسیر اس طرح محف... تو قرآن پاک کی حفاظت کا د... کیسے صحیح ثابت ہوتا۔ کیونکہ قرآ... صرف الفاظ کا نام نہیں بلکہ ... معانی دونوں کے مجموعے کا نا... اور اللہ تعالےٰ کا دعویٰ ہے ک... (قرآن) کو ہم نے اُتارا اور ہم ... کی حفاظت کریں گے۔

پس اگر قرآن پاک کی آیا... معانی مراد لینا جو احادیث رسو... اقوال صحابہؓ اور چوٹی کے محدثی... کے خلاف ہوں یا اُمت کے اجما... مطابق نہ ہوں۔ صحیح نہیں ہوسکتے ... برائی لازم آجائے گی کہ چودہ سو...

صفحہ اول کا بقیہ

میں بڑا معجزہ قرآن کریم تھا۔ مگر اعجاز قرآن کو سمجھنے کے لئے بھی فہم و تحقیق کی ضرورت ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید میں مجاز، استعارے کنایات اور حقائق و اسرار ہیں۔ تو علماء دین نے اس کے لئے ایک علم مدون و مرتب کیا۔ جس کا نام علم بلاغت و معانی ہے۔

(۱۲) اور جبکہ مسلمانوں کو روزے اور نماز کے لئے جہت قبلہ اور رات دن کے اوقات معلوم کرنے کی ضرورت تھی۔ تو انہوں نے علم الہیئۃ کو مدون کیا۔

(۱۳) اور جب وہ اعداد و شمار اور تقسیم میراث اور دیگر تمام معاملات میں حساب کے محتاج ہوئے تو انہوں نے اسکو باقاعدہ شعبہ علم قرار دیا اور اسے مدون کیا۔

(۱۴) اور بہت سے علوم و فنون ہیں جن میں سے بعض کو اپنی ضرورت کے تحت وضع کیا اور بعض کو تردید کے لئے سیکھا سکھایا۔ مثلاً علم اسماء الرجال، علم جرح و تعدیل احادیث کی تحقیقات اور چھان بین کی خاطر وضع کیا۔ اور فلسفہ کے عروج کے وقت جب کہ اس کے اصول کی شہرت اسلامی عقاید پر اثر انداز ہو رہی تھی فلسفہ کو داخل نصاب کر کے اسکی دھجیاں اڑائیں امام غزالیؒ نے تہافت فلاسفہ لکھ کر اس کا تیا پانچہ کیا۔

بہرحال سلف و خلف نے حفاظت دین کے لئے ہر وقت اس کے حسب مناسب اقدامات کئے اور اسکی حفاظت و اشاعت کو ہر دوسرے کام سے مقدم سمجھا۔

آج کل علماء کرام نے نئے فتنوں پر توجہ مبذول فرما دی ہے۔ امید ہے کہ بہت جلد باطل کو شکست ہو گی۔

تلاش گمشدہ

حافظ مولانا مشتاق احمد صاحب سابق خطیب رسالہ ۱۲ لائل پور ایک ماہ سے لاپتہ ہیں آپ فرق باطلہ کے خلاف احسن انداز سے بولنے والے ہیں۔ آپ کا رنگ گندمی ہے۔ قد درمیانہ، اوپر کا ایک دانت ٹوٹا ہوا ہے اور اسلامی بال رکھے ہوئے ہیں۔ اگر کوئی ان کو دیکھے یا پتہ ہو یا وہ خود پڑھیں تو جلد پتہ دیں ان کا قارب برنان میں پتہ ۔۔ ناظم مدرسہ

مولانا درخواستی کا تبلیغی دورہ

زبدۃ السالکین حافظ القرآن والحدیث حضرت مولانا الحاج محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم ۶ر جنوری ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ شام کو خانپور سے حیدر آباد میں تقاریر فرمائینگے آپ مدرسہ مفتاح العلوم گھاس منڈی حیدر آباد میں قیام فرمائیں گے۔ ازاں بعد حیدر آباد سے کراچی تشریف لے جائیں گے۔ اور تین روز کراچی ٹھہریں گے۔ اور مورخہ ۱۱ جنوری کو کراچی سے برائے خانپور روانہ ہوں گے۔ کراچی میں قیام کے دوران تقریباً تین چار جگہ تقاریر بھی ہوں گی۔ (نامہ نگار)

ناموں کی تبدیلی

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ محدث خانپوری نے محترم محمد رمضان صاحب بھکر کا نام محمد عبدالرحمٰن رکھ دیا اور مولوی محمد رمضان صاحب امام مسجد نہر کالونی کا نام بدل کر مولوی عبدالحنان صاحب رکھ دیا ہے۔ تمام حضرات آئندہ ان کو ان نئے ناموں سے یاد کریں۔

مجلس عاملہ نجم المدارس کلاچی کا اجتماع

۲ر جنوری ۱۹۶۲ء کو مجلس عاملہ نجم المدارس کلاچی کا اجتماع ہوا۔ اور مندرجہ ذیل امور طے پائے

(۱) مدرسہ کے جنوبی مشرقی جانب جو پلاٹ لیا گیا ہے اسکی جنوبی دیوار بنا دینے کی ضرورت تسلیم کی گئی اور مہتمم مدرسہ کو اس سلسلہ میں صرف کرنے کی اجازت دیدی گئی۔

(۲) اراکین شوریٰ کا عام اجلاس دو ہفتوں تک بلانے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۳) شہر کے مستری حضرات پر مشتمل ایک بورڈ نے مدرسہ کی جدید تعمیر کیلئے ایک خوبصورت نقشہ تیار کیا تھا۔ اسے مجلس نے نہایت پسند کیا۔ اور مزید کارروائی کے لئے مجلس شوریٰ میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

(۴) مجلس نے جناب قاضی عبداللطیف صاحب مدرس مدرسہ ہذا جو کہ ۲۳ر اکتوبر ۱۹۶۱ء سے چار ماہ کیلئے خاندانی قوانین کے سلسلہ میں نظر بند ہیں کو ۳۰ر دسمبر ۱۹۶۱ء سے بی کلاس دیے جانے پر اظہار اطمینان کیا اور اسے حکومت کی فرض شناسی قرار دیا۔ نیز توقع ظاہر کی کہ مولانا موصوف یا دوسرے اس قسم کے حضرات جو خاندانی قوانین جیسے شرعی مسئلہ پر نظر بندی کاٹ رہے ہیں کے مسئلہ پر حکومت از سر نو غور فرما کر عامۃ المسلمین کو مطمئن کرے گی

احکام زکوٰۃ

بقیہ صفحہ (۲)

دریافت کیا۔ کیا اس کے علاوہ بھی اور روزے مجھ پر فرض ہیں۔ آپ نے فرمایا نہیں مگر نفلی روزے۔ طلحہؓ بیان کرتے ہیں۔ کہ اس کے بعد رسول اللہ صلعم نے اسکے سامنے زکوٰۃ کا تذکرہ کیا۔ اس نے دریافت کیا۔ اس کے علاوہ بھی مجھ پر کچھ اور فرض ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں۔ مگر نفلی صدقہ طلحہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص یہ کہتا ہوا چلا گیا۔ خدا کی قسم میں نہ تو اس پر کچھ زیادہ کروں گا۔ اور نہ ہی اس سے کچھ کم کروں گا۔ یہ سن کر نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ شخص یہ بات سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

(۳) حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے جب حضرت معاذؓ کو یمن کا حاکم مقرر کر کے بھیجا ہے۔ تو ان سے فرمایا کہ وہاں کے لوگوں کو پہلے اس بات کی دعوت دینا کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ تعالےٰ کا رسول ہوں۔ پھر اگر وہ اس چیز میں تیری اطاعت کر لیں تو ان کو بتلا دو کہ اللہ تعالےٰ نے ان پر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ پھر وہ اگر اس چیز کو بھی مان لیں تو پھر ان کو بتلا دو کہ اللہ رب العزت نے تم پر زکوٰۃ فرض کی ہے۔ جو تمہارے مالداروں سے لی جائے گی اور تم میں سے فقیروں کو دی جائے گی۔

(بخاری و مسلم)

(۴) حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔ کہ رسول اللہ صلعم نے ارشاد فرمایا کہ مجھ کو خدا کی جانب سے اس بات کا حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے قتال کروں جب تک کہ وہ اس امر کا اقرار نہ کر لیں کہ اللہ تعالےٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اور محمد اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں پھر جب وہ ایسا کرنے لگیں تو وہ مجھ سے اپنی جانوں اور مالوں کو محفوظ کر لیں گے۔ اگر اسلام کا حق ان پر باقی رہیگا۔ اور ان کا حساب خدا کے حوالے ہے۔ (بخاری و مسلم)

(باقی آئندہ)

ترجمان اسلام کا بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

جماعتی خبریں

نظام العلماء لکی مروت کے امیر و ناظم کا تبلیغی دورہ

۱۲ر دسمبر ۱۹۶۱ء کو مولانا سکندر خان امیر اور احقر حمید اللہ نیازی ناظم اعلےٰ نظام العلماء لکی مروت اور شل خان صبح دلو خیل سے روانہ ہو کر بس میں گنڈی سجان خیل پہنچے۔ وہاں پیران زکوڑی صاحبزادہ عبدالجبار صاحب و برادرش صاحبزادہ غلام دستگیر صاحب کے ساتھ ملاقات کی گئی جن کے ساتھ نظام العلماء کے تنظیمی امور پر کافی دیر تک تبادلہ خیالات ہوا۔ اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سابق صوبہ سرحد کے تبلیغی دورہ مروت پر بات چیت ہوئی سرائے نورنگ پر امیر مرکزی کے جلسہ کو کامیاب بنانے میں تعاون کی امید دلائی۔ اس کے بعد گنڈی خان خیل سے سرائے نورنگ چلے گئے۔ نماز ظہر پڑھتے ہوئے وقت کی تنگی کی وجہ سے سرائے نورنگ میں حاجی محمد اکبر خاں کے ساتھ ملاقات نہ ہوئی۔ اور مولانا سکندر خاں بنوں چلے گئے۔ اور احقر حمید اللہ نیازی اور شل خان نارنجیت جا پہنچے۔ وہاں قاضی محمد قسیم وزیر کے ساتھ اور محمد شریف وزیر کے ساتھ نظام العلماء کی کارکردگی اور تنظیمی امور پر بحث کی گئی۔ غرض دو دن وہاں نارنجیت کے مختلف مقامات پر با اثر لوگوں کو نظام العلماء کی اہمیت سمجھائی۔ اور تبلیغی جلسہ سرائے نورنگ کو کامیاب بنانے میں یقین دلایا۔ ۱۳ر دسمبر کو بوقت ظہر نارنجیت سے کوٹ کشمیر اور کوٹ شیر خاں اور سرائے گمبیلا ہوتے ہوئے دلو خیل پہنچے۔ اور مولانا سکندر خان امیر بنوں جا کر حضرت علی سابق ناظم کے ساتھ ملاقات کی۔ اور نظام العلماء کی تبلیغی سرگرمیوں پر اور نظام العلماء کی توسیع اور امیر نظام العلماء سرحد کے دورہ کے متعلق بحث ہوتی رہی۔

صبح ۱۲ر دسمبر کو رخصت ہو کر غوریوالہ و سرائے نورنگ ہوتے ہوئے لکی پہنچے۔

(حمید اللہ خان نیازی
ناظم اعلیٰ نظام العلماء لکی

قسط ۳

عیسائی پادری جواب دیں

مسئلہ کفارہ پر چند سوالات

(از جناب محمد امین صاحب صفدر اوکاڑہ)

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

اس عجیب طریقہ انصاف پر ایک حکایت یاد آئی۔ کہتے ہیں کہ ایک چور چوری کرنے کے لئے کسی جولاہے کے مکان میں گھسا اندھیرے میں جامہ دانی کی سلائی اس کی آنکھ میں گھس گئی۔ جس سے چور کی آنکھ پھوٹ گئی۔ صبح کو اُلٹا چور نے عدالت میں جولاہے پر دعویٰ کر دیا اور یہ درخواست کی کہ میری آنکھ کے بدلے میں اس جولاہے کی آنکھ پھوڑی جائے۔ حاکم عادل نے حکم دیا کہ ضرور جولاہے کی آنکھ پھوڑی جائے۔ جولاہے نے بہت کچھ عذر معذرت کی کہ جناب میرا کیا قصور۔ مگر کچھ شنوائی نہ ہوئی۔ دیکھا کہ یہاں تو یہی اندھیر ہے تم بھی کوئی ایسا ہی عذر تراشو۔ عرض کیا حضور مجھ کو تو کپڑا بننے کے لئے دونوں آنکھوں سے کام کرنا پڑتا ہے۔ سنار کو ہمیشہ ایک آنکھ سے کام ہے۔ اس کی دوسری آنکھ بیکار ہے۔ اس لئے کہ سنار جب کام کرتا ہے تو صرف ایک آنکھ سے دیکھتا ہے۔ دوسری بند کر لیتا ہے۔ حاکم عادل نے حکم دیا کہ بے شک اس کا عذر معقول ہے۔ شہر میں سے کسی سنار کو پکڑ لاؤ ایک سنار پکڑ بلایا گیا۔ بہت واویلا کیا کہ آخر میرا قصور کیا ہے۔ جواب یہ ملا کہ تم سچ کہتے ہو۔ مگر ہم کو اپنی شان عدل و انصاف کا قائم رکھنا ضروری ہے۔ بالآخر اس غریب سنار کی آنکھ پھوڑ ہی ڈالی۔ سبحان اللہ یہ طریقہ انصاف کس قدر مضحکہ خیز ہے کہ مجرم کو چھوڑ کر بے گناہ کو صلیب دو۔ یہ طریقہ جس طرح عقل کے خلاف ہے اسی طرح الہامی کتابوں کے بھی خلاف ہے باپ کے جرم میں بے گناہ بیٹے کو سزا کسی دین و مذہب میں روا نہیں رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ام لم ینبا بما فی صحف موسیٰ و ابراھیم الذی وفی الا تزر وازرۃ وزر اخری و ان لیس للانسان الا ما سعی و ان سعیہ سوف یری۔ یعنی کیا اس شخص (عیسائی) کو اس مضمون کی خبر نہیں پہنچی جو حضرت موسیٰ و ابراہیم کے صحیفوں میں ہے وہ ابراہیم جس نے اپنے رب کے احکام کی پوری پوری بجا آوری کی تھی۔ وہ مضمون یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے کے گناہ اور بوجھ اپنے اوپر نہ اٹھائے گا اور دوسرا مضمون یہ کہ ایک انسان کو ایمان کے بارہ میں اپنی ہی کمائی نفع دے گی۔ دوسرے کا ایمان اس کے کام نہ آئے گا۔"

چنانچہ تورات سفر استثنا ۲۴/۱۶ پر ہے بیٹوں کے بدلے باپ مارے نہ جائیں اور نہ باپ کے بدلے بیٹے مارے جائیں۔ ہر ایک اپنے ہی گناہ کے سبب مارا جائے۔ اور صحیفہ یرمیاہ ۳۱/۲۹-۳۰ پر ہے "ان ایام میں پھر یوں نہ کہیں گے کہ باپ دادا نے کچے انگور کھائے اور اولاد کے دانت کھٹے ہو گئے۔ کیونکہ ہر ایک اپنی ہی بدکرداری کے سبب سے مرے گا۔ ہر ایک جو کچے انگور کھاتا ہے اسی کے دانت کھٹے ہوں گے" اور صحیفہ حزقیل ۱۸/۲۰ پر ہے "جو جان گناہ کرتی ہے۔ وہی مرے گی۔ بیٹا باپ کے گناہ کا بوجھ نہ اٹھائے گا اور نہ باپ بیٹے کے گناہ کا بوجھ۔ صادق کی صداقت اسی کے لئے ہوگی۔ اور شریر کی شرارت شریر کے لئے۔ لیکن اگر شریر اپنے تمام گناہوں سے جو اس نے کئے ہیں باز آئے اور میرے سب آئین پر چل کر جائز اور روا ہے کرے تو وہ یقیناً زندہ رہے گا۔ وہ نہ مرے گا۔ وہ سب گناہ جو اس نے کئے ہیں۔ اس کے خلاف محسوب نہ ہوں گے۔ وہ اپنی راست بازی سے جو اس نے کی زندہ رہے گا۔" معلوم ہوا کہ یہ عجیب طریقہ نجات بائبل کے بھی خلاف ہے۔

سوال: اگر نجات کا یہی طریقہ تھا تو خدا تعالیٰ نے اس طریقے کی خبر پہلے کسی نبی کو کیوں نہ دی۔ بلکہ اپنی پہلی کتابوں میں اس کے خلاف تعلیم کیوں دی۔ شاید کوئی پادری صاحب اس کے جواب میں صحیفہ یرمیاہ ۴/۱۰ پڑھ دیں "میں نے کہا افسوس اے خداوند خدا یقیناً تو نے ان لوگوں اور یروشلم کو یہ کہہ کر دغا دی کہ تم سلامت رہو گے۔ حالانکہ تلوار جان تک پہنچ گئی ہے۔" یعنی نعوذ باللہ یہ بھی خدا کی دغا بازی کا نتیجہ ہے۔ افسوس ہے کہ اس کتاب کو الہامی بھی سمجھا جاتا ہے۔ ایک اور حوالہ بھی پڑھتے جائیے۔

صحیفہ یسعیاہ ۷/۲۰ "اسی روز خداوند اس استرے سے (جو دریائے فرات کے پار سے کرایہ پر لیا یعنی اسور کے بادشاہ سے) اپنے سر اور پاؤں کے بال مونڈے گا اور اس سے داڑھی بھی کھرچی جائے گی۔" یہ ہے بائبل میں خدا کا تصور۔

نیز پہلے انبیاء علیہم السلام کو تو خدا نے دنیا میں یہ پیغام دے کر بھیجا کہ وہ خدا پر ایمان لائیں۔ اور جو ایمان لائے وہ نجات پائے لیکن اگر نجات کا دارو مدار صرف مسیح کی صلیبی موت پر ہی تھا تو پہلے نبیوں اور کتابوں کے بھیجنے سے کیا غرض تھی جب وہ ایمان لا کر بھی نجات سے محروم رہے

(محمد امین صفدر اوکاڑہ)

دینی مدارس

ادارہ "جامعہ رشیدیہ" رجسٹرڈ منٹگمری

جامعہ رشیدیہ منٹگمری ایک تعلیمی ادارہ ہے۔ جو نظم و نسق اور تعلیم و تربیت کے لحاظ سے یہ ایک مثالی ادارہ ہے۔ مدارس کے شائق حضرات کو اسکو ضرور دیکھنا چاہیئے اس جامعہ کے مہتمم صاحب نے مندرجہ ذیل اشتہار ارسال فرمایا ہے جس سے قارئین کو خود اندازہ ہو سکے گا ——— (مدیر)

ھمدردان ملت!

ضلع منٹگمری میں پنجاب کا معروف و قدیمی مدرسہ جامعہ رشیدیہ بحمد اللہ اپنا مقدس فریضہ تعلیم و تبلیغ سرانجام دے رہا ہے باوجود نامساعد حالات کے جامعہ اور اس کے کارکنان شبانہ روز تعلیم قرآن و حدیث، تدریس فقہ اسلامی و علوم عربی و فنون ادبی کے کام نہایت خاموشی کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔

جامعہ رشیدیہ میں مختلف شعبہ جات ہیں۔ بالخصوص حفظ و ناظرہ قرآن و تجوید القرآن تفسیر و ترجمۃ القرآن، حدیث پاک، فقہ حنفی اور اسناد شرقیہ عربی، فارسی، اردو اسلامیات درجات پرائمری سکول انتظام ہائے خطبات جمعہ نیز تبلیغ و اشاعت کے پروگرام ہوتے ہیں۔!

جامعہ رشیدیہ کے انتظام سے منسلک بعض مدارس خصوصیت سے مدرسہ نعمانیہ کمالیہ، فاروقیہ عارف والہ اور شہری شاخیں فریدٹاؤن و کوٹ خادم علی منٹگمری قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ بہت سے مدارس جامعہ سے متعلق ہیں۔

جامعہ رشیدیہ کی طرف سے بیر[illegible] مقامات پر خطبات جمعات و مواعظ [illegible] کے انتظامات ہیں جن میں کمالیہ، پاک [illegible] کبیرہ، حلقہ سرٹیہ اور فریدٹاؤن مسجد [illegible] شیخاں نیز شہر و بعض چکوک و دیہات [illegible] پروگرام مزید برآں ہوتے ہیں۔

جامعہ رشیدیہ کے دارالافتاء [illegible] فتاویٰ جاری ہوتے ہیں۔ اکثر فت[illegible] پنچائتوں، کونسلوں اور عدالتوں میں [illegible] کئے جاتے ہیں۔ بالخصوص وراثت و [illegible] کے اہم مسائل بلا کسی معاوضہ کے لکھے [illegible]

جامعہ رشیدیہ میں ۲۵ اساتذہ و کا[illegible] کا عملہ ہمہ وقتی اور رضاکارانہ مصروف [illegible] رہتا ہے۔ مشاہرات و معاوضات [illegible] واجبی۔

جامعہ رشیدیہ میں شہری طلبا [illegible] سو کی تعداد میں مفت، بلا فیس تعلیم حا[صل] کرتے ہیں۔ شہری طلبا کے علاوہ غریب [illegible] طالبان علوم پونے دو سو کی تعداد تک [illegible] مدرسہ ہوتے ہیں۔ جن کے قیام، طعا[م] ملبوسات، پوشاک، کتب حتیٰ کہ [illegible] لحاف، صابون اور روشنی، برتنات [illegible] ویل نیز جملہ معاشی ضروریات کا مدرسہ [illegible]

جامعہ رشیدیہ کا سالانہ میزانیہ [illegible] تعمیرات پچاس ہزار کے قریب ہوتا ہے [illegible] اخراجات تین ہزار روپے مستقل اور [illegible] من غلہ (آٹا) باقاعدہ خرچ ہے [illegible] آمدن و سفیر ندارد۔

ان تمام کوائف و حالات کی رو [illegible] میں جامعہ اور اس کے طلبا زکوٰۃ [illegible] و صدقہ نیز فطرانہ و چرم ہائے قربانی [illegible] کے اولین مستحق ہیں۔

ٹیکس گذار و مخیر حضرات کے [illegible] حکومت پاکستان کی وزارت مالیات [illegible] جامعہ رشیدیہ کو دی جانے والی جملہ [illegible]

عطیات وزکوٰۃ وغیرہ سے انکم ٹیکس معاف کر دیا ہے۔ (بروئے نوٹیفکیشن ۱۵ اسی نمبر ۱۷ (۴۵) آئی ٹی پی مجریہ ۲/۹/۶۱ء) بنابریں خدمات وضروریات مندرجہ ہوں کہ اپنی تقریبات وزکوٰۃ وفطرانہ، جلسہ سالانہ، عُشر، فصلانہ اور چرم ہائے قربانی پر طلبہ مدرسہ کو ضرور یاد فرما لیا کریں۔

آپ کی زکوٰۃ، فطرانہ، چرم قربانی اور عشر فصلانہ غریب الوطن طلبہ پر خرچ آتے ہیں۔

جامعہ رشیدیہ کے داخلے، درجہ قرآن مجید ۵ شوال، شعبہ کتب - ۵ شوال تا ۱۰ تاریخ اور پہلی جماعتوں کا داخلہ بقر عید کے بعد شروع سال ہجری سے ہوتا ہے۔

(خادم الطلبہ فاضل حبیب اللہ جالندھری خطیب وناظم اعلیٰ جامعہ رشیدیہ ساہیوال منٹگمری)

مدرسہ دعوۃ الحق ملتان شہر کا معائنہ

استاذ العلماء حضرت الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ مہتمم مدرسہ قاسم العلوم ملتان شہر نے مدرسہ دعوت الحق واقع حسین آگاہی ملتان کا معائنہ کر کے ارشاد فرمایا۔

تمام رجسٹرات وکاغذات کو اچھی طرح دیکھا۔ بحمد اللہ ترتیب وانضباط اندراجات وحسابات صاف اور بہت اچھا نقشہ سے زیادہ باعث مسرت امر یہ ہے کہ بالکل ہی صغیر السن بچے تلاوت قرآن کریم وحفظ وناظرہ نماز ودعوات اور دینیات میں بہت اچھے نکلے حضرات مدرسین کی کارکردگی ومحنت خصوصاً حضرت مہتمم صاحب کا نظم ونسق اظہر من الشمس اور مدرسہ کی کامیابی کی دلیل ہے لیکن آج کل مدرسہ مالی مشکلات کے منجدھار میں ہے جس کی طرف اہل خیر اصحاب کو توجہ دلانا ضروری سمجھتا اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اساتذہ ومنتظمین حضرات کے خلوص میں برکت نصیب فرمائے۔ آمین

(محمد شفیع خادم مدرسہ قاسم العلوم ملتان)

مدرسہ انوار العلوم ضلع سکھر کی طرف سے طلبہ کے لئے خوشخبری

مدرسہ انوار العلوم پوسٹ بڈو (وایا دڑکی روڈ) ضلع سکھر میں تجوید قرآن کے لئے حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب بگھٹی اور حضرت مولانا فضل اللہ صاحب نے اپنی خدمات پیش فرمادی ہیں۔ لہٰذا تمام شائقین علم قرأت کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ۲۸ رجب تک مدرسہ انوار العلوم میں داخل ہو کر قرآن پاک کو قرأت کے مطابق پڑھنے کا ثواب حاصل کریں۔ قرأت کی کتابیں قیام وطعام کا انتظام بذمہ مدرسہ ہوگا۔ خط وکتابت کرنی ہو تو حضرت مولانا شیر محمد صاحب پوسٹ بڈو وایا دڑکی روڈ ضلع سکھر کی معرفت کریں اور بستر موسم کے مطابق ہمراہ لائیں۔

(مولانا) محمد انور بحکم حاجی عبد الحکیم صاحب مہتمم معروف لشتر روڈ سکھر مدرسہ انوار العلوم،

مدرسہ فرقانیہ کرتارپورہ راولپنڈی

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی اہل سنت کی معیاری درس گاہ ہے جس میں پاکستان وملحقہ قبائل کے طلباء اور تشنگان علوم اسلامیہ سیراب ہوتے ہیں۔ یہ مدرسہ راولپنڈی میں واحد ادارہ ہے جو اپنی نیکنامی حسن کارکردگی اور ارکین کی بے لوث خدمات کی وجہ سے روز افزوں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اب مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کرتارپورہ کی عمارت زیر تعمیر ہے۔ جو تین منزلہ ہوگی۔ اور اس میں پانصد طلباء کی رہائش وتعلیم کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ ہذا کو آپ کی امداد کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کرتارپورہ راولپنڈی میں تشریف لاکر مدرسہ کا معائنہ فرمائیں۔ آپ دیکھ کر مسرور ہوں گے۔ یہ مدرسہ ایک یادگار اور اپنے معاونین کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ چند اہل خیر حضرات نے مدرسہ کے کمرے بنوانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ سے مخلصانہ اپیل ہے کہ اینٹ، سیمنٹ، بجری، لکڑی یا نقد سے مدرسہ کی تعمیر میں حصہ لیں۔

نیز صدقات وزکوٰۃ، عطیات، کپڑے سبزی اور اجناس خوردنی وغیرہ طالبعلموں پر خرچ کر کے اپنے لئے ذخیرہ آخرت بنائیں خط وکتابت وترسیل زر کا پتہ:۔

(مولانا) عبد الحکیم (صاحب) نقشبندی خطیب ومہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کرتارپورہ راولپنڈی

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ ضلع لائل پور

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ ایک خالص دینی تعلیمی اور تبلیغی ادارہ ہے جو مختلف شعبوں کے تحت دین کی بہت بڑی خدمات سرانجام دے رہا ہے نیز اس ادارہ میں غریب لیکن طالب علم اقامت پذیر ہو کر قرآن حدیث فقہ، تفسیر اور دیگر علوم عربیہ (مجوزہ نصاب وفاق المدارس پاکستان) کی بلا معاوضہ تعلیم پاتے ہیں۔ طلبہ کے خورد ونوش رہائش اور کتب زیر تعلیم کا مدرسہ کفیل ہے۔ اس لئے زکوٰۃ صدقہ فطر چرم قربانی اور صدقات و خیرات وغیرہ سے امداد فرمائیں اور خصوصی عطیات سے مدرسہ کے تعمیر فنڈ میں بھی بیش از بیش تعاون فرما کر صدقہ جاریہ کا ثواب حاصل کریں۔ ترسیل زر کا پتہ:۔

محمد رمضان مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ - ضلع لائلپور

طلبہ دار القرآن رحیم آباد کا انتخاب

۳۱ دسمبر ۱۹۶۱ء آج بعد نماز جمعہ طلبہ دار القرآن جامع مسجد رحیم آباد کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت مولانا قاری محمد شریف صاحب قصوری منعقد ہوا۔ جس میں غور و خوض کے بعد جمعیۃ الطلبا کا قیام عمل میں لایا گیا۔ حسب ذیل حضرات باتفاق رائے منتخب ہوئے۔ صدر - نور محمد سواتی۔ نائب صدر محمد امین سواتی۔ ناظم اعلیٰ عبد الجبار سواتی۔ نائب ناظم محمد صدیق سواتی۔ ناظم نشر واشاعت سردار محمد سواتی۔

(ناظم اعلیٰ جمعیۃ الطلبہ مدرسہ دار القرآن جامع مسجد رحیم آباد براستہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں -

مدرسہ دار القرآن رحیم آباد

اس پرفتن اور پرآشوب دور میں ایمان جیسی ابدی، وحقیقی دولت کو بچانا مشکل سے مشکل ترین ہوتا جا رہا ہے۔ کفر والحاد کی آندھیاں بڑی تیزی سے چل رہی ہیں عبادت انکار ختم نبوت، مخالفت صحابہ کرام، انکار حدیث، کفر وشرک وبدعات کی کھلم کھلا اشاعت کی جا رہی ہے تاہم خدائے واحد کا شکر ہے کہ علماء حق موجود ہیں۔ جو دین اسلام کی اشاعت، تبلیغ اور دینی درسگاہوں کے اجراء کے ذریعے دینی خدمات میں روز وشب منہمک ہیں۔ چنانچہ اسی مقصد اور نیت کے لئے مدرسہ دار القرآن جامع مسجد رحیم آباد براستہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں محترم سردار میر عالم خاں صاحب لغاری رئیس علاقہ مہتمم وبانی مدرسہ ہذا کی زیر سرپرستی ایک عرصے سے دینی خدمات سرانجام دے رہا ہے جس میں دو مدرس مولانا قاری فضل حلیم صاحب سواتی اور مولانا قاری محمد سلیمان صاحب کیمبل پوری تدریسی خدمات پر مامور ہیں۔ ہر دو حضرات مظاہر العلوم سہارنپور کے فارغ التحصیل ہونے کے علاوہ حافظ اور قاری بھی ہیں۔ طلبہ کی کافی تعداد داخلہ لے چکی ہے۔ مقامی طلبہ کے علاوہ دس بیرونی بھی ہیں۔ جن کی ضروریات مثلاً رہائش گاہ خوراک، پوشاک، صابن، تیل وغیرہ کا خود مدرسہ ہی کفیل ہے۔

(علامہ) نواب دین فاضل دیوبند ٹیچر گورنمنٹ مڈل سکول رحیم آباد براستہ صادق آباد - ضلع رحیم یار خاں

مدرسہ مفتاح العلوم سبی بلوچستان کا سالانہ عظیم الشان جلسہ

بتاریخ ۲۶-۲۷-۲۸ شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ مطابق ۲-۳-۴ فروری ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہونا قرار پایا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جس میں ملک وملت کے چیدہ چیدہ علمائے کرام شرکت فرمائیں گے۔ شائقین حضرات تاریخیں نوٹ کر لیں۔

(محمد ہاشم مہتمم مدرسہ مفتاح العلوم سبی)

مدرسہ نجم المدارس کلاچی ڈیرہ اسمٰعیلخان

مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ حسب سابق بڑے اہتمام سے ۱۲ اور ۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ شائقین حضرات ابھی سے نوٹ کر لیں۔

نیز مدرسہ ہذا کا سالانہ امتحان شعبان کے دوسرے ہفتہ میں اور مجلس شوریٰ کی میٹنگ جنوری کے تیسرے ہفتہ میں ہونی قرار پائی ہے۔ (ناظم مدرسہ)

مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد کھیوڑہ کا اجلاس

مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد کھیوڑہ کے طالبعلم حافظ محمد عظیم کیمبلپوری کے ختم قرآن پاک کے موقع پر ایک مختصر سا اجلاس زیر صدارت حضرت مجاہد ملت مولانا صاحبزادہ محمد اکرم صاحب مدظلہ منعقد ہوا۔ جس میں معزز حاضرین کے علاوہ صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن جناب حضرت قاری دین محمد صاحب پانی پتی اور شاعر ختم نبوت جناب صوفی سلطان محمود قادری، جناب صوفی مسعود احمد صاحب اور حافظ صاحبزادہ محمد احمد صاحب نے شرکت فرمائی جس میں حضرت مجاہد ملت نے دینی مدارس کی اہمیت اور تبلیغ دین کی ضرورت پر نہایت بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ اس کے بعد ناظم اجتماع شاعر ختم نبوت صوفی سلطان محمود قادری نے حاضرین کو پرتکلف کھانا پیش کیا۔

متفرقات

اسلامیان چنیوٹ کو ہدیہ تبریک

سمندری ۲۱ دسمبر جمعۃ المبارک کے عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد علی جانباز نے فرمایا کہ اسلامیان چنیوٹ نے پورے جوش وخروش سے سالانہ تبلیغی کانفرنس منعقد کی ہے۔ کانفرنس کا پنڈال اسلامی روایات کے مطابق اچھی طرح سجایا گیا تھا۔ تبلیغ اسلام کی اس کامیاب کوشش پر ہم اسلامیان چنیوٹ کو مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کے دل میں اشاعت اسلام کا جذبہ پیدا کرے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت حقیقی طور پر ہمارا شعار بن جائے۔ آمین۔

علماء کی تبلیغ سے ایک عیسائی آغوش اسلام میں

مورخہ ۳۰ دسمبر ۶۱ء بروز ہفتہ جامع مسجد طویلہ گیٹ بھکر ضلع میانوالی میں ایک عیسائی نوجوان نے مولانا محمد عبداللہ صاحب صدر مدرس مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام عبدالواحد رکھا گیا۔ اللہ تعالیٰ نو مسلم کو اسلام پر استقامت عطا فرمائے۔ (ناظم جمعیۃ الطلباء بھکر)

ضلع بلتستان میں مدرسہ اسلامیہ حنفیہ کا قیام

توحید کے پروانوں کے لئے ایک انتہائی مسرت انگیز خوشخبری دی جاتی ہے کہ ضلع بلتستان جیسے پسماندہ اور کفر و شرک زدہ علاقہ میں ڈوغنی کے مقام پر ایک مدرسہ جو کہ دارالعلوم اسلامیہ حنفیہ کے نام سے تعمیر کیا گیا ہے جس میں تمام علوم دینیہ مثلاً تفسیر و حدیث فقہ اور باقی علوم عربیہ کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ اور طلباء کرام کے کھانے پینے اور رہائش کا انتظام کیا گیا ہے اور اب تقریباً چھ ماہ ہو گئے پچاس طلباء زیر تعلیم ہیں۔ تمام محبان اسلام سے درد مندانہ درخواست ہے کہ وہ اپنے صدقات، عطیات، زکوٰۃ اور خیرات سے مدرسہ ہذا کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں (مولوی غلام قادر مہتمم دارالعلوم اسلامیہ حنفیہ ڈاکخانہ ڈوغنی تحصیل اسکردو ضلع بلتستان)

ٹیلیفون نمبر ۶۴۲۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بجکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جمعہ ۱۲ر جمادی الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۲ر اکتوبر ۱۹۶۲ء نمبر ۴۱

برادران اہل حدیث ہوشیار ہو جائیں

...ودودی پارٹی کے بارہ میں حضرت مولانا قمر صاحب بنارسی اہل حدیث کا بیان

...کے پندرہ روزہ رسالہ ترجمان دہلی کی اشاعت ۵ مئی ۶۲ء میں مولانا
...ب بنارسی الحدیث نے عنوان بالا کے ساتھ ایک مقالہ لکھا ہے۔
...نے حدیث شریف - محدثین اور اسماء الرجال کے متعلق اہل حدیث کا
...فرمایا ہے - بعد میں مولانا عبدالوہاب صاحب صدر آل انڈیا اہلحدیث
...اقتباس نقل فرمایا ہے جو انھوں نے یوپی کی صوبائی اہل حدیث کانفرنس
...یہ منعقدہ مرزا پور میں تمام اہل حدیث کو کیا ہے - مولانا عبدالوہاب صاحب
...

...یہ ہے کہ مودودی صاحب کا اعتقاد یہ ہے کہ فن حدیث قابلِ اعتبار
...ہے - اس لئے کہ بہت ممکن ہے کہ جس روایت کو متصل السند قرار دیا
...وہ حقیقت میں منقطع ہو - اور جو روایتیں مرسل یا مفصل یا منقطع
...بالکل صحیح ہوں پس اسناد و جرح و تعدیل کے علم کو کلیتہً صحیح نہیں
...سکتا" - یہ ہے مودودی صاحب اور جماعت اسلامی کا عقیدہ -
...جن کی معرفت ہم کو حدیثیں ملیں انہیں بزرگوں کی معرفت ہم کو قرآن شریف
...قابل اعتبار نہیں تو وہ قابلِ اعتبار کیسے ہوا؟ پس نہ تو قرآن باقی رہا نہ حدیث
...چیز کا نام رہا - اور ایسی حالت میں اقامتِ دین کے کیا معنی ہوتے؟ سچ
...کے دانت، کھانے کے اور دکھانے کے اور"۔
...برادران اہل حدیث سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس وبائی امراض
...بچائیں - ورنہ یہ بیماری ان کو ہی نہیں بلکہ پوری جماعت کو ہلاک اور تباہ
...گی - محض زور سے آمین کہہ لینا اور رفع یدین کر لینا اہل حدیثیت نہیں
...تک کہ اپنے عقاید کو درست نہیں کریں گے اور سلف صالحین کے طریقہ
...نہیں کریں گے، دین و نجات کا ملنا مشکل ہے - پس اس جدید جماعت
...فتنہ کا ڈٹ کر مقابلہ کریں اور اس کے زور کو ہر جگہ سے ختم کریں - اپنے
...اہل حدیث کہنے والے جو حضرات اس میں شامل ہو گئے ہیں ان سے درخواست
...اس سے علیحدہ ہو جائیں اور اگر نہیں علیحدہ ہونا چاہتے تو جماعت
...سے علیحدہ ہو جائیں اور کھلے طور سے جماعت اسلامی میں چلے جائیں اور
ٹٹی کی آڑ میں بیٹھ کر شکار نہ کھیلیں تاکہ جماعت اہل حدیث ایسے حضرات سے محفوظ ہو کر دنیا و آخرت کی بدنامی سے اپنے کو بچا سکے" (ترجمان دہلی ۵ مئی ۶۲ء صـ۲ تا صـ۱۳)

اہل حدیث حضرات غور فرمائیں کہ مودودیت اور مسلک اہل حدیث میں کس قدر بنیادی اختلافات ہیں

مودودی کا غلط عقیدہ { مولانا قمر الدین صاحب بنارسی الحدیث نے اپنے مقالہ کی آخری قسط میں مودودی صاحب کے ان عقائد کا ذرا تفصیل سے جائزہ لیا ہے جن میں ہر مکتبہ فکر کے علماء اسلام مودودی صاحب سے اصولی اور بنیادی اختلاف رکھتے ہیں اور پھر مولوی صاحب کے ان غلط عقائد پر اپنے مخصوص انداز میں یوں تنقید بھی کی ہے - فرماتے ہیں :-

"تمام اہل سنت والجماعت اور جماعت اہل حدیث کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء ورسل کے لئے "عصمت" جزو لاینفک ہے - یعنی ہر نبی و رسول ہمیشہ اور ہر آن معصوم ہوتا ہے - عصمت نبوت و رسالت کے لئے لازم و ملزوم ہے - ورنہ وہ منصب نبوت کے لائق نہیں اور پھر عام لوگوں میں اور ان میں کوئی فرق نہیں رہ جاتا - اس عصمت کی وجہ سے وہ اعتبار و اعتماد کے لائق ہیں اور جو کچھ وہ اللہ کی طرف سے پیش کرتے ہیں اسے صحیح مانا جاتا ہے - برخلاف اس کے بانی جماعت اسلامی کا یہ عقیدہ ہے کہ نبیوں اور رسولوں کے لئے عصمت" جزو لاینفک نہیں ہے اور "عصمت" انبیاء کے لوازم ذات میں سے نہیں ہے انبیاء سے غلطیاں اور لغزشیں ہو جاتی ہیں - ملاحظہ ہو تفہیمات جلد دوم)

اس عقیدہ کی موجودگی میں اسلام اور اسلامی احکام، قرآن و حدیث سب مشکوک ہو جاتے ہیں - اور کوئی شخص یہ نہیں ثابت کر سکتا کہ یہ حکم یا یہ آیت اس وقت آئی تھی جبکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معصوم تھے ہو سکتا ہے کہ اس میں آپ نے غلطی کی ہو یا لغزش ہو گئی ہو - کیا کوئی سچا مسلمان اور بالخصوص اہل حدیث اس عقیدہ کو مان سکتا ہے - اور ایسی جماعت میں شرکت کر سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، اِلّا مَنْ سَفِہَ نَفْسَہٗ -

(ترجمان دہلی - یکم جولائی ۶۲ء)

مودودی صاحب کا غلط عقیدہ ۲ { مولانا قمر صاحب اہل حدیث فرماتے ہیں۔

(باقی صـ۸ پر ملاحظہ ہو)

(قسط نمبر ۱)

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب - دارالعلوم الشرقیہ نیلا گنبد - لاہور

مگر یہاں ایک اور ذیلی دفعہ کا اضافہ ہونا ضروری ہے کہ اگر کوئی شخص دو دو یا زیادہ بیویوں میں خرچ یا تحفہ دینے اور شب باشی میں برابری نہ کرے گا تو مظلوم بیوی کی درخواست پر اس مقدمہ کی سماعت ہوگی خرچہ و شب باشی وغیرہ کی برابری نہ ہونے پر سزا دی جائے گی جو ایک سال تک قید ہے اور خرچہ مقرر کرکے آئندہ بطور مالیہ کے وصول کیا جائے گا۔ دوسری شادی کی روک تھام کی غرض عورتوں کی طرف سے تو صرف جذباتی ہے مگر بعض کم سمجھ مردوں کی طرف سے سوکنوں اور ان کی اولادوں کی جنگ اور پشتوں تک ان کے اثرات کا رہنا ہے مگر اصل راز اس خرابی کا اور ہے ورنہ عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں یہ فساد چار چار بیویاں ہونے پر بھی نہیں اور جہالت پر وہاں ایک پر بھی ہے اس لئے یہ تشخیص ہی صحیح نہیں ہے۔ سوکیلے بہن بھائیوں کا سلسلہ تو ایک وقت کی ایک بیوی سے بھی چلتا ہے پہلی کے بعد دوسری پھر تیسری چوتھی پانچویں چھٹی ساتویں تک بھی چل جاتا ہے۔ اگر سوتیلا رشتہ بند کرنا ہے وہ اس سے بند نہیں ہوتا۔

ہاں صرف دو بیویوں کی جنگ کا تعلق صرف اسی سے متعلق ہے۔ لیکن اصل راز اس کا شرعی ہدایات کو پس پشت ڈالنا ہے جب ہر ایک کو دوسری کے برابر خرچ دے گا اور شب باشی میں برابری کرے گا تو یہ بات نہ ہوگی اختلاف اسی سے ہوتا ہے کہ ایک کو زائد ایک کو کم دیا جائے۔ پھر اسی کو اس پر دلیل بنایا جاتا ہے۔ کہ اس سے تعلق زائد ہے مجھ سے کم یا ایک کے ساتھ اختلاط ہو دوسری سے نہ ہو۔ تو سبب شکایت ہوتا ہے برابری میں شکوہ شکایت کا سد باب ہو جاتا ہے اور ہر ایک کو الگ مکان میں رکھنے سے کہنے سننے کا موقع نہ ہوگا۔ صاحب حیثیت کے لئے یہ کام کوئی مشکل نہیں ویسے بھی کم سے کم ایک ایک کمرہ ہر ایک کو دینا ہے اور ان کے اختلاف کا اثر اولاد پر آتا ہے اسی طرح وہ خود کم ہو سکتا ہے مسلمان عورتوں پر ہندوؤں کے میل جول کا اثر غالب ہو رہا ہے اس کو دفع کرنے کی ضرورت ہے اور چونکہ پاکستان اور ہندوستان میں تعدد ازدواج اسی ہندو معاشرہ کا رنگ لینے سے کم ہے اسی لئے عورتوں اور بعض مردوں تک اس کا اثر گیا ہے عرب وغیرہ میں یہ اثر نہیں وہاں یہ اشکالات بھی نہیں اگر یہاں بھی تعدد ازدواج کی کثرت ہو جائے تو اس سے جو وحشت پڑوسیوں کے اثر کے ماتحت ہے کافور ہو جائے یکے بعد دیگرے بیویوں کی اولادوں اور چچا تائے پھوپھی، ماموں خالہ کی اولادوں میں بھی کشمکش چل رہی ہے مگر اس کی وجہ سے کوئی ان رشتوں کو معدوم کرنے کی فکر میں نہیں ہے معلوم نہیں یہ فکر کیوں ہوئی سوائے ہندوؤں کی صحبت کے اثرات کے اور کیا وجہ ہو سکتی ہے۔

جیسے ان سب رشتوں میں رخنہ اس کا سبب نہیں بلکہ غرور، بدگمانی ہے تہمت بات پر اعتماد و غیبت بدگوئی بے احتیاطی اور حلم و بردباری سے کام نہ لینا سبب ہے۔ وہی یہاں بھی سبب ہے نہ ان رشتوں کو بند کرنا قرین عقل ہے نہ اس کا لحاظ کرنا اس اصل بنیاد کا انتظام کرنے سے ہر جنگ رخصت ہو جائے گی ورنہ بھائی بھائی میں بھی رہے گی۔

دفعہ ۷ - طلاق

(۱) جو شخص اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہو وہ طلاق کا اعلان خواہ وہ کسی بھی شکل میں ہو کرنے کے بعد فوری طور پر طلاق کا اعلان کر دینے کے بارے میں چیئرمین کو تحریری طور پر نوٹس دے گا۔ اور اس کی ایک نقل بیوی کو مہیا کرے گا۔

اس دفعہ کی ذیلی دفعہ (۱) مذکورہ بالا میں صرف ایک لفظ کی تبدیلی کی ضرورت ہے۔ دونوں جگہ بجائے لفظ "اعلان" کے لفظ "ارادہ" ہونا ضروری ہے۔

اس کوئی شک نہیں کہ طلاق کو اسلام نے مجبوری کی مشکلات کا حل قرار دے کر حل قرار دے کر جائز کہا ہے لیکن لوگوں نے آج کل اس کو ایک کھیل بنایا ہے اور ذرا ذرا سی بات پر طلاق تان دی جاتی ہے پھر عقل ٹھکانے ہونے پر روتے اور پچھتاتے اس لئے یہ دفعہ نامناسب نہیں ہے مگر اس میں لفظ "اعلان" خطرناک ہے طلاق تو بغیر اعلان کے بلکہ بغیر بیوی کو اطلاع کے بھی، جبکہ زبان سے اس کے لفظ ادا ہو جائیں واقع ہو جاتی ہیں خواہ کوئی سننے والا بھی نہ ہو۔ اگر مرد طلاق دے چکا ہے۔ خواہ اعلان کیا ہو یا نہ کیا ہو طلاق تو واقع ہو گئی پھر اگلی دفعات اس پر چسپاں نہ ہو سکیں گی۔ اور اس ضابطہ میں ہو نہ ہو وہ ہمیشہ میل جول سے حرام کاری کر رہے گے۔ اس لئے طلاق دینے سے پہلے پہلے ارادہ ہی کرنے کے متعلق یہ دفعہ ہونی ضروری ہے تاکہ صلح صفائی کی جو کوششیں آگے آرہی ہیں وہ بار آور ہو سکیں اور قصد پر ہی قدغن قائم ہو سکے ورنہ طلاق ہو چکنے کے بعد اگر رجعی ہو تو صلح و صفائی مفید ورنہ حرام کا ذریعہ بنے گی اور آئندہ دفعات حرام کاری کا سبب قرار پائے گی۔

آگے ذیلی دفعہ (۲) میں مذکورہ کے خلاف کرنے والے کو سزا ایک سال تک قید یا پانچ ہزار تک جرمانہ ہے۔

اس دفعہ میں سے جرمانہ غیر شرعی سزا کو حذف کرنے کی ضرورت ہے اور سب باقی ہے تو مضائقہ نہیں۔ جرمانہ علاوہ غیر شرعی سزا ہونے کے نامعقول بھی ہے کیونکہ گو ایک غریب کے لئے پانچ ہزار روپیہ انتہائی سخت چیز ہے مگر ایک کروڑپتی کے لئے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اس لئے ہر شخص کے لئے ایک مقدار کا ہونا خود عقل کے خلاف بات ہے ہاں بے سوچے سمجھے مشورہ کئے طلاق کے قصد سے روکنے کیلئے سزا ہو سکتا نہیں

آگے ذیلی دفعہ (۳) سوائے اس صورت کے جس کا حکم ذیلی دفعہ (۵) میں ہے کوئی طلاق تاوقتیکہ قبل ازیں واضح طور پر یا کسی اور طریقہ سے منسوخ نہیں ہو سکتی۔ البتہ طلاق دی یا دے دی یا دیتا ہوں یا دے رہا ہوں یا دے چکا ہوں یا چھوڑ دی یا چھوڑ دیا یا چھوڑ چکا یا چھوڑتا یا چھوڑ رہا ہوں یا آزاد کر دی یا کر چکا یا کرتا یا کر رہا ہوں جیسے لفظوں سے ایک بار یا دو بار کہنے کے بعد بھی عدت کے اندر اندر طلاق سے رجوع ہو سکتا ہے مگر وہ بھی منسوخ نہیں ہوتی گو اس وقت بیوی بیوی بن جاتی ہے۔ لیکن آئندہ جب پھر کبھی یہ لفظ کہا جائے گا تو گزشتہ لفظ بھی شمار میں آئے گا۔ اور گزشتہ ایک کے بعد یا گزشتہ دو بار کے بعد ایک بار ہی کہنے سے تین طلاقیں ہو کر نکاح بالکل ختم ہو جاتا جس کے پھر رجوع تو رجوع بلا حلالہ کے دوبارہ نکاح بھی جائز نہیں رہتا۔ ہاں حلالہ کے بعد خواہ ایک بار سے ہو یا دو تین بار کے بعد ہو اور پھر تین طلاقوں کو دو بارہ ... جاتا ہے اس کو منسوخ ہونا ... بعید نہیں رہتا۔

مؤثر نہ ہونے کا لفظ ... کیونکہ طلاق کا لفظ زبان سے ... ہوا اس کا مؤثر ہونا کسی اور ... نہیں ہو سکتا۔ اور نوے دن ... کے دنوں سے اخذ کئے گئے ہیں صحیح نہیں کیونکہ وَالْمُطَلَّقَاتُ ... يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ ... دی ہوئی عورتیں اپنے آپ کو تین ... روکیں) آپ سے عدت حیض ... والی کی تین حیض ... ایام ماہواری ... نوے دن ہوں یا کم زیادہ ... کے بعد عدت گزر جاتی ہے ... صرف نکاح الگ کرنے کے ... کے بعد جو اوپر پیش کئے گئے ہیں ... سکتا تھا یہ نوے بالکل غیر صحیح ... پھر اس کو طلاق کے ہونے ... کوئی مطلب نہیں یہ تو عدت کا ... وہ بھی صرف اس کے لئے ہے ... یعنی ایام ماہواری آتے ہوں ... عدت بچہ پیدا ہونا اور بڑھاپے ... کے ایام بند ہو گئے ہوں یا وہ کم ... ایام نہ آئے ہوں ان کے لئے ... دن عدت ہے۔ طلاق ہونے ... موقوف کرنا اسلام کے بالکل خلاف ... اس درمیان کا میل جول مانع ... ہی حرام کاری ہوگا۔

لہٰذا اس دفعہ میں لفظ واضح ... "شرعی" لفظ کا اضافہ اور لفظ ... کو لفظ "رجوع" اور لفظ "مؤثر" ... "سزا سے بری" سے تبدیل کر دینے ... سے لفظ کوئی طلاق تک حذف کرنے کی ضرورت ہے۔ باقی الفاظ بدستور ... سکتے ہیں اب متن اس طرح ہو جائے ...

(۳) "کوئی طلاق تاوقتیکہ قبل ازیں واضح طور پر یا کسی اور طریقے سے ... کی گئی ہو اس وقت تک سزا سے بری ... جب تک کہ ذیلی دفعہ (۱) کے تحت ... کر دیئے ہوئے نوٹس کی تاریخ سے نوے ... دن نہ گزر گئے ہوں۔"

(باقی آئندہ اشاعت میں)

(ملاحظہ فرمائیں)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۲ - اکتوبر ۱۹۶۲ء

صدر ناصر کی بے پناہ مقبولیت

۔۔۔ار کو مصر کے صدر ناصر کے
۔۔۔ڈے کا شوق اسی لئے ہے
۔۔۔میں اس کی بے پناہ مقبولیت
۔۔۔میں ہر وقت کھٹکتی رہتی ہے
۔۔۔یہ خطرہ محسوس کرتے ہیں کہ ان
۔۔۔عرب ممالک کا اتحاد مغربی ممالک
۔۔۔اور استعمار کے لئے مستقل
۔۔۔ہو جائے گی ۔ نصرانی دنیا نے
۔۔۔کے اندر یہودی حکومت قائم کر کے
۔۔۔ملیوں پر مونگ دلنے اور ہمیشہ
۔۔۔ان کو مرعوب کرنے کا انتظام کیا
۔۔۔خدا کی شان کہ یہی یہودی حکومت
۔۔۔کے اشتعال، جوش و خروش
۔۔۔بیداری کا سبب بن گئی ۔ کچھ عرصہ
۔۔۔فرانس برطانیہ اور یہودیوں نے
۔۔۔حملہ کیا تھا کون یہ کہہ سکتا تھا،
۔۔۔اس خطرناک چکی کے اندر سے
۔۔۔سالم نکل آئے گا ۔ مگر خدا تعالیٰ
۔۔۔تینوں دشمن خائب و خاسر ہو کر
۔۔۔نکلے اور عربوں کی قربانی اور
۔۔۔کی دھاک بیٹھ گئی ۔ پھر کیا
۔۔۔اسلام کے دلوں میں عموماً اور
۔۔۔دلوں میں خصوصاً ناصر کے
۔۔۔مقام پیدا ہو گیا جس کی نظیر
۔۔۔میں نہیں مل سکتی ۔ عرب کا
۔۔۔ہے وہ عراق میں ہو یا شام
۔۔۔میں ہو یا سعودی عرب میں ۔
۔۔۔ہونے کو تیار ہے اسی وجہ
۔۔۔نے ریشہ دوانیوں کی انتہا
۔۔۔اس میں یہاں تک کامیاب
۔۔۔شام کو انہوں نے متحدہ جمہوریہ
۔۔۔علیحدگی کرا دیا ۔ شاہ اردن پہلے
۔۔۔سیاست کا مہرہ تھا ۔ اور
۔۔۔باوجود اس کے کہ امریکہ
۔۔۔سعودیوں کا کاروبار تھا مگر اسلامی
۔۔۔سے وہ عرب اتحاد کا حامی
۔۔۔کی مرکز اسلام میں رہنے کی وجہ
۔۔۔بھی یہی تھی ۔ مگر افسوس کہ وہ
۔۔۔پر قائم نہ رہ سکا ۔ اور بالآخر
۔۔۔سے امام کی آتش ۔۔۔

بھڑک اٹھی ۔ اور وہ انتہائی بگڑی ہوئی تحریکات پر اتر آئے یہاں تک کہ مصر کا غلاف کعبہ تک واپس کر دیا ۔ پاکستان بھی مصر کے مخالف عناصر کو حجاز بلایا اور ان کو اور تیز کیا ۔

صدر ناصر بھی بلا کا آدمی ہے ۔ اس نے دیکھا کہ یمن کا امام بھی اغیار کا ٹوڈی ہے اس سے اس نے از خود تعلقات قطع کرنے کا اعلان کر دیا ۔ اب بظاہر تو شام ۔ اردن ۔ سعودی عرب یمن وغیرہ سب ہی مصر سے متفق نہ تھے اور پاکستانی چیلوں نے بھی ناصر کی مخالفت کے لئے گڑے مردے اکھیڑنے شروع کر دئیے ۔ مگر جسے اللہ رکھے اُسے کون چکھے ۔ اللہ تعالیٰ نے ایک طرف ناصر کے ہم خیال بن باللہ کی حکومت الجزائر میں قائم کر دی دوسری طرف یمن میں انقلاب ہو گیا اور یمن کی انقلابی حکومت مصر کے حق میں ہے چنانچہ اس کی امداد کے لئے مصر کا پہلا دستہ یمن پہنچ گیا ۔ اور مصر کے مخالف یہ سن کر تو مارے غم کے گھلتے ہوں گے کہ سعودی عرب کے ہوائی جہاز مسلم فوجیوں پر مشتمل یمن کے امام کی مدد کو پہنچنے کی بجائے سیدھے مصر پہنچنے لگے ۔ اس سے صدر ناصر کی بے پناہ مقبولیت کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔ اس وقت یمن کی تازہ حکومت کو روس مصر کے سوا اور ممالک نے بھی تسلیم کر لیا ہے ۔ سعودی عرب نے پرانے امام یمن کی حمایت کا اعلان کر کے شرمندگی اٹھائی ۔ ادھر انقلابیوں نے شاہ سعود کو دھمکی دے دی ہے کہ عنقریب آپ کا بھی وہی حشر ہو گا جو شاہ یمن کا ہوا ۔ بہر حال یہ امر نہایت دل خوش کن ہے کہ جب ممالک میں اس لحاظ سے مرکزیت قائم ہے کہ تمام عوام دل و جان سے صدر ناصر کو چاہتے ہیں اور اسی لئے ہمیں امید رکھنی چاہیئے کہ کسی وقت اغیار کی ریشہ دوانیاں اور شرارتیں ختم ہو جائیں گی اور عرب ممالک متحد ہو کر عالم اسلام کے اتحاد کا سبب بن سکیں گے ۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ۔۔۔

باہمی نزاعات و مشاجرات یا اغیار کی پیدا کردہ مشکلات ختم ہو جائیں ۔ آمین ؛

پورے پاکستان ہی کو سینما بنا دو

ہفت روزہ "المنبر" کے شمارہ ۵ / اکتوبر میں سے ہم بلا تبصرہ ایک نوٹ نقل کر رہے ہیں ملاحظہ ہو :-

" فلمی صنعتی تحقیقاتی کمیٹی نے سفارش کی کہ دوسرے پنجسالہ منصوبہ کی مدت میں ۵۰۰ سینما تعمیر کئے جانے چاہئیں ـــ یہ سفارش جن لوگوں نے کی ان کی قد و قامت تو ہمیں معلوم نہیں لیکن اتنی بات واضح ہے کہ سینما کا معنی ہے مرد و زن کا اختلاط، عورتوں کے ناچ سے مردوں کو مسحور کرنا، مغربی ممالک میں عشق بازی کے ٹھنڈے کھیل کو مشرقی حرارت دے کر شعلہ بنا دینا اور جرائم کے ایسے ایسے گُر بتانا جنھیں اختیار کر کے انسان شریف بھی رہ سکے اور غنڈہ گردی بھی کر سکے ۔

رہی یہ سفارش کہ پانسو نئے سینما دوسرے پنجسالہ منصوبے کے دوران ہی بنائے جائیں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ تیسرے چوتھے منصوبے تک پورے پاکستان کو سینما بنا دینے کی سفارش کی جائے " (المنبر)

پنوعاقل کا چار سالہ فتنہ ختم ہو گیا

جامع مسجد پنوعاقل ضلع سکھر میں ۴ سال سے پیش امام سے اختلاف کی بنا پر جماعت دو فریقوں میں تقسیم ہو چکی تھی جو جھگڑا حکومت یا بڑے آدمیوں کے بیچ بچاؤ سے بھی نہ ٹل سکا وہ جمعیۃ علماء اسلام کے ناظم ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ کی حسن تدبیر سے ۲۷ ستمبر ۱۹۶۲ء کو بالکل ختم ہو گیا ۔ پوری تحصیل کے عوام حکام یا مدیران جرائد یا علماء کرام جمعیۃ کے ارکان کی تعریف کر رہے ہیں اور مبارک بادی کے پیغام بھیج رہے ہیں ۔ اللہ تبارک تعالیٰ دنیا بھر کے مسلمانوں کو شیطانوں کے شر سے محفوظ رکھ کر آپس میں متحد کر کے دین کی صحیح خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

میانوالی میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح

میانوالی میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح ہو چکا ہے اور تمام مسلمانان ضلع میانوالی سے درخواست کی جا رہی ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں اور پرچہ ترجمان اسلام جو ایک صحیح فکر کی رہنمائی کرتا ہے اسکی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی کوشش کریں ۔

ناظم دفتر حکیم مرتضیٰ قریشی

ضروری اعلان

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مخلص کارکن اور ہمدرد متوجہ ہوں کہ حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد جدید انتخاب لازمی تھا ۔ فارم رکنیت ۔ معاونت دفتر مرکزیہ روانہ کر رہا ہے ۔ اگر کسی کو نہ پہنچیں تو ملتان دفتر ختم نبوت سے منگوالیں ۔ اور ہمت کر کے زیادہ سے زیادہ معاونین بھرتی کریں ۔ ایک روپیہ سالانہ فیس رکنیت یا معاونت اور جدید انتخاب کر کے فارم رکنیت مع رقم رکنیت وغیرہ ملتان واپس کریں ۔

۲ - مدت سے احباب نشر و اشاعت کی کمی محسوس کرتے ہیں اور بار بار تقاضا کیا جاتا ہے کہ نشر و اشاعت کی طرف توجہ دی جائے ۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ جتنی رقم تمام ملک سے فارم رکنیت اور معاونت کی وصول ہوگی تمام کی تمام نشر و اشاعت پر صرف ہوگی ۔ اگر جملہ احباب ہمت کر کے پچاس ہزار رکن و معاون بنالیں ۔ تو نشر و اشاعت کا مسئلہ حل ہو جائے گا ۔

محمد علی جالندھری ۔ صدر مجلس

۲۹ ۔ ربیع الثانی ۔ ملتان شہر

جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے

(۱) فارم ممبری چھپ چکے ہیں ۔ ایک کتاب میں سو فارم ہیں ۔ رسید بکیں بھی تیار ہو گئی ہیں ۔ فارم ممبری اور رسیدوں کی قیمت وصول نہیں کی جائیگی ۔ ہر جمعیۃ اپنے اپنے ضلع سے فارم حاصل کرے ۔ مرکز سے صرف ضلعی جماعتیں ہی منگائیں

(۲) جمعیۃ کی تمام شاخوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی کارگزاری سے مرکز کو مطلع کریں ۔ عنقریب مرکز کی جانب سے جمعیۃ کی تمام شاخوں کی رپورٹ طلب کی جائے گی ۔ اور ترجمان اسلام میں شائع کی جائیگی ۔

مظفر گڑھ میں جمعیتہ علماء اسلام کی شاندار کانفرنس

زعماء جمعیتہ کی زبردست تقریریں ۔ جمعیتہ کا انتخاب

۲۸ ستمبر کو مطبوعہ اشتہارات کے مطابق جمعہ کے دن جمعیتہ علماء اسلام مظفر گڑھ کی کانفرنس ہوئی ۔ جس کا ایک اجلاس حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی اور دوسرا اجلاس خان شیر محمد خاں صاحب جتوئی کی صدارت میں منعقد ہوا ۔

پہلے اجلاس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر سنٹرل اسمبلی نے عائلی قوانین پر مفصل تبصرہ فرماتے ہوئے ثابت کیا کہ اسلامی شریعت کے قطعاً خلاف ہیں عوام کو پہلی بار ان قوانین کی حقیقت کا علم ہوا ۔ عوام نے حضرت مفتی صاحب کی شبیر دلانہ تقریر پر بار بار نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے ۔

دوسرے اجلاس میں رات کے وقت حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے فرمایا ملک میں دو طبقے ہیں ۔ ایک وہ جو انگریزی دور کا یادگار مغربی تہذیب کا دلدادہ اور ترقی کو یورپ و امریکہ کی اندھی تقلید پر موقوف سمجھتا ہے دوسرا وہ طبقہ جو اسلامی تاریخ کی روشنی میں اسلامی نظریات بلکہ اسلامی تعلیمات کے بغیر خدائی نصرت اور فلاح دارین کا تصور بھی نہیں کر سکتا ۔ آپ نے فرمایا کہ یہ قطعی دھوکہ اور فریب ہے کہ اسلام ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے یا علماء ترقی سے روکتے ہیں ۔ اگر ترقی ضروریات زندگی کی فراوانی ارزانی ۔ ملک کی خوشحالی ۔ جنگی تیاری کارخانوں کا قیام ۔ بہترین کے جدید اسلحہ کی فیکٹریوں کا نام ہے ۔ تو اسلام ان کو روکتا نہیں بلکہ ان کا حکم دیتا ہے ۔ اگر ترقی کا معنی بے حیائی ناچ گانا بجانا ۔ عیاشی اور بدمعاشی ہے یا اسلام کا مذاق اڑانا ۔ دین کی مخالفت کرنا اور اسلامی تہذیب کی جگہ مغرب کی لعنتی تہذیب کو رائج کرنا ہے تو علماء اس کو نہیں چلنے دیں گے ۔ یہ ترقی نہیں بلکہ غلامانہ ذہنیت ہے ۔ آپ نے کہا کہ ملک میں سالانہ دس کروڑ زنا ہو رہے ہیں ۔ سارا پاکستان ناچ گھر بنتا جا رہا ہے ۔ ستر ہزار روپے کی شراب روزانہ صرف کراچی میں استعمال کی جاتی ہے ۔ رشوتوں کی بھرمار ہے ۔ پھر کشمیر کیونکر فتح ہو اور اللہ تعالیٰ کی مدد کیوں کر نازل ہو ۔ آپ نے فرمایا کہ آج ہمارے ملک میں ان عیاشیوں کے سوا یہاں تک جسارت بڑھ گئی ہے کہ کہا جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن پاک کے جو معانی بتلائے وہ صرف

لئے اس زمانہ کا مرکز ملت جو معانی کرے وہ قابل عمل ہوں گے ۔ یہ تو اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ حلیم ہے ۔ مہلت اور ڈھیل دیتا ہے ۔ غفور کریم ہے درگذر کرتا ہے ۔ اس کی ہر صفت بے نہایت ہے اگر اختیارات ہم جیسے کم حوصلہ اور جلد بازوں کے ہاتھ میں ہوتے تو ہم تو پتھر برسا دیتے ۔ شکر کرو وہ غفور کریم اور حلیم ہے وہ کبھی ڈھیل دیتا ہے کہ توبہ کر لیں اور کبھی ڈھیل دیتا ہے کہ کشتی گناہوں کے بوجھ سے خوب بوجھل ہو جائے تو غرق کر دوں ۔ بعض صاحبین نے میری مراد یہ سمجھی ہے کہ خدا العیاذ باللہ غلطی کر رہا ہے میں ہوتا تو صحیح کام کرتا اور ہلاک کر دیتا (انا للہ وانا الیہ راجعون)

معززہ دستو! ہمارے اعمال اس قابل ہیں کہ خدا کا عذاب نازل ہو جاتا یہ اس کا کرم باحکمت ہے ۔ کہ وہ مہلت دے رہے ہیں ۔ حضرت مولانا نے مکشوفات کے بارہ میں کہا کہ بعض مودودیوں کو بڑی تکلیف ہوئی ہے کہ میں نے ان کو کنجریاں کیوں کہہ دیا ہے ۔

سنئے ۔ کنجریاں اور طوائف تو اپنے بالاخانہ پر بیٹھتی ہیں اور اپنے کو روسیاہ اور گنہ گار کہتی ہیں ۔ یہ جو بازاروں میں ننگی پھرتی سرخی پوڈر لگا کر گناہ کی دعوت دیتی پھرتی اور نامحرموں کے ساتھ ڈانس کرتی ہیں پھر اپنی اس بے پردگی کے جواز کے لئے حضرت صدیقہ رضیا حضرت خاتون جنت کا نام لیتی ہیں ۔ یہ جو اللہ تعالیٰ کی سزاؤں کو ظلم کہتی ہیں ۔ اسلام کے احکام کی مذمت کرتی ہیں اور دین کا مذاق اڑاتی ہیں یہ ان کنجریوں سے بدتر ہیں ۔ یہ تو حرام کو حلال کرنے اور اسلام کے احکام بدلنے پر تلی ہوئی ہیں اور خود یہ صالح کہلیں کہ ان کے نکاح ٹوٹ گئے ۔ کیا نکاح ٹوٹنے کے بعد مرد اور عورت کا تعلق زناکاری نہیں ۔ پھر کیا یہ زناکار نہ ہوئیں پھر کیا ان کی

جنرل اسمبلی کی صدارت

قادیانی اخبار الفضل کے ۲۳ ستمبر کے شمارہ نے سول اینڈ ملٹری گزٹ کے ... یہ خبر شائع کی ہے کہ جنرل اسمبلی کی صدارت کے انتخاب میں چودھری صاحب ... ووٹ اس لئے خلاف قاعدہ قرار دئے گئے تھے کہ ان پر پاکستان لکھا ہوا ... بر اعزاز (صدر ہونا) امیدوار کی ذاتی قابلیت کی بناء پر دیا جاتا تھا۔"

قادیانی معاصر کا اس خبر کو نقل کرنے سے یہ ثابت کرنا ہے کہ ظفر اللہ خاں ... اس کے ذاتی قابلیت اور خصوصیات کی وجہ سے ہے ۔ پاکستان کا نمائندہ ہو... سے نہیں ۔ بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ اگر کسی علیباتی نے یہ لکھ دیا ... آئے اور تم نے بھی یہ سمجھ لیا کہ ظفر اللہ خاں کو سرخاب کا پر لگا ہوا ہے ۔ اور وہ گویا ... میں کیا ساری دنیا میں لائق ترین آدمی ہے ۔

اگر ظفر اللہ خاں کو انگریزی حکومت انگزیکٹو کونسل کا ممبر نہ بناتی تو اس جیسے ... بیرسٹر ہزاروں مفقود تھے اس کو کوئی منہ لگاتا ۔ اور اگر اس کو پاکستانی حکومت ... نہ بناتی تو اس کو دنیا والے کیسے پہچانتے ۔ پھر اگر اس کو پاکستان عربوں کی نمائندگی ... کی اجازت نہ دیتا تو کیوں فریب خوردہ عرب خلیفہ قادیان کو شکریہ کا خط لکھتے یا ...

حصول اقتدار کیلئے ملک میں جو جنگ جاری ہے اسکے خطرناک نتائج

پشاور ۔ ۱۴ ستمبر ۔ (ڈاک سے) صوبائی اسمبلی کے ممبر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ... قاسم علی خاں میں پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے انہوں نے کہا پاکستان قائم ہونے کا ... اس امر کی اشد ضرورت ہے کہ ملک کو مضبوط تر بنیادوں پر قائم کیا جاتے اور یہاں مکمل اسلامی نظام قائم کیا جائے ۔ . . . . .

. . . . ہمارے ملک پر اقتدار کی خاطر جو جنگیں لڑی جا رہی ہیں وہ ملک اور عوام دونوں کے لئے انتہائی خطرناک ہے اور

آپ کو مودودی صاحب پر غصہ نہیں آتا جو حضور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر تنقید کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ حضور کا قیاس دجال کے بارہ میں صحیح ثابت نہیں ہوا اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے جزیرہ میں بند ہونے کی تصدیق فرمائی اور یہ چودھویں صدی کا مجدد اس کو جھٹلاتا ہے ۔ کیا یہ کسی صحیح مسلمان کا کام ہو سکتا ہے جو اپنے اجتہاد سے حضور کے اجتہاد کو رد کرے یہ نہیں بلکہ وفات شریف تک وحی سے اس کی تردید نہیں ہوئی حضور کا ارشاد خدا کی طرف سے تھا ۔ پیغمبر کبھی غلطی پر موت تک قائم نہیں رہ سکتا ۔ اجلاس نہایت کامیاب رہا ۔ عصر کے وقت مولانا غلام غوث نے علماء تحصیل مظفر گڑھ سے خطاب فرمایا ۔ جس کے بعد جمعیتہ علماء اسلام تحصیل کا انتخاب عمل میں آیا ۔ حضرت مولانا محمد عمر ...

اب ایسا وقت آگیا ہے کہ ملک اور قوم ... پارٹی بازی سے بچایا جائے ۔ ورنہ اس ... خطرناک نتائج نکلیں گے مولانا نے کہا اگر ... میں سیاسی پارٹیاں موجود ہوں تو ان سے ... طوفان نہیں ہے لیکن اگر کوئی پارٹی ... ہو ۔ تو زیادہ بہتر ہے مگر میں سیاسی پارٹی ... کی سرپھٹول کا مخالف ہوں ۔ مولانا ہزاروی نے عائلی قوانین کی مخالفت کی اور انہیں ... شریعت قرار دیا ۔ انھوں نے اس امر پر ... افسوس کیا کہ قومی اور صوبائی اسمبلی میں اسلامی ... مسائل پر بحث ہوئی ہے ۔ یہ کتنی حیران کن ... بات ہے ۔ جب کہ مشرقی اور مغربی پاکستان کی جمعیت علماء اسلام عائلی قوانین کو خلاف ... شریعت قرار دے چکی ہے ۔ مولانا ہزاروی نے کہا اگر پاکستان میں غیر مسلم آباد ہوں تو ... اسلامی ملک کو ان کے مذہب میں دخل دینے کا کوئی حق نہیں پہنچتا ۔ کیونکہ کہ اگر حکومت کسی ... کے مذہب میں مداخلت کرتی ہے ۔ تو اس سے ملک میں اضطراب پیدا ہونے کا خدشہ رہتا ہے مولانا نے کہا کہ وہ لڑائے عامہ کو اس ...

[...]نہیں سر ظفر اللہ کا ہے (الفضل)

[...] وزارت خارجہ کی وجہ سے امریکہ۔ انگریز اور پاکستان تینوں کی مجموعی سرپرستی
[...] سے شہرت حاصل نہ کرتا تو بین الاقوامی عدالت کا جج تو کیا اس کو کوئی
[...] اس کی ساری بنیاد فرنگی اور پاکستانی حکومت کی طرف سے ہے
[...] یہ حال ہے کہ ظفر اللہ خاں نے بونڈری کمیشن سے تہری پانی کا کوئی
[...] ضلع گورداسپور بشمول قادیان بھارت کو دینا قبول کر لیا۔
[...]ک بات یہ ہے کہ نہرو کو یہ الزام دینے کا موقعہ فراہم کیا کہ معاہدہ
[...]اری بھارتی فوجوں کے انخلا کا ذکر نہیں اور پاکستانی فوجوں کے
[...] اگر ظفر اللہ خاں میں ذاتی قابلیت ہوتی تو اس کے جوہر اس وقت کھلتے
[...] کشمیر کا مسئلہ گلے کا ہار بننے والا تھا۔ یہ بات قابل تسلیم ہے کہ کسی
[...] کے لئے کوئی گدھا تو امیدوار کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ہو گا تو کچھ
[...]مجھدار۔ مگر یہ سمجھنا کہ اس کو ووٹ اس کی ذاتی قابلیت کی وجہ سے
[...] حیثیت کا کوئی دخل نہیں ہے انتہائی حماقت اور خود غلط ہونے کا مظاہرہ
[...]ود کو یا کسی اور اسی طرح کے مرزائی کو کھڑا کر دیتے پھر دیکھتے کہ اسکو صفر بٹہ صفر (۰÷۰)
[...]ٹ مل سکتے ہیں۔؟

[...]جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان اجلاس

[...]جمعیۃ کی تقریریں۔ عائلی قانون کی منسوخی کا مطالبہ

[...]ر (خصوصی نامہ نگار) بروز ہفتہ جمعیۃ علماء اسلام روڈہ ضلع سرگودھا کے زیر اہتمام
[...] جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اکابرین جمعیۃ کے اغراض و مقاصد اور پروگرام پر روشنی ڈالی
[...] ظہر جامع مسجد روڈہ میں ہوئی۔ جس میں حافظ سلامت اللہ صاحب احراری جالندھری
[...]ں اور تقریر مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی
[...] نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم
[...] اخلاق و عادات امانت و
[...]ل روشنی ڈالی۔ پہلی تقریر چار بجے
[...]ہی۔ دوسری نشست بعد از نماز

[...] عشاء مدنی جامع مسجد میں منعقد ہوئی حضرت مولانا محمد علی صاحب کھیر(؟) خلیفہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری (قدس سرہ) کی صدارت اور حافظ سلامت اللہ صاحب احراری کی نظموں کے بعد خادم ملت حضرت مولانا فضل الرحمٰن شاہ صاحب مبلغ مدرسہ حسینیہ سلانوالی نے جمعیۃ کے پروگرام پر روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا کہ علماء کرام اقتدار کے خواہشمند نہیں ہیں بلکہ علماء کرام کتاب و سنت کی روشنی میں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں ملک سے بے حیائی اور بے دینی کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو روکنا چاہتے

[...]ہوں نے بتایا میں نے ملک
[...]وں کا دورہ کر کے یہ اندازہ
[...]رزی یا صوبائی اسمبلی کے کسی ممبر
[...]کے حق میں ووٹ دیا تو آئندہ
[...]ہرگز ووٹ نہ دیں گے۔ اور
[...]نمائندے نہ ہوں گے۔ مولانا
[...]سلامی اکیڈیمی کوئٹہ کی کارکردگی
[...]ا انہیں ابھی تک اس اکیڈیمی کے
[...]کی اطلاع موصول نہیں ہوئی
[...]ہا ہے کہ یہ شریعت کے خلاف
[...] مولانا نے اس بات
[...]ظہار کیا کہ نہ معلوم کن وجوہات کی
[...]مغربی پاکستان میں علماء کرام کو
[...]

تمام مساجد میں بدانتظامی پائی جاتی ہے اور پیش اماموں و خطیبوں کی تنخواہیں نہایت قلیل ہیں اور محکمہ اوقاف ان تمام حالات سے اچھی طرح باخبر ہونے کے باوجود تنخواہوں میں اضافہ کرنے یا مساجد کی حالت کو بہتر بنانے کی طرف کوئی [...]

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

جس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

پشاور ۲۴ ربیع الثانی۔ (۱) مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا یہ اجلاس اس بات پر انتہائی افسوس کا اظہار کرتا ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستان جیسے نظریاتی ملک کا نمائندہ ظفر اللہ قادیانی ہے یہ وہ شخص ہے جس نے حال ہی میں ایک تقریر میں غلام احمد قادیانی کو آخری پیغمبر کہا تھا یہ کافرانہ اعلان نہ فقط ختم نبوت کی توہین ہے بلکہ اسلامی دنیا کے مسلمانوں کے اس کے متعلق شکوک و شبہات کا پیدا ہونا یقینی ہے۔ اس لئے یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ ظفر اللہ کو اس اہم ذمہ داری سے برطرف کر دیں۔ اور ظفر اللہ کی اسلام کے خلاف معاندانہ سرگرمیوں کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیں۔

یہ اجلاس تعلیمی کمیشن کی رپورٹ سے پیدا شدہ صورت حال پر انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہے اور حکومت اور طلبہ سے اپیل کرتا ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے نقطۂ نظر کو پرامن ماحول میں سمجھنے کی کوشش کریں۔ اور اسی طرح وطن عزیز کو افراتفری اور انتشار سے بچانے کا اہم کردار ادا کریں۔ کمیشن کی رپورٹ سے جو حالات رونما ہوتے ہیں وہ نہ فقط طلبہ کے لئے پریشان کن ہیں بلکہ اس ملک کے باشندوں کے لئے باعث پریشانی ہیں۔ لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ رپورٹ پر نظر ثانی کر کے اس میں بنیادی تبدیلی کرے اور طلبہ کو اپنے اعتماد میں لیں۔

یہ اجلاس پھر اس اعلان کا اعادہ کرتا ہے کہ مسلم فیملی لاز آرڈیننس قطعاً غیر شرعی ہے اور اس ملک کا کوئی کلمہ گو غیر اسلامی احکام کو قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ ایک مسلم مملکت میں غیر اسلامی قوانین کی اشاعت اور ترویج ملک کے مستقبل کے لئے ایک عظیم خطرہ ہے لہٰذا یہ اجلاس صدر مملکت سے

(باقی صفحہ ۔۔ پر)

ہیں آپ نے فرمایا کہ آج رشوت کا دور دورہ ہے امیر آدمی غریبوں کا خون چوس رہے ہیں۔ اسلامی احکامات کی بے حرمتی ہو رہی ہے اور ناموس رسالت پر حملے ہو رہے ہیں لیکن اس کے دفاع کا کوئی انتظام نہیں ہے جمعیۃ علماء اسلام آخر وقت تک ناموس رسالت کی حفاظت اور اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے کوشش کرتے رہے گی آپ نے فرمایا کہ اس ملک میں اسلام کے منافی کوئی قانون برداشت نہیں کیا جائے گا۔ آپ نے عوام کو جمعیۃ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔ لوگوں نے شامل ہونے کا یقین دلایا۔ بعد ازاں مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ اس کے لئے ہزاروں مسلمانوں نے اپنی جانوں کی قربانی پیش کی تھی اور ہزاروں مسلمان عورتوں کی عصمتیں لوٹ لی گئیں سان کے سہاگ اجڑ گئے بچے یتیم ہو گئے نعرہ یہ تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا، لا الٰہ الا اللہ۔ لیکن دنیا نے دیکھ لیا کہ وہ نعرہ حقیقت کے برعکس ایک خواب ثابت ہوا اور وہ ساری قربانیاں فراموش کر دی گئیں آپ نے فرمایا کہ آج اس ملک میں حضور کی عزت محفوظ نہیں۔ قرآن و حدیث کی توہین ہو رہی ہے۔ لیکن ان کے لئے کوئی قانون نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا کہ جعلی سپاہی کے لئے قانون موجود ہے۔ جعلی پیر اسی کے لئے قانون کی مشینری حرکت میں آ جاتی ہے لیکن جعلی نبوت کے لئے کوئی قانون نہیں۔ بعد ازاں حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع جہلم نے تقریر فرمائی۔ آپ نے اسلامی نظام حیات کو کتاب و سنت کی روشنی میں بیان فرمایا۔ کہ یہ قانون اسلام کے سراسر منافی ہے اس کو عائلی قانون کہنے کے بجائے سرکاری قانون کہنا چاہئے دوران تقریر آپ نے مودودیت کا پوسٹ مارٹم بھی کیا اور مودودی اسلام کی حقیقت کو مسلمانوں پر واضح فرمایا۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کی سلامتی [...]

اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ عوام جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن کر جمعیۃ کے ساتھ تعاون کریں۔ آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ عائلی قانون اسلام کے سراسر منافی ہے اس کو منسوخ کیا جائے۔ عوام نے پرزور تائید فرمائی الحمد للہ جلسہ ہر طرح کامیاب رہا اور مسلمان تقریباً رات کے ایک بجے تک ہمہ تن گوش تقریریں سنتے رہے۔ بعد دعا جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔

محمد حنیف سہارنپوری ناظم جمعیۃ علماء اسلام [...]

جماعتی خبریں

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

کا انتخاب

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب ۔ امیر
حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب نائب امیر
حضرت مولانا عبدالستار صاحب ۔ نائب امیر
حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ۔ ناظم اعلیٰ
حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ۔ ناظم
حضرت مولانا محمد الدین صاحب خازن
حضرت مولانا غلام نبی بہر نامک ۔ سالار اعلیٰ انصار الاسلام
حضرت مولانا فضل حق صاحب ناظم نشریات

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر راولپنڈی نے مندرجہ ذیل حضرات کو نامزد فرمایا ہے :: ارکان :۔

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بیرواعظ کشمیر
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی
حضرت مولانا عبدالخالق صاحب چوہڑ ہڑپال
حضرت مولانا حبیب الرحمٰن صاحب ۔ جامعہ مسجد کیلیانوالی ۔ حضرت مولانا حافظ چمن پیر شاہ صاحب لال کرتی ۔ حضرت مولانا حافظ ریاض احمد صاحب ، مجددی ۔
حضرت محترم حکیم عبدالغنی صاحب قومی کتب خانہ
حضرت مولانا حافظ غلام حیدر صاحب پام لائن
محترم صوفی غلام نقشبند صاحب صوفی منزل عیدگاہ
محترم منشی غلام صادق صاحب کرڑہ بزازاں
صوفی عبدالرشید صاحب ۔ نمک منڈی
مستری محمد حیات صاحب ۔ نیا محلہ ۔
حضرت مولانا ولی اللہ صاحب احمد پورہ

جمعیۃ علماء اسلام چوک شاہدرہ موڑ

جمعیۃ علماء اسلام چوک شاہدرہ موڑ لاہور کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا :۔

صدر مولانا سید شاہ محمد بخاری خطیب جامعہ مسجد چوک شاہدرہ موڑ ۔ لاہور
نائب صدر ۔ مولانا رشید دین صاحب فاضل دیوبند
ناظم ۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل دارالعلوم کراچی
نائب ناظم ۔ مولانا قاری محمد طیب صاحب مولوی فاضل
خازن مولانا قاری عبدالرشید صاحب ۔
سالار ۔ محمد صالح صاحب چیمہ ۔ ایم ۔ اے

بودلہ ضلع جہلم میں جمعیۃ علماء اسلام

۲۰ ستمبر بمقام بودلہ میں مولانا محمد شریف عابد صاحب نے بعد از نماز عشاء عوام کو خطاب کیا ، جس میں علماء دین کی ملی خدمات کو سراہا گیا اور ظفر اللہ قادیانی کی برطرفی اور عائلی قوانین کی منسوخی کا پرزور مطالبہ کیا گیا ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر مولانا محمد شریف صاحب عابد
ناظم ۔ مولوی محمد اسلم صاحب
خازن ۔ راجہ محمد اکرم صاحب
محمد اسلم ناظم جمعیۃ علماء اسلام بودلہ ضلع جہلم

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں

مورخہ ۱۱ ستمبر بروز جمعہ جامع مسجد مہاجرین جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کا اجتماع زیر صدارت مولانا محمد افضل صاحب (ممبر یونین کونسل ہوا ۔ حافظ نذیر احمد صاحب کی تلاوت کلام پاک کے بعد جناب صاحبزادہ مولانا محمد عارف صاحب نے جماعت کی اہمیت و ضرورت پر ایک بلیغ تقریر فرمائی بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر ۔ حضرت مولانا قطب الدین صاحب خطیب
نائب امیر ۔ مولانا قاری عطار محمد صاحب
ناظم اعلیٰ حضرت مولانا حافظ نذیر احمد صاحب
نائب ناظم ۔ جناب صاحبزادہ محمد عارف صاحب
ناظم شعبہ نشر و اشاعت ۔ جناب مولانا مولوی محمد افضل صاحب ۔
خزانچی ۔ مولوی عبدالرشید صاحب
سالار ۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ۔

جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا کا انتخاب

عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ

کہروڑ پکا ۔ ۱۲ ستمبر کو شاہی جامع مسجد میں جمعیت علماء اسلام کا افتتاحی جلسہ ہوا ، مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب ناظم ملتان ڈویژن افتتاح کے لئے تشریف لائے ۔ آپ نے جمعیت کے اغراض و مقاصد مفصل سے واقفات کیا اور ہر قسم کی ترجمانی کے لئے علماء پر اعتماد کیا ۔ ایک قرار داد میں عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کیا گیا آخر میں بالاتفاق مندرجہ ذیل نئے عہدیداران منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ مولانا محمد سعید صاحب قریشی
نائب امیر ۔ مولانا محمد یعقوب صاحب ۔
مولانا خلیل احمد صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ حکیم حافظ عبدالصمد صاحب صابر
نائب ناظم ۔ مولوی گل محمد صاحب ۔
خزانچی ۔ حکیم حبیب احمد صاحب صدیقی

ناظم نشر و اشاعت ۔ حکیم حافظ محمد یوسف صاحب

جمعیۃ علماء اسلام مسافر آباد علاقہ تلمبہ

مورخہ ۲۷ ستمبر کو بعد از نماز عصر مسجد چک نمبر ۹/ الیس ۔ اے آر مسافر آباد علاقہ تلمبہ ضلع ملتان میں زیر صدارت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب مسجد ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ جو حسب ذیل ہے :۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب ۔ امیر جماعت
حاجی عبدالستار صاحب ۔ نائب صدر
ملک نور حیدر خاں صاحب ۔ نائب صدر
مولانا پیر خان صاحب ہیڈ مدرس ۔ ناظم اعلیٰ
امیر محمد خاں صاحب درانی ۔ ناظم نشر و اشاعت
مولانا رحیم گل خاں نائب ناظم
مولانا عبدالرحمٰن خاں صاحب خزانچی

جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر

ہارون آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں آیا ۔ جس کے عہدیدان حسب ذیل ہیں

صدر ۔ مولانا سعید احمد صاحب
خازن ۔ چوہدری کرم دین صاحب ۔
سالار ۔ صوفی محمد امین صاحب
ناظم ۔ حاجی محمد یوسف صاحب ۔

محمود کوٹ شہر تحصیل کوٹ ادو

مورخہ ۱۴ اکتوبر بعد از نماز جمعہ جامع مسجد محمود کوٹ شہر میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا ۔ جس میں گرد و نواح کے دین پسند اور معززین نے شرکت کی اور تلاوت قرآن مجید کے بعد جمعیۃ العلماء کی تشکیل عمل میں لائی گئی اور حسب ذیل عہدیداران منتخب ہوئے ۔

امیر ۔ حضرت مولانا عتیق الرحمٰن صاحب
نائب امیر ۔ جناب دین محمد خاں صاحب رئیس
ناظم اعلیٰ ۔ جناب الحاج حکیم عبدالحق صاحب ۔
نائب ناظم ۔ جناب غلام قاسم شاہ صاحب
نائب ناظم ۔ حکیم عبدالغنی صاحب ۔
سالار اعلیٰ ۔ چوہدری عبدالغفور صاحب ۔
نائب سالار حکیم عبدالمجید صاحب ۔
پروپیگنڈہ سیکریٹری ۔ چوہدری خلیل احمد صاحب
شہر محمود کوٹ اور گرد و نواح کے معززین میں سے اٹھائیس افراد مجلس شوریٰ کی رکنیت کے لئے منتخب ہوئے ۔

(محمد صدیق سیکریٹری)

گوجر خان میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کا

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی ایم ۔ این ۔ اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان ملک کے مختلف حصوں میں دورہ کر رہے ہیں ۔ پروگرام حسب ذیل :

۱۲ اکتوبر :۔ ڈیرہ غازیخاں
۱۳ اکتوبر خانپور ۔ ضلع بہاولنگر
۱۴ ۔ ۱۵ " سفر
۱۶ اکتوبر ضلع مردان
۱۷ " محراب دگا ابدال
۱۸ " سفر
۱۹ " مدرسہ اشرف المدارس ہارون آباد ضلع بہاولنگر ۔
۲۰ " مدرسہ نصرۃ الاسلام گوجرانوالہ
۲۱ " پیر محل ۔ تحصیل ٹوبہ
۲۲ " لاہور
۲۳ " لاہور
۲۴ " نوشہرہ کلاں ۔ ضلع پشاور

(ادارہ)

جیات سرودگو جرخاں میں ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم فرقانیہ راولپنڈی ہوا ۔ جس میں مفکر اسلام مولانا عبدالحنان صاحب صدر جمعیۃ علماء ضلع راولپنڈی ، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب اعلیٰ جمعیت علماء اسلام ضلع راولپنڈی اور حضرت مولانا عبدالمتین صاحب خطیب جیات سرودگو جرخاں اور شاعر اسلام جناب جوہر جہلمی نے تلاوت قرآن پاک و نعت کے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عائلی قوانین عیسائیوں اور مرزائیوں ، پرویزیوں وغیرہ کی خرابیاں اور تخریبی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو و مضافات کو بہترین انداز میں سمجھایا ۔ جلسہ کے اختتام پر متفقہ طور پر عائلی قوانین کی تنسیخ کیلئے ایک قرار داد پاس ہوئی جس میں معزز ممبران اسمبلی سے مطالبہ کیا گیا کہ وہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کرا کے مسلمانوں کو مطمئن کیا جائے ۔

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خانپور کے جلسہ کا جبری التواء

۔ ۷ اکتوبر ۔ مدرسہ عربیہ مخزن العلوم خان پور ضلع رحیم یار خاں کا جو اجلاس ۱۱ اکتوبر کو شروع ہونے والا تھا لیکن ضلع بھر میں دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باعث ملتوی کر دیا گیا ہے ۔ مدرسہ کی انتظامیہ کی کوششوں کے باوجود حکام ضلع نے مدرسہ کے سالانہ اجلاس کی منظوری دینے سے انکار کر دیا ۔ لیکن

...ودی صاحب کا غلط عقیدہ

(بقیہ صفحہ اول)

...نت والجماعت میں عموماً اور
...ت اہل حدیث میں خصوصاً
...حرام ہے اور کھلی ہوئی زناکاری
...گر جماعت اسلامی میں بحالت
...لاری میں متعہ جائز ہے دیکھئے
...ن القرآن اگست ۵۵ء"
...ں مسلک اہل حدیث اور کہاں
...ودیت؟
(ترجمان دہلی یکم جولائی ۶۲ء صـ)

...دی صاحب کا عقیدہ ۳

...ناقم صاحب اہل حدیث فرماتے ہیں:
...صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین
...متعلق جماعت اہل حدیث کا یہ
...ہے کہ "الصحابۃ کلہم عدول" یعنی
...بہ کل کے کل عادل اور ثقہ ہیں۔"
...نے کہ صحابہ کرام خیر القرون کی مقدس
...ستیاں ہیں۔ ان جیسا صاحب ایمان
...م آج تک پیدا نہیں ہوا اور نہ
...ہ پیدا ہو گا۔ ان کی ایک دن
...عبادت کا مقابلہ ہماری ساری
...کی عبادت نہیں کر سکتی مگر جماعت
...می ہند (اور جماعت اسلامی پاکستان
...م) کے دستور میں لکھا ہے کہ:۔
...رسول خدا کے سوا کسی انسان کو معیار
...ہ نہ بنائے کسی کو تنقید سے بالاتر
...سمجھے۔"

پس جب صحابہ کرام بھی تنقید سے
...وظ نہیں رہے اور قابل اعتبار نہیں
...تو اسلام تو ان ہی کی معرفت پہنچا اور
...ن و حدیث بھی ان ہی کی معرفت...
...لہ پہنچے تو پھر اسلام اور قرآن
...کا اعتبار کیسے رہے۔ شاید اسی
...سے یہ نئی جماعت اسلامی قائم کی
...ہے کہ پرانا اسلام تو قابل اعتبار
...ا اور یہ جدید اور نیا اسلام کہ
...مولانا مودودی نے نکالا ہے یہ
...ر قابل اعتبار ہے۔ انا للہ

...ہے

...ر ہمیں مکتب و ہمیں ملا
...کار طفلاں تمام خواہد شد"
(ترجمان دہلی یکم جولائی ۶۲ء صـ)
...یث کے اہل علم حضرات ارشاد فرمائیں

کا نکالا ہوا یہ "جدید اور نیا اسلام"؟

اتمام حجت | آخری بات جو مولانا قمر صاحب اہلحدیث نے ارشاد فرمائی ہے وہ یہ ہے کہ:۔

امیر جماعت اسلامی ہند کا حکم ہے کہ "جماعت اسلامی میں آنے کے بعد کوئی اہل حدیث نہیں رہتا اس جماعت میں آنے کے بعد اس کے پچھلے تمام عقائد ختم ہو جاتے ہیں۔ تفصیل امیر جماعت اسلامی ہند کا اعلان جماعت اسلامی کے پرچے "زندگی" رامپور اگست ۱۹۵۹ء کو دیکھئے جس میں ہر آنے والے کے لئے صاف حکم دیا گیا ہے کہ

"۔۔۔ جب آپ جماعت اسلامی میں داخل ہو چکے تو آپ کی تمام دلچسپیوں کا محور صرف جماعت کے مقاصد ہونے چاہئیں۔"

کسی جماعت اسلامی کے ممبر کو اپنے سابق مسلک کی تلقین نہیں کر سکتے (بحوالہ مذکورہ) پس ایسی حالت میں کیا جماعت اسلامی میں شامل ہونا اس جماعت اسلامی کی رو سے جسے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا ہے گمراہی نہیں ہے؟"

(پندرہ روزہ ترجمان دہلی یکم جولائی ۶۲ء صـ)

مرسلہ حضرت مولانا حکیم حافظ عبدالدیان کلیم
(فاضل دیوبند) نوشہرہ

مجلس شوریٰ کا اجلاس

(بقیہ صـ)

اور ممبران پارلیمنٹ سے پرزور اپیل کرتا ہے کہ وہ ان قوانین کو منسوخ کرا کر عامۃ المسلمین کو مطمئن کریں۔

یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ آئین کے تنسیخ کے نعرے غیر دانشمندانہ ہیں ہمارا ملک ایک طویل عرصہ زمین بے آئین رہا اگر ایک دفعہ پھر اس ملک کو محروم کر دیا گیا تو ملک کا مستقبل خطرے میں پڑ جائے گا البتہ موجودہ آئین میں جو غیر شرعی اور غیر جمہوری خامیاں ہیں ان کی اصلاح ترامیم سے کی جائے

یہ اجلاس حکومت پاکستان سے درخواست کرتا ہے کہ آزاد کشمیر کے صدر کی خواہش کے مطابق آزاد کشمیر حکومت کو تسلیم کرنے کے لئے پہل کر کے عالم اسلام میں ایک اور ملک کا اضافہ کریں۔ تاکہ یہ آزاد ملکوں سے معاہدہ کر کے اپنی پوزیشن مضبوط کر سکے۔

دینی مدارس

کائنات کی فلاح و اصلاح کا راز اسلام میں مضمر ہے

جہلم۔ مدرسہ حنفیہ کی جمعیۃ طلبائے اسلام کے تحت ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حافظ محمد اسحاق صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ آخری دین اسلام ہے اور وہی اسلام اور جو ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام اور آئمہ دین کے ذریعے پہنچا ہے اور اسی دین کے اندر فلاح اور صلاح کا راز مضمر ہے۔ اگر کوئی ضابطہ بنی نوع انسان کے لئے باعث فلاح و اصلاح ہو سکتا ہے تو صرف اسلام ہی ہے مگر افسوس بیگانے تو بیگانے اپنے بھی اس دین سے بیزار نظر آ رہے ہیں۔ کم فہم لوگ قرآن و حدیث تک کی اصطلاحات کو بدل رہے ہیں سنی کے حدیث سے مذاق اڑایا جاتا ہے اور ہمارے معاشرے کی یہ حالت ہوتے ہوئے بھی ہم خواب خرگوش کی مانند مدہوش ہیں۔

ڈرتا ہوں عدم پھر آج کہیں شعلے نہ اٹھیں بجلی نہ گرے
بربط کی طبیعت الجھی ہے نغمات کی نیت ٹھیک نہیں

حافظ صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کی زبان میں حضور کی امت کو بہترین امت کہا گیا ہے۔ اور ان کا کام برائی کو روکنا اور بھلائی کی اشاعت کرنا ہے۔ لیکن مسلمان ہے کہ اس کو اس کا احساس تک نہیں۔ اس فتنوں کے دور میں مسلمان کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا ضروری ہے۔ حافظ صاحب کے بعد مولانا محمد یوسف صاحب نے فضائل نماز کے متعلق تقریر کی اور یہ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا

مدرسہ عربیہ رحیمیہ صدر عیدگاہ ڈونگہ بونگہ

ضلع بہاولنگر کا سالانہ عظیم الشان جلسہ مورخہ ۱-۲-۳ نومبر بروز جمعہ ہفتہ اتوار ہونا قرار پایا ہے جس کے اندر شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم جمعیۃ علماء پاکستان۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دینوری، حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری کراچی وغیرہ وغیرہ بڑے بڑی دھوم دھام سے ہو رہا ہے۔ پاکستان کے تمام مشاہیر علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔

یہ مدرسہ عرصہ بارہ سال سے رواں دواں ہے۔ بیرونی طلباء کے جملہ علوم و فنون کی کتابیں پڑھائی جاتی ہیں امسال مدرسہ کی بلڈنگ ساٹھ ہزار روپے خرچ کر کے تیار کرائی گئی ہے۔ اس علاقہ میں مرکزی حیثیت سے دینی و ملی خدمات کو بڑی خیر و خوبی کے ساتھ سر انجام دے رہا ہے لہذا تمام مسلمانوں کی خدمت میں اپیل کی جاتی ہے کہ اس مدرسہ کی حتی الامکان امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

محمد شبیر احمد مہتمم و ناظم مدرسہ عربیہ رحیمیہ
ڈونگہ بونگہ

دار العلوم عربیہ گجرات ضلع ڈیرہ اسماعیل خان (؟)

کا سالانہ عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۱۶، ۱۷ اکتوبر بروز منگل بدھ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے مقتدر علماء اور بلند پایہ شعراء شرکت فرما کر قوم کو دور حاضر کے اہم دینی مسائل سے روشناس فرمائیں گے اس موقع پر خصوصیت کے ساتھ۔ حضرت العلامہ شیخ الحدیث مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی۔ مجاہد ملت حضرت العلامہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی شیخ الحدیث حضرت العلامہ مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی شرکت فرمائیں گے۔

قارئین ترجمان اسلام سے

مختلف جگہوں سے ہمارے ایجنٹ حضرات شکایت کرتے ہیں کہ ترجمان اسلام کے قارئین وقت پر بل ادا نہیں کرتے، خاص کر لائلپور کے دوست زیادہ سستی کرتے ہیں ہم قارئین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ بل ادا کرنے میں سستی نہ کیا کریں اور وقت پر بل ادا کریں تاکہ پرچہ کو دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ (ادارہ)

عالم اسلام

یمن کی انقلابی حکومت کا مصر کے ساتھ اتحاد

قاہرہ ۔ یمن کی نئی حکومت کے سربراہ عبداللہ طلال نے متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر ناصر سے دو سال کی علیحدگی کے بعد دوبارہ سیاسی اتحاد قائم کر لیا ہے ۔ یہ پیغام یمن کے نئے وزیر خارجہ قاہرہ لے کر آئے ہیں ۔ یمن کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ یمن اور عرب جمہوریہ کے مقاصد یکساں ہیں ۔ اس لئے دونوں ملکوں کا اتحاد ضروری ہے اور دونوں ملکوں کے لئے مفید ثابت ہوگا ۔ عرب جمہوریہ کے ونگ کمانڈر علی دمابری نے ایک پریس کانفرنس میں بتایا ہے کہ یمن دفاع اور امور خارجہ کے بارے میں متحدہ عرب جمہوریہ کی پالیسی پر عمل کرے گا ۔

سعودی عرب کے ہواباز مصر میں

سعودی عرب کے دو طیارے جس میں یمن کے شاہ پرستوں کے لئے اسلحہ جا رہا تھا یمن کے بجائے عرب جمہوریہ پہنچ گئے ہیں طیارہ سواروں نے عرب جمہوریہ سے سیاسی پناہ کی درخواست کی ہے ۔ سعودی عرب کا ایک طیارہ تین افسروں اور بیا رہ امریکہ میں بنی ہوئی اسلحہ کی پیٹیوں پر مشتمل تھا، اور دوسرا ایک تربیتی طیارہ تھا جس پر دو افسر سوار تھے ۔

شام اور الجزائر نے نئی یمنی حکومت کو تسلیم کر لیا

شام اور الجزائر نے نئی حکومت کو متحدہ عرب ۔ ہندوستان اور روس نے تسلیم کر لیا ہے ہیں اور ایک اور اطلاع کے مطابق شام اور الجزائر کی حکومت نے بھی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ۔ ایک تازہ اطلاع کے مطابق چین اور سوڈان نے بھی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے ::

الجزائر ۔ الجزائر میں نئے انتخابات کے بعد مکمل امن و امان قائم ہے

سطح ارض پر ایک نئی اسلامی سلطنت کا ظہور ہونا نیک نامی کی نشانی ہے ۔ الجزائریوں کے بلند عزائم ان کے مستقبل کے روشن ہونے کی دلیل ہیں ۔ مغربی جرمنی کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ اس نے الجزائر میں انہوں نے اپنا سفارت خانہ قائم کر دیا ہے ::

پاکستان کی خبریں

اسکندر مرزا کے خلاف تحقیقات مکمل ہونے والی ہے

راولپنڈی ۔ با اختیار ذرائع نے انکشاف کیا ہے کہ پاکستان کے سابق صدر سکندر مرزا کی بدعنوانیوں کے بارہ جو تحقیقات کچھ عرصہ پیشتر شروع کی گئی تھی وہ اب مکمل ہونے والی ہے اور عنقریب اس کی رپورٹ حکومت کو پیش کر دی جائے گی اور ممکن ہے کہ ان الزامات کی جواب دہی کے لئے سکندر مرزا کو انگلستان سے پاکستان بلایا جائے ۔ اسکندر مرزا پر یہ الزام ہے کہ انہوں نے ایک سیاسی جماعت کو مضبوط کرنے کے لئے سرکاری خزانہ سے بے دریغ روپیہ خرچ کیا ۔ اور ملک میں سیاسی انتشار پھیلایا اور اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنے منصب سے ناجائز فائدہ اٹھایا ۔ غیر ممالک میں رہ کر پاکستان کے خلاف باتیں کیں ۔ اپنے ذاتی اقتدار کو قائم رکھنے کے لئے مختلف حربے استعمال کئے ۔ دوسرے کاری سرمایہ اور اختیارات کا ناجائز فائدہ اٹھایا ۔

یمن اور سعودی عرب

نئی یمنی حکومت اور سعودی عرب کے اختلافات بڑھتے جا رہے ہیں ۔ یمن کے نائب وزیر اعظم نے اور ڈپٹی کمانڈر انچیف ڈاکٹر عبدالرحمان البیدانی نے اعلان کیا ہے کہ یمن کی شاہ سعود سے مخالفت کی پہلے ہی توقع تھی ۔ اور اگر شاہ سعود کا رویہ یمن کی نئی حکومت کے خلاف رہا تو ہم سعودی عرب سے میدان جنگ میں مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہیں ۔ یمن نے سعودی عرب میں اپنا سفارت خانہ بند کر دیا ہے ۔ اور یہ سفارت خانہ اس وقت تک بند رہے گا جب تک دونوں ملکوں کے تعلقات خوشگوار نہیں ہوتے یمن نے سعودی عرب کے نمائندے کو سعودی عرب بھیج دیا ہے ۔

ہمیں ڈر ہے کہ کہیں اسلام دشمن عناصر جس طرح کہ ان کی کوشش ہوتی ہے عرب ممالک کو اپنا آلہ کار نہ بنا لیں ۔ سعودی عرب کے اس امریکی سامان سے جو کہ یمن کے شاہ پسندوں کے لئے بھیجا جا رہا تھا اور جو عرب جمہوریہ پہنچ چکا ہے ۔ ظاہر ہے کہ امریکہ اور دیگر مغربی ممالک عرب ممالک کو آلہ کار بنانا چاہتے ہیں ۔ عرب ممالک کو مغربی طاقتوں سے ہوشیار رہنا چاہئے ۔

گرلز سکولوں میں ناچ کی ممانعت

شیخ مسعود صادق قائم مقام وزیر تعلیم مغربی پاکستان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ بعض تعلیمی اداروں نے سکولوں میں ناچ کی ممانعت کے احکام جاری کر دئے ہیں ۔ یہ خبر حوصلہ افزا ہے لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ پاکستان بھر کے تمام تعلیمی اداروں میں اس قسم کی گندگیوں سے پاک کرنے کے احکامات جاری کئے جائیں تاکہ ہماری نئی نسل جو مغربی تہذیب میں رنگی جا رہی ہے جس کا نتیجہ ٹیڈی گرلز اور ٹیڈی بوائز کی صورت میں ہمارے سامنے ہے ختم ہو ::

طلباء کے مسائل

طلباء کے مسلسل احتجاج کے بعد حکومت نے سہ سالہ ڈگری کورس کو سرِ دست معرض التوا میں ڈالنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ لیکن طلباء اس پر مطمئن نظر نہیں آ رہے بلکہ مختلف جگہوں پر ہنگامے ہو رہے ہیں ۔ کراچی میں تو طلباء پر لاٹھی چارج کیا گیا ہے جس میں ایک شخص ہلاک اور دو سو کے قریب زخمی ہوتے ہیں ۔ لاٹھی چارج کے خلاف ملک کے مختلف حصوں میں طلباء احتجاج کر رہے ہیں ۔

عائلی قوانین کو منسوخ کرو !

ملک بھر میں جمعیۃ علماء اسلام اور تحفظ ختم نبوت کے اجتماعوں میں عائلی قوانین کی منسوخی کے متعلق قراردادیں پاس ہو رہی ہیں کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں مسلمان اس کو کبھی بھی قبول نہیں کریں گے ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت

تھوڑے سے عرصہ ہی میں جمعیۃ علماء اسلام ملک بھر میں دن بدن مقبول ہو رہی ہے جمعیۃ کے رہنما ملک کے مختلف حصوں میں دورے کر رہے ہیں ۔ ہر جگہ پر مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام کا پر جوش استقبال کیا جاتا ہے ۔ اور مخلص مسلمان بھاری تعداد میں اجتماعات کو رونق بخشتے ہیں ۔ رکن سازی کی مہم زوروں پر ہے ۔ ہر جگہ عوام تعاون کر رہے ہیں ۔

اینٹی کرپشن کمیٹیاں قائم کی جائینگی !

لاہور ۔ گورنر مغربی پاکستان ملک امیر محمد خاں نے تمام صوبے میں ضلعی سطح پر اینٹی کرپشن کمیٹیاں قائم کرنے کا حکم دیا ہے جو مختلف محکموں میں بدعنوانیوں کے مسئلوں کا جائزہ لے گی اور اس کے استیصال کے ذرائع اور طریقے تجویز کرے گی ان کمیٹیوں کے ذمہ یہ کام بھی ہوگا کہ بدعنوانی سے متعلق امور متعلقہ محکمے کے افسروں کے علم میں لائیں اور انہیں یہ فیصلہ کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہے کہ کیس عدالت کے سپرد کیا جائے یا محکمانہ کارروائی کرے ۔

اگر ایسی کمیٹیاں دیانت داری سے کام کو سر انجام دیں تو معاشرے کے لئے مفید ثابت ہو سکتی ہیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام درس قرآن

سرگودھا ۔ ۱۰ اکتوبر مولانا مفتی محمد شفیع امیر جمعیۃ شمالی پنجاب نے درس قرآن کا افتتاح کیا اور آئندہ ہر جمعہ کو بعد نماز جمعہ درس قرآن دینے کا فیصلہ کیا گیا تاکہ عوام کو قرآن حکیم کے رموز سے واقف کرایا جائے مولانا احمد سعید صاحب ناظم تعلیمات مدرسہ عربیہ سراج العلوم مستقل طور پر درس دیا کریں گے

مولانا سردار میر عالم خاں کا دورہ

ملتان ۔ مولانا میر عالم خاں صاحب جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں سندھ میں دورے کر رہے ہیں ۱۸ اکتوبر سے ایک ہفتہ بلوچستان کے لئے وقف ہے اس کا پروگرام کوئٹہ کے ناظم صاحب ترتیب دیں گے ۔

ضروری اعلان

ترجمان اسلام کے صفحات محدود ہیں

جس بنا پر جمعیۃ کی کارروائیاں رہ جاتی ہیں اور دوست شکایت کرتے ہیں کہ ہماری رپورٹ کیوں نہیں آتی ۔ ادارہ ترجمان اسلام نے فیصلہ کیا ہے کہ ترجمان کے چار صفحات بڑھائے جائیں لیکن قیمت وہی رہے ۔ اس صورت میں پرچہ متحمل نہیں ہو سکتا ۔ اگر جمعیت کے ارکان اور ترجمان اسلام کے قارئین تعاون کریں اور اشتہار بک کرائیں تو اس صورت میں پرچہ سے کچھ نہ کچھ بوجھ ہلکا ہو جائے گا اور صفحات بڑھا دیئے جائیں گے ۔ صرف آپ کے تعاون کی ضرورت ہے ۔ (ادارہ)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

اَلعُلماءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ

جاری کردہ بحکم

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

زیرِ نگرانی

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۱۰ صفر المظفر سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۳ جولائی سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۸

بے پردہ عورتوں کا مظاہرہ اور علمائے کرام کا فیصلہ

ملک کے طول و عرض میں غم و غصہ کی لہر

عائلی قوانین جن کا نام مسلم فیملی لاز ہے قومی پارلیمنٹ میں زیر بحث تھے علمائے کرام نے ان قوانین کی تنسیخ کی تحریک کر رکھی تھی۔ بعض عورتوں نے از خود اور بعضوں نے بعض مردوں یا زن پرست آدمیوں کے اشارے سے ان قوانین کے حق میں اور تنسیخ کی کوشش کرنے والے علماء کرام کے خلاف مظاہرہ کیا۔ جلوس نکالا۔ نعرے لگائے اور بعض نازیبا حرکات کا ارتکاب کیا۔ سُنا ہے کہ حضرت مولانا عباس علی صاحب کا پُتلا بنا کر جلایا گیا۔

ان آزاد اور بے پردہ عورتوں کی ان حرکات کو سارے ملک نے برا منایا اور اس کے خلاف شدید احتجاج کیا۔ لاہور میں ۶ جولائی کو جمعہ کے دن اکثر بڑی مساجد کے خطیبوں نے تقریریں کیں اور اس کے خلاف تجاویز پاس کر کے حکومت سے ان عورتوں کی حوصلہ افزائی سے باز رہنے کا مطالبہ کیا۔ گوجرانوالہ میں بھی اسی طرح کیا گیا۔ کراچی میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب کی صدارت میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مولانا عبدالحامد صاحب بدایونی نے احتجاجی تقریر فرمائی جہلم کے عظیم اجتماع میں بھی اس کی مذمت کی گئی۔ راولپنڈی میں نظام العلماء کے معزز ارکان نے جمعہ کے دن رات کو لیاقت باغ میں ایک تاریخی اجلاس منعقد کیا۔ جس کی صدارت حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ رکن قومی پارلیمنٹ کر رہے تھے اس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب راولپنڈی۔ حضرت مولانا غلام خاں صاحب مشرقی بنگال کے حضرت مولانا فرید احمد صاحب ایم۔ پی۔ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ایم۔ پی اور دیگر حضرات نے زبردست اور بلند پایہ تقریریں فرمائیں اور مستورات کی بے ہودہ حرکات پر اظہار افسوس کرتے ہوئے حکومت کو متوجہ کیا کہ عائلی قوانین کسی طرح قابل قبول نہیں ہو سکتے۔ یہ اسلام کے صریح خلاف ہیں کم و بیش ایک لاکھ انسانوں کے اس اجتماع نے ہاتھ اٹھا کر اعلان کیا کہ ہم قرآن پاک کے خلاف قوانین کو منسوخ کرانے کے لئے ہر طرح کی قربانی کے لئے تیار رہیں۔

بہرحال عورتوں کی اس بے باکی، بے پردگی اور غیر نسوانی حرکات کے خلاف ملک بھر نے احتجاج کیا اور حکومت پر واضح کیا کہ شریعت کے خلاف ان گنی چنی عورتوں کی غوغا آرائی پر کان دھرنا کسی طرح صحیح نہ ہوگا اور جو لوگ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں وہ یورپ کے اندھے مقلد۔ مغرب زدہ اور اسلام سے جاہل ہیں۔

کہنے اور بتلانے کی بات یہ ہے کہ جب بے پردہ عورتوں نے یہ مظاہرہ کیا عامۃ المسلمین کی غیرت جوش میں آئی اور راولپنڈی کی تمام مساجد میں اعلان کر دیا گیا کہ کل ۷ جولائی کی صبح کو قومی پارلیمنٹ کے سامنے عام مظاہرہ کیا جائے گا۔ چنانچہ رات کے جلسہ میں عوام نے دوبارہ اس پر آمادگی کا اظہار کیا مگر ذمہ دار حضرات علماء کرام نے اس تجویز کو منسوخ کر دیا اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے جلسہ میں اعلان کر دیا کہ ہماری بہنوں اور بیٹیوں نے اگر غلطی کی ہے تو ہمیں غلطی نہیں کرنی چاہیئے اس طرح کا مظاہرہ کرنا اوچھا پن ہے۔ اپنی ان گمراہ بہنوں بیٹیوں کے مقابلہ میں ایسا کرنا نہ علماء کرام کے شایان شان ہے نہ اسلامی احکام کے مناسب۔ انہوں نے سختی سے عوام کو کل مظاہرہ کرنے سے روکا اور علماء کرام کا فیصلہ سنایا۔ مگر راولپنڈی کے اس عظیم الشان بند اجلاس نے حکومت پر دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیا کہ ان قوانین کو کسی طرح برداشت نہ کیا جائیگا۔ نہ یہ قوم نے بنائے نہ قوم کے نمایندوں نے اور نہ یہ اسلام کے مطابق ہیں۔ علماء کرام نے مستورات کو اسلامی روایات کے مطابق رہنے کی تلقین کی اور مغرب کی اندھی تقلید کے بُرے نتائج سے آگاہ کیا۔ اور یہ اعلان کیا کہ مظاہرہ کرنے اور اسلام کی مخالفت کرنے والی صرف چند عورتیں ہیں جن کی مجموعی تعداد سارے ملک میں دس ہزار بھی نہ ہوگی ان کو دو کروڑ باپردہ اور حیادار خواتین کی نمایندگی کا کیا حق ہے!

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تقریر میں فرمایا کہ مستورات کا مقام ان کا گھر ہے۔ مسلمان عورت گھر کی رانی اور بچوں کی استانی ہوتی ہے۔ اس کے لئے اس سے زیادہ شرمناک بات اور کیا ہو سکتی ہے کہ وہ سینہ تان کر اور سرخی پوڈر لگا کر بے پردہ نیم برہنہ لباس میں مردوں کو دعوت گناہ دیتی پھرے

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنگالی نے فرمایا کہ یہ چند خواتین تو مغربی زندگی کی شکار اور حیا و پردہ سے باہر نکل آئی ہیں — یہ چاہتی ہیں کہ اب ساری خواتین ان کی طرح ہو جائیں۔ اجلاس نہایت کامیاب رہا۔ اسٹیج پر حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب ذبیح اور دیگر ہر خیال کے اجلۂ علماء موجود تھے۔

ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند سرحد مغربی پاکستان کا

عظیم الشان اجلاس

۲۴ جون ۷ بجے دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے اجلاس کے پنڈال میں ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند سرحد (مغربی پاکستان) کا عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند منعقد ہوا۔ اجلاس میں مردان۔ پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ہزارہ۔ ڈیرہ۔ ریاستہائے متعلقہ اور قبائل کے کثیر التعداد فاضلان دارالعلوم جو حضرت مہتمم صاحب کی زیارت کے لئے تشریف لائے تھے شریک تھے۔ مسرت کی ایک عجیب کیفیت تھی۔ حضرت مہتمم کو دیکھتے ہی تمام فضلاء سمجھتے تھے کہ ہم دارالعلوم میں موجود ہیں اور دارالعلوم حقانیہ دارالعلوم دیوبند کا منظر دے رہا تھا۔

جب حضرت مہتمم صاحب کرسی صدارت پر رونق افروز ہوتے تو حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب صدر ابنائے قدیم دارالعلوم ضلع مردان سے سوات و دیر نے افتتاح اجلاس کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہم خوشی محسوس کرتے ہیں کہ آج ہمارے مسلک دارالعلوم کے امیر اور ترجمان حضرت مولانا مہتمم صاحب ہمارے وطن میں تشریف لاتے ہیں۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم آج دارالعلوم دیوبند میں موجود ہیں ہم ان کی ذات گرامی کو دیکھ کر اپنی آنکھوں سے دارالعلوم دیکھ رہے ہیں۔

الحمد للہ جس طرح دارالعلوم دنیائے اسلام میں عظمت علمی مقام اور وقار رکھتا ہے ایسی طرح اس کے مہتمم صاحب دارالعلوم اس کے ٹھیک اور صحیح علمبردار ہیں۔ ہم کو اس پر فخر اور ناز ہے حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم کے علمی عظمت کی شہادت ہے۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے فرمایا۔ سرزمین سرحد وہ خوش قسمت قطعہ ہے جہاں کے مسلمان صرف مسلک دارالعلوم دیوبند جو صحیح معنوں میں اہل سنت والجماعت حنفی مذہب مسلک کے پیروکار ہیں۔ یہاں کے تمام علمی مسلک دیوبند کے علمبردار ہیں اور بالذات یا بالواسطہ دارالعلوم سے وابستہ ہیں۔ سرزمین سرحد میں دہلی۔ سہارنپور۔ مراد آباد۔ میرٹھ کے فضلاء کو بھی دارالعلوم اتنا عزیز ہے جتنا کہ دارالعلوم کے فضلاء کو عزیز ہے۔ نظام العلماء سرحد جو مسلک دارالعلوم دیوبند کا علمبردار ہے (۱) حضرت شاہ ولی اللہ، حضرت شیخ الہند حضرت مدنی قدس اللہ اسرارہم کے دامن سے وابستہ ہے۔ اس کا بین ثبوت ہے ابنائے قدیم دارالعلوم دیوبند کی تنظیم ایک تنظیم ہے جو دارالعلوم کے فضلاء کی دارالعلوم سے بالذات رابطہ کے لحاظ سے قائم ہے اور آج اس کا اجلاس ہے۔

اب میں اپنے معزز مہمان اور محترم مخدوم ابنائے قدیم دارالعلوم کے مرکزی صدر سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے ارشادات سے ہمیں مستفیض فرمادیں چنانچہ حضرت مہتمم صاحب مدظلہ نے ۲ گھنٹہ مفصل تقریر فرمائی۔

حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب

مہتمم دارالعلوم دیوبند کے دورۂ پشاور کی تفصیلات

۲۴۔ جون دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور کے وسیع پنڈال میں حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند نے ۲ گھنٹہ ابنائے قدیم دارالعلوم کے اجلاس تقریر کی اس کے بعد حضرت مہتمم صاحب بمعیت حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم خیر المدارس ملتان۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء سرحد۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع سابق استاذ دارالعلوم دیوبند۔ مولانا عزیز الرحمان صاحب امیر نظام العلماء ضلع پشاور مولانا مفتی صباح الدین صاحب کاکاخیل لائل پور۔ مولانا محمد شفیق صاحب ناظم نظام العلماء چارسدہ۔ مولانا سعید الدین صاحب شیرکوٹی رکن نظام العلماء پشاور و خان اسد خان صاحب چارسدہ موٹروں میں پشاور روانہ ہوئے۔

حضرت مہتمم صاحب نے گل بہار کالونی میں حضرت مولانا عماد الدین صاحب شیرکوٹی سابق مہتمم مطبع قاسمی دیوبند کے مکان پر ان کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے۔ وہاں سے ۵ بجے جامعہ اشرفیہ پشاور میں تشریف لے گئے جامعہ کے اساتذہ اور طلبہ نے حضرت مہتمم صاحب کا استقبال کیا اور سپاسنامہ پیش کیا ۶ بجے دارالعلوم سرحد تشریف لے گئے۔ وہاں مہتمم دارالعلوم سرحد مولانا محمد الیوب صاحب بنوری نے چائے کا ایک عصرانہ دیا جس میں علماء اور معززین شہر نے شرکت کی دارالعلوم کی طرف سے عربی میں ایک سپاسنامہ پیش کیا گیا۔

نماز مغرب کے بعد مولانا محمد الیوب صاحب بنوری مہتمم دارالعلوم سرحد کے مکان پر تشریف لے گئے جہاں ان کے قیام کا پروگرام و انتظام تھا۔

۱۰ بجے پشاور شہر کے مرکزی مقام چوک یادگار پر دارالعلوم سرحد کی طرف سے ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا خیر محمد صاحب منعقد ہوا جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد نے افتتاح جلسہ میں دارالعلوم دیوبند کے علمی مقام حضرت مہتمم صاحب کی علمی شخصیت ۱۸۵۷ء کی تاریخ علماء کی مجاہدانہ تاریخ کا ذکر کیا اور اس کے بعد حضرت مہتمم صاحب نے دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔

ایک مرزائی کا قبول اسلام

میں نے بمعہ اپنی اہلیہ خورشید بیگم کے جناب مولانا مسکین صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے لائنز چک لالہ کے پاس اسلام قبول کیا اور ہم دونوں نے مرزا بشیر الدین محمود کو جھوٹا اور دائرہ اسلام سے خارج قرار دے دیا ہے۔ اور آئندہ ہمیشہ سچے دل سے اسلام کے بتائے ہوتے اصول پر کاربند رہنے کا عہد کر لیا ہے۔

لطیف الرحمٰن بقلم خود

خورشید بیگم بقلم خود

مجاہد ملت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی

کے تبلیغی دورے

(۱) اشتہارات کے اعلان کے مطابق پہلا جلسہ ۲۵ جون ۱۹۶۲ء کو بمقام بڈھیال تحصیل چکوال ہوا۔

دوسرے دن مورخہ ۲۶ جون کو بمقام بھیں جامع مسجد میں جلسہ ہوا۔ تیسرے دن مورخہ ۲۷ جون کو بادشاہان کا پروگرام وہاں کے دینی احباب کے تقاضا پر بنایا گیا۔

ان کامیاب جلسوں میں پیر طریقت حضرت قاضی مظہر حسین صاحب چکوالی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جہلم نے بلند پایہ تقریریں کیں۔ جن کا موضوع خلافت راشدہ شان صحابہ تھا کپتان غلام محمد صاحب اور صوفی محمد حفیظ صاحب نے نعتیں پڑھیں۔ جلسہ بڈھیاں کے انتظامات حاجی لعل حسین صاحب نے انجام دئیے۔

بقیہ: حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

کبھی کھانے کے وقت وہ موجود نہ ہوتے تو اگرچہ بڑے بڑے بزرگ دسترخوان پر بیٹھے ہوتے لیکن آپ اُن صاحبزادے کا انتظار کرتے۔ آپ اپنے بچہ کی طرح خلوت و جلوت میں اُن کی تربیت و دلداری فرماتے۔ (سیرۃ الاولیاء ص ۲۰۳)

خواجہ رفیع الدین کو تیر و کمان اور پیراکی و کشتی کا بڑا شوق تھا۔ حضرت سلطان المشائخ بڑی شفقت کے ساتھ اُن سے انہیں فنون کی باتیں کرتے تھے، اُن کی ہمت افزائی اور تشویق فرماتے، ان فنون کی باریکیوں اور نکتوں کی تعلیم دیتے تاکہ یہ خوش ہوں۔ (سیرۃ الاولیاء ص ۲۰۲)

جو شریف النفس اور ذی استعداد نوجوان اپنے زمانہ کے شوقین لوگوں جیسا لباس پہنتے اور اُن میں نوجوانی کے تقاضا سے لباس میں تجمل پیدا ہوتا جس کو بعض سخت گیر خلاف ثقافت و متانت سمجھ کر اعتراض کرتے ہیں، حضرت خواجہ ان کی بھی دلجوئی فرماتے اور اس کو جوانی اور زمانہ کا تقاضا سمجھ کر نظر انداز فرماتے، سیرالاولیاء کے مصنف امیر خورد لکھتے ہیں کہ میرے چچا سید حسین کرمانی کی نوجوانی کا زمانہ تھا۔ وہ اس زمانہ کے شوقین نوجوانوں کے لباس اور وضع میں ایک روز تشریف لائے حضرت خواجہ نے ان کو دیکھ کر فرمایا

سید بیا و بنشین و سعادت ببر

(سیرالاولیاء ص ۲۲۰)

"سید آؤ، بیٹھو اور سعادت میں حصہ لو"

اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ اس شفقت و ملاطفت اور دلجوئی و دلنوازی سے کتنے

باقی صفحہ پر

(۱) [illegible] کی قیادت کے اعتبار سے

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
۱۳۔ جولائی ۱۹۶۲ء

زندہ باد نظام العلماء مغربی پاکستان

پارلیمنٹ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تاریخی تقریر

۔۔۔ ۳ ۔۔۔

(۳) ہمارا موجودہ نظام تعلیم جس نظام حیات اور جن عقائد و نظریات پر مبنی ہے۔ اسلامی قانون کے ساتھ کسی طرح اس کا جوڑ نہیں لگ سکتا۔ جن عقائد و خیالات کی تعلیم ہمارے کالجوں، یونیورسٹیوں میں دیجاتی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ موجودہ بجٹ میں جو رقم تعلیم کے لئے مخصوص ہے اس میں سے ایک معتدبہ حصہ واضح طور پر اسلامی قانون پر تحقیقی کام اور ریسرچ کے لئے متعین کیا جائے (اور تعلیم سے زیادہ طالب علموں کے لئے اسلامی ماحول پیدا کر کے ان کو اسلامی زندگی کا خوگر بنادیا جائے۔ ناشر) علم الکلام۔ علم العقائد۔ علم الفقہ۔ علم التفسیر والحدیث۔ علم التاریخ والادب العربی جیسے علوم کی جدید تصانیف کے لئے علمی ادارہ قائم کیا جائے اور کالجوں کے نصاب تعلیم جن دینی تقاضوں کے تحت اہم تبدیلیوں پر غور کرنے کے لئے کمیشن مقرر کیا جائے اگر ان امور کو موجودہ بجٹ میں نظرانداز کردیا گیا اور کالج کے طلباء کو اسلامی فلسفہ سے کما حقہ آگاہ کرنے کا کوئی قدم نہ اٹھایا گیا تو یہ ملک کسی طرح بھی اسلامی ملک نہیں بن سکے گا۔ (بلکہ اس تعلیم کے وہی نتائج برآمد ہوگئے جو انگریز کروڑوں روپے خرچ کر کے حاصل کرنا چاہتا تھا۔ ناشر)

(یہ تو خدا کا شکر ہے کہ کالجوں کے اسٹوڈنٹس (۱) اپنے علم، مسلمان خاندانوں کے چشم و چراغ ہونے اور دینی طبقہ کے اسلامی نعروں سے متاثر ہوکر خود بخود تھوڑا بہت اپنی ماضی کی طرف متوجہ ہو رہا ہے۔ مگر کیا اپنی قومی حکومت کا فرض نہیں ہے کہ ان کو سادہ اسلامی زندگی کا خوگر اور صحیح العقیدہ پختہ کار مومن اور مجاہد بنانے کے اقدامات کرے۔ اگر وہ ایسا کریں تو آج پندرہ سال کے بعد موجودہ نسل کی اخلاقی قوت سے ہمارے دشمن لرزہ براندام ہوتے اور ان کو ہمارے حقوق پر دست درازی کرتے ہوئے سوچنا پڑتا۔ ناشر)

(۴) موجودہ رائج الوقت قوانین کا جائزہ لینے اور از سرنو اسلامی تعلیمات کے مطابق قوانین کی تربیت و تالیف کے لئے ایک ادارہ بنانے کے لئے بجٹ میں رقم متعین کرنی ضروری ہے۔ اگر یہ کام کرنے کا ہے اور اس ملک کو تحقیقی معنوں میں اسلامی ملک بنانا ہے تو اس طرح کے ادارہ کا قیام ناگزیر ہے اور اس کے لئے بجٹ میں ابھی سے حصہ رکھنا ضروری ہے۔ آخر میں میں ہاؤس کو اس طرف متوجہ کرتا ہوں کہ میرا ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں میرے خیال میں پاکستان بھر میں سب سے زیادہ پسماندہ ضلع ہے وہاں کی اکثر آبادی پینے کے پانی سے محروم ہے۔ آج اس سخت گرمی میں وہاں کے لوگ اپنے گھروں کو خیرباد کہہ کر دس دس بارہ بارہ میل دور محض پانی کے لئے خانہ بدوشی کی زندگی گزار رہے ہیں وہاں چھوٹی چھوٹی جھونپڑیوں میں ان کے چہرے گرم گرم ہواؤں سے سیاہ ہوچکے ہیں۔ (کاش میں آپ کو اپنے دل کے زخموں سے مطلع کرسکتا کہ ایک علاقہ میں تو لازمہ حیات (پانی) سے مخلوق خدا محروم ہے اور دوسرے علاقوں میں بڑی بڑی بلڈنگوں میں ایرکنڈیشن کمروں میں ٹھنڈا پانی پی کر آرام کیا جاتا ہے کیا اتنی اونچ نیچ اور انسانی برادری میں اتنا تفاوت کسی طرح برداشت کیا جاسکتا ہے۔ ناشر)

جب تک میرے ضلع کے غریب باشندوں بلکہ وہاں کے حیوانات کو پینے کا پانی میسر نہ ہو اس وقت تک ملک کے تمام ترقیاتی منصوبوں کو موقوف کرنا ضروری ہے۔ ہمیں ایسی ترقیوں سے کیا فائدہ جب ہم زندگی کے اہم جزو پانی سے محروم ہیں۔ علاوہ ازیں ہمارے ضلع کی صاف خوشنما زمین وہاں کے میدان جو سونا اگلنے کو تیار ہیں لیکن وہاں آبپاشی کا انتظام نہ ہونے کی وجہ سے آج وہ معطل ہیں۔ میرے ضلع میں ایک چھوٹی نہر چشمہ کی جاری ہے جو شاہی اور بالکل ناکافی ہے۔ چشمہ بیراج پر جو اب عالمی بینک کی رقم سے کام شروع ہونے والا ہے اور وہاں سے پانی چناب جہلم کی طرف پہنچانے کی سکیم شروع ہونے والی ہے۔ اگر ہمیں بھی سندھ کے پانی سے بحصہ رسدی پانی دیا جائے اور پھر اس نہر کو وسیع سے وسیع تر کیا جائے تو ہمارا ضلع آباد ہوسکتا ہے۔ نیز گل کچھ اسکیم جسے اب ملتوی کردیا گیا ہے ہمارے ضلع کے میلوں کو شاداب بنانے کے لئے لازمی اسکیم ہے لیکن افسوس کہ اسے ملتوی کرنے کا حکم صادر کردیا گیا ہے۔ میری درخواست ہے کہ اس اسکیم کو بہت جلد عملی جامہ پہنانے کا حکم جاری فرمایا جائے۔

میرے ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی سڑکوں کا یہ عالم ہے کہ سوائے چند کے سب کچی ہیں۔ جہاں کا سفر کرنے کے بعد بدن کا کوئی حصہ ایسا نہیں ہوتا جسے مٹی نے ڈھانپ نہ دیا ہو۔

دریا خاں سے ڈیرہ اسماعیل خاں تک دریا پار کرنے کے لئے چودہ میل کا سفر ۱۴ گھنٹہ میں طے کیا جاتا ہے۔ وہاں نہ لانچوں کا انتظام ہے نہ جہاز کا۔ ایک جہاز جو دقیانوسی زمانہ کا ہے وہاں چلتا ہے جو اکثر و بیشتر خراب رہتا ہے۔ میں آپ کو دہشتناک خبر سناؤں کہ ابھی ابھی غالباً پار ماہ کو ایک کشتی وہاں غرق ہوئی اور بہت سی قیمتی جانیں وہاں ضائع ہوگئیں۔

ان معروضات کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ میں نے آپ کے ماحول کے ساتھ نہ دیتے ہوتے آپ کو خلاف طبع سوچنے کے لئے دعوت دی ہے میں امید کرتا ہوں کہ میری یہ صدا۔ صدا بالصحرا ثابت نہ ہوگی۔ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اے اللہ ہماری حالت زار پر رحم فرما۔ ہماری کوتاہیوں سے درگزر فرما۔ ہمارے دلوں کے دروازے کو اسلام کے لئے کھول دے اور اس ملک کو اسلام کے نور سے چمکا اور اسے دوسرے ملکوں کا امام بنا۔

مودودی کی خودساختہ نمائندگی

لاہور کی موقر انجمن خادم المسلمین کے پندرہ روزہ رسالہ بصیرت یکم جولائی کے ایک قیمتی مضمون ان لوگوں کے طرز عمل کے خلاف سپرد قلم کیا ہے جو خود بخود پاکستان کے نمائندے بن کر خلق خدا کے دھوکے میں رہنے کا سبب بنتے ہیں۔ (مدیر)

"اس دفعہ حج کے موقع پر مکہ معظمہ میں ۳۲ مسلمان ممالک کے ۱۱۰ نمایندے جمع ہوئے اور انہوں نے "رابطہ عالم اسلامی" کے نام سے تمام دنیائے اسلام کی ایک نمایندہ جماعت بنائی اس اجتماع میں پاکستان کے بعض علماء بھی شریک تھے جو پاکستان کی اس عالمی اسلامی تنظیم میں نمایندگی کر رہے تھے، اس اجتماع میں بعض ایسی باتیں کہی گئیں اور اس قسم کی قراردادیں منظور ہوئیں۔ جن کی زد بعض دوسرے مسلمان ملکوں پر پڑتی ہے اور ان کے حکمران ہدف تنقید بنتے ہیں"۔

مطلب یہ کہ اس اجتماع کی حیثیت بین الاقوامی یا زیادہ صحیح الفاظ میں بین الاسلامی تھی اور اس میں پاکستان کی طرف سے جو حضرات نمایندگی کر رہے تھے ایک لحاظ سے ان کے اقوال و افعال کو پاکستان کی پالیسی کا آئینہ دار سمجھا جاسکتا تھا، حالانکہ یہ واقعہ نہیں کیونکہ یہ حضرات اپنی جماعتوں کے تو بے شک نمایندے ہوں گے۔ لیکن پاکستان کی رائے عامہ کی وہ کسی اعتبار سے بھی نمایندگی نہیں کرتے تھے۔ اب اگر فرض کیا قاہرہ میں اسلامی ممالک کے نمائندوں کا کوئی اجتماع منعقد ہو اور اس میں ایسے پاکستانی علماء شریک ہوں جو صدر ناصر کے اتنے خلاف نہیں جس قدر مکہ معظمہ کے اجتماع میں شریک ہونے والے ہمارے علماء تھے اور وہاں جاکر وہ اس سے بالکل الٹ باتیں کریں، تو اس سے بین الاقوامی دنیا میں پاکستان کا کیا وقار رہ جائے گا اور دوسرے مسلمان ملکوں کے عوام ان علماء میں سے کس کو پاکستانی رائے عامہ کا نمایندہ سمجھیں گے۔

ہماری تجویز یہ ہے کہ اندرون پاکستان ہماری مذہبی جماعتیں جو چاہیں کہیں اور کریں۔ سوائے رائج الوقت قانون کے ان پر کوئی پابندی نہ ہو لیکن جہاں تک بین الاسلامی اجتماعات میں پاکستان کے نمایندوں کی حیثیت سے کسی مذہبی جماعت کے راہنما کی شرکت کا ۴۴ تعلق ہے اس کی کھلی آزادی نہیں ہونی چاہیے اور اگر وہ دینی اجتماعات میں شریک ہوں۔ تو ملک کے اندر اور باہر سب پر یہ واضح ہونا چاہیے کہ وہ اگر نمایندے ہیں تو اپنے یا اپنی جماعتوں کے۔ پاکستان کے ہرگز نمایندے نہیں ہیں۔*

* صراحت اور اعلان ... [illegible] ... ورنہ ہمارے بدنام ہونے ... [illegible] ... ہمارے مخالف ... [illegible]

قادیانی سے مسلمان اور مسلمان سے قادیانی!

قاضی خلیل احمد ، مرزائی تھا اور خلیفہ ربوہ کے گھر کا بھیدی - خدا تعالیٰ نے اس کے ذریعہ بعض انکشافات کرانے تھے وہ مسلمان ہوگیا - اور اندرونی حالات پوست کندہ بیان کئے اور ایک رسالہ چھپوا کر کہ "میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی" دنیا بھر کو مخصوص حالات سے واقف کیا - اب وہ پھر مرتد ہوگیا ہے - اب اس نے مولانا منظور احمد صاحب جامعہ عربیہ چنیوٹ کے نام کھلی چٹھی لکھی ہے - ان سے بیزاری اور دوبارہ قادیانی ہونے کا اعلان کیا ہے۔

اب یہ قاضی خلیل احمد صاحب خلیفہ قادیان یا مرزائیوں کے خلاف اپنے سابقہ بیانات کی وجہ بیان کرتے ہوئے حضرت مولانا منظور احمد صاحب کو لکھتے ہیں کہ آپ نے مجھے محمد عمر فاروق کا خطاب دے کر میرا دماغی توازن بگاڑ دیا تھا اور مجھے اس بات پر آمادہ کر لیا کہ میرے نام سے وہ پمفلٹ چھپوایا جائے جس کا نام ہے "میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی؟"

قاضی خلیل احمد نے مولانا منظور احمد صاحب سے یہ بھی گلہ کیا ہے کہ آپ نے زائرین کے سامنے مجھ سے نہایت لغو اور بے بنیاد حلفیہ بیان دلوانے شروع کر دیے -

یہ خلاصہ ہے اس دو ورقی کھلی چٹھی کا جو قاضی خلیل احمد نے حضرت مولانا منظور احمد صاحب کے نام شائع کی ہے -

اس کھلی چٹھی میں قاضی صاحب نے اس بات کا اقرار کیا ہے کہ وجہ کچھ بھی ہو مگر) وہ کتاب (میں نے مرزائیت کیوں چھوڑی) خود ان کی اجازت سے چھپی ہے اور یہ بھی کہ قاضی صاحب لوگوں کے سامنے حلفیہ بیان دیتے رہے ہیں جن کو اب نہایت لغو اور بے بنیاد کہہ رہے ہیں -

ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر قاضی صاحب کے وہ حلفیہ بیانات جھوٹے ہیں جو وہ ہزاروں لوگوں کے سامنے دیتے رہے ہیں تو اس کھلی چٹھی کا کیا اعتبار ہے - یہ بھی جھوٹ ہی ہوگا - اس لئے ہم قاضی صاحب کو "سلامت روی دبازآئی" کہتے ہوئے عرض کرتے کہ ہمارا خیال ہے کہ آپ نے مرتد ہونے کا اعلان تو کر دیا مگر آپ کے جانے کی وجہ صرف یہ معلوم ہوتی ہے :-

آتی ہے یاد مجھ کو گزرا ہوا زمانہ
وہ ڈالیاں چمن کی وہ میرا آشیانہ

امید ہے کہ آپ جب پہلے کی طرح ربوہ کی جنت میں رہ کر مبیر ہو جائیں اور منازل قرب حاصل کر کے پرانے مزے دوبارہ لوٹ لیں - تو دوبارہ مشرف بہ اسلام ہونے کا اعلان کر دیں گے - ہم آپ کی کھلی چٹھیوں سے مایوس نہیں ہوتے بلکہ آپ کو بادشاہی کے ستانے کی وجہ سے معذور سمجھتے ہیں اور اگر آپ پھر مسلمان نہ بھی ہوں - تو وہ ہی صورتیں ہیں اگر آپ جھوٹے ہیں تو آپ کے کسی اعلان کا کوئی اعتبار نہیں ہے اگر آپ سچے ہیں تو آپ کے حلفیہ بیانات امت کو ربوہ کے اندر کے حالات سے واقف ہونے کے لئے کافی ہیں - آپ کے ذریعہ خود آپ کے اور ان اونچی ہستیوں کے حالات و تعلقات کا منظر عام پر آجانا خدا تعالیٰ کی بڑی شان ہے -

وَاللّٰہُ غَالِبٌ عَلٰی اَمْرِہٖ وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ -

شیخ الاسلام حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ - خدام کیلئے ایک روحانی تحفہ

بقیۃ السلف حافظ الحدیث درخواستی صاحب مدظلہ کی وہ تاریخی تعزیتی تقریر جو انہوں نے مخزن العلوم کے سالانہ اجلاس تقسیم اسناد میں قطب العالم حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جدائی کے سلسلہ میں رنج و غم سے لبریز کلمات میں ارشاد فرمائی تھی - اسے ادارہ نشر و اشاعت دار العلوم حقانیہ نے رسالہ کی شکل میں شائع کیا ہے - جس کی ابتدا میں عربی کا وہ مقالہ بھی درج ہے جو مخزن العلوم کے اجلاس میں سنایا گیا تھا - حضرت شیخ التفسیر لاہوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت حافظ الحدیث درخواستی مدظلہ دونوں بزرگوں کی باہمی روحانی تعلق، والہانہ محبت طیب و طاہر زندگی سے اس تقریر کی جاذبیت افادیت نمایاں ہے - قیمت فی رسالہ ۱۲ (۱۲ پیسے) ایک سو کتابوں کے لئے نو روپیہ پچاس کے لئے پانچ روپے - پچیس کے لئے ۲ روپے ۱۰ آنے - محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا -

ناظم ادارہ نشر و اشاعت دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک - ضلع پشاور

تو نے میخانے کی بنیاد ہلا کر رکھ دی

(از جناب ریاض حنفی صاحب فوٹو سنڈیمن)

میرے جذبات کے شعلے جو بھڑک اٹھتے ہیں
جلنے لگتے ہیں اسی آگ میں میرے دل و جاں

راکھ ہو کر مرا دل خاک میں مل جاتا ہے
میں متانت سے کھڑا دیکھتا رہتا ہوں سماں

خاک ہو جائے اگر دل تو بڑی بات نہیں
غم بیاں کرنے کو افسوس ترستی ہے زباں

آج مخصوص ہے ہر چیز خوشامد کے لئے
تجھ سا بیباک صداقت کا ہیں جائے کہاں

تو نے میخانے کی بنیاد ہلا کر رکھ دی
لا کے دستور نیا بزم میں اے پیر مغاں

اب نہ بے لوث محبت نہ مروت نہ خلوص
ہے ریاکار عناصر سے ملوث یہ جہاں

جس گلستاں کے پرندوں کا نشیمن ہو قفس
ایسے گلشن کی بہاریں بھی حقیقت میں خزاں

لاکھ ہو گرمی گفتار مگر کچھ بھی نہیں
ساتھ پہلو میں ترے چاہیئے اک عزم جواں

"شاید آجائے کوئی آبلہ پا جدھر سے"
اس لئے وادی پرخار میں تنہا ہوں رواں

کیوں نہ پھر دار و رسن اپنا مقدر ہو ریاض
"جگر افروخت مرا صحبت صاحب نظراں"

جامعہ قاسمیہ لائل پور کا سالانہ اجلاس

مورخہ ۱۰-۱۱-۱۲- اگست بروز جمعہ ہفتہ - اتوار کو لائل پور کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ قاسمیہ کا سالانہ اجلاس عید باغ دھوبی گھاٹ میں ہونا قرار پایا ہے - جس میں ملک بھر کے مشاہیر علمائے کرام شرکت فرما رہے ہیں - احباب نوٹ کر لیں -

محمد ضیاء القاسمی ناظم جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائل پور

علامہ خالد محمود صاحب کے والد ماجد کی وفات

تنظیم اہل سنت پاکستان کا ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا منظور الحق صاحب منعقد ہوا - جس میں محترم جناب پیر عبد الغنی صاحب والد بزرگوار حضرت علامہ خالد محمود صاحب سیالکوٹی کی وفات پر گہرے افسوس کا اظہار کیا گیا - پیر صاحب موصوف ڈیڑھ ماہ سے گنگا رام ہسپتال میں زیر علاج تھے - آپ کی وفات جمعہ کے روز عین اس وقت ہوئی جبکہ جمعہ کی اذانیں ہو رہی تھیں موصوف محکمہ تعلیم کے ریٹائرڈ گورنمنٹ پنشنر تھے اور سیرت اور صورت میں یادگار سلف تھے اور قادری سلسلہ سے وابستہ تھے - آپ کا جنازہ حضرت علامہ خالد محمود صاحب کی رہائش گاہ کرشن نگر لاہور سے بعد از نماز عصر اٹھایا گیا اور نماز جنازہ جامع اشرفیہ لاہور کے شیخ المحدثین حضرت مولانا غلام رسول خاں صاحب نے پڑھائی - تنظیم اہل سنت کے اس تعزیتی اجلاس میں قارئین سے التماس کی گئی کہ وہ مرحوم کی روح کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کا اہتمام کریں -

(چودھری محمد صادق کھوکھر سیکرٹری شعبہ نشر و اشاعت تنظیم اہلسنت پاکستان لاہور)

حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء

(۲)

(از حضرت مولٰنا سید ابو الحسن علی ندوی)

حضرت خواجہ کا اس بارے میں معیار اتنا بلند تھا کہ بُرا کہنا تو بڑی چیز ہے وہ بُرا چاہنے کو بھی روا نہیں رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمایا:۔

بد گفتن اندک است اما بد خواستن از آں بدتر است۔ (سیر الاولیاء ص۵۵۵)

"بُرا کہنا بھی بُرا ہے۔ لیکن بُرا چاہنا اُس سے کہیں بُرا ہے۔"

جب یہ معاملہ آپ کا سب کے ساتھ تھا تو اپنے شیخ اور ولی نعمت کے عزیزوں اور تعلق والوں کے ساتھ کیوں نہ ہوتا جن کے احسان سے آپ کا رواں رواں تر تھا۔ سیر العارفین میں ہے کہ حضرت شیخ نجیب الدین متوکل کے نواسے خواجہ عطاء اللہ ایک لاابالی و بے باک آدمی تھے۔ ایک روز دوات قلم اور کاغذ لے آئے اور کہا میرے لئے فلاں امیر دار کو ایک سفارشی خط لکھ دیجئے تاکہ مجھے یہ کوئی اچھی رقم دیدے۔ شیخ نے فرمایا کہ نہ میری اس امیر دار سے کبھی ملاقات ہوئی ہے نہ وہ یہاں کبھی آیا ہے جس شخص سے بالکل جان پہچان نہ ہو، اُس کو رقعہ کس طرح لکھا جائے؟ صاحبزادے کو غصہ آگیا اور انھوں نے سخت سست کہنا شروع کیا کہ ہمارے ہی نانا کے مرید ہو، اور ہمارے ہی خاندان کا صدقہ پایا ہے۔ اب ایسے احسان فراموش ہو گئے ہو کہ میرے لئے ایک رقعہ تم سے نہیں لکھا جاتا، یہ تم نے کیا پیری مریدی کا جال بچھایا ہے اور خلقِ خدا کو دھوکہ دے رہے ہو؟ یہ کہہ کر دوات زمین پر پٹک دی اور اٹھ کر چلے۔ حضرت نے دامن پکڑ لیا اور فرمایا کہ ناراض ہو کر کیوں جاتے ہو۔ خوش ہو کر جاؤ۔ اس کے بعد ایک رقم سامنے رکھی اور رضامند کر کے رخصت کیا۔

پردہ پوشی و نکتہ نوازی

سیر الاولیاء میں ہے کہ اکثر معمول تھا کہ جو لوگ باہر سے آتے وہ کوئی شیرینی یا تحفہ خرید کر اپنے ساتھ لاتے اور پیش کرتے۔ ایک مرتبہ کچھ لوگ اسی ارادہ سے آرہے تھے۔ ایک مولوی صاحب بھی ساتھ تھے۔ انھوں نے سوچا کہ لوگ مختلف تحائف پیش کریں گے اور وہ اکٹھا حضرت کے سامنے رکھیں گے خادم سب کو اٹھا کر لے جائے گا۔ کیا پتہ چلے گا کہ کون لایا؟ اُس نے تھوڑی سی مٹی راستہ سے اٹھا کر کاغذ میں باندھ لی۔ جب سلطان المشائخ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہر ایک نے اپنی چیز سامنے رکھی۔ مولوی صاحب نے بھی اپنی پڑیا سامنے رکھ دی۔ خادم وہ سب چیزیں اٹھا کر لے جانے لگا۔ پڑیا کو بھی اٹھانا چاہا۔ حضرت نے فرمایا "اس کو یہیں چھوڑ دو۔ یہ میری آنکھ کا سُرمہ ہے" یہ اخلاق و عالی ظرفی دیکھ کر ان عالم صاحب نے توبہ کی اور مرید ہوئے۔

شفقت و تعلق

اللہ تعالٰے نے حضرت خواجہ کو عام انسانوں اور خصوصیت کے ساتھ مسلمانوں اور اپنے اہل تعلق کے ساتھ ایسی شفقت و محبت عطا فرمائی تھی جس کو اگر ماں کی شفقت سے تشبیہ یا اس پر بھی ترجیح دی جائے تو واقعات کے لحاظ سے اس میں کوئی مبالغہ اور شاعری نہ ہوگی۔ شیوخ کاملین کی یہ شفقت دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اُس شفقت کی وراثت اور نیابت ہے جس کی حقیقت اس آیت میں بیان کی گئی ہے:۔

لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم بالمؤمنین رؤف الرحیم

"آئے تمہارے پاس تم میں سے ایک رسول۔ گراں ہے ان پر تمھاری ہر زحمت اور مشقت، وہ شفیق ہیں تم پر اہل ایمان کے لئے بڑے ہمدرد اور بڑے مہربان ہیں"

اور اس حکم کی تعمیل ہے جس کا خطاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے:

واخفض جناحک لمن اتبعک من المؤمنین۔

"اور فروتنی و تواضع کے ساتھ پیش آئیے ان اہل ایمان کے ساتھ جنھوں نے آپ کی پیروی قبول کر لی ہے"

اس شفقت و تعلق نے وہ "اتحاد" پیدا کر دیا تھا کہ دوسروں کی جسمانی اذیت سے اپنے کو جسمانی طور پر اذیت اور دوسروں کی قلبی راحت سے اپنے کو قلبی راحت ملتی تھی! امیر حسن علی سنجری راوی ہیں کہ ایک مرتبہ مجلس ہو رہی تھی۔ سایہ میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے بعض لوگ دھوپ میں بیٹھے تھے۔ آپ نے سایہ میں بیٹھنے والوں سے فرمایا۔ بھائی ذرا مل کر بیٹھو تاکہ ان بھائیوں کے لئے بھی جگہ ہو جائے دھوپ میں یہ بیٹھے ہیں اور میں جلا جا رہا ہوں! (فوائد الفواد ص۱۱)

ایک مرتبہ آپ نے کسی بزرگ کا مقولہ نقل کیا جو درحقیقت اپنے ہی حال کی ترجمانی تھی کہ "خدا کی مخلوق میرے سامنے کھانا کھاتی ہے اور میں اُس کھانے کو اپنے حلق میں پاتا ہوں، جیسے وہ کھانا میں ہی کھا رہا ہوں" (سیر الاولیاء ص۵۳)

امیر علی سنجری فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بے وقت حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میں اس طرف عزیزوں سے ملنے آیا ہوا تھا، حاضری کو جی چاہا بعض دوستوں نے کہا کہ اگر کوئی شخص کسی اور کام سے آیا ہوا اور شروع سے حاضری کی نیت نہ کی ہو تو شیخ کی خدمت میں نہیں حاضر ہونا چاہیئے۔ میں نے دل میں کہا کہ اگرچہ قاعدہ یہی ہے لیکن دل نہیں مانتا کہ یہاں آکر حضرت کی زیارت کئے بغیر واپس چلا جاؤں۔ میں آج قاعدہ کے خلاف ہی کروں گا۔ حضرت نے فرمایا۔ اچھا کیا۔ پھر یہ شعر پڑھا:۔

در کوئی خرابات و سرائے اوباش
منع نبود بیا و بنشیں و بباش

پھر فرمایا کہ مشائخ کا معمول یہی ہے کہ کوئی ان کے پاس اشراق سے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد نہیں جایا جاتا۔ لیکن میرے یہاں یہ قاعدہ نہیں جس وقت جس کا جی چاہے آئے۔

غمخواری عام

یہ اہل قلوب غم دنیا سے فارغ البال لیکن دنیا والوں کے غم اور خلق خدا کی فکروں سے نڈھال اور خستہ حال رہتے ہیں، وہ اپنا غم بھلا دیتے ہیں اور ساری دنیا کا غم اپنا غم بنا لیتے ہیں یہ کہنے کا حق درحقیقت انھیں کو ہے۔

"سارے جہاں کا درد ہمارے جگر میں ہے"

خواجہ نصیر الدین چراغ دہلی کے نواسے خواجہ شرف الدین سے کسی مجلس میں کسی صوفی نے کہا۔ خواجہ نظام الدین عجب فارغ البال بزرگ ہیں، مجرد ہیں، اہل وعیال و اطفال کا کوئی تردد ان کو نہیں ہے ان کو ایسا فراغ خاطر حاصل ہے کہ ایک ذرہ غم بھی ان کو چھو نہیں گیا ہے۔ وہ عزیز اس مجلس سے اٹھے تو حضرت خواجہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ چاہتے تھے کہ خود اس کا ذکر کریں۔ حضرت خواجہ نے خود ہی ارشاد فرمایا:۔

"میاں شرف الدین وہ رنج و غم جو میرے دل کو وقتاً فوقتاً ہوتا رہتا ہے شاید ہی کسی دوسرے شخص کو اس سے زیادہ ہوتا ہو۔ جو شخص میرے پاس آتا ہے اپنا حال مجھ سے بیان کرتا ہے اُس سے دوچند فکر و تردد اور غم و الم مجھے ہوتا ہے۔ بڑا سنگدل ہے وہ شخص جس پر اپنے دینی بھائی کا غم اثر نہ کرے۔ اس کے علاوہ یہ جو کہا گیا ہے۔ المخلصون علی خطر عظیم (مخلصین کو بڑا خطرہ درپیش رہتا ہے) اس سے بھی سمجھ سکتے ہو کہ نزدیکاں را بیش بود حیرانی"

حضرت خواجہ کے نزدیک ایک مسلمان کا دل خوش کرنا اور اس کی دلجوئی اور راحت رسانی افضل ترین عمل اور تقرب الی اللہ کا بہترین ذریعہ تھا۔ سیر الاولیاء میں ہے کہ فرمایا:۔

"مجھے خواب میں ایک کتاب دی گئی اس میں لکھا تھا کہ جہاں تک ہو سکے دلوں کو راحت پہنچاؤ کہ مومن کا دل اسرار ربوبیت کا مقام ہے۔ کسی بزرگ نے خوب کہا ہے ؎

می کوش کہ راحتے بجانے رسد
یا دستِ شکستہ بنانے برسد

(ترجمہ) کوشش کرو کہ کسی انسانی جان کو تم سے آرام پہنچے یا جو دستِ شکستہ ہے۔ اس کو تمھارے ذریعہ سے روٹی ملے۔

چھوٹوں پر شفقت

حضرت خواجہ اپنے قیمتی مشاغل اور اعلٰی کیفیات باطنی کے ساتھ بچوں اور چھوٹوں پر بڑے شفیق تھے اور وہ اپنی شدید مصروفیت کے باوجود اُن کی دلجوئی اور ملاطفت کے لئے وقت نکال لیتے تھے۔ ان عظیم ذمہ داریوں اور باطنی مشغولیت کے باوجود ان بچوں کی رعایت فرماتے اور چھوٹی چھوٹی باتوں کا دھیان رکھتے۔

خواجہ رفیع الدین ہارون آپ کے حقیقی بھانجے کے صاحبزادے تھے۔ اگر

باقی صفحہ ۹ پر

مسلمان بچوں کی تربیت

قسط ۱۳

از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند

ماں کی مامتا اپنے جگر گوشہ کے لئے یونہی فطرت سے زیادہ ہوتی ہے لیکن ایسے وقت میں ماں کی مامتا میں طغیانی آجاتی ہے اور ماں کی محبت کے سمندر میں تلاطم خیز موجیں اٹھنے لگتی ہیں جام محبت بھر کر چھلکنے لگتا ہے اور صبر کا مضبوط سے مضبوط بند ٹوٹ جاتا ہے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے محبت و شفقت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر ان سارے بندوں کو خس و خاشاک کی طرح بہالے جاتا ہے جو والدین کے قرار دل کو جمانے کے لئے باندھا جاتا ہے۔

قرآن پاک نے اپنے اس چھوٹے سے جملہ میں ماں کی مامتا کا جو حسین نقشہ کھینچا ہے وہ اپنی آپ مثال ہے۔ جگر گوشہ اور محبوب کی قربت دل کو سکون و طمانیت مسرت و بہجت اور بے پناہ محبت سے لبریز رکھتا ہے مگر جونہی اس طرح کے خوفناک موقع سے ماں کی مامتا آنکھوں سے اوجھل ہوتی ہے پھر نہ پوچھئے اس کا حالی کیا ہوتا ہے۔ الفاظ میں اسے ادا نہیں کیا جا سکتا، اس کی محبت کا قصر متزلزل ہو جاتا ہے اور اطمینان قلب کا حسین قلعہ زمین بوس ہو جاتا ہے۔

یہاں صرف یہ بتانا ہے کہ اللہ تعالے کی نظر میں ماں کی محبت اپنی اولاد کے ساتھ جو ہوتی ہے وہ قابل مدح و ستائش سمجھی جاتی ہے اور یہ انس و محبت مطلوب و مقصود ہے۔ مذموم اور قابل نفرت نہیں ہے

ایک پیغمبر کے دل میں اولاد کی محبت

اس طرح کی آیتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ ہر ماں کو اپنے بچہ کے ساتھ ایسی ہی بے پناہ محبت ہوتی چاہیئے اور یہ تو ایک صنف نازک کی محبت ہے لیکن پیغمبر کی ماں کی محبت تو ہے جو آپ نے ملاحظہ فرمائی۔

قرآن نے ایک جلیل القدر پیغمبر حضرت یعقوب علیہ السلام کی محبت کا قرآن میں حال بیان کیا ہے جب ان کا لخت جگر یوسف علیہ السلام ان کی آنکھوں سے اوجھل کر دیا گیا ایک موقع سے آپ کی زبان پر یہ کلمات تھے:

"کہنے لگے ہائے یوسف" (یوسف)

بیٹے کا غم

اور غم کا یہ حال تھا:

"اور افسوس اور غم سے انکی آنکھیں سفید پڑ گئیں اور گھٹا کرتے تھے"۔ (یوسف)

بیٹوں نے یہ حال دیکھا تو باپ کو مخاطب کر کے کہنے لگے:

"بیٹے کہنے لگے بخدا تم سدا یوسف کی یادگاری میں رہوگے۔ یہاں تک کہ گھل گھل کر دم بلب ہو جاؤگے یا بالکل ہی مر جاؤ گے"۔

ایک پیغمبر وقت کی اپنے کھوئے ہوئے بیٹے کے ساتھ ایسی بے پناہ محبت میں کیا یہ سبق نہیں ہے کہ باپ کو اپنی اولاد کے ساتھ بے انتہا انس و محبت ہونی چاہیئے۔

اولاد کی محبت سنت کی روشنی میں

حدیث میں مختلف پیرایہ میں اپنی اولاد کے ساتھ انس و محبت کی ترغیب دی گئی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ ایک دیہاتی بدو خدمت نبوی میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا:

"کیا تم اپنے بچوں کو پیار کرتے ہو؟"

اس نے نفی میں جواب دیا۔ یعنی اس نے یہ کہا کہ "جذبۂ پیار مجھ میں نہیں ہے اور عملاً اس سے میں محروم ہوں"۔

آپ نے سن کر فرمایا

"میں تیرے لئے کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالیٰ ہی تیرے دل سے محبت سلب کر لے۔"

(باقی)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۳ نئے پیسے

مسلمان بیوی

(قسط ۹)

(از حضرت مولٰنا محمد ادریس صاحب انصاری)

شادی کا صحیح مفہوم یہ ہے کہ لڑکا اور لڑکی یعنی مرد اور عورت باہم ایک نظام عمل کے ماتحت زندگیاں گذارنے کا ارادہ کرتے ہیں جس میں دونوں کو ایک دوسرے سے انسیت خلوص اور ہمدردی درکار ہوتی ہے۔ دونوں اس نظام عمل کو اپنی اپنی بساط اور توفیق کے مطابق حتی الامکان مسرت انگیز اور اطمینان بخش بناتے ہیں اس کو کامیاب بنانے کے لئے قدم قدم پر دونوں ایک دوسرے کی عملی معاونت اور ہمدردی کے آرزومند رہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت کا حاکم قرار دیا ہے مگر یہ حکومت صرف حکمرانی کرنے کے لئے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد عورت کی سرپرستی اور نگہبانی ہے جو عورت کی زندگی میں زیادہ آسانیاں پیدا کر سکے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مردوں پر عورتوں کے بے شمار حقوق کا ذکر نہ کیا جاتا (جس کو مختصراً تم اس مضمون کے پہلے حصہ میں پڑھ چکی ہو) ظاہر ہے کہ جس مرد پر عورتوں کی اس قدر خدمات کا بار ہو وہ کلی حکمران کیا ہو سکتا ہے۔ ہاں بہترین شریک زندگی قابل تعظیم، قابل ممنون و مشکور ضرور ہو سکتا ہے۔ اسی طرح عورتوں کے بھی بہت سے فرائض ہیں جو انہیں مردوں کی رفاقت قائم رکھنے کے لئے انجام دینے پڑتے ہیں۔ جب شادی ایک عملی اشتراک ہے ایک باہمی معاہدہ ہے تو ظاہر ہے کہ شادی کے بعد بلکہ شادی سے پہلے وہ اپنی زندگی کے متعلق جو لائحہ عمل پروردگار عالم اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے بنادیا ہے اس کے مطابق ایک پروگرام ایک نظام بنائیں تاکہ ان اصولوں کی پابندی کر کے زیادہ راحت اور اطمینان سے اپنی زندگی گذار سکیں۔ اس نظام کے بنانے میں ایک لڑکی کے کیا فرائض ہیں۔ ان میں سے کچھ اس کے پہلے حصے میں پڑھ چکی ہو اور کچھ تم کو خود ہی محسوس ہوتے ہیں گے مگر چند باتیں اس سلسلہ میں بتادینا بھی ضروری ہیں تاکہ تم جو طریقہ کار بھی اختیار کرو اس میں سمجھ داری سے زیادہ کام لے سکو اور جن اصولوں پر بھی قائم رہو عقل و شعور سے کام لیتی رہو۔

جب تم اپنے نئے گھر میں جاؤ گی اس وقت تمہاری والدہ اور بہنیں اور قریبی رشتہ دار تمہاری جدائی کے افسوس میں تمہیں آنسوؤں اور آہوں کے ہجوم میں رخصت کر رہے ہونگے۔ اس کے برعکس جب تم وہاں پہنچو گی تو اسی طرح وہاں تمہیں مسکراہٹوں اور قہقہوں کے سائے میں خوش آمدید کہا جائے گا۔ جس طرح تم یہاں سے غمگین فضا میں جاؤ گی اسی طرح وہاں انتہائی مسرت انگیز عالم میں پہونچو گی۔ یہاں الوداعی گیت سن کر جدا ہوگی، اور وہاں عیش و مسرت کے نغموں سے تمہاری آمد کا اعلان کیا جائے گا۔ وہاں تمہیں دنیا ہی دوسری ملے گی۔ تمام گھر مسرت اور محبت کے اثرات سے معمور ہوگا۔ در و دیوار سے خوشی کا رنگ جھلک رہا ہوگا۔ ہر ایک کا چہرا مسرور ہوگا۔ ہر ایک کی باتیں ظرافت آمیز ہونگی۔ ہر ایک مسکراتا ہوگا، اور تم اس گھر میں اس طرح پہنچوگی جیسے محفل میں شمع محفل لائی جاتی ہے۔ تم جاتے ہی سب کی توجہات کا مرکز بنجاؤ گی چھوٹے بڑے سب تمہیں دیکھنے کے مشتاق ہوں گے۔ تمہاری ہر ہر جنبش پر نہ جانے کتنی نگاہیں پڑیں گی اور تمہارے ہر ہر عمل پر نہ جانے کتنی تنقیدیں کی جائیں گی۔ مگر یہ سب ہنگامہ دو ایک روز کا ہی ہوگا۔ اس ہنگامہ میں احتیاط سے کام لینا تمہارا فرض ہے۔ صرف اس وجہ سے کہ ذراسی غلطی خواہ مخواہ کے لئے تمہارے متعلق چہ میگوئیوں کا باعث ہو جائے گی۔ اس میں شک نہیں کہ تم کافی سمجھدار ہو۔ تم نے اپنے خاندان کی بہت سی لڑکیوں کو دلہن بنتے دیکھا ہے۔ تم خوب سمجھتی ہو کہ دلہن کو شادی کے ابتدائی زمانہ میں کس طرح نہایت ہوشیاری اور سمجھ داری سے کام لینا پڑتا ہے۔ اس لئے مجھے پورا بھروسہ ہے کہ تم ان دنوں کو نہایت حسن و خوبی سے گذار لوگی اور کوئی بات ایسی نہ کروگی کہ شادی میں شریک ہونے والے مہمانوں کو تمہارے متعلق بے جا تنقید کا موقعہ ملے۔ (باقی)

اسلام کے متعلق یورپ میں غلط پروپیگنڈے

(ایک انصاف پسند فرنگی کے قلم سے)

(از جیمس اے مشنز ——— ترجمہ مولوی محمد اقبال صاحب اعظمی (فاضل دیوبند)

(۲)

خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے وقت آپ کے بعض عقیدتمندوں نے آپ کی وفات سے انکار کیا اور آپ کو مافوق البشر سمجھا تو ایک شخص (حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ) جو آپ کے انتظامی جانشین ہونے والے تھے انھوں نے اس جذباتی طوفان کو دبایا اور ایک ایسی موثر تقریر فرمائی جو مذہبی تاریخ میں یادگار رہے گی۔ انھوں نے فرمایا:-

من کان یعبد محمد ا فان
محمد اقد مات ومن کان
یعبد اللہ فان اللہ حی لا یموت۔

"جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کرتا تھا وہ جان لے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وفات پاگئے اور جو شخص اللہ کی عبادت کرتا ہے تو اللہ ہمیشہ زندہ رہنے والا ہے"

لوگوں کی غلط فہمیاں دور ہوئیں اور پھر آپ ایک معمولی مکان میں دفن کر دیئے گئے جس کی جائے وقوع آج بھی سب کو معلوم ہے ——— رہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق آسمان و زمین کے بیچ شیشے کے تابوت کا افسانہ! اس کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ یورپ میں بعد کی صدیوں میں گھڑا گیا ہے۔

مغربی مصنفین کا یہ الزام مسلمانوں کے لئے خاص طور سے تکلیف اور دل آزاری کا باعث ہوتا ہے جب وہ کہتے ہیں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک تعیش پسند اور نفس پرور مذہب کی بنیاد ڈالی ہے اور انھوں نے عیش پسندی کے اس الزام میں خصوصیت کے ساتھ عورتوں کے مسئلہ پر زور دیا ہے۔ اس مسئلہ پر غور کرتے وقت یہ بات ان کے سامنے رہنی چاہئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تھے جنھوں نے شراب کے متوالوں سے شراب چھڑادی، کاہلوں اور تن آسانی کے شکار لوگوں کو مستقل روزانہ پانچ وقت کی نمازیں لازم قرار دیں اور ایک ایسی قوم کو جو خورد و نوش کی دھنی تھی آپ نے سال میں پورے ایک مہینہ کے روزہ کا حکم دیا اور انھیں یہ بات خصوصیت کے ساتھ یاد رکھنی چاہیئے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے لاتعداد بیویوں کے رکھنے کا عام رواج تھا، محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے انھیں صرف چار میں محدود کر دیا، پھر قرآن نے مزید صراحت کی کہ جو شوہر اپنی متعدد بیویوں میں مساوات قائم نہ رکھ سکے اس کو چاہیئے کہ وہ صرف ایک بیوی پر اکتفا کرے۔

ایک عام غلط فہمی محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وعدۂ جنت کے متعلق بھی ہے، ایک تپتے ہوئے ریگستان (ملک عرب) کے باشندوں سے آپ نے فرمایا کہ مرنے کے بعد برے لوگ دوزخ کی دہکتی ہوئی آگ میں جھونک دیئے جائیں گے اور ان کے مقابلے میں اچھے لوگ ٹھنڈی ہواؤں، آرام دہ چشموں اور خوبصورت حوروں والی جنت میں زندگی بسر کریں گے" ———

مغربی اہل قلم اس آخری لفظ یعنی "حور" کے مفہوم سے بالکل ناواقف ہیں چنانچہ وہ اس کی تعبیر محض قیاس کی بنا پر ایک ایسے لفظ سے کرتے ہیں جو انگریزی زبان کا سب سے گندہ لفظ کہا جا سکتا ہے اور اسی بنا پر انھوں نے یہ نتیجہ اخذ کر لیا ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جنت ایک شہوت پرست شخص کا محض ایک تخیل ہے ——— لیکن یہ غلط ہے ——— حور سے مراد ایک خوبصورت سیاہ آنکھوں والی عورت ہے جس کا خمیر مشک اور مسالوں سے تیار ہوا ہے اور وہ دائمی طور پر ناکتخدا رہنے والی عورت ہے یہ صرف ایک تمثیلی چیز ہی نہیں بلکہ اس کا یقینی وجود بھی ہے۔ پچھلی گرمیوں میں اسلام اسلام کے ایک بہت بڑے فلسفی کے ساتھ ایشیا کے ایک ریگستان کے کنارہ پر میں کھڑا گفتگو کر رہا تھا۔ ایک موقع سے انھوں نے فرمایا کہ "آج زیادہ کوشش اس بات کے ثابت کرنے پر صرف کی جاتی ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت محض ایک تمثیلی چیز ہے اہل علم ہر بات کے جوابات دے چکے ہیں لیکن اگر آپ اجازت دیں تو میں کہوں گا کہ میں نے دنیا کی تمام خواہشات کو صرف اسی ریگستان میں اللہ تعالے کی اطاعت میں گزاری ہے اور میں نے دنیا کی تمام خواہشات کو صرف اسی جنت کے حصول کے لئے قربان کیا ہے، اب اگر مجھے وہاں ٹھنڈے پانی کی نہریں، سایہ دار درخت اور مشک و مسالہ والی خوبصورت لڑکیاں نہ ملیں تو میں سمجھوں گا کہ مجھے فریب دیا گیا تھا ——" ریگستانی فلاسفر نے مزید یہ بات کہی کہ ایک عیسائی یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا کا جزء تھے اور یہی اس کے مذہب کا بنیادی نقطہ ہے لیکن ایک مسلمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم علیہ وسلم کو خدا کا جزء نہیں مانتا اور وہ عقیدہ رکھتا ہے کہ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم ایک انسان تھے ——آپ نے شادی کی، آپ کی اولاد تھی ——آپ نے روزی کمانے کے لئے محنت و مشقت برداشت کی، آپ کی وفات ہوئی اور آپ ہماری طرح ایک قبر میں دفن کر دیئے گئے اسی وجہ سے ہم میں کا کوئی باہوش آدمی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت نہیں کرتا ہم صرف خدا کی عبادت کرتے ہیں اور اسی وجہ سے ہم کو مسلم (خدا کی اطاعت اور اس کی رضا کو پورا کرنے والا) کہا جاتا ہے ——"

قرآن

قرآن غالباً دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی، یاد کی جانے والی، اور اپنے معتقدین کی روزانہ زندگی میں سب سے زیادہ دخل رکھنے والی کتاب ہے، یہ نہایت اعلیٰ و ارفع اسلوب میں لکھی ہوئی ہے، نہ تو نظم ہے نہ ہی کوئی عام قسم کی نثر ہے لیکن یہ اپنے سننے والوں میں ایمانی جذبہ ابھارنے کی صلاحیت رکھتی ہے، اس کا ترنم نقارہ کی گرج، فطرت کی آواز بازگشت اور قدیم مذہبی نغموں سے ملتا جلتا ہے، یہ کتاب عربی زبان میں ہے اور مسلمانوں کے دینی پیشواؤں نے بسا اوقات اسے کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کی مخالفت کی ہے جس سے ایک شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ اس طرح کی خواہش اسلام کی اشاعت اور مسلمانوں کے دینی پیشواؤں نے بسا اوقات اسے کسی دوسری زبان میں ترجمہ کرنے کی مخالفت کی ہے جس سے ایک شخص یہ سوچ سکتا ہے کہ اس طرح کی خواہش اسلام کی اشاعت اور اس کے پھیلاؤ کو محدود کر دے گی لیکن باوجودیکہ عربی زبان کوئی آسان زبان نہیں، ساری دنیا میں لوگ اسے سیکھنے کی کوشش محض اس لئے کرتے ہیں کہ اپنی مقدس کتاب کو سمجھ کر پڑھ سکیں اور عربی (قرآن کی اصل زبان) میں عبادت کر سکیں۔

قرآن ——محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ۶۱۰ء سے ۶۳۲ء کے درمیان تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا رہا اور آپ کے جاں نثار خدام اسے کاغذ کے ٹکڑوں، درختوں کی چھالوں اور جانوروں کی ہڈیوں پر لکھتے رہے، قرآن نے ابتداءً یہ یقین کرنے پر آمادہ کیا کہ معبود صرف ایک "اللہ" ہے جو نہایت رحیم اور مہربان ہے ——جس نے دنیا کو پیدا کیا، چیزوں کو بنایا اور صورت بخشی، زمین و آسمان میں جتنی چیزیں ہیں سب کی سب اس کی بڑائی کا اعتراف کرتی ہیں وہ اللہ بڑا طاقت ور اور علم و دانش والا ہے، ——— اور یہی وہ پیغام تھا جس نے افراد اور قوموں میں زندگی کی نئی روح پھونک دی اور پھر جب اسلام عرب کے بڑے بڑے خطوں اور شہروں میں پھیلا اور اسے طاقت ملی تو وحی الہٰی انسانی سوسائٹی کی اصلاح، سوسائٹی کے قانون و دستور اور اس کی مشکلات کو حل کرنے کی طرف متوجہ ہوئی ——

قرآن میں امم سابقہ کے متعلق ایسے بیانات بھی موجود ہیں کہ عیسائی اور یہودی قرآن کو پڑھیں تو وہ اپنے کو ایک جانے پہچانے ماحول میں پائیں گے اور اس کے پڑھنے کو وہ اپنے وقت کا سب سے اچھا مشغلہ سمجھیں گے، چنانچہ مندرجہ ذیل آیات جو انھیں جیسی سیکڑوں آیتوں میں سے لی گئی ہیں اگر یک بیک عیسائی کے گرجا گھر یا یہودیوں کے سائناگوگ (عبادت خانہ) میں پڑھ دی جائیں تو بنی اسرائیل یہ معلوم کرنے کی فکر اور کوشش کریں گے کہ ان کا سرچشمہ کہاں ہے؟ ———

۲۰ جولائی کو وی پی کر دیجائیگی

جن حضرات کی پتوں والی چٹوں پر سرخ نشان لگ رہا ہے ان کے نام ۲۰ تاریخ کو وی۔ پی کر دی جائیگی وی۔ پی چھ روپے پچاس پیسے کی کی جائے گی۔ لیکن جو حضرات ۲۰ تاریخ سے پہلے بذریعہ منی آرڈر چھ روپے بھیج دیں گے ان کو وی پی نہیں کی جائیگی اور جن حضرات کو آئندہ خریداری مطلوب نہ ہو وہ بھی اس تاریخ سے پہلے اطلاع دیں۔ وی پی وصول کرنا آپکا فرض ہوگا

اَلْمَوْتُ جِسْرٌ یُّوْصِلُ الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ

موت ایک پُل ہے جو دوست کو دوست سے ملا دیتا ہے

حضرت مولانا خان محمد صاحب مدظلہ سجادہ نشین کندیاں شریف کے والد ماجد کی وفات

حضرت مولانا موصوف خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف تشریف لے گئے تھے کہ آپ کو وہیں تار موصول ہوا کہ حضرت والد ماجد صاحب دار فانی سے انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مدظلہ کو واپس ہونا ہی تھا۔ مگر اس خبر وحشت اثر کی وجہ سے حتی الامکان عجلت سے کام لیا۔ جب لاہور تشریف فرما ہوتے اور یہ خبر پھیل گئی تو خدام آستانہ خدمت میں حاضر ہوتے گئے احقر غلام غوث کو یوں بھی شرف عقیدت اور فخر غلامی حاصل ہے مگر اس سانحہ کی اطلاع پاتے ہی باوجود شدید مصروفیت کے خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ تعزیت کی اور حضرت سے اپنے لئے دعا کرائی۔ ان اللہ والوں کو ہم کیا تسلی دینگے جو ہر وقت اور ہر حالت میں راضی برضائے الٰہی ہوتے ہیں۔ بہرحال حضرت مخدوم اسی دن عازم کندیاں ہو گئے حضرت کے والد ماجد کا سایہ کتنا مبارک تھا۔ یہ خود ان کی اولاد کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

ہم حضرت مخدوم کے برادر خورد مولانا محمد افضل صاحب اور تمام متعلقین سے اظہار ہمدردی اور مرحوم کے لئے جنت الفردوس کی دعا کرتے ہیں۔

حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب کی وفات

یہ خبر سن کر دیندار اور ذی علم طبقہ نے بڑا رنج و غم محسوس کیا کہ حضرت مولانا قاضی نور محمد صاحب (قلعہ دیدار سنگھ ضلع گوجرانوالہ) راولپنڈی میں اچانک بیٹھے بیٹھے وفات پا گئے۔ ان کے جنازے کو قلعہ دیدار سنگھ لایا گیا۔ قاضی صاحب مرحوم حضرت مولانا حسین علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے تلامذہ میں اور مریدوں میں سب سے اونچے بزرگ تھے۔ توحید کے علمبردار تھے۔ آج کل کے مشرکانہ امور کے مرتکب افراد کو وہ کبھی خارج از اسلام قرار دیتے تھے۔ ایک بار میں نے اس کو تشدد کہا تو تقریر میں اس مسئلہ پر مفصل روشنی ڈالی۔ اگرچہ میں ان کا ہمنوا نہ ہو سکا لیکن ان کی شفقت تھی کہ ساری تقریر میری خاطر فرمائی۔ آپ نہایت سنجیدہ اور سیاسی لحاظ سے بڑے پاکیزہ خیالات رکھتے تھے۔ ساری عمر درس و تبلیغ میں گزاری۔ اور جب حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کا مسئلہ اختلافی بن گیا تو آپ نے قبر میں جسد مبارک کی حیات کو تعلق روح کے ذریعہ تسلیم فرمایا۔ آپ کو علماء کے اس اختلاف سے دکھ تھا چنانچہ آپ کا خاتمہ بھی اسی نیکی پر ہوا کہ آپ نے حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند کی مداخلت سے اس تحریر پر

بھی دستخط ثبت فرما کر اختلاف مٹانے اور حق ظاہر فرمانے کی کوشش فرمائی جس میں جسد مبارک کی حیات کو قبر شریف میں بتعلق روح تسلیم کیا گیا تھا۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ان کی نیک اولاد اور بھائی اور دیگر متعلقین کو صبر جمیل عطا فرماتے اور مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

حضرت علامہ خالد محمود صاحب کے والد ماجد کی وفات

یہ خبر وحشت اثر حسن کر تمام دوستوں کو رنج ہو گا کہ حضرت علامہ خالد محمود صاحب کے والد ماجد جو عرصہ سے بیمار تھے واصل بحق ہو گئے۔ آپ ظاہری اور باطنی خوبیوں کے حامل تھے۔ ادارۂ ترجمان اسلام کو حضرت علامہ موصوف اور دیگر متعلقین سے ہمدردی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائیں اور تمام متعلقین کو صبر جمیل اور اجر جزیل عطا فرمائیں۔

احباب سے درخواست ہے کہ وہ ایصال ثواب اور دعا فرمائیں۔

حضرت حکیم الاسلام مہتمم دار العلوم دیوبند کا وضاحتی بیان

محترمی جناب ایڈیٹر صاحب "ترجمان اسلام" لاہور زید مجدکم

سلام مسنون۔ آپ کے اخبار ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۳ صفر ۱۳۸۲ھ مطابق ۶ جولائی ۱۹۶۲ء یوم جمعہ کے صفحہ ۲ پر جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ جلسے کی روداد شائع ہوئے ہیں جس میں اجتماع کے لئے میری صدارت ظاہر کرتے ہوتے چند تجاویز کے پاس ہونے کا اعلان کیا گیا ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ یہ صورت قطعاً خلاف واقعہ ہے' نہ اس جلسہ میں میری صدارت ہوئی اور نہ یہ تجاویز میری موجودگی میں پاس ہوئیں۔ جامعہ حقانیہ کی صرف ایک نشست میں میری شرکت ہوئی ہے جس میں میں نے "معجزات انبیاء" پر تقریر کی۔ لیکن اس نشست میں بھی میری صدارت نہیں تھی۔ اس کے بعد میں پشاور کے لئے روانہ ہو گیا۔ بعد کی نشستوں میں میری شرکت ہی نہ تھی۔ صدارت کا تو کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

پاکستان میں میری حاضری عزیزوں اور دوستوں سے ملاقات کے لئے ہوتی ہے۔ اس ضمن میں مدارس کے مذہبی جلسوں میں وعظ و تقریر کی نوبت بھی آتی ہے۔ اس ملک کی سیاست میں نہ میری ادنیٰ درجہ میں شرکت ہوئی ہے اور نہ مجھے اس کا حق ہی پہونچتا ہے۔

آپ مہربانی فرما کر میرا یہ طریقہ بجنسہٖ اپنے موقر اخبار میں شائع فرما دیں۔ اور جن جرائد نے اس اخبار سے یہ روداد نقل کی ہو اُن سے بھی درخواست ہے کہ وہ بھی اس عریضہ کو شائع کر دیں۔

محمد طیب غفرلہ مہتمم دار العلوم وارد حال لاہور ۶ ۔ ۶۲

بقیہ صفحہ ۳

نوجوانوں کی اصلاح و تربیت ہوئی ہو گی اور کتنے "آہوئے وحشی" اسیر دام محبت ہوئے ہوں گے اور ان کا شمار خدا کے مقبول بندوں اور شیوخ کاملین میں ہوا ہو گا۔

حضرت خواجہ کے ان اخلاق و صفات اور صوفیائے صافیہ کی سیرت کو دیکھ کر امام غزالی کی اس رائے اور شہادت کی تصدیق ہوتی ہے جس کا انھوں نے "تلاش حق" کے طویل سفر اور مختلف گروہوں اور انسانی طبقات کے عمیق مطالعہ کے بعد اظہار کیا ہے :-

"مجھے یقینی طور پر معلوم ہو گیا کہ صوفیہ ہی اللہ کے راستہ کے سالک ہیں۔ ان کی سیرت' بہترین سیرت' ان کا طریق سب سے زیادہ مستقیم اور ان کے اخلاق سب سے زیادہ تربیت یافتہ اور صحیح ہیں۔ اگر عقلاء کی عقل، حکماء کی حکمت اور شریعت کے رمز شناسوں کا علم مل کر بھی ان کی سیرت و اخلاق سے بہتر لانا چاہے۔ تو ممکن نہیں ان کے تمام ظاہری و باطنی حرکات و سکنات مشکوٰۃ نبوت سے ماخوذ ہیں اور نور نبوت سے بڑھ کر روئے زمین پر کوئی نور نہیں جس سے روشنی حاصل کی جائے۔ (دیر اولادیا صفحہ ۲۰۳)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ◎ جمعہ ۷۔ ذیقعد ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۳۔ اپریل ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۱۵

عام عالمی خبریں

...ت میں مسلمانوں کا خون

...کے موقع پر بھارت میں مختلف ...ں میں ہندو مسلم فسادات ہوئے ...ں فسادات میں مسلمانوں کو زندہ ...یا اور بعض جگہ مستورات کے ...ں پر بھی حملے ہوئے (انا للہ وانا ...ون)

...دی کے مول خون مسلماں ہے آجکل"

...نیشیا

انڈونیشیا نے مغربی نیوگنی کو آزاد ...نے کے لئے دس لاکھ آدمیوں کو گوریلا ...نے کی ٹریننگ دی ہے اور حالیہ ...بجویرہ پر قبضہ کرنے کا دعوے ...ہے۔ دونوں فریق کے درمیان ...ملہ میں جو بات چیت ہو رہی تھی وہ ...ہو چکی ہے انڈونیشیا نے اعلان ...۔ اگر بات چیت کے ذریعہ ...مغربی نیوگنی کو چھوڑ نے پر آمادہ ...انڈونیشیا اس پر زبردستی ...رے گا۔

...ام

لبنان کے اخبارات نے یہ خبریں شائع کی ہیں کہ شام ...ال میں پھوٹ پڑ گئی ہے اور عوام ...ں میں مظاہرے کر رہے ہیں۔ ...ں پھر انقلاب ہو چکا ہے۔ ...نے بغاوت کر کے ...

کے ذریعہ جمہوری اور آئینی حکومت قائم کر لی مگر اب پھر انقلاب ہوا، اور فوج نے تمام انتظامات اور اختیارات خود سنبھال لئے فوجی افسروں نے سابقہ جمہوری حکومت کے ارباب اختیار کو غدار قرار دیا اور عرب ممالک میں سے کسی ملک کو نظر انداز کرنے کے خلاف رائے ظاہر کی۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موجودہ انقلابی حکومت مصر سے اتحاد کی حامی ہے۔

یہودی اور عرب

فلسطین کے یہودیوں نے چند دن پہلے شام کے ایک علاقے پر حملہ کر کے بمباری کی جس سے بہت سا نقصان ہوا مسلسل چند گھنٹے تک شامی فوج نے ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ آخر کار یہودی بہت سا سامان جنگ چھوڑ کر بھاگ نکلے۔ شام نے اس حرکت کے خلاف اقوام متحدہ میں کارروائی کی ہے۔ اب عرب لیگ کا اجلاس ہوا ہے۔ اس نے یہودی حملہ کی سخت مذمت کی اور اعلان کیا ہے کہ اگر عرب لیگ کے کسی ممبر ملک پر حملہ ہوا تو اس کو تمام عرب ممالک پر حملے کے مترادف سمجھا جائے گا۔

پاکستان کی سرحد پہ فوج

ہمارے نے ذمہ دار حضرات نے اعلان کیا ہے کہ افغانی فوجوں کا سرحدات پر اجتماع اور ... کی ... ہو گئے ہیں ... حسب عادت

ناظم اعلیٰ کے تبلیغی دورے ملتوی

ایک ضروری اطلاع

ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی چونکہ انتخابات میں حصہ لے رہے ہیں اس لئے ان کے دورے کے تمام پروگرام کو منسوخ سمجھا جائے۔ وہ اپنے وطن تشریف لے گئے ہیں۔

مشرقی پاکستان کی بعض سرحدوں پر بھارتی فوج کا اجتماع شرارت ہی شرارت اور خطرناک ہو سکتا ہے۔ مشرقی پاکستان کی طرف ہمارے صدر کا رخ زیادہ ہے۔ وہ ہر طرح مشرقی پاکستان کی پبلک کو سمجھا رہے ہیں کہ ملک کے دونوں بازوؤں کا مکمل اتحاد ہی نجات کا ضامن ہے۔ ہم حیران ہیں کہ ریلوے کی علیحدگی۔ گورنر اور وزارت کا مقامی ہونا اور عام اندرونی نظم و نسق میں ہر دو صوبوں کی آزادی کے بعد کیوں مشرقی پاکستان والوں کو سمجھانے کی ضرورت پڑتی ہے۔ آخر وہ چاہتے کیا ہیں صدر نے ان کو متنبہ کیا ہے کہ کلکتہ کی سازشوں اور اشاروں پر چلنا مہلک ہے اور خواص طبقہ کو آگے ہو کر عام آبادی کو پوری طرح سمجھانا چاہیے (خدا کرے مشرقی پاکستان کے مسلمان تمام حالات پر غور کر کے اسلامی وحدت کے برکات کو اچھی طرح سمجھنے کی سعی کریں گے۔ (ادیب)

روسیوں نے ...

کہ ہم گھر بیٹھے بٹھائے دنیا کے ہر حصہ پر حملہ کر سکتے ہیں۔ دنیا کے دوسرے مدبرین اس کے اس اعلان کی حقیقت پر غور کر رہے ہیں۔

بھارت اور امریکہ

امریکہ کے ایک ذمہ دار آدمی نے کہا ہے کہ پاکستان کی دوستی امریکہ سے مخلصانہ ہے اور ہندوستان منافقت کر رہا ہے (مگر آج کل منافقوں کو ہی لوگ پسند کرتے ہیں۔ ورنہ امریکہ کیوں بھارت کو راضی کرنے کی کوشش کرتا)

کشمیر کے صدر خورشید کا اعلان جنگ

کھلنا (مشرقی پاکستان) میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں ناکام ہوئیں تو کشمیری عوام اگلا قدم اٹھائیں گے اور میدان جنگ میں کود پڑیں گے۔

(ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ کشمیر کو آزاد کرے اور اس سلسلہ میں سارے مسلمانان پاکستان اہل کشمیر سے تعاون کے لئے تیار ہیں۔ مگر ...

مسلمان بیوی

قسط ۱۲

کوئی اچھی چیز یا نئی ترکاری گھر میں آئی تھوڑی بہت نوکرانی کو بھی دے دی۔ اس سے اس کے دل میں تمہاری ہمدردی ہوگی اور اللہ تعالٰے کی بھی خوشنودی تم کو حاصل ہوگی لیکن اتنا زیادہ سر پہ بھی نہ چڑھاؤ کہ وہ گستاخ اور لاپرواہ ہو جائے۔ کیونکہ یہ بات خادمہ کے لئے بھی مضر ہے کہ آئندہ وہ دوسری جگہ ملازمت نہ کر سکے گی جہاں جائے گی وہاں کام اچھی طرح انجام نہ دے سکے گی اس لئے اسے کوئی ملازم بھی نہ رکھے گا۔

انتظام خانہ داری

انتظام خانہ داری اگر عمدہ طریقہ سے ہے تو قلت معاش کے باوجود بھی گھر پر رونق معلوم ہوتا ہے اور گھر پر ناداری وغربت معلوم نہیں ہوتی اگر عمدہ انتظام نہ ہو تو دولت مندی کے باوجود بھی گھر میں نحوست اور ناداری برستی ہے۔ ہم نے اپنی آنکھ سے بعض دولت مند گھروں کو دیکھا ہے کہ انتظام خانہ داری کا مستورات میں سلیقہ نہ ہونے سے ان کے گھر کی حالت مفلسوں کے گھروں سے بھی بدتر ہوتی ہے۔ سب سے بڑی بات اس میں اخراجات کا اندازہ اور ان کے مواقع کا لحاظ رکھنا ہے۔ اخراجات میں اعتدال رکھنا چاہیئے ہمیشہ ضرورت کے موقع پر خرچ کرنا چاہیئے اعتدال سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ آمدنی سے زیادہ خرچ نہ ہو، نہ اس قدر کم کہ کنجوسی تک کی نوبت پہنچے۔

اللہ تعالٰے نے کلام پاک میں زیادہ خرچ کرنے والوں کی اور کنجوسی کرنے والوں کی دونوں کی مذمت فرمائی ہے نہ مال سے اتنی محبت ہو کہ ایک ایک پیسہ کو بھوک لگا کر رکھے اور اپنی ضرورت پر بھی خرچ نہ کرے۔ نہ اتنی فراخدلی کرے کہ پیسہ کی جگہ دو پیسے خرچ کر دے غرض جتنی ضرورت ہو اتنا خرچ کرے جتنی چادر ہو اتنے پیر پھیلائے اپنے سے بڑوں کی حرص نہ کرو۔ اگر روزانہ کا حساب لکھ لیا کرو تو بہت اچھا ہے کہ

چاہو دیکھ لو اور کبھی کبھی شوہر کو دکھا دو تاکہ ان کو مزید اطمینان رہے۔ اگر کسی کو قرض دو تو اس کو بھی تحریر کر لیا کرو، اور جب لو اس وقت بھی درج کر لو۔ تاکہ بھول نہ پڑے۔ دھوبی کو کپڑے دو تو علیحدہ علیحدہ ہر کپڑے کی تعداد نوٹ کر لو تاکہ لیتے وقت سب کپڑے سنبھالنے میں سہولت ہو۔ اگر کوئی کپڑا کم ہو تو فوراً معلوم ہو جائے کہ فلاں کپڑا نہیں آیا۔ اس کو بتا کر اس سے کپڑا منگالو۔ اس طرح اگر تمام گھر کی چیزوں کی ایک فہرست بنالو تو اس میں بہت فائدہ ہوتا ہے کہ کیا کیا چیز ہے اور کتنی کتنی ہے۔ اگر خدانخواستہ کوئی چیز گم ہو تو فوراً پتہ ہو جاتا ہے کہ فلاں چیز کم ہے۔ کہاں گئی یا فلاں جگہ ہے واپس نہیں آئی اس طرح گھر کی چیزیں گم کم ہوتی ہیں ہر چیز کو اس کے ٹھکانے پر رکھو۔ جو برتن یا چیزیں ہر وقت کی ضرورت کی ہوں وہی باہر رکھو باقی چیزوں کو اندر رکھو۔ وقت ضرورت نکالیں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد اسی جگہ رکھ دو۔ کوئی ادھر اُدھر پڑی نہ رہے۔ اس طرح اکثر چیزیں گم ہو جاتی ہیں۔ کپڑوں کو ٹرنک یا بکس وغیرہ میں رکھو ادھر اُدھر نہ پڑے رہیں۔ اونی ریشمی کپڑوں کی خبرگیری رکھو، ادھر اُدھر نہ پڑے رہیں۔ اونی ریشمی کپڑوں کی خبرگیری رکھو۔ خاص کر برسات سے پہلے اور برسات میں بھی جس روز بارش نہ ہو اور دھوپ خوب تکی ہوئی ہو۔ اس روز کپڑوں کو دھوپ لگا کر ٹرنک یا بکس میں بند کر دو۔ نیم کے پتے یا نفتھلین کی گولیاں ان میں رکھو تاکہ کیڑا نہ لگے۔ (باقی)

۲۰ راپریل کا پرچہ

دیکھئے اگر آپ کی چٹ پر X سرخ نشان ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ کا چندہ ختم ہے۔ اب پرچہ وی۔پی آنے سے پیشتر جلد ہی چھ روپے بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں ورنہ ۲۰ راپریل کا پرچہ سرخ نشان والے حضرات کو وی۔پی کر دیا جائے گا

مسلمان بچوں کی تربیت

(قسط ۸)

باپ کا درد و سوز

مگر پدری محبت نے حضرت نوح علیہ السلام کو چین نہیں لینے دیا۔ پیار بھرے انداز میں فرمایا اور پورے درد و گداز سے سمجھایا۔

"نوح نے فرمایا کہ آج اللہ کے قہر سے کوئی بچانے والا نہیں مگر وہ جس پر وہی رحم کرے"

(ہود۔۴)

بیٹے کا کفر و شرک اور یہ انجام باپ سے نہ دیکھا گیا۔ چنانچہ جب وہ پانی کی موج سے کھیل رہا تھا اور قریب تھا کہ وہ آخری سانس لے ایک مرتبہ پھر اللہ کی جناب میں دعا کی۔ چونکہ بیٹے کی طرف سے مایوس ہو چکے تھے اس لئے توفیق ایزدی کے طالب ہوئے

"نوح نے اپنے رب کو پکارا اور عرض کیا۔ اے رب! میرا یہ بیٹا میرے گھر والوں میں سے ہے اور آپ کا وعدہ بالکل سچا ہے اور آپ احکم الحاکمین ہیں۔"

(ہود۔۴)

دعا، و درخواست

یعنی گو یہ سرکش ایمان والا اور مستحق نجات نہیں ہے لیکن آپ احکم الحاکمین اور بڑی قدرت والے ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ان کو مومن بنا سکتے ہیں لہٰذا اس کو مومن بنا دیں تاکہ یہ بھی اس وعدۂ حقہ کا محل بن جائے۔

لیکن رب العالمین کا فیصلہ اٹل تھا اور پسر نوح کے لئے ازل ہی میں طے ہو چکا تھا کہ وہ کفر پر جان دے گا۔ اس لئے حضرت نوح علیہ السلام سے ارشاد ہوا

"اے نوح! یہ تیرے گھر والوں میں نہیں ہے! یہ تباہ کار ہے، سو مجھ سے اسی چیز کی درخواست مت کرو جس کی تم کو خبر نہیں!"

ہود

یعنی اے نوح! یہ شخص ہمارے علم ازلی میں تمہارے ان گھر والوں میں نہیں ہے جو ایمان لا کر نجات پائیں گے۔ یعنی ان کی قسمت میں ایمان نہیں ہے بلکہ یہ خاتمہ تک تباہ کار یعنی کافر رہنے والا ہے۔ سو

جس کی تم کو خبر نہیں...

اسوۂ نوح

نوح علیہ السلام کی آخری سانس تک ... لئے کوشاں رہے ... تعالٰے کے دربار ... یہ الگ بات ہے کہ ... ایمان نہ تھا اور باآ... جان دی۔ مگر اپنی طرف ... سمجھانے میں کمی کی ... سے دعا کرتے ہیں۔

اس قرآنی اور انبیا... مسلمان باپ کے لئے ... ہے کہ اولاد کے سلسلے ... ہوتے ہیں اس واقعہ ... اور اپنی جدوجہد اور ... کی مذہبی تعلیم میں کوتاہی ... ان کی آخرت کی طرف سے غافل نہ ہو۔

بڑے ناداں ہیں ... فرائض سے کوتاہی کرتے ہیں ... سب کچھ کرتے ہیں لیکن او... اور خدا پرستی سے آنکھیں ... خواہ وہ جنت میں جائے یا ...

اکبر علی بک سیل...

اکبر علی بک سیلر کی مروت ... مرحوم پارسا۔ زاہد۔ ا... ہیں اس غم میں ان کے ساتھ ... ہمدردی کا یقین دلاتا ہوں ... جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین ... این۔ اور پسماندگان کو صبر ... یاد رہے کہ اکبر علی بک سیلر ... کے تبلیغی مشن کا سرگرم رکن ... اور ہانگ مرحوم کی مغفرت ... سے درخواست ہے کہ مرحوم کیلئے ... — عبیداللہ جان منتظم ...

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت ... کا حوالہ ضرور دیں تاکہ ...

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۳ اپریل ۱۹۶۲ء

الجزائری سیاست

فرانس کو صحیح مشورہ

الجزائر اور فرانس کے درمیان معاہدہ ہو جانے کے بعد فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم نے غم و غصہ کا اظہار کرتے ہوتے اپنی سرگرمیاں تیز کر دی ہیں۔ یہ تنظیم فرانسیسی حکومت کی اس رائے اور فیصلے کے خلاف ہے کہ الجزائر کے حق خود ارادیت کو تسلیم کیا جاتے یا ان کو آزادی دی جاتے۔ یہ لوگ فرانس کے مرکزی مفاد اور بین الاقوامی سیاسی مفاہمت سے قطع نظر کر کے صرف گلچھرے اڑاتے اور الجزائر کا خون چوس کر عیش و عشرت سے پلنے کے ارمانوں کی پرورش کر رہے ہیں۔ زمانہ بدل چکا ہے۔ دنیا بدل چکی مگر ان خونخواروں کو الجزائری خون کا چسکہ لگ چکا ہے۔

فرانس کی ۵ لاکھ مسلح اور بہترین فوج الجزائر میں بند پڑی رہے اور وہاں کی گڑبڑ سے اس کو چین نصیب نہ ہو اور ساتھ ہی یہ خطرہ بھی ہو کہ کسی وقت بھی بیرونی غیر معمولی امداد سے الجزائر کے اندر جنگ ایک خطرناک شکل اختیار کر سکتی ہے۔ تو فرانس کس طرح اطمینان سے مشرقی جرمنی کی سرحد پر اپنا اور اپنی پارٹی (امریکن گروپ) کا وقار بچانے کے لئے تیار ہو سکتا ہے۔ اور یہاں روسی ریچھ سے پالا پڑا ہوا ہے جس نے اب تک ہزاروں درندوں کو پچھاڑ کھایا اور رامگرایا ہے۔ بہرحال فرانس نے بین الاقوامی حالات سے مجبور ہو کر الجزائری مجاہدین کی ہمت و شجاعت کے آگے ہتھیار ڈال دئے ہیں اور باغی جرنیل جو فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم کے ذریعہ الجزائری عربوں اور خود فرانس کی سرکاری فوجوں اور عمارتوں پر حملے کر رہے ہیں اب تک مصروف جنگ ہیں ان کے چیف کمانڈر سلاں کے پیرس پہنچا دیا ہے۔ سلاں نے اس کی جگہ دوسرا کمانڈر مقرر کر دیا ہے۔ ان جھڑپوں میں اب تک سیکڑوں عرب بھی شہید ہو چکے ہیں اور فرانسیسی فوج کے بھی سیکڑوں آدمی اور خود خفیہ فوجی تنظیم کے آدمی بھی مارے جا چکے ہیں۔ مگر الجزائری عرب اپنے ارادوں اور کاموں پر کنٹرول رکھنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ جو قوم مرنے سے نہیں ڈرتی، وہ اپنے جذبات پر قابو رکھنے کی صلاحیت بھی رکھا کرتی ہے۔ چنانچہ الجزائر کے پہلے سربراہ کے اعلان کے مطابق الجزائریوں نے جنگ بند کر دی ہے اور وہ دفاع کے سوا کوئی جارحانہ کارروائی فرانس کے خلاف نہیں کر رہے ہے۔ الجزائر کے سابق وزراء رہا کر دئے گئے ہیں وہ مراکش اور ٹیونس میں دورے اور میٹنگیں کر رہے ہیں۔

ایک بات سمجھ میں نہیں آتی کہ الجزائر کی آزاد حکومت کو اس جنگ بندی کے معاہدہ سے پہلے ہی بعض حکومتوں نے تسلیم کر لیا تھا جس میں پاکستان بھی شامل تھا۔ اب اس معاہدہ کے بعد روس نے جب الجزائری حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کیا، تو فرانس جز بز ہو گیا فرانس نے روس سے سفارتی تعلقات منقطع کر لئے، خدا جانے فرانس کو اس سے کیوں چڑ پیدا ہو گئی۔ آزاد حکومت کو تو سب ہی تسلیم کریں گے۔ اصل بات یہ ہے کہ فرانس اور اس کے ساتھی یہ چاہتے ہیں کہ الجزائر آزاد ہو کر بھی مراکش و ٹیونس کے امریکن گروپ کے حامی اور فرانس کے ساتھی رہیں۔ اگر یہ آزاد ہو کر اور مضبوط جتھہ بن کر فرانس وغیرہ کے لئے سوہانِ روح بن جائیں تو ان کو آزادی دینے کا اصل مطلب ہی فوت ہو جاتا ہے تسلیم کرنے میں پہل کرتے ہوئے آزاد افریقی ممالک اور خود الجزائر سے حسن تعلقات کے ذریعہ ان کی ہمدردی حاصل کرتا ہے، تو فرانس چڑتا ہے۔ حالانکہ اس کو چڑنے کی بجائے اتنی فیاضی، صداقت اور خلوص سے کام لینا چاہیئے کہ الجزائری عرب سالہا سال کے مظالم بھول کر فرانس کی نیت پر پورا پورا اعتماد کر لیں۔ اگر ایسا ہو جائے تو الجزائر مراکش اور ٹیونس کے دماغ میں خلل تو نہیں کہ وہ پڑوسی کو چھوڑ کر روس سے تعلقات جوڑے اور اپنے لئے مشکلات پیدا کئے رکھے۔

فرانس اگر یہ سمجھتا ہے کہ وہ الجزائر یا دوسرے افریقی ممالک کو پھر سے غلام بنائے رکھ سکے گا تو

این خیال است و محال است و جنوں

اب مسلمان جاگ چکے ہیں۔ انہوں نے ایک صدی کے بعد خواب غفلت سے انگڑائی لی ہے۔ اب ان کو غلام نہیں رکھا جا سکتا۔ اور الجزائریوں نے تو سات سال تک وہ قربانی پیش کی ہے کہ دنیا بھر کا بچہ بچہ تسلیم ان کے دشمن بھی اس کو مان رہے ہیں۔ اس لئے فرانس کے لئے بلکہ پورے امریکی گروپ کے لئے یہی بہتر ہے کہ وہ جرأت اور صداقت کے ساتھ عرب ممالک اور خاص کر الجزائر کی مکمل آزادی کو تسلیم کر کے ان کی تعمیری کاموں میں دل کھول کر بے لوث امداد کریں۔ ان کو اس بات پر مجبور نہ کریں کہ وہ روسی گروپ کی مخالفت کریں۔ اگر ایسا کیا جائے گا تو الجزائر وغیرہ لازماً غیر جانبدار رہیں گے۔ خدا کرے ہماری اس رائے سے فرانس وغیرہ واقف ہو سکیں۔

اب نخچیے ہیں واجب الاکرام

نقوش (لاہور) کے لاہور نمبر میں جناب حفیظ جالندھری کی ایک تازہ نظم کے چند شعر:۔

وہی لاہور ہے وہی در و بام — وہی ہنگامۂ خواص و عام

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

ہاں ادب کی ترقیِ معکوس — اور بھی ہو گئی ہے تیز خرام

جلوتِ حسن فن و شعر و سخن — اب نہ خلوت میں ہے نہ بر سرِ عام

موت وارد ہے جب سے قبر فروش — بن کے بیٹھے ہیں ناقدانِ کرام

علم سے پرے ہے جہل سے غالب — ہر اناڑی ہے اپنے فن کا امام

اب نہیں ربط لفظ و معنی میں — خبط سمجھا گیا وہ حسن کلام

اب لطافت ہے قہقہوں کی ہدف — اب کثافت کا ہے ثقافت نام

اب تھرکنے سے داد ملتی ہے — اب نخچیے ہیں واجب الاکرام

اب مدارس میں رقص کی تعلیم — بن رہی ہے روایتِ اسلام

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

شہرۂ آفاق "شاہ نامہ اسلام" کے مصنف اور "سر بہیر اصلاح" کے ناظم کا زورِ قلم ماشاء اللہ ابھی پورے شباب پر ہے اور لاہور کے ترقی پسند ماحول کے باوجود وہ اکبر و اقبال دونوں کی جانشینی کا حق ادا کر رہے ہیں۔ (بشکریہ صدق جدید)

بقیہ صفحہ اول

ان کو میدان جنگ میں کودنا نہیں ہے تو ایسی باتیں کہہ کر اپنی ہنسی کرکری نہ کریں۔ ہم اس سلسلہ میں آپ کا دعوی نہیں بلکہ عمل دیکھنا اور اس میں تعاون کرنا چاہتے ہیں)

بھارت کی جنگی تیاریاں

اس سال بھارت نے جنگی تیاریوں کے لئے ساڑھے تین ارب روپیہ کی رقم مخصوص کی ہے گویا پہلے بجٹ میں ۴۹ کروڑ روپے کا

سفر حج کے آداب و دیگر معلومات

ابو عبد المحسن لودھیانوی پرنسپل عثمانیہ کالج ۔ شیخوپورہ
(قسط ۲)

ضروریات سفر اور مفید معلومات

خط و کتابت کے ذریعہ پہلے ریزرویشن کارڈ حاصل کریں جائنٹ کی منظوری کے جانے سے پریشانی ہوتی ہے اور بعض دفعہ ناکام واپس آنا پڑتا ہے ۔

جب جہاز کی روانگی کی تاریخ معلوم ہو جائے تو احتیاطاً ایک ہفتہ پیشتر چل دو اپنے مکان سے کراچی یا چاٹگام تک ریل کے حالات اور اوقات بھی اچھی طرح معلوم کر لو تاکہ راستہ میں پریشانی نہ ہو ۔ ایسی گاڑی اختیار کرو جو سیدھی جاتی ہو ۔

سامان جس قدر ممکن ہو تھوڑا لو ۔ زیادہ سامان بہت پریشان کرتا ہے اگر گنجائش ہو تو ریل میں ڈیوڑھے درجہ کا ٹکٹ لو اور نہایت ہوشیاری سے سفر کرو ۔ روپیہ نہایت حفاظت سے رکھو ۔ ایک جگہ ساری رقم نہ رکھو متفرق رکھو ۔ سو سو کے نوٹ نہ لو اور کچھ چھوٹے نوٹ بقدر ضرورت لے لو ۔ چور اور جیب کتروں سے ہوشیار رہو ۔ اپنی چیز سفر میں کسی اجنبی کو مت کھلاؤ اور نہ کسی اجنبی کی چیز خود کھاؤ ۔

قرآن شریف ، وظیفہ کی کتاب ، دلائل الخیرات ، حزب الاعظم ، احکام حج کے رسائل ، چاقو استرہ قینچی ، سوئی دھاگہ ، صابون ۔ گھڑی ، قبلہ نما ۔ سادہ کاغذ ، گلاس ، لوٹا ۔ پیالہ ۔ رکابی ۔ قلم پنسل ۔ چھتری مصلے ۔ عینک ، چشمہ ، بیٹری ، تھرموس ۔ بوتل ، بستر بند ایک چھوٹا مضبوط بکس مع قفل ۔ دو تین جوڑے کپڑوں کے ۔ چپل یا جوتہ ۔ احرام کے لئے دو چادریں ۔ اونی تولیہ بڑا اگر لے لو تو وہ گرمی سردی میں بچاؤ ہوگا ۔

راستہ میں کھانے پینے کی سب چیزیں ملتی ہیں اس لئے بقدر ضرورت ناشتہ ساتھ لو ۔

اگر مستورات ساتھ ہوں تو مناسب ہے کہ ان کو زنانہ درجہ میں سوار کراؤ تاکہ پاس والے مردانہ ڈبہ میں بیٹھو تاکہ ان کی خبر گیری سہولت سے کرتے رہو ۔

عورتوں کے لئے خاکی یا نیلے رنگ کا برقعہ ہونا چاہئے سفید رنگ کا جلد میلا اور خراب ہو جاتا ہے ۔ زیور اول تو سفر میں رکھنا نہ چاہیئے اگر کچھ رکھنا ضروری ہو تو اس کو احتیاط سے صندوق میں رکھو سفر کی ضروریات عورتوں کو بھی سمجھا دو جس جگہ اترنا ہے اس کا نام ، پتہ وغیرہ بتلا دو تاکہ وہ بھی پہلے سے تیار ہو جائیں ۔

حاجیوں کے لئے چیچک کا ٹیکہ اور ہیضہ کا انجکشن ضروری ہے اس کے بغیر جہاز کا ٹکٹ نہیں ملتا اپنے شہر کے کسی سرکاری شفاخانہ سے کراؤ ۔ ڈاکٹر سے سرٹیفکیٹ لے کر احتیاط سے رکھو ۔

دوسرے ملک میں جانے کے لئے پاسپورٹ اپنی حکومت سے لینا ضروری ہے ۔ اگر پاسپورٹ اپنے سامان کی شناخت میں سہولت ہوگی ۔

جہاز کا راستہ تقریباً آٹھ روز کا ہوتا ہے ۔ لیموں کا اچار ۔ اسبغول ۔ چار تخم چٹنی ۔ نمک سلیمانی وغیرہ رکھنا چاہئے سوار ہوتے وقت کچھ سنگترے ملنے رکھ لو ۔ چائے کا استعمال زیادہ رکھنا چاہیئے ۔ جہاز میں خالی معدہ رہنا مضر ہے ۔ جہاز میں پکا پکایا کھانا ملتا ہے ۔ کوئی ایسی چیز ساتھ رکھو جو بوقت ضرورت غذا کا کام دے ۔ مثلاً خستہ بسکٹ چنے یا مونگ کی تلی ہوئی دال ، یا سوجی کے لڈو ۔ پانی کے لئے کوئی برتن بھی ہونا چاہئے ۔ جس وقت جہاز چل دے اور لنگر اٹھ جائے تو یہ دعا پڑھو ۔

بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖىهَا وَمُرْسٰىهَا
اِنَّ رَبِّيْ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔

جہاز میں حجاج کے لئے مستقل ڈاکٹر رہتا ہے ۔ ضرورت کے وقت اس کی طرف رجوع کیا جائے ۔

اگر خدانخواستہ کوئی حاجی مر جائے تو اس کی جہاز والوں کو اطلاع کر دو [illegible]

کو سمندر میں چھوڑ دو ۔

سفر میں نماز کا اہتمام

سفر میں نماز کا بہت اہتمام کرنا چاہئے عام طور پر حاجی لوگ کم ہمتی اور سستی سے نماز قضا کر دیتے ہیں ایک فرض یعنی حج کی ادائیگی کا ارادہ کرتے ہیں اور روزانہ کے پانچ فرض ترک کر دیتے ہیں ۔ اکثر لوگ تو نماز بالکل ہی ترک کر دیتے ہیں اور بعض مسائل سے ناواقف ہونے کی وجہ سے اور بعض موٹر ڈرائیور کے ڈر سے موٹر کو روک نہیں سکتے ۔ ایسے لوگوں کو ہمت سے کام لینے کی ضرورت ہے

نماز قصر

شریعت میں جو مسلمان اڑتالیس میل کے سفر کا ارادہ کر کے چلے تو مسافر کہلاتا ہے ۔ اس پر ظہر ، عصر اور عشاء کی نماز بجائے چار فرض کے دو فرض ہیں اور فجر ، مغرب اور وتر میں کوئی کمی نہیں ہوتی ۔

بعض حاجی اپنی ناواقفیت کی وجہ سے امام کے پیچھے چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیتے ہیں یاد رکھئے جو امام چار رکعات پڑھ رہا ہو تو اس کے پیچھے چار ہی پڑھیں گے اکیلے ظہر ، عصر اور عشاء کا پورا پڑھنا گناہ ہے ۔ ہاں اگر بھول کر پوری پڑھ لی اور دوسری رکعت میں قعدہ کر لیا ہے تو دو رکعت فرض اور دو نفل ہو گئیں ۔ لیکن سجدہ سہو کرنا پڑے گا ۔

اپنے شہر سے باہر نکل کر جب تک راستہ میں کسی مقام پر پندرہ روز یا اس سے زیادہ قیام کی نیت نہ ہو تو قصر کرنا چاہیئے اور اگر کسی جگہ پندرہ روز یا زیادہ قیام کی نیت کر لی تو مقیم ہو گیا نماز پوری پڑھنی ہوگی ۔

سفر میں سنتوں کا حکم یہ ہے کہ اگر جلدی ہو تو فجر کی سنتوں کے علاوہ اور سنتوں کو چھوڑنے کا مضائقہ نہیں ایسی حالت میں ان کی تاکید نہیں رہتی اور اگر جلدی نہیں ہے تو سنتوں کو ترک نہ کرے سنتوں میں کوئی کمی نہیں ہوتی ۔

اگر حج سے پہلے مدینہ منورہ جانے کا ارادہ ہو تو اختیار ہے کہ مکہ ہو کر جاؤ یا جدہ سے سیدھے مدینہ چلے جاؤ لیکن اگر مکہ ہو کر پھر مدینہ منورہ جانے کا ارادہ ہو تو عمرہ کر کے مدینہ جا سکتے ہو اگر جدہ سے سیدھا مدینہ طیبہ جانے کا ارادہ ہو تو طیبہ

سے باہر مدینہ کو جانا ہوگا
بغیر احرام گزرنے کی جنایت
مکہ مکرمہ کے چاروں
مقررہ پوشانات بنے ہوئے
حدود کے اندر شکار
اس کو بھگانا درخت وگھاس
ہے اس لئے اس کو حرم کہ

مکہ مکرمہ میں داخلہ

بہتر ہے کہ داخل ہونے سے
کر لیا جائے یہ غسل صرف
نہ ہو سکے تو کوئی حرج نہیں
سے پہلے آپ اپنے سامان
کر کے بیت اللہ شریف کی
کریں ۔ معلم آپ کو سب کچھ
عدیہ کے طور پر طواف کر کے
طواف اور سعی سے فارغ ہو کر
اور پھر قیام کے لئے مکان کی
بیت اللہ شریف کے قریب
ہر وقت بیت اللہ سامنے رہے
طواف میں سہولت رہے ۔
اندر بھی مکانات ہیں مگر ان کا کرایہ
ہوتا ہے ۔

شرائط صحت ادا

(۱) مسلمان (۲) احرام
(۳) حج کا زمانہ ہونا (۴) ہر چیز
جگہ میں کرنا مثلاً وقوف کا عرفہ میں
طواف کا مسجد حرام میں ہونا رمی
میں ہونا (۵) تمیز اور عقل کا ہونا
احرام کے بعد وقوف عرفہ سے
جماع کا نہ ہونا (۷) افعال حج
جس سال احرام باندھے اسی سال

فرائض حج

حج کے اصلی فرائض ہیں (۱) احرام
کی دل سے نیت کرنا اور تلبیہ
آخر تک کہنا (۲) وقوف عرفات
ذی الحجہ کو زوال آفتاب کے وقت
ذی الحجہ کو صبح صادق تک عرفات میں
وقت ٹھہرنا خواہ ایک لحظہ ہی کیوں
(۳) طواف زیارت جو دسویں ذی
صبح سے لے کر بارھویں ذی الحجہ تک
بال منڈوانے یا کتروانے کے بعد کیا
ان تینوں فرضوں میں سے کوئی چیز
جائے گی تو حج صحیح نہیں ہوگا اور اس کا
دم یعنی قربانی وغیرہ سے بھی نہیں
حج کے دو رکن ہیں

جماعتی خبریں

نظام العلماء کی موجودہ قیادت پر اظہار اعتماد

پشاور ۔ امیر نظام العلماء مولانا عزیز الرحمن صاحب آف ڈھکی نے اپنے ایک بیان میں کہا کہ جو میں نظام العلماء مغربی پاکستان کا انتخاب جو کہ تین سال کے بعد معرض وجود میں آیا ہے ۔ میں بحیثیت امیر ضلع نظام العلماء پشاور کے اس کا خیر مقدم کرتا ہوں اور اس پر مکمل اعتماد کا اظہار کرتا ہوں ۔

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب کی وفات کے بعد مغربی پاکستان کے نظام العلماء کی امارت کا مسئلہ نہایت پیچیدہ نظر آرہا تھا اس لئے کہ ایسے منصب کے لئے ایک ایسی شخصیت کی ضرورت تھی جو کہ شریعت و طریقت و علم و عمل ۔ زہد و تقویٰ کے علاوہ خوف و جلوت میں اعلاء کلمۃ اللہ کا علمبردار ہو ۔ الحمد للہ کہ ہمیں واقعی طور پر ان صفات کے حامل مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی جیسا موزوں انسان نظام العلماء کے ہاتھ آیا ۔ جس کی قیادت اور مولانا غلام غوث صاحب جیسے بے لوث مجاہد اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب مرحوم کے خلف الرشید مولانا عبید اللہ انور صاحب کے باہمی اتحاد و اشتراک عمل اسلام اور ملک و ملت کے لئے یقینی طور پر نیک فال ثابت ہوگا ۔

مولانا عزیز الرحمن کا تبلیغی دورہ

مولانا عبد الحنان صاحب ناظم اطلاع دیتے ہیں کہ مولانا عزیز الرحمن صاحب امیر نظام العلماء ضلع پشاور و چیئرمین یونین کونسل ڈھکی بابت .... کے تبلیغی دورے پر روانہ ہو گئے ہیں ۔ یہ دورہ آٹھ یوم تک رہے گا ۔ مجموعی سوات بونیر دونوں میں تبلیغی سرگرمیوں کے علاوہ رشتہ داروں کی تقریبات عروسی میں شرکت بھی شامل ہے ۔

مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کے تبلیغی دورے

۱۴ ۔ ۱۵ ۔ مارچ کو ملتان میں مدرسہ انوار اسلام کا جلسہ منعقد ہوا جس میں ملک کے مقتدر علمائے کرام نے شرکت فرمائی ۔ مبلغین ختم نبوت میں سے مولانا محمد علی صاحب اور ....

غلام مصطفےٰ صاحب اور مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب اختر ۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نے مختلف اوقات میں حجیت حدیث ۔ دینی مدارس کے وجود ۔ تردید عیسائیت ۔ دینی تعلیم کی اہمیت وغیرہ موضوع پر تقریریں کیں ۔ ۱۴ ۔ ۱۵ مارچ کو مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب قصبہ مڈل ۔ تشریف لے گئے ۔ بعد ازاں ۱۵ کو حضرت مولانا محمد علی جالندھری نے تقریر فرمائی ۔ ۱۶ کو حضرت مولانا محمد علی صاحب لائل پور تشریف لے گئے آپ کے ساتھ حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری تھے پہلے دن حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے تقریر فرمائی ۔ دوسرے دن حضرت مولانا محمد شریف نے تقریر فرمائی اس کے بعد حضرت مولانا محمد علی صاحب نے جمعہ کمالیہ میں پڑھایا ۔ بروز ہفتہ بعد ظہر پہلے حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مدرسہ قاسم العلوم کے جلسہ میں تقریر فرمائی ۲۰ ۔ ۲۱ مارچ کو حضرت مولانا محمد علی ۔ مولانا عبد الرحمن میانوی ۔ مولانا محمد شریف بہاولپوری مولانا غلام مصطفےٰ بہاولپوری ۔ مولانا قاضی عبد اللطیف اختر ۔ مولانا لال حسین اختر نے مناقب صحابہ ۔ عقیدہ ختم نبوت ۔ توحید و رسالت پر تقریریں فرمائیں ۔ غرضیکہ اسی ہفتہ میں مخدوم پور پہوڑاں ۔ چیچیانہ ۔ کمالیہ ۔ بہاولنگر فقیر والی ۔ مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۔ قصبہ مڈل وغیرہ میں مختلف مبلغین نے ان مقامات پر تبلیغی فریضہ سر انجام دیا ۔

اعلانات

تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے جو لوگ مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت کی منظوری لیتے ہیں ۔ جب وہ اشتہار چھاپ لیں تو اشتہار جلسہ دو کاپی دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون لوہاری دروازہ ملتان کے دفتر میں ارسال فرمایا کریں ۔

(۲)

تمام دوستوں کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حضرت مولانا محمد لقمان صاحب علی پوری مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت لائل پور جیل سے ضمانت پر رہا کر دئے گئے ہیں ۔ اب اس وقت مولانا موصوف پر دو مقدمے .... لائل پور میں ہے ۔ موصوف دونوں مقدموں کی تاریخیں بھگت رہے ہیں ۔ احباب سے درخواست ہے کہ مولانا کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں ۔ (عبد الرحیم اشعر)

مہتمم دار العلوم رحمانیہ تھکال پایاں کا انتباہ

آج یہاں مولانا محمد افضل صاحب مہتمم اعلیٰ دار العلوم رحمانیہ تھکال پایاں پشاور نے تمام مسلمانوں کو متنبہ اور خبردار کیا ہے کہ وہ دار العلوم رحمانیہ تھکال پایاں کی سابق سفیر مسمی سید بادشاہ ولد تنکر دین لنگرڈا کو آئندہ کے لئے کسی بھی دار العلوم کا چندہ نہ دیویں کیونکہ لنگرڈا مذکور نے چند سال دار العلوم رحمانیہ کے نام سے چندہ فراہم کر کے خود ہضم کیا ہے اس لئے دار العلوم مذکور کے جملہ اراکین نے بالاتفاق سید بادشاہ لنگرڈا کو سفارت سے معزول کر کے تمام مسلمانوں کو لنگرڈا مذکور کی غداری سے خبردار کیا ہے ۔

(از طرف ناظم نشریات دار العلوم رحمانیہ تھکال پایاں)

آہ ! مولانا محمد یوسف

پیر محل ۔ مولانا محمد یوسف صاحب سابق مدرس مدرسہ دار العلوم ربانیہ وفات پا گئے ہیں ۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ۔

اہل اللہ اس دنیا سے جا رہے ہیں ۔ مولانا احمد علی صاحب مرحوم و دیگر علماء کرام کی جدائی کے داغ ابھی سینے پہ تھے کہ ایک اور اللہ کو پیارا ہوا ۔

مولانا مرحوم کے لئے جامعہ عثمانیہ کے اساتذہ اور طلبہ نے قرآن ختم کیا اور آپ مغفرت اور مولانا شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی مغفرت کے لئے خلوص دل سے دعا کی ۔

(عابد قادری راشدی ناظم شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ ۔ پیر محل ۔

تبدیلی نام

میں نے اپنا پورا نام صاحبزادہ ولد مولوی دوست محمد تبدیل کر کے محمد عبید اللہ رکھ لیا ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ مجھے اسی نام سے پکارا کریں ۔

محمد عبید اللہ ہزاروی متعلم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام ۔ مسجد گنبد والی جہلم ۔

خط و کتابت میں اپنا پتہ مکمل اور صاف لکھا کریں

بقیہ حج کے معلومات

اور ان دونوں میں زیادہ اہم اور قوی وقوف عرفہ ہے ۔

واجبات حج حج کے واجبات چھ ہیں (۱) مزدلفہ میں وقوف کے بعد ٹھہرنا (۲) صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) رمی جمار یعنی کنکریاں مارنا (۴) قارن اور متمتع کو قربانی کرنا (۵) حلق یعنی سر کے بال منڈوانا یا کترانا (۶) میقات سے باہر رہنے والے کو طواف وداع کرنا ۔

واجبات کا حکم یہ ہے کہ اگر ان میں سے کوئی واجب چھوٹ جائے گا تو حج ہو جائے گا ۔ لیکن اس کی جزا لازم ہوگی خواہ قربانی یا صدقہ ۔

سنن حج مفرد آفاقی اور قارن کو طواف قدوم کرنا (۲) طواف قدوم میں رمل کرنا اگر اس میں نہ کیا ہو تو پھر طواف زیارت یا طواف وداع میں رمل کرنا (۳) امام کا تین مقام پہ خطبہ پڑھنا ۔ ساتویں ذی الحجہ کو مکہ میں اور نوی ذی الحجہ کو عرفات میں اور گیارھویں کو منا میں ۔ رہنا (۵) طلوع آفتاب کے بعد نویں ذی الحجہ کو منیٰ سے عرفات کو جانا (۶) عرفات سے امام کے چلنے کے بعد چلنا (۷) عرفات سے واپس ہوتے ہوئے مزدلفہ میں رات کو ٹھہرنا (۸) عرفہ میں غسل کرنا (۹) ایام منیٰ میں رات کو منیٰ میں رہنا ۔ (۱۰) منیٰ سے واپسی میں محصب میں ٹھہرنا اگرچہ ایک لحظہ ہی ہو ۔

سنت کا حکم یہ ہے کہ ان کو قصداً ترک کرنا برا ہے اور کرنے سے ثواب ملتا ہے اور ان کے ترک کرنے سے جزا لازم نہیں آتی ۔ (ماخوذ از معلم الحجاج مصنفہ قاری سعید احمد مفتی مظاہر العلوم ۔ سہارنپور)

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تاثرات

حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب

پروفیسر ایبٹ آباد خلیفہ حضرت مرحوم

محترم اعلی و دامت برکاتہ -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ - احقر ۲۰ رمضان کو یادگار سلف حضرت مولانا نصیر الدین غور غشتی کی خدمت میں حاضر ہوا آپ کے منہ سے یہ الفاظ سن کر دل بیٹھ گیا ۔

مولانا احمد علی صاحب بھی فوت ہو گئے

چونکہ میں آجکل گھر ہوں نہ اخبار نہ ریڈیو کی اطلاع ۔ اس لئے یہ جملہ ایٹم سے بھی خطرناک اثرات سے دل پر اثر انداز ہوا - حضرت شیخ الحدیث نے تعزیت کے چند جملے فرمائے اور حضرت کے رفع درجات کی دعا فرمائی میں فوراً وہاں سے گھر آیا ظہر کی نماز کے بعد مدرسہ محمدیہ کے درجہ حفظ کے طلبہ اور حضرت کے متوسلین نے ایصال ثواب کے لئے ختم کیا ۔ رات کو جامع مسجد میں عظیم الشان تعزیتی جلسہ ہوا - انا للہ وانا الیہ راجعون

غوث الاسلام والمسلمین ! میں کیا لکھوں - محبوب آقا مدنی قدس سرہ العزیز کی رحلت کے بعد جن دیوانوں کو حضرت سے نسبت جنون تھی ان کی اشک شوئی شیرانوالہ کے اسد اللہ کو دیکھ کر ہو جاتی تھی ۔ اس سیہ کار کو تو حضرت لاہوری نے اس قدر نوازا کہ میرا بال بال ان کے رفع درجات کے لئے ہمیشہ رطب اللسان رہے گا ۔

بعد میں لاہور سے اطلاع آئی کہ صاحبزادہ محترم مدظلہ العالی نے رات کو ایبٹ آباد ٹیلیفون کر دیا تھا مگر میں یہاں تھا آخری زیارت سے محروم رہا ۔

حضرت کے فیض سے پاک و ہند بلکہ عرب تک کے خوش نصیب بہرہ ور ہوئے مگر سب سے زیادہ خوش قسمت ایبٹ آباد والوں کو سمجھتا ہوں ۔ جن کے بارے میں حضرت نے فرمایا مجھے ان سے محبت ہے اور اس کا عملی شرف ان کو گزشتہ سال سخت گرمی میں قدم رنجہ فرما کر بخشا ۔ رحمۃ اللہ و قدس سرہ العزیز

عقیدت مند ایصال ثواب کے لئے اپنی دلی پسند اور جواب دہ کے مطابق عملی کا ترجمہ و محشی قرآن کریم انگریزی میں شائع کر دیا جائے اور اس کو یورپ اور امریکہ میں تقسیم کیا جائے ۔ یہ سب سے زیادہ مفید اور دیرپا طریقہ ایصال ثواب کا ہے ۔ اس پر خرچ کے لئے یہ سیہ کار ایبٹ آباد والے دوستوں کی طرف سے فی الحال صرف ایک ہزار روپیہ پیش کر سکتا ہے ۔ میں نے یہ تجویز حضرت مخدوم زادہ مدظلہم العالی کی خدمت میں بھیج دی ہے ۔ اگر جناب کو بھی تبادلہ آراء کا موقع ملے تو ارشاد فرمائیں ۔

قلب حزیں ۔ قاضی محمد زاہد الحسینی ۔ حال شمس آباد ۔ ۲۶ رمضان ۱۳۸۱ھ

تبلیغ کانفرنس نظام العلماء مخدوم پور پھوڑاں کی قرارداد

نظام العلماء علاقہ خانیوال و کبیر والہ ضلع ملتان کا یہ عظیم الشان اجلاس منعقدہ مخدوم پور پھوڑاں (زیر اہتمام مدرسہ مدنیہ) قطب دوران ۔ مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۔ امیر نظام العلماء مغربی پاکستان کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا اور اس کو ملک و ملت کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے ۔

یہ اجلاس حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے درجات اور آپ کے متعلقین و متوسلین کے صبر و اجر کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہوئے علماء کرام سے درخواست کرتا ہے ۔ کہ وہ نظام العلماء سے منسلک ہو کر اسلام کی تبلیغی و دفاعی خدمات انجام دیتے ہوئے حضرت مولانا رحمۃ اللہ کے مقاصد کو زندہ رکھیں ۔

آہ سرتاج الاولیاء

ابھی ہمارے امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی داغ مفارقت کا صدمہ باقی تھا اور ہم اسی رنج و غم میں شب و روز گزار رہے تھے کہ اچانک ایک اور عظیم ترین صدمہ مجاہد ملت پیر طریقت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تعالیٰ علیہ کی وفات کا پیش آیا ۔

انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ اس صدمہ سے ملک و ملت دونوں کا یکساں طور پر

حضرت مولانا اپنے وقت کے واقعی سرتاج اولیاء تھے ۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تبارک تعالیٰ حضرت کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرمائے ۔ اور اعلیٰ روحانی اور جسمانی لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے ۔ آمین ثم آمین

(امیر نظام العلماء ضلع بنوں)

دار العلوم حمایت الاسلام غلجی میں ختم قرآن

شیخ التفسیر جناب مولانا احمد علی صاحب کی موت کی خبر سن کر دار العلوم حمایت الاسلام میں بڑا رنج و غم پیدا ہوا - اس دردناک خبر کو سنتے ہوئے جناب میاں صاحب محمد جان شیخ الحدیث و مہتمم مدرسہ نے اظہار غم کرتے ہوئے نہایت غمگین ہوئے - چنانچہ بحکم میاں صاحب ۱۲ رمضان المبارک بروز جمعہ صبح ۹ بجے شیخ التفسیر مولانا مرحوم و مغفور کو ایصال ثواب کے لئے مدرسین اراکین و متعلقین مدرسہ نے جمع ہو کر قرآن خوانی کی ۔ ختم قرآن کے بعد جناب میاں صاحب محمد جان مہتمم مدرسہ نے مولانا مرحوم و مغفور کی چند روزہ زندگی من اولہ الی آخرہ بیان فرمایا اور اس حدیث کو (موت العالم موت العالم) بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ یقیناً تم سب خاص کر لاہور شہر کے بسنے والے بالکل یتیم ہو گئے ۔ آخر میں میاں صاحب اور تمام حاضرین نے شیخ التفسیر مولانا مرحوم و مغفور کے لئے یہ دعا کی کہ اللہ تعالیٰ مولانا کی مغفرت نصیب فرما کر جنت الفردوس عطا فرما دیں اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں آمین ثم آمین ۔

حضرت مولانا فقیر محمد صاحب خطیب کسنگ تونسہ

(مسندہ) ۔ مولانا کی وفات حسرت آیات کو سن کر بڑا باعث غم و الم ہوا واقع موت العالم موت العالم ہے ایسے الفاظ نہیں ملتے جس کے ساتھ مولانا مرحوم کے غم کا بیان کیا جائے جن الفاظ پر نظر ڈالتا ہوں اس غم کے بیان سے قاصر نظر آتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو غریق رحمت فرمائے اور آپ کو توفیق صبر عنایت کرے گا ۔ آمین ۔

گرگینہ بلوچستان

حضرت جامع شریعت و طریقت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات

گرگینہ میں تعطیل ہوئی اور حضرت ... کی حیات طیبہ پر مولانا محمد یعقوب ... مدرسہ نے ایک بصیرت افروز تقریر ... اجتماع میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ ... پر ختم قرآن کریم کر کے ایصال ثواب ... اور آخیر میں حضرت کے لئے دعائے مغفرت ... درجات کر دی گئی ۔ اللہم انزل ... عندک ۔ آمین ۔ امرسلہ عبداللہ شاہ ...

مدرسہ دار ال...

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ...

مورخہ ۱۶ مارچ کو مدرسہ عربیہ ... ٹانک شہر ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کا ایک وفد ، علی خان ، کبیر شاہ ... معہ مہتمم صاحب مولوی فتح خان جناب ... مولانا رئیس المفسرین استاد الکل ... احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ... لئے لاہور حاضر ہوتے حضرت مولانا ... انور صاحب سے مل کر ان سے اظہار ... کیا اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے ... مغفرت کرتے ہوتے اللہ تعالیٰ سے ... کہ مولانا کے عقیدت مندوں کو ان ... پر چلنے کی توفیق عنایت اللہ فرمائے ...

جامع مسجد کلاچی

میں ایک ... اجتماع ... خطاب کرتے ہوئے قاضی عبدالکریم ... خطیب مسجد نے مولانا رحمۃ اللہ علیہ ... ارتحال پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے ... تعزیتی قرارداد پاس کی ۔ اور دعا کی ... اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے نوازے ... اور حضرت کے صاحبزادگان اور تلامذہ ... کی تمام شاخوں سے دلی ہمدردی کا اظہار ... دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو صبر ... فرما دیں اور امت حقہ کی صحیح رہنمائی کے ... غیب سے سامان بہم پہنچائیں ۔

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے

منی آرڈر بھیجتے وقت سابقہ خریداری ...

مسلمان اور کافر معمے

کراچی کے اخبار انجام ۱۷ مارچ میں ایک اشتہار یوں شائع ہوا ہے۔

"ایک لاکھ روپے کے انعامات"

"مسلمان معمے"

کے دستی حل ۱۹ مارچ اور ڈاک کے حل ۲۰ مارچ تک وصول کئے جائیں گے۔ حل سادے کاغذ پر بھیجیں یا خا کے دفتر سے طلب کریں۔

مسلمان معمے کراچی ۳۵

صدر ہتہ صدر ڈاکخانہ (بر راستہ سینٹ پیٹرک گرلز)

اب معمے بھی مسلمان ہونے لگے معموں میں اکثر جوے (قمار) کی صورت ہوتی ہے جو احرام ہے۔ مگر اس اشتہار سے بادی النظر میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب جوا مسلمان ہوگیا ہے۔ ممکن ہے کل کلاں کلب بھی مسلمان ہو جائے اور پرسوں شراب خانہ بھی۔ مسلمانوں کو جب سے کتاب و سنت سے فرنگی نے ہٹا کر پیٹ کے دھندے میں حرام و حلال کی تمیز کئے بغیر لگایا ہے اس دن سے یہ نئی اتی داد لیلیموں کا مصداق ہے۔ قوم جب گرنے پر آتی ہے تو ایسی گرتی ہے کہ جسم کا کوئی عضو سالم نہیں رہتا۔ چکنا چور ہو کر رہ جاتی ہے اللہ تعالٰی ہدایت فرمائے آمین۔

شاہی جامع مسجد کھروڑ پکا

میں تبلیغی کانفرنس

شاہی جامع مسجد کھروڑ پکا میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر۔ الحاج حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی ایک عظیم الشان تبلیغی کانفرنس ۶، ۷، ۸ ذیقعدہ مطابق ۱۲، ۱۳، ۱۴ اپریل کو منعقد ہو رہی ہے۔ جس میں بفضلہ تعالٰی ایسے اکابرین امت کو مدعو کیا گیا ہے جس کی نظیر پہلے نہیں مل سکتی۔ علاقہ بھر کے مسلمان اس موقع کو غنیمت سمجھیں۔

الداعی الی الخیر۔ مولانا محمد سعید بانی و مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن خطیب شاہی جامع مسجد کھروڑ پکا۔ ضلع ملتان

ناظرین

خط و کتابت میں اپنا پتہ صاف اور مکمل لکھیں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔

اعلان جلسہ مدرسہ قاسم العلوم

ڈیرہ غازی خاں

مدرسہ قاسم العلوم کا سالانہ جلسہ مورخہ ۴۔ ۵۔ ۶ مئی ۶۳ء کو ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا شمس الحق صاحب حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی حضرت مولانا خیر محمد صاحب۔ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب حضرت مولانا محمد علی صاحب۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب حضرت مولانا عبدالستار صاحب حضرت مولانا قائم الدین صاحب وغیرہم تشریف فرما رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں سے اپیل ہے کہ جلسہ میں قدمے درمے شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

والدہ ماجدہ کی وفات

مورخہ ۲۶ مارچ کو ۹ بجے رات والدہ ماجدہ غلام حبیب و محمد گل اس دار فنا سے دار بقاء کی طرف رحلت فرمائی۔ اس کی عمر تقریباً ۷۰ سال تھی۔ قارئین کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالٰی مرحومہ کو اعلٰی علیین میں مقام خاص عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (قریشی محمد رفیق [illegible])

تتر خیل۔ ضلع بنوں

مضمون نگار حضرات سے گزارش ہے کہ اپنے

مضامین یا مراسلات میں حتی الامکان اختصار سے کام لیں تاکہ وہ اخبار میں جلد جگہ حاصل کر سکیں۔

کیا اسلام کا دوسرا نام اشتراکیت ہے

کیا مسٹر پرویز کو اسلامی کارل مارکس بننے اور کہلانے کا جنون ہے؟ کیا جدید اسلام کے ارکان قومی ملکیت اور نظام ربوبیت ہیں کیا اسلام میں بھی عیسائیت کی طرح خدا رسول اور مرکز ملت کی تثلیث ہے؟

ان سوالات کے جوابات کے لئے خود پڑھیے دوستوں کو پڑھائیے۔

مسٹر پرویز کا اصلی روپ

از سید صدیق الحسن گیلانی

صفحات ۳۲ فی پمفلٹ ۲۵ پیسے۔ تبلیغی مقاصد کے لئے دس روپے سینکڑہ بشیر بٹالوی معرفت آزاد بکڈپو سرگودھا (مغربی پاکستان)

مولانا محمد علی جالندھری مولانا عنایت اللہ مولانا غلام اللہ خاں

کی مسئلہ حیات النبی کے فیصلہ کیلئے سکھر اور کراچی کو روانگی

دوست بار بار دریافت فرماتے ہیں کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اب تک ثالثی کا کیا ہوا۔ سب دوستوں کی آگاہی کے لئے اطلاع دی جاتی ہے کہ میں سوا سال سے کوشش میں ہوں کہ مسئلہ حیات میں جلد گفتگو ہو جاتے اور ثالث صاحبان اپنے ثالثی فیصلہ کا اعلان کر دیں۔ اس سلسلہ میں خط و کتابت، تار، ٹیلیفون، ملاقات کے ذریعہ بہت دوڑ دھوپ کی کہ جلد فیصلہ ہو جائے۔ مگر اب تک کامیابی نہ ہوئی۔ آخر ۳۱ مارچ کو میں نے خود ہی ۱۷۔ ۱۸۔ اپریل مقرر کر کے مولانا غلام اللہ خاں صاحب مولانا عنایت اللہ صاحب کو اطلاع کر دی ہے کہ ۱۷ سکھر، ۱۸ کراچی پہونچیں تاکہ فیصلہ ہو کہ اب تک دیر ہونے کا ذمہ دار کون ہے۔ نیز آئندہ گفتگو کی تاریخ مقام و دیگر امور ضروریہ کا فیصلہ ثالث صاحب کی موجودگی میں ہو جائے۔ اس سلسلہ میں یکصد روپیہ بنام مولانا غلام اللہ خاں صاحب۔ نوے روپے بنام مولانا عنایت اللہ صاحب بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیا ہے اور تحریر کر دیا ہے کہ یہ رقم آپ کا انٹر کلاس کا کرایہ آمد و رفت کراچی مع ضروری مصارف ارسال ہے اب امید ہے کہ دونو صاحب ضرور کراچی اور سکھر پہونچیں گے۔ تمام دیوبندی مسلک سے تعلق رکھنے والے حضرات دعا کریں کہ انہیں اللہ تعالٰی اس بات کی توفیق دیدے جس پر وہ راضی ہیں۔

(مولانا) محمد علی جالندھری دفتر ختم نبوت ملتان

۳ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ

شاہ صاحب گھبرا گئے

ماہنامہ تعلیم القرآن راولپنڈی کا تصرف

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب تحریر فرماتے ہیں:

میری کھلی چٹھی کے جواب میں مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب نے ترجمان اسلام لاہور کی وساطت سے جو جوابی چٹھی میرے نام ارسال کی تھی اسی کی نقل ماہنامہ تعلیم القرآن میں حذف و ترمیم کر کے شائع کی گئی ہے۔ مثلاً شاہ صاحب نے اپنی چٹھی میں لکھا تھا کہ: ثالث صاحبان کو گجرات لانا آپ کا فرض ہوگا۔ کیونکہ سکھر میں ان کی تشریف آوری آپ کے قائد نے روک دی تھی۔ ماہنامہ تعلیم القرآن میں "آپ کا فرض ہوگا" کی بجائے "آپ کے ذمہ ہے" کے الفاظ درج کر کے اس کے بعد کا سارا خط کشیدہ جملہ حذف کر دیا گیا ہے۔ شاید اس وجہ سے حذف کیا ہو کہ اس میں شاہ صاحب نے ہمارے قائد پر غلط الزام لگایا ہے۔

(۲) تعلیم القرآن میں یہ جملہ درج ہے:۔ "پبلک خود ثالث ہوگی" حالانکہ اصل چٹھی میں ان الفاظ کا نام و نشان بھی نہیں۔ اسی طرح اصل چٹھی میں یہ الفاظ ہیں:۔ "اگر ثالث صاحبان شامل نہ ہو سکیں" — لیکن تعلیم القرآن نے یہ الفاظ لکھے ہیں: "اگر آپ ثالثوں کو گجرات نہیں لا سکتے" — خدا جانے عبارت میں اس تصرف کا مرتکب کون ہے؟ آیا شاہ صاحب نے میرے نام ارسال کردہ چٹھی کی نقل میں خود تصرف کیا ہے۔ امید ہے کہ ماہنامہ تعلیم القرآن اس معمہ کو حل کریگا۔ کیا نقل میں یہ تصرف خلاف دیانت نہیں؟

(قاضی مظہر حسین صاحب)
مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم

مولانا محمد لقمان مبلغ تحفظ ختم نبوت

کا مقدمہ

مورخہ ۵ اپریل۔ لائل پور ایڈیم صاحب کی عدالت میں مقدمہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ گواہ کا بیان جاری تھا کہ کچہری کا ٹائم ختم ہونے کی وجہ سے کارروائی دوسرے روز پر ملتوی ہوگئی۔ یاد رہے کہ سمندری میں شان صحابہ رضوان اللہ علیہم کے موضوع پر تقریر کے بعض قابل اعتراض بیان سے گرفتار کیا گیا اور تقریباً ڈیڑھ ماہ بعد مولانا ضمانت پر رہا ہوئے تھے۔ (محمد خاں جانباز۔ سمندری)

اعلان

حضرات منی آرڈر ارسال کرتے وقت اپنا چٹ نمبر یا نئی خریداری کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ارشاد ہو سکے۔ اور آپ کے لئے شکایت کا موقع پیدا نہ ہو۔
(ناظم)

دینی مدارس

جلسہ مدرسہ سراج الاسلام

۲۰-۲۱ مارچ کو مدرسہ سراج الاسلام متصل تاندلیانوالہ کا چوتھا سالانہ جلسہ نہایت تزک واحتشام سے ہوا۔ لاؤڈ سپیکر اور خواتین کے لئے پردہ کا خاطر خواہ انتظام اور باہر سے آنے والے تمام سامعین کے لئے بھی طعام کا بھی بینظیر انتظام تھا۔ جہاں روحانی غذا کا انتظام کامل تھا۔ کیونکہ جملہ مدعوئین حضرات قبل از وقت پہنچ گئے تھے وہاں سامعین کی جسمانی غذا یعنی طعام و قیام کا مکمل اہتمام تھا۔ شرکت کرنے والے حضرات میں سے مندرجہ ذیل خصوصیت سے قابل ذکر ہیں:

ندوۃ السالکین حضرت الحاج مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم سراج العلوم سرگودھا وسرپرست مدرسہ ہذا (۲) حضرت صاحبزادہ قاری عبدالسمیع صاحب ناظم مدرسہ سراج العلوم سرگودھا وجہ کو تساب (۴) فخر الاماثل الجناب مولانا محمد ضیاء القاسمی لائلپور (۵) فاضل نوجوان جناب مولانا قاضی الہ یار صاحب تیمورشاہ (۶) خطیب شیریں بیان مولانا عنایت اللہ صاحب ہڈالی (۷) حضرت مولانا عطا محمد صاحب ومولوی محمد رفیق صاحب انبالوی سرگودھا و دیگر حضرات۔

پہلے دن ۵ بجے جلسہ تلاوت قرآن سے شروع ہوا۔ افتتاحی تقریر حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب نے فرمائی۔ ہر تقریر سے قبل وتفہ در وقفہ مدرسہ کے معصوم طلبا تلاوت قرآن سے سامعین کو محظوظ کرتے رہے درمیان رات کو تاندلیانوالہ کے شہری دوستوں کے تقاضے اور ان کی دینی پیاس کا احساس کرتے ہوئے جلسہ شہر میں رکھا گیا۔ حضرت قاری عبدالرحمن صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں لوگوں کو خوب محظوظ کیا۔ نہایت دردناک لہجہ میں معاشرہ کی خرابیاں وخامیاں جو رائج ہوتی چلی جا رہی ہیں اور دن بدن سے بدتر ہو رہی ہے ان کی طرف لوگوں کی توجہ مبذول کراتے ہوئے اصلاحی رنگ میں ان کے ترک کی طرف متوجہ کیا۔ بعدہٗ حضرت ضیاء القاسمی زینت آرائے کرسی ہوئے جس کے بڑے مشتاق تھے۔ آپ نے مقام علم۔ ضرورت علم دین۔ ربط باللہ وابطال رد شرک و بدعت اور زمانہ کے غلط رجحان جیسے اہم عنوانات کو اختصار کے ساتھ بیان فرمایا۔ آخر میں ضرورت مدارس وبقاء مدارس پر زور دیتے ہوئے چندہ کی اپیل کی۔ دوسرے دن بھی جلسہ ظہر تک جاری رہا۔ آخری تقریر حضرت قاری عبدالرحمن صاحب نے ہی فرمائی جس کا اختتام باران رحمت الٰہی پر ہوا۔

داخلہ

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ اہل علاقہ تاندلیانوالہ کی جہالت اور دینی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے حضرت مرشدنا و مولانا الحاج مفتی محمد شفیع صاحب نے اس علاقہ میں چک ۴۱۲ چھیڑ دانہ برلب سمندری روڈ متصل منڈی تاندلیانوالہ ضلع لائلپور میں مدرسہ سراج الاسلام کی بنیاد رکھی جو بحمداللہ عرصہ تین سال سے جاری ہے حفظ و ناظرہ قرآن مجید۔ مروجہ کتب[illegible] و دیگر علوم کی تعلیم کا مکمل انتظام موجود ہے۔ شائقین علوم دینیہ کے لئے نہایت زرین موقع ہے کہ مدرسہ میں داخلہ لے کر دولت علم سے مالامال ہوں۔ داخلہ ۵ شوال سے جاری ہے۔ مطلوبہ تعداد کے بعد داخلہ بند ہو جائے گا۔

(المرسل محمد یعقوب ربانی۔ نائب ناظم مدرسہ ہذا)

دارالعلوم عربیہ ٹل ضلع کوہاٹ

یکم اپریل۔ دارالعلوم عربیہ ٹل میں سالانہ تعطیلات کے بعد باقاعدہ اسباق شروع ہو گئے اسباق کا افتتاح دورۂ حدیث شریف سے ہوا۔ اس تقریب میں دارالعلوم کے ارکان اور ٹل کے معززین حضرات نے شمولیت کی۔ یاد رہے کہ عرصہ ۳ سال سے دارالعلوم میں دورۂ حدیث شریف کا اچھی طرح انتظام ہے جس کا درس ایک دیرینہ تجربہ کار محدث مولانا محمد امین گل صاحب دے رہے ہیں۔ شرکاء دورۂ حدیث کے لئے دارالعلوم میں ممتاز انتظام کیا گیا ہے دارالعلوم کی طرف سے شرکاء دورۂ حدیث شریف کو علیحدہ اقامت گاہ میں ہر قسم کی سہولت مہیا کی گئی ہے اور پانچ روپے ماہانہ وظیفہ دیا جا رہا ہے۔ دارالعلوم کے دیگر درجات کا داخلہ ۲۵ شوال سے بند ہو گیا ہے اور دورۂ حدیث شریف کا داخلہ ذوالحجہ تک جاری رہے گا۔

(مرسلہ قاضی محمد مبارک ہزاروی ناظم تعلیمات) دارالعلوم عربیہ ٹل

جامعہ عثمانیہ کا اجلاس

پیر محل۔ جامعہ عثمانیہ کا سالانہ اجلاس ۵-۶ مئی کو ہوگا۔ یہ اجلاس شہادت فاروق اعظم اور یادگار حضرت اسماعیل علیہ السلام اور شہادت اسماعیل شہید پر مشتمل ہوگا۔ مولانا محمد علی جالندھری۔ علامہ دوست محمد قریشی۔ مفتی محمد نعیم صاحب۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب۔ سید امین گیلانی۔ صوفی احمد بخش صاحب شرکت کریں گے۔

جامعہ عثمانیہ کا نتیجہ پیر محل۔ ضلع لائلپور۔ مشہور دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ کے شعبہ پرائمری کا نتیجہ سو فی صد جماعت دوئم اور ۹۵ فی صد جماعت اول کا رہا۔ ۵-۱۰ شوال کو جامعہ میں ایک تقریب منائی گئی جس میں اول آنے والے طلبہ محمد طیب الحق و شاہد لطیف۔ اور دوئم سوئم آنے والے طلبہ کو جناب مبارک علی صاحب ہمی ناظم تعلیمات پیر محل نے انعام تقسیم کئے۔

([illegible] ناظم شعبہ نشر و اشاعت)

مدرسہ تعلیم القرآن احمد پور شرقیہ

۱۰ اپریل ۶۲ء مدرسہ تعلیم القرآن محلہ عباسیہ احمد پور شرقیہ کا تبلیغی جلسہ آج بعد نماز ظہر شروع ہوا جس میں تلاوت کلام پاک کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادی نے تقریباً دو گھنٹے اپنے مخصوص انداز کے ساتھ خطاب فرمایا اخلاق۔ عادات، عبادات، اعتقادات پر سیر حاصل بحث فرمائی۔ آپ شام کی گاڑی شجاع آباد تشریف لے گئے کیونکہ حضرت خطیب پاکستان کی اہلیہ تکلیف میں مبتلا ہیں جن کو نشتر ہسپتال لاہور میں داخل کرانے کے لئے آپ نے جانا ہے قارئین سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت عطا فرمائیں۔

۱۰ اپریل ۶۲ء بعد از عشاء مدرسہ تعلیم القرآن کا دوسرا اجلاس شروع ہوا جس میں مولوی عبدالرحیم اشعر مبلغ ختم نبوت نے عظمت قرآن، صداقت قرآن، فضائل صحابہ پر تقریر کی۔ ازاں بعد حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر اسٹیج پر تشریف لائے آپ نے عقائد اہلسنت والجماعت پر [illegible] حدیث سے دلائل پیش فرمائے۔ بعض حضرات نے چیٹ بھیج کر مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر سوال کر دیا۔ مولانا نے نہایت مفصل و مبسوط طور پر مسئلہ پر بحث کی رات کے [illegible] بخیر و خوبی ختم ہوا۔

۵ اپریل صبح بعد نماز فجر حضرت مولانا قاری سید ابوذر بخاری ابن امیر شریعت نے سورہ عادیات پر نہایت مفصل و مدلل درس قرآن دو گھنٹہ تک دیا۔ جامع مسجد میں کافی تعداد سامعین نے ابن امیر شریعت کے درس قرآن کو نہایت سکون سے سنا۔ آج بھی جلسہ جاری ہے۔ جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی جالندھری۔ مفتی[illegible] خیر محمد صاحب۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی اور حضرت مولانا عبداللہ صاحب میانوی اور مولوی بشیر احمد اختر کی تقریریں فرمادیں گے۔ (عبدالرحیم اشعر)

جامعہ قاسمیہ کا شعبہ حفظ و ناظرہ

جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی لائلپور میں شعبہ حفظ و قرأت باقاعدہ شروع ہو چکا ہے۔ طالب علم حضرات جلد داخلہ حاصل کرلیں۔ ایک بہترین قاری اس شعبہ میں کام کر رہے ہیں۔

(مرسلہ محمد ضیاء القاسمی خطیب غلام محمد آباد لائلپور)

مولوی عبدالواحد بیگ ملیٹر کو سزا

مولوی عبدالواحد بیگ صاحب ملیٹر کو ۱۰ سال قید بامشقت کی سزا ہوئی۔ اور شرف الدین عرف دیوانہ کو تین سال بامشقت کی سزا کا فیصلہ ۲۱ مارچ کو سنا دیا گیا

(صوفی عبدالستار ملتان نمبر)

ٹیلیفون نمبر

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۶

جاری کردہ حکیم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ◯ جمعہ ۱۶ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۴ دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء ◯ نمبر (۵۰)

وزیرِ قانون پاکستان اور قانونِ شریعت

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تحریکِ التوا

انتہائی افسوس اور پاکستان کی بدقسمتی ہے کہ ہمارے ملکی نظم و نسق میں ایسے افراد دخیل ہیں جو یا تو دین اسلام سے واقف نہیں یا ان کو اسلام کی ضرورت و اہمیت کا احساس نہیں ہے اور دراصل اس قسم کے لوگوں کی وجہ سے پاکستان آسمانی برکات سے محروم اور باوجود پوری قوت و شوکت رکھنے کے بین الاقوامی سطح پر اپنی خارجہ سیاست میں پریشان اور مذبذب ہے اور یہی وجہ ہے کہ ملک کے اندر بھی پورے وسائل و ذرائع ہونے کے اضطراب جیسی کیفیت قائم رہتی ہے۔

ان لوگوں میں سے ایک بزرگ وزیر قانون مسٹر منیر ہیں۔ ان کے مذہبی جذبات و خیالات کا اندازہ تو ان کی تحریک ختم نبوت کی رپورٹ سے واضح ہے۔ مگر حال میں انہوں نے پھر اپنی جبلت کا مظاہرہ کیا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے قومی اسمبلی میں سوال کیا کہ گزشتہ اجلاس میں یہ تجویز پاس ہوئی تھی کہ موجودہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے۔ اس پر اب تک عمل کیوں نہیں ہوا۔ اس کی طرف عملی قدم اب تک کیوں نہیں اٹھایا گیا۔ اس پر وزیر قانون صاحب نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ آپ کو مندرجہ ذیل تحریکِ التوا کے متن سے معلوم ہو جائیگا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ شریعت نہیں جاری کی جا سکتی (وانا للہ وانا الیہ راجعون)

اس پر ۷ دسمبر ۶۲ء کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ (نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام) نے مندرجہ ذیل تحریکِ التوا کا نوٹس دیا۔

(تحریکِ التوا کا نوٹس)

مکرمی جناب سیکریٹری صاحب نیشنل اسمبلی آف پاکستان

سلام مسنون۔

میں بروئے قاعدہ ۵۴ قواعد نیشنل اسمبلی آف پاکستان مندرجہ ذیل اہم۔ فوری اور قومی مفاد سے متعلق امر کو زیر بحث لانے کے لیے تحریکِ التوا کا نوٹس دیتا ہوں

۷-۱۲-۶۲ کو صبح کی نشست میں وزیر قانون صاحب کے ان ارشادات سے اضطراب اور مایوسی پیدا ہوئی کہ "موجودہ مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنانا حکومت کے لیے مشکل ہے" اور یہ کہ "اتنے بڑے اور اہم کام کو میں اکیلا شخص کس طرح سرانجام دے سکتا ہوں؟"

اور یہ کہ "موجودہ حالات میں جو نظام موجودہ قوانین کے مطابق ہے اس میں اس ریزولیوشن کو عمل میں نہیں لایا جا سکتا"

باوجودیکہ اس معزز ایوان نے اتفاق رائے سے یہ ریزولیوشن "مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے" اس لئے پاس کیا تھا کہ اس پر جلدی عمل کر کے پاکستان کے بنیادی نظریہ اسلام کے مطابق یہ ملک ہر لحاظ سے ترقی کرے

مفتی محمود ممبر نیشنل اسمبلی آف پاکستان

۷-۱۲-۶۲

(باقی صفحہ ۲ پر)

افسوسناک تفریح

وزیروں نے دعوت کھائی اور دعوت نے سیتے کھائے

محترم وزراء مغربی پاکستان نے تمام ممبران صوبائی اسمبلی کو چھانگا مانگا میں جا کر دعوت کھانے کی دعوت۔ بہت سے ممبر نہ پہنچ سکے مگر بھاری تعداد پہنچ گئی۔ یہ جگہ لاہور سے اسی میل دور قدیم ترین نہری جنگل ہے یہاں بڑے بڑے لوگ سیر و تفریح اور شکار کے لئے جایا کرتے ہیں۔ ہمارے بڑوں کو بیا بڑا بننے کی سوجھی یا ممبران اسمبلی کے سوالوں اور تقریروں سے دماغی تکان محسوس کر کے اس کو اس کو اتارنے کے لئے اسکیم سوچی۔

بہرحال ۹ دسمبر ۶۲ء بروز اتوار یہ محفل دعوت رچائی گئی۔ وہاں پہنچانے کے لئے موٹروں کا انتظام کیا گیا کہ ۸ بجے وزیر مال جناب محترم میر محمد خاں صاحب کے بنگلہ سے روانگی ہوگی۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو بھی دعوت تھی اور بعض ممبروں اور دوستوں نے تاکیدی طور سے کہا مگر وہ بجائے اس کے ثواب کی خاطر حاجی سرفراز صاحب سے ملنے چلے گئے۔ جو موہڑہ شریف کے خلیفہ ہیں اور جن کے ہاں اتوار کو حلقہ ذکر و ختم ہوتا ہے۔ چنانچہ مولانا ختم کے وقت پہنچے اور لاکھ دفعہ کلمہ پاک لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پڑھا گیا۔ دوسری طرف تفریحی اجتماع کے لئے جو وزیروں اور ممبروں نے جوش و خروش سے جانا شروع کیا تو راستے میں ان کی موٹروں کی زد میں آ کر یہ اکیتے۔ دو بلیاں ہلاک ہو گئیں سا ایک بچہ یہ اساں کی کمر کا بھی کچلا گیا جو جلدی ہی موقعہ پر فوت ہو گیا۔ کاش کہ اس حادثے کے بعد تفریحی مجلس صف ماتم سے بدل جاتی۔ فرض کریں یہ کسی وزیر یا بڑے افسر کا ہوتا۔ کیا پھر بھی بھنگڑا کیا جاتا۔ قوالی ہوتی اور وزیروں کے سروں پر نوٹ رکھ کر قوالوں کو دئے جاتے۔ آہ! یہ مہندی کے مول خون سستا ہے آج کل وزیر اور ممبر دعوت کھاتے رہے اور ان کی یہ دعوت کتنے بچے اور بچے کھا گئی کسی کی جان گئی ان کی ادا ٹھہری۔ ہم تفریح کے خلاف نہیں لیکن لہو و لعب اور اس طرح کی تفریحات کا جواز ایسی قوم کے لئے کہاں ثابت کیا جا سکتا ہے جو چاروں طرف سے مشکلات میں گھری ہوئی ہے جس کی بڑی آبادی کو پیٹ بھر کھانا نصیب نہیں ہوتا بھنگڑے کی خبر سے ہمیں خاص دکھ ہوا اگرچہ کچھ ممبر نوجوان ہیں اور ان کی عمر کے کچھ تقاضے ہیں مگر جناب پیر محمد خاں صاحب اور ملک خدا بخش ایسے بزرگ ہیں جن کو ساری قوم بزرگ مانتی ہے۔ ان حضرات کو شریعت کا پاس اور مہمات امور پر ساری توجہ مرکوز کرنے کے سوا وقت زر اور کاموں کی ہرگز اجازت نہیں دینا

قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کی معرکۃ الآراء تقریر

قومی اسمبلی کے ہنگامی اجلاس میں خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران میں مختلف ممبروں نے تقریریں کیں۔ مگر مفتی صاحب (نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام) نے جو تقریر کی وہ تاریخی تقریر ہے۔ آپ نے حمد و ثنا کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ میری تقریر کا عنوان برطانیہ امریکہ۔ چین۔ روس۔ بھارت اور پاکستان ہے۔ اس کے بعد آپ نے قرآن پاک کی آیتوں سے ثابت کیا کہ عیسائی کبھی ہمارے دوست نہیں ہو سکتے۔ پھر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنایا کہ اَخرِجُوا الیَهودَ وَالنَّصَارٰی مِنْ جَزِیرَةِ العَرَب (کہ یہود و نصاریٰ کو جزیرۃ العرب سے باہر نکال دو) اس ارشاد میں کتنی صداقتیں پوشیدہ تھیں:۔

(۱) برطانیہ نے اپنے عہد اقتدار میں ڈیڑھ سو برس تک اسلام اور عالم اسلام پر جو مظالم ڈھائے وہ ناقابل بیان ہیں۔ اس نے اہل اسلام کے دلوں سے مذہب کی اہمیت کو ختم کرنے کی بھی پوری کوشش کی اور اس مقصد میں وہ بڑی حد تک کامیاب رہا۔

اس کے زیر سایہ رہنے اور اس کی برتری کو تسلیم کرنے کی مثال یہ ہے کہ جیسے ایک شخص کسی کو جبراً غلام بنا رکھے اس پر طرح طرح کے مظالم کرے اس کا سب کچھ لوٹ لے۔ پھر اس کو مار مار کر ادھ موا کر دے لیکن وہ شخص کسی نہ کسی طرح صحت یاب ہو جائے۔ اگر یہ شخص صحتیاب ہونے کے بعد اس پہلے آدمی سے اپنے وفادارانہ جذبات کا اظہار کرے تو اس سے بڑھ کر بے غیرت اور بے حس کون ہوگا۔ یہی حال پاکستان اور برطانیہ کا ہے۔ برطانیہ نے مسلمانوں کا سب کچھ تباہ کر دیا (اور جاتے جاتے گورداسپور بھارت کو دے کر آخری ظلم بھی کر ڈالا) پاکستان اور اہل پاکستان کے پاس کچھ نہیں رہنے دیا۔ مگر اب جبکہ پاکستان اقوام عالم میں شمار ہونے کے قابل ہوا تو ہم پھر اسی پر اپنے آقا پر نظریں جمائے رکھیں کہ وہی ہمارا سرپرست ہو (یا ہم اس کے اشارہ پر چلیں) اس سے زیادہ اور کیا بے غیرتی اور بے حمیتی ہو سکتی ہے۔

(۲) ہمارا نیا دوست امریکہ تو اس قسم کا دوست ثابت ہوا۔ اس نے ۱۹۵۱ء میں ہمارے دشمن بھارت کے ساتھ خفیہ معاہدہ کر لیا تھا۔ اور یہ اگر ہماری امداد کرتا تھا تو اس سے زیادہ بھارت کی کر رہا۔ پاکستان نے خارجہ پالیسی میں اس پر اعتماد کیا۔ لیکن اس کی یہ دوستی ہمیں بڑی مہنگی پڑی۔ ایک طرف وہ خفیہ معاہدہ ہندوستان سے کئے ہوئے تھا اور اس کو مسلسل امداد دیتا رہا۔ جس سے تمام پاکستانی قوم کو دھوکا لگا۔ دوسری طرف اس کی وجہ سے روس اور چین سے ہمارے دوستانہ تعلقات کے لئے اچھے مواقع تھے مگر روس کس طرح ہم پر اعتماد کرتا۔ پچھلے دنوں روس نے صفائی سے کہا کہ کیمبل پور سے فوجی اڈا ہم تب اٹھائیں گے جب امریکہ ناروے۔ ترکی اور پاکستان سے ہٹالے گا۔ ظاہر ہے کہ ان حالات میں روس سے ہماری دوستی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ آج ہم نہ ادھر کے ہیں نہ ادھر کے۔

(۳) یہ ساری غلطی اور بربادی ظفر اللہ خاں کی وجہ سے ہے جس نے ہمارے ملک کو بحیثیت وزیر خارجہ کے غلط راستے پر ڈالا جس کو امریکہ اور ہندوستان کے ۱۹۵۱ء کے معاہدہ کی خبر تک نہ ہوئی یا اُس نے قوم سے چھپائے رکھا۔ اس وقت ہمارا سفیر امریکہ میں مسٹر محمد علی بوگرہ تھا۔ جس کو ظفر اللہ خاں نے مقرر کیا تھا۔ نہ سفیر نے ہم کو خفیہ معاہدہ کی خبر دی نہ وزیر خارجہ نے اور جب پاکستان میں تحریک ختم نبوت کی وجہ سے خون خرابے ہو گئے اور حساس اور سیاسی شعور رکھنے والے مسلمانوں نے مطالبہ کیا کہ ظفر اللہ قادیانی کو وزارت خارجہ سے علیحدہ کیا جائے تو ناظم الدین کی وزارت کو شکست سے دوچار ہونا پڑا اور یہ محمد علی صاحب بوگرہ بنائے وزیر اعظم امریکہ سے برآمد ہو گئے۔ پرانی کابینہ ختم ہوئی۔ عوام سمجھے کہ شاید اب کچھ اچھے دن آئیں مگر دوسری صبح کو جب مسلمانوں نے اخبارات کو دیکھا تو اس امریکہ سے آئے ہوئے وزیر اعظم نے پھر ظفر اللہ قادیانی کو وزیر خارجہ بنا دیا تھا (انا للہ وانا الیہ راجعون) اس وزیر خارجہ نے نہ بھارت کی گتھی سلجھائی (جو امریکہ کا دریدہ حلیف تھا) (نہ روس و چین سے غیر جانبداری قائم رکھی) اور نہ ہی افغانستان سے تعلقات اچھے کئے۔ آج افغانستان سے ہمارے تعلقات اچھے نہ ہونے کی وجہ صرف یہ ہے کہ ظفر اللہ خاں نے افغانستان کو نظر انداز کیا نہ وہاں خود گیا نہ کسی خیر سگالی کا انتظام کیا (آج کی تمام مشکلات کی ذمہ داری اسی پر ہے) افسوس ہے کہ آج بھی ہماری سیاست خارجہ میں ظفر اللہ خاں دخیل ہے (اس سے زیادہ بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے)۔

ہماری حکومت نے افغانی پوندوں کا داخلہ پاکستان میں بند کر دیا۔ جس سے ان کی بکریاں اونٹ تباہ ہو گئے۔ ان کو بیماریوں نے گھیر لیا۔ وہ لاکھوں کی تعداد میں صدیوں سے اسی طرح آتے جاتے رہے ہیں یہ لوگ دراصل افغانستان کی رعایا اور باشندے نہیں ہیں ان کے جس طرح پاکستان میں گھر مکان وغیرہ کچھ نہیں اسی طرح وہاں بھی نہیں ہے۔ یہ یہاں زیادہ رہتے ہیں اور وہاں کم (آج ہماری تجارت بھی تباہ ہوئی) ان کو بھی عظیم نقصان کا سامنا کرنا پڑا۔ یہ لوگ ہم سے کیسے پرمٹ لے کر آئیں اس لئے کہ یہ تو وہاں کے باشندے بھی نہیں ہیں۔ بہرحال کاکشمیر میں ان لوگوں نے ہماری بڑی مدد کی تھی آج وہ بھی ہم سے ناراض ہو گئے۔

ہماری خارجہ پالیسی کے لئے اس کے سوا کوئی صحیح طریق کار نہیں ہو سکتا کہ ہم مکمل آزاد خارجہ پالیسی وضع کریں اور آہستہ آہستہ سب ممالک سے دوستانہ تعلقات استوار کر لیں۔

ناظرین خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

بقیہ صفحہ اول

جب ۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو اجلاس کے آغاز میں اس تحریک التواء کو پیش کرنے کا وقت آیا وزیر قانون نے تقریر شروع کر دی کہ ایک بڑا عالم مجھ پر خواہ مخواہ یہ الزام لگاتا ہے کہ میں نے یہ کہا وہ کہا۔ اس پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ تعجب ہے کہ ملک کا ایک بڑا قانون دان اتنی بڑی غلطی کر رہا ہے کہ میں نے ابھی تحریک پیش ہی نہیں کی نہ اپنی بات کہی ہے اور وزیر قانون سوال سے پہلے جواب دینے لگ گئے۔ بہرحال تحریک التواء پر وزیر صاحب بالکل بدل گئے آپ کہنے لگے مجھ پر یہ الزام ہے میری مراد یہ نہیں ہے۔ میں شریعت کے خلاف نہیں ہوں۔ ایسا ہے ایسا ہے۔ بہرحال ایوان نے ان کو ان کے سارے روپوں میں دیکھا۔ اور سپیکر صاحب نے تحریک پر بحث کی اجازت نہ دی۔ اللہ تعالےٰ پاکستان کو اچھے خادم اور کارکن عطا کرے۔ آمین۔

بدل اشتراک

سالانہ　　چھ روپے

ششماہی　　تین روپے ۵۰ پیسے

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
۱۴ دسمبر ۱۹۶۲ء

کھودا پہاڑ نکلا چوہا

ہماری سیاست خارجہ

جب سے ہندوستان اور چین کی جھڑپیں شروع ہوئیں ۔ تمام دنیا کی نگاہیں ادھر لگ گئیں ۔ ممکن ہے روس نے کیوبا کی کمزور پالیسی سے عوام کی توجہ ہٹانے کے لئے چینی مہرے کو آگے بڑھادیا ہو تاکہ بلا مقابلہ پیش قدمی کر کے اشتراکی رعب قائم کرے ۔ امریکہ نے بھی تمام تر توجہ ادھر مبذول کر دی ۔ بھارت کو خوب واہ واہ کہی اور اس پر تحسین کے ڈونگرے برساتے ہوئے اپنا اسلحہ بھیجنے کا تانتا باندھ دیا ۔ برطانیہ بھی امریکہ سے پیچھے نہیں رہا اور سامراجی ملکوں نے بھی ان کی حوصلہ افزائی کی ۔ سب نے سمجھا کہ بھارتی بچھڑے کا قرب حاصل کرنے کا یہی وقت ہے ۔ بھارت نے اربوں روپیہ قوم سے جمع کر لیا ۔ کروڑوں رضاکار فوج کی تیاری کا منصوبہ بنایا ۔ دنیا بھر سے ہتھیار ہتھیا لئے ۔ جدید ترین اسلحہ بنانے کے کارخانے قائم کر دئے اور قائم کرنے کی سکیمیں تیار کر دیں اور تعجب یہ ہے کہ روس کے ساتھ اب بھی تعاون کی پالیسی قائم ہے ۔ دوسری طرف شور بھی مچاتا رہا کہ چین نے مار ڈالا ۔ مار ڈالا ۔ ہمیں شکست پر شکست ہو رہی ہے ۔ ہماری فوج محصور ہو گئی ۔ ہم پیچھے ہٹ آتے ۔ چینی فوج بڑھ رہی ہے ۔ بلیوں کو خوب ڈرایا ۔ اور دنیا والوں کی آنکھوں میں دھول جھونکی اس تمام ہنگامے کے اندر اچانک اعلان ہو گیا کہ چینی فوج پیچھے ہٹ کر قبل از جنگ کے مورچوں پر چلی گئی ۔ دنیا حیران تھی کہ یہ کیا ڈرامہ ہے ۔ ہمیں اس ڈرامے کے پس منظر اور پیش منظر سے کوئی بحث نہیں ۔ ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس حقیقی یا بناوٹی ہنگامے میں پاکستان نے کیا کھویا اور کیا کمایا ۔ جہاں تک قدرتی امداد کا تعلق ہے اس نے ہمیں نوازا ۔ اور یہ راز فاش کرنے کا موقع مہیا کر دیا کہ امریکہ نے بھارت کے ساتھ ۱۹۵۱ء میں چوہدری ظفر اللہ خاں (مرتد) کی وزارت خارجہ اور محمد علی صاحب بوگرا کی سفارت کے زمانہ میں خفیہ معاہدہ کیا تھا جس کی اطلاع مذکورہ دونوں وزیر وسفیر نے ملت پاکستان کو نہیں دی اور یہ چوری ابھی تک چھپی رہی اور اب جب کہ چوری برآمد ہو گئی ۔ چوروں کے خلاف کوئی کارروائی کا سوال کیا خیال ہی نہیں پیدا ہوتا ۔ یہ تو ہماری پرانی بے بسی کا رونا ہے ۔ تازہ حادثہ یہ ہے کہ اس ہنگامے میں پاکستان بھر کی رائے عامہ بیدار ہو گئی ۔ قوم نے یہی سمجھا کہ کشمیر حاصل کرنے کا بہترین وقت یہی ہے اور اس کے لئے ہم کو فوراً جہاد کا اعلان کر دینا چاہیئے ۔ اس کے لئے جمعیۃ علماء اسلام نے حکومت کو ایک لاکھ رضاکار پیش کرنے کی پیشکش بھی کر دی ۔ ممبران قومی اسمبلی نے گرم گرم بیانات دیئے حکومت نے قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس بلایا ۔ اخبارات نے سیاست خارجہ تبدیل کرنے کے لئے آرٹیکل لکھے ۔ اسمبلی کے اندر ممبروں نے دھواں دھار تقریریں جھاڑیں ۔ عام جلسوں میں جہاد جہاد کے نعرے بلند ہوئے ۔ محمد علی بوگرا وزیر خارجہ کو منہ پر جو کچھ کہا گیا تو یہ ہی بھلی ۔ بنگالیوں نے بھی دل کی بھڑاس نکالی ۔ حزب مخالف نے پورا زور لگایا ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے تاریخی تقریر کی اور ان تمام ہنگاموں سے پہلے حکومت کے ذمہ دار افراد بھی خارجہ سیاست پر کچھ اس طرح اظہار کر رہے تھے کہ گویا اب پاکستان کسی کے گھڑے کی مچھلی نہیں بن سکتا ۔ مگر ہنگامی اجلاس آیا اور گزر گیا ۔ اس تمام رعد و برق کے باوجود بادلوں سے ایک بوند بھی نہ گری ۔ اسمبلی کے اجلاس پر لاکھوں روپیہ خرچ ہو گیا ۔ نہ کوئی اسلامی قانون بنا اور نہ ہی سیاست خارجہ میں کوئی تبدیلی آئی ۔ ہم جہاں تھے اب بھی وہیں ہیں ۔ سچ کہتے ہیں کھودا پہاڑ اور نکلا چوہا ۔ مگر یہاں تو چوہا بھی برآمد نہ ہوا ۔ ورنہ کسی نہ کسی بل کا ترنوالہ تو بن جاتا ۔ اس سیاسی چکر میں چند باتیں منکشف ہوئیں ۔ ایک امریکہ اور بھارت کا خفیہ معاہدہ ۔ دوسرے بھارت کا امریکہ کا حلیف ہو کر بھی روس کا دوست بنا رہنا تیسرے پاکستان میں امریکی فوجی اڈوں کی موجودگی کی خبر جو روس نے بیان کی ۔ چوتھی یہ کہ چین اور روس نے اس گڑبڑ میں تعاون کیا ۔ روس نے چین کی حمایت کا اعلان کیا ۔ پاکستان میں امریکی اڈوں کی موجودگی کا ذکر بھی ہوا تو روس اور چین کے متحد ہونے اور امریکہ سے دونوں کی سخت رقابت ومخالفت کے باوجود کیا چین واقعی پاکستان کا ہمدرد ہو سکتا ہے ؟ اور اگر وہ واقعی پاکستان کا ہمدردی کرے تو کیا امریکہ پاکستان کا دلی دوست رہ سکتا ہے ۔ ہمیں حالات پر کڑی نگرانی رکھنی پڑے گی ۔ امریکہ ہماری خاطر بھارت کو ناراض نہیں کرنا چاہتا اور امریکی اڈوں کی موجودگی کی صورت میں چین اور روس سے پاکستان کی حقیقی دوستی کی توقع خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ہے ۔ افغانستان سے بھی ہمارے تعلقات خراب ہیں ۔ اور لیڈر بھی جنگ اقتدار سے باز نہیں آتے ۔ کیا یہ حالات ہمارے لئے قدرت کی طرف سے تازیانۂ عبرت نہیں ہیں ۔ کہ ہم کسی کفر کو اپنا دوست نہ سمجھیں اور تمام کفر کو ایک ہی ملت قرار دے کر اللہ تعالےٰ کے بھروسے پر اپنے اندرونی اور بیرونی استحکام کی مساعی میں مصروف ہو جائیں ۔ اور ہزار سال تک کے آزمائے ہوئے نسخہ وحی کی رہنمائی کو اپنا کر اللہ تعالیٰ کو راضی اور اس کی نصرت و اعانت بھی حاصل کر لیں ۔ اب تو سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار بھی نہیں ہے ۔

اس سلسلہ میں ہم اپنے کالج کے تعلیم یافتہ دوستوں کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم کمزور قطعاً نہیں ہیں ہم مسلمان ہونے کی حیثیت سے تھوڑے ہو کر بھی زیادہ تعداد پر غالب آسکتے ہیں ۔ اور کم اسلحہ کے ساتھ بھاری اسلحہ کو شکست دے سکتے ہیں ۔ مسلمان کمی تعداد کی وجہ سے کبھی شکست نہیں کھاتا ۔ ایمان وکردار کی کمزوری نہ ہو تو دنیا پہلے بھی ہم کو آزما چکی ہے کاش کہ ہم اپنے شاندار ماضی کی روشنی میں اپنے مستقبل کا پروگرام مرتب کریں ۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق دے ۔ آمین ۔

اس انداز فکر سے علیحدہ ہو کر ہم اغیار اور دشمنانِ اسلام پر بھروسہ کریں تو کبھی بھی ہماری سیاست کامیاب نہیں ہو سکتی ۔ ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پچھلے چند ماہ کے شور و شغب کے نتیجہ میں کوئی سیاسی تبدیلی نہ ہو سکی اور نہ سابقہ سیاست میں کوئی تغیر قبول کیا گیا ۔ جہاں سے چلے تھے پھر وہیں پہنچ گئے ۔

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ

حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب مانسہری کی وفات عام مسلمانانِ پاکستان اور خاص کر علماء کرام اس افسوسناک خبر کے سننے سے صدمہ محسوس کریں گے کہ ضلع ہزارہ کا پرانا مجاہد اور زمانہ خلافت کا بہادر رہنما اور عالم اجل حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب مانسہروی نے راولپنڈی داعی اجل کو لبیک کہا ۔ آپ کی عمر تقریباً سو سال کے قریب ہوگی ۔ آپ کو انگریز نے خلافت کے زمانہ میں گرفتار کر کے مانسہرہ سے لے آئے تھے ۔ اس کے بعد جب آزادی ملی آپ نے راولپنڈی کو مسکن بنایا ۔ وہاں بھی بڑے بڑے کارنامے انجام دئے اخیر زیادہ کمزور رہتے گئے اور بالآخر وہ بھی اپنے ساتھیوں سے جا ملے جو ان سے پہلے دنیا چھوڑ چکے تھے ۔ آہ آج خلافتی رہنماؤں مولانا ابوالکلام آزاد حکیم اجمل خان دہلوی ۔ ڈاکٹر انصاری ۔ علی برادران ۔ مولانا ظفر علی خاں اور امیر شریعت بخاری شاہ میں سے کوئی بھی ہم میں موجود نہیں ہے ۔ انکی آخری نشانی بھی ہم سے کھو گئی اللہ تعالیٰ حضرت کو جنت الفردوس نصیب فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل دے ۔ حضرت مولانا نے ساری عمر تجرد میں گزار دی نہ شادی کی نہ مکان بنایا نہ کسی کے سامنے جھکے ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کسی کا خوف ان کے قریب نہیں پھٹکتا تھا ۔ وہ اپنی قسم کے ایک ہی بزرگ تھے ۔ وہ گئے ہم کو بھی جانا ہے اللہ تعالےٰ باعزت وبا ایمان جانا نصیب فرمائے ۔ آمین

ہمارے فوٹو بعض اخبارات میں میرا یا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کا فوٹو شائع ہوا ہے مسئلہ کے واضح کرنے کی خاطر دوبارہ اعلان کرتا ہوں کہ ہم فوٹو کو ناجائز سمجھتے ہیں اور اخبارات وغیرہ میں جو ہمارے فوٹو شائع ہو جاتے ہیں اس میں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہوتا ہم نہ فوٹو اترواتے ہیں نہ چھپواتے ہیں ۔ لاہور کے ایک عظیم جلسہ میں فوٹو گرافروں کو جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں نے جلسہ سے باہر کر دیا تھا جس پر وہ چند دن تک ہمیں کوستے رہے لیکن ہم کو یہی خوشی تھی کہ اس طرح اس مسئلہ کی اشاعت خوب ہو گئی ۔ فوٹو گرافروں کی فوجیں اسمبلی کے اندر باہر پھرتی ہیں ان سے ہر وقت بچتے رہنا ہمارے بس کی بات نہیں اس لئے ہمارے فوٹو کے شائع ہونے سے کوئی مسلمان اس کے ناجائز ہونے میں تردد نہ کرے ۔ (خادم غلام غوث)

یورپ، امریکہ اور جاپان کو دعوتِ اسلام

از علامہ رشید رضا مصری ایڈیٹر "المنار"

مرسلہ ایم عبدالرحمٰن صاحب لودھیانوی

اگر اس زمانہ کے یورپین اور غیر یورپین حکما و علماء حیات ماہرین اجتماع و اخلاق اور مؤرخین ہمارے سامنے محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی آدمی پیش نہیں کر سکتے، وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جن کی تاریخ معلوم و مشہور ہے ۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اس قرآن جیسی عظیم الشان کتاب لائے جس کی تعلیمات کے بنیادی اصول اظہر من الشمس ہیں ۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو اپنی وحی سے آئی تعلیمات نافذ کر کے عرب جیسی عظیم الشان قوم پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے جن کا ساری دنیا پر گہرا دینی و تمدنی اثر معلوم و مشہور ہے ۔ ہاں اگر یورپین اور غیر یورپین حکما و علما محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسا کوئی آدمی پیش نہیں کر سکتے ۔ اور معلوم ہے کہ ہرگز پیش نہیں کر سکتے ۔ تو کیا یہ ان کی بے بسی اس بات کی دلیل نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین، محمدؐ کی کتاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روش، عرب قوم کو آپؐ کی تربیت خارق عادات معجزوں میں سے ہے؟

اگر یہ سچ ہے اور بغیر کسی شک و شبہ کے یہ سچ ہے تو کیا وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بتائی ہوئی ان تعلیمات کو علیم و حکیم خدا کی طرف سے وحی نہ مان لیا جائے؟

وحی کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ وہ ایک علم ہے جسے اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روح و قلب پر ایک ایسے مخفی طریقہ سے طاری کر دیا تھا جو تحصیل علم کے مشہور کسبی طریقوں سے مختلف اور ان الہاموں سے بھی جدا ہے جو بعض خواص پر نازل ہو جایا کرتے ہیں ۔

اس علم کے معجزہ ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ ایسے طریقوں پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہوا جو انسانوں کے کسبی علوم سے مختلف نفسیات، اجتماعیات، عقلی فلسفہ، تاریخ اقوام، حکما، علماء اور بادشاہوں کے مقررہ دستوروں اور قانونوں سے الگ، بلکہ خود پیغمبروں کے معاملہ سے بھی مختلف تھا ۔ گو انہی کے علم کی قسم سے تھا ۔ پیغمبروں نے اپنے زمانہ کی بعض غیبی باتوں اور بعض آیندہ باتوں کی پیش گوئی کی تھی ۔ لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیش گوئیاں تمام پیغمبروں کی پیش گوئیوں سے زیادہ صاف، ظاہر اور تعداد میں زیادہ ہیں ۔ آپ نے اپنے زمانہ سے صدیوں برس پہلے کی غیبی باتوں کی بھی خبر دی پھر آپ نے جس علم و حکمت اور قانون کو پیش کیا ویسی چیز کوئی پیغمبر بھی پیش نہ کر سکا ۔

اے روشن خیال علماء تمہیں یہ بھی معلوم ہو چکا ہے کہ منکروں نے جو کچھ کہا ہے اس میں سے بعض خود تاریخ پر تہمت ہے اور ان کی گفتگو کا جتنا حصہ صحیح ہے اس سے بھی ثابت نہیں ہوتا کہ ان کا دعویٰ بجا ہے ۔ نیز تم یہ بھی جان چکے ہو کہ مجموعی طور پر ان کا دعوے علم، فلسفہ، انسانی طبعیت اصولِ اجتماع اور واقعات تاریخ کے سراسر خلاف ہے ۔

ہم تمہیں چیلنج کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے اُس کی کوئی مثل پیش کر کے دکھاؤ جسے عقل کی ترازو قبول کر لے ۔

لیکن اگر تم ہمارے سامنے کوئی ایسی وجہ پیش نہ کر سکو جسے عقل قبول کرے اور نقل بھی جس کی تائید کرے تو ایسی صورت میں تم پر فرض ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت پر اور اس کتاب پر ایمان لے آؤ جو اللہ تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر انسانی اصلاح کے لئے نازل فرمائی ہے ۔ اور تم پر فرض ہے کہ ایمان کی اس دعوت کی حمایت کرو اور اس کے ذریعہ انسانوں کی موجودہ اجتماعی زندگی کی اصلاح کرو خصوصاً ایسی حالت میں کہ تمہارا وسیع علم، تمہارا دقیق فلسفہ اس اصلاح سے قطعاً بے بس ثابت ہو چکا ہے ۔ اباحیت و شہوت پرستی اور قوموں کی ذہنی طوائف الملوکی کو روک نہیں سکا ہے ۔

تمہارا علم و فلسفہ تو اتنا بھی نہ کر سکا کہ مہذب سلطنتوں کو سرکش جنگوں اور ہولناک بربادیوں کی تیاریوں اور اس طرح تمام قوموں میں عداوت کی تخم ریزی کم کرنے سے روک دیتا ۔ یہ سلطنتیں مہذب کہی جاتی ہیں مگر ان کی نظروں میں موجودہ وسیع علم کا جو کچھ مصرف ہے وہ انسانوں پر سب سے بڑی مصیبت ہے ۔

اے روشن خیال علماء! یہ سب جاننے کے بعد بھی اگر تم وحی محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی دعوت سے انکار کرو اور روگردانی کرو تو یقین جانو تم پر تمہاری قوموں حکومتوں اور تمام آدمیوں کا گناہ پڑے گا ۔

انسانی علوم کی بے بسی

اے روشن خیال علماء! احساس و مشاہدہ سے قطعی طور پر ثابت ہو چکا ہے کہ محض انسانی علم، انسانوں کے نفس کی اصلاح نہیں کر سکتا کیونکہ انسان اپنی انفرادی اور قومی خواہشوں اور منفعتوں کو صرف اس بنا پر چھوڑ نہیں سکتے کہ انہی میں سے چند آدمیوں کے بنائے ہوئے اصول کے خلاف پڑتی ہیں انسان اگر جھکتا ہے تو صرف فطری تقنن (خدا) ہی کے آگے جھکتا ہے اسی علم کی عظمت کا سکہ اس کے دل پر بیٹھتا ہے جو اس کے اپنے علوم و معاملات سے مافوق ہوتا ہے ۔ یعنی وہ علم جو پروردگار عالم کے پاس سے آتا ہے اور معلوم ہے کہ روئے زمین پر اسلام کے سوا کوئی عالمگیر صحیح اور ثابت دین موجود نہیں ہے ۔

اے روشن خیال علماء! ہم تمہیں بتا چکے ہیں کہ اسلام کے روحانی سیاسی اور اجتماعی قوانین کی بنیادیں کیا ہیں ۔ اور یہ کہ اسلام کس طرح ہر جگہ اور ہر زمانہ کے لئے مناسب ہے ہر قوم اور ہر فرد کو اس کا حق دیتا ہے اسلام ہی کی مساوات وہ مساوات ہے جس سے تمام مالی، سیاسی، جنگی اور اجتماعی بیماریوں کو دور کیا جا سکتا ہے، یہودیت ایک عارضی دین ہے اور کچھ لوگوں کے لئے خاص ہے مسیحیت یہودیت کی روحانی اصلاح ہے اور اس میں کوئی قانون نہیں ہے ۔

لیکن اسلام تو یہ ہے : ۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ

(ترجمہ) اللہ کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اہل کتاب میں اس وقت سے اختلاف پڑا جب ان میں علم سرکش بن کر آیا اللہ کی آیتوں سے جو انکار کرے تو اللہ جلد حساب لینے والا ہے (پ ۳ ع ۱۰)

اگر کوئی منظم اور طاقتور قوم اس دین اسلام کی ہدایت قبول کرے تو ایک طرف اُس کے ذریعہ تمام قوموں کو ہدایت حاصل ہو جائے گی اور دوسری طرف خود اُس قوم کو تمام روئے زمین پر برتری و سرداری مل جائے گی ۔ (باقی آئندہ)

پیرانِ سالوس

از ابوالرضا پاکستانی

مر گئے الحامدون الساجدون
رہ گئے باقی گدائی کے ستون
بے عمل تو باعثِ تضعیف دیں
اور زباں پر شورِ نحن الغالبون

پیر صاحب ہیں بڑے رنگیں مزاج
رکھتے ہیں دنیا و دیں میں امتزاج
دیتے ہیں مریدوں کے تعویذ آج کل
کرتے ہیں بیماریٔ دل کا علاج

چوں بخلوت میروند" کا ذکر کیا
دیتے ہیں جلوت میں اب وہ داد عیش
اس سے زائد لب پہ آ سکتا نہیں
آ نہ جائے فقر کی دنیا کو طیش

فحش گو مرشد ہو جب پھر کیوں نہ ہو
با وہ گو ان کا مرید با صفا،
گر یہی دل کی صفائی ہے ندیم!
پڑھیے اس پر فاتحہ لاحول ولا

بقیہ ۔ صوبائی اسمبلی میں تحریک التوا

بے عزتی ہوئی ہے تو یہ یقیناً قابل اعتراض ہے ۔ اس زیر بحث تحریک کے متعلق اس قدر عرض کر دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اس سلسلے میں کوئی مناسب قدم اٹھایا جانا چاہیئے جس سے اصل واقعہ کی منصفانہ چھان بین ہو سکے اور راؤ خورشید علی خاں کی توہین کا ازالہ بھی کیا جا سکے ۔ جس کا الزام معزز ممبر نے ڈپٹی کمشنر منٹگمری پر عائد کیا ہے اس کے علاوہ جو رویہ اس ایوان کے بعض ممبروں نے اختیار کر رکھا ہے اور جو الفاظ بیان پر اس سلسلے میں استعمال کئے گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ قطعی نامناسب ہیں ۔

صوبائی اسمبلی میں ڈی سی منٹگمری کے خلاف تحریک التواء

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کی تقریر

منٹگمری کی کسی میٹنگ میں۔ ڈی سی منٹگمری نے راؤ خورشید علی صاحب ممبر اسمبلی کو کچھ کہہ دیا تھا جس کو انہوں نے اپنی توہین سمجھا اور اسی وجہ سے صوبائی اسمبلی میں تحریک التواء پیش کر دی گئی۔ اس کے سلسلہ میں بعض ممبران اسمبلی نے اور خاص کر راؤ صاحب نے خود ڈی سی کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے۔ وہاں کا ڈی سی ملک کرم داد خان سارے مغربی پاکستان میں بہترین شہرت کے مالک ہیں۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے آخر میں تقریر کی۔ جس کے بعد تحریک التوا بغیر کسی نتیجہ کے ختم ہو گئی۔

حضرت مولانا نے فرمایا۔ جناب والا! مجھے بڑا افسوس ہے کہ اس بحث نے ایک انتہائی ناخوشگوار صورت اختیار کر لی ہے اس بحث کے دوران اکثر معزز ممبران نے ایڈمنسٹریشن کے متعلق کچھ باتیں کی ہیں اور ایڈمنسٹریشن اور ڈی سی منٹگمری کی بحثوں کو خلط ملط کر دیا گیا ہے جہاں تک ایڈمنسٹریشن کی خرابی کا تعلق ہے اس سے شاید ہی کسی کو انکار ہو۔ آج عوام جن پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ اور جو کچھ دکھ انہیں پہنچ رہے ہیں اور جس طرح ان کے خیالات پراگندہ کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب مل کر ملک وملت کے استحکام کے لئے بے حد ضرر رساں ثابت ہو سکتے ہیں اور اس کی ساری ذمہ داری ایڈمنسٹریشن پر ہے۔ زیر بحث مسئلہ کے متعلق میری گذارش یہ ہے کہ ڈپٹی کمشنر صاحب کے الفاظ جو بیان کئے جاتے ہیں کہ انہوں نے راؤ خورشید علی خاں کے حق میں استعمال کئے ہیں اگر واقعی اس الزام میں کچھ بھی سچائی ہے تو میں اس تحریک کی پُر زور حمایت کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود بھی میں راؤ خورشید علی خان کے ان الفاظ کے ساتھ متفق نہیں ہوں کہ یہ مسئلہ ہماری موت وحیات کا مسئلہ ہے۔ کیونکہ اگر ایک ڈپٹی کمشنر کسی کو سخت سست کہے تو وہ شخص اسے انہیں الفاظ سے مخاطب کر سکتا ہے۔ کہ ہم ڈپٹی کمشنر یا کسی بھی دوسرے افسر کے گورہ شاہی ذہنیت کے سامنے گھٹنے ٹیکنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ ہم کو برطانوی سامراج نہیں مار سکا کوئی گورہ شاہی افسر کیا ماریگا۔ اگر راؤ صاحب جس طرح یہاں گرج رہے ہیں اگر وہاں گرجتے تو شاید ڈی سی بھاگ جاتے لیکن میرا دوست ایک ڈپٹی کمشنر سے ڈر کر اس ایوان میں اس کی شکایت لے کر بھاگ آیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ انہیں اس وقت جواب دینا چاہیئے تھا۔ میں ہوتا تو ایسا ہی کرتا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ راؤ صاحب وہاں سے تو بھاگ آئے لیکن یہاں بڑے طمطراق سے ان کے خلاف شور مچا رہے ہیں۔ جناب والا! مجھے اس تحریک کے نفس مضمون سے قطعی اتفاق ہے۔ کیونکہ اگر واقعی راؤ صاحب کی ہتک کی گئی ہے۔ تو یہ اس لئے قابل اعتراض ہے کہ یہ پاکستانی عوام کی تذلیل ہے جنہوں نے ان ممبروں کو اپنا نمائندہ بنایا ہے اور ہم کبھی پاکستانی اور کسی مسلمان کی توہین و تذلیل برداشت کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ افسران پر لازم ہے کہ اس معزز ایوان کو قابل احترام سمجھیں۔ کیونکہ یہ عوام کا نمائندہ ایوان ہے۔ ہماری ایڈمنسٹریشن کا سلوک درحقیقت ایسا نہیں جسے آسانی کے ساتھ برداشت کیا جا سکے۔ اگر ان کے ہاں کوئی شخص کسی کام کی غرض سے جاتا ہے تو وہ اس کی معروضات پر کان نہیں دھرتے وہ کہتے ہیں کہ اصل حکومت ہماری ہی ہے وزیر تو آتے جاتے ہیں۔ اور چونکہ قانون سازی میں ان کا ہاتھ ہے اور اس پر عمل کروانا بھی ان کے ذمے ہے اس طرح وہ عوام سے اپنے کو بالاتر سمجھتے ہیں حالانکہ حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔ جمہوریت میں عوام ہی کی حکومت ہوتی ہے اور وہی اپنے لئے قانون بناتے ہیں۔ البتہ ان قوانین کو نافذ کرنے کے لئے افسران کی خدمات لی جاتی ہیں یعنی بجائے اس کے کہ سرکاری افسر عوام سے بالاتر ہوں۔ میں سمجھتا ہوں کہ وہ عوام کے خادم ہوتے ہیں۔ یہاں حالت یہ ہے کہ اگر منسٹر صاحبان بھی اپنے ان افسروں کو کوئی تحریری ہدایت دیتے ہیں تو وہ اس پر عمل نہیں کرتے۔

جناب والا ہماری ایڈمنسٹریشن کا عالم تو یہ ہے کہ کراچی میں قادیانیوں کو تو تین جلسے کرنے کی اجازت دے دی گئی تھی لیکن جب ختم نبوت والوں نے سیرت النبی کے نام سے جلسہ کرنے کی اجازت مانگی تو انہیں یہ کہہ کر اجازت نہیں دی گئی کہ ان کے جلسے سے نقص امن کا خطرہ لاحق ہے۔ جناب والا۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک مذہبی ادارے کو نقص امن کے لئے خطرہ کا نام دے کر اسے جلسہ کرنے سے منع کر دیا جائے۔

جناب والا! اس سلسلہ میں مجھے ختم نبوت والوں نے ایک خط لکھا۔ جو نہ معلوم کس طرح کراچی پولیس کے ہاتھ چڑھ گیا تھا۔ میرا تو خیال ہے کہ پولیس والے خود ہی اس تاک میں رہتے ہیں کہ اس قسم کے خطوط وغیرہ ان کی مرضی کے خلاف کسی بھی شخص کو پہنچنے نہ پائیں۔ تو عرض یہ ہے کہ کراچی کے ڈی آئی جی پولیس نے خط لکھنے والے کو اپنے دفتر میں بلایا پہلے تو اسے یہ خط لکھنے پر بڑا سخت سست کہا اور پھر اس سے پوچھنے لگے کہ تم مولانا غلام غوث کو جانتے ہو۔ غرضیکہ مبلغ ختم نبوت کو انہوں نے تین گھنٹہ بٹھائے رکھا۔

جناب والا۔ میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان کی پوری توجہ اس امر کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں کہ اسے بی ڈی ممبر نے ابتداء مارشل لا کے وقت ایک معزز ممبر کو پندرہ دن تک روزانہ بلا کر کچہری میں کان پکڑنے پر مجبور کیا۔ اس انتظامیہ کی اصلاح تبھی ممکن ہے کہ میری آپ آئندہ والی تجویز کے مطابق [illegible] کے ذریعہ ان کی اصلاح کر دی جائے اس کے لئے یہ ایوان حکومت کو مجبور کرے۔ کیونکہ اس کے بغیر ان حالات پر قابو پانا کار دارد ہے۔ میرے تو بعض سوالات بھی ایوان کے سامنے نہیں آئے اور شاید انہیں سب سے آخر میں رکھا گیا ہے۔ یہ تو خیر یونہی تذکرہ عرض کیا ہے۔ اصل مسئلہ تو ڈپٹی کمشنر منٹگمری کے متعلق زیر غور ہے کہ انہوں نے راؤ خورشید علی خان کی توہین کی ہے۔ جناب والا۔ جب میں اس سلسلے میں مختلف معزز ممبران کی تقریریں سن رہا تھا تو سچی بات ہے میرا خون بھی کھول رہا تھا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب نے کیوں معزز رکن اسمبلی کی توہین کی۔ میں سمجھ رہا تھا کہ کہیں۔ ڈی سی نے ان کو ڈیم فول وغیرہ کہہ دیا۔ انگریزی میں تھا اور میں انگریزی جانتا نہیں لیکن ایک لفظ ڈیم فول یاد ہے۔ راؤ صاحب نے الفاظ بھی اردو میں نقل نہ کئے ورنہ میں پہلے سمجھ جاتا۔ جب میں نے اصل الفاظ معلوم کئے تو وہ بہت معمولی تھے۔ پھر جب میں نے تقاریر کے دوران ملک کرم داد کا نام سنا تو یہ معلوم کر کے ششدر رہ گیا کہ یہ سب کچھ اس کے متعلق کیا جا رہا ہے اور اسے بڑے گندے الفاظ کے ساتھ لعنت ملامت کیا جا رہا ہے حالانکہ جہاں تک میں انہیں جانتا ہوں وہ شریف النفس انسان ہیں۔

اور ملک بھر میں ان کی بڑی اچھی شہرت ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان سے غلطی سرزد ہو گئی ہو اور انہوں نے راؤ خورشید علی خاں کی شان میں گستاخی کی ہو لیکن اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی معمولی سی دانستہ یا نادانستہ غلطی پر اس قدر برا بھلا کہا جائے۔ جس قدر کہ ایوان میں کہا جا رہا ہے۔ ہمارے سامنے خدا اور رسول کا قانون موجود ہے جسے قانون شریعت کہتے ہیں۔ اس کی رُو سے کسی بھی ملزم پر اس طرح یکطرفہ الزامات عائد کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہم عام اصول کے تحت بھی اس طرح کر سکتے تھے کہ ڈپٹی کمشنر مذکور سے جواب طلب کیا جاتا وہ اگر قصوروار ہوتے تو ان کو تنبیہ کی جاتی۔ لیکن اب جبکہ نہ اس سے اس بارے میں پوچھا گیا ہے نہ اسے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع یہاں پر نصیب ہے۔ تو اس صورت میں ان الزامات کو عائد کرنا کوئی اچھی بات نہیں ہے ہم یہاں ایک جج کی حیثیت نہیں رکھتے اور نہ ہی کسی مجسٹریٹ کا درجہ رکھتے ہیں کہ کسی مقدمہ کی سماعت کریں۔ ہم تو یہاں محض شکایات سننے کے لئے اور اپنی مشکلات پیش کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں یا صرف ملکی قوانین وضع کر سکتے ہیں یا کسی امر کے بارہ میں تحقیقات [illegible] کر سکتے ہیں اس لئے جناب والا! ان حالات کے پیش نظر جو الفاظ ملک کرم داد کے حق میں استعمال کئے گئے ہیں مجھے ان پر نہایت ہی افسوس ہے اور میں آپ کی وساطت سے اس معزز ایوان سے التماس کروں گا کہ وہ اس قسم کے الفاظ کے استعمال سے اجتناب برتیں۔ جناب والا۔ زیر بحث مسئلہ میں ہمیں سب سے پہلے تو یہ دیکھنا چاہیئے تھا کہ جو الفاظ راؤ خورشید علی خان نقل کر رہے ہیں آیا وہ الفاظ فی الحقیقت استعمال بھی کئے ہیں یا نہیں۔ دوسرا یہ کہ میں پیشتر عرض کر چکا ہوں کہ ہم کسی بھی سرکاری ملازم کو اس قسم کے توہین آمیز رویہ کی اجازت نہیں دے سکتے لیکن مقصد صرف یہ تھا کہ پہلے ہم یہ معلوم کر لیتے کہ وہ توہین آمیز کلمات جو ڈپٹی کمشنر منٹگمری سے منسوب کئے جا رہے ہیں آیا استعمال بھی ہوئے ہیں کہ نہیں۔ لیکن ان معزز ممبران کی جو اس مذکورہ اجلاس میں شریک تھے تقاریر سننے کے بعد مجھے عجیب ہوا کہ انہوں نے راؤ خورشید علی خاں کے بیان کی تردید کی ہے دو طرفہ بیانات کی سماعت کے بعد ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دونوں اطراف برابر وزن رکھتے ہیں اس لئے ہم اس پر قطعی کوئی فیصلہ کرنے سے قاصر ہیں۔ لیکن اگر واقعی ان کی (باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

دورِ اول کے سلاطین دین پر فریفتہ تھے مگر دورِ حاضر کے ارباب اقتدار دین کا مذاق اڑاتے ہیں

(امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا)

سرگودھا ۔ ۳۰ نومبر کے خطبہ جمعہ میں حضرت مولانا محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا نے سرگودھا میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دینے اور لڑکیوں کے ورائٹی شو کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت دیئے جانے پر شدید غم و غصہ کا اظہار فرمایا اور حکام ضلع کے اس خانوادہ پر کڑی نکتہ چینی کی ۔ آپ نے اسلام کے دورِ اول کے سلاطین کے واقعات بیان فرماتے ہوئے کہا کہ ان کے دلوں میں اسلام کی قدر تھی علماء کا احترام کرتے تھے ان کے احکام کے آگے جھک جاتے تھے ۔ اور اسلامی علوم پر فریفتہ ہوتے تھے ۔ اس ضمن میں آپ نے ہارون الرشید کا ایک واقعہ بیان فرمایا کہ ہارون رشید گھوڑے پر سوار تھے امام مالک درس حدیث دے رہے تھے اسی حالت میں اس نے کہا کہ یا امام مجھے دو حدیثیں سنا دیجئے ۔ آپ نے فرمایا تو نیچے اتر ۔ اور شاگردوں کو کہہ کر اسے دس دس کوڑے لگوائے ۔ اس نے وجہ پوچھی ۔ آپ نے فرمایا کہ تو نے حدیث نبوی کی توہین کی ہے ۔ اب میں تجھے بیس حدیثیں سناؤں گا ۔ اس کے علاوہ عمر ابن عبدالعزیز کا ایک واقعہ جو سراسر نصیحت آمیز تھا بیان فرمایا اور دورِ حاضر کے سلاطین کے رویہ پر اظہار ناراضگی فرماتے ہوئے کہا کہ علماء کی باتیں ٹھکرا دیتے ہیں ۔ دین کی قدر نہیں کرتے قرآن و حدیث کا مذاق اڑایا جا رہا ہے ۔ آپ کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل قرارداد منظور کی گئی ۔

قرارداد

مسلمانانِ سرگودھا کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان بالخصوص حکام ضلع سرگودھا کے اس رویہ پر سخت غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے کہ ۲۵ نومبر ۱۹۶۲ء کو جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دی اور آج کمپنی باغ میں لڑکیوں کے ورائٹی شو میں لاؤڈ سپیکر کھلم کھلا چل رہا ہے جہاں مخرب اخلاق اور فحش گانے گائے جا رہے ہیں ۔ یہ اجتماع عظیم پوچھنے کا حق رکھتا ہے کہ کیا ملک پاکستان کے حصول کا مقصد یہی تھا؟ اور ممبران صوبائی اسمبلی سے گزارش کرتا ہے کہ اسمبلی کے ذریعے ایسے تمام فحش پروگراموں کے خاتمے کی کوشش کریں اور مطالبہ کرتا ہے کہ حکومت اپنے رویہ پر نظرثانی کرے ۔

سعید الرحمٰن بھیروی انچارج دفتر سرگودھا

امیر جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کی طرف سے کشمیر کی آزادی کیلئے

دس ہزار رضاکاروں کی پیش کش

پشاور ۔ نصر اللہ جان اعوان ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر نے کہا ہے کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے کشمیر کی آزادی کے لئے ایک لاکھ رضاکاروں کی جو پیش کش کی ہے ہمیں اس سے پورا اتفاق ہے ۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان مسئلہ کشمیر کے حل کے لئے ہر ممکن صلح کن ذرائع اختیار کر چکا ہے مگر اپنے منافق دوستوں کی وجہ سے ناکام رہا ہے اور اب جبکہ ہٹ دھرم نہرو کے حوصلے ان ہی منافق دوستوں کے ذریعہ فوجی مدد کی وجہ سے اور زیادہ بلند ہو گئے ہیں مسئلہ کشمیر کا حل صلح کن ذرائع سے ناممکن ہو گیا ہے ۔ اس لئے اب کشمیر کی آزادی کا واحد ذریعہ جہاد ہی رہ گیا ہے ۔ انہوں نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کشمیر کے مظلوم باشندوں کو بھارت کے ظالمانہ چنگل سے نجات دلانا ہم سب کا فرض ہے جس کے لئے ہم خون کا آخری قطرہ تک بہا دینے کے لئے تیار ہیں ۔ اس مقصد کے لئے امیر شہر کی تنظیم سے دس ہزار رضاکاروں کی پیش کش کی ہے ۔ یہ پیش کش جناب صدر مملکت کو بذریعہ رجسٹری (ڈاک) ارسال کر دی گئی ہے ۔ (ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء پشاور)

مبلغین جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

پشاور ۔ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی آمد پر مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام پشاور کا ایک خاص اجلاس امیر جمعیۃ مولانا محمد حسین صاحب کی علالت کی وجہ سے مفتی عبدالقیوم پوپلزئی کی زیر صدارت منعقد ہوا ۔ قاری محمد یعقوب صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے اجلاس کا آغاز کیا گزشتہ حسابات وغیرہ کی جانچ پڑتال کی گئی ۔ عوام کو جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کرنے کے لئے چار حلقوں میں تقسیم کیا گیا ۔ اس مقصد کے لئے امیر جمعیۃ سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے تقریباً چھ مبلغین کا بندوبست کیا ۔

گجرات میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

۲۳ نومبر بروز جمعہ جامعہ مسجد حیات النبی گجرات میں حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مدظلہ خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم نے جمعہ سے قبل توحید و رسالت کے موضوع پر خطاب فرمایا تقریر جاری رکھتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف عوام کو توجہ دلائی ۔ بعد نماز جمعہ بعض لوگوں نے قائم رکنیت پُر کر دینے کے لئے مہم جاری کرنے کا عہد کیا ۔

جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب کی تشریف آوری بھکر میں

دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح

۳ رجب مطابق یکم دسمبر ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ مسجد طلبہ گیٹ میں جمعیۃ علماء اسلام بھکر ضلع میانوالی کا اجلاس عام ہوا جس میں علاقے کے تمام علماء کرام نے شرکت فرمائی سینکڑوں کی تعداد میں دیندار حضرات باہر سے تشریف لائے ہوئے تھے ۔ بعد از نماز ظہر جلسہ کی پہلی نشست شروع ہوئی ۔ جس میں حضرت مولانا ڈاکٹر مناظر حسن صاحب نظر ایڈیٹر خدام الدین لاہور ۔ اور حضرت محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ بھکر نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ بعد نماز عصر دفتر جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا افتتاح ہوا اور پرچم لہرایا گیا ۔ پرچم کشائی اور دفتر کا افتتاح حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ نے کیا ۔ بیسیوں علماء کرام کے علاوہ ہزاروں کی تعداد میں مسلمان موجود تھے پرچم لہرانے کے بعد حضرت موصوف مدظلہ نے مختصر مگر جامع الفاظ میں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اس کے بعد حضرت موصوف نے دعا فرمائی ۔ مغرب کی نماز مسجد نوانی کھوہ میں ادا فرمائی پھر مجلس ذکر ہوئی سینکڑوں مسلمان شامل ہوئے دوسری نشست بعد نماز عشا شروع ہوئی جس کی صدارت حضرت مولانا محمد علی صاحب خلیفہ مجاز حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے کی حضرت مولانا محمد رمضان صاحب نے حالات حاضرہ پر نہایت عالمانہ انداز میں خطاب فرمایا ۔ آپ نے عائلی قوانین کی مذمت فرمائی اور فرمایا کہ ایسے قوانین جو قرآن و حدیث سے ٹکراتے ہوں ان کو مسلمان کبھی برداشت نہیں کر سکتے ۔ قرآن و حدیث کے خلاف جو قانون بنے گا ہم اس کو پاؤں تلے کچل دیں گے آپ نے آبادکاری کے متعلق فرمایا کہ سولہ سال گزر چکے ہیں مگر مہاجرین کا مسئلہ ابھی تک وہیں کا وہیں ہے آبادکاری کے نام پر بے دھاندلیاں ہو رہی ہیں جو مہاجرین اپنا وطن عزیز محض دین کیلئے چھوڑ کر آئے تھے ان کو جلد از جلد آباد کیا جائے ۔ آپ نے پاکستان میں رشوت ستانی اور بے حیائی کی پُرزور مذمت کی بعد میں شہر بھکر کی طرف سے ایک قرارداد منظور کی گئی ۔ جو حسب ذیل ہے ۔

"حکومت نے بھکر کو ترقی یافتہ شہر قرار دے کر ہاؤس ٹیکس اور پراپرٹی ٹیکس لگانے کی تجویز کی ہے ۔ چنانچہ شہر میں مکانوں اور دکانوں شہری عمارتوں کی حیثیت سے ہاؤس ٹیکس تشخیص کرنے کے لئے معلوم کی جا رہی ہے ۔ دراصل بھکر شہر کے باشندگان کی مالی اور کاروباری حالت اس لائق نہیں کہ وہ کسی بھی قسم کا ٹیکس ادا کر سکیں ۔ یہاں پر اکثریت مہاجرین کی ہے جو کہ پندرہ سال گزرنے پر بھی بحالیات اور سیٹلمنٹ کے خلجان سے نہیں نکل سکے اور تاحال متعلقہ دفتروں کا طواف کر رہے ہیں اور مجموعی طور پر اقتصادی اور کاروباری حیثیت سے بھکر کے لوکل باشندوں کی حالت بھی مہاجرین کے برابر ہی ہے لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام کا یہ عظیم اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ بھکر شہر کو پراپرٹی ۔ ہاؤس ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دے ۔ اس کے بعد حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ جانشین شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ نے ۱½ گھنٹہ خطاب فرمایا ۔ پاکستان میں قرآن و حدیث کے خلاف بننے والے قوانین کی مذمت کی آپ نے نہایت مفصل و مدلل تقریر فرمائی اس کے بعد آپ نے دعا فرمائی جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا ۔ صبح کی نماز کے بعد مدرسہ عربیہ جامع العلوم میں حضرت موصوف نے درس قرآن پاک دیا ۔ بعد ازاں کلورکوٹ تحصیل بھکر تشریف لے گئے

ملک میں خلاف اسلام سرگرمیوں کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کیا جائیگا

جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین ملک میں شرعی نظام کا قیام ہے (مولانا محمد رمضان)

بھمب (دوآبہ) بروز جمعہ - جمعیۃ علماء اسلام کندیاں ضلع میانوالی کے زیر اہتمام ایک جلسہ عام منعقد ہوا - جس میں جمعہ کے موقعہ پر حضرت مولانا قطب الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام کندیاں اور حضرت مولانا قاری عطا محمد صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کندیاں نے عوام سے خطاب فرمایا - شام کی گاڑی سے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب مہتمم مدرسہ تبلیغ الاسلام ناظم اعلیٰ ضلع میانوالی پہنچے - بعد از نماز عشاء حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد دوآبہ کی زیر صدارت جلسہ کی دوسری نشست کی کارروائی شروع کی گئی - قاری عطا محمد صاحب کی تلاوت پاک کے بعد ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی نے اپنی تقریر کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا - آج جب کہ ایمان کی متاع عزیز لوٹنے کے لئے چاروں طرف حملے کئے جا رہے ہیں کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کا انکار - کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا انکار - کہیں اللہ تعالےٰ کی وحدانیت کا انکار اور کہیں قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر کو بدلنے کی ناپاک جسارت کی جا رہی ہے اور معاشرہ فحاشی - عریانی - بے حیائی اور بے غیرتی کے طوفان بدتمیزی میں غرق ہے - "ان حالات میں علماء برادر دیندار حضرات کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں - اگر آج ہم نے حالات کی نزاکت کو نہ پہچانا تو یقیناً تباہ و برباد ہو کر رہ جائیں گے -

عائلی قوانین پر عالمانہ تبصرہ کرتے ہوئے مولانا نے فرمایا - کہ یہ قانون صراحتاً مداخلت فی الدین ہے اور اس کی تمام دفعات اسلام کے خلاف ہیں - لہٰذا ہم حکومت کو اس کی تنسیخ پر مجبور کریں گے - اس ملک میں خلاف اسلام سرگرمیوں کو علماء کرام ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے اور نہ کسی خلاف شریعت قانون کو یہاں نافذ ہونے دیں گے - جمعیۃ علماء اسلام کا نصب العین یہی ہے کہ پاکستان میں شرعی قوانین کا اجراء کیا جائے -

ممبر سازی کا کام پہلے سے جاری تھا دوسرے دن ارکان جمعیت کا اجلاس طلب کیا گیا - اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

امیر - حضرت مولانا دوست محمد صاحب خطیب جامع مسجد دوآبہ -
ناظم - جناب حاجی عالم شیر نمبردار
خزانچی - حافظ یار محمد صاحب
سالار - جناب محمد امیر صاحب -

ٹنڈو آدم میں تشکیل جمعیۃ علماء اسلام

ایک خاص میٹنگ کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

حضرت مولانا فضل الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر
مولانا عبدالشکور صاحب لوری ناظم اعلیٰ
خلیفہ محمد اعظم صاحب خازن -
حافظ عبدالغفور صاحب جعفری سالار اعلیٰ
قاضی محمد حسن صاحب - نائب سالار

جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد

بعد نماز مغرب دار العلوم مدنیہ عیدگاہ صادق آباد میں جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کا اجتماع ہوا - اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی - امیر جمعیۃ نے صحابہ کے فضائل اور صحابہ معیار حق ہیں کے عنوان پر قرآن حدیث کی روشنی میں تقریر کی بعد ازاں مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کیا گیا -

جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے - کہ وہ اسٹیشن صادق آباد کے جدید پل کو اس طرز پر بنائیں جیسا کہ دوسرے بڑے شہروں میں ڈبل پل بنے ہوئے ہیں - جن کے دونوں طرف آبادی ہے - صادق آباد میں لائن کے دونوں طرف آبادی ہے اور آبادی کے افراد کو کاروباری ضروریات کے لئے لائن سے عبور کر کے آنا پڑتا ہے - اس سلسلہ میں کئی مرتبہ اسٹیشن صادق آباد میں حادثات ہو چکے ہیں اور کئی جانیں ضائع ہو چکی ہیں - جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کا یہ مطالبہ ہے کہ اہالیان صادق آباد کا یہ دیرینہ مطالبہ نہایت ہی اہم ہے - اب جب کہ ریلوے کی طرف سے جدید پل تعمیر ہو رہا ہے - پبلک صادق آباد کی اس دیرینہ ضرورت اور خواہش کو ذریعہ ہو مسئلہ پوری کر کے آبادی کے اضطراب کو دور فرمائیں اور آئندہ حادثات کا شکار ہونے سے آبادی کو بچائیں

غیور قبائل اسلام اور تحفظ ملک کے لئے اپنے خون کا آخری قطرہ بہادینگے

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے اعلان کا خیر مقدم

۱۵ر نومبر کو ۲ بجے جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسماعیل خاں کا عظیم الشان اجلاس کمپنی باغ میں زیر صدارت قاضی عطاء اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء تحصیل ٹانک منعقد ہوا - ضلع کی تینوں تحصیلوں کے علماء کرام کے علاوہ غیور قبائل کے معززین اور لیڈروں نے بھی شرکت کی - جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا - بعد ازاں جناب قاضی عبدالکریم صاحب کلاچوی نے حالات حاضرہ پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ موجودہ حالات آپ سے مخفی نہیں - ہندوستان اور چین کی موجودہ کشیدگی اور ہمارے حلیفوں کا ان کو بے دھڑک اسلحہ فراہم کرنا ایک ایسا فعل ہے جس سے کوئی محب وطن پاکستانی چشم پوشی نہیں کر سکتا - ہمارے دشمن اگر ہمارے اندرونی اور گروہی اختلافات سے یہ سمجھتے ہیں کہ ہم اپنے دفاع سے غافل ہیں تو یہ ان کو دھوکہ ہے یہ تسلیم ہے کہ ہم جس چیز یا جس تحریک مثلاً مرزائیت پرویزیت یا دہریت وغیرہ کو ملک کے لئے مہلک یا نقصان دہ سمجھتے ہیں اس کے متعلق دیانتداری سے حکومت کو نیک مشورہ دینا اپنا فرض سمجھتے ہیں - چاہے حکومت اس سے خوش ہو یا ناراض اور یہ ہمارے گھر کا معاملہ ہے - لیکن اگر کسی نے ملک کی سالمیت کی طرف ترچھی نگاہ سے دیکھا تو وہ آنکھ پھوڑ دی جائے گی، اور پاکستان کے مسلمان جسد واحد ہو کر میدان جہاد میں کود پڑیں گے اور اس ملک کی حفاظت کرنا ہمارا فرض ہے

اس کے بعد مولانا علاؤ الدین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم نے چودہ سو برس پہلے یہ فیصلہ دیا تھا کہ غیر مسلم چاہے وہ ہندو ہوں یا سکھ' یہودی ہوں یا نصاریٰ کبھی اور کسی وقت ہمارے دوست نہیں بن سکتے - یہ ہماری سادہ لوحی تھی کہ ہم ان کو اپنا خیر خواہ اور دوست سمجھتے رہے - بھلا جو لوگ چوبیس گھنٹے شراب میں مست رہیں جن کا مشغلہ دن رات غیر محرموں سے رقص کرنا ہو وہ بدبخت جب اپنے خیر خواہ نہیں تو ہمارے بہی خواہ کیسے بن سکتے ہیں - یاد رکھو کہ وقت آنے پر کفر ایک ملت بن کر مسلمانوں کے خطرہ بن جاتا ہے - کیا درست نہیں کہ بھارت اور چین کی معمولی جھڑپ میں خواہ وہ جس غرض کے لئے شروع ہوئیں امریکہ بھارت کو تو بھاری مقدار میں اسلحہ بارود مہیا کر رہا ہے اور اپنے حلیف ملک پاکستان کو طیلسے سرنگی، جو ثقافت کے نام سے امریکہ سے رقاصائیں دسمبر میں پاکستان پہنچ رہی ہیں - یہ پاکستان ہے ناچ گھر نہیں ان کا داخلہ بند کر دیا جائے - مولانا نے تقریر جاری رکھتے حکومت پاکستان سے اپیل کی کہ ملک کی خارجہ پالیسی کو جلد تبدیل کیا جائے اور مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کے اعلان کے مطابق ہماری حکومت سیٹو اور سنٹو پر بھروسہ چھوڑ کر خدا پر توکل کرتے ہوئے عزت دین اور تحفظ ملک و ملت کی خاطر جہاد کا اعلان کر دے ہم حکومت کو یقین دلاتے ہیں کہ مسلمانان ضلع ڈیرہ اور اس کے جمیع ملحقہ قبائل کے غیور پٹھان اسلام اور تحفظ ملک کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ بہادیں گے - ہزاروں کا مجمع نعرہ تکبیر سے گونج اٹھا) اور تمام حاضرین جن میں غیور قبائل کے بڑے بڑے لیڈر بھی شامل تھے ہاتھ اٹھا اٹھا کر تائید کی - اس کے بعد قبائل کے مایہ ناز لیڈر ملک بازگل خاں نے بھی انہیں خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم مفتی صاحب کے اشارے پر جہاد کے لئے تیار ہیں - جلسہ کے اخیر میں ایک قرارداد پاس ہوئی جس میں مولانا مفتی محمود صاحب کے ایمان افروز اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے حکومت کو یقین دلایا کہ ضلع ڈیرہ اور اس کے ملحقہ قبائل - غیور اور دین دوست پٹھان حکومت کے ادنیٰ اشارے پر ملک و ملت کی حفاظت اور اسلام کی سربلندی کے لئے ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار ہیں

سکولوں میں طلباء کے ڈراموں اور فن موسیقی پر پابندی عائد کی جائے

ملک بھر میں فوجی تربیت لازمی کیجائے ـ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کی قرارداد

کوٹ ادو ـ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ایک اجلاس زیر صدارت قاضی ابوالحسن منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے پاس ہوا۔ بڑکراس کے موقعہ پر سکولوں میں ڈرامے سٹیج کئے جاتے ہیں ـ طلباء زنانہ اور طالبات مردانہ لباس زیب تن کر کے فلمی اداکاری کا مظاہرہ کرتے ہیں جس سے تعلیم کی طرف رجحان کم ہو جاتا ہے ـ

اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ایسی تمام غیر اسلامی روایات اور اخلاق سوز مظاہر پر پابندی عائد کی جائے اور ثقافتی شو زجن کو حکومت کلی سرپرستی حاصل ہے پر بھی پابندی عائد ہونی چاہئے کیونکہ یہ تمام غیر اسلامی اور قرآن و سنت کے منافی چیزیں ہیں ان سے انسانی کردار اور اخلاق کے مجروح ہونے کا شدید خطرہ ہوتا ہے ـ سکولوں میں ڈراموں اور موسیقی کے ذریعے قوم کی اس نئی پود کے ناپختہ ذہنوں کو اداکاری اور دین سے بیزاری کا درس دیا جاتا ہے ـ اور آئندہ کے لئے وہ طلباء قوم و ملک کی خدمت سرانجام دینے سے معذور ہوتے ہیں ـ اجتماع میں حکومت سے بھی مطالبہ کیا گیا کہ ملک بھر کے تمام سکولوں میں درس قرآن مجید اور فوجی تربیت لازمی قرار دی جائے ـ تاکہ قوم کے ہونہار طلباء ملک کی بہترین خدمت سرانجام دے سکیں ـ

ضلع رحیم یار خاں میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

ضلع رحیم یار خاں میں مخلص مسلمانوں کی سعی جمیلہ سے جمعیۃ علماء اسلام کی پوزیشن نہایت مضبوط ہوتی جا رہی ہے اور کام کی رفتار حوصلہ افزا ہے ـ تازہ اطلاع کے مطابق ضلع رحیم یار خاں کی تقریباً تمام تحصیلوں میں کام شروع ہو چکا ہے تنظیم کو مضبوط تر بنانے کے لئے تحصیل کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ہے ـ شاخیں ہر جگہ پر بڑی سرعت سے قائم ہو رہی ہیں ـ چنانچہ تحصیل صادق آباد میں دس اور تحصیل رحیم یار خاں میں چار شاخیں قائم ہو چکی ہیں ـ خان پور لیاقت پور میں بھی کام شروع ہو چکا ہے دفتر مرکزی جمعیۃ لاہور سے فارم ممبری دستور اساسی اور رسید بکیں منگوائی گئی ہیں ـ

کوہاٹ کے آئمہ مساجد کا عائلی قوانین سے عدم تعاون

گزشتہ روز جنگل خیل میں خطیب جامع مسجد قریشیاں مولانا غلام محمود صاحب کی زیر صدارت مقامی آئمہ مساجد کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں بیس سے زائد امامان مسجد نے شمولیت کی علمائے کرام کے اس اجلاس میں متفقہ طور پر عائلی قوانین سے عدم تعاون کا فیصلہ کیا گیا (مولوی امیر اظہر رکن جمعیۃ)

پاکستان سیٹو اور سینٹو کو فوراً خیرباد کہہ دے

افریشیائی ملکوں سے تعلقات قائم کئے جائیں

کوٹ ادو ـ ۲۹ نومبر چوہدری شوکت علی کی زیر صدارت جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا اجلاس منعقد ہوا جس میں ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستان کو سیٹو اور سینٹو جیسے دفاعی معاہدوں سے سوائے نقصان کے اور کوئی فائدہ نہیں ہوا لہٰذا حکومت کو چاہیے کہ وہ ان کو خیرباد کہہ دے اور افریشیائی و اسلامی ممالک سے دوستانہ تعلقات قائم کئے جائیں ـ نیز پاکستان کی خارجہ پالیسی کو آزاد رکھا جائے ـ آخر میں مسئلہ کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا کہ کشمیر کا واحد حل جہاد میں ہے ـ اس کے بغیر اس کا حل ناممکن ہے ـ لہٰذا جمعیۃ علماء اسلام حکومت کو ہر ممکن امداد و تعاون کا یقین دلاتی ہے

جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ

تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں

بحمد اللہ تعالےٰ جمعیۃ علماء اسلام ماچھی گوٹھ کے عہدیداران نہایت جانفشانی سے ہر جگہ جمعیۃ کی تشکیل اور ممبر سازی کا کام کر رہے ہیں خصوصاً مولانا منظور احمد صاحب ناظم ـ حاجی فتح محمد صاحب خازن ـ حاجی جان محمد صاحب سالار اپنی تحصیل میں دورہ کر رہے ہیں ـ چک ۱۸۸ ـ چک ۱۸۹ بستی وریندہ ابہار چک ۱۷۲ الٹی محمد پور بستی تانوری بستی کھوکھراں گوٹھ احمد خان میں تبلیغی دورہ کر چکے ہیں اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ کر چکے ہیں ـ خصوصاً چک ۱۵۶ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام عمل میں آ چکا ہے ـ دعا ہے کہ جمیع کارکنان جمعیۃ علماء کو مزید دین کی خدمت کی توفیق بخشے ـ آمین ـ

جمعیۃ علماء اسلام ڈگری

حضرت مولانا حافظ محمد شفیع صاحب مہتمم دارالعلوم ڈگری ضلع تھرپارکر ناظم جمعیۃ علماء اسلام حیدر آباد ڈویژن اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۴ نومبر کو میں نے شہداد پور کی جمعیۃ کا ریکارڈ دیکھا اور چند ایک گذارشات بھی پیش خدمت کیں ـ ۱۴ نومبر کو حضرت مولانا عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کے ہمراہ ۱۱ بجے روانہ ہو کر رات کو حیدر آباد کے جلسہ میں حضرت صاحب اور بندہ نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کے متعلق کافی روشنی ڈالی ـ

۱۵ نومبر کو ٹنڈو الٰہ یار بندہ پہنچا وہاں میٹنگ بلائی گئی اور جماعتی اغراض و مقاصد کی تبلیغ کی ـ ۱۵ کی شام کو ڈگری پہنچا مقصد حاضری یہ ہے کہ بندہ کو عرصہ ایک سال سے بیماری بواسیر کا عارضہ تھا جس کی اب تکلیف زیادہ بڑھ گئی تھی ـ اب قدرے افاقہ ہے ـ لہٰذا اطلاعاً عرض ہے کہ بشرط صحت و زندگی ۱۵ دسمبر کے بعد جمعیۃ کا کوئی کام کر سکوں گا ـ

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی جماعتی سرگرمیاں

حسب پروگرام جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کے تمام حلقہ جات میں جمعیۃ علماء اسلام　　　کی شاخیں قائم ہوئیں ـ حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ـ مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان ـ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ضلع کا دورہ کیا اور مندرجہ ذیل حلقہ میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کیں ـ

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ اتمان بلاک

امیر ـ مولانا فیض الرحمان صاحب ـ
نائب امیر ـ مولانا عبدالواحد صاحب جلبتی
ناظم اعلیٰ مولانا امین الحق صاحب نور ڈھیری
ناظم ـ مولانا حافظ ثمر روزنہ ـ

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ رزڑ ـ

امیر ـ مولانا عبدالواحد صاحب ڈاگی
نائب امیر ـ مولانا حمد اللہ صاحب ڈاگی
نائب امیر ۲ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب
ناظم اعلیٰ مولانا شمس الہدیٰ صاحب ـ
ناظم ـ مولانا تقبل واحد صاحب ـ ۴۶
۴۶ ناظم ۲ مولانا نور حلیم صاحب
خازن ـ مولانا عبدالواحد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام حلقہ بابینی (مردان)

امیر ـ مولانا عبدالحکیم صاحب کگوئی پیرلوں ـ
نائب امیر ـ مولانا الحاج عبدالستار صاحب پہبلی
ناظم اعلیٰ ـ مولانا صاحب حق محمد صاحب تازہ گرام
ناظم ـ مولانا رحیم اللہ صاحب قاسمی ـ

جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد برائیوں کو ختم کرنا اور اسلامی نظام برپا کرنا ہے

۱۷ رجب مطابق ۱۷ نومبر کبیر والا کی نئی جامع مسجد میں جمعیۃ علماء کی طرف سے ایک روزہ عظیم الشان جلسہ ہوا ـ جس میں حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب سلجی ـ حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب ـ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب و حضرت مولانا دوست محمد صاحب نے شرکت فرمائی ـ دن کے اجلاس میں مولانا محمد اسحٰق صاحب سلجی نے تاریخ کی روشنی میں علماء کی قربانیوں کا ذکر فرماتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کو بیان کیا نیز فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد ملک میں برائی کو ختم کر کے اسلامی نظام برپا کرنا ہے ـ رات کے اجلاس میں ناظم اعلیٰ حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب نے تقریر فرماتے ہوئے کہا کہ اگر صدر پاکستان چین اور بھارت کے معاملہ میں کوئی جرأت مندانہ اقدام کریں تو اہالیان کبیر والا ہر قسم کی جانی ـ مالی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں ـ نیز آپ نے عائلی قوانین کے متعلق فرمایا ـ کہ یہ قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں ـ ان کو منسوخ کر کے اسلامی قوانین کو رائج کیا جائے ـ جلسہ رات کے ۱۱½ بجے نعرہ ہائے تکبیر ـ جمعیۃ علماء اسلام زندہ باد کے نعروں سے اختتام پذیر ہوا

جمعیۃ علماء اسلام ملتان کے رہنماؤں کی جماعتی سرگرمیاں

مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے ضلع ڈیرہ غازی خاں صاحب دورہ کیا ـ ٹبی قیصرانی میں ایک اور واہلوا میں دو پبلک جلسوں کو خطاب کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے ـ مولانا عبداللہ کوٹ صاحب نے قصبہ فرہل اور شجاع آباد کا دورہ کیا اور بڑے عظیم الشان جلسوں سے خطاب کیا ـ

غریب مہاجرین کی فریاد

اسمبلیوں کے گزشتہ اجلاس کے دوران بڑے بڑے اور اہم مسائل پر سیر حاصل بحثیں ہوئیں مہاجرین کی مشکلات اور یونیورسٹیوں پر بھی اسمبلیوں اور پریس میں بہت کچھ کہا اور لکھا گیا۔ وزراء اور ذمہ داران کی طرف سے وعدہ اور حوصلہ پاکر کراچی میں غیر طے شدہ علاقہ کے تعلیم یافتہ مہاجرین نے اپنی باقاعدہ تنظیم بنا کر بہت سے مطالبات طے کئے۔ مگر ایک غریب طبقہ ایسا بھی ہے کہ جس کو آج تک کسی نے بھی قابل توجہ نہ گردانا۔ حالانکہ یہی وہ طبقہ ہے جو کم علم دیہاتی اور غریب ہونے کے باعث سب سے زیادہ ظلم کا شکار ہوا ہے۔ اس مظلوم طبقہ کی داستان مختصر الفاظ میں یہ ہے۔

اہلکاران بحالیات کی ناجائز اندھیر گردی سے تقریباً پورا ملک بالخصوص مہاجرین حضرات بخوبی واقف ہیں۔ ادھر یہ بیچارہ دیہاتی جاہل وکم علم اور تباہ حال ومفلس۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بہت سے غریب۔ برسوں دفاتر بحالیات کے چکر کاٹتے اور اپنے گاڑھے پسینہ کی کمائی ضائع کرنے کے بعد ناکام ونامراد ہو بیٹھے اور جن خوش نصیبوں کی دس پانچ صدی زمین منظور بھی ہوئی اول تو اہلکاران بحالیات نے نقول فیصلہ کے اجراء میں کافی سے زیادہ گڑبڑ کی۔ ادھر یونٹ بنوانے کے لئے درخواست گزارنے کی میعاد صرف پندرہ یوم اس قدر قلیل تھی کہ جس سے کم از کم جاہل وکم علم دیہاتی کا لاہور پہنچ کر عہدہ برآ ہونا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اگر کسی نہ کسی طرح تھوڑی بہت زمین منظور بھی ہوئی تھی تو ریکارڈ آفس والوں نے یونٹ بنوانے کی درخواست کو زائد المیعاد قرار دے کر ردی کی ٹوکری میں ڈال دیا۔ اور یہ خوش نصیب بھی بدنصیب بن کر نان شبینہ کے محتاج بن گئے۔ حالانکہ ملک کی غذائی پیداوار کا واحد ذمہ دار یہی غریب دیہاتی ہے۔ اس قسم کی زائد المیعاد درخواستیں ہزاروں کی تعداد میں ریکارڈ آفس لاہور میں پڑی ہوئی ہیں۔

حکومت کی قابل ومعتمد عدالتوں نے پوری تحقیق اور چھان بین کے بعد جس قدر زمین کلیم ہولڈر کا جائز حق تسلیم ومنظور کیا ہے۔ اس سے بھی محض ذرا سی قانونی الجھن کی وجہ سے محروم کر دینا کسی طرح بھی انصاف نہیں کہلا سکتا۔

ہم غرباء کی صرف اس قدر درخواست ہے کہ سب کچھ مصائب جھیلنے کے بعد یونٹ بنوانے کے لئے جو ہماری درخواستیں زائد المیعاد کے حکیہ میں ڈال دی گئی ہیں ان کو زائد المیعاد سے نکال کر یونٹ بنوا دئے جائیں تاکہ ہم دیہاتی غرباء بھی اپنی زمین حاصل کر کے روٹی کمانے کے قابل ہوسکیں۔

سلطان مسعود سکنہ مکان ۳۶ بلاک ۱۰
ڈیرہ غازیخان

مودودی عقائد اور حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی

حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی سے محترم عبد الجلیل صاحب انصاری مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ نے چند سوالات دریافت کئے جن کا تعلق اس کے عقائد سے ہے وہ مع جواب نقل کئے جاتے ہیں۔

(سوال) کیا جماعت اسلامی کے لٹریچر میں سلف صالحین کے مسلک کے خلاف بھی کچھ باتیں ہیں یا مطابق۔

(جواب) بعض مسائل میں غلطی کی گئی ہے جس کی ان کو اطلاع بھی کی گئی مگر رجوع کا اعلان نہیں کیا گیا۔

(سوال) زید یہ کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جسد عنصری کے ساتھ آسمان پر تشریف لے جانا قرآن سے ثابت نہیں البتہ نزول پر اجماع ہے۔

(جواب) غلط ہے ان کا آسمان پر جسد عنصری سے مرفوع ہونا بھی متواتر اور نزول بھی تواتر سے ثابت ہے۔

(سوال) عصمت نبوت کے لوازم ذات سے ہے یا نہیں۔

(جواب) نبوت کے لئے شرعاً عصمت لازم ہے۔

(سوال) حضرت موسیٰ علیہ السلام سے قبل از نبوت ایک بڑا گناہ ہوگیا تھا۔ کیا یہ درست ہے۔

(جواب) یہ غلط ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے خطاءً ایک کافر کا قتل صادر ہوا اس کو گناہ یا خلاف عصمت نہیں کہا جاسکتا۔

(دستخط ظفر احمد عثمانی)

پرویزیہ

ملحدین ومنکرین حدیث کے ادارہ طلوع اسلام کی طرف سے بہت دن پہلے سے لاہور بھر میں مطبوعہ اشتہارات چسپاں کئے جاتے رہے کہ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء کو دیال سنگھ کالج کے ہال میں غلام احمد پرویز تقریر کریں گے اور تقریر کا موضوع ہوگا۔ "انسان اور جنگ ۔ قرآن کی روشنی میں"

بہت سے ملحد اور منکرین جلسہ کے لئے بیتاب ہوں گے۔ آخر لاہور جہاں ۱۴ سے ۱۸ لاکھ تک کی آبادی ہو۔ دو تین سو آدمیوں کا مرزائی یا پرویزی یا مودودی ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ مرزائی تو عرصہ دراز سے فرنگی کی سرپرستی میں پلتے بڑھتے اور پھلتے پھولتے رہے۔ مگر اب ہر دجال کو فرقہ بنانے میں دقت محسوس ہوتی ہے اس لئے کہ سرکاری سرپرستی خاص طور پر شامل حال نہیں ہوتی۔ پرویزیت کو پہلی حکومتوں نے بہت چڑھایا بڑھایا۔ بنایا اور بہت سے جج اس کا اشتہار بنے اور موجودہ حکومت نے بھی عائلی قوانین جاری کر کے اس کی اچھی خاصی مدد کی اور مبارکباد وصول کی ہے۔ مگر مسلمان چونکہ پہلے سانپوں کے ڈسنے سے چوکنے ہو چکے تھے اس لئے وہ اب کسی ملحد کے دام تزویر میں جلدی نہیں پھنس سکتے۔ ہاں تو پرویز کی اس تقریر سننے کے لئے اس کے چیلے اور ملنے والے مقررہ وقت پر ساڑھے پانچ بجے دیال سنگھ کالج پہنچ گئے مگر دیال سنگھ کالج پہنچ گئے مگر دیال سنگھ کالج کے لڑکوں نے کمال کر دکھایا۔ انہوں نے کالج کے دروازے ہی بند کر رکھے تھے۔

پرویزی امت تیسنی چلاتی رہی۔ بڑا شور مچایا مگر اندر سے سنا ہے کہ ان کے سروں پر پتھروں کی بارش ہوتی رہی۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی نے باہر سے بھی اینٹوں سے تواضع کی یا کرنے کا ارادہ کیا۔ تب کہیں پرویزی مجمع منتشر ہوا اور پرویز آیا ہی نہیں۔ سنا ہے کہ پرویزی امت کے بڑے بڑے آدمی آ آ کر مچلتے رہے مگر ان کی دال نہ گلی۔ ممکن ہے کہ پرنسپل صاحب پہلے پہل نرم پڑ گئے ہوں مگر آخر کار ڈٹ گئے اور لوگوں کو کسی طرح اس کی تقریر سننے کے لئے آمادہ نہ کر سکے۔ چنانچہ "بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے"!

بدل اشتراک

سالانہ	پانچ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

مراسلات

اسلامی جماعت کی اسلامی گالیاں منافرت کا پرفریب منظر
اپنے کو مہذب اور علماء کو بدنام کرنے والوں کا طرز عمل

مودودی فرقہ کے ہر ممبر کے دماغ میں ہم چومن دیگرے نیست کا سودا اس طرح سمایا ہوا ہے جس طرح ان کے پیر و مرشد کے سر میں ہے۔ حضرت امیر شریعت بخاری رحمۃ اللہ تعالیٰ فرماتے تھے کہ جب امیر کے دماغ کا کوئی پیچ ڈھیلا ہو تو اس کی امت میں وہی داخل ہوگا جس کے دماغ کا کوئی پرزہ ڈھیلا یا ناکارہ ہو۔ مودودی کا ایک کٹر امتی دیوبند میں بھی ہے اس نے اپنے رسالہ تجلی نومبر ۶۲ء کے صفحہ ۹ پہ تبلیغی جماعت کے خلاف وہ زہر اگلا ہے اور علماء دین کو ایسا لتاڑا ہے کہ شیطان کو بھی مات کر دیا ہے۔ اگر ان گالیوں کا سوواں حصہ بھی کوئی آدمی منشی مودودی کے لئے استعمال کرتا تو مودودیے اُسے لکھنؤ کی بھٹیارن کہتے۔

اس ایک مضمون میں مندرجہ ذیل ۳۴ گالیاں اور بُرے القاب ہیں:-

جاہلوں[1] اور نفس پرور[2] عالموں کی طرف سے رجاہلانہ اور شیطانی[3] مخالفتوں کا علمی جواب کیا ہو سکتا ہے جن کا کوئی سر پیر ہی نہ ہو۔ جماعت تبلیغی کے جاہل اور نیم جاہل[4] حضرات بے دین ملت کے حقیقی درد سے محروم عافیت پسند[5] علماء بے[6] رقامت دین اور دعوت حق کی جنگاہ سے جان چرانے والے[7] چوغہ پوش[8] واعظین اور مبلغین بے موٹی عقل[9] اور موٹے نفس[10] والے سجادے اور پیر۔ ان کی عقلیں آہنی مول[11] اور غبار آلود ہیں کہ یہ عدل اور ظلم سچ[12] اور جھوٹ دین اور بے دینی میں فرق ہی نہیں سمجھتے[13]۔ فتنہ پروروں[14] - ہرزہ سراؤں[15] - سفید جھوٹ بولنے والوں[16] - چلے بازی کی رٹ لگانا اور دیہاتیوں[17] جاہلوں اور کوتاہ فہموں ان گھڑ جاہلوں[18] - گنواروں[19] بے عقلوں خود ساختہ چلے بازو[20] یہ چلہ بازان گراں افزونہ[21] - یہ ذکر و تسبیح یہ سستی تھوڑ یلیں[22] - رات بھر مسجد میں ذکر کیے جاؤ دن بھر نمازیں پڑھو روزے رکھو (گویا یہ بیکار کام ہیں)[23]۔ گاؤں درگاؤں جاکر جاہلوں کو کلمہ پڑھا دو[24]۔ کشف کرامات کے چند افسانے سنا دو۔ چوتھے بھن لو[25] - اول فوسا بکی جائیے[26] احمقوں کی جنت[27] - بے عملوں اور بوالفضولیوں[28]۔ ادھر خود رائی کا کابوس مسلط ہے[29]۔ ہمچو ما دیگرے نیست کا سودا سروں میں سمایا ہوا ہے[30]۔ اللہ و رسول صحابہ سے زیادہ پیرو مرشد[31]۔ حضرت شیخ - اور اہل قبور حضرت حاجی کے آستانے سو لعبوں کا کعبہ[32] عناد خود بینی اور شرارت کے جراثیم[33] - کوری بکواس[34] - فتنہ طرازی۔ جتنا بڑا جال قادیانیوں نے بیرونی ممالک میں بچھا رکھا ہے۔ اس کے مقابلہ میں تبلیغی جماعت کا جال کچھ بھی نہیں۔ شیطان خوش ہے کہ اس کی نیند حرام کر سکنے والے لوگ آپا کچھ بن کر لایعنی مشغلے میں مگن ہو گئے ہیں۔ ہم مولانا زکریا (شیخ الحدیث) کی کتاب پر تبصرہ کر چکے ہیں مگر آج تک کوئی جواب نہیں دے سکا۔ شیطن کی چالوں اور نفس امارہ کے مکاریوں میں آنے والے سیہ کاری۔

دوسرا رخ

ان گالیوں اور تبلیغی جماعت کے کام کو شیطان کو خوش کرنے والا کام قرار دینے کے بعد ص۲۷ پر لکھتے ہیں۔

ہم حقیقتاً جماعت تبلیغی کے کام کو کارِ خیر ہی سمجھتے ہیں جو اس کے ساتھ شامل ہو کر اپنا وقت عبادت اور وعظ و تبلیغ میں گزارتے ہیں ہمارے قلب میں ان کے لئے محبت بھی ہے اور جذبہ تحسین بھی وہ چاہے طریق کار کے لحاظ سے باہم کر کتنے ہی مختلف ہوں مگر اصل مقصد کو ان سب کے ذریعہ کچھ نہ کچھ کمک پہنچ رہی ہے۔

کوئی ان سے پوچھے جب اقامت دین کے مقصد جلیل کو ان سے بھی کمک پہنچ رہی ہے اور وہ قابل تحسین ہیں تو آپ نے جو بے نقط گالیاں سنائی ہیں وہ شیطان کی ڈیوٹی ادا کی ہے یا صرف منافقت ہے۔

رسالہ مذکور کے مدیر کے ظرف سے جو چھینٹیں باہر آئی ہیں۔ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ ایک خط کے مطابق تبلیغی جماعت نے کسی جگہ مودودی جماعت کو گمراہ اور حضرت شیخ الاسلام مدنی رہ کے اعلان کے مطابق بے دین اور فتنہ پرور ثابت کیا ہے۔ اور یہ کہا ہے کہ علماء دیوبند اور تمام فرقوں کے علماء جماعت اسلامی کی گمراہی پر متفق ہیں ......)

مودودی دوستو!

گالیوں سے اب تم مسلمانوں کو دھوکہ نہیں دے سکتے یا توبہ کرو یا اللہ تعالیٰ کے عذاب کے لئے تیار ہو جاؤ۔

دامن کو دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

مدیر محترم!

سلام مسنون۔ ۲۰ نومبر ۶۲ء کے روزنامہ جنگ میں ایک خود ساختہ مراسلہ سکہ بند صالحین کے ایک فرد جناب ایم اے۔ عاصی کا مراسلہ بعنوان "جمعیۃ علماء اسلام اور مولانا مودودی" شائع ہوا۔ جو نظر سے گزرا جس میں ایک طرف تو مودودی صاحب کو صاحب مراسلہ نے ہفت آسمان پہ دکھانے کی ناکام سعی کی اور دوسری طرف علمائے اسلام پر اپنی نام نہاد جماعت کی عادت معروفہ کے مطابق کیچڑ اچھالا۔ میں نے اس کے جواب میں ایک مراسلہ ایڈیٹر جنگ کے نام بھیجا۔ نامعلوم کس مصلحت کی بنا پہ ایڈیٹر موصوف نے اس کو شائع کرنے سے پرہیز کیا۔ اب ایک مراسلہ ترجمان اسلام کے لئے بھیج رہا ہوں اسے ترجمان اسلام میں شائع فرمائیں۔ مراسلہ نگار یوں رقمطراز ہیں کہ "مودودی صاحب ایک چوٹی کے عالم دین اور جلیل القدر ہستی ہیں" جہاں تک مودودی صاحب کی علمیت کا تعلق ہے۔ وہ کسی صاحب بصیرت سے پوشیدہ نہیں کہ ان کا علمی پایہ کیا ہے اور ان کی اپنی تصانیف کردہ کتب ہی اس حقیقت سے نقاب کشائی کرنے کے لئے کافی ہیں۔ مودودی صاحب نے تو سمجھا تھا کہ وہ اپنے زور قلم سے مسلمانوں کو دھوکہ دے لیں گے لیکن بیچارے کو اس مقصد میں کامیابی نصیب نہ ہوئی اور اب جب علماء کرام نے ان کی مفروضہ عبارتوں پہ تنقید شروع کی تو مودودی صاحب کی عجیب حالت ہوگئی ہے "اب نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن" کا مصداق بنے ہوئے ہیں۔ عاصی صاحب مودودی صاحب کی علمیت کے بارے میں جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا ہے۔ اسے ہم ایک خوش فہمی کے سوا اور کسی چیز سے تعبیر نہیں کر سکتے۔ یہ دلائل کی دنیا ہے۔ دلائل سے دوسروں کو قائل کرایا جا سکتا ہے۔ آپ کے دماغ اور ذہن میں ایک چیز سمائی ہے کہ بس مودودی صاحب ہی اسلام کو صحیح سمجھتے ہیں اور اس کے سوا کوئی سمجھتا ہی نہیں کیا آپ مودودی کی عقیدت میں اس مقام پہ نہیں پہنچ چکے کہ اگر وہ قرآن و حدیث کی تعبیر و تشریح سلف صالحین اور ائمہ مجتہدین کے خلاف کرتے ہیں تو اسے مان لیتے ہیں کیا علمیت اسی کا نام ہے کہ مودودی صاحب کے قلم سے کوئی شخصیت ایسی ہے جو بچی ہو حتیٰ کہ انبیاء علیہ السلام جیسی شخصیتیں بھی ان کی قلم کا شکار ہو چکی ہیں۔

دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

عاصی صاحب! آپ خواہ مخواہ مودودی صاحب کو عالم بنانے کے شوق میں سرگرداں ہیں۔ حالانکہ مودودی صاحب تو اپنے آپ کو بیچ کی راس کا آدمی ظاہر کرتے ہیں ذرا ملاحظہ فرمائیں۔

"مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں۔ میں ایک بیچ کی راس کا آدمی ہوں جس نے جدید اور قدیم دونوں طریقہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے۔"

(ترجمان القرآن ص۲۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ)

آپ خواہ مخواہ زعم باطل میں مبتلا ہیں۔ یہ کسی سے پوشیدہ نہیں کہ انہوں نے باقاعدہ کسی دینی درسگاہ سے تعلیم حاصل نہیں کی اس کا اعتراف خود مودودی صاحب کو بھی ہوگا۔ یہ تو تھی مودودی صاحب کی علمیت۔

دوسری چیز جو آپ نے قارئین کے دل و دماغ میں بٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے لکھی ہے کہ موجودہ دور میں یہ بات مشاہدہ میں آئی ہے کہ ایک انسان دوسرے انسان کو ترقی یافتہ اور باوقار نہیں دیکھ سکتا" اس میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کہ علمائے اسلام مودودی صاحب کا بڑھتا ہوا وقار نہیں دیکھ سکتے۔ تو سنیں، مودودی پارٹی کے افراد ملک میں بیچارے اتنے ہیں کہ ان کو انگلیوں پہ گنا جا سکتا ہے۔ مودودی پارٹی کو الیکشن میں ہی اپنی پوزیشن کا علم ہو گیا ہوگا۔ کہ باوجود اتنے پراپیگنڈے اور ہزاروں روپیہ کو پانی کی طرح بہانے کے مغربی پاکستان میں جتنے بھی مودودی پارٹی کے ممبر کھڑے ہوئے تھے تقریباً سب کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔ اور غالباً یہی وجہ ہے کہ اب بے چاروں نے ایک اور راہ نکالی ہے۔ کہ شاید اس طریقہ سے اقتدار ....

اور عوام کا اعتماد حاصل کیا جا سکے اسی پالیسی کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے سہروردی صاحب کا دامن پکڑا۔ یہ تو ہے ان کا وقار اور ترقی۔ بات صرف سیدھی سادی ہے کہ مودودی صاحب کو اقتدار کی سخت ہوس ہے جس کیلئے انہیں کئی پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔

رہا یہ سوال کہ علماء ان کی کیوں مخالفت کرتے ہیں؟

آپس کی بات چیت

● محترم مولوی ممتاز علی صاحب بھکر ضلع میانوالی سے تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت مولانا محمد عبداللہ انور صاحب جانشین حضرت قطب زمان مولانا احمد علی صاحب بھکر تشریف لائے اللہ تعالے کی رحمتیں نازل ہوئیں۔ ان کے مبارک ہاتھوں سے جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر پر علم لہرایا گیا۔ عظیم اجتماع تھا۔ بازار کھچا کھچ بھرے تھے۔

● وہ ان جمعیتوں کے بارہ میں پوچھتے ہیں جو ضلع میانوالی میں قائم ہوتی ہیں مگر مظفر گڑھ کے قریب ہیں عرض یہ ہے کہ وہ ضلع مظفر گڑھ ہی کی جمعیت سے الحاق کریں جس کا صدر دفتر فی الحال کوٹ ادو میں ہے۔

● محترم حافظ عبدالجلیل انصاری مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو سے خط و کتابت کر کے ضلع مظفر گڑھ کے کام کو مضبوط فرمائیں اور خود آپ بھی ادھر توجہ کریں۔

● محترم حافظ محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ کوٹ ادو اطلاع دیتے ہیں کہ ہفتہ وار اجتماعات جاری ہیں کام روز افزوں ترقی پر ہے روزنامہ اخبار کی ضرورت ہے۔ دوسرے شور سے بھی دیتے ہیں جن کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے اخبار کے لئے غور ہو رہا ہے اللہ تعالے اخلاص میں اور برکت دے۔

● محترم صوفی اللہ وسایا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خان تحریر فرماتے ہیں کہ ضلع میں دورہ کر کے ابھی واپس آیا ہوں ہر جگہ لوگ دھڑا دھڑ جمعیۃ علماء اسلام میں داخل ہو رہے ہیں اللہ تعالے مبارک کرے باقی دریافت طلب امور کا جواب بذریعہ خط ارسال خدمت ہے۔

قابلِ تقلید مساعیِ جمیلہ

فاضل نوجوان مولانا حافظ یوسف صاحب کمتر خطیب جامع مسجد قصبہ جھول ضلع سانگھڑ امیر جمعیۃ علماء اسلام نے بڑی جانفشانی سے کام کا آغاز کیا ہے۔ مولانا موصوف کی اس جدوجہد کی وجہ سے عوام گروہ در گروہ جمعیۃ میں شامل ہو رہے ہیں۔ ہفتہ وار اجتماع بڑی باقاعدگی سے منعقد ہو رہا ہے اور مولانا موصوف کا خطبہ جمعۃ تنظیم اسلام پر ہوتا ہے جس میں مسلمانوں کو اس امر کا احساس دلایا جاتا ہے کہ تنظیمی جدوجہد موجودہ دور کے لئے نہایت ضروری ہے اور اسی مقصد کے پیش نظر جمعیۃ کی تنظیم عمل میں لائی گئی ہے۔ وہاں کے عوام بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔ اور وہاں کی جمعیۃ کو عوام کی پوری تائید حاصل ہے۔

بقیہ مراسلات

وہ تو محض اس سے مخالفت کرتے ہیں کہ مودودی صاحب نے ایسی باتیں کہی ہیں جو اسلام کے سراسر خلاف ہیں اگر وہ اپنے آپ کو سیاست کے میدان تک محدود رکھتے تو علماء کبھی مزاحم نہ ہوتے لیکن جب اسلام کو بدھت ۔ بنایا گیا تو علماء کو اپنے منصب کا لحاظ کرتے ہوئے ان کے افکار کی تردید کرنی پڑی آپ نے مزید یہ لکھا ہے کہ مودودی اور ان کی جماعت پر ایسے بے بنیاد الزام تراشے جاتے ہیں کہ بس خدا ہی حافظ ہے محترم غصہ تھوک دیجئے علماء کرام نے کبھی کسی پر الزام نہیں لگایا یہ ان کا منصب ہے اور نہ ہی ان کے پاس فرصت ہے کہ وہ خواہ مخواہ کسی پر الزام تراشی کریں یہ تو صرف مودودی پارٹی کے ورثہ میں بات آتی ہے کہ جھوٹا پراپیگنڈا کیجئے جاؤ آپ کسی ایسی بات کی نشاندہی کر سکتے ہیں کہ جو علماء نے مودودی صاحب کی طرف منسوب کی ہے اور حقیقت میں ان سے سرزد نہیں ہوئی یقیناً آپ ایسا نہیں دکھا سکیں گے علماء کرام نے تو صرف اتنا ہی کہا ہے کہ اسلام کی تبلیغ کیجئے کرو اور خاص کر موجودہ دور میں جبکہ کفر و الحاد کی طاقتیں پوری طرح مسلح ہو کر اسلام پر حملہ آور ہیں ملک میں اسلام کے خلاف شرعی قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں اور ادھر مودودی صاحب ان کے لئے راستہ ہموار کر رہے ہیں اور چنانچہ کئی بار مودودی صاحب کی یہ عبارت کہ موجودہ معاشرے میں شرعی سزائیں ظلم ہیں اتحاد پسندوں کی طرف سے جواز کی صورت میں پیش کر چکی ہے علماء نے صرف اتنا قصور ضرور کیا ہے کہ ان کی لغزشوں کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ حقیقت میں تم جو اسلام کی خدمت کرنے کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہو یہ اسلام کی خدمت نہیں بلکہ اسلام کی توہین و تذلیل ہے اس پر آپ لوگ چڑتے کیوں ہیں حالانکہ آپ کو چاہیے تھا کہ آپ مودودی صاحب سے اس سے متعلق استفسار کرتے لیکن آپ کی آنکھوں پر عقیدت کی پٹی بندھی ہوئی ہے جب تک وہ نہیں ہٹے گی آپ روشنی کو کیسے دیکھ سکتے ہیں اللہ تعالے آپ کو ہدایت دے

نصر اللہ خان اعوان مہتمم مدرسہ اسلامیہ ماڈل سکول علاقہ تنگی پشاور

مودودی بیان کتروں کی نئی کرتوت

۷ دسمبر ۶۲ء کے اخبار ترجمان اسلام میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب (مدظلہ) شیخ الحدیث دارالعلوم کراچی (جس کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ہیں) کا ایک فتویٰ شائع ہوا ہے جس سے مودودی فرقہ کی بوکھلاہٹ میں چند در چند اضافہ ہوا۔ اب ایک مودودی نے یہ اعتراض کیا ہے کہ مودودی جی نے ان اکابر علماء کو کافر نہیں کہا۔ یہ بالکل غلط اور جھوٹا الزام ہے۔ ان کے ہاں اصلی سچا کافر ایک مودودی ہے جس کے جھوٹ کہنے اور لکھنے کا ہم چیلنج کرتے ہیں۔ باقی جو مودودی صاحب کی قلعی اور گمراہی کھول کر بتاتے وہ جھوٹا ہے۔ اب یہ مرزائیوں کی طرح تاویلیں کرتے ہیں۔ ان کے دجل کے چند درجے ہیں جس طرح مرزائی کیا کرتے تھے۔

(۱) یہ پہلے کہتے ہیں کہ مودودی صاحب نے ایسا نہیں لکھا۔

(۲) جب ثابت ہو جاتے کہ لکھا ہے تو پھر کہتے ہیں کہ اس کا مطلب یہ نہیں ہے تم آگے پیچھے تو دیکھو۔

(۳) جب یہ بھی ثابت ہو جاتے تو پھر کہتے ہیں کہ جو کچھ مودودی صاحب نے لکھا ہے اس میں کیا ہرج ہے یہ تو ٹھیک ہے!

صرف مفتی صاحب موصوف کی عبارت کی وجہ سے دھوکہ دے کر اپنا پیچھا چھڑانے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ یہ ان کی عادت ہے بیان آگے پیچھے سے کترتے رہتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے کہ ذرا حضرت مفتی صاحب کی عبارت تو پڑھو۔ انہوں نے کب کہا ہے کہ منشی صاحب ان اکابر کو کافر کہتے ہیں؟ ترجمان اسلام ۷ دسمبر کے صفحہ ۵ کالم ۱ کی آخری دو سطروں کو پڑھو۔ حضرت نے منشی مودودی کی کتاب رسائل و مسائل حصہ اول کے صفحہ ۲۴۱ کا مطلب بیان کیا ہے۔ مودودی صاحب لکھتے ہیں کہ "ذی علم آدمی کے لئے تقلید ناجائز اگناہ۔ بلکہ گناہ سے بھی شدید تر چیز ہے۔" حضرت مفتی صاحب پوچھتے ہیں کہ گناہ سے شدید تر تو کفر ہے اگر مودودی صاحب ذی علم مقلدین کو کافر کہتے ہیں تو اس کی زد ان تمام بزرگان دین پر پڑے گی اور اگر کافر نہیں کہتے گناہ اور ناجائز ہی کہتے ہیں (جیسے کہ اسی اخبار کے اسی صفحہ کے کالم ۲ میں سطر ۱۹ سے سطر ۲۲ تک لکھا ہے) تو پھر یہ سارے بزرگان دین اس کے نزدیک فاسق (اور گنہ گار) ہو گئے (معاذ اللہ)۔

آپ اپنے پیر و مرشد سے پوچھیں کہ وہ گناہ سے شدید تر سے مراد کافر لیتے ہیں یا فاسق۔ اگر وہ ان اکابر ملت مقلد بزرگوں کو کافر کہتا ہے تو خود کافر ہے۔ اگر ان کو فاسق سمجھتا ہے تو خود کیوں فاسق نہ ہو گا۔

وہ حضرات تو بفضلہ تعالے اللہ والے بلند پایہ والے ہیں مگر مودودی صاحب نے اپنے لئے ان دو القاب میں سے ایک کا انتظام ضرور کر لیا ہے۔

جھنگ میں

ترجمان اسلام

اور دوسرے مذہبی رسائل و کتب بہ رعایت

مکتبہ رحمانیہ شیخ لاہوری جھنگ صدر

سے مل سکتے ہیں

(ناظم)

حضرت مولانا رشید احمد صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ۔ کراچی

کا فتویٰ

مودودیوں کے بارہ میں کتابی شکل میں معہ ایک مقدمہ کے جو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے لکھا ہے۔ کتابی شکل میں چھپ رہا ہے جو دوست جتنا جتنا منگانا چاہیں پہلے سے نوٹ کرا دیں (ناظم دفتر)

دینی مدارس

مدرسہ مخزن العلوم خانپور بن بخاری شریف کا ختم

زیر صدارت شمس العارفین شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب گمانوی دظلہ العالی ۔ امسال بتاریخ ۳۰ رجب المرجب ۱۳۸۳ھ مطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۶۳ء بروز جمعہ حسب دستور سابق دورۂ حدیث شریف کے فارغ شدہ طلباء کی دستار بندی ہوگی جس میں شیخ التفسیر حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم خطاب فرمائیں گے اور فارغ التحصیل طلباء کرام کو سند فراغت عطا فرمائیں گے ۔ علاوہ ازیں مقامی علماء کرام و مشائخ عظام اس مبارک اجتماع میں شرکت فرمائیں گے تمام محبین اسلام کی خدمت میں التماس ہے کہ تشریف لاکر انوار احادیث سے مستفیض ہوں

مدرسہ رحیمیہ چشتیہ کلورکوٹ

ضلع میانوالی کی ایک رسید بک جلد ۱۱ ایک شخص مسمی صابر علی جو بھائی پھیرو ضلع لاہور کا رہنے والا ہے چوری سے لے کر چلا گیا ہے مدرسہ کی طرف سے کوئی سفیر مقرر نہیں ہے اس رسید پر کوئی چندہ حاصل کرتے وقت اگر وہ پکڑا جائے تو پولیس کے حوالہ کر دیا جائے

مہتمم حافظ سراج الدین مدرس مدرسہ رحیمیہ

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ :-

حضرات ۔ مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ خالص دینی تعلیمی ادارہ ہے ۔ اس میں درجہ حفظ فارسی ابتدائی عربی سے لے کر مشکوٰۃ شریف تک باقاعدہ تمام علوم و فنون پڑھائے جاتے ہیں ۔ اس کی تعلیم اور نظم و نسق کا ہر سال معائنہ مشاہیر علماء اور مشائخ فرماتے رہتے ہیں ۔ مدرسہ کی تعلیمی ترقی اور بلندی کا اندازہ ماہرین علوم و فنون کی آراء و تاثرات سے ہی کیا جا سکتا ہے ۔ جو مختلف موقعوں پر قلمبند کئے گئے ہیں ۔ اس کی بقاء و ترقی میں ہر طرح سے کوشش کرنا دنیا و آخرت میں فلاح و بہبود کا ذریعہ ہے ۔ تمام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ زکوٰۃ صدقات خیرات چرم قربانی صدقہ فطر اور عشر کی ادائیگی کے وقت خصوصیت سے مدرسہ کو یاد رکھیں ۔ ترسیل زر کا پتہ

محمد رمضان مہتمم مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ ضلع لائلپور

مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندہ کوٹ

شہر کندہ کوٹ نزد ریلوے اسٹیشن ایک مدرسہ عربیہ دار الفیوض اہل سنت والجماعت عرصہ تقریباً چار سال سے تعلیمی خدمت سرانجام دے رہا ہے ۔ جس میں باہر کے مسافر طلباء اور نیز شہر کندہ کوٹ کے طلباء علم جیسے انمول گوہر سے فیض یاب ہو رہے ہیں ۔ مدرسہ ہذا میں تمام علوم و فنون مروجہ مثلاً قرآن مجید ناظرہ و حفظ تجوید و تفسیر ، حدیث ، فقہ ، اصول فقہ کلام ادب و تواریخ ۔ نحو و صرف منطق اور پرائمری تک اردو کی مکمل تعلیم دی جا رہی ہے ۔ مدرسہ ہذا میں ۵ ملازمین ہیں ۔ مسافر طلباء کے طعام و رہائش کا مدرسہ خود کفیل ہے ۔ تقریباً پچاس طلباء سے زائد مسافر طلبا مدرسہ میں رہائش پذیر ہیں ۔ فقط نیک اور دیندار حضرات کی توجہ سے مدرسہ چل رہا ہے ۔ امید ہے کہ اہل خیر حضرات امداد دینے میں خاص توجہ فرما کر اجر دارین حاصل کریں اور ہمیں شکریہ گزاری کا موقعہ دیں ۔ رب تعالیٰ آپ کے مال و دولت میں زیادہ برکت دے گا ۔

ناظم مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد میں دورہ قرأت کے لئے حضرت مولانا حافظ قاری عبدالقادر صاحب بخاری مع معاونین کے تشریف لا رہے ہیں ۔ شائقین قرأت ۱۱ ۔ ۱۲ شعبان موسم کے لحاظ بستر وغیرہ ہمراہ لاکر پہنچ جائیں ۱۵ شعبان سے باقاعدہ قرأۃ شروع ہو کر ۲۶ رمضان ختم ہوگی ۱۲ شعبان کو تاریخ داخلہ قرأت بند کی جائیگی ۔ طعام و رہائش کا بندوبست مدرسہ ذمہ دار ہوگا ۔

مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد

جعلی سفیر سے بچیئے

اکثر جگہ سے شکایات موصول ہوئی ہیں کہ ہمارے مدرسہ کے نام سے کوئی سفیر چندہ فراہم کرتا ہے ۔ سو آگاہ رہیں کہ ہمارے مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم کا کوئی سفیر نہیں ہے ۔

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم

(ص ۴) اور اپنی پاک کمائی زکوٰۃ و صدقات و خیرات و عطیات کا ایک حصہ بذریعہ ڈاک بنیچ کر مشکور فرمائیں ترسیل زر کا پتہ : شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع پشاور

دار العلوم تعلیم القرآن عمرزئی

(تحصیل چارسدہ ۔ ضلع پشاور) میں جید مستند علماء کرام کے زیر نگرانی قرآن و حدیث کا درس و تدریس وسیع پیمانے پر انجام دیا جا رہا ہے اور اپنے قیام کے قلیل عرصہ میں عوام و خواص میں سے اہل خیر حضرات کی توجہ صرف اس بنا پر اپنی طرف مبذول کرائی ہے کہ دار العلوم نہ صرف علم کا مرکز ہے بلکہ تجدید اللہ ولی اللّٰہی کا بھی گہوارہ ہے اور یہی وہ خصوصیت ہے جو اس کو دوسرے مدارس سے بالکل ممتاز بنائے ہوتے ہے ۔ آپ کو یہ حقیقت اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارے وطن عزیز میں اسلام اور تعلیمات اسلام کے خلاف منظم سازشیں کی زور و شور کے ساتھ سرگرمی ہو رہی اور قدم قدم پر اہل حق کے رستے میں روڑے اٹکائے جاتے ہیں ۔ لہٰذا ہر مسلمان کا یہ فرض عین ہے ۔ کہ وہ اہل باطل کے ان ناپاک سازشوں کو ختم کرنے میں دینی مدارس کی سرپرستی قبول فرمائے اور اپنی خیرات ، صدقات اور زکوٰۃ سے ادارہ تعلیم القرآن عمرزئی کو بھی سرفراز فرما کر ثواب دارین حاصل کریں (صاحبزادہ) عبدالباری فاضل دیوبند مہتمم دار العلوم تعلیم القرآن

دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی اپیل

دار العلوم حقانیہ اسلامی تعلیم و تربیت کی پاکستان میں بین الاقوامی درسگاہ ہے ۔ جو اسلامی تعلیمات کی تلبیس و تحریف اور دہریت و الحاد کے اس طوفانی دور میں اسلامی دماغ و فکر کی بلندی پر عرصہ ۱۶ سال سے مذہبی علوم و فنون کا پرچم لہرا رہی ہے ۔ اس نشرگاہ علوم و رسالت سے جو دینی خدمات درس و تدریس وغیرہ انجام پا رہی ہیں وہ اکثر مسلمانوں سے مخفی نہیں ۔ اس مختصر عرصہ میں اس کے علمی انوار و برکات سے اطراف اکناف منور ہوئے ۔ اخراجات ، تمام طلبہ کے قیام و طعام ، روشنی ادویات ، صابن ۔ کتابوں اور امتحانات کے مصارف کا بندوبست دار العلوم کے ذمہ ۔ ان تمام شعبوں پر تقریباً ایک لاکھ روپے سالانہ خرچ ہوتے ہیں جو بفضل خدا اور ارباب خیر کی توجہ سے پورا ہو رہا ہے دار العلوم کی موجودہ تعمیرات و زمین پر تقریباً دو لاکھ روپے لاگت آچکی ہے اور دار العلوم کو فوری طور سے دار الاقامہ ہوسٹل شعبہ تعلیم القرآن جامع مسجد ۔ پانی کی ٹینکی کی شدید ضرورتیں درپیش ہیں جن کے لئے نقشے تیار ہیں اور ان پر کم از کم پانچ لاکھ روپے لاگت کا تخمینہ ہے ۔ دردمند اہل خیر مسلمانوں سے پرزور اپیل ہے کہ اپنی ہمت و حوصلہ و ذوق و شوق کے موافق تعمیری ضروریات میں حصہ لیں (بقیہ ص ۴)

نقد و نظر

تحریک جماعت اسلامی اور مسلک اہلحدیث

اس نام کی ایک کتاب بمبئی کے مولانا محمد داؤد صاحب راز خطیب جامع مسجد اہل حدیث بمبئی نے لکھی ہے جس میں تقلید کی بھی مخالفت کی گئی ہے جو ان کی عادت ہے مگر مودودی صاحب نے حدیث کے اعتماد کو جس بری طرح دھکا لگایا ہے اس کا بہترین جواب دیتے ہوئے اس میں مودودی صاحب کی گمراہی کو پورا پورا واضح کیا ہے ۔ کتاب قابل دید ہے ۔ قیمت سوا روپیہ (۱/۲۵ روپیہ) پاکستان میں ملنے کا پتہ :-

مکتبہ سلفیہ شیش محل روڈ ۔ لاہور

مقام حضرت امام ابو حنیفہ رح

آج کل فتنوں کا زمانہ ہے جو تسبیح کے دانوں کی طرح یکے بعد دیگرے مسلسل ظاہر ہوتے جا رہے ہیں ۔ بعض لوگوں کے نفس کو اس میں بڑا حظ حاصل ہوتا ہے کہ وہ بزرگان دین کی شان میں گستاخی کریں ان پر کیچڑ اچھالیں ۔ اور اسلاف کے اعتماد کو ختم کر کے الحاد کا دروازہ کھولیں مودودی صاحب اس خدمت میں سب سے سبقت لے گئے ہیں مگر بعض افراد کو خاص کر حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رح کی ذات سے بغض ہوتا ہے اور وہ اپنی جہالت سے ان کے علمی کمال حدیث دانی اور تبحر و تفقہ فی الدین کا انکار کرتے بلکہ ان پر طرح طرح کے اعتراضات کر کے ضعفوں کے دلوں میں وسوسے ڈالتے ہیں ۔ ایسے لوگوں کے زہر کا تریاق مذکورہ عنوان کتاب مقام ابو حنیفہ رح ہے جسے حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز صاحب خطیب جامع مسجد گکھڑ نے تصنیف فرمایا ہے حضرت مولانا کی تصانیف پڑھنے والوں سے آپ کا علمی مقام پوشیدہ نہیں ہے اس لئے ہر مسلمان اس کتاب کو پڑھ کر اور اسلاف کے حالات سے کامل واقفیت حاصل کر کے اپنے دین کو مضبوط و محفوظ کریں ۔ قیمت ساڑھے تین روپے ۔ ملنے کا پتہ ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ

ہفت روزہ ترجمان اسلام ملنے

گجرات میں کا پتہ :

چوہدری محمد خلیل رائل الیکٹرک کالج کالری گیٹ گجرات

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

۱۳۲ھ

ہفت روزہ

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا آرگن

ترجمانِ اسلام لاہور

بحکم جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

بدل اشتراک

سالانہ ۶ روپے

ششماہی ۳ روپے ۵ آنے

قیمت

فی پرچہ ۱۲ پیسے نئے

بانی ادارہ

مدیر

غلام غوث ہزاروی

ایک سال سے کم مدت کیلئے پرچہ جاری نہیں کیا جاتا

جنگ منیجر

قاضی خدا بخش

جلد ۵ | جمعہ ۱۴ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۴ ستمبر سنہ ۱۹۶۲ء موافق ۲۹ بھادوں سنہ ۲۰۱۹ بکرمی | شمارہ ۳۷

ملک کو یہودیوں سے بچاؤ!

باٹا کمپنی کا یہودی

یہودی قوم پر خدا کا غضب ہے جب اس کی شرارتیں حد سے بڑھ گئیں۔ تو اللہ تعالےٰ نے ان کو ذلیل و خوار کر کے رکھ دیا اور باوجود اس کے بنی اسرائیل پیغمبر کی اولاد تھی۔ اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کا نام تھا۔ جو حضرت اسحٰق علیہ السلام کے فرزند تھے۔ اسحٰق علیہ السلام اور اسمٰعیل علیہ السلام دو بھائی تھے جو حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے لخت جگر تھے۔ حضرت محمد صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے سوا حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے باقی تمام انبیا علیہم السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد غالب کے سب حضرت اسحٰق علیہ السلام کی اولاد تھے۔ بنی اسرائیل کی بے انتہا رعایت اللہ تعالیٰ و تبارک فرماتے رہے ان میں ہر موقعہ پر نبی بھیجے ان کی دعاؤں اور مطالبات کو پورا فرماتے رہے۔ مگر وہ بگڑتے ہی چلے گئے اور پیغمبروں کی اولاد ہونے کی وجہ سے دعویٰ کرتے تھے کہ لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً (کہ ہمیں آگ چند دنوں سے زیادہ نہیں جلا سکے گی۔) ان کا کہنا تھا نَحْنُ اَبْنَاءُ اللّٰهِ وَ اَحِبَّاۗؤُهٗ (کہ ہم اللہ کے بیٹے اور چہیتے ہیں) مگر ان کی بداعمالی کے مقابلہ میں ان کی نسبی برتری کام نہ آئی آخر کار ان پر پھٹکار برسی اور وہ مغضوب علیہ قرار پائے

وَالْمَسْكَنَةُ وَبَاۗءُوْا بِغَضَبٍ مِّنَ اللّٰهِ (اور ان پر ذلت و خواری مسلّط کر دی گئی۔ اس کلام پاک کو نازل ہوئے تقریباً چودہ سو سال ہو چکے ہیں مگر یہ حقیقت برابر اپنی جگہ قائم ہے اور یہودی دنیا میں ذلیل و خوار ہیں ان پر اللہ کی پھٹکار ہے۔ روس نے لاکھوں کو قتل کیا یا باہر نکال پھینکا۔ جرمنی نے لاکھوں کو قتل۔ سنرکی سے نکالے گئے اور مختلف ملکوں سے باہر نکالے گئے جو قوم اس طرح دھکے کھاتی پھرے کوئی اُسے اپنے ملک میں رکھنے کے لئے تیار نہ ہو۔ کیا ایسی قوم باعزت کہلانے کی حقدار ہو سکتی ہے۔ یہودی قوم سرمایہ دار ہے۔ وہ لکھ پتی اور کروڑ پتی ہو کر بھی رسوائے عالم ہے۔

انگریزوں نے اسلام دشمنی کی خاطر ان مغضوب علیہم کو جمع کر کر کے فلسطین میں لا بسایا اور آدھے فلسطین پر ان کی حکومت بنا ڈالی۔ مگر وہاں بھی وہ چاروں طرف سے عربوں میں محصور ہیں اور وہ سب ان کو گندی چیز تصور کرتے ہیں چند سال پہلے برطانیہ اور فرانس نے یہودیوں سے مل کر مصر پر حملہ کیا تو یہودی نحوست کی وجہ سے سب کو شکست ہو گئی۔

اب جو ان کی حکومت ہے وہ اپنی حکومت نہیں ہے بلکہ برطانیہ اور امریکہ کی مہربانی سے وہاں بیٹھ کر زندگی کے دن پورے کرتے اور دجال کے ظہور اور اس کے ساتھ ہی قتل ہونے کے انتظار

میں اِلَّا بِحَبْلٍ مِّنَ اللّٰهِ وَحَبْلٍ مِّنَ النَّاسِ (سوائے اس کے کہ وہ اللہ کی رسی میں آجائیں یا لوگوں کی رسی میں) یعنی ان کو پناہ بھی ملے گی تو یا اس لئے کہ وہ مسلمان ہو کر خدا کی رسی کو مضبوط پکڑ لیں گے یا اس لئے کہ وہ انسانوں سے معاہدہ کر کے (ان کے آسرے پر) جئیں گے۔ بہرحال خدائی معاہدہ یا انسانی حکومتوں کے معاہدے کے بغیر وہ نہ رہ سکیں گے۔ یہی غضب الٰہی بلکہ اس کی سخت ترین صورت ہے۔

پاکستان میں یہودی

ایسی مغضوب علیہ قوم کو اپنے ملک میں پناہ دینا یا مسلمانوں کو لوٹنے کے لئے ان کو مواقع فراہم کرنا خود خدا تعالےٰ کے عذاب کو دعوت دینا ہے کتنے افسوس کی بات ہے کہ پاکستان میں یہ لوگ غیر محسوس طریقے سے مسلمانوں پر مسلط ہوتے جاتے اور آہستہ آہستہ کاروبار پر قبضہ کرتے ہیں۔ یہاں ایک مشہور صابن لکس نام کا ہے اس کا مالک یہودی ہے اور مسلمان نادانستہ اس یہودی کی تجارت کو فروغ دیتے مغضوب علیہ قوم کو فائدہ پہنچاتے اور ملک میں ان کا اثر و رسوخ بڑھاتے ہیں

دو اور مشہور و معروف صابن سن لائٹ اور لائف بوائے بھی اسی یہودی کمپنی کے ہیں۔ اس کا ہیڈ آفس رحیم یار خاں میں ہے اسی طرح باٹا کا کارخانہ بھی یہودیوں کا ہے۔ اس کے مالک کا نام باٹا ہے پہلے جسکو سلواکیہ میں تھے۔ ہالشویک

اب یہ مغضوب علیہ بوٹوں کی تجارت کے ذریعہ انگریز نے ہم پر مسلط کیا ہے جو پاکستان بننے کے بعد بھی ہم کو لوٹ رہا ہے۔ ہم آیندہ کسی وقت انشاء اللہ تعالےٰ اس کارخانے کی خفیہ باتیں منظر عام پر لائیں گے۔ ضرورت ہے کہ قوم کو اس مغضوب علیہ گروہ کی لوٹ کھسوٹ اور اس کے روحانی مضر اثرات سے بچایا جائے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی مقبولیت

جب سے جمعیۃ علماء اسلام کی بحالی کا اعلان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم۔ این۔ اے نے فرمایا ہے۔ اس وقت سے تمام ملک کے علماء، دیندار مسلمان اور عوام دھڑا دھڑ جمعیۃ کے ممبر بن رہے ہیں دفاتر کھول رہے ہیں۔ رضا کار بھرتی کرتے اور جلسے منعقد کر کے عوام کو جمعیۃ کے مقاصد سے مطلع کرا رہے ہیں اور مختلف مقامات کے دردمند دل رکھنے والے مسلمان جمعیۃ کے فنڈ میں رقوم داخل کر رہے ہیں۔

آسام کے مسلمان

ہندو پارلیمنٹ میں یہ راز فاش کر دیا گیا ہے کہ آسام سے تین مسلمان پاکستان میں دھکیل دئے جائیں گے۔ ہندوؤں کا کہنا ہے کہ یہ لوگ پاکستانی ہیں اور غلط طریقہ سے آسام میں آگھسے ہیں۔

جمعیۃ علمائے اسلام تحصیل چکوال کی تشکیل

جامع مسجد بھیں میں ایک جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے جمعیۃ کے مکمل تعارف کراتے ہوئے اس کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد بھیں۔ امیر۔
صوفی سلطان محمد صاحب ناظم۔
جناب اللہ دتہ صاحب زرگر خازن
جناب سلطان خاں صاحب سالار

پنوں عاقل ضلع سکھر (سندھ) میں انتخاب

پنو عاقل میں ایک اجلاس زیر صدارت مولانا عبد الہادی صاحب منعقد ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حضرت مولانا صاحبزادہ میاں عبدالستار صاحب امیر۔ ڈاکٹر عبدالفتاح بلوچ صاحب ناظم۔ جناب خان شیخ نائب ناظم۔ حاجی گل محمد صاحب شیخ خازن۔

ضلع بنوں کا انتخاب

۲۶۔ اگست کو جمعیۃ علمائے ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا شاہ صاحب ✻

جمعیۃ علمائے اسلام ملک سے فحاشی اور بے دینی ختم کرنے کا عزم کر چکی ہے

ملک میں اسلام کے خلاف کوئی قانون نافذ نہیں ہونے دیا جائے گا

—— (مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب کا بیان) ——

۱۶ ستمبر (خصوصی نامہ نگار) ملتان۔ عثمانیہ مارکیٹ حسین آگاہی میں جمعیۃ علمائے اسلام کے سربراہ اور قومی اسمبلی کے ممبر۔ مولانا مفتی محمود صاحب نے جمعیۃ کے جلسۂ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم استحکام پاکستان کے لئے کوشاں ہیں ملک کو خوشحال و مضبوط تر دیکھنا چاہتے ہیں۔ ملک کی سلامتی اسی میں ہے، کہ ملک کا قانون اسلامی ہو اور ہم ان ہی مقاصد کو لے کر اٹھے ہیں۔ آج بدقسمتی سے ملک میں ایک ایسا عنصر پایا جاتا ہے جن کے پیش نظر صرف مغربی تہذیب ہے اور وہ ملک میں فقط فحاشی، عریانی اور سود و شراب کو جائز قرار دیتا ہے۔ اور وہ اسلام کے نظریات کو توڑ موڑ کر عوام کے سامنے پیش کرتا ہے

مفتی صاحب نے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علمائے اسلام تہیہ کر چکی ہے کہ وہ کوئی ایسی بات ماننے کے لئے تیار نہیں جو قرآن و سنت کے خلاف ہو مفتی صاحب نے عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ اسلام کے نام پر ایک بدنما داغ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ عورتوں کی نیم برہنگی اور آوارگی ایک غلیظ تحریک ہے اس سے اسلام کی روح ختم ہو رہی ہے۔ اسلام قطعاً ایسی چیزوں کی اجازت نہیں دیتا۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ قومی پارلیمنٹ یہ فیصلہ کر چکی ہے کہ مروجہ قوانین کو اسلام کے مطابق بنایا جائے۔ اور آئندہ ہونے والے اجلاس میں ہمیں دریافت کرنا ہوگا کہ اس قرارداد پر کس قدر عمل ہوا ہے اور کونسی تبدیلی ہوئی ہے۔

مفتی صاحب نے "جماعت اسلامی" کے رویہ پر سخت تنقید کرتے ہوئے فرمایا کہ مودودی صاحب نے اپنا زور قلم استعمال کر کے اسلام کو نقصان پہنچایا ہے اور بہت سی الجھنیں پیدا کر دی ہیں۔ اسلام کی مقرر کردہ سزاؤں کو ظلم قرار دینا، بہت بڑا ظلم ہے۔

مودودی صاحب کو اپنے موقف پر نظر ثانی چاہیئے۔ اور ان عقائد سے توبہ کرنی چاہیئے جو اسلام کے منافی ہیں۔

عہدہ داران جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا اجتماع

اہم فیصلے

۶ ستمبر ۱۹۶۳ء کو ملتان میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے مرکزی عہدہ داروں کا غیر رسمی اجتماع ہوا۔ جس میں حضرت امیر درخواستی صاحب مدظلہ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کراچی شریک ہوئے۔ حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا کو بطور خاص دعوت دی گئی تھی، محترم سردار میر عالم خاں صاحب لغاری اعزازی طور پر شریک مشورہ تھے۔ دستور کی روشنی میں جمعیۃ کے کام کو زیادہ منظم طور پر جاری کرنے کے لئے قرار پایا۔

(۱) کہ ملک کے تین حصے کر کے ایک حصہ کے لئے علیحدہ علیحدہ کنوینر (ناظم) مقرر کئے جائیں جو ہر جگہ جمعیۃ کی تنظیم اور اسکی ترقی کے لئے دورہ کریں۔ چنانچہ جنوبی پنجاب سندھ اور بلوچستان کے لئے محترم سردار میر عالم خاں صاحب لغاری نے اپنی خدمات ۱۲ ماہ کے لئے پیش فرمائیں۔
(۲) شمالی پنجاب اور سرحد و کشمیر کے لئے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ تجویز ہوئے۔
(۳) کراچی کے لئے حضرت علامہ مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری مقرر ہوئے
(۴) ضروری تصنیف تالیف کے تمام امور کا انچارج حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ اور حضرت مولانا عبدالرشید صاحب کو قرار دیا گیا۔
(۵) یہ بھی قرار پایا کہ مرکز کا ایک ذیلی دفتر ملتان میں قائم کیا جائے جس کے لئے مناسب انتظامات پر غور کیا گیا
(۶) حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کی مبلغانہ خدمات کی پیشکش کو شکریہ کے ساتھ قبول

✻ اور سعید جان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں جمعیت کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی گئی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا
حضرت مولانا شاہ صاحب سید جان محمد صاحب امیر ضلع
حضرت مولانا سکندر خاں صاحب نائب امیر ضلع
ڈاکٹر مولانا غلام حیدر۔ نائب امیر ضلع
مولانا حمید اللہ جان نیازی صاحب ناظم "
مولانا محمد نواز صاحب داندہ اور نگ زیب نائب ناظم ضلع۔
مولانا عبید اللہ جان صاحب زنگی خیل نائب ناظم
خلیفہ محمد کریم صاحب۔ خازن
مولانا غلام نبی صاحب سالار

کلاچی کا انتخاب

کلاچی کے ایک اجلاس میں مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نے جمعیۃ کے اغراض مقاصد بیان کئے اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

الحاج مولانا محمد سعید صاحب، امیر
مولانا عبدالحق صاحب ... دیوبند نائب امیر

مولانا قاضی خادم محمد حیات ...
ناظم
صاحبزادہ مولوی امان اللہ صاحب ...
خلیفہ مولوی عبدالواحد صاحب

جنوبی پنجاب میں جمعیۃ کی ...

ملتان (خصوصی نامہ نگار کی ...) مطابق علاقہ بھر میں منظم طور پر جمعیۃ ... اسلام نے کام شروع کر دیا ہے ... کی مہم کو وسیع پیمانے پر تیز کر دیا گیا ... اس سلسلہ میں مرکز سے فارم رکنیت ... سو کی ۵۰ کاپیاں طلب کی گئی ہیں۔ ملتان شہر میں جمعیۃ علمائے اسلام ... کے تحت پبلک جلسے منعقد ہو ... اور جمعیۃ کی طرف سے باقاعدہ ... اجتماع مدرسہ قاسم العلوم میں بروز ... از نماز عصر منعقد ہوتا ہے۔

شہداد پور میں جمعیۃ کا ...

شہداد پور (نامہ نگار) ایک عظیم ... صدارت حاجی نور محمد صاحب ... جس میں جناب ایوب علی نعمانی نے ... اسلام کی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے ... کے اغراض و مقاصد بیان کیے۔ ... مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم ... حسینیہ۔ امیر۔
جناب سید در محمد شاہ صاحب نائب ...
ڈاکٹر عبدالحق صاحب نائب ...
مولانا ڈاکٹر گل محمد شاہ صاحب ...
مسٹر نظام دین صاحب نائب ناظم۔
جناب ایم محمد ایوب صاحب نائب ...
جناب خالد رفعت صاحب سالار
جناب حاجی محمد یوسف صاحب خ...

نواب شاہ میں جمعیۃ علمائے اسلام ...

یکم ستمبر۔ نواب شاہ سبحان اللہ ہوٹل ... ایک اجتماع مولانا تاج الدین صاحب کی ... صدارت میں منعقد ہوا جس میں صدر محترم ... جمعیۃ علمائے اسلام کی تاریخ پر روشنی ڈا... ہوئے جمعیۃ علمائے اسلام کے اغراض ... کی وضاحت کی اور انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب حکیم مولانا اللہ بخش صاحب امیر
جناب مختار احمد صاحب قریشی ناظم
مولانا عبدالستار صاحب قریشی خازن
جناب حکیم عارف محمد عرفانی صاحب ناظم نشر و اشاعت

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۴ ستمبر ۱۹۶۲ء

للہ قادیانی اصلی لباس میں

میں مسلمانان پاکستان
کے توسط سے حکومت پاکستان
تھا کہ ظفر اللہ قادیانی کو
وجہ سے ہٹا دیا جاتے ۔ بلکہ
یانی کو کلیدی اسامی پہ
جائے ۔ مگر اس وقت ظفر اللہ
رہے ہی نہ تھے بلکہ حکومت کے
تھے ۔ وہ خواجہ ناظم الدین
سے بے نیاز تھے اور شہید ملت
ساں کے زمانہ سے ان کی غیر حاضری
علطی کے مزے لوٹا کرتے تھے
ہی تعداد اور مرزائیت کوٹ
ی ہوئی ہے ۔ یہ ملک کے ہر حصہ
مرزائیت نے اس کے
سا فروغ حاصل کیا جیسے چودھری
وزارت میں فتنۂ مودودیت
روشناس ہوا ۔
سال جب حکومت ہی ظفر اللہ
مطالبات کا کیا حشر ہوتا ۔
مسلمانوں پر تشدد ہوا ۔ اگرچہ
نے والے ذلیل وخوار ہو گئے
حکام نے مسلمانوں کی ایک
ت (مجلس احرار) کو ختم کرنے
اس بُتِ کافر کی خاطر) کی
مذہبی عقیدۂ ختم نبوت کی محافظ
ایمانداری کے ساتھ پاکستان
مرزائی سازشوں کو ناکام بنا
الحمد للہ تعالیٰ کہ اہل حق
امتحان کی چکی میں پیسے گئے مگر
کی بڑی حد تک ہو گئی ۔
حالات کے بعد ملک کے اندر
صحافی حمید نظامی صاحب نے
کے دورے کے بعد یہ اعلان
پاکستانی سفارت خانے ایک خاص
تبلیغی اڈے بنے ہوتے ہیں
حکومت پاکستان کو ہوشیار
چاہئے تھا ۔ مگر اس وقت کی حکومت
جہاں تک نہ رینگی اور اب تک

ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کی نمایندگی سے برطرف کر دیا جائے ۔ اس پر قادیانی اخبار الفضل نے مقالہ لکھا اور صحیح مطالبہ کرنے والے مخلص مسلمانوں کو پھر فسادی وغیرہ کے پلید القاب سے یاد کیا ۔ مگر اب تازہ اطلاع کے مطابق چودھری ظفر اللہ خاں مرتد نے بمقام ٹرینیڈاڈ ہمالیہ کلب کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا ۔ کہ

"اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دنیا کی ہدایت کے لئے ایک نہ ایک نبی بھیجا ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ کا آخری نبی غلام احمد پاکستان کی سرزمین میں ۱۹۰۸ء میں فوت ہوا ہے ۔"

سر ظفر اللہ خاں کی اس تقریر سے وہاں کے مسلمانوں میں شدید مایوسی کی لہر دوڑ گئی ۔ ظفر اللہ خاں مرتد کی اس تقریر کے بعد بھی اس بات کے سمجھانے کی ضرورت رہتی ہے کہ پاکستانی مسلمانوں کا مطالبہ حق بجانب ہے ۔ اور قادیانی چاہے کتنے بڑے عہدے پر فائز ہوں مگر ارتداد کے جراثیم پھیلائے بغیر اس کو چین نہیں آتا ۔ آخر کیا وجہ ہے کہ جب ہم پاکستان میں مسلمانوں کا اسلام پہنچانے کے لئے کہتے ہیں کہ نبوت کا دعویٰ کرنے والا حسب ارشاد رسول صلے اللہ علیہ وسلم دجال وکذاب ہے تو بعض مقامات پر فرقہ پرست قسم کے افسر اس کو فرقہ وارانہ تقریر قرار دے کر اہل اسلام کو مصیبتوں سے دوچار کر دیتے ہیں اور جب ظفر اللہ اتنے ذمہ دار عہدے پر ہو کر کھلم کھلا مرزائیت کی تبلیغ کرے تو وہ کوئی جرم نہ ہو ؟ یہ اسلام کا معجزہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ظفر اللہ خاں کو ننگا کر دیا اور وہ آج پھر منافقت کا لبادہ اتار کر اپنے اصلی لباس میں نمودار ہو گیا ہے ۔

واپس بلا کر کسی جزیرے میں بند کر دیا جائے ممکن ہے اسی کی نحوست کی وجہ سے مسئلہ کشمیر الجھا ہوا اور بیرونی ممالک میں اسی کی وجہ سے پاکستانی مقاصد کی اشاعت میں نقصان ہو رہا ہو ۔ اگر حکومت پاکستان ایسا کرے گی تو وہ کروڑوں مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرے گی ۔

امید ہے کہ قادیانی غوغا آرائی سے بے نیاز ہو کر حکومت اغیار کے آلہ کار اصحاب کی سکریننگ کرے گی ۔ وما علینا الا البلاغ ۔

مرکزی اعلانات

پرانے ممبروں اور عہدہ داروں کی خدمت میں

جن حضرات کے پاس مارشل لاء سے پہلے کی رسیدیں یا فارم ممبری ہوں از راہ کرم وہ مرکزی دفتر کو مطلع فرمائیں کہ کس کس نمبر کی ممبری کا پیاں اور رسید بکیں ہیں ۔ اور یہ بھی یاد رکھیں کہ ملتان میں ایک ذیلی مرکزی دفتر کھولا گیا ہے ۔ جن حضرات نے امیر جمعیت سے کچھ کہنا ہو وہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے نام خطوط بھیجیں یا ہدایات حاصل کریں ۔

(غلام غوث ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام کے مرکزی مبلغ کا تقرر

دیندار مسلمان یہ معلوم کر کے خوش ہوں گے کہ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پور شریف والوں نے اپنی خدمات بلا معاوضہ جمعیۃ علماء اسلام کے حوالہ کر دی ہیں ۔ جن کا ارکانِ جمعیت مرکزی شکریہ ادا کرتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے ۔ عام اہل اسلام سے عرض ہے کہ وہ ان کی خدمات سے فائدہ اٹھائیں اور جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم کو مضبوط بنانے کی کوشش کریں (غلام غوث ناظم اعلیٰ)

تمام ارکان جمعیۃ کی خدمت میں

تمام ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تسہیل کار کے لئے جنوبی پنجاب سابق ریاست بہاولپور سندھ اور بلوچستان کی تنظیم نو کو جلد از جلد مکمل کرنے کے لئے محترم سردار میر عالم خاں صاحب لغاری کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں جو نہ صرف دورہ فرمائیں گے

کریں ۔ اسی طرح تمام شمالی پنجاب اور صوبہ سرحد کے لئے حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب کا تقرر عمل میں آیا ہے ۔ سب مطلع رہیں اور ان کے دوروں سے پہلے پہلے اپنا اپنا نظام درست کر لیں ۔ کراچی میں تمام خدمات تصنیف وتالیف حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ انجام دیں گے ۔

العبد ۔ غلام غوث ناظم اعلیٰ

ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب کا دورہ

۱۳ ستمبر کو سرگودھا ۔
۱۴ 〃 جھنگ
۱۵ 〃 لاہور

نوٹ :۔ ملاقات کے خواہشمند حضرات ۱۵ ستمبر کو دفتر میں مل سکتے ہیں ۔

۱۶ ستمبر کو جہلم

(ناظم دفتر)

از دار الافتاء ضلع پونچھ راولاکوٹ آزاد کشمیر

مسمات الف بی بی زوجہ فرمانہ سکنہ جھجوڑا تحصیل کوٹلی ضلع میرپور حال مقیم پوٹھی چھپریاں ضلع پونچھ سائلہ

بنام

فرمانہ ولد مہتا خاں ساکن بلنوئی تحصیل مینڈھر ۔ مسئول علیہ

عنوان : دعویٰ تنسیخ نکاح

معاملہ عنوان صدر میں آپ کو آگاہ کیا جاتا ہے ۔ سائلہ نے آپ کے خلاف دار الافتاء ہذا میں دائر کیا ہوا ہے ۔ چپڑاسی دفتر ہذا کی رپورٹ ہے کہ مسئول علیہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے ۔ لہذا بذریعہ اشتہار آپ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ بتاریخ ۳ ۹/۶۲ اصالتاً یا مختاراً ہو کر جواب دہی کریں ۔ بصورت عدم حاضری بعد از ثبوت فتوی شرعی کر دیا جائے گا ۔ تاکید جانو ۔

تحریر ۲ ۹/۶۲ نمبر مقدمہ ۲۹۰

(مہر ودستخط مفتی ضلع پونچھ آزاد جموں وکشمیر حکومت)

۱۶ ستمبر ۶۲ء بروز اتوار صبح ۸ بجے

لاہور دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ ۔ میں مولانا عبدالرحیم صاحب صدیقی حج بیت اللہ کے حالات سنائیں گے ۔

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب دار العلوم اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

دامعراد مصلیا و مسلماً

آرڈیننس ۱۹۶۱ء کی دفعات جو جولائی ۱۹۶۱ء سے پاکستان میں جاری ہو چکی ہیں ۔ گو اسلام کے نام سے پیش کی گئی ہیں ۔ مگر جس کو کچھ تھوڑا بہت بھی اسلامی تعلیمات سے لگاؤ ہے ۔ وہ ان کو صرف اسلام پر تہمت قرار دے رہا ہے ۔ جلسوں اور تقریروں تحریروں میں اس پر دار و گیر کی جا چکی ہے ۔ نشیب و فراز سے واقف کرایا جا چکا ہے ۔ مگر یورپ کی غلامی میں مدہوش ہو جانے والیوں اور والوں نے ایک دن کے لئے بھی صحیح عینک سے دیکھنے کا ارادہ نہ کیا ۔

خدا تعالیٰ جزائے خیر دے ان ممبران اسمبلی کو جنہوں نے یہ محسوس کر لیا کہ اس قانون کی آڑ میں جو حرام کاریاں اور حرام خوریاں وجود میں آ رہی ہیں ۔ اس کے ذمہ دار اول نمبر پر قانون ساز یا ممبران اسمبلی ہوں گے ۔ اس لئے انہوں نے اس پر بحث کرنے کو منظور کر لیا ہے ۔ بحث کے وقت سے پہلے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس آرڈیننس کی خلاف اسلام دفعات کی خرابیاں پیش کر کے وہ اصلاحی شرعی صورت سامنے رکھ دی جائے جو ان خرابیوں کی اصلاح بھی ہو ۔ جن کی بنا پر ان کی ضرورت تھی اور بالکل اسلام کے موافق بھی ہو ۔

——— آرڈیننس کی دفعہ ۱ و ۲ و ۳ میں تو نام ، تعریفات اور وسعت کا بیان ہے ۔ ان میں ترمیم کی ضرورت نہیں ۔

——— دفعہ ۴ وراثت ۔ اگر وراثت کے شروع ہونے سے مورث کے کسی لڑکے یا لڑکی کی موت واقع ہو جائے تو ایسے لڑکے یا لڑکی کے بچوں کو (اگر کوئی ہوں) بحصہ اسلامی وہی حصہ ملیگا جو اس لڑکے یا لڑکی کو (جیسی کہ صورت ہو) زندہ ہونے کی صورت میں ملتا ۔"

قانون کے ان لفظوں میں " وراثت کے شروع " کے جو معنے واقعی اسلامی احکام کے مطابق ہو سکتے ہیں یہ ہیں کہ " وراثت کی تقسیم ہونے سے پہلے " یعنی اگر مورث مر گیا ہے اور میراث کی تقسیم ابھی نہیں ہوئی تھی ۔ اس سے پہلے لڑکا یا لڑکی کی موت واقع ہو جائے گی تو میراث میں چونکہ وہ مورث کی وفات کے وقت زندہ تھے ۔ لڑکا یا لڑکی کا حصہ قرار دے کر ان کے وارثوں کو بحصہ اسلامی ملے گا ۔ وراثت شروع ہونے کے لفظوں سے یہ مطلب زیادہ میل کھاتا ہے ۔ کیونکہ وراثت تو مردہ کے مال کو کہا جاتا ہے ۔ اس کا شروع ہونا اس کا ملنا ہے جو تقسیم سے ہوگا ۔ اور دوسرا مطلب دور کا کھینچ تان کا ہے ۔ کیونکہ جو باپ کی زندگی میں مرا ہے ۔ اس وقت باپ

وہاں وراثت کے شروع کا کوئی مطلب ہی نہیں بن سکتا ۔ نہ وراثت تھی نہ شروع کا حصہ تھا ۔ صرف دو لفظ کی تبدیلی کی ضرورت ہوگی قانون صحیح اسلامی ہو جائے گا ۔ عبارت یوں ہوگا ۔ " اگر وراثت کی تقسیم ہونے سے پہلے " اور آگے " تو ایسے لڑکے یا لڑکی کے وارثوں کو " بجائے " بچوں " کے " وارثوں " کا لفظ چاہیئے تاکہ لڑکے کی بیوی اور لڑکی ہو تو اس کا خاوند بھی محروم نہ رہے یا کوئی اور وارث بنتا ہو تو وہ بھی محروم نہ رہ سکے ۔ صرف لفظ شروع کو تقسیم سے اور لفظ بچوں کو وارثوں سے بدلنا کافی ہوگا ۔ اور اگر ان لفظوں کے یہ معنے لئے جائیں کہ مورث کے مرنے سے پہلے کوئی لڑکا یا لڑکی مر جائے تو اصلی مردہ کو زندہ مان کر سب کو جو ملتا وہ اس کے بچوں کو ملیگا ۔ تو پھر یہ قانون شریعت اسلامیہ اور پورے پونے چودہ سو سال کے مسلمانوں کے مذہب کے خلاف ہے ۔

حق و تحقیق کے مخالف اور عقل سے بالکل مہمل قانون بن کر رہ جاتا ہے ۔ چونکہ میراث ایک خالص اسلامی مسئلہ ہے ۔ اس لئے اس میں اپنی رایوں کو دخل دینا بے عقلی ہے مذہبی ثبوت سے جو ثابت ہو اور چودہ سو سال سے ثابت ہے اس کے خلاف کرنا سخت ترین گناہ ہے ۔ بیٹے کی موجودگی میں پوتا آیات و احادیث اور اجماع صحابہ سے محروم اور عصبہ کے ہوتے نواسہ نواسی وارث نہیں ہیں ۔ مالکی شافعی حنفی حنبلی چاروں مذہبوں کی یہی تحقیق اور عقل و نقل سے یہی مضبوط دلائل سے ثابت ہے ۔ احقر کے رسالہ " پوتے کی میراث " میں تفصیلی اور شبہات کے جوابات ملاحظہ فرمائے جا سکتے ہیں ۔ جب ساری امت کے نزدیک شرعاً چچا کی موجودگی میں پوتا محروم اور نواسہ نواسی عصبہ کی موجودگی میں محروم ہیں تو یہ دفعہ اسلام کے خلاف ہے قابل حذف ہے ۔ خصوصاً جبکہ میراث کا کل قانون شرعی تسلیم کیا جا چکا ہے ۔ یہ شریعت کا مقابلہ ہے ترمیم در انکار ہے ۔

اور عقلی طریقہ سے بھی یہ بات غلط ثابت ہوتی ہے ۔ گو بعض خود غرض لوگوں نے اس کو اچھال رکھا ہے ۔ کیونکہ یہاں دو صورتیں ہیں ۔ یا تو مرے ہوئے لڑکا لڑکی کو قبر سے اٹھا کر کھڑا کر کے وارث بنا کر پھر ان کی اولاد کو ان کے حصہ کا وارث بنایا ہے ۔ تو ابتدائے دنیا سے آج تک کسی دین بلکہ کسی فرضی د

بنایا نہ اس کو عقل کے موافق قرار دیا ۔ کہ مردوں کو زندوں کے دوش بدوش میراث کا حقدار قرار دیا جا سکے ۔ یہ زندہ مردہ کی برابری ایک خلاف عقل بات آج کل کی یورپ خوردہ عقل ہی کو میسر آ سکی ہے ۔ پھر اگر زندہ مردہ برابر ہیں تو جس قدر بچے پوتے یا او ہوتے کم سنی میں یا جوانی کے بعد شادی شدہ ہو کر یا بغیر شادی کے مرے ہوں سب کا رجسٹر سامنے آنا ضروری تھا کسی ایک کو زندہ کے برابر قرار دینا دوسرے کو نہ قرار دینا کہاں کی عقل اور کہاں کا انصاف ہے ۔ رہا یہ سوال کہ یہاں اس کی اولاد اس کی قائم مقام موجود ہے ۔ وہاں نہیں تو اول تو یہ یوں صحیح نہیں کہ اسلام نے میراث کے حق میں کہیں کسی کو قائم مقام قرار نہیں ۔ یہ قائم مقامی اسلام کی تحریف ہے ۔ دوسرے اگر قائم مقام کرنا تھا ۔ تو وارثوں کو قائم مقام بنانا اور بعض کو محروم کرنا ظلم نہیں تو کیا ہوگا ۔ لڑکوں کی بیویاں ، لڑکیوں کے شوہر اور صرف لڑکیاں ہوتے میں بھائی یا چچا تائے حقیقی و سوتیلے بھی تو خدا کے نزدیک وارث تھے ان کو چھوڑ کر صرف بچوں کو حصہ کہنا کیا معنے اور صرف لڑکیاں لڑکیاں ہوں تو وہ حصہ کیا ہوئی کہ اسلام نے ایک لڑکی کو ½ اور دو یا زائد کو ⅔ کا وارث قرار دیا تھا ۔ تو باقی کہاں گیا ۔ تیسرے یہ کہ قائم مقام ہونا بطور وارث ہونے کے ہی تو تھا اگر بجائے بچوں کے دوسرے وارث ہوں تو ان کو کیوں قائم مقام قرار دیکر مردہ کو زندہ نہ کر لیا گیا ۔ چوتھے ۔ اگر کوئی لاوارث مرتا ہے تو اس کی میراث بیت المال یعنی خیرات میں دی جاتی ہے تو جو لاولد لاوارث بھی مری ہوگی ۔ اس کی قائم مقام رفاہ عام کی صورتیں موجود تھیں ۔ ان کو قائم مقام بنا کر اس کو بھی مردہ سے زندہ بنانا ضروری تھا ۔ یہ کیا انصاف ہوا ۔ کہ راہ خدا والے تو مردہ کے مردہ ہی رہے اور بچوں والے مر مر کے بھی زندہ ہو گئے ۔ پانچویں یہ کہ مردہ کی میراث مردہ کو ملنا قانون کی پیشانی پر کلنک کا ٹیکا ہے ۔ کہا جا سکتا ہے کہ مردہ کو میراث نہیں مل رہی ہے ۔ مردہ کے واسطہ سے زندہ کو تو عرض یہ ہے ۔ کہ یہ لفظوں کا چکر حقیقت نہیں بدل سکتا ۔ اس کی اولاد ایک ہو یا دس اسی مردہ کا حصہ دی جائیگا ۔ کم و بیش اور جب تک وہ زندہ تھی باپ کی وراثت نہ تھی ۔ باپ زندہ تھا وراثت مردہ کے مال کو کہتے ہیں ۔ وراثت جبھی بنی ہے کہ جب دم

یا دوسری صورت ... ہو کر پوتے پو...
پڑپوتے پڑپوتیاں ، پڑنواسے پڑنواسیاں ...
خود براہ راست حقیقی بیٹا بیٹی کے ...
مردوں کو قبروں سے نکال کر نہیں لایا ...
قانون کے لفظوں کے مخالف ...
ملیگا ۔ جو اس لڑکے یا لڑکی کو زندہ ہونے ...
ملتا " بتا رہا ہے ۔

ہے ۔ کہ ہر پوتا ہر پوتی یا پڑپوتا ...
ہر نواسہ ہر نواسی ہر پشت ...
ایک لڑکے لڑکی کے برابر ہوں ...
اس مردہ کو جو حصہ ملتا وہ ...
حصہ اول اس کی قبر میں داخل ...
حصہ اسلامی ملیگا ۔ یہ نہیں ...
دس پوتے دوسرے بیٹے سے ...
ہوں گے تو ½ بیٹے کو اور اس ...
نواسے کو ملیگا ۔ اس لئے قانون ...
مستحق میراث نہیں بنا رہا ہے ۔ بلکہ ...
اس کو ان پر حصہ اسلامی ...
احتمال قانون کے لفظوں سے ...
سکتا ۔ دوسری بات یہ کہ اگر ...
قانون کے لفظوں کا یہی مفہوم ...
پوتا پوتی نواسہ نواسی بیٹا بیٹی کے ...
کس قدر خلاف عقل و نقل ہے ...
ایک یا دو یا زیادہ واسطوں سے ...
لوگوں کے برابر کیا جا رہا ہے ۔ جن کا ...
ہے ۔ براہ راست ہے ۔ ہر صاحب ...
کو ٹٹول کر دیکھ سکتا ہے ۔ کہ ...
اور بیک واسطہ بد واسطہ کتنا ...
کو برابر قرار دینا بالکل بے عقلی کی ...
بات یہ کہ پوتے پوتیوں اور نواسے ...
ان کے ماں باپ سے میراث مل چکی ...
بری جہیز سے جن میں ان کے چچاؤں ...
حصہ اس میں نہیں ہوتا ۔ پھر ان کو ...
کے برابر کھڑا کر کیسی کم سمجھی کی ...
بات یہ ہے کہ حدیث لا وصیۃ ...
وارث کے لئے وصیت نہیں ...
نہیں ہو سکتی ۔ اگر پوتا نواسہ جیسا اسلام ...
کی موجودگی میں وارث نہیں قرار دیا ...
نہیں ہوں گے ۔ تو ان کے لئے ایک ...
اور منظوری ورثہ کل تک کی وصیت ...
سکتی ہے ۔ مورث کو ہر وقت اس کا ...
اور اب اگر کسی کے ۹ بیٹے اور ایک ...
تو پوتے کو ½ دلوایا جا رہا ہے ...
وصیت سے ⅓ ہی مل سکتا ہے ...
قدر ظلم ہو رہا ہے ۔ اور خدائی احکام ...
انکار ۔ لیکن اگر دادا کسی وجہ سے ...

عیسائی مشنریوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں ملک و ملت کیلئے ایک عظیم خطرہ ہیں

یکم ستمبر۔ بھکڑ ضلع جہلم کے جلسۂ عام میں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علمائے اسلام ضلع جہلم نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج جب کہ اسلام ایک نازک دور سے گزر رہا ہے اور خود اسلام کے نام لیوا اسلام سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں اور ملک میں عیسائیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں مسلمانوں کو مرتد بنا رہی ہیں۔ حکومت کو چاہیئے کہ ان سرگرمیوں کو فوراً بند کر دے اور ملک میں کتاب و سنت کے مطابق قانون نافذ کیا جائے۔ ہماری کامیابی کا راز صرف اسلام کی سربلندی ہی میں مضمر ہے اگر ملک میں اسلامی قانون نافذ ہو جائے تو ساری بے دینی یکسر ختم ہو سکتی ہے۔ سامعین نے کامل طور پر مولانا کے بیان کی تائید کی اور علماء کا ساتھ دینے کا یقین دلایا (رشید احمد موضع بھکڑ)

مودودی پارٹی کے سرکاری ملازم اور عصمتِ انبیاء

یکم ستمبر۔ بمقام بھکڑ ضلع جہلم میں ایک جلسۂ عام میں مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے فرمایا کہ دستورِ اسلامی کا نعرہ لگانے والی مودودی پارٹی خود اسلام کے وقار کو ٹھیس پہنچا رہی ہے۔ اور مودودی صاحب کو اپنے غیر اسلامی عقائد و نظریات سے جو ان کی کتابوں میں درج ہیں اپنے موقف کو تبدیل کرتے ہوئے توبہ کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد مودودی صاحب کے دو سرکاری ملازم مولوی محمد شریف صاحب ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول جہلم اور جناب احمد حسین کلرک ڈپٹی کمشنر آفس جہلم مولانا کے پاس آئے اور بحث و تمحیص شروع کی۔ مودودی کے عقاید پر بات ہوتی رہی۔ اور اسی دوران میں مولوی محمد شریف صاحب نے عصمتِ انبیاء کا انکار کرتے ہوئے کہا۔ کہ قرآن پاک میں عصمتِ انبیاء علیہم السلام کا ذکر کہاں ہے اس حقیقت کے واضح ہو جانے سے عوام میں سخت نفرت کا اظہار پایا جاتا ہے

(حافظ محمد اسحاق)

دینی مدارس

دار العلوم عربیہ گجرات (مردان)

کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

زیر صدارت الحاج محمد عبد اللہ صاحب منعقد ہوا۔ اور ناظم دار العلوم نے مجلس شوریٰ کے سامنے کارروائی پیش کی اور دار العلوم کی ترقی و بہبود کے تمام امور پر بحث ہوئی اور یہ تجویز پاس کی گئی! امسال مدرسہ کا ایک سالانہ جلسہ منعقد کیا جائے جس میں پاکستان بھر کے علماء اور عوام الناس کو دعوت دی جائے جلسہ کی منتظمہ کمیٹی کا انتخاب عمل میں لایا گیا اور جلسہ کے لئے چندہ بھی جمع ہوا۔

راقم سعید الرحمٰن ناظم دار العلوم

مولانا ضیاء القاسمی صاحب کی پبلک تقریر پر پتھراؤ

۹ افراد گرفتار۔ تین مفرور ہیں

(امروز کے نامہ نگار سے)

لائلپور۔ ۱۰ ستمبر۔ پولیس نے مولانا ضیاء القاسمی صاحب پر قاتلانہ حملہ کرنے والے گیارہ افراد میں سے نو افراد کو گرفتار کر کے دس [illegible] کا ریمانڈ لے لیا ہے۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ گزشتہ شب مسجد غلہ منڈی میں مولانا ضیاء القاسمی صاحب کی تقریر کے دوران ساڑھے بارہ بجے شب گیارہ آدمیوں نے دنگہ فساد کی کوشش کی اور اشتعال انگیز نعرے لگا کر فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دینے کی کوشش کی اور دوسرے دن صبح جبکہ مولانا ضیاء القاسمی صاحب پر جوند سنگھ والہ (ریجکسی) میں تقریر کرنے جا رہے تھے خانوں [illegible] کر کے حملہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم

کا عظیم الشان تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۴-۱۵-۱۶ ستمبر مطابق ۱۴-۱۵-۱۶ ربیع الثانی منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں ملک کے مقتدر علمائے کرام و زعمائے ملت تشریف لا رہے ہیں۔ حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ (۲) حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (۳) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی (۴) حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری حضرت علامہ خالد محمود صاحب۔ حضرت مولانا عبد الحنان صاحب۔ حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر۔ حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب و دیگر علمائے کرام و شعرائے ملت تشریف لا رہے ہیں۔ آخری اجلاس جمعیۃ علماء اسلام کا ہو گا جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے جائیں گے۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں

حضرت لاہوری کی یاد میں مدرسہ خدام الدین

نوشہرہ غربی تحصیل جام پور۔ ضلع ڈیرہ غازی خاں میں مدرسہ عربیہ خدام الدین قائم کیا گیا اور ایک ماہر فنون فاضل دیوبند کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ داخلہ کھلا ہوا ہے۔ ضرور یاتِ طلباء کا اعلیٰ انتظام ہے۔ لہٰذا طلباء کے لئے عموماً اور ضلع ڈیرہ کے لئے خصوصاً نادر موقعہ ہے جام پور سے داجل اتر کر نوشہرہ تشریف لائیں۔ شیخ عطاء محمد۔ مہتمم مدرسہ ہٰذا

۲ پولیس نے حملہ آوروں۔ عبد الخالق۔ عبد الغفار محمد حسین عزت بندہ۔ نصیر احمد۔ فخر الدین محمد [illegible] لعقوب اور حافظ سلیمان کو گرفتار

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان

کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

۱۹ اگست ۹ بجے صبح جامع مسجد پیران مردان میں مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان منعقد ہوا۔ ضلع بھر کے علمائے کرام نے شرکت کی۔ مندرجہ ذیل ضلعی انتخاب ہوا۔

امیر۔ مولانا لطف الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند۔ نائب امیر مولانا عبد الواحد صاحب ذاگی۔ نائب امیر مولانا غلام سرور صاحب سنگاؤ ناظم اعلیٰ مولانا عبد القدوس صاحب بالاگرھی ناظم مولانا عبد الواحد صاحب گجرات ناظم مولانا میاں گل جان صاحب صوابی۔ ناظم دفتر حافظ محمد ایوب صاحب۔

اجلاس میں مندرجہ ذیل تجاویز پاس ہوئیں

یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے کنونشن منعقدہ ۱۴ اگست لاہور کی تمام تجاویز کی تائید کرتا ہے۔ جمعیۃ علماء اسلام نے جس غیر سرکاری اسلامی مشاورتی کونسل کے تقرر کا اعلان ہے اس کا خیر مقدم کرتا ہے۔ نیز عائلی قوانین کے متعلق مرکز نے تجویز پاس کر کے مسلمانوں کی صحیح ترجمانی کی ہے مسلمان قطعاً پاکستان کے اندر غیر شرعی قوانین کے نفاذ کو برداشت نہیں کر سکتے۔ حقیقت میں حکومت کی مقرر کردہ کونسل کے اکثر ارکان مغربیت زدہ ہیں۔ قرآن و سنت کے تعبیرات میں ان کو قطعاً مہارت نہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے غیر سرکاری مشاورتی کونسل کے تقرر کا اعلان وقت کی اہم ضرورت ہے

یہ اجلاس مجلس علمی سرحد کی خدمات جلیلہ کی تحسین کرتا ہے اور ان سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اپنی مساعی کو تیز کر دیں اور اسلامی لٹریچر شائع کریں تاکہ مسلمان آئمہ مجتہدین پر ناصناب تنقیدات۔ فتنہ پرویزیت اور الحاد کے اثرات سے بچ جائیں۔

یہ اجلاس حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ پوسٹ مارٹم کا سلسلہ ختم کیا جائے یہ ایک غیر اسلامی طریقہ ہے اور مردوں کی سخت بے حرمتی ہے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حج کا کوٹہ سسٹم ختم کیا جائے۔ ملک کے اندر شراب اور غیر ضروری اشیاء پر جو زرِ مبادلہ خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کو ختم کر کے حج کا زرِ مبادلہ اس سے پورا کیا جائے۔

یہ اجلاس مسئلہ کشمیر میں بھارت کی غیر معاندانہ پالیسی کی مذمت کرتا ہے اور امریکہ کے غیر منصفانہ رویہ کی مذمت کرتا ہے۔

یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ قوم کو طاؤس و رباب اور عیاشی و بیدینی کی لعنت سے نجات دلا کر مجاہد مسلمان بنایا جائے اور جہاد کا اعلان کیا جائے۔

(محمد ایوب ناظم دفتر)

قسط (۱۵)

مسلمان بیوی

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

اب سُنیئے دولہا میاں کی بات جو شروع شروع میں محبت تھی کچھ عرصہ بعد وہ بات نہ رہی۔ کھلم کھلا بگاڑ تو ہوا نہیں صرف اس لیئے کہ عزیزہ نے اپنی خودداری کی وجہ سے اس کی نوبت ہی نہ آنے دی مگر جیسا میاں بیوی کا تعلق ہو جانا چاہیئے تھا وہ بات نہ ہوئی اس تعلق کے نہ بڑھنے کا سبب زیادہ تر ان کی ساس تھیں اور ان کی ریشہ دوانی تھی۔ اندر ہی اندر وہ بیٹے کو لگا سمجھا کر ابھارا کرتی تھیں اور ہر بات میں شہ دے کر بگاڑ ڈلوانے کی کوشش میں لگی رہتی تھیں۔ کچھ تو والدہ کا اکسانا اور کچھ حضرت کے خود آزادانہ خیالات ان کے لئے سدراہ تھے۔ میاں کا اب یہ حال تھا کہ مدرسے کے وقت کے علاوہ باقی زیادہ وقت ان کا دوستوں میں گزرتا تھا۔ یہاں تک کہ کھانا بھی باہر ہی نوش جان فرماتے تھے۔ مدرسہ سے آئے منہ ہاتھ دھویا، بھاگم بھاگ چائے پی، کپڑے بدل ہوا خوری کو نکل گئے وہاں سے کبھی گیارہ بجے کبھی بارہ بجے رات کو آئے۔ دل چاہا تو آئے کبھی دل نہ چاہا تو نہ بھی آئے جلدی جلدی کچھ کھایا کچھ نہیں پھر لمبی تان کر جو سوئے تو صبح کی خبر لائے اور بیوی سے بات چیت کرنے کا وقت ہی کونسا تھا۔ سب سے پہلے عزیزہ نے میاں کو راہ راست پر لانے کی کوشش کی۔ یہ نہیں کیا کہ ایک دم ہی میاں کا بھٹوا دبا دیا، یا مرنے مارنے پر تل پڑیں، یا منہ کو پھلا کر پڑ گئیں، یا میاں سے قطع کلام کر دیا۔ یا اٹوائی کھٹوائی لے کر پڑ گئیں۔ اس نے ایسا نہیں کیا بلکہ اس کے برعکس میاں سے اور زیادہ خندہ پیشانی اور زیادہ شگفتہ خاطر ہو گئیں۔ مجال کیا جو تیور پر ذرا بھی بل آجائے یا خفگی اور ناراضگی کا شبہ تک بھی ہو جائے۔ میاں پر کبھی یہ کھلا ہی نہیں کہ اس کی وجہ سے نہ آنا کبھی بیوی کو ناگوار خاطر ہوا ہے۔ بلکہ وہ دل ہی دل میں کہتا تھا کہ عجب مستغنی المزاج عورت ہے کہ کسی بات کی پرواہ ہی نہیں کرتی۔ دیر سے آؤ تو کچھ نہیں، سویرے سے آؤ تو کچھ نہیں۔ آؤ تو خندہ رو نہ آؤ تو تمہاری خوشی کسی بات کا

اندر وہ منصوبے گانٹھ رہی تھی اور اس طرح بتدریج تدبیریں کر رہی تھی کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ ہوئی دن دن بھر تو میاں گھر میں قدم ہی نہ دھرتے تھے اور آدھی رات سیر و تفریح میں گنوا دیتے تھے اور بیوی کا یہ حال تھا کہ اکیلے بیٹھے اس کا دم گھبرا جاتا تھا کبھی کچھ سینا لے بیٹھتی کبھی کوئی کتاب پڑھنے لگی۔ کھانا لئے میاں کے انتظار میں دروازہ پر نگاہیں جمائے بیٹھی رہتی تھی۔ انگیٹھی پاس رکھی رہتی تھی۔ سالن گرم کیا روٹی کو تو پہلے ہی دسترخوان میں اچھی طرح لپیٹ دیا کرتی تھی کہ ٹھنڈی نہ ہو جائے دسترخوان بچھا، میاں کے ہاتھ دھلوائے میاں کھاتے رہے آپ پنکھا جھلتی رہی ادھر کھانا ختم ادھر پان کی گلوری تیار حقہ بھر کر رکھا، اگر ماما نہ ہوئی تو جھٹ آپ بھر دیا۔ ان کے کھلانے سے اس وقت فارغ ہوتی جبکہ سارے گھر میں سناٹا رہتا تھا اور بجز خراٹوں کے کچھ آواز نہ آتی تھی۔ اس وقت ٹکڑا ٹیرا بیوی کو نصیب ہوتا تھا۔ مگر واہ رے صبر و رضا یہ اُسی میں مگن، اسی میں خوش، ایسوں کے لئے ہی یہ مقولہ ہے۔

"جس میں میاں راضی اسی میں ہم راضی" یعنی فنا فی الزوج کا مرتبہ حاصل ہو گیا تھا اور کیوں نہ ہوتا جبکہ اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث پاک سنی تھی جس میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اے عورت یاد رکھ تیری جنت اور دوزخ تیرا خاوند ہے یعنی اپنے خاوند کی خوشی میں جنت کی مستحق بنے گی اور ناراضگی میں جہنم میں جائے گی۔ دوسری حدیث میں ارشاد فرمایا کہ عورتوں میں سب سے اچھی عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو خوش رکھتی ہے۔ جب وہ اس کو دیکھتا ہے تو اس کا کہنا مانتی ہے جب وہ کوئی حکم کرتا ہے تو اپنے مال و جان میں اس کے خلاف نہیں کرتی جس سے اس کو رنج پہنچے۔ یعنی جو عورت اپنی جان و مال سے اپنے خاوند کے خوش کرنے میں لگی

قسط

مسلمان بچوں کی تربیت

از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اولاد کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت

بال بچوں سے محبت کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ عنقریب میری وفات ہونے والی ہے تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کا بار تم کو اٹھانا ہے۔

" ان میں سے پہلی چیز اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت و روشنی ہے لہذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامو یہ کہہ کر آپ نے کتاب پر ابھارا اور اس کی رغبت دلائی۔ جب آپ یہ بیان کر چکے تو فرمایا اور دو چیز مرے گھر والے ہیں۔ میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں بار بار یاد دہانی کرتا ہوں "

(رواہ مسلم) (مشکوٰۃ باب مناقب اہل بیت)

یعنی اہل بیت کو اذیت نہ دینا بلکہ ان کا احترام کرنا اور ان کے ساتھ مراعات کو ہرگز فراموش نہ کرنا۔

شیعوں کے غلط عقائد

شیعوں نے اس سلسلہ میں جو غلو اختیار کر رکھا ہے اور غلط عقائد پھیلا رکھے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے، خدا نے صاف اعلان کر رکھا ہے۔

"تم میں سب سے معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا ترس ہے" (الحجرات)

بغیر عمل نسب کام نہیں آتا

اور خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی میں عمل میں نہیں ہے تو نسب کام نہیں آسکتا، آپ نے ایک مرتبہ اپنے اہل خانہ ان کو نام لے لے کر آگاہ کیا کہ تم سب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اخیر میں فرمایا۔

" اے عبدالمطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ تو اپنے کو جہنم کی آگ سے بچا۔ کیونکہ میں اللہ سے تم کو بالکل نہیں بچا سکتا، بجز اس کے کہ تم سے رشتہ داری

دخول جنت و دوزخ میں نسب کو دخل نہیں

دوسری روایت میں ہے :-

اے فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) میرے مال سے جو چاہے تو مجھ سے مانگ اور اللہ کے یہاں میں تجھ کو کوئی کام نہیں آسکتا۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت و دوزخ کا فیصلہ نسل اور نسب کی بنیاد پر ہرگز نہیں ہوگا۔ اس کا مدار عمل اور صرف عمل پر ہے جس کی تصدیق مندرجہ ذیل روایت سے اور زیادہ وضاحت کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایک لمبی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس شخص کو اس کا عمل پیچھے ڈال دے اسے اس کا نسب آگے نہیں لے جاسکتا"

اعمال میں کوتاہی کی تلافی نسب سے نہیں ہو سکتی

ملا علی قاری اس حدیث کے معنی تحریر فرماتے ہیں :-

" برے اعمال یا اعمال صالحہ میں کوتاہی اگر کسی کو پیچھے ڈال دے اور سعادت و کامرانی کے پاس پھٹکنے نہ دے تو نسب و نسل اسے آگے نہیں بڑھا سکتے ہیں یعنی اعمال کا نقص حسب و نسب دور نہیں کر سکتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالےٰ سے تقرب (نزدیکی) نیک اعمال کے ذریعہ حاصل ہوتا ہے نسل اور خاندان کی وجہ سے نہیں ارشاد ربانی ہے" کہ اللہ کی نظر میں سب سے بڑا معزز وہ ہے جو انسانوں میں سب سے بڑا اللہ ترس ہے۔"

(مرقاۃ المفاتیح صفحہ ۲۲۳ ج ۱)

(باقی آئندہ)

کاپیاں اور رسید بکیں چھپ گئی ہیں

۔ جمعیۃ علمائے اسلام لاہور کی طرف سے تمام شاخوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ... کی کاپیاں اور چندہ کے لئے رسید بکیں چھپ چکی ہیں ... ضرورت جلد از جلد منگوا لیں ... کی کاپی کی قیمت ۵۰ نئے ... اور رسید بکیں مفت دی جاتی ہیں ...

ناظم اعلیٰ مرکزی دفتر
جمعیۃ علماء اسلام بیرون دہلی دروازہ
لاہور

جلسوں کی کاروائی بھیجنے والے ... توجہ ہوں

... حضرت مولانا غلام غوث صاحب ... یا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ... میں تقریر کرتے ہیں ۔ وہاں ... جلسہ کی کاروائی یا قرارداد یں ... ترجمان اسلام کو بھیج دیتے ہیں ... حالانکہ یہ چاہیے کہ جلسہ کی ... تمام ملک کے اخباروں کو ... تاکہ زیادہ سے زیادہ عوام ... تک پہنچے ۔ اخباروں کو ... بھیجنے کے لئے ان باتوں کا خیال رکھنا ... ہے ۔

... روائی کاغذ کے صرف ایک طرف ... دوسری طرف خالی چھوڑ دیں ... خوشخط ہو ۔ کارروائی مختصر ... چاہیے آپ کی معلومات کے ... پاکستان کے مشہور اخباروں کو ... خدمت ہیں انھیں نوٹ ک... ۔

... روزنامہ لاہور ۔ روزنامہ امروز ... روزنامہ نوائے وقت لاہور ... کوہستان لاہور ۔ روزنامہ ... راولپنڈی ۔ روزنامہ تعمیر ... روزنامہ آفاق لاہور ... غریب لائل پور ۔ روزنامہ ... روزنامہ امروز ملتان ... کراچی سندھ روزنامہ انجام کراچی ۔ روزنامہ ... روزنامہ کوہستان ملتان ۔

اتباع محمدی پر دین و دنیا کی کامیابی کا انحصار ہے

چارسدہ کی سیرت کانفرنس میں مولانا غلام غوث صاحب کی تقریر

چارسدہ ۔ صدر میلاد کمیٹی مولانا میاں محمد شفیق صاحب فاضل دیوبند اطلاع دیتے ہیں کہ میلاد کمیٹی بازار چارسدہ کے زیر اہتمام امسال چھبیسواں عظیم الشان چھبیسواں عظیم الشان سالانہ سیرت کانفرنس بتاریخ ۲۳،۲۴،۲۵ اگست بمقام غازی گل بابا بازار چارسدہ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا ۔ جلسہ گاہ کو رنگ برنگ کے قمقموں سے سجایا گیا تھا اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لاکھوں پروانوں نے شرکت کی ۔

روز اول بعد نماز مغرب مولانا فرخ گل مرد جیری کی صدارت میں طرحی مشاعرہ ہوا جس میں ملک کے مشہور و معروف شعراء کرام نے حصہ لیا ۔ اور اپنا اپنا کلام طرحہ کے مطابق سنا کر حاضرین کو محظوظ کیا ۔ شب اول کی نشست کی صدارت مولانا فضل صمدانی صاحب بابڑہ نے کی ۔ حافظ عبید اللہ صاحب شیخو نے رکوع سنایا اور حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب پوپلزئی خطیب مسجد قاسم علی خان پشاور نے مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کی ضرورت " مولانا محمد امیر صاحب بجلی گھر والے مدرس دار العلوم سرحد پشاور نے " حب النبی " اور مولانا شائستہ گل صاحب نے " امر معروف " موضوعات پر تقاریر کیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی طرف توجہ دلائی ۔

شب ثانی کی نشست کی صدارت حضرت مولانا شہزادہ صاحب آف ترنگزئی نے کی ۔ مولانا حافظ محمد ابراہیم صاحب فاضل دیوبند آف مردان نے تلاوت قرآن پاک کی اور مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے " خوف خدا " مولانا عبد العزیز صاحب مردان نے اتباع سنت اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان و ممبر صوبائی اسمبلی نے " اصلاح معاشرہ " پر تقریریں کیں ۔

جملہ مقررین حضرات نے عموماً اور حضرت علامہ ہزاروی نے بالخصوص واضح کیا کہ اگر عالم انسانی دنیا و آخرت میں کامیابی کا خواہاں ہو ، تو سوائے اس کے اور کوئی چارہ کار نہیں کہ دامن محمدی (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو اپنا کر اسلام ... کرنے والی ہے اور یہی اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذریعہ ہے اور اسی پر دین و دنیا کی کامیابی کا انحصار ہے ۔

علامہ ہزاروی دوران تقریر میں جگہ جگہ ارباب حکومت ، عوام ، اور علماء کو خیر خواہانہ مشورے بھی دیتے رہے ۔

عائلی قوانین پر تبصرہ ۔ فرق باطلہ کا رد اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین اور اتفاق و اتحاد پر زور دیا ۔ علامہ ہزاروی کی پوری تقریر میں مجمع پر سکوت کا عالم طاری تھا اور نہایت خاموشی سے اول سے آخر تک تقریر سن رہے تھے ۔ اور کبھی کبھار اسلام زندہ باد ۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی زندہ باد ۔ میلاد کمیٹی زندہ باد کے نعرے لگتے رہے ۔

علاقہ ہشتنگر کے علاوہ دور دراز کوہاٹ ۔ پشاور ۔ مردان ۔ ہری پور تک عاشقان محمدی تشریف لائے تھے ۔ تقریباً ایک لاکھ کا مجمع تھا ۔

آخر میں مساجد کے لئے مجلس اوقاف ، ہسپتال کے ڈاکٹروں کی فیس میں کمی ۔ پرائیویٹ پریکٹس کی بندش ۔ عائلی قوانین کو قرآن و سنت کے مطابق کرنے کے بارہ میں تجاویز بالاتفاق منظور ہوئیں ۔

بقیہ صفحہ ۲

وصیت نہیں کرتا ہے ۔ اس کو محروم رکھنا چاہتا ہے تو اس کے مال سے زبردستی دلانے کا حق کون رکھ سکتا ہے پس ظلم کو قانون بنا لینا کیسے درست قرار دیا جا سکتا ہے جو تعلق دادا کو اس سے تھا وہ ممبران اسمبلی کو کیسے ہو سکتا ہے جب دادا نے اس کو محروم رکھنا مصلحت سمجھا ہے تو دوسرے وارثوں کا حق چھین چھین کر اس کو دے دینا ظلم کا انتہائی مظاہرہ نہیں تو کیا ہے اور ہمیشہ کیلئے جو یہ لاکھوں کروڑوں کی حق تلفی ...

جلسہ مفتاح العلوم مانک کا سالانہ

مجلس شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے ۔ کہ مفتاح العلوم کا سالانہ جلسہ مورخہ ۷، ۸، ۹ نومبر ۱۹۶۳ء کو بروز بدھ ۔ جمعرات ۔ جمعہ منعقد کیا جائے گا ۔ جس کی صدارت و شمولیت کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ۔ حضرت مولانا عبد العزیز صاحب مردان ۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب اتمان زئی پشاور ۔ حضرت مولانا علاؤ الدین صاحب ڈیرہ اسماعیل خان ۔ حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی ۔ حضرت مولانا فیض احمد صاحب افغانی ۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب وانا جنوبی وزیرستان کو دعوت شمولیت دی جائیگی ۔ عباس اور کلم دوست حضرات مقررہ تاریخیں یاد رکھیں ۔

امان اللہ دلسوز ۔ ناظم مدرسہ ہذا

مدرسہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات کا سالانہ جلسہ

مدرسہ حیات النبی گجرات کا پہلا سالانہ جلسہ ۲۴، ۲۵ ستمبر کو ہو رہا ہے جس میں اکابر علماء کرام اور شعرائے عظام تشریف لا رہے ہیں چند حضرات کے اسمائے گرامی ۔

حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم صاحب صاحبزادہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری ۔ مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ۔ حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جہلم ، خلیفہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح ۔ شاعر ختم نبوت سائیں محمد حیات صاحب پسروری شاعر احرار مرزا غلام نبی جانباز لاہور ۔ ان کے علاوہ اور حضرات کرام کے تشریف لانے کی توقع ہے ۔

چوہدری محمد خلیل سیکرٹری منتظمہ کمیٹی سالانہ جلسہ مدرسہ حیات النبی ۔ گجرات ۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو ۔

عجیب خبریں

مودودی صاحب کی لڑکی

مودودی صاحب نے جس لڑکی کو اپنے گھر کا ایک فرد قرار دیا تھا اب وہ امریکن لڑکی ان کے گھر سے چلی گئی ہے۔ اور تھوڑی کے اندر ایک حکیم صاحب کے پاس جا کر قیام پذیر ہوتی ہے۔

مصر کے صدر ناصر پر کفر کا فتویٰ

سنا ہے کہ حجاز میں مودودی صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں ناصر پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا۔ مودودی صاحب نے احتیاطاً اس پر دستخط نہیں کئے۔ خدا جانے اس خبر میں کہاں تک صداقت ہے مودودی صاحب کا فرض ہے کہ وہ اس پر روشنی ڈالیں۔

حنفی دوزخی ہیں

اسی طرح ایک خبر یہ ہے کہ ایک غیر مقلد نے کتاب لکھ کر حجاز میں تقسیم کی ہے جس میں حنفیوں کو دوزخی لکھا گیا ہے اور شاہ سعود نے مصر کی بعض حنفی مسلک کی کتابوں کا داخلہ سعودی عرب میں ممنوع قرار دیا ہے۔ اگر یہ واقعات صحیح ہیں تو پھر مودودی اور شاہ سعود کے تعلقات کی وجہ بھی سمجھ میں آجاتی ہے اور غلاف کعبہ کے بنانے کا کام مصر سے چھین کر مودودی جیسے غیر مقلد کے حوالہ کرنے کا مطلب بھی سمجھ میں آجاتا ہے اور ایک دفعہ ان کے قرب کی یہ بھی ہو سکتی ہے۔ کہ مودودی پارٹی صدر ناصر کے خلاف ہے اور شاہ سعود بھی آج کل ناصر کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ لیکن پاکستان کے حنفی مسلمان اس طرح ان کے جالوں میں آکر نہ مودودی کے پیروکار ہو سکتے ہیں نہ شاہ سعود کے معتقد۔ شاہ سعود کو اگر داخلہ بند کرنا ہے تو یورپین تہذیب کا بند کریں جو حجاز میں پاؤں پھیلا رہی ہے اس طرح مصر کی مخالفت بھی ہو سکے گی اور ثواب بھی۔

اپوا کی بیٹیاں

اپوا کی کنواری بیٹیاں بن تھی کہ بعض اخبارات کی اطلاع کے مطابق دیہات میں ٹولیاں بن کر پھر رہی اور عائلی قوانین کے لئے ...

پھندے بھی دیتے ہیں وہ واقعی خطرناک ابتلاء ہے۔ بقول ان مغرب زدہ بے حجاب عورتوں کے یہ ہتھوں کا ایمان تباہ کریں گی خدا ان کے شر سے محفوظ رکھے)۔

مودودیوں کی بوکھلاہٹ

جیسے جیسے مسلمانوں کے سامنے علماء کرام مودودی کی خبیث تحریریں لا کر ان کو اس کے دام تزویر سے بچانے کی کوشش کر رہے ہیں ویسے مودودی بوکھلاتے جا رہے ہیں۔ ان کے دام کے پرانے شکار نصر اللہ خاں عزیز بھی آخر کار بوکھلا گئے اور مودودی نے اسلامی سزاؤں کو عورتوں اور مردوں کی مخلوط سوسائٹی میں ظلم لکھ کر مسلمانوں کا دل دکھایا ہے اس عبارت کو پوری طرح نقل کرتے ہوئے ان علماء پر سخت سوقیانہ حملے کئے ہیں جنہوں نے مودودی کا طلسم پاش پاش کر دیا ہے۔

مسلم لیگ کا فنڈ

چودھری خلیق الزماں نے وزیر داخلہ کو مسلم لیگ کا فنڈ واگزار کرنے کی درخواست دے دی ہے وہ کہتے ہیں کہ اس فنڈ سے سردار بہادر کا کوئی تعلق نہیں۔ خدا جانے اس خبر سے بیچارے دوسری قسم کے لیگیوں کے دل پر کیا گزری ہوگی۔

فاطمہ جناح

فاطمہ جناح نے بھی مسلم لیگ کنونشن کو خلاف ضابطہ قرار دیدیا۔

عالم اسلام

الجزائر

الجزائر میں خانہ جنگی کا خطرہ فی الحال ٹل گیا ہے۔ بن بالا اور فوجی محاذ نیز سیاسی بیورو کا سمجھوتہ جنگ بندی کے بارہ میں ہو چکا ہے اور الجزیرہ کو غیر فوجی مقام تسلیم کر لیا گیا ہے۔ چنانچہ اب جنگ بند ہو چکی ہے جب کہیں سے گولی چلنے کی اطلاع آتی ہے تو الجزائر کا آہنی مرد خود وہاں پہنچا اور فریقین کے درمیان گولیوں کی بارش میں کھڑے ہو کر ہاتھ ہلاتا اور جنگ سے روکتا ہے اسی طرح الجزائری عوام بھی خانہ جنگی کو انتہائی دلسوزی سے روک رہے ہیں جہاں دو فوجیں متصادم ہوں وہاں جا کر درمیان میں لیٹ جاتے ہیں کہ پہلے ہم کو ٹینکوں سے نذر کر ہلاک کرو بعد میں ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔ جنگ بندی کے معاہدہ کے بعد اب آپس میں صلح کی بات چیت ہو رہی ہے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ فضل فرمائے گا!

سعودی عرب

سعودی عرب نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک وفد الجزائر بھیجا جائے جو فریقین کو آپس میں لڑنے سے منع کرے اور اتفاق کی کوشش کرے یہ کوشش قابل تعریف ہے۔ مگر شاہ سعود خود اپنے بھائی شہزادہ طلال کے ساتھ کیوں صلح نہیں کر لیتے اور اس کے مکانات کیوں جلا رہے ہیں۔

شام

شام کو با ... سے شکایات ... اردن اور سعودی عرب کے ... سے انکار کر دیا ہے (شاید ... ہو کہ یہ اتحاد فیاد کے اشار... ناصر کے خلاف کیا جا رہا ہے)

اردن سعودی عرب

کے شاہ حسین میں سیاسی ... اقتصادی معاہدات ہو چکے ... پہلے ایک خبر آئی تھی کہ انگریزی ... کے راستے اردن پہنچ چکی ہیں ... پہنچیں انگریز بیوی جو شاہ حسین ... پہلے پہنچ چکی ہے)

ایران

ایران میں زلزلے آگئی ہے تقریباً ... مربع میل کا رقبہ زلزلوں کی زد ... ہے۔ چالیس ہزار آدمی ہلاک ... ہیں زخمیوں کا شمار ہی نہیں۔ ... رہی ہیں، ضروریات زندگی ... حتیٰ کہ پینے کے لئے پانی ... مجبوراً بعض مقامات پر ان ... پانی پیتے ہیں جو اندر پڑی ہوئی ... سے بدبودار ہو چکے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ سارے ... اپنے قہر و غضب سے بچائے۔

مشرقی پاکستان

مشرقی ... میں ... تباہی مچا دی ہے۔ طغیانی اور سیلاب ... بیسیوں جانیں ضائع ہو چکی ہیں ... روپوں کے اموال و املاک تباہ ... پاکستان گورنمنٹ نے سیلاب زدہ ... کے لئے دس کروڑ روپے کی ... کی ہے۔ دوسرے ملک بھی امداد ...

پاکستان

کراچی میں مسلم لیگ ... منعقد ہوئی ... صاحب نے صدارت کی۔ اجلاس ... مگر خدا کی پناہ! جنگ نہ گری کا ... کہ توبہ ہی بھلی۔ کالج کے لڑکوں نے ... مردہ باد کے نعرے لگاتے اور ... کی قرار دادیں جبراً پاس کرائیں ... بڑے بوڑھے آدمیوں نے اس کنونشن ...

مرکزی نظماء کا تقرر

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عامہ (جنرل کونسل) کے اجلاس منعقدہ ۴ اگست ۶۲ء میں انتخاب کے وقت دو مرکزی ناظموں کا تقرر میرے سپرد کیا گیا تھا۔ چنانچہ میں نے احباب اور بزرگوں کے مشورہ سے مندرجہ ذیل بلند پایہ علماء کرام اور حساس و درد دل رکھنے والے رہنماؤں کو ان عہدوں کے لئے تجویز کر دیا ہے ان دونوں بزرگوں کو اطلاع کر دی گئی ہے۔ عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔

(۱) حضرت مولانا عبد الواحد صاحب خطیب جامع مسجد گوجرانوالہ

(۲) حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین قطب عالم مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب (حضرت موصوف اگرچہ نائب امیر بھی ہیں مگر میری غیر حاضری میں لاہور کے مرکزی دفتر کی نگرانی کے لئے ان کی شدید ضرورت ہے)

امید ہے کہ ان ہر دو حضرات کی توجہ اور تعاون سے جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم میں غیر معمولی اضافہ اور خلوص پیدا ہوگا۔ فقط

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ٹیلیفون نمبر ۱۵۰۰۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۱۱ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۵ جون ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۴

منشی ابوالاعلیٰ مودودی اور انکی پارٹی کی جھوٹی گپیں

اہل اسلام! خدارا آج کل چکنی چپڑی باتوں میں نہ آؤ۔ آج صاحب قلم لوگوں میں بیسیوں گمراہ پیدا ہوئے جنہوں نے غیر محسوس طریقہ سے مسلمانوں کے دلوں سے احکام اسلام کی اہمیت کو نکال دیا۔ بزرگان دین کے اعتماد کو نقصان پہنچایا اور حدیث کے اعتبار کو دھکا دیا۔ ان لوگوں میں سے ایک منشی ابوالاعلیٰ مودودی ہیں جو پہلے پہل دہلی کے اخبار الجمعیۃ میں ملازم تھے اور جب موقعہ دیکھا اپنا رسالہ جاری کر کے مجتہد بن بیٹھے پھر حضرت شاہ ولی اللہ رح امام ربانی مجدد الف ثانی رح اور امام غزالی رح پر تنقیدیں کیں تھے دو بڑوان بہنوں کا نکاح ایک شخص کے ساتھ جائز کر دیا۔ شیعہ کی طرح متعہ کو ضرورت کے وقت روا کیا۔ سجدہ تلاوت کو بے وضو جائز لکھا۔ اور آج کل کی مخلوط سوسائٹی میں زنا کی شرعی سزا کو اپنی کتاب تفہیمات حصہ دوم میں ظلم کہا۔ حدیثوں کے اعتماد کو دھکا دیا اور لکھا کہ حدیثیں تو چند انسانوں سے . . . . . . چند انسانوں تک پہنچی ہیں۔ جن سے یقین نہیں صرف گمان صحت پیدا ہو سکتا ہے اسی طرح کتاب تفہیمات ۲ میں لکھا کہ حدیث کے امام محدثین۔ تابعین بلکہ صحابہ کرام بھی کبھی کبھی ذاتی رجحانات کی وجہ سے ایک دوسرے کو کذاب وغیرہ کہتے تھے۔ صفحے کے صفحے روایت حدیث کے اعتماد کو کم کرنے پر صرف کئے جس سے ایک پڑھا لکھا نوجوان یہی رائے قائم کرے گا کہ چھوڑیے اس مشکوک اخبار کو جس کے راوی خود ایک دوسرے کو کذاب خطا کار اور جاہل کہتے ہیں العیاذ باللہ۔

یہ ایک طرف منکر حدیث پرویز کا جواب لکھ کر قوم میں رہبر بنتا ہے دوسری طرف خود اس کے لئے راہ ہموار کرتا رہتا ہے۔ یہ تو اس کی مذہبی کمزوریوں کا معمولی سا نمونہ ہے جس کی وجہ سے علماء اسلام نے اس کو گمراہ قرار دے کر اس سے بچنے کی تلقین کی ہے۔

ہم یہاں اس کی ایک اور پوزیشن واضح کرتے ہیں وہ یہ کہ مودودی صاحب اور اس کے مریدوں کو جھوٹ بولنے اور غلط گپ لگانے میں ید طولیٰ حاصل ہے۔ خدا کے لئے انسان پرستی نہ کیجئے غور کیجئے۔ کیا مودودی صاحب یا کوئی اور ان باتوں سے انکار کر سکتے ہیں۔ ص

مشرقی پاکستان کے مطالبات

مشرقی پاکستان سے آنے والے ممبران پارلیمنٹ نے مشرقی پاکستان کی طرف سے مندرجہ ذیل متفقہ مطالبات پیش کئے ہیں۔

(۱) سیاسی قیدیوں کی رہائی (۲) آئین میں بنیادی حقوق کی بحالی (۳) بالغ رائے دہی کی بنیاد پر اسمبلیوں کے انتخاب (۴) وزارت کی صورت میں پارلیمانی نشست کا تحفظ (یعنی اگر کسی ممبر کو وزیر بنایا جائے تو اس کی ممبری اسی طرح قائم رہے گی۔

ان چار شرطوں کے بغیر مشرقی پاکستان کے ممبر کوئی عہدہ قبول نہ کریں گے۔

پہلی بات "راولپنڈی میں ۱۹۵۱ء کے انتخابات سے پہلے لیاقت باغ میں مودودی نے اپنی تقریر میں کہا کہ ہمارے ساتھ پاکستان کے اسی ہزار خاندان ہیں اور ہر خاندان میں چار سو اور پانچ سو آدمی ہیں (اس لئے ہمارا الیکشن تو کامیاب ہے)

آپ سمجھیے کہ مودودی کے بیان کے مطابق ۴ پانچ کروڑ آدمی اس کے ساتھ تھے مگر جب نتیجہ نکلا تو صفر تھا۔ کتنا بڑا اور مقدس جھوٹ تھا۔ ختم نبوت کی تحریک کے وقت سول نافرمانی کے اجلاسوں میں شریک رہا اور بعد کو مکر گیا۔ کہ میں قطعاً سول نافرمانی کے حق میں نہیں تھا۔ اور حضرت امیر شریعت بخاری رحمۃ اللہ علیہ کو جا بجا اس کی تردید کرنی پڑی۔

دوسری بات دوسری بات یہ ہے کہ مودودی نے پہلے کہا کہ کافرانہ اور غیر اسلامی نظام حکومت سے تعاون اور الیکشن ناجائز ہے پھر خود اس کے لئے آمادہ ہو گئے اور بعد میں اتنی بات پر اڑ گئے کہ پنچایت اور قوم کے مجبور کرنے کے بغیر کسی امیدوار کا کھڑا ہونا ناجائز ہے۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ اس دفعہ سارے مودودی خود بخود کھڑے ہوئے اور بیچاروں کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں۔

تیسری بات تیسری بات یہ ہے کہ یہ ہر ایک آدمی کے بارہ میں لوگوں کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لئے کہہ دیا کرتے ہیں کہ فلاں آدمی اسلامی جماعت کا متفق یا موید ہے چنانچہ ابھی اخبار کوہستان میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کے بارہ میں لکھ مارا کہ یہ جماعت اسلامی کے مؤید ہیں۔ یہ بات ثابت کرنے کے لئے ہر ایک کے پاس جا پہنچتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اکٹھا ہونا چاہیئے یا یوں کہ جناب آئین بنانے کے لئے۔ بس ذرا سا کسی نے اثبات میں سر ہلا دیا انہوں نے لکھ

مسلمان بچوں کی تربیت

(از مولانا ظفیر الدین صاحب، مرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند)

(قسط ۱۱)

والدین کی بددعا مقبول ہے

پھر حدیث میں صراحت کے ساتھ مذکور ہے :-

تین دعائیں مقبول ہیں جن کی مقبولیت میں ذرا بھی شبہ نہیں مظلوم کی دعا، مسافر کی دعا اور ماں باپ کی بددعا اپنی اولاد کے لئے۔ (ریاض الصالحین ص۱۲۲)

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے باوجود حیرت ہے ان ماں باپ پر جو معمولی معمولی بات پر اپنی اولاد کو کوستے اور بددعا دیتے ہیں اور ان کا مستقبل خود اپنے ہاتھوں تاریک بنایا کرتے ہیں اور بعد میں ان کی اولاد دنیاوی یا دینی طور پر جب تباہ حال نظر آتی ہے تو آہ آہ آنسو بہاتے ہیں۔

علامہ زمخشری پر ماں کی بددعا

علامہ زمخشری جن کی مشہور تفسیر کشاف اور دوسری تصنیفات ہیں ان کے متعلق کتابوں میں یہ واقعہ موجود ہے کہ ان کا پاؤں کٹا ہوا تھا اور جب ان سے وجہ پوچھی گئی کہ یہ کیسے ہوا تو انہوں نے جواب میں کہا کہ ماں کی بددعا کا نتیجہ ہے۔ واقعہ یہ پیش آیا تھا کہ میں نے اپنے بچپن میں ایک گوریا (چھوٹی سی چڑیا) پکڑی اور اس کے پاؤں میں دھاگا باندھ دیا۔ اس کی وجہ سے اس ننھی منھی چڑیا کا نازک پاؤں کٹ گیا۔ یہ دیکھ کر میری والدہ پر سخت اثر ہوا اور ان کی زبان سے نکل گیا کہ جس طرح تو نے اس غریب چڑیا کا پاؤں کاٹا ہے تیرا پاؤں بھی کاٹا جائے۔

اس طرح کے واقعہ سے جاہل اور ناسمجھ ماں باپ کو سبق لینا چاہیئے اور اپنی بددعاؤں سے معصوم اولاد کو محفوظ رکھنا چاہیئے۔ غصہ میں کوئی ایسی بات ہرگز زبان پر نہ لانی چاہیئے جو ان بچوں اور اولاد کے لئے برا یا منحوس ثابت ہو۔

ـت کا غلط رواج

ـں باپ کو ... اور ... حرکات ...

کرتے ہیں کہ اولاد کے لئے ذرا ذرا سی بات پر لعنت و ملامت اور بددعاؤں کی بوچھاڑ کرتے ہیں اور کلمات خیر کی جگہ اولاد کے لئے گالی گلوچ اور طعن و تشنیع کا طریقہ اختیار کرتے ہیں اور اپنی اولاد کو کتا، سور اور گدھا کہہ کر پکارتے ہیں اللہ تعالیٰ ہم لوگوں کو معاف فرمائے اور اس ناشائستہ سے بچائیں۔ اور ہماری اولاد کو نیک و صالح بنائیں اور دنیا اور دین دونوں اعتبار سے باعزت و عظمت رکھیں اور ان کی تعلیم و تربیت کا اچھا انتظام فرمادیں۔

تربیت سے غفلت کا نتیجہ

یہ ساری خرابی ہم لوگوں میں اسی وجہ سے ہے کہ بچپن میں خود ہماری تربیت اچھی نہیں ہوئی۔ اگر عورتوں میں یہ عیوب پیدا ہیں تو اس کی وجہ بھی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ ہم نے اپنی بچیوں کی تربیت کے وقت ان قواعد اور اصول کو پیش نظر نہیں رکھا تھا۔ جن کی کتاب و سنت میں تعلیم دی گئی ہے ماؤں کی جہالت اور پھوہڑپن کا یہ نتیجہ ہے کہ بچے اپنی زندگی کی دوڑ بھاگ میں ناکام اور نامراد نظر آتے ہیں۔

کاش ہم بچوں کے ساتھ اپنی لاڈلی زندگی کو تربیت میں بھی وہی سرگرمی دکھلائیں جس کی طرف ہماری شریعت نے رہبری کی ہے تو یقین کیجئے کہ پھر آج جو کچھ یہ برا ماحول ہمارے سامنے ہے باقی نہ رہے اور ماحول میں وہی پاکیزگی پیدا ہو جائے جس کی ہم دل سے خواہاں ہیں اور جس کی مذہب کی روشنی میں کبھی کبھی تمنا کرتے ہیں۔

اولاد سے انس و محبت

انبیاء کرام کی اپنی اولاد سے محبت اور ان کی اپنے بچوں کے لئے دعائیں جو پہلے قرآن پاک کی آیتوں سے ثابت ہوئیں ان سے ہمیں یہی سبق حاصل کرنا چاہیئے کہ ہم اپنے بال بچوں سے محبت و شفقت کا برتاؤ کریں۔ ان کی جدائی ہم پر شاق گذرے اور ان کے آرام و آسائش کی کسی فکر سے ہم بے فکر نہ ہوں

(باقی آئندہ)

ناظرین: خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ تاکہ تعمیل میں تاخیر نہ ہو۔ **مینجر**

مسلمان بیوی

(از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری)

(قسط ۸)

عزیز بہنو! تم کہتی ہوگی والدین کی اطاعت اور فرمانبرداری ہی پر سارا زور دیا جارہا ہے لیکن یاد رکھو والدین کی اطاعت ہی تمام اخلاق و ادب کی چیز ہے۔ ان کی فرماں برداری اور خدمت گذاری تمام لوگوں میں ہر دلعزیز بننے کا ذریعہ ہے۔ اگر یہ کنجی تم نے حاصل کرلی تو انشاء اللہ ہر جگہ عزت و آبرو حاصل کروگی۔ یہ ابتدائی منزل ہے اس میں تعلیم و تربیت اخلاق و تہذیب، انکساری و فرماں برداری خدمت گذاری سیکھ لوگی تو دوسری جگہ جا کر بھی ہر ایک کی نظر میں ہر دلعزیز اور پیاری بن جاؤگی تم جانتی ہو دنیا میں عزت و آبرو کس کو حاصل ہوتی ہے ہر ایک کے دل میں کس کی محبت ہوتی ہے کس کی صحبت کو ہر شریف عورت پسند کرتی ہے۔ ہر سمجھدار عورت کس کی عزت و آبرو کرتی ہے جو بداخلاق بدمزاج ہو؟ کیا ہر ایک کے دل میں کسی کی محبت ہوتی ہے۔ جو بدزبان، بدکلام ہو؟ کیا کوئی شریف آدمی دروغ گو جنگ جو حاسد کو پسند کرتا ہے؟ کیا کوئی بے ہنر بدسلیقہ بدتہذیب کی صحبت کو اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ ہر سمجھدار آدمی باادب خوش مزاج بااخلاق شیریں کلام باسلیقہ ہنرمندی کی صحبت کو اپنے لئے باعث شرف سمجھتا ہے۔

میری عزیزہ بہنو! تمہاری تعلیم و تربیت اور اخلاق و تہذیب کی جو کوشش کی جاتی ہے اور تم کو بار بار اس کی ترغیب دی جاتی ہے یہ صرف اس وجہ سے کہ تم دونوں جہاں میں سرخروئی حاصل کرو۔ اور کیا تمہیں اس بات کا احساس ہے کہ تم زندگی کی راہ میں کس منزل سے گزر رہی ہو اور کس منزل میں قدم رکھنے والی ہو۔ کیا تم جانتی ہو کہ تمہاری دنیا اب تک جو کچھ بھی تھی وہ آئندہ کیا ہونے والی ہے۔ آج تم جو بے فکری کی زندگی گذار رہی ہو آئندہ تمہیں ہر کام کے سلسلے میں اپنی ذمہ داری کا خیال رکھنا پڑے گا۔ اب تمہاری تمام آرزوئیں اور تمنائیں انجام کی فکر سے بے نیاز ہیں۔ آئندہ تمہیں ہر آرزو ہر خواہش کے اظہار سے پہلے اس کے نتیجہ پر نگاہ رکھنی ہوگی۔ اب تم اپنی تجویزوں کو دوسروں سے منواتی ہو لیکن آئندہ تمہیں دوسروں کی تجویزوں کو ماننا پڑے گا۔ غرضیکہ جب تمہاری دنیا ہی بدل جائے گی تم جس جس طریقے سے اب سرگرم رہتی ہو یہ طریقے آئندہ بہت کچھ بدل جائیں گے۔ اب تم جن جن اصولوں پر مستقل طور پر قائم ہو ان میں سے بہت سے اصولوں کو ترک کرنا پڑیگا اور بہت سوں میں ترمیم کرنی پڑے گی اس وقت تمہاری زندگی کا ہر شعبہ ایک نئے انداز سے ظاہر ہوگا تم بعض وقت ذرا ذرا سی بات پر کس قدر ضد اختیار کرتی ہو تمہاری والدہ تمہیں سمجھاتی ہیں تم نہیں مانتیں، بھائی تمہیں صلاح دیتے ہیں تم تسلیم نہیں کرتیں۔ ماما تمہاری خوشامد کرتی ہے تمہاری سمجھ میں نہیں آتا۔ والد تمہیں کچھ کہتے ہیں تو تم روتی اور پیٹتی ہو، کھانا نہیں کھاتیں یہاں تک کہ گھر والوں کو تمہاری ضد پوری کرنی پڑتی ہے۔ اگرچہ یہ بات تسلیم ہے کہ ایسا واقعہ کبھی کبھی شاذ و نادر ہی پیش آتا ہے مگر آئندہ تمہیں اپنی مرضی سے کہیں زیادہ دوسروں کی مرضی پر نگاہ رکھنی پڑیگی اور تمہیں اپنی خوشی سے زیادہ دوسروں کی خوشی کا خیال رکھنا پڑے گا۔ تمہیں رفیق حیات اور ان کے عزیز و اقارب تمہاری اس تمنا کو اور اس طریق کار کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ یہ زندگی کا کس قدر عظیم الشان انقلاب ہوگا۔ گویا تمہارے لئے زندگی گذارنے کا طریقہ ہی بدل جائیگا تمہارے خیالات عجیب قسم کی انگڑائیاں لیں گے۔ تمہارے احساسات میں مختلف قسم کی تبدیلیاں ہوں گی۔ تمہارے جذبات تغیر پذیر ہوں گے۔ تمہارے اندر خود بخود ایسی ایسی تبدیلیاں ہوں گی کہ تم اس وقت کی زندگی کو بھولا ہوا افسانہ سمجھوگی۔ تمہارا کردار ہی نہیں تمہاری رفتار، گفتار سب میں انقلاب ہوگا، تم سوچوگی کہ میں کیا تھی اور کیا ہوگئی۔ تمہیں خود اپنے پر تعجب ہوگا۔ اس وقت جس قسم کی زندگی تمہیں گذارنی ہوگی اور تمہیں جن جن حالات اور واقعات کا سامنا کرنا پڑے گا اور تم جس قسم کے ماحول میں ہوگی اس وقت جو کچھ تمہیں کرنا ہوگا۔ اس کا تمہیں کوئی تجربہ نہیں ہے۔

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۱۵ جون ۱۹۶۲ء

عالمِ اسلام کے آہنی مردِ صدر ناصر
اور اس کے خلاف اوچھے ہتھیار

(گزشتہ سے پیوستہ)

مصر کی داخلی خارجی اقتصادی اور سیاسی آزادی
اب مصر ہر طرح آزاد تھا۔ پہلے اس کی سیاست اوروں کے اشاروں پر تھی۔ اس کی اقتصادیات کی کنجی (نہر سویز) انگریزوں کے ہاتھ میں تھی۔ خارجہ سیاست میں غیروں کی مداخلت تھی۔ داخلی طور پر سازشیں اور اغیار کی چالیں کارفرما تھیں۔ مگر اب مصر نے اس بطل جلیل اور مرد آہنی کی رہنمائی میں تمام زنجیروں کو توڑ پھوڑ کر مکمل آزادی حاصل کر لی۔ یہ کوئی معمولی کارنامہ نہیں ہے کتے کے منہ سے ہڈی نکال لینا آسان ہے مگر مغرب کی طاقتور قوموں کے قبضہ سے نہر سویز جیسی چیز کو حاصل کر لینا مشکل ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ جو حقیقی ناصر ہے اس نے ناصر کی مدد فرمائی (اللّٰہم زد فزد) عرب عوام کو بجا طور پر ناصر کی ذات پر فخر کرنے کا حق حاصل ہے اسی لئے عربوں کا بچہ بچہ ناصر کا حامی ہے۔

مخالف قوتیں اسلام اور مسلمانوں کی مخالف قوتیں اس صورت حال کو کیسے برداشت کر سکتی تھیں۔ ان کو عربوں کی ماضی معلوم ہے وہ جانتے ہیں کہ اسلام کا سویا ہوا شیر جاگ گیا تو ہماری خیر نہیں ہے ان کو علم ہے کہ ماضی میں اہل اسلام کی روحانی قوت اور اخلاقی برتری کے مقابلہ میں کفر کی تمام مادی طاقتیں شکست کھا چکی تھیں اور اس شکست میں اہل اسلام کا ایک ہی جذبہ کارفرما تھا وہ یہ کہ ہر مسلمان اسلام کی سربلندی کے لئے مرنے کو جینا سمجھتا اور شہید ہونے کو انسان کا سب سے بڑا مقصد قرار دیتا تھا۔ پھر جو فوج مرنے پر فخر کرے اس سے نبرد آزما ہونا آسان کام نہیں ہے۔ اس لئے اہل مغرب اور صلیبی طاقتیں دو طرح سے اسلام اور اہل اسلام کو کمزور کرنے کی کوشش کیا کرتی ہیں۔ ایک کوشش یہ ہوتی ہے کہ اسلام اور احکام اسلام کی اہمیت اور جلالت قدر ان کے دلوں سے نکل جائے یا ان کے دلوں میں ایمان و ایمانیات کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کئے جائیں۔ اس کے لئے مسلمان امراء کو اپنی سوسائٹیوں میں بیجانے اور اپنے کالجوں میں تعلیم دیتے ہیں۔ مسلمانوں میں عیسائیت کی تبلیغ کرتے اور اسلام کے مسائل فقہ کے بارہ میں خود مسلمانوں کے اندر اختلاف پیدا کراتے رہتے ہیں۔

دوسرا طریقہ اہل فرنگ کا یہ ہوتا ہے کہ مسلم ممالک میں پھوٹ ڈالی اور ان میں ایک دوسرے کے خلاف پروپیگنڈا کرنے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض کو سبز باغ دکھا کر اور وجاہت و اقتدار دلانے کا وعدہ کر کے ایک دوسرے کے خلاف اکسایا جاتا ہے۔ یا پھر اندر ہی اندر قتل و مقاتلہ کی سازشیں جاری کی جاتی ہیں اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی ایک لیڈر کا ایمان خرید کر اس کو اپنا آلہ کار بنایا جاتا ہے وہ اسلام کے نام سے ایک تحریک شروع کر کے مسلم اقتدار سے رائے عامہ کو مخالف بنانے کی اسکیم شروع کرتا اور وحدت امت کو اسلام کے نام سے پارہ پارہ کر دیتا ہے چونکہ اسلام کے نام ہی مسلمان کے لئے جاذبیت ہے اور عوام کو خبر نہیں ہوتی کہ یہ لیڈر دشمنوں کا آلہ کار ہے اس لئے وہ اس کے ساتھ ہو کر مسلم اقتدار کے خلاف نبرد آزما ہوتے ہیں اس طرح دشمنان اسلام کو چھپے والے بہادر مسلمان رہنماؤں کو قتل کرنے اور ان کے خلاف بغاوت کی سازشیں شروع ہو جاتی ہیں۔ اس طرح اسلام کے نام سے اسلام کو کمزور کیا جاتا ہے۔ حالانکہ صدر ناصر جیسے مسلمان میں جو کچھ کمزوریاں ہوں وہ اس لیڈر کے اس گناہ کا عشر عشیر بھی نہیں جو دشمنان اسلام کا آلہ کار اور جاسوس ہو اور جس کا مقصد اسلامی ملک کو کمزور کر کے اس پر اغیار کی گرفت کو مضبوط بنانا ہو۔

اغیار کا تجربہ اس سلسلہ میں ایک تجربہ متحدہ ہندوستان میں کامیاب رہا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں چودہ سو برس کے مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ قرآن و حدیث کی روشنی میں یہ ہے کہ وہ زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قرب قیامت میں نازل ہو کر دجال کو قتل کریں گے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام عیسائیوں کا خدا ہے اس کو مار کر ہی ہم فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس نے اس موضوع پر کتابیں لکھیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مر چکے ہیں۔ پھر جعلی طور پر کشمیر میں ایک قبر کو بھی مسیح کی قبر قرار دیا۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو وفات شدہ ثابت کر کے خود مسیح موعود بن بیٹھا۔ نبوت کا بھی دعویٰ کیا اور جہاد کی منسوخی کا اعلان کر کے انگریزوں کی اطاعت فرض قرار دی اگرچہ مسلمانوں نے اس کی دال گلنے نہ دی مگر چودھری ظفر اللہ خان کے ذریعہ بیرونی مسلم ممالک میں اس نئے مذہب کا بڑا پرچار کیا گیا اور عرصہ تک عرب ممالک جو انگریزوں کے زیر اثر تھے ان مرزائیوں کے بارہ میں فریب خوردہ رہے۔

مسلمانوں کے احساسات لطیفہ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے نام سے جب کوئی نئی تحریک شروع ہوتی ہے تو مسلمانوں کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں وہ سوچتے ہیں کہ یہ بھی کہیں دشمنان اسلام کا آلہ کار نہ ہو۔

ابوالاعلیٰ مودودی چنانچہ جب ابوالاعلیٰ مودودی نے اسلامی جماعت کے نام سے ایک پارٹی بنائی تو پاکستان ہندوستان کے مسلمانوں کو اس کے بارہ میں سوچنا پڑا۔ چنانچہ ہندوستان کے بہت بڑے علامہ شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور علماء دیوبند نے اس کو گمراہ قرار دیکر اس کی تحریروں کو اہل سنت کے مسلک کے خلاف قرار دیا۔ اور ملک کے ایک مشہور روحانی مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب مرحوم نے مودودی پر الزام لگایا کہ اس کو امریکہ سے امداد ملتی ہے۔ اور عدالت تک نوبت پہنچی۔ اور ملک بھر کے علماء نے اس کی مخالفت کی اور اس کی تحریک کو تقریباً کچل کر رکھ دیا۔

صدر ناصر کے خلاف مودودی صاحب مذکور کے اخبارات اور پیروں نے صدر ناصر کے خلاف بھی طوفانی پروپیگنڈا شروع کیا۔ اور ان کو کمیونزم کا حامی قرار دیا۔ علماء اسلام نے کہا۔ کہ کمیونزم کے مخالف اسلام اصولوں کی مخالفت امریکہ یا کسی اور کی خوشنودی یا رہ ڈالروں کے لئے کی جائے تو یہ غداری اور قوم کو دھوکا دینا ہے۔

جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ مگر کچھ عرصہ کے بعد جب صدر ناصر نے کمیونزم کا پروپیگنڈا ممنوع قرار دے دیا تو مودودی اور اس کے اذناب کے منہ بند ہو گئے اور جب اللہ تعالیٰ نے صدر ناصر کو فرانس برطانیہ اور یہودیوں کے مقابلہ میں کامیاب کیا تو کچھ عرصہ کے لئے ان کے منہ پر تالے لگ گئے اس لئے کہ پاکستان کے عوام اور فوجی حکومت کو مصر سے خاص ہمدردی تھی۔

اخوان المسلمین مصر میں اخوان المسلمین کی تحریک چلی۔ اس میں اچھے لوگ بھی تھے اور اسلامی نظام حکومت کے محاسن کو مانتے اور چاہتے تھے۔ مگر ہمارے ملک کے ایک اونچے روزنامے (امروز) نے چند سال قبل لکھا تھا کہ اس تحریک میں کسی بیرونی طاقت کا ہاتھ ہے۔ ہمیں اس سلسلہ میں تحقیقات نہیں ہے۔ لیکن صدر ناصر نے اس تحریک کو ختم کر کے رکھ دیا تھا اور اس سلسلہ میں تشدد سے بھی کام لیا تھا۔ ابوالاعلیٰ مودودی کی پارٹی نے اس سلسلہ میں صدر ناصر کے خلاف طوفان بدتمیزی برپا کیا۔ مگر رائے عامہ اور صدر ناصر کی مقبولیت کے مقابلہ میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے حضرت قطب زمان مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی قیادت میں صدر ناصر کی پرزور حمایت کی اور جب خود اخوان المسلمین کے ارکان نے اس بات کو تسلیم کیا کہ اخوان نے صدر ناصر کے خلاف سازش کی تھی تو تمام پروپیگنڈے کی حقیقت کھل گئی۔ ہو سکتا ہے کہ صدر ناصر نے جب سازشی اخوان کے خلاف سخت کارروائیاں کی۔ ہوں تو بعض بے خبر اور بے گناہ عالم بھی اس کی زد میں آ گئے ہوں جیسے کہ ایک بڑے عالم کے بارے میں مشہور ہے۔ لیکن وہ کونسا آدمی ہے جس سے غلطیاں نہیں ہوتیں اور ملکی سیاست میں مجرموں کے ساتھیوں پر چاہے وہ بے خبر اور بے گناہ بھی کیوں نہ ہوں، کون رحم کرتا ہے۔ بہرحال اخوان نے جب سازش کا خود اقرار کیا اور وہ ناصر کے ناصر و معاون بن گئے تو مودودی پارٹی کا منہ بھی بند ہو گیا۔

مائدہ حالات صدر ناصر جیسی شخصیت جو نہ روس کی دم چھلہ ہو نہ امریکہ کی ٹوڈی۔ اس کو دنیا کے باطل کیسے برداشت

(باقی صفحہ پر)

قرآن کیا ہے؟

ایم عبدالرحمٰن (لودھیانوی) پرنسپل عثمانیہ کالج۔ شیخوپورہ۔

گر تو میخواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

قرآن کریم آسمانی کتابوں میں سے آخری اور مکمل زندہ کتاب ہے۔ یہ خدا کے عطایا میں سے سب سے بڑا عطیہ ہے اور اس کی نعمتوں میں سے سب سے اعلیٰ نعمت ہے۔ قرآن خدا کا کلام ہے۔ اس کا اصلی معلم رحمٰن ہے۔

قرآن نور ہے۔ قرآن برہان ہے قرآن فرقان ہے۔ یہ ہدایت ہے، شفا، رحمت اور موعظت ہے یہ بشیر و نذیر ہے ذکر۔ بصائر اور قول فیصل ہے۔ قرآن عزیز الحکیم، عظیم اور مجید ہے۔ قرآن مہیمن ہے۔ قرآن تبیاناً لکل شیءٍ ہے۔ یہ قرآن کریم اعلیٰ و اکمل کتاب ہے جو خداوند عزوجل نے اپنے مخصوص ترین بندے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرائیل امین عربی زبان میں اتاری۔ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں بے شک قرآن اشرف الکتب ہے اور اشرف اللغات ہے۔ اشرف الرسل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اشرف الملائکہ جبریل علیہ السلام کے توسط سے اشرف قطعہ زمین یعنی مکہ معظمہ و مدینہ منورہ میں نازل ہوا ہے اس کی ابتدا اشرف ماہ رمضان میں ہوئی لہٰذا یہ کتاب ہر لحاظ سے مکمل ہے۔

اعجاز قرآن

قرآن ایک جامع اور عظیم الشان کتاب ہے اس کے مقابلہ پر کوئی دوسری کتاب کہلانے کی مستحق نہیں ہے۔ اس کے اصول نہایت صاف، دلائل روشن، احکام معقول، وجوہ واضح اور بیانات نہایت شگفتہ اور فیصلہ کن ہیں۔ اس کی عبارت انتہائی سلیس، فصیح، اسلوب بیان نہایت مؤثر، تعلیم نہایت متوسط و معتدل جو ہر زمانہ اور ہر طبیعت کے مناسب اور عقل سلیم کے بالکل مطابق ہے کسی قسم کی افراط و تفریط کا اس میں کوئی شائبہ نہیں اس کی آیات لفظی و معنوی ہر حیثیت سے پچی تلی ہیں نہ ان میں تناقض ہے نہ کوئی مضمون حکمت یا واقعہ کے خلاف ہے۔ الفاظ کی قبا معانی کی قامت پر ذرا بھی ڈھیلی ہے نہ تنگ۔

آج دنیا میں قرآن حکیم ہی سچے حقائق پیش کرنے والی کتاب ہے۔ اس کے علوم و معارف، احکام و قوانین اور معجزانہ فصاحت و جزالت پر نظر کر کے کہنا پڑتا ہے کہ یہ قرآن وہ کتاب نہیں ہے جو خداوند قدوس کے سوا کوئی اور شخص یا کمیٹی بنا کر پیش کر سکے۔ پورا قرآن تو ایک طرف رہا۔ اس کی ایک سورت کا بھی مثل لانے سے تمام جن و انس قیامت تک عاجز ہیں کہ

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ (پ ۱ ع ۳)

(ترجمہ) اور اگر تم کو اس کلام میں شک ہو جو ہم نے اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر اتارا تو تم اس جیسی ایک سورۃ بنا لاؤ اور اللہ کے سوا اپنے مددگاروں کو بھی بلا لو اگر تم سچے ہو۔ پس اگر تم یہ کام نہ کر سکو اور ہرگز نہیں کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہوں گے۔"

قرآن ایک ایسا کلام ہے جو نہ قصیدہ ہے نہ غزل۔ بلکہ وہ دلوں کو روشن کرنے والا کلام ہے یہ قانون ہدایت ہے۔ خدا کے نام سے روشن کی ہوئی مشعل ہے نہ کوئی ہوا کا جھونکا اسے گل کر سکتا ہے نہ کوئی آندھی بجھا سکتی ہے۔ جو تاثیر و دلنشینی قرآن کی نثر میں اس درجہ پائی جاتی ہے۔ وہ ساری دنیا کے شاعر مل کر بھی اپنے کلاموں کے مجموعہ میں پیدا نہیں کر سکتے۔

قرآن خدا کی مضبوط رسی ہے یہ پر حکمت وعظ ہے۔ یہی سیدھا راستہ ہے زیادہ تلاوت کی وجہ سے یہ پرانا نہ ہوگا۔ اس کے عجائبات ختم نہ ہوں گے جس شخص نے اس کے ذریعہ سے کوئی بات کہی وہ سچا ہے اور جس نے اس پر عمل کیا اس کو اجر عطا کیا جائے گا اور جس نے اس کے ذریعہ سے ہدایت چاہی اس کو صراط مستقیم عنایت کیا جائے گا۔

قرآن کریم ایک بڑی مقدس اور معزز کتاب ہے جو رب العالمین نے عالم کی ہدایت اور تربیت کے لئے اتاری اس کتاب کے اتارنے کا مقصد بھی اسقدر اعلیٰ و ارفع ہے جس سے بلند تر کوئی مقصد نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآن سب کو جہالت اور اوہام کی گھٹا ٹوپ اندھیریوں سے نکال کر معرفت، و بصیرت ایمان و ایقان کی روشنی میں کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا کا بتایا ہوا راستہ اس کے مقام رضا تک پہنچانے والا ہے۔

قرآن حکیم کی سالگرہ

لوح محفوظ سے قرآن حکیم کا نزول رمضان المبارک میں ہوا ہے۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ (پ ۲ ع ۷)

(ترجمہ) مہینہ رمضان کا ہے جس میں نازل ہوا قرآن۔ ہدایت ہے واسطے لوگوں کے اور روشن دلیلیں ہیں راہ پانے کی۔ اور حق کو باطل سے جدا کرنے کی۔"

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ (پ ۳۰ ع ۲۲)

(ترجمہ) ہم نے اس کو اتارا ہے شب قدر میں۔"

مسلمانوں کے لئے قرآن حکیم ایک عظیم الشان نعمت ہے اس لئے اس کی سالگرہ رمضان المبارک میں منائی جاتی ہے چنانچہ سالانہ رمضان المبارک میں مسلمانان عالم رات کو نماز تراویح میں قرآن حکیم سنتے ہیں علاوہ اس کے اس نعمت عظمیٰ کے شکریہ میں دن کو روزہ رکھتے ہیں کیونکہ شکر نعمت میں روزہ رکھنا بھی سابقہ امتوں کو روزہ رکھتے ہیں کیونکہ شکر نعمت میں روزہ رکھنا بھی سابقہ امتوں میں رائج تھا جس طرح یہود میں عاشورہ کا روزہ اسی لئے رائج تھا جس طرح یہود میں عاشورہ کا روزہ اسی لئے رائج تھا کہ اس دن فرعون غرق ہوا اور بنی اسرائیل نے نجات پائی۔

قرآن اپنی حقانیت کی دلیل خود ہے

اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کیا یہ لوگ قرآن کو سمجھتے ہی نہیں۔ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا (پ ۲۶ ع ۷) (ترجمہ) یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوتے ہیں کہ بالکل بہرے گونگے اندھے ہی بن گئے کسی بات کو سمجھتے ہی نہیں قرآن اپنی باتوں کے سمجھانے میں کسی خارجی دلیل کا محتاج نہیں وہ اپنے ہر دعویٰ کے لئے خود ہی دلیل ہے۔ منکرین کو چاہیے کہ اسلام کی جس بات میں ان کو شبہ ہو۔ اس کو بحث و مناظرہ کی بجائے خود قرآن سے حل کریں تعصب کو الگ رکھ کر سمجھ کر پڑھیں پھر اپنے ضمیر کو ٹٹولیں کہ وہ قرآن کی نسبت کیا فیصلہ کرتا ہے یقیناً ضمیر اندر سے یہی کہے گا کہ قرآن جو کچھ کہتا ہے بالکل حق ہے جس میں بیشک و شبہ کی اصلاً گنجائش نہیں ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ (پ ۱ ع ۱)

مرثیہ حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی قدس سرہ

از مولوی محمد یعقوب صاحب مہتم مدرسہ دار الہدیٰ گرگینہ بلوچستان

الرّحیل اے مہر عرفاں الرّحیل
پھر سے کیوں دنیا ہوئی نذر الم
رہبر راہ خدا ہاں چل بسے
مہر علم و ماہ عرفاں چل بسے
حامل شرع متیں اک چل بسے
اشک حسرت کب تلک لب ہے دعا
الرّحیل اے مہر عرفاں الرّحیل

الرّحیل اے ماہ تاباں الرّحیل
ہر طرف پھر کیوں نظر آتا ہے غم
پاک باطن شیخ دوراں چل بسے
سندھ سے اک مرد ذیشاں چل بسے
ہادی راہ یقیں وہ چل بسے
عفو و غفراں ساتھ اب ہو ہیں سدا
الرّحیل اے ماہ تاباں الرّحیل

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

از مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ ختم نبوت

لاہور۔ دفتر ختم نبوت میں ۵ ر جون کی شب کو یوم فاروق اعظم منایا گیا۔ اس اجلاس میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب بہاولپوری مبلغ ختم نبوت نے ایک مقالہ پڑھا جو حدیۂ قارئین ہے مقالہ میں جو کچھ درج ہے وہ قاضی ابو یوسف کی کتاب الخراج اور مولانا عبدالشکور کی کتاب خلفائے راشدین سے لیا گیا ہے!

• روایات صحیحہ سے ثابت ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے اللہ کے پیارے حبیب اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ابا جان دعا کے لئے خود ہی دست دراز فرماتے اور درخواست کی! اے اللہ فاروق اعظم کے ذریعے اسلام کو عزت بخش دے۔ کعبہ میں مانگی ہوئی یہ مراد بالآخر پوری ہوئی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔

• ایک یہودی اور منافق کا باہمی جھگڑا ہوا۔ مقدمہ دربار نبوی میں پیش کیا گیا۔ منافق بظاہر خوش و خرم۔ کہ میں کلمہ گو ہوں لہٰذا امام الانبیاء کا فیصلہ یہودی کے بالمقابل یقیناً میرے ہی حق میں ہوگا۔ شہادتیں لی گئیں۔ آنحضرتؐ نے فیصلہ منافق کے خلاف صادر فرمایا! بڑا غصہ آیا کہ حضور نے میرا کوئی خیال نہیں کیا۔ بولا حضرت عمرؓ کے پاس چلیں۔ یہودی نے اس سے بھی انکار نہ کیا۔ منافق اس خیال میں کہ فاروق اعظم یہود کے سخت دشمن ہیں لہٰذا اب کی دفعہ فیصلہ بلا ریب اس کے خلاف ہوگا۔ الغرض دونو جب وہاں پہنچے اور اپنا قصہ سنایا۔ حضرت عمر گھر سے فوراً تلوار لائے اور منافق کی گردن اڑا دی۔ فرمایا جو شخص حضور کے فیصلہ میں تردد کرے اس کے لئے میرا یہی فیصلہ ہے!

• منبر نبویؐ کے تین درجے تھے۔ صدیق اکبر او پا میانہ درجہ پر تشریف فرما ہوتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے دور خلافت میں تیسرے ہی درجہ پر خطبہ ارشاد فرماتے۔ عرض کیا گیا آپ اوپر کے کسی درجہ پر خطبہ دیا کریں۔ فرمایا صدیق اکبر کے پاؤں کی جگہ نصیب ہونا ہی میرے لئے باعث سعادت ہے۔

• حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے تمام گورنروں کو اپنے دور خلافت میں حسب ذیل آرڈیننس جاری کئے ہوتے تھے۔
(۱) باریک کپڑے نہ پہننا (۲) چھانے ہوئے آٹے کی روٹی نہ کھانا (۳) اپنے مکان کے دروازہ کو کسی پہ بند نہ کرنا (۴) بیماروں کی عیادت اور جنازہ میں شرکت کرنا۔

• زمانہ خلافت میں اچھے کھانے سے فاروق اعظم پرہیز فرمایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعہ سے آپ کو اچھی خوراک پر آمادہ کرنے کی سعی کی گئی۔ مگر حضرت عمر نہ مانے۔ بالآخر حضرت عائشہ اور حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اسی سلسلہ میں مجبور کیا گیا۔ حضرت عمرؓ نے ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ کے فاقہ کا تذکرہ سنایا اور فرمایا اگر میں ان کا طریق چھوڑ دوں تو ان کا قرب کیسے نصیب ہوگا۔

• امام باقر فرماتے ہیں ایک بار دربار فاروقی میں کچھ حلّے آئے مگر اتفاق سے حضرات حسنین کے وجود کے مناسب نہ آئے آپ نے ان صاحبزادوں کے لئے یمن سے سپیشل حلّے تیار کروا کر پہنوائے فرماتے تھے اب میرا دل خوش ہوا۔

• آپ کے زمانہ خلافت میں جب ملک فتح ہوئے اور غنائم کی کثرت ہوئی تو آپ نے جملہ اموال کو تقسیم کرنا چاہا۔ حضرت ابوجعفر فرماتے ہیں تقسیم کرتے وقت حضرت عمر کی رائے بہتر تھی۔ عرض کیا گیا سب سے پہلے آپ اپنا نصیب متعین فرمائیں۔ ارشاد ہوا نہیں! آپ نے سب سے پہلے آغاز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبہ سے کیا۔ چنانچہ اولاً حضرت عباسؓ ثانیاً حضرت علیؓ کے لئے وظیفہ مقرر فرمایا۔ پھر جو قبائل رشتہ میں ملتے تھے۔ انہیں درجہ بدرجہ وظائف مقرر کئے۔ یہاں تک کہ بنی عدی بن کعب تک کے لئے وظائف کا تقرر محض رشتہ نبوی کے باعث کیا

• حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے غنائم کو تقسیم کرتے وقت اصحاب بدر اور اقربا رسول کو ترجیح دی۔ چنانچہ مہاجر و انصار میں جو صحابہ کرام جنگ بدر میں شریک ہوئے ان کے لئے فی کس وظیفہ جو مقرر ہوا وہ پانچ ہزار تھا اور باقی ماندہ مہاجر و انصار کے لئے فی کس چار ہزار۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں ہر ایک کے لئے بارہ ہزار مقرر کیا! صرف حضرت صفیہ اور حضرت جویریہؓ کے لئے چھ چھ ہزار کا تقرر ہوا اس لئے کہ یہ مہاجر نہیں تھیں۔ مگر جب ان ہر دو محترم نے احتجاج کیا کہ وظیفہ محض نسبت نبوی کے باعث زیادہ مل رہا ہے جس میں ہم بھی برابر کی شریک ہیں تو حضرت عمر نے ان کا وظیفہ بھی بارہ ہزار کر دیا۔ اور حضور کے چچا جان حضرت عباس کے لئے بارہ ہزار مقرر ہوتے حالانکہ یہ جنگ بدر میں کفار کی طرف سے لڑنے آئے تھے۔

• حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب اسامہ بن زید کے لئے چار ہزار اور اپنے صاحبزادے حضرت عبداللہ کے لئے تین ہزار مقرر کئے تو صاحبزادے نے عرض کیا۔ ابا جان اسامہ کا باپ میرے باپ سے افضل نہ تھا اور خود اسامہ میں کوئی ایسی فضیلت نہیں جو مجھ میں نہ ہو پھر ان کو ایک ہزار زائد کیوں ملا! فرمایا۔ صاحبزادے! تیرے باپ سے اسامہ کے باپ حضور کو زیادہ محبوب تھے اور خود اسامہ بھی آپ کی بہ نسبت حضور کو زیادہ پیارے تھے!

• حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نواسۂ رسول کے شرف کی وجہ سے پانچ پانچ ہزار مرحمت فرماتے۔ جبکہ دوسرے مہاجرین انصار کے صاحبزادوں کے لئے صرف دو ہزار مقرر ہوا تھا! اسی دوران حضرت عمر کا گذر ابی سلمہ کے صاحبزادے کے قریب ہوا۔ آپ نے فرمایا اس کے لئے ایک ہزار اور بڑھا دو۔ محمد بن عبداللہ بن جحش نے عرض کیا۔ اس کیلئے جو ایک ہزار بڑھا دیا گیا ہے اس کی بظاہر کوئی وجہ نہیں ہے۔ اس لئے کہ اس کا باپ ہمارے آباء سے افضل نہیں تھا اور اس میں بھی کوئی ایسی خوبی نمایاں نہیں جو ہم میں نہ ہو۔ فرمایا۔ باپ کی وجہ سے اس کے لئے دو ہزار مقرر ہوا ہے مگر ایک ہزار محض اس کی والدہ محترمہ کی وجہ سے زیادہ کیا گیا ہے۔ کیونکہ بعد کو وہ حرم رسول میں داخل ہو گئی تھیں۔ پس اگر تیری ماں اس کی ماں کی مانند ہے تو ایک ہزار تجھے بھی مزید دلایا جائے گا؟

• اہل مکہ اور دوسرے مسلمانوں کے لئے آٹھ آٹھ صد مقرر ہوتے اتنے میں حضرت طلحہ بن عبیداللہ اپنے بھائی کو لے کر آ گئے حضرت عمر نے اس کے لئے بھی حسب دستور آٹھ صد مقرر فرمائے۔ جب یہ معاملہ ہو چکا تو نضر بن انس تشریف لائے۔ فاروق اعظم نے اس کے لئے دو ہزار مقرر فرمائے! حضرت طلحہ نے عرض کیا کہ میرے بھائی اور نضر میں بظاہر کوئی تفاوت نہیں ہے پھر کیا وجہ کہ نضر کے لئے دو ہزار اور میرے بھائی کے لئے صرف آٹھ صد! فرمایا۔ جنگ احد میں نضر کے والد بزرگوار مجھے ملے تھے! دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ میں نے کہا غالباً وہ شہید ہو چکے ہیں! بس یہ سننا تھا اور تلوار میان سے نکال کر میدان کارزار میں یہ کہتے ہوئے "اللہ تو زندہ ہے" کود پڑے حتیٰ کہ شہید ہوئے۔ اور اس کا باپ اس وقت فلاں مقام پہ بکریاں چرا رہا تھا!

• یہ ہیں حضرت فاروق اعظم جو عشق نبوی میں سرشار! اولاد رسول کے جان نثار ملت بیضا کے فداکار! اور خوف خدا میں جاں گداز نظر آتے ہیں! آپ کے سوانح نگاروں نے رقم کیا ہے آپ شہادت کی تڑپ رکھتے تھے۔ سو اللہ رب العزت نے آپ کی اس مراد کو پورا فرمایا اور جام شہادت نوش کرنے کی سعادت حاصل کی۔ آخری لمحات میں ایک شخص عیادت کے لئے حاضر ہوتا ہے۔ اس کا ازار ٹخنوں سے نیچے اترا ہوا تھا! دیکھ کر فرمایا اپنا ازار ٹخنوں سے اوپر رکھا کرو۔

• سبحان اللہ! تا دم واپسیں دین اسلام کی تبلیغ کرتے ہوئے نائب رسول آغوش رسول میں جا پہنچے رضی اللہ عنہ۔ اللہ تعالیٰ جملہ مسلمانوں کو آپ کی سیرت مقدسہ پر عمل کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین۔

دینی مدارس

جمعیۃ الطلبہ دارالہدیٰ بھکر کا جلسہ

مورخہ ۷ جون۔ بروز جمعرات عشا کی نماز کے بعد جمعیۃ الطلبا مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت جناب عبدالغفور صاحب صدر جمعیۃ منعقد ہوا۔ جس میں حافظ محمد رفیق، صابر علی، صغیر احمد، شبیر محمد، محمد مرسلین، صدیق احمد، نظام اللہ، ہدایت اللہ، محمد عبید اللہ ثانی، محمد امیر، حافظ خوشی محمد نے قرآن کی رکوعوں تلاوت کیں۔ بعد ازیں جمیل احمد، خدا بخش، رحیم بخش نے نظمیں پڑھیں اور اس کے بعد محمد اکرم فیروز پوری، اللہ وسایا، نور محمد، ثناء الفیض اللہ، مشتاق احمد، محمد یوسف، محمد عبید اللہ اور جناب صدر جمعیۃ عبدالغفور نے مختلف موضوعات پر تقریریں فرمائیں۔

(ناظم اعلیٰ محمد عبید اللہ واصف)

تعلیم القرآن پلندری آزاد کشمیر

ایک بہترین تجویز

مسلمان جس قدر علم دین سے بے خبر ہیں وہ محتاج بیان نہیں! الحمد للہ کہ ہمارے خطہ آزاد کشمیر میں عوام غربت کے باوجود علم دین کی طرف قدیم الایام سے متوجہ رہے ہیں۔ انہی مذہبی جذبات کا نتیجہ تھا کہ ۱۹۴۷ء میں بے سرو سامان اور مفلوک الحال مجاہدین نے ڈوگرہ راج کو مار بھگایا اور آئندہ کے لئے بھی سینہ سپر ہیں۔ مگر عوام کی اس دلدادگی کے باوجود مذہبی تعلیم کا کوئی معقول انتظام نہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ضلع وار تحصیل وار مذہبی مکاتب کا جال بچھایا جائے تاکہ دینی تعلیم سے ہمارا کوئی نوجوان ناواقف نہ رہے ہر ضلع میں اقل قلیل دو تین اعلیٰ قسم کے عربی مدارس قائم کئے جائیں جن میں عربی۔ فارسی تعلیم کا معقول انتظام ہو۔ اس کے ساتھ دارالاقامہ جات بھی ہوں تاکہ دیہات کے طلبا وہاں رہ کر تعلیم حاصل کر سکیں۔ شعبہ حفظ مع التجوید والقرآت کے ساتھ درس نظامی میں ضروری ترمیم کر کے اس طریقہ سے ترویج دی جائے کہ علوم جدیدہ۔ عربی فارسی میں تقریر اور تحریر کی مشق کا بہترین انتظام ہو جس میں عربی فارسی کا اتنا ملکہ پیدا ہو جائے کہ عربی اخبارات سے استفادہ اور نشر واشاعت کی پوری اہلیت حاصل ہو تاکہ اسلامی ممالک میں کام کر سکیں پھر یہ شاخیں تحصیل وار قائم ہوں جن کا الحاق مدارس عالیہ سے ہو۔ ان شاخوں میں مدارس عالیہ کا نصاب رائج ہو جماعتوں کی حد بندی بھی ہو یہ بات خوش آیند ہے بلکہ ہمارے ضلع پونچھ میں انجمن "تعلیم القرآن پلندری" عرصہ ۲۲ برس سے جاری ہے۔ جس نے ناسازگار حالات میں بھی ملک وملت کی بہترین خدمات انجام دی ہیں اور آج بھی پہلے سے بڑھکر مذہبی، تعلیمی ثقافتی قسم کی انجام دے رہی ہے۔ تمام تر مصروف کار ہے۔ تعلیمی نتائج اور عوام کی والہانہ عقیدتمندی کو دیکھ کر آزاد گورنمنٹ نے کچھ رقم ماہانہ وظیفہ کے طور پر جاری کر رکھی ہے۔ عوام وخواص سے بھی استدعا ہے کہ اپنے عمومی خصوصی صدقات اور خیرات سے اس مذہبی مرکزی دارالعلوم کو نہ بھولیں۔

دارالعلوم دیوبند کے مہتمم جہلم میں

حکیم الاسلام حضرت علامہ قاری محمد طیب صاحب مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ۱۰ جون مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی جہلم میں تشریف لا رہے ہیں۔ اسی دن شب کو انشاءاللہ تعالےٰ حضرت قاری صاحب بخاری چوک متصل جامع مسجد گنبد والی میں تقریر بھی فرمائیں گے۔ احباب کے لئے ایک سنہری موقع ہے حضرت کی زیارت اور ارشادات سے مستفیض ہوں۔

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام

جنوبی وزیرستان وانا میں اسلام کی فتح

آج مورخہ یکم جون ۶۳ء بروز جمعہ شریف کو ایک نوجوان لڑکا جس کا تعلق غیر مذہب کے ساتھ وابستہ تھا۔ احباب کی کوشش سے اور اپنے میلان سے وہ آج بروز جمعہ شریف جامع مسجد وانا میں تقریباً صبح کے ۹ بجے مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع کے حضور میں غیر مذہب سے بیزار ہو کر مشرف باسلام ہوا۔ الحمد للہ اس سے قبل تین نوجوان لڑکے اسلام قبول کر کے زیر تعلیم ہیں۔ اگر مولانا نور محمد کا یہ دینی جذبہ اسی طرح جاری رہا تو امید ہے کہ وزیرستان میں جتنے غیر مسلم ہیں۔ راہ راست پر آجائیں گے۔ جامع مسجد وانا میں موصوف کے لئے تقریباً چار سو چالیس روپے چندہ ہوا۔ صبح کو موصوف کے لئے خورد ونوش کا پروگرام اڈے کے چند احباب نے کیا اس پروگرام میں مولانا نور محمد اور ان کے طلبا جن کا نام سعید اللہ خاں۔ شہزادہ گل نوجوان محمد اسمٰعیل۔ حاجی سیل۔ پیر نعیم شاہ ہے شامل تھے۔ راستے میں موصوف کے لئے ہر کونے سے بندوقوں کی فائرنگ اور بموں کی دھوم دھام تھی۔ لوگ بہت ہی متاثر ہوتے۔ موصوف کا ذاتی نام سنت رام تھا اس وقت کا نام محمد نور رکھا گیا۔

(حافظ لال محمد جنوبی وزیرستانی وانا)

بقیہ صفحہ اول

ہماری جماعت کے مؤید ہیں جبا ہے وہ ان کی جماعت کو گمراہ ہی سمجھتا رہے۔

چوتھی بات غلط پروپیگنڈا میں پورے ماہر ہیں اور اتنا جھوٹ بولتے ہیں کہ اس پر سچ ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ مولانا غلام غوث صاحب کے بارہ بارہ میں مودودی کے ایک مرید رضا حسن نے بیان کیا کہ مولانا غلام غوث نے میاں افتخار الدین جیسے ملحد کا جنازہ پڑھا۔ حالانکہ مولانا اس دن لاہور ہی میں نہ تھے۔ پھر اگر واقعی میاں افتخار الدین مرحوم ملحد تھے تو تمہارے لیڈر نعیم صدیقی نے کیوں جنازہ پڑھا۔ اور اگر تم میں صداقت وجرأت ہے تو ذرا میدان میں آکر اعلان کرو کہ میاں افتخار الدین ملحد اور کافر تھا۔ مودودیوں کا قصور نہیں ہے ان کے پیرو مرشد کا کہنا ہے کہ آج کل کے مسلمان صرف نسلی مسلمان ہیں اصلی نہیں۔ (اصلی مسلمان صرف مودودیے ہیں) اللہ تعالےٰ ان کے جھوٹے فریب اور دام تزویر سے بچائے

پانچویں بات آج کل مودودی نے حج سے واپس آکر مصر کے صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا شروع کر رکھا ہے خدا جانے اس سے کون سے بت کافر کو خوش کرنا مقصود ہے۔

مارشل لاء حکام کے فیاضانہ سلوک پر

صاحبزادہ عبدالباری کا تبصرہ

پشاور۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء سرحد صاحبزادہ عبدالباری فاضل دیوبند نے مارشل لاء حکام کے حالیہ فیاضانہ سلوک پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ مارشل لاء حکام نے کالعدم مشتل عوامی پارٹی کے سیاسی قیدیوں کی سزاؤں میں تخفیف کر کے اور ان کی ضبط شدہ املاک واگزار کرانے کے احکامات صادر کر کے جمہوریت نوازی کا ایک اہم ثبوت پیش کیا ہے۔ یہ ایک ایسا اقدام ہے جسے ہر مکتب فکر کے لوگ فال نیک سے تعبیر کرتے ہیں۔ صاحبزادہ صاحب نے اس تبصرہ میں آگے چل کر صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کو ان کے بحالی جمہوریت کی کوششوں پر مبارکباد دی ہے۔ اور کہا ہے ملک میں جمہوری اقتدار کو فروغ دینے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ کہ کسی فرد کو بھی مقدمہ چلائے بغیر جیل میں نہ رکھا جائے۔ آپ نے بیان کے آخر میں صدر مملکت سے پرزور اپیل کی ہے۔ کہ وہ ملک کے دونوں حصوں کے تمام سیاسی نظربندوں اور قیدیوں کو رہا کر کے اپنی خداترسی اور جمہوریت نوازی کا مزید ثبوت پیش کریں۔

الجزائر سے فرانسیسیوں کا فرار

پیرس کی اطلاع ہے کہ الجزائر سے بھاگنے والے فرانسیسیوں کے لئے حکومت آسانیاں بہم پہنچانے کا انتظام کر رہی ہے حکومت روزانہ دو ہزار بھگوڑوں کا انتظام کر رہی ہے۔ مگر ایک اطلاع کے مطابق وہ ۵ ہزار روزانہ کی تعداد میں بھاگ رہے ہیں۔ اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو چار پانچ ماہ میں فرانسیسیوں کا تخم بھی الجزائر میں نہ مل سکے گا۔

ناظرین

ششماہی سے کم مدت کے لئے اخبار جاری نہیں کیا جاتا۔ اس لئے خریدار کے لئے ششماہی کا چندہ ۳/۵۰ روپے روانہ فرمائیں۔ مینیجر

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

مُنفرّقات

قابل توجہ جائنٹ سیکرٹری وزارت امور کشمیر

مدرسہ تعلیم القرآن باغ کے چند کمرہ جات محکمہ سول سپلائی باغ نے نومبر ۱۹۵۹ء میں گندم کا سٹاک رکھنے کے لئے کرایہ پر بحساب ۸۸/۰۰ روپے ماہوار لئے تھے۔ آپ کی منظوری کے لئے کاغذات حسب ضابطہ تکمیل ہو کر پوسٹ لٹ ڈی سی صاحب پونچھ بلندری زیر نمبری ۳۸۵/۸۸ مورخہ ۶۱/۲/۹ کو بھیجے گئے تھے۔ مدرسہ کو کرایہ کی منظوری تاحال موصول نہیں ہوئی۔ اس مدرسہ میں یتیم اور لاوارث بچے دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ مدرسہ کا کوئی مستقل ذریعہ آمدن نہیں ہے۔ کرایہ نہ ملنے کی وجہ سے مدرسہ مالی مشکلات میں مبتلا ہے۔ اس لئے استدعا ہے کہ مطلوبہ منظوری جلد از جلد دی جا کر یتیم اور لاوارث بچوں کی پرورش فرمائی جائے۔

(عوام باغ بذریعہ حافظ محمد عبداللہ خاں ناظم مدرسہ)

انجمن اصلاح الطلبہ مدرسہ عربیہ صادقیہ عباسیہ

مینچن آباد کے شعبہ اول کا سبوعی اجتماع

مدرسہ عربیہ صادقیہ عباسیہ رجسٹرڈ پاکستان کا قدیم ترین اسلامی مدرسہ ۱۳۲۲ھ میں جبکہ اس علاقہ یعنی سابق ریاست بہاولپور میں بعینہٖ وہی جہالت وہی ضلالت وہی گمراہی اور وہی طوفان بدتمیزی برپا تھا جو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد سے قبل عرب کا تھا اور پھر دنیا کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ عرب جو جہالت کا گڑھا تھا تعلیم و تمدن کا گہوارہ بن گیا بداخلاقیاں اخلاق حسنہ سے تبدیل ہو گئیں۔ جو دشمن تھے وہ دوست بن گئے جو ناری تھے نورانی کے سردار بن گئے اسی طرح اس علاقہ میں بھی اس مدرسہ نے بھی جہالت و ضلالت کا خاتمہ کیا۔ اخلاق سیئہ کی جگہ اخلاق حسنہ نے لی غرضیکہ اب بھی کوئی ایسا علاقہ نہیں جہاں اس مدرسہ کا کوئی فیض یاب فیض نہ پہنچا رہا ہو تعلیمی معیار تو اس مدرسہ کا روز روشن کی طرح عیاں ہی تھا مگر ضرورت تھی کہ طلبا جہاں تعلیم حاصل کرتے ہیں وہاں انہیں اپنے مافی الضمیر کو ادا کرنے کا طریق بھی سکھا دیا جائے اس سلسلہ میں طلبا کی انجمن بنائی گئی جس میں ہر طالب علم جو کہ مدرسہ میں داخل ہو شریک ہوتا ہے انہیں دو شعبوں میں تقسیم کر کے ہر جمعرات کو طلبا در عام مجمع میں تقریریں کرتے ہیں۔

آخر میں محترم المقام مولانا محمد رفیق صاحب ناظم مدرسہ و صدر انجمن تقریر کیا کرتے ہیں۔ اسی نظام کے ماتحت مورخہ ۲۷ ذی الحجہ کو انجمن کے شعبہ اول کا ہفتہ وار اجلاس منعقد ہوا طلبا نے نہایت عمدگی سے اپنا علمی رنگا رنگ پروگرام پیش کیا۔ خصوصاً مولوی محمد شریف قاری محمد حسین شاہ و ناظم انجمن کے قابل ذکر ہیں۔ مغرب کی نماز کے بعد سے شروع ہو کر تقریباً گیارہ بجے تک یہ سلسلہ جاری رہا بعد میں جناب صدر صاحب نے وقت کی تنگی کے پیش نظر صرف . . . . ترقی مدارس عربیہ اور ترقی میدان اسلام اور ترقی پاکستان ۔ کامیابی الجزائر آزادی کشمیر کی دعا پر جلسہ ختم فرمایا۔

(المرسل محمد امین کوڑدی ناظم اعلیٰ انجمن)

شیر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب کا ہری پور میں ورود مسعود

ہری پور ہزارہ (ڈاک سے) بروز منگل شیر سرحد فخر ہزارہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ ممبر منتخب اسمبلی مغربی پاکستان بذریعہ ٹرین صبح آٹھ بجے ہری پور تشریف لاتے بہت تھوڑے وقت کی اطلاع کے باوجود سینکڑوں احباب کا جم غفیر ریلوے اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ مولانا کو پھولوں کے ہار پہنائے گئے اور پھر موٹر کاروں اور تانگوں پر احباب مبارک سلامت کے لئے آتے رہے۔ مولانا کے اعزاز میں جناب حکیم صاحب نے دوپہر کے کھانے پر اکابرین شہر کو مدعو کیا اور بہت پرتکلف دعوت دی۔ باہمت نوجوانوں نے فوراً ایک کار پر لاؤڈ اسپیکر نصب کر کے ہری پور شہر اور . . . . . پنیاں۔ درویش سرائے گدائی کوٹ نجیب اللہ۔ سوات ملز ٹیلیفون فیکٹری و دیگر مواضعات میں مولانا کے تقریر فرمانے کا اعلان کیا۔ باوجودیکہ بہت تھوڑے وقت کے لئے اچانک مولانا تشریف لاتے اور پہلے سے تشریف آوری کی اطلاع بھی نہیں تھی پھر بھی مولانا کے تشریف لانے کی اطلاع جنگل میں آگ کی طرح پھیل گئی اور نماز ظہر سے قبل ہی جگہ پانے کے خیال سے مسلمانان شہر و علاقہ نے مسجد میں پہنچنا شروع کر دیا اور نماز کے بعد مولانا کی تقریر شروع ہونے سے قبل مسجد کھچا کھچ بھر گئی۔ پہلے دو بچوں نے تلاوت کی پھر مولوی عبدالحکیم صاحب نے ایک نظم بعنوان ضرورت ہے، نہایت موثر اور پرسوز لہجے میں پڑھی۔ (جو مولانا نے ارشاد کے مطابق ترجمان اسلام میں شائع کی جا رہی ہے) اس کے بعد جناب مولانا حکیم محمد عبدالسلام نے مسلمانان شہر و مضافات کی طرف سے حضرت مولانا کی تشریف آوری کا خیر مقدم و سپاسنامہ عرض کیا۔ اس کے بعد مولانا صاحب ممبر پر رونق افروز ہوتے اور تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ "مقصد انتخابات اسلامی نقطہ نگاہ سے" کے عنوان پر بہت موثر تقریر فرمائی اور آخر دعا فرمائی جس میں مسلمانان الجزائر انڈونیشیا اور کشمیر کی کامیابی کے لئے خصوصیت سے سب مسلمانوں نے نہایت خشوع خضوع سے دعا فرمائی اور جلسہ برخاست ہوا پھر مولانا بذریعہ کار حکیم صاحب کے دفتر سے جاتے پی کرا ڈہ بس پر تشریف لے گئے اور بذریعہ بس راولپنڈی روانہ ہو گئے۔ چونکہ مولانا کی تشریف آوری کی پہلے سے اطلاع نہیں تھی اور تھوڑے وقت میں جن مسلمانوں کو اطلاع نہ ہو سکی وہ مسلسل حکیم صاحب سے اطلاع نہ پہنچانے کے شکوہ و شکایت کے لئے آ رہے ہیں مگر جناب حکیم صاحب بھی مجبور تھے کہ خود ان کو بھی پہلے سے اطلاع نہ تھی۔ (نامہ نگار)

ضرورت ہے

یہ وہ نظم ہے جو مولوی عبدالحکیم صاحب نے مولانا غلام غوث کے ورود ہری پور کے موقعہ پر جلسہ عام میں پڑھی

نیازی کی ضرورت ہے نہ نازی کی ضرورت ہے
زمانہ جنگ کا ہے آج غازی کی ضرورت ہے

نیا نہ زمانہ کی باتیں ہیں نہ یہ بزم جاناں ہیں
مگر بزم جہاں میں تیغ بازی کی ضرورت ہے

ادیبوں سے کہو ان کا قلم تلوار بن جائے
صحافت کو فروغ امتیازی کی ضرورت ہے

غریبوں کو ادھر حسن طلب درکار ہے لیکن
امیروں کو ادھر بندہ نوازی کی ضرورت ہے

خدا کا بھی نہیں بنتا جو بندوں کا نہیں بنتا
حقیقت کے لئے رنگ مجازی کی ضرورت ہے

مجاہد بھی ہو عابد بھی ہو تو اللہ کی خاطر
اگر تجھ کو حقیقی سرفرازی کی ضرورت ہے

جو زندہ علم سے جوش عمل کا راز سمجھائے
ہمیں پھر ایک فخر الدین رازی کی ضرورت ہے

ندا آتی ہے اب تک کربلا کے ذرہ ذرہ سے
حسینؓ ابن علیؓ جیسے نمازی کی ضرورت ہے

اسی صورت میں رہ سکتی ہے ہستی برقرار اپنی
مسلمانوں کو تہذیب حجازی کی ضرورت ہے

رگ رگ میں پے اثر جس کا رجز خوانی سے بڑھ کر ہو
وطن کو فیض اس نغمہ طرازی کی ضرورت ہے

مڈکالو ترقی کی شاہراہ پر کیوں؟

صرف ایک ہمدرد قوم متوسط انسان کی قربانی کے باعث محکمہ تعلیم خادم حسین سے تین صد روپے صرف کر کے ایک مکان (پوسٹ آفس) تعمیر کرایا۔ چار صد روپے برائے منظوری پوسٹ آفس صرف کئے۔ ایک دواخانہ کھولا۔ ایک پرائمری سکول منظور کرایا اب عوام کی تین بڑی ضروریات پوری ہوئیں۔

(محمد یوسف مدرس مڈکالو ضلع رحیم یار خاں)

عام خبریں

پاکستان کی قومی پارلیمنٹ کا آغاز

۸ رجون ۱۹۶۲ء کو راولپنڈی میں ساڑھے تین سال کے بعد پہلی بار جمہوریت کا آغاز ہوا اگرچہ جمہوریت کی شکل محدود ہے مگر پھر بھی غنیمت ہے۔ حکومت پرانی جماعتی رقابتوں اور جھگڑے دل کو ختم کرنا چاہتی ہے مگر بعض لوگ پھر لیگ اور ری پبلکن کا نام اچھالنے میں مزہ محسوس کرتے ہیں۔ پہلے اجلاس میں جس میں ارکان نے حلف وفاداری اٹھایا۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نے یہ سوال اٹھایا کہ جس آئین کو ہم نے بدلنا ہے اس کی وفاداری کا حلف لینے والے سر میں کہ اس حلف کی کیا حیثیت ہے۔

مولوی تمیز الدین صاحب سپیکر بن گئے

قومی پارلیمنٹ کے لئے سپیکر بالاتفاق مولوی تمیز الدین صاحب قرار پائے۔

صوبائی اسمبلی کا اجلاس

۹ رجون ۶۲ء سے ایوان لاہور میں

لاہور میں مغربی پاکستان کی صوبائی اسمبلی کا اجلاس شروع ہوا۔ گورنر صاحب کی تقریر کے بعد تمام ارکان نے حلف وفاداری اٹھایا۔ جو ایک فارم پر لکھا ہوا تھا۔ اس کارروائی کے بعد صدر نے سپیکر وغیرہ کے لئے کاغذات داخل کرنے کی ہدایات دیکر اجلاس برخواست کر دیا۔

حلف نامے میں ترمیم

اخبار کوہستان مورخہ ۱۰ رجون میں مندرجہ ذیل مضمون لکھا ہے۔

اسمبلی سیکریٹریٹ کی جانب سے تمام ارکان کو حلف کے مقررہ الفاظ پر مشتمل مطبوعہ فارم فراہم کیا گیا تھا اور وہ اس فارم پر شائع شدہ تحریر کو پڑھ کر ایوان کی رکنیت کا حلف اٹھاتے تھے۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے اس حلف میں ایک ترمیم کر دی۔ جب وہ اس آخری جملے پر پہنچے " مزید برآں میں آئین کی برقراری حفاظت اور حمایت کے لئے کوشاں ہوں گا" تو انہوں نے اپنی طرف سے اس میں یہ جملہ بڑھا دیا لیکن میں ان قوانین کی پابندی نہیں کروں گا جو قرآن اور سنت کے منافی ہوں۔"

انشاء اللہ العزیز:۔ مولانا غلام غوث ہزاروی کی اس جدت سے بعض دوسرے ارکان بھی متاثر ہوئے چنانچہ محمد قاسم میو نے ہر جملے میں انشاء اللہ تعالیٰ اور انشاء اللہ العزیز کے الفاظ کا اضافہ کیا اور اخیر میں آئین کی برقراری حفاظت اور حمایت کے لئے کوشاں رہوں گا کے بعد اور اسے قرآن و سنت کے مطابق بنوانے کی کوشش کروں گا۔

صوبائی وزیر قانون کا تقرر

لاہور ۷ رجون

ملک امیر محمد خاں گورنر مغربی پاکستان نے شیخ خورشید احمد ایڈووکیٹ لاہور کو صوبائی کابینہ کا وزیر قانون نامزد کر دیا ہے اور وزیر خزانہ یعقوب علی شاہ سفر میں ہیں۔

انڈونیشیا کیلئے روسی ہتھیار

روس نے انڈونیشیا کو جو ہتھیار بھیجے ہیں اس کی تیسری قسط رنگون سے گزر کر انڈونیشیا روانہ ہوئی۔

مودودی صاحب عزاداری کے اسٹیج پر

لاہور۔ محمد علی زیدی ایڈووکیٹ سیکریٹری ...... کی کوٹھی پر مجلس عزا میں مسٹر مودودی صاحب نے دوسرے شیعہ علماء کے ساتھ شرکت کر کے خطاب کیا۔ آپ نے چند سال پہلے بھی شیعہ حضرات کے مسلمہ مسئلہ متعہ کو ضرورت کے وقت جائز قرار دیا تھا شیعوں سے اتحاد کا مظاہرہ مودودی صاحب کے مشہور پیرو کوثر نیازی صاحب بھی کرتے رہتے ہیں۔ محترم مسلم صاحب اور محترم صدیقی صاحب بھی اس میدان مسابقت میں پیچھے نہیں رہتے اور پیر و لولی صاحب تو سب کے پیر ٹھہرے۔

اب اہل سنت مسلمانوں کو زیادہ ہوشیاری سے خدمت دین کرنی ہوگی تاکہ ذہنی مسلک کو دھوکے سے دھکا لگ سکے اور نہ ہی کوئی فرقہ وارانہ فساد کے محرکات کو ہوا دی جا سکے۔

بقیہ صفحہ ۳

کر سکتی ہے۔ وہ تمام افریقی ممالک کی آزادی کا حامی اور عرب ممالک کا مضبوط ستون ہے اس کی سیاست نے افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے اندر اغیار کی ریشہ دوانیوں کو ناکام کر کے رکھ دیا ہے۔ چنانچہ ناصر کے مخالفوں نے نئے سرے سے جال بچھانا شروع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں چند باتیں قابل لحاظ ہیں

پہلی بات ہمیں شاہ سعود سے بعض امور کی وجہ سے اور خاص کر اندرون ملک حدود شرعیہ کے نفاذ کی وجہ سے دلچسپی ہے مگر ان کی خارجہ سیاست کو ہم نے کبھی کامیاب نہیں سمجھا۔ نہ اندرونی متعصبانہ تشدد کو صحیح کہا ہے۔ جبل ابوقبیس کو جانے والے حاجی کو سعودی سپاہی جب کہتا ہے۔ (ارجع یا مشرک) اے مشرک واپس لوٹ جاؤ۔ یا اور اسی طرح کی حرکات کی جائیں تو ہمیں افسوس ہوتا ہے۔ مدینہ منورہ کے بعض عربی۔ دینی مدارس میں سے علوم شرعیہ بند کر کے علوم عصریہ کا حکم دینا بھی سوہان روح ہے۔ اس قسم کی تمام حرکات کے باوجود ہم اس کے انتظامات اور ایک خاص فکر و نظر کے حامی ہونے کی وجہ سے اس کی مخالفت کو صحیح نہیں سمجھتے اور اس کی ترقی کے خواہاں ہیں۔

غلاف کعبہ کی واپسی مگر غلاف کعبہ کی واپسی ہماری سمجھ میں نہیں آئی یہ بات اور مصریوں کی ایک بالادستی اور نیک نامی کو ختم کرنے کے سوا اور کوئی معنی نہیں رکھتی۔

مدینہ یونیورسٹی اس کے ساتھ ہی یہ بات بھی قابل غور ہے کہ مصر کا جامع ازہر دنیا بھر میں عربی اور اسلامی علوم کا واحد مرکز ہونے کی حیثیت رکھتا ہے۔ اہل اسلام مدینہ یونیورسٹی کی تجویز کو بھی شک و شبہ کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کہ اگر اس کا مقصد جامعہ ازہر کی مرکزیت کی رقابت ہو تو یہ نیت صحیح نہیں ہے اس سلسلہ میں جب انہوں نے پاکستان سے مودودی صاحب مذکور کو دعوت دی تو ان شکوک کو اور تقویت ہو گئی۔

مودودی کی امداد اب سنتے ہیں کہ مودودی کو تقریباً بتیس ۳۲ لاکھ روپے سالانہ تبلیغ کے لئے شاہ سعود نے منظور کئے ہیں تو یہ بھی قابل غور ہے۔ تبلیغ و تدریس ضروری ہے مگر جمہور علماء کے مخالف مودودی کو اس کے لئے منتخب کرنا قابل غور ہے۔ اگر وہ پاکستان کے اہل حدیث کو اس کام کے لئے تجویز کرتے تو ہم اس کو وحدت مذہب پر محمول کرتے موجودہ صورت میں وحدت سیاست کا شبہ پیدا ہوتا ہے

صدر ناصر کیخلاف کام کا آغاز چنانچہ حجاز سے واپسی کے بعد جب ایک بہت بڑے عالم کی مودودی سے ملاقات ہوئی تو اس نے صدر ناصر کے خلاف زبان طعن دراز کی اور اخوان پر تشدد کو آڑ بنا کر صدر ناصر پر خوب برسے مگر عالم جلیل نے دندان شکن جواب دیا کہ جب اخوان نے خود سازش کا اقرار کیا اور وہ اب صدر ناصر کے حامی و مددگار ہیں تو آپ کو کیا حق حاصل ہے کہ اس کے خلاف پروپیگنڈا کریں۔ چنانچہ ابوالاعلیٰ مودودی کو خاموش ہونا پڑا۔ یہ تمام باتیں صدر ناصر کے خلاف اوچھے ہتھیار ہیں۔ اور اگر خدانخواستہ یہ امریکہ یا کسی اور بیرونی ملک کے اشارے سے ہوں تو زیادہ معیوب ہیں۔ ایک اور افسوسناک بات سنی ہے کہ حجاز وغیرہ میں صدر ناصر کے خلاف کوئی فتویٰ تیار ہوا ہے۔ جس میں اس کی تکفیر کی گئی ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر اس میں شک نہیں رہتا کہ اس میں ضرور اغیار کی سازش کارفرما ہے۔ اللہ تعالیٰ صدر ناصر کا حامی و مددگار ہو اور تمام عرب ممالک کو متحد ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور عالم اسلام کو باہمی تعاون و تناصر کی نعمت سے سرفراز کرے۔

اس سلسلہ میں شرق اردن۔ عراق شام و لبنان کے بعض واقعات ہمارے مندرجہ بالا بیان کی تصدیق کرتے ہیں لیکن بخوف طوالت ان کو ترک کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عالم اسلام کو اور خاص کر صدر ناصر کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔ ہم صدر ناصر کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ فتح و نصرت اتباع سنت اور التزام شریعت سے وابستہ ہے وہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو اپنا وطیرہ بنائیں اللہ تعالیٰ ان کی مدد فرمائیں گے۔ اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ يَنْصُرْكُمْ وَيُثَبِّتْ اَقْدَامَكُمْ

غلام غوث ہزاروی
ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان
و ممبر پراونشل اسمبلی مغربی پاکستان لاہور

مرکز کے اختیارات صوبہ کو

محکمہ ریلوے کو مرکز سے صوبہ کو منتقل کرنے کا فیصلہ تو کر دیا گیا تھا اب ادویات کا کنٹرول بھی مرکز نے صوبائی حکومت کو دیدیا ہے

ناشر حافظ خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

نگرانی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ◎ جمعہ ۔ ۱۷ رجمادی الثانی سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶ رنومبر سنہ ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۴۶

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

(پہلی قسط)

جب نصرانی اور غیر مسلم قومیں اہل اسلام کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکیں تو انھوں نے اسلامی احکام کے خلاف پروپیگنڈا شروع کرکے غیر مسلم اقوام کو شرف اسلام قبول کرنے سے روکنے کی ناپاک کوشش شروع کردی۔ اور بعد کے زمانوں میں دشمنوں کے پروپاگنڈا یا سائنس کے دباؤ سے ڈر کر بعض اہل علم نے اسلام کی طرف سے جو جوابات دیے وہ دشمن کے اعتراض کو صحیح ماننے کے مترادف تھے ۔ مثلاً دشمن کہتا ہے اسلام نے فرشتوں پر ایمان لانے کی ترغیب دی ہے حالانکہ فرشتے ہمیں کبھی بھی نظر نہیں آتے ۔ مسلمانوں کا نادان دوست جواب دیتا ہے کہ تم غلط سمجھے ۔ فرشتے تو صرف دل کی نیک قوت کو کہتے ہیں ۔ جو آدمی کو نیکی پر آمادہ کرتی ہے ۔ اسی طرح شیطان دل کی بری قوت کا نام ہے ۔ آپ نے دیکھا کہ جواب دینے والے نے دشمن کے سامنے کس طرح ہتھیار ڈال دیے ۔ کہ خود بھی فرشتوں کے وجود سے انکار کر بیٹھے جواب تو صحیح اور آسان یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ جو نظر نہیں آتے کیا وہ بھی موجود نہیں ۔ یا جسم کے اندر روح نظر نہیں آتی کیا اس کا بھی انکار کردیا جائے ۔ یا کیا یہ قاعدہ کلیہ صحیح قرار دیا جاسکتا ہے کہ جو چیز نظر نہ آئے یا سمجھ میں نہ آئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ اس کا انکار کردیا جائے ۔ ہزاروں چیزیں ہیں جو آج سے سو برس پہلے نظر نہ آتی تھیں ان کا کسی کو علم تھا ۔ مگر آج ان کو ساری دنیا مانتی ہے ۔ جو شخص پیغمبروں کی وحی پر ایمان لاتا ہے اس کو وحی کی ہر خبر پر ایمان لانا پڑے گا چاہے سمجھ میں آئے یا نہ آئے ۔ مگر مذکورہ دوست نے فرشتہ کو دل کی قوت کہہ کر خود فرشتوں کے وجود خارجی سے انکار کرکے دشمن کے سامنے گھٹنے ٹیک دیے ۔

اسی طرح ایک شخص اعتراض کرتا ہے کہ قیامت میں جسموں کے ساتھ جی اٹھنے اور جنت میں دوبارہ جسمانی زندگی غیر معقول بات ہے ۔ اس کے جواب میں اسلام کا نادان دوست یہ کہنے لگ جاتے کہ قیامت میں جسمانی طور پر زندگی کی تعلیم تو اسلام نے نہیں دی وہ روحانی معاد ہوگا ۔ جواب دینے والے نے اپنے خیال میں معترض کا منہ بند کردیا مگر دراصل اس نے قرآن و حدیث اور اجماع امت کے متفقہ عقیدہ کی غلط تاویل کرکے اپنا ایمان خطرہ میں ڈال دیا ۔ ایک اعتراض کرتا ہے کہ آسمانوں کا وجود سائنس نہیں مانتی ۔ نادان مسلمان جواب دیتا ہے آسمان تو حد بصر کا نام ہے ۔ وہ کوئی مستقل وجود خارجی نہیں ہے ایک نے کہا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آسمان پر جانا مسلمانوں کا جو عقیدہ ہے یہ خلاف عقل ہے ۔ مرزا قادیانی نے کہہ دیا کہ وہ آسمانوں پر جسم سمیت گئے ہی نہیں ۔ چلو چھٹی ہوئی ۔ ہمارے بزرگوں نے اسلامی عقائد پر قائم رہتے ہوئے مخالفین کو وہ دندان شکن جواب دیے تھے کہ وہ اب تک سر نہیں اٹھا سکے ۔ مگر عرصہ سے دشمنوں کا کام دوست کہلانے والوں نے شروع کر رکھا ہے ۔ ان میں سے مودودی صاحب بھی ایک مدعی اجتہاد ہیں ۔ انھوں نے بھی آسمان کے بارہ میں عجیب و غریب تاویل کی ہے ۔ اور یہ بھی لکھ مارا ہے کہ قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے جسم سمیت اٹھانے کی تصریح نہیں ہے ۔

مودودی صاحب اور اسلامی سزائیں

جب ان سے پوچھا گیا کہ اسلام میں زنا ۔ قذف (زنا کی تہمت) اور چوری کی سزائیں بڑی سخت ہیں ۔ اگر یہ جاری کردی جائیں تو سب لوگ لولے ہوجائیں گے ۔ ہر گلی میں ہاتھ کٹے ہوئے نظر آئیں گے اور زنا نہ سنگساری کی سزا جاری ہوگی ۔ کون سی پیٹھ ہوگی جو کوڑوں سے بچ جائے ۔ اس کے جواب میں آسانی سے کہا جاسکتا تھا ۔ کہ اسلام کے احکام ساری دنیا کے لئے سارے زمانوں کے لئے اور ساری قوموں کے لئے ہیں وہ کسی زمانہ یا کسی سوسائٹی کے ساتھ خاص نہیں ہیں ۔ ان میں قیامت تک رد و بدل ناممکن ہے ۔ وہ اٹل اور ہر زمانہ کے عین مطابق ہیں ۔ دیکھو سعودی عرب میں یہ سزائیں جاری ہیں وہاں نہ سب کے ہاتھ کٹے اور نہ ہی سب سنگسار ہوتے ۔ بلکہ ان سزاؤں پر عمل کا اعلان ہوتے ہی یہ جرائم ختم ہوگئے ۔ مگر مودودی صاحب نے سائل کو جو جواب دیا وہ یا تو ایسا آدمی دے سکتا ہے جو در پردہ دشمنانِ اسلام کا آلہ کار ہو اور بظاہر اپنی بہترین تحریروں سے لوگوں کو مسحور کرکے اندر اندر اور آہستہ آہستہ مسلمانوں کے دلوں میں اسلامی احکام کے بارہ میں شکوک و شبہات پیدا کرے اور قرآن و حدیث کے ایسے مطالب بیان کرے جو چودہ سو سال کے منقولہ معانی کے خلاف ہوں ۔ مگر بزور قلم سے ان کی صحت ثابت کرکے مسلمانوں میں سر پھٹول کا سامان یا یہ خیال پیدا کرے کہ اب تک جب اسلام کے صحیح معانی نہیں سمجھے گئے تو اب کیا سمجھے جاسکیں گے ۔ اور لوگ اپنے اسلاف اور بزرگوں سے بدظن ہوکر اسلام ہی سے بیزار ہوجائیں ۔ یا ایسا جواب وہ شخص دے سکتا ہے جو اگرچہ دشمنانِ اسلام کا ایجنٹ نہ ہو مگر نادان دوست اور بر خود غلط مدعی اجتہاد ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں فتنہ برپا کر رہا ہو ۔ (باقی صفحہ ۳ پر)

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کا مجاہدانہ اعلان ۔ ایک لاکھ رضاکاروں کی پیش کش صفحہ ۳ پر ملاحظہ فرمائیں

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

(صفحہ اول کا بقیہ)

اسلامی سزاؤں پر اعتراض کرتے والے یا ایسی سزاؤں کے بارہ میں سوال کرنے والے کو مودودی صاحب نے جو جواب دیا ہے۔ وہ خود ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے۔ جو مودودی کی کتاب تفہیمات حصہ دوم صفحہ ۲۸۱ سے نقل کیا جاتا ہے :-

"(۱) جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو۔ جہاں مدرسوں میں دفتروں میں کلبوں اور تفریح گاہوں میں۔ خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقع ملتا ہو۔ جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ بہت معیوب نہ سمجھا جاتا ہو۔

(۲) ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا۔

(۳) اس لئے کہ وہاں ایک معمولی قسم کے معتدل مزاج اور سلیم الفطرت آدمی کا بھی زنا سے بچنا مشکل ہے اور ایسے حالات میں کسی شخص کا مبتلائے گناہ ہونا یہ نتیجہ نکالنے کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ غیر معمولی قسم کا اخلاقی مجرم ہے۔ رجم اور کوڑوں کی سزا درحقیقت ایسے گندے حالات کے لئے اللہ نے مقرر ہی نہیں کی ہے۔"

سوال یہ تھا کہ اسلامی سزائیں سخت ہیں؟ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ سزائیں آج کل کی سوسائٹی کے لئے خدا نے مقرر ہی نہیں کیں۔ چلئے چھٹی ہوئی۔ قصہ ختم ہوگیا نہ اعتراض ہوسکتا ہے۔ مودودی صاحب نے اس جواب میں تین خطرناک جرموں کا ارتکاب کیا ہے

پہلا جرم } مودودی کی پہلی گمراہی یہ ہے کہ اس نے زنا کو ہلکا جرم ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کی عبارت کا حصہ (۳) ملاحظہ کریں۔ وہ کہتا ہے کہ ایسی گندی سوسائٹی میں زنا کار غیر معمولی قسم کا اخلاقی مجرم نہیں ہے۔" حالانکہ زنا کرنے والا جہاں بھی ہو اور جس سوسائٹی میں بھی ہو وہ اتنا ہی بڑا مجرم ہوگا جیسے کسی پہلے زمانہ میں ہوتا تھا اور زمانہ بدلنے سے زنا کے حرام قطعی ہونے میں کوئی تخفیف نہیں ہوسکتی اور نہ اس کی سزا بدل سکتی ہے۔

دوسرا جرم - مودودی کی دوسری گمراہی یہ ہے کہ اس نے اللہ تعالیٰ پر یہ بہتان باندھا ہے کہ خدا نے یہ سزائیں ایسی سوسائٹی کے لئے مقرر ہی نہیں کیں۔ یعنی جہاں نیک لوگ ہوں وہاں سخت سزائیں دو اور جہاں بدوں کی کثرت اور زنا زیادہ ہو وہاں یہ سزائیں نہ دو۔ نیکوں کو پکڑو اور بدمعاشوں کو کچھ نہ کہو (واہ رے چودھویں صدی کے مجتہد) اللہ تعالیٰ کی شریعت اور حضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دین تو قیامت تک کے لئے ہے۔ اس میں کسی ایرے غیرے نتھو خیرے کو ترمیم و تنسیخ کا حق حاصل نہیں ہے۔ پھر مودودی صاحب جس عقل سے قرآنی احکام کو رد کرتے ہیں اس عقل سے اتنا نہیں سوچ سکتے۔ کہ جب یہ سزائیں جاری ہونگی۔ تو . . . . . . اس وقت کون ان جرائم کے ارتکاب کی جرأت کرے گا۔ معاشرہ درست کرنے میں سخت سزاؤں کا خود بڑا دخل ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ سعودی عرب میں آج یہ جرائم نہیں ہورہے اور نہ ہی یہ سزائیں جاری کرنے کی ضرورت پیش آتی ہے۔

تیسرا جرم } مودودی صاحب کی تیسری گمراہی یہ ہے کہ اس نے شرعی سزاؤں کو بلاشبہ ظلم کہہ کر انتہائی جسارت بے دینی اور بے باکی کا ثبوت دیا ہے۔ شرعی سزاؤں کو ظلم کہنے یا قرآن پاک کی تصریح کے خلاف عقلی ڈھکوسلوں سے کام لینے والے اگر کوئی کافر نصرانی ہوتے تو چنداں تعجب نہ تھا۔ مگر چودھویں صدی کے اس خود ساختہ مجدد اور مجتہد کو اللہ تعالیٰ سے بھی شرم نہ آئی۔

علماء کرام کا تعاقب } مودودی صاحب کی یہ ایک گمراہی نہیں اس کی کتابیں غلط مسائل اور گندے عقیدوں سے بھری پڑی ہیں۔ مگر جب حضرت مولانا جامع شریعت و طریقت راس الموحدین حضرت نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی مدظلہ نے اس کی یہ عبارت دیکھی تو وہ کانپ اٹھے۔ اور انھوں نے اس کی گمراہی کا فتویٰ دیا اور فرمایا کہ ان کے پیچھے نماز میں اقتدا نہ کی جائے بہرحال جب علماء کرام نے مودودی صاحب کا تعاقب کیا تو پہلے تو وہ گول مول الفاظ میں ٹالتا رہا مگر اس کے کوڑمغز مرید طرح طرح کی تاویلیں کرکے اپنے پیرو مرشد کو کفر کے فتویٰ سے بچاتے رہے۔ مثلاً کبھی یہ کہا گیا کہ مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ سارا قرآن جاری کیا جائے کبھی یہ کہا کہ جو حکومت خود چکلوں کا لائسنس دے اس کو کیا حق ہے کہ پھر زنا کی سزا بھی جاری کرے حالانکہ مودودی صاحب سے کسی نے یہ دریافت نہیں کیا تھا کہ خود زنا کی اجازت دیکر اس پر سزا دینا ظلم ہے یا نہیں۔ سوال تو یہ تھا کہ اسلام کی یہ سزائیں سخت ہیں۔ اور مودودی کا جواب یہ تھا کہ یہ سزائیں اس سوسائٹی کے لئے نہیں ہیں۔ ان حالات میں یہ سزائیں دینا قطعی ظلم ہے۔ مگر ہم مودودی فرقہ کی رعایت کرتے ہوئے مان لیتے ہیں کہ مودودی صاحب کا مطلب یہ ہے کہ خود زنا کی اجازت دے کر اس کی سزا دینا ظلم ہے۔ تو کیا یہ مطلب صحیح ہے! جہالت اور عصبیت کی دلدل سے نکل کر اسلامی عینک لگاکر ذرا دیکھو اور دل کے کانوں سے سنو۔ کسی کی اجازت دینے سے زنا کا جرم ہلکا نہیں ہوسکتا۔ خدا تعالے کے حکم کے مقابلہ میں نہ کسی کا حکم مانا جاسکتا ہے نہ اس کے حرام کو کوئی حلال کرسکتا ہے اور نہ ہی حکومت کی اجازت سے زنا کا گناہ کم ہوسکتا ہے۔ اور نہ چکلے والے اور چکلے جانے والا اللہ تعالیٰ کے سامنے یہ عذر پیش کرسکیں گے۔ اور جب حکومت زنا کی سزا کا بھی اعلان کرے کہ کوڑے لگیں گے یا سنگسار کیا جائے گا۔ تو کس نے تم کو مجبور کیا ہے کہ چکلوں میں جاؤ اور کب حکومت کا مطالبہ ہے کہ رنڈیوں کے پاس ضرور حاضری دیا کرو۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ جب بھی حکومت نے ہمارا یہ مطالبہ تسلیم کرکے زنا کی شرعی سزا کا اعلان کردیا۔ وہ اسی وقت چکلے خود بخود بند کرے گی۔ بند نہ کرے گی تو زانی خود ہی رک جائیں گے۔ بہرحال مودودی صاحب اور اس کے مرید طرح طرح کی نا دلیل سے اس کافرانہ تحریر کو جائز ثابت کرتے رہے مگر پاکستانی مسلمانوں کا ملک ہے ہر جگہ اہل اسلام نے مودودی فرقہ کے چھکے چھڑا دئے کہ ان کفریہ الفاظ لکھنے کی کیا ضرورت تھی۔ تو بعض مریدوں نے مودودی سے دو سوال کرکے اس کو جواب کے لئے مجبور کیا ان سوالوں کے جوابات سن کر آپ پر مودودی صاحب کی علمی لیاقت اور باطنی شرافت کا پول کھل جائے گا۔ یہ سوال اور جواب مودودی صاحب کے رسالہ ترجمان القرآن اکتوبر ۱۹۷۶ء میں درج ہیں۔

پہلا سوال: مودودی سے پہلا سوال یہ ہے کہ حال ہی میں ایک ممتاز عالم ممبر قومی اسمبلی نے آپ کے متعلق اس قسم کا ایک بیان دیا ہے جو بعض جرائد میں شائع ہوچکا ہے ان حضرات کا کہنا ہے کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں جب ہم جرائم کے انسداد کی غرض سے شرعی سزاؤں کے نفاذ کے لئے کوئی بل پیش کرتے ہیں تو الحاد پرست ممبروں کی طرف سے ہماری مخالفت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ مولانا مودودی نے یہ فتویٰ دیا ہے کہ پاکستان کی مخلوط سوسائٹی میں حدود اور شرعی سزاؤں کا نفاذ ظلم ہے اور مولانا کی تحریریں پڑھ کر ہمیں سنائی جاتی ہیں۔ پھر حضرات اسمبلیوں سے باہر آکر لوگوں سے کہتے ہیں کہ پاکستان میں اسلامی نظام کے قیام اور حدود و قصاص اور شرعی سزاؤں کی راہ میں سب سے زیادہ رکاوٹ وہی لوگ (مودودی پارٹی والے) ڈالتے ہیں جو خود اس ملک میں اسلامی نظام کے قیام کے بلند بانگ دعوے کرتے ہیں۔

مودودی صاحب کا جواب! اس سوال کے جواب میں مودودی صاحب نے جو کچھ کہا ہے اس کے چند اجزا یہ ہیں جن کو پڑھ کر یہ کہنا پڑتا ہے :-

ناطقہ سر بگریباں ہے اسے کیا کہیے

۱- اس عبارت کا یہ مفہوم کہ شرعی سزا ظلم ہے میں نے بیان کیا تھا یا وہ اس میں یہ مفہوم داخل کررہے ہیں

۲- اس عبارت کی عام اشاعت میں کررہا ہوں یا وہ کررہے ہیں۔

۳- اس عبارت کو اجراء حدود کے معاملہ میں رکاوٹ ڈالنے کا ذریعہ میں بنا رہا ہوں یا وہ بنا رہے ہیں۔ ان کی اس مخالفت کی تہ میں کیا ہے۔ آپ نہیں جانتے :

۴- ان سے پوچھئے کہ مودودی کا یہ فتوے ان الحاد پرست ممبروں کے علم میں آپ لوگوں کے سوا اور کون لایا ہے۔

۵- آج یہ لوگ نہایت مکاری کے ساتھ کہتے ہیں کہ جب شرعی سزاؤں کے نفاذ کے لئے کوئی بل پیش کرتے ہیں تو الحاد پرست ممبروں کی طرف سے ہماری مخالفت اس بنیاد پر کی جاتی ہے کہ مودودی نے یہ فتویٰ دیا ہے۔

۶- مجھے یقین ہوچکا ہے کہ یہ لوگ خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر ہیں

۷- بلکہ ان کے اندازِ گفتگو میں دیانت تو درکنار شرافت تک کے آثار نہیں پائے جاتے۔

۸- میں نے فیصلہ کیا ہے کہ ان کی کسی بات کی طرف التفات نہ کروں گا

۹- اور صبر کے ساتھ اپنا کام کرتا رہوں گا۔

۱۰- اور عنقریب ان عالموں کو معلوم ہوجائیگا کہ ان کا کیا مآل ہونے والا ہے۔ یہ خلاصہ ہے مودودی صاحب کے جواب کا۔

اس دس نمبری جواب میں پہلے کے چار

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور
۱۶ نومبر ۱۹۶۲ء

ڈورنگی کا بُرا ہو

یہ مضمون اس لئے نہیں لکھا جا رہا کہ ہم کو ابوالاعلیٰ مودودی سے مذہبی اختلاف ہے اور علماء دہلی دیوبند سہارنپور۔ لائل پور اور حضرات مدنی۔ رائے پوری۔ لاہوری جیسے اکابر سے گمراہ سمجھتے ہیں۔ ہمارا مودودی صاحب سے اصولی مذہبی اختلاف ہے جیسے کہ اکابر علماء نے اپنی تصانیف میں لکھا ہے مگر یہاں ہم اس مذہبی اختلاف کی بنا پر بحث نہیں کر رہے۔ وہ بہر حال ایک صاحب قلم اور ذی علم اور بقول خود مجتہد ہیں اور ایک فرقہ کے امیر بھی ہیں۔ جب وہ سیاسیات میں حصہ لیں گے تو ان پر سیاسی تبصرے ہونگے جب تک ان کا اعلان تھا کہ اس وقت کے نسلی مسلمانوں کو اصلی مسلمان بنایا جائے اور اصلی مسلمانوں کی فہرست کھول دی گئی اور معاشرہ کی اصلاح مودودی صاحب کے پروگرام کے مطابق علماء دین سے بالکل الگ تھلگ رہ کر کی جانے لگی جس کے لئے یہی طریقہ رکھا کہ کام نیچے سے اوپر کو لے جایا جائے اور جب تک معاشرہ درست نہ ہوگا جس کا لازمی نتیجہ بہتر انتخاب ہوگا اور اس کے بعد ہی حکومت کی باگ ڈور صالحین کے ہاتھ آسکے گی اور جب ایسا ہو جائے گا کہ صدر مملکت بھی صالح ہو اور ارکان حکومت بھی صالح ہوں اور حکام و عمال مجسٹریٹ اور جج وغیرہ سب اسی رنگ میں رنگے ہوں تو ان کے مبارک ہاتھوں اسلامی قانون اور اسلامی تعزیرات جاری ہونگی۔ اس سنہرے پروگرام پر عمل جاری تھا اور صالحین کی جماعت کافرانہ نظام اور غیر اسلامی نظام سے تعاون اور اس میں شرکت کو اسلام کے خلاف سمجھتے تھے۔ اچانک مودودی صاحب نے پینترا بدلا اور الیکشن میں حصہ لینے کا اعلان کر دیا۔ جب اپنے ہی بنائے ہوئے دماغوں نے اعتراض کیا تو فرمایا کہ امیر کو احکام اسلام میں بھی حکمت عملی کے تحت تبدیلی کر سکتا ہے اس لئے مجھے حق حاصل ہے کہ میں جوبات حکمت عملی کے رُو سے مفید سمجھوں کر دوں۔ اس پر بہت سے نیک فطرت افراد مودودی صاحب کے ارادوں کو بھانپ کر جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔

اور اب تو مودودی صاحب ایسے پھنسے ہیں کہ ہر سیاسی لیڈر سے سودا کرنے پڑتے ہوئے ہیں کل تک ان کی جماعت مسٹر سہروردی کی تصویر کسی عورت کے ساتھ ناچتے ہوئے ہر جگہ دکھاتے پھرتے تھے۔ آج آپ اس کے متحدہ محاذ میں داخل ہیں۔ کل تک آپ جمہوریت کو بت سے تعبیر کرتے تھے آج جمہوریت جمہوریت کرتے آپ کی زبان سوکھی جا رہی ہے کل تک یعنی تحریک ختم نبوت سے پہلے تک آپ نے قادیانیوں کا نام نہیں لیا اور آپ کے پیرو ہر جگہ الجھتے تھے کہ یہ فروعی باتیں ہیں۔ شاخوں کو نہ پکڑو اصل بنیاد درست کر دو یعنی حکومت الٰہیہ قائم کرو۔ اب آپ بیان دینے کے لئے بہانہ کی تلاش میں رہتے ہیں ظفر اللہ خاں نے ایک بیان دیا آپ نے اس کے جواب میں اشتہارات چھپوا کر سابق آزاد علاقوں تک پہنچا کر نام نہاد اسلامی جماعت کی دھاک بٹھانی چاہی کل تک آپ بعض افراد کو خوش کرنے کے لئے ون یونٹ کے حق میں تھے مگر اب آپ پر سوالات کی بوچھاڑ ہے کہ آپ تبدیل کیوں ہو گئے آپ دورنگی کی وجہ سے عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں سہروردی کا ساتھ بھی دے رہے ہیں اور آپ کا پرچہ شہاب سہروردی سے نہایت پلید قسم کے اخلاقی سوالات بھی کر رہا ہے — آپ کے حامی اخبارات جو حکومت کی چشم نمائی کو بھی برداشت نہیں کر سکتے۔ اور نہ آپ کی ہمدردیوں سے دست کش ہو سکتے ہیں۔ عاجزانہ التجائیں کرتے ہیں کہ حضور والا اپنی تغیر پذیر طبیعت پر ذرا قابو پا کر اپنے رویہ پر نظر ثانی کریں۔ آپ نے موقع دیکھا تو حکومت کو بھی پوری ضمانت حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ حالانکہ آج کل معاہدات دھوکہ کی ٹٹی کے بغیر کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔

پہلے آپ نے مریدوں کو حکم دیا تھا کہ علماء کرام کے سامنے اپنی تحریک نہ پیش کرنا۔ ان سے دور رہنا۔ اب آپ ایک ایک عالم کو منوانے کی سعی کرتے ہیں، سارے ملک میں آپ کے مرید اسلام پسند اتحاد کے نعرے لگا کر عوام کو اس فریب میں مبتلا کرتے ہیں کہ یہ قومی وحدت اور مذہبی اتحاد کے بڑے حامی اور رسمی نہیں بلکہ واقعی اصلی مسلمان ہیں حالانکہ آپ کا لٹریچر جو اب لائبریریوں میں اسلامی احکام اور سلف صالحین کے خلاف ذہن پیدا کر رہا ہے۔ آپ کے خیالات سے متاثر ہو کر اب سرکاری افسر تقریروں میں اسلامی تعزیرات کے بارہ میں نامناسب الفاظ استعمال کرتے ہیں آپ کی تحقیقات کی آڑ میں بعض عدالتیں غلط ریمارک کرتی ہیں۔ آپ کے حقوق زوجین کے حوالہ سے بدصورت خاوند کو ناپسند کر کے خلع کا حق حاصل کر سکتی ہے۔ اور عدالتیں اس کو دلیل مانتی ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ ایک طرف آپ اپنا نیا اسلام لا رہے ہیں۔ دوسری طرف پرانے مسلمانوں پر اپنے اصلی اسلام کا سکہ بٹھاتے ہیں تیسری طرف آپ اقتدار کے لئے پارٹیاں تلاش کرتے پھرتے ہیں چوتھی طرف آپ نے تبلیغیوں کے منہ کھول دئے ہیں۔ آپ کی پارٹی کے دو چار آدمی جہاں بھی ہیں وہ اسلام کا نام استعمال کر کے عوام کو اسلامی آئین کے نعروں سے گرد بد کرنے کی سعی کرتے ہیں اور جب جوابی حملہ ہوتا ہے تو بوکھلا کر گالیوں اور غلط پروپیگنڈے کا آسرا لینے لگ جاتے ہیں۔ اخبارات سے کام لینا پیسہ کمانا اور خرچ کرنا آپ کو خوب آتا ہے۔ انشا پرداز اور صاحب قلم ہیں ہی۔ اب سیاسی جوڑ توڑ بھی شروع کر دیا۔ مگر بایں ہمہ آپ کی حالت قابل رحم ہے۔

اگر آپ کو اجتہاد کا شوق نہ ہوتا اور آپ دین کے بارہ میں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح نہ کرتے تو آپ کے قلم سے بہت فائدہ پہنچ سکتا تھا۔ اب بھی آپ توبہ کر لیں تو بہت فائدہ ہو سکتا ہے۔ مگر توبہ کے بغیر آپ کے مرید اگر نمبر شائع کر کے ان حضرات کے ادھورے بیانات آپ کی تعریف میں شائع کریں جو آپ کی غلط اور گمراہ کن تحریروں سے آگاہ نہ تھے۔ تو اس سے آپ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ کیونکہ اب سب آپ کو جان چکے ہیں۔

ایک لاکھ رضاکاروں کی پیشکش

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کا مجاہدانہ اعلان

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے حکومت پاکستان پر واضح کیا ہے۔ کہ آج کل معاہدات کی کوئی قیمت نہیں ہے مغربی بلاک نے پاکستان سے دفاعی معاہدہ کر کے بھی ہمارے مخالف بھارت کی بھاری امداد کی۔ اور اب جب حالات نے نازک صورت اختیار کی تو نہرو نے نہری پانی کے معاہدہ کو توڑ دینے کی دھمکی دی۔ اس لئے ہمیں کسی وعدہ اور معاہدہ پر اعتماد کئے بغیر کشمیر کی آزادی کے لئے عملی جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ضرورت ہے کہ وقت کو ضائع نہ کیا جائے اسلام کی سربلندی جہاد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

حضرت مفتی صاحب نے حکومت کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے پیشکش فرمائی ہے کہ وہ جہاد کا اعلان کرے جمعیۃ علماء ایک لاکھ رضاکار اس خدمت کے لئے پیش کرے گی۔

مودودی پارٹی سے استعفا

محترم بھائی رشید احمد صاحب (رانا عبدالرشید) جو قومی اسمبلی کے ممبر ہیں ان کو مودودی پارٹی نے اپنے کھاتے میں درج کر لیا تھا۔ اس بارہ میں مودودیوں کو ید طولیٰ حاصل ہے۔ وہ دوسروں کے کام کا کریڈٹ بھی خود حاصل کر لیا کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبر ممتاز عالم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے نائب امیر کے لئے بڑی کو[illegible] اسلامی گروپ میں داخل ہو جائیں [illegible] پر پہنچے اصرار کر کے اچھرہ لے گئے۔ [illegible] میں ان کے آگے پیچھے طواف کرتے رہے مگر کسی طرح دال نہ گلی تو اخبارات میں چھپوا دیا کہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب اسلامی جماعت کے معاون ہیں اور جب مفتی صاحب موصوف نے تردید کا کہا تو ٹال دیا۔ جناب رشید احمد صاحب مذکور جودھاڑی ضلع ملتان سے قومی اسمبلی کے رکن منتخب ہوئے ہیں انہوں نے ان پر بھی اپنا لیبل لگا لیا تھا اور اس طرح کے کچھ اعلانات بھی کئے مگر موصوف نے اسی کو بہتر سمجھا کہ ان کو غلط کریڈٹ دینا صحیح نہیں ہے انھوں نے کمال دانشمندی کا ثبوت دیتے ہوئے مودودی پارٹی سے استعفا دے دیا اب مغربی پاکستان کی طرف سے قومی اسمبلی میں کسی ممبر پر مودودی پارٹی کا لیبل چسپاں نہیں ہے امید ہے کہ علماء کرام اور عوام کی مخالفت کو دیکھتے ہوئے تمام سنجیدہ مسلمان اس فرقہ سے توبہ کر لیں گے۔ جیسے کہ حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی۔ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اور مولانا حکیم عبد الاشرف صاحب لائل پوری اور دیگر ذمہ دار ارکان و عہدہ داران نے علیحدگی اختیار کر کے اپنے طور سے اسلام کی خدمت شروع کر دی ہے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

ضلع ہزارہ میں اکابر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا دورہ

بعد از نماز عشاء مسجد ناڑی میں ایک عظیم الشان جلسۂ عام زیر صدارت مولانا عبداللہ خالد صاحب خطیب جامع مسجد مانسہرہ منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام نے ۲ گھنٹہ تقریر فرمائی۔ امیر سرحد نے فرمایا پاکستان کے اندر شرعی قوانین کا نفاذ پاکستان کے بقاء کا سبب ہے۔ عائلی قوانین خلاف شریعت ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں کی سیاسی اور مذہبی جماعت ہے اور تمام مسلمانوں کو اس کے ساتھ دینا چاہیئے۔ حاضرین بہت متاثر ہوئے اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون اور ممبر ہونے کا اعلان کیا گیا۔ امیر سرحد نے صبح درس قرآن دیا اور اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کی تنظیم جدید ہوئی۔ حاضرین میں سے کثیر التعداد حضرات جمعیۃ کے رکن بن گئے۔ تنظیم جدید میں مولانا صاحبزادہ امیر خسرو صاحب امیر۔ مولانا عبداللہ خالد نائب امیر۔ محمد اسعد صاحب ناظم اعلےٰ۔ خواجہ عبدالمجید صاحب خازن مقرر ہوئے۔

۱۹ر اکتوبر کو صبح مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی مانسہرہ پہنچے۔ اور امیر سرحد اور مولانا عبدالحکیم صاحب بذریعہ بس [illegible] روانہ ہوگئے۔ ۱۱ بجے بانڈہ [illegible] جمعیۃ علماء اسلام اگرہ کے مقام میں عظیم الشان جلسۂ عام ہوا جس میں امیر سرحد اور مولانا عبدالحکیم صاحب نے تقریریں کیں۔

۳ بجے حضرت امیر سرحد اور مولانا عبدالحکیم صاحب بذریعہ جیپ گاڑی علاقہ تنول یا تنہ روانہ ہوئے یہ علاقہ ۱۹۵۰ء میں پاکستان سے ملحق ہوا۔ بٹگرام علاقہ کا صدر مقام ہے۔ مقامی علماء اور خوانین اور عامۃ المسلمین نے عظیم الشان استقبال کیا بندوقوں کے فائروں سے استقبال ہوا۔ صبح حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلےٰ تشریف لائے اور ان کا عظیم الشان استقبال ہزاروں بندوقوں کے فائروں سے کیا گیا۔

۲۰ر اکتوبر کو حضرت امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی صدارت میں جلسہ عام ہوا۔ پہلی نشست ۱۰ بجے سے ایک بجے تک جس میں مولانا عبدالحکیم صاحب اور امیر سرحد نے تقریریں کیں دوسری نشست ۲ بجے سے ۴ بجے تک جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے تقریر کی اور پاکستان کے اندر شرعی نظام عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے اور جمعیۃ علماء اسلام مسلمانوں کی سیاسی مذہبی جماعت ہے کے موضوع پر تقریریں ہوئیں۔

یکم نومبر کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب اور مولانا عبدالحکیم صاحب ہری پور میں تشریف لے گئے اور وہاں جلسۂ عام میں تقریریں کیں۔

حضرت امیر سرحد ہری پور روانہ ہوئے ہری پور میں مولانا حکیم عبدالسلام صاحب۔ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند صدر مدرس احمد المدارس سکندر پور۔ مولانا قاضی شمس الدین صاحب انتظار میں تھے۔

رات کو حکیم عبدالسلام صاحب کی قیامگاہ پر علماء ہری پور کا عظیم اجتماع ہوا جس میں تنظیم جدید ہوئی۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام ہری پور مولانا خلیل الرحمٰن صاحب نائب امیر مولانا قاضی شمس الدین نائب امیر ۲۔ مولانا عبدالمالک شاہ صاحب ناظم اعلیٰ۔ حافظ محمد یوسف صاحب ناظم۔ عبدالقدوس صاحب۔ خازن مولانا محب الرحمٰن صاحب مقرر ہوئے۔ ۲ر نومبر کو حضرت امیر سرحد بذریعہ بس مردان روانہ ہوگئے۔

موضع کنڈے واہن تحصیل سکھر سندھ میں

جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ

کنڈے واہن کے دیندار مسلمانوں کی درخواست پر حضرت محمد شاہ صاحب سجادہ نشین امروٹ شریف نے جلسہ منعقد کیا۔ مندرجہ ذیل بزرگوں نے جلسہ میں شرکت کی۔ حضرت محمود اسعد صاحب مسند نشین ہالیجی شریف۔ حضرت احمد الدین صاحب خلیفہ حضرت ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت محمد [illegible] صاحب کفر پچانوی۔ حضرت میاں عبدالستار صاحب باجی شریف۔ مولانا مہر اللہ صاحب منگرانی۔ مولانا عبدالواحد صاحب محبوب گوٹھ۔ مولانا عبدالقادر صاحب جھولبانہ۔ مولانا اللہ بخش صاحب آباد۔ مولانا دوست محمد صاحب مرزاپور۔ مولانا دین محمد شاہ صاحب پیریاں لور۔ جناب ارباب غلام مرتضیٰ صاحب پیریاں لور۔ جناب ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ پنو عاقل۔ جناب محمد ادریس صاحب۔ جناب حفیظ الدین صاحب سکھر وغیرہ۔ ۱/۲ ۷ بجے شام جلسہ زیر صدارت حضرت محمود اسعد صاحب تلاوت ... سے شروع ہوا۔ پہلے حضرت محمد شاہ صاحب نے جمعیۃ علماء کی اہمیت اور ضرورت سمجھائی۔ سب مولوی صاحبان نے اپنے گاؤں اور گرد و نواح میں جمعیۃ کی شاخوں کو قائم کرنے کا وعدہ فرمایا۔ کنڈے واہن میں پہلے جمعیۃ قائم ہوچکی تھی۔

چونکہ مسلمانوں میں بعض غیر اسلامی رسمیں اس پختگی سے رائج ہوچکی ہیں جو جاہل لوگ سمجھتے ہیں کہ اسلام یہی ہے اس لئے اندیشہ ہے کہ جب اسلامی قوانین نافذ ہوں گے تو شاید یہ لوگ ان کو بیگانہ قانون سمجھیں اسی لئے مسلمان پہلے ہی پکے مسلمان بن جائیں تاکہ مسلمان اسلامی قوانین کو بخوشی قبول کریں بلکہ دل و جان سے ان کا حکومت سے مطالبہ بھی کریں۔ اسی موضوع پر بعد نماز عشاء خلیفہ احمد الدین صاحب نے وعظ فرمایا۔ رات کے ایک بجے تک لوگ اطمینان سے سنتے رہے۔

حضرت خلیفہ صاحب نے فرمایا مسلمانو! شرک و بدعت کی رسمیں چھوڑ دو۔ شرک کبھی خدا معاف نہ کرے گا۔ شرک کی سزا جہنم ہے اس کا علاج ہے توبہ کرنا۔ قرآن زیادہ پڑھو۔ بچوں کو قرآن کی تعلیم دلواؤ۔ انگریزی تعلیم دین نہیں سکھاتی بلکہ دین سے دور کرتی ہے۔ عورتوں کی طرح زینت نہ کرو۔ داڑھی نہ منڈھاؤ۔ عورتیں بھی باریک کپڑا نہ پہنیں اگر بدن ظاہر ہوگیا تو نماز نہ ہوگی۔ نماز روزہ کی پابندی کرو۔

صفحہ ۳۳ انگریزی فیشن چھوڑ دو۔ وضع قطع اسلامی رکھو ڈاڑھی نہ منڈھاؤ۔ عورتیں بھی باریک کپڑا نہ پہنیں اگر بدن ظاہر ہوگیا تو نماز نہ ہوگی۔ نماز روزہ کی پابندی کرو۔ چلو۔ وغیرہ وغیرہ

مودودی پارٹی کے حلقو[ں ...]

ہفت روزہ ترجمان اسلام کی ۱۴ر اکتوبر کی اشاعت میں "منصف مزاج مودودی عبرت حاصل کریں" [...] کی لہر دوڑ گئی ہے۔ میری طرف پیغامات اور خطوط آرہے ہیں کہ میں نے ایسا کیوں کیا بعض دوستوں نے یہ الزام دینا چاہتے ہیں کہ مضمون کا انتساب میری طرف غلط کیا گیا ہے۔ چنانچہ ان کی غلط فہمی دور کر[...] مودودی پارٹی کے احباب اپنے قائد پر تو ایک نگاہ غلط ڈالنا بھی گوارا نہیں کرتے مگر اسلاف پر نہ[...] تجدید و احیاء دین میں مودودی صاحب نے حضرت مہدی علیہ السلام کے آنے کا جو نقشہ کھینچا ہے [...] فداہ امی و ابی کے فرمان کی تضحیک نہیں؟ حضرت مجدد الف ثانی رح شاہ اسمٰعیل شہید رح کے متعلق جن الفا[ظ ...] ایک سو سال کی تاریخ سے بھی آشنا نہیں ہے۔ میں خود ساختہ صالحین کے اس گروہ سے پوچھتا ہوں کہ اگر مو[...] تعصب پر محمول کیا جاتا ہے۔ کیا وہ کوئی مافوق الفطرت ہستی ہیں کہ ان کی گستاخ تحریروں کا مواخذہ نہیں کیا جا[...] میں مودودی کے دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ جو شخص بیک جنبش قلم حضرت اسمٰعیل شہیدؒ اور حضرت [...] ہے میرے ایک دوست جن کا میں نام لینا مناسب نہیں سمجھتا۔ حضرت مولانا عبدالقادر صاحب رائپوری۔ [...] حضرت موصوف نے مودودی صاحب سے علیحدگی کے متعلق کہا تو انھوں نے حضرت رائپوری کو چھوڑ کر مو[...] رابطہ رکھنے والے بزرگان دین سے اس طرح دور بھاگتے ہیں جس طرح تیر کمان سے۔ مودودی صاحب کی کـ[...] ہے۔ میں نے اس لئے ایسی جماعت سے رابطہ قائم کیا ہے جس کے دامن پر بزرگوں کی بے ادبی کے داغ [...] حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی رفع جسمانی کے متعلق میں عنقریب مدلل طور پر یہ ثابت کروں گا کہ قرآن کـ[...]

وما علینا الا البلاغ

احقر محمد عارف۔ خانقا[ہ ...]

اگر آج ہم نے وقت کی نزاکت کو نہ پہچانا تو بڑھتی ہوئی فحاشی کا

تدارک مشکل ہوجائیگا

یکم نومبر کو بعد از نماز عشاء مسجد صقلی گراں بھکر میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسۂ عام ہوا۔ جس میں مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے حالات حاضرہ پر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا کہ موجودہ حالات میں علماء کرام اور دیندار حضرات کی ذمہ داریاں بڑھ گئی ہیں۔ حالات سے بے خوف ہوکر آرام سے بیٹھ جانا اپنی موت کو دعوت دینا ہے۔ اگر آج ہم نے حالات کی نزاکت کو نہ پہچانا تو بڑھتی ہوئی فحاشی کا تدارک مشکل ہوجائے گا۔ اور کفر و ارتداد اور جرائم و فواحش کے بڑھتے ہوئے سیلاب کی روک تھام نہ کی تو ہم قعر مذلت میں گر جائیں گے۔ ہم نے پاکستان اس لئے نہیں حاصل کیا تھا کہ ہندوؤں کو نکال کر عیسائیوں کو آباد کریں گے۔ ایک کفر کو نکال کر دوسرے کفر کو جگہ دینا پرلے درجے کی بے تدبیری حماقت اور دین اسلام سے بے اعتنائی ہے۔ عیسائیوں کی مذہبی تبلیغ کے نام پر بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیاں مسلمانوں کی دینی غیرت و حمیت کو کھلا چیلنج ہیں۔ آپ نے عائلی قوانین اور آئین کی غیر اسلامی دفعات پر کڑی نکتہ چینی کی۔ عائلی قوانین کو اسلام کے مطابق کیا [...]

خط و کتابت میں اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں

...سلقوں میں غلط فہمی!

...عبرت حاصل کریں کے عنوان سے جو مضمون شائع ہوا ہے۔ مودودی کے بعض شناسا حلقوں میں غم و غصہ
...ض دوستوں نے یہاں تک لکھ دیا ہے کہ خدا کرے کہ وہ مضمون آپ کا نہ ہو۔ وہ ادارہ ترجمان اسلام پر بہ
...غلط فہمی دور کرنے کے لئے ان کو مطلع کرنا چاہتا ہوں کہ میری طرف اس مضمون کا انتساب صحیح ہے۔
...تے مگر اسلاف پر تنقید کو ایمان کا جزو لاینفک سمجھتے ہیں۔
...کا جو نقشہ کھینچا ہے اور حتی الامکان عوام کو یہ باور کرانے کی کوشش کی ہے۔ کہ وہ مہدی میں ہوں۔ کیا یہ حضور
...کے متعلق جن الفاظات اور غلط بیانات سے کام لیا گیا ہے انھیں سے اندازہ ہوتا ہے کہ بزعم خویش تنا بڑا لیڈر
...پوچھتا ہوں کہ اگر مودودی صاحب کے مسلک کے مطابق ہر شخص پر تنقید روا ہے تو پھر مودودی صاحب پر تنقید کیوں
...مواخذہ نہیں کیا جا سکتا۔ اگر حقیقت کو دیکھا جائے تو اسی صدی کے اکابر علماء کے مقابلہ میں مودودی صاحب کو کوئی علمی مقام حاصل نہیں
...شہیدؒ اور حضرت مجدد الف ثانی رح کے کارناموں پر پانی پھیر دے اور ان کے کام میں کیڑے نکالنے لگے تو کیا وہ قابل تقلید
...صاحب رائپوری سے مرید تھے اور دوسری طرف ان کی جبین عقیدت مودودی صاحب کے در پر بھی جھکتی تھی۔ جب
...دہ ی کو چھوڑ کر مودودی صاحب کا دامن مضبوطی سے تھام لیا۔ خدا ان کو ہدایت نصیب فرمائے۔ مودودی صاحب سے
...دی صاحب کی کتابیں پڑھنے سے انسان اسلاف سے صرف بدگمان ہی نہیں بلکہ قابل اعتراض حد تک گستاخ بھی ہو جاتا
...ادلی کے داغ نہیں۔
...گا کہ قرآن کے معانی پر غور کرنے سے گمان نہیں بلکہ یقین ہوتا ہے کہ رفع جسمانی ہوا تھا اور یہ اسلامی عقائد میں شامل ہے
...عارف۔ خانقاہ سراجیہ کندیاں۔ ضلع میانوالی

الحاد اور دہریت کے مقابلہ میں اتحاد کی ضرورت ہے

اسلام پسندوں کو وقت کی نزاکت کا احساس کرنا چاہیئے (مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی)

۳۰۔ اکتوبر کو جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے اراکین سے خطاب کرتے ہوئے مفتی محمود صاحب نے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں سیاسی معاشی اور اخلاقی اصلاح کرنا چاہتی ہے آپ کا فرض ہے کہ ان نیک مقاصد کے حصول کے لئے اپنی جماعت کو مضبوط بنائیں اور ہر قسم کی قربانیاں دینے کے لئے تیار ہوں۔ ملکی حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ اغراض پرستوں نے ملک میں اودھم مچا رکھا ہے۔ کوئی مذہب کی آڑ لے کر اپنی مقصد برآری کے لئے انتشار پیدا کر رہا ہے اور کوئی جمہوریت کے بت کا پجاری ہے۔ ہمیں صرف اور صرف اسلام کی ضرورت ہے اس منقدس مقصد میں جو بھی ہمارا معاون ہوگا وہ ہمیں مخلص ترین دوست پائے گا۔ آپ نے فرمایا کہ اسلام پسندوں کو وقت کی نزاکت کا احساس کرنا چاہیئے۔ یہ وقت آپس میں لڑنے جھگڑنے کا نہیں۔ الحاد اور دہریت کے مقابلہ میں مضبوط اتحاد اور محاذ کی ضرورت ہے۔ آپ نے جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے دفتر کا افتتاح کیا۔ اس کے بعد درج ذیل قرارداد بہ اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

(۱) جمعیۃ کا یہ اجلاس جمعیۃ علماء اسلام سرحد کے نائب امیر کی گرفتاری پر اضطراب کا اظہار کرتا ہے اور حکومت کو مشورہ دیتا ہے کہ مقدمہ واپس لے کر قاضی عبدالکریم صاحب کو غیر مشروط طور پر رہا کرے۔

(۲) حکومت نے جو چلغوزہ پکڑا ہے اسے فوراً واگزار کرے کیونکہ چلغوزہ ملکی میوہ ہے اور ان کے مالکوں کو نقصان کی تلافی کرے۔ (۳) دریائے سندھ پر پل کا محصول بہت زیادہ ہے اسے کم کرے۔ (۴) ڈیرہ کے باشندوں کو جلی ہوئی دکانیں قابضین کو ۱۲ر دسمبر ۱۹۵۹ء کو لینڈ مارکیٹ ویلیو پر نہیں دی گئیں ان قابضین کو دے کر ان کی پریشانی کو دور کرے (۵) حکومت سرکاری طور پر ٹریبیونڈ اڈیمن ظفراللہ کی مرتدانہ تقریر سے برأت کرے کہ یہ ان کا ذاتی بیان ہے (۶) عائلی قوانین خلاف شریعت ہیں ان کو فوراً منسوخ کرے۔

مغربی ممالک کی بھارت نوازی کے پیش نظر پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کی جائے

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ایک ہنگامی اجلاس زیر صدارت حافظ محمد رمضان صاحب منعقد ہوا۔ جس میں ایک قرارداد کے ذریعے پاس ہوا کہ مغربی ممالک بھارت نوازی کے پیش نظر پاکستان کی خارجہ پالیسی تبدیل کی جائے اور بھارت سے اس وقت تک کوئی معاہدہ نہ کیا جائے۔ جب تک کشمیر کے مسئلہ پر ہمارے موقف کو تسلیم نہ کرے اور حکومت پاکستان کو امریکہ سے فوری احتجاج کرنا چاہیئے۔ ایک قرارداد کے ذریعے حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ پاکستان میں ثقافت کے نام پر اپنے فن کا مظاہرہ کرنے کے لئے دسمبر کے اوائل میں جو امریکن رقاصائیں آرہی ہیں ان کا داخلہ بند کیا جائے اور ملک سے ناچ گھروں کا خاتمہ کیا جائے آخر میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ اسلامی ملک ایران میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی فرضی تصویریں شائع ہو رہی ہیں۔ اس ناپاک حرکت سے مسلمانان اسلام کے جذبات کو مجروح کیا گیا ہے۔ ایران پڑوسی ملک ہونے کے علاوہ اسلامی مملکت بھی ہے۔ حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ ایران سے پرزور احتجاج کیا جائے اور ان تصویروں کی کاپیاں ضبط کی جائیں

جمعیۃ علماء اسلام دریا خاں کا جلسہ عام

۳۱ر اکتوبر کو جامع مسجد دریا خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ عام ہوا۔ جس کی صدارت حافظ فیض محمد صاحب نے فرمائی اس جلسہ میں حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی اور مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے تقریریں فرمائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پیش کئے۔ مسلمانان دریا خاں نے جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ اشتراک عمل کا یقین دلایا۔

جمعیۃ علماء اسلام کلاچی کے جلسہ میں حضرت مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی تقریر

۲۸ر اکتوبر۔ بعد از نماز عشاء باہتمام جمعیۃ علماء اسلام تحصیل کلاچی زیر صدارت مولانا خادم محمد صاحب نائب ناظم دیہی بیرون یونین کا چودھواں جلسہ منعقد ہوا۔ قاضی عبدالکریم صاحب ناظم اعلیٰ نے ادائے سپاس کے طور پر مختصر تقریر فرمائی اس کے بعد امیر علی ضلع ڈیرہ مولانا علاؤ الدین صاحب نے چند تاریخی واقعات بیان کر کے حاضرین کے دلوں پر بہت اثر ڈالا۔ آخر میں آپ نے پرویزیت اور قادیانیت کی تردید کی بالخصوص "ظفراللہ کی تقریر" کہ غلام احمد آخری نبی ہے" کی سخت مخالفت کی۔ اس کے بعد حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ رونق افروز ہوئے۔ آپ نے پاکستان کے معرض وجود میں لانے کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان بڑی قربانیوں کے بعد بنا ہے اور اس لئے بنا ہے کہ اس میں قرآن و سنت کے موافق سیاسی اقتصادی۔ صلاحی نظام قائم ہو اور اسلامی معاشرہ ترویج پائے لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ پندرہ سالوں تک ہمارا دامن اس سے خالی رہا بلکہ فحاشی، عریانی شراب نوشی زناکاری اور سود کا کاروبار پہلے سے کئی گنا زیادہ ہو گئے۔ سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ ظفراللہ نے غلام احمد قادیانی کو آخری نبی وغیرہ کہہ کر کذب بیانی سے کام لیا ہے اور کروڑوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے حکومت کا فرض تھا کہ وہ اس کی تردید کرتی اور اس کے ذاتی خیالات کا اعلان وغیرہ کرتی ظفراللہ کی اس تقریر سے دوسرے ممالک کے لوگ کیا نتائج لیں گے۔ آپ نے افغانستان سے کشیدگی اور کشمیری مسلمانوں کو بھارت کے پنجہ میں دینے کا ذمہ دار ٹھہرایا۔ آپ نے فرمایا اور وزارت خارجہ کے دوران کبھی ظفراللہ نے افغانستان کا دورہ کیا ہے تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے عائلی قوانین کے خلاف اسلام ہونے کے وجوہات بیان فرمائے اور حکومت کو مشورہ دیا کہ اس کو فوراً ختم کر دے کیونکہ یہ مسلمانوں کے مزاج اسلامی کے بالکل خلاف ہیں۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔ (مینجر)

جمعیۃ علماء اسلام میانی کونڈیوالہ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام میانی کونڈیوالہ کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالکریم صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کیے اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا تاج محمد صاحب خطیب جامع مسجد
نائب امیر۔ مولانا امام الدین صاحب (۲) مولانا جمیل احمد صاحب (۳) سید بلند شاہ صاحب (۴) مولوی حبیب اللہ صاحب۔
ناظم اعلیٰ:۔ مولوی عبدالواحد صاحب۔
نائب ناظم:۔ حاجی شفیع محمد صاحب۔
خازن۔ مولوی شیر محمد صاحب۔
سالار۔ میاں نور محمد صاحب۔
نائب سالار۔ میاں دائم صاحب۔

سنجھورو ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

سنجھورو میں جمعیۃ کا ایک اجلاس ہوا جس میں ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مولانا عتیق الرحمٰن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام
قاری ناظر حسین صاحب ناظم اعلیٰ " "
حافظ اکرام احمد صاحب خازن " "
مسٹر فتح الدین صاحب سالار " "

جماعت نے رکن سازی اور تنظیم نو کا کام شروع کر دیا ہے۔ شہداد پور کانفرنس کی کامیابی کے لئے پوری قوت سے کام جاری ہو چکا ہے۔

قصبہ جھول ضلع سانگھڑ

قصبہ جھول میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا محمد یوسف صاحب خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ۔ حکیم حاجی سخاوت حسین وارثی۔
خازن:۔ جناب گل محمد شاہ صاحب
سالار:۔ چوہدری محمد بخش صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام محمود کوٹ کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام محمود کوٹ ضلع مظفر گڑھ کی طرف سے ایک اجتماع منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا حافظ محمد صدیق صاحب ناظم شعبۂ نشر و اشاعت۔ حضرت مولانا حکیم عبدالحق صاحب ناظم اعلیٰ موضع بدھ تحصیل کوٹ ادو میں تشریف لائے۔ حافظ محمد صدیق صاحب نے جمعہ کے بعد جماعت جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کی اور اراکین جماعت جمعیۃ علماء اسلام نے خصوصاً ملک منظور احمد صاحب نے بہت محنت سے کام کیا اور ہفتہ بھر میں ایک سو سے کچھ اوپر جماعت کے ممبر بنائے اور دفتر بھی قائم کیا۔

تشکیل جماعت میں عہدیداروں کے نام حسب ذیل ہیں۔

امیر: جناب حکیم غلام نبی صاحب
نائب امیر: جناب ملک منظور احمد صاحب رئیس اعظم
ناظم اعلیٰ: الحاج ملک غلام لیسین صاحب۔
خزانچی۔ صوفی غلام حیدر صاحب۔

ضلع میانوالی کوٹلہ جام کا انتخاب

مولانا محمد رمضان صاحب تشریف لائے اور جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر: جناب ملک عبدالغفور صاحب ممبر یونین کونسل
نائب امیر۔ محترم حاجی و حافظ عظیم الدین صاحب
ناظم اعلیٰ۔ محترم بزرگ سید محمود علی صاحب۔
نائب ناظم جناب حافظ شیر محمد صاحب خطیب جامع مسجد
خازن قاضی محمد شرف الدین صاحب۔

بعد ازاں حضرت مولانا دریا خاں کے پروگرام پر تشریف لے گئے۔

جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۸۳ ٹی ڈی اے کی تشکیل

امیر۔ مولانا حاجی یار محمد صاحب خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ۔ جناب مولوی قادر بخش صاحب
نائب ناظم۔ جناب مولانا ضمیر الحسن صاحب
سالار۔ مولانا یار محمد صاحب۔
خازن۔ مولانا احمد دین صاحب مجاہد
نائب سالار باغ دین خاں صاحب۔

بستی معموری میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

بستی معموری ڈیرہ غازیخاں میں معززین کا اجتماع ہوا۔ صوفی اللہ دسایا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خاں کی تحریک پر جمعیۃ کا انتخاب ذیل عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب حاجی غلام محمد صاحب۔
نائب امیر۔ جناب عبدالغفور صاحب
ناظم جناب سردار احمد صاحب
خازن ۔ جناب محمد ابراہیم صاحب

ذیل کی قرار دادیں منظور ہوئیں۔

(۱) پاکستان میں موجودہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے ان کے بجائے وہی قوانین نافذ کئے جائیں جو اسلام نے وضع کئے ہیں۔
(۲) امریکی رقاصاؤں کا جو وفد پاکستان میں آرہا ہے اُسے نہ آنے دیا جائے۔
(۳) حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ عیسائیت کی بڑھتی ہوئی تعداد کو روکا جائے۔ امدادی اسباب کو ختم کیا جائے جس سے فتنہ ارتداد پیدا ہو رہا ہے

قصبہ نوانجنڈانوالہ کا انتخاب

ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا نظام الدین صاحب خطیب جامع مسجد مدنی قصبہ نوانجنڈانوالہ میں منعقد ہوا اور اس کے بعد جمعیۃ کا انتخاب عمل میں آیا جو درج ذیل ہے۔

امیر۔ حضرت مولانا نظام الدین صاحب خطیب
نائب امیر۔ مولانا حسین علی صاحب مدرس
ناظم اعلیٰ۔ جناب منشی خاں صاحب
نائب ناظم۔ صوفی محمد زکریا صاحب
خازن:۔ مُلّا نیاز محمد صاحب۔
نائب ۔ صوفی محمد حنیف صاحب۔
سالار۔ صوفی مہر دین صاحب۔

سخی سرور میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

عائلی قوانین کی منسوخی کا اعلان

شہر سخی سرور میں معززین شہر کا اجتماع ہوا جمعیۃ کا انتخاب ذیل عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ جناب حاجی محمد اسلم صاحب۔
نائب امیر۔ جناب حاجی امیر بخش صاحب
ناظم و خازن۔ حاجی اللہ دتہ صاحب۔
سالار صوفی خدا بخش صاحب

اجلاس نے حسب ذیل قرار دادیں منظور کیں

(۱) پاکستان میں عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے ان کے بجائے وہی قوانین نافذ کئے جائیں۔ جو اسلام نے وضع کئے ہیں۔
(۲) امریکی رقاصاؤں کا جو وفد پاکستان میں آرہا ہے اسے نہ آنے دیا جائے۔
(۳) حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا جاتا ہے کہ عیسائیت کی بڑھتی ہوئی تعداد کو ختم کیا جائے اور امدادی اسباب کو ختم کیا جائے جس سے فتنہ ارتداد پیدا ہو رہا ہے۔

تشکیل جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ

ابتدائی جمعیۃ علماء اسلام گوٹھ حاجی مرید خاں کھوسہ تعلقہ کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد۔ قائم کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر جمعیۃ۔ مولانا عبدالخالق صاحب مدرس مدرسہ دارالارشاد مریدآباد۔
ناظم۔ جناب غلام رسول صاحب
خازن۔ جناب محمد عالم صاحب۔ دوکاندار
سالار۔ محمد اعظم صاحب متعلم مدرسہ عربیہ دارالفیوض انصار الاسلام
عبدالمجید صاحب متعلم مدرسہ دارالارشاد۔
محمد اسحاق صاحب " " "
محمد امداد صاحب " " "
محمد عظیم صاحب " " "
غلام رسول صاحب " " "

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ اسماعیل خاں کا انتخاب

دارالعلوم نعمانیہ ڈیرہ میں جمعیۃ العلماء اسلام ضلع ڈیرہ کا ضلعی اجتماع زیر صدارت مولانا عبدالحق صاحب سابق امیر جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا۔ جس میں ضلع بھر کے علماء نے شرکت فرمائی۔ اجلاس کا آغاز حافظ مولانا خادم محمد صاحب جیئرمین نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی نے ملکی مسائل پر مکمل طور سے تبصرہ کرتے ہوئے موجودہ حالات پر افسوس کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ملک کے بالائمراء اور مقتدر لیڈروں نے مارشل لاء کے چار سالہ دور سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا ایک گروہ آج بھی پدرم سلطان بود کے زعم میں پاکستان پر اجارہ داری کا داعی ہے۔ دوسرا گروہ کفر اور استبداد کو اسلام اور جمہوریت کا پاکیزہ لباس پہنا کر ملک پر مسلط ہونا چاہتا ہے۔ مگر خدا کا احسان ہے کہ پندرہ سالہ تجربہ نے عوام کو اتنا بیدار کر دیا ہے۔ کہ وہ آسانی سے ایسے ہتھکنڈوں میں نہیں آسکتے۔ اس کے بعد آپ نے مارشل لاء سے قبل جمعیۃ علماء اسلام کی رپورٹ پیش کرتے ہوئے جدید انتخاب کی طرف توجہ دلائی اور درج ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا علاؤ الدین صاحب
نائب امیر۔ مولانا عبدالحق صاحب
" ۔ مولانا صاحبزادہ محمد صاحب
ناظم اعلیٰ۔ قاضی عبداللطیف صاحب کلاچوی
نائب ناظم۔ مولانا عبدالسلام صاحب
خزانچی۔ حاجی عطاء اللہ خاں صاحب

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مظفر گڑھ

امیر ۔ جناب مولانا حافظ محمد عمر صاحب
نائب امیر۔ جناب سید صدر الدین شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ۔ جناب مولانا غلام لیسین صاحب
نائب ناظم۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب۔
خزانچی۔ مولانا احمد دین صاحب دستی
سالار۔ مستری الٰہی بخش صاحب

جمعیۃ علماء اسلام خانپور کا انتخاب

امیر۔ جناب مولانا غلام حسین صاحب بھٹہ بیال
ناظم اعلیٰ۔ جناب حافظ احمد دین بھٹی
نائب ناظم۔ ملک اللہ دتہ صاحب
خزانچی۔ صوفی عبدالعزیز صاحب
سالار۔ خان ملازم حسین صاحب چران
نائب سالار۔ جناب عاشق حسین صاحب

نادان دوست

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب دارالعلوم اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کس قدر افسوس کی بات کی جا رہی ہے کہ ہمارے ملک و حکومت میں ایسے ایسے مشیر بنا لئے گئے ہیں جو نادان دوست یا دوست نما دشمن کا درجہ رکھتے ہیں ظاہر میں پاکستان کی فلاح و بہبود کا دعوٰی ہے مگر اندر اندر پاکستان کی جڑیں کھودی جا رہی ہیں۔ حالات پر صاف دل سے غور کرنے والے بہت سے شعبوں میں اس کو محسوس کر سکتے ہیں ہمیں صرف اسلامی مشاورتی کونسل کے متعلق عرض کرنا ہے۔ کہ ہماری حکومت کے مشیران کار نے یہاں اس کا کھلا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے۔ جس جماعت کو اس کونسل میں نامزد کرایا ہے ان کا وہ انتخاب پاکستان دشمنی کی صاف غمازی کر رہا ہے کاش حقیقت نگر نگاہیں ذرا گہرے غور سے کام لے لیں چند باتیں دردمند دلوں کے غور کے لئے پیش ہیں۔

۱۔ اس مشاورتی کونسل کی غرض صرف اس قدر ہے۔ کہ اسمبلی کے ممبران جو قانون بنا کر یا پچھلے قانون میں کوئی ترمیم کر کے یا اس کو بعینہ رکھ کے قانون کا جزء بنائیں یہ جماعت اس کا جائزہ لے اور تحقیق و توفیق کرے کہ ان صاحبان کی یہ تجویز قانون کو کتاب و سنت کے موافق بنانے میں کامیاب ہے یا نہیں اگر کتاب و سنت کے مطابق ہو تو اس کو قبول کر لیا جائے ورنہ رد کر دیں لیکن حیرت کی کوئی انتہا نہ رہے گی جب آپ یہ سنیں گے کہ نامزد حضرات میں قرآن و سنت کے ماہرین ان کے ظاہر و باطن کو سمجھنے جاننے اور برتنے والے اور ان کے مفہومات پر نظر غائر رکھ کر پرکھ پرکھ کر راجح و قوی کو منتخب کر سکنے والے کوئی بھی صاحب نہیں ہیں۔ اگر کسی ایک دو کو قرار دیا جا سکے تو اکثریت ایسی ہی ہے اور فیصلہ ظاہر ہے کہ اکثریت پر ہوگا۔ معلوم نہیں اس انتخاب میں کیا کیا راز مضمر ہیں ورنہ یہ عقل سے کوسوں دور کی تجویز ایسے ہوشمند لوگوں سے نہایت ہی عجیب معلوم ہوتی ہے۔

کسی بلڈنگ پل ریلوے لائن وغیرہ کی اس پرکھ کے لئے کہ یہ قاعدہ و قانون کے مطابق ہے یا نہیں اس کی مضبوطی کتنی عمر کی ضامن ہے کوئی از خود رفتہ بھی ایسی مشاورتی کونسل اس کے لئے نامزد نہیں کر سکتا جس میں سب کے سب ہی ممبر انجنیئری کے مہارت بلکہ معمولی ابتدائی معلومات سے بھی ناواقف ہوں گو وہ بڑی بڑی ڈگریوں اور بڑے بڑے تجربے اپنی لائن کے اصول و ضوابط میں رکھ رہے ہوں بڑے کام تو بڑے کام اپنے معمولی معاملہ کو بھی کوئی بیوقوف سے بیوقوف ان کے حوالہ نہیں کر سکتا اور اگر کوئی حوالہ کر دے گا تو آپ خود ہی فرمائیے۔ کہ اس کو آپ اس کام کی جڑیں اکھاڑنے والا قرار دیں گے یا مضبوط کرنے والا۔

بہت لوگ بیمار ہوتے ہیں معزز ہستیاں ہی مریض ہو جاتی ہیں۔ علاجات کئے جاتے ہیں صحت حاصل نہیں ہوتی تو تجویز ہوتا ہے کہ ایک بورڈ مقرر کیا جائے جو یہ تحقیق کر سکے کہ اب تک کے معالجین نے مرض کی جو تشخیص کی ہے وہ صحیح ہے یا نہیں اور پھر جو جو دوائیں تجویز کی جا چکی رہی ہیں وہ مرض کے موافق ہیں یا نہیں اور آخر صحت میں دیر کیوں ہو رہی ہے۔ لیکن کیا کوئی نبی عقل کا کوئی گروہ ایسا بھی ہو سکتا ہے جو اس بورڈ کو منتخب کرنے کے لئے ڈاکٹروں کی تلاش نہ کرے ماہرین فن کی تحقیقات نہ کرے۔ بلکہ بڑے بڑے وکیل بیرسٹر اور اونچے اونچے عہدہ داروں کو نامزد کر دے کہ یہ لوگ جو ملک کے انتہائی قابل ترین صاحبان ہیں تشخیص و تجویز کی پرکھ کر لیں گے۔ اور پھر دنیا میں کوئی ایسا بھی ملے گا کہ اپنے عزیز و محبوب مریض کے علاج اور بقا و فنا کو ان کے سپرد کر کے چین سے بیٹھ جائیگا۔

آئے دن شادیاں ہوتی رہتی ہیں۔ زیور بنتے رہتے ہیں سونا ہیرے جواہرات خریدے اور پھر ان سے زیور بنوائے جاتے ہیں۔ مگر کیا کوئی ایسا فرد بھی آپ کو تمام عمر میں کہیں ملا ہے جو یہ تحقیق نہ کرتا ہو کہ دیانتدار روایا نندار صراف کون ہے جس سے یہ چیزیں خریدی جائیں اور بہترین خالص بنانے والا کون سنار ہے ہو تیار ہونے پر اس کو یہ معلوم کرنے کے لئے کہ یہ مال خالص ہے یا نہیں اور اگر میل ہے تو کتنا ہے۔ وہ کسی گریجویٹ کسی وکیل یا بیرسٹر یا مجسٹریٹ یا جج یا کارخانہ دار کے پاس لیجا کر پرکھ کراتا ہو اور پرانے دیانتدار و ایماندار کے مشہور صرافوں کو نظر انداز کر دیتا ہو اور سمجھ بیٹھتا ہو کہ یہ ملک کے قابل ترین انسان جو پرکھ کر بتائیں گے وہ ان جاہل صرافوں سے بدرجہا بہتر پرکھ ہوگی جن کو الف سے بے بھی نہیں آتی۔

آج کل زمینوں میں سیم اور تھور اور ہر سال ٹڈی اور سیلاب کے خطرات پیش آتے رہتے ہیں مگر تعجب ہے کہ انہی مشیران حکومت نے اس کی تشخیص اور تجویز کے واسطے کہیں بھی وکیلوں بیرسٹروں اور ججوں کا بورڈ تجویز نہیں کیا ہمیشہ زراعت کے واقف کار اور عمر بھر کے تجربات والے تلاش کئے اور انہی کی تجویزوں پر عمل کیا۔

بعض زمینیں ایسی بھی ہیں جو دیکھتے میں نہایت عمدہ معلوم ہوتی ہیں مگر ہزاروں کا بیج اور لاکھوں کے پودے اس میں مٹی بن کر رہ جاتے ہیں کوئی کاشت کرنے یا باغ لگانے والا ایسا نہیں ملے گا۔ جو کسی ہسپتال میں جا کر ان زمینوں کے لئے دوا مانگ لاتا ہو وکیلوں بیرسٹروں اور ججوں سے تجویز لکھوا کر لاتا ہو حکیم ڈاکٹر کے نسخے تلاش کرتا ہو وہاں صرف وہی لوگ مشورہ تک کے لئے بھی منتخب کئے جاتے ہیں جو تمام عمر علمی و عملی تجربات کھیت کیا رکھے سکتے ہوں سی طرح دنیا کے ہر ہر شعبہ حیات کو دیکھو لیجئے کہ دیکھ بھال درستی و پرکھ کے واسطے اسی شعبہ کے ماہرین کو تلاش کیا جائے گا۔ گو ملک میں بہت لوگ ایسے بھی ہیں جو ان ماہرین کو جاہل بتاتے ہوں گالیاں دیتے ہوں اور خود کو بڑا روشن دماغ ثابت کرتے ہوں مگر کوئی کم عقل سے کم عقل بھی ان کے داؤ پیچ میں نہیں پھنستا اور بجائے ماہرین کے ان کی چکنی چپڑی باتوں میں نہیں لگتا۔ اور اگر کوئی اس دھوکہ میں مبتلا ہو جاتا ہے تو پھر اس کا نتیجہ بھی وہ خود کیا سارا عالم دیکھ لیتا ہے

مگر حیرت کی بات یہ ہے کہ قرآن و سنت کے احکام کے متعلق نہ تو ہزار سالہ تحقیقات کی ضرورت نہ ہمیشہ کے اصول و قواعد کی ضرورت نہ ماہرین فن کی حاجت بلکہ چکنی چپڑی باتیں بنانے والوں اور دوسری لائن کے منہمک لوگوں کو فیصلہ کن قرار دیا جاتا ہے اور بڑے بڑے ہوشمند اس پر آمنا و صدقنا کہہ بیٹھے ہیں خدا معلوم وہ عقلیں جو پیسوں کی مالیت ماہر سے ماہر کی تلاش میں سرگرداں تھیں اسلامی قانون کے قصہ میں آکر ایسی باتیں کیسے کرنے لگیں جو بے عقل سے بے عقل بھی کسی شعبہ میں نہیں کر سکتا۔

غور و خوض آخر عام لوگوں کو اسی نتیجہ پر پہنچا سکتا ہے کہ ضرور اندر اندر کوئی دشمن اسلام دشمن پاکستان دشمن قوم و ملک اپنی عیاریاں چلا رہا ہے اور اس طرح ملک و قوم کو اسلامی قانون سے محروم کر کے کسی اور قانون کو اسلامی نام دے کر ان کے سر تھوپنا چاہتا ہے اسلام کے نام پر غیر اسلامی قانون جاری کر کے مسلمان نام کے ساتھ غیر مسلم ملک اور غیر مسلم قوم بنانے کی سعی میں لگ رہا ہے۔ ایسے ہی ہمارے مشیران مملکت اس کے جناب کو یہ شکوہ اور بجا شکوہ ہے کہ ان کو مملکت کی سربراہی کے لئے صحیح مشیر نہیں ملے ہیں۔

۲۔ ایک بھوکے سے کسی نے پوچھا تھا کہ دو اور دو کتنے ہوتے ہیں کہنے لگا چار روٹیاں بات گو ہنسی کی ہے مگر ایک راز پر مشتمل ہے کہ دل و دماغ پر جس کیفیت کا تسلط ہو جاتا ہے۔ اس کی آنکھوں پر وہی عینک لگ جاتی ہے۔ اس کو غلط در غلط ہیر پھیر سے ہر چیز میں وہ نظر آیا کرتی ہے بس پھر یہی ہوتا ہے۔ کہ ہر چہ گیرد علتی علت شود اور چونکہ ہر برتن سے وہی ٹپکتا ہے جو اس کے اندر ہوتا ہے و کل اناء یترشح کا فیہ جن دل و دماغ پر ساری عمر اور بچپن کے کچے پن سے یورپ یورپ مسلط رہا۔ اس کے نظریات سمٹ جا گئے ان دل و دماغ کی رگ رگ میں پیوستہ ہو چکے ہیں جن کے افعال و اعمال عقائد و تخیلات اخلاق و معاشرہ وضع قطع سب یورپ کے رنگ میں پوری طرح رنگی جا چکی ہے کیا کوئی صحیح المزاج انسان امید کر سکتا ہے کہ ان کی آنکھیں اس عینک سے خالی اور ان کے دل و دماغ اسی نزاد روش سے پاک ہو سکتے ہیں اس لئے جو بات بھی ان کے سامنے آئے گی وہ اسی کو اسی نظر و نظریہ سے اور اسی عینک سے دیکھنے کے خوگر ہیں جو ہمیشہ سے ان کی آنکھوں اور دل و دماغ میں لگی ہوئی ہے کون کم سے کم عقل والا بھی اس کو باور کر سکتا ہے کہ وہ کسی قانون کو اس سے خالی ہو کر دیکھ بھی سکتے ہیں اور خصوصاً اس وقت کہ جب دوسری روشنی ان کو میسر ہی نہ آ سکی ہو۔ خدا معلوم کس راز کے ماتحت ایسے حضرات کو اسلامی مشاورتی کونسل کے لئے منتخب کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ انسان اُنس کا پتلا ہے اس کی فطرت میں اُنس ودیعت ہے ہر جگہ سے ہر ساتھی سے ہر شے سے جو کچھ عرصہ پاس رہتی ہے یہ مانوس ہو جاتا ہے اور پھر وہ انس اس قدر گہرا ہو جاتا ہے کہ اس کے خلاف کی ہر بات سے گریز کرنے لگتا ہے بڑے بڑے ناصح اور خیر خواہ اس سے باز رکھنے میں عاجز آ جاتے ہیں تمام عادتیں تمام رسوم تمام طور طریق اس کی روشن دلیلیں ہیں۔ ایسے ہی بدعتی کو بدعتی ہونے ہی ذہن میں خود تو کیا آ سکتا دوسروں کے بتانے سے بھی نہیں آتا یاد آتا ہے۔ تو دل اس پر نہیں جمتا اور آخر عمر تک وہ بات نہیں جمتی۔ الا ماشاء اللہ بلکہ خود کی تو خود کی وہ دوسروں کی یہ باں دیکھ کر ان سے میل جول رکھو کر بھی اس کی

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

پاکستان کی خارجہ پالیسی میں تبدیلی کی ضرورت ہے

پشاور (ڈاک سے) ۸ر نومبر۔ نوجبر نصر اللہ خان اعوان ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی ممالک کی بھارت نوازی نے یہ ثابت کر دیا ہے۔ کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی قطعی طور پر غلط ہے اور اس میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ پاکستان نے مغربی ممالک پر بھروسہ کر کے اور اس کی دوستی میں کوئی فائدہ نہیں اٹھایا۔ بلکہ اس کا الٹا اسے ناقابل تلافی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ انھوں نے اپنے بیان کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مغربی ممالک کی دوستی کی وجہ سے روس نے ہمیشہ پاکستان کی مخالفت کی ہے اور روس نے کشمیر کے مسئلہ میں ویٹو کی حق تنسیخ استعمال کر کے کشمیر کے مظلوم باشندوں کو بھارت کے رحم وکرم پر چھوڑ رکھا ہے۔ اور آج وہی ہمارے اتحادی دوست کمیونسٹ دشمنی کے بہانے پاکستان کے حریف بھارت کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں جس سے پاکستان کے لئے کسی وقت بھی نہایت خطرناک نتائج پیدا ہو سکتے ہیں اگر ان مغربی ممالک میں پاکستان دوستی کا ذرہ برابر احساس ہوتا تو وہ بھارت کو امداد دینے سے پہلے کشمیر کے مسئلہ کو حل کراتے لیکن ان کے اس رویہ سے معلوم ہو چکا ہے کہ وہ خود کشمیر کے مسئلہ کو اسی طرح رکھ کر کشمیر کے مظلوم مسلمانوں کو بھارت کے رحم وکرم پر چھوڑ رہے ہیں۔

آپ نے بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ اب کشمیر کے مظلوم عوام کو بھارت کے چنگل سے نجات دلانے کا واحد طریقہ یہ ہے کہ مغرب نواز پالیسی کو ترک کر کے۔ پاکستان کے بہادر نوجوانوں کو جہاد کے لئے تیار کیا جائے۔ آپ نے فرمایا کہ مسلمان اسلام کے لئے مرنا جانتا ہے اور اس کے ان ارادوں میں دنیا کی کوئی طاقت حائل نہیں ہو سکتی۔

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں کی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کندیاں میں کام بڑا تسلی بخش ہو رہا ہے۔ ممبر شپ کا کام بڑی تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔ جناب صاحبزادہ محمد عارف صاحب نے ۹ نومبر کو ایک اجلاس میں جمعیۃ کے کارکنوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج کام کا وقت ہے۔ وقت کی نزاکتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہمیں طاغوتی طاقتوں کے مقابلہ میں سربکف ہو جانا چاہیئے۔ اور اگر خدانخواستہ موجودہ دور کی اس طوفانی بدتمیزی کو روکا نہ گیا تو اس کے نتائج خطرناک صورت اختیار کر جائیں گے۔ اور جمعیۃ علماء اسلام ان ہی بلند مقاصد کو لے کر اٹھی ہے۔ اس لئے ہر دیندار مسلمان کا فرض ہے کہ اس کا ساتھ دے اور خاص کر جمعیۃ کے ورکروں کو اپنا کام تیز تر کر دینا چاہیئے۔ صاحبزادہ صاحب موصوف نے فرمایا کہ عنقریب جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک دار المطالعہ کھولا جائے گا

مبلغ جمعیۃ مولانا عبد الشکور دین پوری کی جلیل القدر خدمات

جمعیۃ علماء اسلام کے سرگرم مبلغ مولانا عبد الشکور دین پوری سندھ کے حلقہ میں جلیل القدر خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی کوششوں سے متعدد مقامات پر جمعیۃ کی تشکیل ہو چکی ہے۔ علاقہ بھر میں ان کے دورے بڑے کامیاب ثابت ہوئے اور جہاں وہ جاتے ہیں جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض ومقاصد سے عوام کو آگاہ کرتے ہیں کہ یہ وہ جماعت ہے جس کی سرپرستی ملت کے مایہ ناز وجود فرما رہے ہیں اور جن کا واحد مقصد اس ملک میں قرآن وسنت کے مطابق قانون کی ترویج ہے۔ بھا دلنگر میں مولانا موصوف مورخہ ۲۸ اکتوبر کو تشریف لے گئے تھے۔ وہاں علاقہ بھر کے عوام نے غیر معمولی تعداد میں شرکت کی مولانا نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام دین دار عناصر کے درمیان اتفاق واتحاد قائم کرتی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہماری جماعت صرف ایک مذہبی جماعت نہیں بلکہ سیاسی جماعت بھی ہے اور سیاست کے میدان میں یہ اس لئے اتری ہے تاکہ اس ملک میں اسلامی قوانین نافذ ہوں اور ہماری جماعت کا مقصد ملک سے بےحیائی فحاشی اور رشوت ستانی کے اڈوں کو ختم کرنا ہے۔ مولانا موصوف کی ان مساعی جمیلہ سے سندھ کے علاقہ میں دن بدن جمعیۃ ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے۔ اللہ تعالےٰ مولانا موصوف کے اخلاص میں برکت دے آمین

قصبہ جھول ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

قصبہ جھول ضلع سانگھڑ میں جمعیۃ کے امیر مولانا حافظ محمد یوسف صاحب جو ایک فاضل نوجوان ہیں۔ انھوں نے اپنی تمام تر سرگرمیاں جمعیۃ کو مرکوز کر دی ہیں۔ ان کی جد وجہد سے علاقہ بھر میں جمعیۃ کا کام بڑے احسن طریقہ سے ہو رہا ہے حال ہی میں مرکزی جمعیۃ کو ایک اطلاع موصول ہوئی ہے کہ وہاں کے عوام بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اور گروہ در گروہ جمعیۃ میں داخل ہو رہے ہیں۔ رکنیت کا کام بڑی خوبی سے سرانجام دیا جا رہا ہے۔ قصبہ جھول میں جمعیۃ کے کام کی رفتار نہایت حوصلہ افزا ہے اور وہ دن دور نہیں کہ مستقبل قریب میں ان لوگوں کی کوششوں سے اسلام کا جھنڈا بلند ہوگا۔

ٹل میں جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

دار العلوم ٹل کے صدر استاد مولوی گل صاحب نے ایک بیان کے دوران کہا کہ اگر اسی طرح ٹل شہر میں جمعیۃ علماء اسلام کی رکن سازی کی مہم جاری رہی تو وہ دن دور نہیں کہ ٹل جمعیۃ علماء اسلام ضلع بھر میں ایک مثالی شاخ ہوگی۔

ضروری اعلان

مولانا قاضی فضل دیان ناظم جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشت نگر (تحصیل چارسدہ) نے ایک اخباری اعلان کے ذریعہ جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشتنگر کے جملہ ارکان کو مطلع کیا ہے کہ وہ مورخہ ۱۸ر نومبر ۱۰ بجے صبح تنگی میں جمعیۃ علماء اسلام کے منعقد ہونے والے تنظیمی اجتماع میں شرکت کریں۔ اس اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ امیر ضلع مولانا عزیز الرحمان صاحب آف ڈھکی کے حسب ہدایت جنوبی ہشتنگر (تحصیل چارسدہ) میں ۱۷ نومبر اور شمالی ہشتنگر میں ۱۸ نومبر کو تنظیمی اجتماعات مقرر ہو گئے ہیں۔ ان اجتماعات میں صوبائی امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب و صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبد الباری صاحب بھی شریک ہوں گے۔

دار العلوم حقانیہ کی لائبریری کے لئے

بنکاک کے ایک مسلمان کا عطیہ

اکوڑہ خٹک۔ تھائی لینڈ کے مرکزی شہر بنکاک کے ایک صاحب خیر اور درد مند مسلمان مسمی بھائی خان صاحب نے حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ کے نام کتب خانہ دار العلوم کے لئے گرانقدر علمی و دینی کتابوں کا عطیہ ارسال کیا ہے۔ کتابوں کی قیمت تقریباً ڈیڑھ ہزار روپے ہے لہذا اس میں مبسوط سرخسی کمل۔ البدائع الصنائع۔ البحر الرائق جیسی ضخیم اور اہم کتابیں شامل ہیں۔ حضرت مہتمم صاحب دار العلوم حقانیہ نے اتنے دور دراز علاقہ سے اس گرانقدر علمی عطیہ پر تمام متعلقین دار العلوم کی طرف سے اس مسلمان بھائی کا شکریہ ادا کیا ہے۔

نادان دوست بقیہ صفحہ ۵

بدی کی اہمیت کم ہو جاتی ہے۔ ہر شخص اپنے دل میں غور کر کے دیکھ سکتا ہے کہ جس بدی میں مبتلا ہے اس کا بد ہونا اگر ہو بھی تو دل میں اس قدر نہیں ہوتا جتنا دوسرا بدیوں کا بلکہ کسی وقت ہی جس کا صدور ہو گیا ہے۔ دل سے اس کی اہمیت کم ہو گئی اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ دوسروں سے صدور دیکھتا ہے تو اہمیت کم ہو جاتی ہے ہر شخص دل کو ٹٹول لے انشاء اللہ یہی محسوس کرے گا۔ ہر شخص جانتا ہے کہ جن حرام کاموں میں لوگوں کو مبتلا سنتا یا دیکھتا ہے گو خود اس سے بری ہو اس کی برائی نبی سنت کھانے کی برائی کے برابر نہیں معلوم ہوتی اور جس حرام کا رواج نہیں ہے رواج والے سے اس کی برائی اہم معلوم ہو رہا ہے۔ اس لئے ایسے لوگوں کو دین کے قانون کی پرکھ سپرد کر دینا جن کی پاکیزگی عام نظروں میں مخدوش ہے اگر واقعہ میں بھی ہو تو قانون کو بدیوں کا مجموعہ بنانے کے مترادف ہوگا جس کا نام کھینچ تان کر کے اسلام رکھ دیا جا سکے گا۔

ادھر نظریات سے افسوس ادھر اعمال و اخلاق سے مانوس نہ تو اصلاحی امور کا نام اسلام بن کر رہ جائے گا اور جس طرح آج دنیا بھر میں کہیں وحی الٰہی معتبر ثبوت سے محفوظ نہیں صرف اسلام کو یہ شرف حاصل اب یہ کوشش اس کی کوشش ہوگی کہ گو وحی اسلامی کا لفظ لفظ محفوظ ہو مگر مفہوم کوئی باقی نہ رہ سکے اور جس طرح تمام مخلوق آج صحیح دین سے خالی ہو گئی ہے مسلمان بھی اس سے بالکل خالی رہ جائیں اب آپ خود غور فرمائیں کہ ہمارے میشران مملکت نے حکومت کو یہ مشورہ کیا تعلیس دیا ہے۔ یہ پاکستان کا دوستی ہے یا پاکستان دشمنی۔ فقط

دعو والا میں جمعیۃ کا انتخاب

بدعو والا تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خان میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبد الکریم صاحب نے جمعیۃ کے اغراض ومقاصد بیان کئے اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

مولانا گل محمد صاحب ۔ امیر
مولانا کمال الدین صاحب ۔ نائب امیر
حاجی خیر محمد صاحب ۔ ناظم
عبد اللہ خاں صاحب ۔ نائب ناظم
سعد اللہ بخش صاحب ۔ خازن
سردار منظور احمد صاحب ۔ سالار

خط وکتابت کرتے وقت اپنے خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

صفحہ ۲ کا بقیہ

نمبروں پر غور کیجئے اور تفہیمات والی اس عبارت کو ذرا دوبارہ پڑھیئے۔ وہ اردو کی عبارت ہے کیا یہ مفہوم علماء زبردستی اس میں داخل کر رہے ہیں یا وہ عبارت خود پکار پکار کر آپ کی دریدہ دہنی اور گستاخی کا اعلان کر رہی ہے۔ کیا اس میں ظلم کا لفظ نہیں ہے۔ کیا اس میں اللہ تعالیٰ پر جھوٹ نہیں بولا گیا کہ اس نے ایسی سوسائٹی کے لئے یہ سزائیں مقرر نہیں کیں۔ اور کیا آپ زانی کے جرم کو ہلکا نہیں کر رہے کہ اس کا غیر معمولی مجرم ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

آپ اپنی اس عبارت کی اشاعت کی ذمہ داری بھی علماء پر ڈالتے ہیں، کتنا مکر و فریب ہے۔ کیا کتاب آپ نے چھپانے کے لئے چھاپی تھی یا اشاعت کے لئے۔ اور کیا آپ کی کتابیں لائبریریوں میں پڑھنے اور عام اشاعت کے لئے نہیں رکھی جاتیں، اور کیا کتابیں آپ کے تنخواہ دار مرید بیچ بیچ کر پیٹ نہیں پالتے؟ اور کیا آپ نے اسی رسالہ میں مضمون کے آخر میں پھر نہیں لکھا کہ اسلام کے احکام تدریجاً جاری کرنے چاہئیں۔ یہ نہیں کہ دو سیٹیں اسمبلی میں ملیں اور شرعی سزاؤں کا بل پیش کر دیا۔ کیا اس طرح آپ اپنی اندر کی گندگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے الحاد پسندوں کے ہاتھ مضبوط نہیں کر رہے۔

کیا عالمانہ جہالت سے کام لے کر یہ سمجھے ہیں کہ آپ کی کتاب سے الحاد پسند فائدہ نہیں اٹھاتے اور صرف علماء ان کو آپ کی تحریریں بتاتے ہیں۔

مودودی کی تحریروں کا زہر: ہم مودودی سے پوچھتے ہیں۔ کیا آپ نے اپنی کتاب حقوق الزوجین میں خلع کی بحث میں نہیں لکھا کہ عورت کو خاوند ناپسند ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے اور قاضی کو ضروری نہیں ہے کہ وہ یہ تحقیق کرتا پھرے کہ وہ خاوند کو کیوں ناپسند کرتی ہے۔ اس طرح عورت پچاس خاوند تبدیل کر سکتی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ لاہو پی۔ ایل۔ ڈی سنہ ۱۹۵۹ء کے صفحہ ۵۶۶ پر ایک مقدمہ کے سکینڈ اپیل پر فیصلہ ہائی کورٹ کے تین ججوں نے نہیں کیا کہ مودودی کی کتاب حقوق الزوجین کے بیان کے مطابق عورت خاوند کی بدصورتی میں بھی خلع حاصل کر سکتی ہے

اور کیا آپ اپنے ان اشتہاروں سے آنکھیں بند کر کے دنیا کو بھی اندھا سمجھتے ہیں۔ جو اشتہار آپ کی کتاب منصب رسالت کے ساتھ ہے اور اس میں آپ کی کتاب مذکور کے بارہ میں لکھا ہے کہ عدالتیں اس سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ آپ کی کتابوں کی گمراہی کا اثر کہاں کہاں جا پہنچا ہے۔ آپ تجاہل عارفانہ یا فریب عالمانہ کر رہے ہیں کہ آپ کی عبارتوں کی اشاعت صرف آپ کے مخالف علماء ہی کرتے ہیں۔

مودودی صاحب کی صالحانہ گالیاں: مذکورہ عبارتوں میں مودودی صاحب نے جو ۶ میں اور اس کے بعد جو کچھ لکھا ہے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ مودودی صاحب کے باطن میں علماء دین کے خلاف کتنی نفرت و حقارت اور کتنا غیظ و غضب بھرا ہوا ہے اقتدار کی خواہش اور علماء حق سے حسد کی آگ میں جل بھن کر وہ آپے سے باہر ہو کر کس طرح تہذیب و شرافت کی مٹی پلید کر رہے ہیں یا صالحانہ شرافت کا کتنا اونچا معیار پیش کرتے ہیں۔

۱۔ آپ نے علماء کرام کی نیت پر بھی حملہ کیا کہ سائل کو کیا خبر ہے کہ اس کی تہ میں کیا ہے؟ مودودی صاحب تہ نہ تلاش کیجئے۔ علماء دین نہ امریکہ کے ایجنٹ ہیں نہ سعودی عرب سے روپے لیتے ہیں۔ نہ کسی ملحد اور طبع زاد مجتہد کے سامنے ماتھا ٹیکنے کو تیار ہیں۔ اور نہ ہی وہ حکومت کے ٹوڈی ہیں۔ ان کا فرض ہے کہ ہر فتنے کی سرکوبی کریں، آپ تہ کی بات کہہ کر کہیں اپنے آئینہ میں اپنا منہ تو نہیں دیکھ رہے۔

آپ نے انتقام کی بھی خوب کہی کہ یہ مجھ سے انتقام لے رہے ہیں۔ ایاز قدر خود بشناس۔ آپ سے علماء کو کیا خطرہ۔ آپ سے بڑے بڑے دینی فتنہ پردازوں کی دال علماء نے نہیں گلنے دی آپ کا فرقہ کیا کامیاب ہو گا۔

۲۔ آپ نے علماء کرام کے بارہ میں مکار کا لفظ استعمال کیا۔ ہمارا خیال ہے کہ آپ اوروں کو اپنی طرح سمجھ رہے ہیں۔ کیا بلند بانگ دعوئی تہذیب کا یہی عملی نمونہ ہے۔ آپ اندھے ہیں کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اسمبلی میں ایسا کوئی بل پیش نہیں ہوا اور نہ ہی قومی اسمبلی کے ممتاز عالم نے اس سلسلہ میں کوئی تقریر کی۔ آپ یونہی غصہ میں دامن تہذیب کو پارہ پارہ کر رہے ہیں۔

۳۔ آپ کو علماء کے انداز میں شرافت کے آثار تک نظر نہیں آتے۔ آپ دوسروں پر تنقیدیں کریں، صحابہ کرام پر تنقیدیں کریں، پیغمبروں کی باتوں میں کیڑے نکالیں۔ امام ربانی مجدد الف ثانی اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ تک کو معاف نہ کریں تو عین شرافت ہو اور علماء کرام آپ کی پلید اور بدبودار تحریروں کا نوٹس لیں تو آپ کا پارہ چڑھ جائے۔ کیا صالحانہ شرافت کا یہی عملی نمونہ ہے؟

۴۔ آپ کو یقین ہے کہ علماء خدا اور آخرت سے بالکل بے فکر ہیں۔ خدا جانے آپ کو یہ علم الیقین کہاں سے حاصل ہوا۔ بخاری شریف کی روایت سے تو آپ کو یقین نہیں آتا مگر علماء دین کے خلاف اتنی بڑی بدگمانی بلکہ اتنا یقین کہ خدا اور آخرت سے یہ بے فکر ہیں۔

مودودی صاحب آپ وحی کا دعویٰ تو نہیں کر سکتے وحی تو اب صرف شیطان ہی اپنے دوستوں کو کرتا ہے۔ نبوت تو ختم ہو چکی ہے پھر مرزا قادیانی کی طرح علماء دین کے خلاف یہ خبیث یقین کس طرح حاصل ہو گیا۔ اگر کوئی اہل اللہ یہ کہہ دے کہ مودودی میں ایمان کی رتی تک نہیں تو کیا آپ ناراض تو نہ ہوں گے۔ خدا کے لئے غصہ تھوک دیجئے اور علماء کے کہنے کے مطابق تمام گراہانہ باتوں سے توبہ کر کے اپنی عاقبت درست کریں

۵۔ آپ نے کہا کہ میرا فیصلہ ہے کہ صبر سے کام کرتا جاؤں گا اور ان کی طرف کوئی التفات نہ کروں گا۔

کیا التفات نہ کرنے کا یہی معنی ہے جو آپ نے اختیار کیا اور کیا صبر کا یہی مطلب ہے کہ علماء کو شرافت سے عاری، مکار اور خدا سے بے خوف لکھو۔ کیا فرقہ مودودیہ اسی تہذیب و شرافت کا علمبردار ہے۔

۶۔ آخر میں آپ آیت پڑھ کر ایک طرح کی دھمکی دیتے ہیں کہ ظالموں کو معلوم ہو جائے گا کہ ان کا انجام کیا ہو گا۔ مودودی صاحب آپ سے پہلے مرزا قادیانی اور بہت سے گمراہوں نے علماء کو اسی طرح دھمکایا مگر وہ خود قعر مذلت میں جا گرے۔ علماء نے اپنا فرض ادا کرنا تھا ادا کیا اور انشاء اللہ تعالیٰ ادا کرتے رہیں گے آپ کس معصومانہ انداز میں اپنے مریدوں پر اپنے صبر کا سکہ بٹھانا چاہتے ہیں۔ کیا صبر کا یہی معنی ہے کہ علماء کو بے نقط گالیاں دو۔ اور پھر شریف کے شریف بنے رہو۔ اس کے بعد دوسرے سوال اور جواب کا ذکر ہو گا جس میں مودودی کی علمی قابلیت اور صالحانہ فریب کی کھول جائے گی۔ (باقی)

سرخ نشان

جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان ہو ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے اگر ان کو آئندہ اخبار جاری رکھنا ہے تو چھ روپے سالانہ چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرماویں یا اطلاع دیں ورنہ ۱۷ نومبر کا شمارہ ان کی حضرات کی خدمت میں بذریعہ وی پی بھیجا جائے گا۔

کسر صلیب کا انوکھا طریقہ

(طالوت)

پچھلے دنوں خبر آئی تھی کہ چودھری ظفر اللہ قادیانی نے ایک گرجا کا سنگ بنیاد رکھا حالانکہ مذہبی عقائد کی بناء پر انہیں کسر صلیب کی کوشش کرنی چاہیئے تھی۔

(۱)

چودھری صاحب بھی ہیں کیا خوش نصیب
رکھتے ہیں مذہب میں انداز عجیب
اک طرف گرجا بنانے میں ممد
اک طرف ہے دعوئی کسر صلیب

(۲)

عیسوی اور قادیانی بھائی ہیں
اس لئے رکھ دی کلیسا کی اساس
دے گئے کس رنگ میں پیغام صلح
چودھری کو آئی کیا تعبیر راس

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں

اس دفعہ خاص اشاعت کی وجہ سے جو حضرات بنڈل تک پرچے منگواتے ہیں انہیں پانچ پرچے اور جو اس سے زیادہ منگواتے ہیں انہیں دس پرچے مقررہ تعداد سے زیادہ بھیجے جا رہے ہیں۔

اس کے علاوہ اگر کوئی اور صاحب اس ہفتہ کے پرچے منگوانا چاہیں۔ تو بذریعہ خط الملاع دے کر طلب کر سکتے ہیں۔

ایجنٹ حضرات اس پرچہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں۔ (ادارہ)

کبیر والا میں پرچم کشائی کی رسم

۲ نومبر۔ نامہ نگار کبیر والا میں حضرت حافظ الحدیث محمد عبد اللہ درخواستی مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے دفتر جمعیۃ علماء اسلام کا افتتاح کیا اور پرچم کشائی کی رسم بھی ادا کی اس موقعہ پر امیر محترم نے فرمایا کہ ہم ملک میں غیر اسلامی قوانین، طرز تعلیم اور تہذیب و تمدن کو ختم کر کے اسلامی قدروں کے مطابق نظام قائم کر کے سادہ اور بے داغ زندگی گزارنے کے لئے مسلمانوں میں اخوت و مساوات پیدا کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں

عالم اسلام

متحدہ عرب جمہوریہ کا وفد کراچی میں

متحدہ عرب جمہوریہ کا ایک وفد حال ہی میں پاکستان آیا ہے جو چھ افراد پر مشتمل ہے اس وفد کی قیادت ڈاکٹر کمال رمزی کر رہے ہیں۔ یہ وفد حکومت پاکستان کے مختلف شہروں میں دورہ کر رہا ہے۔

شاہ سعود کے سوتیلے بھائی قاہرہ میں

شاہ سعود کے سوتیلے بھائی شہزادہ عبدالمحسن بن عبدالعزیز بیروت سے قاہرہ پہنچ گئے ہیں۔ وہ شاہ سعود کے خلاف سعودی محاذ آزادی میں شریک ہوں گے۔ شہزادہ حسن نے شاہ سعود . . . . کی غلط پالیسی کی بناء پر تمام سعودی خطابات سے دستبردار ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔ ان کے ساتھ سعودی عرب کے سابق وزیر خزانہ امیر طلال بھی ہیں۔

مصر اور سعودی عرب کے سفارتی تعلقات منقطع ہو گئے

اس سلسلہ میں متحدہ عرب جمہوریہ کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ اس کے متحدہ جمہوریہ اور سعودی عرب کے تعلقات توڑنے کی ذمہ داری شاہ سعود پر عائد ہوتی ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ یمن کی سرحد پر جو لڑائی جاری ہے۔ اس کی ذمہ داری بھی شاہ سعود پر ہے جو اس لڑائی کو طول دے رہے ہیں۔

شام کی عرب ممالک سے اپیل

شام کے صدر ناظم القدسی نے تمام عرب ممالک سے اپیل کی ہے۔ کہ یمن میں جنگ بند کرانے کے سلسلہ میں شام کا ساتھ دیں۔ کیونکہ اگر یہ جنگ بند نہ ہوئی تو اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمام عرب اس کی لپیٹ میں آجائے گا۔

ہمارے نزدیک عربوں میں اتحاد کی اشد ضرورت ہے۔ اگر عرب کے بعض ممالک نے اپنی پالیسی تبدیل نہ کی اور مغربی طاقتوں کے اشارے پر چلتے رہے تو جہاں ان ممالک کو اپنی سالمیت کا خطرہ لاحق ہو جائے گا وہاں اسرائیل جیسی طاقتوں کو اور زیادہ مضبوط ہونے کا موقع مل جائے گا۔ کاش یہ ممالک آپس میں جو خون بہا رہے ہیں وہ اسرائیل کی جنگ میں صرف ہوتا

خان آف قلات کی بحالی

صدر محمد ایوب خان نے معزول خان قلات میر احمد یار خان کو ان کے عہدہ پر بحال کر دیا ہے میر احمد یار خان کو سابق صدر اسکندر مرزا نے ۶ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو ان کے عہدے سے معزول کر کے انہیں نظر بند کر دیا تھا اور ان کی جگہ ان کے بیٹے جیوداؤد کو خان قلات مقرر کیا گیا تھا۔ اب وہ اپنے والد کے حق میں دستبردار ہو گئے ہیں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے ایک اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ میر احمد یار خان اسی وظیفہ اور مراعات کے مستحق ہوں گے جو انہیں معزولی سے پہلے حاصل تھے۔ حکومت کے اس اقدام کو تمام حلقوں نے مستحسن اقدام قرار دیا ہے۔

قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس

معلوم ہوا ہے کہ چین اور بھارت کے درمیان موجودہ بڑھتی ہوئی کشیدگی اور مغربی ممالک کی طرف سے بھارت کو وسیع پیمانے پر اسلحہ وغیرہ کی سپلائی سے پیدا شدہ صورت حال پر غور کرنے کے لئے قومی اسمبلی کا ہنگامی اجلاس ۱۵ روز کے اندر اندر راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ ان ذرائع کے مطابق ہنگامی اجلاس ۲۰ نومبر کو شروع ہوگا اور "تقریباً" ایک ہفتہ تک جاری رہے گا۔ اس اجلاس میں سیٹو اور سنٹو کے مطالبہ پر بھی بحث ہونے کا امکان ہے۔ اگر یہ اجلاس منعقد ہوا تو پھر آئندہ قومی اسمبلی کا اجلاس جو ڈھاکہ میں منعقد ہونے والا تھا اس میں ایک ماہ کی تاخیر ہو جائیگی

امریکہ کی پاکستان کو دھمکی

ہمارے اتحادی دوست امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے بھارت کو فوجی امداد اور پاکستان پر بھارت کے حق میں سفارتی دباؤ ڈال رہے ہیں اور امریکہ کی بعض اخبارات نے بھی اس خبر کو شائع کیا ہے کہ اگر پاکستان نے بھارت اور چین کے جھگڑے میں اپنا رویہ تبدیل نہ کیا تو پاکستان کی اقتصادی امداد بند کر دی جائیگی۔ دوسری جانب امریکہ نے پاکستان ایران اور ترکی کو خبردار کیا ہے کہ روس عنقریب کی ایشیائی ممالک پر فوجی کارروائی کرنے والا ہے امریکہ کی طرف سے اس قسم کے بیانات سے یہی ثابت ہوتا کہ وہ ابھی کچھ اور عرصہ مسلمان ممالک کو دھوکہ میں رکھنا

متحدہ عرب جمہوریہ اور الجزائر

متحدہ عرب جمہوریہ کے سفیر علی شبہ الجزائر پہنچ گئے ہیں۔ یہ پہلے سفیر ہیں جو مصر کی طرف سے الجزائر گئے ہیں انہوں نے کہا کہ مصر الجزائر کی ہر قسم کی امداد اور حمایت کرتا رہے گا بن باللہ نے اس کے جواب میں مصر کا شکریہ ادا کیا ہے جو امداد مصر نے الجزائر کو دی ہے۔ مصر ہمیشہ الجزائر کی امداد میں دیگر عرب ممالک سے پیش پیش رہا ہے۔ اور اس نے انقلاب کی سب سے پہلے حمایت کی تھی۔

انڈونیشیا اور یمن

انڈونیشیا کے وزیر خارجہ نے ایک اعلان میں کہا ہے کہ حکومت انڈونیشیا نے یمن کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے وزارت خارجہ نے اس سلسلہ میں انقلابی حکومت کو ایک مکتوب بھی ارسال کیا ہے جس میں یمن کو اپنے ارادہ سے آگاہ کیا گیا ہے۔ کہ وہ انقلابی حکومت کو تسلیم کرنے کا فیصلہ کر چکے ہیں اس سے پیشتر کئی ایک ممالک نے یمن کی حکومت کو تسلیم کر چکے ہیں۔

یمن سعودی عرب اور اردن

ایک خبر کے مطابق یمن کے علاقہ دتوان اور وادی ہرن میں جنگ ہو رہی ہے۔ یمن کی انقلابی حکومت نے سعودی عرب اور اردن کے گیارہ سو فوجیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ایک اور اطلاع کے مطابق اردن نے ایک سو فوجیوں پر مشتمل دستہ جو یمن کے ساتھ لڑائی کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے لڑائی نہ کرتے ہوئے بغاوت کر دی ہے اور وہ فوجی یمن کے ساتھ شامل ہو گئے ہیں۔

یمن کی انقلابی حکومت کا مکمل طور پر قبضہ ہو چکا ہے اور انقلابی حکومت نے مصر کے ساتھ پانچ سال کے لئے فوجی معاہدہ بھی کر لیا ہے۔

ایران کے علماء کا مطالبہ

ایران میں جہاں دیگر طبقے موجودہ ایرانی حکومت سے نالاں ہیں وہاں ایرانی علماء بھی مطمئن نہیں۔ ایرانی علماء دین نے منتخب پارلیمنٹ کے بغیر حکومت چلائے جانے پر مظاہرے کیے ہیں۔ اور فوری انتخابات کا مطالبہ کیا ہے

چاہتا ہے۔ خداوند تعالیٰ مسلمان حکمرانوں کو سمجھ عطا فرمائیں اور اس فرنگی کی چالوں سے بچائیں (آمین)

پاکستان نے چین کے حق میں ووٹ دیا

پاکستان نے یونسکو کی جنرل کونسل میں کمیونسٹ چین کی نمائندگی کے مسئلہ پر روس کی حمایت کی۔ سیکرٹری تعلیم ایس۔ ایم شریف نے کہا کہ ہم نے روس کے حق میں ووٹ اس لئے دیا ہے کہ کمیونسٹ چین ہی دراصل چین کی نمائندگی کرتا ہے۔

سعودی حکومت کی امریکہ کو دھمکی

دمشق کے اخبار "الرائے عالم" نے یہ خبر شائع کی ہے کہ سعودی عرب نے امریکہ کو دھمکی دی ہے کہ اگر امریکہ نے یمن کی نئی حکومت کو تسلیم کر لیا تو سعودی عرب میں امریکہ کے تیل کے تمام کارخانوں اور سازو سامان کو اڑا دیا جائیگا اور ان میں آگ لگا دی جائے گی۔

سعودی عرب خواہ کتنی امریکہ کو دھمکیاں کیوں نہ دے۔ کرنا اس نے وہی ہے۔ جو وہ محض اپنے مفاد کے لئے بہتر سمجھتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا ہفتہ وار اجتماع

۹۔ نومبر بعد از نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام ریلوے روڈ جہلم میں ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوا۔ اجلاس کی کارروائی حافظ محمد رفیع صاحب حضروی کی تلاوت کلام پاک سے شروع ہوئی۔ بعد میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم نے کارکنان جمعیۃ سے حالات حاضرہ پر خطاب فرمایا اور انہیں خوش اسلوبی اور تندہی سے کام کرنے کی تلقین فرمائی۔ آخر میں عائلی قوانین کی منسوخی اسلامی قوانین کے نفاذ، عیسائی مشنریوں کی سرگرمیوں سے متعلق قرار دادیں اتفاق رائے سے پاس ہوئیں۔

ڈیرہ اسمٰعیل میں جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم

گذشتہ جمعہ کے دن ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ڈیرہ اسمٰعیل خاں کی جامع مسجد دارالعلوم نعمانیہ میں ڈیڑھ گھنٹہ حالات حاضرہ پر تقریر کی اور ۴ بجے بازار کلاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر پر جھنڈا لہرایا۔ جب کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد موجود تھی۔

جامعہ رشیدیہ کا سالانہ اجلاس

منٹگمری کے مشہور اور جماعت کے معروف مدرسہ جامعہ رشیدیہ کا سالانہ اجلاس ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۶۳ء ہوگا۔ جس میں حضرات علماء حقانی و مشائخ ربانی تشریف لائیں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲؍۷ — العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۲۲۱۵
زیر سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے — نفیس

جلد ۵ ○ جمعہ ۱۰ رمضان المبارک سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۶ فروری سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۷

سپاسنامہ

(من جانب علماء حیدر آباد سندھ)

بہ پیش گاہ: عالی مرتبت مجمع الفضائل صاحب المجد والشرف الاحضرت العلامۃ المجاہد فی سبیل اللہ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان دامت معالیہم وبرکاتہم وعمت فیوضہم الی یوم الفصل۔

(پیش کردہ حضرت مولانا پیر عبدالقدوس صاحب مہتمم مدرسہ قوۃ الاسلام غریب آباد حیدر آباد)

جناب والا!

میرا پہلا اور خوشگوار فریضہ ہے کہ میں اپنی پوری جماعت کی ترجمانی کرتے ہوئے جناب والا کا خیر مقدم کروں اور اس شہر حیدر آباد میں جناب والا کی اس پر خلوص تشریف آوری ہماری ناچیز درخواست کو شرف قبولیت بخشنے اور اس مبارک قدوم پر خوش آمدید کہتے ہوئے فریضۂ تشکر وامتنان ادا کروں "اے آمدنت باعث آبادی ما"

جناب والا! ہم اپنے جلیل القدر مہمان کی ذاتی اور منصبی خصوصیات کے پیش نظر متفکر تھے کہ ممدوح کے حقوق وشکریہ کس طرح اور کن الفاظ میں ادا کریں۔ لیکن یہ دیکھتے ہوئے کہ ہمارے مقتدر مہمان صرف علماء کی جماعت کے ایک فرد ہی نہیں بلکہ اس سے زیادہ ہماری قوم کے دردمند زعیم ملت بیضا کے ایک ممتاز رہنما اور اس سے زیادہ بوریہ نشین علماء وطلباء کی جماعت کے ایک روشن دماغ فرد اور مفکر عالم بھی ہیں جن کا اصلی جذبہ اور مقصد زندگی قوم مسلم کی ترقی اور فلاح کے سوا کچھ نہیں۔ اس لئے ہم نے بھی تکلفات کے ترک کر دینے ہی کو حسب حال اور اپنے مقتدر مہمان کے شایان شان سمجھا۔ حضرت والا یہ ملک وہ ملک ہے جہاں سب سے اول اسلام کے جانبازوں نے اسلامی علم لہرایا تھا۔ لیکن جب تنزل کا دور آیا تو یہ ملک اس تنزل کا اس وقت نشانہ بنا کہ اس ملک کے باشندے شعائر اسلامی سے یکسر محروم ہو گئے اور اس ملک کے باشندوں کی اس دینی جہالت سے چند چالاک اور عیار فطرت انسانوں نے ناجائز فائدہ اٹھانا شروع کیا جس کا سلسلہ آج تک چلا آ رہا ہے اس میں شک نہیں کہ سپاس گزاری کی وضع مطلب برآری کے لئے ہوا ہے اور مطلب برآری دو قسم کی ہوتی ہے ایک دینی اور دوسری دنیاوی تو حضرت والا سے دنیاوی مطلب برآری مطلوب نہیں دینی مطلوب ہے کیونکہ علماء کے حق میں اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَۃُ الْاَنْبِیَاءِ کا مقدس ارشاد ہے اور ہمیشہ عالم کی آبادی کے

لئے دو چیزیں قدرت نے تجویز کی ہیں۔ ایک وحی اور دوسری رسالت، دونوں کا نصب العین ایک ہے۔ اصلاح عالم وخلافت ارضی تو ان دونوں کی نمائندگی علماء کی جماعت کرتی ہے۔ اسلامی ممالک پر جب ادبار نے سایہ کیا اور خاص کر ہندوستان سے مغل حکومت رخصت ہوئی اگرچہ اس حکومت کو اسلامی حکومت سے موسوم نہیں کیا جا سکتا ہے مگر پھر بھی مسلمانوں کی حکومت تھی اور شعائر اسلام کی اس قدر بے حرمتی نہیں کی جا سکتی تھی۔ جب وہ بھی ختم ہوئی تو اس پر علماء کرام نے سوچنا شروع کیا علماء سوچ رہے تھے کہ ہندوستان پر یورپین اقوام نے تسلط جمایا اور مغل خاندانی حکومت کا آخری چراغ ٹمٹماتا ہوا ظفر مرحوم پر خاتمہ ہوا۔

ایک جانشین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم شاہ ولی اللہ صاحب قدس اللہ سرہ العزیز کے دماغ میں فوراً اس تنزل کے دور کرنے کی سوجی اور مسلمانوں کو دیندار اور حکمران بنانے کے لئے ایک تحریک قرآن کریم اور احادیث نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشنی میں شروع کی جس کا مقصد صرف یہ تھا کہ تمام مسلمان اسلام سے وابستہ ہو کر دینی اور دنیاوی کامیابیوں سے ہمکنار رہیں۔ چنانچہ اس مقصد کے لئے آپ نے تحریک کا آغاز کیا ۱۷۳۱ء سے سنہ ۱۷۶۳ء تک اس کے بعد آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۷۶۳ء سے ۱۸۲۴ء تک کام کرتے رہے اور تحریک چلاتے رہے، آپ کے انتقال کے بعد حضرت شاہ اسحاق صاحب نے کام شروع کیا۔ سنہ ۱۸۲۱ سے سنہ ۱۸۴۱ء تک دہلی میں رہے سنہ ۱۸۴۶ تک مکہ معظمہ میں رہے دہلی میں ان کے نائب حضرت شہید سید احمد صاحب اور حضرت شاہ اسمٰعیل شہید صاحب چنانچہ ان دونوں بزرگوں کی شہادت بالاکوٹ میں ہوئی۔ ان کے بعد مولانا مملوک علی صاحب نے کام کیا ان کے بعد شیخ العرب والعجم حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی ۲۱ برس تک دہلی میں رہے اور جنگ آزادی کے ناکام ہونے پر سنہ ۱۸۵۷ء میں عرب چلے گئے اور ہندوستان میں آپ کے خلیفہ ارشد مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی دار العلوم دیوبند سنہ ۱۸۷۹ء تک اور رئیس المحدثین والفقہاء شیخ المشائخ مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۹۰۵ء تک کام کرتے رہے۔ ان کے بعد حضرت شیخ الہند محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۹۲۰ء تک، ان کے بعد جن بزرگوں نے تحریک کو چلایا اور کامیاب ہوئے ان کے اسمائے گرامی حضرت مولانا انور شاہ، مولانا سیدنا وسندنا سید حسین احمد مدنی رح مولانا حضرت عبید اللہ سندھی رح مولانا منصور انصاری رح حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب رح، حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی رح حضرت مولانا احمد علی لاہوری مدظلہ حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رح۔

(باقی صفحہ پر)

ہفت روزہ سیرت لاہور کی دو رخی پالیسی

ادھوری توبہ ۔ مودودی کا چیلہ ہونے کا انکار و اقرار

مدیر ترجمان اسلام نے اخبار سیرت لاہور کے اندر عورتوں کی تصویریں دیکھ کر انتہائی افسوس کے ساتھ اس کے مالک و مدیر مسئول کو اس کے خلاف متوجہ کیا۔ اور وہ کون مسلمان ہوگا جو سیرت کے پاک نام کی آڑ میں اس حرکت کو برداشت کرے گا لوگ سیرت وغیرہ کے نام سے چندے جمع کرتے اشتہارات لیتے عوام کو اپنی مرکزیت کا یقین دلاتے اور اپنی اپنی تحریک کو اسلام کی واحد سچی خدمت باور کراتے ہیں اور ان کا مقصد صرف دنیا پرستی ۔ عمارتیں بنانا اور روپیہ بٹورنا ہوتا ہے۔ اخبار سیرت کے مالک یا مدیر مسئول کے بارہ میں اس اخبار کے دیکھنے سے یہ بدگمانی نہ تھی۔ اس لئے ان کو اصلاح حال کے لئے متوجہ کیا اس کے بعد بہت سی باتیں سننے میں آئیں اگر وہ تحقیق کے بعد صحیح ثابت ہوئیں تو عوام کو اخبار یا اشتہار کے ذریعہ ان سے انشاء اللہ تعالیٰ واقف کیا جائے گا۔ اس وقت ۱۵ ا جنوری ۶۲ء کے سیرت کے پرچے کی ایک تحریر کا جواب دینا ہے۔ ہم نے سیرت کے شان کے خلاف سمجھ کر تصویروں پر اعتراض کر کے مدیر مسئول کو متوجہ کیا تھا کہ اس کا مدیر مودودی کا چیلہ معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ اکثر اس کو اچھالتا رہتا ہے۔ ترجمان اسلام کی اس تحریر کے بعد مدیر مسئول کے والد ماجد دفتر ترجمان اسلام میں تشریف لا کر گلہ کرنے لگے، تو ان سے کہا گیا کہ سیرت کی نہ مخالفت کی گئی ہے نہ یہ مطلوب ہے لیکن اصلاح نہ کی گئی تو کراچی سے لاہور تک اس کی حقیقت سے عوام و خواص کو مطلع کیا جائے گا۔ سیرت کے پردے میں مودودی کا پروپیگنڈا قطعاً غلط ہے۔ اور تصویروں کا شائع کرنا سیرت کے پاک نام کی توہین ہے۔

اب ہمارے سامنے $\frac{15}{22}$ جنوری ۶۲ء کے سیرت کا پرچہ پڑا ہے۔ اس میں ترجمان اسلام کی گوہر افشانی" کے عنوان سے مودودی پن کا خوب مظاہرہ کیا گیا ہے۔

(۱) پہلے تو تصویروں کی اشاعت سے آئندہ رکنے کے لئے توبہ کا اعلان اور ترجمان اسلام کا بے حد شکریہ ادا کیا گیا ہے جس نے اپنا فرض ادا کیا۔ اس کے بعد مودودی طرز کی ملمع سازی کے ساتھ ترجمان اسلام کے خلاف خوب بھڑاس نکالی گئی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ہم کو گالیاں دے کر بھی اگر سچی بات مان لی جائے تو ہمارے لئے یہ سودا سستا ہے اگر مدیر انکار حدیث سے توبہ کر لے تو ہم اس کے عوض ہزار دو گالیاں سننے اور برداشت کرنے کو تیار ہیں۔ مگر افسوس یہ ہے کہ مدیر سیرت نے توبۃً نصوحاً نہیں کی کیونکہ اسی پرچے میں صفحہ ۱۵ پر جوشاندہ دوا کا اشتہار ہے اور اس کے ساتھ تصویریں ہیں یہی طریقہ مودودی کا ہے کہ وہ پرویز کی مخالفت بھی کرتے ہیں اور خود بھی لکھتے ہیں کہ حدیثیں تو چند انسانوں سے چند انسانوں تک پہنچی ہیں یہ زیادہ سے زیادہ مفید گمان ہیں یقین پیدا نہیں کر سکتیں اور ساتھ ہی بہت سی حدیثوں میں کیڑے نکال کر انکار حدیث کا دروازہ کھولتے ہیں۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ آپ ترجمان اسلام کو جو چاہیں لکھا کریں مگر توبہ خالص ہونی چاہیئے ایک سوال ہے کہ جب آپ لکھتے ہیں کہ ہم تصاویر کی اشاعت قطعاً جائز نہیں سمجھتے تو یہ بتائیں کہ آپ نے جان بوجھ کر سیرت پاک نام کے ساتھ اس ناپاک کو کیوں ملا رکھا تھا اور عرصہ تک کیوں اس کی پلید کمائی کماتے رہے۔ کیا سیرت لکھنے والوں کی سیرت ایسی ہونی چاہیئے۔

(۲) آپ کو ترجمان اسلام کے جن الفاظ سے غصہ آیا ہے وہ آپ نے خود ہی نقل فرمادئے ہیں کہ

"آخر کار اس کا راز یہ معلوم ہوا کہ سیرت کے مدیر مسئول اور مالک کو یہ پتہ نہیں کہ ان کا ایڈیٹر مودودی کا چیلہ ہے۔ اس کی موجودگی میں ایسی باتیں ہوتی رہیں گی۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کبھی کبھی مودودی کو بھی اس اخبار میں اچھالتا رہتا ہے"

ہمیں خوشی ہے کہ مدیر سیرت نے اس الزام سے بھی برات (ایک طرح کی توبہ) کر دی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں کہ مدیر سیرت کو نہ تو سابقہ جماعت اسلامی سے کوئی واسطہ رہا ہے اور نہ کبھی آج تک مولانا مودودی کے عقیدت مندوں میں شامل ہونے کا شرف حاصل ہوا ہے"۔

لیکن یہ برات بھی خالص نہیں ہے۔ اگر ہم اپنی طرف سے لکھ دیں کہ مدیر سیرت" سیرت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے تقاضوں سے بالکل برعکس دو رخی پالیسی اختیار کرتے اور جھوٹ بولتے ہیں تو یہ نامناسب اور قابل اعتراض ہوگا۔ اسی لئے ہم بیالزام لگائے بغیر خود مدیر سیرت کے الفاظ ہی آپ کے سامنے نقل کر دیتے ہیں آپ خود اندازہ لگالیں کہ آیا وہ مودودی کا چیلہ ہے یا نہیں یا وہ مودودی کو اچھالتا ہے یا نہیں۔

چنانچہ مذکورہ بالا برأت کے الفاظ کے بعد مدیر سیرت لکھتا ہے۔

"مدیر سیرت کے دل میں مولانا مودودی کا احترام بالکل اسی طرح ہے جس طرح ایک عالم دین کا احترام مسلمان کے دل میں ہونا چاہیئے ہم علماء دین کے احترام کو اسلامی سیرت کا اولین تقاضا بھی سمجھتے ہیں اور اپنی سعادت کا عنوان بھی ۔

یک زمانہ صحبتے با اولیاء

بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

دیکھا قارئین کرام نے کس مودودیانہ انداز میں پہلے مودودی کو عالم دین قرار دیا، پھر علماء دین کا احترام لازم ٹھہرایا، اس کے بعد اولیاء کرام کی اعلیٰ شان کے ساتھ بالواسطہ اس کو متصف قرار دیا۔ اس سے دنیا کو یہ تو صاف معلوم ہو گیا کہ مدیر صاحب ہزار برات کا اعلان کریں لیکن مودودی کا احترام ہی نہیں بلکہ وہ اس کو اولیاء کرام کے زمرے میں شامل سمجھتا ہے۔ پھر آپ کو ترجمان اسلام کی بات پر غصہ کیوں آتا ہے۔ اور آپ نے یہ جھوٹ کیوں لکھ مارا کہ ہم مودودی کے عقیدت مندوں میں نہیں ہیں۔ آپ نے جو مودودیانہ غلط بیانی اور گمراہ کن باتیں لکھی ہیں ان کے بارہ میں آئندہ لکھا جائے انشاء اللہ تعالیٰ۔ یہاں لگے ہاتھوں ایک بات سنتے جائیے۔ اگر ایک شخص حضرت ابوبکر صدیق حضرت عمر فاروق حضرت عثمان غنی حضرت علی مرتضیٰ، اصحاب کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے ارشادات کو حق ہونے کا معیار قرار نہیں دیتا اور ان کو تنقید کا تختہ مشق بنانا جائز سمجھتا ہے ہم اس کے بارہ میں صرف یہ شعر کافی سمجھتے ہیں

کار شیطاں مے کند نامش ولی

گر ولی این است لعنت بر ولی

پیام صیام

از حکیم عبدالرشید صاحب تلمیذ الرشید جیلانی ۔ عبدالکریم زود ۔ قلعہ گوجر سنگھ ۔ لاہور

میرا پیام لئے جا رہا ہے ماہ صیام
میرا سلام لئے جا رہا ہے ماہ صیام

جہاں میں ذکر مقدس کا نور پھیلانے
جلو میں رحمتوں کے آ رہا ہے ماہ صیام

کیا تھا سرور کونین سے جو عہد وفا
اسی کی یاد کو دہرا رہا ہے ماہ صیام

چلو تغافل ماضی کے داغ دھو ڈالیں
کہ صبح و شام نئی لا رہا ہے ماہ صیام

گزشتہ سال میں جتنے گناہ ہوئے سرزد
بہا کے سب کو لئے جا رہا ہے ماہ صیام

بجھا دیا تھا جسے اپنے بحر عصیاں نے
وہ آگ سینوں میں بھڑکا رہا ہے ماہ صیام

ہوئے ہیں بند جہنم کے اس سے دروازے
یہ معجزے ہمیں دکھلا رہا ہے ماہ صیام

ہے یادگار مبارک نزول قرآں کی
ہر ایک سال یہ سمجھا رہا ہے ماہ صیام

لٹا رہا ہے خزانے یہ زہد و تقویٰ کے
یہ اپنے فیض کو برسا رہا ہے ماہ صیام

فضائیں نغمۂ توحید سے ہوئیں معمور
ازل سے گیت یہی گا رہا ہے ماہ صیام

رشید تیرے معاصی کی کشت ویراں پر
مثال ابر کرم چھا رہا ہے ماہ صیام

ہفت روزہ ترجمان اسلام۔ لاہور۔
۱۶۔ فروری ۱۹۶۲ء

علماء اسلام پر دو طرفہ تنقید

ملک میں دو بڑی طاقتیں ہیں ایک تو
...سیاسی طاقت حکومت کی ہے۔ اور دوسری
...عورت کے اختیارات میں ہیں۔
...مردوں کو اللہ تعالیٰ نے حق امور
...علی النساء فرما کر عورتوں پر نگران مقرر
...دیا ہے۔ مگر عورتوں نے مردوں سے
...وں کی تحریک شروع کر کے چند منزلیں
...کرلی ہیں۔ یہ آزادی یورپ سے درآمد
...ہی ہے۔ مگر یورپ کے دلدادوں کی
...نہیں ہے۔ پچھلے زمانہ میں ایسے مردوں
...وت میں عورتوں کی بات میں ان سے تمسخر
...کیا جاتا اور عیب سمجھا جاتا تھا اب
...ہے کہ لیڈی آگے آگے جائے اور
...ان کے پیچھے پیچھے ہو
...کہ عورت کی ہر خواہش کی تکمیل ہر مرد کا
...زندگی ہو جائے۔ چنانچہ عورتوں
...ت و حماقت کا یہ حال ہے کہ وہ کبھی
...پاکستانی علماء پر اعتماد نہیں ہے
...دوسری طرف ہمارے ملک کے
...فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں صاحب
...یا ہے کہ آئین کتاب و سنت کی روشنی
...ہوگا۔ مگر کتاب و سنت کی تشریح
...علماء کا نہیں ہے اس کے لئے
...ہوگا۔

...جناب صدر کی بات تو آسان اور بہت
...ہے۔ صدر صاحب کی مراد یہ
...قرآن و حدیث پر تمام مسلمانوں کا ایمان
...صاحب کا مشترکہ سرمایہ ہے
...ہے اس لئے اس میں علماء کے سوا
...نہیں ہو سکتا اور اس کی تشریح کر
...خاص کر ان کے نیچے نظر ملک
...یہ تماشہ دان۔ تعلیم فقہ اور
...ہیں۔ اس سلسلہ میں ہمارا ا...
...اختلافات دو باتوں میں منحصر
...ہے... ہو کہ
...اسلام کے سوا جو دوسرے اصحاب
...کتاب و سنت کی تشریح کا حق دیا
...کتاب و سنت کے ماہر ہوں گے
...اگر یہ ماہر نہیں ہیں تو ایسے

ناواقفوں کو جناب صدر بھی قرآن و
حدیث سے کھیلنے کی اجازت دینے کے
حق میں نہیں ہو سکتے۔ وہ ہر شعبہ کے لئے
اس شعبہ کے ماہرین ہی کا کمیشن مقرر کرتے
رہتے ہیں۔ اور اگر وہ اصحاب کتاب و سنت
کے ماہر ہوں تو وہ علماء ہی تو ہیں۔ علماء کسی
پیشہ یا ذات کا نام نہیں ہے جس نے کتاب
و سنت اور علوم شرعیہ میں مہارت حاصل
کرلی وہ عالم ہو گیا۔ چاہے وہ جج ہو وکیل
ہو۔ تاجر ہو۔ یہ تو ممکن ہے کہ وہ دیندار یا
دیانتدار نہ ہو۔ جس کا امکان ہر آدمی میں ہو
سکتا ہے۔ لیکن پہلے تو کسی ماہر شریعت کیلئے
یہ توقع نہیں ہے کہ وہ اجلّہ علماء کے
سامنے بددیانتی سے قرآن کی تحریف کرے
اور بالفرض ایسا ہو بھی تو ماہرین شریعت علماء
کے سامنے کسی دوسرے ماہر شریعت عالم
کی تحریف یا بددیانتی پروان نہیں چڑھ سکتی
اس لئے جب ہمارے صدر صاحب قرآن و
حدیث کا وہ مفہوم ملک میں شائع کرنا چاہیں
جو غیر متبدل اور قطعی ہو اور اللہ تعالیٰ کی
حقیقی مراد اور اس کے رسول صلی اللہ
تعالیٰ علیہ وسلم کی واحد تشریح ہو تو اس
کی راہ میں کوئی مشکل پیش نہ آئے گی اور
اصطلاحی علماء اسلام کے سوا کسی دوسرے
ماہر شریعت کو بھی مخالفت کی گنجائش نہ ہوگی۔
لیکن عورتوں کی اس بداعتقادی کا کوئی علاج نہیں
اور اگر ایسی ضدی اور چڑچڑی طبیعت والی
خواتین کی رائے پر تمام عورتیں عمل کرنے لگیں
تو ان کے لئے مصر اور سعودی عرب سے علماء
درآمد کرنے ہوں گے اور اگر وہ ڈاڑھیاں
نہ ہونے کے باوجود ان پر بھی اعتماد نہ کریں
تو پھر کیا ہوگا۔

پیاری بہنو! علماء کی نہ مانو مگر
اپنے پیارے اور مہربان خدائے برتر
کی مانو اور اس کے محبوب رسول اکرم صلی
اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنتوں کی تحقیر کر کے
اپنی عاقبت خراب نہ کرو۔ یہ چند روزہ
چہل پہل کی عروج کے بعد ختم ہو جائے گی۔
اور موت کا ایک جھٹکا ہوش و حواس
درست کر کے رکھ دیگا۔ خدا نے ورنہ یہ
ملک یورپ نہیں بن سکتا اور نہ بنانے دیا جائے گا۔

پراونشل یونین کنونشن

مغربی پاکستان کی یونین کونسلوں کے
کنونشن کے ساتویں اجلاس منعقدہ ۲۰ میں عائلی
قوانین کے بارہ میں کسی جعفر پھلواری نے
تجویز پیش کی جس پر دو گھنٹے اجلاس کے
ضائع ہوئے۔ جب صدر پاکستان نے
اعلان کیا کہ یہ قوانین آسمانی نہیں ہیں انسانوں
کے بنائے ہوئے ہیں اور ان پر آنے والی
پارلیمنٹ مناسب غور کر سکتی ہے تو پھلواری
صاحب کے پھولوں کی اس وقت کیا ضرورت
تھی۔ یہ پھول موسم بہار میں کھلتے تو اچھا تھا
ہمارا خیال ہے کہ پھلواری صاحب نے
صدر مملکت کی مصلحت کو نقصان پہنچایا
اور خواہ مخواہ کی جلد بازی کی۔ حالانکہ وہ
جو بھی چاہیں کریں۔ اہل ملک ان کو ملک کے
بلند پایہ علماء کرام کے مقابلہ میں کوئی اہمیت
دینے کو تیار نہیں ہیں۔ انہوں نے خواہ
مخواہ مردوں اور بیچاری عورتوں کا مقابلہ
کرا دیا۔ اور اجلاس نامناسب زق زق
بق بق کے حوالہ ہو گیا۔

پاکستانی انتخابات

پاکستانی انتخابات کے دن قریب آ رہے
ہیں۔ جن میں ہر موزوں آدمی کھڑا ہو سکتا
ہے چاہے وہ یونین کونسل کا ممبر نہ ہو۔ مگر
ووٹر صرف ممبران کونسل ہوں گے اگرچہ بعض
اخباروں نے اس مخصوص حق نمائندگی کو
صحیح نہیں سمجھا۔

چونکہ صدر نے اعلان کیا ہے کہ
انہوں نے پارلیمنٹ میں عائلی قوانین پر غور
ہو سکے گا۔ اس لئے تمام ممبروں اور دیگر اہم
مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ایسے نمائندے
منتخب کریں جو دین اسلام کے قوانین سے
واقف صحیح مسلمان اور اچھے کردار کے مالک
ہوں تاکہ آئندہ پارلیمنٹ پہلی اسمبلیوں کی
طرح شر و فساد اور خود غرضیوں کا اکھاڑا
نہ بن سکے۔

الحمد للہ ہے اس سال مدرسہ میں صرف حفظ کا درجہ تھا
آئندہ سال انشاء اللہ درجہ کتب بھی شامل کیا جا رہا
ہے اس مدرسہ کے زیر اہتمام اپریل کے دوسرے ہفتہ
میں سلسلہ وار سالانہ بندی ایک جلسہ ہو رہا ہے جس میں
بیرونی علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں
(مہتمم ... مدرسہ ... ٹوبہ ٹیک سنگھ)

مراسلہ

مولوی عبدالقادر صاحب روپڑی

خانپور سے محترم فاروق احمد صاحب
نعمانی حصاری لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالقادر
صاحب روپڑی نے ۱۰ نومبر میں یہاں آ کر جلسہ
کیا۔ حیات النبی کے خلاف تقریر کرتے ہوئے
کہا کہ حضرت عائشہ صدیقہ کی روایت جو
پیش کی جاتی ہے کہ جب تک حجرہ مبارک
میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے صرف
کپڑا اوڑھ کر جاتی تھیں اور جب حضرت عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے تو برقع
اوڑھ کر جاتیں۔ حالانکہ اگر حضرت عمرؓ
مٹی کے تودوں سے دیکھ سکتے ہیں تو برقع
سے بھی دیکھ سکتے ہیں۔ کتنی بے ہودہ
بات ہے۔ یہ اعتراض تو خود حضرت صدیقہ
پر ہوا جو حضرت عمرؓ سے حیا کر کے ایسا
کرتی تھیں۔ اگر یہ بات سمجھ میں نہیں آتی
تو اس کی تاویل و تشریح بحیثیت مسلمان کے
ان کے ذمہ بھی ہے۔

جب روپڑی صاحب سے ایک رقعہ
کے ذریعہ مفقود الخبر آدمی کی بیوی کے بارہ
میں مسئلہ دریافت کیا گیا تو انہوں نے امام
مالکؒ اور امام محمدؒ کا فتویٰ پیش کر دیا لیکن
جب دریافت کیا گیا کہ آپ تو غیر مقلد ہیں۔
اماموں کا قول کیوں پیش کرتے ہیں کوئی حدیث
پیش کریں۔ تو پرچہ پڑھ کر غصہ سے پھاڑ دیا
عجیب دیوانگی ہے جواب نہ آتے تو پرچہ پھاڑ دیے

جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کا سالانہ امتحان

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب کے تاثرات
ٹوبہ ٹیک سنگھ یکم فروری۔ بروز جمعرات حضرت
مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ
رشیدیہ منٹگمری تشریف لاتے۔ آپ نے جامعہ
مدنیہ حنفیہ کے طلباء کا امتحان لیا اور مدرسہ کا
معائنہ بھی فرمایا اور صبح کو نماز فجر کے بعد غلہ منڈی
کی مسجد میں درس قرآن پاک دیا۔ آپ نے
فرمایا کہ اس قحط الرجال کے دور میں دینی تعلیم
کی اشد ضرورت ہے۔ آپ نے لوگوں کو
تلقین کی کہ اپنے بچوں کو دینی تعلیم دلوانے
کے لئے جامعہ مدنیہ حنفیہ میں داخل کرائیں۔
آپ نے کہا کہ جامعہ مدنیہ حنفیہ کو قائم ہوئے
تقریباً دو سال ہوتے ہیں۔ اس قلیل مدت
میں اس مدرسہ نے جو ترقی کی ہے وہ قابل داد
ہے۔ میں اس سے بہت متاثر ہوا ہوں۔
اس مدرسہ میں مقامی اور بیرونی طلباء کی تعداد

دینی مدارس

مدرسہ نجم المدارس کلاچی

کلاچی ڈیرہ اسماعیل خاں کی مشہور دینی درسگاہ نجم المدارس کے شوریٰ کا اجلاس قاضی عبدالکریم صاحب مہتمم مدرسہ کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ جس میں مولانا مفتی محمود حسنؒ صاحب حضرت امیر شریعت رح اور مدرسہ کے مخلص کارکن صوفی محمد حسنؒ اور ناظم مدرسہ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کی اہلیہ محترمہ کی وفات پر دلی رنج والم کا اظہار کیا گیا اور ان کے لئے دعا مغفرت کی گئی۔ یاد رہے کہ مولانا قاضی عبداللطیف صاحب کو عائلی قوانین کی وجہ سے ایک عرصہ سے چار ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا ہے۔ شوریٰ نے ان کی رہائی کے لئے بھی دعا کی مہتمم مدرسہ نے مسئلہ کی کیفیت کا نقشہ پیش فرمایا جو کہ ہدیۂ قارئین ہے۔

مدرسین	۸	دیگر عملہ ۶	طلباء کرام ۱۸۰
درجہ عربی و فارسی	۴۰	درجہ حفظ	۱۵
بذریعہ مطبخ	۴	امتحانات	۴
اراکین عاملہ	۵	اراکین شوریٰ	۱۵
اجلاس ہائے عاملہ	۳	اجلاس ہائے شوریٰ	۱
رجسٹر ہائے دفتر	۸	سنین ماضیہ	۱۳

آمد:	۸۲ — ۸۰۷۰
صرف علاوہ غلہ مطبخ	۱۵ — ۷۶۱۹
بچت	۶۷ — ۴۵۱
آمد بابت مکان	۸۵ — ۳۶۸۲
صرف " "	۵ — ۲۷۱۲
بچت "	۸۰ — ۹۷۰

(دگل زمان)

مدرستہ الحنفیہ میرزی

مسائل اہل سنت والجماعت کی مسلک کے مطابق دار العلوم احناف آف میرزو میں ۲۰ شعبان المکرم سے تا ۱۵ شوال درس قرآن مقدس شروع ہوا اراکین دار العلوم نے متفقہ طور پر حضرت مولانا حمد اللہ جان قاسمی دیوبند ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام پشاور۔ کو درس قرآن مقدس دینے کے لئے مقرر فرمایا ہے مولانا موصوف کی علمی اور عملی کمالات سے باخبر طلبا عربی جوق در جوق درس میں داخل ہوتے رہتے ہیں۔ چنانچہ فی الحال دو صد تک طلباء مستعد کی تعداد پہنچ گئی۔

(عزیز الرحمان ناظم احناف میرزو)

مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ

سالانہ امتحان اور جلسہ و داخلہ

مدرسہ ہذا میں تعلیمی اور تربیتی کے باب کے ساتھ ساتھ عظمت و اطاعت سلف کا سلف کا جذبہ بھی طلباء میں پیدا کیا جاتا ہے اور بحمد اللہ ان تینوں میں نمایاں کامیابی حاصل ہے۔

مدرسہ ہذا کا سالانہ امتحان باہر کے اکابر ممتحنین لیا کرتے ہیں اور طلباء اکثر انعام حاصل کرتے ہیں۔ اس سال بھی حسب دستور سالانہ امتحان کے لئے۔ مدرسہ عربی خیر المدارس ملتان کے نائب مہتمم حضرت مولانا حافظ محمد شریف صاحب تشریف لائے تھے۔ امتحان کے بعد ممدوح بہت مسرور ہوئے اور بہت اچھی رائے لکھی۔ اکثر طلباء نے اعلیٰ درجہ کی کامیابی حاصل کی اور انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ مدرسہ ہذا کا داخلہ ۵ شوال ۸۱ھ سے شروع ہے مشتاقان علم جوق در جوق تشریف لاکر فیض یاب ہوں۔ مدرسہ ہذا کا سالانہ جلسہ ۲۲-۲۳-۲۴ مارچ کو منعقد ہو رہا ہے جس میں اکابر علما تشریف لائیں گے۔

مدرسہ بحر العلوم تعلیم القرآن کفائیہ اباخیل کا معائنہ

حضرت مولانا مستی خاں صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن کفائیہ اباخیل کے حسب الارشاد یہ ناچیز بمعیت مولانا شیر خاں مورخہ ۸ شعبان ۱۳۸۱ھ درجہ ابتدائی عربی و فارسی اور درجہ تجوید و حفظ و ناظرہ کے امتحان کے سلسلہ میں حاضر ہوا۔ کچھ طلباء عربی و فارسی اور ۳۸ لڑکے اور ۱۲ لڑکیاں حفظ و ناظرہ کے امتحان میں شامل ہوئیں۔ عربی فارسی کے طلباء مدرس مولانا محمد خاں صاحب کے محنت شاقہ اور مساعی جمیلہ سے عبارت۔ معانی اور مطالب میں اعلیٰ معیار پر کامیاب ہوتے۔ بچوں میں قرآن مجید کی ترتیل اور الفاظ کی صحیح مخارج سے ادائیگی کی پوری مہارت ہے۔ اور یہ سب ثمرہ ہے حضرت مہتمم صاحب اور مدرس شاہ اقلیم کی تندہی۔ عرقریزی اور مستعدی کا جو اس مدرسے کو ترقی دینے کے لئے کر رہے ہیں مدرسہ ہذا۔ اہل خیر حضرات کے صدقات و زکوٰۃ کا بہترین مصرف ہے۔ یہ معلوم کر کے مزید اطمینان ہوا کہ مدرسہ کا وفاق المدارس العربیہ کے ساتھ الحاق کیا گیا ہے۔ کوئی بھی عربی مدرسہ وفاق المدارس العربیہ کے ساتھ الحاق کیا گیا ہے۔ کوئی بھی عربی مدرسہ وفاق کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ بحر العلوم اباخیل کا موجودہ کام قابل اطمینان ہے۔ اور آیندہ کے عزائم لائق تحسین ہیں۔ سب سے پہلی ضرورت اس کی ہے۔ کہ تعلیم کے ساتھ ساتھ تربیت پر بھی کما حقہ توجہ دی جائے۔ بچوں کو دینی حمیت سے سرشار کرنے کا اہتمام کیا جائے ان میں وہ اخلاق پیدا کی جائیں جو اسلام کو مطلوب ہیں۔ ان کی حرکات، سکنات۔ نشست و برخاست کا اندازہ مہذب ہو۔ متوقع ہوں کہ ان گذارشات کو ملحوظ رکھا جائیگا اللہ تعالے اس معیار کو قائم رکھنے اور مزید ترقی کے راستہ پر گامزن ہونے کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین

حمید اللہ جان نیازی دیوخیل ناظم اعلیٰ نظام العلماء ضلع بنوں

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان شہر

محکمہ تعلیم گورنمنٹ مغربی پاکستان ملتان نے مدرسہ قاسم العلوم ملتان کے شعبۂ پرائمری کو منظور کر کے منظور شدہ پرائمری سکولوں میں شامل کر لیا ہے۔ ہم حکومت کے محکمۂ تعلیم کے ارکان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اہالیان ملتان کی خدمت میں التماس کرتے ہیں کہ اپنے بچوں کو قاسم العلوم ملتان میں داخل فرمالیں تاکہ بچے دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تعلیم بھی حاصل کر سکیں (ناظم تعلیمات قاسم العلوم ملتان)

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے آئندہ عزائم و ضروریات

اصحاب خیر سے استدعا

۱۔ سردار نور محمد صاحب موکل منٹگمری کی موہوبہ ایک ایکڑ اراضی میں جدید دار الاقامہ رشیدیہ و مسجد کی تعمیر۔ (۲) موجودہ مسجد رشیدیہ کی وسعت پختگی (۳) دورۂ حدیث کا افتتاح اور اس کا خصوصی انصرام۔ دورۂ حدیث کے لئے کتب احادیث و متعلقات حدیث کا اہم اور ضروری کتب خانہ احادیث، کی ضرورت اور فراہمی (۴) فتنہ ہائے عصر حاضر کے دفاع اور استیصال و جدید عصری تقاضوں کی تعمیل و تکمیل کے لئے چند جامع اساتذہ و کارکنان و مبلغین کی ضرورت۔ (۵) قلمی فتنوں کے تحریری جوابات و مقابلہ اور تبلیغ و اشاعت کے لئے ماہنامہ "الرشید" کا اجراء۔ ایسے اہم عنوانات اور نہایت ضروری عزائم اور خالص دینی کاموں کے لئے ... اور اسلامی عمارات تعلیمی و تبلیغی ... کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی ... ہے۔ قوموں کی ذہنی تعمیر و ترقی ... پچاس ہزار کی رقم کوئی معنی نہیں ... ملک و ملت کی تعمیر میں حصہ ...

مدرسہ عربیہ منور الاسلام ...

مورخہ ۲۰-۲۱ مارچ مطابق ... شوال بروز منگل بدھ ہونا قرار پایا ہے ... جس میں حضرت مولانا عبداللہ صاحب ... حضرت مولانا محمد علی جالندھری ... خالد محمود صاحب۔ اور دیگر بزرگ ... علماء بذریعہ تشریف لا رہے ہیں ... تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

عبدالخالق جالندھری ناظم جلسہ ... منور الاسلام رجسٹرڈ چک ...

ستائیسویں شب کو شبینہ ...

ٹوبہ ٹیک سنگھ (بذریعہ ڈاک) ... ناظم مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ ... کہ ۲۵ اور ۲۶ رمضان المبارک کی ... شب میں جامعہ مسجد غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک ... میں شبینہ ہوگا جس میں حافظ احمد سعید ... لدھیانوی و دیگر حفاظ ایک رات ... پاک ختم کریں گے۔ علاقہ بھر کے ... احباب سے درخواست ہے کہ ... کو ٹوبہ پہنچ کر رحمتوں کو اکٹھا کرنے کا ... عتیق لودھیانوی۔ ٹوبہ ٹیک ...

مدرسہ قاسم العلوم تھریجانی ...

(۱) مدرسہ حنفی المذہب اور ... اہلسنت کا پابند ہے (۲) مدرسہ ... شریف کی تجوید اور حفظ و ناظرہ کا ... انتظام ہے (۳) مدرسہ تبلیغی فرائض ... تندہی سے انجام دے رہا ہے ... میں طلبہ کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت کا ... خصوصی توجہ دی جاتی ہے (۵) ... درجہ پرائمری کی تعلیم کا مکمل انتظام ... مدرسہ کی تمام ضروریات کا خود کفیل ... لہٰذا مدرسہ تحریر حفظ ... کی عشر و زکوٰۃ اور جملہ خیرات ... کا بہترین مصرف ہے۔

ناظمین

خط و کتابت کرتے وقت اپنا چٹ ... ضرور دیا کریں۔

تقویٰ

حافظ ممتاز علی مدرس مدرسہ عربیہ دارالھدیٰ بھکر ضلع میانوالی

جن چیزوں کے کرنے سے اللہ تعالیٰ
س کے رسول کی ناراضگی ہو۔ ان سے
اور اللہ تعالیٰ اور رسول اکرم صلی اللہ
لیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے
گزارنے کا نام تقویٰ ہے جو شخص اللہ
اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم
یا ئے ہوئے طریقے پہ زندگی گزارے گا
باتوں سے منع فرمایا ہے ان سے رک
ے گا وہ دائمی تکالیف سے بچ جائے گا
سودا سراسر نفع ہی نفع کا ہے ۔ جیسا
یث شریف میں وارد ہے ۔ عن
ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
علیہ وسلم مَنْ خافَ ادلج وَ
ادلج بلغ المنزل الا انّ سلعۃ
غالیۃٌ الا ان سلعۃ اللہ
جنۃ " (رواہ الترمذی) ترجمہ حضرت
ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا
جو شخص ڈرتا ہے وہ شروع رات میں چل
تا ہے اور جو شخص شروع رات میں
دیتا ہے وہ عافیت کے ساتھ اپنی
ل پر پہنچ جاتا ہے ، یاد رکھو ، اللہ کا سودا
ستا نہیں بہت مہنگا ہے اور بہت قیمتی ہے
رکھو ، اللہ کا وہ سودا جنت ہے ۔" (ترمذی)

تقویٰ خوفِ خدا اور آخرت کی فکر جب
حاصل ہو سکتی ہے ۔ جب کہ ہم رسول اللہ
اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رض کی زندگیوں
نہ بنا کر صحابہ کرام کے راستے پر چلنا شروع
یں ۔ ان حضرات میں تقویٰ طہارت کس
تھا توکل علی اللہ کس قدر تھا ۔ خود اللہ
لے نے صحابہ کرام رض کے تقوے کی قرآن
میں گواہی دی ہے ۔ اذ جعل الذین
روا فی قلوبھم الحمیۃ حمیۃ
جاھلیۃ فانزل اللہ سکینتہ علی
رسولہ وعلی المومنین والزمھم
ۃ التقویٰ وکانوا احق بھا واھلھا
ن اللہ بکل شیء علیما (ترجمہ) جبکہ
وں نے اپنے دل میں سخت جوش پیدا کیا تھا
جاہلیت کا جوش تھا ۔ پھر اللہ نے بھی
تسکین اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر
ل کر دی اور ان کو پرہیزگاری کی بات پر قائم
اور وہ اس لائق اور قابل بھی تھے اور

ہر چیز کو جانتا ہے ۔ (حاشیہ حضرت مولانا
شبیر احمد عثمانی رح)

اگر کفار مسلمانوں سے الگ ہوتے اور
مسلمان ان سے رلے ملے نہ ہوتے تو تم دیکھ
لیتے کہ ہم مسلمانوں کے ہاتھوں سے کافروں
کو کیسی دردناک سزا دلواتے ہیں ۔ نادانی
کی ضد یہی کہ امسال عمرہ نہ کرنے دیا اور یہ کہ
جو مسلمان سے ہجرت کر جائے اسے پھر واپس
بھیجدو ۔ اگلے سال عمرہ کو آؤ تو تین دن سے
زیادہ مکہ میں نہ ٹھہرو اور ہتھیار کھلے نہ لاؤ ،
صلح نامہ میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم " نہ لکھو "
اور بجائے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
صرف محمد بن عبد اللہ تحریر کرو ۔ حضرت نے
یہ سب باتیں قبول کیں اور مسلمانوں نے سخت
انقباض و اضطراب کے باوجود پیغمبر کے
ارشاد کے آگے سر تسلیم جھکا دیا اور بالآخر
اسی فیصلہ پر ان کے قلوب مطمئن ہو گئے یعنی
اللہ سے ڈر کر نافرمانی کی راہ سے بچے اور
کعبہ کے ادب پر مضبوطی سے قائم رہے اور
کیوں نہ رہتے ۔ وہ دنیا میں خدائے واحد
کے سچے پرستار اور کلمۂ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ
کے زبردست حامل تھے ۔ ایک سچا موحد اور
پیغمبر کا فرمانبردار ہی اپنے جذبات و رجحانات
کو عین جوش و خروش کے وقت اللہ کے حکم اور
اس کے شعائر کی تعظیم پر قربان کر سکتا ہے
حقیقی توحید یہی ہے کہ آدمی اس اکیلے مالک
کا خوش کہ اپنی ذلت و عزت کے سب خیالات
بالائے طاق رکھ دے شاید اسی لئے حدیث
میں کلمۃ التقویٰ " کی تفسیر لا الٰہ الا اللہ سے کی
گئی ہے ۔ کیونکہ تمام تر تقویٰ و طہارت کی بنیاد
یہی کلمہ ہے جس کے اٹھانے اور حق ادا کرنے
کے لئے اللہ تعالےٰ نے اصحاب رسول اللہ
صلعم کو چن لیا تھا اور بلاشبہ اللہ کے علم میں
وہی اس کے مستحق اور اہل تھے ۔

خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کے زمانہ خلافت کا ایک واقعہ
عبرت کے طور پر پڑھئے اور سبق حاصل کیجئے ۔
حضرت عمر رض کی خلافت کا زمانہ مبارک
تھا آپ پر اکثر فاقہ گزرتا یہاں تک کہ آپ کی
جسمانی حالت بھی کمزور پڑ گئی تو بعض صحابہ رض
نے جن میں حضرت علی بھی شامل تھے مشورہ فرمایا
کہ حضرت عمر کی خدمت میں عرض کریں کہ اپنی تنخواہ

کچھ بڑھالیں تاکہ گزارہ اچھی طرح سے ہو جایا
کرے ۔ مشورہ تو ہو گیا ۔ مگر یہ جرأت کس کو
تھی کہ حضرت عمر رض کی خدمت اقدس میں عرض
کرے کہ آپ تنخواہ بڑھالیں ۔ مشورے سے
یہ طے ہوا کہ حضرت حفصہ رض (صاحبزادی حضرت
عمر کی) ام المومنین کی خدمت عالیہ میں عرض
کریں وہ حضرت عمر رض کی خدمت میں عرض کریں
جب حضرت حفصہ رض نے حضرت عمر رض کی
خدمت میں عرض کیا کہ آپ اپنی تنخواہ بڑھالیں
حضرت نے فرمایا حفصہ رض تم حضور اکرم صلی اللہ
علیہ وسلم کا وہ کھانا مجھے بتاؤ جو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے بہت پسند فرمایا ہو ۔ حضرت
حفصہ رض حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حرم محترمہ
ہیں ان سے زیادہ حال کس کو معلوم ہو سکتا ہے
عرض کیا کہ ایک دفعہ میں نے جو کے آٹے کی
روٹی پکائی جس کو بغیر چھاننے کے پکایا ۔ یعنی
آٹے کا بھوسہ علیحدہ نہ کیا تو حضور صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا حفصہ رض آج تو کھانے میں
بہت ہی لطف آیا پھر حضرت عمر رض نے فرمایا
حفصہ حضور کا بستر مبارک کیسا ہوا کرتا
تھا جس پر آپ آرام فرمایا کرتے تھے ؟
عرض کیا کہ ایک بوریے کا ٹاٹ ہوتا تھا ایک
دن میں نے اسے دوہرا کر دیا تو حضور اکرم نے
مجھے فرمایا " حفصہ رض یہ بستر تو مجھے اللہ کی عبادت
سے غافل کر دے گا ۔ فرمایا کہ اسے اسی طرح
کر دو جیسا کہ پہلے ہوتا تھا " سبحان اللہ
یہ تھا ہمارے نبی اکرم کا عمل ۔ حضرت عمر رض
نے فرمایا کہ حفصہ رض جب حضور اکرم کا یہ
عمل ہے جو تونے بیان کیا تو مجھے کہتی ہے
کہ تنخواہ بڑھالو " ایسا نہیں ہو سکتا " یہ ہے تقویٰ
اور پرہیزگاری کا مقام جب ہی حاصل ہو گا جبکہ
ہم ہر سنت کو اپنا ئیں گے ۔ اللہ کے پیارے
رسول نے فرمایا عن ابی ذر قال قال
لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اِتّقِ اللہ حیث ما کنت واتبع السیئۃ
الحسنۃ تمحھا وخالق الناس بخلق
حسن (رواہ احمد والترمذی والدارمی)
(ترجمہ) حضرت ابو ذر غفاری رض سے روایت
ہے ۔ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ " تم جہاں
اور جس حال میں ہو (خلوت میں ہو یا جلوت میں ،
آرام میں ہو یا تکلیف میں) خدا سے ڈرتے
رہو (اور تقویٰ تمہارا شعار رہے) اور برائی
کے پیچھے نیکی کرو وہ اس کو مٹا دے گی ، اور
اللہ کے بندوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے
پیش آؤ (مسند احمد ۔ جامع ترمذی ، دارمی)
(تشریح) تقوے کی اصل خدا کا خوف

اور اس کے مواخذہ اور محاسبہ کی فکر ہے
اور یہ ایک باطنی کیفیت ہے ۔ اس کا ظہور
ظاہری زندگی میں اس طرح ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ
کے اوامر و احکام کی اطاعت کی جائے اور
منہیات اور معاصی سے بچا جائے ۔ لیکن انسان
کی سرشت اور اس دنیا میں اس کا ماحول ایسا
ہے کہ اس خوف و فکر (یعنی تقویٰ) کے باوجود
اس سے غلطیاں اور خطائیں سرزد ہو جاتی ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تدارک
کے لئے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی غلطی اور برائی
ہو جائے تو اس کے بعد کوئی نیکی ضرور کرو ۔
نیکی کا نور اس برائی کی ظلمت کو ختم کر دے گا اور
مٹا دے گا ۔ قرآن مجید میں بھی فرمایا گیا ہے
" ان الحسنات یذھبن السیّات "
(نیکیاں برائیوں کو ختم کر دیتی ہیں) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیری نصیحت اس حدیث
میں حضرت ابوذر رض کو یہ فرمائی کہ لوگوں کے
ساتھ تمہارا برتاؤ حسن اخلاق کا ہو ۔ معلوم ہوا
کہ تقویٰ اور تکثیر حسنات کے ذریعہ گناہوں کی
تطہیر کے بعد بھی کامیابی اور رضاء الٰہی حاصل
ہونے کے لئے بندوں کے ساتھ حسن اخلاق
کا برتاؤ بھی ضروری ہے ۔ (معارف الحدیث)

سانحۂ ارتحال

جناب مولانا غلام محمد صاحب جالندھری مدظلہ کی زوجہ
کی اہلیہ محترمہ جمعۃ المبارک بوقت شام
اس دار فانی سے رحلت فرما گئی ہیں ۔ دعا
فرمائیں کہ خداوند کریم اس کو جنت فردوس
عطا فرماویں ۔ اور لواحقین کو صبر جمیل عطا
فرماویں ۔ (ادارہ)

بدل اشتراک : سالانہ چھ روپے
ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

مسلمان بیوی

قسط ۱۰

(از مولانا محمد ادریس صاحب ۔ انصاری)

(۲۱) شوہر کی چیزوں کو خوب سلیقہ اور تمیز سے رکھو رہنے کا کمرہ صاف رکھو۔ گندہ نہ رہنے دو۔ بستر میلا کچیلا نہ ہونا چاہیئے شکن نکال ڈالو تکیہ میلا ہو گیا ہو تو غلاف بدل دو۔ نہ ہو تو سی ڈالو۔ جب خاوند کے کہنے پر تم نے کیا تو اس میں کیا بات رہی۔ لطف تو اسی میں ہے کہ بے کہے سب چیزیں ٹھیک کردو جو چیزیں تمہارے پاس رکھی ہوں۔ اللہ کو حفاظت سے رکھو۔ کپڑے ہوں تو تہ کر کے رکھو۔ یونہی بے پرواہی سے ادھر ادھر نہ ڈالو۔ بلکہ قرینے سے کسی صندوق وغیرہ میں رکھو۔ کبھی کسی کام میں حیلہ بہانے نہ کرو۔ نہ کبھی جھوٹی باتیں بناؤ کہ اس سے اعتبار جاتا رہتا ہے۔ پھر سچی بات کا بھی یقین نہیں آتا۔

(۲۲) اگر خاوند تم کو غصہ میں کبھی کچھ برا بھلا کہے تو تم ضبط کرو اور بالکل جواب نہ دو۔ بلکہ خاموش ہو جاؤ۔ چاہے وہ کچھ بھی کہتا رہے تم چپکی بیٹھی رہو۔ غصہ اتر جانے کے بعد دیکھنا کہ وہ خود شرمندہ ہوگا اور تم سے کتنا خوش رہے گا اور پھر کبھی انشاء اللہ تعالیٰ تم پر غصہ نہ کرے گا۔ اور اگر تم بھی بول اٹھیں۔ تو بات بڑھ جائے گی۔ پھر نہ معلوم کہاں تک نوبت پہنچے۔

(۲۳) ذرا ذرا سے شبہ پر تہمت نہ لگاؤ کہ تم فلانی کے ساتھ بہت ہنسا کرتے ہو۔ وہاں زیادہ جایا کرتے ہو۔ وہاں بیٹھے کیا کرتے ہو کہ اس میں اگر مرد بے قصور ہو تو تم ہی سوچو کہ اس کو کتنا برا لگے گا۔ اور اگر سچ مچ اس کی عادت ہی خراب ہے تو یہ خیال کرو کہ تمہارے غصہ کرنے اور بکنے جھکنے سے یا اور کوئی ڈال کر زبردستی کرنے سے تمہارا ہی نقصان ہے۔ اپنی طرف سے دل میلا کرنا ہو تو کر لو۔ ان باتوں سے کہیں عادت جایا کرتی ہے۔ عادت چھڑانا ہو تو عقلمندی سے رہو۔ تنہائی میں چپکے چپکے سے سمجھاؤ بجھاؤ۔ اگر سمجھانے اور تنہائی میں غیرت دلانے سے بھی عادت نہ چھوٹے تو صبر کر کے بیٹھی رہو لوگوں کے سامنے گاتی مت پھرو اور اس طریقہ سے ضد زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور غصہ میں آکر وہ کام زیادہ کرنے لگتا ہے۔ اگر تم غصہ کرو گی اور لوگوں میں بک جھک کر کے رسوا کرو گی تو جتنا تم سے برتتا تھا اتنا بھی نہ برتے گا۔ پھر اس وقت روتی پھرو گی اور یہ خوب یاد رکھو کہ مردوں کو خدا نے شیر بنایا ہے۔ دباؤ اور زبردستی سے ہرگز زیر نہیں ہو سکتے۔ ان کے زیر کرنے کی بہت آسان ترکیب خوشامد اور تابعداری ہے۔ ان پر غصہ گرمی کر کے دباؤ ڈالنا بڑی غلطی اور نادانی ہے۔ اگرچہ اس کا انجام ابھی سمجھ میں نہیں آتا۔ لیکن جب فساد کی جڑ پڑ گئی تو کبھی نہ کبھی ضرور اس کا خراب نتیجہ پیدا ہوگا۔ لکھنؤ میں ایک بی بی کے میاں بڑے بدچلن ہیں۔ دن رات باہر ہی بازاری عورت کے پاس رہا کرتے ہیں۔ گھر میں بالکل نہیں آتے۔ اور طرہ یہ کہ بازاری عورت خوب فرمائشیں کرتی رہتی ہے کہ آج پلاؤ پکیے، آج فلاں چیز پکیے۔ اور وہ بے چاری دم نہیں مارتی۔ جو کچھ میاں کہلا بھیجتے ہیں۔ روز مرہ برابر پکا کر کھانا باہر بھیج دیتی ہے اور کبھی کچھ سانس نہیں مارتی۔ دیکھو ساری خلقت اس بی بی کی کیسی واہ واہ کرتی ہے اور خدا کے یہاں جو اس کو درجہ ملے گا وہ الگ رہا اور جس دن میاں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی اور بدچلنی چھوڑ دی اس دن بس بی بی کے غلام ہی ہو جائیں گے۔

اولاد کے پرورش کرنے کا طریقہ

جاننا چاہیئے کہ یہ بات بہت ہی خیال رکھنے کی ہے کہ بچپن میں جو عادت بھلی یا بری پختہ ہو جاتی ہے وہ عمر بھر نہیں جاتی اس لئے بچپن سے جوان ہونے تک ان باتوں کا ترتیب وار ذکر کیا جاتا ہے۔

(۱) نیک بخت دیندار عورت کا دودھ پلاویں۔ دودھ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔

(۲) عورتوں کی عادت ہے کہ بچوں کو کبھی سپاہی سے ڈراتی ہیں کبھی اور ڈراؤنی چیزوں سے سو یہ بری بات ہے۔ اس سے بچہ کا دل کمزور ہو جاتا ہے۔

(۳) اس کے دودھ پلانے کے لئے اور کھانا کھلانے کے لئے وقت مقرر رکھو تاکہ وہ تندرست رہے۔

(باقی آئندہ)

مسلمان بچوں کی تربیت

(از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دارالعلوم دیوبند)

(قسط ۲)

اسوۂ انبیا ر اولاد کی دینی ترقی میں

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو کسی نہ کسی نہج سے قرآن میں نہ آگیا ہو۔ اولاد کے سلسلہ میں آپ پر جو کیفیت طاری ہوئی، پھر اپنی اولاد کے لئے آپ نے جو دعائیں کیں وہ بڑی تفصیل سے قرآن پاک میں موجود ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے جب ابتلار اور آزمائش کے بعد یہ بشارت سنائی۔

"میں تم کو لوگوں کا مقتدا بناؤں گا" (بقرہ ۱۵)

تو ابراہیم علیہ السلام نے بے ساختہ درخواست کی:۔

"آپ نے عرض کیا اور میری اولاد میں سے بھی کسی کو نبوت سے نوازیئے۔ (بقرہ ۱۵)

یعنی الٰہ العالمین میرے ساتھ میری اولاد کو بھی اس نعمت سے نوازنا اور انہیں فراموش نہ کرنا۔ چنانچہ رب العالمین نے مشروط طور پر آپ کی یہ دعا قبول کر لی اور اعلان کر دیا۔

ارشاد ہوا میرا یہ عہد نبوت خلاف ورزی کرنے والوں کو نہ ملے گا۔

اولاد کے اطاعت گزار بنانے کی دعا

پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کے بیٹے اسمٰعیل جس وقت مل کر خانۂ کعبہ کی بنیادیں ابھار رہے تھے تو اس قبولیت کی ساعت میں جہاں آپ نے اپنے لئے دعا کی اپنی اولاد کو بھی فراموش نہیں فرمایا اور الحاح و زاری کے ساتھ درخواست پیش کی۔

"رب العالمین! ہمیں اپنا اور زیادہ فرمانبردار بنائے اور ہماری اولاد میں سے ایک جماعت کو مطیع بنا۔ (سورۂ بقرہ، رکوع ۱۵)

دیکھ رہے ہیں باپ کا جذبہ اپنی اولاد کے لئے، ان کو کسی منزل میں فراموش نہیں کرتے، یہاں بھی دعا کر رہے ہیں کہ انہیں اپنا ایسا مطیع و منقاد اور اطاعت گذار و فرمانبردار بنا کہ یہ تیری رضا پر اپنے آپ کو مٹاتے رہیں اور تیرے نام پر اپنی ساری کائنات نچھاور کرنے سے بھی دریغ نہ کریں بلکہ ان کا اندرونی جذبہ یہ ہو کہ سب کچھ لٹا کر حسرت سے کہیں۔

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہو

اولاد کو تاکید

غور کریں ... عالم ...

مناجات ہے اور اولاد کے اعلیٰ مراتب و درجات کی التجائیں ہیں۔ ... کو پورے درد دل او محبت ... فرماتے ہیں۔

"میرے جگر گوشو! اللہ تعا... تمہارے لئے منتخب فرمایا ہے ... اسلام اور کسی حالت پر جان نہ دی... (بقرہ)

"میرے بیٹو! اللہ تعالیٰ نے ... اسلام و اطاعت حق کو تمہارے ... فرمایا ہے سو تم مرتے دم تک اس کو ... چھوڑنا اور بجز اسلام کے اور کسی ... پر جان نہ دینا۔" (بیان القر...)

مسلمانوں کیلئے اسوۂ حسنہ

باپ کا دلی جذبہ ہے اپنی اولاد کی خیر ... کے لئے جو اپنے وقت کا سب سے ... انسان اور خدا کا سب سے زیادہ ... اور ساتھ ہی جہاں کے لئے نبی کی حیثیت ... رکھتا ہے۔ کیا اس واقعہ میں ان مسلما... کے لئے اولاد کی مذہبی تعلیم کے سلسلہ ... کوئی درس نہیں ہے جن کا یہ پیارا لقب ... اسی خدا کے لاڈلے رسول کا عطا کردہ ... وھو سماکم المسلمین

اگر ہے اور یقیناً ہے تو پھر ان باپ... سوچنا چاہیئے جو اپنی اولاد کو مذہبی تعلیم ... محروم رکھتے ہیں۔ کہ کل وہ خدا ... کو کیا جواب دیں گے۔ کیا یہ دینی جرم نہیں ... کہ نہ اپنی اولاد کے لئے دینی تعلیم کا ... انتظام کرتے ہیں اور نہ خدا کے آگے گڑ... گڑا کر ان کے لئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ... انہیں اس کی توفیق عطا کریں۔ (باقی ...)

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسالہ "برق و شرر" کا جواب

(قسط ۵)

...ت شاہی ٹولہ　یہ کتاب پچیس سال پہلے چھپی اور مسلسل ...ری اور کسی کو اس کی مخالفت کرنے کی جرأت ... مگر تین سال سے مولوی عنایت اللہ ...ری اور مولوی غلام اللہ خان راولپنڈی ...ات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف تک ...لم چلا رکھا تھا۔ اس ٹولہ کے ایک آدمی ...ان کہہ دیا کہ حضور پیچھے سے نماز میں نہیں ...تھے بلکہ آنکھوں سے جھانک لیتے ... ایک اور بزرگ نے یہ لکھا ہے ...کی نیند سے وضو ٹوٹ جاتا تھا۔ اس ... رسالہ تعلیم القرآن نے غیر مقلدوں ...مضمون نقل کیا ہے جس میں تحریر ہے ...روح کا بسلسلہ بکرؤ نا شریعت میں نہیں ہے ...اس ٹولہ کے سرغنہ گجراتی شاہ صاحب ...ہیں کہ قبر میں جسم مبارک میں نہ شعور ... ادراک نہ روح۔ نہ روح کا تعلق ...جسد مبارک کی اور قبر کے اندر کی حیات ...ہیں۔ مولوی غلام اللہ خاں صاحب ...اور کبھی انکار کرتے ہیں۔ اب جبکہ ...خلاف علماء دیوبند، سہارنپور، کراچی ...پاکستان کے فتوے اور اعلانات چھپ ...کے سامنے آئے اور تین سال کے ...موصلہ کے بعد جب علماء حق نے ...تعاقب کیا تو اب یہ ٹولہ بوکھلا ہو گیا ہے ...بوکھلاہٹ میں کبھی یہ کہتے ہیں

...بوکھلاہٹ　کہ علماء دیوبند جہالتے ...ہی حالانکہ المہند اب بھی موجود ہے ...ہیں تو اس پر دستخط کر دیں۔ ...کبھی بوکھلاہٹ میں حضرت علامہ ...صاحب اور حکیم الامت حضرت تھانوی ...عبارتیں پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ ان ...عبارتیں المہند کی روشنی میں پڑھنی چاہئیں ...علمی آدمی تو نہ تھے کہ چالیس سال ...کے سامنے چھپتی رہی۔ وہ ان کی ...ف مخالف تھی اور وہ خاموش رہے۔ ...عبارتوں کو چھوڑ کر مجمل عبارتوں سے ...اور علماء دیوبند کے متفقہ مسائل ...اور پھر اکابر کا نام استعمال کرنا خطرناک ...ہے حضرت علامہ انور صاحب نے ...میں جو لکھا ہے کہ الانبیاء

احیاء" سے مراد مجموعہ اشخاص ہے صرف روحیں مراد نہیں ہیں۔ تو اس تصریح کے بعد ان کی عبارتوں کا دوسرا معانی بنانا حضرت علامہ کی توہین ہے۔ یہی حال حضرت حکیم الامت کا ہے۔

(۴) بوکھلاہٹ کا اظہار اس طرح بھی کرتے ہیں کہ بار بار قرآن سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ سب کو مرنا ہے اور کبھی حضرت صدیق اکبر کا خطبہ پیش کرتے ہیں کہ حضور فوت ہوگئے۔ حالانکہ بحث اس میں نہیں کہ حضور فوت ہوئے یا نہیں۔ عرفی موت تو یقینی آئی جنازہ پڑھا گیا مگر وہ جنازہ بھی عام مردوں کی طرح نہیں تھا باری باری چند آدمی حجرۂ مبارک میں داخل ہوکر درود شریف پڑھ پڑھ کر نکلتے جاتے اسی طرح ہزاروں صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے کیا۔ پھر روضۂ اطہر میں رکھا گیا ان باتوں سے تو انکار نہیں۔ سوال تو یہ ہے کہ حضور نے جو ارشاد فرمایا کہ پیغمبر قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں اور شارح بخاری حافظ ابن حجر (شافعی) اور شیخ بدر الدین عینی (حنفی) نے جو لکھا ہے کہ قبروں ہی میں رہتی ہیں۔ آیا حضور کے ارشاد میں شک کرنا مناسب ہے جب آپ قبروں میں زندگی بتا رہے ہیں تو قبروں میں تو جسم ہیں لہٰذا جسموں کی زندگی ماننی پڑیگی۔ اور یہ جو ارشاد ہے کہ میں قریب سے درود سلام سنوں گا۔ اور اس کا جواب دوں گا تو قبر کے پاس سے درود سننے کا معنی جسد سے تعلق نہیں رکھتا تو کس سے رکھتا ہے؟ پھر حافظ ابن حجر اور شیخ بدر الدین عینی کا مندرجہ بالا قول بھی یاد رکھیں۔ ان دونوں بزرگوں کے مقابلہ میں مولوی عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کی کیا حیثیت ہے اور کم از کم بات یہ ہے جو ابن قیم نے کتاب الروح میں لکھی ہے کہ روح مبارک کا پرتو قبر پر پڑتا ہے۔ اس سے جسد مبارک میں حیات کے آثار پیدا ہوتے ہیں اس لئے آپ سنتے اور جواب دیتے ہیں۔ جیسے سورج تو دور ہے مگر اس کی کرنوں سے زمین جگمگاتی ہے۔ بہرحال وہ بھی روح کے تعلق سے حیات مانتے ہیں۔ - باقی آئندہ

آئینۂ عیسائیت پر

حضرت مولانا شمس الحق صاحب افغانی کی تقریظ

آئینۂ عیسائیت مترجم جناب مولوی حکیم شمس الدین صاحب احقر نے ملاحظہ کیا یہ کتاب درحقیقت ایک ایسی عربی کتاب کا ترجمہ ہے جس کو یورپ کے ایک ممتاز نومسلم پادری ہے۔ علامہ عبد اللہ نے عیسائیت کی تردید میں تالیف فرمایا ہے۔ عربی کتاب کا نام تحفۃ الاریب فی الرد علی اھل الصلیب ہے۔ فاضل مولف چونکہ خود عیسائی پادری رہ چکے ہیں۔ اس لئے انہوں نے عیسائیت کے رازہائے سربستہ و اسرار اندرون خانہ ظاہر فرماتے ہیں جو اس سلسلہ کی دیگر تصانیف میں دستیاب نہیں ہو سکتے۔ فاضل مؤلف کو عیسائی علوم میں پوری مہارت حاصل کرنے کے بعد یہ جذبہ دل میں اٹھا کہ عیسائی مذہب باطل ہے اور کسی حق مذہب کی تلاش ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں اس نے اپنے ممتاز پادریوں سے جو کہ اس کے استاذ تھے مشورہ طلب کیا انہوں نے یہ رائے دی کہ حق مذہب صرف اسلام ہے لیکن معتقدین سے چونکہ ہمیں کافی نذرانے وصول ہوتے ہیں اس لئے ہم اسلام کو اختیار نہیں کر سکتے اور انہوں نے مولف کو اسلامی ملک میں علوم اسلامیہ حاصل کرنے کی ترغیب دی۔ چنانچہ موصوف نے اسلامی ملک کی طرف ہجرت کی اور مسلمان ہونے اور ردّ عیسائیت میں یہ بحث کتاب لکھی۔ جبری نظر میں عیسائی مذہب کی حقیقت اور اس کے باطل ثابت کرنے میں یہ کتاب بہترین کتاب ہے میں مسلمانوں کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس کتاب کو ضرور خریدیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ مترجم کی اس خدمت کو قبول فرمائیں آمین۔

(دلوٹ)

یہ کتاب دار الاشاعت والتبلیغ ٹیکسلا۔ ضلع راولپنڈی سے ملتی ہے۔ قیمت صرف بارہ (۱۲) ...

بقیہ صفحہ اول

ہمارے محترم مہمان اسی بہار محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے دلی اللہی گلستان کے ایک پھول ہیں۔ جن کی تشریف آوری تدمت کے انقلابات خاصہ میں سے ہے اور جو ہمیں مستفیض فرما رہے ہیں۔ حضرت والا گرامی القدر کا شکریہ ادا کرنے کے بعد مولانا محترم کی خدمت میں یہ گذارش ہے کہ موجودہ دہر الحاد و زندقہ کے طوفان سے ہم غریب مسلمانوں کو بچانے کی کوشش بلیغ کریں خداوند برتر پر کوئی دشوار نہیں کہ آپ کی مخلصانہ اور دردمندانہ کوششوں کو کامیاب بنادیں آج دنیائے اسلام میں جو آزادی دیکھ رہی ہے یہ آپ کے متقدمین کی کوششوں کا پھل ہے آپ کی مساعی احیاء اسلام کی بھی انشاء اللہ تعالیٰ مشکور ہونگی اس جد وجہد میں ہم تمام مسلمانانِ پاکستان آپ کے ساتھ ہیں انشاء اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام کی خدمت کی توفیق عطا کریں ہم غریب دست بدعا ہیں کہ حق تعالیٰ آپ کو عمر دراز عطا فرمائے اور آپ کی ذات بابرکات سے مسلمانان پاکستان بالخصوص مسلمانان حیدرآباد کو زیادہ فیض یاب کرے۔ آمین۔ وما ذالک علی اللہ العزیز

راقم الحروف عبد القدوس ہزاروی

زندہ باد علماء اسلام

تین عیسائی آغوش اسلام میں

۲۴ رجب المرجب ۱۳۸۱ھ بروز جمعرات مطابق ۴ جنوری ۱۹۶۲ء کو حضرت مولانا علی محمد صاحب مدرس مدرسہ دار العلوم عیدگاہ کبیر والا نے بعد نماز ظہر ایک عیسائی آتو مسیح بس کی بیوی مسمات تیجو اور اس کی لڑکی مسمات بشیراں کو کلمۂ حق پڑھایا۔ اور ان کے سابقہ نام تبدیل کر کے اسلامی نام رکھے (۱) عطاء اللہ ۲ ممتاز فاطمہ ۳ بشیرہ فاطمہ۔ اور ان کو تمام اسلامی احکام اور قوانین سمجھائے۔ بعد میں ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ بروز جمعہ حضرت مہتمم و شیخ الحدیث جناب مولانا محمد عبد الخالق صاحب مدظلہ العالی نے قبل از نماز جمعہ ان اشخاص کے مشرف باسلام ہونے کا اعلان فرمایا اور تمام مسلمانوں سے فرمایا کہ ان کے ساتھ مسلمانوں والا سلوک رکھا جائے اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ان نومسلم افراد کو دین قیم پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔

محمد امین نقشبندی ناظم دفتر

مدرسہ دار العلوم رجسٹرڈ کبیر والا ضلع ملتان

مسلم ممالک کی اہم خبریں

ٹرکی

ٹرکی حکومت سے روس نے مطالبہ کیا تھا کہ اپنے اڈے کو ختم کردو مگر ٹرکی نے اس کو کورا جواب دے دیا۔ اب کے روس نے دھمکیوں کے پروگرام میں ٹرکی کا نام لیا تھا۔

افغانستان

افغانستان کا جو مال پاکستان میں پڑا تھا اب وہ افغانستان پہنچنا شروع ہو گیا لیکن یہ کوئی مصالحت کا نتیجہ نہیں ہے۔ امریکہ کی مصالحانہ مساعی کا ہنگامی نتیجہ ہے۔ دوسری طرف بھارتی سفیر جو کابل میں مقیم ہے اخبار جنگ کراچی کی اطلاع کے مطابق وہ افغانستان اور پاکستان کی سرحدوں کا دورہ کر کے افغان قبائل کو پاکستان کے خلاف اکسا رہا ہے۔ اور افغان افسر بھی اس کا ساتھ دے رہے ہیں

انڈونیشیا

انڈونیشیا اور ہالینڈ کی جنگ مغربی نیوگنی میں ہو کر رہے گی۔ گوری قومیں کب تک کالی دنیا کو غلام بنائے رکھے گی۔ امریکہ نے دونوں کے درمیان مصالحت کی کوششوں سے انکار کر کے اس مہم کو اقوام متحدہ کے ذریعہ طے کرنے کو پسند کیا ہے۔ ثالثی کی کوشش امریکہ نے صرف پاکستان اور بھارت کے لئے وقف کر رکھی ہیں۔ چنانچہ اب امریکہ نے ایک اور ثالث تجویز کیا ہے۔ نہرو رد کرتا جاتا ہے۔ کینیڈی تجویز کرتا جاتا ہے۔ یہ ناز و ناز برداری ہماری سمجھ سے بالاتر ہے انڈونیشیا سامان جنگ روس سے لیتا اور فراہم کر رہا ہے۔

الجزائر

الجزائر کی جنگ آزادی باقاعدہ جلدی ہے۔ اب تک سات سال میں آٹھ لاکھ عرب شہید اور اکیس لاکھ نظر بند اور دو لاکھ ملک بدر ہو چکے ہیں۔ گویا الجزائر کی کل عرب آبادی کا جو نو سے لاکھ ہے۔ تہائی حصہ شہید یا مصائب سے دوچار ہو چکا ہے۔ فرانس کے صدر ڈیگال نے ان کا حق خود ارادیت تسلیم کر لیا ہے مگر بیلائے آزادی کے وصال میں ابھی بڑے بڑے پہاڑ حائل ہیں۔ باوجود اس کے حریت پسندوں نے ایک کانفرنس میں فیصلہ کر کے تازہ روح پیدا ہو کر اعلان کیا ہے کہ جنگ آزادی آخر دم تک جاری رہے گی۔ اب فرانس میں اختلاف ہے کوئی الجزائر کی آزادی کا حامی ہے کوئی مخالف۔ فوج میں بھی یہ اختلاف موجود ہے۔ اور وہاں فرانسیسی نو آبادکار نے جن کو الجزائر کا خون چوسنے کا چسکا لگا ہوا ہے اور وہ اپنی عیش و عشرت کا دارومدار الجزائر پر قبضہ رکھنے میں سمجھ رہے ہیں ایک خفیہ فوجی تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ جو الجزائری آبادی پر حملے کر کے دہشت پھیلا رہے ہیں کہا جاتا ہے کہ ڈیگال ان سے نپٹنے کی کوشش کر رہا ہے۔ خدا جانے یہ صحیح ہے یا اندر ہی اندر ولپس میں کوئی سمجھوتہ ہے۔

اگر مسلم حکومتیں اسلامی اخوت کے تقاضوں پر کماحقہ عمل کرتیں تو موجودہ پوزیشن ایک دن میں بدل سکتی ہے۔ کاش کہ مسلم دول کو غصہ آ جائے اور وہ یہ سمجھنے لگیں کہ ہمارا اسقاد آپس کی مکمل ہمدردی میں ہے۔ انفرادی مفادات کی خاطر اتنے بڑے مسئلے کو نظر انداز کرنا اور اتنی بڑی اور قیمتی مسلم قوم کو اژدہا کے منہ میں دے دینا اور ان کی معیت میں کام نہ آنا مسلم اقوام کی انتہائی بے حسی کی دلیل ہے۔ صرف بعض حکومتوں کا الجزائری آزاد حکومت کو تسلیم کر لینا اور کچھ مالی امداد دے دینا یا اقوام متحدہ میں ان کے حق میں بات کرنا اگرچہ بڑی بات ہے مگر فیصلہ کن اور شایان شان نہیں ہے۔ فرانس سے اگر آج تمام مسلم اقوام بائیکاٹ اور قطع تعلقات کر لیں تو فوراً الجزائر کی گتھی سلجھ سکتی ہے۔ خدا کرے ہماری پاکستانی حکومت جو آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑی مسلم سلطنت ہے اس بارہ میں دوسری اقوام کی رہنمائی کرے۔

پاکستانی آئین

پاکستان کے آئین کا اعلان ہونے والا ہے خدا کرے فروری ۶۲ء میں ہو جائے اور خدا کرے خالص اسلامی آئین ہو اور کتاب و سنت کی روشنی میں ہو۔

پاکستان میں تازہ اہم تبدیلی جس کا اثر سارے ملک میں پڑا ہے چینی کی ارزانی ہے خدا کرے گندم بھی پھر ۱۲ روپے من ہو جائے

مسز نسیم یعقوب

میجر یعقوب کی بیوی جو راولپنڈی میں لیڈی لیکچرار تھی۔ عرصہ سے کم ہے۔ تین سو پولیس افسر اس کی تفتیش میں حصہ لے رہے ہیں۔ پولیس اس نتیجہ پر پہنچی ہے۔ کہ اس کو قتل کر دیا گیا ہے اور قتل میں بڑا پارٹ یعقوب کے بھائی مسعود نے ادا کیا ہے۔ پولیس نے نسیم کے زیور قابو کر لئے ہیں۔ عنقریب تمام حالات عدالت کے سامنے آ جائیں گے۔ یہ تو ایک بڑے آدمی کی بیوی اور لیکچرار تھی خدا جانے کتنی غریب عورتیں اپنی بے دینی اور بے باکی کی شکار ہوتی ہیں وہ جتنا اسلامی احکام سے بے اعتنائی برتتی جا رہی ہیں۔ اتنی ہی مصائب میں گھرتی جا رہی ہیں۔

مسٹر حسین شہید سہروردی

سہروردی کو حکومت نے سیکیورٹی ایکٹ کے تحت گرفتار کر کے نظر بند کر لیا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ سہروردی کی تخریبی سرگرمیوں کا ثبوت موجود ہے۔

مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے بار ایسوسی ایشن (وکیلوں کی انجمن) نے یہ تجویز پاس کر کے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ عدل و انصاف اور ملکی مفاد کا تقاضا ہے کہ سہروردی پر کھلی عدالت میں مقدمہ چلایا جاتے۔ اس کے بعد ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن لاہور (لاہور ضلع کے وکلاء کی انجمن) نے بھی یہی تجویز پاس کی ہے۔ دیکھئے حکومت یہ مطالبہ تسلیم کر کے سہروردی کی تخریبی سرگرمیوں کو منظر عام پر لانا پسند کرتی ہے یا نہیں۔ ہمارا خیال ہے کہ حکومت ضرور ایسا کرے تاکہ انتخابات کے وقت اس کی گرفتاری کے سلسلہ میں بدگمانی کرنے والوں کو باتیں بنانے کا موقعہ نہ ملے اور تخریبی کارروائیاں کرنے والوں کے لئے عبرت کا سامان مہیا ہو۔

مراکش

مراکش کی مشرقی سرحد پر فرانسیسی فوجوں کی کارروائی کے خطرے کے پیش نظر مراکش نے اپنی فوجیں سرحد پر بھیج دی ہیں۔ مگر اس کے بعد مزید کوئی اطلاع نہیں ملی۔ دراصل مراکش ٹیونس الجزائر وغیرہ ممالک کو فرانسیسی گدھوں نے عرصہ تک نوچا اب ان کی آزادی کے بعد وہ بوکھلا گئے ہیں۔ کبھی ٹیونس سے الجھتے ہی مراکش کو آنکھیں دکھاتے ہیں اور الجزائر پر تو خاص مہربانی ہے۔

خدا کا ہے شکر ہے کہ افریقہ کے عرب ممالک مصر سمیت آپس میں ہمدرد ہیں۔ ان کی یہ یکجہتی ضرور رنگ لا کر رہے گی (انشاء اللہ تعالیٰ) اور امریکہ اور روس کی رقابت سے بھی انہوں نے صحیح فائدہ اٹھانے کی کوشش کی ہے

بد مشورہ زکوٰۃ و صدقات سے امداد ارسال کرتے رہیں حضرت مولانا سید ابوذر بخاری دفتر میں موجود رہے تھے منی آرڈر کا پتہ ناظم دفتر ختم نبوت ملتان کی کافی ہے۔ ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت ملتان شہر

مبلغین مجلس تحفظ ختم نبوت

ملتان - ۲۹ - ... مو ... شعبہ ختم نبوت کا اجتماع دفتر مرکز ... ہوا جس میں مولانا محمد علی صاحب ... مولانا حافظ سید ابوذر بخاری ... مولانا عبدالرحمان صاحب مبا... کے اکثر مبلغین نے شرکت فرمائی ... کے ملک بھر میں تبلیغی کام کا جائزہ ... تقاضے بالکل محسوس ہوئی اس کے ... تجاویز پاس ہوئیں - قرار پایا

۱ جملہ حضرات اپنی تقریروں ... اخلاق و معاملات کی طرف خصوصی ... تقریروں میں تنقیدی پہلو کی بجائے ... اصلاحی پہلو اختیار کیا جائے۔

۲ ہر ماہ کسی نہ کسی ضلع میں ایک ... اجتماع منعقد کیا جاوے۔ اگر کوئی ... جماعت خرچہ برداشت نہ کرے ... خرچ پر تبلیغی اجتماع منعقد کرے ... چنانچہ ضلع سرگودھا میں دفتر مرکز ... اپنی ذمہ داری پر منعقد کرتا ہے

۳ حضرت مولانا محمد علی صاحب ... مصروفیت۔ بڑھاپے اور کمزوری ... جملہ مبلغین نے مرکزی مجلس شوریٰ ... اجلاس کے لئے تقسیم کار کی ... منظوری کی (۱) دفتر مرکزیہ کی ذمہ داری ... حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم ... خلف الرشید حضرت امیر شریعت ... علیہ کے سپرد کی جاتے۔ عام ... کے لئے حضرت مولانا عبدالرحیم ... کو ناظم مقرر کیا جائے۔

رمضان کو جملہ مبلغین حضرات رمضان ... تعطیلیں گزارنے کے لئے اپنے اپنے ... لے گئے۔ (نوٹ) رمضان شریف ... ملتان کھلا رہیگا۔ مالی امداد کرنے ...

ٹیلیفون نمبر ۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲
جاری کردہ حکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور
قیمت ۱۲ پیسے
جلد (۵) ○ جمعہ ۔ ۹ ۔ شوال ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۱۱)

لاہور میں عظیم الشان تعزیتی کانفرنس

(بروز اتوار ۱۱ مارچ باغ موچی دروازہ میں ۔)

محی السنت، قامع بدعت، بطل حریت، مجاہد ملت، مفسر قرآن، شیخ طریقت، مجاہد فی سبیل اللہ محافظ فلسفہ شاہ ولی اللہی حضرت مولانا احمد علی نور اللہ مرقدہٗ و برد اللہ مضجعہ و جعل الجنۃ مثواہ کی بارگاہ ولایت میں مسلمانانِ پاکستان کا ہدیۂ عقیدت

(زیر اہتمام تنظیم اہل سنت والجماعۃ پاکستان)

۱۱ مارچ سنہ ۶۲ء کو باغ بیرون دہلی دروازہ لاہور میں دن بھر حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی یاد میں عظیم الشان اجلاس منعقد ہوتے رہے جن میں لاہور اور ملک کے دیگر حصوں سے لاتعداد لوگوں نے شرکت کی ایسی عظیم کانفرنس ماضی قریب میں پہلے منعقد نہیں ہوئی ۔

پہلا اجلاس

پہلا اجلاس بوقت ۱۰ بجے صبح زیر صدارت حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور فرزند ارجمند حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا اجلاس کا افتتاح جناب قاری غلام فرید صاحب امام مسجد شیرانوالہ اور مولانا قاری سید حسن شاہ صاحب کی تلاوت سے ہوا ۔ قرآن پاک کے سننے سے حاضرین پر وجد و رقت کی عجیب کیفیت طاری تھی ۔ تلاوت کے بعد عبد الحکیم صاحب پانی پتی نے ایک بہترین نظم پڑھی اس کے بعد حضرت مولانا عبد الحنان صاحب خطیب جامع مسجد صدر راولپنڈی امیر نظام العلماء راولپنڈی نے تقریر شروع فرمائی ۔ آپ نے حضرت رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی مبارک زندگی کے مختلف احوال و مشاغل پر پوری پوری روشنی ڈالتے ہوئے مردانِ حق کے امتیازی اوصاف بیان فرمائے اور حضرت رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی جد و جہد کو جو انہوں نے اپنے وقت میں اشاعت سنت و توحید کے سلسلہ میں فرمائی اوروں کے لئے نمونہ عمل قرار دیا ۔ آپ کی تقریر ایک گھنٹہ تک جاری رہی ۔ آپ کے بعد خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد

فرمائی جس کے ضمن میں آپ نے اپنے خاص انداز میں حضرت موحوم کے مقبول بارگاہ رب العالمین ہونا ثابت کیا ۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کے جنازہ کے لئے نہ ریڈیو پر اعلان ہوا ۔ نہ اخبار دی میں ترغیب دی گئی اور نہ ہی اور ذرائع سے تشہیر کی گئی ۔ ممکن ہے لوگوں کا خیال ہو کہ اس طرح یہ ایک گمنام جنازہ ہوگا ۔ مگر دنیا نے دیکھا کہ مقبول بارگاہ اولیاء اللہ کی شان ان باتوں سے اعلیٰ و ارفع ہے ۔ لاہور کی تاریخ اس جنازے اور اتنے بڑے اجتماع کی نظیر نہیں پیش کر سکتی ۔

قاضی صاحب نے فرمایا ۔ مسلمانو ! اگر تم قرآن پاک کو چھوڑ دوگے تو خدا غیر مسلموں کے گھرانے سے حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ جیسی ہستیاں پیدا فرما دیگا جنہوں نے پچاس سال تک مسلسل قرآن کا درس دیا ۔ میں نے جب حرم پاک میں حضرت مرحوم کے فرزند اکبر حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب کو دیکھا جو وہاں ۹ ماہ مدینہ منورہ میں اور تین ماہ مکہ معظمہ میں تبلیغ کرتے رہتے ہیں ۔ میں نے ان سے عرض کیا کہ اقبال مرحوم کا کلام کیسے صحیح طور پر منطبق ہوتا ہے ۔

پاسباں مل گئے کعبہ کو صنم خانہ سے

قاضی صاحب نے جاہل مفسر قرآن اور منکرین حدیث کے دلائل کی دھجیاں اڑائیں ۔ آپ کے بعد تعزیتی ریزو لیوشن کی تائید کرتے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان اسٹیج پر آئے آپ نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی خاص شان ولایت مقبولیت بیان کرنے کے بعد فرمایا کہ اس میں شک نہیں کہ حضرت کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا اس کا پُر ہونا محال ہے ۔

(باقی صفحہ پر)

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کی بارگاہِ ولایت میں

عقیدت کے چند پھول

(از سید امین صاحب گیلانی شیخوپورہ)

(یہ نظم محترم امین صاحب نے ۱۱ مارچ کے عظیم اجتماع میں پڑھی جو حضرت مولاناؒ کی یاد میں منعقد ہوا تھا)

وہ پیکر تسلیم و رضا سید احرار
وہ صاحب حق صاحبِ دل صاحب کردار

یہ دور کہ ہے جس میں اندھیرا ہی اندھیرا
واللہ وہ اس دور میں تھا نور کا مینار

یہ کیف تھا توحید و رسالت کے بیاں میں
انسان تو کیا جھوم اٹھیں سنکر در و دیوار

وہ علم کی مجلس میں تھا گلدستۂ معنی
میدانِ عمل میں تھا وہ اللہ کی تلوار

وہ زیست کی ہر راہ سے تھا واقف و آگاہ
ہر موڑ پہ کرتا تھا وہ ملت کو خبردار

اپنوں کے لئے نرم تھا وہ موم کی مانند
دشمن کے مقابل تھا وہ فولاد کی دیوار

کھلتی تھی زباں اس کی تو ہوتی تھی گل افشاں
چلتا تھا قلم اس کا تو ہوتا تھا گہربار

پوشیدہ تھا دل سینے میں یا طور کا شعلہ
چہرہ تھا مرے شیخ کا مطلعِ انوار

افسوس کہ وہ ہم سے جدا ہو گیا یارو
دل وقفِ غم و رنج و بلا ہو گیا یارو

پاکستان کیلئے نئے آئین کا خلاصہ

آئین کی اہم شقیں

نئے آئین کے تحت پاکستان میں وفاقی طرز کا صدارتی نظام حکومت ہوگا۔ جس میں ایک قومی پارلیمنٹ اور دو صوبائی اسمبلیاں ہوں گی خواتین کے لئے مجالس قانون ساز میں نشستیں مخصوص ہوں گی۔

صدر اور صوبائی گورنر وزراء مقرر کریں گے جو اسمبلیوں کے ممبر نہیں ہوں گے۔

ڈھاکہ مرکزی پارلیمنٹ کا اور اسلام آباد مرکزی حکومت کا صدر مقام ہوگا۔

اردو اور بنگالی قومی زبانیں ہوں گی۔ اور انگریزی کا استعمال ابھی جاری رہے گا۔

صدر اسمبلی کے منظور کردہ قوانین کی منظوری دیں گے۔ اسمبلی کی دو تہائی اکثریت صدر کے ویٹو کو مسترد کر سکے گی۔ صدر معاملہ کو استصواب رائے عامہ کے لئے بھی پیش کر سکیں گے۔

دستور میں ترمیم اس صورت میں ہو سکے گی کہ قومی اسمبلی کے دو تہائی اراکین اور صدر متفق ہوں۔

صدر جب قومی اسمبلی کو توڑے گا تو اُسے اپنے عہدہ پر برقرار رہنے کے لئے ۱۲۰ دن کے اندر اندر اپنا بھی انتخاب کرانا پڑیگا۔

قومی اسمبلی کی منظوری کے بغیر کوئی نیا ٹیکس نہیں لگایا جا سکے گا۔ لیکن قومی اسمبلی کی طرف سے بجٹ کی منظوری کے بعد اس میں کوئی تبدیلی نہیں کی جا سکے گی۔

قومی اسمبلی کے تمام ممبران کی تین چوتھائی اکثریت صدر کو برطرف کر سکے گی۔

مجالس قانون ساز اِس بات کی ضامن ہوں گی کہ کوئی ایسا قانون نہیں بنایا جائے گا۔ جو موجودہ آئین کے اصولوں کے منافی ہے۔

پہلی پارلیمنٹ اور اسمبلیاں تین تین سال کے لئے اور بعد میں پانچ پانچ سال کیلئے ہوں گی۔

قومی اسمبلی کے پہلے اجلاس کے دن سے مارشل لاء کو منسوخ کر دیا جائے گا۔

ووٹر صرف بنیادی جمہوریتوں کے ممبر ہونگے عدالتوں کو کسی قانون کے صحیح یا غلط قرار دینے کا اختیار نہیں رہے گا۔

صدر کا انتخاب تین امیدواروں میں سے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں کے ووٹر ارکان کریں گے سیاسی جماعتیں بدستور خلاف قانون رہنگی ۱۹۵۷ء کی فہرستوں کا ہر ووٹر جس کی عمر ۲۸

آئین کا خلاصہ

حکومت کا سربراہ صدر ہوگا۔ مرکز میں ایک مرکزی مجلس قانون ساز ہوگی۔ دونوں صوبوں میں بھی نامزد گورنروں کی سربراہی میں ایک ایک صوبائی اسمبلی ہوگی۔ ان سب کی میعاد پانچ سال ہوگی۔

صدر اور مندرجہ بالا اداروں کا انتخاب بنیادی جمہوریتوں کے منتخب ممبر کریں گے۔

جو امور قومی حیثیت کے ہیں ان کی ذمہ داری کلیتہً مرکز کے سپرد ہوگی اور باقی سب امور صوبائی تحویل میں ہوں گے۔ تاہم مرکز کو ایسے صوبائی امور کے متعلق بھی قانون بنانے کا اختیار ہوگا جن کا واسطہ ملک کے دفاع اور اقتصادی ترقی اور دونوں صوبوں کے درمیان رابطہ پیدا کرنا ہوگا۔

مندرجہ ذیل پالیسی کے اصول دستور میں شامل کئے گئے ہیں۔ جن پر عملدرآمد کی ذمہ داری مملکت کے ہر ادارے اور فرد پر عائد ہوگی۔ مثلاً مسلمانوں کو ایسے مواقع فراہم کرنا کہ وہ اسلام کی تعلیم کے مطابق اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ۔ پسماندہ علاقوں کی متوازن ترقی۔ دونوں صوبوں میں مساوات و توازن۔ اصول قانون سازی کی اساس بنیادی شخصی حقوق پر ہوگی۔ کسی سیاسی جماعت کے قیام کی اجازت نہ ہوگی جب تک کہ قومی اسمبلی اپنے ایکٹ کے ذریعے اس کی اجازت نہ دے۔ آئین کے تحت اسلامی نصب العین کے متعلق ایک مشاورتی کونسل قائم کیجائیگی۔ اسلامک ریسرچ سنٹر اس ادارے کی مدد کرے گا۔ اگر کسی مجوزہ قانون کے متعلق صدر یا اسمبلیوں کو کسی قسم کا شبہ ہو تو وہ اس کونسل سے مشورہ کریں گے تاکہ سب قوانین اسلام کے تقاضوں اور اصول قانون سازی کے مطابق ہوں

دستور میں ترمیم اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ قومی اسمبلی کے دو تہائی اراکین اور صدر متفق ہوں۔ ایوان کی تین چوتھائی اکثریت صدر کے ویٹو کو مسترد کر سکتی ہے۔ بجز ان صورتوں کے کہ صدر معاملہ کو استصواب رائے عامہ کے لئے پیش کرے۔ یا اسمبلی کو توڑ دے اور خود دوبارہ انتخاب لڑے۔

صدر ۔ صدر مسلمان ہوگا اور انتظامیہ کا سربراہ ہوگا۔ وہ اپنے فرائض منصبی میں مدد

ممبر نہیں ہوں گے۔

وزیروں کو ایوان کے اجلاس میں شرکت کا حق ہوگا لیکن انہیں ووٹ دینے کا حق نہ ہوگا وزیروں کی معاونت کے لئے قومی اسمبلی کے اراکین میں سے پارلیمانی سیکرٹریوں کا تقرر کیا جائیگا۔ اسمبلی کے پاس شدہ بلوں پر صدر کی منظوری لازمی ہوگی۔ اسمبلی کی دو تہائی اکثریت صدر کے ویٹو کو مسترد کر سکے گی۔

جب اسمبلی اجلاس میں نہ ہو تو صدر کو آرڈی ننس چھ ماہ تک جاری کرنے کا اختیار ہوگا صدر بعض صورتوں میں اسمبلی کو توڑ سکے گا۔ ایسی صورت میں اسے اپنے عہدے پر برقرار رہنے کے لئے اپنا انتخاب بھی دوبارہ کرانا پڑے گا۔ اسمبلی کی تین چوتھائی اکثریت صدر پر بداعمالی کے الزام میں مواخذہ کر سکتی ہے۔ جسمانی یا دماغی معذوری کی صورت میں بھی اسے اسی طریقہ سے ہٹایا جا سکتا ہے۔ لیکن اگر تحریک کے محرک اپنی تائید میں ایوان کے نصف اراکین کی حمایت بھی حاصل نہ کر سکیں۔ تو وہ ایوان کی رکنیت سے محروم ہو جائیں گے۔

صدر کی ملک سے غیر حاضری یا عہدے سے برطرفی اچانک موت کی صورت میں قومی اسمبلی کا سپیکر صدر کے فرائض سنبھالے گا۔ یہ روایت قائم کی جائے گی کہ اگر صدر مغربی پاکستان سے ہو تو سپیکر مشرقی پاکستان سے ہو یا اس کے برعکس۔

صدر صرف دو مسلسل میعادوں کے لئے منتخب کیا جا سکے گا۔ جب تک کہ اسے قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے اراکین اپنے مشترکہ اجلاس میں خاص طور پر تیسری دفعہ انتخاب کرنے کی اجازت نہ دیں۔ وہ صدارت کے سب امیدواروں کی جانچ پڑتال کرتے اور معدودے چند امیدواروں کو انتخاب لڑنے بھی دے سکیں گے۔

پارلیمنٹ

قومی اسمبلی کے کل ۱۵۰ (ہر صوبے سے ۷۵، ۷۵) ارکان ہوں گے ان کا انتخاب بنیادی جمہوریتوں کے اراکین کریں گے۔ اس کے علاوہ اسمبلی میں چھ نشستیں (تین تین فی صوبہ) خاص طور پر عورتوں کے لئے ریزرو ہوں گی۔ جن کا انتخاب صوبائی اسمبلیاں کریں گی جو عام حلقوں میں امیدوار بن سکیں گی۔ کوئی نیا ٹیکس قومی اسمبلی کی رضامندی کے بغیر نہ لگایا جا سکے گا۔ نظم ونسق کی تمام ذمہ داری صدر پر ہوگی اور اس سلسلے میں انجام کار وہی ملک کے سامنے جواب دہ ہوگا۔ سپیکر اسمبلی کے ارکان کی بداعمالی کو تادیبی کارروائی کے لئے سپریم کورٹ کے سپرد کر سکے گا۔

سامنے جواب دہ ہوں گے۔ گورنر
منظوری کے ساتھ اپنے وزیروں کا تقر
جو کہ صوبائی اسمبلی کے ممبر ہوں گے
سامنے جوابدہ۔ صوبوں میں بھی پارلیما
کا تقرر ہوا کرے گا۔

صوبائی اسمبلیاں

ہر اسمبلی
ارکان پر
۱۰ سال تک مغربی پاکستان کی اسمبلی
اراکین سابق پنجاب اور بہاولپور
کئے جائیں گے اور باقی ماندہ ۶۰ فیصد
علاقوں سے۔ ہر اسمبلی میں پانچ خواتین
گی۔ جن کا انتخاب صوبائی اسمبلی کر
قانون اسلام کے منافی نہیں بنایا جائے

سرکاری ملازم

سرکاری ملازمین کے
برطرفی۔ عہدے
تنخواہ پنشن اور ریٹائرمنٹ کی عمر
ہائیکورٹ میں جا سکتے ہیں۔ چھٹی تبادل
میں فیصلے کا اختیار سرکاری محکمہ کو
ملازم کو کم از کم ایک محکمانہ اپیل دائر کر
ہو گی۔
ترجمان سرحد

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

مارچ ۱۹۶۲ء

اسلام میں امیر کا مقام

اسلام میں امیر کا مقام کیا ہے ۔
[illegible] پر روشنی ڈالی جاتی ہے ۔ اگر غلط
[illegible] ہے ۔ کہ امیر کا مسند کہیں دولت مند سمجھ لیا
[illegible] ہوتے ۔ ہمارا بحث غریب اور دو مسند
[illegible] ہیں ۔ بلکہ اسلامی حکومت کے سربراہ یا بادشاہ
[illegible] ہے ۔ اسلام میں بادشاہ کا لفظ استعمال
[illegible] نہیں کیا گیا ۔ بادشاہ دراصل اللہ تبارک
[illegible] وتعالیٰ کی ذات ہے ۔ قرآن کریم میں رب الناس
[illegible] ملک الناس ۔ الہ الناس تینوں کا اطلاق اللہ
[illegible] تعالیٰ پر کیا گیا ہے ۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امیر المومنین کا لقب
[illegible] فرمایا تھا ۔ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ
[illegible] رسول اللہ تھے جس سے مراد خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
[illegible] تھی کہ آپ کو امت کے ارباب حل و عقد یعنی انصار و
[illegible] مہاجرین نے سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جگہ ملی
[illegible] تحت خود وہ اجرائے فرائض اسلام کے لئے
منتخب کیا تھا ۔ مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کی متواضع طبیعت نے بجائے اس کے
امیر المومنین کہلانا زیادہ پسند فرمایا ۔ چنانچہ
[illegible] لقب آپ کے بعد بھی چلتا رہا ۔ بہر حال
[illegible] ان کا اشاعت میں اسی اصطلاحی امیر کے
[illegible] منصب کے بارہ میں کچھ عرض کرنا ہے ۔ امیر کا معنی
[illegible] ہے حکم والا ۔ حکم دینے کا اختیار صرف اللہ
تعالیٰ کو ہے ان الحکم الا للہ ۔ اس
کا یہ معنی نہیں ہے ۔ کہ اور کوئی حکم نہیں دے
سکتا ۔ حکم باپ بھی دے سکتا ۔ حاکم بھی دے
سکتا ہے ۔ اور دوسرے افسر دے سکتے ہیں
قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ کو احکم الحاکمین
فرمایا گیا ہے یہ خود دلیل ہے ۔ کہ حاکمین اور بھی
ہو سکتے ہیں ۔ مگر تمام حاکموں سے بڑا حاکم اور
حکم و حکومت کا سرچشمہ اللہ تبارک وتعالیٰ
کی ذات ہے ۔ باقی حاکموں کو یہ خیال رکھنا
ہوگا کہ ان کا حکم کہیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے
نہیں ٹکراتا ۔

یہ پابندی تو ہر حاکم کو اور ہر مسلمان کو
قبول کرنی پڑے گی ۔ کہ اس کا کوئی حکم خدائی
الحکم سے متصادم اور کوئی عمل منشاء
خداوندی کے خلاف نہ ہو ۔

وہ ہے امیر المومنین جس کو قوم اپنے ملکی

ہے وہ دراصل خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتا
ہے اس کی ذمہ داریاں باقی تمام انسانوں سے
زیادہ اور نازک ہوتی ہیں ۔ وہ زمین میں آسمانی
احکام نافذ کرنے کے لئے خدائے برتر کا نائب
ہوتا ہے اسی لئے اس کو السلطان ظل اللہ فرمایا
اور سمجھا گیا ہے ۔ ورنہ سلطان اور ظل اللہ
کہلانے کا حق ہر ایرے غیرے کو نہیں ہے
باقی زبردستی کہلانے والوں کو کون روک سکتا ہے ۔

اسلام میں امیر کی ذمہ داری بہت
بڑی اور نازک ہے ۔ اس کو زمین کے اطراف
و اکناف میں دین الٰہی کی تبلیغ و اشاعت کا انتظام
اور اندرون ملک حدود و احکام خداوندی
کا نفاذ کرنا ہوتا ہے ۔ تمام برائیوں غلط کاریوں
بے حیائیوں اور ہر طرح کے بدعات و منکرات
کا انسداد اور شریعت کی روشنی میں تمام معقول
و معروف امور کا اجراء اس کا فرض ہوتا ہے ۔
ملک میں امن و امان کا قیام علوم اسلامیہ اور
درس قرآن و حدیث کا انتظام اور ثغور و
سرحدات کی حفاظت اس کے اہم و اقدم
مقاصد ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ نے صحابہ کرام
رضی اللہ تعالیٰ کو جہاد کی اجازت دیتے ہوئے
ان کے غلبے اور تمکن فی الارض کی طرف بھی
اشارہ فرمایا اور ساتھ ہی اس کے فرائض کا
مجمل سا خاکہ بھی پیش فرما دیا ۔ جو ہر طرح سے
جامع و مانع ہے ۔ ارشاد خداوندی ہے ۔
الذین ان مکنٰھم فی الارض اقاموا
الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ وامروا
بالمعروف ونھوا عن المنکر (جن
کو ہم اگر زمین میں اقتدار و اقتدار بخش دیں تو وہ
نمازیں قائم کریں گے اور زکوٰتیں دیں گے اور
نیک باتوں کو جاری اور برائیوں کو بند کر دیں گے)
معروف میں تمام دینی احکام حدود و قصاص
اور تعزیرات آ گئیں اور منکر میں تمام منہیات
و منکرات اور ہر طرح کے مفاسد کا انسداد
ضروری ہو گیا ۔ ان عام احکام سے پہلے
نماز اور زکوٰۃ کو خاص طور پر ذکر فرمایا جن
سے شعائر اسلام کو جاری کرنے کی اہمیت
کی طرف اشارہ ہے اور یہ بھی بتایا گیا کہ امیر
کے ذمہ [illegible] سے مقدم دو کام ہیں ایک یہ

کا انتظام کرے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر و شغل اور
عبادت کی عادت قائم کرے ۔ تاکہ مسلمان
ہر وقت اللہ تعالیٰ سے لو لگائے رہیں اور
کروڑوں مسلمان سربسجود ہو کر امیر کے لئے برکت حفاظت
اور فتح و نصرت کی دعائیں کرتے رہیں ۔ دوسرا
کام یہ ہے ۔ مالی اور اقتصادی نظام درست
کرے تاکہ عوام کو آسانی سے ضروریات زندگی
میسر ہوں اور خاص کر ضعفاء و غرباء کو کھانا
نصیب ہو ۔ زکوٰۃ اگر بغیر تملیک مستحقین کے
خرچ نہ ہو ۔ صرف ان ہی مصارف پر خرچ ہو
جن کا ذکر قرآن پاک نے کیا ہے تو پھر ملک
میں کوئی بھوکا نہیں رہ سکتا ۔

بہر حال آیت کریمہ میں مسلمانوں کے امیر
اور سربراہ کی ذمہ داریاں ذکر کی گئی ہیں ۔ کہ ان
کا کام اللہ تعالیٰ کے احکام کا اجراء و نفاذ ہے
ظاہر ہے کہ قرآن پاک میں دوسروں کو وعظ
و تبلیغ اور امر بالمعروف کرنے والے کو پہلے
اپنی اصلاح کرنے کی ترغیب دی گئی ہے ۔
اتامرون الناس بالبر و تنسون
انفسکم (کیا لوگوں کو تو نیکی کا کہتے ہو اور
اپنے کو بھلا بیٹھے ہو)

فقہاء و علماء نے مسلمانوں کے لئے یہ امر
واجب کیا ہے کہ وہ کسی نہ کسی کو اپنا امام (امیر)
منتخب کریں ۔ پھر انہوں نے امیر کے لئے
تقریباً وہی شرائط و صفات تجویز فرمائی
ہیں جو قاضی عدالت کے لئے ہیں ۔ وہ
خود عالم ہو، نیکوکار ہو ۔ اوروں سے
دیانت و امانت اور انتظامی امور میں بہتر
ہو ۔ قوم اپنے ارباب بست و کشاد تجویز کرے
جن کا معیار علم و عمل اور اتباع رسول ہو ۔
جیسے کہ مہاجرین و انصار تھے ۔ جن کی فضیلت
پر بغیر انتخاب کے صحبت نبوی کی برکت سے
تمام مسلمانوں کا اتفاق تھا ۔ پھر یہ ارباب شوریٰ
جو اسلامی معیار کے مطابق ہوں امت کے
لئے انہی صفات کا حامل امیر منتخب کریں گے !

ظاہر ہے کہ جب اس طریق کار پر عمل تھا
اہل عالم اسلامی ترقیات اور حسن نظام
پر مجسمہ حیرت بنے ہوئے تھے ۔ بہر حال امیر
کا مقام اسلام میں احکم الحاکمین کے نائب ہیں
اگر وہ دیانت داری سے اپنے فرائض ادا کرتا
اور خدائی احکام کو عملی جامہ پہناتا ہے ۔
اس کی اطاعت واجب ہے جس طرح اللہ
تعالیٰ کی اطاعت فرض ہے اس کے رسول
کی اطاعت فرض ہے اسی طرح امیر کی بھی فرض

جاری کرنے والا نائب ہے ۔
ہاں جب وہ خداوند برتر کے خلاف احکام
دے تو اس کی اطاعت نہیں کی جا سکتی ۔
حدیث شریف میں ہے ۔ لاطاعۃ
لمخلوق فی معصیۃ الخالق
(کسی مخلوق کی اطاعت ایسے کاموں میں نہیں
کی جا سکتی جس میں خالق اکبر کی نافرمانی ہو رہی
ہو) ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو اس
روشنی میں چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

تاریخ محمودیت کے چند اہم مگر پوشیدہ اوراق

کے خلاف رٹ درخواست

مظہر الدین ملتانی مرزائی نے اپنے خلیفہ
مرزا محمود کے خلاف تاریخ محمودیت نام عجیب و
غریب الزامات پر مشتمل ایک کتاب لکھی جس کو حکومت
نے ۱۳ مئی ۱۹۶۱ء کو ضبط کرنے کا حکم دیا مظہر الدین
ملتانی سنت نگر لاہور نے اس حکم کے خلاف
ہائیکورٹ میں رٹ درخواست دے دی جس کو
چیف جسٹس نے اس کی سماعت
منظور کر کے حکم دیا ہے کہ آئندہ پیشی میں یہ کیس
فل بنچ کے سامنے پیش ہو ۔ درخواست گزار
کی طرف سے راجہ محمد انور ایڈووکیٹ پیش ہوئے
اس مقدمہ میں عجیب و غریب حالات منکشف
ہونے کی توقع ہے ۔

بقیہ صفحہ ۶

حضرت سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور مولانا
احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے ۔ آپ نے علماء کرام
کی خدمات کو پوری طرح سراہتے ہوئے فرمایا
کہ اب آپ حضرات کو ادھر بھی توجہ کرنی
چاہیئے کہ قوم کے بھوکوں کو روٹی ننگوں کو
کپڑا اور رہنے کو مکان ملے جس کے بغیر
ان کا ایمان متزلزل ہوا جاتا اور وہ کفر و
الحاد کے اژدھا کے منہ میں چلے جانے کے
خطرہ میں گھرے ہوئے ہیں ۔ آپ کی مؤثر
تقریر کے بعد

حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام

فدائے ختم نبوت

دعا کے لئے کھڑے ہوتے آپ نے بارگاہ
الٰہی میں نہایت عجز و الحاح سے حضرت کے
رفع درجات اسلامی جہات اور مسلمانان
الجزائر کے لئے دعا فرمائی ۔ اور یہ مبارک اجلاس

رئیس المفسرین شیخ پاکستان امیر العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر عالمگیر تاثرا

عام الحزن

جامعہ رشیدیہ اپنے سرپرست سے محروم ہو گیا

ابھی حضرت مفتی محمد حسن صاحب قدس سرہ اور حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کے نقوش و داغ ہائے زخم مندمل نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پُرملال نے جماعت کے لئے "عام الحزن" کی سی صورت پیدا کر دی جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے سرپرست اعظم حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ نے جامعہ ہذا کا اولین سنگ بنیاد رکھتے ہوئے جامعہ کا افتتاح فرمایا تھا اور پھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ جامعہ کی سرپرستی فرماتے چلے آتے اواخر شعبان میں حضرت مولانا مقبول احمد صاحب نائب مہتمم جامعہ ہذا حضرت رحمۃ اللہ کی خدمت میں حاضر ہوتے اور جامعہ کے سالانہ جلسہ منعقدہ ۶، ۷، ۸، اپریل ۶۳ء کے لئے استدعا کی اور عرض کیا کہ جامعہ کے جدید دار الطلبہ، دار الاقامہ، دار التعلیمات کا سنگ بنیاد ثانی حضرت رح کے مقدس ہاتھوں رکھوانا ہے۔

حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "بہت اچھا اگر زندہ رہا یا زندگی رہی تو چاہے صحت جیسی کیسی بھی ہو۔ جامعہ کے اجلاس میں شمولیت کروں گا"۔ مگر آہ، جامعہ اپنے عظیم سرپرست، مربی، محسن اور شیخ سے محروم ہو گیا اور جامعہ کی طرح کتنے ادارے، حلقے، خاندان، جماعت کی جماعت اور افراد یتیم ہو گئے۔ جامعہ کے ایک تعزیتی اجتماع میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے قرآن خوانی اور ایصال ثواب کرتے ہوئے قرار داد تعزیت منظور ہوئی۔ حضرت مفتی فقیر اللہ صاحب مدظلہ العالی پوری سانحہ کی خبر سے بہت دیر تک روتے رہے اور مولانا محمد عبد اللہ صاحب صدر و شیخ الحدیث جامعہ نے حضرت کے خصوصی کمالات بیان فرماتے ہوئے دعا فرمائی قرار داد میں حضرت کے لئے دعا اور ایصال ثواب کے بعد حضرت کے ابنیاء، پسماندگان خلفاء سے اظہار افسوس و ہمدردی کی گئی۔

حزین مخلص جلیب اللہ فاضل رشیدی جالندھری

جامع مسجد پرانی میوہ منڈی لاہور

جامع مسجد پرانی میوہ منڈی لاہور میں ایک اجلاس میں مولوی سید محمد ضیاء الدین صاحب خطیب مسجد ہذا نے قرآن شریف ختم کرا کے حضرت مولانا مولوی احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعائے ترقی درجات کرائی۔ نیز۔ الجزائری عربوں کے لئے بھی دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ان کو مکمل فتح عطا فرمائے آمین

(اعلام حسن۔ خادم مسجد)

مسلمانان جسووال کا اظہار غم

مسلمانان جسووال قبلہ الحاج احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سن کر بہت ہی غمگین ہوئے۔ خاص کر مولانا عبد الغفور صاحب خطیب جامع مسجد جسووال اور مبلغ اسلام عبد الحمید صاحب پر اس خبر کا بہت اثر ہوا۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرماویں اور ان کے دالبستگان اور لواحقین کو صبر کی توفیق عطا فرماویں۔

کوٹ ادو (پاکستان)

یہ خبر نہایت رنج اور افسوس کے ساتھ سنی گئی کہ مجاہد جلیل بطل حریت یادگار سلف مقتدا خلف شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی نور اللہ مرقدہ اس دار فانی سے دار البقا کو مراجعت فرما گئے آپ بے باک حق گو عالم با عمل اور مجاہد عظیم تھے۔ آپ کے علمی فیض سے بھی ہزاروں علماء مستفید ہوئے اور آپ کے دریا معرفت سے بھی ہزاروں اشخاص مستفیض ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مولانا کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو صبر جمیل عطا فرما کر ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

مسجد تحصیل والی میں نمازیوں نے بھی حضرت کی روح کو ثواب پہنچایا اور مدرسہ مظاہر العلوم میں بھی قرآن پاک کے ختم کئے گئے اللہ تبارک و تعالیٰ قیامت تک ان کے مرقد مبارک پر انوارات کی بارش فرمائے آمین ثم آمین۔

محمد عبد الجلیل انصاری

ناظم نظام العلماء ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں

کل اخبارات کے ذریعہ حضرت شیخ التفسیرؒ کے انتقال پر ملال کی روح فرسا خبر پڑھ کر سارے ملک میں عموماً اور نظام العلماء کے حلقوں میں خصوصاً صف ماتم بچھ گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کا ماتم ایک گھر کا ماتم نہیں بلکہ تمام ملک بھر کا ماتم ہے تقریباً شہر و مضافات کی پچاس مساجد میں نماز تراویح کے بعد دعائے مغفرت کی گئی ایس نازک وقت میں جبکہ ملک کو ہزاروں مذہبی مسائل درپیش ہیں اور ملک و ملت کو آپ جیسے سالار اور مجاہد اعظم کی رہنمائی کی خاص ضرورت تھی حضرت کی جدائی ایک ایسا خلا ہے جس کا بظاہر اسباب پُر ہونا ناممکن معلوم ہوتا ہے آپ کے انتقال سے نظام العلماء اپنے تجربہ کار سپہ سالار سے محروم اور علماء پاکستان یتیم ہو گئے۔ نظام العلماء ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں اس جانکاہ حادثہ میں حضرت کے ورثاء سے برابر کا شریک غم ہے اور دست بدعا ہے کہ حق تعالیٰ حضرت کو درجات عالیہ سے سرفراز فرما کر غم زدوں کو نعم البدل اور جادۂ نبوت پر مستقیم رہنما عطا فرمائے آمین۔

عبد اللطیف از کلاچی

مرکزی جامع مسجد حویلیاں اسٹیشن

۲۴ ، فروری کے اخبارات میں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر حویلیاں سٹیشن کے عوام میں رنج و غم کی لہر دوڑ گئی۔ اس خبر کو دیکھتے ہی کئی آنکھیں آبدیدہ ہوگئیں اور کئی دل مجروح ہوئے۔ بعد از نماز ظہر مرکزی جامع مسجد کے صدر مدرس قاری فیوض الرحمٰن صاحب نے تقریباً تین چار سو سے زائد مجمع سے خطاب کر کے مولانا کے فضائل و کرامات بیان کئے۔ ان دینی و ملی قربانیوں کی داد دی اور ان کی خدمات کو سراہا۔ انہوں نے بتایا کہ اہل اسلام نہ صرف ایک جلیل القدر عالم دین سے محروم ہو گئے ہیں بلکہ علم و معرفت کے سمندر سے محروم ہو گئے۔ جن کی قیادت کی ہنوز بہت ضرورت تھی۔ مولانا کی وفات کو ایک بہت بڑا سانحہ بیان کیا جس کی تلافی ناممکن اور محال ہے اسی رات نماز تراویح

کی گئی اور بعد از نماز ختم قرآن ایصال ثواب کیا گیا اور مولا اور متعلقین سے گہری ہمدرد

مولانا عزیز الرحمٰن کا

چارسدہ۔ مولانا عزیز الرحم ضلع پشاور و مہتمم جامعہ رحیمیہ تعزیتی بیان میں کہا کہ شیخ التف احمد علی صاحب مرحوم کے آگ کی طرح پھیل گئی جس سے ایک سناٹا چھا گیا۔ اور ادا بن گیا۔ حضرت کے ایصال ختم القرآن شریف کا انتظام مدرسین حضرات اور طلباء کرام اور آخر میں حضرت مولانا کے کی دعا کی گئی۔

مولانا عزیز الرحمٰن صاحب کہ حضرت شیخ التفسیر کی وفات کے لئے ایک المیہ ہے۔ مولانا لاکھوں کی تعداد میں شاگرد اور مذہب اسلام کی جو خدمات مولانا ہیں وہ انہیں کا حصہ ہے۔

مولانا پاکستان میں شریعت کے لئے کوشاں تھے اور غیر شرعی ترین دشمن تھے۔ موجودہ دور میں مولانا ہی وہ واحد شخصیت جو اکابر کے شانہ بشانہ انگریز خلاف علم جہاد بلند کر کے عمر بھر میں کام جانا ہے۔ آج ہم ایک اور مذہبی سپہ سالار سے محروم حضرت شیخ التفسیر کے ساتھ ہمدردی کا اظہار کرتے کے لئے دعائے مغفرت کرتے

منشی عبد المنان ناظم

ایصال ثوا

۲۰ رمضان المبارک کو جا شور کوٹ روڈ میں نماز تراویح مولانا بشیر احمد صاحب حسینی نے مجاہد ملت پیر طریقت حضرت احمد علی صاحب کی ملکی و ملی خدمات کیا اور بعد میں قرآن خوانی کی گئی

مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر

ابھی حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے داغ مفارقت سے فارغ ہونے پائے تھے کہ دوسرا روح فرسا سانحہ پیش آگیا۔ مفسر قرآن شیخ الحدیث، مجاہد اعظم حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ دنیا سے تشریف لے گئے اور سارے پاکستان کو یتیم کر گئے۔

حضرت کے انتقال سے جو خلا ہو گیا ہے اس کا پُر ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ حضرت کی شخصیت پورے پاکستان کے لئے ایک نعمت خداوندی تھی۔ حضرت نے قرآن پاک کی جو بے لوث خدمت کی ہے اُس کی مثال پیش نہیں کی جا سکتی۔ علماء حق کے لئے ایک سہارا تھا۔ جو موت نے چھین لیا۔ اہل تصوف کا چشمہ خشک ہو گیا۔ اس کا غم صاحبزادگان کو تو ہو ہی گا۔ لیکن جناب کے غم کا بھی ہم اندازہ نہیں کر سکتے۔

بہر حال صبر و استقامت کے علاوہ اور کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو ان کا مشن پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

نواں گوٹھ مسجد حوض والی میں زیر اہتمام مدرسہ تعلیم القرآن و مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر دو کلام پاک ختم کرا کے ایصال ثواب کیا گیا۔ اس غم میں ہم جناب کے اور صاحبزادگان کے برابر کے شریک ہیں۔

مدرسین مدرسہ تعلیم القرآن نواں گوٹھ و اراکین مجلس تحفظ ختم نبوت

مدرسہ نظامیہ قرآنیہ قلعہ گوجر سنگھ لاہور

مدرسہ نظامیہ قرآنیہ رجسٹرڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات پر ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں طلبہ و مدرسین حضرات نے شرکت کی۔ ختم قرآن کے بعد مولانا غلام حسین شاہ صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے حضرت شیخ التفسیر کی علمی و دینی خدمات پر روشنی ڈالنے کے بعد دعا کی گئی کہ حق تعالیٰ آپ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور تمام متوسلین کو صبر جمیل عنایت فرمائے اور ہم کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

(سیکرٹری مدرسہ ہذا)

حقیقت بن کر آنکھوں کے سامنے آگئی۔ ہدایت کا چمکتا ہوا سورج غروب ہو گیا۔ خدائی نشانیوں کا مظہر، حضرت خاتم الانبیاء علیہم السلام کی پیشین گوئیوں کا مصداق، اخلاص و اخلاق کا پیکر، روحانیت کا مجسمہ، صحیح اسلامی تعلیمات کا مکمل نمونہ۔ اسلام پر اغیار کے عیارانہ وار کی مضبوط ڈھال۔ جنگ آزادی کا انتھک نڈر اور خود دار مجاہد، عاشق رسول، دین کا سچا خادم اور مسلمانوں کا محبوب رہنما ہم سے جدا ہو گیا۔ ہم یتیم ہو گئے۔ ہمیں لاہور کی پر رونق فضا بھیانک نظر آتی ہے۔ اب لاہور کا مستقبل تاریک ہے۔ خدا معلوم اس لاہور پر کتنے عذاب آئے اور اس مرد کامل کی وجہ سے ٹلتے رہے۔ ہمارے ماں باپ ہماری اولاد اور ہماری جان کے عوض بھی اگر مرحوم کی جان مل سکتی تو ہم اسے غنیمت سمجھتے۔ اے خدا ہم تیری رضا پر شاکر ہیں تو انہیں اپنے خاص فضل و کرم سے بلند سے بلند مقام نصیب فرما۔ آمین۔

(بخشش الٰہی)

مدرسہ تجوید القرآن بفہ کلاں ضلع ہزارہ

حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر اہل بفہ مغموم ہوئے اور مدرسہ تجوید القرآن بفہ کلاں میں حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید ہوا۔ اور تمام حافظ حضرات اور منتظمین مدرسہ اور شہر کے معزز حضرات شریک غم ہوئے۔ بعد میں مولوی خلیل احمد صاحب نے حضرت صاحب کی زندگی پر روشنی ڈالی اور ان کی دینی خدمات کو سراہا۔ بعد میں میاں عبد القیوم صاحب نے بھی تقریر کی۔ جناب میاں صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ ہم کو بھی مولانا سے سبق لینا چاہیئے۔ اور آخیر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کے پسماندگان کو صبر دے، اور ہم حضرت صاحب کے غم میں شریک ہیں۔ شہر کی تمام مساجد میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعا مغفرت کی گئی۔ اور غم کا اظہار کیا گیا۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی موت سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پورا ہونا محال ہے۔ حضرت صاحب ہم سے ایسے وقت میں جدا ہوتے ہیں جبکہ اسلام کے دشمن ہر طرف سے برسرِ پیکار ہیں اور دینی کارنامہ در پیش ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت صاحب کو اپنے جوار رحمت میں

علماء کراچی کا تعزیتی اجلاس

۲۵ فروری۔ مدرسہ فرقانیہ، مدنی مسجد چاکیواڑہ میں علماء کراچی کا ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا عبد الحق حقانی صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ ایک قرارداد میں کہا گیا ہے کہ ان کی وفات سے قوم کو جو عظیم نقصان پہنچا ہے اس کی تلافی نہایت ہی مشکل ہے حقیقت یہ ہے کہ قوم ایک بہت بڑے بزرگ، ولی کامل اور مجاہد دین سے محروم ہو گئی ہے۔ علماء کرام مدرسہ کے اساتذہ اور طلباء نے قرآن پاک کا ختم کیا۔ ایصال ثواب کے بعد مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی گئی۔

(مولوی) عبد الصمد سفیر مدرسہ ہذا

مدرسہ اسلامیہ غوثیہ چک ۹/8HR ملتان

حضرت مولانا شیخ التفسیر جناب احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر اساتذہ و طلباء مدرسہ غوثیہ نے مل کر حضرت نور اللہ مرقدہٗ کے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید کیا اور حضرت کے بلندی درجات اور مغفرت کے لئے دعا کی۔ حضرت کے وصال کا صدمہ عالم اسلام میں محسوس کیا جا رہا ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ذات بابرکات کا وصال موت العالِم کموت العالَم کی مصداق ہے۔ یذھب الصالحون الاول فالاول .... الخ یعنی صالحین یکے بعد دیگرے اس دار فانی سے رخصت ہو جائیں گے اور ردی لوگ مانند ردی جو اور کھجور کے رہ جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ایسے ردی لوگوں کی کوئی پرواہ نہ کرے گا۔ کی حدیث مبارک کو مدنظر رکھ کر واقعی طور پر حقیقت نمودار ہوتی جا رہی ہے کہ اس قلیل مدت میں ہم سے کیسے کیسے صالحین رخصت ہوئے۔

حضرت کا وجود مسعود آیت من آیات اللہ تھا۔ اس لئے حضرت کا وصال ان کے عزیزوں رشتہ داروں اور متعلقین کے علاوہ تمام عالم اسلام کے لئے موجب حزن و ملال ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام پیدا فرمائے اور پسماندگان و صاحبزادگان

جامع مسجد نور مسلم آباد لاہور

مورخہ ۲۴ رمضان مطابق ۲ مارچ بروز جمعۃ الوداع جامع مسجد نور مسلم آباد شالامار ٹاؤن لاہور میں بعد نماز جمعہ قرارداد تعزیت منظور ہوئی۔ اس عظیم الشان اجتماع میں جامع شریعت و پیر طریقت، مفسر قرآن قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم و مغفور کے انتقال پُر ملال پر دلی رنج و غم کا اظہار کیا گیا ہے۔ امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم ترین سانحہ واقع ہوا ہے اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم و مغفور کو اپنے جوار رحمت میں جنت الفردوس میں مقام علیین عطا فرمائے اور حضرت کے ایصال ثواب کے لئے ۲۵ فروری بروز اتوار کو قرآن مجید کا ختم مبارک کر کے آپ کے روح مبارک کو ثواب بخشا گیا۔ نیز یہ اجتماع حضرت کے تمام متوسلین و معتقدین سے خاص کر اور تمام مسلمانوں سے عموماً استدعا کرتا ہے کہ حضرت سے سچی محبت و عقیدت کا صحیح طریقہ یہ ہے۔ کہ آپ نے جس مقصد کے لئے اپنی تمام زندگی وقف کر رکھی تھی۔ یعنی قرآن پاک اور حدیث شریف کی تبلیغ و تلقین فرماتے رہے اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے کی تلقین فرماتے رہے ہمیں بھی چاہیئے کہ اپنا زیادہ سے زیادہ وقت اس مقصد عظیم پر صرف کریں تاکہ اس طرح نجات اخروی کا سامان فراہم کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ کے حضور جب پہنچیں تو سرخرو ہو کر باری تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کر سکیں۔

(مولوی) سلطان محمود قادری راشدی ہزاروی
خطیب جامع مسجد نور مسلم آباد

دار العلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا

سالانہ جلسہ

۳۰-۳۱ مارچ اور یکم اپریل ۶۳ء کو دار العلوم نعمانیہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کا سالانہ اجلاس حسب سابق بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے۔ پاکستان بھر کے بڑے بڑے علماء کرام و مشائخ عظام رونق افروز ہو کر اہل ایمان کے قلوب کو ایمان افروز تقریروں سے گرمائیں گے۔ تمام مسلمان شامل ہو کر محظوظ ہوں۔

بقیہ تعزیتی اجلاس

مگر ایسے نازک موقعہ پر علماء کرام ارکان نظام العلماء اور تمام دیندار مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ صدیقی سنت کی پیروی کرتے ہوئے تمام مشکلات کے باوجود سارے دینی کام جاری رکھیں۔ بلکہ ان کو اور زیادہ قوت سے سرانجام دینے کی سعی کریں۔ جیسے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک عرب میں فتنۂ ارتداد۔ فتنۂ مدعیان نبوت۔ بغاوت اور شر و فساد کے طوفانوں کے باوجود لشکر اسامہ کو محض اللہ تعالیٰ کے وعدوں پر بھروسہ کرتے ہوئے سرحدات کی طرف روانہ کیا اور آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے کسی منشا کو فوت اور مہم کو ملتوی نہیں ہونے دیا اسی کی برکت سے اللہ تعالےٰ نے ان کی مدد فرمائی۔ آخر میں ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا اور پہلا اجلاس دعا پر برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس

۲ بجے بعد نماز ظہر دوسرا اجلاس زیر صدارت جناب محمد حسین صاحب وائس چیئرمین لاہور کارپوریشن منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے تقریریں فرمائیں:۔

ماسٹر تاج الدین صاحب انصاری (سابق صدر آل پاکستان مجلس

احرار اسلام) نے بھرائی ہوئی آواز میں تقریر شروع کرتے ہوئے فرمایا کہ سہارے ایک ایک کرکے ٹوٹ رہے ہیں۔ حضرت رحمہ اللہ کی دعاؤں سے سکون و اطمینان حاصل ہوتا تھا۔ عذاب ٹل جاتا تھا۔ وہ عام اور سادہ الفاظ میں خطاب فرماتے مگر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایک عاشق منصب کی ڈیوٹی ادا کرتے اور بری الذمہ ہو رہے ہیں۔

شیخ حسام الدین صاحب (سابق قائد احرار)

نے فرمایا کہ حضرت مولانا کی شفقت عالمگیر تھی۔ حضرت امیر شریعت کے بعد یہ دوسرا صدمہ معمولی صدمہ نہیں ہے ملت دینی قیادت سے محروم ہو گئی ہے۔ آج جن دماغوں کی ضرورت تھی وہی جا رہے ہیں۔ حضرت نے نہ صرف ہزاروں علماء پیدا کئے بلکہ ہزاروں جدید تعلیم یافتہ نوجوانوں کو مغرب کی گندی تہذیب سے بچایا

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب خطیب گرنارہ پونہ

راولپنڈی نے فرمایا کہ حضرت رح کی وفات سے علماء یتیم ہو گئے ہیں۔ آپ کا وجود دین باطل کے

آج پاکستان میں روحانی فیض کا بڑا چشمہ بند ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے خلفاء اور دیگر علماء کو توفیق بخشے کہ وہ نظام العلماء کا نظام اور دینی خدمات کا سلسلہ قائم رکھیں۔ سے دے کے اب ایک آدھ ٹمٹماتا چراغ رہ گیا ہے اللہ تعالیٰ ان کو حوادث کے باد مخالف سے بچائے۔

حضرت مولانا عبدالستار خاں صاحب نیازی

نے فرمایا کہ حضرت مولانا مجاہد اعظم تھے دین کے معاملہ میں ہر موقعہ پر میدان میں آجانے کے لئے تیار رہتے۔ کچھ عرصہ قبل لاہور کے کالوکیم (مذاکرہ اسلامی) میں جب مرتد ظفر اللہ خاں شریک ہونے لگا تو حضرت رحمہ اللہ کا دلیرانہ اقدام کام آیا۔ آپ نے تمام عمر دین اسلام کی صحیح خدمات انجام دیں۔

مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے ارشاد

فرمایا کہ قرآن پاک نے کتمان حق کرنے والوں کی تباہی کا ذکر کرکے اس سے توبہ کرنے والوں کے اجر جزیل کا بیان فرمایا ہے۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے اس وقت حق کا اعلان فرمایا جبکہ سرکاری ولی اور نبی انگریز کی اطاعت کو فرض قرار دے رہے تھے حق کا لفظ بولنا بڑا آسان ہے۔ مگر حق کا کام بڑا کٹھن ہے حضرت مولانا رحمہ اللہ نے ملتان جیل میں سترہ دن محض اس لئے کھانا نہیں کھایا تھا کہ کہیں وہ حرام کھانا نہ ہو۔ اسی ضمن میں آپ نے بزرگان دین کے چند واقعات ذکر فرما کر حاضرین کے ایمان کو تازگی بخشی۔

تیسرا اجلاس

رات کو ۹ بجے تیسرا اجلاس انجمن تنظیم اہل سنت پاکستان کے صدر محترم محمد اسلم صاحب نصرت صدیقی کی صدارت میں بعد نماز عشا شروع ہوا۔ جو لاہور کے مخیر اہل اس اور بیدار طبقہ سے تعلق رکھنے اور دینی خدمات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے رہے ہیں۔ اس میں مندرجہ ذیل حضرات نے تقریریں فرمائیں۔

حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب گوجرانوالہ

نے ارشاد فرمایا کہ حضرت کی جدائی کا صدمہ تو سخت ترین صدمہ ہے مگر ہمارا فرض ہے کہ جس قرآن پاک کی آپ نے عمر بھر خدمت کی ہم اس کو روزمرہ کے حالات میں اپنا رہنما بناتے رہیں استقلال و استقامت سے اس مشن کو زندہ رکھیں

حضرت مولانا سید محمد داؤد صاحب غزنوی

نے جو بہت کچھ مغموم و متاثر تھے فرمایا کہ پوری نصف صدی تک اس شیر اسلام نے کتاب و سنت کی خدمت کی اور ان حالات میں جب کہ چاروں طرف سے آلام و مصائب اور مشکلات کے پہاڑ ٹوٹ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

نے امریکہ اور اٹلی کی فلم کمپنی کے بارہ میں ایک تجویز پیش کرتے ہوئے ایک گھنٹہ تقریر کی۔ آپ نے فرمایا کہ عیسائی دنیا جب اسلام کے سیل رواں کے مقابلہ میں عاجز آگئی تو اس نے روباہ بازیاں اور عیاریاں شروع کر دیں۔ ابتداء سے اس نے مسلمانوں کے دلوں سے مدینہ منورہ کی مرکزیت نکالنے اور سنت رسول اور احکام اسلام پر مرمٹنے کے جذبہ کو فنا کرنے کی منحوس کوششیں جاری رکھی تھیں۔ ایک وقت تھا جب کہ سنتِ رسول اور حدیثِ رسول کی توہین کفر سمجھا جاتا تھا۔ اس موقعہ پر آپ نے مسئلہ کی تصدیق اسٹیج پر بیٹھے ہوئے علماء سے بھی کرائی۔ آج فرنگی نحوست کا اثر ہے کہ حدیثِ رسول کا انکار کرو پھر بھی مسلمان کہلاؤ۔ فرنگی نے ہمارا لباس بدلا شکل بدلی۔ اعمال بد سے۔ شراب کا متوالہ بنایا عورتوں کی بے پردگی سکھائی بے حیائی پڑھائی۔ آج ہمارا نوجوان مردانہ صفات کو اپنا زیور سمجھنے کی بجائے کنگھی پٹی اور ناچ رنگ کی طرف زیادہ مائل ہے۔ کیا ناچ رنگ، اور گانے بجانے سے ہم کشمیر فتح کر سکتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ کی صدارت میں ۵۶ء میں اسی میدان میں اتوار ہی کے دن ملتان کے ایک ثقافتی میلے کے خلاف جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ ہوا تھا۔ میلہ ثقافت اسلامی کے نام سے اسلام کے خلاف کیا جا رہا تھا اور جس کو انقلاب سے پہلے کے وزیر کرا رہے تھے گویا اس وقت کفر کو اسلام کے نام سے اور بے حیائی کو ثقافت اسلامی کے نام سے فروغ دینے کا افتتاح ہو رہا تھا۔ آج ہماری شامت اعمال کا یہ نتیجہ ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زندگی کو فلمانے اور سامان تفریح بنانے کی سازش شروع ہے۔ آج حضرت مولانا کی رخصتی کا جلسہ ہے۔ اس میں اس شیطنت کے خلاف احتجاج ہو رہا ہے۔ ہم برملا کہتے ہیں کہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں مگر آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی توہین کبھی

سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ پوری قوت متعلقہ حکومتوں سے اس کو بند کرا کرے۔ آپ نے اس ضمن میں یہ بھی کہ نظام العلماء نے اپنا فرض ادا کر ہم بطور نقل کے کہہ رہے ہیں کہ قرآ معانی صحیح اور درست ہیں جو آنحضر تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابۂ کرام رضی اللہ کے ذریعہ امت تک پہنچائے و کتاب کا کوئی مفہوم یا تشریح جو اسلاف دین کے خلاف ہو وہ قطعاً قابل قبول ہو سکتی۔

حضرت مولانا محمد اجمل صاحب خطیب جامع

نے اس تجویز کی تائید کرتے ہوئے عیسائی ذلیل ارادوں اور سازشوں کے تاریخی بیان فرمائے اور موجودہ عیسائی فتنہ کرتے ہوئے حضرت شاہ عبدالعزیز دہلویؒ کے بیان کردہ دندان شکن جو حاضرین کو سناتے۔ جن کے بعد

محترم علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر

مزید فرماتے ہوئے کہا کہ ہم مردہ پردو کپڑوں پر حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بننے کے قائل نہیں۔ زندہ نبی کی سیرت زندہ انسان اپنے زندہ اجسام پر منطبق کی کوشش کریں۔ آپ نے ضمنی طور پر صدیق حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شان بھی بیان فرمائی۔ کہ کتنی بار قرآن کے احکام ان کی خواہش کے مطابق نا

محترم آغا عبدالکریم صاحب شورش کشمیری

آخر میں محترم شورش صاحب اسٹیج پر تشریف لاتے جنہوں نے نہایت پیارے الفاظ حضرت مولانا کو خراج تحسین ادا کیا نے فرمایا کہ حضرت مولانا اس سنہری زنجیر کی آخری کڑی تھے۔ جس کا سرا حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ تک پہنچتا ہے۔

ہندوستان میں حضرت شاہ ولی علمی طور پر ایک انقلابی تحریک شروع کی حضرت قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیو شیخ الہند مولانا محمود الحسن دیوبند عملی طور پر اس کو پروان چڑھایا اور اگر وہ حضرات نہ ہوتے تو آج ممکن تھا کہ ہند کا حشر اسپین کے مسلمانوں کی طرح جاتا۔ اسی گلشن کے پھول مولانا مدنی

دینی مدارس

اعلانِ داخلہ

دارالعلوم سرحد پشاور کے مہتمم
...ب اطلاع دیتے ہیں کہ امسال دارالعلوم
...یں داخلہ ۵ شوال ۱۳۸۱ھ سے
...ع ہوگا۔ ہر طالبہ جدید کو داخلہ کے
...مجلس علمی کو امتحان دینا ہوگا۔ جو اس
...مد کے لئے مقرر کی گئی ہے۔ مجلس علمی
...وار کی علمی امیدوار کے علمی استعداد
...معیار اور نفسیاتی جائزہ لے گی۔ طالبہ کو
...علوم کا فارم داخلہ پر کرنا ہوگا۔ جس میں
...ے دارالعلوم کے قواعد و ضوابط کے
...رہنے کا عہد لیا جائے گا۔ دورۂ حدیث
...ث کے امیدواروں کے لئے قیام و طعام
...خوراک بندوبست دارالعلوم کی طرف
...کیا جائے گا۔ درسی کتابیں ہر طالب العلم
...دارالعلوم کی طرف سے فراہم کی جائیں گی۔
دارالعلوم میں امسال حفظ قرآن مجید
...شعبہ کا بھی اضافہ کیا گیا ہے۔ جس میں
...مند طلبہ کو قرآن مجید حفظ کرایا جائے گا
...م کے لئے ایک جید حافظ کی خدمات
...کی گئی ہے۔ ہر درجہ میں داخلہ لینے
...طالب العلم کو چاہیئے۔ کہ داخلہ کے لئے
...پہنچنے کی کوشش کریں۔ ہو سکتا ہے کہ
...میں اضافہ کی وجہ سے دیر سے پہنچنے والوں
...کا داخلہ پر غور نہ کیا جائے۔

...عربیہ تعلیم القرآن عیدگاہ ڈھنگہ بوچہ کا داخلہ

داخلہ پانچ شوال ۱۳۸۱ھ سے کھل
...ے گا۔ پچھلے سال کی طرح امسال بھی حدیث
...تفسیر و فقہ اور دیگر تمام علوم عربیہ بموجب
...نظامی پڑھائے جائیں گے۔ طلباء کو
...خبری دی جاتی ہے کہ مشکوٰۃ شریف جلالین
...آخرین حضرت مولانا علامہ مفتی غلام محمد
...صاحب تلمیذ خاص فخر العلماء حضرت مولانا
...شاہ صاحب۔ محدث دیوبندی گزشتہ
...سال کی طرح خصوصیت سے پڑھائیں گے۔
...جماعت کے اندر چالیس طلباء تک بھرتی
...جا سکیں گے۔ لہٰذا ایسے طالب علموں
...کو جلدی اپنی سیٹیں ریزرو کرا لینی
...ہیں۔ پانچ شوال سے دس شوال تک

تجوید اور حفظ کے درجہ کے لئے تین
اعلیٰ درجہ کے ماہرین قاری مدرس رکھے گئے
ہیں اس جماعت میں ۵۰ طلباء بیرونی داخل
کئے جا سکیں گے اور اس جماعت کا داخلہ
۵ شوال سے بیس شوال تک کھلا رہے گا
بیرونی طلباء کی رہائش کے لئے بڑی شاندار
بلڈنگ نصف لاکھ روپے خرچ کر کے تیار
کر دی گئی ہے۔ نیز بیرونی طلباء کے جملہ
اخراجات کا مدرسہ ہذا کفیل ہوگا اہل ثروت
حضرات کی خدمت میں التماس ہے کہ مدرسہ کی
امداد فرما کر ثواب دارین حاصل حاصل کریں
محمد شبیر احمد مہتمم مدرسہ عربیہ رحیمیہ تعلیم القرآن رجسٹرڈ
عیدگاہ ڈھنگہ بونگہ ۔ ضلع بہاولنگر

مدرسہ جامعہ حنفیہ کریمیہ صدر شاہ پور کا داخلہ

الحمد للہ اللہ کریم کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ
اس نے مدرسہ ہذا کا دوسرا سال بھی بخیر و خوبی
کامیاب طریقہ سے گزار دیا ہے اس سال ایک
نیا شعبہ تعلیم قرآن مجید کا اور دوسرا نیا شعبہ
تبلیغ دین کا جاری کیا گیا ہے تبلیغی دورہ میں
مجلس ختم نبوت کے علماء کرام کو تکلیف دی
جاتی ہے اور تعلیم قرآن مجید حافظ محمد حیات
صاحب مہربانی فرمایا کرتے ہیں اور حضرت
مولانا محمد یوسف صاحب قادری فاضل جامعہ
اشرفیہ لاہور نہایت اخلاص محبت و محنت سے
ابتدائی و انتہائی کتب پڑھا رہے ہیں۔ اس
سال ۱۶ طالب علم کتب والے اور ۳۰ طالب علم
قرآن مجید پڑھنے والے رونق افروز رہے ہیں۔
اب مدرسہ کا داخلہ یکم شوال سے ۱۵ شوال تک
رہے گا مخلوق اور وقت کے قدر دان طلباء فوراً
نام درج کرائیں اور تشریف لائیں

مدرسہ سراجیہ مجددیہ تعلیم القرآن کا داخلہ

مدرسہ سراجیہ مجددیہ تعلیم القرآن محلہ
حاجی گلاب بھیرہ کا داخلہ جدید برائے حفظ
قرآن ۶ شوال ۱۳۸۱ھ سے کھل جائے گا
ضرورت مند حضرات جلدی داخلہ لیں۔ داخلہ
لیں۔ داخلہ محدود ہے
مطلوبہ تعداد کے بعد داخلہ نہیں
ملے گا۔ (نوٹ) مدرسہ کی طرف سے رہائش
روشنی، تیل، صابن کھلنے کا انتظام ہوگا۔
سعید الرحمٰن خادم مدرسہ سراجیہ مجددیہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا تئیسواں (۲۳) سالانہ جلسہ

مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی کا سالانہ
جلسہ مورخہ ۱۸ - ۱۹ - ۲۰ شوال ۱۳۸۱ھ
مطابق ۲۵، ۲۶ - ۲۷ مارچ ۱۹۶۲ء
بروز اتوار، پیر منگل منعقد ہو رہا ہے۔
جس میں ملک کے مشاہیر علمائے کرام شمولیت
فرما رہے ہیں۔ اس لئے باشندگان پاکستان
کی خدمت میں عموماً اور اہالیان علاقہ ہذا کی خدمت
میں خصوصاً گذارش ہے۔ کہ جلسہ میں شرکت
فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔
فضل محمد۔ مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم
فقیروالی ضلع بہاولنگر

مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا کا داخلہ

مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا میں جدید
و قدیم داخلہ ۶ شوال ۱۳۸۱ھ کے شروع
ہو کر پورے ماہ جاری رہے گا۔ درجہ
عربی میں ادنیٰ درجہ سے موقوف علیہ دورۂ
حدیث تک طلباء داخل ہو سکیں گے۔ بشرط
گنجائش درجہ حفظ میں بھی طلباء داخل ہونے
والے طلباء جلدانہ جلد داخل ہوں۔ ۱۵
شوال سے تعلیم شروع ہو جائے گی۔
مہتمم مدرسہ مدینۃ العلوم سرگودھا

جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے ضروری اعلانات

جامعہ رشیدیہ کے عمومی داخلے ۵ شوال
سے شروع ہوں گے۔ مشکوٰۃ جلالین،
موقوف علیہ، متوسطات تک کی تعلیمات
کے معقول و تسلی بخش انتظامات ہیں۔
(۲) جامعہ کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸
اپریل ۱۹۶۲ء یکم ۲-۳ ذیقعدہ کو ہوگا۔
حضرت حافظ الحدیث مولانا درخواستی
مدظلہ جامعہ کا جدید رنگ بنیاد رکھیں گے
اور علامہ دوست محمد قریشی جمعہ پڑھائیں گے
(۳) جامعہ کا سالانہ بجٹ ایک لاکھ
پچاس ہزار تعمیرات پچاس ہزار عمومی اخراجات
لیا رہوتا ہے۔ مخیر حضرات توجہ فرمائیں۔
(ناظم جامعہ)

مقابلہ حسن قرأت

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ بذریعہ ڈاک۔ مورخہ
۱۱ مارچ بروز جمعۃ الوداع۔ غلہ منڈی کی
...حسن قرأت منعقد ہوا۔ جس میں مقامی حفاظ
نے حصہ لیا۔ اول۔ دوئم۔ سوئم آنے
والے حفاظ کو انعامات دئے گئے۔ حاضرین
کی تعداد ڈیڑھ ہزار تھی۔ ضلع لائل پور میں پہلی
دفعہ یہ مقابلہ حسن قرأت منعقد ہوا ہے۔
کامیاب حفاظ کے اسمائے گرامی یہ ہیں۔
حافظ محمود احمد صاحب حامد (اول) حافظ
محمد زاہد صاحب (دوئم) حافظ عبدالقادر صاحب
زاہد (سوئم)
(نوٹ) باقی مقابلہ میں حصہ لینے والے ہر حافظ
کو بھی انعام دیا گیا۔ (عتیق لودھیانوی)
ٹوبہ ٹیک سنگھ)

دینی طلباء کیلئے خوشخبری

امسال مدرسہ عربیہ حنفیہ تعلیم القرآن۔
نکہ مسجد شہداد پور میں عربی۔ فارسی کے
ماہر اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کی گئی ہیں
لہٰذا شائقین طلباء کرام مہتمم مدرسہ سے
خط و کتابت کریں۔ مدرسہ ہذا کا داخلہ ۵
شوال المکرم سے ۳۰ شوال المکرم تک جاری
رہے گا۔ نیز غریب الوطن طلباء کے لئے
مدرسہ کی طرف سے قیام۔ طعام۔ لباس۔ علاج
کا بہترین انتظام کیا جاویگا۔ اور حسب درجات
ذی لعت بھی مقرر کئے جائیں گے اور مزید سہولتیں
بھی بہم پہنچائی جائیں گی۔ لہٰذا تشریف لانے والے
حضرات بذریعہ ڈاک جلد از جلد داخلہ کی منظوری
طلب فرمائیں۔
ناظم مدرسہ رحمت اللہ۔ مدرسہ عربیہ حنفیہ
تعلیم القرآن۔ شہداد پور۔ سندھ

غلام خانیوں کی توبہ

خانپور ضلع رحیم یار خان میں مدرسہ
عربیہ مخزن العلوم عیدگاہ میں ہر سال رمضان
شریف میں خاص طور پر درس قرآن ہوا کرتا
ہے حضرت حافظ الحدیث مولانا درخواستی
مدظلہ قرآنی معارف سے علماء، اور طلبا کو
سرفراز فرمایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس سال
بھی یہ درس جاری رہا جس میں مولوی عبدالغنی
صاحب (غلام خانی عقیدہ والے) کے
شاگرد بھی شریک تھے اور بھی منکرین حیات
نے استفادہ کیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ بہتوں
کو حضرت حافظ الحدیث کی صحبت اور مواعظ
سے توبہ کی توفیق نصیب ہوئی۔ بہتوں نے
حضرت مدظلہ سے بیعت بھی کر لی۔ اللہ تعالیٰ
توحید کے ان مخمی نوں کو قائم رکھے۔ آمین

نظام العلماء مغربی پاکستان کے اعلان کے مطابق

فلم کمپنی کے خلاف احتجاجی جلسے

ٹاؤن کمیٹی ٹل ضلع کوہاٹ

ٹل ۔ ۸ مارچ ۔ مسلمانان ٹل (ضلع کوہاٹ) نے آج ایک ہی جگہ عیدگاہ میں ہزاروں کی تعداد میں نماز عید ادا کی ۔ امامت کے فرائض حضرت مولانا محمد حسین صاحب فاضل دیوبند نے ادا کئے ۔ اس عظیم اجتماع میں مولانا حبیب گل صدر دارالعلوم عربیہ ٹل نے ایک قرارداد پیش کی ۔ جس میں اٹلی اور امریکن کمپنیوں کے رویہ پر اظہار نفرت و حقارت کیا گیا ۔ جو کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فلما کر ان کی نمائش کرنا چاہتی ہیں ۔ مسلمانوں میں اس خبر سے کافی بے چینی پیدا ہوئی ہے حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ۔ کہ وہ ہر دو حکومتوں سے پُرزور احتجاج کرے قرارداد کی تائید مولوی محمد شریف نے کی ۔ اور قرارداد بالاتفاق منظور ہوا ۔ آخیر میں حضرت مرشدنا و مولانا احمد علی صاحب مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی گئی ۔

قرارداد

ٹاؤن کمیٹی ٹل (ضلع کوہاٹ) کا یہ اجلاس خاص اجلاس اٹلی اور امریکن کمپنیوں کے اس مذموم اور کمینہ حرکت پر اظہار نفرت و حقارت کرتا ہے جو کہ وہ ہمارے آقائے نامدار محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فلما چاہتی ہیں ۔ یہ حرکت مسلمانان عالم کے لئے ایک کھلا چیلنج ہے ۔ ہم کبھی یہ برداشت نہیں کر سکتے ہیں ۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو ناٹک یا سینما کے پردہ پر لایا جائے ۔ اور یا آنحضرت کے شبیہ مبارک کو بطور تصویر دکھائی جاوے ۔ یہ اجلاس حکومت پاکستان پر زور دیتا ہے کہ وہ ان حکومتوں سے سخت احتجاج کرے تاکہ مذکورہ کمپنیاں ان شیطانی حرکات سے باز آجائیں

مسلمانان بھکر ضلع میانوالی

عید کے عظیم اجتماع میں یہ تجویز پاس ہوئی :

مسلمانان بھکر کا عظیم الشان اجتماع امریکہ اور اٹلی کی مشترکہ فلم ساز کمپنی کے اس منحوس پروگرام کو سخت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے ۔ جس میں وہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات طیبہ کو فلمانا چاہتی ہے اور یہ اجتماع کہ ایک مسلمان حکومت کی حیثیت سے مذکورہ فلمساز کمپنی کو مسلمانوں کے اضطراب اور بے چینی سے آگاہ کر کے اُس کو اس ارادے سے باز رکھنے کے لئے اپنا پورا رسوخ استعمال کیا جائے ۔

قرارداد کی نقل حضرت مولانا محمد عبداللہ خطیب جامع مسجد طویلہ گیٹ بھکر نے صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کے نام ارسال کی ۔

محمد مشتاق شاہ متعلم مدرسہ دارالہدیٰ

مسلم دنیا

عراق عراق کے وزیر اعظم عبدالکریم قاسم نے کہا ہے کہ فلسطین کو یہود سے آزاد کرانے کے لئے ایک مشترکہ عرب فوج قائم کی جاتی ضروری ہے

عراقی وزیر اعظم نے یہ بھی کہا کہ کویت ایک پکا ہوا پھل ہے جس کو ہم جب چاہیں توڑ سکتے ہیں "

پہلے مصر کے صدر ناصر صاحب مخالفت بھے تو بات مشکل تھی ۔ مگر اب جبکہ شام اور اردن وغیرہ سامراجیوں کا گٹھ جوڑ ہو چکا ہے غالباً ناصر کی ہمدردیاں عراق کے ساتھ ہوں ۔ بلکہ ناصر نے اس کا اظہار بھی کر دیا ہے کہ اگر برطانیہ کویت کے مسئلہ پر عراق سے لڑے گا تو ہم برطانیہ کے مقابلہ میں عراق کی مدد کریں گے

لبنان لبنان شام ہی کے پاس ایک عرب ملک ہے جس میں آدھی یا کچھ کم آبادی عیسائیوں کی بھی ہے اس میں پہلے کی فوجی حکومت کی جگہ اب آزاد خیال حکومت قائم ہے

پچھلے دنوں برطانیہ وغیرہ کی سازش سے وہاں خطرناک بغاوت ہوئی اگر وہ بغاوت کامیاب ہو جاتی صدر ناصر کے بڑی مشکل ہو جاتی اور فلسطین و لبنان کی ریشہ دوانیاں عرب اتحاد کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے رکھ دیتیں مگر اللہ تعالےٰ کا فضل ہوا کہ بغاوت کچل دی گئی ۔ اب مصر ۔ لبنان اور عراق کا اتحاد ہو تو یہ باقی عرب ممالک کے اتحاد کا ضامن ہو سکتا

نظام العلماء مغربی پاکستان کا اجلاس

تمام علماء کرام و ارکان نظام العلماء کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت شیخ ظاہری و باطنی مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات ملک و ملت دین کے لئے عظیم نقصان ہے ۔ قضا و قدر کے سامنے سر تسلیم خم کرنے اور انا للہ سوا کوئی چارۂ کار نہیں ہے ۔ اس سے قبل ہم سے ہمارے معزز اور پرانے رفیق مولانا حافظ فضل احمد صاحب کراچی بھی جدا ہو چکے ہیں ۔ جب کہ بدلتے ہوئے ان کی رہنمائی اور سرپرستی کی زیادہ ضرورت تھی ۔ آپ سب کے صدمے کا صحیح علاج ہم اکٹھے ہو کر درس و تبلیغ کے انتظام کو توی اور اپنی دینی و علمی برادری کو مضبوط شکل میں بنا کر اسلام پر اعتراضات کا دفاع کریں ۔ اتنے نقصان عظیم کے وقت سوچنا اور اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ضروری ہے ۔ اس کے لئے مرکزی کا اجلاس لاہور شیرانوالہ میں ۲۱ مارچ بروز بدھ کو رکھ دیا ہے ۔ جس میں آپ کی شرکت از حد [illegible] ضروری ہے ۔ موسم کے لحاظ سے بستر کا خیال رکھیں اور منگل تک ۲۰ مارچ کو ضرور پہنچ جائیں ۔ کیونکہ اجلاس ۲۱ مارچ صبح ۸ بجے شروع دن جاری رہے گا ۔ فقط

غلام غوث ہزاروی دیوبندی
ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان

شام شام بھی روس سے تعلقات قائم کرتا اور تجارتی بات چیت کرتا رہتا ہے ۔ عرب ممالک میں صرف سعودی عرب اور اردن ہیں جو خالصتہً امریکہ کے دوست ہیں اور جن کو مصر کے صدر ناصر سامراجیوں کے ایجنٹ کہتے ہیں ۔

افغانستان اور پاکستان ان دونوں ملکوں میں صلح و صفائی کے لئے امریکہ کوشش کر رہا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان ابھی پوری طرح روسی اثرات کے سیلاب میں بہ نہیں گیا ہے ۔ ورنہ امریکہ کی مداخلت کا کیا کام تھا ۔ ہماری رائے میں امریکہ کی کوششیں اس وقت تک بارآور نہ ہو سکیں گی جب تک افغانستان اپنے مخصوص مطالبات کے لئے ضد کرتا رہے گا ۔ حالانکہ ان دو ملکوں کا اتحاد معمولی بات نہیں ہے ۔ اس سے عالمی سیاست کا نقشہ بدل سکتا ہے ۔

اعلان

انجمن خدام الاسلام حنفیہ قادریہ کی طرف سے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ میں بصدارت حضرت مولانا عبیداللہ صاحب حضرت مرحوم مسجد امن کھوڑ والی ۱۷ مارچ بعد نماز عشاء منعقد سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں تشریف لا کر شکریہ عنایت فرمائیں ۔

محمد اسحٰق انجمن خدام الاسلام باغبانپورہ

العلماء ورثة الانبياء

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۷ اگست ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۷

جمعیۃ العلماء مغربی پاکستان کا اجتماعِ عظیم

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء کی افتتاحی تقریر

برادران اسلام وعلماء کرام!

آج ساڑھے تین سال کے بعد ہم یہاں جمعیۃ علماء اسلام کے ارکان کی حیثیت سے جمع ہوئے ہیں۔ ان تین سال میں کیا کچھ نہیں ہوا۔ ملک میں بیسیوں تبدیلیاں ہوئیں اور مختلف دور آئے اور گئے۔ اس قلیل عرصہ میں کتنے ہی علماء کو قید و بند اور نظر بندی کی صعوبتیں جھیلنی پڑیں۔ کتنوں کو مقدمہ بازی میں مبتلا کیا گیا اور کتنے اب تک جیلوں میں پڑے حق گوئی کی پاداش میں سزا بھگت رہے ہیں۔ مگر یہ کوئی اعجوبہ نہیں ہے اس دنیا میں کل کے حاکم آج بدترین مجرم اور آج کے مجرم کل مسند اقتدار پہ متمکن نظر آتے ہیں۔ علماء کرام کی تو ساری تاریخ ہی رنگین ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو حق گوئی کے جرم میں کتنا ستایا گیا۔ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو جیل جانا پڑا۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کو تین سال گوالیار کے قلعہ میں نظر بند رہنا پڑا۔ ڈیڑھ سو سال پہلے اسلام کی عالم حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے شاہ اسمٰعیل کو اپنے امیر حضرت سید احمد اور سینکڑوں مخلص مجاہدین کے ساتھ جام شہادت نوش کرنا پڑا۔ اور اسی کے چند سال بعد ہی ۱۸۵۷ء میں جب کہ نصرانی تسلط مسلم انڈیا میں پاؤں پھیلا رہا تھا اور عیسائی مشنریاں حکومت کی امداد سے ایمانوں پر ڈاکے ڈال رہی تھیں۔ علماء دین میدان میں نکلے اور جہاد کا فتویٰ دے کر انگریزوں کو بدکاری اور بے لگامی کی سزا دی اور جب اپنی قوم کے غدار افراد کی غلط کاری سے پون سال کے اسلامی غلبے کے بعد دوبارہ فرنگی کو غلبہ حاصل ہوا تو علماء اسلام خوشامد اور ذلیل زندگی پر دار و رسن کو ترجیح دیتے ہوئے پانچ سو کی تعداد میں پھانسیوں پر لٹک گئے اور کتنے کالے پانی بھیج دیئے گئے۔

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقانِ پاک طینت را

بقیۃ السلف میں سے حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فراستِ ایمانی کی روشنی میں دارالعلوم دیوبند کی تاسیس فرمائی تاکہ نصرانیت کے آنے والے سیلاب کے مقابلہ میں بند باندھنے کے لئے مسالہ مہیا کیا جائے اور علماء تیار کئے جائیں۔ چنانچہ تقریباً نصف صدی کے بعد ان کے شاگرد رشید حضرت مولانا محمود الحسن صاحب دیوبندی نے انگریزی اقتدار کو ختم کرنے کی بنیاد رکھی اور اس نازک دور میں وہ کارہائے نمایاں انجام دے کر بقول فرنگی کے اگر ایک ہفتہ اور ان کی سرگرمیوں کا پتہ نہ لگتا تو انگریزی حکومت کا تختہ الٹ چکا تھا۔ تقدیر کو ابھی اہل ایمان کا اور امتحان لینا تھا۔ چنانچہ شیخ الہند بمعہ شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی اور دیگر رفقا کے جزیرہ مالٹا میں نظر بند کر کے ستائے گئے۔

مگر اب اس نظر بندی اور ترکی خلافت کے حصے بخرے کرنے کی وجہ سے مسلمانان ہند کا شعور بیدار ہو چکا تھا۔ چنانچہ خلافت کی تحریک میں مذکورہ اسیران بمعہ علی برادران وغیرہ کے رہا ہوئے۔ اور ملک کی تحریک آزادی دوسرے دور میں داخل ہو گئی۔ پھر ۱۹۲۰ء سے ۱۹۴۷ء تک مختلف جماعتوں میں مختلف رنگوں میں علماء دین نے جو خدمات انجام دیں، متعصب تو بیشک اس کو نظر انداز کر سکتے ہیں۔ مگر ایک حقیقت نویس مورخ اس کو کبھی فراموش نہیں کر سکتا۔ ابھی پاکستان بننے کے بعد انگریزی اقتدار کی یادگار فرقہ مرزائیہ کے سلسلہ میں علماء دین اور اہل اسلام پر کیا گذری؟

محترم علماء کرام! ان تاریخی حوادث و وقائع کے بعد ۱۹۵۶ء میں ملتان میں علماء کے کنونشن نے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تجدید فرما کر حفاظتِ اسلام اور اسلامی جمہوریت کی روح کو زندہ رکھنے کے لئے منظم جدوجہد کا دوبارہ آغاز کیا۔ مگر اس پر ابھی دو ہی سال گزرے تھے۔ کہ ۱۹۵۸ء میں ایک بدبخت انسان مرزا اسکندر نے جو مشہور غدار جعفر بنگالی سے تعلق رکھتا ہے وطن عزیز پر اپنی ڈکٹیٹر شپ قائم کر لی۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ چند ہی دنوں کے اندر حساس فوجی جوانوں نے اس غدار کے پنجہ سے ملک کو نجات دے دی اور محمد ایوب خاں کی صدارت میں ملکی نظم ونسق سنبھال لیا۔ کاش کہ صدر محترم کے ارد گرد این اے فاروقی، منظور قادر، قدرت اللہ شہاب قماش کے افراد نہ ہوتے تو شاید آج پاکستان کا نقشہ ہی کچھ اور ہوتا۔ مگر ع وہی ہوتا ہے جو منظورِ خدا ہوتا ہے

علماء کی جرأت ایمانی

دیگر جماعتوں کی طرح جمعیۃ علماء اسلام کے دفاتر بھی بند ہو گئے مگر علماء دین جو پہلے سے ہی جو کام بھی کر رہے تھے دین اسلام کی خاطر کر رہے تھے وہ خالص مذہبی فرائض کی ادائیگی سے کیسے غافل ہو جاتے۔ انہوں نے اپنے اسلاف کے نقشِ قدم پہ چلتے ہوئے دینی خدمات کا سلسلہ جاری رکھا اور نظام العلماء مغربی پاکستان کے نام سے ملک میں حق و صداقت کا علم بلند کیا۔ اس اثنا میں غلط کار افسروں کے مظالم کو برداشت کیا۔ آئینی سوالنامے کے جواب میں اپنا فرض پوری طرح ادا کیا بلکہ عائلی قوانین کے نفاذ سے پہلے اپنی حکومت کو حقیقت سے واقف کر دینے اور اہل اسلام

(باقی صفحہ پر)

بقیہ صفحہ اوّل

کی ترجمانی کرنے کی خاطر ملک بھر کے علماء نے اجتماع لاہور میں منعقد کیا۔ پھر تحریری اور تقریری ہر طرح سے حضرت مولانا احمد علی صاحب امیر جماعت کی رہنمائی میں رائے عامہ کو بیدار کیا۔ حکومت تک آواز پہنچائی۔ مگر چند آزاد اور بے پردہ عورتوں نے صدر محترم کو مجبور کر دیا اور عائلی قوانین کے نفاذ کے اعلان سے ملک کو عظیم ابتلا سے دوچار کر دیا۔

معزز ارکان جمعیۃ علماء اسلام! اس اثناء میں مارشل لا گورنمنٹ نے ایک آئین بنا دیا۔ نظام العلماء مغربی پاکستان نے اس پر مفصل تبصرہ کر کے اس میں چند ترمیمیں پیش کیں۔ جو آپ کے سامنے موجود ہیں۔ حکومت نے اس آئین کی روشنی میں نئے انتخابات کا اعلان کیا۔ اس سلسلہ میں نظام العلماء نے دیندار طبقہ اور خاص کر علماء کو مناسب حصہ لینے کا مشورہ دیا۔ چنانچہ اس کا خاطر خواہ نتیجہ نکلا اور آج صوبائی اور مرکزی اسمبلی میں کم ہی کوئی بدبخت ہوگا جو اسلامی احکام کی مخالفت کرنے کی جرأت بااقدام کرے۔ غرضیکہ نظام العلماء نے اپنا فرض ادا کیا۔

افسوسناک صدمہ محترم علماء کرام آخری دور میں افسوس کہ قضاء و قدر نے ہمارے قائد ہمارے رہنما اور ہمارے امیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو ہم سے جدا کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔

پھر تھوڑے ہی دنوں میں حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف والوں کی وفات سے ہماری جماعت اور سندھ ایک باخدا اور جلیل القدر روحانی پیشوا اور مجاہد سے محروم ہوگیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ نظام العلماء کی آواز پر ملک بھر کے علماء نے لبیک کہتے ہوئے پھر لاہور میں اجتماع کیا اور حضرت لاہوری قدس سرہ کی جگہ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کو امیر نظام العلماء اور حضرت کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب کو نائب امیر منتخب کیا۔

علماء کا ابتلاء! اس عرصہ میں علماء پر بڑے بڑے ابتلاء پیش آئے جماعت کے ناظم اعلیٰ بلکہ خود حضرت امیر رحمۃ اللہ علیہ کو لاہور میں چھ ماہ کے لئے نظر بند کر دیا گیا۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء ڈیرہ اسمٰعیل خان کو گرفتار کیا گیا اور بیسیوں علماء کرام پر پابندیاں عاید کی گئیں۔ اس تمام عرصہ میں صدر محترم سے علماء کرام کے وفد کو ملنے کی اجازت نہیں دی گئی۔ ورنہ آج ملک میں اضطراب کی یہ کیفیت نہ ہوتی۔

ایک تازہ حادثہ ہمارے موجودہ قلوب کو مجروح کرنے والے حوادث میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی وفات نے بے انتہا اضافہ کر دیا جو مسلمانان ہند کے آخری سہارا اور مرد مجاہد تھے۔

مارشل لا کا خاتمہ خدا خدا کر کے مارشل لا کا خاتمہ ہوا۔ جماعتوں سے پابندیاں اٹھ گئیں اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے بحیثیت قائم مقام امیر جمعیۃ علماء اسلام، جماعت کی بحالی کا اعلان فرما کر ہمارے ولولوں کو تازہ کر دیا اور آج جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ نمائندہ اجلاس، ملک و ملت کے خوش امید مستقبل پر غور و خوض کر رہا ہے۔

معزز حاضرین اجلاس! آج ملک میں جماعتوں اور افراد میں انتشار ہے آئین کے رد و قبول کا مسئلہ درپیش ہے۔ عائلی قوانین کا قضیہ نامرضیہ ہے۔ اسلامی احکام کے احیاء اور منکرات کے روکنے کا مسئلہ ہے۔ طریق نمائندگی زیر غور ہے۔ اسلامی مشاورتی کونسل کی نامزدگی کشمیر کا سوال۔ داخلی مشکلات اور خارجہ پالیسی پر بحثیں ہو رہی ہیں۔ ملک میں عیسائیت وغیرہ پاؤں پھیلا رہی ہے۔ ذمہ دار وزراء اور زعماء میں سر پھٹول ہے اور مارشل لا سے پہلے جیسے حالات رونما ہو رہے ہیں۔ ان نازک حالات میں آپ کی رہنمائی کی شدید ضرورت ہے۔

معزز علماء کرام آج آپ کو مرکزی انتخابات کرنا اور ملک کے متذکرہ بالا مسائل پر غور کرنا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ عقدے لاینحل اور مسائل پیچیدہ ہیں لیکن اسلام میں ہر مصیبت کا علاج اور ہر درد کا مداوا موجود ہے۔ امید ہے کہ آپ حضرات نئے جوش اور نئے ولولے سے اسلام کی سربلندی ملک و ملت کی حقیقی خیرخواہی اور پاکستان اور حکومت پاکستان کو صحیح معنوں میں اسلامی بنانے کی جدوجہد میں بیش از بیش حصہ لیں گے اور اس اجتماع میں ملک کی صحیح رہنمائی فرمائیں گے۔

٭

اجتماع
کی مفصل کارروائی صـ۱۲ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعتی خبریں!

جمعیۃ علمائے اسلام بھکر

۶ اگست ۱۹۶۲ء کو جمعیۃ علماء اسلام بھکر کا ایک اہم اجلاس حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مرشد آبادی کی صدارت میں ہوا۔ جس میں جمعیۃ علماء اسلام کی وسیع پیمانہ پر تنظیم کرنے کے متعلق مشورے ہوئے اور مندرجہ ذیل انتخاب بالاتفاق ہوا۔

امیر — حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مرشد آبادی خطیب عید گاہ شمالی بھکر۔

ناظم اعلیٰ — مولانا محمد عبداللہ صاحب خطیب مسجد طویلہ گیٹ۔

نائب ناظم — حافظ ممتاز علی صاحب خطیب خالی کھوہ۔

سالار — حافظ محمد صدیق صاحب مالک نیو ہوٹل — خازن منشی اللہ راضی صاحب کلاتھ مرچنٹ۔

اس کے علاوہ اجلاس میں ایک قرارداد کے ذریعہ مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس منعقدہ ۴ اگست میں پاس ہونے والی تمام تجاویز کی پوری تائید کی گئی۔ اور دوسری قرارداد میں حضرت مولانا حفظ الرحمان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے ہند کی ہوش ربا رحلت پر رنج و الم کا اظہار کیا گیا۔ مرحوم کے علمی دینی اور مجاہدانہ کارناموں کو سراہا گیا۔ دعائے مغفرت اور پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام ریل بازار سرگودھا کا اہم اجلاس

بتاریخ ۱۰ اگست دفتر جمعیۃ میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا شہر کا ایک اہم اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ امیر صوبہ شمالی پنجاب کی صدارت میں ہوا۔ شہر کے اکثر اراکین نے شرکت کی۔ حضرت مفتی صاحب نے مرکزی جمعیۃ کے اجلاس منعقدہ ۴ اگست کی کارروائی اراکین کے سامنے مفصل طور پر بیان فرمائی اور فرمایا ان دو سالوں میں ہم نے بہت کام کرنے ہیں اس لئے تمام اراکین جمعیۃ اپنے تن من دھن سے جمعیۃ کے کام میں حصہ لیں۔ مفتی صاحب کی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل تجاویز باتفاق رائے پاس ہوئیں۔

(۱) مرکز سے ممبر سازی کی کاپیاں دستور جمعیۃ منگوا کر ممبر سازی کا کام تیزی سے کام شروع کیا جائے

(۲) ضلعی جمعیۃ کا اجلاس ۲۲ اگست بروز بدھ سرگودھا میں منعقد کیا جائے۔

(۳) انصار الاسلام کے فارم مرکز سے منگوا کر رضاکار بھرتی کئے جائیں۔

(۵) ترجمان اسلام کی خریداری کو زیادہ سے زیادہ ترقی دی جائے۔

(۶) حافظ سعید الرحمٰن بھیروی کو دفتر جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کا خادم مقرر کر دیا ہے۔ (محمد صادق۔ ناظم دفتر)

(۷) سرگودھا میں جلسہ عام کی تاریخ ۱۳ ستمبر مقرر کی گئی جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر نیشنل اسمبلی و رکن مجلس عاملہ مرکزیہ جمعیۃ علماء اسلام پاکستان کو دعوت دی جائے۔ ہر دو حضرات کو دعوت نامے ارسال کر دیئے گئے۔

اسلامی مشاورتی کونسل اسلامی مشاورتی کونسل کے ارکان میں جسٹس اکرم (ریٹائرڈ) کو تجویز کیا گیا ہے۔ باقی ارکان میں جسٹس محمد شریف وائس چانسلر پنجاب یونیورسٹی اور جسٹس اشتیاق حسین وائس چانسلر کراچی یونیورسٹی شامل ہیں۔ علامہ کفایت حسین اور مولانا حامد بدایونی بھی اس کے ممبر ہیں۔ اس کونسل پر ملک کی آبادی نے عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔

بے پردہ لڑکیاں امریکہ کو! نوجوان لڑکوں اور بے پردہ نوجوان لڑکیوں کا ایک گروپ امریکن فیلڈ سروس پروگرام کے تحت نیویارک روانہ ہوگیا۔ ان کی تصویر اخبار امروز ۳۰ جولائی نے شائع کی ہے۔ اسلامی پاکستان کے مقدر پر تصویر دیکھ کر آنکھیں پتھرا جاتی ہیں۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام (لاہور)

۱۷۔ اگست ۱۹۶۲ء

سیاسی جماعتیں اور امریکہ کے روپے

ہم روز اول سے کہہ رہے ہیں کہ پاکستان کے اندر امریکہ کی دولت کام کر رہی ہے۔ ہم نے دیکھا کہ بعض روزنامے درمیانہ انداز سے چل رہے اور خالص اسلامی لائن پہ کام کر رہے ہیں لیکن جہاں ان کے ایڈیٹر یا مالک صاحبان نے امریکہ کا حج کیا واپس ہوتے ہی ان کا اندازِ بیان بدل گیا۔

مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش مرحوم جو مشہور اخبار نویس نوائے پاکستان کے ایڈیٹر اور تحریک ختم نبوت کے کیس میں قیمتی خدمات انجام دینے والے بزرگ تھے۔ انہوں نے منشی مودودی پر بھی یہ الزام عائد کیا تھا کہ ان کا تعلق امریکہ سے ہے یا امریکہ ان کی امداد کر رہا ہے۔ یہ معلوم نہیں کہ ان کی مراد کیا تھی۔ آیا امداد اس طرح کہ مودودی کی کوئی مطبوعہ کتاب غیر معمولی قیمت کے عوض خرید لی تھی۔ یا کاغذ مفت یا ارزاں قیمت پر مہیا کیا جاتا تھا یا اور کوئی صورت ان کے پیش نظر تھی بہر حال ملک میں امریکی روپوں کا چرچا عام تھا الحمد للہ تعالیٰ کہ ہم نے بیرونی امداد پر ہمیشہ لعنت بھیجی ہے حکومت اپنے طور سے کسی سے معاہدہ کرے کسی کی امداد کرے یا امداد حاصل کرے اس کو اختیار ہے مگر رعایا کو حکومت سے بالا بالا کسی بیرونی سلطنت سے گٹھ جوڑ کرنا غداری کے مترادف ہے۔ جہاں تک ہمارا حافظہ کام کرتا ہے مودودی صاحب یا نام نہاد جماعت اسلامی کے کسی اور عہدہ دار کا اخبارات میں یہ بیان شائع ہوا تھا کہ اگر امریکہ کو پاکستان کی ہمدردی حاصل کرنی ہے تو وہ حکومت سے نہیں بلکہ براہ راست عوامی نمایندوں سے رابطہ پیدا کرے قریب قریب اسی قسم کا بیان تھا جو اخبارات میں شائع ہو گیا تھا ہم نے اس وقت بھی یہی کہا تھا کہ اگر ہماری حکومت کا طرز عمل یا کوئی کام ہماری نگاہ میں غلط ہو تو ہمیں اپنے طور سے اس کی اصلاح کی کوشش کرنی چاہئے یا پھر آئینی طور سے ایسی وزارت و حکومت کو بدلنے کے لئے تجویزیں سوچنی چاہئیں۔ مگر یہ امر غداری کے مترادف اور انتہائی خطرناک ہے کہ حکومت سے علیحدہ ہو کر ہم کسی بیرونی حکومت سے کوئی سمجھوتہ کریں اس سے تو اس خطرناک طرز عمل کے راستے کھلتے ہیں جن کی طرف سردار بہادر خاں نے اشارہ کیا تھا کہ پاکستان کے سابقہ انقلابات میں امریکہ اور برطانیہ کا دخل تھا۔ ہم اپنے اس بیان کی تائید میں پاکستان کے ایک مدعی اصلاح اور بزعم خود علمبردار اسلام کا قول پیش کرتے ہیں جنھوں نے غالباً سہروردی یا ٹمار کی حالت میں ملک کے بڑے بڑے علماء کے سامنے یہ خیال ظاہر کیا تھا کہ اب لیگی وزارت کا سوال پیدا نہیں ہوتا امریکہ اب یا ہم سے بات کریگا یا سہروردی صاحب سے۔ اگر یہ روایت صحیح ہے تو ایسے بزخود غلط مدعیان اسلام سے توبہ ہی بھلی۔

ہمارا قطعی فیصلہ اس لئے ہمارا قطعی فیصلہ اور دائمی رویہ یہ رہا ہے کہ ہم کمیونزم اور اشتراکیت کی مخالفت اسلام کی خاطر کریں گے اس کے اصول کی جو اسلامی اصول سے ٹکراتے ہیں تردید کریں گے۔ ملک کو لادینیت سے بچانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگائیں گے۔ مگر یہ کام امریکہ کی خاطر کبھی نہ کریں گے۔ چند دن ہوئے ہمارے دفتر ترجمان اسلام میں ایک مودودی صاحب نے ٹیلیفون کیا او محترم نگران ترجمان اسلام سے کہا کہ چند آدمی آپ کے پاس آنا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ آپ اس درخواست پر دستخط کر دیں کہ کمیونسٹوں کو تمام اداروں سے نکال دیا جائے میں اس بات کے لئے سفارش کرتا ہوں آپ اجازت دیں تو وہ حاضر خدمت ہو جائیں محترم نگران ترجمان اسلام نے جواب میں کہا میں دستخط نہیں کروں گا۔ انہوں نے زوردار لہجہ میں کہا کہ یہ تو خالص اسلامی مسئلہ ہے جناب محترم نگران صاحب نے جواب دیا کہ ہم اپنے اخبار ترجمان اسلام میں کمیونزم کی مخالفت کریں گے اور اپنی تقریروں میں ہزاروں لاکھوں کے مجمعوں میں اشتراکی اصول کی تردید کریں گے مگر امریکہ یا اس کے سفیر کو خوش کرنے کے لئے دستخط نہیں کرنا چاہتے اس پر وہ دوست مایوس اور خاموش ہو گئے۔ حق حق ہوتا ہے اور باطل باطل۔ اصل بات آخر کار ظاہر ہو کر رہتی ہے۔ ہم یہاں قارئین کی آگاہی کے لئے اخبار تعمیر راولپنڈی مورخہ ۱۱ اگست ۱۹۶۲ء کے پہلے صفحے سے ایک مضمون کا اقتباس نقل کرتے ہیں

لاہور۔ الجمہوریہ پارٹی کے سیکرٹری جنرل مسٹر زاہد ملک نے ایک بیان میں کہا کہ امریکی قونصل خانے کے دو افسروں نے ان کو گزشتہ دنوں ایک خط لکھا جس میں کہا گیا "ہمیں یقین ہے کہ آپ کی جماعت محب وطن ہے اور اس کی تمام سرگرمیاں پاکستان کے مفاد میں ہونگی۔ ہم آپ کی جماعت کو مضبوط بنانے کی خاطر پچاس ہزار بطور عطیہ دینا چاہتے ہیں۔ تاکہ امریکہ اور پاکستان کے عوام کے درمیان زیادہ قریبی تعلقات قائم ہوں اور آپ کمیونزم کی مذمت کر سکیں۔ کیونکہ ایسا کرنا آپ کے ملک کے مفاد میں ہے۔ جو ہمیں بہت عزیز ہے۔"

مسٹر زاہد ملک نے کہا کہ ان کی جماعت نے اس پیش کش کو ٹھکرا دیا۔ کیونکہ یہ ایک قسم کی رشوت اور قوم کے لئے ذلت کی باعث تھی۔"

اس مضمون پر اخبار تعمیر نے یہ سرخی قائم کی ہے (امریکی سفارت خانہ کی طرف سے پاکستانی سیاسی جماعتوں کو خریدنے کے لئے بھاری رقمیں پیش کی جا رہی ہیں)

اس اقتباس کے نقل کرنے سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ جو بات ترجمان اسلام اور اس کے تجربہ کار کارکن چند سالوں سے کہہ رہے تھے وہ بالآخر اخبارات کے کالموں کی زینت بن گئی۔ اب یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ بہت سی جماعتیں یا بہت سے افراد امریکہ کی کھونٹی پر ناچتے ہیں یا ناچنا پسند کرتے ہیں۔ ہمارے نزدیک امریکہ کی تخصیص نہیں ہے کسی بیرونی ملک سے چاہے وہ سعودی عرب کیوں نہ ہو رقم حاصل کر کے پاکستان میں تحریکیں چلانا خطرات سے خالی نہیں ہے آپ نے دیکھا کہ امریکی افسر روپیہ اس لئے دے رہے ہیں کہ کمیونزم کی مخالفت کی جائے۔ چاہے امریکہ کی تعریف بالکل نہ ہو یا تھوڑا بہت امریکہ کو بھی کوسا جائے۔ اور اسی لئے ہم نے اس کاغذ پر دستخط کرنے سے انکار کیا ہمیں اس وقت بھی یہ شبہ ہوا کہ یہ کام امریکی افسروں کی کارگزاری بنانے کے لئے کیا جا رہا ہے اور امکان ہے کہ اس میں بھی امریکی سرمایہ کام کر رہا ہو۔ اسی لئے مصر کے صدر ناصر کے خلاف جو جماعت یا جو ملک پروپیگنڈا کرتا ہے ہمیں شک ہوتا ہے کہ یہ امریکہ دوستی کا فرض ادا کر رہا یا اس کی امداد کو ہضم کر رہا ہے اگرچہ ہمیں صدر ناصر سے بھی اختلاف ہو سکتا ہے اور ہم نے اس زمانہ میں کسی ملک کے سربراہ کو نہ صحابی کا درجہ دیا ہے نہ اُسے غلطی اور گناہ سے مبرا سمجھتا ہے۔ مگر آزاد ملک۔ مجاہد مردوں اور دلیر مسلمانوں کی ہم عزت کرتے ہیں چاہے ہم کو بھی ان سے اختلاف ہو مگر ہم ان کی مخالفت کر کے اغیار کو خوش کرنے کی ناپاک کوشش کبھی پسند نہیں کر سکتے۔ اور نہ دشمنوں کا آلہ کار بننے کے لئے تیار ہیں۔

مندرجہ بالا مضمون انہیں دور س نتائج کا حامل ہے کتنے لوگ ہوں گے جو اس امریکی امداد سے بچ سکیں گے جب کہ امداد محض اس نام سے دی جا رہی ہو کہ تم پاکستان کی مضبوطی کے حامی اور محب وطن ہو اور کمیونزم کی مخالفت کر کے اس کو مضبوط بناؤ اس مودودی دوست کی طرح ہر شخص یہی کہے گا کہ یہ تو خالص اسلامی مسئلہ ہے اور اس میں پاکستان کی خیر خواہی کے سوا اور کیا دھرا ہے۔ مگر یہ مٹھاس میں ملفوف زہر ہے۔ بیرونی ممالک کے روپوں کا چسکا لگ جانا انتہائی خطرناک ہے۔ ہم از خود کیوں پاکستان کے استحکام اور غیر اسلامی اصولوں کی مخالفت کا فرض انجام نہ دیں اللہ تعالیٰ سب کو اچھائی کی توفیق دے

آمین

---

۱۹ اگست ۱۹۶۲ء اتوار کو صبح ۸ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ میں مولانا عبدالرحیم صاحب صدیقی درس قرآن دیں گے

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا اہم اجتماع

۴ اگست کو حسب اعلان حضرت حافظ الحدیث حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کی صدارت میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس عاملہ (جنرل کونسل) کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

اسمائے گرامی شرکاء اجلاس

حضرت مولانا حافظ الحدیث حافظ قرآن محمد عبداللہ صاحب درخواستی۔
شیخ الحدیث حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کراچی نیو ٹاؤن
شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و صدر مدرس قاسم العلوم ملتان
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ایم۔ پی۔ اے
حضرت مولانا شیخ الحدیث مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا۔
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ چکوال۔ جہلم
حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب جانشین حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہور
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام صوبہ سرحد۔
حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی لائل پور۔
حضرت مولانا سید حامد میاں صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ مدنیہ لاہور
حضرت مولانا ابوالزاہد محمد سرفراز صاحب صفدر گکھڑ منڈی گوجرانوالہ
حضرت مولانا عبدالواحد صاحب گوجرانوالہ
محترم المقام جناب شیخ حسام الدین صاحب بی۔ اے مالک روزنامہ آزاد لاہور۔
حضرت مولانا علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر لاہور۔
حضرت مولانا صاحب زادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد
حضرت مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم دار العلوم سرحد پشاور
حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جہلم۔
حضرت مولانا عبدالقادر قاسمی جہلم مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔
حضرت مولانا تاج الدین صاحب بسمل نقشبندی احرار نگر پڈ عیدن نواب شاہ
حضرت مولانا فضل غنی صاحب مدرس مدرسہ عربیہ معراج العلوم بنوں۔
حضرت مولانا شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ملتان۔
حضرت مولانا محمد الدین صاحب جھنگ صدر جھنگ بازار۔
حضرت مولانا خلیل الرحمٰن صاحب بانی پتی فاضل دیوبند جھنگ۔ صدر
حضرت مولانا سید ذوالحسین صاحب فاضل دیوبند خطیب مسجد غلہ منڈی مہتمم مدرسۃ العلوم الشرعیہ جھنگ صدر
حضرت مولانا عبدالعزیز جالندھری منڈی چوہڑ کانہ اسلام پور ضلع شیخوپورہ۔
حضرت مولانا محمد رمضان صاحب خطیب جامع مسجد اکال گڑھ راولپنڈی۔
حضرت مولانا قاری محمد امین صاحب دار العلوم حنفیہ عثمانیہ راولپنڈی۔
حضرت مولانا عبدالحلیم شاہ صاحب عمرزئی سرحد۔
حضرت مولانا قاضی علی رانا صاحب خطیب جامع مسجد ٹانک ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
حضرت مولانا سالار حبیب شاہ صاحب مانیری بالا سرحد۔
حضرت مولانا فضل حق صاحب خطیب جامع مسجد گنج منڈی راولپنڈی۔
حضرت مولانا حمید اللہ صاحب صدر جمعیۃ العلماء ٹانک سٹی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان
جناب حکیم جمال الدین صاحب صدر بازار نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور
حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب مدرس مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔
حضرت مولانا عبدالحمید صاحب مہتمم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ۔
حضرت مولانا محمد نذیر اللہ خان صاحب سرپرست جامع مسجد حیات النبی۔ گجرات
حضرت مولانا غلام مصطفٰے صاحب ختم نبوت حال مقیم گوجرانوالہ
حضرت مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی خطیب غلہ منڈی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ (لائل پور)
حضرت مولانا محمد اسلم صاحب نشا کمرہ مدرس مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر۔
حضرت مولانا محمد خلیل صاحب متولی جامع مسجد حیات النبی۔ گجرات۔
حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ناظم مدرسہ نصرت العلوم گوجرانوالہ
حضرت مولانا امیر محمد خاں صاحب درانی ممبر یونین کونسل چک نمبر ۹ علاقہ تلمبہ ضلع ملتان
حضرت مولانا عبدالمجید صاحب فاروقی، چوہڑ کانہ منڈی ضلع شیخوپورہ۔
حضرت مولانا مقبول احمد صاحب نائب ناظم جامعہ رشیدیہ منٹگمری۔
حضرت مولانا محمد امین صاحب نیلا گنبد انارکلی لاہور
حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
حضرت مولانا شاہ محمد صاحب علوی موضع مانانوالہ بار تحصیل و ضلع شیخوپورہ
حضرت مولانا نثار احمد صاحب حسن آباد۔ لاہور
حضرت مولانا محمد طفیل صاحب انارکلی نیلا گنبد لاہور۔
حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی خطیب جامع مسجد انارکلی۔
حضرت مولانا فضل ربی صاحب خطیب مسجد فیض الاسلام گنپت روڈ انارکلی لاہور
حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب امام مسجد ٹیگور۔ پارک نکلسن روڈ۔ لاہور
حضرت مولانا محمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد گلی لانگریانوالی۔ گوجرانوالہ
حضرت مولانا عبدالمجید صاحب معرفت نذیر اینڈ برادرس جناح کلاتھ مارکیٹ سکھر (سندھ)
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب۔ مدرسہ تبلیغ الاسلام خاص میانوالی۔
حضرت مولانا علی محمد نمائندہ جمعیت علماء اسلام فقیر والی ضلع بہاولنگر۔
حضرت مولانا احمد سعید صاحب مدرس مدرسہ تبلیغ الاسلام نائب ناظم ضلع میانوالی
حضرت مولانا غلام ربانی صاحب خطیب مکی مسجد۔ شہر رحیم یار خاں۔
حضرت مولانا عبدالستار صاحب خطیب جامع مسجد چوک تیا محلہ راولپنڈی
حضرت مولانا غلام حسین صاحب مہتمم مدرسہ نظامیہ قرآنیہ مسلم روڈ قلعہ گوجر سنگھ لاہور
حضرت مولانا حکیم محمد منظور عالم صاحب صالح پور تحصیل و ضلع گوجرانوالہ
حضرت مولانا فیض محمد صاحب جتوئی۔ جتوئی ضلع مظفر گڑھ
حضرت مولانا محمد عیسٰے میاں علی ضلع شیخوپورہ۔
حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب انجمن خدام الاسلام حنفیہ قادریہ۔ جی۔ ٹی روڈ باغبانپورہ۔ لاہور۔
حضرت مولانا محمد خلیل الرحمٰن صاحب جگرانی مہتمم و مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم چکلا مدرس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا۔
حضرت مولانا عبدالسمیع صاحب ناظم جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا۔
حضرت مولانا عبدالسلام صاحب خطیب جامع مسجد کلاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
حضرت مولانا محمد عبدالقادر صاحب آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان بیکانیری گیٹ بہاولپور۔
حضرت مولانا محمد یوسف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ۔
حضرت مولانا محمد امین صاحب مدرسہ عربیہ مدنیہ مخدوم پور پہوڑاں ملتان۔
حضرت مولانا شیر محمد خاں صاحب غازی بندہ ضلع مظفر گڑھ
حضرت مولانا شیر زمان خان صاحب کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
حضرت مولانا سکندر خان صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام ضلع بنوں۔
حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان
جناب ڈاکٹر عبدالفتاح صاحب بلوچ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام۔ پنوعاقل ضلع سکھر۔
حضرت مولانا محمد انور بن مولانا شیر محمد صاحب سابق صدر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر۔ مدرسہ انوار العلوم حضرت بڈہ
حضرت مولانا محمد عبداللہ خالد صاحب خطیب جامع مسجد مانسہرہ۔ ضلع ہزارہ۔
حضرت مولانا سید سرور حسین صاحب صدر جمعیۃ علماء اسلام لاہور۔ کرشن نگر۔
حضرت مولانا نور محمد صاحب مہتمم مدرسہ ہاشمیہ سجاول ضلع ٹھٹھہ (سندھ)

حضرت مولانا محمد یونس صاحب۔ پوڑی نمبر ۲۲۔ راولپنڈی۔

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب۔ مدرس مدرسہ مدینۃ العلوم قصبہ چک راداس تحصیل چونیاں۔

حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب جالندھری مدرس مدرسہ اشرف المدارس محلہ گورونانک پورہ لائل پور۔

حضرت مولانا حبیب گل صاحب صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم عربیہ ٹل۔ ضلع کوہاٹ۔

حضرت مولانا محمد سلیم صاحب۔ جناح کالونی لائل پور۔

جناب پیر مبارک شاہ صاحب۔ محلہ پیراں مردان۔

حضرت مولانا سید امیر حسین صاحب گیلانی خطیب جامع مسجد التقویٰ۔ نزد ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ

حضرت مولانا محمد صادق صاحب ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سرگودھا

حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب سلیمی ناظم مدرسہ جامعہ مدنیہ ستلج کاٹن ملز اوکاڑہ۔

حضرت مولانا فضل محمد صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی و امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ ضلع بہاولنگر۔

حضرت مولانا محمد قمر الدین صاحب صدر مبلغ مدرسہ قاسم العلوم فقیروالی۔ نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر

حضرت مولانا نور احمد صاحب ناظم مدرسہ مفتاح العلوم۔ نزد مارکیٹ سبی (کوئٹہ)

حضرت مولانا محمد قاسم صاحب قاسمی۔ ناظم مدرسہ عربیہ قاسم العلوم فقیروالی ضلع بہاولنگر

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ العلماء اسلام ضلع پشاور۔

حضرت مولانا لطف الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان مقام شہباز گڑھ

حضرت مولانا گل امیر صاحب نائب مہتمم دارالعلوم صدیقیہ حلقہ مہمند۔ تحصیل پشاور۔

مولانا سید امام شاہ صاحب ناظم دارالعلوم صدیقیہ حلقہ مہمند۔ تحصیل پشاور۔

حضرت مولانا عبدالصمد صاحب چک ہارون آباد۔ نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام فقیروالی۔ ضلع بہاولنگر۔

حضرت مولانا محمد رفیق صاحب ناظم مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ رجسٹرڈ منچن آباد۔ ضلع بہاولنگر۔

حضرت مولانا عبدالباقی صاحب مفتی مدرسہ عیدگاہ بہاولنگر و نمائندہ جمعیۃ علماء اسلام۔ شہر بہاولنگر۔

حضرت مولانا محمد عبدالحلیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر۔

حضرت مولانا سید طفیل احمد صاحب گیلانی امیر جمعیۃ علماء اسلام گوجرہ ضلع لائل پور

حضرت مولانا حکیم جان محمد صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام جھنگ صدر۔

حضرت مولانا ایم جان محمد صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ رجسٹرڈ منچن آباد ضلع بہاولنگر۔

حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مہتمم مدرسہ امداد تعلیم القرآن گلبرگ اے۔ لائل پور۔

حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب مدرس قومی ہائی سکول سیالکوٹ ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء اسلام سیالکوٹ۔

حضرت حافظ محمد یوسف صاحب نائب ناظم جامعہ اسلامیہ قصور ضلع لاہور

محترم المقام محمد رضا شاہ صاحب رضا منظر اینڈ برادرز ہاؤس دہاڑی روڈ ملتان

حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب ناظم مدرسہ جامعہ انوریہ منٹگمری شہر در جامع مسجد نور

حضرت مولانا فاضل حبیب اللہ صاحب جالندھری ناظم جامعہ رشیدیہ و ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع منٹگمری۔

جناب مولانا محمد شریف صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر۔

جناب مولانا محمد عبدالغنی صاحب مبلغ اسلام مالک پاکستانی دواخانہ بورے والہ۔

جناب مولانا شیخ گلزار محمد صاحب جالندھری خادم مدرسہ تعلیم القرآن بیادگار حضرت شیخ الاسلام مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ۔ مالک فرم نیشنل مل سٹور ملتان۔

جناب حکیم حافظ محمد یوسف صاحب چغتائی ایڈیٹر ماہنامہ الشفاء ناظم جمعیۃ العلماء اسلام کہروڑ پکا (ملتان)

جناب مولانا نور الحق صاحب ابن مولانا محمد سعید صاحب مدظلہ امیر جمعیۃ علماء اسلام کہروڑ پکا۔ (ملتان)

حضرت مولانا محمد عثمان صاحب مہتمم مدرسہ خدام القرآن ڈاکخانہ بیرسے شاہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں۔

حضرت مولانا خوشی محمد صاحب معرفت حاجی محمد الدین محمد عبداللطیف کاٹن فیکٹری منٹگمری

حضرت مولانا محمد شفیع صاحب معرفت ایم غلام محمد اینڈ برادرز نمبر ۸ مرچنٹ دیل بازار منٹگمری۔

حضرت مولانا محمد لطیف صاحب معلم مدرسہ تجوید القرآن۔ قلات۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب پٹرلیاں۔ نوار مینڈی۔ لاہور۔

حضرت مولانا محمد غفران صاحب مسجد خواص خاں پرانی انار کلی۔ لاہور۔

حضرت مولانا حاجی غلام رسول صاحب خازن جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ۔ ضلع لائل پور۔

حضرت مولانا محمد حسن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام۔ تحصیل چکوال۔

محترم المقام محمد نذیر صاحب سعدی پارک مزنگ لاہور۔

محترم المقام محمد ہاشم صاحب چوہدری۔ جہلم

محترم المقام محمد رشید صاحب سعدی پارک مزنگ لاہور۔

حضرت مولانا محمد منظور بیگ صاحب خطیب نئی مسجد لٹن روڈ ۱۰۲۔ لاہور

حضرت قاری بشارت علی صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام انار کلی۔ ابراہیم سٹریٹ۔ دھنی رام روڈ۔ انار کلی۔ لاہور

حضرت مولانا قاضی عبیداللہ صاحب ولد قاضی محی الدین صاحب شیخ الحدیث جامعہ صدیقیہ مجاہد پورہ گوجرانوالہ۔

حضرت مولانا سید منظور الحسن صاحب مہتمم مدرسہ تجوید القرآن خالصہ کالج۔ لائل پور۔

محترم المقام رحمت خاں صاحب شیخوپورہ سول کوارٹر ۱۵/۵

محترم المقام حکیم لال دین صاحب نوشہرہ صدر

محترم المقام جمیل احمد صاحب قلعہ گجھمن سنگھ لاہور۔

محترم المقام طالب حق صاحب ایڈیٹر ہفت روزہ پیام اسلام شیرانوالہ گیٹ۔ لاہور

جناب ڈاکٹر محمد ہارون صاحب۔ تنگبار ی تحصیل مانسہرہ۔ ہزارہ

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب جامعہ مدنیہ لاہور

حضرت مولانا عبدالمجید صاحب مدرس مدرسہ دارالعلوم عیدگاہ کبیر والہ ضلع ملتان۔

جناب مولانا قاری غلام فرید صاحب مدرسہ تجوید القرآن انجمن خدام الدین شیرانوالہ لاہور

محترم المقام مرزا غلام نبی صاحب جانباز ماہنامہ تبصرہ۔ لاہور

حضرت مولانا فضل محمود صاحب ناظم مدرسہ دارالعلوم کوہاٹ۔

حضرت مولانا محمد منیر صاحب۔ پل لکڑ والا مکان ۴۸/۱۷۰/ما۔ گلی ڈونگا والی۔ گوجرانوالہ

محترم المقام مختار احمد صاحب ح ا ر آنرز فارسی و اردو مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جامع مسجد گنبد والی۔ جہلم

حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب خانقاہ یٰسین زئی پنیالہ تحصیل و ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔

حضرت مولانا امیر الدین صاحب جامع مسجد بارود خانہ لاہور

محترم المقام عبداللطیف صاحب چوہڑ کانہ ضلع شیخوپورہ۔

محترم المقام محمد اسلم صاحب متعلم مدرسہ دارالترتیل لمبی روڈ مزنگ لاہور

حضرت مولانا خان محمد صاحب خانقاہ سراجیہ خطیب جامع مسجد مینار والی۔

حضرت مولانا محمد صابر صاحب مسجد لائن والی اندرون شیرانوالہ لاہور

محترم المقام محمد عبدالمجید سعید صاحب القاسمی اسلام مین بازار فاروق گنج۔ لاہور

حضرت مولانا میاں محمد شفیق صاحب دارالعلوم اسلامیہ چارسدہ۔

حضرت میاں حکیم احسان اللہ صاحب کاکاخیل پارہ ہوتی کلپانی۔ مردان

محترم المقام محمد عباس صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ

محترم المقام عبدالعزیز صاحب گوجرانوالہ چوک کھائیوالہ۔

حضرت مولانا محمد صاحب بازار جابجا بڑیاں گوجرانوالہ

حضرت مولانا محمد نذیر صاحب خطیب جامع مسجد سمبڑیال ضلع سیالکوٹ۔

حضرت مولانا احمد اللہ صاحب میاں علی ضلع شیخوپورہ

حضرت مولانا قاری حسن شاہ صاحب مدرس مدرسہ تجوید القرآن موتی بازار لاہور۔

حضرت مولانا غلام محمد صاحب خطیب چوہڑ کانہ منڈی۔ ضلع شیخوپورہ۔

جناب ایم حکیم شبیر محمد صاحب صوفی مہتمم مدرسہ انوار الاسلام جھنگ سٹی

حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم مدرسہ اسلامیہ نور ہدایت و خطیب جامع مسجد موتی کلور کوٹ۔

محترم المقام سید محمد سلیمان احمد صاحب برکتی۔ بہاولپوری

سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

حضرت مولانا غازی سلطان ظہور صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع شیخوپورہ

حضرت مولانا ضیاء الدین صاحب اوکاڑہ

حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب خطیب جامع آسٹریلین، لاہور۔

حضرت مولانا محمد سعید صاحب مدرس مدرسہ تجوید القرآن کوچہ کندیگراں موتی بازار، لاہور

جناب محمد شفیق صاحب۔ جھنگ صدر

حضرت مولانا محمد رفیق صاحب مدرس مدرسہ تجوید القرآن کوچہ کندیگراں موتی بازار لاہور

محترم المقام عبدالحئی صاحب جھوتی گوٹھ ضلع کیمبلپور
محترم المقام رشید احمد صاحب نائب سالار
جمعیت علماء اسلام گوجرانوالہ
حضرت مولانا دوست محمد صاحب تبنانیوال نائب
صدر جمعیت علماء اسلام ضلع ملتان
محترم المقام مولانا محمد انور صاحب پانستا سالار اعلیٰ شہر جہلم
حضرت مولانا صوبیدار عزیز الرحمٰن صاحب ناگھر سندھ
حضرت مولانا سید فضل الرحمٰن احمدر
منڈی سلانوالی ضلع سرگودھا۔
حضرت مولانا محمد شمس الدین صاحب بمو ضلع درویش
ضلع ہزارہ
حضرت مولانا گل محمد خان صاحب سالار
پشاور شہر
حضرت مولانا غازی خدا بخش صاحب ایڈیٹر
ترجمان اسلام لاہور

قرار دادیں

مشاورتی کونسل

مرکزی جمعیت علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس اسلامی مشاورتی کونسل کی موجودہ تشکیل پر شدید احتجاج اور اس پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے یہ اجلاس ماہرین قوانین مروجہ کو اسلامی مسائل پر مشورہ دینے کا اہل نہیں سمجھتا اور نہ ہی کسی منکر حدیث اور بدعقیدہ آدمی کو اس کا حق دیتا ہے کہ وہ اسلامی احکام کے فیصلے کرتا پھرے۔ یہ اجلاس حکومت کو خیر خواہانہ مشورہ دیتا ہے کہ کروڑوں عوام کی رائے اور ان کے مذہبی جذبات کا احترام ہی ملک کے اندر یکجہتی اور دائمی اطمینان کا باعث ہو سکتا ہے۔ اس اجلاس کی قطعی رائے ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل میں معتمد اور مستند علماء کی شرکت اور ان کی برتری تسلیم کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ورنہ موجودہ مشاورتی کونسل کو سرکاری مشاورتی کونسل تو کہا جا سکتا ہے لیکن وہ اسلامی مشاورتی کونسل کہلانے کی کسی طرح مستحق نہیں۔

نیز یہ اجلاس امیر جمعیت کو اختیار دیتا ہے کہ وہ ایک ایسی غیر سرکاری مشاورتی کونسل کی تشکیل کریں جو کہ مستند اور معتمد علیہ علماء کرام اور ماہرین قوانین مروجہ پر مشتمل ہو۔ تاکہ وہ پیش آمدہ مسائل میں اسمبلیوں اور ملک کو صحیح مشورہ دے سکیں

منظور قادر

جمعیت علماء اسلام کا یہ اجلاس منظور قادر جیسے وکیل کو چیف جسٹس کے عہدے پر فائز کرنے کو کسی طرح قرین مصلحت قرار نہیں دیتا اور خاص کر ایسی صورت میں جبکہ پاکستان کے موجودہ وزیر خارجہ ایس رائس پوپ سے تشبیہ دے چکے ہیں اور عوام میں ان کے مذہب کے بارہ میں خطرناک افواہیں موجود ہیں۔ اسلامی پریس نے بھی اس کے خلاف شدید احتجاج کیا ہے۔ ایسے شخص کو چیف جسٹس کے عہدے پر فائز کرنا ملک و قوم کی شان کے خلاف اور مذہب سے ناقابل برداشت بے اعتنائی ہے۔

اور صدر محترم سے اپیل کرتا ہے کہ وہ اس مسئلہ میں رائے عامہ کا احترام کریں۔

محرک: مولانا عبدالقادر صاحب
موئید: مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ ہذا

خارجہ پالیسی

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس اس بنیادی تصور کا دوبارہ اعادہ کرتا ہے کہ پاکستان کی خارجہ پالیسی بالکل آزاد ہونی چاہیئے اور اس ضمن میں سردار بہادر خان کے اس بیان کو کہ پاکستان کے انقلابات امریکہ اور برطانیہ کے اشارے سے ہوتے ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس نہایت تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان سیاستدانوں کی شدید مذمت کرتا ہے، جنہوں نے اپنی غلط تدابیر یا خود غرضی اور خواہش اقتدار کی بنا پر اغیار کو وطن عزیز کے معاملات میں اتنا دخیل بنانے کا سامان بہم پہنچایا اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ ملک کو اغیار کی ریشہ دوانیوں سے بچانے کے لئے عیسائی مشن کی تمام سرگرمیوں کو بند کرے اور ظفر اللہ قادیانی۔ ایم اے فاروقی۔ منظور قادر۔ قدرت اللہ شہاب۔ جسٹس منیر اور تمام پرانے سیاستدانوں کو ریٹائر کر دے۔

عائلی قوانین

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس عائلی قوانین کی جملہ دفعات کو قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ قطعیہ اور اجماع امت کے خلاف قرار دیتا ہے۔ پاکستان میں خلاف اسلام قوانین کا اجراء ایک شرمناک حرکت ہے جس سے پاکستان کی اسلامیت مجروح ہو رہی ہے۔

ملک بھر کے جملہ مکاتب فکر علماء نے ان قوانین کو اسلام کے خلاف کھلا چیلنج اور مداخلت فی الدین قرار دیا ہے۔ بنابریں یہ اجلاس قومی اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ ان قوانین کو منسوخ کر کے عامۃ المسلمین کو مطمئن کریں۔

اور اسلامی قوانین کے دعدوں کے ایفاء کے اخلاقی فرض سے سبکدوش ہوں جو انتخابات کے وقت انہوں نے قوم سے کئے تھے۔ اور ان کی بجائے مظلوم عورتوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے صحیح اسلامی قوانین بنا کر نافذ کریں۔ اور جب تک پاکستان میں محاکم شرعیہ قائم نہ ہوں اس وقت تک معتمد علماء دین کو قاضی مقرر کر کے تنسیخ نکاح۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت اور دادرسی کا انتظام کریں۔

تشکیل حکومت

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس تشکیل حکومت کے سلسلہ میں جب کہ ملک میں نمائندہ حکومت اور نمائندگی کی بحث چھڑی ہوئی ہے۔ اسلامی روشنی میں یہ اعلان کرتا ہے کہ حکومت بنانے کے لئے اُن سب طریقوں پر عمل کیا جا سکتا ہے جو خلافت راشدہ کے زمانہ میں اختیار کئے گئے۔ عوام کے معتمد علیہ نمائندوں کے ذریعے سے انتخاب امیر (صدر) اور ان ارباب حل و عقد کا انتخاب عوامی دوٹوں سے لیا جا سکتا ہے مگر دونوں صورتوں میں امیر اور نمائندوں کے لئے شرعی صفات اور اہلیت کا ہونا لازمی ہے۔ البتہ حق رائے دہندگی بالغان میں مستورات کو گھسیٹنا اور خاص کر آج کل کی بے باکی اور فتنہ کے زمانہ میں قطعاً صحیح نہیں ہے۔

اسلامی ثقافت

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس اس دو رنگی اور حکام و عمال کے قول و عمل کے تضاد کو ملت کے لئے خطرہ عظیم تصور کرتا ہے کہ وہ زبان اور قلم سے اسلامی ثقافت کا اعلان اور اسلامی معاشرہ کی حمایت کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مگر عملاً وہ فواحش و بے حیائی کا ارتکاب کرتے اور ان کاموں کو اسلامی ثقافت کا نام دیتے ہوئے ان کے فروغ کا سبب بن رہے ہیں۔

بنابریں یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آئین کی روشنی میں معاشرہ کو اسلام کے مطابق بنانے کے لئے عریانی بیحیائی اور ناچ گانوں پر پابندی عائد کر کے ملک کو بڑھتی ہوئی فحاشی کی تباہ کاریوں سے نجات دلائے۔

جمعیت حدیث کا انکار

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ حجیت حدیث کا انکار قرآن پاک کی پیغمبرانہ تشریحات کو ناقابل تبدیل قرار دینا۔ چوری اور زنا وغیرہ کی شرعی سزاؤں کو باوجود قدرت کے ظلم قرار دینا یا کسی زمانے یا ملک کے ساتھ مخصوص کرنا۔ عائلی قوانین کو عین قرآن قرار دینا۔ اجماع صحابہؓ کا انکار اور احکام اسلام کی تضحیک و تخفیف موجبات کفر ہیں۔ اسلام کے نام سے ان امور کا ارتکاب دراصل اسلام کے نام سے کفر کی اشاعت اور اسلام کی بیخ کنی کے مترادف ہے۔

نیز یہ اجلاس علماء پاکستان کے اس فتویٰ کی تصدیق و توثیق کرتا ہے۔ جس کی رو سے غلام احمد پرویز کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا گیا ہے۔

نیز یہ اجلاس ذمہ داری سے اعلان کرتا ہے کہ کتاب و سنت کی تشریح کا حق مستند اور معتمد علماء دین کے سوا کسی کو نہیں ہونا چاہیئے۔

قلات ڈویژن میں معلمین کی تنخواہیں

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس اس امر کے خلاف زبردست احتجاج کرتا ہے کہ قلات ڈویژن کے پرائمری اسکولوں میں معلم قرآن کو صرف پندرہ روپے ماہوار تنخواہ دی جاتی ہے جبکہ ون یونٹ بننے سے پہلے اس علاقہ میں معلم قرآن کو بھی۔ وی ٹیچر کے برابر تنخواہ دی جاتی تھی۔ اور اس وقت کے مقرر شدہ اساتذہ اب بھی وہی تنخواہ پا رہے ہیں یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کے محکمہ تعلیم اور خصوصاً کوئٹہ ڈویژن قلات ڈویژن کے محکمہ تعلیم کے افسران سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ پہلے کی طرح موزوں آدمیوں کو قرآن پاک کی تعلیم کے لئے اس پہلے گریڈ پر مقرر کر کے اسلام پسندی کا ثبوت دے

محکمہ اوقاف

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس محکمہ اوقاف کا اپنے فرائض سے غفلت اور مساجد کی ضروریات کی طرف سے بے اعتنائی پر احتجاج کرتا ہے اور اس امر کو انتہائی افسوسناک قرار دیتا ہے کہ محکمہ اوقاف کے منیجر صاحبان علماء و خطباء مساجد کو ان کے اسلامی فرائض کی ادائیگی سے روکتے ہیں۔ اور عائلی قوانین جیسے غلط باتوں کے خلاف تقریروں پر نوٹس

لیتے ہیں۔ یہ اجلاس حکومت پر واضح کرتا ہے کہ اگر محکمہ اوقاف کا یہی وطیرہ رہا تو علماء دین اور مسلمانانِ پاکستان یہ رائے قائم کرنے میں مجبور سمجھے جائیں گے کہ محکمہ اوقاف کا قیام یا، ساجد پر قبضہ نظام دین کو مختل کرنے اور علماء دین کی آزادی کو سلب کرنے اور ان کو حکومت کا آلۂ کار بنانے کی خاطر ہے۔

فرقہ وارانہ تقریبات

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس ملک کی فرقہ وارانہ فضا کو خوشگوار رکھنے کے لئے اس امر کی ضرورت محسوس کرتا ہے کہ ہر فرقہ کی اپنی فرقہ وارانہ تقریبات اس کی اپنی عبادتگاہوں اور اسکی اپنی آبادیوں تک ہی محدود ہوں۔ اور کسی طبقہ کو یہ اجازت نہ ہو کہ وہ اپنی فرقہ وارانہ تقریبات دوسرے فرقہ کی آبادیوں میں جا کر منائے۔ مشترکہ مقامات صرف مشترکہ مقاصد کے لئے ہی استعمال ہوں۔

(۲) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ محرم اور چہلم وغیرہ کے سلسلہ میں شیعوں کے ماتمی جلوسوں کو مساجد کے سامنے ٹھہر کر ماتم کرنے اور ہنگامہ آرائی کرنے کی اجازت نہ دے۔ جس سے مساجد کی بے حرمتی اور فساد کا خطرہ پیدا ہوتا ہے۔

نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ امسال جتنے ماتمی جلوسوں کے لائسنس بغیر رضامندی فریق ثانی کے دیکھے افسروں نے حکومت کی پالیسی کی خلاف ورزی کی ہے۔ ان کی انکوائری کی جائے تاکہ حکام کی ذہنیت کا پتہ لگ سکے۔ اور حکومت ان کے خلاف باضابطہ کارروائی کر کے موجبات فساد کی روک تھام کر سکے۔

مسئلہ کشمیر

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مسئلہ کشمیر میں بھارت کی غیر مصالحانہ پالیسی کو بنظر حقارت دیکھتا ہے اور اپنے حلیف ممالک کی سرد مہری کی مذمت کرتے ہوئے اعلان کرتا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا حل صرف یہ ہے کہ قوم کو طاؤس ورباب اور بیدینی کی لعنت سے نجات دے کر بہادر مسلمان اور سرفروش مجاہد بنایا جائے اور ہر طرح کی تیاریوں اور قوت بازو سے کام لیتے ہوئے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کیا جائے۔

نیز یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ کشمیر کے سلسلہ میں قطعی اور واضح پالیسی کا اعلان کرے۔

ضروریات زندگی کی گرانی

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا اجلاس اس امر پر اظہارِ تشویش کرتا ہے کہ ملک کی غذائی حالت اور ضروریات زندگی کی گرانی عوام کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ مہاجرین کے مسائل کا معلق رہنا اور ہزاروں کا بے گھر اور تباہ حال رہنا افسوسناک ہے۔ مختلف اضلاع میں پانی کی نایابی نہایت تکلیف دہ ہے۔ یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ وہ عوام کی ان تکالیف کی فوری ازالہ کی طرف توجہ کرے۔

حکومت الجزائر کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس الجزائری حکومت کو اس کی آزادی پر مبارکباد دیتا اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں متحد اور نظر بد سے محفوظ رکھے۔ اسی طرح انڈونیشیا اور ہالینڈ کے سمجھوتے پر کہ ایک سال میں ڈچ فوجیں مغربی نیوگنی سے نکل جائیں گی اظہار مسرت کرتا اور اس کامیابی پر انڈونیشیا کو مبارکباد دیتا ہے۔ نیز یہ اجلاس شمالی افریقہ کے مسلم ممالک مغربی ممالک کے دست برد سے بچنے کے لئے ایک مضبوط وفاق بنانے کی درخواست کرتا ہے۔

آئین کی اصلاح

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس آئین میں اس امر کی وضاحت کے باوجود کہ کوئی امر اسلام کے خلاف پاس نہیں کیا جائے گا۔ اس کے خلاف موجودہ قومی اسمبلی نے ایسا بجٹ پاس کیا ہے جس میں شراب اور سود وغیرہ قطعی محرمات کو جائز قرار دے کر اپنے حدود اختیار سے تجاوز کیا ہے۔ یہ اجلاس صدر مملکت سے درخواست کرتا ہے کہ اس کی اصلاح فرما کر ملک کو مطمئن کر دیں۔

محرک: مفتی نعیم

مؤید: قاضی عبد اللطیف صاحب کلاچی

قومی پارلیمنٹ کے ارکان کو مبارکباد

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس قومی پارلیمنٹ کے ارکان کو عموماً اور خان محمد ایوب خاں ساکن الائی ضلع ہزارہ کو خصوصاً اس امر پر مبارکباد پیش کرتا ہے کہ انہوں نے مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کرنے کی تجویز پاس فرما کر اپنا اسلامی فرض ادا کیا ہے۔

اور حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ اس کام کی تکمیل کے لئے ماہرین قانون اسلام اور ماہرین قانون مروجہ کا ایک بورڈ قائم کیا جائے جس میں ماہرین قانون اسلام کی برتری تسلیم کی گئی ہو۔

نیز یہ اجلاس صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کی ان تجاویز کو بنظر استحسان دیکھتا ہے جن کی رو سے شراب پر پابندی اور زنا و فواحش کی شرعی سزاؤں کے لئے سلیکٹ کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے اور اسمبلی کے سپیکر اور وزراء سے درخواست کرتا ہے کہ جلد از جلد ان تجاویز کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

حکومت کا نام اور مذہب

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ موجودہ حکومت کا چونکہ یہ دعویٰ ہے کہ یہ اسلامی حکومت ہے اس لئے یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ

(ا) اس حکومت کا نام جمہوریہ اسلامیہ پاکستان ہو۔

(ب) یہ صاف اعلان ہو کہ حکومت کا مذہب اسلام ہوگا۔ جس کے دو رکن ہیں قرآن و سنت۔

(ج) سرکاری تعطیل بجائے اتوار کے جمعہ کے روز ہو۔

(د) موجودہ عیسائی مشن اسکولوں کو حکومت اپنے قبضہ میں لے اور پورے تعلیمی نظام میں قرآن کریم کی تعلیم لازمی ہو۔

(ہ) عیسائی مشنریوں کو عیسائیت کی تبلیغ سے فوراً روک دیا جائے اور کسی مسلمان کو قانوناً مرتد ہونے کا موقع نہ دیا جائے اور جو مسلمان مرتد ہو چکے ہیں۔ ان کو اسلام پر مجبور کر دیا جائے۔ ورنہ مرتد کی اسلامی سزا دی جائے۔

(و) سرکاری مدارس میں اسلامی تعلیم لازمی ہونی چاہیئے۔

(ز) محکمہ اوقاف کو حکم دیا جائے۔ کہ مقبوضہ اوقاف کو واقف کی شرائط کے مطابق خرچ کریں۔ اور مساجد کے اوقاف کو غیر مساجد پر ہرگز خرچ نہ کریں۔

(ح) شراب نوشی۔ فحاشی۔ عریانی۔ ناچ گانے کے مظاہر و محافل فوراً ممنوع قرار دینا چاہیئے۔

(ط) قومی زبان۔ قومی سادہ لباس اسلامی طرز معاشرت کی ترقی کے لئے ضروری وسائل اختیار کئے جائیں۔

(ی) مسلمانوں کی بستیوں اور شہروں میں جہاں جہاں مساجد کی ضرورت ہے حکومت کا فرض ہے کہ وہ ان کی تعمیر کرائے اور ان کے جملہ مصارف اپنے ذمہ لے۔

(ک) اسلامی معاشرت کی ترویج کے لئے پاکستان ریڈیو سے روزانہ بہتر سے بہتر مضامین و مقالات کا سلسلہ شروع کیا جائے۔

(ل) حج بیت اللہ پر پابندی فوراً ختم کر دینا چاہیئے۔ چار ارب کے بیرا (؟) میں دو اڑھائی کروڑ کے مصارف سے اگر حج جیسے اہم فریضہ کی ادائیگی عام کی اجازت ہو جائے تو یہ خسارہ نہیں بلکہ اسلامی حکومت کے عین شایانِ شان ہے۔

مسئلہ حیات النبی

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم و عذاب قبر شفاعت و وسیلہ وغیرہا سے متعلق نزاع و جدال کو ختم کرنے اور ان مسائل کی ایسی وضاحت کرنے کے لئے جس سے الفت و اتفاق کی فضا اتحاد سے بدل جائے ایک سب کمیٹی تشکیل دی جائے یہ کمیٹی آج تک کے پیش آمدہ حالات کا جائزہ لے کر جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے کامل ذمہ داری کے ساتھ ایسا اعلان کرنے کی مجاز ہوگی جس سے صورت حال واضح ہو اور اضطراب دور ہو۔ کمیٹی کے افراد حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) مولانا محمد یوسف صاحب بنوری

(۲) حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا

(۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ملتان (۴) مولانا سرفراز خان صاحب گوجرانوالہ (۵) حضرت مولانا عبد الحق صاحب اکوڑہ خٹک۔ کمیٹی کے صدر حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مقرر کئے جاتے ہیں۔ ناظم کمیٹی حضرت مولانا سرفراز خاں صاحب ہوں گے۔

جمعیۃ علماء اسلام

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا یہ اجلاس تجویز کرتا ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کے دائرہ کار کو وسیع کر دیا جائے اور فیصلہ کرتا ہے کہ حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری و حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو جمعیۃ کی طرف سے مشرقی پاکستان بھیجا جائے۔ تاکہ یہ وہاں کے علماء کرام سے رابطہ قائم کریں اور کل پاکستان جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل کے لئے راستہ ہموار کریں۔

نیز دستور اساسی کی دفعہ میں جمعیت کے نام سے مرکزی کا لفظ حذف کر دیا جائے

تاکہ جمعیۃ کے دائرہ کار میں توسیع ہو سکے۔

قرارداد تعزیت } جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ

کا یہ اجلاس متعدد اتنے زمان امیر جمعیۃ علماء اسلام حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات اور حضرت مولانا حماد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہالیجی شریف سکھر اور حضرت مولانا حافظ فضل احمد صاحب مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈا کراچی کے وصال کو ملک وملت اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور ان کے لئے جنت الفردوس اور ان کے متعلقین کے لئے صبر و اجر کی دعا کرتا ہے۔ اور علماء کرام سے استدعا کرتا ہے کہ ان حضرات کے نقوش کو قائم رکھنے کے لئے پوری جد وجہد جاری رکھ کر جمعیۃ کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و منظم کریں۔

نیز یہ اجلاس حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب خلیفہ اعظم حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت مولانا سید غلام محی الدین شاہ صاحب خیر پور ٹامیوالی حضرت مولانا قاضی نور محمد قلعہ دیدار سنگھ جناب سید چند و دا شاہ صاحب ضلع ڈیرہ غازی خاں اور امیر شریعت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کو فضل احمد صاحب کراچی عالمگیر جہان نقصان سمجھتا اور ان کے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کرتا ہے اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجلاس مجاہد ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ہند کی وفات حسرت آیات پر غم و اندوہ کا اظہار کرتا ہے۔

مولانا مرحوم دنیائے اسلام کے ایک بلند پایہ عالم دین ہونے کے علاوہ جنگ آزادی کے قافلہ سالار تھے۔ فرنگی استعمار کے خلاف آپ نے بیش بہا اور بے مثال قربانیاں دیں۔ آزادی کے بعد بے کس ہندوستانی مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کا اہم فریضہ سرانجام دیتے ہیں مصروف عمل رہے تقسیم کے بعد آپ ظلمت کدہ ہند کے مقہور و مجبور مسلمانوں کے لئے سہارا تھے۔

آپ کی وفات سے دنیائے اسلام ایک عظیم رہنما کی رہنمائی سے محروم ہو گئی۔ بالخصوص ملت اسلامیہ ہند آپ کے

سایۂ کرم ہٹ جانے کے بعد حقیقی معنی میں یتیم ہو گئی۔

یہ اجلاس دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں مقام اعلیٰ پر فائز فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

مسلمانان ہند } یہ اجلاس مسلمانان ہند کی مظلومیت کا واسطہ دے کر خداوند جل وعلیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ ان مسلمانوں کی حفاظت کا پردۂ غیب سے انتظام فرمائے اور انہیں اعدائے دین کے شر سے محفوظ رکھے۔

عالمی خبریں

حجاز ریلوے } پہلی اور دوسری بڑی لڑائیوں میں ۵۵۰ میل لمبی ریلوے لائن تباہ ہو چکی تھی اب سعودی عرب اور جاپانی کمپنیوں میں اس کی مرمت کا معاہدہ ہو گیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت دمشق سے مدینہ تک مرمت کا کام فوراً شروع ہو گا۔ اور دو سال میں پورا ہو سکے گا اس پر ۱۳ کروڑ روپے خرچ ہوں گے جو اردن شام اور سعودی عرب ادا کریں گے۔

● مدینہ تک کی ریلوے لائن کو کرنل لارنس نے تباہ کیا تھا تاکہ ترکی فوج کی نقل و حرکت کو روکا جا سکے۔

الجزائر کے دار الحکومت پر قبضہ

(اخبارات کے اقتباسات) الجزائر میں فوج کے چھ حصے ہیں۔ تین نائب وزیر اعظم بن باللہ کے حامی ہیں۔ ایک وزیر اعظم

مرکزی وزیر داخلہ کی کھری باتیں

(۱) میں رشوت ستانی دور کرنے کے لئے ملک میں زبردست مہم شروع کروں گا۔

(۲) سابق سیاست دان مارشل لاء کے ایام میں دبکے رہے ان کی مثال برساتی مینڈکوں کی ہے

(۳) سردار بہادر خاں نے کراچی میں غلط کہا کہ میں ان کا پروردہ ہوں۔ وہ خود پہلے ایک سو روپے کے ملازم تھے۔ ان کی قسم کے لوگ جو بھیک مانگا کرتے تھے کیسے میری پرورش کر سکتے ہیں۔ جب کہ میں اپنے علاقہ کا بڑا زمیندار تھا۔

(۴) سردار بہادر خاں وزارت نہیں چاہتے۔ جیسے لومڑی کو انگور نہ ملے تو کہنے لگی انگور کھٹے ہیں۔

بن خدہ کی۔ ایک عبد الکریم بن قاسم۔ دو دوسرے نائب وزیر اعظم کی۔ اور ایک غیر جانبدار ہے۔ اب غیر جانبدار فوجی کمان نے الجزائر کے دار الحکومت الجزیرہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ یہ قبضہ بغیر لڑائی کے ہو گیا ہے مجاہدین الجزائر اس کشمکش میں حتی الامکان ایک دوسرے پر گولی نہیں چلاتے۔ قابض فوج نے اعلان کر دیا ہے کہ دار الحکومت کے دروازے ہر فریق کے لیڈر کے لئے کھلے ہیں تاکہ وہ آکر مصالحت کی بات چیت کر سکیں۔ اس کے بعد یہ اطلاع آگئی ہے کہ الجزائر کے دونوں فریق میں مصالحت ہو گئی اور خانہ جنگی کے امکانات ختم ہو گئے

لیگ کونسل کا اجلاس } مولانا محمد اکرم خاں بوڑھے سیاستدان اور مسلم لیگ کے نائب صدر نے عنقریب مسلم لیگ کنونشن بلانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ قاضی عیسیٰ مرزا ابو بہادر خاں منتظر عالم اوائل اگست میں ڈھاکہ پہنچ رہے ہیں۔ بعد کی اطلاع ہے کہ یہ بڑے بڑے لیگی ڈھاکہ پہنچ چکے ہیں۔ مگر ان میں اتفاق کی کوئی صورت نظر نہیں آتی

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان

کا کنونشن ۔ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے قائم مقام امیر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم۔ پی۔ اے نے ۱۴ اگست کے بعد لاہور میں جمعیۃ علماء اسلام کا صوبائی کنونشن طلب کیا۔ چنانچہ لاہور میں ملک کے اطراف سے علماء دین اور مندوبین بڑی تعداد میں تشریف لائے۔

وزیر صنعت مسٹر بھٹو اور نیر سلطانہ

امروز ۳۰ جولائی میں تصویر شائع ہوئی ہے کہ ہمارے وزیر صنعت نیر سلطانہ کو مصور قلم ایوارڈ دے رہے ہیں۔ مسٹر بھٹو کا چہرہ کھلا ہوا ہے اور نیر سلطانہ مسکرا رہی ہیں۔ خوش اتنے ہیں جیسے فتح کشمیر پر کوئی اعزاز دیا جا رہا ہو۔

گڑھی شاہو پولیس } ایک عورت شمیم اختر دو بچوں سمیت اغوا ہو گئی۔ مقامی پولیس نے عدم دلچسپی کا اظہار کیا۔ معززین کا وفد اعلیٰ افسروں کے پاس گیا ان کے حکم سے اے۔ ایس۔ پی فضل محمود صاحب نے مغویہ کو برآمد کر لیا۔

سوال یہ ہے کہ اگر شمیم اختر کے شوہر قاضی گل اور معززین کی طرح کوئی بیچارہ خاوند نہ ہو تو اس کی بیوی کا کیا بنے گا جب پولیس اس طرح دلچسپی نہ لیا کرے۔

صوبائی وزیر مسعود صادق کی کھری باتیں

مغربی پاکستان کے وزیر آبکاری و محصولات شیخ مسعود صادق صاحب نے راولپنڈی میں فرمایا۔

(۱) کہ سردار بہادر کو قومی اسمبلی میں سو تو کیا بیس ممبروں کی حمایت بھی حاصل ہے۔

(۲) سردار بہادر نے قیوم خاں کو اکسایا تھا جس کے نتیجہ میں قیوم خاں کو جیل جانا پڑا۔

(۳) سردار بہادر نے صدر ایوب کو بتایا تھا۔ کہ گورنر مغربی پاکستان کے اکسانے سے قیوم خاں اشتعال انگیز تقریریں کر رہے ہیں۔

(۴) سردار بہادر چاہتے تھے کہ عبد القیوم خاں گرفتار ہوں تاکہ میرے لئے راستہ صاف ہو۔

(۵) سردار بہادر صدر کے بھائی نہ ہوتے تو وہ اتنی بڑی بڑی باتیں نہ کرتے۔ وہ کون ہیں عوام کو ان پر کوئی اعتماد نہیں ہے۔ اخبارات بھی ان کو صدر کے بھائی کی وجہ سے اہمیت دیتے ہیں۔

(۶) سردار بہادر مشرقی پاکستان کو مسلم لیگ کی صدارت کی رشوت دیتے ہیں۔ اور اب پاکستان کی صدارت کا چکمہ بھی دیتے ہیں حالانکہ یہ عوام اور عوامی نمائندوں کا کام ہے سردار بہادر کو کہاں سے ایسا کہنے کا حق ملا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۱۲ ٹیلیفون نمبر ۴۲۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ◎ جمعہ ۱۳ ذوالحجہ سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۸ مئی سنہ ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۲۰

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء کی طرف سے احباب کا شکریہ

صوبائی اسمبلی حلقہ ۲ ہزارہ کی طرف سے میرے منتخب ہوجانے پر جن دوستوں اور بزرگوں نے مجھے مبارکباد کے تار دیئے یا خطوط بھیجے اور اظہار مسرت فرماتے ہوئے میرے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی یا نصیحت فرمائی ہیں ان تمام کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ علیحدہ علیحدہ جواب دینے سے یہ بہتر معلوم ہوا کہ اخبار کے ذریعے سب کو جواب دینے کا شرف حاصل کروں۔ امید ہے کہ آپ حضرات کی دعائیں اور ہمدردیاں اسی طرح میرے شامل حال ہونگی۔ فقط احقر غلام غوث ہزاروی بقلم خود

(مبارکباد کے تار بھیجنے والوں کے اسمائے گرامی)

صاحبزادہ عبدالجلیل صاحب زکوڑی ڈیرہ اسماعیل خاں۔

گل محمد خاں صاحب ممبر اسمبلی پشاور

سالار گل محمد خان صاحب نمک منڈی پشاور

محترم رشید احمد صاحب بکوٹ تحصیل ایبٹ آباد

مولانا حاجی حکیم برکات احمد صاحب بھیرہ ضلع سرگودھا۔

جناب حبیب گل صاحب سیکرٹری نظام العلماء یونین

جناب صبیح صادق خان صاحب کھوسہ ٹیکس سکھر، سندھ۔

حاجی ڈاکٹر حبیب شاہ تورڈھیر۔ صوابی

قاضی محمد سعید صاحب۔ لاہور کھروڑپکا

قاری نورالحق صاحب " "

صوبہ صادق خان صاحب کھوسو۔ جیکب آباد۔ سندھ۔

محترم بھائی جان صاحب اتمان زئی پشاور

مولانا الحاج افتخار احمد صاحب بھیرہ۔

حضرت مولانا محمد الیاس صاحب لاہور

جناب پیاؤ خاں صاحب ٹل ضلع کوہاٹ

صاحبزادہ عبدالباری صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء سرحد۔ عمرزئی پشاور

مولانا محمود الحسن صاحب مرکزی دارالتجوید لاہور

خان محمد اسلم خان صاحب رئیس اعظم گڑھی حبیب اللہ خان۔ ہزارہ۔

محترمہ بیگم جی۔ اے خاں۔ لاہور

سید امیر شاہ صاحب۔ یکہ توت پشاور

حاجی فیروز دین صاحب " "

تعلیم القرآن۔ پلندری۔ آزاد کشمیر

سلیمان خان صاحب تاجر بعزہ۔ گلگت۔

مولانا عبدالباقی صاحب بہاول نگر

حاجی عصمت اللہ صاحب۔ پشاور

شہاب الدین صاحب ثاقب۔ ہری پور

سراج احمد صاحب۔ "

محترم حبیب گل صاحب مہتمم دارالعلوم ٹل۔ کوہاٹ

محترم حاجی عطاء اللہ صاحب ٹانک ڈیرہ اسمٰعیل خاں

جناب شہزادہ صاحب۔ ٹل سستی

مولوی خاک محمد صاحب۔ ٹل سستی

محترم مولانا حاجی عبدالحنان صاحب جہانگیرہ تحصیل صوابی۔

محترم جلال بابا صاحب (سابق وزیر) ایبٹ آباد

مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دارالعلوم حقانی اکوڑہ خٹک

محترم مولانا بادشاہ گل صاحب مہتمم جامعہ اسلامیہ پاکستان اکوڑہ خٹک۔

بھائی عبداللطیف صاحب ترک۔ کراچی

بھائی عبدالمجید صاحب ترک "

مولانا نور محمد صاحب مہتمم دارالعلوم بجادل (سندھ)

(از طرف نظام العلماء)

محترم حاجی احمد حسین صاحب بجا مل (سندھ)

غازی محمد حسین صاحب سابق سالار اعظم لائل پور

محترم فضل الرحمٰن صاحب پنڈ ضلع جہلم۔

مولانا تاج محمود صاحب (احرار لیڈر) لائل پور

بھائی محمد رمضان صاحب، پنڈ دادن خاں

محمد الیاس صاحب۔ کراچی۔

مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی پشاور

مولانا نورالحق صاحب نور (سابق ناظم اعلیٰ احرار) "

مولانا علاؤ الدین صاحب۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں

مولانا عبدالسلام صاحب "

مولانا خادم اللہ صاحب ڈراپن تحصیل کلاچی

مولانا قاضی عبدالکریم صاحب۔ کلاچی

مولانا عبدالحق صاحب امیر نظام العلماء ضلع ٹانک

مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب۔ ٹانک

مولانا لطف الرحمٰن صاحب۔ مردان

مولانا عبدالقدوس صاحب "

مولانا محمود صاحب۔ "

سالار محمد ریحان صاحب پشاور

حاجی عبدالجبار صاحب کوٹ نجیب اللہ

باشندگان کلورکوٹ ضلع میانوالی۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب انارکلی لاہور

حکیم جمال الدین صاحب لاہور۔

عزیزم فضل الرحیم بی۔ اے پشاور

جناب عبدالرحیم صاحب کوئٹہ بلوچستان

مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر علماء جمعیہ مردان

برادر محترم لعل خاں۔ پشاور

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا

برادرم بشیر احمد صاحب پسارری۔ گوجرانوالہ

صوفی محمد صادق صاحب نقشبندی۔ لاہور

حاجی دین محمد محمد احمد صاحب کارخانہ دار باداامی باغ، لاہور۔

عزیز القدر شہزادہ۔ پشاور

برادرم عبدالعزیز صاحب پشاور۔

جناب سلطان محمد خاں صاحب ممبر اسمبلی ٹوبلیاں۔ ضلع ہزارہ

برادر محترم ظہور صاحب ظہور داتن شاپ لاہور

مولانا قاری فضل ربی صاحب۔ لاہور

برادر عزیز محمود صاحب سوداگر بائسکل ہوشیار پوری، لاہور۔ (باقی صفحہ پر)

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ایک سراپا نور شخصیت

جس سے جگر لالہ میں ٹھنڈک ہو وہ شبنم — دریاؤں کے دل جس سے دہل جائیں وہ طوفان

از بلال زبیری

قانون قدرت کے مطابق موت نے ملت اسلامیہ سے ایک مرد درویش چھین لیا جو چراغ مصطفوی کا محافظ اور دین فطرت کا پرتو کامل ہے۔ شیخ التفسیر محدث اعظم حضرت مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی ذات گرامی الحاد وارتداد کے اس زمانہ میں خدائی نور کا مینار تھی۔ جس سے پوری نصف صدی علم وعرفان کی کرنیں پھوٹ پھوٹ کر ظلمت کدوں کو روشن کرتی رہیں۔ جن کے علم وعرفان نے لاکھوں انسانوں کے اذہان وقلوب بدل ڈالے جن کی باعظمت زندگی نے انسانی ذہن کو سوچنے وفکر کے نئے زاویے عطا کئے اور جن کی پچاس سالہ دینی تحریک نے مذہب سے برگشتگی کے طوفان کو روک دیا۔ حضرت مولانا احمد علی مرحوم اللہ انہیں کروٹ کروٹ جنت عطا کرے۔ پاکستان میں دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے محافظ تھے۔ ان کی موت صرف ایک طبقہ فکر کی موت نہیں بلکہ امت مسلمہ اور ملت پاکستان کے لئے ایک ناقابل برداشت صدمہ ہے۔

مولانا مرحوم کے بعض عقائد سے اختلاف کی گنجائش کا پہلو بعض حالات میں نکل سکتا لیکن ان کے علم وعمل ان کے دینی تبحر ان کی دلاویز شخصیت ان کی ذاتی صفات اس قدر دلکش تھیں کہ کوئی شخص بھی اُن سے انحراف کا خیال ذہن میں نہیں لاسکتا۔

مولانا مرحوم نے اپنی زندگی کا بہترین حصہ خدمت دین کے لئے وقف کیا وہ مجاہدین اسلام کے اس قافلہ کے آخری سپاہی تھے جنہوں نے اپنا مال واولاد زندگی سب کچھ اسلام اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کر دی اور اسی کی جو کھٹ پر قربان کر دیا۔ صحیح معنوں میں یہی لوگ تھے جن کی وجہ سے ہم بدبخت اور بے عمل لوگوں کے کان اب تک کلمۂ توحید کی گونج سن رہے ہیں۔ اور اسلام کے نام لیوا اس ملک میں موجود ہیں ورنہ انگریزی دور میں اسلام کو جو زخم پہنچائے گئے تھے۔ حالات اس قابل نہ تھے کہ ان زخموں کو مندمل ہونے کا موقع ملتا۔ یا مسلمان اپنے زخموں کے لئے علاج کی جستجو کر سکتے۔ یہ انہیں خدا پرست لوگوں کی محنتوں کا ثمرہ ہے کہ ہمارے دلوں میں کسی حد تک اسلام کی رمق موجود ہے۔

کسی نے بجا طور پر کہا ہے کہ حضرت مولانا احمد علی مرحوم اگر رسول کریم کے زمانے میں ہوتے۔ تو حضور کے مقرب صحابہ کی فہرست میں شامل ہوتے اس کی بڑی وجہ یہ تھی کہ مولانا مرحوم نسلاً مسلمان نہیں تھے بلکہ ذہنی اور قلبی مسلمان تھے۔ انہوں نے اسلام کو خاندانی وراثت میں نہیں پایا بلکہ اسلام کا خود مطالعہ کیا اور اس کے مرید ہوئے اور اپنے حسن کام سے بگڑے ذہنوں کی زلفیں سنواریں۔ اور اسلام کی خوشبو سے معطر کیا مولانا احمد علی ایک سکھ خاندان سے تعلق رکھتے تھے اور ان کے والد گرامی حضرت مولانا عبید اللہ سندھی جو خود سکھ خاندان سے تھے اسلام کی آغوش میں تشریف لائے۔ مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے علم وعمل پر حضرت عبید اللہ سندھی کا زیادہ اثر تھا۔ جن کو انگریز کی سازشوں اور مصلحتوں نے ملک بدر کر دیا اور وہ افغانستان وسویت روس چلے گئے۔ علمی اعتبار سے مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حلقہ سے وابستہ تھے۔ یہی خاندان ایسا ہے جس کے طفیل خداوند قدوس نے ہندوستان میں اسلام کے گرتے ہوئے پرچم کو سہارا دیا۔ بلکہ انہی کی انقلابی اور عملی تحریکات کا نتیجہ ہے کہ آج مسلمان ایک علیحدہ سلطنت کے وارث ہوئے۔ ذرا اس زمانہ کے حالات کو [illegible] تصور میں لائیے جب کہ کلایو اور اس کے [illegible] علمائے ہند کو دار پر کھینچ رہے تھے جب کہ علماء کی جائدادیں ضبط کی جارہی تھیں اور جب سینکڑوں علماء کو ملک بدر کر دیا گیا تھا مسجدیں ویران ہو چلی تھیں۔ خانقاہوں کے چراغ بجھ رہے تھے مسلمان حالات کی سختیوں سے گھبرا کر ہجرت کر رہے تھے۔ تو یہی وہ گروہ تھا جس نے مسلمانوں کو سیاسی اور اخلاقی طور سنبھالا دیا۔ اور دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاسبانی کو ہر قسم کے دنیاوی مفاد کے مقابلے میں ہمیشہ قائم رکھا۔ قرآن مجید نے انہیں فقرائے حق پرست کے بارے میں فرمایا ہے:۔

"یقیناً اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے ذریعہ دین فطرت کی حفاظت کراتا ہے اور جو مومن اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے اپنی خواہشات کو ختم کر کے تعمیل حکم کے لئے حاضر ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مومن کو آزمائش میں ڈالتا ہے۔ بھوک۔ پیاس اولاد کا نقصان۔ مال جائیداد کی کمی اور موت اور حیات کی کشمکش اور پھر جان کا بارگاہ ایزدی میں ہدیہ پیش کرنا یہی مومن کی شان بھی درویش کی پہچان اور یہی تقرب بلم یزل کی نشانی ہے مسلمان قوم یقیناً سینکڑوں برس تک مولانا احمد علی رحمۃ اللہ جیسے مفسر قرآن کے لئے ترستی رہے گی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ صدیوں کے جمود کے بعد قدرت کے قانون کے مطابق ایک دیدہ ور اور دیدۂ بینا کے روپ میں آئے تھے۔ قدرت نے ان کو فکری صلاحیتوں سے مالامال کیا ہے وہ خداداد قابلیت ولیاقت سے مزین ہو کر وادی اسلام میں داخل ہوئے اور یہ کتنا بڑا روشن ثبوت ہے کہ رحمت للعالمین محمد عربی صلوٰۃ والتسلیم نے مولانا مرحوم کو اپنے حلقہ غلامی میں شامل ہونے کا شرف بخش دیا۔ بعض لوگ مسلمانوں کی اخلاقی پستی پر جب غور کرتے ہیں تو ان کی نگاہ میں یہ بات آتی ہے کہ مسلمان اپنا ماضی بھول چکے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ ہماری بداعمالی کو دیکھتے ہوئے نبی کریم ہم گنہگاروں کو اپنے حلقہ غلامی سے نکال دیتے ہیں اور ہم اپنے بخت ویران کو لئے یوسف بے کارواں کی طرح فضائے رنگ وبو میں خجل ہوتے رہتے ہیں۔

آہ مولانا احمد علی

وہ صورتیں نہ جانے کس دیس بستیاں ہیں
اب جن کے دیکھنے کو آنکھیں ترستیاں ہیں

مجھے مولانا مرحوم سے زندگی میں کئی بار ملنے کا اتفاق ہوا۔ اور میں جب بھی مولانا کی بارگاہ میں حاضر ہوتا وہ مجھے بڑے پیار اور شفقت سے ملتے۔ تنگ نظر یہ تصور بھی نہیں کر سکتا وہ دل کے کتنے حسین تھے۔ ان کے دل میں صرف پیار کی دنیا بستی تھی اور پیار کس کا صرف خدائے واحد۔ نبی آخر الزماں قرآن مجید۔ اسوۂ نبوی اور انسانیت کا جس سے ہم محروم ہیں۔ انہوں نے میرے داڑھی مونچھ صاف چہرے اور بے لباس پر کبھی تنقیدی نگاہ نہیں ڈالی تھی اور اس ظاہری گناہ کو میری عقیدت اور اپنی شفقت کے درمیان کبھی حد فاصل نہیں بننے دیا مجھے یاد ہے ایک دن میں مسجد میں حاضر ہوا۔ درس قرآن پاک سے فارغ ہوئے تھے۔ اس میں راقم الحروف شامل تھا۔ میں نے ایک اختلافی مسئلہ پوچھا فرمانے لگے۔ بیٹا آخرت میں یہ باتیں نہیں پوچھی جائیں گی۔ اس جواب کے بعد میری زبان خاموش ہوگئی۔ کچھ دیر میں ان کے قدموں میں بیٹھا رہا۔ تو انہوں نے ہمارے شہر کے ایک امام مسجد کی خیریت پوچھی میں نے انہیں آگاہ کیا تو فرمانے لگے:۔

ان سے ملتے رہا کرو۔" راقم الحروف کو اس کا اعتراف ہے کہ وہ اسلام کی عملی زندگی سے کوسوں دور ہے لیکن دل کی باتیں صرف دل ہی جانتا ہے جو اس کائنات کے ہر ذرہ کے دل سے واقف ہے۔

جب مولانا کی وفات کی خبر مجھے ملی تو مجھے ذہناً خبر پر اعتبار کرنے میں تامل ہوا لیکن پھر خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کو بھی تو جنت کی بزم آرائی کے لئے نیک بندوں کی ضرورت ہوتی ہے اور مولانا احمد علی صاحب بھی زینت آرائی فردوس کے لئے بلائے گئے ہوں گے۔ آخر ان کے مرشد۔ بزرگ۔ دوست۔ ساتھی سب جمع تھے۔ ان کی حاضری بھی اس بزم میں لازمی تھی۔ مولانا سید محمود الحسن۔ مولانا حسین احمد مدنی مولانا شبیر احمد عثمانی۔ مولانا ابوالکلام آزاد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مولانا ابو الحسنات۔ تمام بزرگ ہم مشرب جنت میں جمع ہو گئے۔ انہوں نے بارگاہ عالیہ میں استدعا کی ہوگی کہ مولانا احمد علی کو بھی یہاں بلایا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی اس زمین تمنا سامان سے بلالیا۔

اللہ تعالیٰ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ کے طفیل ملت اسلامیہ کو مولانا جیسا مفسر قرآن پھر عطا کرے جو ان کا صحیح جانشین ہو اور جو ان کی تحریک کو زندہ رکھ سکے۔ اور ہم جیسے گنہگاروں کے لئے روحانی سہارا بن سکے۔

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

مئی ۱۹۶۲ء

ایک مثالی الیکشن

انتخابات آئے اور ختم ہو گئے۔
بیسیوں جگہ اختلافات کی تخم ریزی کر گئے اگر نیک نیتی سے صحیح مقاصد کے لئے انتخابات لڑے جاتے تو مخالفتوں کا طوفان نہ اٹھتا۔ مگر عموماً امیدواروں کے سامنے اقتدار کا سوال ہوتا ہے۔ وہ جاہ و حشمت میں ایک دوسرے پر بازی لے جانا چاہتے ہیں جو باعث فساد و عناد ہو جاتا ہے قوم دھڑوں میں بٹ کر رہ جاتی ہے۔ جیتنے والا فریق خوشی منانے اور مخالف کا منہ چڑانے میں ہر جائز و ناجائز کام کرنے میں نہیں ہچکچاتا۔ گولے چھوڑے جاتے ہیں۔ ڈھول بجائے جاتے ہیں۔ دوسروں کو جلانے اور فتح کا نقارہ بجانے کے لئے جلوس نکالے جاتے اور ان میں دل آزار نعرے لگائے جاتے ہیں۔ بعض لوگ الیکشن جیتنے کے لئے غلط نعرے تجویز کرتے ہیں۔ مثلاً ایک راجپوت امیدوار ہے تو راجپوتوں کو کہا جاتا ہے کہ قوم سے باہر نہ جاؤ۔ یہی حال اکثر جگہوں میں ہوتا ہے۔ ضلع ہزارہ کی ایک مرکزی سیٹ میں سواتی اور خانخیل کا سوال سامنے آیا حالانکہ نہ خانخیل کو قوم خانخیل نے کھڑا کیا تھا نہ سواتی کو قوم سواتی نے۔ بلکہ ہر امیدوار قوم سے پوچھے بغیر خود ہی میدان مقابلہ میں اتر آیا تھا۔ اسی لئے سواتی قوم کے بہت سے افراد نے خانخیل کو ووٹ دیئے اور اسی لئے خانخیل کے جیتنے کو کسی طرح قوم سواتی کی شکست نہیں کہہ سکتے۔ قوم سواتی کے بہت سے افراد نے حنیف خان کے لئے کام کیا اسی طرح قوم سواتی کے معزز اور سمجھدار طبقہ نے ایک پرانے خادم مولانا غلام غوث سے تعاون کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ قوم اب نعروں کا شکار ہونے کی بجائے حقیقت شناسی اور اہلیت کا دیکھنے کا مادہ پیدا ہو چکا ہے۔
الیکشن کا ایک تاریک پہلو یہ ہے کہ امیدوار بڑے بڑے بااثر افراد اور اونچے خاندان والوں کا ایک وفد بنا کر دورہ کرتے اور ووٹروں کے پاس پہنچتے ہیں وہ بیچارہ اتنی بلند و بالا شخصیتوں کے سامنے مجبور ہو کر چار و ناچار ان کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ بعض ووٹروں پر اونچا طبقہ دباؤ بھی ڈالتا ہے اور بعض امیدوار باوجود اونچی شخصیت کے مالک ہونے کے ووٹروں کی گود میں قرآن پاک ڈال کر درخواست کرتے ہیں۔ اور بعض مقامات پر مستورات کا جرگہ (ڈیپوٹیشن) بھیجا جاتا ہے۔ بعض رئیس لوگ غریب ووٹر کے پاؤں پکڑتے اور منت و سماجت کرتے ہیں اور ان سب سے بڑھ کر مصیبت رشوت کی ہے۔ ووٹروں کو روپوں سے خریدنے کی کوشش کی جاتی ہے یہ سودا بازی اکثر پولنگ سے ایک رات قبل ہوتی ہے جو الیکشن کا نقشہ بدل دیتی ہے۔ یہ تمام طریقے مذموم ہیں ان کے سوا جائز دوڑ دھوپ میں بھی امیر و غریب کا بڑا فرق ہوتا ہے۔ امیر امیدواروں کے پاس جیپیں موٹریں اور بسیں ہوتی ہیں اور وہ غریب عوام اور ووٹروں کو اس طرح متاثر کرتے ہیں کہ ان کا مقابلہ نہیں کیا جا سکتا اس کے ساتھ جھوٹے پروپیگنڈے کا حربہ بھی لیا جاتا ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب کے خلاف تقریباً تمام ذرائع استعمال کئے گئے۔

اس کے مقابلہ میں مولانا کے پاس نہ موٹروں اور جیپوں کی ریل پیل تھی۔ نہ روپوں کی تھیلیوں کے منہ کھلے ہوئے تھے نہ وہ اپنے حلقہ کے تمام دیہاتوں اور ووٹروں تک پہنچ سکے۔ اور نہ کسی ووٹر سے ووٹ دینے کا وعدہ لیا۔ جب کہ بعض دوسرے امیدوار کئی قسم کے ووٹروں کو قسمیں دیکر اطمینان حاصل کرتے رہے۔ مولانا جہاں گئے وہاں انفرادی یا اجتماعی طور پر خطاب کرتے ہوئے صرف اپنے کھڑے ہونے کا باعث اور مقصد بیان کیا پھر ان کے ضمیر پر چھوڑ دیا۔ اور یہاں تک احتیاط برتی کہ کسی یونین کے اجلاس میں شرکت نہ کی تاکہ ممبران حضرات شرم و حیا کی وجہ سے ضمیر کے خلاف کوئی بات نہ کہیں۔ حالانکہ دوسرے امیدوار یونین کی میٹنگ کو غنیمت سمجھ کر اپنے لاؤ لشکر سمیت پہنچ جاتے پھر آپس میں تیج ریح بھی ہوتی۔
مولانا نے اپنے کھڑے ہونے کا اعلان بھی دیر سے کیا جب کہ دوسروں نے دو ماہ سے کام شروع کر رکھا تھا۔
یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ووٹروں کی بڑی تعداد کسی دباؤ رعب اور لالچ کی شکار نہ ہوئی۔ اگرچہ مقابلہ میں ایک امیدوار بڑے گھرانے کا رئیس اور سابق ایم۔ ایل اے تھا۔ دوسرا بھی سابق ایم۔ ایل اے تھا۔ تیسرا اونچے گھرانے کا شریف وکیل تھا اور چوتھا خانخیل خاندان کا ذمہ دار فرد محمد ہارون خان سابق وزیر محمد عباس خان مرحوم صاحب کے بھائی تھے اور قومی پارلیمنٹ کے انتخاب میں ان کے چھوٹے بھائی بھی کامیاب ہو چکے تھے اور قومی پارلیمنٹ کے انتخاب میں ان کے چھوٹے بھائی بھی کامیاب ہو چکے تھے جس کا اثر لازمی طور پر یہ پڑتا تھا یا ڈالا جاتا تھا کہ بڑا الیکشن جیتا۔ چھوٹا (صوبائی الیکشن) تو معمولی بات ہے یہ تو جیتا ہی جیتا ہے۔
غرضیکہ تمام دواعی و اسباب کے باوجود قوم کے نمایندوں نے ان کو منتخب نہ کیا مانسہرہ ضلع ہزارہ کے مسلمانوں کا یہ عمل آئندہ کے لئے بہترین مثال ہے۔ انہوں نے مولانا غلام غوث کو کامیاب کر کے اس کا ثبوت فراہم کیا کہ مسلمان قوم قرآنی قانون چاہتی ہے۔ وہ مغرب کی بداخلاقیوں اور حیا سوزیوں پر لعنت بھیجتی ہے۔ مولانا کی کامیابی اس علاقہ کی سیاسی بیداری اور ملی احساس کی دلیل ہے۔ اگر امیدوار حضرات الیکشن میں مولانا کا طریق کار اختیار کریں اور ووٹر صاحبان اس حلقہ کے ممبروں کی طرح پختہ کاری اور حقیقت شناسی کا ثبوت دیں۔ تو آئندہ تھوڑے عرصہ میں الیکشن اصولی الیکشن بن سکتا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں مولانا کا الیکشن ایک مثالی الیکشن کہا جا سکتا ہے۔ اس حلقہ میں ایک مودودی بھی کھڑا ہو گیا تھا۔ جس کا نعرہ اسلام تھا۔ مگر قوم اب بیدار ہو گئی ہے اور اس نے دیکھ لیا ہے کہ اسلام کے نام سے کتنے آدمی اور کتنے فرقے قوم کو دھوکا دیتے رہتے ہیں اس لئے اس حلقہ میں بھی اس کا وہی حشر ہوا جو دوسرے حلقوں میں مودودیوں کا ہوا۔ بیچارے کو صرف پندرہ ووٹ ملے اور ضمانت ضبط ہو گئی۔ یہ بیچارے طوفان کی طرح ابھرتے ہیں اور بلبلے کی طرح بلیٹھ جایا کرتے ہیں۔ یہ خود غلط ہونے میں یہ اپنی نظیر آپ ہیں۔ اسی لئے ہزاروں روپے خرچ کر کے عبرتناک شکست خریدی

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِيْ
فَاِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ

مدرسین کی ضرورت

ایک مدرس دوہڑی کے لئے۔ ایک صادق آباد اور ایک میاں چنوں علاقہ کے لئے۔ تین مدرسین درکار ہیں۔ وہ ابتدائی مدرسہ کے لئے ایک اچھی انتہائی کتابیں پڑھا سکتا ہوں۔
پتہ: دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان

قبول اسلام

جامع مسجد طویلہ گیٹ بھکر میں حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب کے ہاتھ پر ایک عیسائی نوجوان نے اسلام قبول کیا۔ جن کا نام محمد یعقوب رکھا گیا۔ قارئین ترجمان سے درخواست ہے کہ اس نومسلم جوان کے لئے دین اسلام میں استقامت کی دعا فرمائیں۔
(ناظم جمعیۃ العلماء بھکر)

(۲)

مورخہ ۳ ۵/۶۲ بروز جمعہ جامع مسجد قاضیانوالہ ٹانک میں ایک عیسائی مسمی رحمت مسیح نے قاضی عطاء اللہ صاحب کے سامنے عیسائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا اور دل و جان سے اسلام کی محبت کا اقرار کیا اور وعدہ کیا کہ مذہب اسلام کے ہر رکن کی پابندی کرونگا۔ اسلامی نام عوام کی تجویز سے رحمت اللہ رکھا گیا اور آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ کریم رحمت اللہ کو شریعت کی پابندی عطا فرمائے (آمین)
(صدر مدرس مولانا میاں خان مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک)

وفات حسرت آیات

حضرت مولانا منشی رحمت علی صاحب نور اللہ مرقدہ کے خلف اکبر حضرت مولانا حافظ محمود الحسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ ۱۹ ذوالقعدہ ۱۳۸۱ھ بروز چہار شنبہ اس دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مسلمان بچوں کی تربیت

(قسط ۱۰)

(مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند)

خاتم النبیین کے خصوصی اوصاف

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا اسی انداز میں قبول بھی ہوئی۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دنیا میں مبعوث ہوتے تو ان تمام اوصاف کے جامع تھے۔ جن کی دعا میں التجا کی گئی تھی۔ خود اللہ جل مجدہٗ کا ارشاد ہے:-

"وہی ذات ہے جس نے ان پڑھوں میں انہی میں سے ایک پیغمبر مبعوث کیا جو ان کو اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں اور پاک کرتے ہیں اور کتاب اللہ اور اس کے احکام کی تعلیم دیتے ہیں اس سے پہلے یہ سب کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا تھے۔"

(الجمعہ - ۱)

تزکیہ قلب و تصفیہ باطن اور کتاب و سنت کی تعلیم اس دین قوام اور خمیر میں داخل ہے رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اول دن سے اپنے اس فرض منصبی کو انجام دیا اور دینی تعلیم و تربیت کے فضائل بکثرت کتب حدیث میں موجود ہیں۔

اسوہ نبوی اور امت

پھر جو باپ اس دین سے اپنا تعلق جوڑتا ہے اس کے لئے کب زیبا ہے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت میں ان بنیادی چیزوں کو نظر انداز کر دے جو بعثت نبوی کی غرض و غایت بیان کی گئی ہے۔ اگر وہ ایسا کرتا ہے تو کتاب و سنت کی روشنی میں وہ مجرم ہے اور اتنا بڑا مجرم کہ اس جرم عظیم کی معافی اس سے مشکل معلوم ہوتی ہے۔

اب تک اختصار کے ساتھ جو کچھ عرض کیا گیا اس سے اتنی بات نکھر کر سامنے آگئی کہ مسلمان بچوں کی تعلیم و تربیت میں "دین" اور "دینی تعلیم" بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اور انبیاء کرام اور خود رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے اسے اسی طرح موکد کر دیا ہے کہ امت کا یہ فرض منصبی ہو گیا ہے کہ وہ ایک لمحہ کے لئے بھی اس طرف سے غفلت نہ برتے خواہ حالات بدتر ہی کیوں نہ ہو جائیں۔

دین سے غفلت

ہمارے اس نازک ترین دور میں یہ دبا عام ہے کہ ہم بچوں کے لئے دنیاوی برتری کے خواہشمند ہوتے ہیں لیکن ان کی دینی فلاح و بہبود کے لئے ہمارے دل میں کوئی تڑپ پیدا نہیں ہوتی۔ یہ ہمارے عقائد و اعمال کا اضمحلال ہے اور دین سے بے رغبتی کی کھلی ہوئی علامت۔ کاش مسلمانوں کی یہ تغافل کیشی اور دین کی طرف سے ان کی بڑھتی ہوئی بے توجہی ختم ہوتی اور ان میں پھر ایک مرتبہ صحابہ کرام کا سا جوش عمل اور ولولۂ حیات کروٹ لیتا اور ان پر جو دینی موت طاری ہوتی جا رہی ہے ان میں اس کا احساس زندہ ہو جاتا تاکہ ان کی دینی شمع حیات الحاد و دہریت کے طوفان میں بھی اسی طرح روشن رہتی جس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور انقلابات زمانہ کا کوئی جھونکا اسے بجھا نہ سکتا۔

اولاد کے حق میں دعا اور بد دعا کی اہمیت

اس باب کو ختم کرنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی عرض کر دیا جائے۔ کہ ہمارے گھروں میں دعا اور بد دعا کی کوئی حیثیت باقی نہیں رہی ہے حالانکہ اور قرآن پاک کی آیات جو مختلف انبیاء کرام سے متعلق پیش کی گئیں ان میں صراحت ہے کہ یہ تمام کے تمام اپنی اولاد کے لئے نیک دعائیں کیا کرتے تھے، اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ والدین اپنی اولاد کے لئے اچھی دعائیں کرتے مگر ہمارے ملک میں کچھ الٹا سا رواج ہے۔ کہ جاہل ماں باپ اپنے جگر کے ان ٹکڑوں کے لئے بد دعائیں کرتے ہیں۔ اور بھی صرف اپنا غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے۔ بالخصوص جاہل مائیں تو بات بات پر بد دعا کرتی ہیں اور ان ننھے منے بچوں کو جن کو ابھی نہ کوئی دنیاوی شعور ہوتا ہے اور نہ خود ان کی باتوں کو پورے طور پر سمجھنے کا سلیقہ۔ اور بد دعائیں بھی کیسی کیسی؟ خدا کی پناہ کہ اگر وہ فوراً اسی وقت قبول بارگاہ الٰہی ہو جائیں اور پڑ جائیں تو شاید ان جاہل ماؤں کا بھی ہارٹ فیل ہو جائے اور عموماً ایسا ہوتا بھی ہے کہ دیر سویر ان بچوں کو ماں باپ کی بد دعائیں برباد کر ڈالتی ہیں مگر اس کا احساس نہ والدین کو ہوتا ہے اور نہ بچوں کو۔

مسلمان بیوی

(قسط ۵)

(از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری)

تم کو ہر اس کتاب کے مطالعہ سے روکتے ہیں جو جھوٹے قصے، افسانے اور اخلاق سوز مضامین سے پُر ہوتی ہیں یا جس میں گمراہیوں کی ترغیب اور فحش واقعات سے لبریز ہوتی ہیں۔ یہ بھی اسی لئے وہ کرتے ہیں تاکہ تمہارے اخلاق پر بُرا اثر نہ پڑے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اولاد اللہ تعالےٰ کی ایک امانت ہے جسے نہ صرف پرورش کرنے کے لئے بلکہ تعلیم و تربیت کے لئے بلکہ تعلیم و تربیت کے لئے بھی ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ اگر ہم اولاد کی تعلیم و تربیت میں کمی کریں گے تو گویا اللہ تعالےٰ کے ایک بڑے فرض کو نظر انداز کریں گے اور اس کی امانت میں خیانت کریں گے۔ اور قیامت کو پروردگار عالم کے سامنے سرنگوں ہوں گے اور سوائے پشیمانی کے اور کوئی جواب نہ دے سکیں گے۔ اسی کے مدنظر وہ اپنی آسائشوں اور اپنے آرام و راحتوں کو نظر انداز کر کے تمہاری آسائش اور تمہارے آرام و راحت کو مدنظر رکھتے ہیں۔ اسی وجہ سے تمہاری تعلیم و تربیت کے لئے شریف اور لائق استانیاں تجویز کی ہیں کہ ان کی صحبت سے تم فیضیاب ہو اور ایک باحیا با اخلاق شریف لڑکی کہلاؤ اور دنیا کے سامنے شرافت اور اخلاق کا نمونہ بن کر اپنے کو پیش کر سکو اور دونوں جہان کی عزت و آبرو حاصل کر سکو۔

میری عزیز بہنو! جن کی اس قسم کی آرزوئیں اور تمنائیں ہوں جو ہماری فلاح اور بہبودی کے ہر وقت خواہشمند ہوں جو ہمارے آرام کے خاطر خود تکلیفیں برداشت کرتے ہوں کیا ہم ان کا احسان نہ مانیں، ان کی فرماں برداری نہ کریں۔ کیا ان کی خدمت گزاری نہ کریں۔ جنھوں نے ہمیں اچھا کھلانے کے لئے خود اچھا کھانے کے لئے خود اچھا کھانے کی تمنا نہ کی ہو۔ جنھوں نے اچھا پہنانے کے لئے خود اچھا پہننے کی خواہش نہ کی ہو۔ جنھوں نے ہماری خواہشوں کو پورا کرنے کے لئے خود اپنے آپ کو بے شمار دکھوں میں مبتلا کیا ہو

اگر ہم اپنے مہربان اور محسن والدین کی نافرمانی کریں اور ان کی قدر دانی اور خدمت گزاری نہ کریں تو ہم سے زیادہ کوئی احسان فراموش اور نالائق نہیں ہو سکتا اور سب سے بڑھ کر پروردگار عالم کی نافرمانی ہے، کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اپنے کلام پاک میں جگہ جگہ والدین کی فرمانبرداری اور شکر گزاری کی تاکید فرمائی ہے ان میں سے چند آیات یہ ہیں۔

"تیرے رب نے حکم کر دیا ہے کہ بجز اس کے کسی کی عبادت نہ کرو اور تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کیا کرو اگر تیری موجودگی میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے تنگ ہو گئے ہوں تک نہ کہنا اور نہ ان کو جھڑکنا اور ان سے خوب ادب اور احترام سے بات کرنا اور ان کے سامنے شفقت سے انکساری کے ساتھ جھکے رہنا اور (ان کے لئے یوں دعا کرتے رہنا کہ اے میرے پروردگار ان دونوں پر رحمت فرما جیسا کہ انہوں نے مجھ کو بچپن میں پالا پرورش کیا۔"

اس آیت میں پروردگار عالم انسان کو تاکید فرما رہے ہیں۔ کہ سب سے بڑھ کر آدمی پر اللہ تعالےٰ نے اس کو پیدا کیا ہے پھر ماں باپ کا حق ہے جب ماں کے پیٹ سے بچہ پیدا ہوتا ہے تو اس کی ہر طرح کی پرورش اور تربیت دنیا میں ماں باپ کرتے ہیں اس لئے ان کی فرماں برداری اور شکر گزاری کی تاکید فرمائی۔

دوسری جگہ ارشاد ہے۔

"ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق تاکید کی اس کی ماں نے ضعف پر ضعف اٹھا کر اس کو پیٹ میں رکھا اور دو برس میں اس کا دودھ چھوٹتا ہے۔ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کیا کر (یاد رکھ) میری طرف لوٹ کر آنا ہے۔"

(پارہ ۲۱)

اس آیت میں ماں کا حق باپ سے زیادہ فرمایا۔ اس لئے کہ وہ کئی مہینے تک پیٹ میں لئے پھرتی تھی اور تھک تھک جاتی تھی اور بڑی تکلیف کے ساتھ اس کو جنا اور پھر دو سال تک اپنی چھاتی سے دودھ پلایا اور کیسی کیسی سختیاں اور تکلیفیں جھیل کر بچہ کی تربیت فرمائی

انسانی دنیا میں عربوں کا مقام

(قسط ۳)

(از حضرت مولٰنا سید ابوالحسن علی ندوی)

میرا عقیدہ ہے اور میں بہت صفائی سے اس کا اظہار کر دینا چاہتا ہوں کہ آج دنیا میں جزیرۃ عرب کا جو مقام ہے وہ سارا کا سارا اس ایمانی اور روحانی حرکت کا نتیجہ ہے جو اس خطۂ ارض میں رسولِ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے پیدا ہوئی — یہ سب کا سب طفیل ہے آپ کی دعوت اور آپ کے اصحاب کی مجاہدانہ کاوشوں کا، یہ بعثت محمدی ہی تھی جس نے اس جزیرہ نما کو جمود اور گمنامی سے نکال کر عالمی سطح پر سرگرمی کا ذوق اور اس کے نتیجہ میں دائمی عزت اور روحانی سیادت کا مقام بخشا۔ یہی بعثت تھی جس نے اس سرزمین کی وہ مجنونانہ دلولہ میں بوئی کہ دیوانے مشرق و مغرب کے کناروں سے سر کے بل چل کے آتے ہیں۔ اسی بعثت کے صدقے عرب کو وہ لافانی صحیفہ عطا ہوا جس نے عربی کو زندہ جاوید کر دیا اور کتنے نئے نئے علوم اور وہ وسیع کتب خانہ اس کی بدولت وجود میں آیا جس سے عربی ثقافت کا سر بلند ہے۔ اسی بعثت نے عربی کو جزیرۂ عرب سے نکال کر ایک بین الاقوامی زبان کے درجہ پر پہنچایا۔ قرآن دنیا کے ہر خطہ کی کتاب بنا اور اس کو سمجھنے کے لئے ناگزیر ہوا کہ جو اسے جتنا زیادہ سمجھنا چاہے اسی قدر عربی کی تحصیل کرے اسی بعثت محمدی کا احسان ہے کہ اسلامی سانچے میں ڈھلی ہوئی عربی ثقافت دنیا کے ایک وسیع حصے کے لئے ایک مقدس محترم اور محبوب ثقافت بن چکی ہے اور یہ شرف بھی بعثت محمدی کا عطا کردہ ہے کہ دنیا میں کہیں بھی نئی ایمانی تحریک اور روحانی بیداری کی جدوجہد ہو اس کا سرچشمہ یہی ہدایت آسمانی رہے گی جو زمین عرب پر نازل ہوئی۔

کیا جس پر احسانات کی یہ بارش ہوئی اور جو احسان شناسی کا خوگر بھی ہے اس سے امید کی جاسکتی ہے کہ وہ ان سب حقائق سے آنکھیں بند کرے گا؟

اے دیار کویت! میں نے ایک بار عالم انسانی کی زبان سے جزیرۂ عرب کو خطاب کیا تھا، انسانیت کے غم و آلام کا شکوہ کیا جزیرہ کی کوتاہیوں کی طرف اشارے کئے اور اس کی ذمہ داریاں یاد دلائیں — پھر جزیرہ کا جواب بھی عالم انسانی کو پہنچایا، یہ مکالمہ توجہ کے کانوں سے سنا گیا اور سننے والے کچھ سوچنے پر مجبور ہوتے۔

پھر ایک موقع آیا تو میں نے مصر سے خطاب کیا "اسمعی یا مصر (اے مصر سن) الحمد للہ کہ یہ صدا بھی "صدا بصحرا" نہیں ثابت ہوئی، پھر موقع ملا تو میں نے شام کے آگے بھی اپنا دل کھول کے رکھا اور "اسمعی یا سوریا" (اے شام سن) کہہ کر جو کچھ کہنا تھا وہ کہا۔ میں شکرگزار ہوں کہ وہاں بھی میری آواز کا استقبال ہوا۔ آج موقع ہوا ہے۔ اے صحرا کے پھول! کہ تجھ سے بھی اپنا درد دل کہوں، پس تو نے سن لیا جو کچھ مجھے کہنا تھا، اور غلط نہ ہوگا اگر میں یہ توقع کروں کہ یہاں بھی میری یہ صدا لائق التفات اور حوصلہ افزائی کے قابل سمجھی جائے گی سہ

فقیرانہ آئے صدا کر چلے
میاں خوش رہو ہم دعا کر چلے

از دارالافتاء ڈسٹرکٹ مفتی پونچھ ادلا کوٹ
مسماۃ محسن جان دختر فرزند قوم جنجوعہ ساکنہ بنگراں۔ سائلہ

بنام

شاہ میر ولد گلاب قوم جنجوعہ ساکن جھگلڑی
مسئول علیہ۔

دعویٰ طلاق بوجہ نے اقرار نامہ شرطیہ
مقدمہ عنوان بالا دارالافتاء ہذا میں بخلاف مسئول علیہ دائر ہو چکا ہے پیادہ کی رپورٹ ہے کہ مسئول علیہ علاقہ پاکستان میں ہے اس کی تعمیل معمولی طریق سے کرانی مشکل ہے۔ لہٰذا اس کو بذریعہ اشتہار مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتقرر ۲۹ ۵/۶۲ بغرض جواب دہی حاضر آوے بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔

تحریر ۲ ۵/۶۲ دستخط
مفتی ضلع پونچھ۔ آزاد جموں کشمیر کوٹ

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

از مولٰنا جمیل احمد صاحب تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

علم دیں در دیار جنسِ گراں	لیک ارزانیِ مباہات ست
رہزناں شکلِ رہبراں کردند	نام اسلام بر ضلالات ست
کفرِ خالص ہمی دہند رواج	بلکہ تحریفِ جملہ آیات ست
کافراں ہم نمے تواں کردند	آنچہ زیں مسلماں شنفاعات ست
بہرِ دیں بعد چار دہ صد سال ۱۴۰۰	از مسلماں نزدل آفات ست
رہبراں از مداہنت مجسم	نامش اندر جمیل مدارات ست
لاتخافون لومۃ اللائم	حال خال آنکہ بے مراعات ست
می روند آہ عالمانِ دین	روش زہد بے ہدایات ست
رفت احمد علیِ پیرِ ہدیٰ	قوم لب تشنۂ مکافات ست
فیض ظاہر نہ فیض باطن ماند	ویں زمانے پُر از خرافات ست

چوں بپرسند گو کہ سالِ وفات
"رحلت کعبۂ مرادات" ست
۱۳۸۱ھ

ایضاً

کیا کیف کا عالم ہوتا تھا کیا لطف کی بارش ہوتی تھی
جب خطبہ و درس میں ہوتا تھا حق حق کی ہدایت فرمانا
کیا عشق کی گرما گرمی تھی کیا فیض کی عام ارزانی تھی
ہر وعظ میں شعلہ بیانی سے افسردہ دلوں کا گرمانا
ہر ایک پہ مستی سرشاری ہر ایک کے دل کی سیرابی
وہ وجد میں ڈوبے لفظوں سے اک کیف کی بارش برسانا
اب نظریں ڈھونڈتی پھرتی ہیں اور کان ترستے رہتے ہیں
وہ شکل، نہ وہ الفاظ، نہ وہ اللہ کے گھر کا دیوانہ
وہ فضل گیا، وہ فیض گیا، وہ بزم گئی، وہ رنگ گیا
تاریخ وفات اس طرح کہو "مات بخیر مولانا"
۱۳۸۱ھ

احادیث صحیحہ بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

(ایم عبد الرحمٰن صاحب لودھیانوی - پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)

امام نووی نے تہذیب میں لکھا ہے کہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک سو بیالیس حدیثیں روایت کی ہیں اور اس قلت روایت کا سبب یہ ہے کہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہت کم زندہ رہے اور اس وقت تک احادیث کا چرچا زیادہ نہیں ہوا - احادیث کی سماعت اور تحصیل وحفظ میں تابعین نے زیادہ کوشش کی ہے -

احادیث

(۱) ہجرت شیخین وغیرہ

(۲) حدیث البحر یعنی دریا کا پانی پاک ہے (دارقطنی)

(۳) مسواک منہ کو صاف کرنے والی ہے اور رب کی خوشنودی کا باعث ہے (احمد)

(۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بکری کا شانہ کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا (بزاز و ابویعلیٰ)

(۵) کوئی آدمی کھانا کھانے کے بعد وضو نہ کرے کھانا کھانا اس کو حلال ہے (بزار)

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نمازیوں کے مارنے سے منع فرمایا ہے (ابویعلیٰ و بزاز)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے آخر میں جو میرے پیچھے نماز پڑھی تو اس میں آپ ایک ہی کپڑا پہنے ہوئے تھے (ابویعلیٰ)

(۸) جو شخص چاہے کہ میں قرآن کو اسی قرات میں پڑھوں جس میں وہ نازل ہوا ہے تو چاہئے کہ ابن ام عبد کی قرات اختیار کرے - (احمد)

(۹) میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے ایک ایسی دعا بتلا دیجئے جس کو میں نماز میں پڑھا کروں، آپ نے فرمایا یہ پڑھا کرو :- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْمًا کَثِیْرًا وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ (بخاری و مسلم)

(۱۰) جس نے صبح کی نماز پڑھی وہ اللہ کی پناہ میں آگیا - تم خدا کے عہد میں بے انتہائی مت کرو - جس شخص نے اسے قتل کر دیا خدا اس سے ناراض ہے اور اس کو دوزخ میں ڈالے گا (ابن ماجہ)

(۱۱) کسی نبی کا جب تک انتقال نہیں ہوتا حتیٰ کہ وہ اپنی امت کے کسی شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھ لے (بزاز)

(۱۲) اگر کوئی آدمی گناہ کرے پھر اچھی طرح وضو کرکے دو رکعت نماز پڑھ لے اور خدا سے مغفرت مانگے تو خداوند تعالیٰ اس کے گناہ کو معاف کر دیتے ہیں (احمد اصحاب سنن اربعہ ابن حبان)

(۱۳) ہر نبی کی وفات اسی جگہ ہوتی ہے جہاں اس کو دفن ہونا ہوتا ہے (ترمذی)

(۱۴) اللہ تعالےٰ نے یہود اور نصاریٰ کو لعنت کی ہے کیونکہ انہوں نے انبیاء علیہم السلام کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا - (ابویعلیٰ)

(۱۵) میت کو اس کے پسماندگان کے رونے سے عذاب ہوتا ہے (ابویعلیٰ)

(۱۶) آگ سے بچو اگرچہ کھجور کے ٹکڑے کے برابر خیرات کرو - کیونکہ وہ ٹیڑھے کو سیدھا کرتی ہے - مردے کے عذاب کو علیحدہ کرتی ہے -

(۱۷) حدیث صدقات وفرائض - (بخاری)

(۱۸) بسا اوقات ایسا ہوتا تھا - کہ آپ کا کوڑا سواری کے دوران میں جب زمین پر گر جاتا تو آپ اونٹنی کو بٹھا کر نیچے آتے اور اس کو اٹھاتے تھے - لوگوں نے عرض کیا کہ آپ ہم سے کیوں نہیں فرماتے - آپ نے فرمایا کہ میرے محبوب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ میں لوگوں سے سوال نہ کروں (احمد)

(۱۹) جب اسماء بنت عمیس کے محمد بن ابابکر پیدا ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو حکم دیا کہ حالت نفاس میں غسل کرکے حج وعمرہ میں تکبیر کہیں (بزاز)

(۲۰) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا کہ حج کون افضل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں تکبیریں زیادہ کہی جائیں اور قربانی زیادہ ہوں - (ترمذی)

(۲۱) آپ نے جس وقت حجر اسود کو بوسہ دیا تو اس کو مخاطب کرکے فرمایا :- اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتے نہ دیکھتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا - دارقطنی)

(۲۲) رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۃ براءۃ کو مکہ شریف بھیج کر اہل مکہ کو کہا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی شخص برہنہ ہو کر طواف کرے (احمد)

(۲۳) میرے مکان اور منبر کے درمیان کا ٹکڑا جنت کے باغوں کا ایک باغ ہے اور میرا منبر جنت کے ایک ٹکڑے پر ہے -

(۲۴) حدیث طلاق جو ابو الہیثم کے مکان پر فرمائی (ابویعلیٰ)

(۲۵) چاندی سونا مثل بمثل ہے اگر کوئی زیادہ لے تو وہ زنی ہے (ابویعلیٰ بزاز)

(۲۶) جس نے کسی مومن کو اذیت دی یا اس کے ساتھ مکر کیا وہ ملعون ہے (ترمذی)

(۲۷) جو شخص بخیل ہے وہ جنت میں نہیں جائے گا اور نہ بدخو اور نہ خائن - نہ ظالم بادشاہ اور اول وہ غلام جنت میں داخل ہوں گے جو اللہ اور اپنے آقا کی اطاعت کریں (احمد)

(۲۸) غلام کا ترکہ اس کے لئے ہے - جو اسے آزاد کرے - (ضیاء المقدس) -

(۲۹) ہم صدقہ کے وارث نہیں ہوتے (بخاری)

(۳۰) نبی کا وارث اس کا جانشین خلیفہ ہوتا ہے -

(۳۱) حدیث نسب کے تبرا کے متعلق -

(۳۲) تو اور تیرا مال تیرے باپ کے واسطے ہے - حضرت ابوبکر فرماتے ہیں کہ اس سے مراد نفقہ ہے -

(۳۳) جس نے قدم اپنے خدا کی راہ میں اٹھائے اللہ تعالےٰ اس پر دوزخ کی آگ حرام کرتے ہیں - (بزاز)

(۳۴) میں حکم دیا گیا ہوں کہ لوگوں سے مقابلہ کروں الخ (بخاری مسلم)

(۳۵) خالد بن ولید کی تعریف اور یہ فرمانا کہ وہ اللہ کی تلوار ہیں خدا تعالےٰ نے ان کو کفار اور منافقین پر مسلط فرمایا ہے (احمد)

(۳۶) آفتاب کسی آدمی پر جو عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے بہتر ہو طلوع نہیں ہوا - (ترمذی)

(۳۷) جو شخص مسلمانوں کے امور کا والی ہو اور مسلمانوں پر فرو گذاشت کا حکم دے تو اس پر اللہ کی لعنت ہے اللہ تعالےٰ اس کے فرائض قبول نہ کریں گے الخ

(۳۸) قصہ ماعز اور اس کا سنگسار کیا جانا (احمد)

(۳۹) اس شخص نے اصرار نہیں کیا جس نے استغفار کیا اگرچہ پھر اسی فعل کو ایک دن میں ستر بار کیا (ترمذی) -

(۴۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا حرب کے متعلق مشورہ کرنا (طبرانی)

(۴۱) جب آیت وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْءً یُّجْزَ بِہٖ الخ ترمذی ابن حبان

(۴۲) تم یہ آیت پڑھتے ہو - یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ (احمد ، اربعہ ابن حبان)

(۴۳) جہاں دو آدمی موجود ہوتے ہیں - تیسرے خداوند تعالیٰ بھی وہاں ہوتے ہیں (بخاری و مسلم)

(۴۴) حدیث اَللّٰھُمَّ طَعْنًا وَّ طَاعُوْنًا (ابویعلیٰ)

(۴۵) مجھے سورہ ہود نے بوڑھا کر دیا (دارقطنی)

(۴۶) میری امت میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ مخفی ہے - (ابویعلیٰ)

(۴۷) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ تعلیم کیجئے تاکہ میں اس دعا کو صبح و شام پڑھا کروں الخ الہیثم بن کلیب ترمذی) -

(۴۸) تم لا الٰہ الا اللہ اور استغفار کو لازم پکڑو - کیونکہ ابلیس لعین کہتا ہے کہ لوگ گناہوں کے سبب ہلاک ہوتے ہیں اور مجھے لا الٰہ الا اللہ اور استغفار سے ہلاک کرتے ہیں - (ابویعلیٰ)

(۴۹) جس وقت آیت لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ نازل ہوئی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے اب اس طرح بات کیا کروں گا جس طرح پیر فرتوت کلام کرتے ہیں (کہ ان کی آواز بوجہ کبر سنی نہیں نکلتی) (بزاز)

(۵۰) حدیث کُلٌّ مُیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَہٗ (احمد) (جو مجھ سے دانستہ جھوٹ بولے مجھ پر کوئی شے رد کی وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (ابویعلیٰ)

(۵۱) حدیث ما نجات فی ھذا الامر الخ (احمد)

(باقی)

منی آرڈر بھیجنے والے حضرات کوپن پر اپنا پورا پتہ تحریر فرمائیں -

قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کی وفات کے تاثرات

جامع مسجد مہاجرین شہر پڈعیدن

میں یکم مارچ کو قرآن کریم کے ختم پر ایک عظیم الشان جلسہ زیر صدارت چودھری کالا خان چیئرمین ٹاؤن کمیٹی منعقد ہوا۔
ایوب علی نائب امیر ناظم اعلیٰ شہر پارہ دو نے مجاہد اعظم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ صاحب امیر اعلیٰ مرکزی نظام العلماء پاکستان کی وفات حسرت آیات پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے انتقال پرملال سے آنسو خشک نہیں ہونے پائے تھے اور شاہ صاحب مرحوم کی مفارقت کا صدمہ ابھی باقی تھا کہ اچانک ایک اور عظیم ترین سانحہ مجاہد اعظم پیر طریقت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کا پیش آیا اور خصوصاً ایسے وقت میں جبکہ ملک کو آئین دیا جا رہا ہے۔ جنگ آزادی کے دونوں نامور مجاہد کا دنیائے فانی سے عالم جاودانی کی طرف رحلت فرمانا عظیم ترین سانحہ ہے۔ انعامی صاحب نے ایک قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہ اجلاس رنج وغم کے جذبات میں ڈوبے ہوئے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا کرے۔ مرکزی نظام العلماء کے تمام ارکان خصوصاً حضرت مولانا مولوی غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ مرکزی نظام العلماء اور مرحوم کے عزیز و اقارب اور متعلقین کو صبر جمیل عطا فرمائے گے۔

جامع مسجد چک نمبر ۳۰۲ ج ب

جامع مسجد کٹھور ضلع لائل پور میں جمعۃ الوداع کے موقعہ پر ذیل کی تعزیتی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی۔
مسلمانان کٹھور کا یہ عظیم الشان اجتماع جامع شریعت و طریقت مفسر قرآن قطب صدان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کی وفات حسرت آیات پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت موصوف کو جنت الفردوس کے اعلیٰ وارفع مقام میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے۔ آمین۔
(ایم محمد یونس از ہزارہ دی)

مدرسہ عربی نجم المدارس کلاچی

مدرسہ ہذا کے زیر اہتمام قرآن مجید کا ختم ایصال ثواب کیا گیا۔ اسی رات تقریباً پچاس مساجد میں ایصال ثواب اور دعا سے مغفرت کا پروگرام بنا یا گیا۔ عامۃ المسلمین نے اس سانحہ کو معلوم کر کے بے حد رنج واندوہ کا اظہار کیا۔ قرب وجوار کے دیہات میں بھی اطلاع کر دی گئی اور لیلۃ القدر میں حضرت کے لئے ترقی درجات اور امت حقہ کی شیرازہ بندی اور حضرت صاحبزادگان کے لئے صبر واستقامت کی دعائیں کی گئیں۔
(عبدالکریم۔ مہتمم مدرسہ)

گوجرہ

جمعۃ الوداع کے موقع پر مولانا طفیل احمد شاہ صاحب گیلانی نے حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر غم میں ڈوبی ہوئی تقریر فرمائی
آخر میں مفتی شہر نے فرمایا کہ یہ عظیم الشان اجتماع حضرت اقدس کی وفات حسرت آیات پر بہت ہی رنج وغم کا اظہار کرتا اور اپنے پروردگار کے حضور میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ کے درجات اور بلند کرے اور پسماندگان حضرت مولانا عبید اللہ انور اور حافظ حمید اللہ صاحب و دیگر حضرات کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح جانشین بنائے آمین ثم آمین۔

ولی کامل حضرت مولانا حماد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

(کی وفات پر تاثرات)

مدرسہ سلیمیہ عربیہ مفتاح العلوم نوگی کاٹھہ

پوسٹ ٹنڈو قیصر تعلقہ حیدرآباد سندھ نے جب جناب حضرت پیر طریقت قطب زمان مولانا حماد اللہ صاحب کی خبر سنی کہ حضرت مرحوم نے مسلمانوں کو اندھیروں میں چھوڑ کر دار فانی سے دار بقا کی طرف رحلت فرمایا انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا۔ ۲۵ تاریخ کو مدرسہ میں تعطیل کرا کر ختم قرآن شریف کروایا اور اس کے بعد ایک تعزیتی جلسہ زیر صدارت جناب حضرت مولانا فضل قیوم صاحب مدرس مدرسہ ہذا منعقد ہوا۔ جس میں صدر صاحب نے عوام سے خطاب فرمایا کہ موت تو ہر ایک پر آنی ہے لیکن آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا ہے کہ "میری امت کے علماء ایسے ہیں جیسے بنی اسرائیل کے انبیاء" تو اس فرمان سے ایسے علماء مراد ہیں — آپ دیکھ رہے ہیں کہ باری تعالیٰ ان کو چن چن کر بلا رہا ہے۔ باری تعالیٰ مسلمانوں پر کرم فرمائے۔ اور حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہم نے اپنے اکابر کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین
(مولوی عبدالرحمٰن صاحب) ناظم مدرسہ

آہ حضرت مولانا حماد اللہ صاحب

ٹوبہ ٹیک سنگھ — ۲۶ اپریل۔ جامع شریعت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی کے انتقال کی خبر سنتے ہی مدرسہ جامعہ مدنیہ حنفیہ ٹوبہ کے طلباء واساتذہ اور معززین شہر کا ہنگامی اجلاس جامع مدنیہ میں ہوا جس میں پیر کامل جامع شریعت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر بڑے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ اور ایک قرارداد میں حضرت کے لئے دعا اور ایصال ثواب کے بعد پسماندگان سے اظہار افسوس وہمدردی کی گئی۔ — نیتہ مدینہ

مدرسۃ العلوم بارہ بھوجر ساں

مولانا عالم الدین صاحب کیملپوری تحریر فرماتے ہیں۔ ابھی آنسو خشک نہ ہونے پائے تھے کہ حضرت تاج الاولیاء مولانا حماد اللہ صاحب اور مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی کی رحلت حسرت ناک پڑھ کر بے حد صدمہ لاحق ہوا اللہ تعالیٰ ان کو اپنے قرب و جوار میں رحمت سے نوازے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

سے مولانا عبدالجلیل صاحب انصاری تحریر کرتے ہیں کہ ابھی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کی جدائی کے آنسو خشک نہ ہوتے تھے کہ قطب الاقطاب سراج العارفین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی قدس سرہ نے سفر آخرت اختیار فرمایا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت اقدس کے درجات بلند فرماتے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مدرسہ مظاہر العلوم کوٹ ادو میں ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن مجید کیا گیا۔

مدرسہ دار الفیوض رستم

حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات عالم اسلام کے لئے باعث غم ورنج ہے۔ اللہ والوں کی کمی کوئی چھوٹی بات نہیں ہے خصوصاً اس سال پاکستان میں سے بڑی بڑی ہستیاں دار فانی سے دار بقا تشریف لے جا رہی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔
کسی نے خوب کہا ہے ؎
قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری
حضرت بابرکت مرحوم کے ایصال خیر کے لئے مدرسہ عربیہ دار الفیوض شہر رستم ضلع سکھر کے اساتذہ، متعلمین و جماعت نے بروز جمعہ ۱۴ ذیقعد بعد از نماز فجر دو ختم قرآن مجید تلاوت کئے اور حضرت مرحوم کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جنت الفردوس میں درجات عالیہ سے نوازے اور حضرت کے صاحبزادگان کے جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا فرما کر حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمادے آمین ثم آمین۔

ناظرین
خط وکتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (ادارہ)

دینی مدارس

جامعہ عثمانیہ کا اجلاس

بیر محل ضلع لائل پور کی مشہور دینی درس گاہ جامعہ عثمانیہ کا سالانہ جلسہ ۶ ، ۷ مئی کو منعقد ہوا ۔ پہلا اجلاس بعد از نماز ظہر شروع ہوا ۔ مولانا ضیاء الحسینی مولانا عبد الرزاق نے تقریریں کیں ۔ دوسرا اجلاس بعد از نماز عشاء زیر صدارت میاں اللہ بخش صاحب ڈپٹی منعقد ہوا ۔ علامہ دوست محمد قریشی صاحب اور مولانا محمد علی جالندھری نے نہایت موثر تقریر فرمائی ۔ ۷ مئی صبح ۹ بجے اجلاس شروع ہوا جس میں مولانا مسعود الرحمٰن مولانا محمد شریف بہاولپوری ۔ مفتی عبد الحمید صاحب نے تقریریں کیں ۔ چوتھا اجلاس بعد از نماز فجر شروع ہوا ۔ مولانا ضیاء القاسمی صاحب اور مولانا حبیب اللہ جالندھری نے تقریریں جو کہ نہایت موثر ہوئیں ۔ نیز اس سالانہ اجلاس میں جامعہ عثمانیہ کے تین طلبہ حافظ ہدایت اللہ سید عبد اللہ شاہ و حافظ عبد الستار کی درجہ حفظ میں دستار بندی بھی ہوئی ۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ۔

عبد الحی عابد صدر مدرس جامعہ عثمانیہ

انجمن اصلاح الطلبہ منچن آباد کا ہفتہ وار علمی جلسہ

مورخہ ۶ ذوالحجہ بعد از نماز عشاء انجمن اصلاح الطلبہ مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ رجسٹرڈ منچن آباد کے شعبہ ثانیہ کے طلباء نے تقاریر کیں ۔ تلاوت قرآن کے بعد مولوی محمد علی متعلم مدرسہ ہذا نے بعنوان " انسان کی کہانی قرآن پاک کی زبانی " انسانی تاریخ پر روشنی ڈالی اور متوجہ کیا کہ ہم اس وقتی عیش و عشرت پر مغرور نہ ہوں ۔ بلکہ اس وقت کو یاد کیا جاوے جیسے قرآن پاک فرماتا ہے ھل اتی علی الانسان حین من الدھر لم یکن شیئاً مذکورا ۔ اس کے بعد عبد اللہ شاہ متعلم نے محبت رسول کے عنوان پر اپنے خیالات کا اظہار کیا بعد ازاں دیگر طلبہ نے بھی اپنی اپنی استعداد کے مطابق بہت ہی بہترین انداز میں اپنے اپنے مفوضہ مضامین بطریق احسن انجام دیئے ۔ حافظ حبیب اللہ متعلم مدرسہ ہذا نے تاریخ اسلام پر پُر از شواہد مضمون پیش کیا ۔ جسے سامعین نے بہت پسند کیا ۔ آخر میں صدر جلسہ جناب مولانا محمد رفیق صاحب صدر انجمن نے مختصر ما تم میں طلبہ کو تبلیغ کے فوائد بتاتے ہوئے متنبہ کیا کہ اس کام کو شوق اور محنت سے کرو گے تو کامیابی آپ کے قدم چومے گی ورنہ سعی لاحاصل ہے ۔ بعد ازاں الجزائری ہندوستانی ۔ کشمیری مظلوم مسلمانوں کے حق میں دعا سے جلسہ ختم ہوا ۔

(محمد علی ناظم انجمن)

مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا کا سالانہ جلسہ

مدرسہ ھذا کا سالانہ جلسہ ۲۵ ۔ ۲۶ ۔ ۲۷ مئی بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار ۔ نہایت تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں مولانا محمد علی جالندھری ۔ علامہ دوست محمد صاحب قریشی ۔ مولانا حبیب اللہ صاحب منٹگمری ۔ مولانا لال حسین صاحب اختر ۔ مولانا محمد اکرم صاحب قادری مبلغ مدرسہ ہذا اور دوسرے بلند پایہ علماء کرام شرکت فرما رہے ہیں ۔ حضرت درخواستی کی تشریف آوری بھی متوقع ہے ۔

(قاری محمد اسحاق مہتمم مدرسہ فاروقیہ عارف والا ضلع منٹگمری)

منٹگمری میں ایک روزہ کانفرنس

منٹگمری میں سلطان العارفین امام المحدثین خاتم المفسرین حضرت لاہوری قدس سرہ کی یاد میں ۲۰ مئی بروز منگل ایک روزہ کانفرنس منعقد کی جا رہی ہے ۔ جس میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے جانشین امیر انجمن خدام الدین حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ و مغربی پاکستان کے مایہ ناز مبلغ حافظ حدیث مولانا عبد الشکور دین پوری ۔ واعظ خوش بیان حضرت مولانا عبد العزیز صاحب و دیگر مقامی علماء کرام خطاب فرمائیں گے ۔ ایک نشست ظہر کے بعد اور دوسری عشا کے بعد منعقد ہو گی ۔ جناب قاری احمد دین صاحب لاہوری بھی شرکت فرما رہے ہیں ۔ شعراء میں سے صوفی عبد الحفیظ تشریف لا رہے ہیں ۔ حافظ محمد شریف منچن آبادی تشریف لا رہے ہیں ۔

حافظ غلام احمد منٹگمری

بقیہ تاریں اور خطوط

برادر محترم خاقان ایڈووکیٹ خلف رشید مولانا مظہر علی صاحب اظہر ۔ لاہور

جن دوستوں نے بذریعہ خطوط مبارکباد دی ہے ان کے اسمائے گرامی :۔

عبد الرحمٰن خان ہجویری بالاکوٹی حال کراچی

محمد اشرف صاحب جالندھری ۔ فرینڈز نیپارک فیکٹری ۔ جوگن شاہ ۔ پشاور ۔

جناب محمد ابراہیم صاحب پراچہ کوہاٹ ۔

منشی محمد مسکین خان صاحب ملک بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ سلطان پورہ روڈ ۔ لاہور ۔

حضرت مولانا عبد الحق صاحب نافع گل کاکا خیل زیارت کاکا صاحب رحمۃ اللہ علیہ

مولانا شمس الاسلام صاحب کلینجر ۔ ہری پور

مولانا اسرار الدین صاحب ترنگزئی چارسدہ

مولانا عبد الغنی صاحب قریشی کوکنگی مدیر ادارہ ضیاء الاسلام لاہور و گوجرانوالہ

خواجہ حبیب الرحمٰن صاحب فاروقی میڈیکوز ایبٹ آباد ۔

شیخ عبد القیوم صاحب نمایندہ خصوصی بانگ حرم ۔ ایبٹ آباد چھاؤنی ۔

محترم فضل حق صاحب دفتر کلیمز متروکہ جائداد ۔ لاہور ۔

حضرت مولانا حافظ محمد رمضان صاحب بھیر دی راولپنڈی ۔

حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب مفتی ہزارہ ایبٹ آباد

محترم عبد الرحمٰن صاحب گھڑی ساز ایبٹ آباد

محترم قاری بشارت علی صاحب مدرس قرأت اسلامیہ ہائی اسکول بھاٹی گیٹ ۔ لاہور

پیر محمد صاحب دفتر سول سپلائی ایبٹ آباد

جناب احمد حسین صاحب امرتسری ۔ ایبٹ آباد

برادرم محمد اسمٰعیل صاحب جہانگیر پورہ پشاور

بھائی محمد اسحٰق صاحب نوشہرہ بجلی گھر درگشائی

محترم سید میر بادشاہ صاحب ٹھیکہ دار پشاور

محترم ضیاء الحق صاحب پشاور

عزیز القدر محمد یعقوب ۔ پشاور

الحاج خواجہ عبد القادر صاحب خواجہ لوٹ ہاؤس مظفر آباد ۔

جناب مولانا غلام یحییٰ خان صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر ۔ بفہ حال ہری پور ۔

برخوردار محمد فضل الرحیم بلوائے پشاور یونیورسٹی

برادرم جان محمد صاحب آف بفہ حال حویلیاں

خان غلام جیلانی خان صاحب اسیر سلطانی خان اگرور دیلی جلاوطن حسن ابدال ۔

فخر پنجاب عبد الرحیم صاحب جوہر جہلمی

مولانا حافظ محمد صادق صاحب خالد لوٹ ہاؤس سرگودھا ۔

موت العالِم موت العالَم

پچھلے ہفتہ خبر آئی کہ ۲۲ اپریل دوشنبہ کی شام کو لکھنؤ میں امام اہلسنت حضرت مولانا عبد الشکور صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل علالت کے بعد تقریباً ۹۰ سال کی عمر میں رحلت فرمائی ۔ اللھم ارتب عالیہ سے سرفراز فرمائے اب وہ سالہا سال سے گوشہ نشین ہو گئے تھے ۔ اور اس اخباری و اشتہاری دور میں کہنا چاہیے کہ گمنامی کی زندگی بسر کر رہے تھے ۔ ۳۹ ۔ ۴۰ سال قبل شہرت کا شباب تھا اور ان کا شمار ملک کے چند مستند فاضل علماء دین میں تھا ۔ مدتوں مذہبی جریدہ النجم (ہفتہ وار) کے ایڈیٹر رہے اہم کتابوں میں حسب ذیل کے مصنف یا مترجم تھے ۔

(۱) علم و تفقہ ۶ حصوں میں

(۲) ترجمہ اسد الغابہ ۸ حصوں میں ۔

(۳) ترجمہ ازالۃ الخفاء

(۴) سیرۃ الحبیب الشفیع (سیرۃ نبوی قرآنی)

(۵) سیرت خلفائے راشدین

عقاید شیعہ ، احمدیہ ، رضاخانیہ سے بہت سے مناظرے کئے اور ان کے رد میں کثرت سے رسالے لکھے ۔ تقریر بڑی سلجھی ہوئی مدلل و متین کرتے ۔ جوش خطابت اور تیز زبانی سے محترز رہتے اردو ترجمہ قرآن جو مرزا حیرت دہلوی کے نام سے چھپا ہے کہا جاتا ہے کہ انہیں کا کیا ہوا تھا ۔ علاوہ علم و فضل و کثرت عبادات کے سالک طریقت بھی تھے ۔ علوم شرعی و عقلی میں شاگرد فرنگی محل اور مولانا عین القضاۃ رحمۃ اللہ علیہ کے تھے اور بیعت بھوپال کے ایک مشہور نقشبندی مجددی بزرگ سے تھی ۔ معتقدین کی تعداد ہزارہا کی نہیں لکھوکھا کی تھی ۔

مولانا علی اصغر صاحب نائب خطیب نیلا گنبد لاہور

ملک خلیل الرحمٰن عباسی مدرسہ ضیاء العلوم فیض باغ مقیم نیلا گنبد ۔ لاہور ۔

ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مولانا مسعود الرحمٰن صاحب ۔ ایبٹ آباد

حضرت مولانا عبید اللہ صاحب ساکن منگی ڈاڈر ہسپتال ۔

برادرم شاہجہاں فرزند جمال دین ساکن بفہ حال حویلیاں ۔

محترم خان زمان خان ڈی ایف او جنگلات ساکن عنایت آباد و میرپور ۔ آزاد کشمیر ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۱۷ — ٹیلیفون نمبر ۲۷۲۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مد ظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

قیمت ۱۲ نئے پیسے

جلد ۵ ○ ۱۱ رشعبان المعظم سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۱۹ رجنوری سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۳)

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سکھر کا ایک دوست

سکھر کے کسی دوست نے لکھا ہے کہ مسئلہ حیات النبی ؐ اخبار ترجمان اسلام میں اور عوام میں نہ آنا چاہیئے۔ جس کے سمجھنے سے عوام قاصر ہیں اور مسلک دیوبند پر اس سے بُرا اثر پڑتا ہے۔ یہ لکھنے والے بزرگ معلوم ہوتے ہیں۔ بالکل سادہ، نیک نیت اور دنیا جہان سے ناواقف ہیں۔

ان کی خدمت میں عرض ہے کہ

(۱) مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم آج سے پچپن سال پہلے علماء دیوبند نے المہند نام رسالہ میں لکھ کر ملک میں اسکی اشاعت کرکے دنیا کو یہ بتایا ہے کہ بدعتی لوگ جو علماء دیوبند پر الزام لگاتے ہیں کہ یہ حیات النبی کے قائل نہیں ہیں یہ بالکل غلط ہے۔ ہم عالم برزخ میں جسمانی حیات کے قائل ہیں۔ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں پڑھتے ہیں۔ قریب سے درود وسلام سنتے اور اس کا جواب دیتے ہیں۔ اس پر حضرت حکیم الامۃ تھانوی رح حضرت شیخ الہند رح حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب رح حضرت شاہ عبدالرحیم رح رائے پوری اور حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوری وغیرہم تمام اکابر علماء کے دستخط ہیں۔ یہ رسالہ اسی لئے مرتب کیا گیا تھا کہ عوام کو بتایا جائے کہ علماء دیوبند حیات النبی ؐ کے قائل ہیں اور بدعتیوں کا الزام غلط ہے۔ باقی رہا یہ کہ عوام سمجھ نہیں سکتے۔ محترم بھائی صاحب سمجھنے کی بات نہیں ہے۔ ماننے اور ایمان لانے کی بات ہے جب سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرما دیا الانبیاء احیاءٌ فی قبورھم یصلّون کہ انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔ تو ایک مسلمان کا کام اس پر ایمان لانا ہے۔ چاہے سمجھے یا نہ سمجھے۔

دوسری بات کہ مسلک دیوبند پر برا اثر پڑتا ہے یہ بات سمجھ ہی میں نہیں آتی جب علماء دیوبند کا مسلک ہی یہ ہے تو پھر برا اثر پڑنے کا کیا معنی؟ ہاں المہند میں دستخط کرنے والے اکابر دیوبند کے مسلک سے جس کو اختلاف ہے یا غیر مقلد ہے وہ نہ مانے اور خواہ مخواہ ایک صحیح عقیدہ سے چڑے تو اس کا کیا علاج ہے!

ہم اپنے دوست کی خدمت میں یہ بھی عرض کریں گے کہ اگر اس مسئلہ کو عوام میں بیان نہ کرنا ہی بہتر تھا تو پھر مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی نے چند سال پہلے کیوں خیر المدارس کے عام جلسہ میں اس کے خلاف تقریر کرکے حضرت مولانا خیر محمد صاحب مد ظلہ کو جواب دینے پر مجبور کیا۔ پھر اسکے بعد کیوں عام جلسوں میں یہ بیان کرتے اور بحثوں کے لئے للکارتے رہے۔ بھائی صاحب! یہ مسئلہ اب تو ان بزرگوں کی مہربانی سے پہاڑوں کی چوٹیوں تک جا پہنچا ہے۔ اب تو یہ بتانا ہی پڑے گا کہ اہل سنت والجماعۃ اور اکابر دیوبند کا مسلک

علمائے کرام سرگودھا کی مشترکہ اپیل

بنام جناب صدر پاکستان، گورنر مغربی پاکستان ودیگر حکام بالا

جناب عالی — السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

امن عامہ و آزادی مذہبی عقاید کو بحال و برقرار رکھنے کے لئے ہم سب بہ یک آواز آپ سے اپیل کرتے ہیں کہ جنرل پالیسی کے طور پر ایک ایسا آرڈر جاری فرمایا جائے جس میں با لوضاحت یہ صراحت ہو کہ:۔ "کوئی بھی مذہبی فرقہ یا مسلک کسی بھی دوسرے مسلک کی ابتداءً آباد کردہ ہوئی! یا کسی دوسری طرح سے حاصل کی ہوئی مساجد پر خواہ مخواہ ناجائز انتظامی قبضہ کرنے کی کوشش نہ کرے۔ اگر کسی گروہ یا عقیدہ کے کچھ شر پسند افراد کسی جگہ بھی ایسا کریں اور باعث انتشار ہوں تو فوراً ہی ایسے آنے والے دوسرے مسلک کے ایسے افراد کو حکومت کی انتظامیہ نہ صرف الگ ہی کردے۔ بلکہ اس فساد اور امن شکنی کی قرار واقعی سزا بھی دے تاکہ آئندہ انھیں یا کسی دوسرے گروہ کو ایسی جرأت نہ ہو سکے ایسا نہ ہو کہ ناجائز مداخلت کرنے والوں کو تو چھٹی ہو مگر پہلے عقیدہ و مسلک کے لوگوں کو ہی اپنی مدافعت کے الزام یا جرم میں پریشانیوں، ضمانتوں اور مقدمہ بازی کا نشانہ بننا پڑے لہٰذا انتظامیہ پوری دیانت داری سے اور بعض بااثر افراد کے ناجائز اثر سے بالاتر ہو کر ہمیشہ ابتدائی عقیدہ کے لوگوں کو ہی جائز انتظامی حقوق دلائے۔ بصورت دیگر یہ مذہبی آزادی کے منافی ہونے کے علاوہ مستقل بے امنی، عوامی انتشار اور انتظامیہ وعدلیہ کیلئے خواہ مخواہ کی پریشانی اور مصروفیت کا باعث بنتا ہے۔" ہم یقین کرتے ہیں کہ ملک بھر کے جملہ حق پسند علماء کرام اور امن پسند عوام اسکی پوری تائید کریں گے۔ دستخط کنندگان کے اسمائے گرامی

(۱) مولانا بدرالدین صاحب خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۲۳ سرگودھا (۲) مولانا شریف احمد صاحب امام مسجد بلاک نمبر ۲۳ سرگودھا (۳) قاری جلیل الرحمٰن خطیب جامع مسجد گول چوک سرگودھا (۴) مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۱ سرگودھا (۵) مولانا محمد امیر صاحب خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۱۰ سرگودھا (۶) مولانا عبدالقیوم صاحب بلاک نمبر ۲ سرگودھا (۷) حافظ شیر احمد صاحب امام مسجد گول چوک (۸) مولانا معتبر خان صاحب خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۵ (۹) مولانا قاری شہاب الدین صاحب خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۱۰ (۱۰) مولانا سید انور جیلانی خطیب سنہری مسجد سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (۱۱) حافظ محمد حنیف صاحب امام مسجد بلاک نمبر ۳ (۱۲) مولانا سعید احمد صاحب مہتمم انوار العلوم بلاک نمبر ۲۳ سرگودھا (باقی صفحہ ۲ پر)

محترم مفتی مودودی صاحب کی خدمت میں

بعض لوگ ایک جرم کا ارتکاب کرتے ہیں۔ پھر اپنے جرم کو چھپانے کے لئے اس طرح کوشش کرتے ہیں جیسے کہ وہ مجرم ہی نہیں بلکہ اس جرم کے خلاف نبرد آزما ہیں۔ یہاں ہم کو ایک واقعہ یاد آ گیا واقعہ کیا بعض معتاد مجرموں کا یہ معمول ہے کہ وہ چوری کر کے جب بھاگتے ہیں اور ان کا تعاقب کرنے والے شور مچاتے ہیں کہ چور چور۔ تو یہ بھی وہی نعرہ لگاتے اور دوڑتے چلے جاتے ہیں۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ تعاقب کرنے والے جس طرح کسی چور کا پیچھا کر رہے ہیں۔ اسی طرح یہ شخص بھی اسی مہم میں مصروف اور چور کے تعاقب میں ہے۔ اس طرح وہ عوام کی گرفت سے بچ کر نکل جاتا ہے۔ ایک سائیکل سوار چور کا پیچھا جب موٹر سوار نے کیا اور چور چور کا شور مچایا تو سائیکل والے نے بھی آگے آگے یہی شور مچانا شروع کر دیا عوام سمجھے کہ دونوں کسی چور کی نشاندہی کر رہے ہیں اس طرح عوامی زد سے بچتے ہوئے وہ کسی تنگ گلی میں مڑ گیا اور موٹر والا منہ دیکھتے رہ گیا۔ ہم مفتی مودودی صاحب کی شان میں یہ گستاخی تو نہیں کرتے نہ ان کو چور یا مجرم ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن آپ پر چند الزامات ہیں اور بعض لوگ ان کی وجہ سے آپ کو اسلامی آئین اسلامی معاشرہ اور حکومت الٰہیہ کے دعووں اور نعروں میں سچا نہیں سمجھتے۔ اس لئے ان کا یہ مطالبہ حق بجانب ہے کہ آپ نے اگر ان الزامات سے توبہ کر لی ہے تو اعلان کر دیں۔ اگر ان کو صحیح سمجھتے ہیں تو ان کے باوجود جب تک آپ ان خیالات کو شرعی دلائل کی روشنی میں صحیح ثابت نہ کر دیں آپ کے دعووں اور اسلامی آئین کے نام سے آنسو بہانے کو اگر کوئی شخص اسی قسم کا کردار قرار دے جس کی طرف ہم نے اشارہ کیا تو بڑی حد تک معذور سمجھا جائے گا۔ الزامات چند نوٹ کئے جاتے ہیں:-

(۱) (ا) آپ پر پہلا الزام یہ ہے کہ آپ نے اپنی کتاب حقوق الزوجین میں عورت کے خلع کو مرد کے طلاق کے معاملہ میں متبادل مستحق قرار دے کر یہ لکھا ہے کہ اگر ایک عورت کو خاوند ناپسند ہے اسکے ساتھ نہیں بسنا چاہتی تو وہ یہ حق قاضی (مجسٹریٹ) سے بذریعہ حاصل کر سکتی ہے۔ اور قاضی کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ اس امر کی تحقیق کرے کہ عورت خاوند کو کیوں ناپسند کرتی ہے۔ چاہے اس طرح پچاس خاوند تبدیل ہو جائیں۔

(ب) آپ نے چوہدری محمد علی (سابق وزیر اعظم) صاحب کے دستور میں مندرجہ بنیادی حقوق کی تائید کر کے عورتوں کو ملازمتوں، وزارتوں اور عہدوں میں مردوں کی طرح کے حقوق دیے ہیں حالانکہ یہ بلا شروط و بلا استثناء شرعاً ناقابل قبول ہے۔

(۲) آپ نے ان بنیادی حقوق کی تائید کر کے مسلمانوں اور غیر مسلموں کو اسمبلی کی ممبری وزارتوں حتیٰ کہ وزارت عظمیٰ سنبھالنے اور تمام عہدوں اور ملازمتوں میں برابر کے حقوق دیے ہیں حالانکہ کسی غیر مسلم کو ولایت و اقتدار تفویض نہیں کیا جا سکتا نہ اسکو اسلامی قانون سازی (تدوین) میں شریک کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ ہی کوئی غیر مسلم قاضی ہو سکتا ہے۔

(۳) آپ نے دو جڑواں بہنوں کا نکاح ایک مرد سے جائز بنا کر قرآن کریم کے مقابلہ میں اجتہاد کیا ہے۔ جس کا ارشاد ہے وَاَنْ تجمعوا بین الاختین (کہ دو بہنوں کو نکاح میں اکٹھا کرنا حرام ہے) اس سے آپ نے قرآنی احکام کے مقابلہ میں اجتہاد کرنے کا دروازہ کھول کر الحاد کا راستہ صاف کیا ہے۔

(۴) آپ نے تفہیمات میں مسلک اعتدال کا مضمون لکھ کر حدیثوں کے اعتماد کو کمزور کیا اور اپنے اصول میں یہ درج کر کے کہ رسول خدا کے سوا کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھو۔ اور نہ کسی کو معیار حق جانو۔ خلفاء راشدین اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کا دروازہ کھول کر ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کو دین میں دست اندازی کا موقعہ دیا اور ان پاک نفوس کے اعتماد و اعتبار کو دھکا دیا۔ جو پیغمبر علیہ السلام اور امت کے درمیان دین پہنچانے کا واسطہ ہیں پھر یہ کہہ کر کہ وہ معیار حق نہیں اس سے دین اسلام کے بارہ میں ان پاک نفوس کی روایت اور درایت یا فیصلے اور فتوے سے استدلال کو محل بحث بنایا گیا جس سے احادیث کا تو خاتمہ ہو گیا اور قرآن پاک کے مطالب سمجھنے یا بیان کرنے میں چکڑالوی اور پرویز کو کھلا میدان مل گیا۔

(۵) آپ نے یہ وقت کو بعض شرعی احکام میں دینی حکمت عملی کے تحت ترمیم و تنسیخ کا حق دیا جس پر جزبز ہو کر مولانا امین احسن صاحب اصلاحی نے آپ کی مکمل تردید کرتے ہوئے اپنے رسالہ "میثاق" میں مسلسل مضامین لکھے اور آپ نے اس ترمیم کو معاذ اللہ آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف منسوب کر دیا کہ عمر بھر کے وعظ اور اسلامی مساوات اور نسلی امتیازات کی مخالفت کے باوجود آخری وقت میں حکمت عملی کے تحت فرما دیا کہ الائمۃ من قریش (کہ خلفاء قریش سے ہوں گے۔ حالانکہ اسلامی مساوات اور نسلی امتیازات کی مخالفت کا یہ معنی ہرگز نہ تھا جو آپ سمجھے۔ اسلام نے یہ نہیں کہا کہ سب سے بڑے متقی اور پرہیزگار کو امام بناؤ چاہے وہ نماز کے مسائل سے واقف نہ ہو یا ایک صالح بزرگ کو قاضی مقرر کرو۔ اگرچہ وہ محکمہ قضا کا اہل نہ ہو۔ اسلام نے اہلیت و لیاقت کو نظر انداز نہیں کیا۔ بلکہ اہلیت و نااہلیت کے مقابلہ میں ہی قومیت اور نسل کو ترک کیا ہے آپ نے امیر کو اس طرح ترمیم شریعت کی اجازت دی اور پرویز نے اس طرح دی کہ مرکز ملت (حکومت وقت) ہر زمانہ کے لحاظ سے قرآن کے معانی متعین کر سکتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جو معانی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیان فرمائے وہی اس زمانہ میں بھی لئے جائیں بلکہ ہر زمانہ کے مناسب قرآن کی تشریح ہونی چاہیئے بھلا آپ میں اور پرویز میں کیا فرق رہا۔

(۶) آپ نے چوہدری محمد علی کے بنیادی حقوق کی تائید کر کے ہر شخص کو پرویزی اور عیسائی بننے اور اسکی تبلیغ کرنے کی اجازت دی۔ حالانکہ آپ اس کو علماء کے سامنے جائز ثابت نہیں کر سکتے۔

(۷) آپ نے تفہیمات میں مردوں اور عورتوں کے اختلاط کے زمانہ میں زنا کی شرعی سزا کو ظلم لکھا ہے۔ پھر تاویل کر کے اسکو یوں چھپاتے ہیں کہ جو حکومت سود کو حلال کرے اور جوئے کو جائز کرے اسکو ان سزاؤں کو جاری کرنے کا کیا حق ہے یا یوں کہ اسلام کے سارے ہی احکام جاری ہونے چاہئیں یہ نہیں کہ بعض ہوں اور بعض نہ ہوں۔ اسلام کے احکام اکٹھے ہی فٹ بیٹھتے ہیں۔ پھر بتایئے کہ مذکورہ بالا چند سات الزامات جو بہت بڑے الزام ہیں ان سے علیحدہ ہو کر آپ آدھے بلکہ زیادہ اسلام کو چھپا دیں نہیں کہہ دیتے۔ پھر آدھے اسلام کا مطالبہ کر کے خود اپنی تردید کر رہے ہیں۔ یا آپ نے ان باتوں سے توبہ کر لی ہے۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

مسئلہ حیات النبی اور سکھر کا ایک دوست

(بقیہ صفحہ اول)

کیا ہے اور یہ بھی کہ ہمارے اکابر دعا میں بزرگوں کا وسیلہ اور آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وسیلہ پیش کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ کسی کو ہمارے عقیدے سے تکلیف ہو تو کیوں ہو۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ جو لوگ حیات النبی کے منکر ہیں یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے وسیلے سے دعا میں انکار کرتے ہیں۔ یا توحید و سنت کے بیان میں ایسا طریقہ اختیار کرتے ہیں جس سے شان رسالت میں بے ادبی ٹپکتی ہو۔ وہ لوگ دیوبندی مسلک کی نمائندگی نہیں کرتے۔ ہم اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو عالم الغیب نہیں سمجھتے۔ نہ کسی کو قاضی الحاجات سمجھنا جائز سمجھتے ہیں نہ مخلوق کو خالق کی صفات میں شریک کرنے یا کسی جلیل القدر پیغمبر کو بشریت سے خارج کر کے قرآن پاک کے انکار کو جائز قرار دے سکتے ہیں۔ مگر ان تمام مسائل کو بیان کرنے میں حکمت و موعظہ حسنہ کا خیال رکھنا اور بے ادبی و گستاخی سے بچنا فرض تصور کرتے ہیں۔ ہمارا کسی پر حملہ نہیں۔ لیکن ہم غلط طریق کار کی ذمہ داری علماء دیوبند پر ڈالنے کے خلاف ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری مدد فرمائے اور اخلاص عطا کرے۔ وما توفیقی الا باللہ تعالیٰ

سرگودھا کے علماء کرام کی اپیل

(بقیہ صفحہ اول)

(۱۳) مولانا عنایت اللہ صاحب سابق ایڈیٹر الفاروق چوہڑ کالونی سرگودھا (۱۴) مولانا غوث محمد صاحب مدرس جامعہ عربیہ سراج العلوم سرگودھا (۱۵) مولانا محمد نواز صاحب خطیب جامع مسجد ریلوے پھاٹک ہری پورہ سرگودھا (۱۶) مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (۱۷) مولانا گلزار احمد صاحب مظاہری مہتمم جامعہ قاسمیہ العلوم سٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا (۱۸) ظہیر احمد صاحب خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۷ سرگودھا۔

(نوٹ) ادارہ ترجمان اسلام اس اپیل کی پرزور تائید کرتا اور ذمہ دار حکام پر واضح کرتا ہے کہ کسی ایک مسلک والوں کا دوسروں کے معابد و مساجد اور دیگر مذہبی عمارتوں اور اداروں پر حملہ کر کے یا غلط اثرات استعمال کر کے چھینا نہ صرف ظلم ہے۔ بلکہ باعث فتنہ و فساد بھی ہے اور جتنا جلد حکام تدارک کریں بہتر ہو گا۔ (ادارہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۱۹ جنوری ۱۹۶۲ء

مشرق وسطیٰ میں مغرب کی ریشہ دوانیاں

لبنان کی بغاوت گورہ اقوام کی ریشہ دوانیوں کو سمجھنا آسان کام نہیں ہے۔ خیرالقرون سے عیسائی دنیا سے جنگوں کا جو سلسلہ جاری ہوا ہے، وہ اگرچہ اب تک ختم نہیں ہوا مگر اسلام کے ابتدائی صدیوں میں دشمنان اسلام کو یقین ہو چلا تھا کہ مسلمانوں سے جنگ میں میدان جیتنا ناممکن ہے۔ اسلئے انہوں نے جنگ سے زیادہ فریب بہی اور شجاعت و بسالت سے زیادہ سازشوں اور روباہ بازیوں پر بھروسہ کیا۔ ان روباہ بازیوں میں عورتوں کا استعمال بھی شامل تھا یورپ نے صنف نازک کو سیاسی حربہ کے طور پر استعمال کرنے میں کبھی باک محسوس نہیں کیا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے۔ اور ہمارا خیال ہے کہ جو لیڈی کسی اہم مسلمان سے شادی رچاتی ہے وہ سیاسی جوڑ توڑ اور خاوند کو شیفتہ و فریفتہ کر کے اپنی راہ پر لگانے کے لئے پوری ٹرینڈ ہوا کرتی ہے۔ اسی لئے ہم نے اردن کے شاہ حسین کی شادی کو ایک چالاک و ہوشیار گوری لیڈی سے خطرہ سے خالی نہیں سمجھا۔ اور غالباً اسی قسم کے خطرات کے پیش نظر پاکستان گورنمنٹ نے سرکاری ملازمین کو یورپ جا کر شادی کرنے کو غلط سمجھا ہے۔ اس میں یہ پہلو بھی مدنظر ہے کہ سرکاری ملازمین کو مغرب میں جا کر سرکاری کام کی جگہ لیڈیاں تلاش کرنے کی مہم شروع نہ کرنی چاہیے بہرحال یورپ نے اسلامی طاقت کو توڑنے کے لئے ہر مکر و فریب ہر بداخلاقی کو جائز قرار دیا ہے۔ اور ان کی ریشہ دوانیوں کو سمجھنا آسان کام نہیں ہے۔

چند دن پہلے برطانوی جہازوں اور فوجوں کی نقل و حرکت شروع ہوئی جس سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ کویت جا کر عراق کے قبضہ کی مخالفت مقصود ہے۔ ساری دنیا اس غلط فہمی میں مبتلا ہو گئی۔ مگر جب کویت کی بجائے لبنان میں عظیم بغاوت ہوئی اور جس پر لبنان کی حکومت نے بڑی مشکل سے قابو پا کر ہزاروں باغیوں کو گرفتار کیا۔ تب سیاسی مبصروں نے اندازہ لگایا کہ برطانوی فوجی نقل و حرکت کا تعلق کویت سے نہیں بلکہ لبنان سے تھا۔ لبنان میں زبردست بغاوت ہوئی۔ اور اگر یہ کامیاب ہو کر زمام اقتدار برطانیہ کی دوست پارٹی کے قبضہ میں آ جاتا تو عرب ممالک پر یورپین اثرات کی زنجیر کی کڑیاں تنگ ہو جاتیں۔ اور وہ ہلنے جلنے کے قابل بھی نہ رہتے۔

مصر کی ہیبت طاقت مصر کی آزادی پھر اس پر ناصر جیسے بہادر جرنیل اور اعلیٰ سیاست دان کے قبضہ نے روباہ صفت مغربی سیاست دانوں کے چھکے چھڑا دیے ہیں۔ لبنان کے سابق سربراہ شمعون (عیسائی) پر آزاد خیال عوام نے فتح پائی تھی اور جنرل الیکشن میں بھی اسکو شکست دے کر قومی لوگوں نے حکومت کی باگ ڈور سنبھال لی تھی۔ یہ موجودہ آزاد خیال حکومت مصر کی حامی ہے اس طرح ساحل بحیرہ روم کی طرف سے عرب ممالک کے اندر گھسنے اور ان پر دباؤ ڈالنے کے مواقع بہت کم ہیں۔

سعودی عرب اور اردن سعودی عرب کا تیل کی وجہ سے اربوں روپوں کا بیوپار امریکہ سے ہے وہ امریکہ کی دوستی میں جکڑے ہوئے ہیں۔ ان کا علاج بھی امریکہ سے ادھر ادھر نہیں ہوتا۔ انہوں نے مصر سے سفارتی تعلقات منقطع کرنے کا اعلان کر کے اپنی خارجہ پالیسی سے دنیا کو بھی آگاہ کر دیا تھا۔ اردن بیچارہ جو ایک ضلع کے برابر آبادی رکھتا ہے وہ ماڈرن مسلمان ہے۔ اور چالاک اتنا کہ شام کی بغاوت کے بعد ناصر کو کہنا پڑا کہ اردن کے شاہ حسین کے بارہ میں ہم کو دھوکا لگا۔

شام شام کے عوام بیدار اور نسبتاً سامراجیوں سے آزاد ہیں۔ مگر صدر ناصر کا کہنا ہے کہ اسکی بغاوت میں سامراجیوں کا ہاتھ ہے بہرحال آج اردن شام اور سعودی عرب آپس میں بہت قریب اور مصر سے بہت دور ہیں۔ اگر کسی طرح لبنان پر بالواسطہ سامراجیوں کا اقتدار ہو جائے تو مصر کو باقی عرب ممالک اور خاصکر عراق منقطع کر کے مصر اور عراق دونوں کو مشکلات میں مبتلا اور عراق کے ذریعہ جو روسی اثرات کام کر رہے ہیں ان کو ختم کیا جا سکتا ہے۔

عراق عراق کی پوزیشن مصر کی طرح نہیں ہے مصر بالکل غیر جانبدار ہے۔ وہ نہ امریکن گروپ کا ممبر ہے۔ نہ روسی گروپ کا مگر عراق روس کا حلیف ہے۔ عراق کی وجہ سے اقوام مغرب کو عرب ممالک کے اندر من مانی کارروائیاں کرنے میں بڑی دقت پیش آ گئی ہے۔ اور اسی لئے کویت کو آزاد کر کے برطانیہ نے اسکو یقین دلایا ہے۔ کہ عراق سے جب کبھی خطرہ ہو تم بالوں کو دیا سلائی دکھا دو۔ مغربی جن برطانیہ سے فوراً امداد کو پہنچ جائیں گے۔ مگر اردن۔ شام اور سعودی عرب کے ایکے نے ناصر اور عراق کے عبدالکریم قاسم کو ایک دوسرے کے قریب کر دیا ہے۔ اور اسی وجہ سے مصر کی طرف سے ایسی آوازیں سننے میں آنے لگی ہیں۔ کہ اگر برطانیہ کویت میں عراق سے لڑے گا تو مصر برطانیہ کے مقابلہ میں عراق کی مدد کریگا مصر کا یہ رجحان برطانیہ وغیرہ کے لئے سوہان روح ہے۔ اب اگر برطانیہ اور عراق میں جنگ چھڑے تو برطانوی جہازوں کو نہر سویز سے گزرنے کی اجازت بظاہر مشکل ہے۔

عراق اپنی پوزیشن یوں بھی مضبوط سمجھتا ہے کہ اس کو اپنے حلیف روس کے معاہدوں پر یقین ہے۔ مغربی ممالک کے لئے بڑی فکر یہ ہو گئی ہے کہ عرب ممالک کی طاقتیں عراق و مصر اور لبنان کے مقابلہ میں کمزور ہیں۔ پھر عرب لیگ کے واسطہ سے یہود دشمنی عربوں کو ایک دوسرے سے لڑنے کی راہ میں حائل ہے۔ اور مغربی دنیا یہود کی حمایت ترک نہیں کر سکتی۔ اور اگر مغربی ممالک براہ راست مداخلت کر کے عراق و مصر کے مخالفوں کی امداد کرتے ہیں تو یہ خطرہ ہے کہ دوسری طرف روس براہ راست امداد دینی شروع کر دے گا جس سے جنگ عظیم کا خطرہ پیدا ہو جانا یقینی ہے۔

یہی پریشانی مغربی اقوام کو انڈونیشیا اور نیوگنی کے مسئلہ میں درپیش ہے برطانیہ اور امریکہ نے انڈونیشیا کے خلاف براہ راست تو کوئی اعلان نہیں کیا۔ مگر برطانوی دولت مشترکہ کے ممبر آسٹریلیا نے نیوگنی کی ولندیزی حکومت (ہالینڈ) کی حمایت کی ہے۔ اس کے جواب میں انڈونیشیا کے صدر سوکارنو نے اعلان کیا ہے کہ اگر آسٹریلیا نے نیوگنی کی مدد کی تو عالمی جنگ چھڑ جائے گی۔ صدر سوکارنو کے اس اعلان میں بڑی جان ہے۔ اس لئے کہ جمہوریہ چین نے جو اقوام متحدہ کا کسی طرح پابند نہیں ہے فیصلہ کر دیا ہے کہ ہم انڈونیشیا کی مدد کریں گے

ہمارے خیال میں ہمارے دوست اور حلیف ممالک یعنی امریکہ اور برطانیہ کے لئے بہترین طریق کار یہ ہے کہ وہ یہودیوں کی سرپرستی ترک اور عربوں کی آزادی کی حمایت کر کے تمام عرب ممالک کی ہمدردی حاصل کریں۔ اس طرح مشرق وسطیٰ کے

(باقی صفحہ ۱۵ پر)

درزیوں اور حجاموں کا روح پرور فیصلہ

سیالکوٹ اطلاع ہے کہ سیالکوٹ کے درزیوں نے فیصلہ کیا ہے کہ ہم ٹیڈی گرل کے چست کپڑے نہ سئیں گے (ان کپڑوں کو جسم کے ساتھ بالکل فٹ کرنا ہوتا ہے) درزیوں نے ان کالی میموں کے اعضاء کو چھونے کی معصیت سے جان چھڑانے اور اپنے اسلام کی حفاظت کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔

خاکی ہزارہ ضلع ہزارہ کے قصبہ خاکی کے مشہور حجام سائیں محمد نے اعلان کیا ہے کہ وہ کسی کی ڈاڑھی نہ مونڈیں گے۔ ایک چوہدری نے کہا کہ تم ملازم ہو (یہاں حجام سارے محلہ یا شہر کا ملازم ہوتا ہے) جو آدمی جیسی حجامت چاہے ہم تو اسی طرح بناؤ۔ اس نے کہا کہ روزی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ جو چاہے مجھ سے بنوائے۔ جو چاہے نہ بنوائے مجھے ڈاڑھی نہیں مونڈھنی۔

ٹینڈا تحصیل ہری پور ہزارہ ٹینڈا کے حجام سائیں بابا نے بھی یہی اعلان کیا۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ شادی پر جو لوگ گانا بجانا کریں گے، ان کا کام اور نوکری بھی نہیں کروں گا۔

شنئی بالا تحصیل مانسہرہ کے ایک حجام نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ جس سے چاہے اپنے دین کی خدمت لے۔ اللہ تعالیٰ اوروں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ کسی کے گناہ میں شریک نہ ہوں۔

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ!

منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسالہ برق وشرر کا جواب

(قسط دوم)

بہرحال اپنے علم پہ بھروسہ کر کے غلط گھمنڈ کرنے والے جب بزرگوں کے خلاف کہیں تو سمجھ لینا چاہیئے کہ وہ بزرگان دین سے نہیں بلکہ دین اسلام سے ہی لوگوں کو دانستہ یا نادانستہ متنفر کر رہے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب سے نئے نئے مجتہدوں کے طریق کار سے پرانے علماء محققین کی تردید و تنقید کا خبیث راستہ کھلا ہے۔ بے باکی بڑھ گئی ہے۔ اسلاف پر کیچڑ اچھالا جا رہا ہے اور موجودہ علماء کے وقار پر بھی حملے ہو رہے ہیں اور خود اس طرح کے غلط راستے کھولنے والوں کو بھی کوڑیوں کے مول نہیں پوچھا جاتا۔

غلط کاروں کی بزدلی

ہر غلط کار، منافق اور ہر چور بزدل ہوتا ہے۔ ایسے لوگ وقت کے ساتھ بدلتے رہتے ہیں اور فریب دینے کی کوشش کرتے ہیں کبھی کسی تحریک کی حمایت اور کبھی مخالفت کرتے رہتے ہیں۔ جب یہ لوگ اسلام یا اسلام کے کسی مسئلہ کی مخالفت کرنے لگتے ہیں۔ تو براہ راست کھلم کھلا یہ نہیں کہتے کہ اسلام یا اسلام کا فلاں مسئلہ غلط ہے بزدلی ان کو ایسا نہیں کہنے دیتی۔ وہ اسلام کی مخالفت بھی اسلام کا نام لے کر کرتے ہیں یا کسی بڑے بزرگ کے نام اس مسئلہ کو منسوب کرتے ہیں۔ اور اس کی کتب سے مفصل عبارتیں چھوڑ کر مجمل عبارتیں پیش کر کے اپنے خیالات کے مطابق ان کی تاویلیں کر کے اپنا الو سیدھا کرتے ہیں۔

اسلام کی عظمت کی دلیل

اسلام ایک سچا دین اور اللہ تعالیٰ کی آخری شریعت ہے اس کا ایک ایک اصول اٹل اور ایک ایک مسئلہ اپنی اپنی جگہ ایک حقیقت ہے۔ لیکن اسلام کی صداقت کی سب سے بڑی دلیل قرآن لانے والے اور اسلام بیان کرنے والے رسول خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت وکردار اور اخلاق وصفات کی وہ بلندی ہے جس کی مثال بنی نوع انسان میں نہیں ملتی۔ بڑے سے بڑا مخالف جناب نبی کریم صلعم کی بلند وبالا اور نرالی شان کے سامنے ادب واحترام سے جھکنے اور اس کا اعتراف کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اور بات بھی یہی ہے کہ جتنی شخصیت بلند اور پاک ہوگی۔ اتنا ہی اس کی باتوں پہ اعتماد اور اس کی پیروی کا شوق زیادہ ہوگا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اس مقام پر بعض لوگوں سے لغزشیں بھی ہوئیں اور انہوں نے ایسے پاک نفوس کی بعض خاص نرالی شانوں کو دیکھ کر ان کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کے بارہ میں قرآن میں مذکور ہے اسی لئے سرور کائنات صلعم نے پیش بینی کرتے ہوئے فرمایا لا تطرونی کما اطرت النصاریٰ المسیح ابن مریم (حدیث) (مجھے اتنا نہ بڑھاؤ جیسے عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو بڑھایا) ایک اور روایت میں یوں ارشاد فرمایا۔ لا تجعلوا قبری عیداً (میری قبر پہ میلہ نہ لگانا) یہ بھی فرمایا کہ لعنت کی اللہ نے یہود پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کی قبور کو سجدہ گاہ بنا ڈالا اس میں شک نہیں کہ کسی پیغمبر یا ولی کو اللہ تعالیٰ کی صفات میں شریک کرنا شرک ہے کسی کو اللہ تبارک وتعالیٰ کی طرح ہر وقت ہر زمان ازل سے ابد تک کا جاننے والا اور عالم الغیب کہنا قرآن پاک کے صریح ارشاد کے مطابق شرک ہے۔ کسی پیغمبر کو یہ کہنا کہ وہ بشر نہیں قرآن پاک کی آیات کا صریح انکار ہے۔ یا یہ تصور کرنا کہ اللہ تعالیٰ کے کاموں بارش برسانے اولاد دینے، موت وزیست دینے میں کوئی اس کا شریک ہے۔ یا اللہ تعالیٰ کا کوئی ٹکڑا کٹ کر یا جدا ہو کر کوئی نبی یا ولی بنا ہے یہ سراسر اسلام کے خلاف ہے۔

(باقی آئندہ)

دینی مدارس

دارالعلوم عربیہ ٹل میں سالانہ امتحانات

دارالعلوم عربیہ ٹل کے سالانہ امتحانات ۲ار شعبان مطابق ۱۰ر جنوری سے شروع ہو کر ۱۰ر شعبان - ۱۸ر جنوری کو ختم ہو جائیں گے دارالعلوم میں داخل طلبہ کے امتحانات تین مدارج میں تقسیم ہیں (۱) جو طلبہ امسال دورہ حدیث میں شریک تھے۔ ان کے امتحانات وفاق المدارس عربیہ کے ساتھ منسلک ہیں جس طرح یونیورسٹیوں کے ماتحت کالجوں کے امتحانات یونیورسٹی کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان طلبہ کا امتحان بھی وفاق المدارس کے تنظیم کے ماتحت ہوتا ہے ان طلبہ کے امتحان کے لئے وفاق المدارس ملتان سے تحریری سوالات آئیں گے۔ اور پھر وفاق ہی کی طرف سے کسی دوسری درسگاہ کے علماء نگران مقرر کئے جائیں گے۔ اور ان مقرر شدہ نگران حضرات کی نگرانی میں یہ طلبہ تحریری امتحان دیں گے۔ اور پھر ان کے پاس فیل کا مجاز بھی صرف مرکز وفاق المدارس عربیہ کا مقرر کردہ بورڈ ہوگا (۲) آخری سال کے ان طلبہ کے بعد درجہ اعلیٰ (ہائی) اوسط (مڈل) کلاسز کے طلبہ کا امتحان ہوتا ہے ان کا امتحان بھی تحریری ہوتا ہے جو کہ دارالعلوم بورڈ امتحان کو سپرد ہے۔ اور ہائی کلاس کے امتحان کے ساتھ ساتھ وہ بھی لیا جاتا ہے (۳) اوسط اور درمیانی درجہ کے بعد ابتدائی (پرائمری) درجہ کے طلبہ کا امتحان ہوتا ہے یہ طلبہ چونکہ تحریری امتحان کے قابل نہیں ہوتے اس لئے ان کا امتحان تقریری ہوتا ہے اور تقرر ممتحن (انسپکٹر) دارالعلوم کے امتحان بورڈ کو مفوض ہوتا ہے، اس کے علاوہ شعبہ ناظرہ قرآن اور ابتدائی ضروری اصول اسلام سکھاتے ہیں جو ۰۰ ۷ بچے شامل ہیں ان کا امتحان درجوں مذکورہ کے امتحانات کے اختتام کے بعد دارالعلوم کے ناظم تعلیمات قاضی محمد مبارک ہزاروی لے گا۔ ان سالانہ امتحانات کے بعد عام تعطیلات ہوں گی اور ۱۰ار شوال مطابق ۲۴ر مارچ ۱۹۶۲ء سے نئے تعلیمی سال کے لئے داخلہ لیا جائے گا۔

قاضی محمد مبارک ہزاروی
ناظم تعلیمات دارالعلوم عربیہ ٹل

مدرسہ قاسم العلوم تھرپچانی ضلع سکھر

(۱) مدرسہ حنفی المذہب اور مسلک اہلسنت کا پابند ہے (۲) مدرسہ میں قرآن شریف کی تجوید اور حفظ وناظرہ کا خاطر خواہ انتظام ہے (۳) مدرسہ تبلیغی فرائض پوری تندہی سے انجام دے رہا ہے (۴) مدرسہ میں طلبہ کی تعلیمی اور اخلاقی تربیت کی طرف خصوصی توجہ دیجاتی ہے (۵) مدرسہ میں درجہ پرائمری کی تعلیم کا مکمل انتظام ہے (۶) مدرسہ کی تمام ضروریات کا خود کفیل ہے۔ لہٰذا مدرسہ مخیر حضرات کی عشر و زکوٰۃ اور جملہ خیرات وصدقات کا بہترین مصرف ہے۔

مدرسہ دارالفیوض کنڈکوٹ ضلع جیکب آباد

مدرسہ دارالفیوض کنڈکوٹ ضلع جیکب آباد عرصہ تین سال سے دینی خدمت عمدہ پیمانہ پر کر رہا ہے۔ اور یہ دینی مدرسہ کسی خاص شخص کے ماتحت نہیں ہے۔ یہ قومی مدرسہ ہے جس کی بہبودی وترقی کے لئے ہر ماہ مدرسہ ہذا میں ممبروں کی مجلس شوریٰ ہوتی ہے۔ تقریباً بیس ممبر ہیں جو اکثر علماء اور دیندار حضرات سے مشتمل ہے۔

مدرسہ ہذا میں عربی، فارسی، حفظ قرآن وناظرہ اور اردو کی باقاعدہ تعلیم دی جاتی ہے۔ درس وتدریس کے لئے تقریباً دس ملازمین ہیں۔ صدر مدرس ہے جو مولوی فاضل منشی فاضل، فاضل دیوبند، مشاہیر اوبار میں سے ہیں۔ مدرسہ ماہانہ خرچ تقریباً دو ہزار ہے اور پچاس کے قریب طلباء مسافر مدرسہ میں رہائش پذیر ہو کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں جن کے اخراجات کا کفیل مدرسہ ہی ہے۔ اسلئے اہل اسلام واہل دولت حضرات کو پرزور اپیل ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ جانی ومالی امداد عنایت فرما کر ثواب دارین حاصل فرمائیں۔

بقلم: عمر الدین نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض کنڈکوٹ۔ ضلع جیکب آباد

خوشخبری!

اہل اسلام کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مدرسہ دارالفیوض کا تیسرا سالانہ جلسہ مورخہ ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۶۲ء مطابق ۳۰ شوال و یکم ذیقعد ۱۳۸۱ھ بڑے شان وشوکت

ہے منعقد ہوگا جس میں پاکستان کے بڑے بڑے مشاہیر علماء و مبلغین اسلام شرکت فرمائیں گے۔ اس لئے اہل اسلام کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ شریک ہوکر اجر دارین حاصل کریں۔

عمرالدین نائب مہتمم مدرسہ دارالفیوض
کندہ کوٹ ضلع جیکب آباد

مدرسہ تعلیم القرآن نوشہرہ کا اجلاس

مورخہ ۵ جنوری ۶۲ء بروز جمعۃ المبارک بعد از نماز جمعہ مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نوشہرہ صدر میں اجلاس زیر اہتمام منعقد ہوا جس میں مدرسہ کے اراکین اور دیگر عقیدتمند حضرات نے شرکت فرما کر طلباء مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرمائی۔

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے دو قابل احترام اور عزت مآب ہستیوں جناب مولٰنا حضرت شیر علی شاہ صاحب اور مولٰنا سمیع الحق صاحب مدرسین حقانیہ کو خصوصی طور سے دعوت دی گئی تھی۔

دوران اجلاس میں ان حضرات کی زیر نگرانی مدرسہ تعلیم القرآن کے دونوں شعبوں (۱) ناظرہ قرآن پاک (۲) حفظ قرآن پاک کے طلباء کا امتحان لیا گیا اور بحمداللہ امتحان نہایت ہی اعلیٰ پیمانہ سے کامیاب رہا۔ بعد ازاں انہوں نے یکے بعد دیگرے حاضرین سے خطاب فرما کر تقاریر فرمائیں جس کا خلاصہ یہ تھا کہ

"ہر مسلمان پر جیسا کہ اولاد کی جسمانی تربیت ضروری ہے۔ اس سے زیادہ تربیت روحانی کی ذمہ داری اس پر عائد ہوتی ہے۔ اور خصوصاً اس دور پرفتن و الحاد کے زمانہ میں اپنی فلاح و بہبودی دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے مال اور اولاد کی قربانی کی ضرورت ہے۔" ان کی قیمتی تقریروں سے سامعین بے حد محظوظ ہوئے۔ جلسہ پونے چار بجے بعد دوپہر بخیر و عافیت ختم ہوا۔ اور اختتام پر مولٰنا حضرت سمیع الحق صاحب نے مدرسہ ہذا کی ترقی کے لئے دعا فرمائی۔

(مولوی) عبدالستار، حافظ فتاح الحق
مدرسین مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد نوشہرہ

لائل پور میں دارالمبلغین کا آغاز

"تنظیم اہلسنت پاکستان کا مرکزی دارالمبلغین اس سال لائل پور غلام محمد آباد کالونی میں تعلیمی آغاز کر رہا ہے۔ اس میں مختلف باطل فتنوں سے متعلق ملک کے ممتاز علماء کرام علمی تربیت دیں گے۔ مندرجہ ذیل علماء کرام پڑھائیں گے (۱) مولانا دوست محمد صاحب قریشی (۲) مولانا عبدالستار صاحب تونسوی (۳) مولانا لال حسین صاحب اختر (۴) مولانا عبدالقادر صاحب آزاد (۵) حضرت مولانا سرفراز صاحب صفدر کی تشریف آوری بھی متوقع ہے۔ منتہی طلباء کے لئے نادر موقع ہے۔ یہ پروگرام یکم رمضان شریف سے شروع ہوکر ۲۸ رمضان تک جاری رہے گا۔ آنے والے طلباء پندرہ شعبان تک بذریعہ خط و کتابت داخلہ کی منظوری حاصل کریں۔

محمد ضیاء القاسمی ناظم جامعہ قاسمیہ
غلام محمد آباد کالونی۔ لائل پور

مدرسہ تجوید القرآن گیدڑ پور (ہزارہ)

گیدڑ پور ضلع ہزارہ میں ایک بڑی جاگیر ہے یہاں خوانین کا گھرانہ علاقہ میں باعزت سمجھا جاتا ہے جاگیردار خان محمد افضل خاں نے اکثر کاروبار ولیعہد محمد یونس خاں صاحب کے سپرد کر دیا ہوا ہے کسی زمانہ میں یہ دینی علوم کا مرکز تھا۔ الحمدللہ کہ اب یہاں مدرسہ تجوید القرآن قائم ہو گیا ہے جس میں قاری حافظ گل رحمن خاں صاحب درس دیتے اور مولٰنا قاری محمد سعید صاحب خطیب جامع مسجد نظامت کے فرائض انجام دیتے ہیں خوشی کی بات یہ ہے کہ مدرسہ کا اہتمام خود ولیعہد خان محمد یونس خاں صاحب نے سنبھالا ہوا ہے۔ مدرسہ میں حفظ و ناظرہ دونوں کی تعلیم جاری ہے۔ امید ہے کہ یہ بہت جلد مزید ترقی کرے گا۔

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ

صحاح ستہ علم حدیث پڑھنے اور اس کی سند حاصل کرنے والے طالبان علم کو اطلاع دی جاتی ہے کہ آنے والے شوال المکرم کی پندرہ تاریخ سے پہلے مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ چوکیرہ ضلع سرگودہا میں پہنچ جائیں۔ تاکہ باقاعدہ داخلہ لے سکیں۔ آنے والے سال سے صحاح ستہ حدیث کے دورہ کا مکمل انتظام کر لیا گیا ہے۔ اور حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب بخاری مدظلہ نے اس خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیا ہے۔ جملہ درخواستیں بنام مہتمم صاحب حاجی غلام فرید صاحب روانہ کریں۔

المعلن:۔ سکرٹری مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ
چوکیرہ۔ ضلع سرگودہا مغربی پاکستان۔

صاحب روح المعانی علامہ محمود آلوسی رحمۃ اللہ کا عقیدۂ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(از حضرت مولٰنا غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ ختم نبوت)

قرآن پاک کی تفسیر لکھنے والے بزرگوں میں اگر علامہ محمود آلوسی کو صف اول میں شمار کیا جائے تو ان کی شان کے بالکل مناسب ہوگا یہ ایک حقیقت ہے کہ قرآن پاک کے اسرار اور رموز قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے تاہم قرآن کو صحیح سمجھنے کے لئے چار تفسیریں کافی ہیں (۱) تفسیر قرطبی (۲) علامہ محمود آلوسی کی تفسیر روح المعانی (۳) احکام القرآن للجصاص (۴) تفسیر ابن کثیر۔

علامہ محمود الوسیؒ صاحب تفسیر روح المعانی اگرچہ ماضی قریب ہی میں گذرے ہیں تاہم ان کی علمی تحقیقات، تفسیری معلومات اور قرآن و سنت کے عین مطابق بیان کردہ حقائق کے پیش نظر قرون اولیٰ ہی کے مافوق العادت بزرگ دکھائی دیتے ہیں۔

حضرت موصوف کی تفسیر سے واقفیت رکھنے والے احباب اس امر سے بخوبی علم رکھتے ہیں کہ توحید باری تعالیٰ کے بیان کرنے میں کسی قسم کی مداہنت، مروت یا رواداری سے کام لیتے ہوئے کما حقہ ذات باری اور صفات باری تعالیٰ کو بیان فرمایا۔ اور جگہ جگہ شرک کی پرزور الفاظ میں نہ صرف تردید بلکہ تحقیر و تذلیل بھی بیان کی۔

علاوہ ازیں آپ کا یہ محرم راز جب مسئلہ حیات انبیاء علیہم السلام پر قلم اٹھاتا ہے تو بیساختہ علماء دیوبند اور مسلک دیوبند کے لئے زبان پر تعریف و ستائش جاری ہوتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ علم کی گہرائیوں میں ان غوطہ زنوں نے جب تہ تک پہنچا جاتا تو سب ہی حقائق کے آبدار موتیوں سے مالامال ہوئے اس لئے وہاں سب کے سب ایک ہی نظر آتے ہیں۔ تلاش کے بعد سب کے سب ایک ہی راہ کے راہی یا بالفاظ دیگر ہم مشرب و ہم نوالہ دکھائی دیتے ہیں۔ چنانچہ ذیل میں ہم صاحب روح المعانی علامہ سید محمود آلوسی رحمہ کا مسلک درج کرتے ہیں۔ جو کہ آیہ خاتم النبیین کی تفسیر کے تحت لکھا ہے۔

سید موصوف اولاً علامہ سیوطی رحمہ کا مشہور مسلک درج فرماتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام چالیس روز اپنی قبروں میں زندہ کئے جاتے ہیں اور وہ جہاں چاہتے ہیں چلتے پھرتے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ازاں بعد سید صاحب کا تحریری رخ کسی دوسرے مسئلہ کی طرف ہو جاتا ہے۔ اور چلتے چلتے کافی کچھ رقم فرما لینے کے بعد علامہ سیوطی رحمہ کے مسلک کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں۔

وما تقدم من ان الانبیاء علیہم السلام یخرجون من قبورھم الی باجسادھم وارواحھم کما ھو الظاھر ویتصرفون فی الملکوت العلوی والسفلی فمما لا اقول بہ یعنی ماسبق میں جو یہ گذرا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں سے روح مع الجسد کے ساتھ نکلتے ہیں۔ اور عالم علوی و سفلی میں تصرف بھی کرتے ہیں سو میں یہ نہیں کہتا۔

دراصل علامہ سیوطی رحمہ کے مسلک میں دو چیزیں بالبداہت پائی جاتی ہیں۔ ایک یہ کہ انبیاء علیہم السلام قبروں میں زندہ کر دیئے جاتے ہیں اور دوسری یہ کہ وہ اپنی قبروں سے روح مع الجسد کی حالت میں نکلتے اور عالم علوی اور سفلی میں تصرف بھی کرتے ہیں۔

سید صاحب مندرجہ بالا نوٹ میں علامہ سیوطی کے مسلک کا رد فرما رہے ہیں۔ اور بالکل صاف لفظوں میں فرماتے ہیں کہ فمما لا اقول بہ یعنی میں علامہ سیوطی کی ہاں میں ہاں ملانے کو تیار نہیں ہوں۔ مگر یاد رہے کہ ابھی تک یہ واضح نہیں ہوا کہ سید صاحب علامہ سیوطی کے مسلک سے پیدا شدہ ہر دو چیزوں کا انکار اور رد فرما رہے ہیں۔ یا کسی ایک شق سے انھیں اختلاف ہے۔ سو اس اشتباہ کو سید صاحب خود ہی آگے چل کر ختم فرماتے ہوئے نہایت صاف لفظوں میں ذیل کا نوٹ درج فرماتے ہیں۔

والحیاۃ فی القبر لا تستلزم الخروج وانا اقول بھا فی حق الانبیاء علیہم السلام یعنی انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ سو میں بھی اسی کے حق میں ہوں۔ مگر انبیاء کی حیات کو یہ لازم نہیں ہے کہ وہ اپنی قبروں سے بھی نکلیں۔

ناظرین خود ہی انصاف فرمائیں کہ سید صاحب نے اپنا مسلک کتنا واضح اور صاف بیان فرمایا ہے جس کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ علامہ سیوطی رحمہ کے مسلک میں جو دو چیزیں پائی جاتی تھیں ان میں سید صاحب صرف ایک

ہی کی تردید فرما رہے ہیں۔ اور دوسری شق سے متعلق سید صاحب اقرار فرماتے ہیں کہ: واقعی میرا مسلک بھی یہی ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں ہاں انبیاء کرام کا اپنی قبروں سے نکلنے کا مسلک امام سیوطی رح کا ہے اور سید صاحب اسکی تردید فرما رہے ہیں۔

آگے چل کر سید صاحب انبیاء کرام کی حیات برزخی میں حیات دنیوی کے جو اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ ذکر فرماتے ہیں۔ ثم ان تلك الحياة في القبر وان كانت يترتب عليها بعض ما يترتب على الحياة في الدنيا المفروضة لنا من الصلوة والأذان والاقامة ورد السلام المسموع ونحو ذالك الا انها لايترتب عليها كل ما يمكن ان يترتب على تلك الحياة المعروفة ولا يحس بها ولا يدركها كل احد

یعنی انبیاء علیہم السلام بوجہ حیات رکھنے کے بعض امور دنیا جیسے مرتب ہوتے ہیں جیسا کہ نماز کا پڑھنا۔ اذان اور اقامت کا ہونا۔ سلام سن کر جواب دینا اور ایسے ہی دوسرے امور بھی انبیاء سے صادر ہوتے رہتے ہیں۔ اہل دنیا کے سارے امور انبیاء کی اس زندگی پر مرتب نہیں ہوتے۔ اور انبیاء کی اس حیات کو ہر ایک محسوس بھی نہیں کر سکتا۔

سید صاحب اپنے اس نوٹ میں صاف اقرار فرما رہے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں حیات ہیں۔ اور ان سے بعض امور دنیا جیسے بھی صادر ہوتے رہتے ہیں۔ گویا کہ بالفاظ دیگر سید صاحب کا مسلک دیوبند کی اصطلاح کے مطابق انبیاء علیہم السلام کی حیات کو حیات دنیا کی سی فرما رہے ہیں۔ مگر چونکہ انبیاء علیہم السلام کی قبور عالم برزخ ہی میں شامل ہیں۔ اس لئے ان کی حیات کو یا ان کے افعال یعنی عبادات وغیرہ کو اہل دنیا اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھ سکتے۔ اس پر سید صاحب آگے چل کر یوں فرماتے ہیں:۔

فلو فرض انكشاف قبر نبي من الانبياء عليهم السلام لايرى الناس النبي فيه الا كما يرون سائر الاموات الذين لم تأكل الارض اجسادهم

یعنی بالفرض اگر کسی پیغمبر کی قبر کھل جائے تو لوگ اسے دیگر اموات کی طرح ہی دیکھیں گے جن کے جسم محفوظ ہیں۔

مگر کبھی کبھی انبیاء علیہم السلام کی حیات بعض اہل اللہ پر منکشف بھی ہو جاتی ہے۔ اسی لئے سید صاحب ذیل کا جملہ بھی درج فرماتے ہیں وربما يكشف الله تعالى على بعض عباده فيرى ما لا يرى الناس

یعنی ایسا اوقات اللہ تعالے اپنے بندوں پر (امور غیب) کھول دیتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسی چیزیں دیکھتے ہیں جنہیں ہر آدمی نہیں دیکھ سکتا۔

خلاصہ یہ کہ سید صاحب کا عقیدہ صاف ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں، سلام سن کر جواب دیتے ہیں، نمازیں پڑھتے ہیں۔ ان کی قبور میں اذان اور تکبیر بھی ہوتی ہے۔ مگر یہ سب کچھ اہل دنیا میں سوائے اہل اللہ کے کسی پر منکشف نہیں ہوتا۔ یہی مسلک علمائے دیوبند اور اہل حق کا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسی مسلک پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین یا رب العالمین۔

حضرت شاہ ولی اللہ رح کے اصولوں پر درس قرآن کریم

رمضان شریف میں علامہ محمد صدیق ولی اللہی موضع بہشتی کوٹ سما بہ میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کے اصولوں پر درس قرآن شریف دیں گے اور نیز امام عبید اللہ سندھی کے افکار پڑھائیں گے۔ اہل ذوق حضرات رمضان سے پہلے غلام نادر خان صاحب موضع بہشتی ڈاکخانہ خاص ضلع رحیم یار خان بہاولپور سے درخواست کریں۔

شعبان کا چاند

مولانا حمید اللہ جان نائب ناظم دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۶۲ء کو شب سوم دار شعبان کا چاند کافی افراد نے دیکھا جن میں سے چار افراد سے حضرت العلامہ مولانا مفتی نیاز محمد صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم اسلامیہ لکی مروت نے شہادت سے کر حکم کیا کہ ۸ جنوری ۱۹۶۲ء سوموار سے شعبان حساب ہوگا۔ اور اسی حساب سے ۶ فروری ۱۹۶۲ء روز منگل سے مع رویت اور ۷ فروری ۱۹۶۲ء روز بدھ سے بلا رویت رمضان حساب ہوگا۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام کا بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

قسط ۵

مسلمان بیوی

از مولانا محمد ادریس صاحب انصاری

حدیث نمبر ۴۳:۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عورتو! جب تم آپس میں عورتوں کے ساتھ بیٹھا کرو۔ تو کسی عورت کا حال اپنے خاوند کے سامنے اس طرح بیان نہ کیا کرو کہ بالکل ہی اس عورت کا اپنے خاوند کے سامنے نقشہ کھینچ کر رکھ دو: کہ فلانی کے کپڑے ایسے تھے۔ ایسی ناک ہے۔ ایسی آنکھیں ایسا قد ہے اس سے حضور نے منع فرمایا ہے کیونکہ شاید اس کا دل اس عورت سے لگ جائے۔ اور پھر تم روتی پھرو۔ قربان جایئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ کیسی کیسی فائدہ کی باتیں ہم کو بتلائیں۔ (مسلم)

حدیث ۴۴۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ لعنت کرے اللہ ان عورتوں پر جو صورت بناتی ہیں مردوں کی اور لعنت کرے اللہ ان مردوں پر جو صورت بناتے ہیں مردوں پر جو صورت بناتے ہیں عورتوں کی یعنی عورتوں کو مردوں کی وضع قطع سے منع کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم کو اپنے لباس وغیرہ میں اس کا ضرور خیال کرنا چاہیئے۔

مظاہر حق جلد سوم ص ۱۱۱

کچھ حدیثیں مردوں کے متعلق

بیویوں کے ساتھ سلوک کرنے کے بارہ میں

حدیث نمبر ۴۵۔ ایک صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا یا رسول اللہ بیوی کا اسکے شوہر پر کیا حق ہے۔ آپ نے فرمایا جب تو کھائے اسکو بھی کھلا جب تو کپڑا پہنے اس کو بھی پہنا۔ اس کے منہ پر مت مار۔ اس کو گالیاں نہ دے اور نہ اس کو چھوڑ مگر گھر میں۔ یعنی یہ نہیں کہ ذرا ناراض ہوئی پر اس کے باپ کے یہاں پہنچا دے۔

(رواہ احمد و ابو داؤد)

حدیث ۴۶۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ سکھاؤ تم اپنی عورتوں کو سورۃ النور (پارہ ۱۸) کیونکہ اس سورۃ میں اللہ تعالے نے عورت اور مرد کے باہمی تعلقات اور عصمت و پاکدامنی کی باتیں ارشاد فرمائی ہیں

(اربعین للفقیر)

حدیث ۴۷۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کرو اپنی عورتوں کو زینت کا لباس پہن کر مسجد میں اترا کر چلنے سے۔ افسوس کہ وہاں تو حکم ہے روکنے کا۔ یہاں اسکو بنا سجا کر جامع مسجد کی سیر کو لے جائیں اور خدا جانے کہاں کہاں لے جائیں۔ بہت بڑے افسوس کی بات ہے۔ (رواہ الترمذی)

حدیث ۴۸۔ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے زیادہ کامل الایمان وہ شخص ہے جو سب سے زیادہ با اخلاق ہو۔ اور تم میں بہتر وہ ہے جو سب سے زیادہ اچھا ہو اپنی بیوی کے ساتھ۔ (رواہ الترمذی و قال حسن صحیح)

یعنی جس کا برتاؤ اس کی بیوی کے ساتھ اچھا نہیں وہ مرد بھی اچھا نہیں۔ اور جس مرد کا برتاؤ اپنی بیوی کے ساتھ جتنا اچھا ہے۔ وہ بھی اللہ کے نزدیک اتنا ہی اچھا ہے۔ اس لئے مردوں کو اپنی بیویوں کے ساتھ با اخلاق نرم اور ہنس مکھ رہنا چاہیئے۔ یہ نہیں کہ گھر میں آئیں اور منہ چڑھا ہے۔

حدیث ۴۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے محل سرائے میں اپنی بیویوں کے پاس تشریف لے جاتے تو آپ کا ان کے ساتھ یہ برتاؤ ہوتا۔ (شعرانی و نسائی)

(۱) سب سے زیادہ نرم، سب سے زیادہ کریم زیادہ ہنسنے والے، زیادہ تبسم کرنے والے حتیٰ کہ گھر کے بہت سے کام جو عورتوں کے ہوتے ہیں وہ خود اپنے دست مبارک سے انجام دیتے مثلاً آٹا گوندھتی ہوئی ہوتیں تو آپ پانی لا کر دے دیتے کبھی چولہے پر لکڑیاں جما دیتے۔ کبھی چارپائی ڈھیلی دیکھی تو بانٹنی کسنے لگتے۔ غرض کہ اپنے گھر کے کام کے باوجود دونوں جہان کے بادشاہ ہونے کے اپنی بیویوں کے ساتھ بلا تکلف خود کر لیا کرتے تھے۔ ہم بھی ان کے امتی ہیں۔ ہم کو ان کی مبارک سنتوں پر چلنا چاہیئے۔ (باقی آئندہ)

متفرقات

حافظ جلال الدین پانی پتی فارغ ہیں

حافظ جلال الدین صاحب فرماتے ہیں کہ مدرسہ خدام القرآن میرے شاہ سے اب میرا تعلق نہیں رہا ہے۔ اگر جو حضرات مجھ سے خط وکتابت کرنا چاہیں وہ مدرسہ خدام القرآن میرے شاہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں کے پتہ پر ہی کریں۔

مرکز علماء حق دار العلوم دیوبند کا فتویٰ

مسئلہ حیات النبی کے حق میں ہے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسی جسم اطہر کے ساتھ اپنے مزار مبارک میں حیات دنیوی برزخی کے ساتھ حیات ہیں۔ مزار مبارک کے پاس جو صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہے۔ خود آپ بغیر واسطہ سنتے اور جواب دیتے ہیں اور جو شخص دور سے درود وسلام پڑھتا ہے فرشتے آپ کی خدمت میں پہنچاتے ہیں۔ یہی عقیدہ ہمارے اکابر کا ہے۔ جو کتاب المہند سے ثابت ہے۔ جس پر اکابر علماء دیوبند وغیرہ کے دستخط موجود ہیں۔ اسی کو آب حیات میں ثابت کیا ہے۔ یہی اہل سنت والجماعت کا مسلک ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنے مزارات میں حیات ہیں۔ الانبیاء احیاء فی قبورہم یصلون۔ ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء (الحدیث) واللہ تعالیٰ اعلم۔

سید مہدی حسن مفتی دار العلوم دیوبند ۲/۸۱ھ

(مہر دار العلوم)

الجواب صحیح۔ مسعود احمد عفا اللہ عنہ نائب مفتی دار العلوم دیوبند۔

الجواب صحیح محمد جمیل الرحمن غفرلہٗ نائب مفتی دار العلوم دیوبند۔

آفتاب عالم کی ضیاء پاشیاں!

قبول اسلام

منٹگمری۔ جامعہ رشیدیہ کے شعبہ تبلیغ واشاعت کی کارگزاری ملاحظہ فرمائیں۔

۲۷ رجب جمعۃ المبارک معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تقریب سعید پر مندرجہ ذیل قابل ذکر وفخر واشاعت اسلامی خدمات کیں:-

(۱) ایک بڑے عیسائی خاندان کے مشتمل بر دس افراد نے ترک عیسائیت کے بعد اسلام قبول کیا۔ اور سب حضرات کو نئی حلقہ بگوش اسلام ہوئے۔

(۲) جامعہ رشیدیہ کے عظیم اجتماع میں جلسہ "معراج" کی تقریب سعید پر مولانا محمد اجمل صاحب خطیب لاہور نے مسئلہ معراج پر مبسوط تقریر فرمائی۔

(۳) اس مبارک تقریب پر شعبہ دار التجوید وحصہ حفظ کے چودہ حفاظ طلبہ نے قرآن کریم ختم کیا۔

الحمد للہ جامعہ رشیدیہ میں ہر سال دس بارہ اوسطاً حفاظ قرآن ختم قرآن کرتے ہیں اور حافظ بنتے ہیں۔

(۴) جامعہ رشیدیہ کا سالانہ جلسہ ۶-۷-۸ اپریل ۱۹۶۲ء کو ہوگا۔

محمد حسین مبلغ جامعہ رشیدیہ منٹگمری

مدرسہ عربیہ جامعہ حنفیہ صدر شاہ پور کا شاندار

تبلیغی دورہ

علاقہ صدر شاہ پور میں جامعہ حنفیہ کی طرف سے شاندار تبلیغی دورہ کامیاب رہا۔ بمقام کھجرا، بھبھڑانوالہ، جلپانہ، چک محمد والہ میں مولانا عبد الکریم صاحب خطیب شاہ پور۔ مولانا محمد لقمان صاحب علی پور، مولانا محمد عبد اللہ صاحب تولسوی، مولانا محمد بخش صاحب، مولانا لعل الدین صاحب جہاد رباں ونعت خواں غلام یٰسین ومحمد نواز۔ صوفی ناجہ خاں نے شمولیت فرمائی ہر جگہ کثیر حاضری اور بہترین تقریریں ہوئیں۔ البتہ شہر شاہ پور میں قاضی عبد اللطیف صاحب کے بیمار ہونے کے باعث عوام بڑے مایوس ہوئے جو کثیر تعداد میں آئے تھے۔

ملک محمد حیات انگوی مدرس شعبہ تعلیم قرآن مجید جامع مسجد مہاجرین مدرسہ عربیہ جامعہ حنفیہ کریمیہ اہل سنت والجماعت صدر شاہ پور

مبلغ ختم نبوت مولانا محمد لقمان کی گرفتاری

سمندری ۹ جنوری ۱۹۶۲ء کو مولانا محمد لقمان صاحب کو ان کے گاؤں علی پور ضلع مظفر گڑھ سے گرفتار کر کے سمندری لایا گیا اور ۱۰ جنوری کو لائل پور جیل بھیج دیے گئے۔ مولانا کو سمندری میں ایک تقریر میں بعض قابل اعتراض الزام پر گرفتار کیا گیا تھا ضمانت کی کوشش جاری ہے امید ہے کہ ۱۳ جنوری کو ہو جائیگی (نمائندہ سمندری)

منشی مودودی صاحب خدا کی خدمت میں

(بقیہ صفحہ ۲)

منشی صاحب! معاف کیجئے یہ تمام تصورات کو اساتذہ سے نہ سیکھنے اور خود مطالعہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ مگر آپ ہی انصاف کریں کہ کیا اسلامی آئین اور قرآنی حکومت کے یہی تقاضے ہیں جو آپ نے لکھے۔

آپ کے بعض مرید آپکے نام کو اچھالتے اور مجلس مذاکرہ کے لئے بلاتے ہیں راولپنڈی میں مولوی غلام خاں نے بھی آپ کو تقریر کی دعوت دی جس کو آپ نے رد کیا فرمایئے کہ آپ لوگ ان خیالات وتحقیقات کی روشنی میں اسلام چلاتے ہیں۔ اگر یہی بات ہے تو خدا کے لئے قوم کو دھوکہ نہ دیں۔ پرویز اور عیسائیت کی مخالفت میں شور مچا کر اپنے اوپر پردہ نہ ڈالیں اور اگر آپ نے توبہ کر لی ہے۔ اور ان خیالات سے صحیح معنوں میں رجوع فرما لی ہے تو ہم سے زیادہ خوشی کس کو ہو گی۔ آپ اسلام کی خاطر اور اہل اسلام کے اتحاد کی خاطر ہی اپنے اس قسم کے تمام غلط اور باطل اجتہادات سے بہادر دل کی طرح توبہ کریں۔ علماء اسلام آپ کو چھاتی سے لگائیں گے اور آپ کو قیادت کا شوق ہو تو وہ بھی پورا کر دیں گے۔ ورنہ آپ خواہ مخواہ تکلیف نہ کریں۔ پرویز کیلئے راستہ صاف کر کے اسکی مخالفت میں شور مچانا، عیسوبت کی تبلیغ کی اجازت دے کر اس کے خلاف لکھنا۔ امیر کو شریعت میں حکمت عملی کے تحت دخل دینے کا مجاز قرار دے کر پھر اس کے فیصلوں میں کیڑے نکالنا صحیح طریقہ کار نہیں ہو سکتا۔ ان خیالات کے ہوتے ہوئے نہ قوم آپ کو بہرہ ملنے گی۔ نہ علماء آپ کو منہ لگائیں گے اور نہ آپ حکومت کو خطاب کرنے کے اہل ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہدایت دے تاکہ آپ کے قلم سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچ سکے۔ ورنہ الذین ضل سعیہم فی الحیوٰۃ الدنیا وھم یحسبون انہم یحسنون صنعا۔

آتش بازی اور چوہدری شیر علی صاحب والہ خضر وچی

چوہدری صاحب حکومت کو متوجہ کرتے ہیں کہ شب برات کی آتش بازی پر پابندی عائد کر کے لاکھوں روپوں کے ضیاع اور موت کے خطرات اور حادثات سے بچانے کی کوشش کی جائے۔ یہ نہایت اہم بات ہے کاش کہ ہماری حکومت ادھر توجہ فرمائے۔

(بقیہ صفحہ ۳)

عرب ممالک بھی ممکن ہے ایران ترکی اور پاکستان کی طرح ان کے دوست بن جائیں یا روس کے بھی دوست نہ رہیں۔ یا کم از کم غیر جانبدار ہو کر روسی اشتراکیت کے سیلاب کے آگے بند بن سکیں۔ اس طرح گویا تمام عالم اسلام ان کے قریب ہو جائے گا۔ اس طریق کار کو ترک کر کے ریشہ دوانیوں اور اپنے دوستوں اور آلہ کار ممالک کی کوششوں کا زمانہ گزر چکا ہے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب ایک ہی طاقت کو دنیا کی چودھری حاصل تھی مگر اب دو چودھراروں اور بقول سکھوں کے دو چودھریوں میں دنیا بٹ چکی ہے اور ہر کمزور ملک یہ چاہتا ہے کہ وہ ان دو گروپوں کی رقابت سے فائدہ اٹھائے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر کام کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ اقوام یورپ نے مشرق میں دو سو سال تک خوب گلچھرے اڑائے۔ اب دوسرا دور شروع ہے۔ قدرت نے وعدے کے مطابق اغیار کے درمیان عداوت کی آگ بھڑکا دی ہے۔ کون بے وقوف ہوگا۔ جو اس سے فائدہ نہ اٹھائے۔ اس لئے ہمارے دوست ممالک کو بھی بدلے ہوئے زمانہ کے مطابق بدل جانا چاہیئے۔ اگر وہ اس طرح کریں گے تو پاکستان کو بھی ان کی رفاقت کے لئے بڑی سہولتیں حاصل ہو جائیں گی۔ وما علینا الا البلاغ

علامہ احمد اللہ جان صاحب کی تقریر

حضرت مولانا احمد اللہ جان صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع بنوں نے جامع مسجد کچی محلہ بنوں شہر میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری تمام ترقیات کا راز کتاب وسنت کی تعلیمات کو حاصل کر کے اس پر عمل کرنے میں مضمر ہے۔ شریعت اسلامی سے انحراف یا بغاوت مسلمانوں کی تباہی کا سب سے بڑا سبب ہوگا۔ علامہ صاحب نے اپنے اعلیٰ حکمرانوں کو پاکستان میں مکمل شریعت اسلامی کے نفاذ کا خیر خواہانہ مشورہ دیا۔ کیونکہ پاکستان اسلامی دنیا میں سب سے بڑی مملکت ہے۔ اس لئے اسکو اسلامی شریعت کی اولین مثال ہونا چاہیئے۔

عالمی خبریں

جنگ چھڑ گئی

عرانڈونیشیا نے نیوگنی کے متعدد

مقامات پر اپنے چھاپہ مار دستے اُتار دیے اس کی آبدوزیں نیوگنی کے سمندر میں پہنچ گئیں ہالینڈ کے جنگی جہازوں نے انڈونیشیا کے جہازوں پر بمباری کردی اور ولندیزیوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انڈونیشیا کے جنگی جہاز کو آگ لگ گئی۔ دونوں ملکوں کی پارلیمنٹیں اجلاس کر رہی ہیں۔ انڈونیشیا کا سفیر متعینہ روس واپس آگیا ہے۔ ممکن ہے کوئی خاص پروگرام یا تجویز ہمراہ لایا ہو۔ انڈونیشیا نے ۵ ڈویژن رضا کار فوج جمع کردی ہے۔ ہالینڈ کے جو دو جنگی جہاز چین کے ساحلی علاقہ ہانگ کانگ (مقبوضہ برطانیہ) لنگر انداز تھے۔ وہ نیوگنی کی طرف روانہ ہو چکے ہیں۔ تمام مسلمان انڈونیشیا کی فتح کے لئے دعائیں مانگیں۔

الجزائر کا خونی معرکہ

نئے سال سے الجزائر میں

خونریزی تیز ہوگئی ہے۔ یکم جنوری سے ۱۵ر جنوری تک ۸۹ گورے جہنم رسید اور ۱۳۹ مسلمان شہید ہوئے۔ صرف ۱۴ر جنوری کے روز ۱۹ مسلمان شہید اور ۱۲ یورپین باشندے ہلاک ہوئے۔ ۱۵ر جنوری کو جتنے آدمی بھی ہلاک یا زخمی ہوئے۔ وہ مشین گنوں کی گولیوں کا نشانہ بنے۔ دوسری طرف روم کے اندر الجزائری لیڈروں اور فرانسیسی نمائندوں میں ابتدائی بات چیت مکمل ہوگئی ہے۔ اب پیرس میں فیصلہ کن گفتگو کی توقع ہے

ٹیونس

ٹیونس اور فرانس میں بھی بزرتہ کی بندرگاہ کے لئے گفتگو کا انتظام ہوگیا ہے۔

کانگو میں شرارت

کانگو افریقہ کا ایک بڑا ملک

ہے۔ مگر اسکو آزاد ہو کر بڑی مصیبت کا سامنا کرنا پڑا۔ اقوام متحدہ کے ممبر اسکے بارہ میں علیحدہ علیحدہ زاویہ ہائے نگاہ رکھتے ہیں باغی صوبہ کٹنگا کے خودساختہ صدر شومبے کی خفیہ امداد ہو رہی ہے اور غالبًا اسی وجہ سے مشرقی صوبہ کے صدر گزنگا نے جو لومبا کا حامی ہے۔ بغاوت کر کے مرکزی حکومت کی فوج سے جنگ چھیڑ دی۔ ایک دن کے بعد اس نے وزیر اعظم کانگو سے لیوپولڈ ویل

جا کر ملاقات کو منظور کر لیا۔

بھارت کے حوصلے

بھارتیوں نے بیچارے گوا کو کیا فتح کیا۔

ہمالیہ سر پر اٹھا لیا۔ ساری دنیا پر رعب قائم کرنے کی کوشش کی۔ مگر آج کل کون کسی کا رعب مانتا ہے۔ پاکستانیوں نے منہ توڑ جواب دیا۔ اب کرشنا مینن نے کہا ہے۔ کہ ہندوستان جنگ کرنے میں پہل نہیں کریگا بھارت کے انتخابات میں نہرو کا مقابلہ کرنے کے لئے منوہر لال لوہیا نے اعلان کیا ہے۔ جو سوشلسٹ لیڈر ہے۔

بھارتی ذمہ دار لوگ یہ کہہ رہے ہیں کہ ہم گوا کی طرح چین اور کشمیر کے علاقے بھی واپس لے لیں گے۔ مگر یہ صرف الیکشن کا نعرہ ہے۔ نہرو نے پارلیمنٹ میں کہہ دیا تھا کہ چین کے مسئلہ کو ہمیں حقیقت پسندانہ نگاہ سے دیکھنا چاہیئے۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ بھارت کوہ ہمالیہ کے جنوب میں ہے۔ انگریز کی فارورڈ پالیسی کو نباہنا کوئی ضروری نہیں۔ لداخ، تبت وغیرہ سے ہمارا کیا تعلق ہے۔ بھارت پر کوئی حملہ کریگا تو دیکھا جائے گا۔ یوں بھی بنیا بزازوں کے بارہ میں مشہور ہے کہ وہ کہا کرتے ہیں کہ شیر دوکان میں آجائے تو گز سے ماریں گے (یا ہر ان کو نہیں جانا اور شیر کو دوکان میں نہیں آنا)

پاکستان

پاکستان کے آئین کا اعلان وسط فروری تک ہوجائیگا

اس کے بعد انتخابات ہوں گے آئندہ منتخب پارلیمنٹ عائلی قوانین پر بھی غور کرسکیگی۔ جب بنیادی جمہوریتوں کے نمائندوں کے کندھوں پر مذہب و آئین کی ذمہ داری کبھی آپڑی ہے تو ان کو بہت سوچ کر بہترین دیندار اور واقف شریعت ممبروں کو منتخب کرنا چاہیئے۔ پاکستان کا گذشتہ ہفتہ غم و رنج کا ہفتہ ہے۔ اس ہفتہ میں ٹریفک کے حادثات نے قوم کی قوم کو غمزدہ کر ڈالا ہے۔

جہلم سے میرپور جانے والی ایک بس نہر میں جا پڑی۔ جس سے ۳۲ جانیں ضائع ہوئیں۔ ہوش میں آنے والا ایک مجروح بیان کرتا ہے کہ بس اڈہ سے روانہ ہوتے وقت ہی خراب تھی۔

ایک اور موٹر کا حادثہ ہوا جو نا ہمور کو آرہی تھی۔ اس میں ملک کا ایک قیمتی نوجوان ہلاک ہوگیا۔ جو محترم سیٹھی محمد یوسف صاحب کا داماد تھا۔ اور جس کی ابھی ابھی شادی ہوئی تھی۔ مرحوم ولایت (یا امریکہ) میں ضروری فنی (اٹیمی طاقت) تعلیم حاصل کرکے آئے تھے۔ ہمرنے وفات کی۔ سنا ہے کہ ان کے پاس سے ٹرک گزرا جس نے خوب گرد اڑائی۔ اس گرد کے اندھیرے میں موٹر ایک گڈے سے ٹکرا گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

طارق ٹرانسپورٹ کی بس نمبر ۹۸۷۲ ایک ٹرک سے آگے نکلنے کی کوشش میں اُلٹ گئی۔ بہت سے آدمی مجروح ہوئے۔ اور ایک مر بھی گیا۔

کھاریاں کے قریب بھی ایک بس مبینہ طور پر ٹرک سے آگے نکلنے کی کوشش میں ٹرک سے ٹکرا گئی۔ جس سے چند مسافر زخمی ہوگئے۔ افسوس کہ باوجود سرکاری احکام کے نہ ڈرائیوروں نے تیز رفتاری ترک کی اور نہ مقابلہ۔ اس طرح وہ غریب مسافروں کی جانوں سے کھیل رہے ہیں۔ اس تباہی کی ایک باطنی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ بدبخت ڈرائیور نماز کے لئے بسیں کھڑی نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو دعوت دیتے رہتے ہیں۔ حکومت کا فرض ہے کہ وہ ادھر توجہ کرے۔

پاکستان میں ایکسیڈنٹوں کے بعد اغوا کا نمبر ہے۔ آج کل مسز یعقوب نسیم اخبارات کی زینت بنی ہوئی ہے۔ یہ ایک فوجی افسر کی بیوی ہے۔ راولپنڈی کے کالج میں لیکچرار تھی۔ ریل میں بغیر کسی محرم کے سفر کرتے ہوئے گم ہوگئی۔ عرصہ ہوا اس کا سراغ نہیں ملتا اس نے پولیس کو زبردست امتحان میں ڈال رکھا ہے۔ بیسیوں طرح کی قیاس آرائیاں ہو رہی ہیں۔ اس نے غالبًا تحریک آزادیٔ نسواں کا یہی مفہوم سمجھا ہے کہ عورت پر کوئی پابندی نہیں ہے۔ جدھر چاہے چلی جائے۔ جو چاہے کرے۔ اگر خاوند عملاً اس قسم کی آزادی دیں گے تو لازمًا اس کا نتیجہ اسی قسم کا ہوگا۔ مسز یعقوب کی گمشدگی اور اسکی شہرت ایک اور نقصان کا باعث ہے۔ گم ہونے والی عورت کی اتنی شہرت کہ کوئی اخبار کسی دن اس کے تذکرہ سے خالی نہیں ہوتا۔ ممکن ہے یہ بعض دوسری بدفطرت عورتوں کی گمراہی کا باعث ہو جائے۔

علامہ حسین میر کی وفات

علامہ حسین میر فرقہ اہل حدیث

سے تعلق رکھنے والے ایک اچھے اور ذی علم بزرگ تھے۔ سامراج کے دشمن اور آزادی کے پروانے تھے جیل کی تنگ تاریک کوٹھڑی کی بجائے باہر کی کھلی فضا میں خدمت ملک وملت کو زیادہ پسند فرماتے تھے۔ ظرافت اور مزاح میں آپ کو ید طولیٰ حاصل تھا بڑی بڑی سیاسی جماعتوں میں کام کیا احرار کانفرنس بنارس میں بھی آپ شریک ہوئے اور ایک بزم مشاعرہ کے رونق بنے دو سال سے آپ فالج میں مبتلا تھے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل واجر جزیل عطا کرے۔

حضرت مولٰنا احمد علی صاحب مدظلہ کا درس قرآن

پاکستان میں بحمدہ تعالیٰ اہل سنت

والجماعت کے بزرگ رمضان شریف میں درس دیا کرتے ہیں۔ ان میں جامع شریعت وطریقت حضرت مولٰنا احمد علی صاحب مدظلہ کا درس زیادہ مشہور اور مفید ہوتا ہے بعض جگہ درس قرآن میں ان پڑھ یا مبتدی قسم کے لوگ شامل کرلئے جاتے ہیں اور ان کو ایک آدھ مسئلہ رٹا دیا جاتا ہے جو ملک میں باعث فتنہ وانتشار ہوجاتے ہیں۔ مگر حضرت مولٰنا موصوف مدظلہ کے درس میں صرف علماء ہی شریک ہوتے ہیں اور یہ درس تین ماہ رہتا ہے۔ رمضان، شوال، ذی القعدہ اور خاص بات یہ ہے کہ شامل ہونے والے خوش قسمتوں کو ایک ولی کی صحبت اور ہمنشینی بھی حاصل ہوجاتی ہے جو ہر عالم کے لئے ضروری ہے۔

حضرت مولٰنا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ کا درس

اس کے سوا شجاع آباد میں حضرت مولٰنا محمد عبداللہ صاحب مدظلہ

کے ہاں بھی درس ہوتا ہے یہ نقشبندی خاندان کے بہت اونچے بزرگ ہیں۔ ہزاروں عوام اور علماء آپ سے بیعت ہیں۔ حضرت مولٰنا تاج الدین صاحب مہتمم مدرسہ عیدین ضلع نوابشاہ اور دوسرے بیسیوں علماء کو آپ سے شرف بیعت حاصل ہے

حضرت حافظ الحدیث کا درس

تیسرا درس خانپور ضلع

رحیم یار خاں میں حافظ الحدیث حضرت مولٰنا محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ دیتے ہیں آپ کا علمی مقام اہل علم میں مسلم ہے۔ آپ کی صحبت، مجلس وعظ اور درس میں اللہ تعالیٰ خلوص وللہیت عطا فرماتے ہیں۔ امید ہے کہ شائقین علوم قرآن ان درسوں سے بہرہ یاب ہونگے

قاضی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۲۲۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

جمعیۃ علماء اسلام کا ترجمان

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۹ اکتوبر ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۴۲

بریلوی دوستوں سے

۱۸۵۷ء کے بعد جب کہ نصرانیوں کا دوبارہ مکمل قبضہ دہلی پر ہوگیا ۔ اس وقت
ے دارالعلوم دیوبند بھی عرصہ دراز تک برصغیر ہند و پاکستان کی دینی خدمات انجام
رہا اور سچی بات یہ ہے کہ خاندان شاہ ولی اللہ دہلوی اور علماء حق کا وجود مسعود نہ ہوتا
طرہ تھا کہ فرنگی سو سال تک اسلام کا نام و نشان تک مٹا دیتا ۔ جیسے کہ سات سو سال کی
ت کے بعد اسپین میں آج نہ کسی مسلمان کی قبر کا نشان ہے نہ مسجد کا ۔۔۔ انگریزوں نے
کی طاقت ہمت اور جذبہ جہاد سے خائف ہو کر ان میں پھوٹ ڈالنے کی سازش کی ۔
ور سازشوں کی بحثوں میں نہیں پڑتے مگر علماء دیوبند اور سید احمد صاحب بریلوی اور
اسمٰعیل شہید کے پس ماندہ مجاہدین کو بدنام کرنے کے لئے ایسے مولوی صاحبان مل
جوان کی راہ میں سد سکندری بننے کی کوشش کریں ۔ علماء حق نے اپنا سیاسی اور مذہبی
جاری رکھا اور انگریزوں کے پیدا کردہ افراد اور فرقوں کی خوب سرکوبی کی ۔ اقتدار
سرمایہ کی قوتیں برابر کام کرتی رہیں ۔ آج بھی جب کہ انگریزوں کے خود کاشتہ پودوں
یہ عیسائی مشنوں اور دشمنانِ اسلام کے اندرونی جاسوسوں، منکران حدیث اور حامیان
ش کے خلاف علماء حق کی پیہم اور مسلسل مساعی کسی طرح نہ رکیں تو اچانک دبی ہوئی
نگاریاں مشتعل ہوگئیں اور تھوڑے ہی عرصہ میں سارے پاکستان میں علماء دیو
دان شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے خلاف تکفیر و مخالفت کا طوفان بدتمیزی کھڑا ہوگیا ۔
بے وقت کی راگنی ، بے ضرورت غل غپاڑہ اور جاہلانہ تکفیر بے وجہ نہیں ہے ۔ ہم
تے ہیں اس کے پیچھے کن کا ہاتھ کام کر رہا ہے ۔

کوئی معشوق ہے اس پردۂ زنگاری میں

اہد ملت ۔ بلبل حریت فخر نوجوانانِ پاکستان محترم آغا شورش کشمیری نے اپنی فطرت
سے مجبور ہو کر ان بزرگوں کے اس طرز عمل پر احتجاج کیا ۔ اور ٹوکا ۔ پھر کیا تھا ۔ تمام
خانوں کا رخ ادھر ہوگیا ۔ قتل کی دھمکیاں دی گئیں ۔ ایسے ایسے اشتہارات شائع
ان کو کوئی شریف آدمی پڑھنا بھی گوارا نہیں کر سکتا ۔ اب یہ بات عام ہوگئی ہے یا عام کی
ئی ہے ۔ ہم اس سلسلہ میں بریلوی دوستوں سے گزارش کرتے ہیں کہ اس وقت ملک
ایسے لوگ موجود ہیں ۔

حب الوطنی کسی کا اجارہ نہیں

اس وقت پاکستان میں اگر کوئی شخص ایسا باقی ہے ۔ کہ جس نے ابتک پاکستان کے وجود کو قبول نہیں کیا یا ملک کے مفاد کے حق میں نہیں ۔ تو ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ کہ وہ احمق بھی ہے دشمن بھی ہے ۔ غدار بھی ہے اور سبھی کچھ ہے ۔

لیکن یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت ہے ۔ کہ اگر کوئی شخص یا کوئی واحد جماعت اپنے آپ محب وطن تصور کرے ، اور ہر اس شخص کو جو اس جماعت سے باہر ہو شک و شبہ سے دیکھے یا حصول مقصد کے لئے اپنے آپ کو واحد حقدار سمجھے تو یہ طریقہ کار ملکی مفادات اور قومی استحکام کے مسلم اصول و ضوابط کی خلاف ورزی ہوگا ۔ ایسے افراد اور ایسی جماعت گروہی تعصبات ، سیاسی اغراض کا شکار اور دانستہ یا نادانستہ طور پر مبتلاء فریب ہے ۔

اس عرض حال کی ضرورت اس لئے محسوس ہوئی ۔ کہ مسلم لیگ کے "نورتن" اپنے آپ کو واحد محب وطن گردانتے اور پاکستان کی سالمیت کے تحفظ و استحکام کے لئے اپنی ذات کو ہی واحد ٹھیکیدار تصور کرتے ہیں ۔

بیشک مسلم لیگ کو یہ مقام دیا جا سکتا ہے ۔ کہ اس نے حصول پاکستان کی جد وجہد کا آغاز کیا ۔ بالآخر اس کی جد وجہد اور اس کی ساری کاوشیں مملکت عزیزیہ کے حصول پر اختتام پذیر ہوئیں ۔ لیکن اب ہم راجہ محمود ۔۔ کے اس حقیقت افروز بیان کی تائید کرتے ہیں ۔ کہ

مسلم لیگ کا جو مقصد تھا وہ حاصل ہو چکا ۔ اب اس کی افادیت ختم ہوگئی ۔ جیسے پاکستان کی تحریک کا سہرا اس کے سر ہے اسی طرح ۱۲ سال تک پاکستان کو تباہ کرنے کی ذمہ داری بھی اسی پر ہے ۔ ہم اپنے لیگی دوستوں سے یہ عرض کریں گے کہ کیا بارہ سال کا یہ دور لیگی دور نہ تھا جس میں چور بازاری ، ذخیرہ اندوزی ، بلیک مارکیٹ اور رشوت جیسے تباہ کن حالات رونما ہوئے ۔ ملک کو ان جرائم کا گہوارہ بنا دیا ۔ مخالفین کے لئے سیفٹی ایکٹ کو رواج دیا ۔ ہر سیاسی مخالف کو غدار قرار دے کر بدترین تشدد کا نشانہ بنایا گیا ۔ داخلی طور پر ملک کو دین و دنیا دونوں طرح سے تباہ و برباد کیا ۔ اور خارجہ پالیسی نے ملک کو اغیار کے گھڑے کی مچھلی بنا ڈالا ۔

اب اگر لیگ یا اس کی کوئی ہم زلف جماعت اس زعم و وہم میں مبتلا ہے ۔ کہ ملک کی وفاداری اس سے وابستہ اور پاکستان کا وجود اس کے وجود سے قائم و دائم ہے یا حصول پاکستان کے مقاصد کو بروئے کار لانے کے لئے یہی موزوں ترین ہے ۔ تو یہ سراسر دیا

چلیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

مودودی صاحب کا نیا اسلام

(مولانا مختار احمد آنرز فارسی - جہلم)

(۳)

دوسری قسط میں مودودی صاحب کے مسلک و مقصد سے متعلق ان کے اپنے خیالات و افکار کے آئینہ میں یہ ثابت کیا گیا تھا کہ مودودی صاحب مسلک کے لحاظ سے کسی مسلک کو بھی اپنی تفصیلات کے ساتھ صحیح نہیں سمجھتے۔

اب مزید مودودی صاحب کا زاویہ نظر ملاحظہ فرمائیں کہ انھوں نے اذہان کو متاثرہ مغلوب کرنے کے لئے کیا اسلوب بیان وضع کیا اور جتنی انھوں نے یہ کاوش اور سعی کی ہے محض اپنی مہدویت اور مجددیت کے لئے راستہ صاف کرنے کے لئے کی ہے۔ اس کے علاوہ ہمارے ذہن میں اور کوئی چیز نہیں آسکتی اور ہم تو سمجھتے ہیں کہ ہر باشعور اور صحیح فطرت انسان جو کہ اسلام کے اصولوں سے کم از کم واقف ہو۔ وہ مودودی صاحب کے لٹریچر سے یہی بات اخذ کرے گا اور وہی نتیجہ نکالے گا جس نتیجہ پر ہم پہنچ چکے ہیں۔ سوائے ان خودساختہ سکہ بند صالحین کے کہ جنھوں نے اندھی عقیدت کی پٹی اپنی آنکھوں پر باندھ رکھی ہے

اس قسط میں مودودی صاحب اور قرآن کے موضوع سے کچھ پیش کیا جا رہا ہے۔ قسط ۲ میں مودودی صاحب کی ایک عبارت نقل کی گئی تھی جس کا انہوں نے تفہیم القرآن کے مقدمہ میں اظہار کیا ہے۔

"اس (تفہیم القرآن) میں جس چیز کی میں نے کوشش کی ہے وہ یہ ہے۔ کہ قرآن پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ میں آتا ہے۔ اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے۔ اسے جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کر دوں۔"

چونکہ دوسری قسط میں موضوع زیر بحث اور تھا۔ اس بنا پر یہ پایہ تکمیل تک نہ پہنچ سکی اور غلط نظریات کی نشان دہی نہ ہو سکی۔ قارئین مندرجہ بالا عبارت کو اچھی طرح پڑھیں اور خود فیصلہ کریں کہ یہ اس شخص کا دعویٰ ہے جو کہ عربی زبان سے نابلد ہے یہ ہم ہی نہیں کہتے بلکہ مودودی صاحب کو خود اس کا اقرار ہے کہ وہ عربی زبان کے ماہر نہیں اور بلکہ درسیات بھی پورے پڑھے ہوئے نہیں اور اپنے آپ کو "بیچ کی راس" کا آدمی تصور کرتے ہیں اور پھر یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قرآن فہمی کے لیے جن علوم میں مہارت کی [illegible]

تصوف سے سخت نفرت ہے۔ اور اسی نفرت کے سبب سے مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بھی ان کی قلم کا شکار ہو گئے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

"پہلی چیز جو مجھ کو حضرت مجدد الف ثانی کے وقت سے شاہ صاحب اور ان کے خلفاء تک کے تجدیدی کام میں کھٹکی ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے تصوف کے بارے میں مسلمانوں کی بیماری کا پورا اندازہ نہیں لگایا اور ان کو پھر وہی غذا دیدی جس سے مکمل پرہیز کرانے کی ضرورت تھی۔"

تجدید احیائے دین طبع چہارم صفحہ ۱۲۳

اصل مقصد عبارت نقل کرنے کا یہ ہے کہ مودودی صاحب تزکیہ قلب کے قائل نہیں اور انھیں تصوف سے چڑ ہے۔

تیسری بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ مودودی صاحب کی نظر میں حدیث کی کوئی قعت نہیں جو اس کا صحیح مقام ہے اور مودودی صاحب نے جہاں تک حدیث کا مطالعہ کیا ہے۔ وہ نہایت ہی سطحی ہے اور اسی بنا پر وہ بعض مقامات پر بُری طرح پھسلے ہیں ... اسی طرح "مسلک اعتدال" کے آخری صفحات میں جو کچھ انھوں نے فرمایا ہے۔ وہ قطعی بے دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو۔

"یہ چیز چونکہ سراسر ذوقی ہے اور کی گنجایش پہلے بھی تھی اور اب بھی ہے اور آئندہ بھی رہے گی"

(تفہیمات ۳۲۶)

قارئین اتنا تصور کرلیں کہ مودودی صاحب [illegible] تک مطالعہ کیا ہے جتنا مطالعہ عموماً ایک باذو[ق] اور روشن خیال انسان کرتا ہے اس سے زیاد[ہ] نہیں۔ اس کے علاوہ اور [illegible] حدیث [illegible] متعلق فرماتے ہیں:-

میرا اپنا ذوق اس باب میں صحیح مقیاس ہے۔"

دیگر [illegible] تفسیر و حدیث کے پرانے ذخ[یرے] سے قرآن وسنت کی تعلیم نہ لی جائے۔ [illegible] متاخرین کی آمیزشوں کو الگ کر دینا چا[ہیے] اس بات کو سمجھنے کے بعد ایک اور اصول [illegible] ذہن نشین کرلیں کہ مودودی صاحب نہ [illegible] نہ ہی رسول اور نہ ہی مستند عالم ہیں ان کی حیثیت ہے جو ایک باذوق اہل علم کی ہو[تی] ہے اس کے ہوتے ہوئے مودودی صا[حب کا] یہ فرمانا کہ "قرآن پڑھ کر جو مفہوم میری سمجھ [میں آتا] ہے۔ اور جو اثر میرے قلب پر پڑتا ہے ا[سے] جوں کا توں اپنی زبان میں منتقل کر دوں" اس کی حیثیت کیا رہ جاتی ہے؟ اور یہ بھی [ظاہر] ہے کہ مودودی صاحب کی سمجھ میں جو مفہوم [آئے] اس کا کیا وزن ہو سکتا ہے اور قلب و ذہن [پر جو اثر] پڑے گا وہ کس قسم کا ہوگا؟

اب قارئین انصاف اور ایماندار[ی سے] بتائیں۔ کہ کسی بھی ضابطہ و آئین کے تحت [مودودی] صاحب کی تفسیر قابل اعتماد ہو سکتی ہے؟ پھر مودودی صاحب کا یہ کہنا کہ "قرآن [کو] کسی تفسیر کی ضرورت نہیں بلکہ ایک اع[لیٰ] کا بمر دفیسر کافی ہے" کتنی ستم ظریفی [ہے] باشعور آدمی اس معیار کو تسلیم کر سکتا [ہے] نہیں۔ مودودی صاحب نے جس نئے [اسلام] کی بنیاد ڈالی ہے وہ مسلمان کبھی بھی تسلیم [نہیں کر] سکتے اور اگر ہم مودودی صاحب کے [اس قول] کو تسلیم بھی کرلیں تو فخر کائنات سید الا[نبیاء صلی اللہ] علیہ وسلم کے اس قول کو کہاں لے جا[ئیں جو آپ] نے فرمایا ہے کہ "جو قرآن میں بغیر علم [کے رائے کا] استعمال کرے اس کو اپنا ٹھکانہ جہنم [میں بنا لینا چاہیے۔ اور جو] قرآن میں جو اپنی رائے سے کہے۔ و[ہ صحیح] کہنے کے باوجود خطاکار ہے" (ابو[داؤد])

ہم تو اس حدیث طیبہ کے پڑھنے [کے بعد مودودی] صاحب کی تفسیر اور قرآن فہمی کی داد [دینے سے] قاصر ہیں۔ اور مودودی صاحب کو ا[س حدیث] کی روشنی میں اپنا مقام دیکھ لینا چاہیے [illegible]

امریکی رقاصوں کی جماعت پاکستان میں

"امریکی رقاصوں کی ایک جماعت جو اوائل دسمبر میں امریکہ سے روانہ ہونے والی ہے پاکستان آئیگی اور اپنے فن کا مظاہرہ کرے گی۔" (کوہستان ۹ راکتوبر)

پاکستان کے اندر پہلے ہی کیا ناچنے والوں کی کوئی کمی ہے کہ اب امریکہ سے ایک جماعت آکر کسر پوری کرے گی؟

جمہوریت کے دعویداروں کو اگر اپنی رعایا کی رائے عامہ کا کچھ پاس ہے تو اس ناپاک گروہ کو پاکستان کی سرحد میں داخل نہ ہونے دے۔ ناچ گانے اور سٹیج پر اچھلنے کودنے سے کشمیر فتح نہیں ہوگا ہرگاہ نہ ہی قوم کا وقار قائم رہ سکتا ہے۔ خطرہ ہے کہیں رنگیلے شاہ کی طرح آپ "ہنوز دلی دور است" کی غلط فہمی میں مبتلا ہوں اور اپنی عزت و ناموس کے ساتھ تخت طاؤس سے بھی ہاتھ دھونے پڑ جائیں۔"

پاکستان کی سرزمین کسی کی مفتوحہ نہیں۔ نہ ہی کوئی جاگیر ہے جو کسی کو ورثہ میں ملی ہے کہ جو جی میں آئے کرتا پھرے۔ یہ لاکھوں مسلمانوں نے اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھ کر ہزاروں قربانیاں دے کر اپنی پاکدامن ماؤں، بہنوں اور بیٹیوں کی عصمت لٹا کر محض اس لئے حاصل کیا تھا کہ یہاں اسلامی اصولوں کے مطابق پر امن زندگی بسر کر سکیں۔

پاکستان بننے سے پہلے، مسلمانوں کو اس بات کا وہم و گمان بھی نہ تھا پاکستان جس کے لئے آج ہم بے شمار قربانیاں دے رہے ہیں وسیع پیمانے پر ناچ گھر بن جائے گا اور اسلامی اصولوں کا ایک خون ہوتا ہے گا آج پاکستان کے اندر سینما۔ ناچ گھر۔ تھیٹر۔ حکومت کی زیر سرپرستی بدکاری کے ہزاروں اڈے اور اسلامی اصولوں میں ایک منظم طریقہ سے دخل اندازی دیکھ کر ایک عقل مند کے ذہن میں خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ بہت بڑا دھوکا کیا گیا ہے۔

میں پاکستان کے حساس مسلمانوں خصوصاً جمعیۃ علماء اسلام کی خدمت میں مؤدبانہ گذارش کرتا ہوں کہ وہ نہ صرف یہ کہ امریکی رقاصوں کو اپنے ملک میں داخل ہونے پر احتجاج کریں۔ بلکہ ملک بھر میں اس لعنت کو ختم کرنے کا مطالبہ کریں۔ (بخشش الٰہی کنفوری فارمیسی شالامار ٹاؤن - لاہور)

عالم اسلام میں افسوسناک کشیدگی

...اظرہ تھا وہ بات سامنے آگئی
...یں خانہ جنگی شروع ہوگئی۔ یورپ
...ائی قوموں نے افریقی اور ایشیائی
...اپ کی وراثت سمجھا تھا۔ افریقہ
...الک پر یورپ کے مختلف ملکوں
...یہی حال ایشیا کا تھا۔ مگر حالات
...الی قومیں بیدار ہوئیں۔ انہوں
...والوں کے ظلم و استبداد سے
...جدوجہد شروع کر دی۔ ہوتے ہوتے
...ک کر اللہ تعالیٰ نے ان کی غلامی
...طا فرما دی۔ اب صرف چند ملک
...جن پر ان کا قبضہ ہے اور وہاں
کے آثار ظاہر ہو چکے ہیں ان چند
...ن بھی ہے۔ عدن کو آپ معمولی نہ
...ستان کے جنوب مغرب میں ایک
...لمر انگریزوں نے اس پر قبضہ کرکے
...ہڑپ کر دیا ہے۔ اب عدن
...نہیں بلکہ ۷۵ مربع میل علاقہ ہے
...ا مضبوط قبضہ ہے۔ اور اسی
...ت کا نتیجہ ہے۔ کہ انگریزوں نے
...۱۹۳۰ء میں صحرائے خضر موت پر
...ا جو عدن کے گورنر کے تحت ہے
...ا میں پریشان ہے اس نے
...ان پر قبضہ رکھنے کی خاطر ہندوستان
...لے راستے کے تمام ناکوں کو ہتھیا
...ے روانہ ہو کر انگریز کو جبل طارق
...تھا پھر جزیرہ مالٹا سے جزیرہ
...ے اس کے بعد نہر سویز سے اور
...ے گزر کر بمبئی پہنچتا تھا۔ بس نے
...ے ان تمام ناکوں کو ہی نہیں
...کے متصلہ علاقوں پر بھی پیش بندی
...ا اقتدار قائم کر لیا تھا چنانچہ نہر سویز
...مصر بھی اس کی ڈپلومیسی کا شکار ہو
...علاقے کے آس پاس کر بھی اس نے گھیر لیا
...طرف سے جاپان کی بڑھتی ہوئی
...نظر سنگاپور وغیرہ پر بھی قبضہ
...اور جزائر انڈومن تک پاؤں
...عرب ممالک کی آزادی اور دیگر
...نکل جانے کے بعد انگریزوں

کا ہو اور کام ہمارا۔ اس کام کے لئے بادشاہوں کا وجود انگریزوں کے لئے غنیمت تھا وہ اپنی عیاشیوں میں مبتلا رہ کر ان کے سہارے کو اپنے اقتدار کے بچاؤ کے لئے ضروری سمجھ رہے تھے۔ ان میں سے غدار شریف حسین (سابق گورنر مکہ) کی اولاد پیش پیش تھی عراق اور اردن انگی وجہ سے انگریزوں کے آلہ کار تھے

لیکن زمانہ اتنا بیدار ہو چکا تھا کہ اس نے ان بادشاہوں کی اس ضمیر فروشی کو برداشت نہ کیا۔ چنانچہ عراق کے بادشاہ کا جو حشر ہوا وہ سب کو یاد ہوگا۔ اب شمال میں صرف اردن کا شاہ حسین باقی ہے اور جنوب میں امام یمن۔ امام یمن شہزادہ سیف الاسلام بدر کے خلاف فوجی بغاوت ہوگئی۔ جس نے آزاد جمہوری حکومت کا اعلان کر دیا۔ اور اس حکومت کو مصر۔ روس اور دیگر ممالک نے تسلیم بھی کر لیا۔ ان دونوں ملکوں نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی بیرونی حکومت نے یمن کے اندر مداخلت کی تو ہم بھی نئی حکومت کی مدد کریں گے

اب صورت حال یہ ہے کہ شہزادہ بدر کا چچا جو امریکہ میں گلچھڑے اڑا رہا تھا۔ انقلاب کے بعد وہاں سے چل پڑا۔ اور لندن ہوتے ہوئے یمن کی بغاوت کچلنے کے لئے آ گیا۔ شمال کی طرف سے شاہ سعود کی فوجیں شاہ یمن کی مدد کر رہی ہیں بلکہ یمنی فوجوں سے ان کی سخت جنگ ہو چکی ہے۔ اور بعض اطلاعات کے مطابق سعودی فوجوں کو بڑا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

دوسری طرف جنوب سے عدن کی سرحدات پر انگریزی فوجوں کا اجتماع ہو رہا ہے انگریز اپنے حامی بادشاہ کے زوال اور نئی حکومت کے قیام سے سراسیمہ ہے اس لئے کہ عدن اس کے مشرقی استعمار کا آخری حصار ہے۔ جو درحقیقت یمن کا حصہ ہے۔ اس لئے یمن میں کسی مضبوط اور آزاد حکومت کا وجود اس کے لئے ناقابل برداشت ہے۔ اب اردن شاہ سعود اور انگریز شاہ یمن کے حامی ہیں، اور مصر نئی حکومت کی مدد کر رہا ہے۔ نئی حکومت نے روس کو امداد کا وعدہ یاد دلایا ہے۔ اسی ہے

دستے یمن پہنچ چکے ہیں۔ اور عدن کی فوج ہیں۔ سے یمنی فوجی یمن کیا تھا آ کر مل رہے ہیں نئی حکومت نے مصری حکومت سے اپنے تعلقات استوار کر لئے ہیں عام عربوں کی ہمدردی مصر کے ناصر کے ساتھ ہے اور وہ یمن کی انقلابی حکومت کا حامی ہے اس لئے عوامی رجحان یمن کی نئی حکومت کے حق میں ہے۔ مگر شاہ سعود اور اردن اگر خدا نخواستہ اس کو ناکام کر دیں تو پھر مشرق وسطیٰ میں انگریز کا طوطی بولنے لگے گا اور خود شاہ سعود کا اقتدار بھی انگریزوں کے رحم و کرم پر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ ان کو سمجھ عطا فرمائے اس تمام ہنگامے میں امریکہ بظاہر خاموش نظر آ رہا ہے۔ شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ انگریز کے جیتنے سے مشرق وسطیٰ کے اقتدار پر برطانیہ کے بلا شرکت غیرے قابض ہونے کا خطرہ ہے۔ جسے غالباً امریکہ اپنے مفاد کے خلاف سمجھتا ہو۔ بہر حال انگریزی مداخلت کی صورت میں اغلب ہے کہ مصر اور روس کھلم کھلا یمن کی مدد کریں اور اس طرح یمن خطرناک جنگ کا اکھاڑہ بن جائے۔

اس ہنگامے میں شاہ سعود بھی خطرات سے محفوظ نہیں ہیں۔ خود ان کے بھائی نے ان کے خلاف متوازی حکومت مصر میں قائم کر رکھی

پیر و مرید میں اختلاف

پچھلے دنوں مودودی صاحب کے مرید خاص کوثر صاحب نیازی ملتان آئے۔ اور وہاں تقریر کی جس میں انہوں نے کہا کہ ہم صحابہ کو معیار حق سمجھتے ہیں ہم حیران ہیں کہ پیر و مرشد تو اپنے بنیادی اصول میں ہدایت فرماتے ہیں کہ رسول خدا کے بغیر کسی کو معیار حق نہ بناؤ۔ اور کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھو اور مرید صاحب اس کے خلاف کہہ رہے ہیں۔ پیر و مرشد کی برملا مخالفت کرنے سے فیضان کے دروازے بند ہوجایا کرتے ہیں مگر آج کل امریکہ اور مغربی دنیا کے سیاسی طریقت میں سب کچھ جائز ہے۔ یہاں اتفاق و اختلاف کا پتہ نہیں چلتا بس کام چلانا ہوتا ہے چاہے سچ سے چلے یا جھوٹ سے۔

اگر نیازی صاحب نے یہ اپنا عقیدہ بیان کیا ہو تو ہمیں ان پر اعتراض کرنے کا حق نہیں ہے۔ بلکہ ہم خوش ہونگے کہ وہ پوری طرح مودودی تجدد و اجتہاد سے بیزار اور اس نئے فرقہ سے علیحدہ ہو کر ملک و ملت کی خدمت کریں لیکن اگر ان کی مراد یہ ہو کہ پیر و مرشد مودودی صاحب بھی صحابہ کرام کو معیار حق سمجھتے ہیں تو یہ مودودی صاحب کی صفائی نہیں ہے۔ بلکہ ان پر بہتان ہے۔ مودودی صاحب بڑی صفائی سے کہتے ہیں کہ صحابہ پر بھی بسا اوقات بشری کمزوریوں کا غلبہ ہو جاتا تھا۔ اور وہ ایک دوسرے کو کاذب کہہ دیتے تھے انہوں نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر کم عمر ہونے کی وجہ سے جرح کی ہے۔ اور انہوں نے نہایت صفائی سے اعلان کیا ہے۔ کہ رسول خدا کے بغیر کسی معیار حق نہ بناؤ۔ اور نہ تنقید سے بالاتر سمجھو۔ اور سلسلہ عالیہ مودودیہ کے سید الطائفہ عامر عثمانی صاحب نے اپنے اس پیر مغانی کے طبع زاد اصول کی صحت ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا اور بڑے بڑے مضمون لکھے۔

خود پیر مغاں جہرلب اور خوش ہیں کہ
مریدیں خاص میری ہر بات پر بے سوچے سمجھے
ایمان لا رہے ہیں۔

ہم محترم نیازی صاحب سے عرض کرتے ہیں کہ آپ مہربانی کرکے اس نئے فرقہ کی بنیاد یہ مضبوط کرتے اور اسلاف اسلام کے اعتقاد کو ختم کر کے اپنے غلط اختیار کر لئے راہ ہموار کرنے والے اس پیر و مرشد کی تشہیر و تعظیم کی بجائے ملک و ملت کی خدمت کریں علمائے اسلام اور عام اہل اسلام آپ کی خدمات کی قدر کریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ جزائے خیر دیں گے۔ ورنہ آپ مودودی صاحب کی صفائی بیان کرتے کرتے تھک جائیں گے۔ نہ وہ توبہ کریں گے نہ اجتہاد سے باز آئیں گے اور نہ ہی مسلمانوں کو ایک ہونے دیں گے۔ چودھویں صدی میں جو شخص بھی نیا فرقہ بناتا ہے۔ وہ فرقہ بندی کے خلاف لکھتے لکھتے اپنا ہم خیال ایک عدد فرقہ بنا دیتا ہے۔ مودودی صاحب بھی ایک فرقہ بنانے میں کامیاب ہو چکے ہیں جو ان کی کتابوں کو چھپنے کے لئے کافی ہے دیکھیں۔

مودودی صاحب کے مریدوں کی خصوصیت یہ ہے کہ مودودی صاحب صحابہ کرام پر تنقید کرے ان کو غصہ نہیں آتا۔ مودودی صاحب حضرت یونس علیہ السلام بلکہ خود سرور کائنات علیہ السلام پر تنقید کرتے ہوئے آپ کے قیاس کو غلط ثابت کریں تو ان کی رگ حمیت نہیں بھڑکتی حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ سزاؤں کو ظلم لکھ دیں۔ تو بھی یہ محسوس نہیں کرتے مگر جب کوئی شخص مودودی صاحب پر

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

شکارپور میں جمعیۃ علماء اسلام کا قیام

حضرت مولانا پیر فضل احمد سرہندی کی قیام گاہ پر نظام العلماء کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں نظام العلماء کو ختم کر کے بدستور سابق جمعیۃ علماء اسلام قائم کی گئی۔ حسب ذیل عہدہ دار منتخب ہوئے۔

امیر مولانا الحاج محمد عبد الکریم چشتی۔
نائب امیر حضرت مولانا پیر فضل احمد سرہندی۔
ناظم مولوی حاجی لطف اللہ سومرو۔
نائب ناظم مولوی اللہ رکھا۔
خزانچی۔ حاجی دُر محمد خاں بھیو۔
سترہ افراد پر مشتمل ایک مجلس عاملہ منتخب کی گئی۔

ہنگو میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

۲ اکتوبر کو بروز جمعرات حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ہنگو کے دورے پر تشریف لے گئے۔ ہنگو کی جامع مسجد میں زیر صدارت مولوی عبد اللہ خان صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ جس کے بعد مولانا نعمت اللہ صاحب عائلی قوانین کی تنسیخ اور حالات حاضرہ پر مفصل تقریر فرمائی اور اس کے بعد جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی گئی۔ اور متفقہ طور سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔ مولوی عبد اللہ خان صاحب خطیب
نائب صدر مولوی حاجی زکریا خاں صاحب۔
ناظم مولوی وجیہہ الدین صاحب۔
نائب ناظم۔ مولوی عجب خاں صاحب۔
نائب ناظم۔ مولوی عبد اللہ صاحب۔
خزانچی سید زرین صاحب۔ امام مسجد
(محمد امین شاہ)

کوہاٹ میں جمعیۃ علماء اسلام کا اجلاس

۵ اکتوبر۔ جمعیۃ علماء اسلام کے دفتر میں مقامی علماء کرام کا ایک اجلاس زیر صدارت شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الغنی صاحب منعقد ہوا۔ جس میں مقامی علماء کرام نے مکمل طور پر شرکت کی۔ اور آئندہ کے لئے کام کرنے کا پروگرام مرتب کیا گیا۔ اس اجلاس میں جمعیۃ علماء اسلام کوہاٹ کے صدر مولانا احمد گل صاحب اور انجمن تعلیم القرآن کے صدر مدرس مولانا عبد الغفار صاحب کے کامیاب دورۂ علاقہ گمبٹ

اس اجلاس میں جن علماء کرام نے شمولیت کی ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

(۱) شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد الغنی صاحب مہتمم
(۲) مولانا احمد گل صاحب صدر جمعیۃ علماء کوہاٹ
(۳) مولانا عبد الحلیم صاحب نائب صدر جمعیۃ علماء
(۴) مولانا نعمت اللہ صاحب۔ نائب صدر
(۵) مولانا فضل رحمان صاحب ناظم جمعیۃ علماء
(۶) مولانا محمد نعیم صاحب نائب ناظم۔
(۷) نائب خزانچی مولوی مصوال گل صاحب۔
(محمد امین شاہ اورکزئی)

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ سراج العلوم امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کا کامیاب دورہ

بعض احباب مخلص مریدین کی استدعا پر حضرت اعلیٰ دام مجدہم منڈی تاندلیانوالہ تشریف لے گئے وہاں تشکیل جمعیۃ کی اہمیت پر مختصر تقریر فرمائی۔ خان عبد اللہ خان ڈی اکبر محمد سرور۔ مستری کمال الدین صاحبان نے تشکیل کی اور ترجمان اسلام کی اشاعت پر ترغیب دلائی۔ بعد ازاں مریدین کی طلب پر چک ۱۴۰ گ۔ ب میں بیعت تقریر فرمائی اور ترجمان اسلام کی اشاعت اور جمعیت کے اغراض و مقاصد پر زور دار تقریر فرمائی۔ چنانچہ وہاں بھی تشکیل اور توسیع ترجمان کے وعدے ہوئے! بعد ازاں روڈ پائیں تشریف لے گئے جو بہت بڑا چک ہے اور بظاہر قصبہ معلوم ہوتا ہے تقریر جمعہ کے دوران حضرت اعلیٰ نے جمعیت کی ضرورت پر تقریر فرمائی۔ اہل روڈ پائیں نے پورے تعاون کا یقین دلایا عشاء کے بعد سلسلہ بیعت شروع ہوا۔ بعدہ اکثر حضرات داخل طریقہ ہوئے۔ بعد نماز صبح درس قرآن کے بعد پھر سلسلہ بیعت شروع ہوا اور بہت سے حضرات نے شرف بیعت حاصل کیا اور تشکیل جمعیت کی۔ مندرجہ ذیل حضرات عہدیدار منتخب ہوئے

امیر۔ مولوی عبد العزیز صاحب۔
ناظم اعلیٰ چوہدری محمد علی صاحب۔
نائب ناظم۔ چوہدری غلام محمد صاحب۔

حضرت نے وعدے کئے۔ اس کے بعد حضرت اعلیٰ جمعیت نظام ... میں تشریف لے گئے۔ ... مختصر مگر جامع تقریر فرمائی اور تشکیل جمعیت و اشاعت ترجمان اسلام کے وعدے لئے ۲۲ ستمبر کو مراجعت فرمائی۔

۲۳ ستمبر کو موضع ... تبلیغی جلسہ جانا تھا۔ وہاں بھی درس قرآن کے بعد لوگوں کو تشکیل جمعیت و اشاعت ترجمان اسلام کے لئے ترغیب دلائی۔ وہاں بھی جمعیت کی تشکیل ہوئی۔ حاجی محمد شفیق صاحب خطیب ... محمد ... خان۔ ... محمد خاں اور ... امام بخش صاحب حسب ترتیب ذکری عہدیدار مقرر ہوئے۔ ۲۴ ستمبر کو اعلیٰ حضرت نے سرگودھا مراجعت فرمائی۔ (سعید الرحمٰن انچارج دفتر)

صادق آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کی تشکیل

بتاریخ ۷ اکتوبر بروز اتوار بعد نماز عصر دار العلوم مدنیہ عیدگاہ صادق آباد میں زیر صدارت جناب حاجی تاج الدین صاحب جمعیۃ علماء کے بارے میں اجتماع ہوا جس میں یہ طے پایا کہ ہر ہفتہ وار اجتماع بعد نماز مغرب بروز بدھ دار العلوم مدنیہ میں ہوا کرے گا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔ حضرت مولانا عبد الکریم صاحب۔
نائب صدر۔ چوہدری شاہ محمد صاحب
ناظم اعلیٰ۔ شیخ محمد یعقوب صاحب
خازن۔ حاجی تاج الدین صاحب۔

میر عالم خان صاحب لغاری کا دورہ سندھ

جمعیۃ علماء اسلام کے نگران اعلیٰ جناب میر عالم خاں صاحب لغاری نے سابقہ سندھ کے اضلاع کا دورہ کیا جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں اور علماء کرام نے مکمل تعاون کیا۔ ضلع وار کنوینر کمیٹیاں قائم کر دی گئیں۔ یہ کمیٹیاں ضلعی سطح پر کام کر کے جمعیۃ علماء اسلام کے نظام کو فعال اور مضبوط بنانے کی کوشش کریں گی جمعیۃ علماء اسلام نے ملک بھر میں قریہ قریہ کی شاخیں قائم کر کے جماعت کو ایک مضبوط عوامی جماعت بنانے کے لئے کام شروع کر دیا ہے۔

انتخابات علماء ... [illegible]
... [illegible]

نوشہرہ ... جمعیت ... کا انتخاب

۱۵ ستمبر بعد نماز ... مسجد ... حضرت مولانا ... کی زیر صدارت ایک ... حسب ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔
امیر۔ حضرت مولانا ... عبد السمیع
نائب امیر۔ مولانا حافظ ... شاہ ...
... پیرزادہ ...
ناظم اعلیٰ۔ صوفی محمد ایوب صاحب
نائب ناظم۔ مولانا عبد الحکیم صاحب
نائب ناظم۔ جناب حکیم ...
خازن۔ جناب عبد القدوس صاحب
ناظم نشر و اشاعت۔ حاجی احمد ...

اراکین شوریٰ

تمام مساجد کے آئمہ حضرات کے علاوہ ڈاکٹر میاں لال فضل صاحب۔ حکیم ... صاحب۔ شیخ عبد الشکور صاحب ... خاں صاحب۔ عبد الستار صاحب ... نسیم صاحب۔ حاجی عبد اللہ ... وغیرہ حضرات ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام للیاں ضلع ...

امیر حضرت مولانا نذر محمد صاحب۔
نائب امیر۔ صوفی عزیز الدین صاحب
ناظم اعلیٰ۔ ملک عبد الرحمٰن صاحب

انتخاب جمعیۃ علماء اسلام ...

امیر۔ حضرت مولانا عبد الوارث صاحب
باقی انتخاب حضرت مولانا منظور ...
... [illegible]

اظہار الاسلام کے سہ روزہ اجلاس میں اکابرین جمعیۃ کی تقریریں

عائلی قوانین کی ہر دفعہ قرآن و سنت کے منافی ہے

اگر ملکی معاملات نہیں سنبھال سکتی تو اختیار ہمیں سونپ دے'۔ (مفتی محمود)

(خصوصی نامہ نگار) ۵ اکتوبر۔ مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے سہ روزہ عظیم الشان [...] جمعیۃ علماء اسلام کے اکابرین نے تقریریں کیں۔ پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب [...] ضلع جہلم نے حقانیت اسلام پر مدلل تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ہی سچا مذہب ہے [...] کی فلاح و اصلاح کا راز اسی میں مضمر ہے

[...]لقمان امیر جمعیۃ راولپنڈی نے اپنی [...] فرمایا کہ علمائے حق ہر دور میں باطل [...] سے ٹکرا گئے اور اپنے فعل و عمل [...]ت کر دیا کہ اسلام کے خلاف کوئی چیز [...] نہیں کی جا سکتی، اور اب بھی علما [...] چیز برداشت کرنے کے لئے تیار [...] اسلام کی روح کے منافی ہو۔ اور [...] استحکام صرف اسلامی اصولوں [...] ہونے میں منحصر ہے۔

[...] روزہ اجلاس میں مختلف علماء نے [...]ت کا اظہار کیا جس میں مولانا عبداللطیف [...] جمعیۃ ضلع جہلم۔ مولانا سید علی شاہ [...] جمعیۃ ضلع جہلم۔ پروفیسر علامہ خالد محمود [...] مولانا نذیر اللہ خاں۔ مولانا الیاس [...] مولانا منظور الحق لاہور اور آخری اجلاس [...] صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ نے [...] ہوئے ملک کے حالات پر مفصل [...] فرمایا۔

[...] ملک کے مذہبی، اقتصادی و سیاسی [...] پر اپنے خیالات کا اظہار فرماتے [...] کہ پاکستان اسلام کے نام [...] آیا ہے۔ مسلمانوں نے اس [...] کرنے کے لئے اپنے خون کا ہدیہ [...] اور بہو بیٹیوں کی عصمت لٹ [...] بھارتی مسلمانوں کو آزادی کی [...] جا دیا گیا۔ یہ سب قربانیاں [...] دی گئیں کہ اس ملک میں اسلامی [...] ہوگا۔ اور اس کا معاشرہ۔ جو [...] پر مشتمل ہوگا۔ وہ مسلمانان عالم [...] راہ کا کام دے گا۔ لیکن [...] جب ہم پندرہ سالہ تاریخ [...] تو یہ افسوسناک پہلو سامنے [...] ہو جاتا ہے کہ اس عرصہ میں مسلمان [...]

ہوئی ــــ مفتی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی پایا جاتا ہے جن کی ساری زندگی مغربی تہذیب کے سانچے میں ڈھلی ہوئی نظر آتی ہے۔ ان کی عزیز متاع مغرب کی تہذیب ہے یہ طبقہ اعلانیہ طور پر تو اسلام کی مخالفت اور دین سے بیزاری کی جرأت تو نہیں کر سکتا۔ لیکن اسلامی قوانین و حدود سے خائف ضرور ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ عائلی قوانین بھی اس مغرب زدہ ٹولے کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت صحیح طور پر نمایندگی کا حق ادا نہیں کر سکتی اور ظالم سے مظلوم کا حق دلوا نہیں سکتی۔ تو ایسی حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیے اور سارے اختیار ہمیں منتقل کر دینے چاہئیں۔ اور اگر ہم ملک و قوم کی اصلاح میں ناکام ثابت ہوئے تو ہم کو پھانسی دے دی جائے مفتی صاحب نے مسلسل تین گھنٹے تقریر فرمائی اس عظیم اجتماع میں گرد و نواح کے غیر معمولی مسلمانوں نے شرکت کی۔ اور آخری اجلاس میں مندرجہ ذیل قرارداد پاس ہوئیں۔

جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مسلمانان چکوال کا یہ عظیم اجتماع عائلی قوانین مجریہ ۱۹۶۱ء کی ایک ایک دفعہ کو اسلامی تعلیم کے منافی اور کتاب و سنت کے خلاف قرار دیتا ہے پاکستان میں مسلمانوں کے پرسنل لاء میں اس قسم کی مداخلت کسی طرح درست نہیں۔ یہ اجلاس حکومت اور نیشنل اسمبلی کے ممبروں سے مطالبہ کرتا ہے کہ جلد از جلد ان قوانین کو منسوخ کیا جائے اور کہا گیا کہ مسائل شرعیہ کی تعبیر و تشریح کا اہم کام ایسے افراد کے سپرد کرنا جو براہ راست عالم نہ ہوں دین کے ساتھ تمسخر اور شریعت مقدسہ کا کھلا استخفاف ہے۔ بنا بریں اجلاس میں صدر مملکت سے مطالبہ کیا [...]

کا اعتماد نہیں ہے کونسل سے علیحدہ کر دیں اور ملک کے جید اور نمائندہ علمائے دین کو اس میں شامل کریں۔ تاکہ اسلامی احکام کی حفاظت کے ساتھ ساتھ تخریب کا سد باب ہو سکے۔

بقیہ۔ مودودی صاحب کا نیا اسلام

کے سوا اور کچھ نہیں۔ تفسیر بالرای سے متعلق ہم انشاء اللہ آئندہ کچھ چیز ہدیہ قارئین کریں گے۔ اور اس سلسلہ میں شیخ الاسلام السید حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک خط کے کچھ اقتباسات بھی پیش کئے جائیں گے

(باقی آئندہ)

امریکہ نے اسرائیل کو مزائل دیکر اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے

ملتان دار الحدیث قاسم العلوم میں جمعیۃ علماء اسلام کے ہفتہ وار اجتماع میں مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ملتان نے خبروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ سہروردی کی قیادت میں متحدہ محاذ ملک کی تعمیر و ترقی یا جمہوریت کی بحالی کے لئے قائم نہیں کیا جا رہا۔ سہروردی نے اپنے دور اقتدار میں سیکورٹی قوانین کی حمایت کی حالانکہ یہ سیاسی زندگی میں ہمیشہ جمہوریت کے دیوتا بنے رہے۔ اسلام پسند طبقہ نے ابھی سہروردی کا دستور ریہ سے واک اوٹ اور بنکاک کا ڈانس بھلایا نہیں۔ اب سہروردی پھر سے روپ میں خادم قوم اور جمہوریت کے شیدائی ہونے کے دعویدار ہیں۔ حیرت تو ہے کہ مودودی صاحب اپنے نظام اسلام کے خاکے کو سہروردی تصوف کے رنگوں سے مزین کرنے کی تگ و دو میں مصروف ہیں۔ اقتدار حاصل کرنے کے نشے میں مودودی کے پوتر کندھے استعمال کرکے ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کے خواب دیکھ رہے ہیں۔ یہ ماڈرن اسلام جو سہروردی مودودی گٹھ جوڑ سے برآمد ہوگا اور نشو و نما حاصل کرے گا حقیقتاً یہی اسلام ہے جس کی خاطر جماعت اسلامی نے اسلام اسلام کا شور مچا رکھا ہے۔

قاسمی صاحب نے طلباء سے اپیل کی کہ وہ اپنے مطالبات کے لئے پرامن مظاہرے کریں توڑ پھوڑ اور اشتعال ان کے اپنے مفاد کے لئے مضر ہے۔ حکومت کو طلباء کے سوال کو وقار کا مسئلہ بنانے کی بجائے حسن سلوک اور مروت کا رویہ اختیار کرنا چاہیے۔ طلباء پر تشدد بالکل ناجائز ہے حکومت کی یہ پالیسی نظم و ضبط اور تدبر کا مذاق اڑانے کے مترادف ہے۔

مشرقی پاکستان کی سرحدی کشیدگی پر وزیر خارجہ کا بیان قوم کے جذبات کی ترجمانی نہیں کرتا۔ ہم اپنی سرحدوں کی حفاظت کے سلسلہ میں کمزور پالیسی کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ نظم و ضبط اور مدافعانہ کارروائی کے ساتھ جرأت ایمانی کا اظہار بھی ضروری ہے۔ حکومت مسلمانوں کے جذبہ جہاد کی حوصلہ افزائی کرے [...]

تمام سیاسی مسائل کو جذبہ جہاد اور حب وطنی کی قوت سے حاصل کر لیا۔ پاکستان کے مسلمان بھی مسئلہ کشمیر اور ملک کی حفاظت کے لئے بڑی سے بڑی قربانیاں کر سکتے ہیں۔

مشرق وسطیٰ کے حالات بیان کرتے ہوئے قاسمی صاحب نے کہا کہ امریکہ نے اسرائیل کو مزائل دے کر اسلام دشمنی کا مظاہرہ کیا ہے امریکہ اور برطانیہ کی شاطرانہ چالوں کی وجہ سے عرب ممالک انتشار اور باہمی کشیدگی میں مبتلا ہیں اسلامی ممالک میں اتحاد و یگانگت کی ضرورت ہے۔ الجزائر کے مسلمان بڑے محب وطن ہیں انہوں نے تمام مشکلات پر قابو حاصل کرکے ایک مستحکم حکومت قائم کر لی ہے اللہ کریم مسلمانوں کو کامیاب فرمائیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں اسلامی نظام حکومت قائم کرنے کی سعی میں مصروف ہے۔ ملک بھر میں جمعیۃ کی شاخیں قائم ہو رہی ہیں مولانا نے اپیل کی کہ عوام زیادہ سے زیادہ جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں اور بستی بستی، قریہ قریہ، اور شہروں کے وارڈ وار اور محلہ وار جماعتیں قائم کریں۔ جمعیۃ ایک عوامی جماعت ہے ہر مسلمان اس کا ممبر بن سکتا ہے۔

ٹبگرام ہزارہ کا تبلیغی جلسہ

۲۶ اکتوبر کو بمقام ٹبگرام میں ایک جلسہ عام منعقد ہو رہا ہے جس میں مولانا غلام غوث صاحب [...]

گوجرانوالہ جمعیت کانفرنس

میں

حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی

ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء اسلام

کا

بیان

پاکستان میں کوئی غیر شرعی قانون برداشت

مودودی پارٹی کا یہ الزام ایک سفید جھوٹ ہے کہ تحریک ختم

گوجرانوالہ ۵ر اکتوبر جمعیۃ علماء اسلام گوجرانوالہ کے زیر اہتمام شیرانوالہ باغ میں ایک عظیم ... نہیں کریں گے۔ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا۔ لہٰذا کتاب و سنت کے منافی کوئی قانون تیار کرنے ... اور مسلمانوں کے صحیح نمائندوں کے لئے جگہ خالی کر دیں۔ ہم یہ عہد کر چکے ہیں کہ نہ بدایع الوقت غیر شرعی قوانین ... آخر میدانِ عمل میں قدم رکھنا پڑا۔ اس ملک میں کسی غیر مسلم حکمران کو یہ جرأت کبھی نہ ہو سکی۔ کہ مسلمانوں کے مذہب ... کر کے عوام پر نافذ کر دیا۔ انتہائی ظلم یہ کہ اسے عین اسلام کا نام دیا گیا۔

حضور ؐ کے زمانہ مبارک میں کوئی صحابی اس امر کا پابند نہیں تھا کہ اپنی بیوی کو طلاق دینے سے پیشتر وہ چیئرمین کو مطلع کرے کہ وہ فلاں وجوہ کی بنا پر بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہے نہ ہی طلاق کے بعد اطلاع کرنی ضروری تھی۔ موجودہ عائلی قوانین کے مطابق اپنی بیوی کو طلاق دینے سے پہلے چیئرمین صاحب کی منظوری حاصل کرنا ضروری ہے۔ یہ مداہنت فی الدین ہے۔ اکثر چیئرمین دینی علوم سے ناواقف ہیں۔ آپ نے مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے علاقہ میں ایک شخص اپنی بیوی کو تین طلاق دے بیٹھا۔ چیئرمین صاحب کو اطلاع ہوئی تو اس نے میاں بیوی کے درمیان دوبارہ صلح کرا دی۔ حالانکہ وہ بیوی اس پر اس وقت حرام ہے جب تک عدت گزارنے کے بعد دوسرے شخص کے ساتھ شادی کر کے طلاق نہ لے لے شادی کے معاملہ میں شریعت نے عمر کی کوئی قید نہیں لگائی عائلی قوانین نے مطابق لڑکی کی عمر ۱۶ سال مقرر کرنے دین میں تحریف کی گئی ہے۔ آپ نے ایک مثال بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ ایک صاحب نے ایک لڑکی سے شادی کر لی چیئرمین کو اس کی اطلاع نہ کی چیئرمین نے اسے بلا کر پوچھا کہ تم نے شادی کی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں! چیئرمین نے سوال کیا پھر تم نے فلاں لڑکی کو گھر کیوں رکھا ہوا ہے؟ اس نے جواب دیا یوں ہی دوستانہ تعلقات ہیں۔ چیئرمین نے لڑکی کو بلا کر دریافت کیا کہ تم نے اس شخص کے ساتھ شادی کی ہے؟ اس نے جواب دیا جی نہیں۔ اس پر سوال کیا گیا پھر تم اس کے ساتھ کیسے رہ رہی ہو؟ لڑکی نے جواب دیا میرے اور اس کے درمیان دوستانہ تعلقات ہیں چیئرمین صاحب نے کہا اچھا جاؤ۔" گویا نکاح ایک جرم ہے مگر زنا کوئی جرم نہیں العیاذ باللہ آپ نے کہا کس قدر افسوس کا مقام ہے ایک ماں باپ کی نوجوان اولاد کے لئے موزوں رشتہ مل رہا ہے مگر عائلی قوانین کی وجہ سے ۱۶ سال تک انتظار میں بیٹھے رہیں حالانکہ وہ اپنی عزت و ناموس کی خاطر اپنی اولاد کا نکاح کر دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ نے انکشاف کیا کہ ۱۶ ہزار لڑکیوں کی لندن جانے کی درخواستیں موجود ہیں۔ آپ نے فرمایا مسلمانوں کے اندر اکثریت ایک کا نکاح کرتے ... ہے اور

ذریعہ ایک سے زائد شادی کا پر پابندی ہے۔ آپ نے فرمایا پشاور کے ایک معزز بوڑھے امام مسجد کو محض اس جرم کی پاداش میں سزا دی گئی کہ اس نے دوسرا نکاح پڑھا ہے۔ بغیر نکاح کے دس عورتیں گھر میں رکھنا کوئی جرم نہیں۔ ایک سے زائد منکوحہ عورت گھر میں رکھنا جرم ہے۔

آپ نے فرمایا قرآن شریف کی رو سے مطلقہ بیوی کے لئے تین حیض عدت مقرر ہے۔ تین حیض کسی مخصوص مدت کا نام نہیں۔ یہ مختلف طبیعتوں کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے عائلی قوانین نے عدت نوّے دن مقرر کر کے قرآن حکیم کی تحریف کی ہے آپ نے کہا ایک عورت کی عدت پچاس ساٹھ دن میں بھی ختم ہو سکتی ہے۔ کیا وہ اب نوّے دن کے انتظار میں بیٹھی رہے۔ اس طرح بعض اوقات عدت تین سال تک بھی ختم نہیں ہوتی۔ جس سے پہلے دوسرا نکاح قطعی حرام ہے۔ آپ نے فرمایا حاملہ عورت کی عدت قرآن کی رو سے بچہ پیدا ہونے کے بعد عدت ختم ہو جاتی ہے۔ مگر عائلی قوانین نے اس کے لئے بھی وہی نوّے دن کی قید لگا رکھی ہے۔ یہی حال یتیم پوتے کی وراثت اور دیگر مسائل کا ہے۔ جو صریحاً شریعت کے خلاف ہیں۔

آپ نے فرمایا ہم ان لوگوں کو اچھی طرح جانتے ہیں جن کی پشت پناہی سے چند بے حیا عورتوں کی غوغا آرائی نے حکومت کو مجبور کر دیا کہ وہ اپنی مرضی کے چند غیر شرعی قوانین کو شریعت کا نام دے کر ملک میں نافذ کر دے۔ نہ وہ لوگ دین سے کوئی تعلق رکھتے ہیں نہ چند ہزار بے حیا عورتیں کروڑوں باحیا اور باپردہ خواتین کی نمائندہ کہلا سکتی ہیں۔ ہم ملک میں کسی غیر شرعی قانون کو ہرگز قبول نہیں کریں گے۔ ہم اس جرم کی پاداش میں ہر قسم کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔ آپ نے کہا ہم مسلمان حکومت سے ٹکر نہیں لیں گے۔ البتہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے ہر غلط قدم پر ان کی رہنمائی کریں گے۔ آپ نے فرمایا کیا حکومت ہمیں ملک کا شہری نہیں سمجھتی آخر ہم بھی اسی ملک میں رہتے ہیں ہماری باتوں کو کیوں نظر انداز کیا جا رہا ہے؟

مودودی فتنہ کے متعلق مولانا غلام غوث صاحب

کر دیا اور قرآن کی تفسیر لکھ ماری اس شخص کے نزدیک حضرت ابوبکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی، علی مرتضیٰ باقی اصحاب رسول کے اعمال اور اقوال امت کے لئے قابل حجت نہیں صرف یہی نہیں بلکہ ان پاک ہستیوں پر تنقید جائز کی ہے۔ اس کے قلم سے محدثین، مجتہدین حتیٰ کہ انبیاء کو معاف نہیں کیا اس شخص نے لکھا ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام سے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں ہوئی ہیں (نعوذ باللہ من ذالک) اس کے نزدیک انبیائے کرام گناہ کر سکتے ہیں مودودی نے لکھا ہے۔ جو بات قرآن سے ثابت نہیں وہ ایمانیات میں داخل نہیں نیز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زندہ اٹھائے جانے کا قرآن میں کہیں صراحتاً ذکر ... نہیں اور نہ ہی وفات ثابت ہے۔ بس گول مول سی بات ہے۔ مودودی مسلک کے مبلغین کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ مودودی غلط نظریات پر گرفت کرنے والے علماء کرام پر ناک بھوں چڑھانے کی بجائے خود اپنے پیر کی غلطیوں کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دیں مولانا غلام غوث صاحب نے تعجب کا اظہار کیا کہ جب خود مودودی انبیاء صحابہ محدثین اور مجددین پر اعتراض کرتا ہے۔ ان کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی مگر جب مودودی کو اس کے ردیہ پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ تو یہ لوگ شور مچانا شروع کر دیتے ہیں۔ آپ نے کہا مجلس احرار پر یہ بہت بڑا بہتان کہ تحریک ختم نبوت دولتانہ سازش کا نتیجہ تھی۔ تحریک ختم نبوت خالص مذہبی تحریک تھی اور یہ لوگ اس کے غدار تھے مولانا غلام غوث صاحب نے ایک بار اپنے سابقہ اعلان کا اعادہ کرتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں صحیح اسلامی نظام کے قیام اور فتح کشمیر کے صرف ... ماہ کا عرصہ کافی ہے۔ اختیارات ہمارے حوالے ... اگر ہم ناکام رہے تو جو سزا تجویز ہوگی قبول کریں گے۔ ... نے کہا بعض مودودیوں نے میرے اس بیان کا مذاق اڑایا ہے۔ کہ یہ کام اتنی مدت میں کیسے ممکن ہے ایک مسلمان کو یہ بات کہتے ہوئے شرم آنی چاہیئے۔ چند ... اسلام کے مجاہدین نے غزنی سے ہزاروں میل دور لاکھوں

کا! وزیر قانون جسٹس منیر اب مسلمان کی تعریف کریں

...بھی (پاکستان کے اندر حکومت کی اجازت سے پانچ کروڑ زنا سالانہ ہوتے ہیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اعلان کیا ہے کہ ہم ملک کے اندر کسی غیر شرعی قانون کو ہرگز برداشت ... ہم اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیے۔ جو لوگوں کو اسلام نہیں بھاتا وہ بھاہ کہ ہم اپنے گھروں میں بیٹھیں، اسلام کے خلاف قانون بننے دیا جائے گا۔ ہم مدت تک تماشا دیکھتے رہے ہیں مگر ناامید ہو کر ہمیں پاکستانی حکمرانوں کو حاصل ہے۔ کہ انہوں نے مذہبی قوانین میں اپنی مرضی کے مطابق ترمیم و تنسیخ

...رضی اللہ عنہ کے عہد حضرت عمرؓ نے ...عرصہ میں ۳۶ ہزار قلعے اور شہر فتح کئے تھے۔ ...غلام غوث صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ آئین کی ...مطابق پاکستان کا صدر مسلمان ہونا چاہیئے۔ مگر ...موجودگی میں قائمقام صدر کے لئے اس کی تصریح ...ہے۔ آپ نے کہا تحریک ختم نبوت کی انکوائری ...حیثیت سے موجودہ وزیر قانون جسٹس محمد منیر نے ...کرام مسلمان کی تعریف نہیں کر سکے، حالانکہ جس ...صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف اوقات میں ...حیات کے ساتھ ایک مسلمان کی شان بیان کی ...نے ٹھیک ٹھیک بیان کر دی مثلاً حضور نے ...ہے جس کے ہاتھوں اور زبان سے دوسرے ...رہیں اور جس شخص نے کلمہ پڑھا وہ جنتی ہے۔ ...وہ ہے جو نماز ادا کرتا ہے روزہ رکھتا ہے زکوٰۃ ...وغیرہ اسی طرح متعدد جگہوں میں ایک مسلمان کو ...الفاظ میں ذکر آیا ہے۔ اور یہ سب اپنی جگہ ...درست ہے۔ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ...کہ جسٹس منیر سامنے آئے اور علماء کے سامنے ...مسلمان" کی تعریف کریں۔ وہ وزیر قانون بھی ہے ...خدا نے اسے امتحان لینے کے لئے وزیر قانون ...بنایا ہے۔ میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ منیر کبھی مسلمان ...بیان کر سکیں گے۔

...نے انکشاف کیا کہ پاکستان میں حکومت کی اجازت ...ہزاروں بدکار عورتیں زنا کرتی ہیں اور یہ ...کروڑ سالانہ زنا ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ حکومت ...اشارہ سے ختم ہو سکتا ہے۔ مگر حکومت بجائے ...روکنے کے اس کی سرپرستی کر رہی ہے۔ اسی لئے ...حکام کے نامۂ اعمال میں بھی ملک بھر کی بدکاریاں ...ہیں اور خدا کے سامنے انہیں جواب دینا ...ہوگا۔

...ظفر اللہ کے حالیہ بیان جو ٹرینیڈاڈ کے علاقہ میں ...ایک اجتماع میں اس نے دیا ہے۔۔ مولانا غلام غوث ...

نمائندگی سے برطرف کر دینا چاہیئے نیز صدر پاکستان کو اس اعلان کے متعلق اپنا اظہار خیال بہت ضروری ہو گیا ہے آپ نے گوجرانوالہ کے اے۔ ایس۔ آئی (ڈویژن اے) کے اس رویہ پر افسوس کا اظہار کیا کہ اس نے ایک شخص (ظہور الٰہی) کو تھانے میں بلا کر محض اس وجہ سے بے عزتی کی کہ اس نے یہ کہہ کہ میں مرزا قادیانی کو نہیں مانتا۔ یہ خبر سن کر مجمع میں ہیجان پیدا ہو گیا اور مجلس تحفظ ختم نبوت زندہ باد کے نعرے بلند ہونے لگے۔ مولانا نے کہا اگر کوئی قتل ہو جاتا تو اس کی ذمہ داری علماء کرام اور مجلس احرار پر ٹھونس دی جاتی۔ جیسا کہ تحریک کے زمانے میں کوئٹہ کے ایک ڈاکٹر کے قتل کی ذمہ داری احرار پر عائد کی گئی حالانکہ اس وقت کوئٹہ میں مجلس احرار کا نام و نشان نہ تھا۔ بات صرف اتنی کہ مسلمانوں کے جلسہ عام میں ایک شخص سٹیج پر آ کر مرزائیوں کی حمایت میں علماء کے خلاف بکنے لگا۔ مسلمانوں نے وہیں نکر بھٹی کر دیا۔ آپ نے کہا کندیاں میں بھی تھانہ دار نے ایسی خطرناک جرأت کی ہے مگر علماء کرام نے جو صبر کر کے عوام کو قابو میں رکھا۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کئے گئے

پہلے ریزولیشن کے مطابق حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کیا گیا کہ سر ظفر اللہ کو پاکستان کی نمائندگی سے فوراً برطرف کر دیا جائے۔

دوسرے ریزولیشن میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ملک میں فتنۂ انکارِ حدیث کے تدارک کرے۔

تیسرے ریزولیشن میں اس امر پر اظہار افسوس کیا گیا کہ ایک مسلمان ظہور الٰہی کو اے ڈویژن کے اے۔ ایس آئی نے تھانہ میں بلا کر بے عزتی کی اور اس کا جرم یہ تھا کہ اس نے مرزا قادیانی کی نبوت سے انکار کیا تھا حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ اے ایس آئی کے خلاف تحقیقات کرائے۔

مرتب کردہ

بخشش الٰہی

ارکان جمعیت سے

"ترجمان اسلام" جمعیۃ علماء اسلام کا آرگن ہے اس کی توسیع اشاعت آپ کا جماعتی اور دینی فرض ہے نیز اس کے چار صفحات بڑھانے کی تجویز زیر غور ہے تاکہ آپ کی کارروائیاں مفصل شائع ہو سکیں اس سلسلہ میں آپ کے تعاون کی ضرورت ہے۔ اپنے حلقہ سے اشتہار وغیرہ لیکر ادارہ کو بھیجیں تاکہ پرچہ اخراجات برداشت کر سکے۔

(ادارہ)

جمعیۃ علماء اسلام کا بنیادی مقصد صحیح اسلامی آئین کا نفاذ ہے۔
عیسائی مشنریوں پر پابندی لگانے کا مطالبہ

(مولانا غلام غوث ہزاروی کی پریس کانفرنس)

گوجرانوالہ۔ مغربی پاکستان کے رکن مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ "جمعیت علمائے اسلام کا بنیادی مقصد صحیح اسلامی آئین کا نفاذ ہے" آپ نے ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ جمعیت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عالم اسلام میں باہمی روابط کا احیاء کیا جائے ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا کہ جب تک مسلم ممالک انفرادی مفاد کی خاطر علیحدہ علیحدہ ٹولیوں میں منقسم رہیں گے ان میں اتفاق ناممکن ہے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ صدر ایوب نے یہ تجویز پیش کی ہے کہ اسلامی بلاک بنایا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اگر اسلامی بلاک موجود ہوتا تو امریکہ اور برطانیہ کو اسرائیل کو آلات حرب مہیا کرنے کی جرأت نہ ہوتی عائلی قوانین کے متعلق ایک سوال کے جواب میں مولانا غلام غوث ہزاروی نے کہا کہ یہ مسلمانوں کی بدبختی کی انتہا نہیں ہے کہ وہ قرآن و سنت کے خلاف قوانین کے نفاذ کو عین اسلامی کہنے سے نہیں شرماتے۔ انہوں نے کہا کہ یہ قوانین مداخلت فی الدین ہیں اور اگر ان کو قومی اسمبلی منظور بھی کر دے تب بھی مسلمان ان پر عمل پیرا نہیں ہوں گے لیکن انہوں نے توقع ظاہر کی کہ قومی اسمبلی اس مسئلہ پر از سر نو قرآن و حدیث کی روشنی میں غور کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ خدانخواستہ اگر موجودہ حکومت کو "غیر مسلم حکومت تصور کر لیا جائے" تب بھی مسلمانوں کے شخصی قوانین میں حکومت کو مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔

موجودہ آئین کی ترمیم و تنسیخ اور مجوزہ قومی محاذ پر تبصرہ کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ حیرت ہے کہ ان نعروں کے ساتھ لفظ اسلام سننے میں نہیں آتا۔ جب کہ قیام پاکستان سے قبل بھی جناب سہروردی علماء کو یقین دلایا کرتے تھے کہ پاکستان میں اسلامی نظام قائم کیا جائے گا۔ مولانا غلام غوث ہزاروی نے وحدت مغربی پاکستان کے مسئلہ کو ایک انتظامی معاملہ قرار دیا اور کہا حکومت کو سندھ بلوچستان اور سرحد کے عوام ...

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اجلاس

حضرت مولانا غلام غوث صاحب بھی بحیثیت رکن شوریٰ شریک اجلاس تھے!

پشاور (ف) مجلس شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد کا ایک اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد شروع ہوا۔ اجلاس میں شریک حضرات۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزارہ مولانا عبدالحی صاحب شنکیاری ہزارہ۔ ڈاکٹر محمد ہارون صاحب ہزارہ۔ مولانا لطف الرحمن صاحب امیر ضلع مردان، مولانا عبدالقدوس صاحب ناظم اعلیٰ مردان، مولانا پیر مبارک شاہ صاحب امیر شہر مردان، مولانا عبدالحنان صاحب مردان۔ مولانا اسلام الدین صاحب مردان مولانا عبدالعزیز صاحب مردان مولانا عزیز الرحمن صاحب امیر ضلع پشاور مولانا محمد شفیق صاحب چارسدہ، مولانا عبدالصمد صاحب، مولانا فضل مولیٰ صاحب مولانا ذکریا صاحب، مولانا قاضی فضل ربان صاحب۔ میاں فیروز شاہ صاحب مولانا قاضی عبدالسلام صاحب حکیم جمال الدین صاحب عبدالرحمن صاحب حاجی صدر نوشہرہ، مولانا عبدالسلام صاحب، نائب امیر ضلع پشاور مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی، مولانا سید محمد ایوب صاحب بنوری مہتمم دارالعلوم سرحد۔ مولانا محمد حسین صاحب امیر شہر پشاور مولانا حافظ عبدالرشید صاحب گل محمد خان صاحب۔ نصراللہ خان صاحب۔ میاں احمد یار خان صاحب ایڈوکیٹ قاری محمد یعقوب صاحب۔ مولوی عبداللہ صاحب، مولانا جان محمد صاحب امیر ضلع بنوں۔ مولانا سکندر خان صاحب نائب امیر ضلع بنوں۔ مولانا فضل غنی صاحب نائب امیر ضلع بنوں۔ مولانا محمد نواز صاحب ناظم ضلع بنوں۔ مولانا حمید اللہ صاحب نیازی ناظم اعلیٰ بنوں مولانا محمد یوسف صاحب کوہاٹ۔ مولانا نعمت اللہ صاحب، تعلیم القرآن کوہاٹ مولانا احمد حسن صاحب امیر ضلع کوہاٹ مولانا حبیب گل صاحب صدر مجلس شوریٰ دارالعلوم ٹل شیخ الحدیث مولانا محمد امین گل صاحب صدر المدرسین دارالعلوم ٹل۔ ڈاکٹر لطاف گل صاحب صدر نوشہرہ۔ صاحبزادہ عبدالباری صاحب مولانا غلام سرور صاحب نائب امیر مردان۔

تلاوت قرآن حکیم کے بعد امیر محترم مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے افتتاحی تقریر کی جمعیۃ علماء اسلام کے تاریخ۔ کارگزاری ذرائع علماء وقت کی نشاۃ ثانی کرتے ہیں۔ اسی بنا پر جدید انتخاب ہونا چاہیئے۔ آپ بغیر کسی تکلف اور آزادی کے نیا انتخاب کریں۔ چنانچہ مولانا سکندر خان صاحب کے تجویز اور مولانا محمد امین صاحب۔ مولانا عبدالسلام صاحب۔ مولانا غلام سرور صاحب۔ مولانا محمد حسین صاحب اور تمام مجلس کے تائید سے بالاتفاق حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر منتخب ہوئے مولانا پیر مبارک شاہ صاحب کے تجویز اور مولانا جان محمد صاحب کے تائید سے مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر منتخب ہوئے مولانا احمد حسن صاحب کے تجویز اور مولانا محمد حسین کے تائید سے مولانا عزیز الرحمن صاحب نائب امیر دوم منتخب ہوئے۔ مولانا عبدالقدوس کے تجویز اور مولانا لطف الرحمن کے تائید سے صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ منتخب ہوئے۔ مولانا حمید اللہ جان کے تجویز اور مولانا سکندر خان کے تائید سے مولانا مبارک شاہ صاحب ناظم مقرر ہوئے مولانا مبارک شاہ کے تجویز سے مولانا محمد حسین صاحب ناظم مقرر ہوئے ڈاکٹر محمد ہارون کے تجویز سے حافظ عبدالرشید امین مقرر ہوئے۔

بقیہ ۱- اسلامی آئین کا نفاذ

ان کو دھکا دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ یہ غلط ہے کہ وحدت مغربی پاکستان کے مخالف اور سیاسی نظریات میں اختلاف رکھنے والے پاکستان کے دشمن ہیں۔ مولانا مودودی اور جماعت اسلامی سے متعلق سے بعض اصولی اختلافات ہیں۔

انہوں نے طلباء کے مظاہروں پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت نے جتنے بھی کمیشن مقرر کئے ہیں ان کے فیصلے کے نتیجے میں اضطراب پیدا ہوا ہے اس پر مستزاد یہ کہ ان تمام فیصلوں کو حکومت طاقت سے منوانے کی کوشش کرتی ہے لیکن جب آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ تو پھر اس آگ کو بجھانے کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ انہوں نے

جمعیت علماء اسلام راولپنڈی کا اہم اجلاس

جامع مسجد گنجمنڈی میں جمعیت علماء اسلام راولپنڈی کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت بقیۃ السلف۔ جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب پیر واعظ کشمیر فاضل دیوبند۔ منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت علماء اسلام بھی موجود تھے۔ جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی کے دور جدید کے لئے یہ خصوصی نیک فالی تھی کہ جمعیت کے چوبیس معزز اراکین میں سے اکیس اراکین موجود تھے۔ امیر جمعیت حضرت مولانا عبدالحنان صاحب کے ارشاد سے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی نے تلاوت قرآن سے کارروائی کی ابتداء کی۔ اور مندرجہ ذیل فیصلے عمل میں لائے گئے۔

(۱) مجلس شوریٰ کے معزز اراکین میں سے جن حضرات نے تحریری و عملی طور پر رکنیت مجلس شوریٰ کو قبول فرمایا ان حضرات کا شکریہ ادا کیا گیا۔ اور جن حضرات کی طرف سے رکنیت قبول کرنے کا تحریری و عملی جواب نہیں آیا۔ ان سے مزید رابطہ قائم کیا جائے

(۲) مرکزی جمعیت علمائے اسلام کے فیصلے کے مطابق نظام العلماء راولپنڈی کے بقیہ سرمایہ۔ رجسٹر و دیگر سٹیشنری وغیرہ بنام جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی منتقل طے پائی

(۳) جمعیت علمائے اسلام راولپنڈی کے لئے دفتر و ضروریات دفتر مہیا کرنے کا اختیار ناظم اعلیٰ صاحب کو دیا گیا کہ بمشورۂ عہدیداران ان ضروریات کو پورا کریں۔

(۴) طے پایا کہ جمعیت کی تنظیم جدید کی ممبر سازی کے سلسلے میں راولپنڈی کے حلقہ جات بنائے جائیں اور اپنے اپنے حلقہ اثر میں جمعہ و درس کے موقعہ پر عوام کو جمعیت کی شمولیت کی تلقین کی جائے۔

ممبر سازی حلقہ نمبر ۱ وارڈ نمبر ۴، ۲۴، ۲۵، ۲۶، حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ راولپنڈی

حلقہ نمبر ۲ - وارڈ نمبر ۱۰- ۱۱- ۱۷، ۳۱۔ کنوینر مولانا عبدالستار صاحب و مولوی محمد صادق بٹ صاحب و منشی غلام [illegible] حکیم عبدالغنی صاحب مستری محمد [illegible]

حلقہ نمبر ۳ : وارڈ نمبر ۱۹، ۲۰، [illegible] قاری محمد امین صاحب و مولانا فضل حق [illegible] مولانا محمد رمضان صاحب ناظم۔

حلقہ نمبر ۴- وارڈ نمبر ۲، ۳۱، ۴، ۵، [illegible] محمد دین صاحب۔ خازن۔

حلقہ نمبر ۵ وارڈ نمبر ۷، ۲، مولانا [illegible] میرزا مسلک سالار اعلیٰ۔ غلام نبی صاحب [illegible]

حلقہ نمبر ۶ وارڈ نمبر ۱۳، ۱۴، صوفی [illegible] صاحب لودھیانوی۔ صوفی عبدالرحمن۔ [illegible] غلام محمد صاحب۔

حلقہ نمبر ۷، لالکرتی حضرت مولانا چن پیر [illegible] صاحب بخاری۔

حلقہ نمبر ۸ صدر و پامرانی حضرت [illegible] عبدالحنان صاحب امیر جمعیت علمائے [illegible] راولپنڈی و مولانا حافظ غلام حیدر [illegible]

حلقہ نمبر ۹ وارڈ نمبر ۳، ۲۳، ۳۴ [illegible] صاحب۔ شیخ عبدالحق صاحب مولانا [illegible] محمود شاہ صاحب مولانا عبدالباد[illegible]

حلقہ نمبر ۱۰ جھنڈا چیچی۔ مولانا عبدالخالق [illegible]

حلقہ نمبر ۱۱۔ محلہ امرال۔ مولانا محمد قاسم صاحب

فیصلہ (۵)، جمعیت علماء اسلام مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے تمام اراکین مجلس [illegible] کو مشورہ دیا کہ ممبر سازی کا کام اپنے [illegible] حلقہ جات میں جلد از جلد شروع کر [illegible] تمام معزز اراکین نے حضرت ناظم [illegible] مرکزیہ کو نہایت جانفشانی سے کام [illegible] کا یقین دلایا۔

فیصلہ (۶)، محترم منشی غلام [illegible] صاحب کی تجویز پر جمعیت کی دفتری ضر[illegible] پورا کرنے کے لئے ایک محصل اور ایک سفیر رکھنے کا فیصلہ ہوا۔

فیصلہ (۷)، نیز یہ بھی طے ہوا کہ [illegible] کے اراکین ماہانہ کم از کم ایک روپیہ چندہ [illegible] اور جو مزید چندہ عنایت کریں گے تو [illegible] قبول کیا جائے گا۔ بعد از نماز عصر اسلام کی [illegible] اور جمعیت کی کامیابی اور عالم اسلام کے لئے [illegible] اور حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم

۲۴ سیلابین کے بڑھتے ہوئے سیلاب پر تشویش کا اظہار کیا حکومت سے اس پسماندہ علاقہ کی گندم کرنے کا مطالبہ کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مغربی پاکستان میں جمعیت کی دو سو اور مشرقی پاکستان میں شاخیں قائم ہو چکی ہیں

قسط نمبر ۶

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب - دار العلوم اشرفیہ نیلا گنبد - لاہور

مسکو شرطیہ ہے کہ ذیلی دفعہ (۱) میں "اعلان" لفظ کی جگہ "ارادہ" بنایا جاچکا ہو۔ شرعی واضح طور پر کسی اور طریقے سے رجوع میں وہ صورت ہوگی کہ جب مذکورہ بالا صاف و صریح وہ لفظ جن میں صرف ایک ہی معنے نکاح سے الگ کرنے کے ہیں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ کہے ہوں، اور عدت کے اندر شرعی احکام کے بر جب رجوع کر لیا ہو یا اگر مکروہ ہوگا مگر ویسے ہی بیوی سے میل جول کر کے رجوع کر لیا ہو تو چونکہ بیوی بیوی بن چکی ہے۔ اس لئے وہ سزا جو چیئرمین سے ارادہ ظاہر نہ کرنے پر تھی اب نہ ہوگی۔

آگے ذیلی دفعہ (۴) ہے جس میں چیئرمین ثالثی کونسل بنا کر صلح و صفائی کی کوشش تیس دن کے اندر کرے گا۔ جب ذیلی دفعہ (۱) میں لفظ اعلان کی جگہ لفظ "ارادہ" ہو جائے تو اس دفعہ میں کسی ترمیم کی ضرورت نہ رہے گی۔

آگے ذیلی دفعہ (۵) اگر طلاق کے اعلان کے وقت بیوی حمل سے ہو تو طلاق اس وقت تک مؤثر نہیں ہوگی۔ جب تک ذیلی دفعہ (۳) میں مذکورہ مدت یا مدت حمل (جو بھی مؤثر ہو) ختم نہ ہو جائے۔

اس سے جو یہ سمجھا جا رہا ہے کہ حمل کے وقت [طلا]ق نہیں ہوگی یہ شریعت کے احکام کے خلاف ہے قرآن مجید میں ہے۔

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ؕ اور حمل والیاں ان کی عدت یہ ہے کہ وضع حمل کر چکیں، لہٰذا حمل کے زمانہ کی طلاق کا واقع ہونا اور اس کی عدت کا وضع حمل ہونا ہے۔ اگر واقع نہ ہوتی تو عدت کیوں ہوتی۔ پھر یہ تفریق کر نوے دن اور مدت حمل میں جو مؤخر ہو، یہی عدت کیلئے بھی قرآن شریف کے خلاف ہے اور "طلاق کے اعلان" کا لفظ بھی درست نہیں ہے طلاق کے واقع ہونے کے وقت کو دیکھنا ہے۔ اعلان سے کوئی غرض متعلق نہیں ہوتی لہٰذا اس ذیلی دفعہ کے لفظوں میں سے لفظ "اعلان" کے حذف کرنے کی ضرورت ہے اور لفظ مؤثر نہیں کی جگہ "قابل رجوع" اور لفظ ذیلی دفعہ

"اگر طلاق کے وقت بیوی حمل سے ہو تو طلاق اس وقت تک قابلِ رجوع ہے جب تک حمل ختم نہ ہو جائے۔"

مگر یہ لفظ اور بڑھانے ضروری ہیں بشرطیکہ طلاق کے لئے لفظ صاف و صریح (مثل مذکورہ بالا تحت ذیلی دفعہ ۳) صرف ایک دفعہ یا دو دفعہ استعمال ہوئے ہوں۔ ایسے ہی اگر حیض والی ہو تو تین حیض تک اور حیض آنا شروع نہ ہوا یا ہمیشہ کو بند ہو گیا تو تین ماہ تک بشرط مذکور قابل رجوع ہے۔"

آگے ذیلی دفعہ (۶) ایسی بیوی کے لئے جس کا نکاح دفعہ ہٰذا کے تحت مؤثر شدہ طلاق کی وجہ سے فسخ ہو چکا ہو کسی اور سے شادی کئے بغیر اسی خاوند سے دوبارہ شادی کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہوگا۔ تاوقتیکہ ایسا فسخ نکاح تیسری مرتبہ اس طرح مؤثر نہ ہو چکا ہو"

چونکہ طلاقیں تین قسم ہوتی ہیں رجعی، بائن مُغلّظ اس لئے اس میں تینوں کا حکم الگ الگ ہونا ضروری ہے لہٰذا اس پوری دفعہ کو اس طرح بدلنا ضروری ہے۔ "اگر طلاق کے لئے شوہر نے ایسے لفظ استعمال کئے ہیں جو صرف نکاح سے الگ کرنے کے ایک ہی معنے میں استعمال ہوتے ہیں (جو ذیلی دفعہ (۳) کے تحت میں ذکر ہیں) تو ان کے ایک بار یا دو بار کہنے کے بعد عدت کے اندر (جس کی تین قسمیں اصلاح ذیلی دفعہ (۵) میں بیان ہوئیں) رجوع کیا جا سکتا ہے۔ خواہ زبان سے یہ کہہ لے کہ میں طلاق سے رجوع کرتا ہوں یا بیوی کو بیوی بنا لیتا ہوں اور ثبوت کے لئے دو گواہ بھی کر لئے جائیں یا گو مکروہ ہے مگر بیوی سے میل جول کرے تو بیوی بدستور بیوی رہ جائے گی اور اگر عدت کے اندر رجوع نہ کیا یا طلاق کے لئے ایسے لفظ استعمال کئے جو صرف نکاح سے الگ کرنے کے لئے نہیں بلکہ دوسرے معنے میں بھی استعمال ہوتے ہیں تو اگر طلاق کی گفتگو چل رہی ہو گی یا طلاق کی نیت سے کئے ہوں گے تو ایسے لفظ خواہ ایک بار دو بار یا تین یا زیادہ

یہاں صرف رجوع کر لینا کافی نہیں ہوگا۔ اور اگر صاف و صریح لفظ تین بار کسی طرح بھی کہہ دیئے گئے تو جب تک عدت کے بعد عورت کرو دوسرے سے نکاح اور صحبت کے بعد طلاق کے بعد طلاق وغیرہ نہ جائے اور اس کی عدت نہ گزر جائے پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح نہ ہو سکے گا۔"

قابل توجہ۔ طلاق کا مسئلہ نہایت نازک مسئلہ ہے عمر بھر کا حرام و حلال ہے اگر شرعاً طلاق واقع ہو چکی ہو اور قانون سے واقع نہ ہو تو میاں بیوی کا عمر بھر حرام ہوگا۔ اور اگر شرعاً واقع نہ ہوئی اور قانون سے طلاق یا فسخ قرار دے دی گئی اور عورت نے دوسرے سے شادی کر لی تو یہ عمر بھر حرام ہوگا۔ اور ہزاروں لاکھوں آدمیوں کا عمر بھر کا یہ حرام صرف ان حضرات کی گردن پر رہے گا۔ جو قانون کے بننے میں دخل رکھتے ہوں گے اس لئے ذرا سوچ سمجھ کر قدم رکھنا چاہیئے۔

"دفعہ ۸ طلاق کے علاوہ کسی اور طریق سے نکاح کی تنسیخ۔"

اس دفعہ کے تحت دفعہ ۷ کے قوانین کے استعمال کی اجازت مناسب تغیر سے دی گئی ہے۔ دفعہ ۷ پر گفتگو ہو چکی ہے مناسب تغیر جو ہوگا سامنے آنے پر گفتگو ہو سکتی ہے۔

"دفعہ ۹ نان و نفقہ (۱) اگر کوئی خاوند اپنی بیوی کو معقول طور پر نان و نفقہ دینے سے قاصر رہے یا جب ایک سے زیادہ ہوں یا زیادہ ان کو منصفانہ طور پر نان و نفقہ دینے سے قاصر رہے تو بیوی یا تمام بیویاں یا ان میں کوئی بیوی دیگر قابل استفادہ قانونی چارہ جوئی کے علاوہ چیئرمین کو درخواست دے سکتی ہے جو معاملہ کے تصفیہ کے لئے ثالثی کونسل کی تشکیل کرے گا اور ثالثی کونسل ایک سرٹیفکیٹ جاری کر سکتی ہے جس میں خاوند کی طرف سے بیوی کو بطور نان و نفقہ واجب الادا رقم کی تصریح کی گئی ہو۔"

اس دفعہ کی یہ ذیلی دفعہ ۱ پوری صحیح اور باقی رکھنے کی ہے صرف تھوڑا سا اضافہ کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ شوہر پر نان و نفقہ اس وقت تک واجب

عورت شوہر سے لڑ کر یا بلا اس کی رضامندی کے کہیں چلی گئی تو اس وقت تک شوہر پر اس کا نان و نفقہ واجب نہ رہے گا جب تک وہ شوہر کے یہاں نہ آجائے یا اگر مہر معجل نہ دیا ہو اور خوشی سے جا کر بلا نے پر اس نے انکار کر دیا تو نان و نفقہ نہ واپسی واجب نہ رہا یا اگر نکاح پر جو نان و نفقہ واجب ہو گیا تھا جس کا شوہر نے مطالبہ کیا اور عورت نہ گئی یا دیر لگی تو نان و نفقہ واجب نہ رہا۔ اس لئے شروع میں یہ الفاظ بڑھا دیئے جائیں۔ "دوسری اس صورت کے کہ بیوی بلا اجازت یا ناراض ہو کر اس کے یہاں نہ رہی ہو اگر کوئی خاوند ... تک اور پہلے کے نفقہ کا ذکر نہیں ہے اس لئے آخر میں یہ لفظ ہونے چاہئیں "اور سرٹیفکیٹ سے پہلے کے گزشتہ ایام کے نفقہ کا مطالبہ نہ ہو سکے گا۔" اور لفظ "منصفانہ" کو "برابر کے" سے بدلنا چاہیئے۔

ذیلی دفعہ ۲ و ۳ جن میں سرٹیفکیٹ کی نگرانی اور نفقہ کی بطور مالیہ وصولی ہے ان میں ترمیم کی ضرورت نہیں ہے۔

"دفعہ ۱۰ مہر جب نکاح نامہ یا معاہدہ شادی میں مہر کی ادائیگی کے طریق کار کے متعلق کوئی تفصیل موجود نہ ہو تو مہر کی کل رقم کے متعلق یہ تصور کیا جائے گا کہ وہ عند الطلب واجب الادا ہے۔" یہ دفعہ بالکل صحیح اور ناقابل ترمیم ہے۔

دفعہ ۱۱ قواعد مرتب کرنے کے اختیارات (۱) صوبائی حکومت کو قواعد مرتب کرنے کا اختیار (۲) ایک ماہ تک قید دو سو روپے تک جرمانہ کی سزا کا حق ہے۔

قواعد پر وقت ضرورت بحث ہوگی جب معلوم ہو جائے گا آرڈیننس کی اصلاح مکمل ہو چکی ہے یا ناقص ہوئی یا کچھ بھی نہیں ہوئی۔ لیکن جرمانہ کی سزا شرعی سزا نہیں اس کو ساقط کرنا ضروری ہے۔

دفعہ ۱۲۔ کمسن بچوں کی شادی پر پابندی کے ایکٹ ۱۹۲۹ء (ایکٹ نمبر ۱۹ مجریہ ۱۹۲۹ء) میں ترمیم "یہ ایکٹ پورا کا پورا قابل اصلاح و ترمیم ہے۔ کمسنی کی شادی پر پابندی لگانا اسلام کی عام اجازت پر قدغن لگاتا ہے اس وقت بھی جس وقت یہ بل پیش ہوا تھا پورے ملک سے اس پر احتجاج کیا گیا تھا مگر غیر مسلم حکومت میں وہ صدا بصحرا رہی۔ الحمدللہ اس وقت مسلمانوں کی حکومت اور قرآن و سنت کے احکام کی کوشش ہے اس وقت اصلاح ...

...قانون کے بغیر کوئی قانون نافذ نہیں ہونے دیا جائے گا

(مولانا محمد شفیع)

...اکتوبر بروز جمعہ کے ایک عظیم اجتماع
...صاحب امیر جماعت علمائے اسلام
...انوالہ پنجاب و مہتمم جامعہ عربیہ
...گوجرانوالہ نے خطاب فرماتے ہوئے
...نے جب سے قرآن مقدس کو
...اس وقت سے یہ قوم دن بدن پستی
...میں جا رہی ہے ۔
...فرمایا کہ ملک جس مقصد کے لئے
...مقصد ابھی تک حاصل نہیں
...ملک میں فحاشی بے حیائی ۔
...بڑھتے ہوئے سیلاب پر گہری
...کیا ۔ آپ نے سلسلۂ تقریر جاری
...کہ عائلی قوانین قرآن و حدیث
...ہیں ان کی منسوخی کے لئے ہم
...کرنے کو تیار ہیں لیکن یہ
...کہ اس ملک میں عائلی قوانین
...نے عوام سے ہاتھ اٹھوا کر
...عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ کیا ۔
...بعد جمعیت علمائے اسلام شہر سرگودھا
...ہونے والے ہفت روزہ اجلاس
...کے تحت سیدنا موسیٰ
...کے حالات بیان فرماتے ہوئے فرمایا
...حالت اس وقت بڑی خراب ہے
...قوم کی تباہی پر تنبیہہ فرمائی ۔ نیز
...کر پاکستان حاصل کیا ہندو اور
...ات حاصل کی مگر اس کا شکریہ ادا
...کے بعد مولوی محمد رفیق انبالوی
...محمود صاحب کی تقریر چکوال اور
...ائیں ۔ حافظ سعید احمد صاحب
...کی تقریر گوجرانوالہ سنائی ۔
...مولوی محمد صادق صاحب نے مختصر
...ایک قرارداد پیش کی جو منظور ہوئی

قرارداد

...اسلام سرگودھا شہر کا یہ اجلاس ،
...آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ و
...تصویر پر سخت احتجاج کرتا ہے
...مطالبہ کرتا ہے کہ اس رسالہ کی
...ضبط کی جائیں ۔
...(انچارج دفتر)

بدل اشتراک

بقیہ حب الوطنی کسی کا اجارہ نہیں

غلط فہمی اور نادانی پر مبنی ہے ۔

ہم ازراہ ہمدردی اپنے لیگی دوستوں سے عرض کرتے ہیں کہ لاکھوں روپوں کے فنڈ سے نگاہ ہٹا کر اگر کوئی ملک ملت کے مفاد کے لئے کام کرتا ہو ۔ تو سب سے پہلے کوئی نیا مقصد اور بہترین طریقۂ کار تجویز کیجئے ۔ آج کسی بھی پاکستانی کے لئے اس کے سوا اور کوئی مقصد نہیں ہو سکتا کہ ہمارا ملک کس طرح صحیح معنوں میں پاکستان بن جائے ۔ جو اپنے پاؤں پر کھڑا ہو ۔ جس کی اقتصادی و سیاسی پریشانیاں دور ہوں ۔ جس کی خارجہ سیاست مکمل آزاد ہو ۔ جو لا الہ الا اللہ کے تقاضے کا ضامن ہو ۔ اس مقصد کے لئے کوئی بھی جماعت اپنے آپ کو منظم کرنا چاہیئے ہم اس کا خیر مقدم کریں گے اور ہم تمام مسلمانوں سے درخواست کریں گے کہ وہ پارٹی پالیٹکس سے بالاتر ہو کر اجتماعی مفاد کے لئے زیادہ سے زیادہ ایک دوسرے کے قریب ہوں ۔

مراسلات

برادر محترم سید صابر حسین شاہ صاحب
کریانہ مرچنٹ نیو جرکالونی لانڈھی کراچی ۲۲
زید کرمہ

السلام علیکم ۔ آپ نے جو کچھ سوالات مودودی صاحب سے کئے ہیں ۔ وہ ان کے جواب میں لاجواب ہے ۔ اس لئے کہ اس کی برائی کوئی تاریخ نہیں ہے ۔ کتابیں لکھتا ہے اور اس کے مرید بیچتے پھرتے ہیں ۔ تنخواہ دار ایجنٹ کام کر رہے ہیں ۔ عام مسلمانوں نے اب نئے فرقے کو پہچان لیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ آپ کے صحیح جذبات میں برکت عطا فرمائے ۔

(غلام غوث)

برادر مہربان جلال دین محلہ بختے والا گوجرانوالہ

اگر تم فرضی آدمی نہیں ہو اور واقعی گوجرانوالہ میں رہتے ہوں جس کا مجھے یقین نہیں ہے ۔ کیونکہ چور ہمیشہ بزدل ہوتا ہے ۔ تم قتل کی دھمکی دیکر کیسے اپنا اصلی نام اور پتہ لکھ سکتے ہو ۔ بہرحال آپ کو آپ کی جماعت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں نے گوجرانوالہ میں دوسروں کا گلہ ضرور کیا ہے مگر دوسروں کو برا بھلا نہیں کہا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی مشن اور مرزائی فرقہ آپ کو گلے لگاتا اور روپیہ دے رہا ہے ۔ کہ یہ علمائے حق جو عیسائیت ۔ مرزائیت ۔ پرویزیت بے حیائی ، بے غیرتی اور عائلی قوانین کے مقابلے میں ڈٹے ہوتے ہیں ان کی راہ روکو جیسے اپلینڈ کے ایک جلسہ میں گڑبڑ کرنے والے دو آدمیوں کو جب پولیس نے گرفتار کیا تو ان میں ایک عیسائی نکلا اور دوسرا مرزائی بگڑ برخوردار ! دین اسلام کو مٹانا اور علمائے حق کو مرعوب کرنا نہ آپ کے بس کی بات ہے ۔ نہ حکومت کے بس کی اور نہ ہی مرزائیوں اور نہ عیسائیوں کی ۔ اگر ہم کو گالیاں اور قتل کی دھمکیاں دینے کے عوض آپ کو کسی مرتد سے روپے مل رہے ہیں تو شوق سے کھائیے ۔ مال موذی ، پیش غازی ۔ ہم کو نہیں ملتے آپ تو وصول کریں ۔ آپ بھی ہمارے بھائی ہیں نا سمجھ سہی ۔ باقی آغا شورش صاحب کو سمجھانے اور روکنے کا بھی آپ نے لکھا ہے ۔ یہ خدمت مجھ سے نہ ہو سکے گی ۔ آغا شورش کاشمیری نہ کسی کے کہنے سے کر رہے ہیں اور نہ کسی کے روکنے سے رک سکتے ہیں ۔ ان کا ایک جذبۂ صادق ہے کہ مسلمانوں کو تکفیر بازی اور فضول سر پھٹول سے روکا جائے ۔ خدا کرے کہ وہ اپنے اس مشن میں کامیاب ہوں (آمین) (غلام غوث)

محترم المقام صاحبزادہ محمد عارف صاحب

خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں شریف کا مکتوب گرامی

مطالعہ گرامی جناب حضرت مولانا صاحب

السلام علیکم ۔ کئی دن سے خیال تھا کہ جناب کو عریضہ لکھوں ۔ مگر کچھ سستی اور عدیم الفرصتی کی وجہ سے نہ لکھ سکا ۔ دفتر ابھی تک تسلی بخش جگہ نہ ملنے کی وجہ سے نہیں کھولا جا سکا ۔ کوشش جاری ہے ۔ دعا فرمائیں مولا کریم بہتر اسباب پیدا فرمائیں ۔

جمعیت کا روزنامہ اخبار نہ ہونے کی وجہ سے ہماری جماعت کی کارروائی مکمل عوام کے سامنے نہیں آتی ۔ اس کمی کو بڑی شدت سے محسوس کیا جاتا ہے ۔ میرے ذہن میں ایک تجویز ہے اگر آپ مناسب سمجھیں اور اسے عملی شکل دی جائے تو آسانی سے روزنامہ جاری کیا جا سکتا ہے ۔ جمعیت کی اس وقت تک تقریباً ... ۲ شاخیں کھل چکی ہیں اندازہ ہے کہ ممبروں کی تعداد لاکھوں تک ضرور پہنچ چکی ہوگی ۔ اگر ہر ممبر صرف ایک روپیہ دے یا حساس حضرات ہیں تین روپے دیں ۔ تو روزنامہ اخبار کے لئے اخراجات پورے ہو سکیں گے اور آسانی سے اخبار نکالا جا سکے گا ۔ اور یہ کمی دور ہو سکے

دینی مدارس

مدرسہ تعلیم القرآن باغ آزاد کشمیر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۱۰ ، ۱۱ ، ۱۲ نومبر کو بڑی شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے مقتدر علمائے کرام شرکت فرما رہے ہیں ۔ چند حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۔

پیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال مولانا عبدالحنان صاحب راولپنڈی ۔ مولانا امیر زمان صاحب ۔ مولانا قاری عبدالرحمان صاحب سرگودھوی ۔ احباب تاریخیں نوٹ کرلیں ۔

مدرسہ تعلیم الفرقان مدینۃ حسن راولپنڈی کا سالانہ تبلیغی جلسہ

مورخہ ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ اکتوبر کو بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مقتدر علمائے کرام شرکت کر رہے ہیں ۔ چند ایک اسمائے گرامی درج ذیل ہیں ۔

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم ۔ حضرت مولانا ... صاحب قاسمی ۔ لاہور ۔ احباب تاریخیں نوٹ کرلیں ۔

مدرسہ مدینۃ العلم نوشہرہ کلاں کا سالانہ اجلاس

مورخہ ۱۴ ۲ راکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مایۂ ناز علمائے کرام شرکت فرمائیں گے ۔ چند ایک حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی ۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی ۔ حضرت مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث و مہتمم دارالعلوم حقانیہ ۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں

سیرت کانفرنس

پیر محل ۔ جامعہ عثمانیہ کے زیر اہتمام ۲۱ راکتوبر بعد از نماز عشاء ، زیر صدارت امیر حبیب اللہ خان سعدی سیرت کانفرنس منعقد ہوگی ۔

تبلیغی کانفرنس

مورخہ ۲۶ ، ۲۷ ، ۲۸ اکتوبر کو جامعہ عیدگاہ شیخوپورہ میں منعقد ہو رہی ہے جس میں مقتدر علمائے کرام تشریف لائیں گے ۔ قاری محمد طیب صاحب دیوبند

عالمِ اسلام

اقوام متحدہ میں الجزائر کی شرکت

الجزائر نے فرانسیسی استبداد کی زنجیروں کو توڑنے کے لئے بیش بہا قربانی دی۔ جس کی مثال ملنی مشکل ہے۔ یہ نو آزاد ملک اقوام متحدہ کا رکن بن گیا ہے۔ اس موقعہ پر اقوام متحدہ کے ممبر ممالک نے الجزائری حریت پسندوں کو شاندار خراج تحسین پیش کیا۔

اقوام متحدہ میں الجزائر کے وزیر اعظم محمد بن بیلا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ الجزائر عالمی سیاست میں غیر جانبداری کی پالیسی پر عمل پیرا رہے گا۔ انہوں نے کہا کہ آزاد الجزائر افریقی ممالک کی حمایت کرے گا اور اسرائیل کے خلاف عرب ممالک کا ساتھ دے گا۔

بحیرۂ عرب میں برطانوی افواج

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں عراق اور شام کے نمائندوں نے مطالبہ کیا ہے کہ بحیرۂ عرب میں برطانوی افواج کی موجودگی کے متعلق تحقیقات کی جائے۔ عراق نے یہ الزام لگایا ہے کہ برطانیہ اس علاقہ کے تیل کے ذخائر پر قبضہ قائم رکھنے کے لئے یمن کے عوام پر ناجائز دباؤ ڈال کر تیل پر اجارہ داری حاصل کرنا چاہتا ہے۔ عدن کو اس سلسلہ میں خاص اہمیت حاصل ہے۔ اس لئے وہاں اس نے فوجی اڈہ بنا رکھا ہے۔

شام اور فلسطین

اقوام متحدہ میں شام کے وزیر اعظم ڈاکٹر عظمت نے کہا کہ جب تک فلسطین کا مسئلہ حل نہیں ہوگا عرب ممالک مطمئن نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی طاقتیں اسرائیل کی امداد کر رہی ہیں۔ انہوں نے اس کو سرد جنگ کا مرکز بنا دیا ہے اور امریکہ نے اسرائیل کو میزائل دے کر کشیدگی میں اضافہ کر دیا ہے۔ عرب ممالک مغربی طاقتوں کے اس اقدام سے نالاں ہیں۔

ملایا کے وزیر پاکستان میں

ملایا کے وزیر اعظم عبدالرحمان تنکو آج کل پاکستان آئے ہوئے ہیں اور ملک کے مختلف حصوں کا دورہ کر رہے ہیں۔ پاکستانی عوام ہر جگہ غیر معمولی تعداد میں ان کا استقبال کر رہے ہیں۔

صدر ایوب ملایا کا دورہ کریں گے

قومی اسمبلی کا دوسرا اجلاس

قومی اسمبلی کا دوسرا اجلاس دسمبر کے دوسرے ہفتہ میں ڈھاکہ میں دسمبر ۱۰ اور ۱۵ دسمبر کے درمیان شروع ہو رہا ہے۔ اس سلسلہ میں انتظام کرنے کے لئے گذشتہ ہفتہ قومی اسمبلی کے کچھ ملازمین اور افسر ڈھاکہ گئے تھے۔

قومی محاذ سہروردی نے متحدہ قومی محاذ بنانے کی بڑی کوشش کی۔ مودودی صاحب بھی اس میں شریک ہو گئے وہ سمجھتے تھے کہ اسلام کا نعرہ نہ سہی جمہوریت ہی کے نعرہ سے اقتدار مل جائے یا ارباب اقتدار میں شامل ہو جاؤں۔ مگر دیکھا کہ سہروردی کے ساتھ ملنے سے اعتراضات کی بوچھاڑ شروع ہو گئی تو اب کہہ رہے ہیں کہ متحدہ محاذ بنانے کی تجویز تھی۔ شمولیت نہ تھا۔

لیگ کونسل بنگال میں لیگ کنونشن کے مقابلہ میں لیگ کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے۔ ادھر خان محمد ایوب خاں قومی کونسل کے نام سے ملک کے شہریوں کو جمع کر رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام ملک میں پُر امن اور کامیاب کام جمعیۃ علماء اسلام کا ہو رہا ہے۔ ڈیرہ غازی خاں۔ ڈیرہ اسماعیل خاں۔ پشاور۔ مردان۔ نوشہرہ۔ ملتان۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی۔ جہلم۔ مظفر گڑھ۔ جھنگ۔ سرگودھا۔ کندرکوٹ غرضیکہ پنجاب۔ سندھ۔ سرحد۔ بلوچستان کے تمام اضلاع میں علماء کرام نے جمعیۃ کی تنظیم شروع کر رکھی ہے۔ ممبر سازی شروع ہے۔ علماء کرام نے اس کا ثبوت دیا ہے کہ وہ کام کریں تو پھر کوئی جماعت ان کی طرح کام نہیں کر سکتی اور مسلمانوں نے اس کا ثبوت دیا ہے کہ علماء کرام خدمت کریں تو وہ ان کا ساتھ دینے کو تیار ہیں۔

مرزائیت سے توبہ

میں مسمی عطاء اللہ ولد نبی بخش بمقام رائیونڈ جگیر نزد بابا پور تھانہ منا واں ضلع لاہور کا ہوں اور میں پیدائشی مرزائی تھا۔ چنانچہ ان کی طرف سے اپنے حلقہ کا صدر بھی تھا۔ اب اللہ کے فضل سے مجھے اُن کی جعلی نبوت کا پتہ چل گیا ہے اور مجھ پر اصل حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ آخری نبی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ اب میں نے مرزائیت سے با ہوش و حواس توبہ کر لی ہے اور اسلام کا حلقہ بگوش ہو گیا ہوں۔ ۱۴-۹-۶۲　　عطاء اللہ بقلم خود

گواہان۔ محمد بشیر۔ محمد الیاس۔ مختار احمد

ایک عیسائی خاندان کا قبولِ اسلام

ماموں کانجن (ڈاک سے) مدرسہ احیاء العلوم کے سالانہ جلسہ کے موقع پر مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری مبلغ جمعیۃ علماء اسلام کے ہاتھ پر ایک خاندان عیسائی نے قبول اسلام کیا جن کے اسلامی نام یہ رکھے گئے۔

جلال الدین۔ محمد شریف۔ بشیر احمد۔ نذیر احمد۔ خورشید بی بی۔ چراغ بی بی۔ عام جلسہ میں توبہ کی لوگوں نے خوشی سے نعرے لگائے۔　　حسام الدین۔ ناظم مدرسہ

تلاشِ گم شدہ

مسمی عبد الرحمان ولد مولوی فضل الدین متعلم مدرسہ تعلیم القرآن ٹیکسلا مورخہ ۱۰ ستمبر سے گم ہو گیا ہے۔ حلیہ یہ ہے۔ عمر ۱۲ سال رنگ گندمی۔ چہرہ پر نشان اور دائیں ہاتھ پر نشان ہے پاؤں سے ننگا ہے۔ اگر کسی صاحب کو علم ہو تو مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دیں نہایت مشکور ہوں گا۔

مولوی فضل الدین

معرفت رحمانیہ دواخانہ۔ کلاں بازار راولپنڈی

شاہ سعود اور شاہ یمن سامراجیوں اور یہودیوں کے پٹھو ہیں

یمن کے بمبار جٹ طیارے سعودی عرب کے کئی شہروں پر بمباری کر رہے ہیں۔ اور اس بمباری سے کئی عمارتیں منہدم ہو گئی ہیں۔ نئی حکومت کے سربراہ بریگیڈیر سلال نے ایک نشریہ میں اعلان کیا ہے کہ شاہ سعود اور شاہ حسین سامراجیوں اور یہودیوں کے پٹھو ہیں ادھر امریکہ کے دفتر خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر سعودی عرب نے امریکہ سے امداد کی درخواست کی تو امریکہ اس کی امداد کرے گا۔ ادھر دوسری طرف روس اور متحدہ عرب جمہوریہ نے اعلان کیا ہے کہ اگر کسی دوسرے ملک نے یمن کے اندرونی معاملات میں مداخلت کی تو وہ یمن کی نئی حکومت کی ہر ممکن امداد کریں گے۔

(بقیہ :- بریلوی حضرا...)

(۳) جو ہر بے حیائی بے غیرتی ا... سنت رسول سے جائز ثا...

(۴) جو قرآن اور ارشادات رسول... علیہ وسلم کے خلاف قوانین ... اقرار کرتے ہیں۔

(۵) جو امت رسول کو عیسائی ... بنانے کے لئے ایڑی چوٹی کا... رہے ہیں۔

اگر آپ کے دل میں رتی بھر عشق ر... ہے تو آپ اس سلسلہ میں کیوں ... کیا آپ کا عشق رسول صلی اللہ ... وسلم آپ کو مجبور کر رہا ہے کہ جو ... ان دشمنانِ رسول کا مقابلہ کریں ... بیٹھے ہیں پھر اٹھو نہیں؟ کیا آپ ... باطل کا کوئی گٹھ جوڑ تو نہیں ہے؟ (باقی آخر...)

بہاولنگر میں دفتر کا افتتاح ا...

بہاولنگر۔ شیخ طریقت م... محمد عبد اللہ صاحب درخواستی امیر ... اسلام نے بہاولنگر میں جمعیۃ علماء اسلام... دفتر کا افتتاح کیا اور پرچم کی رسم اپنے د... سے ادا کی۔ اس موقعہ پر شہر اور اطراف... کے لوگوں کی غیر معمولی تعداد موجود تھی۔ ... نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روش...

بقیہ صفحہ ۱۱

ہو سکتی۔ موجودہ وقت میں جب کہ ہر جا... پراپیگنڈہ کے زور پر اپنا کام نکال ر... اور تقریباً تمام جماعتوں کے اخبار... موجود ہیں ان کی تازہ کارروائی صبح ... تک پہنچ سکتی ہے۔ اس لئے عوام ان ... ہوتے ہیں۔ ترجمان اسلام جو نکہ ہفتہ ... اور باوجود ہزاروں کی اشاعت کے سا... تک نہیں پہنچتا۔ اگر میری تجویز قابل غو... ضرور مرکزی مجلس شوریٰ میں پیش کی جائے ... اس ضرورت کو پورا کرنے کی سعی کی جائے۔

جناب حضرت قبلہ بخیریت ہیں۔

محمد عارف۔ نائب ناظم جمعیت علما... کندیاں

جمعیت کی کارروائیاں ... نسل ہے ...

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵
جاری کردہ شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علیؒ
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۵ ○ جمعہ ۱۴ ذیقعد سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۰ اپریل سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۱۶)

علمائے دیوبند اور منکرین حیات کے درمیان جلد فیصلہ ہوگا

مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے نام مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کا مکتوب گرامی

ترجمان اسلام کے پچھلے شمارہ میں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب کو انٹر کلاس کا کرایہ مع ضروری مصارف، روانہ کر دیا ہے۔ تاکہ ہر دو حضرات مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تصفیہ کے لئے ۱۸ر اپریل کو کراچی، مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے ہاں پہنچ جائیں۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے یہ اقدام اس وقت کیا، جبکہ بار بار خط و کتابت، ٹیلیفون، اور ملاقاتوں کے ذریعہ انتھک کوشش کر چکے تھے اور اسی کوشش میں سوا سال کا کثیر عرصہ صرف ہو چکا تھا۔ اب جب کہ حسب اعلان مسلک دیوبند کے نمایندگان حضرات عازم کراچی ہونے والے تھے مولانا محمد علی صاحب جالندھری کو مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کا ایک مکتوب ملا۔ جس میں مولانا تھانوی صاحب نے اپنی مصروفیت سے آگاہ کرتے ہوئے وعدہ فرمایا کہ "عنقریب تاریخ متعین کر کے آپ حضرات کو خط لکھوں گا۔"

یاد رہے کہ مولانا تھانوی صاحب نے حضرت جالندھری کو ملتان میں حالی ہی کی ایک ملاقات میں اپنے فیصلہ سے مطلع کیا کہ مناظرہ تحریری ہوگا اور وعدہ کیا کہ کراچی پہنچ کر ہر دو فریق کو خط تحریر کروں گا۔

ماہنامہ تعلیم القرآن کے حالیہ پرچہ میں مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب کی طرف سے مولانا قاضی مظہر حسین صاحب کی کھلی چیٹھی کے جواب میں چند سطور شائع ہو چکے ہیں۔ جن کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ حضرات ۲۳ر اپریل کو جامع مسجد کالری گیٹ میں پہنچ جائیں۔ اور ثالث حضرات کو لانے کی ذمہ داری بھی آپ پر ہے۔ حالانکہ از خود تاریخ و مقام مناظرہ کا تعین اور صرف ایک فریق پر ثالث حضرات کو گجرات لانے کی ذمہ داری سپرد کرنا قرین انصاف نہیں تھا۔ تاہم مسلک علمائے دیوبند کے نمایندگان اتمام حجت کے لئے ۱۸ر اپریل کو کراچی پہنچنے کے بعد ۲۳ر اپریل کو گجرات پہنچنے کا بھی عزم کر چکے تھے۔ مگر جبکہ مجوزہ ثالث مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے تاریخ مناظرہ کا تعین اور فریقین کو دعوت نامہ ارسال کرنے کی ذمہ داری خود سنبھال لی ہے۔ اس لئے ۱۸ر اپریل کراچی اور ۲۳ر اپریل گجرات پہنچنے کا پروگرام ملتوی ہو گیا۔

اب تمام حضرات کو ثالث حضرات کی طرف سے تاریخ مناظرہ کی اطلاع کا منتظر رہنا چاہیئے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ مجوزہ ثالث حضرات یعنی حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی اور حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اس میں زیادہ تاخیر ہرگز نہیں کریں گے اور فریقین کو باضابطہ علمی مناظرہ کرنے کا خوشگوار موقع نصیب ہو جائے گا۔ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے مکتوب کی نقل حسب ذیل ہے۔

مکتوب مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی

۵۶ ۔ جیکب لائن کراچی ۶۲ ۔ ۴ ۔ ۱۰

محترم المقام مولانا محمد علی صاحب جالندھری

السلام علیکم ۔ مجھے راولپنڈی میں معلوم ہوا کہ آپ نے مسئلہ حیات النبی کے تصفیہ کے لئے مولانا غلام اللہ خاں صاحب کو ۱۸ر اپریل کو کراچی بلایا ہے ۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تاریخ کیسے مقرر کی ہے ۔ آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ میں ۱۸ر اپریل سفر میں ہوں گا ۔ تشریف لانا بیکار ہوگا ۔ میں عنقریب تصفیہ کے سلسلہ میں آپ حضرات کو خط لکھنے والا ہوں اور تاریخ متعین کر کے بھیجوں گا۔

بندہ احتشام الحق ۔ تھانوی

ترجمان اسلام کی توسیعِ اشاعت

محترم! چند حضرات نے "ترجمان اسلام" کی توسیع اشاعت پر خصوصی توجہ مبذول فرمائی تو قلیل عرصہ میں اس کی اشاعت دگنی ہو گئی ہے۔ نظام العلماء کے اکابر اور متعلقین مزید کوشش فرمائیں تو اشاعت میں معتد بہ اضافہ ہو جائے گا اور یہ اسلام کی بیش بہا خدمت ہوگی۔

مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کے نام

بعد از سلام مسنون ۔ آنکہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کے سلسلہ میں آپ نے بمقام ڈھوڈیال تحصیل چکوال اپنی تقریر میں علمائے دیوبند کو جو چیلنج دیا تھا اس کو قبول کرتے ہوئے آپ کے نام میری ایک کھلی چٹھی ترجمان اسلام لاہور میں شائع ہوئی تھی ۔ آپ نے اپنی جوابی چٹھی میں واقعات کے سلسلہ میں ہم پر بعض الزامات عائد کئے تھے جس کے جواب میں ایک مفصل چٹھی میں نے آپ کے نام ۳۰ مارچ کو رجسٹرڈ ارسال کر دی تھی جو ترجمان اسلام مجریہ ۱۶ ر اپریل میں شائع ہو چکی ہے لیکن تاحال آپ کی طرف سے اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا ۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ۱۸ ر اپریل کو فریقین کراچی میں مجوزہ ثالث حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کی خدمت میں پہنچ جائیں اور ثالث حضرات کو گجرات لانے کی کوشش کریں ۔ وہاں ہی شرائط مناظرہ طے ہو جائیں پھر ثالث حضرات جو تاریخ مقرر کریں اسی میں بحث ہو جائے ۔ میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر ۱۸ ر اپریل کو کسی وجہ سے آپ کراچی نہیں پہنچ سکتے تو آپ خود ہی کوئی تاریخ مقرر کر کے بذریعہ تار مجھ کو اطلاع دیں ۔ ہم انشاء اللہ اسی دن کراچی حاضر ہو جائیں گے لیکن تعجب ہے کہ مناظرہ کے لئے اتنے بلند بانگ دعاوی کے باوجود میری معروضات کے جواب میں آپ نے بالکل سکوت اختیار کر لیا ہے ۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن کیا آپ کے اس طرز عمل سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ آپ ثالث حضرات کی موجودگی میں سنجیدگی سے علمی مناظرہ نہیں چاہتے ۔ اگر آپ کو اپنے موقف کی صداقت پر یقین ہے تو باضابطہ علمی مناظرہ سے اس قدر گریز کیوں اختیار کر رہے ہیں ۔ کیا آپ نے محض عوام پر اثر انداز ہونے کے لئے مجھ کو یہ تحریر فرمایا تھا کہ آپ ۲۳ ر اپریل ۹ بجے صبح مسجد کالری دروازہ گجرات تشریف لے آئیں ۔ بندہ آپ کا منتظر رہے گا ۔ بشرطیکہ مقصد دیانتاً اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کا ہو ۔ سنجیدگی ۔ محبت اور غیرت کے ساتھ گفتگو ہو"..... شاہ صاحب فرمائیے ۔ سنجیدگی اور عزت کے ساتھ مناظرہ کرنے کی کوشش ہم کر رہے ہیں یا آپ ؟ اس خالص علمی و دینی مسئلہ کو بیانات کی بھینٹ آپ چڑھانا چاہتے ہیں یا ہم ؟ اگر مجلس مناظرہ میں ثالث حضرات بھی نہ ہوں اور پہلے شرائط مناظرہ بھی طے نہ کی جائیں تو کیا ایسا مناظرہ سنجیدگی اور دیانت پر مبنی ہو گا ؟ آپ نے اس سے پہلے بھی ثالث علماء کے تقرر سے گریز کیا اور اب تسلیم کرنے کے باوجود بھی آپ ٹال مٹول کر رہے ہیں ؎

آپ ہی اپنے ذرا طرز عمل کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

شاہ صاحب ! ہم اب تو پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ایک دفعہ علمی باضابطہ مناظرہ ہو جائے ہم آپ کو ہر طرح اس کے لئے گنجائش دے رہے ہیں ۔ چنانچہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے بطور کرایہ مبلغ نوے روپے آپ کے نام اور مبلغ ایک سو روپے مولانا غلام اللہ خاں صاحب کے نام بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیئے ہیں تاکہ آپ کے لئے سکھر اور کراچی پہنچنے میں کوئی عذر باقی نہ رہے اگر باوجود کرایہ وصول کرنے کے بھی آپ سکھر اور کراچی مقررہ تاریخوں میں تشریف نہ لائے تو یہ حقیقت عامۃ المسلمین پر روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ آپ باضابطہ علمی مناظرہ نہیں چاہتے اور آپ کا مقصد اہل اسلام کو مغالطے میں رکھنا اور ہڑبونگ مچانا ہے ۔

مکرر عرض ہے کہ آپ ۱۷ ر اپریل سکھر اور ۱۸ ر اپریل کراچی میں ضرور تشریف لائیں ۔ ہم آپ کا شدید انتظار کریں گے ۔ اللہ تعالٰی آپ کو اور ہم سب کو سلف صالحین کی عقیدت اور پیروی نصیب فرمائیں ۔ والسلام

الاحقر مظہر حسین غفرلہ
مدنی جامع مسجد چکوال ۔
ضلع جہلم ۱۲/۴/۶۲

ناظرین

چندہ بھیجتے وقت منی آرڈر کوپن پر اپنا نام و پتہ و چٹ نمبر کا حوالہ خوشخط تحریر فرمایا کریں ۔ مینجر

حیات انبیاء علیہم السلام

از فخر الحکماء حضرت مولانا سید علی شاہ صاحب ساکن دومیلی ضلع جہلم

حیات انبیاء ہست جاودانی — حیات ایں جہانی آں جہانی
حیات انبیاء فوق از شہداء — مر اینان را حیات او اندفانی
اَنَّکَ مَیِّتٌ شاہد تو گردی — بحق کافراں ایں ہم بخوانی
بحق کافراں اینست حقیقت — مجازیت بحق آں بدانی
حیات آمد مجاز در حق کافر — دراں ہم سورۂ فاطر بخوانی
ندانستی کہ کافر ہم بخسپد — بخسپد ہر کہ دارد زندگانی
مگر نوم محمد صلی اللہ علیہ وسلم یقظہ دانی — چوں قلبی لا یَنَام را بخوانی
بوقت خواب می خوانی بیاسمِک — اَمُوتُ ثُمَّ اَحْیٰی زندگانی
ہمیساں موت اینان زندگی است — ہمیساں موت ایشاں زندگانی
ہمیساں موت اینان نوم مخصوص — ہمی اینست موت اینان المعانی
سیوطی را ببیں مستور و مقبول — کہ باز آیند دریں دنیائے فانی
تمامی اولیاء از ربط پابند — کہ شرطِ یَلْحَقُوْا شرطِ قرآنی
ہماں یرقے کہ تو در خانہ داری — حیاتِ مرکزیت را نشانی

تو سیدن گر بخواہی نورِ عرفاں
بشو پیوستہ نورِ جاودانی ،

جامع مسجد حیات النبی (صلی اللہ علیہ وسلم) گجرات میں

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب (اختر) کا ورود مسعود

۲۰ اپریل کو بروز جمعہ جامع مسجد حیات النبی گجرات میں مسئلہ حیات النبی پر مدلل تقریر فرمائیں گے ۔ اس لئے تمام اہل گجرات سے پرزور اپیل ہے کہ جمعۃ المبارک کو ۱۲ بجے سے پہلے جامع مسجد حیات النبی گجرات میں پہنچ جائیں تاکہ ٹھیک ۱۲ بجے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر کی تقریر شروع کرائی جا سکے ۔

(محمد خلیل متولی جامع مسجد حیات النبی اڈہ لاریاں ۔ گجرات)

جمعیۃ الطلباء کا انتخاب

مدرسہ عربیہ لطیف الاسلام کھیٹ شاہ ضلع حیدرآباد کے طلباء کا انتخاب ہوا جس میں مولوی محمد ابراہیم صاحب بلتستانی صدر مولوی غلام حیدر صاحب نائب صدر اور جناب شیر محمد صاحب شجاع ناظم مقرر ہوئے ہیں ۔

ایس پی و ڈی سی گوجرانوالہ کیخلاف

گوجرانوالہ کی جامع مساجد میں شدید احتجاج

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے جلسۂ تعزیت کی اجازت نہیں دی گئی

گوجرانوالہ میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے معتقدین اور مریدین نے حضرت کی تعزیت کے سلسلہ میں ایک جلسہ منعقد کرنے کا فیصلہ کیا حضرت کے ایک مرید نے اس جلسہ کے لئے ڈپٹی کمشنر صاحب کے ہاں سے اجازت جلسہ ولاؤڈ سپیکر کے لئے چاہی کسی کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ ایک بزرگ کی وفات کے بعد اس کے مریدین کو جلسۂ تعزیت کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ علماء سے وعدہ لیا جلسہ ۴۔۵ اپریل کو ہونے والا تھا۔ جس میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مولانا مرحوم کے صاحبزادے و دیگر علماء کو دعوت دی گئی لیکن ۲۹ مارچ تک کوئی اطلاع نہیں دی گئی۔ ہمارے پتہ کرنے پر پولیس کے متعلقہ افسر جو کہ مرزائی بھی ہیں کہا کہ کل یعنی ۳۰ مارچ کو جواب مل جائے گا۔ لیکن ملا پھر بھی نہیں۔ آخر ایک اور درخواست دی گئی۔ جس کی نامنظوری کی اطلاع ۴ اپریل کو دی گئی۔ چنانچہ جلسہ نہ ہو سکا اور مولانا کے ہزار معتقدین و مریدین نے اس رنجیدہ واقعہ پر مقامی حکام کے رویہ پر سخت رنج محسوس کیا۔ اور ۴ اپریل کو جامع مسجد گوجرانوالہ میں اظہار افسوس کے لئے شہر اور مضافات سے کچھ لوگ جمع ہو گئے۔

مولانا عبد الواحد صاحب خطیب جامع مسجد نے جلسہ کے نہ ہونے کے سلسلہ میں حکام کی نہایت نامناسب مداخلت بیان کرتے ہوئے معذرت کی اور حضرت مولانا عبید اللہ صاحب نے بھی بطور معذرت اس تعزیتی جلسہ کی اجازت نہ دینا حکام ضلع کی انتہائی بے حوصلگی قرار دیا۔ مولانا عبد اللطیف صاحب اور مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ ختم نبوت نے بھی لوگوں کو صبر و تحمل کی تلقین کی اور مولانا مرحوم کے لئے رفع درجات کی دعا مانگی گئی اور بروز جمعہ تمام جامع مساجد گوجرانوالہ، جامع مسجد نور، جامع نیل بکرز والا، مسجد محلہ پونڈا والا، جامع مسجد قاری عبد الرحمٰن صاحب والی، و جامع مسجد اہل حدیث چوک نیائیں اور جامع مسجد گلی ارائیاں میں ہزارہا مخلوق کی طرف سے حکام ضلع کے خلاف مندرجہ ذیل ریزولیشن پاس کیا۔ جس کی نقول حکام بالا و اخبارات کو بھیج گئیں۔

قرار داد

مسلمانان گوجرانوالہ کا یہ عظیم اجتماع حکام ضلع گوجرانوالہ۔ ڈی۔ سی و ایس پی کے اس طرز عمل کے خلاف شدید احتجاج کرتا ہے۔ جو کہ انہوں نے حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کے جلسۂ تعزیت جیسے بے ضرر اجلاس کی اجازت نہ دے کر اختیار کیا ہے۔ خصوصاً ان حالات میں کہ گوجرانوالہ میں مختلف جماعتوں کے اجلاس دو، دو تین تین دن ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ نیز حکام گورنر مغربی پاکستان و آئی جی مغربی پاکستان سے درخواست کرتا ہے۔ کہ وہ اس معاملہ میں مسلمانان گوجرانوالہ کی دادرسی فرما کر اس غیر منصفانہ رویہ کی تلافی کریں۔

پرویز کافر کا نام تھا

ذیل میں علاقہ چکوال ضلع جہلم کے چند حضرات نے جن کا نام پرویز تھا صرف اس لئے اپنے نام بدل ڈالے ہیں کہ پرویز ایک کافر کا نام تھا اور پاکستانی کافر کا نام بھی ہے۔

"(۱)" میں نے اپنے لڑکے پرویز اقبال کا نام بدل کر الہ داد خاں رکھ لیا ہے۔
محمد فاضل سکنہ بھیں تحصیل چکوال

(۲) میں نے اپنے لڑکے کا نام پرویز اختر کی بجائے محمد اختر رکھ لیا ہے
محمد انور سکنہ بھیں تحصیل چکوال

(۳) میں نے اپنا نام پرویز اختر کی بجائے محمد اختر رکھا ہے۔ محمد اختر ولد جان محمد سکنہ تجبال تحصیل چکوال

خط و کتابت میں اپنا پتہ خوشخط اور مکمل تحریر فرمائیں۔ — (مینیجر)

منشور محمود

بعد الحمد والصلوٰۃ بندہ نے قومی پارلیمنٹ میں پہنچ کر مندرجہ ذیل عزائم رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے اس کے تکمیل کی صحیح توفیق بخشیں۔

۱۔ قرآن و سنت کے احکام کو نافذ کرنے اور خلاف اسلام قوانین (مثلاً عائلی قوانین وغیرہ) کے منسوخ کرانے کی سرتوڑ کوشش کرنا۔

۲۔ جمہوریت، آزادی، مساوات، رواداری اور معاشرتی انصاف کے اصولوں پر جیسا کہ اسلام نے ان کو پیش کیا ہے عمل کرانا۔

۳۔ فواحش اور منکرات کے اڈوں کو ختم کرانا۔

۴۔ ارتدادی فتنوں کی روک تھام کے لئے پوری سعی کرنا۔

۵۔ ڈیرہ کی صنعتی زرعی (آبپاشی وغیرہ) اور تجارتی پسماندگی کو دور کرنے اور آبنوشی کا بہتر انتظام کرنے کے لئے پہلی فرصت میں مضبوط قدم اٹھانا۔

۶۔ کالجوں اور سکولوں میں رائج الوقت نصاب تعلیم کو دینی تقاضوں کے مطابق بدلنا۔ اور قرآن و حدیث کی مکمل تعلیم کا انتظام کرانا۔

۷۔ اعلیٰ تعلیم کو مفت کرنے کی کوشش کرنا تاکہ نادار اور غریب لوگ بھی اعلیٰ تعلیم حاصل کر سکیں۔

۸۔ ظلم و عدوان اور قتل و غارت گری کو ختم کرنے اور عدل و مساوات اسلامی کو مفت کرانے کے لئے جان توڑ سعی کرنا۔

۹۔ طبقاتی کشمکش کے خلاف جہاد کرنا۔

۱۰۔ دیہاتیوں کے لئے طبی سہولتوں کا انتظام کرانا۔ تلک عشرۃ کاملۃ

المعلن: مفتی محمود عفا اللہ عنہ ڈیروی، امیدوار برائے قومی اسمبلی پاکستان (حلقہ ضلع ڈیرہ)

جامعہ مسجد محمدیہ سمندری کے

عظیم اجتماع سے مولانا محمد علی جالندھری کا خطاب

سمندری۔ ۱۳ اپریل جامعہ مسجد محمدیہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے علمائے حق اکابرین دیوبند حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی۔ مولانا رشید احمد گنگوہی۔ حضرت مدنی۔ حضرت امیر شریعت اور شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و دیگر صلحائے امت کی حیات طیبہ کا مطالعہ رکھیں اُن میں توحید و رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات اور ادب و احترام اولیائے کرام اور عشق رسول اکرم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اور فضائل صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین و تمام صلحائے امت کے درجات معلوم ہو جائیں گے۔ آپ نے مزید فرمایا کہ ان بزرگان دین کی زندگی حدیث و قرآن کی روشنی سے لبریز ہے۔ یہ اصلاح معاشرہ۔ اصلاح روح و قلب کے لئے ترقی کا ذریعہ ہے تمام صلحائے امت اولیائے کرام کی گستاخی سے دربار رب العزت اور دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ناراضگی ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم گستاخوں میں شمار ہو جائیں۔ ہمارے بزرگان دین کا مسلک اہل سنت والجماعت اور مشرب علمائے دیوبند رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق کے ساتھ ہے۔ عقیدہ توحید باری تعالےٰ اور عقیدہ ختم نبوت اور عقیدہ حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ہمیشہ کے لئے واضح ہے جو کوئی علیحدہ اپنا راستہ اختیار کرے وہ اس کا خود ذمہ دار ہے وہ راستہ اُس نے خود بنا لیا ہے اللہ تبارک و تعالےٰ ہم سب کو راہ مستقیم پر رکھے آپ نے فرمایا ہفت روزہ خدام الدین۔ ہفت روزہ ترجمان اسلام کا ضرور مطالعہ رکھیں پھر بفضل تعالےٰ گمراہی سے محفوظ ہو جاؤ گے۔

(ناظم نشر و اشاعت۔ سمندری)

ترجمان اسلام کے ایجنٹ

احسان اللہ صاحب ایجنٹ ترجمان اسلام و خدام الدین لیہ ضلع مظفر گڑھ

(۲) اعظم بکڈپو۔ ایجنٹ ترجمان اسلام خدام الدین کچہری بازار بھکر ضلع میانوالی

(۳) خالد بوٹ ہاؤس بلاک ۳ سرگودھا۔ ایجنٹ ترجمان اسلام و خدام الدین۔ لاہور سے دیگر دینی و علماء دیوبند کی تصانیف بھی دستیاب ہو سکتی ہیں۔

پرچہ نمبر
ہفت روزہ **ترجمانِ اسلام** (لاہور) بیرون دہلی گیٹ
خبردار
۲۰- اپریل ۱۹۶۳ء

یونین کونسلوں کے ممبروں کی خدمت میں گذارش

ہوشیار! خبردار

مسلمانوں کی ترقی کا راز:- ہر مسلمان یہ جانتا اور یقین رکھتا ہے۔ کہ مسلمان قوم تبھی ترقی کر سکتی ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں عمر کی منزلیں طے کرے۔

ریگستان عرب کے بے سر و سامان مٹھی بھر عربوں نے جو پہلے پرِ پشہ کے برابر بھی وقعت اور وزن نہ رکھتے تھے۔ جب اسلام قبول کیا۔ اسلامی اصول کو اپنایا قرآن پاک کو چھاتی سے لگایا اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہو کر آپ کے نصب العین (مشن) کو دنیا میں پھیلانے اور کامیاب کرنے کے لئے میدانِ عمل میں آئے اور اس وقت کے لحاظ سے دنیا کی عظیم ترین سلطنتوں اور عظیم الشان قوموں سے ان کی ٹکر ہونے لگی۔ تو تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے پروانوں کی ہر طرح امداد کی اور دیکھتے ہی دیکھتے عرب کے یہ شتربان دنیا کے حکمران ہو گئے۔ اسلام کا بڑے سے بڑا مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز ان کا ایمان، ان کے

اسلامی اخلاق ۔ بلند کردار اور اسلام کی پیروی تھا ۔ پورے ایک ہزار سال تک دنیا والے ان کا لوہا ماننے پر مجبور تھے ۔

آج بھی ترقی ہو سکتی ہے

آج بھی وہی خدائے برتر ہے ○ وہی رسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ○ وہی قرآن پاک ہے

وہی سنت رسول ہے (صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) ○ وہی امت ہے

ضرورت صرف اسکی ہے کہ ہم فرنگی کی پیدا کی ہوئی لعنتوں سے گلوخلاصی کرتے ہوئے پھر اسلام کے زرین اصول کو حرزِ جان بنائیں ۔ اسلامی تہذیب کو زندہ کریں ۔ اسلامی عدل وانصاف کو تازہ کریں ۔ اسلامی اخوت اور اسلامی برادری کے رشتے کو مضبوط کر کے ایک لڑی میں پروئے جائیں ۔ ہر مسلمان دوسرے سے ہمدردی کرے ۔ دوسرے کو بھائی سمجھے ۔ اسلامی قوانین نافذ ہوں ۔ رشوتیں ۔ زنا ۔ بدکاری اور بے حیائی کے طوفان تھم جائیں ظلم کا خاتمہ کریں ۔ آدمیوں کی پوجا نہ ہو ۔ مسجدیں آباد ہوں محمود و ایاز ۔ امیر و غریب ایک ہی صف میں کھڑے نماز پڑھیں ۔ اسلام اور پاکستان کی ترقی کے لئے کروڑوں بندے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائیں ۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے کی بجائے خود عزم راسخ لے کر اٹھیں ۔ جہاد کی تیاری کریں سب مل کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان جنت نشان نہ بن جائے ۔

مسلمانو! وقت کی پکار پر کان دھرو ۔ قرآن پاک کی دعوت کو قبول کرو سرور کائنات صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھو ملک اور قوم کو غلط کار لیڈروں نے اسمبلیوں میں جا کر اور اقتدار کی جنگ لڑ لڑ کر تباہ کر دیا خدا خدا کر کے اب موقعہ ملا ہے کہ آپ اسمبلیوں میں بہتر نمائندے بھیج کر پھر ملک و قوم کو تازگی بخشنے کی کوشش کریں ۔

معزز ممبران حضرات! آپ کے کندھوں پر بڑی ذمہ داری آپڑی ہے ۔ آپ قوم کے امانتدار ہیں ازراہِ کرم آپ پارلیمنٹ اور اسمبلی میں کلمہ حق بلند کرنے کا انتظام کر کے اپنا فرض ادا کریں ۔

علماء دین ۔ آج ملک کا قانون اسلامی روشنی میں تیار کرنے کا اعلان ہو چکا ہے دیکھنا دھوکہ نہ کھانا ۔ اس کام کیلئے مستند علماء دین کی سخت ضرورت ہے ۔ علماء دین ہی ہر موقعہ پر حق کی آواز بلند کرتے چلے آئے ہیں ۔ علماء نے دین ہی عام مسلمانوں کی طرح سادہ زندگی گزارتے ہوئے عمر بھر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتے آئے ہیں ۔ علماء دین موٹروں اور بنگلوں سے محروم ہیں ۔ لیکن ان کے دل اسلام اور قوم کی محبت سے لبریز ہیں ۔ اگر اسمبلیوں میں چند جید علماء دین بھی موجود ہوں تو بھی بڑی حد تک ضرورت پوری ہو جائے گی اور کسی غلط کار کو جرأت نہ ہوگی کہ کفر کو اسلام اور بے دینی کو دین بتائے یا کوئی ظالم ظالمانہ قانون بنانے کی ہمت کرے ۔

برادرانِ اسلام ۔ ہوشیار ہو جائیں اور جہاں جہاں صحیح اہل سنت والجماعت علماء دین کھڑے ہیں ہر طرح انکی امداد کر کے اپنا فرض ادا کریں اگر کسی حلقہ میں علماء نہ ہوں تو دوسرے امیدوار کی امداد کریں اور جسکی امداد کریں اس سے سخت وعدہ لیں کہ وہ علماء کے مشورہ سے دین حق کی حمایت اور عام مسلمانوں کی بھلائی کے لئے جدوجہد کرتا رہے گا ۔

علماء کی قربانیاں ۔ علماء اسلام نے ہمیشہ قوم کیلئے قربانیاں کی ہیں آج انکی یہ بھی بڑی قربانی ہے کہ انہوں نے محض اسلام کو بچانے اسلامی قانون نافذ کرنے مظلوم کی حمایت کرنے اور ملک و ملت کی حقیقی ترقی کی خاطر اپنے آپ کو انتخابات کے میدان میں لا کھڑا کیا ہے

آپ کا فرض ۔ اب آپ کا فرض ہے کہ سوچ کر نہایت دیانتداری سے اہلیت کے پیش نظر انکو کامیاب بنا کر اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کے سامنے سرخرو ہوں اور حکومت کے اعلان کے مطابق قوم کو نا اہلوں سے بچائیں آپ اپنا فرض دیانتداری سے ادا کریں اللہ تعالیٰ آپ کی عزت میں اضافہ اور درجے بلند کرے گا وما علینا الا البلاغ

مہربانی فرما کر (اس پوسٹر کو مناسب جگہ پر چسپاں کر دیں)

ارکانِ نظام العلماء

نمبر ۱۶/۱

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام (لاہور)

بیرون دہلی گیٹ

۲۰- اپریل ۱۹۶۲ء

یونین کونسلوں کے ممبروں کی خدمت میں گذارش

ہوشیار ! خبردار

مسلمانوں کی ترقی کا راز :- ہر مسلمان یہ جانتا اور یقین رکھتا ہے۔ کہ مسلمان قوم تبھی ترقی کر سکتی ہے کہ وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تعلیمات کی روشنی میں عمر کی منزلیں طے کرے۔

ریگستان عرب کے بے سروسامان مٹھی بھر عربوں نے جو پہلے پرِ پشہ کے برابر بھی وقعت اور وزن نہ رکھتے تھے۔ جب اسلام قبول کیا۔ اسلامی اصول کو اپنایا **قرآن** پاک کو چھاتی سے لگایا اور **حضرت محمد مصطفےٰ** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی محبت میں سرشار ہو کر آپ کے نصب العین (مشن) کو دنیا میں پھیلانے اور کامیاب کرنے کے لئے میدانِ عمل میں آئے اور اس وقت کے لحاظ سے دنیا کی عظیم ترین سلطنتوں اور عظیم الشان قوموں سے ان کی ٹکر ہونے لگی۔ تو تاریخ گواہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے پروانوں کی ہر طرح امداد کی اور دیکھتے ہی دیکھتے عرب کے یہ شتربان دنیا کے حکمران ہو گئے۔ اسلام کا بڑے سے بڑا مخالف بھی یہ کہنے پر مجبور ہے کہ مسلمانوں کی ترقی کا راز ان کا ایمان، ان کے اسلامی اخلاق۔ بلند کردار اور اسلام کی پیروی تھا۔ پورے ایک ہزار سال تک دنیا والے ان کا لوہا ماننے پر مجبور تھے۔

آج بھی ترقی ہو سکتی ہے

- آج بھی وہی خدائے برتر ہے —
- وہی رسول ہے (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) —
- وہی قرآن پاک ہے
- وہی سنت رسول ہے (صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم) —
- وہی امت ہے —

ضرورت صرف اسکی ہے کہ ہم فرنگی کی پیدا کی ہوئی لعنتوں سے گلو خلاصی کرتے ہوئے پھر اسلام کے زرین اصول کو حرزِ جان بنائیں۔ اسلامی تہذیب کو زندہ کریں۔ اسلامی عدل وانصاف کو تازہ کریں۔ اسلامی اخوت اور اسلامی برادری کے رشتے کو مضبوط کر کے ایک لڑی میں پروئے جائیں۔ ہر مسلمان دوسرے سے ہمدردی کرے۔ دوسرے کو بھائی سمجھے۔ اسلامی قوانین نافذ ہوں۔ رشوتیں۔ زنا۔ بدکاری اور بے حیائی کے طوفان تھم جائیں ظلم کا خاتمہ کریں۔ آدمیوں کی پوجا نہ ہو۔ مسجدیں آباد ہوں محمود وایاز۔ امیر وغریب ایک ہی صف میں کھڑے نماز پڑھیں۔ اسلام اور پاکستان کی ترقی کے لئے کروڑوں بندے دعا کیلئے ہاتھ اٹھائیں۔ دوسروں پر بھروسہ کرنے کی بجائے خود عزم راسخ لے کر اٹھیں۔ جہاد کی تیاری کریں سب مل کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن جائیں تو کوئی وجہ نہیں کہ پاکستان جنت نشان نہ بن جائے۔

مسلمانو! وقت کی پکار پر کان دھرو۔ قرآن پاک کی دعوت کو قبول کرو سرورِ کائنات صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات پر ایمان رکھو ملک اور قوم کو غلط کار لیڈروں نے اسمبلیوں میں جا کر اور اقتدار کی جنگ لڑ لڑ کر تباہ کر دیا خدا خدا کر کے اب موقعہ ملا ہے کہ آپ اسمبلیوں میں بہتر نمایندے بھیج کر پھر ملک وقوم کو تازگی بخشنے کی کوشش کریں۔

معزز ممبران حضرات! آپ کے کندھوں پر بڑی ذمہ داری آپڑی ہے۔ آپ قوم کے امانتدار ہیں ازراہِ کرم آپ پارلیمنٹ اور اسمبلی میں کلمہ حق بلند کرنے کا انتظام کر کے اپنا فرض ادا کریں۔

علماء دین - آج ملک کا قانون اسلامی روشنی میں تیار کرنے کا اعلان ہو چکا ہے دیکھنا دھوکہ نہ کھانا۔ اس کام کیلئے مستند علماء دین کی سخت ضرورت ہے۔ علماء دین ہی ہر موقعہ پر حق کی آواز بلند کرتے چلے آئے ہیں۔ علماء دین ہی عام مسلمانوں کی طرح سادہ زندگی گزارتے ہوئے عمر بھر اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کرتے آئے ہیں۔ علماء دین موٹروں اور بنگلوں سے محروم ہیں۔ لیکن ان کے دل اسلام اور قوم کی محبت سے لبریز ہیں۔ اگر اسمبلیوں میں چند چیدہ علماء دین بھی موجود ہوں تو بھی بڑی حد تک ضرورت پوری ہو جائے گی اور کسی غلط کار کو جرأت نہ ہوگی کہ کفر کو اسلام اور بے دینی کو دین بنائے یا کوئی ظالم ظالمانہ قانون بنانے کی ہمت کرے۔

برادرانِ اسلام - ہوشیار ہو جائیں اور جہاں جہاں صحیح اہل سنت والجماعت علماء دین کھڑے ہیں ہر طرح انکی امداد کر کے اپنا فرض ادا کریں اگر کسی حلقہ میں علماء نہ ہوں تو دوسرے دیندار امیدوار کی امداد کریں اور جسکی امداد کریں اس سے سخت وعدہ لیں کہ وہ علماء کے مشورہ سے دین حق کی حمایت اور عام مسلمانوں کی بھلائی کے لئے جدوجہد کرتا رہے گا۔

علماء کی قربانیاں - علماء اسلام نے ہمیشہ قوم کیلئے قربانیاں کی ہیں آج انکی یہ بھی بڑی قربانی ہے کہ انہوں نے محض اسلام کو بچانے اسلامی قانون نافذ کرنے مظلوم کی حمایت کرنے اور ملک وملت کی حقیقی ترقی کی خاطر اپنے آپ کو انتخابات کے میدان میں لا کھڑا کیا ہے

آپ کا فرض - اب آپ کا فرض ہے کہ سوچ کر نہایت دیانتداری سے اہلیت کے پیش نظر انکو کامیاب بنا کر اللہ تعالےٰ اور اسکے رسول کے سامنے سرخرو ہوں اور حکومت کے اعلان کے مطابق قوم کو نا اہلوں سے بچائیں آپ اپنا فرض دیانتداری سے ادا کریں اللہ تعالیٰ آپ کی عزت میں اضافہ اور درجے بلند کرے گا وما علینا الا البلاغ

مہربانی فرما کر
(اس پوسٹر کو مناسب جگہ پر چسپاں کر دیں)

ارکانِ نظام العلماء

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

چند نقوش و تاثرات

(از مولانا سید ابوالحسن علی ندوی صاحب)

اسی رمضان المبارک (۱۳۸۱ھ) کے وسط میں مشہور عالم ربانی حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ نے اس جہان فانی سے انتقال کیا۔ ان کے ان کے متعلق بہت کچھ لکھا جائے گا اور ان کے تلامذہ و معتقدین اور واقفین کی زبان سے بہت سے ایسے حالات اور کمالات معلوم ہوں گے جن کی دنیا کو خبر نہیں، مولانا کی زندگی باوجود شہرت و مرجعیت اور اس عام مقبولیت کے جو اللہ تعالےٰ اپنے مخلص بندوں اور دین کے بے لوث خادموں کو عطا فرمایا کرتا ہے، اور باوجود اس کے کہ ان کے تلامذہ اور مستفیدین کا حلقہ نہایت وسیع تھا۔ اپنی بعض خصوصیات اور روحانی کمالات کے اعتبار سے ایک طرح سے اخفاء و گمنامی کی زندگی تھی۔ اور ساری عمر ان کمالات پر پردہ پڑا رہا اور بہت سے قریبی عزیزوں اور روزانہ کے اٹھنے بیٹھنے والوں کو بھی ان کی خبر نہیں ہوئی۔ عام طور پر لوگ ان کو ایک واعظ و خطیب اور مفسر قرآن کی حیثیت سے جانتے تھے لیکن ان کے اصلی کمالات اور ان کی زندگی کے ان گوشوں کو جاننے والے بہت کم ہیں جن کی وجہ سے وہ سلف صالحین اور علماء ربانیین کی آخری یادگاروں میں نظر آتے تھے اور جن سے زہد و ورع خلوص و للہیت، ایثار و قربانی، استقامت و ثابت قدمی اور حق گوئی و بے باکی کی ان روایات کی تصدیق اور ان میں ایک وقیع اضافہ ہوتا تھا۔ جو علماء و مشائخ سلف کے تذکروں میں منقول ہیں۔

راقم سطور کو مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں سنہ ۲۹ء سے نیاز حاصل تھا اس کو مولانا سے علمی تلمذ اور باطنی تعلیم دونوں کا شرف حاصل تھا، مجھے مولانا کی خدمت میں کئی کئی مہینے بھی قیام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی اور خط و کتابت اور ان کی شفقتوں کا سلسلہ تو اخیر تک جاری رہا۔ مدرسہ قاسم العلوم کے زمانہ قیام، فضلاء مدارس عربیہ کے درس قرآن کے حلقہ میں شرکت اور بار بار کی حاضری اور مولانا کے معتمد اور عزیزوں کے ساتھ تعلقات کے ذریعہ مجھے مولانا کی سیرت کے بعض ایسے پہلو اور ان کی بعض ایسی خصوصیات کا علم ہوا جن کا عام طور پر علم نہیں، ان واقعات اور خصوصیات کا تذکرہ قارئین کے لئے بہت سی حیثیتوں سے مفید ہے اور وہ ان کے اندر ایک نئی ایمانی تازگی اور دینی اعتماد پیدا ہونے کا باعث ہو سکتا ہے، یہاں صرف وہی واقعات اور خصوصیات لکھی جائیں گی جن کا مجھے ذاتی طور پر علم ہوا یا مولانا سے قریبی تعلق رکھنے والے کسی ثقہ راوی سے سننے میں آئی ہیں۔

زہد و ورع

مولانا کا سب سے زیادہ روشن امتیازی وصف جس میں ان کی نظیر اس نسل میں مشکل سے ملے گی۔ وہ ان کا تورع احتیاط اور زاہدانہ و مجاہدانہ زندگی ہے۔ یہ بات سب جانتے ہیں کہ وہ انجمن خدام الدین کے بانی تھے اور آخر وقت تک اس کے امیر اور صدر انجمن رہے۔ اس انجمن کی ایک مجلس انتظامیہ تھی۔ جس کے ارکان کو ان پر نہ صرف کامل اعتماد بلکہ ان کی ذات کے ساتھ والہانہ تعلق اور اعتماد تھا۔ یہ انجمن ایک مدرسہ قاسم العلوم اور ایک مدرسۃ البنات چلاتی تھی۔ اُس نے کثیر التعداد تبلیغی رسائل شائع کئے جو لاکھوں کی تعداد میں تقسیم و شائع ہوئے۔ مولانا کا ترجمہ اور حواشی قرآن بھی مقبول ہوئے، رسالہ خدام الدین اس کا ترجمان اور آرگن ہے۔ غرض اس کا سارا سرمایہ، اس کا مکتبہ اور اس کی دینی سرگرمیاں سب مولانا کی محنت، اخلاص اور مقبولیت کی رہین منت ہیں۔ لیکن یہ سن کر بہت سے لوگوں کو حیرت ہوگی کہ مولانا اس سے ایک پیسہ لینے کے کبھی روادار نہیں ہوئے۔ ساری عمر انہوں نے اعزازی اور رضاکارانہ طریقہ پر خدمت کی اور اپنی اور اپنی اولاد کے لئے کوئی منفعت حاصل نہیں کی۔ مجھے ان کے ایک قدیم معتمد خاص نے بتایا کہ ایک مرتبہ مولانا سخت علیل ہوتے۔ معالجین نے آپ کے لئے دوا و غذا کا ایک نظام بنایا جس کی (آپ کی زاہدانہ زندگی میں) گنجائش نہ تھی انجمن کے ارکان نے یہ سمجھ کر کہ انجمن اور اس کا سارا کام مولانا کے دم سے ہے، ان کی زندگی ہی سے انجمن کی زندگی اور بقاء ہے۔ مولانا کے علاج اور صحت پر کچھ انجمن کے حساب سے خرچ کر دیا۔ مولانا کو بیماری سے افاقہ کے بعد جب اس کا علم ہوا تو نہایت ناراض ہوگئے۔ اور فرمایا کہ تم نے مجھے ناجائز کھلایا اور اس سب کو اپنے پاس سے ادا کیا۔

جب ہم لوگ مدرسہ قاسم العلوم میں پڑھتے تھے تو بعض اوقات ملازمین اور واقفین حال سے معلوم ہوتا کہ مولانا کے یہاں کسی کسی وقت فاقہ ہو جاتا بعض اوقات ہم طلبہ کے لئے بڑی فراوانی کے ساتھ کھانے پکتے اور ہم سب آسودہ ہو کر کھاتے لیکن یہ مجال نہ تھی کہ مولانا کے یہاں اس میں سے ایک دانہ بھی پہونچ جاتا اور ان کے گھر کا کوئی بچہ اس کھانے سے مستفید ہوتا جو ان کی معنوی اولاد شکم سیر ہو کر کھاتی حالانکہ مولانا کا دولت خانہ مدرسہ کے بالکل عقب میں تھا اور درمیان میں صرف ایک پتلی سی گلی تھی۔

ہم لوگوں کو خوب اندازہ تھا کہ مولانا کے یہاں عسرت اور نہایت سادگی کے ساتھ گذران ہوتی ہے اسی کا نتیجہ تھا کہ اخفاء حال اور تکلیف سے بچانے کے لئے مولانا اپنے عزیز مہمانوں کے کھانے کا انتظام باہر کرتے اور انجمن کے کسی خادم یا مسجد کے کسی منتظم کو کچھ نقد عنایت فرما دیتے جس سے ان مہمانوں کی میزبانی ہوتی رہتی۔ مجھے ایک مرتبہ اچانک اس کا اندازہ اور علم ہوا کہ مولانا کے گھر میں عام طور پر کیسی گذران اور کیا معیار زندگی ہے۔ رمضان مبارک میں غریب مسلمانوں کے یہاں بھی کچھ نہ کچھ اہتمام اور تکلف ہوتا ہے۔ لیکن مولانا کے یہاں میں نے اتنا بھی اہتمام نہیں پایا۔ واقعہ یہ پیش آیا کہ رمضان المبارک میں میں مولانا کی خدمت میں مقیم تھا۔ مولانا نے ایک روز فرمایا کہ آج کھانا میرے ساتھ کھائیے گا۔ افطار ہم لوگوں نے پنجاب کے رواج کے مسجد میں پانی یا چھوہارے سے کر لیا۔ نماز مغرب کے بعد مولانا نوافل میں مشغول ہو گئے فارغ ہوئے تو میری طرف دیکھ کر فرمایا کہ مولوی صاحب میں گھر میں اطلاع دینا بھول گیا کہ آج آپ ساتھ کھائیں گے۔ یہ کہہ کر مجھے اپنے ساتھ چلنے کا اشارہ فرمایا۔ کھانا آیا تو صرف روٹی اور دال کا پیالہ تھا جو غالباً ماش کی تھی، اسی وقت دہی کا میری خاطر اضافہ کیا گیا۔ مولانا نے کھانا کھاتے ہوئے فرمایا کہ مولوی ابوالحسن صاحب (مولانا اکثر مجھے اسی طرح یاد فرماتے تھے) ہم سے تو یہ دال اچھی ہے کہ یہ جس مقصد کے لئے پیدا کی گئی تھی اس کو اس نے پورا کر دیا۔ مگر ہم نے اپنی زندگی کا مقصد پورا نہیں کیا۔ اس کے بعد بغیر کسی معذرت کے کھانے میں شریک ہو گئے اور ایسا معلوم ہوا کہ آج کوئی غیر معمولی بات نہ تھی۔

مولانا جیسا کہ عرض کیا گیا کہ انجمن خدام الدین سے کوئی معاوضہ نہیں لیتے نہ مسجد یا کسی اور ادارہ سے کچھ قبول فرماتے تھے۔ بعض واقفین حال نے یہ بتایا تھا کہ مولانا کوئی کوئی ٹیوشن کرتے ہیں یا ہفتہ کے کسی ایک دن کوئی مزدوری کر لیتے ہیں جس سے بقیہ دن گذران ہو سکے، باوجود قرب کے ہم لوگوں کو اس کا کبھی صحیح علم نہیں ہو سکا۔ اس بارہ میں توکل اور صبر و قناعت کی وہ اسی روش پر قائم تھے جو اہل اللہ کی ہمیشہ سے روش رہی ہے۔

طمع دنیا اور مشتبہ مال سے احتیاط سے زیادہ مشکل غیبت سے اجتناب و احتراز ہے خصوصاً ان لوگوں کے لئے جو غفلت اور گوشہ گیری کی زندگی نہ گزارتے ہوں۔ ان کا مختلف طبقوں اور کثیر التعداد لوگوں سے واسطہ پڑتا ہو، یہ بات اس وقت اور بھی زیادہ مشکل ہو جاتی جب کسی طبقہ یا فرد سے اعتقادی اور اصولی اختلاف بھی ہو اور اس کے ساتھ صریح ظلم کیا گیا ہو۔ مولانا کو ان نازک موقعوں پر بھی ہمیشہ غیبت اور شکایت سے مجتنب اور محتاط پایا۔ درس میں ہر طرح کا تذکرہ آتا۔ تردید اور تنقید بھی ہوتی لیکن ایک موقع پر بھی مولانا کو اپنے کسی شدید سے شدید مخالف کی بھی غیبت کرتے ہوئے نہیں سنا گیا، احتیاط اور تورع کا ایک حیرت انگیز واقعہ ان کے رفقائے کار سے سننے میں آیا۔ لاہور میں ایک مرتبہ مولانا اور ان کی انجمن خدام الدین کے خلاف لاہور کے چند علماء اور ان کے خدام نے ایک سخت ہنگامہ اٹھایا۔ انجمن نے حضرت مولانا سید محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو جو اس وقت ڈابھیل میں تھے اپنے سالانہ جلسہ کی صدارت کے لئے مدعو کیا تھا۔ مخالفین نے ان کو انجمن سے بدظن کرنے کی پوری کوشش کی اور بعض لوگوں نے ذاتی تعلقات سے کام لے کر (باقی صـ پر)

جماعتی خبریں

مولانا محمد عبدالشکور صاحب دین پوری

مبلغ نظام العلماء

تحریر فرماتے ہیں کہ نظام العلماء واحد مجاہد بے لوث انتھک ملک و قوم کی اصلی خیر خواہ جماعت ہے۔ فقیر ان کا ادنیٰ خادم ہے اور پورا وفادار ہے تادم زیست اپنی تبلیغی خدمات وقف کر رہا ہے۔ دعا ہے سے استقلال و استقامت کا طالب ہوں۔

امیر نظام العلماء کل پاکستان کا انتخاب

مجاہد ملت، مفسر قرآن شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی نور اللہ مرقدہ کی وفات حسرت آیات سے جو خلا پیدا ہوا ہے۔ اسے پُر کرنا تو عصر حاضر کے علماء و فقراء اور مجاہدین سے ناممکن ہے مگر امارت نظام العلماء کے لئے علماء پاکستان نے جو حضرت مولانا عبیداللہ صاحب دامت برکاتہم کا انتخاب کیا ہے۔ جمعیۃ علماء آزاد کشمیر اس کی پر زور تائید کرتی ہوں۔ ہدیہ تبریک پیش کرتی ہے کہ انہوں نے ایسے نازک وقت میں ایسی موزوں شخصیت کا انتخاب کیا ہے جن کی ذات گرامی سے قوی توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ امت کی صحیح رہنمائی فرما کر فلاح دارین سے بہرہ ور فرمائیں گے۔

مولانا امیر الزماں صاحب ناظم جمعیۃ العلماء آزاد کشمیر

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کا تبلیغی دورہ

مدرسہ کا تبلیغی دورہ مندرجہ ذیل مقامات میں منعقد ہوا۔ یکم اپریل ۶۳ء بمقام ڈھوک مرادیال نزد رنیال تحصیل گوجر خان۔ ۷-۸ اپریل کالا گوجراں جہلم۔ ۹ اپریل چونترہ جہلم۔ ۱۰ اپریل نگینہ جامع مسجد میرپور۔ آزاد کشمیر۔ ۱۱ اپریل دن کو جامع مسجد گنبد والی جہلم اور شب کو شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر ضلع گجرات جن علماء کرام نے جلسوں میں شرکت فرمائی۔ ان کے اسمائے گرامی مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔ حضرت مولانا حکیم سید علی شاہ صاحب۔ حضرت مولانا نذیر اللہ خاں صاحب گجرات۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم۔ مولانا عبدالحلیم صاحب خطیب شاہی مسجد سرائے عالمگیر۔ نعت خوان صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری و کپتان غلام محمد صاحب۔ ہر جلسہ میں لوگوں نے ذوق شوق سے حصہ لیا۔ اور حاضری پہلے سالوں سے زیادہ ہوتی رہی۔

حافظ محمد اسحاق قریشی ناظم مدرسہ ہذا

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم قصبہ چک رادھا کی گیارھویں کانفرنس

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم قصبہ چک رادھا اس تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کی گیارھویں کانفرنس ۱۹-۲۰ ذیقعدہ مطابق ۲۵-۲۶ اپریل ۱۹۶۳ء بروز بدھ و جمعرات منعقد ہوگی۔ جو زیر سرپرستی حافظ الحدیث الحاج مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر نظام العلماء مغربی پاکستان اور زیر صدارت حضرت مولانا محمد اسماعیل خاں صاحب خادم حضرت شیخ الاسلام سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ ہو رہا ہے۔

حضرات۔ آپ کو معلوم ہے کہ اعلائے کلمۃ اللہ اور قیام نظام العلماء اسلام مغربی پاکستان کے مخلص علماء کرام نے جو تنظیم جدید کی ہے اس کی شاخیں ملک بھر میں تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ نظام العلماء اسلام مغربی پاکستان نے بحیثیت جماعت کے یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ وہ ملک و ملت کے تمام مسائل میں مسلمانوں کی رہنمائی کرے گی لہٰذا نظام العلماء اسلام کے وسیع مقاصد کے پیش نظر آپ سے درخواست ہے کہ آپ اس کانفرنس کو کامیاب بنانے میں ہمارا ہاتھ بٹائیں اور جوق در جوق تشریف لا کر علماء کرام کے ارشادات سے مستفیض ہوں۔

الداعی ناظم اعلیٰ مولانا محمد شفیع مدرسہ مدینۃ العلوم چک رادھا اس تحصیل بھلوال، ضلع سرگودھا۔

سرزمین کمالیہ میں علم و عرفان کی ضیاء پاشیاں

مورخہ ۲۳-۲۴ مارچ کو مدرسہ عربیہ نعمانیہ کمالیہ کی طرف سے جامع مسجد فاروقیہ میں نہایت عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں ملت کے مقتدر علماء و مشائخ نے توحید و رسالت و مقام رسالت و مدح صحابہ و مناقب اہل بیت و رد بدعت و اتباع سلف و تقلید ائمہ مجتہدین اور قرآن و سنت کا حیاۃ انسانی میں مقام وغیرہ مضامین بیان فرمائے۔ مندرجہ ذیل علماء و مشائخ نے شرکت فرمائی۔ استاذ العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب مہتمم خیر المدارس ملتان۔ حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میاں چنوں۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری علامہ دوست محمد صاحب قریشی۔ قاضی عبداللطیف صاحب۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب جامعہ رشیدیہ منٹگمری۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم جامعہ رشیدیہ مولانا مقبول احمد صاحب۔ مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مولانا عبدالمجید صاحب مولانا عبدالحی صاحب عابد صدر مدرس جامعہ عثمانیہ پیر محل۔

(مولانا) عبدالرشید ہاشمی مدرس مدرسہ عربیہ نعمانیہ

مدرسہ رحمانیہ کا تیسرا سالانہ جلسہ

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۸ مئی بروز پیر بعد نماز عشاء چک ۳۸۱ کالداں میں مدرسہ رحمانیہ کا تیسرا سالانہ تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب خطیب جامع مسجد تلمبہ۔ مولانا محمد عمر صاحب لدھیانوی خطیب غلہ منڈی ٹوبہ ٹیک سنگھ اور صوفی ملک محمد صدیق صاحب نعت خواں خطاب فرمائیں گے۔ اہالیان علاقہ ٹوبہ سے اپیل ہے کہ اس مذہبی اجتماع میں جوق در جوق شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(عتیق لدھیانوی۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ عام	۱۲ پیسے

بقیہ صفحہ ۲

مولانا کی اور انجمن کی شکایات لکھ بھیجیں اور ان کو غلط معلومات مہیا کیں۔ انجمن کے منتظمین نے یہ مناسب سمجھا کہ مولانا احمد علی صاحب خود ڈابھیل چلے جائیں اور اس طویل سفر میں شاہ صاحب کو حقیقت حال سے مطلع کر دیں۔ تاکہ معاندین ان کی تشریف آوری سے غلط فائدہ نہ اٹھائیں۔ مولانا تشریف لے گئے اور ساتھ تشریف لائے انجمن کے ذمہ داروں کو اطمینان تھا کہ شاہ صاحب مولانا کے ذریعہ اصل واقعات سے واقف ہو گئے ہیں اور ان کو سب حال بتا دیا گیا ہے۔ لیکن ان حضرات کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب ان کو یہ معلوم ہوا کہ مولانا نے اپنے مخالفین کے متعلق اس طویل سفر کی فرصت اور طویل رفاقت و صحبت کے باوجود ایک لفظ نہیں کہا۔ اور شاہ صاحب حقیقت حال سے بالکل بے خبر ہیں۔ (باقی)

ٹل دار العلوم میں دورۂ حدیث شریف

ٹل۔ ۲ اپریل کو حسب سابق دورۂ حدیث شریف کا افتتاح بفضلہ تعالیٰ ہو گیا۔ دعا ہے کہ اللہ کریم خیریت سے انجام کو پہنچا کر طلبہ کو کامیابی نصیب فرمائے۔

ٹل دار العلوم صدر اساتذہ نے حجیت حدیث اور ضرورت حدیث کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے کہا۔ کہ اس پر فتن دور میں درس حدیث لازمی ہے۔ چاہیے ہمیں ایک طالب علم ہی کیوں نہ ملے آگے چل کر صدر اساتذہ مولوی محمد امین نے مجلس شوریٰ کے روبرو دار الحدیث میں طلبہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ چونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر دار العلوم میں طلبہ کی ہم خیالی اور اتحاد مسلک نہ ہو۔ تو دار العلوم کا نظم و نسق اور انضباط درہم برہم ہو جاتا ہے۔ اور تعلیم و تدریس کی افادیت ختم اور ہر وقت ہنگامہ بپا ہونے کا خطرہ محسوس ہوتا ہے بدیں وجہ ہم ایسے کسی طالب علم کو داخلہ کی اجازت نہیں دیں گے۔ جن کا مسلک دیوبندی مسلک اور سلف صالحین کے خلاف ہو۔

(ایک شریک درس)

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تاثرات

تہلکہ مچ گیا

(از امیر عبداللہ صاحب میانوی)

مخدومی محترمی - حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی - حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اچانک انتقال کی خبر سے تمام عالم اسلام میں ایک تہلکہ سا مچ گیا - سب ہی لوگ اپنی اپنی جگہ حسب تعلق اس واقعہ سے متاثر و اندوہگین ہوئے اللہ تعالےٰ حضرت مرحوم کی مغفرت فرمائے اور پسماندگان اور امت مسلمہ کو توفیق صبر اور نعم البدل رہبر عطا فرمائے آمین - آپ کی ذات گرامی کو جو خصوصی تعلق مولانا مرحوم سے رہا ہے اور دینی و اسلامی خدمات میں جو اشتراک رہا ہے اس کے پیش نظر حضرت مرحوم کی جدائی آپ کے لئے خصوصاً ایک ناقابل برداشت سانحہ ہے اللہ تعالےٰ تحمل و صبر کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت مرحوم کی دینی و علمی جانشینی کے فرائض انجام دینے کا مرحلہ آپ کے لئے آسان فرمائے آمین -

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم شہر ٹانک

حضرت مولانا غلام غوث صاحب

السلام علیکم و رحمۃ اللہ - مودبانہ عرض یہ ہے کہ بذریعہ اخبارات حضرت مولانا احمد علی صاحب عمت فیوضہم کے انتقال سے مطلع ہو کر اپنا یتیمانہ نقشہ مطالعہ ہونے کے بعد لعبد افسوس رونا پڑا - چونکہ

تیر قضا را سپر جز رضا نیست

لہذا کلمۂ استرجاع پڑھتے ہوئے اپنے آپ کو تسلی دی مشفقم ! ہم غریب آپ کے ساتھ اور حضرت کے پسماندگان کے ساتھ کیا ہمدردی کر سکیں گے - ہم تو یتیم رہ گئے برکت کا سایہ ہمارے سروں پر سے ظاہراً تو زایل ہوا - مگر پھر بھی اوروں کے مقابلہ میں آپ کو از حد صدمہ ہوگا - خداوند قدوس جناب کی تسلی فرمائے ہم تو در صف غلاماں شمار ہیں - نیز حضرت مرحوم کے روح مبارک کو منجانب طلبہ مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ختم کلام پاک کا ثواب بخشا گیا - اور دعا کی گئی کہ حضرت مرحوم کے قبر کو خداوند کریم روضۃ من ریاض الجنۃ بنا دے آمین

مدرسہ مفتاح العلوم ... خان ... ٹانک

لوکو شیڈ روہڑی

حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کی خبر سنتے ہی اہالیان لوکو شیڈ روہڑی مسجد رحمانی میں جمع ہو گئے - تمام حفاظ صاحبان اور خطیب و ائمہ مساجد بھی شریک ہوئے - قرآن پاک کے ختم کئے گئے اور حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو ثواب بخشا گیا اور دعائیں کی گئیں -

(مرسلہ مولانا عبدالستار صاحب امام مسجد رحمانی روہڑی شیڈ - ضلع سکھر)

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم

گھاسی مارکیٹ حیدر آباد سندھ

اراکین مدرسہ و اساتذہ و طلباء مدرسہ ہذا نہایت مغموم حالت میں رقمطراز ہیں کہ حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک اس دار فانی سے دار البقا کو رحلت فرمانے کی خبر سن کر بعد رنجور ہوتے اور فوری ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن کیا گیا - ایسی بزرگ ہستی کا جو سارے عالم پر سایہ کئے ہوتے تھی یکدم جدا ہو جانا انتہائی صدمہ کا باعث ہے - خداوند قدوس حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل -

(صغیر حسین نائب ناظم مدرسہ ہذا)

مدرسہ حسینیہ عربیہ کی مسجد

مولانا غلام ربانی خطیب کی مسجد رحیم یار خان سے تحریر فرماتے ہیں -

حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی وفات نے جو صدمہ پہونچایا اس کے بیان سے قلم قاصر ہے ابھی تک حضرت شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا صدمہ دل سے ختم نہیں ہوا تھا کہ حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کے صدمے نے دل پاش پاش کر دیا - کیا عرض کروں خداوند کریم شاہد ہے تحریر کرنے کو جرأت نہیں ہوتی تھی بلکہ دل کو پریشانی ہوتی - اللہ تعالےٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو جنت الفردوس میں جگہ عنایت فرمائے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عنایت فرمائے آمین - اکیس رمضان شریف سے ہمارے ہاں ختم شروع ہے - ہر ایک ختم کی رات کو مختلف مقامات پر شہر میں بندہ کی تقریر ہوئی سب تقریروں کے اختتام پر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے لئے دعائے مغفرت کی گئی -

کوٹ فرید میں ایصال ثواب

۲۲ فروری کو امام الاولیاء، سید الاصفیاء، استاذ العلماء، شیخ طریقت واقف حقیقت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ کی وفات حسرت آیات کی خبر سن کر مولانا حافظ عطاء الرحمٰن صاحب صدیقی خطیب جامع شرقی نے بعد نماز فجر حضرت الحاج مولانا احمد علی قدس سرہٗ کی روح پر فتوح کو قرآن کریم کا ایصال ثواب کیا گیا اور مولانا رحمۃ اللہ علیہ کے مختصر حالات زندگی پر روشنی ڈالی گئی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور حضرت جیلی کی دعا کی گئی -

(شیر محمد غزنوی - کوٹ فرید سرگودھا)

مولانا نور محمد صاحب خطیب

جامع مسجد وانا

"ایک شمع رہ گئی تھی سو وہ بھی خموش ہے"

۲۶ فروری کے اخبارات میں مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات کی خبر پڑھ کر وزیرستان کے عوام میں ایک رنج و غم کی لہر دوڑ گئی - اس خبر کو دیکھتے ہی کئی آنکھیں آبدیدہ ہوئیں، اور کئی دل مجروح ہوئے - موجودہ دور میں پاکستان بھر میں مولانا ہی وہ واحد شخصیت کے مالک تھے جو اکابرین کے شانہ بشانہ انگریزی سامراج کے خلاف علم جہاد بلند کر کے عمر کا بیشتر حصہ جیلوں میں گزار چکے تھے - آپ کا ماتم ایک گھر کا ماتم نہیں بلکہ تمام ملک بھر کا ماتم ہے - جنوبی وزیرستان، وانا میں بعد از نماز جمعہ شریف حضرت مولانا نور محمد صاحب خطیب جامع مسجد وانا نے تقریباً ۱۵ - ۱۶ سو سے زائد مجمع سے خطاب کر کے مولانا کے فضائل و کرامات بیان کئے اور حضرت کی وفات کو ایک بہت بڑا سانحہ بیان کیا جس کی تحریر ناممکن ہے اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلےٰ درجات عطا فرما دیں - اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرما دیں - آمین ثم آمین -

مرسلہ حافظ علی محمد جنوبی وزیرستان وانا

موت العالم موت العالم

؎ موت ان کی ہے کرے جن کا زمانہ افسوس
یوں تو آتے ہیں سبھی دنیا میں مرنے کے لئے

اعلیحضرت شیخ پاکستان - امام الاولیاء - امیر العلماء - آیت من آیات اللہ حجۃ فی الارض اللہ مبین کتاب اللہ - مبلغ سنت رسول اللہ - حضرت سیدنا و مولانا الحاج احمد علی صاحب قدس سرہٗ کی اچانک وفات کا ترجمان اسلام میں پڑھ کر خدام مدرسہ امداد الاسلام کے ہاں صف ماتم بچھ گئی - دل زخمی ہو گئے کمریں ٹوٹ گئیں - حضرت مفتی صاحب قدس سرہ العزیز - حضرت امیر شریعت قدس سرہ العزیز کے پیہم حادثات کے بعد اعلیحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے حادثہ سے عالم تاریک سے تاریک تر نظر آ رہا ہے حضرت مدنی قدس سرہ العزیز کے بعد حضرت رحمۃ اللہ علیہ ہی ہماری امیدوں کی آخری دُعا رس تھے - اور حضرت شیخ الہند قدس سرہٗ کے قافلۂ جہاد آزادی کے آخری ہیرو - مگر آہ ؎

بجھی بجھی سی ہیں شمعیں غریب خانہ کی
امید ٹوٹ رہی ہے کسی کے آنے کی

پورے عالم اسلام میں حضرت جیسا حق رو - حق پژوہ - حق گو - آدمی ملنا نا ممکن ہے - ایصال ثواب کے لئے تین قرآن مجید ختم کئے گئے اور یہ مبارک سلسلہ تا زیست جاری رہے گا - دعائے مغفرت کی گئی - اللہ رب العزت ہمیں اور آپ کو صبر جمیل اور حضرت کا بدل عطا فرمائے

(محمد یعقوب - ناظم مدرسہ امداد الاسلام فتح اللہ - حسن ابدال)

قاضی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

العلماء ورثة الانبیاء

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ٹیلیفون نمبر ۶۶۷۱۵

ہفت روزہ

ترجمان اسلام لاہور

زیر نگرانی
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت: ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۱۷ صفر سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۶۲ء ○ شمارہ ۲۹

شیعہ دوستوں سے درخواست

اور حکومت سے مطالبہ

ایسا بے وقوف ہوگا جو اس پیارے ملک کو فتنہ و فساد کے حوالہ کرنے کو صحیح قرار دیتا ہو۔ جو اس کے امن و امان کو تباہ ہوتے دیکھ کر خوش ہوتا ہو یہاں کے باشندوں کے درمیان سر پھٹول میں لذت محسوس کرتا ہو اپنے کردار و عمل سے یا تحریر و تقریر سے ملک و قوم کی مشکلات میں اضافہ کرنا کارِ ثواب قرار دیتا ہو۔ ہم نے کسی وقت بھی ملک کے مختلف فرقوں کے درمیان غیر آئینی طریق کار اور خلاف اخلاق رویہ کو پسند نہیں کیا۔ نہ کسی سنجیدہ پاکستانی سے اس کی توقع ہو سکتی ہے۔ یہی بات ہمارے شیعہ سنی دوست ہمیشہ کہتے رہے ہیں۔ بلکہ اتحاد و اتحاد پکارنے کے لئے چند معروف و مشہور اور متعین ہستیوں کی خدمات وقف ہیں۔ مگر افسوس کہ باوجود اس کے جب محرم آتا ہے عاشورا کی خوشی میں جلسے غم کربلا شامل ہوتا ہے۔ اسی طرح اتحاد کے نعروں کے اندر اختلاف کے عوامل اپنا کام کرنے لگ جاتے ہیں ہمارے خیال میں محترم علامہ صدیقی صاحب اور محترم مولانا محمد بخش صاحب مسلم وغیرہ مشہور حضرات محترم شمسی صاحب وغیرہ کے ساتھ مل کر اتحادی جلسے کرنے کی بجائے اگر ملک کا دورہ کریں اور ہر جگہ فساد کے اصلی اسباب و وجوہ معلوم کر کے ان کے انسداد پر اپنی تمام تر توجہ مبذول فرماتے تو اتحاد اتحاد کے ان فریب کن اور خود فریبی میں مبتلا کرنے والے جلسوں سے بدرجہا بہتر ہوتا۔ اگر ہماری یہ درخواست درخور اعتنا سمجھی جائے تو ہم ان نیک دل اور اتحاد پسند حضرات کی خدمت میں درخواست کریں گے کہ وہ ڈیرہ اسمٰعیل خاں جا کر تحقیق کرنے کے بعد اصل بیماری کا علاج سوچیں۔ جہاں دس بارہ علماء سنی اور شیعہ پابند ضمانت ہیں مگر پھر بھی مصیبت ٹل نہیں رہی ہے۔ اسی طرح وہ ضلع مظفر گڑھ تشریف لے جا کر علی پور وغیرہ کے حالات کا جائزہ لیں اور اپنے ہمراہ محترم شمسی صاحب کو بھی لے جائیں اور مل جل کر دیکھیں کہ آیا کسی ایک فریق کی طرف سے انتہائی کمینگی۔ حوصلہ شکنی۔ صبر آزمائی اور دست درازی کا مظاہرہ تو نہیں ہو رہا۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو تعصب اور فرقہ پرستی سے بالا تر ہو کر [illegible]

کے مقابلہ میں کسی سنی فرد یا شیعہ بزرگ کی رعایت کرنی انسانی فرض اور پاکستانی مفاد سے غداری کے مترادف ہے — ہم یہی مطالبہ حکومت پاکستان اور خاص کر گورنر صاحب مغربی پاکستان سے کرتے ہیں کہ وہ ہر اس بات کے خلاف سخت سے سخت اقدام کریں جو فتنہ کی باعث اور امن و امان کو تباہ کرنے والی ہو اور جب تک اس سلسلہ میں سخت قدم نہ اٹھایا جائیگا بڑے بڑے لوگوں اور غلط کار عناصر کو اپنا الو سیدھا کرنے کا موقعہ ملتا رہے گا۔ ہم مندرجہ بالا دونوں امور کی طرف حکومت کو متوجہ کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں —

شیعہ دوستوں کی بے جا ناراضگی

۲۸ جون کو باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں نظام العلماء کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان اجلاس ہوا تھا جس میں کم و بیش ۵۰ ہزار کی حاضری تھی موجودہ ملکی اور مذہبی حالات پر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مفصل تبصرہ کیا تھا اس میں آپ نے الیکشن میں علماء کے حصہ لینے کے اسباب کے ضمن میں یہ بات بھی ذکر کی تھی کہ ملک میں بہت سی باتیں اصلاح طلب ہیں یہاں بعض لوگ کفر کو اسلام کے نام سے اور فسق و فجور کو اسلامی ثقافت کے نام سے پیش کرتے ہیں۔ اس ملک میں آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی ذات پر بھی (خاکم بدہن) حملے ہوتے ہیں اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے ناموس پر بھی۔ اس لئے ملک میں ان تمام برائیوں کو مٹانے اور منکرات کا انسداد کرنے کے لئے آئینی کوششوں کی ضرورت ہے۔ آپ نے اسی سلسلہ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کے پتلے کو جلانے کا ذکر بھی کیا۔ جس کے سلسلہ میں عرصہ سے لاہور میں ایک مقدمہ چل رہا تھا۔ آپ نے اس قسم کی تمام فرقہ دارانہ اور اشتعال انگیزیوں کو بند کرنے کے لئے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ سنی مسلمانوں کی ملک میں غالب اکثریت ہے اس لئے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ یہ ملک ہمارا ہے اور ہم [illegible] کی حفاظت اور ترقی کا فرض سب سے زیادہ عائد ہوتا [illegible]

متفرق خبریں

حضرت مولانا محمد لقمان صاحب کی باعزت بریت

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت سمندری اطلاع دیتے ہیں کہ عرصہ آٹھ ماہ سے اے۔ ڈی۔ ایم صاحب لائلپور کی عدالت میں جناب حضرت مولانا محمد لقمان صاحب مبلغ تحفظ ختم نبوت کے خلاف ایک تقریر کے الزام میں مقدمہ زیر سماعت تھا۔ مقدمہ کے عدم ثبوت کی بنا پر حضرت مولانا کو فاضل عدالت نے باعزت طور پر بری کر دیا۔ حضرت مولانا کی تقریر فضائل صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے عنوان پر ہوئی تھی۔ مولانا کی جانب سے چوہدری گل محمد صاحب اور مولوی محمد نذیر صاحب وکلاء نے مقدمہ کی پیروی کی تھی۔

ایک قادیانی لڑکی کا قبول اسلام

کراچی لالوکھیت ۲/۵ سی ایریا کی باشندہ بشریٰ خانم نے جو قادیانی مذہب کی پیرو تھی۔ ۱۰ جون ۶۳ء کو مرزائیت سے توبہ کر کے اسلام قبول کیا اور ۱۱ جون کو صالح نوجوان مسلمان سید فہیم الحق کے ساتھ شادی کر لی۔ سید فہیم الحق ۲/۴ سی ایریا لالوکھیت کا باشندہ ہے۔ بشریٰ خانم کے والد کا انتقال ہو چکا ہے۔ یہ اپنی ماں اور چچا افتخار احمد بائی کے ہاں رہتی تھی۔ جملہ بھی خواہان اسلام سے التماس ہے کہ دعا کریں کہ خداوند قدوس اس نومسلم لڑکی کو راہ ہدایت پر ثابت قدم رکھے اور بشریٰ خانم کی ماں اور چچا کو جو تاحال قادیانی ہیں قبول اسلام کی توفیق دے آمین۔ (فیض محمد مبلغ ختم نبوت کراچی بندر روڈ)

ایک مرزائی کٹر مسلمان ہو گیا

مولانا محمد اکرام الحق صاحب ناظم دارالعلوم اسلامیہ اشاعت القرآن ڈگری ریسندھ اطلاع دیتے ہیں کہ ایک مرزائی مسلمان ہو گیا۔ اس کی اپنی تحریر مندرجہ ذیل ہے:۔

اعلان عام

منکہ محمد الیاس ولد کالے خاں عام متاثر ہو کر قادیانی مذہب اختیار کیا تھا لیکن مجھے ایسا تجربہ ہوا کہ عوام کو آگاہ ضروری سمجھتا ہوں کہ میں اس مذہب سے بالکل بیزار ہوں اور میں یہ مذہب چھوڑ کر اہل سنت والجماعت کا مذہب اختیار کرتا ہوں۔

مجھے تجربہ ہوا ہے کہ یہ لوگ پہلے تو سبز باغ دکھاتے ہیں اور جب کوئی قادیانی ہو جائے تو اس کا خون جونک کی طرح سے چوستے ہیں، جب وہ بالکل خالی ہو جاتا ہے تو پھر اسے ایک طرف پھینک دیتے ہیں۔ میں اپنے بھائیوں سے عرض کرتا ہوں کہ کبھی بھول کر بھی ان کا مذہب اختیار نہ کرے۔ دستخط محمد الیاس

ایک عیسائی کا قبول اسلام

بروز جمعہ ۲۸/۶ جامعہ عثمانیہ مسجد سشن کورٹ لاہور میں بعد نماز جمعہ تمام نمازیوں کی موجودگی میں جن میں سول سیشنز جج۔ پی۔ ایس۔ پی لاہور بھی موجود تھے مسمی جارج مسیح نے بخوشی بدست مولانا مؤثر شاہ خطیب مسجد ہذا اسلام قبول کیا۔ جس کا اسلامی نام محمد علی رکھا گیا۔ بعد ازاں محمد علی دینی تعلیم کے حصول کے لئے قصور گیا۔ اس کا بھائی قبل ازیں عرصہ تین سال ہوئے مسلمان ہو چکا ہے۔ اور اب دینی علوم سے اچھی خاصی واقفیت رکھتا ہے۔

(سید مؤثر شاہ دیوبندی خطیب)

منڈی پھلرواں میں جلسہ

مورخہ ۱۲ جولائی۔ لھاگا کھرڑا منڈی پھلرواں میں عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں خطیب پاکستان حضرت العلامہ مولانا عنایت اللہ صاحب مدیر الفاروق سرگودھا نے خلافت صدیق اکبر کے دلائل و براہین بیان فرمائے اور مخالفین کے اعتراضات کے دندان شکن جوابات دیئے۔ یہ جلسہ نہایت ہی کامیاب ہوا۔ عوام و خواص بے حد متاثر ہوئے۔ نیز مخالفین نے کافی اثر قبول کیا۔

(مولوی محمد دین از پھلرواں)

عائلی قوانین کے خلاف قراردادیں

جمعیۃ العلماء باغ آزاد کشمیر کی قراردادیں

(از پر صدارت سید محسن شاہ)

(۱) جمعیۃ العلماء کا یہ نمائندہ اجتماع پاک قومی اسمبلی کے ان فیصلوں کا خیر مقدم کرتا ہے جو انہوں نے قرآن و سنت کے مطابق قانون بنانے کا بل پاس کیا ہے۔

(۲) قومی اسمبلی میں عائلی قوانین کا بل بغرض تنسیخ پیش کیا جا کر باتفاق منسوخ ہونا منظور کیا گیا ہے اس کی مکمل حمایت کرتا ہے

(۳) مسلمانوں کا یہ عظیم الشان اجتماع پاکستان کی خواتین سے استدعا کرتا ہے۔ کہ وہ اسلامی قانون کی راہ میں رکاوٹیں پیدا نہ کریں اور اسے اس کو اسلامی سانچہ میں ڈھالنے کی

(۴) مجاہدین باغ کا یہ فقید المثال اجتماع مسلمانان الجزائر کو ان کی آزادی پر ہدیہ تبریک پیش کرتا ہے۔

۵۔ یہ اجتماع حکومت آزاد کشمیر سے استدعا کرتا ہے کہ آنے والے دو ماہ غلہ کی قلت پریشانی کا باعث رہتی ہے اس کے پیش نظر ابھی سے اسقدر غلہ سپلائی گودام میں جمع کیا جائے جس سے عوام علاقہ باغ کی ضروریات پوری ہو سکیں۔

نیز ڈھلی کے مقام پر جو پرانا اور سڑا ہوا غلہ عرصہ سے جمع ہے وہ چونکہ استعمال کے قابل نہیں رہا۔ اس کے استعمال سے عوام میں بیماری پیدا ہونے کا قوی امکان ہے اس لئے اس کی تقسیم نہ کی جائے۔

امیر الزمان۔ ناظم اعلیٰ جمعیت العلماء آزاد پلونچھ۔ کشمیر)

شیخوپورہ کی رجسٹرڈ انجمن اہل سنت کی قراردادیں

انجمن اہل سنت والجماعت (رجسٹرڈ) شیخوپورہ کے زیر اہتمام بروز جمعۃ المبارک ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں قاری محمد امین صاحب نے تقریر فرمائی۔ بعد میں تین قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

ایک قرارداد میں عیسائیت کی روزافزوں اشاعت ترقی پر تشویش کا اظہار کیا گیا۔ حکومت پاکستان پر زور دیا گیا ہے کہ وہ ناجائز رواداری برت کر معصوم ناواقف مسلمانوں کے ایمان ...

دوسری قرارداد میں حکومت کی سرپرستی میں اسلامی ثقافت ... جو بے حیائی۔ فحاشی مردوزن ... ہو رہا ہے کی سخت مذمت کی ... کہ اس اسلامی ثقافت کی ... زور دیا گیا ہے۔

تیسری قرارداد میں ... ممبر حضرات اسلام کے لئے ... ہیں۔ ان کی پوری پوری حمایت ... بشیر احمد بھٹی سیکرٹری انجمن ... (رجسٹرڈ) شیخوپورہ

خطیب کھیوڑہ مولانا ... کا خطاب عام

سابق احرار لیڈر اور ... خطیب حضرت مجاہد ملت ... صاحب نے جامعہ مسجد ... اجتماع سے خطاب فرماتے ... کو غیر اسلامی تصور فرماتے ہو ... ایک قرارداد کی صورت میں ... ایک اسلامی ملک ہے۔ ... کو فوری طور پر منسوخ کیا ... شعبہ ختم نبوت صوفی ...

قاضی عبدالکریم صاحب کا ...

مولانا قاضی عبدالکریم ... سرحد نے جمعہ کے عظیم اجتماع ... خاندانی قوانین کے سلسلے میں ... جلوس کی پرزور مذمت کی آپ ... تقاضا یہی تھا کہ جب قومی ... اس کی مخالفت کر دی تو اس کو ... ڈال دیا جاتا۔ آپ نے کہا ... ہے وہ کسی طرح بھی اس غیر ... نہیں کرے گا۔ آپ نے ... ڈنڈا کے ہوتے ہوئے ... اور چند لالچی نکاح خوانوں ... نے جب اس پر عمل نہیں کیا ... دور میں کون اس پر عمل کرے ... مشاورتی کونسل میں چند علماء ... زور دیا۔ ... عبدالعز...

ہفت روزہ ترجمان اسلام

۲۰ جولائی ۱۹۶۲ء

...ت کو صحیح مشورہ

...ل کوہ پشاور کے تاریخی اجتماع
...علماء کے زیر اہتمام منعقد
... مولانا غلام غوث صاحب
...ل ناظم العلماء نے فرمایا
...ا ہے کہ ذمہ دار افسر بھی
...ی صحیح مشورہ دینے میں کوتاہی

...ن کمشنروں ۔ ڈپٹی کمشنروں،
...وں کا فرض ہے کہ وہ محترم
...ظام دخواہی اور پاکستان
...ل اسلام کے جذبات :
...ے پوری طرح آگاہ کریں۔
...ے عائلی قوانین کی مختلف
...ر کرتے ہوتے ان کو اسلامی
...ن پاک کے صریح احکام کے
...رمایا کہ یہ قرآنی احکام میں
...ت ہے ۔ آپ نے فرمایا
...پارلیمنٹ یا مشاورتی کونسل
...دارات کے تحت عائلی
...ل فیصلہ کر دے تو کیا
...ان لیں گے عوام نے بآواز
...ز نہیں مانیں گے ۔
...حاضرین نے ہاتھ اٹھا کے
...ق کا اظہار کیا ۔ حضرت
...ظام العلماء نے مارشل لار
...ے کے خلاف اعلان حق
...ے کہ ہم کو سولی او رپھانسی
...قرآن کی مخالفت برداشت
...ے حضرت امام ربانی
...ا اور امام احمد بن حنبل
...رضی اللہ عنہ ہمارے سامنے
...ے الجھنے کو پسند نہیں کیا
...ازش میں کوڑوں اور
...خوشی خوشی برداشت

...ارکان ہر محب وطن ہر
...فرض ہے کہ وہ صدر
...مسلمانوں کے جذبات
...ہو بتا دے کو چند ...

مستورات یا مکشوفات

آپ نے آج کل کی بعض مستورات کی بے راہ روی پر اظہار افسوس کیا ۔ بے پردہ عورتوں کے مظاہرہ کی مذمت کرتے ہوئے سرکاری استانیوں کی شرکت پر تبصرہ کیا ، اور کہا ان استانیوں کے پیچھے کسی بڑے استانے کا ہاتھ ہے —
ہوائی جہازوں سے اشتہارات پھینکنا استانیوں اور گرلز اسکول کی لڑکیوں کی شرکت ، اور اسمبلی میں وزیر تعلیم کا لاجواب ہونا ظاہر کرتا ہے کہ بے پردہ عورتوں کی اس بے راہ روی میں سرکاری ہاتھ ہے لیکن کیا یہ چند بے پردہ عورتیں جو سینہ تانے ، سرخی پوڈر لگاتے بازاروں میں دعوت گناہ دیتی پھرتی ہیں یہ کہہ کر شریف خواتین کی نمائندہ ہو سکتی ہیں ۔
جو عورتیں غیر مردوں کے ساتھ ڈانس کرتی ہوں ۔ بغیر محرم کے یورپ امریکہ اور بھارت میں پھرتی ہوں ۔ یہ مستورات ہیں یا مکشوفات ؟ ۔ آپ نے کہا کہ مجھ سے طلبہ کالج کے بعض طالب علموں نے بتایا کہ بیگم سہروردی عرفان اللہ کی صدارت میں لاہور میں چند سال سے اس موضوع پر مذاکرہ ہوا تھا کہ آیا مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے یا نہیں ؟ اس موضوع پر آدھی رات تک تقریریں ہوئیں آخر کار کسی نے روشنی گل کر دی اور یہ معلوم نہ ہو سکا کہ مردوں کی فضیلت ثابت ہوئی یا عورتوں کی ۔ کاش کہ ان بیگمات کو ماضی کے واقعات سے عبرت حاصل ہو جاتی ۔

مولانا نے مسلمانوں سے ⁂

⁂ کو نظر انداز کرنا کسی طرح مفید نتائج کا حامل نہیں ہو سکتا ۔

صدر محترم کا احترام رعایا کا اطمینان اور ملک کا سکون اور امن دامان چند بے پردہ اور ہرجائی عورتوں کی خوشنودی سے کہیں زیادہ عزیز ہے ۔ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ شرعی مسائل میں ہم بارہ سو سال کے علماء شریعت کے فیصلوں کو نظر انداز کر کے خواہ مخواہ اپنے ...

غدّار کون ہے

مولانا نے اس عظیم اجتماع سے دریافت فرمایا کہ کیا اس اجتماع میں سابق مسلم لیگی دوست ہیں ؟ جواب ملا " ہیں " ۔ آپ نے دریافت کیا ۔ کیا سابق سرخپوش بھی ہیں ۔ آوازیں آئیں " ہیں " ۔ آپ نے پوچھا عوامی لیگ والے اور دوسری پارٹیوں کے لوگ ہیں ۔ عوام نے کہا سب ہیں ۔
آپ نے دریافت کیا کیا ان میں سے کوئی بھی پاکستان کا ، وطن کا یا مملکت کا مخالف ہے آوازیں آئیں ۔ نہیں — پوچھا کوئی بھی ملک کو کمزور دیکھنا چاہتا ہے ؟ یا ہندوؤں اور سکھوں سے دوبارہ ملانا چاہتا ہے ۔ آوازیں آئیں " ہرگز نہیں " ۔ آپ نے پوچھا کہ اپنے اس وطن کی حفاظت کے لئے ہر طرح قربانی کے لئے تیار ہیں — سب نے کہا بے شک ' تو آپ نے فرمایا کہ جو شخص خیالات و جذبات کے باوجود بھی پٹھانوں کو غیر محب وطن کہے یا غدار قرار دے وہ سب سے بڑا غدار اور دشمن پاکستان ہے ۔ اس کا مطلب اپنا اُلّو سیدھا کرنے کے لئے اہل ملک میں انتشار پیدا کرنا اور گڑے مردے اکھاڑ کر سر پھٹول کرانے کی منحوس کوشش کرنا ہے ۔
آپ نے فرمایا کہ ان بدخود غلط محبانِ وطن نے مارشل لا سے پہلے کیا کچھ نہیں کیا ۔ انہوں نے ملک کی اینٹ سے اینٹ بجا دی تھی ۔ مارشل لا نے آکر کچھ سہارا دیا ۔ مگر افسوس کہ فوجی حکومت سے بھی ان خود غرضیوں کی لائی ہوئی تباہی کی تلافی نہ ہو سکی ۔ اب پھر جمہوریت جمہوریت کے نعرے ہیں ۔ ہم نے ۱۱ سال جمہوریت دیکھی ہے اور تین سال صدارت ۔ ہمیں تو اسلام اور صرف اسلام چاہیئے ۔ چاہے وہ صدر کے ذریعہ ہو یا پارلیمنٹ کے ذریعہ ۔ ہم اس جمہوریت پر معاذ اللہ فدا ہونے کے لئے تیار نہیں جس میں جوتوں میں دال بٹتی تھی ۔

⁂ کہا کہ مظاہرہ کرنے والوں ... ہو سکتا ہے

سردار بہادر خاں کے انکشافات

حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے اس عظیم اجتماع میں سردار بہادر خاں کے ان انکشافات پر کہ ۱۹۵۳ء کے بعد کے سارے انقلابات میں امریکہ اور برطانیہ کا ہاتھ رہا ہے یہ کہا کہ سردار بہادر خاں جب وزیر تھے انہوں نے کیوں یہ راز فاش نہ کئے ۔ اور ۱۱ سال تک قوم کو کیوں اندھیرے میں رکھا ۔ اور کیا لیاقت علی خاں مرحوم کے قتل میں بھی بیرونی ہاتھ تھا یا نہیں ۔ آپ نے فرمایا کہ غداروں کی پردہ پوشی ملک سے بڑی غداری ہے ۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ ہم کو ان محب وطن افراد کے نام بتائے جائیں جن کی اجازت سے سید اکبر اسٹیج کے پاس بیٹھا تھا ۔ اور ان محبانِ وطن سے بھی روشناس کرایا جائے ۔ جن کی بدولت سری نگر کے پاس سے مجاہدین نے سو میل تک پسپائی کو قبول کیا جب کہ کشمیر کا مسئلہ ہمیشہ کے لئے فیصلہ ہونے میں دو چار گھنٹوں کی دیر تھی ۔

⁂ اور فریب خوردہ ہم کو ان کی پرواہ نہیں ہے ۔ ہمیں قرآنی احکام کی حفاظت کرنی ہے ۔ ان کی غوغا آرائی صرف اپنی رسوائی ہے اور بس ۔
آپ نے یہ بھی بتایا کہ زنا کی شرعی سزا کے سلسلہ میں جب صوبائی اسمبلی میں بحث ہوئی تو بعض ممبروں نے چودھویں صدی کے خود ساختہ مجتہد و مجدد (مودودی صاحب) کی تحریرات کی آڑ لے کر کہا کہ پہلے معاشرہ درست کرو ۔ بعد میں یہ سزائیں جاری کرو ۔ حالانکہ معاشرے کی اصلاح کے لئے ان سزاؤں کا ہونا بھی ضروری ہے جیسے کہ سعودی عرب میں ہوا اور ہو رہا ہے ۔

بدل اشتراک

سالانہ پانچ روپے
ششماہی تین روپے

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں فیصلہ ہو گیا

چونکہ اس فیصلے کی مانگ زیادہ ہے اور بعض دوستوں کو اخبار نہیں ملا۔ اس لئے اس کو دوبارہ شائع کیا جاتا ہے ۔ (مدیر)

کچھ دنوں سے حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند راولپنڈی تشریف لائے اور آپ نے فریقین کے درمیان سمجھوتہ کرا
چنانچہ ایک فریق کی طرف سے مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور دوسری طرف قاضی نور محمد صاحب اور مولانا غلام اللہ خان
صاحب نے دستخط کر دیئے اور مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب اس وقت موجود نہ تھے اس لئے مولانا غلام اللہ خان صاحب اور قاضی نور
صاحب نے شاہ صاحب سے دستخط کرانے کی ذمہ داری لے لی ۔ اگر شاہ صاحب دستخط کرنے سے انکار کریں تو پھر کیا ہوگا اس کی بھی ایک تحریر کی
گئی ۔ دونوں تحریریں حسب ذیل ہیں :۔

تحریر نمبر ۱ : عامہ مسلمین کو فتنہ نزاع و جدال سے بچانے کے لئے مناسب ہوگا کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ کے ہر دو فریق
کے ذمہ دار حضرات عبارت ذیل پر دستخط فرمائیں ۔ یہ مسئلہ قدر مشترک ہوگا ۔ ضرورت پڑنے پر اسے ہی عوام کے سامنے پیش کر دیا جائے تفصیل
پر زور نہ دیا جائے ۔ عبارت مجوزہ حسب ذیل ہے :۔ وفات کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسد اطہر کو برزخ (قبر شریف) میں بہ تعلق روح
حیات حاصل ہے اور اس حیات کی وجہ سے روضۂ اقدس پر حاضر ہونے والوں کا آپ صلوٰۃ و سلام سنتے ہیں ۔

محمد علی جالندھری عفا اللہ عنہ ۔ لاشئے غلام اللہ خاں ۔ احقر محمد طیب وارد حال راولپنڈی ۲۲ جون ۱۹۶۲ء نور محمد خطیب قلعہ دیدار سنگھ ۲۲ رجون ۱۹۶۲ء ۱۸ محرم

تحریر نمبر ۲ ۔ ہم اس کی پوری کوشش کریں گے کہ سید عنایت اللہ شاہ صاحب سے بھی اس تحریر پر دستخط کرائیں جس پر ہم نے دستخط کئے ہیں ۔ اگر ممدوح اس پر
دستخط نہ کریں گے تو ہم مسئلہ حیات میں اس تحریر کی حد تک ان سے برأت کا اعلان کر دیں گے ۔ نیز اپنے جلسوں میں ان سے مسئلہ حیات پر تقریر نہ کرائیں گے اور اگر اس
مسئلہ میں وہ کوئی مناظرہ کریں گے تو ہم انہیں اس بارہ میں مدد نہ دیں گے ۔

لاشئے غلام اللہ خان — نور محمد خطیب جامع قلعہ دیدار سنگھ ۱۸ محرم ۱۳۸۲ھ

مولٰنا لال حسین صاحب اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب کا مناظرہ

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مدعی علم اور منکر حیات النبی سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کو گجرات میں مولانا لال حسین کے مقابلہ میں شکست فاش ہوئی ۔ اصل وجہ یہ ہے کہ حق ہمیشہ غالب رہتا ہے ۔ فتح حق کی ہوا کرتی ہے ۔ یہ سید عنایت اللہ شاہ ہی تھے ۔ جن کی وجہ سے ان کے سارے رفقاء حیات النبی کے انکار میں بدنام تھے ۔
الحمد للہ تعالیٰ کہ اب حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب کی برکت سے یہ مسئلہ کا فیصلہ اور ایک قدر مشترک پر اتفاق ہو گیا دیکھئے شاہ صاحب کی ضدی طبیعت اس فیصلے پر دستخط کرنے کو تیار ہے یا نہیں ۔

اس سے قبل ۱۵ جون ۱۹۶۲ء کو رات کے ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک گجرات کی مسجد حیات النبی میں شاہ صاحب اور مولانا لال حسین صاحب اختر کے درمیان مناظرہ ہوا تھا
(۱) شاہ صاحب نے کہا کہ اہل سنت کا اجماع ہے کہ استدلال پہلے قرآن سے کیا جا۔ بعد میں حدیث سے اور اس کے بعد قیاس و بزرگان دین کے اقوال سے ۔ لہذا اس مسئلہ پر پہلے قرآن کی آیات پیش کی جائیں ۔

مولانا لال حسین صاحب نے فرمایا ۔ کہ اہل سنت میں دیوبندی، بریلوی ۔ اہل حدیث وغیرہ بہت سے فرقے ہیں آپ متعین کریں کہ آپ کا تعلق کس فرقے سے ہے ۔ کیا آپ دیوبندی ہیں ۔ دوسری بات یہ ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک صحابی کو یہ وصیت فرمائی کہ مخالفین کے سامنے قرآن نہ پیش کرنا کہ وہ ذو الوجوہ ہے (یعنی اس میں ضد و تعصب کی وجہ سے تاویلیں کی جا سکتی ہیں) حدیث رسول پیش کرنا ۔ کیا اس قول کے بعد اجماع کا دعویٰ صحیح رہ سکتا ہے ۔
(۲) اگر آپ دیوبندی ہیں تو کیا اکابر دیوبند کا عقیدہ جو المہند میں ہے آپ اس کو مانتے ہیں ۔ ۔ ۔ کی نمائندگی کرتے ہیں ؟

مولانا عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کے نام کھلی چٹھی

(یہ چٹھی بذریعہ رجسٹری بھیجی گئی ہے)

سلام مسنون ۔ آپ نے ۱۵ جون ۱۹۶۲ء کو رات ۱۱ بجے سے ۲ بجے تک مسجد گجرات میں حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مضمون پر مناظرہ میں مجھ سے شکست کھائی ہے اس سلسلہ میں آپ نے اور آپ کی گجراتی جماعت نے منکرین قرآن و ۔ ۔ کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا ہے جو کذب اور افترا پردازی کا بے مثال ۔ ۔ مسئلہ کے حل کا صحیح طریق یہ تھا کہ ہمارا اور آپ کا تحریری مناظرہ ہوتا ۔ فریقین پرچے اور ثالث حضرات کا فیصلہ شائع ہو جاتا ۔ مناظرہ کے مطالعے سے عوام و خواص پر واضح صحیح مسلک ہمارا ہے یا آپ کا ۔ لیکن آپ نے تحریری مناظرہ سے اس لئے انکار کیا ۔ حقیقت عیاں نہ ہو اور آپ اپنا نیا فرقہ بنانے میں منہمک رہیں ۔
آپ سستی شہرت حاصل کرنے کے لئے عموماً تقریروں میں ہمیں تقریری مناظرہ کا ۔ ۔ کرتے ہیں ان حالات میں میں نے مناسب سمجھا ہے کہ ملک میں ہر جگہ احقاق حق اور ابطال ۔ ۔ کے پیش نظر مجمع عام میں آپ سے بالمشافہ مناظرے کئے جائیں تاکہ عامۃ المسلمین ۔ ۔ لگالیں کہ ہم دونوں میں سے حق پر کون ہے ۔ عریضہ ہذا موصول ہوتے ہی آپ اپنا پروگرام مجھے تحریر فرمائیں ۔ جہاں جہاں آپ تقریر کے لئے جائیں گے میں اکثر مقامات پر آپ سے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مضمون پر عامۃ المسلمین کے سامنے تقریری مناظرہ ۔ ۔ پتہ ذیل پر اپنے ایک ماہ کے پروگرام سے جلد مطلع فرمائیں ۔ ۱۹ محرم ۱۳۸۲ھ ۲۳ جون
لال حسین اختر ۔ مبلغ ختم نبوت ۔ مین بازار فیض باغ ۔ لاہور

مولانا نے فرمایا کہ شاہ صاحب تحریری مناظرہ سے انکار کرتے ہیں اور تقریری ۔ ۔ کو روکنے کے لئے پولیس کی پناہ لیتے ہیں ۔ مولانا نے فرمایا کہ بحیثیت گجراتی ۔ ۔ آپ جب بھی تقریری مناظرہ کی اجازت لیں گے میں حاضر خدمت ہوں گا ۔ عوام نے ۔ ۔

ملکی چچا سردار بہادر خاں کا علمِ غیب اور عجیب انکشافات

محترم سردار بہادر خاں یوں بھی ہمارے
قومی لیڈر ہیں - آپ پہلے وزیر
چکے ہیں اور دوسری ذمہ داریوں
انجام دے رہے ہیں - اور اب تو آپ
ملکی چچا ہیں - یعنی مملکت پاکستان
کے صدر جو کسی خادر نہیں بلکہ کمنٹری وزیر
کے حقیقی بھائی ہیں اس لئے
لئے ہر طرح قابلِ احترام ہیں -
جو باتیں کر رہے ہیں افسوس کہ
سمجھنے سے ہم قاصر ہیں - آپ نے
پارلیمنٹ میں جن خیالات کا اظہار
ہے اور جن جن انکشافات کو قوم کے
رکھا ہے وہ عجیب بھی ہیں اور
قریف بھی - اور بعض امور ان
وضاحت طلب ہیں
آپ نے یہ کہہ کر کہ امریکہ اور برطانیہ
کے معاملات میں دخیل ہیں اور
الدین کے بعد جتنے انقلابات آئے
ان میں ان دونوں کا ہاتھ تھا، ملک
سنسنی پیدا کر دی ہے - لوگ سوچنے
ہیں کہ واقعی ہمارا انظام اتنا کمزور
رہا ہے کہ اس میں غیر حکومتیں دخل
سکتی ہیں اور دخل بھی ایسا کہ جب
ہیں حکومت بدل دیں -
یہ بات جو سردار بہادر خاں نے
ہے معمولی بات نہیں ہے - اس
یہ ہے کہ ہماری ہر حکومت امریکہ
طانیہ کے اشارے پر چلنے میں
ہے - ورنہ اس کو انقلاب کے
کے لئے تیار رہنا پڑے گا
آپ نے خواجہ ناظم الدین کے انقلاب
بعد کے سارے انقلابات میں امریکہ
برطانیہ کا دخل بنایا ہے - مگر اس
قبل کی بات پر آپ نے اب بھی
ڈال دیا - کیا لیاقت علی
خاں مرحوم کی شہادت میں تو ان کا
ہاتھ نہ تھا؟ کیا ظفر اللہ خاں کے
کئی معاہدے اسی دباؤ کے تحت
نہیں ہوئے؟ آپ نے مرزا اسکندر
کے انقلاب کو بیرونی انقلاب قرار
دیا اور اس کی سند میں خود مرزا اسکندر
کا اعتراف نقل کیا - اسی طرح الجھ

فوجی حکومت کو آپ نے بیرونی دباؤ یا
اشارے سے مستثنیٰ کر دیا ہے - ہمارا
بھی خیال ہے -
لیکن یہاں ایک اہم سوال ہے کہ
آپ نے اپنی وزارت کے زمانہ میں یہ
راز کیوں فاش نہیں کئے آپ نے قوم
کو کیوں اتنے عرصہ تک اندھیرے میں
رکھا اور اب آپ یہ فرما رہے ہیں کہ
امریکہ متحدہ بھارت کے حق میں ہے
اور پاکستان کو ہندوستان میں مدغم کرنا
چاہتا ہے - اگر یہ بات ہے تو پھر امریکہ
سے معاہدات کا کیا معنی اور سابقہ مسلم لیگی
حکومتوں نے کیوں کر اس پاکستان دشمنی
کو برداشت کیا اور آپ کیوں منہ میں
گھنگھنیاں ڈالے بیٹھے رہے اور
اور پاکستان کو بھارت میں ضم کرنے
اور کشمیر کا مسئلہ بھارت کے منشاء
کے مطابق حل کرنے کا علم ہو کر آپ نے
کیوں پاکستان سے وفاداری کا حق ادا
کرتے ہوتے اس کے خلاف شدید
آواز نہیں اٹھائی - جب کہ آپ یا آپ
کے دوست مسٹر عبدالقیوم صاحب
مسلم لیگ کے کرتا دھرتا بھی تھے -
جس کو آپ ملک کی بہت بڑی سیاسی
جماعت سمجھتے ہیں - اور جس کے جھنڈے
کے نیچے لانے کے لئے آپ نے لوگوں
کے دلوں کا حال بیان کرنا شروع
کر دیا ہے آپ نے کہا ہے کہ بعض
لوگوں نے دل سے پاکستان کو نہیں مانا
کیا آپ کو علم غیب حاصل ہے؟ کیا
آپ یہ کہہ کر پاکستانیوں کو تفرقہ اور باہمی
منافرت پر نہیں اکساتے؟ کیا آپ نے
ڈاکٹر خاں صاحب کو تمام مغربی پاکستان
کا قائد تسلیم نہیں کیا تھا؟ کیا آپ نے
ان کا دل چیر کر دیکھا تھا، اگر زبانی باتوں
پر اعتبار کیا تھا تو پھر اوروں کے لئے
یہ رٹ لگاتے رہنے میں کیا فائدہ ہے
جو بارہا پاکستان سے وفاداری کا اعلان
کر چکے ہیں - کیا اس طرح آپ ان
لوگوں کا متحدہ محاذ بنانا چاہتے ہیں
جنہوں نے پاکستان کو اپنی جبری وراثت
سمجھ کر خوب لوٹا - خوب کمایا، خوب

یا عشرت کدہ بنا کر چھوڑ دیا - پھر اقتدار
کے لئے آپس میں بھی دست و گریباں
ہو گئے - پیر صاحب مانکی، دولتانہ
ممدوٹ اور عبدالقیوم تک اکٹھے
نہ رہ سکے - جن سے فوجی حکومت نے
قوم کی گلو خلاصی کرائی -
کیا آپ یہ بتا سکیں گے کہ جب امریکہ
پاکستان کو بھارت میں ضم کرنا چاہتا ہے یا
کشمیر کے مسئلہ کو بھارت کے منشاء
کے مطابق حل کرانے کا آرزومند ہے
تو پھر اس کے گیہوں کھانا کہاں کی غیرت
ہے اور اس کے پادریوں کو کھلے بندوں
پاکستان میں جاسوسی کا نظام قائم کرنے
کی اجازت دینا کہاں تک درست ہے -
اور آپ کی کالعدم مسلم لیگ اور مسلم لیگی
حکومتوں نے ان کے خلاف کیا اقدامات
کیے تھے - اور اب آپ کیا کرنا چاہتے
ہیں — آپ کہتے ہیں ملک میں ایک
ہی مضبوط پارٹی (یعنی مسلم لیگ) ہونی
چاہیئے کیا اس سے یہ بہتر نہیں ہے کہ
ملک میں مضبوط اور مستحکم حکومت ہو -
جس کی بنیاد اسلام پر ہو - اور ملک کے
نمائندے پدرم سلطان بود کے نعرے
سے نہیں بلکہ علم و عمل، دیانت و امانت
اور ملی خدمات کے جذبہ سے چنے جائیں
پھر حکومت اور عوام کے یہ نمائندے ملی
جذبہ سے سرشار ہو کر باہمی مشورہ سے
قومی کشتی کو ساحل مراد کی طرف چلانا
شروع کر دیں
ہمارا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ ہم مسلم لیگ
کی کارگزاریوں سے انکار کرتے
ہیں یا یہ کہتے ہیں کہ وہ ملک کی سب سے
بڑی اور مسلم جماعت نہ تھی - یا اس نے
پاکستان کے لئے کام نہیں کیا -
ہمارا مطلب صرف یہ ہے کہ اب وہ
وقت نہیں رہا جب کہ ایک آواز پر مسلمانوں
کی غالب اکثریت متفق ہو جاتی تھی —
اب تو سیاسی کارکنوں کی خود غرضیوں نے
ملک میں بہت سی متحارب پارٹیاں بنا دی
ہیں - اور ان کا متحد کرنا آپ کے
بس کا روگ نہیں ہے - آپ کل جن
بنگالی ممبروں کو اپنے جیب میں سمجھ رہے

منہ موڑے ہوتے ہیں اور مغربی پاکستان
کے بعض مخلص دوست بھی آپ کو چھوڑ
بیٹھے ہیں - یہ بے وفاؤں کی دنیا ہے
محترم سردار بہادر خاں صاحب -
بہادر بن کر جماعتی عصبیت سے بالاتر
ہو کر اب صرف اور صرف اسلام اور
پاکستانی مفاد کے لئے بات کریں - اس
میں امید ہے کہ زیادہ سے زیادہ ہمنوائی
حاصل ہوگی - اور برکت بھی -
ہم دیانتداری سے کہتے ہیں کہ ہمیں
مسلم لیگ سے چڑ نہیں ہے نہ اس کے
کسی لیڈر سے ہم صرف وہ بات چاہتے
جو قابل عمل ہو - آج ہم کوئی پارٹی بھی
زندہ کریں گے تو جنگ اطراف شروع
ہو جائے گی ہاں ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں
کہ آپ جماعتی عصبیتوں سے علیحدہ ہو کر
قوم کو اتحاد کی دعوت دیں گے تو ملک کا
بہت بڑا حصہ آپ کی آواز پر لبیک کہے گا
اس وقت ہر مسلمان سمجھتا ہے کہ ملک و
ملت کو قربانی کی ضرورت ہے - ہمارے
لاینحل مسائل یک جہتی ہی سے حل ہو سکتے
ہیں اور اسلام سے بڑھ کر اخوت و اتحاد
کا ذریعہ اور کوئی نہیں ہے — لیکن
اسلام ایسا نہ ہو کہ اپنے مطلب کا حصہ
لے لیا اور دوسرا چھوڑ بیٹھے - جیسے آج
ہماری مغرب زدہ اور بے پردہ مستورات
(بلکہ مکشوفات) کر رہی ہیں - یا جیسے
بعض قانون دان جن کا دماغ فرنگی چاٹ چکا
ہے ان کو اسلام کے مسائل سمجھ میں ہی نہیں
آتے - آپ کو اللہ تعالیٰ کا قطعی وعدہ
یاد دلائیں -

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ

اگر تم اللہ تعالےٰ کے دین کی مدد کرو گے
وہ تمہاری مدد فرمائیں گے -

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

مضمون نگار حضرات

کی خدمت میں گذارش ہے کہ جہاں تک
ممکن ہو مضمون کو مختصر تحریر فرمائیں تاکہ
جلد شائع کیا جا سکے -

مظاہرہ کرنے والی عورتوں کے نکاح ٹوٹ گئے

انجام کراچی نے اپنی اشاعت ۱۱ جولائی میں پہلے صفحہ پر عنوان مندرجہ بالا کے تحت لکھا ہے "لاہور ۱۰ جولائی کل جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے مولانا کوثر نیازی نے عائلی قوانین کی منسوخی کے خلاف عورتوں کے مظاہرہ کی مذمت کی اور کہا کہ کوئی عورت اگر قرآن کریم کے بتائے ہوئے اصولوں کو ظالمانہ اور غیر منصفانہ قرار دے تو اس کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے۔ آگے چل کر کہا، ان مظاہروں میں حصہ لینے والی خواتین نے جس انداز سے اسلامی اصولوں کی تکذیب کی ہے اس سے ان سب کے نکاح ٹوٹ گئے۔"

مسئلہ تو صاف ہے اگر قرآن پاک کے کسی حکم کا انکار یا تکذیب کی جائے یا اس کو ظالمانہ کہا جائے بلکہ کسی بھی شرعی حکم کا مذاق اڑایا جائے اسی وقت ایمان رخصت اور آدمی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور جب بیوی اور خاوند میں سے ایک مرتد ہو جائے تو مسلمان کا نکاح مرتد کے ساتھ کیسے باقی رہ سکتا ہے۔ اس لئے اس میں شبہ نہیں کہ جس عورت نے بھی قرآنی حکم کا انکار کیا وہ خاوند پر طلاق ہو گئی بشرطیکہ اس کا خاوند مسلمان ہو اگر وہ پہلے سے ہی مرتد ہو تو اَلْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ کے مطابق دونوں مرتد آپس میں گزارہ کر سکتے ہیں۔ مگر یہاں دو سوال پیدا ہوتے ہیں کوثر نیازی صاحب جن کا نکاح توڑنا چاہتے ہیں ان کو نکاح کی کیا ضرورت ہے۔ وہ نکاح ثانی پر تو اعتراض کرتی ہیں مگر بے نکاح بس داشتہ رکھنے پر بھی وہ ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔ اس قسم کی عورتیں قید نکاح میں رہ کر بھی دوستوں سے تعلقات رکھتی ہیں۔ نکاح نہ رہے تو وہ اور بھی خوش ہوں گی

دوسری بات یہ ہے کہ کوثر

نیازی صاحب نے جو حق گوئی و بے باکی ان عورتوں کے خلاف اختیار کی ہے کیا وہی جرأت مفتی مودودی کے بارہ میں بھی کریں گے۔ اس میں کسی مسلمان کو

کا منشا ہے مگر مودودی صاحب عورتوں اور مردوں کے اختلاط کے زمانہ میں اس شرعی سزا کو ظلم کہتے ہیں۔ کیا محترم نیازی صاحب یہ بتائیں گے کہ شرعی سزا کو ظلم کہنے والا کافر ہو جاتا ہے یا نہیں اور اس کی بیوی طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(مودودی کی اصل عبارت یہ ہے)
مودودی کی کتاب تفہیمات حصہ دوئم صفحہ ۲۸۱ سطر ۷ پر ہے

"جہاں عورتوں اور مردوں کی سوسائٹی مخلوط رکھی گئی ہو۔ جہاں مدرسوں میں دفتروں میں کلبوں اور تفریح گاہوں میں خلوت اور جلوت میں ہر جگہ جوان مردوں اور بنی ٹھنی عورتوں کو آزادانہ ملنے جلنے اور ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا موقعہ ملتا ہو۔ جہاں ہر طرف بے شمار صنفی محرکات پھیلے ہوئے ہوں اور ازدواجی رشتے کے بغیر خواہشات کی تسکین کے لئے ہر قسم کی سہولتیں بھی موجود ہوں جہاں معیار اخلاق بھی اتنا پست ہو کہ ناجائز تعلقات کو کچھ بہت معیوب نہ سمجھا جاتا ہو ایسی جگہ زنا اور قذف کی شرعی حد جاری کرنا بلاشبہ ظلم ہوگا۔"

یہ مفتی مودودی صاحب کی اصل عبارت ہے۔ اردو میں ہے اور اپنی شرح آپ ہے۔ یہی تقریر بیگم شاہنواز نے گول باغ لاہور میں کی تھی۔ فرق اتنا ہے کہ بیگم شاہنواز کسی بھی وقت ان شرعی سزاؤں کو صحیح نہیں سمجھتی اور مودودی صاحب آج کل کی طرح بے باک اور مخلوط سوسائٹی میں ان سزاؤں کو ظلم قرار دے رہے ہیں۔ کیا قرآن پاک نے یہ کہا ہے کہ اچھی سوسائٹی میں سزا دو اور بدمعاشوں کی سوسائٹی میں نہ دو۔ یا یہ حکم ایک زمانہ کے لئے ہے دوسرے زمانہ کے لئے نہیں ہے یا ایک ملک کے لئے ہے، دوسرے ملک کے لئے نہیں ہے۔ اگر قرآن پاک کی

اگر بیگم شاہنواز زنا کی شرعی ظلم کہے تو نکاح ٹوٹ جاتے اور مودودی کہے تو نہ ٹوٹے۔ ہم کو قرآن و اسلام کے مقابلہ میں کسی بڑی سے بڑی شخصیت کی پرواہ کئے بغیر حق کہہ کر دار پر چڑھ جانے کا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ کیا نص قرآنی کے مقابلہ میں اجتہاد جائز ہے؟

ہم محترم نیازی صاحب سے امید کرتے ہیں۔ کہ وہ صاف صاف بتائیں کہ آیا مودودی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت سے ان کا نکاح بھی ٹوٹ گیا ہے یا نہیں۔

میں آپ کی اطلاع کے لئے یہ عرض کرتا ہوں کہ جب صوبائی اسمبلی میں زنا کی شرعی سزا تجویز پیش ہوئی تو بیگم شاہنواز کے سوا بعض دوسرے مقرروں نے بھی پہلے سوسائٹی اور معاشرہ کو درست کرنے کی آڑ میں تجویز کی مخالفت کی۔ کیا اس کفر کا راستہ خود مودودی صاحب نے ہموار نہیں کیا؟

ہم یہ سوال باوجود اس کے کہ ہم کو مودودی کے عقائد و مسائل سے اختلاف ہے، نیازی صاحب سے مخلصانہ طور پر کر رہے ہیں۔ امید ہے کہ وہ جماعتی عصبیت سے بالاتر ہو کر اس کا اسی جذبہ سے جواب دیں گے۔ جس جذبہ کے تحت بے پردہ اور بے باک عورتوں پر حکم لگایا ہے۔

ہم آخر میں یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم نیازی صاحب سے اصل مسئلہ میں متفق ہیں۔ کہ کلمۂ کفر بکنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ عائلی قوانین کو کسی بھی وقت ہم نہیں مانیں گے۔ اس کے بارہ میں ہمارا پہلا اور آخری ایک ہی اعلان ہے۔ مگر مودودی اور بیگم شاہنواز میں امتیاز کرنا ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔

ناظرین

علماء لدھیانہ کے مشہور مجاہد خاندان کی ایک اور شمع بجھ گئی

مفتی صاحب موصوف حضرت مولانا شاہ محمد عبداللہ صاحب قدس سرہ کی لدھیانہ کی موجودہ اولاد میں سب سے بڑے فرزند تھے۔ آپ حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کے حقیقی بڑے بھائی اور رئیس الاحرار مولانا حبیب الرحمٰن مرحوم کے چچا تھے۔ آپ نے حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ سے کتاب و سنت کا علم حاصل کیا۔ اس کے بعد تحریک آزادی ہند میں شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت میں شامل ہو گئے۔ جو کہ اس خاندان کی ذاتی وراثت تھی۔

جب تک ریشمی رومال کی تحریک چلتی رہی مفتی صاحب مرحوم اس کے اہم رکن رہے شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ کو آپ پر سب سے زیادہ اعتماد تھا اور اہم مشوروں میں انہیں برابر شریک کرتے رہے۔ لیکن جب یہ تحریک بعض نااہل شرکاء کی وجہ سے عملاً ناکام ہو گئی۔ تو مفتی صاحب موصوف نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

مفتی صاحب مرحوم دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل نہایت ذہین، دیانتدار اور معاملہ فہم شخصیت تھے۔ مذہب و ملت کے مشکل سے مشکل مسائل پر آپ کو پورا عبور حاصل تھا۔ آپ کے انتقال سے صرف علماء لدھیانہ ہی کے خاندان کو نقصان نہیں پہونچا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ عالم اسلام ایک ذہین فقیہہ کی خدمات سے محروم ہو گیا تو غلط نہ ہوگا۔ آپ نے ۱۹ جون ۱۹۷۰ء کو وطن مالوف سے دور ملتان میں ۸۴ سال کی عمر میں داعی اجل کو لبیک کہا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام منتسبین دارالعلوم دیوبند اور دیگر احباب سے درخواست ہے کہ مفتی صاحب مرحوم کے لئے ایصال ثواب فرما کر سعادت دارین حاصل کریں اور حق نسبت کا فرض ادا کریں۔

شیعہ دوستوں کی بے جا ناراضگی

صفحہ اوّل کا بقیہ

یہی اس کی سپرٹ تھی ۔ اس پر ہمارے معاصر ہفتہ وار "اسد" (شیعہ پرچہ) نے ۲۷ جولائی کی اشاعت میں مقالہ افتتاحیہ لکھا اور سرخی یوں قائم فرمائی ۔ "مولانا غلام غوث ہزاروی کی اشتعال انگیزی" اس مضمون میں مولانا کی طرف یہ جملہ منسوب کیا ہے "ہم اکثریت میں ہیں لہٰذا ملک ہمارا ہے" (باقی صفحہ

پھر اس پر خوب تردیدی مضمون لکھ مارا ہے ۔ حالانکہ جو بات ہمارے شیعہ دوست ان کے جملے سے پیدا کرنا چاہتے ہیں وہ مولانا کی مراد ہرگز نہیں ہے ۔ پتلا جلانے کے سلسلہ میں کہتے ہیں کہ ملزموں کا موقف یہ ہے کہ ہم نے عمر بن سعد کا پتلا جلایا تھا یہی موقف حویلیاں کے سلسلہ میں بھی شیعہ ملزموں نے اختیار کیا تھا ۔ بہر حال ایک طرف تو معاصر مذکور یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جلانے والوں نے عمر بن سعد کا پتلا جلایا تھا ۔ دوسری طرف آگے چل کر خود لکھتے ہیں کہ اگر کسی شخص کا پتلا بنا کر جلانا کوئی قابل اعتراض بات نہیں ہے ۔ اگر قابل اعتراض نہیں تو انکار کرتے ہوئے عمر بن سعد کی آڑ کیوں لی گئی ۔ اگر شیعہ دوست مولانا کی بات کو خواہ مخواہ غلط معانی پہنا کر بات کا بتنگڑ بنائیں تو ہمیں کوئی شکایت نہیں ہے انہوں نے پاکستان کے صدر محترم محمد ایوب خاں کی ایک تقریر پر جو کچھ عرصہ پہلے انہوں نے یونیورسٹی ہال لاہور میں کی تھی کہ ہم کو خلافت راشدہ اور خاص کر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے طرز پر حکومت چلانی چاہیئے" اظہار افسوس کرتے ہوئے ملک بھر کے شیعہ حضرات کی کانفرنس بلا کر اس پر بحث کی تھی ۔ پھر اپنے اخباروں میں ساری کارروائی کی اشاعت بھی کی تھی ۔ وہ ذرا سی بات سے بھی چڑ جاتے ہیں حالانکہ وہ بات ان کے خلاف قطعاً نہیں کہی گئی ہوتی ہے ۔

دوستو! آپ کو حوصلے بلند رکھنے چاہئیں ۔ آپ کو پاکستان کی حصہ داری سے کون نکال سکتا ہے ۔ غرض صرف یہ ہے کہ آپ از راہ کرم اپنے طرز عمل پر نظر ثانی کر کے اپنے اس پاکستان پر رحم کریں ۔ آخر اس سال کچھ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ایک محلے والے محلہ چھوڑ کر اور مسجد کو تالا لگا کر عاشورا کی رات کو بھاگ گئے اور چابیاں پولیس کو دے گئے ہمارے محترم دوستو! اس ملک میں بزرگوں کا احترام کرنا اور جذبات کا خیال رکھنا ہوگا ۔ ہم بڑے ادب سے محترم مدیر اسد کی توجہ ضلع مظفر گڑھ کے اندر علی پور میں ایک مقدمہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں اگر ہمارے شیعہ دوست اس ملک پر رحم کرتے ہوئے اپنے اس قسم کے بھائیوں کو نصیحت کریں تو ملک ان کا شکریہ ادا کرے گا ورنہ خود را فضیحت دیگراں را نصیحت کی مثال صادق آئے گی ۔

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب مدظلہ کے ارشادات

مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی خطیب جامع جناح کالونی لائلپور نے ۶/۲۲ کو خطبہ جمعہ میں آیات قرآنیہ سے ایک اسلامی حکومت کے حقوق و فرائض بیان کرتے ہوئے حالات حاضرہ پر بصیرت افروز تبصرہ فرمایا جس میں عائلی قوانین کے مرکزی اسمبلی میں زیر غور لانے پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور اسے ضروری قرار دیا ۔ نیز ملک کے قدیم و جدید مروجہ قوانین کو شریعت اسلام کے مطابق کرنے کے لئے ایک کمیٹی کی تشکیل پر دلی مسرت کا اظہار کیا ۔ اور یہ مطالبہ کیا کہ کمیٹی میں ماہرین قانون اسلام کی برتری کا تسلیم کیا جانا ضروری ہے ۔ ورنہ مقصد قیام پاکستان کا حصول ناممکن ہوگا ۔ نیز یہ بھی فرمایا کہ عائلی قوانین کو جبکہ ہر فرقہ کے ماہرین قانون اسلام ان کے خلاف اسلام ہونے کی وجہ سے بالاتفاق مسترد کر چکے ہیں ۔ تو چند مغرب زدہ خواتین کا اس کے خلاف سوقیانہ مظاہرہ انتہائی افسوس ناک ہے اور احکام اسلام سے انکار کے مترادف ہے اور ان کا یہ مظاہرہ جوابی مظاہروں کے خطرات کو دعوت دینے کا باعث ہے ۔ جس کے نتائج ملک کے امن کو تباہ و برباد کرنے کا موجب ہو سکتے ہیں ۔ جن کی تمام تر ذمہ داری ان خواتین اور ان کے پردہ ان

جھنگ میں نظام العلماء کے تاریخی اجلاس

مرکز کے لئے ۲۵۰ روپے کی تھیلی

نظام العلماء جھنگ کے زیر اہتمام جھنگ صدر اور جھنگ شہر میں اجلاس ہوتے ۔ دونو اجلاس حاضری کے لحاظ سے بے نظیر تھے بالخصوص جھنگ شہر کا اجلاس تاریخی نوعیت کا تھا ۔ جھنگ شہر کے اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبیداللہ انور خلف الرشید سرتاج اولیا مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ منعقد ہوا ۔ حافظ عبدالعزیز صاحب نے تلاوت قرآن کی طارق محمود نے شیر سرحد مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی خدمت میں ایک نظم پیش کی اور سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا ۔ پھر مولانا عبیداللہ انور نے صدارتی تقریر کرتے ہوئے بگڑے ہوئے معاشرہ کی اصلاح کے لئے اسلامی نظریات پیش کئے اور کہا کہ ہم اسلام کے بغیر ہرگز ہرگز ترقی نہیں کر سکتے ۔ اس کے بعد سٹیج سیکرٹری مولانا صوبائی صاحب نے حضرت مولانا غلام غوث کی دینی و ملی خدمات اور نظام العلماء کی سرگرمیوں کا تعارف کرایا ۔ حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی نے اپنی تقریر میں تمام موجودہ ملکی اور دینی مسائل پر تبصرہ کیا ۔ عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے مطالبہ کیا ۔ عورتوں کی آبرو باختگی اور آزادی کی مذمت کی ۔ مولانا نے فرمایا کہ سکولوں اور کالجوں میں ناچ گانوں کی ٹریننگ بند ہونی چاہیئے ۔ رقص و سرود اور طاؤس و رباب ۔ اسلام کے سراسر منافی ہیں ۔ آپ نے کہا کہ ملک کے آفیسروں کو اپنا شیوہ خدمت خلق بنانا چاہیئے ۔ آپ نے رشوت ستانی کے اسباب اور علاج بتایا کشمیر کے متعلق آپ نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اگر ہم اپنا کنکشن مدینہ کے بجلی گھر سے جوڑ لیں تو ہم کشمیر تو کیا سارے عالم کو سرنگوں کر سکتے ہیں ۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا ۔ جب ایک طرف ہسپانیہ اور اندلس پر ہمارے جھنڈے لہراتے تھے دوسری طرف رنگون و بخارا ہمارے زیر نگین تھے ۔ ہمارے ساٹھ سپاہی ساٹھ ہزار پر بھاری ہوتے تھے ۔ آپ نے کہا کہ اس کی کیا وجہ ہے کہ کورا لٹھا اور ملیشیا ایک جیسے تانے بانے سے تیار ہوتے ہیں ۔ لیکن ان کی قیمتوں میں بڑا فرق ہے اور ملوں کا تیار کردہ ملیشیا مہنگے داموں فروخت ہو رہا ہے ۔

یہ جلسہ جھنگ کی تاریخ میں سب سے عظیم اجتماع تھا ۔ جلسہ میں عائلی قوانین کی تنسیخ ۔ اسلامی نظریات کے احیاء ۔ ان اسیران کی رہائی کے لئے جو عائلی قوانین کے خلاف تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار ہوئے ۔ ریزولیوشن پاس ہوئے ۔

جلسہ میں مولانا صوفی شیر محمد صاحب نے اس جھنگ شہر کی طرف سے مرکزی نظام العلماء کے لئے حضرت مولانا غلام غوث کی صاحب کی خدمت میں اڑھائی سو روپے کی تھیلی پیش کی

قومی بجٹ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا اسے ایک اسلامی حکومت کا بجٹ قرار دینے میں ممبران اسمبلی نے اپنے حقوق سے تجاوز کیا ہے ۔ کیونکہ قانون میں یہ دفعہ موجود ہے کہ کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں ہوگا ۔ موجودہ بجٹ مجموعی حیثیت سے اسلام کے خلاف ہے ۔ ان حالات میں ہم صدر موصوف سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے مخصوص اختیارات سے اس کی اصلاح فرما کر اپنی مہر تصدیق ثبت فرمائیں ۔

جمعہ کے عظیم الشان اجتماع نے ان تمام مطالبات کی پرزور تائید کی ۔

عبدالوارث لودھیانوی انڈائل پور
جناح کالونی

عام اور اہم خبریں

○ مصر نے الجزائر اور مراکش میں
نے سفیر مقرر کر دیے ہیں۔

○ الجزائر کے نائب وزیر اعظم
بن باللہ جن کو موجودہ وزیر اعظم
ف بن جدہ سے اختلاف ہے،
زائر میں بڑی شان و شوکت سے داخل
ے آپ کا عظیم الشان استقبال ہوا۔

○ صدر ایوب خاں نے کہا
کہ سابق سیاست دان شیطان ہیں۔
(کوہستان ۱۴ جولائی)

○ اور یہ بھی کہا کہ جب یہ تمہارے
س آئیں تو ان کو گردن سے پکڑو۔
شورہ ٹھیک ہے مگر ہماری گردن کو
میس سے کون چھڑائے گا؟)

○ چین نے لداخ میں بعض
ارتی چوکیوں کا محاصرہ کر لیا ہے اور
ونے کہا ہے کہ اگر ہماری فوج پیچھے
ہٹے تو جنگ کا خطرہ ہے۔

○ اپر تناول میں گولی چلنے کے
سلسلہ میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب
زاروی نے صوبائی اسمبلی میں تحریک التوا
ش کی تھی الحمد للہ تعالیٰ کہ گورنر صاحب
انسپکشن ٹیم تحقیقات کے لئے ایبٹ آباد
پہنچی۔

○ کراچی کی ایک بے پردہ
ورت نے کہا ہے کہ مولویوں کو خوبصورت
کیوں کی لالچ دے کر ان سے کام لیا جا
لکتا ہے (خدا جانے محترمہ نے کسی نام نہاد
ولوی کے سامنے اپنی پیشکش کر کے دیکھا
ہے)

○ اخبار وں نے لکھا ہے کہ بیگم
شاہنواز نے زنا کی اسلامی سزا کی مذمت
ی ہے (العیاذ باللہ) ایسے لوگوں کو
سلام سے کیا تعلق۔

○ صوبائی حکومت مغربی پاکستان
نے چار پارلیمنٹری سیکرٹریوں کے تقرر کا
علان کر دیا ہے عبد اللطیف خان سوات
چودھری محمد انور گوجرانوالہ۔ چودھری
متیانہ گل لائل پور۔ خالد بن جعفر حیدر آباد
سندھ یہ اس سے پہلے ضلع تھرپارکر کے

○ بھارت نیفہ سوسیل پر مشرقی پاکستان
کی سرحدات پر جنگی تیاریاں کر رہا ہے

○ قومی اسمبلی میں نماز کے لئے
وقفہ کیا گیا اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب
ایم۔ پی (رکن جمعیۃ علماء اسلام) نے
نماز پڑھائی۔

○ شاہ ایران پاکستان
اور افغانستان میں صلح کرانے کی کوشش
کر رہے ہیں عنقریب آپ افغانستان
کا دورہ کریں گے۔

○ اوکاڑہ کے سول ہسپتال
میں روشن بی بی نام کی ایک عورت کے پیٹ
اپریشن کیا گیا اور بائیس پونڈ وزنی رسولی
نکالی گئی۔

○ ریلوے بجٹ پر تقریر کرتے
ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء مغربی
پاکستان نے حکومت کو متوجہ کیا کہ حویلیاں
سے ریل ایبٹ آباد بلکہ مانسہرہ تک لیجائی
جائے تحصیل مانسہرہ سے کروڑوں من ٹنی
لکڑی حویلیاں اسٹیشن سے برآمد ہوتی ہے
جو مانسہرہ سے ۲۶ میل دور ہے۔ مانسہرہ
تحصیل اور ملحقہ علاقہ کے تقریباً آٹھ لاکھ
انسانوں کی آمد و رفت کا یہ راستہ ہے۔
اس سے ریلوے کی آمدنی میں بڑا اضافہ ہوگا۔
آپ نے کاگان ویلی میں لکڑی کے کارخانے
اور پہاڑی نالوں پر بند باندھ کر آبپاشی
کے لئے مفید بنانے پر بھی زور دیا۔

○ جن بے پردہ عورتوں نے
عائلی قوانین کے خلاف مظاہرہ کیا ان میں
صدر پاکستان کی صاحبزادی بھی شریک
تھی اور گرلز اسکولوں کی استانیاں بھی۔
عورتوں کی اس بے حیائی اور مظاہرہ پر
ملک بھر میں احتجاج کیا گیا ہے

○ قومی اسمبلی میں حضرت مولانا
مفتی محمود صاحب رکن جمعیۃ علماء اسلام
ایم۔ پی نے تحریک التوا پیش کی تاکہ عیسائی
جو دریدہ دہنی اور بکواس شان رسالت مآب
کے خلاف کر رہے ہیں اس پر بحث کی جائے
حکومت نے اس کے انسداد کا وعدہ یقین

کی کوئی صورت نہیں ہے اور جنگ چھڑ
گئی تو دنیا تباہ ہو جائے گی۔

○ حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء پاکستان
نے صوبائی اسمبلی میں ہزارہ اور پنجاب کے
درمیان تفاوت پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ
تعجب ہے کہ راولپنڈی کی ٹرانسپورٹ
ہزارہ مانسہرہ تک جانے کی اجازت ہے۔ مگر ہزارہ
کی پرائیویٹ ٹرانسپورٹ ٹیکسیوں کو راولپنڈی کا روٹ نہیں ملتا
اور یہ کہ سری نگر روٹ بند ہونے کے بعد
راولپنڈی والوں کو اس کا متبادل ہری پور
وغیرہ کا روٹ مل گیا۔ مگر ہزارہ والوں
سے سوتیلی ماں کا سا سلوک کیا گیا۔ وہاں
مارشل لا نے ٹوکن ٹیکس میں بھی گراں بار
اضافہ کیا جس سے مالکوں پر ہزاروں
روپوں کا بوجھ پڑ گیا۔

○ صوبائی اسمبلی کی سٹینڈنگ
کمیٹیاں بن گئی ہیں اور زراعت کی کمیٹی میں حضرت
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی بھی منتخب
ہو گئے ہیں۔

○ پاکستان کے انقلاب میں
امریکہ کا ہاتھ تھا۔ سردار بہادر خاں نے
مرزا اسکندر کو ننگا کر کے رکھ دیا۔ ہم
حیران ہیں کہ حکومت پاکستان ایسے غدار
کو پنشن کیوں دے رہی ہے۔

○ امریکہ کا خشک گوشت

اس بار قومی اسمبلی میں علماء کے جانے
سے عجیب و غریب انکشافات ہوتے۔
ایک سوال کے جواب سے معلوم ہوا کہ امریکہ
سے چھ سو ٹن خشک گوشت پاکستان آتا
ہے (ٹن ۲۸ من کا ہوتا ہے)
یہ گوشت حلال ہے یا حرام اور اس
کے ذبح کرنے کا طریقہ کیا ہے۔ اس کا جواب
حکومت نے یہ دیا کہ حکومت ایک مسلمان
کو بھیج کر اسلامی طریقہ پر ذبح کرنے کے انتظام
غور کر رہی ہے۔ امریکہ میں ذبح نہیں ہوتی
مشین چلتی ہے اور سینکڑوں جانوروں کی
گردنیں کٹتی چلی جاتی ہیں۔ یہ جھٹکا ہے اور قطعاً
حرام ہے۔ اس سے عام مسلمانوں کو بچنا
لازم ہے۔

○ بار ایسوسی ایشن ہزارہ نے
اپنے اجلاس میں خاندانی منصوبہ بندی کی
مخالفت کی ہے۔ یونین کونسلوں کو دیوانی

○ خان محمد ایوب خان الائی (ہزارہ)
کی تحریک پر قومی اسمبلی میں یہ تجویز پاس ہو گئی
ہے کہ موجودہ قوانین کو کتاب و سنت کے
مطابق کیا جائے ہم اس پر ممبران اسمبلی،
حکومت اور عام اہل اسلام کو مبارکباد
دیتے ہیں۔

تبصرہ :-

امام مظلوم سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

یہ کتاب ۲۶۴ صفحات پر مشتمل حضرت
مولانا سید نور الحسن شاہ صاحب بخاری کی تصنیف
ہے اس میں حضرت عثمان ذی النورین
رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت کے دلائل
اور خصوصیات جمع کر دی گئی ہیں۔ کتاب
قابل دید ہے۔ خاص کر ان لوگوں کے
لئے جو شیعہ ماحول میں رہتے ہوں قیمت
مجلد پانچ روپے۔
پتہ: دار التصنیف دار الاشاعت قدیر آباد
ملتان شہر

السہم الحدید فی نحر العنید

یہ کتاب دریدہ دہن غیر مقلد حکیم
محمد اشرف سندھو بلوکی کی کتاب
نتائج التقلید کے جواب میں لکھی گئی
ہے جس میں انتہائی بدزبانی سے حنفی
مسلک پر حملے کئے گئے ہیں۔
حضرت مولانا سید امین الحق صاحب
خطیب جامع مسجد شیخو پورہ متوطن طورو
ضلع مردان نے اس کا عالمانہ جواب دیا
ہے۔ جن حضرات نے حضرت مولانا موصوف
کی پہلی تصانیف دیکھی ہیں وہ جانتے ہیں
کہ علمی تحقیقات میں مولانا موصوف کا کیا
مقام ہے۔
اس کتاب کے پڑھنے سے حضرت
امام ابو حنیفہ کی شان۔ اہل حدیث کی حقیقت
تقلید کی ضرورت واضح اور مصنف
نتائج التقلید کے کذب و افترا کا پول کھل
جاتا ہے۔ ہر مسلمان اور خاص کر ہر مبلغ کے
پاس اس کا ہونا ضروری ہے ۱۰۵ صفحات
عمدہ کاغذ قیمت پانچ روپے مندرجہ بالا
پتہ کے سوا دفتر ترجمان اسلام لاہور
بیرون دہلی دروازہ سے مل سکتی ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۴۴۱۵

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگرانی حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ○ جمعہ ۔ ۲۳ رجب المرجب سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۱ دسمبر سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۵۱)

سرکاری شریعت بل پر بحث ہر کاری بنچوں کی ضد برطانوی زمانہ کی یاد

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا نعرۂ حق

۱۵ دسمبر ۶۲ء کے روز سرکاری بلوں میں شریعت بل بھی تھا جس کے ضروری حصہ کا متن یہ ہے

مسودۂ قانون

۱ ۔ (۱) جائز ہے کہ اس قانون کو قانون اطلاق مسلم شخصی قانون (شریعت) مغربی پاکستان مصدرہ ۱۹۶۲ء کے نام سے موسوم کیا جائے۔

(۲) یہ قانون ماسوا قبائلی علاقہ جات کے مغربی پاکستان پر وسعت پذیر ہوگا ۔

۲ ۔ باوجود کسی رسم و رواج کے ان تمام امور کے فیصلہ کا مدار وراثت (خواہ بالوصیت ہو یا بلاوصیت) عورتوں کی مخصوص ملکیت ہو بہ منگنی ۔ شادی ۔ طلاق ۔ مہر ۔ تلبیت ولایت ۔ صغیر سنی ۔ صحیح النسبی یا غیر صحیح النسبی عائلی تعلقات ۔ وصیت ناموں ترکہ جات بالوصیت ۔ ہبہ جات ۔ مذہبی رسوم یا ادارہ بشمول وقف ، ٹرسٹوں اور ٹرسٹ کی جائداد سے متعلق ہوں ایسی صورتوں میں جب فریقین مسلمان ہوں نافذ الوقت کسی قانون کے تابع مسلم شخصی قانون (شریعت) پر ہوگا ۔

۳ ۔ غیر منقولہ جائداد کے سلسلہ میں ایسی حقیقت جو قانون رواج کے تحت محدود عرصہ کے لئے کسی مسلم خاتون کو حاصل ہو بذریعہ تحریر ہذا ختم کی جاتی ہے ۔

۴ ۔ جب کہ از روئے وصیت وصیت کنندہ کی جائداد کے سلسلہ میں حق وراثت یکے بعد دیگرے ایک سے زائد وصیوں کو پہنچتا ہو تو قانون ہذا کے نفاذ کے بعد اس وصی کے فوت ہو جانے پر جو فی الواقع اس سے استفادہ کر رہا تھا وصیت مذکور پر مزید عملدرآمد نہیں کیا جائے گا ۔

۵ ۔ دفعہ ۳ کے تحت ساقط ہونے والی حین حیاتی حقیت یا کوئی ایسی جائیداد جس کے بارہ میں دفعہ ۴ کے تحت مزید عمل درآمد رک دیا گیا ہو ایسے اشخاص کو وراثتاً ملے گی جو قانون شریعت شخصی قوانین کے تحت آخری مالک یا وصیت کنندہ کی وفات اس صورت میں کہ وہ بغیر وصیت کئے ہی فوت ہو جاتا ، حقدار ہوتے اور اگر ایسا کوئی وارث اس عرصہ کے دوران فوت ہو گیا ہو تو اس کا حصہ شریعت کے مطابق ایسے اشخاص کو وراثتاً دے دیا جائے گا ۔ جو مذکورہ وصیت کنندہ کی وفات یا عین حیاتی حقیت کے سقوط پر اس کی فوری وفات کی صورت میں اس کے وارث ہوتے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ محدود عرصہ کے لئے کسی حقیت کا جو قانون رواج کے تحت کسی مسلمان خاتون کے زیر تصرف ہو، اس قدر حصہ جس کی خاتون مذکورہ سابقہ اصل مالک کی وفات پر از روئے قانون مسلم شخصی قوانین (شریعت) حقدار ہوتی اسے وراثتاً مل جائے گا ۔

۶ ۔ بجز اس صورت کے کہ دفعات ۳ ۔ ۴ اور ۵ کے مندرجات میں واضح طور پر ایسا کوئی اہتمام ہو، قانون ہذا موثر بہ ماضی نہ ہوگا ۔

۷ ۔ ضمن (۱) اگر اس قانون کے نفاذ کے قبل سابق اصل مالک کی موت واقع ہو جائے یا حقیت حین حیاتی ختم ہو جائے یا وصی جو اس حقیت سے مستفیض ہو رہا ہو اس کی موت واقع ہو جائے جیسی بھی صورت ہو تو ایسی صورتوں میں قانون ہذا اطلاق پذیر نہیں ہوگا ۔ اور ایسی تمام صورتوں میں بلا لحاظ ان علاقہ جات کے جہاں وہ قوانین نافذ العمل تھے فیصلہ تحتی دفعہ (۱) میں منسوخ شدہ قوانین کے مطابق کیا جائے گا ۔

اس میں چند ترمیمیں پیش کی گئی تھیں ۔

(۱) یہ بل اسلامی مشاورتی کونسل کے حوالہ کر دیا جائے ۔

(۲) اس میں (۲) کی پہلی سطر میں کسی رسم و رواج کے الفاظ کے ساتھ " اور قانون " کا لفظ بڑھا دیا جائے (تاکہ پرانے رسم و رواج اور پرانا قانون بھی منسوخ ہو سکے) ۔

(۳) جب فریقین مسلمان ہوں کے بعد یہ لفظ بڑھا دیے جائیں " یا وہ شرعاً اسلامی فیصلوں کے پابند ہوں " (اس لئے کہ کبھی ایک فریق مسلمان نہیں ہوتا مگر فیصلہ اسلامی قانون کے تحت اس کو اسلامی حکومت میں ماننا پڑتا ہے جیسے باپ کی وراثت کے مقدمہ میں ایک بھائی مرتد ہو تو وہ باپ کے ترکہ میں حقدار نہیں ہے اسی طرح اور بھی مثالیں موجود ہیں)

(۴) الفاظ " نافذ الوقت کسی قانون کے تابع " حذف کر دئیے جائیں ۔ (اس لئے کہ شریعت کی موجودگی میں کسی دوسرے قانون کا نفاذ ہی غلط ہے)

(۵) ۳ میں غیر منقولہ سے پہلے لفظ منقولہ بڑھا دیا جائے (اس لئے کہ شرعاً وارثوں میں منقولہ و غیر منقولہ دونوں جائدادیں تقسیم ہوتی ہیں) ۔

(۶) ۴ میں " وصی کے فوت ہو جانے پر " کی قید اڑا دی جائے (اس لئے کہ شرعی قانون کو کسی کے مرنے پر موقوف رکھنا غلط ہے)

(۷) ۵ میں ایک لفظی اصطلاح کی ترمیم تھی ۔

(۸) ۷ کے ضمن ۲ میں آخری عبارت ہے کہ فیصلہ منسوخ شدہ قوانین کے مطابق کیا جائے گا اس کی جگہ یہ ہو کہ " فیصلہ قانون ہذا (شرعی) کے مطابق کیا جائے گا " ۔

ان میں پچھلی چھ ترمیموں کا نوٹس جناب مولانا غلام غوث ہزاروی نے دیا تھا اور پہلی دو کا میجر ابراہیم صاحب نے پہلی ترمیم کی مخالفت کرتے ہوئے مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور جناب علامہ ارشد صاحب بہاولپوری نے فرمایا کہ اسلامی مشاورتی کونسل پر عام طور پر ملک کے ہر طبقہ نے عدم اعتماد کا اظہار کیا ہے (باقی صفحہ پر)

یورپ امریکہ اور جاپان کو دعوتِ اسلام

از علامہ رشید رضا مصری۔ ایڈیٹر "المنار"

(مترجمہ ایم عبدالرحمٰن صاحب لودھیانوی)

(قسط ۲)

آزاد خیال علماء سے امید

اے روشن خیال علماء تم میں سے بعض نے تجویز پیش کی تھی کہ تمام قوموں کے بڑے بڑے علماء کی ایک کانفرنس منعقد ہو اور ان مسائل پر غور کرے جو موجودہ تہذیب کو بربادی سے بچا سکتی ہیں لیکن اگر یہ کانفرنس منعقد ہو اور ان مسائل پر غور کرے جو موجودہ تہذیب کو بربادی سے بچا سکتے ہیں لیکن اگر یہ کانفرنس منعقد ہوگی تو ان کانفرنسوں سے زیادہ نتیجہ خیز ثابت نہ ہوگی جنہیں موجودہ سلطنتیں۔ مجلس اقوام میں یا اپنی راجدھانیوں میں منعقد کیا کرتی ہیں اور جن سے دنیا کو صرف یہ فائدہ پہنچا ہے کہ بیماریاں اور زیادہ سخت پیچیدہ بن گئی ہیں۔ خطروں میں کہیں زیادہ اضافہ ہو گیا ہے۔ حالانکہ قوموں کی آنکھوں کے سامنے وہ دوا موجود ہے جو تمام بیماریوں کے لئے اکسیر ہے مگر وہ اُسے نہیں دیکھتیں اس دوا کی روشن حجت انہیں بلند آہنگی سے اپنی طرف پکار رہی ہے مگر وہ اس پکار کو نہیں سنتیں۔

وَلَوْ عَلِمَ اللّٰهُ فِيهِمْ خَيْرًا لَّأَسْمَعَهُمْ وَلَوْ أَسْمَعَهُمْ لَتَوَلَّوا وَّهُمْ مُّعْرِضُونَ (پ ۹ ع ۱۷) (ترجمہ) اور اگر اللہ ان میں کچھ بھلائی جانتا تو ان کو سنا دیتا۔ اور ان کو اگر اب سنائے تو ضرور منہ پھیر کر بھاگیں) +

لیکن اے روشن خیال علماء تم سے امید کی جاسکتی ہے کہ سنوگے اور دیکھو گے اور عمل کروگے ؛؛

انکیفا سفور اصلاح انسانی کا ضامن

قرآنی دعوت کی حقیقت اگر اب تک تمھیں ایسے طریقے پر نہیں پہنچی جس سے بحث و نظر کی تحریک ہوتی ہے۔ وہ یا اس لئے کہ اب تک تم نے اخلاص وغیر جانبداری سے اس کی جستجو نہیں کی ہے یا اس لئے کہ اس وقت اسلام کو پھیلانے والی نہ کوئی تنظیم موجود ہے نہ کوئی ایسی سلطنت ہی باقی ہے جو اس کے احکام قائم اور اس کی تہذیب جاری کرے بلکہ مجموعی طور پر اس وقت کے مسلمان خود ہی اسلام

کے خلاف حجت اور اس کے نور کے سامنے پردہ بنے ہوتے ہیں۔

اگر بات یہی ہے تو میں امید کرتا ہوں کہ موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق تمہارے پاس قرآنی دعوت کافی ہوگی اگر کوئی تمھیں شبہ معلوم ہو تو میری کتاب "وحی محمدی" کا مطالعہ کریں۔

اے روشن خیال علماء میں نہیں خیال کرتا کہ اس کتاب میں اسلام کے اصول دیکھ چکنے کے بعد تم صرف اس وجہ سے شک وشبہ میں پڑ جاؤ گے کہ اسلام میں غیب کی خبریں اور ماورائے حواس کی باتیں بھی موجود ہیں۔ تمہارا یہ شبہ بجا نہیں ہے۔ کیونکہ اس کی تمہارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ پھر یہ بھی درست ہے کہ دین کا سرچشمہ عالم غیب ہی ہے اگر اس چیز کو انسان اپنے کسبی معلومات سے جان سکتا تو ضرورت ہی نہ پڑتی کہ وحی کے ذریعہ اسے معلوم کرے۔ قرآن کی تعلیمات نے ثابت کر دیا ہے کہ وہ عالم غیب ہی کی وحی ہے اور یہ بھی دلیل سے ثابت ہو چکا ہے کہ اللہ موجود ہے علم وحکمت رکھتا ہے۔ لہذا لازمی ہے کہ اس کی دی ہوئی خبریں بھی تسلیم کی جائیں۔ تمہارے لئے یہ جان لینا کافی ہے کہ قرآن میں کوئی ایک بات بھی ایسی نہیں ہے جو عقل کی رُو سے محال ہو قرآن میں بکثرت ایسی باتیں موجود ہیں جنھیں پہلے سمجھا جاتا تھا کہ ماورا عقل کی باتیں ہیں مگر بعد میں علم کی ترقیوں نے انہیں بالفعل موجود کر دیا ہے۔ مثلاً قرآن کا یہ کہنا کہ جنتی اور دوزخی آپس میں باتیں کریں گے۔ حالانکہ ان کے مابین بہت دوری ہوگی۔ یہ بات اس زمانہ میں ریڈیو کو دیکھ لینے کے بعد ہر آدمی باآسانی سمجھ سکتا ہے ؛

قرآن نے مادی عالم الغیب کی تکوین و تاریخ سے متعلق جو خبریں دی ہیں ان میں اُس کا یہ ایجابی معجزہ دیکھو کہ ایسے عجیب لفظوں میں اُس نے یہ خبریں دی ہیں کہ موجودہ زمانہ کے علم و تاریخ کی روشنی میں ان کے معانی ظاہر ہو گئے ہیں۔ حالانکہ اُس زمانہ کے لوگوں کو ان کا علم بھی نہیں ہوا تھا جب قرآن نازل ہوا تھا ؛

اور قرآن کا یہ سلبی معجزہ دیکھو کہ صدیاں گذر گئیں مگر آج تک کسی یقینی دلیل سے اُس کی بتائی ہوئی کسی قطعی خبر کی تردید و تکذیب نہیں ہوئی۔ ... بلکہ صرف وعظ و نصیحت، عبرت و تہذیب کے لئے ہیں اور ایسی خبروں میں اس قدر کافی ہوتا ہے کہ لوگوں کی معلومات و مالوفات کے مطابق ہوں۔

ان خبروں پر یہ اعتراض نہیں ہو سکتا کہ فنی حقائق اور تاریخی واقعات کی تشریح ان چیزوں کی شرح و بیان کے لئے نہیں آتے پھر ان حقائق و واقعات میں کچھ چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں وسیع علم اور آلات کی مدد کے بغیر معلوم نہیں کیا جاسکتا اور یہ آلات وحی کے اولین مخاطبین کے زمانہ میں موجود نہ تھے۔ ظاہر ہے کہ پیغمبروں کے لئے ایسی باتیں بیان کرنا ہرگز ہرگز مناسب نہیں جنہیں سننے والے اپنی علمی بے بضاعتی کی وجہ سے ناممکن سمجھیں اور انکار کر جائیں اسی لئے تمام انسانیت کے پیغمبر ورہبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے انتم اعلم بامور دنیاکم (یعنی تم لوگ اپنے دنیاوی معاملات زیادہ جانتے ہو)

اے روشن خیال علماء قرآن کی لائی ہوئی تکوینی خبروں میں اس دقیق تعبیر کو دیکھو کہ اس نے کائنات کے مادے کو دُخان (دھواں) کہا ہے جو آجکل کی اصطلاح میں ابجقر (سدیم) ہے اور فرمایا کہ آسمان و زمین رتق تھے یعنی ایک ہی مادہ تھے جو باہم پیوست و متصل تھا پھر خدا نے انہیں الگ الگ کر کے ہر ایک کو جدا جدا صورت دی اور ان میں جاندار پھیلا دئے اور فرمایا کہ خدا نے ہر زندہ چیز کو پانی سے بنایا ہے اور یہ کہ اس نے تمام نباتات وحیوانات کو جوڑا جوڑا پیدا کیا ہے اور ہر ایک میں نر اور مادہ بنائے ہیں اور یہ کہ اُس نے ہر نبات کو موزوں بنایا ہے یعنی اس کے عناصر مقررہ نسبتوں کی بنیاد پر موزوں کر دئے ہیں اور یہ کہ وہ جوڑا لگانے والی ہوائیں چلاتا ہے اور یہ کہ وہ يُكَوِّرُ اللَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى اللَّيْلِ (پ ۲۳ ع ۵) (خدا رات کو دن پر لپیٹتا ہے اور دن کو رات پر لپیٹتا ہے۔ تکویر کے معنے یہ ہیں کہ گول جسم پر کسی چیز کو لپیٹنا۔ اس قسم کی مثالیں قرآن میں بہت ہیں

اس سے بھی زیادہ عجیب بات یہ ہے کہ قرآن نے بتایا ہے کہ کائنات ایسی سنتوں اور قانونوں پر قائم ہے جو بدلتے نہیں۔ اسی قدر نہیں ہے بلکہ اُس نے ان سنتوں میں سے نیز اجتماعی زندگی کے اٹل قانونوں میں سے بہت سے قانون بیان بھی کر دئے ہیں جنھیں نزول وحی کے صدیوں بعد اب انسانوں نے علمی تحقیق سے معلوم کیا ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِن كَانَ مِنْ عِندِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُم بِهِ مَنْ أَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِي شِقَاقٍ بَعِيدٍ ۝ سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ ۗ أَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ أَنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ أَلَا إِنَّهُمْ فِي مِرْيَةٍ مِّن لِّقَاءِ رَبِّهِمْ ۗ أَلَا إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ مُّحِيطٌ ۝ (پ ۲۵ ع ۱)

(ترجمہ) اے پیغمبر! کہہ دیجئے کہ بھلا یہ تو بتاؤ کہ اگر یہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہوا ہو۔ اور تم اس سے انکار کرو تو اس شخص سے زیادہ کون گمراہ ہوگا جو حق سے اتنی لمبی مخالفت میں مبتلا ہے عنقریب ہم اپنی نشانیاں اُنہیں گرد و نواح میں دکھائیں گے اور ان کی ذاتوں میں بھی۔ یہاں تک کہ ان پر ظاہر ہو جائے کہ قرآن ہی حق ہے کیا آپ کے پروردگار کی یہ بات اس حقیقت کی شہادت کے لئے کافی نہیں ہے کہ وہ ہر چیز کا شاہد ہے؟ یہ لوگ تو اپنے پروردگار کی طرف جانے سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ یاد رکھو خدا ہر چیز کا احاطہ کئے ہوئے ہے ؛

بقیہ صـــ

انکار اور کوئی احادیث شریف کا انکار کر رہا ہے

آپ نے فرمایا کہ عوام کو چاہیئے کہ وہ ان فتنوں کی سرکوبی اور اسلام کی حفاظت کی خاطر جمعیۃ علماء اسلام کا ساتھ دے اور اس کا ممبر بن کر دین قیم کی خدمت اور حفاظت کریں۔

آخر میں ایک قرارداد کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا کہ نارد جبہ پشاور کے مولانا محمد عثمان صاحب کو فوراً رہا کر دیا جائے۔ جو کہ فیملی لاز آرڈیننس کے تحت گرفتار کئے گئے تھے۔ حکومت کو خبردار کیا گیا کہ ایسا کرنا سراسر مداخلت فی الدین ہے۔ لہذا وہ تمام علماء حق جو اس آرڈیننس کے تحت گرفتار ہوئے ہیں۔ ان سب کو جلد از جلد رہا کیا جائے۔

ناظرین

خط وکتابت کرتے وقت اپنا صاف خوشخط اور مکمل تحریر کیا کریں۔ (خادم دفتر)

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام ۔ لاہور

۲۱ ۔ دسمبر ۱۹۶۲ء

چین، روس، امریکہ ۔ پاکستان اور بھارت

ذرا دماغ پر زور دیجئے ۔ ہندوستان اور چین کی آویزش میں روس کیوں تماشائین بنا رہا ۔ جبکہ مغربی ممالک نے دھڑا دھڑ اسلحہ بھارت کو بھیجنا شروع کر دیا تھا اور کارخانوں کی پیش کش ہو رہی تھی اس گرم جوشی کا روس نے چین کے بارہ میں کیوں اظہار نہیں کیا ۔ دوسری طرف ذرا یہ بھی سوچیں کہ امریکہ پاکستان کا حلیف تھا ۔ اس نے پاکستان کی ذرا برابر پرواہ کئے بغیر ہندوستان کی امداد کا مظاہرہ کیا پھر ہمارے محترم صدر کا اور نہرو کا مشترکہ اعلامیہ جس پر ملکی اخباروں نے بڑی تنقید کی کس طرف اشارے کر رہے ہیں ۔ اسی طرح کیوبا کا مسئلہ طوفان کی طرح آیا اور بلبلے کی طرح بیٹھ گیا ۔ روس نے کیوبا میں میزائل نصب کئے ۔ امریکہ حملہ کرنے لگا ۔

روس نے اسلحہ سے بھرے ہوئے جہاز کیوبا کی مدد کو روانہ کر دئے ۔ امریکہ نے کیوبا کی ناکہ بندی کرنے کے لئے پانچ سو بحری جہاز بھیج دیئے کہ کوئی جہاز سامانِ جنگ لے کر کیوبا نہ پہنچ سکے ۔ خطرہ تھا کہ دنیا بھر میں زلزلہ آجائے گا ۔ اور اس دنیا کی اینٹ سے اینٹ بج جائیگی ۔ مگر ٹیں ٹیں فش ۔ آج کیوبا کا نام تک نہیں رہا ۔ امریکہ نے کہہ دیا کہ ہم کیوبا پر حملہ نہیں کرتے ۔ روس نے میزائیل اٹھا دئے ۔ نہ ہائے ہائے نہ غوغو ۔ یکایک دنیا بھر کی توجہ کوہ ہمالیہ کے اس پار متوجہ ہو گئی ۔ برفانی پہاڑوں میں فوجی نقل وحرکت شروع ہو گئی ۔ بمباریاں ہوئیں ۔ آدمی مرے ۔ فوجیں محصور ہو گئیں ۔ علاقے فتح ہوئے ۔ دنیا میں ہنگامہ رستخیز برپا ہو گیا ۔ اچانک چین نے سارا علاقہ چھوڑ دیا اور جنگ بندی کا اعلان کر کے دنیا کو حیرت میں ڈال دیا ۔ بعض لوگ کہتے ہیں یہ بھارت اور چین کی ملی بھگت ہے ۔ ان کا منصوبہ یہ ہے ۔ سوچی سمجھی سکیم کے تحت باہمی مشورہ سے جنگی مشقیں ہو رہی ہیں ۔ دوست دشمن کا پتہ لگایا جا رہا ہے ۔ ہتھیاروں کی آزمائش کی جا رہی ہے اور امریکہ گروپ سے بڑے پیمانہ پر ہتھیار ہتھیائے جا رہے ہیں ۔ اور یہ تماشہ کوہ ہمالیہ کے اس طرف جبتک دیر جاری رہے نفع بخش ہے ۔

لیکن ہم اس سلسلہ میں ایک اور بات کی دعوتِ فکر دیتے ہیں ۔ وہ یہ کہ امریکہ اور روس نے کیوبا کے واقعہ کے بعد کہیں یہ سمجھوتہ تو نہیں کیا کہ اب آپس کی جنگ بند کر دو ۔ ہم ایک دوسرے کو اپنے اپنے گھروں میں بیٹھ کر اتنے دور سے تباہ تو کر نہیں سکتے خطرہ ہے تو ناکہ بندی کا ہم دونوں ملک اپنے اپنے دوست ممالک سے میزائل ہٹا کر اس خطرے کو ختم یعنی ایک دوسرے کو مطمئن کر دیں اور دوسرے بڑے خطرہ کو جو دونوں کے لئے ہے ۔ اس کی فکر کریں ۔ وہ خطرہ یہ ہے کہ چین اور انڈیا آبادی کے لحاظ سے خطرناک طاقت کے مالک ہیں ذرائع اور وسائل کی بھی فراوانی ہے ۔ اگر ترقی کا یہی عالم رہا تو بیس سال کے بعد جمہوری ممالک کی لیڈرشپ بھارت کے قبضہ میں آجائے گی اور کمیونسٹ ممالک کی جمعداری چین سنبھال لے گا ۔ اسی طرح ایشیا کے یورپ پر قطعی غلبہ حاصل کر لینے کے امکانات پیدا ہو رہے ہیں ۔ اس لئے اس حقیقی خطرے کا ابھی سے سدِ باب کرنا ضروری ہے کہ ان دونوں کو آپس میں لڑایا جائے دونوں کو مدد دی جائے ۔ دونوں تیز کیا جائے تاکہ دونوں کمزور ہو جائیں اور ہمارے دستِ نگر رہیں ۔ پاکستان بھارت اور افغانستان کا اتحاد چین کے مقابلہ کے لئے بنایا جائے ۔ تاکہ چین غالب بھی نہ آسکے اور توازن برابر رہے ۔

یہ کوئی قطعی بات نہیں ہے ۔ مگر قابلِ غور ضرور ہے ۔ امید ہے کہ ہمارے سیاست دان مذکورہ بالا دونوں امور کو پاکستان و بھارت اور چین کے مسئلہ کو سوچتے ہوئے زیرِ غور رکھیں ۔

مولانا قاضی فضل ربانی صاحب کا بیان

تنگی ۔ مولانا قاضی فضل ربانی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شمالی ہشت نگر (تحصیل چارسدہ) نے ایک بیان میں مسلمانانِ پاکستان سے اپیل کی ہے ۔ کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اسلام کی استحکام اور ترقی کے لئے جدوجہد کریں ۔ آپ نے کہا وطنِ عزیز میں صرف جمعیۃ علماء اسلام ہی ایک ایسی جماعت ہے ۔ جو سلفِ صالحین کے نقشِ قدم پر چل کر مسلمانوں کی راہنمائی کرتی ہے ۔ قاضی صاحب نے فرمایا اس ملک میں قیامِ پاکستان سے لے کر مارشل لاء کے قیام تک چند جماعتیں برسر اقتدار آچکی ہیں لیکن ملک میں نظامِ اسلامی کے قیام کے لئے کسی کو بھی ہمت نصیب نہیں ہوئی ۔ حالانکہ ان میں ایسی جماعتیں بھی ہیں ۔ جنہوں نے مسلمانوں کو پاکستان کا مطلب لا الہ الا اللہ بتایا تھا ۔ قاضی صاحب نے بیان کے آخر میں اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا ۔ اس ملک میں اقتدار کے لئے اسلام کا نام لیا جاتا ہے ۔ لیکن برسر اقتدار آنے کے بعد لیڈر لوگ اپنے وعدوں کی ایفاء نہیں کرتے ۔

جمعیۃ علماء اسلام علماء حق کی نمائندہ جماعت ہے

ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ نے ایک بیان میں کہا کہ ہر دور میں حق والوں کی کوئی نہ کوئی جماعت رہی ہے ۔ جو باطل کی ہر آواز کے خلاف حق کی حمایت میں سینہ سپر رہی ہے ۔ اس پُر فتن دور میں حق والوں کی جماعت ملک میں موجود ہے ۔ وہ جمعیۃ علماء اسلام اور یہی جماعت حقہ علماء حق کی نمائندہ جماعت ہے یہ مقامِ مسرت ہے کہ اس جماعت کے نمایندے مرکزی اور صوبائی اسمبلیوں میں حق بات کا اظہار کر رہے ہیں ۔ انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب ملک میں اسلامی قوانین پر عمل درآمد شروع ہو جائے گا ۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بن کر ملک میں اسلامی سیاسی معاشرتی انقلاب برپا کیجئے ۔ وزارتوں [illegible] کے انقلاب سے کچھ نہیں بنے گا ۔ جب تک ذہنی انقلاب نہ آئے ۔ ذہنی انقلاب لانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کا ممبر بننا ضروری ہے

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کی سرگرمیاں اور قرارداد تعزیت

راولپنڈی ۔ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کی مجلسِ شوریٰ کا پہلا کامیاب اجلاس ماہ ستمبر کو ہوا جس کی کارروائی ترجمانِ اسلام میں چھپ چکی ہے ۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب امیر جمعیۃ کی شدید بیماری کی وجہ سے ماہانہ اجلاس میں تاخیر ہوتی رہی ۔ بحمد اللہ کہ حضرت مولانا موصوف کی صحت جونہی بحال ہونا شروع ہوئی جمعیۃ کا ماہانہ اجلاس سات دسمبر بروز جمعہ زیر صدارت حضرت مولانا شمس الحق صاحب فریدپوری مشرقی پاکستان شروع ہوا ۔ مولانا شمس الحق حضرت مولانا شیخ الاسلام مدنی رح کے شاگرد اور حضرت تھانوی رح کے خدام میں سے اور مشرقی پاکستان کے بلند پایہ علماء میں سے ہیں ۔ جو آجکل راولپنڈی میں بسلسلہ علاج تشریف فرما ہیں ۔ آپ کے علاوہ مجاہد ملت مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب بھی تشریف فرما تھے ۔ قاری عبدالغفور بھیل مدرس مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس شروع ہوا ۔ تین بجے سے بعد از نماز مغرب تک اجلاس جاری رہا جس میں دفتر کا قیام ممبر سازی کی جدوجہد ۔ جماعتی تنظیم پر غور وخوض ہوا

تعزیتی اجلاس

۸ دسمبر بروز ہفتہ اہالیانِ راولپنڈی نے اچانک یہ افسوسناک خبر سنی کہ مجاہد ملت بلبلِ حریت حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئے ۔ جمعیۃ علماء اسلام کے اراکین آپ کے جنازہ میں شریک ہوئے اور دار العلوم حنفیہ عثمانیہ میں بحکم امیر جمعیۃ حضرت مولانا عبدالحنان مدظلہ اور مدرسہ فرقانیہ مدنیہ میں بحکم مہتمم حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ختم کلام پاک سے مرحوم کو ایصالِ ثواب کیا گیا ۔ دونوں درسگاہوں میں تعزیتی اجلاس ہوئے

۱۳ دسمبر کو مجلسِ شوریٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یوسف صاحب [illegible] کشمیر منعقد ہوا ۔ معزز اراکین نے جنگ آزادی کے سپہ سالار حضرت مانسہروی کے لئے دعائے مغفرت کی اور مندرجہ ذیل قرارداد پاس کی گئی ۔

قرارداد

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا یہ اجلاس حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب مانسہروی کی اچانک وفات پر اظہار افسوس کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور آپ کے پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائے (آمین)

نیز تحصیل کوہ مری میں جمعیۃ کی تنظیم کیلئے حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم تحصیل گوجر خان میں جمعیۃ کی تنظیم کے لئے حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ جکری وغیرہ ۔ کے لئے حضرت مولانا عبدالستار صاحب نائب امیر ۔ کہوٹہ کے لئے قاری محمد امین صاحب نائب امیر کے اسمائے گرامی تجویز ہوئے تاکہ یہ حضرات ان مقامات پر جمعیۃ کی تنظیمیں قائم کریں ۔ فراہمی چندہ اور دیگر دفتری خدمات سرانجام دینے کے لئے محمد نسیم صاحب کے تقرر کا فیصلہ ہوا ۔ جمعیۃ کے دفتری نظام وخط وکتابت وغیرہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب مہتمم مدرسہ فرقانیہ کے نام رہے گا ۔

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں!

جمعیۃ علماء اسلام دشہر سانگھڑ

مورخہ ۲۰ نومبر بروز منگل بعد نماز عصر زیر صدارت حضرت مولانا محمد علی صاحب خطیب جامع مسجد سانگھڑ کے ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں کم و بیش چالیس شہر کے معزز حضرات نے شرکت کی اجتماع کا افتتاح تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ جناب قاری محمد لقمان صاحب مدرس مدرسہ قاسم العلوم سانگھڑ نے تلاوت قرآن پاک کر کے لوگوں کو مسحور کیا۔ بعد ازاں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے گئے اور لوگوں کو دعوت دی گئی۔

جس کے اثر سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا :- امیر۔ جناب مولوی محمد علی صاحب خطیب جامع مسجد ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد اکبر صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم سانگھڑ نائب امیر جناب حافظ محمد ابراہیم صاحب امام مسجد سانگھڑ خازن۔ جناب غلام محمد صاحب بخاری بلوچ۔ سالار جناب شہاب الدین صاحب قریشی کپڑا مرچنٹ اس کے بعد مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس کئے گئے

ریزولیوشن

(۱) یہ ہماری مجلس گورنمنٹ پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ مہربانی فرما کر آئین میں جو جھول ہے اس کی اصلاح ایسے نمبر سے کی جائے کہ وہ قرآن اور حدیث کے موافق ہو جائے تاکہ مسلمان اس کی روشنی میں راہ راست پر عمل پیرا ہوں ۔۔۔۔۔۔

(۲) یہ ہماری مجلس ممبران قومی اسمبلی پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ جب اسمبلی میں آئین کی اصلاح کی بات چیت شروع ہو تو سب مسلم ممبر آئین کو اسلامی طرز کا بنانے پر اصرار کریں۔

(۳) یہ مجلس فیصلہ کرتی ہے کہ جس صورت میں گورنمنٹ پاکستان نے سب سیاسی جماعتوں کو بحال کر دیا ہے اور وہ اپنے اپنے ناموں سے مشغول کار ہیں اور ہماری جمعیۃ العلماء اسلام بھی اس کے ماتحت اپنا کام شروع کر چکی ہے۔ لہٰذا ایس۔ پی صاحب سانگھڑ سے استدعا کی جاتی ہے کہ ہمارا ریکارڈ جو سرکار نے اپنے قبضہ میں کر رکھا ہے وہ ہم کو واپس دیا جائے۔

ہفتہ وار اجتماع جمعیۃ علماء اسلام ملتان

جمعیۃ علماء کا ہفتہ وار اجتماع ہوا جس کی کارروائی حسب ذیل ہے۔

شیخ محمد یعقوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام نے مطالبہ کیا کہ حکومت فرانچائز کرائمز ریگولیشن کو ختم کر دے یہ قوانین سامراجیت کی بدترین نشانی ہے بعض اضلاع کی ڈسٹرکٹ کونسلوں نے ان کے نفاذ کا مطالبہ کر کے انتہائی غیر جمہوری اقدام کیا ہے۔

ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم کا سدباب اسلامی قوانین کے اجراء سے کیا جائے ہم مودودی صاحب کی اس منطق کو تسلیم نہیں کرتے کہ موجودہ عدالت اور پولیس اسلامی قوانین کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ پولیس بے گناہوں پر جھوٹے مقدمات بنا کر اسلامی حدود کو بدنام کر دے گی۔

شیخ صاحب نے کہا کہ جمعیۃ علماء اسلام یقین رکھتی ہے کہ اسلامی قوانین کے نفاذ پر حکومت۔ عدالت۔ پولیس اور عوام صدق دل سے ان کا احترام کریں گے اور اس کے آداب کو ملحوظ رکھیں گے۔ حدود کا اجراء ملک کے لئے رحمت کا باعث ہوگا اور جرائم کا خاتمہ ہو جائیگا

پاکستان کی تمام مشکلات کا حل قانون اسلامی کے نفاذ میں مضمر ہے

دستور اسلامی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کیساتھ تعاون کرنا چاہیئے مولانا عبدالجلیل انصاری کی تقریر

داکو دین پناہ تحصیل کوٹ ادو جامع مسجد مہاجرین میں مولانا عبدالجلیل صاحب انصاری ناظم جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا افسوس کہ سولہ سال ہونے والے ہیں لیکن جس مقصد کے لئے پاکستان بنایا گیا تھا وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔ لیکن ہم ناامید نہیں ہیں۔ ہمیں امید ہے کہ تحریک پاکستان کے سلسلہ میں شہید ہونے والے لاکھوں مسلمانوں کا خون رائیگان نہیں جائے گا بلکہ رنگ لائے گا پاکستان اس وقت مشکلات میں گھرا ہوا ہے اور یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ قانون اسلامی ہی کے نفاذ سے یہ مشکلات دور ہو سکتی ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام اسی لئے میدان سیاست میں آئی ہے کہ منظم جدوجہد کے ساتھ پاکستان سے ایسے قوانین ختم کروائے جائیں جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں اور ان کی جگہ اسلامی قوانین نافذ کئے جائیں جن کی وجہ سے عوام کو عدالتوں میں انصاف حاصل ہو جائے اور اپنے گھروں میں بے خوف اور امن و سکون کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے۔ مولانا نے فرمایا پاکستان میں دستور اسلامی کی تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم کا ہفتہ وار اجتماع

۷ دسمبر بعد نماز عشاء دفتر جمعیۃ علماء اسلام ریلوے روڈ جہلم میں جمعیۃ کا اجلاس منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد اجلاس کا آغاز ہوا۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر جہلم نے تقریر فرماتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہر ایک چیز جو اس دنیا میں موجود ہے اس کا کوئی نہ کوئی مقصد ہے اور اگر اس سے وہ مقصد حاصل نہ ہو تو وہ بے کار ہے اسی طرح انسان کی تخلیق کا مقصد صرف طاعت حق ہے نہ کہ دنیا کے عیش و آرام میں پڑ کر اللہ تعالیٰ سے غافل ہونا ہے۔

مقصد زندگی ہے طاعت حق
نہ کہ فکر جہاں میں پڑنا ہے

آپ نے فرمایا جب انسان کی زندگی کا مقصد اطاعت و فرمانبرداری ہے تو انسان کو ہر وقت اعلاء کلمۃ الحق کے لئے کمربستہ رہنا چاہیئے اسی مقصد کے پیش نظر جمعیۃ علماء اسلام کو معرض وجود میں لایا گیا۔ تاکہ انسان کی انفرادی و اجتماعی زندگی کو صحیح اسلام کے سانچے میں ڈھالا جائے

آپ نے بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کی غرض (سیاسی) اقتدار کا حصول نہیں بلکہ اس کا مطمح نظر اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہے اور وہ اسلام جو آج سے چودہ سو سال پہلے کا ہے۔ نہ کہ وہ اسلام جو نئے نئے خودساختہ مجتہد لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ہمیں نئے نئے فتنوں سے محفوظ رکھے آمین۔

رحیم یار خاں میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

رحیم یار خاں۔ بمقام بستی مولویاں تحصیل رحیم یار خاں میں جمعیۃ علماء اسلام کے کام کو تیز کرنے کے لئے ایک خصوصی اجتماع ہوا جس میں علماء کرام اور معززین علاقہ نے شرکت فرمائی ناظم جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان سردار مہر عالم خاں صاحب لغاری نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان فرماتے ہوئے کہا کہ انفرادی طور پر جمعیۃ چاہتی ہے۔ کہ اسلام کو اپنے پورے کامل طریقے سے جاری کیا جائے۔ تحصیل رحیم یار خاں غیر مستقل کے علاقہ کو منظم طریقے سے کام تیز کرنے کی غرض سے مولانا شریف اللہ صاحب کی تحریک پر ایک کنوینر کمیٹی تجویز کی گئی جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا عبدالرحیم صاحب۔
نائب امیر۔ مولانا عبدالغنی صاحب
ناظم و خازن۔ حاجی منظور احمد صاحب۔ طے کردہ قرار پایا کہ پندرہ دن کے اندر مفوضہ علاقہ غیر مستقل میں جمعیۃ کی شاخیں قائم کر دی جائیں تاکہ اخیر دسمبر تک تحصیل رحیم یار خان کا اجتماع عام ہو سکے۔ (ناظم دفتر)

جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا جلسہ عام

مولانا محمد موسیٰ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام لودھراں اطلاع دیتے ہیں کہ ۱۲ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام لودھراں کا جلسہ عام ہوا۔ اور یہ دو نشستوں پر مشتمل تھا۔ ایک بجے دن کو تلاوت قرآن مجید سے پہلی نشست کا آغاز ہوا۔ اور اس میں پہلی تقریر حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب کبیر والا اور دوسری تقریر حضرت مولانا دوست محمد صاحب امیر جمعیۃ العلماء اسلام خانیوال نے فرمائی اور اپنے مواعظ حسنہ سے لوگوں کو مستفیض فرمایا اور یہ اجلاس چار بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد دوسری نشست کا آغاز بعد از نماز عشاء ہوا۔ جس میں حضرت مولانا نیاز احمد شاہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد سے لوگوں کو آگاہ فرمایا اور عائلی قوانین پر مفصل بحث فرمائی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اور بتایا کہ عائلی قوانین شریعت کے بالکل خلاف ہیں لہٰذا ان کو فوراً منسوخ کیا جائے۔ لوگوں نے حضرت موصوف کی صدا پر لبیک کہا۔ ان کے بعد حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری مدظلہ کا بیان تھا دوران تقریر لوگوں پر سناٹا چھایا رہا۔ انہوں نے بھی فرمایا کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جائے چونکہ پاکستان کے اہم مقصد لا الٰہ کے منافی ہیں۔ چنانچہ اجلاس نے مولانا کی پرزور حمایت کی اور کہا کہ اگر ان کو منسوخ نہ کیا گیا تو ہم اس کا پھر سے احتجاج کریں گے۔ اس پر مسجد کی فضاء نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی۔

اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کر کے اسلام کی حمایت نہ کرنا اسلام سے غداری کرنے کے مترادف ہے (مولانا سید گل بادشاہ)

پشاور ۔ مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علمائے اسلام سرحد نے مسجد قاسم علیخاں میں قبل از نماز جمعہ ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا ۔ یہ ملک جسے اسلام کے نام سے حاصل کیا گیا تھا اور اسی نام کی آڑ لے کر لوگ اقتدار کی مسند تک پہنچے تھے ۔ اسلام کے نام پر اقتدار حاصل کر کے پھر اسلام کی حمایت نہ کرنا اسلام سے غداری کرنے کے مترادف ہے ۔ مولانا نے فرمایا کہ ہمارے حکمران طبقہ نے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کی حالانکہ اسلام کی اشاعت تو ترویج کا کام یہ لوگ بہتر کر سکتے تھے ۔ مولانا نے فرمایا ۔ کہ انگریزی مزاج لوگوں نے ہمارے ملک کو بدنام کر دیا ہے آپ نے مزید بیان جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان صحیح معنوں میں پاکستان تب ہی ہوگا جبکہ اس میں قرآن و سنت کے مطابق قوانین بنائے جائیں گے اور ہمارے استحکام اور بقاء کا راز اسی میں مضمر ہے ۔ مولانا نے عائلی قوانین کی مخالفت کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سراسر اسلام کے منافی ہیں مسلمان انہیں قطعاً قبول نہیں کریں گے

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا اجلاس

کوٹ ادو ۔ جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کا ہفتہ وار اجتماع زیر صدارت قاضی ابوالحسن منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں ۔

(۱) یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ عائلی قوانین قرآن و سنت کے خلاف ہیں ان کو منسوخ کیا جائے ۔

(۲) مفتی محمود صاحب کے اس اعلان پر مسرت کا اظہار کیا گیا جس میں انہوں نے صدر ایوب کو ایک لاکھ رضا کاروں کی پیشکش کی ہے ۔ اجتماع نے خیر مقدم کرتے ہوئے مکمل تعاون کا یقین دلایا ہے ۔

(۳) ترکی حکومت کو اس بیان پر مبارکباد پیش کی گئی ۔ جس میں حکومت ترکی نے بھارت کو اسلحہ نہ دینے کا اعلان کیا گیا تھا ۔ اس اعلان سے حکومت پاکستان کے ساتھ معاہدہ کو نبھایا گیا ہے ۔

(۴) صدر محترم محمد ایوب خاں کے پنڈت نہرو کے خط کے جواب میں جو خط ارسال کیا ہے اجتماع میں آپ کا خیر مقدم کیا گیا ہے اس خط میں بھارت کو پاکستان کے موقف سے آگاہ کیا گیا ہے ۔

اقامت و احیاء دین کی ایک عوامی تحریک جمعیۃ علماء اسلام ہے

جناب محمد یعقوب شیخ ناظم دفتر ملتان کا بیان

جناب شیخ محمد یعقوب صاحب ناظم دفتر ملتان ایک اجلاس میں خطاب کرتے ہوئے کہا وطن عزیز کے آزاد ہو جانے پر جمہوری اقتدار ۔ استحکام وطن اور نظم و نسق کی گراں بار ذمہ داریاں بھی قوم کی طرف منتقل ہوئیں ۔ ہم کس حد تک اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہوتے اظہر من الشمس ہے ۔ بہرحال اب ہمیں اپنے فکر و نظر کو اسلامی ضابطہ حیات کے اخلاقی و روحانی اقدار سے سنوارنا ہے ۔ احیاء دین ۔ خدمت خلق ۔ سماجی فلاح و بہبود اور ترقی و تعمیر اور استحکام وطن کو پیش نظر رکھنا چاہیئے ۔

جذباتی منافرت ۔ تنگدلی بے جا بغض و عناد ۔ جہالت اور تعصب نے قومی زندگی میں روح کو فنا کر دیا ہے ۔ بددلی بے اعتنائی نے عزم و استقلال اور قوت عمل چھین لی ہے اخوت و مساوات ۔ شرافت و جمہوریت کے احترام کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے ۔ ان حالات میں ملک و ملت کے بہی خواہ حضرات کو اختلاف بلا مقصد ۔ گروہی رقابت ۔ جماعتی تعصب اور ذاتی سطح کی تنقید سے بالا تر فکر پیدا کر کے پیش آمدہ ملکی مسائل کو حل کرنا چاہئے وطن عزیز باشندگان پاکستان کا مشترکہ ملک ہے یہ کسی خاص جماعت یا مخصوص افراد کا اجارہ نہیں ملک کے فلاح و بہبود کا جذبہ ۔ احیاء دین اسلامی قوانین کے نفاذ کی عملی جدوجہد اور تمنا ۔ جذبہ عمل اور حب الوطنی کی بہترین ضمانت ہے ۔ جنگ آزادی سے حصول آزادی تک علماء سامراجیت کو ختم کرنے کی عملی جدوجہد میں مصروف رہے علماء کو برسر عام پھانسی دی گئی ۔ قید و بند اور ہر قسم کی صعوبتیں علماء نے ملک و قوم کی خاطر برداشت کیں ۔ نیز حب توفیق عوام کو خوف خدا ۔ خدمت خلق ۔ نیکی اور بھلائی کی تبلیغ و ہدایت فرماتی ۔ علماء حق کی وجہ سے ملک میں دین کا احساس پایا جاتا ہے ۔ علماء نے ملکی معاملات میں ہمیشہ خدمت دین اور فلاح وطن کو پیش نظر رکھا حکومت کی غیر اسلامی حرکات پر علماء نے جذبہ خیر خواہی سے متعلقہ حضرات کو متنبہ کیا ۔ حتیٰ کہ دوران مارشل لاء بھی علماء نے حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی زیر قیادت ملک میں عائلی قوانین کے نفاذ پر احتجاج کیا ۔ نظام العلماء تنظیم قائم کی ۔ اور اس دور ظلمت میں بھی علماء ربانی نور کی شمع کو فروزاں کئے رہا ہے یہی جمعیۃ علماء اسلام ایک عوامی جماعت ہے ۔ جمعیۃ کی رکنیت کے لئے صرف مسلمان ہونا اور نظریہ پاکستان لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پر ایمان رکھنا شرط ہے ۔

جمعیۃ کا سیاسی موقف یہ ہے کہ پاکستان سے تمام غیر اسلامی قوانین اور افعال ختم کئے جائیں ملک کا قانون قرآن و سنت کے مطابق سلف صالحین کے طریق پر بنایا جائے ۔

شراب ۔ زنا ۔ سود ۔ عریانی ۔ فحاشی اور تمام مخرب اخلاق برائیوں کو فی الفور ختم کیا جائے ۔ طرز معاشرت اور تعلیم کو اسلامی اصولوں کے مطابق تبدیل کیا جائے ۔

اسلام کے عادلانہ نظام کو قائم کیا جائے تاکہ ملک سے رشوت سفارش مفاد پرستی اور کنبہ پروری وغیرہ ختم ہو جائے ۔ عوام کو انصاف حاصل کرنے میں تمام رکاوٹیں دور کی جائیں ۔ خارجہ پالیسی غیر جانبدارانہ ہو ۔ خصوصاً اسلامی ممالک سے بہترین مراسم پیدا کئے جائیں ان مقاصد کے لئے پاکستان کا ہر شہری کسی پابندی کے بغیر جماعت کا رکن بن سکتا ہے ۔

الحمدللہ ملک بھر کے علماء حق جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ ہیں ۔ دو ہزار سے زائد شاخیں قائم ہو چکی ہیں ۔ اکثر اضلاع میں ابتدائی اور اضلاعی دفتر قائم ہو چکے ہیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک کی واحد جماعت ہے جس کے ہمدرد اور سرپرست اور رکن ملک کے ہر حصہ میں پائے جاتے ہیں ۔

جمعیۃ علماء اسلام کے نائب صدر مفتی محمود صاحب نے تمام دین پسند جماعتوں کو متحد ہو کر احیاء دین کے لئے کام کرنے کی پیشکش فرمائی ہے ملک کے نمائندہ علماء کا ایک بورڈ قائم کر دیا جائے ۔ یہ بورڈ تمام متنازعہ مسائل کو حل کر دیا کرے ۔ انفرادی اجتہاد فتنہ کا باعث بن چکا ہے جمہوریت اور اجماع امت کے ذریعے ملک کے پیش آمدہ مسائل حل کرنے کی کوشش میں تمام جماعتوں اور عوام کو جمعیۃ علماء اسلام سے تعاون کرنا چاہیئے ۔

—— نصر من اللہ و فتح قریب

جمعیۃ علمائے اسلام ملک میں قرآن و سنت کے مطابق قانون بنا کر دم لے گی

عوام اسلام کی حفاظت کی خاطر جمعیۃ کا ساتھ دیں (مولانا محمد یعقوب قاسمی)

پشاور (نمائندہ خصوصی) محمد یعقوب صاحب قاسمی ناظم جمعیۃ علماء اسلام پشاور شہر کے زیر اہتمام اجتماعات منعقد کئے گئے جس میں فخر نوجوانان مبلغ جمعیۃ حضرت مولانا سید امام شاہ صاحب نے تقریریں کیں ۔ انہوں نے عوام کو بتایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کا مقصد اسلام کے بقاء اور باطل فرقوں کی سرکوبی کرنا ہے ۔ ہم اس ملک سے فحاشی ، بدکاری ۔ شراب خوری ۔ رشوت ستانی ملاوٹ اور تمام خلاف شریعت افعال کا قلع قمع کر دیں گے ۔ یہ ملک اسلام کے مقدس نام پر قائم کیا گیا تھا ۔ اس میں اسلامی قوانین نافذ ہونے چاہئیں ۔ جمعیۃ علماء اسلام ملک میں قرآن و سنت کے مطابق قوانین نافذ کرا کر دم لے گی ۔ آپ نے فرمایا کہ ہم اسلام کی سربلندی چاہتے ہیں ۔ اس کی خاطر ہم ہر قربانی کے لئے تیار ہیں ۔ ہم ملک و قوم کے خیر خواہ ہیں ۔ ہم اس میں افراتفری پھیلانا نہیں چاہتے ۔ یہ ملک ہمارا ہے ۔ ہم اس کے باشندے ہیں اور اس کی حفاظت کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں ۔ آپ نے عائلی قوانین کی بھی سخت مذمت کی اور کہا کہ یہ خلاف شریعت قوانین ہیں ان کو فوراً منسوخ کیا جائے ۔

آپ نے مزید فرمایا کہ عوام کو وقت کی نزاکت کا احساس کرنا چاہیئے اس وقت ملک میں طرح طرح کے فتنے برپا ہیں کوئی اسلام کے نام پر ماڈرن اسلام پیش کر رہا ہے ۔ شرعی سزاؤں کو ظلم کہتا ہے اور صحابہ کرام خلفائے راشدین ۔ مجتہدین و آئمہ کرام حتیٰ کہ خود حضرت خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تنقیدیں کر رہا ہے ۔ کوئی ختم نبوت کا

ضلع جیکب آباد سندھ کی ماتحت شاخوں کو ہدایات

(از مولانا رشید احمد صاحب سیالی ناظم اعلیٰ)

۲۷ سے ۲۸ دسمبر کو شہر کندھ کوٹ مدرسہ دار الفیوض میں جمعیۃ علماء اسلام کا ضلعی اجتماع ہوگا۔ جس کے خصوصی اجلاس میں ضلع جیکب آباد کی تمام شاخوں کو اپنی اپنی کارکردگی اور رپورٹ پیش کرنی ہوگی ضلعی انتخاب ہوگا۔ اس لئے ضلع کے تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ اپنے گرد و نواح میں جمعیۃ کی زیادہ سے زیادہ شاخیں قائم کریں زیادہ ممبر سازی کریں اور جمعیۃ کے لئے فنڈ اکٹھا کریں اور تحریری رپورٹ اپنے ساتھ لائیں۔

کندکوٹ ضلع جیکب آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم اجتماع

۲۷۔۲۸ دسمبر کو عظیم الشان ضلعی کانفرنس بمقام کندکوٹ منعقد ہو رہی ہے جس میں حسب ذیل اکابر تشریف لا رہے ہیں:

حضرت مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی امیر مرکزی جمعیۃ علماء

حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر ״

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب نائب امیر ״

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ ״

محترم سردار میر عالم خاں لغاری۔ ناظم سابق بلوچستان

حضرت مولانا عبد الشکور صاحب دین پوری مبلغ

حضرت مولانا عبد الکریم صاحب چشتی سابق ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع سکھر۔

حضرت مولانا قاری محمد عیسیٰ صاحب

اس کے علاوہ ضلع جیکب آباد اور سندھ کے اکثر کارکنانِ جمعیۃ علماء اسلام کو شرکت کے لئے دعوت نامے بھیجے گئے ہیں تمام اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

شہر جیکب آباد کا انتخاب

امیر۔ مولانا تاج محمد صاحب۔

ناظم۔ میاں خادم علی صاحب۔ مہر۔

سالار۔ ہزار خاں بلوچ۔

خزانچی۔ حاجی عبد الحق صاحب۔

جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ الحاج محمد اشرف ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اطلاع دیتے ہیں کہ جمعیۃ علماء اسلام کی ممبر سازی کا ہفتہ ۲۱ر دسمبر سے شروع ہو رہا ہے۔ ہفتہ ممبر سازی سے قبل ۲۰ دسمبر کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس جامعہ حنفیہ مدنیہ کے دیلیف ہال میں بعد نماز عشاء ہوگا تمام ممبران سے التماس ہے کہ وہ اسی اعلان کو دعوت نامہ سمجھتے ہوئے ۲۰ر دسمبر کو تشریف لا دیں تاکہ ہفتہ ممبر سازی منانے کے لئے پروگرام مرتب کیا جا سکے۔

ضلع سکھر میں جمعیۃ کی سرگرمیاں

محترم المقام ڈاکٹر عبد الفتاح صاحب (بابائے سندھی) نے ضلع سکھر میں تحصیل وار کام شروع کر دیا ہے۔ روہڑی سے لے کر وارہ تک عارضی انتخابات مکمل کر چکے ہیں اب شکارپور ڈویژن کا دورہ کرنے والے ہیں جہاں پر اپنے قومی رہنما اور مذہبی مجاہد حضرت مولانا عبد الکریم صاحب چشتی کے مشورہ سے سارا کام سرانجام ہوگا۔

انصار الاسلام لاہور کا اجلاس

لاہور۔ ۱۴ دسمبر۔ بروز اتوار بیرون دہلی دروازہ دفتر ترجمان اسلام میں انصار الاسلام کا اجلاس زیر صدارت مولانا امیر الدین منعقد ہوا جس میں لاہور شہر کے رضاکاروں نے شرکت کی اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن پاک سے ہوئی اس کے بعد مولانا مختار احمد صاحب جہلمی نے رضاکارانہ تنظیم پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ موجودہ دور میں اس تنظیم کی اشد ضرورت ہے جو صحیح خطوط پر کھڑی ہو۔ آج اسلام پر ہر وہ آدمی حملہ آور ہے جو اسلام کے مبادیات تک سے واقف نہیں بیدینی فحاشی کا سیلاب امڈ آیا جس کی روک تھام کے لئے مخلص اور اسلام پسند نوجوانوں کی سخت ضرورت ہے۔ جو اس طوفانی بدتمیزی کا مقابلہ کر سکیں۔ آپ نے اسلاف کے کارناموں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ ہمارے اسلاف نے اسلام کے خلاف ہر قوت کا مقابلہ اس جرأت سے کیا جس کی مثال تاریخ پیش نہیں کر سکتی۔ اور ہندوستان کی تاریخ پر جب ہم نظر دوڑاتے ہیں تو ہماری گردنیں فخر سے بلند ہو جاتی ہیں۔ کہ ہمارے بزرگوں نے اسلام کی اس دور میں لاج رکھی جبکہ انگریزی سامراج کا سارے ہندوستان پر پورا تسلط تھا۔ اور انگریز بڑے فخر سے کہتا تھا کہ ہماری سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا لیکن علمائے حق نے اپنے کردار و عمل سے انگریز کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ ضرورت ہے کہ اسلاف کے کارناموں کو مشعل راہ بناتے ہوئے اسلام کے تحفظ اور بقا کے لئے کام کیا جائے آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے رہنماؤں خصوصاً مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا۔ آج اسمبلی کے در و دیوار اس امر پر شاہد ہیں کہ علمائے حق کس طرح اپنا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ ملت کے ان مایہ ناز وجودوں پر جتنا فخر کیا جائے کم ہے آخر میں آپ نے مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ العالی کا ایک پیغام جو انصار الاسلام کے نام تھا پڑھ کر سنایا جو یہ ہے۔

میرے معزز و محترم جوانانِ اسلام!

آپ جانتے ہیں کہ آج اسلام کو آپ حضرات کی خدمت کی ضرورت ہے اور یہ یاد رکھیں کہ آپ اسلام کی خدمت کریں گے تو اسلام کا خدائے برتر اتنے بڑے قدردان ہیں کہ ایک کے بدلے لاکھوں دیتے ہیں اور چند روزہ خدمت کی بجائے تمام عمر کے لئے جنت مرحمت فرماتے ہیں۔ اور جنت کے ساتھ ساتھ دنیا میں بھی سربلند اور معزز کرتے ہیں۔

برادرانِ اسلام! اس دنیا میں جب کبھی اسلام پر کبھی آنچ آئی ہے۔ جوانانِ اسلام ہر مصیبت کے سامنے سینہ سپر ہوئے اور انہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر بھی اسلام کا علَم بلند کیا۔ یہ خدائی دین یوں مذاق سے دنیا کے مشرق و مغرب میں نہیں پھیلا۔ بلکہ اس کی کھیتی کو سیراب کرنے کے لئے ہمیشہ مخلص جوانوں نے اس کو اپنے خون سے سینچا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ آج ہم مسلمانوں میں رہتے ہیں ہمارا ملک مسلمان ملک ہے۔ یہاں کفر سے جنگ نہیں صرف کفر کے چند ایجنٹوں یعنی تھوڑے سے ملحدوں اور معدودے چند گمراہوں کے حملوں سے اسلام کی حفاظت کرنا ہے مجھے خوشی ہے کہ آپ نے اپنے خدا کے سامنے سرخرو ہونے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کی رہنمائی میں اپنی خدمات پیش کر کے بہترین سودا کیا ہے اللہ تعالےٰ آپ کی جوانی اور آپ کی عمر میں برکت عطا فرمائے۔

آخر میں جماعتی کام کو وسیع پیمانے پر چلانے سے متعلق غور و خوض ہوا۔ اور حلقہ وار انصار الاسلام تنظیم سے متعلق سوچا گیا۔ ہفتہ واری اجتماع سے متعلق فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ہر ہفتہ میں اجلاس منعقد ہوا کرے گا۔ جس میں ہر حلقہ کے ارکان ہفتہ واری رپورٹ میں پیش کیا کریں گے اور جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں گے اجلاس بڑا کامیاب رہا۔ نوجوانوں نے ہر طرح کی امداد کا یقین دلایا۔ جلسہ دعا کے بعد ختم ہوا۔

حضرت مولٰنا غلام غوث صاحب کا نعرۂ حق

بقیہ صفحہ اوّل

اس لئے اس کے سپرد کرنا کوئی مفید نہیں ہے چنانچہ یہ ترمیم ختم ہو گئی۔

دوسری ترمیم کہ رسم و رواج کے ساتھ قانون کا لفظ بڑھا دیا جائے۔ وزیروں نے اس ترمیم کی سخت مخالفت کی۔ اپوزیشن بنچوں نے ترمیم کی پوری تائید کی۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے کہا کہ وزرا صاحبان کو غلط فہمی ہو رہی ہے لفظ قانون کے بڑھانے سے یہ بل کسی اور قانون کو منسوخ نہیں کرتا۔ صرف اس سے انہیں قوانین پر زد پڑے گی جو شریعت کے خلاف ہوں۔ مگر وزراء نے ایک نہ سنی اور سرکاری بنچوں نے بڑے مزے سے ان کی ہاں میں ہاں ملا کر ترمیم مسترد کرا دی۔

تیسری ترمیم مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پیش کی تو وزیر زراعت ملک قادر بخش صاحب نے مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ ۱۸۵۰ء کا قانون ہے جو سارے ملک پر حاوی ہے کہ مرتد کو وراثت ملے گی۔ اس کی مخالفت کرنا ہمارے اختیارات سے باہر ہے مولانا نے کہا کہ انگریزی عہد کا غلط اور لعنتی قانون قائم رکھنا حکومت کا اپنا قصور ہے۔ اور بڑا افسوسناک ہے۔ حکومت جب چاہتی ہے تو آرڈیننس نافذ کرتی ہے اور ان کی منظوری لیتی ہے۔ لیکن اسے منسوخ نہیں کر سکتی۔ سرکاری بنچوں نے اکثریت کے بل بوتے پر ترمیم نامنظور کر دی۔

چوتھی ترمیم پر بڑی بحث ہوئی مولانا غلام غوث صاحب نے کہا کہ شریعت کو کسی نافذ الوقت قانون کے تابع بنانا شریعت کی توہین ہے۔ ان الفاظ کو حذف کر دیا جائے۔ وزراء صاحبان نے ضد کی۔ اس پر اپوزیشن ممبر صاحبان نے واک آوٹ کر دیا۔ مگر مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پھر اتمام حجت کرتے ہوئے کہا کہ سرکاری بنچوں کو جن پر سب مسلمان ہیں۔ غور کرنا چاہیے۔ جب آپ شریعت چاہتے ہیں تو پھر اس میں ٹانگ کیوں ڈالتے ہیں۔ یہ ضد اور مقابلہ کی بات نہیں ہے۔ اور یہ مخالفت نہ ملک کے لئے مفید ہے نہ حکومت کے لئے۔ آپ حضرات ووٹوں کی کثرت سے فیصلے نہ کریں بلکہ دلیل کی قوت کو دیکھیں اور ناحق مخالفت نہ کریں۔

سپیکر صاحب نے فرمایا کہ یہ فیصلہ ہو چکا ہے۔ آپ دوسری ترمیم پیش کریں مولانا نے فرمایا کہ جب سرکاری پارٹی اس میں بحث کرنے کے لئے تیار نہیں ہے اور وہ اکثریت کے بل بوتے پر من مانی کارروائی کرتی ہے تو مزید بحث فضول ہے میں بجائے ترمیم پیش کرنے کے واک آوٹ کرتا ہوں۔

پاکستان میں عیسائی مشنریوں پر مکمل پابندی عائد کی جائے

جاتی میں عظیم الشان جلسہ اور تاریخی اجتماع میں صدائے اسلام پر تقاریر

شہر جاتی کے مارکیٹ چوک میں ۱۲ رجب کو حضرت مولانا میر محمد صاحب کی صدارت میں ایک تبلیغی اور اصلاحی جلسہ ہوا جس میں سجاولی۔ چوہڑ اور جاتی کے تقریباً آٹھ ہزار (۸۰۰۰) مسلمانوں نے شرکت کی جلسہ میں مبلغ اسلام مولانا عبداللہ ورصاحب آزاد بانی اسلامی مشن پاکستان اور مبلغ جمعیۃ حضرت مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری نے حقانیت اسلام اور معراج کے موضوع پر تقاریر فرمائیں۔

حضرت مولانا آزاد نے عیسائیت کا دلائل کے ساتھ رد کرتے ہوئے فرمایا کہ میں دعوت دیتا ہوں کہ تمام عیسائی پادریوں کے ہمراہ جلسہ میں آئیں اور اپنا مذہب سچا ثابت کریں۔ اگر نہیں ثابت کر سکتے تو اناج۔ روٹیاں اور مردوں کے کوٹ پتلون کا لالچ دے کر مسلمانوں میں تبلیغ کرنا بالکل چھوڑ دیں۔ آپ نے فرمایا لالچ کسی بھی مذہب کی حقانیت کی دلیل نہیں ہو سکتی۔ حق ہمیشہ غالب رہتا ہے۔

آخر میں انجمن کے سیکرٹری نے چند قرار دادیں پیش کیں جو اتفاق آراء سے پاس کی گئیں۔

قرارداد ۱

پاکستان میں عیسائی مشنریوں پر مکمل پابندی عائد کر کے ان کے اسکولوں اور ہسپتالوں پر قبضہ کیا جائے۔

قرارداد ۲

ملک میں لوگوں کے ذریعہ عیسائیت کی تبلیغ پر پابندی عائد کی جائے اور اس میں بہانہ تلاش نہ کیا جائے۔ کہ غیر ممالک میں اسلامی مشنریوں پر پابندی لگے گی بلکہ اگر وہاں اسلام کی تبلیغ لالچ سے ہوتی ہے تو اسے بھی بند کیا جائے۔

قرارداد ۳

بحرین کی مظلوم مسجد شریف کو مزید عرصہ گرجا کی دیوار سے قید کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح نہ کیا جائے بلکہ مسجد شریف کو جلد آزاد کیا جائے۔

قرارداد ۴

ضلع جھنگ کے غریب اور کنوار عوام کی معاشی حالت پر رحم کر کے ضلع کے اندر بکریوں پر سے پابندی ختم کی جائے۔ اور بکریوں کی پابندی کا آرڈی نینس واپس لیا جائے۔

قرارداد ۵

جب کہ عائلی قوانین کو ہر مکتبۂ فکر کے علماء سراسر اسلام کے خلاف قرار دیتے ہیں تو ایسے قوانین کو جلد منسوخ کیا جائے۔

چک ۱۴۸ پی تحصیل صادق آباد میں جمعیۃ کی تشکیل

۱۸ نومبر بروز پیر کو زیر صدارت علامہ مولانا محمد رکن الدین صاحب خطیب جامع مسجد چک ۱۴۸ پی۔ تحصیل صادق آباد میں جلاس منعقد ہوا۔ جس میں مولانا نے مختصر تقریر فرمائی اور مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے:-

امیر: علامہ حضرت مولانا محمد رکن الدین صاحب خطیب
نائب امیر (۱) مولانا حافظ نور محمد صاحب خطیب
نائب امیر (۲) چوہدری نور محمد صاحب نمبردار
(۳) چوہدری فتح محمد صاحب نمبردار
ناظم اعلیٰ۔ چوہدری محمد شفیع صاحب نمبردار
خازن۔ حاجی بدرالدین صاحب
سالار۔ چوہدری خوشی محمد صاحب۔ ولایان محمد صاحب

دفتر کا افتتاح

۱۹ نومبر کو ۲ بجے حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری۔ نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے دفتر جمعیۃ علماء اسلام صادق آباد کا افتتاح فرمایا۔ اجلاس کی کارروائی تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوئی۔ حضرت مولانا مدظلہ العالی نے مختصراً جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ اجلاس دعا خیر سے اختتام پذیر ہوا۔

قصبہ منبکرہ ضلع میانوالی میں جمعیۃ کا انتخاب

۷ دسمبر بروز جمعہ۔ مولانا محمد عبیداللہ انور ... شیخ التفسیر ... حسب منشور کے مطابق حافظ کے ہمراہ تاریخی قصبہ منبکرہ میں تشریف لے گئے۔ بعد از نماز مغرب ... دیندار مسلمانوں کا اجلاس خصوصی ہوا جس میں جمعیۃ علماء اسلام منبکرہ کا انتخاب ہوا۔ بعد میں عام اجلاس میں تقریر ہوئی۔ انتخاب درج ذیل ہے۔

امیر۔ مولانا فتح دین صاحب
نائب امیر۔ حکیم فضل دین صاحب
ناظم اعلیٰ جناب عبدالحمید صاحب۔
خازن جناب بشیر محمد صاحب۔
سالار جناب بشیر احمد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام کمالیہ کا انتخاب

کمالیہ۔ علماء کرام کے ایک اجتماع ہوا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ محترم مرزا الطاف حسین صاحب
ناظم۔ محترم حاجی غلام رسول صاحب
خازن۔ جناب حامد محمود صاحب
سالار۔ جناب فضل محمد صاحب

جمعیۃ علماء اسلام چک ۱۵۱ پی صادق آباد کا انتخاب

امیر۔ مولانا برکت اللہ صاحب قریشی۔
نائب امیر۔ مولوی اکبر علی صاحب باجوہ
ناظم اعلیٰ۔ سید علی حسین شاہ صاحب جیلانی
نائب ناظم۔ مولانا فیروز الدین صاحب قریشی
خازن۔ مولوی اللہ دتا صاحب باجوہ
سالار۔ سید نور حسین شاہ صاحب جیلانی
نائب سالار۔ مولوی غلام حیدر صاحب باجوہ

جمعیۃ علماء اسلام قصبہ جلیبی کا تنظیمی اجلاس

۱۴ نومبر شب جمعہ بعد از نماز عشاء مسجد قصبہ جلیبی میں تنظیمی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالواحد صاحب منعقد ہوا۔ آغاز اجلاس تلاوت قرآن سے ہوا۔ بعد ازاں مولانا محمد شمروز صاحب نے عوام کو جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ الحاق کرنے کی مکمل دعوت دی۔ اور حکومت پاکستان سے پرزور الفاظ میں اپیل کی کہ پاکستان کی ترقی اسی میں ہے کہ اللہ و رسول کے قانون کو مکمل طور پر نافذ کیا جائے۔

بعد ازاں صدر موصوف نے عوام کو مخاطب مولانا موصوف کی تائید کرتے ہوئے کہا۔ کہ مرنا ہر ذی روح کے لئے ضروری ہے۔ لیکن ہمارا مرنا اور جینا اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے قابل فخر ہے۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہر باطل کو مٹا دیں اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ تعاون کریں۔ نیز فرمایا کہ ہمارے قصبہ میں دینی تعلیم و تہذیب سیکھنے کے لئے مدرسہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے مدرسہ تعلیم القرآن کی تجویز پیش کی عوام نے مذکورہ تجویز کو منظور کر کے مولانا موصوف کا تہ دل سے شکریہ ادا کیا۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا عبدالواحد صاحب فاضل دیوبند۔ شیخ الحدیث مولانا نصیر الدین صاحب غرغشتوی
نائب امیر۔ مولانا محمد شمروز صاحب
ناظم اعلیٰ۔ مولانا فیض الرحمٰن صاحب
نائب ناظم۔ جناب ڈاکٹر عبدالغفور صاحب
خزانچی۔ مولانا عبدالمالک صاحب۔

آخر میں پاکستان کی سالمیت اور قانون الٰہی کے نفاذ کے لئے دعائیں مانگیں۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل شجاع آباد

ملتان۔ علاقہ شجاع آباد کے علماء کا ایک خاص جلاس ہوا جس میں تحصیل شجاع آباد کا انتخاب عمل میں آیا جو درج ذیل ہے۔

امیر۔ حضرت مولانا قاضی محمد حسن صاحب جلالپوری
نائب امیر۔ مولانا رشید احمد صاحب شجاع آبادی
ناظم اعلیٰ۔ حضرت مولانا محمد حسین صاحب جلالپوری
ناظم۔ مولانا عبدالستار صاحب
خازن۔ حافظ عبدالحی صاحب

قصبہ مڑل میں جمعیۃ علماء اسلام

قصبہ مڑل تحصیل شجاع آباد میں جمعیۃ علماء اسلام کا دفتر قائم کیا گیا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ مولانا عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ
ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد صادق صاحب
خازن۔ صوفی خیر الدین صاحب۔
سالار۔ جناب محمد نواز شاہ صاحب۔

کچہ کھوہ میں جمعیۃ کا انتخاب

کچہ کھوہ میں میاں عبدالغفور صاحب کے زیر صدارت ایک خاص اجتماع ہوا اور مولانا احمد شاہ صاحب کے خطاب کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا غلام فرید صاحب
نائب امیر۔ مولانا امان اللہ خاں صاحب
〃 ۔ مولانا عبداللطیف صاحب
ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبدالغفور صاحب سلیمانی
ناظم۔ صوفی محمد حسین صاحب ممبر یونین کونسل
خازن۔ چوہدری علی محمد صاحب
سالار۔ حاجی میر عبداللہ خاں صاحب۔

پچھلے ہفتے میں جن حضرات کو وی۔ پی کی گئی تھیں ان میں سے کچھ حضرات نے واپس کر دی ہیں جس کی وجہ سے فی وی پی ۵۰ پیسے ادارہ کو نقصان ہوا ہے۔ ان حضرات کی خدمت میں عرض ہے کہ وہ اپنا چندہ مع نقصان دفتر کو بھیج دیں۔ ورنہ آپ کی فہرست حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ کو پیش کر دی جائے گی۔ (خادم دفتر)

ختم نبوّت

(از جناب میر ظفر صاحب)

آج کل عیسائیت اسلامی ممالک میں بڑی سرعت کے ساتھ پھیل رہی ہے۔ جو مسلمانوں کے لئے روحانی اور مادی نقصان کا سبب ہے لیکن آج اس دور میں عالم اسلام کے لئے سب سے زیادہ خطرہ احمدیت یا قادیانیت یعنی مرزائیت سے ہے۔ برصغیر کی وہ زمین جہاں مجدد الفثانیؒ اور شاہ ولی اللہؒ پیدا ہوئے جس دھرتی نے امیر خسروؒ جیسے آفتاب روحانیت اور عالم کو پیدا کیا۔ پنجاب کا وہ خطہ جہاں ڈاکٹر اقبال اور مولانا احمد علی لاہوریؒ جیسے عالم اور صوفی نے اسلام کا پرچم بلند کیا۔ ہمیں افسوس سے لکھنا پڑتا ہے کہ اسی سرزمین ہند اور پنجاب پر مرزا غلام احمد قادیانی کا نام اور مرزائیت کا وجود کلنک کا داغ بھی ہے۔ ہمارا سر عالم اسلام کے سامنے اس ندامت سے جھک جاتا ہے۔ لیکن جب علماء اسلام اور خصوصاً امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا نام آتا ہے جنھوں نے احمدیت کے بت کو گرز محمدیؐ اور ضرب ابراہیمی سے شکستہ کر دیا۔ تو ہمارا سر فخر کے سبب خود بخود اونچا ہو جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عیسائیت کو عام لوگ جانتے ہیں کہ غیر اسلامی عقیدہ ہے لیکن قابل افسوس بات یہ ہے کہ قادیانیت اسلام کا لباس اوڑھ کر اور توحید کا جامہ پہن کر اسلام دشمنی پر تُلی ہوئی ہے۔ بقول ڈاکٹر اقبال کے ایران میں ایک فرقہ بہائیوں کا پیدا ہوا تھا۔ مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے اس نے بذات خود اسلام سے علیحدگی ظاہر کی۔ اور اپنے اوپر اسلام کا لیبل نہ لگایا۔ لیکن احمدیت نے غیر اسلامی عقائد پر اسلام کا پردہ لٹکا کر ہزاروں کو گمراہ کر دیا آئیے اب ذرا اس فرقے کی مختصر کہانی سُن لیجئے۔

اٹھارھویں صدی عیسوی مسلمانان عالم کے لئے زوال کا پیغام لائی تھی۔ سیاسی اقتدار کے ساتھ ساتھ مذہبی عقائد پر بھی تنزل کی اوس پڑ رہی تھی۔ اٹھارھویں صدی میں اگر مصر نپولین کے حملوں کی زد میں تھا تو ہندوستان میں مسلمانوں کی رہی سہی حکومت کا خاتمہ کر کے انگریز مکمل طور پر قابض ہو چکے تھے دوسری طرف ایران اور ترکی میں اسلامی حکومتیں سسک رہی تھیں۔ ایسے دور میں جب کہ سیاسی طور پر مسلمان بیکار ہوتے جا رہے تھے مذہب بھی غیر اسلامی عقائد کی دست درازیوں سے محفوظ نہ تھا۔

چنانچہ انیسویں صدی کے اخیر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے پہلے پہل خود کو متعارف کرانے اور مسلمانوں میں مقبول ہونے کے لئے عیسائی پادریوں سے مناظرے کئے۔ عیسائی پادریوں سے مناظروں کی دوسری وجہ مرزا صاحب نے خود لکھی ہے کہ پادری چونکہ اسلام اور رسول پاکؐ پر رکیک حملے کر رہے تھے۔ اندیشہ تھا کہ مسلمان دوبارہ جہاد کے جوش میں آکر انگریز سے ٹکرا جائیں۔ لہٰذا مسلمانوں میں جذبہ جہاد کم کرنے کی غرض سے مرزا نے عیسائیوں سے مناظرے کئے۔ جب خاصی شہرت حاصل کر لی تو آریاؤں کے ساتھ مناظرہ بازی شروع کر دی۔ آہستہ آہستہ مسلمانوں میں نام پا کر مجددیت کا دعویٰ کر دیا۔ پھر مہدیت مسیحیت کا مدعی ہوا انگریز قوم بڑی نظر باز ہے۔ اس نے تاڑ لیا کہ مسلمانوں میں ایک اور فرقے کا اضافہ کرنے کا ہمارا آلہ کار بن سکتا ہے۔ چنانچہ انگریز قوم نے سرپرستی کی اور مرزا کی پشت پر ہاتھ رکھا اور تھپکی دی اور مرزا غلام احمد نے نبوت کی کرسی پر چھلانگ لگا دی۔ اور اسلام دشمنی کا ثبوت دیتے ہوئے انگریز حکومت کی اتباع کو اپنا فرض اور ان کے خلاف جہاد کو حرام قرار دیا۔ اور اپنی نبوت کے بارے میں یہاں تک کہہ دیا کہ جو مجھے نبی نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ (حقیقت الوحی ص ۱۷۹) اور پھر کہا کہ احمدیوں کو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے اپنی لڑکی غیر احمدیوں کو نہیں دینی چاہیئے۔ لینے میں کوئی حرج نہیں۔

ایسے حالات میں برطانوی حکومت کا دوست مرزا غلام احمد سے زیادہ اور کون ہو سکتا تھا۔ چونکہ سن ۱۸۵۷ کی جنگ آزادی کے بعد بھی انگریز کے خلاف جنگ اور جہاد کی چنگاڑی مسلمانوں کے دلوں میں سلگ رہی تھی۔ مگر مرزا صاحب نے اپنی نبوت کو سہارا دینے کے لئے انگریز کی امداد حاصل کی اور جہاد کو حرام قرار دیا۔ تو انگریز مرزا کا دوست اور مرزا غلام احمد انگریز کا غلام ہو گیا۔ جب مرزا کی نبوت کو حکومت کا سہارا مل گیا۔ تو مرزائیت نے بے فکر ہو کر پر نکالنے شروع کر دیئے۔ انگریز پرستی کے بارے میں خود مرزا نے ۱۸۹۸ء میں اعتراف کیا ہے۔ لکھتا ہے۔ کہ

"میں ابتدائی عمر سے اس وقت تک اپنی زبان اور قلم سے اس کام میں مشغول ہوں کہ مسلمانو کے دلوں میں گورنمنٹ انگلشیہ کی سچی محبت پیدا کر دوں۔ بہت سی کتابیں عربی، فارسی اور اردو میں تالیف کیں اور ممالک اسلامیہ مصر شام۔ کابل۔ عرب اور روم کے لوگوں کو مطلع کیا کہ انگریزی دور میں ہم کس طرح آرام سے زندگی بسر کر رہے ہیں۔"

ایک دوسری جگہ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے :۔

"میں نے انگریز کی وفاداری کے لئے کتابیں رسالے اشتہار اس کثرت سے لکھے کہ اگر جمع کئے جائیں تو پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں ......"

"مجھے مسیح اور مہدی مان لینا ہی مسئلہ جہاد کا انکار ہے"۔

مرزا غلام احمد نے تبلیغ رسالت کی جلد نمبر ۶ صفحہ ۹۶ پر لکھا ہے :۔

"میں اپنا کام نہ مکہ میں کر سکتا ہوں نہ مدینے میں۔ نہ روم میں نہ ایران میں نہ کابل میں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ ہندوستان میں برطانیہ کی حکومت ہمیشہ قائم رہے۔"

مرزا غلام احمد کے خلیفہ محمود احمد نے اپریل سن ۱۹۳۰ میں لکھا تھا۔ کہ ہم حکومت برطانیہ کی ایسی خدمت کرتے ہیں۔ کہ اس سے پانچ ہزار تنخواہ پانے والے بھی کیا خدمت کریں گے۔

(باقی آئندہ)

حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب کلاچی

نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی باعزت رہائی

قارئین یہ خبر سن کر خوش ہوں گے کہ پولیس کی رپورٹ غلط ثابت ہوئی اور حضرت مولانا قاضی عبد الکریم صاحب مہتمم مدرسہ نجم المدارس کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد جن کو زیر دفعہ ۴۰ سرحدی (کالے قانون) کے تحت ظفر اللہ قادیانی کی تقریر پر تبصرہ کرنے کے جرم میں گرفتار کیا گیا تھا۔ اور کالے قوانین کی بحث کے دوران صوبائی اسمبلی کے موجودہ سیشن میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حضرت مولانا موصوف جیسے بزرگوں پر ان کے غلط استعمال کا ذکر کیا تھا۔ اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ موصوف باعزت طور پر رہا کر دئے گئے اور پولیس کی رپورٹ کو غلط قرار دے دیا گیا۔ ہم حضرت مولانا کی خدمت اقدس میں ان کی حق گوئی اور رہائی دونوں پر ہدیہ تبریک پیش کرتے اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت موصوف کی رہنمائی میں اہل اسلام کو خدمت ملک و ملت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

مولانا بہار الحق صاحب قاسمی کو صدمہ

مولانا پیرزادہ بہار الحق صاحب قاسمی خطیب جامع مسجد ماڈل ٹاؤن لاہور کی اہلیہ صاحبہ قریباً ایک ماہ سخت بیمار رہنے کے بعد آج مورخہ ۱۶ دسمبر ۱۹۶۲ء انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون قارئین ترجمان اسلام سے استدعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت اور مولانا قاسمی صاحب اور مرحومہ کی اولاد کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔ ادارہ ترجمان اسلام ان کے غم میں پورا پورا شریک ہے۔

ایک عیسائی کا قبول اسلام

مورخہ ۷ دسمبر کو ایک عیسائی مسمی ایڈورڈ جامع مسجد منڈی چیلہ والا میں حاضر ہوا اور مولانا فضل الٰہی صاحب خطیب جامع وممبر جمعیۃ علماء اسلام کے دست حق پر مشرف باسلام ہوا۔ اسلامی نام محمود الحسن رکھا گیا۔ اس کا بیان ہے کہ میں نے ایف اے تک امریکی خرچ پر تعلیم حاصل کی اور عیسائیت کا خوب مطالعہ کیا۔ مگر جوں جوں مطالعہ کرتا رہا اس سے مجھے نفرت ہوتی گئی بالآخر میں نے برضاء و رغبت اسلام کو قبول کرنے کا تہیہ کر لیا اور آج میں آپ کے ہاتھ پر مسلمان ہوتا ہوں

(محمد طیب)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

کوٹ ادو میں

ترجمان اسلام ملنے کا پتہ
جناب عبد الجلیل صاحب انصاری
مدرسہ مظاہر العلوم
کوٹ ادو

مراسلات

اسلام کے نام پر دھوکہ

حلقہ احباب سے خصوصاً اور چار سو سے عموماً یہ صدائیں بلند ہوتی سنائی ہیں کہ مودودی صاحب دین و اسلام کی خدمت میں شب و روز منہمک اور دھڑ کی بازی لگا کر ملک کے معاشرہ اور تہذیب کو اسلامی بنانے کی جدو جہد کر رہے ہیں اور اسلامی آئین کے نفاذ کی ہر طرح سے کوشش کر رہے ہیں لیکن پھر بھی جمعیت علماء اسلام ان کو معاف نہیں کرتی اور ان مخالفت میں ترقی پذیر ہے ـــــ حضرات مسلمان توپ کو دفنگ اور توقید و بند کی صعوبتوں سے نہ ڈرتا ہے نہ گھبراتا ہے اور نہ کسی چیز سے یہ دھوکا کھاتا ہے مسلمان کو جب بھی دھوکا دیا گیا تو اسلام کے نام پر دیا گیا تاریخ گواہ ہے کہ مسلمان کے ایمان پر ڈاکہ اسلام کے نام پر ڈالا جاتا رہا اور اسلام ہی کے نام پر اس کو دھوکا دیا جاتا رہا آج پھر تاریخ ماضی کی یاد کو تازہ کرنے کی خاطر مودودی صاحب نے بھی دلیسی ہیرا ناٹک پر اختیار کیا ہے جس کے دجل و فریب کو واشگاف کرنا ہمارا فرض منصبی ہے کیا مرزایت پرویزیت شیعیت بھی داعی اسلام نہیں یا یہ سب اسلام کے نام سے کفور ہیں ہاور کیا ملک میں ہر بدمعاشی اور بے حیائی اسلامی تقاضات کے نام سے پرورش نہیں پا رہی ہے اور اسی میدان کا پانچواں سوار مودودی صاحب ہیں مرزائیت اور عیسائیت کے عقیدہ ممات عیسیٰ کی داد مودودی صاحب نے حیات وممات عیسیٰ کو مطلق العنان چھوڑ کر دی اور شیعیت کی خوشی اور فروغ کی خاطر طعن صحابہ کے عدم معیار حق کا عقیدہ واضع کیا گیا پرویزیت کی ہمنوائی احادیث کو افسانہ اور غیر یقینی کہہ کر حاصل کی اور ملک کی بڑھتی ہوئی بے حیائی اور بدمعاشی سینما بینی کے جواز سے چار چاند لگا دیئے ـ باقی رہا آئین اسلام کا بلند بانگ دعوی مسلمانان عالم کا جن آئینی کتب قرآن حدیث اور فقہ اسلامی پر اتفاق ہے اور ان کے ما سوا اور غیر اسلامی قوانین کو کسی حالت میں تسلیم کرنے کو تیار نہیں مگر مودودی صاحب کے نزدیک حدیث فقہ اور تفسیر کے سارے ذخائر متروک مردود اور بیکار ہیں اس کی تشریحات کے زیورات انہی سے خرید فرمائیں ـ قرآن اور سنت رسول کی تعلیم بھی فروری ہے مگر یہاں بھی پرانی کتابیں کام نہ دیں گی ـ (تنقیحات صد ۲ مطبوعہ اسلامک پبلیکشنز) میں وضاحت سے کہہ دوں کہ حقیقت میں وہ دینی

ترجمان اسلام کو سہ روزہ کیا جائے

ایک دوست کی تجویز

مکرمی ـ ایڈیٹر صاحب!

میں آپ کا اخبار ہفت روزہ ترجمان اسلام باقاعدگی سے پڑھتا ہوں ـ مجھے چند گذارشات پیش کرنی ہیں ـ وہ یہ ہیں کہ ترجمان اسلام کے ہفت روزہ ہونے کی وجہ سے جمعیۃ کی شاخوں کی خبریں دیر سے شائع ہوتی ہیں اگر اس کو سہ روزہ سے تبدیل کر دیا جائے تو یہ کمی پوری ہو سکتی ہے اور اس کے خرچ کو پورا کرنے کے لئے جمعیۃ کے ہر ممبر سے ایک روپیہ ماہانہ چندہ وصول کیا جائے بعض لوگ جو استطاعت زیادہ رکھتے ہیں وہ زیادہ چندہ دیں تاکہ یہ مقصد عظیم پورا ہو سکے ـ میں جمعیۃ کے خیر خواہوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس کام خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں ـ والسلام

فضل اللہ متعلم مدرسہ اشاعت اسلام

ـــــ خان پور ـــــ

تعلیم بہت کم ہے دراصل وہ اب سے ڈھائی سو برس پہلے کی سجلی مدرس کی تعلیم ہے تعلیمات ص۱۴! مرکزی مکتبہ جماعت اسلامی آج ہم غنیمت سمجھ کر اسی کو اپنی اپنی تعلیم سمجھتے ہیں لیکن حقیقت میں اس کے اندر دینی تعلیم کا عنصر بہت کم ہے ـ تعلیمات ص۱۴! اصل پورے نظام تعلیم کی افادیت ختم ہو چکی ہے تعلیمات ص۱۳۹! مودودی صاحب کب آئین بنانا چاہتے ہیں اور اور اس کا ماخذ کیا ہوگا؟

جب حدیث فقہ اور تفسیر کے سارے ذخیرے بیکار اور ناقابل عمل ہو چکے تو اب ارشاد ہوتا ہے ـ اس غرض کے لئے آپ کو نیا نیا نصاب کہیں نہ ملے گا ہر چیز از سر نو بنانی ہوگی پھر مودودی صاحب کی بنائی ہوئی حدیث فقہ اور تفسیر سے تنقیحات ص۲ پھر مودودی صاحب کی بنائی ہوئی حدیث فقہ اور تفسیر سے پاکستان کا اسلامی آئین بنایا جائے گا آئین اس قدر لچکدار ہو کہ ہر فرد اور ہر طبقہ کے لئے زمانہ کی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ بدلتا جائے تنقیحات ص۲ حقوق الزوجین ص۹۵ مطبوعہ اسلامک پبلیکشنز اب فیصلہ ناظرین کے اختیار میں ہے کہ آپ محمدی اسلام اور محمدی آئین کے طالب ہیں یا مودودی اسلام اور مودودی آئین کے خواہشمند ہیں مودودی احباب اکثر عبادات کی قطع برید اور

قومی و صوبائی اسمبلی میں علمائے حق کی سرگرمیاں

اسلامیان سمندری کا حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ

سمندری ۱۴ دسمبر ـ جامعہ مسجد محمدیہ کے عظیم اجتماع سے مولانا محمد علی جانباز نے خطاب کرتے ہوئے علماء حق حضرت مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و دیگر جمعیۃ العلماء اسلام پاکستان کے اکابرین کی مساعی جمیلہ کو سراہا اور دعائیں مانگیں کہ اللہ تعالے علمائے حق کو اسلام کی خدمت زیادہ سے زیادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے دوران تقریر مولانا نے عائلی قوانین کو خلاف اسلام قرار دیا اور مطالبہ کیا کہ عائلی قوانین جو کتاب و سنت کے خلاف ہیں انہیں منسوخ کیا جائے ـ جس کی سامعین نے پرزور تائید کی اور آپ نے فرمایا کہ پاکستان کا قیام اسلام کے نام پر کیا گیا تھا ـ اس میں غیر اسلامی قانون ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا اور علماء حق جمعیۃ علماء اسلام سے ہمیں پورا پورا تعاون ہے

مرزائیت سے توبہ

مکرم جناب ایڈیٹر صاحب ـ السلام علیکم ـ

براہ کرم یہ مضمون ترجمان اسلام میں شائع کر دیں عین نوازش ہوگی ـ

محترم مشتاق احمد صاحب ہونڈی (مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیوٹاؤن کراچی ۵) کا تالیف شدہ رسالہ "مرزا کا چہرہ اپنے آئینہ میں" ایک دوست نے مجھے پڑھنے کے لئے دیا ـ جب تھوڑا سا پڑھا تو مؤلف پر بہت غصہ آیا کہ یہ سب جھوٹ لکھا ہے مرزا صاحب ایسی باتیں نہ کہہ سکتے ہیں نہ لکھ سکتے ہیں جو رسالہ میں درج ہیں ـ دوست نے پھر پڑھنے پر مجبور کیا اور کہا کہ ان حوالہ جات پر اعتبار نہیں تو مرزا صاحب کی اصل کتابوں میں دیکھ لو ـ

چنانچہ میں نے دوبارہ اس کا مطالعہ کیا اور مرزا صاحب کی اصل کتابوں سے حوالہ جات ملائے تو حرف بحرف صحیح نکلے اس سے مجھے شکوک و شبہات پیدا ہو گئے اور مرزائیت سے نفرت ہو گئی اور شبہات کو دور کرنے کے لئے ایک مرزائی مولوی صاحب کے پاس سے گزرا اور ان کا جواب پوچھا تو اس سے کوئی جواب نہ بن سکا ـ اس کے بعد توبہ کر کے مسلمان ہو گیا ـ خدا کی قسم جب میں نے مرزا صاحب کی کتابوں کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب انگریز کا خود کاشتہ پودا تھا اور اس کی ساری زندگی انگریز کی اطاعت اور حمایت میں گزری اور اپنے مخالفین کو ایسی گالیاں دی ہیں کہ توبہ ہی بھلی ـ چند گالیاں بطور نمونہ رسالہ مذکورہ میں بھی درج ہیں ـ یہ رسالہ مؤلف نے بہت عمدہ طرز پر لکھا نیز میں اصحاب خیر سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ اس رسالہ کو مؤلف سے خرید کر یا اجازت لے کر شائع کر کے مفت تقسیم کریں اور ثواب دارین حاصل کریں ـ نیز میرے لئے استقامت کی دعا کریں ـ

محمد اسلم لالو کھیت ـ کراچی ۱۹ رجب ۸۲ھ

اور حوالہ جات کے غلط اندراج کا پروپیگنڈا کرتے ہیں مذکورہ حوالہ جات میں سے حوالہ غلط ثابت کرنے والے احباب کو ایک سو روپیہ فی حوالہ کے حساب انعام دیا جائے گا ـ

محمد عبدالمعبود ناظم مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی

ریڈ کراس کا نام اور نشان تبدیل کرو

ریڈ کراس کا چندہ جمع کرنے کیلئے رقص و سرود کی محفلیں ختم کرو

صلیب کا نشان عقیدہ اسلامی کے منافی ہے

"صلیب احمر" کی بجائے "ہلال احمر"

قیام پاکستان کے بعد سے مسلمانوں کا متواتر یہ مطالبہ رہا ہے کہ اس مملکت سے جو اسلام کے نام پر قائم ہے جملہ غیر اسلامی نشانات و علامات ختم کر دئے جائیں لیکن بدقسمتی سے گذشتہ ۱۵ سال میں نہ ہماری حکومتوں نے اس مطالبہ کو کوئی اہمیت دی اور نہ ان کے تباہ کن تہذیبی نتائج پر ہی غور کیا ـ

صلیب اپنی ہر شکل میں عیسائی عقائد اور تہذیب و تمدن کا نشان ہے اور عقیدہ اسلامی کے سراسر خلاف ہے اسی نشان کے زیر سایہ اسلام کے خلاف پورے یورپ نے شرمناک صلیبی جنگیں لڑی ہیں اور اپنے پیچھے فلسطین میں خون آشامی بربریت اور تباہ کاری کی ہولناک مثالیں چھوڑی ہیں ـ یہ ہماری بدقسمتی تو دیکھئے کہ آزاد ہو جانے کے باوجود ہمارے رفاہی طبی ادارے محض تقلید یورپ میں دشمنان دین کے ایجاد کردہ نشان کو اختیار کئے ہوئے ہیں ـ

پاکستان ریڈ کراس سوسائٹی چندہ جمع کرنے کے لئے ہر سال ناچ و رنگ کی محفلیں برپا کیا کرتی ہے ریڈ کراس کی یہ اخلاق سوز حرکات مسلمانوں کے معاشرہ کو تباہ کرنے کی ایک زبردست سازش ہے لہذا مسلمانان پاکستان کا یہ مطالبہ ہے کہ

"ترکی اور مصر کی طرح پاکستان میں بھی ریڈ کراس کا نام "ہلال احمر" رکھا جائے ـ صلیب کے بجائے ہلال اس ادارے کا نشان قرار دیا جائے ـ چندہ جمع کرنے کے لئے رقص و سرود کی محفلوں اور دیگر غیر اسلامی اور اخلاق سوز حرکات کو ختم کیا جائے ـ

ہم پاکستان کے تمام مخیر حضرات اور عوام سے اپیل کرتے ہیں کہ مندرجہ بالا مطالبات پورے ہونے تک ریڈ کراس کے ساتھ کوئی تعاون نہ کریں ـ (مسلم یوتھ فرنٹ کراچی)

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ دارالفیوض رستم کی اہل خیر سے اپیل

دینداروں بھائیو! کافی عرصہ سے یہ مدرسہ بغیر وقف و بغیر کسی سفیر کے چل رہا تھا لیکن گزشتہ سال سے مدرسہ اخراجات کے لحاظ سے مقروض ہو گیا ہے اس لئے مجبوراً مدرسہ کے لئے سفیر مقرر کرنا پڑا۔ مدرسہ کی عمارت بھی زیر تعمیر ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے طالب علموں کو کپڑا وغیرہ اور گھر جانے کے لئے کرایہ بھی مدرسہ کی طرف سے دیا جاتا ہے اس لئے اہل خیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے فی سبیل اللہ مدرسہ کی امداد فرما کر اجر دارین حاصل کریں۔ نیز مسجد شریف مدرسہ کی زیر تعمیر اور چھت کے لئے گاڈر وں وغیرہ کی ضرورت ہے۔ اس لئے اہل خیر حضرات مدرسہ کی دل کھول کر امداد فرمائیں۔ مندرجہ ذیل پتہ پر مسجد و مدرسہ کا معائنہ کر سکتے ہیں اور امداد اور ارسال زر کا پتہ:۔

(مولوی) عبدالحق۔ مہتمم مدرسہ عربیہ دارالفیوض رستم۔ براستہ ٹنکاریوز ضلع سکھر

جمعیۃ الطلباء اسلام میانوالی

مدرسہ عربیہ تبلیغ الاسلام میانوالی کی طرف سے جمعیۃ الطلباء اسلام میانوالی کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت جناب محمد زمان صاحب ہوا۔ جلسہ کا افتتاح فیض اللہ نے تلاوت قرآن پاک سے کیا۔ اس کے بعد مولوی محمد عبداللہ نے نعت پڑھی۔ پھر مولوی محمد امیر صاحب نے اتفاق و نفاق پر تقریر کی اس کے بعد مولوی محمد زمان نے نصیحت آموز کیا نیاں بیان کیں۔ مولوی محمد صدیق نے موت کے بارے میں بیان کیا۔ اس کے بعد مولوی محمد یوسف صاحب نے نماز میں سستی کرنے والوں کے متعلق چند واقعات اور حدیثیں پیش کیں۔ پھر مولوی محمد عبداللہ نے سخاوت کے متعلق۔ اور مولوی سراج دین نے حقوق والدین کے متعلق بیان کیا۔ پھر مولوی احمد گل نے بسملہ کے متعلق پر جوش تقریر کی۔ مولوی محمد امیر نے تزکیہ نفس کے متعلق تقریر کی۔ اور صدر محمد زمان صاحب نے اپنی تقریر دنیا کے عروج و زوال پر کی اور دعاء خیر کے بعد جلسہ میں اگلے ہفتہ کا پروگرام پیش کیا۔

انجمن فضلائے مدرسہ قاسم العلوم ملتان کا قیام

تمام فضلائے مدرسہ قاسم العلوم ملتان کی خدمت میں گذارش ہے کہ بندہ کے پیش نظر ایک ایسی انجمن کا قیام ہے جس میں تمام فضلائے مدرسہ شریک ہوں تاکہ اپنی مادر علمی کے ساتھ رابطہ قائم رکھا جا سکے۔ اس سلسلہ میں چونکہ بوجہ آپ حضرات کے پتہ جات معلوم نہ ہونے کے فرداً فرداً اطلاع دینا مشکل تھا۔ لہذا آپ تمام حضرات کو بذریعہ اخبار ترجمان اسلام اطلاع دی جاتی ہے کہ مندرجہ ذیل امور کے ساتھ مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ ڈاک اطلاع دیں۔ تاکہ انجمن کا قیام جلد از جلد عمل میں لایا جا سکے۔ مطلوبہ امور یہ ہیں:۔

(۱) نام معہ ولدیت (۲) مدرسہ میں داخل ہونے کا سن (۳) مدرسہ سے فراغت کا سن (۴) عمر (۵) سند کا نمبر (۶) موجودہ شغل (۷) موجودہ پتہ برائے خط و کتابت۔ (۸) مستقل پتہ۔

آپ حضرات کا جواب آنے پر عنقریب ایک اجلاس بلایا جائے گا جس میں انجمن کا انتخاب غرض و مقاصد و طریق کار وضع کیا جائیگا اجلاس میں شرکت کے لئے دعوت نامے فرداً فرداً ارسال خدمت کر دئے جائیں گے۔ جواب جلدی دیں۔ خط و کتابت کا پتہ:۔

عبدالستار جالندھری۔ مدرس مدرسہ دعوت الحق ریسٹ ہاؤس حسین آگاہی۔ ملتان شہر

مدرسہ تجوید القرآن ٹرسٹ مانسہرہ ہزارہ

مدرسہ تجوید القرآن ڈھانگری عرصہ آٹھ سال سے قائم ہے۔ اس عرصہ میں مدرسہ نے نمایاں کامیابی سے کام کیا۔ چالیس سے زائد حافظ و قاری بن چکے ہیں جو کہ مختلف جگہوں پر قرآن پاک کی تعلیم دے رہے ہیں۔ گزشتہ سال مدرسہ کا ٹرسٹ قائم ہو کر رجسٹرڈ ہو چکا ہے مدرسہ کی تعمیر کے لئے ۲ کنال کا رقبہ لب سڑک حاصل کر لیا گیا ہے جس کی تعمیر عنقریب شروع کی جائیگی مدرسہ میں چھ اساتذہ تعلیم کا کام کر رہے ہیں۔ مقامی بچوں کے علاوہ بیرونی ۲۰ طلباء ہیں جن کی خوراک، رہائش، پوشاک اور دیگر ضروریات کا مدرسہ کفیل ہے۔ ماہانہ خرچ ایک ہزار چالیس روپیہ ہے۔ مقامی حضرات کے لئے خرچ کا پورا کرنا نہایت ہی مشکل ہے کیونکہ یہ علاقہ نہایت ہی پسماندہ ہے ذرائع آمدن قلیل ہیں اس لئے مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ صدقات، زکوٰۃ، عطیات سے مدرسہ ہذا کی امداد فرمائیں۔

الداعی۔ حافظ محمد زکریا مہتمم مدرسہ تجوید القرآن ٹرسٹ۔ مانسہرہ

دارالعلوم عمرزئی کا سالانہ امتحان

عمرزئی۔ ناظم اعلیٰ دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی (ضلع پشاور) مولانا قاضی فضل ربان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ اس سال دارالعلوم کا سالانہ امتحان ۱۹ دسمبر مطابق ۲۱ رجب سے شروع ہے۔ امتحان تحریری اور تقریری دونوں ہونگے۔ ممتحنین حضرات کے اسمائے گرامی یہ ہیں مولانا عزیز الرحمن صاحب (ڈھکی) امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور۔ صاحب حق مولانا صبیح الدین صاحب، فاضل دیوبند۔ الحاج مولانا عبدالصمد صاحب۔ ان حضرات کے علاوہ مقامی علماء میں سے مولانا الحاج قاضی عبدالخالق۔ مولانا رفیع اللہ۔ مولانا عبدالحلیم شاہ کو بھی دعوت دی گئی ہے۔ امتحان کے بعد ۱۰ شوال تک عام تعطیلات ہوں گی

دارالعلوم عمرزئی کو کتابوں کا عطیہ

عمرزئی۔ دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی (ضلع پشاور) کی لائبریری کے لئے الحاج ... کا (ممبر دارالعلوم عمرزئی) نے سینکڑوں روپیہ کی کتابیں خرید کر ناظم اعلیٰ مولانا قاضی فضل ربان کے حوالہ کر دی ہیں ناظم صاحب نے انتہائی شکریہ کے ساتھ قبول کر کے حاجی صاحب و جملہ معاونین کے حق میں دعائے خیر کی۔ اور اہل خیر مسلمانوں سے پرزور اپیل کی کہ وہ دارالعلوم کی تعمیر میں اسلامی تعلیمات کی اشاعت کی خاطر بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔ اس وقت دارالعلوم کو درسگاہوں اور چار دیواری کی سخت ضرورت ہے۔ (ناظم)

مدرسہ عربیہ سلطان المدارس فتح القرآن ماچھی گوٹھ کی تعلیمی خدمات

ماچھی گوٹھ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں عرصہ آٹھ ماہ سے عربی مدرسہ زیر سرپرستی حافظ الحدیث والقرآن مولانا محمد عبداللہ صاحب، درخواستی صدر جمعیۃ علماء اسلام پاکستان جاری کیا گیا ہے بحمداللہ قرآن مجید حافظ و ناظرہ کے علاوہ عربی فارسی کے ابتدائی اسباق شروع ہیں۔ دو مدرسین نہایت محنت سے کام کر رہے ہیں۔ مقامی طلباء کے علاوہ مسافر غریب یتیم طلباء کے جملہ اخراجات کا کفیل مدرسہ ہے۔

اراکین کمیٹی مدرسہ ہذا حاجی محمد مراد صاحب مہتمم
حاجی فتح محمد صاحب (خازن)
حاجی جان محمد صاحب (معاون)

مدرسہ ہذا کے ساتھ پورا پورا تعاون فرما رہے ہیں۔ دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ اس دینی ادارہ کو ترقی عطا فرماتے اور اراکین کے حلقوں میں اضافہ فرمائے۔ (ناظم مدرسہ)

دیندار اہل خیر حضرات کی خدمت میں گذارش

السلام علیکم۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ ہمارا قدیم اور مشہور مدرسہ عربیہ مظہر العلوم ہر طبقہ کے مسلمانوں کو مفت عربی و دینی تعلیم۔ مفت خوراک اور پوشاک دے کر عرصہ ۸۰ سال سے اسلام اور مسلمانوں کی خدمت نہایت خوش اسلوبی سے سرانجام دے رہا ہے۔ جس کی تصدیق اسلامی دنیا کے علماء۔ سفرا۔ امرا اور سیاحوں کی تحریری آراء سے مل سکتی ہے۔ جنہوں نے اس مدرسہ میں تشریف فرما ہو کر اس بات کی تصدیق کی ہے اس عرصہ میں ہزارہا عالم و فاضل اس مدرسہ سے فارغ ہو کر مختلف ملکوں میں پھیل کر دنیا کو علمی اور دینی فیض پہونچا رہے ہیں۔ اس مدرسہ کا انتظام قوم کی امداد، زکوٰۃ او رخیرات کے ذریعہ سے چل رہا ہے۔ یہ ماہ مبارک رجب المرجب زکوٰۃ کا مہینہ ہے۔ مدرسہ مظہر العلوم کے غریب اور مسافر طلبہ زکوٰۃ کے ہر طرح حقدار ہیں۔ ہم اہل خیر حضرات کی توجہ مدرسہ کے غرباء و مسافر طلبہ کی طرف مبذول کراتے ہیں۔ جنھوں نے سچی نیت سے اپنی زندگیاں اسلامی خدمت کے لئے وقف کر دی ہیں اور محض خدا کے لئے دینی تبلیغ اور تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنی زکوٰۃ سے ضرور ان صحیح مستحقین کے لئے حصہ نکالیں گے۔ جو اصحاب اپنی زکوٰۃ اور صدقات بھیجنا چاہیں وہ اس پتہ پر ارسال کریں۔

محمد اسمٰعیل۔ مہتمم مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی ۲

سرخ نشان۔ اس ماہ جن خریداروں کا چندہ ختم ہو رہا ہے۔ ان کے ناموں والی چٹوں پر چھوٹا سا سرخ نشان (×) لگا دیا ہے یہ حضرات اسی ہفتہ اپنا چندہ مبلغ چھ روپے بذریعہ منی آرڈر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور کے نام پر بھیج دیں۔ ورنہ اگلا شمارہ انہیں وی۔ پی کر دیا جائیگا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷ — العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث) — ٹیلیفون نمبر ۶۰۷۱۵
جاری کردہ بحکم : شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ
ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۵ ◎ جمعہ ۔ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۳۸

مصر کے صدر ناصر کے خلاف پروپیگنڈا

چند سال پہلے جب فرانس، برطانیہ اور یہودیوں نے مل کر اچانک مصر پر بھرپور حملہ کر دیا تھا تو عالم اسلام کو عموماً اور عرب ممالک کو خصوصاً مصریوں سے بے پناہ ہمدردی تھی۔ اسی اتفاق کی برکت تھی کہ دشمنان اسلام ذلیل و رسوا ہوتے اور مصر کے ناصر کی دھاک بیٹھ گئی۔ مگر شیطان کو یہ بات کیسے پسند آتی۔ آخرکار اس کے چیلوں نے عرب کے اس ہیرو کے خلاف ریشہ دوانیاں شروع کر دیں۔ اب وہ ممالک جن کا تعلق براہ راست امریکہ سے ہے۔ جن کی دوستی پر امریکہ فخر و تفنن کر سکتا ہے۔ مثلاً اردن اور سعودی عرب وہ باوجود اپنے پرانے اختلافات کے آپس میں مل رہے ہیں شام میں اغیار کی سازشیں کامیاب ہو گئیں اور وہ مصر سے کٹ گیا۔ مصر کی عالم اسلام میں مقبولیت کی ایک وجہ غلاف کعبہ کا وہاں بن کر آنا تھا جس کو اس سال شاہ سعود نے واپس کر دیا۔ اور یہ کام منشی مودودی کے سپرد کیا۔ دیکھئے کہاں سے گرا کہاں پر اٹکا۔ مودودی کو غلاف کعبہ کا کام سپرد کر دینے سے امریکہ بھی ناراض نہ ہوگا۔

اب مودودی کے ماننے والے مختلف جگہوں میں صدر ناصر پر مختلف قسم کے الزامات عائد کر کے اس کے خلاف پروپیگنڈا کرتے ہیں۔ ہم صدر ناصر کو نہ صحابی کہتے ہیں نہ معیاری مسلمان۔ وہ بھی مودودیوں کی طرح چودھویں صدی کا اصلی مسلمان نہیں ہے بلکہ عام مسلمانوں کی طرح نسلی مسلمان ہے۔ اس میں بیسیوں عیوب بھی ہو سکتے ہیں مگر اس پر کفر کا فتویٰ لگانا یا لگوانا بڑی دیدہ دلیری ہے۔ بعض مودودیے یہ کہتے ہیں کہ وہ اسلام کے مقابلہ میں قومیت کو لے رہے ہیں۔

اگر ان کی عقل میں آ سکے تو ہم یہاں بن باشد (الجزائری) کی تقریر کا خلاصہ نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے اور ان کے رفقاء میں سے اور دوں نے بھی یہ بیان دیا کہ ہمارے سامنے تین مقاصد ہیں۔ پہلا مقصد اتحاد مغرب یعنی مراکش الجزائر اور ٹیونس کا اتحاد۔ دوسرا مقصد اتحاد عرب یعنی کل عرب ممالک کا اتحاد۔ تیسرا مقصد۔ اتحاد اسلام یعنی کل مسلم ممالک کا اتحاد۔

اس سے تو اتنا ہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ پہلے قریبی حلقے کو منظم کرنا چاہتے ہیں۔ پھر بڑھتے بڑھتے عالمگیر اسلامی اخوت کے دھاگے میں سب کو پرونا چاہتے ہیں۔ اس بات کو کون عقلمند صحیح تصور کرے گا کہ الجزائر اپنے ہاں مضبوط نہ ہو اور ٹیونس سے اتحاد قائم کرنے کی جدوجہد نہ کرے اور جائے اس کے وہ انڈونیشیا کی سیاست میں ٹانگ اڑائے اور دور دراز ممالک سے اتحاد کرنے لگے۔ دوستانہ تعلقات اور ہمدردی اور چیز ہے مگر شاطر دشمنان اسلام کے مقابلہ میں سوائے اس کے کیا چارہ کار ہے کہ پہلے ہر جگہ قرب و جوار کے ممالک میں اتحاد کریں پھر اس سلسلہ کو وسیع کر کے عالمگیر اسلامی اخوت میں تبدیل کر دیا جائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کے لیے ناصر کے خلاف پروپیگنڈا کرنے میں بھی دست غیب کے دروازے کھلتے ہیں۔

محکمۂ اوقاف

محکمۂ اوقاف کی شکایات عام ہو گئی ہیں۔ بہت سی جگہوں سے مساجد کا انتظام خراب ہونے کی شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ بعض مساجد کے خطیبوں کو تنگ کیا جا رہا ہے اور بعضوں پر غلط پابندیاں عاید کی جا رہی ہیں۔ اگر یہی لیل و نہار رہے تو ملک میں اس محکمہ کو ختم کرنے کی آوازیں بلند ہونے لگیں گی۔ تعجب ہے کہ محض دینی خدمات کے لئے وقف شدہ جائداد سے ایسے سینکڑوں آدمیوں کو بڑی بڑی تنخواہیں دینا جو خود دین سے ناواقف ہوں کیسے درست ہوگا۔ جب کہ بظاہر ان کی ضرورت ہی محسوس نہیں ہوتی۔ آسان بات تھی جہاں حساب و کتاب میں خیانت کا احتمال ہوتا وہاں حکومت متولی بدل سکتی تھی یا حساب چیک کیا جا سکتا ہے۔ ایسی صورت میں موجودہ گڑبڑ نہ ہوتی۔ اور عجیب تجربات تو یہ ہے کہ محکمہ اوقاف والے بعض جگہوں میں انتظامی افسروں کی تحریک پر خطبا کے خلاف کارروائیاں کرتے ہیں۔

قابل توجہ آئی۔ جی پولیس
ایک عجیب و غریب تھانہ دار

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب۔ ایم۔ پی۔ اے نے گزشتہ اجلاس اسمبلی میں تقریر کرتے ہوئے ملکی نظم و نسق پر نکتہ چینی کی تھی آپ نے اس نکتہ چینی میں ضلع سیالکوٹ کے ایک تھانہ دار کا نام لے کر اس کی غلط کارروائیوں کا پردہ فاش کیا تھا۔ مگر معلوم یہ ہوتا ہے کہ محکمہ جات کے اعلیٰ افسروں کے کان کھولنے کے لئے اسمبلی کی اتنی آواز کافی نہیں ہے اور نہ وہ معمولی اور چھوٹے افسروں کی پوری پوری نگرانی کرنے کی بلا واسطہ ضرورت سمجھتے ہیں۔ کندیاں ضلع میانوالی کے تھانہ دار مسمی امیر افسر اے ایس آئی کا تازہ مبینہ واقعہ اس کا بین ثبوت ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ یہ تھانہ دار جمعہ کے دن ایک مرزائی کے ہمراہ جامع مسجد مہاجرین تک گیا جہاں سے مرزائی ریلوے کلرک تو واپس آ گیا اور تھانہ دار صاحب مسجد میں عوام کے اجتماع میں جا کھڑے ہوئے آپ نے وہاں تقریر شروع کی۔ تقریر میں علماء پر برسے اور یہاں تک کہہ دیا کہ مرزا غلام احمد کو بلکہ کسی کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے۔ اور بھی بہت سی باتیں بیان کیں جن سے مسلمانوں کے دل مجروح ہوئے۔

پر جمعہ کا دن تھا لوگ جمع تھے خدا کا شکر ہے کہ ذمہ دار علماء اور حوصلہ مند مسلمان موجود تھے ورنہ اگر فساد ہو جاتا یا تھانہ دار صاحب پر حملہ ہو جاتا تو اس کی ذمہ داری کس پر ہوتی اس کے بعد اس نے وہاں کے خطیب صاحب کو بلا کر دھمکایا ڈرایا

(باقی ص ۳ پر)

سرگودھا میں عظیم الشان کانفرنس

مسلمانانِ سرگودھا زندہ باد!

مرکز کو ۴ سو روپے کی پیشکش

۱۳ ستمبر ۶۲ء کا دن سرگودھا کی تاریخ میں یادگار دن رہے گا۔ جب کہ جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام ایک روزہ کانفرنس زیر صدارت جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد سرگودھا امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب منعقد ہوئی۔ جس میں سید امین گیلانی کی پرجوش نظموں کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ایم۔ پی۔ اے ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (ممبر مرکزی اسمبلی) نے حالات حاضرہ پر مفصل تقریریں فرمائیں۔ روشنی اور رضاکاروں کا انتظام بہت معقول تھا۔ اگرچہ اس سے پہلے مسلم لیگ کا جلسہ بھی ہوا تھا اور متواتر چند دن پروپیگنڈا کرنے کے بعد مودودی پارٹی نے بھی جلسہ کیا تھا مگر عامۃ المسلمین نے علماء دین اور خاص کر جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ جس عقیدتمندی اور وابستگی کا ثبوت دیا وہ اپنی نظیر آپ ہے۔ چاروں طرف کرسیوں پر تعلیم یافتہ اور معزز حضرات بیٹھے تھے اسٹیج کا نظم و نسق جاذب توجہ تھا جس کے سامنے بلکہ ہر طرف جدھر بھی نگاہ اٹھتی تھی آدمیوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر نظر آتا تھا اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا یہ عالم تھا کہ ۱½ بجے شب تک مجمع نہایت سکون و اطمینان سے علماء دین سے اسلامی پروگرام سننے اور سمجھنے کے لئے یہ تاریخی اجتماع ڈٹا رہا۔

ضلع بھر کے علماء کرام مدعو تھے۔ جنھوں نے اپنے ہاں جمعیۃ علماء اسلام کی باقاعدہ شاخیں قائم کر رکھی ہیں۔ اجلاس میں نظام اسلامی۔ آئین۔ عائلی قوانین مقاصد جمعیۃ علماء اسلام۔ اسمبلیوں کی کارروائیاں اور اسلامی نصب العین پر مفصل بیانات ہوئے مودودی کے عقائد باطلہ اور مسائل فاسدہ کا بیان کرنے کے بعد دعوت اتحاد دی گئی کہ اگر وہ اسلامی نظام کے قیام کے دعویٰ میں سچے ہیں تو اپنی کتابوں سے ان غلط عقائد و خیالات کو نکال دیں۔ تاکہ مسلمانوں میں تعاون و اشتراک عمل ہو سکے۔ ظفر اللہ خان قادیانی مسٹر بیر کل زیر بحث آئے۔ اہل اسلام نے عہد کیا کہ وہ کتاب و سنت کے خلاف کوئی قانون تسلیم نہ کریں گے اور جمعیۃ علماء اسلام کے ساتھ احیاء و حفاظت اسلام کے لئے مکمل تعاون کریں گے۔

اجلاس محترم مولانا مفتی محمد شفیع صاحب صدر اجلاس کے اختتامی ارشادات اور دعا پر برخواست ہوا۔ اجلاس کے آخر میں صدر محترم نے جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کی طرف سے مرکزی جمعیۃ کے لئے مبلغ چار سو روپے کی پیشکش کی۔ اجلاس میں ضلع کے جو علماء کرام مخیر حضرات اور ارکان مدعو تھے ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ حضرت مولانا قاری خلیل الرحمٰن صاحب۔ حضرت مولانا نور محمد صاحب۔ حضرت مولانا صالح محمد صاحب حضرت مولانا صالح محمد صاحب۔ حضرت مولانا محمد نور صاحب۔ حضرت مولانا عنایت اللہ صاحب حضرت۔ مولانا احمد سعید صاحب سرگودھا حضرت مولانا غوث محمد صاحب سرگودھا۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب سرگودھا۔ حضرت مولانا سید انور شاہ صاحب سرگودھا حضرت مولانا عبداللطیف صاحب سرگودھا حضرت مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی حضرت مولانا سید فضل الرحمان صاحب سلانوالی حضرت مولانا سید احمد شاہ صاحب چوکیرہ مولانا عبدالکریم صاحب شاہ پور صدر۔ مولانا محمد یوسف صاحب شاہ پور صدر۔ مولانا مولا بخش صاحب بھادریاں۔ مولانا اللہ داد صاحب بھادریاں۔ مولانا مولوی عبدالغفور صاحب جلہ مخدوم۔ مولانا حکیم برکات احمد صاحب بھیرہ۔ مولانا صوفی احمد یار صاحب پرانا بھلوال۔ مولانا قاری عبدالسمیع صاحب گنجیاں۔ مولانا مولوی سراج احمد صاحب انراڑ مولانا قاری عبدالشکور صاحب ساہیوال حضرت مولانا قاری عبدالرحمان صاحب وجھ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب بھلوال۔ شیخ منظور الحق صاحب بھلوال۔ میاں خان محمد صاحب بس کلیار۔ ممبر صوبائی اسمبلی۔ حافظ حبیب اللہ صاحب خوشاب۔ حافظ محمد صادق صاحب خوشاب۔

جھنگ صدر میں جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم

۱۴ ستمبر کو جامع مسجد شیخ لاہوری میں عظیم اجتماع ہوا۔ جب کہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے معزز عہدہ دار نائب امیر مرکزی حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری نے دفتر پر جمعیۃ العلماء کا پرچم لہرایا۔ فضا نعرۂ تکبیر سے گونج اٹھی۔ مولانا بنوری مدظلہ نے اور پھر مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے مختصر سی تقریریں بھی فرمائیں۔ دن کو حضرت مولانا بنوری مدظلہ اور حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مدرسہ مصباح الاسلام کے سالانہ اجلاس میں بھی بلند پایہ تقریریں فرمائیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے تمام انتظامات حضرت مولانا مفتی قاری عبدالحلیم صاحب پانی پتی۔ مفتی محمد دین صاحب ہوشیارپوری اور مولانا حکیم جان محمد صاحب نے سرانجام دیئے۔ یہاں کے باوردی رضاکاروں نے اجتماع کو خوشنما بنا دیا تھا۔

کوٹ ادو میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم اجلاس اور انتخاب

۷ ستمبر ۶۲ء کو کوٹ ادو ضلع مظفر گڑھ میں جمعیۃ علماء اسلام کا عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں صوبائی اسمبلی کے ممبر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام اور قومی اسمبلی کے رکن حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے عظیم الشان اجتماع سے خطاب فرمایا۔ دونوں حضرات کی خدمت میں سپاسنامہ بھی پیش کیا گیا۔ جلسہ کا انتظام اور کیا اجتماع ہر لحاظ سے کامیاب رہا تمام پرانے عہدیداران جمعیۃ موجود تھے رحتی کہ مظفر گڑھ سے مولانا نظام الدین صاحب امیر ضلع اور علی پور سے خان شیر محمد صاحب نائب امیر بھی تشریف لے آئے تھے۔ بعد نماز عصر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی صدارت میں جمعیۃ علماء کی میٹنگ ہوئی جس میں حضرت مفتی صاحب موصوف نے خطاب کیا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب تحصیل کی جمعیۃ علماء اسلام کا عمل میں لایا گیا۔

امیر قاضی ابوالحسن صاحب۔
نائب امیر۔ خان دین محمد خان صاحب
ناظم اعلیٰ۔ عبدالجلیل صاحب انصاری
نائب ناظم۔ عبدالرشید صاحب انصاری
خازن۔ حکیم حافظ محمد رمضان صاحب انصاری
باقی ارکان مجلس شوریٰ کی نامزدگی امیر جمعیۃ کے سپرد کی گئی۔

جہلم میں چہل پہل

جمعیۃ علماء اسلام اور انصار الاسلام جہلم کے مدرسہ حنفیہ عربیہ گنبد والی مسجد کا سالانہ جلسہ تھا۔ جو ۱۴۔ ۱۵ ستمبر کو مسلسل ہوتا رہا۔ تیسرا دن (۱۶ ستمبر) جمعیۃ علماء اسلام کے لئے مخصوص تھا۔ چنانچہ پہلے دو دن ملک بھر کے بلند پایہ علماء نے عوام کو اپنے مواعظ حسنہ سے محظوظ کیا اور ۱۶ ستمبر کو محترم حکیم سید علی شاہ صاحب دیلی کی صدارت میں عظیم اجلاس منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے حالات حاضرہ پر مفصل تقریر فرمائی۔ اجلاس ۱۲ بجے دعا پر برخواست ہوا۔ ان تینوں دنوں میں جہلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمتیں برستی رہیں۔ مدرسہ حنفیہ اور اس کی شاخ مدرسۃ النساء میں ملا کر چار سو کے قریب بچے بچیاں اور کتابوں کے طالب علم پڑھتے ہیں۔ مسلمانان جہلم کا ایثار ہے کہ یہ سارا نظام آپ کی توجہ سے باقاعدہ چل رہا ہے۔ جلسہ کے داعی حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ کا حسن انتظام قابل تعریف اور جمعیۃ علماء اسلام کے رضاکاروں کا انتظام اور جوش اسلامی قابل دید تھا۔ انصار الاسلام کے ایک بڑے جیش نے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کو سلامی دی اور ان کو جلسہ میں لاتے ہوتے پرجوش نعرے لگاتے رہے ان کی یک رنگی سرخ ٹوپیاں اور بلے بڑا مزہ کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے خلوص میں برکت عطا فرمائے۔

جمعیت علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد ۱۸ ربیع الثانی مطابق ۲۴ ستمبر ۹ بجے صبح جامع مسجد قاسم علیخان میں منعقد ہوگا۔ تمام ارکان وقت مقررہ پر تشریف لادیں۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان۔ بنوں۔ کوہاٹ۔ مردان۔ ہزارہ کے ارکان ۲۳ ستمبر کی شام کو پہنچ جائیں۔ اور اپنی آمد کی اطلاع دیں۔
صاحبزادہ عبدالباری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام سرحد

بمبئی کا ہندو مسلم فساد

بمبئی کے ایک ہندو مسلم فساد میں ایک مسلمان عورت کو زندہ جلا دیا گیا (وہاں مسلمانوں کی جانیں خطرہ میں ہیں یہاں ہم نے زیادہ ڈانس اور موسیقی پر دے رکھا ہے)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء

مجلس احرار اسلام پر بہتان

مودودی ذہنیت

کون نہیں جانتا کہ قادیانیوں کی منظم جد و جہد کے مقابلہ میں اگر امیر شریعت رح کی سرپرستی میں مجلس احرار اسلام جیسی منظم اور عملی جماعت دفاعی تبلیغ کا بیڑا نہ اٹھاتی تو مرزائیت کے جراثیم سے ملک کا ملک متاثر ہو جاتا۔

عام اہل اسلام کو پہلے پہل فرنگی شطرنج کے اس مہرے کی اہمیت کا بھی احساس نہ تھا۔ جب کشمیر میں مسلمانوں پر ڈوگرہ شاہی نے مظالم کے پہاڑ توڑے تو مسلمانانِ کشمیر کی امداد کے لئے ایک کشمیر کمیٹی قائم ہوئی جس کے صدر مرزا البشیر الدین محمود (خلیفہ قادیان) تجویز ہوئے۔ وہ مسلمانان کشمیر کی مدد تو کیا کرتے۔ ان کے ایمانوں کو خطرہ میں ڈال دیتے بلکہ اغلب یہ ہے کہ قادیانیوں کے شوق انفرادیت کی تکمیل کا سامان پیدا ہو جاتا اور ایک قادیانی سٹیٹ کے لئے راہ ہموار ہو جاتی۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے مجلس احرار کے رہنماؤں کو جنہوں نے کشمیر کا مسئلہ اپنے ہاتھ میں لے کر فرنگی سیاست اور قادیانی کھیل کو ختم کر کے رکھ دیا۔ ۳۷ ہزار احرار رضا کاروں نے قربانیاں دیں بعض شہید بھی ہوئے لیکن مہاراجہ کشمیر کو حقوق دئے بغیر اور کوئی چارۂ کار نہ رہا۔ آزاد کشمیر کی بنیاد کا پہلا پتھر اسی زمانہ سے امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری قدس سرہٗ کے ہاتھ سے رکھا گیا تھا۔

مسلمانانِ ہند و پاکستان جتنا بھی شکریہ مجلس احرار اسلام کا ادا کریں کم ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ ختم نبوت کا منکر قطعی کافر اور دائرۂ اسلام سے خارج ہے اگر احرار اسلام قادیان کے دروازے بٹالہ میں جا کر مورچہ نہ لگاتے یا خود قادیان جا کر اڈہ جما کر ارتداد کے گلے کو نہ دباتے تو خدا جانے آج ملک کی سیاسی اور مذہبی پوزیشن کیا ہوتی۔ انکوائری کورٹ میں عام وزراء اور ذمہ دار افراد پاکستان نے اس کو تسلیم کیا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جسے مانے بغیر کوئی مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ پھر کتنے تعجب کی بات ہے کہ اس مسئلہ کی حفاظت کا سہرا جس جماعت کے سر ہے اسی کو موردِ الزام اور گردن زدنی قرار دیا جاتا تھا۔ یہ پہلے تو فرنگی کی ساحرانہ چالوں کا نتیجہ تھا۔ مگر پاکستان بننے کے بعد ظفر اللہ قادیانی کی وزارت خارجہ کی سرپرستی کا کرشمہ تھا جو صرف وزیر خارجہ ہی نہ تھے بلکہ ملک کی سیاست پر چھائے ہوئے امریکہ اور انگریز کی دوستی کے علمبردار تھے۔ ان حالات میں مجلس احرار اسلام پر جو الزام بھی دھرے جائیں اور جو تہمتیں بھی اس پر لگائی جائیں۔ ناممکن نہیں بلکہ لازمی تھیں۔ مجلسِ احرار اسلام نے آخری خدمت جو اس فرقہ کے تبلیغی فتنے کو روکنے اور ظفر اللہ خاں کے جادو کو سر سے اتارنے کے لئے انجام دی وہ مجلس عمل کا قیام تھا مرزائی اپنے سرکاری ذرائع سے یہ پروپیگنڈا کیا کرتے تھے کہ مرزائیت کی مخالفت صرف چند احراری مفسد پیدا کر رہے ہیں۔ باقی سارا ملک ان سے تنگ ہے۔ مجلسِ احرار نے مجلس عمل بنا کر اور یہ مسئلہ اس کے سپرد کر کے دنیا کو بتا دیا کہ یہ مسئلہ احرار کا ہی نہیں بلکہ تمام مسلمانوں کا مسئلہ ہے جو ان مطالبات کے لئے متفق ہیں۔ پھر ۱۹۵۳ء میں ملک میں ایک تحریک چلی جسے تحریک ختم نبوت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں کو ناموس رسالت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی حفاظت کے لئے قربانیاں دینی پڑیں اور جس کی شہادت لاہور کے گلی کوچے قیامت تک دیتے رہیں گے۔

مگر افسوس کہ دشمنان اسلام کے سوا بعض مدعیان اسلام نے بھی مجلسِ احرار کو ہدف ملامت بنانے میں کبھی کمی نہیں کی۔

مجلسِ احرار اسلام نے پیچھے ہٹنے والی مودودی ٹولی کو اپنی قابلیت سے سامنے لا کھڑا کر کے مجلس عمل میں شریک کر دیا۔ مگر مردے میں جان ڈالنے والی بات ہے مودودی صاحب نے گھبراہٹ کے عالم میں انکوائری کورٹ کے سامنے بیان دیا کہ میں تحریک سول نافرمانی کے خلاف تھا میں نے ہر موقعہ پر اسکے خلاف رائے دی۔ بلکہ میری پارٹی کے جن دو آدمیوں نے اس تحریک میں شرکت کی میں نے ان کو جماعت سے خارج کر دیا۔ میں شرک چھوڑ کر کعبت میں جا کھڑا ہوا۔ مگر شرک نے مجھے وہاں بھی نہ چھوڑا۔ اس کے سوا فسادات کی ذمہ داری میں بھی مسلمانوں کی جماعت کو شریک کیا۔ حالانکہ مجلسِ عمل کے سامنے صرف پُرامن پروگرام تھا و بس۔ بہرحال مودودی صاحب نے ایسی بہکی بہکی باتیں کیں اور مجلسِ احرار کو اس طرح ہدف ملامت بنایا جیسے کوئی سلطانی گواہ کیا کرتا ہے۔

حضرت امیر شریعت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو مودودی صاحب کی تردید لاہور کے پبلک جلسوں میں کرنی پڑی۔ مخالفین نے ایک اور تہمت بھی لگائی یا بکواس کی وہ یہ تھی کہ تحریک کے علمبرداروں نے دولتانہ وزیر اعظم پنجاب سے سازش کر کے تحریک چلائی تھی۔ اس قسم کی بکواس سے کہنے والے کا مقصد اس کے سوا کیا ہو سکتا ہے کہ مجلسِ احرار اور مجلسِ عمل کی ان بے پناہ قربانیوں پر پانی پھیر کر ان کو ذاتی اغراض اور سیاسی چال پر مبنی قرار دیا جائے۔ ظفر اللہ خاں کی موجودگی میں یہ سب کچھ کیا جا سکتا تھا ہوا اور ہوتا رہا۔

مگر اس بہتان و افترا کی صدائے بازگشت آج نو سال کے بعد پھر سنائی دی۔ مودودی پارٹی کے ایک رکن نے اس کو دوہرا کر لاکھوں مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا۔ ابھی ابھی سر ظفر اللہ خاں نے جزائر غرب الہند میں غلام احمد قادیانی کو آخری نبی ثابت کرنے کے لئے ایک عدہ کافرانہ تقریر جھاڑی ہے جس پر تمام مسلمانوں نے احتجاج کیا ہے۔ مگر مودودی پارٹی کا منہاج دیکھئے۔ ان کے ہفتہ وار رسالہ شہاب ۱۶ ستمبر کی اشاعت میں مدیر صاحب ظفر اللہ خاں کے خلاف لکھتے ہوئے ابتدا یوں کرتے ہیں:—

یہ تحریک اگر غیر آئینی طریقے اختیار نہ کرتی اور ان لیڈروں کے ہاتھ میں نہ ہوتی جن کی اکثریت در پردہ دولتانہ وزارت سے ساز باز کر چکی تھی تو اسکے نتائج مختلف ہوتے۔

دیکھا آپ نے تحریک سول نافرمانی کی عدم افادیت کا پروپیگنڈا بھی کر دیا اور ساتھ ہی مجلسِ احرار اسلام پر بہتان تراشی کا شوق بھی پورا کر کے اپنی باطنی کیفیت کو ظاہر کر دیا۔ تحریک کے ذمہ دار بزرگ حضرت مولانا ابوالحسنات تھے اور وہ ساری مجلسِ عمل کے مشورہ سے کام کر رہے تھے ان ناپاک خیالات کے اظہار سے مجلس احرار اسلام کے ساتھ ساتھ ساری مجلسِ عمل کی نیت اور عمل پر بھی حملہ کیا گیا اور مرزائی فرقہ کو بھی خوش کرنے کا موقعہ فراہم کیا گیا۔

ہم اس سلسلہ میں ایک ہی بات کہتے ہیں لعنۃ اللہ علے الکاذبین: مدیر شہاب نے کوئی نئی بات نہیں کہی جو بات تحریک کے مخالف اور خود ان کے پیر و مرشد کہا کرتے تھے وہی بات انھوں نے ۹ سال کے بعد دوہرا دی۔

بدم گفتی و خورسندم جزاک اللہ نکو گفتی
کلام تلخ مے زیبد لب لعلِ شکر خارا

بقیہ صفحہ اوّل

پھر علماء کے ایک وفد کو خوب کوسا اور دفعہ چالیس سرحدی میں چالان کرنے کی دھمکی دی۔ اس کے بعد ضلع میانوالی کا ایک وفد ایس۔ پی میانوالی سے بھی ملا۔ انھوں نے تھانہ دار موصوف کی ان حرکات پر تعجب کا اظہار کیا۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تھانہ دار عرصہ سے اسی تھانہ میں ہے اور یہ مشہور کیا گیا ہے کہ یہ ایس۔ پی کا اپنا آدمی ہے لہذا یہ بھی پروپیگنڈا ہوا ہے کہ اس نے نواب صاحب کالا باغ کے آدمی گرفتار کئے تھے اس کو اور کس کی پرواہ ہو سکتی ہے۔

ہم پولیس کے اعلیٰ ذمہ دار افسروں ڈی۔ ای۔ جی سرگودھا اور آئی جی مغربی پاکستان اور محترم گورنر صاحب کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس تھانہ دار کے خلاف الزامات کی تحقیقات کرائیں۔ اور بصورت ثبوت اس کو عبرت ناک سزا دیں۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

مفکرِ اسلام حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی اسمبلی کی خدمت میں

کوئٹہ کے مسلمانوں نے سپاس نامہ پیش کیا

سپاس نامہ

بپاس خاطر حضرت العلامہ مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام و ممبر قومی اسمبلی پاکستان و ناظم وفاق المدارس مغربی پاکستان۔

اے تاجدار علم شریعت! ہم باشندگان کوئٹہ و مضافات کے لئے یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا افضل و اعزاز ہے کہ آج آپ نے ہمیں اپنے علم و معارف اور روح پرور مواعظ سے مستفیض ہونے کا موقع عنایت فرمایا۔

اے وارثِ رموز نبوت!

یہ ایک حقیقت ہے کہ اس خیر امم کا کوئی زمانہ علمائے ربانی اور مردانِ حقانی سے خالی نہ رہا۔ نہ ہے اور نہ رہے گا۔ الحمد للہ یہ زمانہ بھی باوجود ہر قسم کے دین کے خلاف فتنوں اور سازشوں کا مجموعہ ہے۔ لیکن علمائے ربانی سے خالی نہیں ہے۔ انہی گنے چنے نفوس قدسیہ میں سے آپ کی ذات ستودہ صفات بھی ہے۔ آپ نہ صرف عالم دین ہی ہیں۔ بلکہ عارف باللہ اور مجاہد فی سبیل اللہ بھی ہیں۔ یہ آپ کی جامع ذات ہے کہ ایک طرف آپ نے اپنے عالمانہ نکتہ سنجی سے اور دوسری طرف مجاہدانہ اقدام پسندی سے قومی اسمبلی میں حلف نامہ کے ان آخری الفاظ کو۔ کہ دستور کو باقی۔ قائم اور محفوظ رکھوں گا) کی مومنانہ وضاحت ان الفاظ میں فرمائی (کہ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ ہم دستور کو جوں کا توں قائم رکھیں گے، بلکہ اس دستور کے دیئے ہوئے اختیارات کو بروئے کار لاکر ان جملہ خرابیوں اور خامیوں کی جو کتاب و سنت یا جمہوری لحاظ سے اس میں ہوں۔ تو ہم تنسیخ کریں گے) یہ آپ کا علم عارفانہ اور عمل مجاہدانہ کا نتیجہ تھا کہ یہ وضاحتی الفاظ، قومی اسمبلی سے ریکارڈ میں درج ہوگئے۔ اور اس کارروائی کی کاپی سرکاری طور پر آپ کو مہیا کر دی گئی۔ یہ آپ کی شریعت و سیاست کے لحاظ سے جامع ذات ہونے کا ایک عملی ثبوت ہے ؎

یوں ہم کس نے کتنے ساغر و سنداں دونوں

اے ترجمانِ دینِ پیمبر! آپ نے قومی پارلیمنٹ کے سپیکر کے انتخاب بلا مقابلہ پر جس مردانہ وار جرأت اور درویشانہ اخلاق سے مبارکباد کے الفاظ ادا فرمائے۔ یہ آپ ہی کا حصہ تھا جو اُدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَالْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ۔ کی عملی تفسیر ہیں۔ جن کا مختصر اقتباس یہ ہے:۔

آپ پر مخفی نہیں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا اور یہ وعدہ کیا گیا تھا کہ یہاں کا تمدن، تہذیب، کلچر، اسلامی اصول پر استوار ہوگا۔ یہاں شرعی محاکم قائم کئے جائیں گے۔ اور پاکستان کا معنی یہ بتایا گیا تھا کہ اس کے معنے ہیں

لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰه

لیکن افسوس کہ پچیس سال گزر چکے ہیں۔ یہ ملک بلا آئین رہا۔ اب ملک کی نظریں پارلیمنٹ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ ملک اسلامی قانون کا پیاسا ہے۔ اب اس ملک کو اسلامی قانون کا پیاسا ہے۔ اب اس ملک کو اسلامی قانون دینا ہے۔ اگر آپ نے یہ عظیم کام سرانجام نہ دیا۔ تو آپ خداوند قدوس کے یہاں اور قوم کے سامنے جوابدہ ہوں گے۔ آپ کا اور ہمارا مشترکہ فرض ہے کہ جلد سے جلد اس ملک میں کتاب و سنت کے مطابق قانون نافذ کرائیں۔ تاکہ یہ ملک اسلام کے نور سے جگمگا اُٹھے۔ یہ آپ کے خلوص کا نتیجہ تھا کہ آپ کی مبارکباد کے یہ الفاظ بھی سرکاری ریکارڈ میں درج ہوگئے۔

اے پاسبانِ علوم اسلامیہ! مسلم فیملی لاز آرڈیننس اور خاندانی منصوبہ بندی کو قومی اسمبلی میں اسلام کی ترجمانی کرتے ہوئے آپ نے انٹی اسلام سے تعبیر فرمایا ہے۔ ہم اس کی مکمل تائید کرتے ہیں۔ اور باقی معزز اراکین اسمبلی سے قوی امید رکھتے ہیں کہ وہ ان انٹی اسلام قوانین کو منسوخ فرما کر قوم و ملت کی صحیح نمائندگی فرمائیں گے۔ اس بے حیائی کے دور میں جہاں اپوا کی بیٹیاں آپے سے باہر ہوئی پھرتی ہیں اور علمائے دین کے خلاف زہر اگلنے میں دن رات مصروف ہیں۔ بعض آبرو باختہ تہذیب مغرب کی دلدادہ نے تو اپنی بے باکی اور بے خوفی کے ساتھ سائل دینیہ کے خلاف زبان کھول لی ہے۔ کہ جیسے ان کو اسلام سے کوئی واسطہ ہی نہیں۔

اے آفتاب زہد و طریقت! حقیقت یہ ہے کہ انگریزی تعلیم و تربیت نے اسلامی احکام و اخلاق کے متعلق منافرت کے جذبات پیدا کر کے قوم و ملت کے شرم و حیا کو اس مقام پر لا کھڑا کیا ہے کہ کھلے بندوں اسٹیج پر اور اخبارات کے کالموں میں انٹی اسلام باتوں کا آنا۔ ایک ایسا حادثہ ہے۔ کہ جس پر جتنا ماتم بھی کیا جائے کم ہے، اور بدقسمتی سے یہ رجحان جس تیزی سے ترقی کر رہا ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ؎

بیکاریٔ جنوں کو ہے سر پیٹنے کا شغل
جب ہاتھ ٹوٹ جائیں تو پھر کیا کرے کوئی

اے وارثِ علوم نبوت! اسلامی اخلاق سے منافرت کے اس دور میں جو آج مسلمانوں پر چھایا ہوا ہے۔ آپ کی اس ہمت اور جوش عمل کو سوائے کرامت کے اور کس لفظ سے تعبیر کریں ؎

ہوتے سیرت میں ہیں مردانِ دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں تو کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

ہم مسلمانانِ کوئٹہ و مضافات آپ کی ان مساعی جمیلہ کو بنظر استحسان دیکھتے ہیں اور آپ کو حاصل ہوگی۔ آپ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے اپنی مساعی کو جاری رکھیں۔

ہم ہیں آپ کے عقیدتمندان
اراکین جمعیۃ علمائے اسلام کوئٹہ
۱۰-۹-۷۲

ٹنڈو جان محمد (سندھ) کا انتخاب

ٹنڈو جان میں ایک اجلاس ہوا جس میں مولانا حافظ محمد شفیع صاحب ناظم ضلع تھرپارکر نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور جمعیت قائم کرنے کی تحریک فرمائی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حضرت مولانا حکیم محمد حیات علی صاحب ٹنڈو جان محمد۔ امیر — جناب مولانا محمد عالم صاحب نائب امیر۔
جناب حکیم محمد امین صاحب۔ ناظم
جناب مولانا اللہ بخش صاحب نائب ناظم
جناب سیٹھ مبارک شاہ صاحب۔ خزانچی

فیوچر کالونی لانڈھی کراچی ۲۲ کا انتخاب

فیوچر کالونی کے مخلص نوجوانوں کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب مولانا غلام صمدانی صاحب۔ امیر
جناب مقبول احمد صاحب نائب امیر

جناب محمد صاحب۔ ناظم۔
جناب مولانا عبدالرؤف صاحب نائب ناظم
جناب عنایت اللہ خان صاحب۔
جناب بزرجمہر صاحب معاون سیکرٹری
جناب قاضی گلشہزادہ صاحب سالار
جناب کرم دین خان صاحب۔ نائب سالار
مولانا جان محمد صاحب۔ خزانچی

پشاور شہر میں جمعیۃ کا انتخاب

۶ ستمبر۔ جمعیۃ علمائے اسلام پشاور کا ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں امیر جمعیۃ سرحد مولانا سید گل بادشاہ نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ کے رہنما ہر باطل قوت کا مقابلہ کرنے کا تہیہ کر چکے ہیں۔ مولانا نے جمعیۃ کی تاریخ پر مفصل روشنی ڈالتے عوام کو اس کے نصب العین اور اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ عوام نے مکمل تعاون کا یقین دلایا۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب مولانا محمد حسین صاحب فاضل دیوبند امیر
جناب احمد یار خان صاحب وکیل بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ اور مولانا محمد عمر صاحب نائب امیر
جناب نصر اللہ جان اعوان۔ ناظم
جناب قاری محمد یعقوب صاحب نائب ناظم
جناب مولانا حافظ عبدالرشید فاضل دیوبند خزانچی ۔

روڈہ ضلع سرگودھا کا انتخاب

۱۷ اگست روڈہ۔ جامع مسجد مدنی بہار میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

حافظ الحاج عبدالرحیم صاحب مہتمم مدرسہ رحیمیہ روڈہ۔ امیر
صوفی محمد یامین صاحب نائب امیر
جناب محمد حنیف صاحب سہارنپوری ناظم
صوفی محمد شریف صاحب۔ خزانچی

ضلع سکھر سندھ کا انتخاب

ایک اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مولانا محمد انور امین صاحب۔ امیر
مولانا عبدالستار صاحب نائب امیر
مولانا عبدالغفور صاحب ناظم۔
مولانا عبدالحمید صاحب۔ نائب ناظم
جناب چوہدری عبدالسلام صاحب خازن
جناب مولانا مولا بخش صاحب۔ سالار

جمعیۃ علمائے اسلام کی سرگرمیاں

بعض نقالانِ فرنگ پاکستان کو لادین ریاست بنانا چاہتے ہیں

پاکستان کی بقا اس میں مضمر ہے کہ ملک کا قانون قرآن وسنت کے مطابق ہو

چارسدہ میں امیر جمعیۃ سرحد مولانا سید گل بادشاہ کا خطاب

چارسدہ ۔ ۸ ستمبر (خصوصی نمائندہ) جامع مسجد گل بابا میں جمعیۃ علمائے اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا زمان الدین صاحب منعقد ہوا جس میں علاقہ بھر کے علمائے کرام اور دین پسند مسلمانوں نے بڑی کثرت سے شرکت کی اس اجلاس میں امیر جمعیۃ سرحد مولانا سید گل بادشاہ نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ انگریزی اقتدار میں علمائے اسلام نے اسلامی تعلیمات ، اسلامی شعائر کو زندہ کیا انگریز کو اپنے مقاصد میں کامیاب نہیں ہونے دیا۔ آپ نے دوران تقریر فرمایا کہ آج جبکہ ملک آزاد ہو چکا ہے ۔ ملک کے تمام مسلمانوں کا واحد مقصد اسلام کی سربلندی اسلامی نظام کا اجراء اور پاکستان کی بقاء اور تحفظ ہے ۔ لیکن یہ کس قدر مقام تاسف ہے کہ بعض فرنگی مزاج اور نقالان فرنگی ۔ اس پاک ریاست کو لادین ریاست بنانا چاہتے ہیں ۔ امیر محترم نے فرمایا کہ جمعیۃ علمائے اسلام ان ناپاک ارادوں کو کبھی کامیاب نہیں ہونے دے گی ۔ پاکستان کی بقا اسی میں مضمر ہے ۔ کہ اس میں اسلامی قانون نافذ ہو، یہی سب مسلمانوں کا نصب العین اور عقیدہ ہے ۔ صدر جمعیۃ نے تمام مسلمانوں کو جمعیۃ علمائے اسلام میں شرکت کی دعوت دی ۔ حاضرین نے نہایت جوش اور صدق دل سے جمعیۃ کے ساتھ تعاون کا اعلان کیا۔

اسسٹنٹ سب انسپکٹر انچارج چوکی پولیس کندیاں کی مداخلت فی الدین

کافر کو کافر نہیں کہنا چاہئے ۔ جو مرزائیوں کو کافر کہے وہ خود کافر ہے (اے ۔ ایس ۔ آئی)

اہالیان کندیاں میں شدید اضطراب ۔ افسران بالا کو تار بھیج دی گئیں

کندیاں ۔ ۳۰ ستمبر کو کندیاں میں سیرت النبی کا جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی اور مولانا محمد علی جالندھری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت نے عوام سے خطاب فرمایا ۔ جلسہ کافی کامیاب رہا اور بخیر وخوبی ختم ہو گیا ۔ بعد میں اسسٹنٹ سب انسپکٹر راجہ امیر افسر انچارج چوکی پولیس کندیاں بمعہ عبد المنان مرزائی ، جو کہ ریلوے میں ملازم ہے ۔ جس نے یہاں کی فضا کو مسموم اور مکدر بنا رکھا ہے ۔ خدا جانے وہ کس پروگرام کے ماتحت مورخہ ۷ ستمبر روز جمعہ جامع مسجد مہاجرین میں پہنچے ۔ نماز جمعہ کے بعد تھانیدار صاحب نے ایک طویل تقریر کی اور ان الفاظ میں کہا کہ

"یہ شر پسند مولوی فسادی ہیں ان کا کام ہی یہی ہے کہ لوگوں کو آپس میں لڑایا جائے یہ خود بے ایمان ہیں ۔ کافر کو کافر ہرگز نہیں کہنا چاہئے ۔ مرزائیوں کو جو کافر کہے وہ خود کافر ہے ۔ آئندہ جس نے بھی ایسا کیا میں اسے فرنٹیئر ریگولیشن ایکٹ کے تحت گرفتار کر کے جیل بھیج دوں گا"

اس تقریر نے عوام کے دلوں اور ایمانوں کو کافی مجروح کیا اور جذبات مشتعل تھے ۔ کہ اگر یہاں کے امن پسند علماء اور خواص صبر وتحمل سے کام نہ لیتے تو یقیناً فساد ہو جاتا اور یہ ایک ایسی آگ ہوتی جو تمام ملک کو اپنی لپیٹ میں لے لیتی ۔ الغرض تھانیدار کی اس دیدہ دلیری کو تمام حلقوں میں نہایت نفرت کی نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے ۔ عوام میں سخت اضطراب اور ہیجان ہے ۔ افسران بالا کو تاریں اور رجسٹریاں روانہ کر دی گئی ہیں ۔ جن میں یہ تجویز کیا گیا ہے کہ اس تھانیدار صاحب کو فوراً تبدیل کر دیا جائے اور اس کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ آئندہ کوئی افسر ایسا کرنے کی جرأت نہ کر سکے ۔ (محمد افضل ممبر یونین کونسل کھولا)

ظفر اللہ قادیانی کو پاکستان کی نمائندگی سے فوراً برطرف کیا جائے

ظفر اللہ قادیانی کا اقوام متحدہ میں زیادہ دیر رہنا ملک وملت کیلئے خطرناک ثابت ہوگا

پشاور (نمائندہ خصوصی) مولانا قاری محمد طیب صاحب ناظم جمعیۃ العلمائے اسلام پشاور نے ایک بیان میں کہا ہے کہ پاکستان کے مستقل مندوب ظفر اللہ قادیانی نے جو آج کل غرب الہند کے دورہ میں مصروف ہے ۔ ٹرینیڈاد کے مقام پر تقریر کرتے ہوئے کہا ہے کہ "اللہ تعالیٰ نے اس دنیا کی ہدایت کے لئے ہر دور میں ایک نہ ایک نبی بھیجا ہے اور اس سلسلہ کا آخری نبی غلام احمد پاکستان میں ہوا ہے ۔۔۔"

مولانا نے ظفر اللہ قادیانی کے اس بیان کی شدید مذمت کرتے ہوئے اپنی حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ ظفر اللہ کو اقوام متحدہ کی نمائندگی سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے ورنہ ملک وملت کو نقصان اٹھانا پڑے گا ۔ جہاں اس نے دنیا بھر کے مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کیا ہے ۔ وہاں سرکاری عہدہ دار کی حیثیت سے وہ اپنے عہدے سے ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے ۔ اور اپنی سرپرستی میں مرزائیت کی تبلیغ کو غیر ممالک میں پھیلا رہا ہے ۔ اس میں خود مملکت اسلامیہ پاکستان کی بھی توہین ہے ۔ کہ ایسے شخص کو ملک کی نمائندگی کا حق دیا جائے جو ملک وملت کے ساتھ عناد وبغض رکھتا ہو ۔ اور پھر ملک کی بھاری اکثریت کے احتجاج کے باوجود ہماری حکومت نے اس کو اقوام متحدہ میں ۔ پاکستان کی نمائندگی کے لئے چن لیا ۔ کیا ملک میں قابل انسانوں کی کمی ہے کہ ایسے شخص کو نمائندہ بنایا جائے ۔ جن کی شاطرانہ چالیں سخت خطرناک ہیں ۔ مسلمانوں کے جذبات کا احترام کرتے ہوئے ظفر اللہ قادیانی کو فوراً برطرف کر دیا جائے ۔

فرنگی تہذیب کے بڑھتے ہوئے سیلاب نے ہمارے معاشرے کو تباہ کر کے رکھ دیا ہے

معاشرے کی درستی کیلئے جمعیۃ علمائے اسلام پشاور نے وسیع پیمانے پر انسداد جرائم سب کمیٹیاں قائم کرنے کا فیصلہ کر لیا

پشاور (نمائندہ خصوصی) جمعیۃ علمائے اسلام کے ایک اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ انسداد جرائم کے لئے سب کمیٹیاں قائم کی جائیں گی ۔ اجلاس میں فرنگی تہذیب کی وجہ سے ہمارا معاشرہ دن بدن بد سے بدتر ہوتا جا رہا ہے ۔ رشوت قوم کی گھٹی میں پڑ چکی ہے سفارش کے ذریعے کام لیا جاتا ہے ۔ ملاوٹ ۔ بلیک ۔ مارکیٹ ۔ سمگلنگ ۔ چوری و ڈکیتی جیسی مہلک امراض ترقی پذیر ہیں ۔ ان برائیوں کے روک تھام کیلئے جرائم کے انسداد کے لئے کمیٹیوں کا قیام عمل میں لانے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ۔

مدرسہ عربیہ پیر محل ۔ ضلع لائلپور

میں استاذ القراء حضرت مولانا قاری تاج محمد صاحب تشریف لاتے اور مدرسہ کا سہ ماہی معائنہ فرمایا ۔ مولانا نے مدرسہ کے متعلق اپنے تاثرات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مدرسہ میں مختلف شعبے جو کام کر رہے ہیں تسلی بخش ہیں ۔ اور طلباء کا نتیجہ بھی سو فیصد ہے ۔ جو واقعی قابل ستائش ہے ۔ شعبۂ تبلیغ اور دار الافتاء بھی اپنا کام سرانجام دے رہا ہے یہ سب جناب مہتمم صاحب کی مخلصانہ کوششوں کا نتیجہ ہے اور فرمایا کہ موجودہ ماحول میں زیادہ سے زیادہ دینی مدارس قائم کرنے چاہئیں ۔ مخلص مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسے مدرسوں کی رعایت کریں ۔ (ادارہ نشر واشاعت مدرسہ عربیہ منور اسلام علاقہ پیر محل ۔ ضلع لائلپور)

قبولِ اسلام

لاہور ۹ ستمبر ۔ دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ میں مولانا عبد الرحمٰن صاحب میانوی مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت کے ہاتھ پر ۔ موضع کنگن پور تحصیل قصور کے منظور احمد ولد ظہور احمد نے مرزائیت سے تائب ہو کر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان کیا ہے ۔

(عبد الرحیم صدیقی ۔ دفتر ختم نبوت لاہور)

سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام کی تاریخی کانفرنس اور مودودی پارٹی

۲۱ ستمبر ۱۹۶۲ء کا دن سرگودھا کا تاریخی دن ہے، جب کہ ضلع بھر کے بلند پایہ علماء جمع ہو کر ملک و ملت کے مفاد پر سوچ رہے تھے جب کہ رات کے وقت باغ میں حضرت مولنا مفتی محمد شفیع صاحب خطیب سرگودھا کی صدارت میں اتنی عظیم الشان کانفرنس منعقد ہوئی کہ ماضی قریب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ جب کہ اس عظیم اجتماع نے ا بجے رات تک پورے ذوق و شوق اور محبت سے جلسہ کو کامیاب بنایا اور جمعیۃ علماء اسلام سے مکمل اتحاد کا مظاہرہ کیا جب کہ حضرت مولینا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ ایم۔ پی۔ اے۔ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے حقائق افروز تقریر کرتے ہوئے ملک و مذہب کے اہم مسائل پر مفصل روشنی ڈالتے ہوئے

مودودی صاحب سے علماء کے اختلاف کے اسباب

بھی بیان فرمائے اور یہ اعلان بھی کیا کہ اگر وہ اپنے غلط عقائد اور غلط مسائل کو کتابوں سے خارج کر دیں تو ان سے اتحاد ہو سکتا ہے بلکہ (دینی فوائد کی خاطر) ان کو لیڈر بھی مانا جا سکتا ہے اس سلسلہ میں حضرت مولینا نے مثال کے طور پر مودودی صاحب کے دو چار غلط مسائل بھی بیان کئے۔ اس بیان کو تقریر کے دوسرے حصوں کو۔

سرگودھا کے ایک مقامی اخبار نے

جس انداز میں بیان کیا اس سے غلط فہمی پیدا ہوتی ہے۔ اخبار مذکور نے مولینا کے بعض جملے طعن و تعریض کے طور پر بھی نقل کیے ہیں اور بعض لطائف کو کثیف جامہ پہنایا ہے۔ ان غیر ضروری امور سے ہم صرف نظر کرتے ہوئے صرف معاصر موصوف کے ان حصوں کی وضاحت کرتے ہیں۔ جن سے غلط فہمی پیدا ہو سکتی ہے۔

پہلی بات معاصر نے بڑی سرخی سے حضرت مولینا مفتی محمود صاحب (ممبر قومی اسمبلی) کا یہ جملہ نقل کر دیا کہ (دیانتداری سے ناصر کے مخالف امریکہ کے ایجنٹ نہیں ہیں) جس سے یہ اثر پیدا کرنے کی کوشش سمجھا جا سکتا ہے کہ حضرت مفتی صاحب مولینا غلام غوث صاحب کی تردید کر رہے ہیں۔ حالانکہ خود اسی پرچہ میں مفتی صاحب کا یہ ارشاد بھی موجود ہے۔ اگر اوپر کے کچھ لوگ خالص پروپیگنڈا کے نقطہ نظر سے صدر ناصر کی مخالفت کرتے ہیں ان پر بیرونی ملکوں کے ایجنٹ ہونے کا شبہ ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ عام لوگوں کے بارہ میں یہ رائے نہیں دی جا سکتی۔ مولینا غلام غوث صاحب نے کب یہ کہا کہ بے خبر عوام یا نچلے طبقہ کے تنخواہ دار مودودی اسی نیت سے ناصر کی مخالفت کرتے ہیں۔ جرم نوان اوپر کے مودودیوں اور خود مودودی صاحب کا ہے۔ جو ناصر کی مخالفت پر ادھار کھائے بیٹھے ہیں۔ کبھی اخوان المسلمین کی آڑ میں کبھی

قومی اور عربی اتحاد کے آڑ میں۔

دوسری بات غلاف کعبہ غلاف کعبہ خود شاہ سعود مودودی سے تیار کرائے یا سعودی عرب کا سفارتخانہ ایک ہی بات ہے۔ اس کی وجہ ظاہر ہے۔ کہ حجاز میں بیچارے ناصر پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے غلاف کعبہ کا حق چھین کر مودودی کو دینا خود اس کی ناصر دشمنی کی غمازی کرتا ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے صحیح فرمایا کہ جب حکومت پاکستان نے اس پر کوئی اعتراض نہیں تو اس میں اعتراض کی کیا گنجائش ہے۔ قانونی اور آئینی اعتراض تو واقعی نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن۔ اس سے سعودی حکومت اور مودودی کے گٹھ جوڑ پر روشنی۔ پھر جس طرح نجدی حنفیوں سے چڑنے اور جبل بوقبیس پر جانے والے کو بھی مشرک کے نام سے پکارے اور طرح طرح کی حرکتیں کرتے ہیں حتیٰ کہ مصر کی بعض حنفی کتابوں کا داخلہ بھی حجاز میں بند کر دیا ہے اسی طرح مودودی صاحب نے بھی تقلید کی دھجیاں بکھیری ہیں۔ اور لکھا ہے کہ ذی علم کے لیے تقلید گناہ ہے۔ بلکہ گناہ سے بڑھ کر ہے (گناہ سے بڑھ کر تو کفر ہی ہوتا ہے)

تیسری بات تین مسئلے حضرت مفتی صاحب مدظلہ سے یہ سوال کیا گیا کہ مولینا غلام غوث صاحب نے کہا ہے اگر مودودی صاحب تین مسائل اپنی کتابوں سے خارج کر دیں تو وہ مودودی کو لیڈر مان لیں گے اور کیا پھر جمعیۃ علماء اسلام اسلامی جماعت میں ختم ہو جائے گی۔

حضرت مولینا مفتی صاحب مدظلہ نے اس سوال کے جواب میں حقائق بیان کرتے ہوئے مودودی کی علمی حیثیت کی جس طرح قلعی کھولی ہے وہ ہر انصاف پسند کی ہدایت کے لیے کافی ہے۔ اس بیان کے پڑھنے اور سننے سے پتہ چلتا ہے کہ مودودی صاحب سے توبہ کرنے اور غلط مسائل و عقائد سے بیزاری کی امید رکھنا عبث ہے۔ اس نے ایک فرقہ بنانا تھا بنا لیا ہے، جو نہ حنفی ہے نہ اہل حدیث ایک عجیب قسم کا چوں چوں کا مربہ ہے۔ حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے صحیح ارشاد فرمایا کہ مودودی سے صرف تین مسائل میں اختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ان کی بہت سی تحریریں اعتراض ہیں ہم کو ان سے بنیادی اختلافات ہیں۔ حضرت مولینا غلام غوث صاحب نے بھی صرف تین مسائل کا ذکر نہیں کیا تھا۔ بلکہ اس کے چند مسائل بطور مثال ذکر کئے تھے۔ ورنہ جب تک وہ تمام گمراہ کن بیانات سے توبہ نہ کریں گے۔ اس کو کوئی دیندار مسلمان منہ لگانے کو تیار نہیں ہے۔

★

چوتھی بات امریکہ اور مودودی امریکی امداد کے سلسلہ میں یہ تو صاف کسی نے نہیں کہا نہ کہا جا سکتا ہے کہ مودودی کو اتنے لاکھ روپے دیے ہیں۔ اور نہ سعودی حکومت یا دوسری حکومتوں کے راز دل سے پوری طرح واقفیت ہو سکتی ہے۔ مگر اتنی بات تو ثابت ہو گئی کہ ایک جماعت کو تبلیغ کے لیے سعودی حکومت نے ۲۲ لاکھ روپے دیے ہیں۔ اور مودودی اس میں شامل ہے۔ جماعت اور چند دوسرے علماء کا نام کام نکالنے کے لیے بہتر ہتھیار ہے۔ چلو حصہ رسدی سہی۔ مودودی کی مٹھی تو گرم ہو گئی۔ تبلیغ جو مودودی کر رہا ہے وہ حنفی مسلک اور سلف صالحین کے خلاف ہے اور علماء دین ہم اس سلسلہ میں مودودی سے چند سوالات کرتے ہیں۔

۱۔ کیا آپ کی کسی کتاب کو بڑی تعداد میں بھاری رقم کے عوض امریکہ نے بالواسطہ یا بلاواسطہ نہیں خریدا۔

۲۔ کیا کاغذ مہیا کرنے یا اس میں سہولتیں بہم پہنچانے میں امریکہ والوں نے آپ کی دستگیری نہیں کی۔

۳۔ کیا مولینا مرتضیٰ احمد خاں میکش نے آپ پر امریکہ سے امداد لینے کا الزام نہیں لگایا تھا۔

۴۔ کیا آپ نے کراچی میں چند سال قبل یہ نہیں کہا تھا کہ وزارت بنانے کے لیے امریکہ یا ہم سے بات کریگا یا سہروردی سے۔ لیگ کو اب کوئی نہیں پوچھتا۔

پانچویں بات مودودی کو دعوت اتحاد

حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے پہلے بھی مودودی کو کہا تھا کہ اتحاد اسلام کی خاطر اپنی خرافات سے توبہ کرو اور ان کو کتابوں سے نکال دو۔ حضرت مولینا محمد علی صاحب جالندھری نے بھی کہا تھا۔ بلکہ حضرت مولینا منظور احمد صاحب نعمانی مدیر الفرقان لکھنؤ نے بھی علماء دین کے مشوروں سے غلط باتوں کو کتابوں سے نکالنے کا مشورہ دیا تھا جو سب سے پہلے مودودی کے مرید ہوئے تھے پھر سب سے پہلے ان سے بیزار ہو گئے۔ اب حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی حیثیت سے ان کو دعوت اتحاد دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ مودودی صاحب ان تمام باتوں سے توبہ کریں۔

توبہ کرو جو چودہ سو سال کے متفقہ عقیدے یا قرآن و حدیث کے مخالف ہیں تو ہم ان کو لیڈر مان لیں گے۔

اتحاد اسلام کی خاطر کسی کو بڑا یا لیڈر مان لینا بہت بڑی قربانی ہے مگر مودودی صاحب کے ہاں اتحاد امت کی کوئی قیمت نہیں اور اسکا لیے وہ کبھی بھی ان خرافات سے توبہ نہ کریں گے۔

(مودودی کے گمراہ کن عقیدے۔ ص۷ پر ملاحظہ فرمائیے)

مندرجہ ذیل باتوں میں سے اگر کوئی مودودی ان باتوں میں سے ایک بھی ثابت کر دے کہ مودودی کی کتابوں میں نہیں ہے تو ہم اسکو سو روپے انعام دیں گے۔

مودودی کے گمراہ کن عقیدے

بعض نیک نیت مسلمانوں کا خیال ہے کہ مودودی صاحب اور علماء دین میں اشتراک عمل ہونا چاہیے۔ ہم ان کی خاطر یہ واضح کرنا چاہتے ہیں۔ کہ جب اس ملک میں فقہ حنفی کے سوا کوئی دوسرا عمومی قانون نہیں رائج کیا جا سکتا اور مودودی کی فقہ اور عقائد سے بجائے فائدے کے انتشار پیدا ہو رہا ہے۔ اور اس کے قلمی خدمات سب ضائع جا رہی ہیں۔ ہم اس کو اتحاد کی دعوت دیتے ہوئے عرض کرتے ہیں کہ وہ اپنے مندرجہ ذیل فاسد اعتقاد و مسائل سے توبہ کریں یا کم از کم اپنی کتابوں سے ان باتوں کو خارج کر دیں ورنہ یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ وہ اسلامی آئین نہیں چاہتے بلکہ مسلمانوں میں انتشار اور اپنا اقتدار چاہتے ہیں۔

۱۔ رسول خدا کے سوا الخلفاء راشدین اور صحابہ کرام اور اہل بیت رضی اللہ تعالیٰ عنہم) کسی کو معیار حق نہ بناؤ (ان کا فرمان حقانیت کی کوئی دلیل نہیں خلفاء راشدین کا کوئی فیصلہ قانونی حجت نہیں)

۲۔ کسی کو تنقید سے بالاتر نہ سمجھو۔ یعنی صدیق اکبر۔ فاروق اعظم۔ عثمان غنی۔ علی مرتضیٰ۔ خاتون جنت۔ مجددین امت۔ اولیاء کبار اور سب پر تنقید (نکتہ چینیاں کرنا) جائز ہے۔

۳۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے بڑا گناہ سرزد ہوا۔

۴۔ حضرت یونس علیہ السلام سے تبلیغ رسالت میں کوتاہیاں ہوئیں۔

۵۔ اہل علم کے لیے تقلید کرنا گناہ سے بھی بڑھ کر ہے (گناہ سے بڑھ کر تو کفر ہے تو کیا پیران پیر رح امام ربانی سرہندی رح۔ خواجہ اجمیری رح۔ یہ سب گناہ سے بڑھ کر گناہ گار یا گمراہ تھے العیاذ باللہ۔ استغفر اللہ)

۶۔ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دجال کے زمانہ وغیرہ کے بارہ میں جو کچھ کہا یہ آپ کے قیاسات تھے۔ اور تیرہ سو سال گزرنے پر بھی دجال کا نہ آنا بتاتا ہے۔ کہ آپ کے یہ قیاسات صحیح نہ تھے۔ یا قبل از وقت تھے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

۷۔ خلع کے بعد عورت صرف ایک حیض عدت گزارے گی (حالانکہ اماماں دین کے ہاں تین حیض عدت ضروری ہے)

۸۔ عورت کو خاوند ناپسند ہو تو وہ طلاق حاصل کر سکتی ہے اور عدالت کو ضروری نہیں کہ یہ تحقیق کرے کہ تجھے خاوند کیوں پسند نہیں۔

۹۔ (رمضان شریف میں) عین طلوع فجر کے وقت آنکھ کھل جائے جلدی جلدی کھا پی لے۔ چند منٹ ادھر ادھر ہونے سے کچھ نہیں ہوتا۔ (حالانکہ طلوع فجر کے ایک منٹ بعد بھی کچھ کھانے سے کفارہ لازم آتا ہے)

۱۰۔ دو جڑواں بہنوں کا نکاح ایک مرد کے ساتھ جائز ہے (مودودی کا یہ اجتہاد قرآن پاک کے مقابلہ میں ہے کہ دو بہنوں کو اکٹھا کرنا حرام ہے)

۱۱۔ عورتوں مردوں کے اختلاط کے زمانہ میں جب کہ بعث جو زنا کی شرعی سزا دینا اسی طرح چوروں کو شرعی سزا دینا ظلم ہے (قرآن پاک کی سزا کو ظلم کہنے والا پہلا مسلمان یہ مودودی ہے۔ اب اس کے چیلے اس کی تاویلیں کرتے ہیں۔ مگر اتنی توفیق نہیں ہے کہ توبہ کر لی جائے) مودودی کا یہ اجتہاد بھی قرآن پاک اور حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مقابلہ میں شیطانی اجتہاد ہے۔

۱۲۔ امام اعظم ابو حنیفہ رح نے صحیح حدیثوں کے مقابلہ میں ضعیف اور منقطع حدیثوں پر عمل کیا۔

۱۳۔ شاہ ولی اللہ دہلوی رح اور مجدد الف ثانی رح نے مسلمانوں کو مہلک غذا دی ہے۔

۱۴۔ تابعین اور صحابہ کرام رض بسا اوقات بشری کمزوریوں کی وجہ سے ایک دوسرے کو کاذب اور جھوٹا کہہ دیتے تھے۔

۱۵۔ حدیثوں سے یقین حاصل نہیں ہوتا بلکہ گمان صحت ہوتا ہے۔

۱۶۔ داڑھی خشخشی کرنا اور انگریزی بال رکھنا جائز ہے (حالانکہ عملاً مسلمان کمزور سہی مگر علمی طور سے چودہ سو برس تک کسی نے ایسا نہیں کہا)

۱۷۔ اپنی کتاب احیاء و تجدید دین میں اسلامی تصوف کو بدعہ ازم لرگ وغیرہ کی فہرست میں درج کیا ہے اور اولیاء کرام اولیاء ابدال کو دیوتا اور اوتار کا متبادل قرار دیا ہے۔

اور مراقبہ مکاشفہ چلہ کشی ورد و ظائف۔ حزب البحر اعمال۔ سیرت۔ مقامات کو فلسفیانہ تعبیروں کا چکر قرار دیا ہے (حالانکہ ساری امت نے ان باتوں کو قبول کیا ہے)۔

۱۸۔ سجدہ تلاوت بغیر وضو کے جائز ہے۔

۱۹۔ مودودی نے یہاں تک کہا ہے کہ توحید و رسالت جیسے قطعی مسائل کے سوا دین کے ہر مسئلہ میں امیر حکمت عملی کے تحت تبدیلی کر سکتا ہے۔ اور اس نے یہاں تک کہہ دیا کہ حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بھی ایسا کیا تھا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون اس مسئلہ میں اصلاحی صاحب نے اس کے دندان شکن جواب دیے تھے اور مولینا منظور احمد صاحب نعمانی نے بھی پوری خبر لی تھی۔ اب مودودیوں نے ترجمان قرآن کے وہ رسالے سارے ملک میں چھپا دیے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایسا نہیں کہا۔ چہ دلاور ست دزدیکہ بکف چراغ دارد۔ یہ کہنا تو ان لوگوں کا کام تھا۔ جو اسلامی احکام کو بدلنے کے لیے مسلمانوں میں اپنے تعلیم یافتہ ایجنٹ چھوڑ دیں۔ جو بڑے عالم اور اسلام کے علمبردار بن کر اسلام کی جڑوں کو کھوکھلا کریں)

۲۰۔ جس عورت سے خاوند ۴ ماہ ناراض ہو کر علٰحدہ رہے وہ طلاق ہو جاتی ہے۔ (حالانکہ یہ مسئلہ قطعاً غلط ہے)

یہ بیس باتیں بطور نمونہ کے درج ہیں۔ مودودی صاحب کی تحریروں اور کتابوں کا مجموعی اثر یہ پڑتا ہے کہ محدثین و مفسرین اور سلف صالحین کی تشریح و تفسیر کے مقابلہ میں ہر مودودی صرف مودودی کی بات کو صحیح قرار دیتا ہے۔ حالانکہ صحابہ کرام اور سلف صالحین کے اعتقاد کو کمزور کرنا الحاد و کفر کا دروازہ کھولنا ہے۔ پھر جو چاہے کتاب و سنت کو بازیچۂ اطفال بنائے رکھے۔

ہم اعلان کرتے ہیں کہ مودودی صاحب اپنی کتابوں سے ان باتوں کو نکال دیں تو علماء دین کو ان سے کوئی عناد نہیں ہے۔ اگر ان کو لیڈری کا شوق ہے تو لیڈر بنائے جا سکتے ہیں۔ ورنہ تو یہی تنخواہ دار مودودی ان کے ساتھ رہیں گے۔ اور بجائے اسلام کی خدمت کے مودودی کا مذہب منوانے منواتے تھک جائیں گے۔

مودودی فرقہ کے بارہ میں کتابیں

صراط مستقیم یہ کتاب حضرت مولینا الحاج مولینا قاضی عبدالسلام صاحب خطیب نوشہرہ کی لکھی ہوئی ہے۔ جو حضرت حکیم الامت تھانوی رح کے خلیفہ ہیں بہترین کتاب ہے۔ اس کی قیمت ایک روپیہ ہے جو دفتر سے مل سکتی ہے۔

ایک تنقیدی نظر یہ کتاب حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خطیب چکوال کی لکھی ہوئی ہے۔ جو حضرت شیخ الاسلام مدنی رح کے خلیفہ ہیں۔ اس کے پڑھنے سے مودودی مذہب کی حقیقت معلوم ہو جاتی ہے قیمت ایک روپیہ۔

اسلامی جماعت کی حقیقت یہ ایک بڑا پوسٹر ہے جس کو نقشہ کی طرح نیچے کپڑا لگا کر لکڑی کی مدد سے آویزاں کیا جاتا ہے۔ اس کی قیمت ۴/ روپے۔

★

جماعتی خبریں

کوئٹہ کے ایک عظیم اجتماع میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمود صاحب کی تقریر

کوئٹہ ۔ ۸ ستمبر ۔ آج رات کو مرکزی جامع مسجد کوئٹہ میں جمعیۃ علمائے اسلام کوئٹہ زیر اہتمام ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں ہزاروں نفوس نے شرکت فرمائی ۔ حضرت العلامہ مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی پاکستان نے نہایت بصیرت افروز اور مدلل تقریر فرمائی ۔ حضرت مفتی صاحب نے دو گھنٹہ کی مسلسل تقریر میں کتاب و سنت کے مطابق دستور بنانے پر زور دیا ۔ عائلی قوانین کی وضاحت کرتے ہوئے ۔ نکاح طلاق ۔ عدت ۔ وراثت پر اسلامی نکتہ نگاہ سے سیر حاصل تبصرہ فرمایا اور عائلی قوانین کو غیر اسلامی بتلا کر اس کو جلد منسوخ کرانے کا مطالبہ کیا ۔

اسلامی مشاورتی کونسل پر عدم اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حکومت کو چاہیے کہ اس مشاورتی کونسل میں ایسے افراد کو شامل کیا جائے جو صحیح معنوں میں علوم اسلامیہ سے واقفیت رکھتے ہیں ۔

جلسہ میں مندرجہ ذیل قرارداد بھی پاس ہوئیں

(۱) جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام مسلمانان کوئٹہ کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت اور قومی اسمبلی کے ارکان سے پر زور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو جلد از جلد منسوخ کردیں ۔ کیونکہ جملہ مکاتب فکر کے علماء بالاتفاق ان قوانین کو کتاب و سنت اور اجماع امت کے خلاف قرار دے چکے ہیں ۔

۲ ۔ یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ اسلامی مشاورتی کونسل کے موجودہ ارکان ۔ چونکہ اسلامی اور علمی مہارت کی حیثیت سے ناقابل اعتماد ہیں ۔ اس لئے کونسل کو زیادہ معتمد بنانے کے لئے اس میں ملک کے معتمد علماء کرام کو نامزد کیا جائے تاکہ قانون اسلامی کی تعبیر میں غلطیوں کا احتمال ختم ہوجائے ۔

کھروڑ پکا میں افتتاحی اجلاس

بتاریخ ۱۴ ستمبر بروز جمعہ جمعیت علماء اسلام کا افتتاحی اجلاس ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا سید نیاز احمد شاہ صاحب گیلانی ناظم اعلیٰ ملتان ڈویژن تشریف لارہے ہیں شاہ صاحب موصوف جمعیت کے مقاصد، پروگرام اور نقطہ نظر پیش کریں گے اجلاس کی دعوت عام ہے ۔ عنقریب مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی اس علاقہ کا دورہ فرمانے والے ہیں ۔
محمد سعید امیر جمعیت علماء اسلام کھروڑ پکا

جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی

مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس

۶ ستمبر ۔ صبح ۹ بجے جامع قاسم علیخان میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور کی مجلس شوریٰ کا اہم اجلاس زیر صدارت مولانا عزیز الرحمان صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور منعقد ہوا ۔ اجلاس میں خصوصی طور پر حضرت امیر سرحد سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد بھی تشریف لائے تھے ۔ بعد مندرجہ ذیل انتخاب جدید عمل لایا گیا ۔

امیر ۔ مولانا عزیز الرحمٰن صاحب فاضل دیوبند
نائب امیر حضرت مولانا الحاج حافظ قاضی عبدالسلام صاحب نوشہرہ صدر
نائب امیر ۔ مولانا عبدالسلام صاحب بلوسٹی
ناظم اعلیٰ ۔ مولانا حمد اللہ جان صاحب کھتوزئی ۔ ناظم ۔ مولانا رحمت اللہ صاحب تنگی

منظور شدہ تجاویز

یہ اجلاس مرکزی جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے کنونشن منعقدہ لاہور کی منظور شدہ تجاویز کی مکمل تائید کرتا ہے ۔ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کی حقیقی ترقی ملک کے اندر قرآن و سنت کے قانون کا نفاذ ہے ۔

۲ ۔ یہ اجلاس اعلان کرتا ہے ۔ فیملی لاز آرڈیننس قطعاً خلاف شریعت و اسلام ہے حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ فوراً فیملی لاز آرڈی ننس کو منسوخ کرے ۔

۳ ۔ یہ اجلاس حکومت کی مقرر کردہ مشاورتی کونسل پر عدم اعتماد کا اظہار کرتا ہے ۔ حقیقت میں یہ کونسل سرکاری کونسل تو ہو سکتی ہے اسلامی مشاورتی کونسل قطعاً نہیں ۔ کونسل کے ارکان قرآن و سنت کی تعبیرات سے قطعاً ناآشنا ہیں ۔

۴ ۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ حج کا کوٹہ سسٹم ختم کیا جائے ۔ غیر ضروری اشیاء ۔ شراب فیشن کی اشیاء ۔ غیر ذبیحہ گوشت پر جو زرمبادلہ خرچ کیا جاتا ہے اس کو ختم کیا جائے ۔

کوہاٹ میں جمعیۃ کا انتخاب

کوہاٹ (نمائندہ خصوصی) ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا شیخ الحدیث مولانا عبدالغنی صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی گئی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

حضرت مولانا احمد گل صاحب ۔ امیر
حضرت مولانا عبدالحلیم صاحب نائب امیر
حضرت مولانا قاضی عبدالقیوم صاحب نائب امیر
حضرت مولانا فضل الرحمان صاحب ۔ ناظم
حضرت مولانا محمد نعیم صاحب ۔ نائب ناظم
حضرت مولانا نعمت اللہ صاحب ۔ خزانچی
حضرت مولانا نظام الدین ۔ پراپیگنڈا سیکرٹری
حضرت مولانا محمد جمیل صاحب ۔ معاون ۔

منڈی صادق گنج میں جمعیۃ

کا انتخاب

منڈی صادق گنج ۔ (نامہ نگار) ایک اجلاس زیر صدارت جناب مولانا حکیم محمد منظور صاحب منعقد ہوا ۔ جس میں جمعیۃ کے پروگرام کے متعلق وضاحت کی گئی ۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

مولانا محمد یوسف صاحب امیر
جناب حاجی محمد دین صاحب نائب امیر
جناب عبدالواحد صاحب ۔ ناظم
جناب شیخ عبدالرحمان صاحب ۔ نائب ناظم
جناب حیدر علی صاحب ۔ معاون سیکرٹری
جناب سیٹھ محمد عثمان صاحب ۔ خزانچی

چک نمبر ۴۷ شمالی سرگودھا

کا انتخاب

سرگودھا (نمائندہ خصوصی) چک ۴۷ شمالی میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا حافظ محمد صادق صاحب ناظم جمعیۃ علمائے اسلام سرگودھا اور مولانا سعید الرحمٰن صاحب نے شرکت کی ۔ مولانا حافظ محمد صادق صاحب نے عوام سے مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ۔ کہ جمعیۃ علمائے اسلام وہ واحد جماعت ہے جو ملک میں صحیح اسلامی نظام کا نفاذ چاہتی ہے ۔ مولانا نے جمعیۃ کی تاریخ اور اس کے اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی ۔ عوام کے مکمل تعاون کا یقین دلایا اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

محترم میاں محمد صاحب چک کھرلی امیر
جناب میاں ہدایت اللہ صاحب ۔ ناظم
جناب حاجی احمد دین صاحب ۔ خزانچی
عنقریب دفتر کا قیام بھی عمل میں لایا جائیگا ۔

تنظیم اہل سنت کا انتخاب

ملتان شہر ۴ ستمبر کو ۱۲ بجے دوپہر سے مغرب تک دفتر تنظیم اہلسنت میں مجلس نمائندگان کا اجلاس بصدارت سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری مدظلہ منعقد ہوا ۔ جس میں اضلاع لاہور ۔ گجرات جہلم سرگودھا میانوالی ۔ ڈیرہ اسماعیل خان ۔ ڈیرہ غازیخان ۔ مظفرگڑھ ۔ ملتان ۔ جھنگ لائل پور ۔ بہاولپور اور رحیم یارخان کے ساٹھ سے اوپر نمائندگان مجالس تنظیم نے شرکت کی ۔ بصورت ذیل مرکزی عہدہ داران کا انتخاب عمل آیا ۔

صدر مجاہد ملت امام اہلسنت سید نورالحسن شاہ صاحب بخاری مدظلہ

ناظم اعلیٰ ۔ حضرت مولانا دوست محمد صاحب قریشی ۔ نائب صدر ۔ حضرت مولانا عبدالستار صاحب تونسوی (۲) حضرت علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر ۔ ناظم حضرت مولانا قائم الدین صاحب علی پوری ۔
ناظم نشر و اشاعت ۔ سید افتخار احمد صاحب دکرشن نگر لاہور

لاہور ۔ ۲۳ ستمبر ۶۲ء بروز اتوار صبح ۸ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت بیرون دہلی دروازہ میں مولانا عبدالرحیم صاحب صدیقی درس قرآن دیں گے ۔

جمعیۃ علماء

کی

تمام شاخوں سے

۱ ۔ فارم ممبری چھپ چکے ہیں ایک کتاب میں سو فارم ہیں ۔ ایک کتاب پر ۸/ خرچ آیا ہے اسی قیمت سے وہ جماعتوں کو بھیجے جا سکتے ہیں ۔ رسید بکیں بھی تیار ہوگئی ہیں ۔ جن کی کوئی قیمت وصول نہ کی جائے گی ۔ جن کو جتنے فارموں کی ضرورت ہو وہ مرکز کو لکھیں ۔ وی پی کا خرچ اس کے علاوہ ہوگا ۔ یہ بتانا ضروری ہے کہ ہر جمعیۃ اپنے اپنے ضلع سے فارم حاصل کریں ۔ مرکز سے صرف ضلعی جماعتیں منگائیں ۔

۲ ۔ تمام جماعتیں نومبر ۶۲ء تک ممبر سازی کا کام روز شور سے جاری رکھیں ۔ اس کے بعد نئے

باضابطہ انتخابات ہوں گے

ہاں ایک نہایت مناسب شکل اور ہے اور اسی کو اس دفعہ کی جگہ رکھدیا جائے تو مقصد بھی حاصل اسلام بھی باقی اور ظلم و ناانصافی سے بھی بچاؤ میسر آئیگا وہ یہ ہے۔

"اگر کوئی شخص مرجاتا ہے اور اس کے ایک بیٹا اور ایک پوتا رہ جاتا ہے پوتا اسوقت میراث سے محروم ہے۔ اس کے لئے وصیت ہوسکتی تھی۔ اگر مرنے والے نے وصیت نہیں کی تو اگر ضرورت مند ہو تو حکومت بقدر گذارہ اس کو زمین یا وظیفہ جاری کرسکتی ہے۔"

اس طرح علمائی کی دکان پر ناناجی کی فاتحہ نہ بنے گا۔ دوسروں کا حق چھین کر دینا نہ ہوگا۔ اگر واقعی قابل رحم ہوگا۔ تو دریا دلی کے ساتھ رحم ہوسکے گا۔

دفعہ ۵ شادیوں کی رجسٹریشن (۱) درج رجسٹر ہونا (۲) ایک وارڈ میں ایک سے زائد رجسٹرار نہ ہونا (۳) دوسرے نکاح خوان کا رجسٹرار کو اطلاع دینا (۴) ہر وہ شخص جو ذیلی دفعہ (۳) مذکورہ بالا کے احکامات کی خلاف ورزی کرے گا وہ قید محض جس کی میعاد تین ماہ ہوسکتی ہے یا جرمانہ جو ایک ہزار روپے تک ہوسکتا ہے یا ہر دو سزاؤں کا مستوجب ہوگا۔

اسلام میں نکاحوں کا رجسٹریشن کبھی لازمی قرار نہیں دیا ہے ایسے قانون کو اسلام پر کھلی تہمت ہے۔ اس کی ضرورت یوں پیش آئی ہے کہ بہت سے فرضی نکاحوں کے مقدمے عدالت میں آتے ہیں اور ان کا ثبوت جیسا درکار ہوتا ہے نہیں ملتا اس لئے یہ اسکیم قابل اعتنا قرار پائی ہے۔

لیکن اگر اس کو لازمی نہ قرار دیا جاتے جیسا کہ ذیلی دفعہ ۴ کی سزاوں سے لازمی بنایا گیا ہے۔ اور صرف اس درجہ میں رکھا جائے کہ عدالت میں پکا ثبوت ہونے کے لئے رجسٹریشن کی ضرورت ہے جو لوگ درج رجسٹر نہ کرائیں گے وہ پختہ ثبوت سے محروم ہونگے۔ اگر عدالت کی نظر میں ان کا ثبوت قاعدہ کے پختہ نہ مل سکے گا تو مقدمہ ان کے خلاف ہوسکتا ہے۔ اس طرح یہ دفعہ قابل اہتمام بن جائے گی اور شریعت اسلامیہ کے خلاف نہ ہوگی۔ اور ذیلی دفعہ ۴ کے حذف سے حکم درست ہوسکتا ہے۔ پھر لازمی نہ رہے گا لہٰذا اس دفعہ ۵ کے عنوان میں پختہ ثبوت کے لئے رجسٹریشن لکھدیا جائے۔ ورنہ اگر اس کو لازمی قرار دیا جاتا ہے تو مندرجہ ذیل خرابیوں کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور غیر ضروری کو ضروری بتانے کا سقم الگ پیدا ہوتا ہے جو گناہ ہوگا۔

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب دار العلوم اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

(۲)

۱۔ بسا اوقات فوری حادثہ یا اچانک بیماری کے سبب انسان اپنی بالغ یا نابالغ اولاد کو ٹھکانے لگانے کے لئے فوری طور سے ان کے نکاح پر مجبور ہوتا ہے اور رجسٹریشن کے جھگڑوں کا وقت و موقع نہیں مل سکتا اگر یہ دفعہ لازمی رہے گی تو وہ اپنی حسرت دل کی دل میں لے جائے گا۔

۲۔ پاسپورٹ اور ویزا کی تنگیوں میں بعض دفعہ ایسی صورت پیش آئیگی کہ بات طے ہونے کے بعد اتنی گنجائش نہیں رہتی کہ رجسٹریشن کی تکمیلات ہوسکیں نہ تاخیر کی جاسکتی ہے کہ ویزا کی خلاف ورزی کبھی خطرہ ہے نہ رجسٹریشن کا وقت ہے تو وہ اس سے محروم ہوسکتا ہے۔

۳۔ سفر میں خصوصاً ریل یا ہوائی جہاز کے اندر کوئی سانحہ پیش آجائے اور فوری ضرورت سامنے ہو تو کس قدر مجبوری ہوگی۔

۴۔ اختلافات اور کشاکش کے فیصلہ پر بعض دفعہ ایک منٹ کی دیر لگانا بھی خطرات کا سبب بن جاتا ہے۔ اسوقت رجسٹریشن کی گنجائش نہیں مل سکتی۔

۵۔ بعض دفعہ طلاق بائن کا لفظ کہا جاتا ہے اور اس کے بعد دوبارہ نکاح ضروری ہوتا ہے غیرتمند لوگ اس کو ظاہر بھی نہیں کرنا چاہتے کہ یہ سانحہ ہوگیا ہے مگر گناہ سے بچنے کے لئے دوبارہ نکاح ضروری ہوتا ہے۔ رجسٹری کی لازمی قید اس میں سخت تنگی پیدا کردے گی۔

۶۔ اسی طرح بعض دفعہ خاوند یا بیوی کسی کی زبان سے کوئی کلمہ کفر کا نکل جاتا ہے جس سے ایمان سلب ہوجاتا ہے۔ اور نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔ پھر فوراً توبہ کرکے دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے مگر اس نازیبا حرکت کی اطلاع گوارا نہیں ہوتی اب یا اطلاع کے خطرہ سے بے نکاح رہیں گے حرامکاری ہوگی یا رسوائی سوہان روح بنے گی۔

۷۔ بعض اونچے درجے کے شریف خاندان اس کو اپنی بے عزتی قرار دیتے ہیں کہ رجسٹروں میں اندراجات ہوں۔ ان کے لئے سخت مجبوری درپیش ہوگی تمام خاندانی روایات کو پس پشت ڈالنا پڑیگا حالانکہ وہ طرفین کی شرافت کے بھروسہ پر اس کو ناپسند کرتے ہیں۔

۸۔ دفعہ ۵ میں نکاح پڑھنے والے پر پابندیاں عاید کی گئی ہیں چونکہ اسلام میں یہ ضروری نہیں کہ نکاح کوئی تیسرا پڑھنے والا ہی پڑھے۔ بلکہ اگر مرد اور عورت گواہوں کے سامنے اس مسنون طریقہ سے کہ خطبہ پڑھ لیں یا ویسے ہی ایجاب و قبول کرلیں تو نکاح درست ہوجاتا ہے۔ چونکہ ۵ میں مستحق سزا نکاح پڑھنے والا ہی اور یہاں کوئی نکاح پڑھنے والا ہی نہ ہوگا تو وہ سزا سے تو بچ سکیں گے لیکن اگر اس نکاح کو ناقابل اعتبار قرار دیا گیا تو گویا منکوحہ کو دوسرے نکاح کی اجازت دے کر حرامکاری کا دروازہ کھول دیا۔

۹۔ اگر رجسٹریشن لازمی قرار پایا رہا تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ جو نکاح رجسٹریشن سے خالی رہے گا وہ نکاح تصور نہ ہوگا اور ایسے نکاح جو شرعاً نکاح تھے بے نکاح سمجھے جائیں گے یہ جرم الگ ہوگا۔ پھر عورت قانون سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے دوسرے نکاح کرسکے گی جو منکوحہ شرعیہ کا نکاح ہو کر ہمیشہ کی بدکاری کا ذریعہ بنے گا۔

۱۰۔ نکاح رجسٹرار کے علاوہ کسی دوسرے کے نکاح پڑھنے پر اگر اس نے اطلاع نہ دی تو یہ اطلاع نہ دینا کوئی گناہ نہ تھا۔ ہر ایک کو اس کا حق تھا یہ استعمال حق تھا نہ جرم نہ تھا کہ اس پر سزا کا مستحق قرار دیا جا سکے اور سزا میں جرمانہ بھی ہے جو شرعاً جائز نہیں ہوسکتا یہ اطلاع دینا نہ دینا تو نکاح پڑھوانے والوں کا کام ہونا چاہیئے۔ خطا ان کی ہے اور سزا غیر مجرم کو ہے فرض ان کا تھا کہ وہ نکاح رجسٹرار کو بلائیں اس کو چھوڑ کر دوسرے کو اس کی بزرگی علم اور تقویٰ و صلاحیت کی وجہ سے بلانے والے وہ ہیں نہ کہ آنے والا ابلاغیہ کام کرنے والا یہ کس قدر قرین عقل کام ہے؟

۱۱۔ خود رجسٹریشن وقت ضرورت کوئی قابل قبول ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اس کا درجہ فقط ایک یادداشت کا درجہ ہے اصل ثبوت نکاح کے گواہ وکیل وغیرہ ہیں جو اس کے بغیر بھی ہیں۔ ورنہ ہوسکتا ہے اور ہورہا ہے کہ ہو بھی رہا ہے کہ نکاح رجسٹرار کو اس کی فیس اور فارموں کی قیمت دیدی جاتی ہے اور فارم کو خود پر کرکے دیدیا جاتا ہے خواہ اندراجات واقعی ہوں یا فرضی نام والوں کے اصلی دستخط ہوں یا جعلی اور فیس تین گنی ادا کرتے ہیں تو یہ صورتیں زیادہ واضح ہیں۔ غرض وقت ضرورت یہ رجسٹریشن بحیثیت رجسٹریشن کے ہرگز قابل اعتبار نہ ہوگا۔ جب تک عدالت میں مندرجہ گواہان و نکاح خوان باقاعدہ اور جرح سے ثابت قدم رہ کر ثبوت نہ فراہم کردیں۔ ہوگی بات وہی جو پہلے سے بغیر اندراجات کے تھی۔

۱۲۔ اگر اس طرح فرضی اندراجات سے طرفین یا ایک کی لاعلمی کے ساتھ رجسٹریشن ہوگیا اور وفات کے بعد اس رجسٹر سے میراث کا مطالبہ ہوا تو لاکھوں کروڑوں کی میراث بھی اسی طرح خورد برد ہوسکے گی۔

۱۳۔ فرضی اندراجات کے بعد دوسرے واقعی نکاح کو کالعدم قرار دے کر اس کے موافق عمل درآمد کرایا جاسکتا ہے اور اس طرح حرامکاری کا ذریعہ خود قانون بن سکتا ہے

غرض اس طرح کبھی ان فرضی کارروائیوں کا انسداد نہیں ہوسکتا بلکہ ان کو اور قانونی استحکام حاصل ہوسکتا ہے صرف قانون کے رعب سے اگر کچھ کمی آسکتی ہے تو اسی اعلان سے بھی کمی آسکتی ہے کہ بغیر اس پختہ ثبوت کے مقدمہ کی کامیابی میں دشواری ہوگی۔

جس طرح کرایہ نامے بیع نامے ہبہ نامے اقرار نامے سب کی رجسٹری مفید قرار دی ہے لازمی نہیں اور اب ۹۹ فیصد رجسٹرڈ ہوتے ہیں۔ اسی طرح یہ بھی بغیر لازمی قرار دئے رجسٹرڈ ہوا کریں گے۔ اور خرابیاں نہ ہونگی۔

آگے اس دفعہ ۵ کی ذیلی دفعہ ۵ فارم رجسٹر ریکارڈ فیسیں اور ۶ نقل ملنے کی صورت سے ان کی ترمیم کی ضرورت نہیں۔ (باقی)

مسلمان بیوی

(قسط ۱۶)

حضرت مولٰنا محمد ادریس صاحب انصاری

غرض جو حدیثیں تم مسلمان بیوی کی پہلی قسطوں میں پڑھ چکو، وہ سب اس کے ذہن میں تھیں، اس لئے وہ کیوں نہ خاوند کی خوشی میں خوش ہوتی۔ ایک دن میاں کو خوش مزاج پاکر ڈرتے ڈرتے چھیڑا اور کہا کہ "آپ اگر بُرا نہ مانیں اور مجھے معاف کریں تو کچھ عرض کردوں۔"

میاں: "شوق سے کہو کیا بات ہے؟"

بیوی: "بات تو کچھ ایسی ہے نہیں مگر میرے دل میں کھٹک ضرور رہتی ہے آپ سارے دن تو باہر ہی رہتے ہیں۔ میں جانتی کہ مردوں کو صدہا کام ہیں دن میں باہر رہیں تو کیا مضائقہ۔ مرد عورتوں کی طرح خانہ نشین ہو بھی نہیں سکتے مگر مشکل تو یہ ہے کہ رات کا ایک بڑا حصہ بھی آپ باہر ہی کاٹ دیتے ہیں اور مجھے اکیلے پڑے پڑے ڈر لگتا ہے۔"

میاں۔ دن بھر تو مجھے سر کھجانے کی بھی فرصت نہیں ملتی، رہی رات، تم جانتی ہو میں ہوا خوری کا عادی ہوں، باہر چلا جاتا ہوں اور وہیں سے کوئی نہ کوئی احباب (دوست) پکڑ لیجاتے ہیں۔ ہر چند میں خود چاہتا ہوں کہ ابھی تو سویرا ہی ہے اور یہاں آتے آتے بیشک دیر ہوجاتی ہے اور مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے تم کو انتظار کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے۔ تم کل ہی سے دیکھ لینا انشاء اللہ تعالےٰ میں سویرے آنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے۔ تم کل ہی سے دیکھ لینا۔ انشاء اللہ تعالےٰ میں سویرے آنے کی کوشش کروں گا۔"

بیوی: (مسکرا کر) "خدا آپ کے ارادہ کو پورا فرمائے۔"

بات گئی گذری، پھر بیوی نے الٹ کر نہ پوچھا اور میاں کو بالکل اس کی مرضی پر چھوڑ دیا۔ بارے اتنا تو ہوا کہ گیارہ بارہ کی جگہ اب وہ نو بجے گھر میں آجایا کرتے تھے۔ بیوی کی نصیحت کیسی کارگر ہوئی! اور کیوں نہ ہوتی جو بات موقع محل پر کہی جاتی ہے وہ تو دل میں گھر ہی کرجاتی ہے باہر کا حال عورتوں کو کیا معلوم کہ مرد کیا گل چھرے اڑاتے ہیں۔ مگر طرز عمل اور میاں کی بے رخی کھلے عنوانے بتلاری تھی کہ ان کا دیدا ہرائی ہوگیا ہے اور بیوی سے نہ اُنسیں انس ہے نہ دل بستگی۔ کچھ ہی روز بعد کان میں آواز پڑی کہ چند آوارہ۔ بدمعاشوں کی صحبت میں پھنس گئے ہیں اور اپنی تندرستی اور اوقات عزیز ضائع کر رہے ہیں۔ اور چوری چھپے کبھی کبھار ناچ رنگ بھی شروع ہوگیا ہے، بازاری عورتیں آنے جانے لگی ہیں بلکہ اڑتی ہوئی یہ بات بھی کان میں پڑی کہ شہر کی کسی طوائف کے کوٹھے تک بھی پہنچ گئے ہیں اور سینما، تھیٹر، تماش بینی بھی جزو اعظم بن گئی ہے۔

عزیزہ ایسی بیوقوف نہ تھی کہ ہتھیلی پر سرسوں جماتی اور میاں سے دست و گریباں ہوجاتی اور فوراً ہی ان باتوں کی جواب طلبی کرتی، اگر ایسا کر بیٹھتی تو پھر میاں سے ہاتھ بھی دھو بیٹھتی اور رہا سہا لحاظ بھی اُٹھ جاتا۔ اب جو کچھ ہو رہا تھا پردہ سے یعنی چوری چھپے ہو رہا تھا۔ پھر علانیہ ڈنکے کی چوٹ ہونے لگتا۔ بیوی نیل دیکھتی، نیل کی دھار، موقع محل کی تلاش میں رہتی۔ اور وہ سمجھتی تھی کہ دیر آید درست آید، جو دوڑ کر چلتا ہے وہی گرتا بھی ہے اور بے موقع محل بات کہنا سمجھانا بھی فضول اور بیکار ہوگا اور بجائے فائدہ کے نقصان ہوگا اور میاں کو وہ پابند بھی کرنا ضروری چاہتی تھی نہ کہ ایک دم بند، وہ بے موقع بات نہ کرتی، اور زبان پر بھول کر بھی حرف شکایت نہ لاتی تھی، اور نہ زبان پر بھول کر بھی حرف شکایت نہ لاتی تھی۔ وہ ایسی بھولی اور انجان بن گئی تھی کہ گویا میاں کے کرتوتوں کی اسے کچھ خبر ہی نہیں۔ اس تجاہل عارفانہ میں کچھ اور ہی لطف تھا وہ ایسے موقع کی متلاشی تھی کہ بات کہوں تو خالی نہ جائے وہ باتوں ہی باتوں میں میاں کو نشیب و فراز سمجھایا کرتی تھی۔ اسی طرح کہ طعن و تشنیع و شکایت کا واہمہ بھی نہ ہو بلکہ سننے والا اس کو خیرخواہی ہمدردی اور خلوص محبت پر محمول کرے

(باقی)

مسلمان بچوں کی تربیت

(قسط ۱۸)

مولٰنا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دارالعلوم

اولاد کے ساتھ حسن سلوک کی نصیحت

ماں بچوں سے محبت کی اہمیت اس واقعہ سے بھی ہوتی ہے جس میں آپ نے فرمایا کہ عنقریب میری وفات ہونے والی ہے تم لوگوں میں دو چیزیں چھوڑ کر جا رہا ہوں جس کا بار تم کو اٹھانا ہے۔

ان میں سے پہلی چیز اللہ تعالےٰ کی کتاب ہے جس میں ہدایت و روشنی ہے لہٰذا کتاب اللہ کو مضبوطی سے تھامو یہ کہہ کر آپ نے کتاب اللہ پر ابھارا اور اس کی رغبت دلائی۔ جب آپ یہ بیان کر چکے تو فرمایا اور دوسری چیز میرے گھر والے ہیں۔ میں تم کو اپنے اہل بیت کے بارے میں بار بار یاد دہانی کرتا ہوں۔ (رواہ مسلم) (مشکوٰۃ باب مناقب اہل البیت)

یعنی اہل بیت کو اذیت نہ دینا، بلکہ ان کا احترام کرنا اور ان کے ساتھ مراعات کو ہرگز فراموش نہ کرنا۔

شیعوں کے غلط عقائد شیعوں نے

اس سلسلہ میں جو غلو اختیار کر رکھا ہے اور غلط عقائد پھیلا رکھے ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں ہے، خدا نے صاف اعلان کر رکھا ہے "تم میں سب سے معزز اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ خدا ترس ہے۔ (الحجرات)

بغیر عمل نسب کام نہیں آتا اور خود

رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اگر کسی میں عمل نہیں ہے۔ تو نسب کام نہیں آسکتا۔ آپ نے ایک مرتبہ اپنے اہل خاندان کو نام لے لے کر آگاہ کیا کہ تم سب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔ اخیر میں فرمایا:

"اے عبدالمطلب اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچاؤ، اے فاطمہ تو اپنے کو جہنم کی آگ سے بچا کیونکہ میں اللہ سے تم کو بالکل نہیں بچا سکتا ابجز اس کے تم سے رشتہ داری ہے جس کی وجہ سے دنیا میں، صلہ رحمی کروں گا۔ (رواہ مسلم۔ مشکوٰۃ)

دخول جنت و دوزخ میں نسب کو دخل نہیں

دوسری روایت میں ہے:۔

"اے فاطمہ بنت محمد! میرے مال سے جو چاہے تو مجھ سے مانگ لی اور اللہ کے یہاں میں تجھ کو کوئی کام نہیں آسکتا۔

(مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جنت و دوزخ کا فیصلہ نسل اور نسب کی بنیاد پر ہرگز نہیں ہوگا۔ اس کا مدار عمل اور صرف عمل پر ہے جس کی تصدیق مندرجہ ذیل روایت سے اور زیادہ وضاحت کے ساتھ ہوتی ہے۔ ایک لمبی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

"جس شخص کو اس کا عمل پیچھے ڈال دے اسے اس کا نسب آگے نہیں لے جاسکتا۔

مسلمانوں کا عمل پھر تاریخ کا مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ

ہر زمانہ میں یہی ہوا کہ مسلمانوں نے ان حضرات کے سامنے تعظیم و محبت کا سر جھکایا۔ جنھیں اللہ تعالےٰ نے علم و عمل سے نوازا تھا اور ان لوگوں کو کبھی خاطر میں بھی نہیں لاتے جن کا دامن علم و عمل اور زہد و تقویٰ سے خالی تھا خواہ نسب اور خاندان کی حیثیت سے ان کا مقام ثریا سے اونچا کیوں نہ رہا ہو۔

"اس کا مشاہدہ ان بہتیرے علماء سلف اور خلف کی زندگی سے ہوتا ہے، جن کے پاس قابل تفاخر نسب و نسل کی سند نہیں تھی۔ بلکہ ان میں بہت سے غلامان اسلام تھے اور باایں ہمہ انھیں امت کی سربراہی اور مرجع رحمت ہونے کا فخر حاصل تھا اور اونچے اونچے خاندان کے چشم و چراغ اس مقبولیت سے محروم تھے اور اپنی جہالت کی وجہ سے ایسے گمنام گویا تھے ہی نہیں۔

(باقی)

دینی مدارس

ادارۂ اشاعت دین قیم میاں چنوں کا سالانہ تبلیغی جلسہ

سیرۃ کانفرنس

تعمیر سیرت و اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں ادارہ کا سالانہ تبلیغی جلسہ سیرۃ کانفرنس ۱۹-۲۰-۲۱ اکتوبر جمعہ - ہفتہ - اتوار منعقد ہو رہا ہے - جس میں حسب سابق مشاہیر علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت فرمائیں گے -

عبدالرشید ارشد ناظم ادارہ

چاچڑاں رحیم یار خاں میں مدرسہ کا قیام

قرآن حکیم کے برحفظ و ناظرہ کے لئے چاچڑاں ضلع رحیم یار خاں میں ایک مدرسہ دار العلوم محمدیہ کا قیام عمل میں لایا گیا ہے تمام دیانتدار مسلمانوں سے التماس کے مدرسہ کا تعاون کریں - اور بچوں کو قرآن حکیم کی تعلیم دلوائیں - عبدالواحد مہتمم مدرسہ محمدیہ سکنہ چاچڑاں

دار العلوم الاسلامیہ لکی مروت کا سالانہ جلسہ

حسب سابق دار العلوم کا سالانہ دینی - مذہبی تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۶، ۱۷ جمادی الاخری مطابق ۱۵، ۱۶ نومبر بروز جمعرات و جمعہ نہایت تزک و احتشام سے منعقد ہوگا جس میں ملک کے بلند پایہ علماء امت داکابرین ملت شریک ہوں گے - جن میں سے حضرت شیخ العرب والعجم العلامہ مولانا محمد یوسف صاحب بنوری مدظلہ مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ نیو ٹاؤن کراچی اور حضرت فخر المحدثین الحاج مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک اور حضرت مجاہد ملت فخر سرحد مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے اسمائے گرامی خصوصاً قابل ذکر ہیں -

زندہ باد مسلمانان کلورکوٹ

۵ ستمبر ۱۹۶۲ء کو کلورکوٹ میں مدرسہ نور ہدایت کا عظیم الشان اجلاس منعقد ہوا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر سنٹرل اسمبلی نے بھی شرکت فرمائی اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے پون گھنٹہ حالات حاضرہ پر تقریر کی -

مسلمانان کلورکوٹ کی طرف سے محترم حافظ محمد طیب صاحب نے مبلغ یکصد روپیہ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے لئے پیش کیا - اجلاس ہر طرح نہایت کامیاب رہا -

بفہ میں دو روزہ سیرۃ کانفرنس

حسب سابق اس سال بھی بفہ ضلع ہزارہ میں عظیم سیرت کانفرنس ہو رہی ہے - ۷ - ۸ اکتوبر کے لئے ۲۴ علماء کرام اور نعت خوانوں کے نام دعوت نامے جاری کر دئے گئے ہیں - امید ہے کہ وہ تشریف لا کر اہل ہزارہ کو مستفیض فرمائیں گے -

العبد تاج محمد خاں سیکرٹری سیرت کمیٹی بفہ

ٹل ضلع کوہاٹ میں عظیم الشان جلسہ

ٹل - ۲۹ اگست - مورخہ ۲۸ اگست کو جمعیۃ العلماء اسلام کا ایک عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی اور حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ سرحد نے حالات حاضرہ پر مفصل تقریریں فرمائیں اہالیان شہر کی جانب سے معزز مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا - پنڈال حاضرین سے بھرا ہوا تھا -

ہزاروں آدمیوں کے اس عظیم اجتماع نے علماء کرام کی تقاریر کو نہایت غور سے سنا اور سب نے جمعیۃ علماء اسلام سے وابستگی کا تاثر قبول کیا -

دوسرے دن علی الصبح دار العلوم عربیہ کے معاینہ کے لئے بھی تشریف آوری فرمائی حضرت مولانا محمد امین ٹل صاحب شیخ الحدیث دار العلوم عربیہ ٹل نے ان کے ساتھ مدرسین کا تعارف کرایا - بعد میں قاضی محمد مبارک شاہ اراکی ناظم تعلیمات دار العلوم عربیہ ٹل نے ان کو عربی میں سپاسنامہ پیش کیا جس کے بعد معززین شہر اور علماء کرام نے مہمانوں کو الوداع کہا -

مدرسہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم گجرات کا پہلا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۴ - ۲۵ ستمبر کو منعقد ہو رہا ہے - جس میں بڑے بڑے علماء کرام اور شعرائے عظام تشریف لا رہے ہیں - حضرت مولانا حافظ سید عطاء المنعم صاحب بخاری صاحبزادہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری - مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری - حضرت مولانا قاضی عبداللطیف صاحب (جہلم) خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری - حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب (چکوال) خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی - شاعر ختم نبوت سائیں محمد حیات صاحب پسروری - شاعر اہلسنت مرزا غلام نبی صاحب جانباز - لاہور -

ان کے علاوہ اور حضرات علماء کرام تشریف لانے کی توقع ہے -

چوہدری محمد خلیل سیکرٹری منتظمہ کمیٹی سالانہ جلسہ مدرسہ حیات النبی گجرات

سعودی عرب تہذیب نو کی زد میں

پاکستان کے ایک انگریزی روزنامہ میں اس کے وقائع نگار کے قلم سے خلاصۃً "تدریجاً سعودی عرب کا بھی نقشہ بدل رہا ہے - انجینیری کی بڑی بڑی مشینیں بڑی بڑی قدیم عمارتوں کو گرا کر اب بالکل نئے سرے سے اور جدید ساخت کی عمارتیں تیزی سے بنا رہی ہیں - اور کل تک جو دشت و صحرا تھا - وہ جلد جلد جگمگاتے ہوئے شہروں میں تبدیل ہوتا جا رہا ہے ـــ عنقریب ریاض سے لے کر جدہ تک ایک ہزار میل کی پختہ سڑک تیار ہو جانے والی ہے - ایک لبنانی لڑکی کو پہلی بار بطور "ایر ہوسٹس" ہوائی جہاز پر اس علاقہ کو طے کرنے کی اجازت ملی ہے - تعلیم نسواں ترقی پر ہے، حال ہی میں عرب لڑکیوں کی ایک تعداد نے عرب امریکی تیل کمپنی میں ملازمت کی درخواستیں دی ہیں - باجے کی اجازت اب تک نہ تھی لیکن شاہ سعود جب امریکہ سے واپس آئے تو ان کے اکرام میں آرکسٹرا نے بینڈ بجایا - فوٹو گرافی عام ہوتی جا رہی ہے - اور گراموفون پر جو ریکارڈ چاہے سن لیجئے - طائف میں سینما گھر کھل گیا ہے اور آرامکو (عرب امریکا کمپنی کا مخفف) کے ٹیلی ویژن سٹ پر ۲ لاکھ عرب روز تماشہ دیکھتے ہیں - دوسرے فرنگی رسم و رواج بھی تیزی سے داخل ہو رہے ہیں - مردوں کا لباس اکثر تو ابھی تک وہی ڈھیلا ڈھالا ہے لیکن یہ لوگ فرنگیوں کے ساتھ مل کر کام کرتے ہیں - وہ نیکر اور شرٹ میں ملبوس ہو گئے ہیں - بیرا کی کا شوق بڑھ رہا ہے - مردوں کے ساتھ عورتوں کا بھی - گو لباس ابھی لنگوٹی کی حد تک مختصر نہیں ہوا ہے - نقاب اور پردہ کی سختیاں ختم ہوتی جا رہی ہیں - ریاض اپنے جمود کے لئے مشہور تھا لیکن وہاں بھی شاہ کے ایک بڑے مصاحب نے اپنے فرنگی دوستوں سے اپنی بیوی کا تعارف کرا کے سب کو حیرت میں ڈال دیا - اور یہ بھی ان سے کہہ دیا کہ آپ لوگ اگر اپنی پارٹی میں انہیں بلائیں گے - تو یہ شریک ہو جائیں گی - اکبر کا مصرعہ

دو رگمردوں کی کہاں تک کوئی کرتا نہ دید
فرنگی قوموں سے خلا ملا بڑھا کر اپنی پرانی وضع و احتیاط پر قائم رہنا ممکن کیونکہ تھا

ابتداء ہمیشہ ظاہری وضع قطع سے ہوتی ہے - فارسیاں منڈیں لباس بدلے گانا بجانا آیا - تصویروں سے کراہت مٹی - پردہ رخصت ہوا - بے حجابی بڑھی آزادی نسواں آئی - شراب، جوئے، زنا وغیرہ کا نمبر آخر کب تک نہ آئے گا؟ اور یہ حال خاص الخاص نجد کا، جو آج تک اپنے تقشف و تعصب میں افراط کے لئے مشہور تھا اور اس کے بعد اب ہندوستان اور پاکستان کس شمار قطار میں ہیں -

چو کفر از کعبہ بر خیزد

صدق جدید لکھنؤ

تعزیتی جلسے قرار دادیں اور ختم قرآن پاک

ملک کے مختلف حصوں میں - نوشہرہ - تلہ گنگ ننکانہ - بہاولپور - مردان شیخوپورہ - بنوں وغیرہ میں مختلف اجلاسوں میں حضرت شاہ عبدالقادر صاحب رائپوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ہر دو مقتدر شخصیتوں کے انتقال کو قوم کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا گیا - قرآن مجید ختم کر کے ایصال ثواب کیا گیا اور مرحومین کے بلندی درجات کے لئے دعائیں مانگی گئیں -

---

چھ ماہ سے کم پرچہ جاری نہیں کیا جاتا - اپنے شہر کے ایجنٹ سے طلب فرمائیے -

عالم اسلام

الجزائر الجزائر میں آخرکار بن بالا کو کامیابی حاصل ہوگئی ہے۔ یہ کم عمر نوجوان ہے دلیری اور شجاعت میں آپ اپنی نظیر ہے۔ بسا اوقات خانہ جنگی روکنے کے لئے خود فریقین کے درمیان چلتی ہوئی گولیوں میں کھڑے ہوکر ہاتھ کے اشارے سے امن قائم کیا۔ اب یہ مرکز پر قابض ہیں۔ ان کی نامزد کردہ سیاسی بیورو نے پارلیمنٹ کے امیدواروں کے ناموں کا اعلان کردیا ہے۔ جس میں فوجی آدمی بہت کم ہیں۔ یوسف بن خدہ وزیراعظم کا نام بھی نہیں ہے۔ یہ انتخابات اگلے ہفتہ شروع ہوجائیں گے اور فی الحال ایک سال کے لئے پارلیمنٹ منتخب ہوگی۔ جو مختلف فیصلے کرے گی۔

انڈونیشیا انڈونیشیا کی قربانی بھی رنگ لائی۔ ہالینڈ مغربی نیوگنی سے فوجیں نکالنے پر راضی ہوگیا۔ یہ صلح امریکہ نے کرائی۔ سمجھوتہ کی شرائط یہ ہیں کہ ماہ ستمبر کے اندر اندر وہاں کا نظم و نسق اقوام متحدہ کے حوالہ ہوجائے گا۔ جس کی طرف سے پاکستان کی ایک ہزار فوج وہاں جاکر انتظام اور ڈچ فوج کے انخلاء کی نگرانی کرے گی۔ ۱۹۶۳ء میں تمام اختیارات انڈونیشیا کو مل جائیں گے اور وہاں ریفرنڈم ہوگا کہ آیا ایریان (مغربی نیوگنی) کے لوگ علیحدہ رہنا پسند کرتے ہیں یا انڈونیشیا کے ساتھ رہنا۔ بہرحال ہالینڈ کا استبداد ختم ہوگیا۔ والحمد للہ تعالٰے۔

ایران ایران میں زلزلے نے تباہی مچادی تھی۔ اللہ تبارک و تعالٰے کی شان ہے کہ وہ مہلت دیتے ہیں اور جب پکڑتے ہیں تو سخت پکڑتے ہیں۔ ہمارے اعمال کبھی بھی اچھے نہیں رہے مگر ذات باری تعالٰی کا حلم و عفو ہے جو مہلت ملتی ہے تاکہ ہم توبہ کریں۔ نادم ہوکر معافی مانگیں۔ مگر انسان بھی عجیب ہے۔ یہ جب عیش میں پڑتا ہے تو خدا تعالٰی کو بھول جاتا ہے۔ اور جب اس کی غفلت حد سے بڑھ جاتی ہے تو اس کا غضب آگھیرتا ہے۔ ایران میں جو زلزلہ آیا ہے وہ قدرت کی نشانیوں میں سے بڑی نشانی ہے۔

تیرہ ہزار مربع میل میں زلزلہ آیا، اور ستر ہزار آدمیوں کی ہلاکت کی اطلاع ملی ہے۔ خدا جانے حقیقت اس سے کتنی زیادہ ہوگی اب وہاں سڑکوں تک کا نام و نشان نہیں ملتا۔

سعودی عرب سعودی عرب اور مصر کے درمیان اختلافات بڑھتے ہی جارہے ہیں۔ اردن اور سعودی عرب کا اتحاد اسی اختلاف کا نتیجہ ہے۔ اب بعض اخبارات نے فرانس اور سعودی عرب کے درمیان معاہدے کی خبر شائع کی ہے اگر ہوجائے تو ممکن ہے اس کی تہ میں بھی وہی جذبہ کارفرما ہو۔

مودودی اور شاہ سعودی کا گٹھ جوڑ بھی اسی مشترکہ مقصد کی پیداوار ہے اب دیکھئے عرب لیگ کا کیا بنتا ہے۔ اگر فرانس و امریکہ سے اردن و سعودی حکومت کا تعلق قائم رہے جو وہ قطعی طور پر فلسطین کے یہودیوں کے حامی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ پھر یہ حکومتیں بھی فلسطین کے یہودیوں کی مخالفت نہ کرسکیں گی۔ حالانکہ عرب کا بچہ بچہ اس مغضوب علیہ قوم (یہود) سے بیزار ہے۔ اور اس کے مقابلہ کے لئے اگر دم خم ہے تو صرف مصر میں ہے جس کے ساتھ لبنان بھی وابستہ ہے اور باقی عرب ممالک کے عوام کو بھی اسی سے ہمدردی ہے

پاکستان پاکستان میں اس وقت پارٹیوں کا وہ اضطراب ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا مسلم لیگ کے دو تین گروپ بن گئے ہیں۔ عوامی لیگ بھی پر تول رہی ہے۔ مودودی پانچواں سوار بھی دہلی سے آگیا ہے۔ یہ بھی کسی پارٹی کا سہارا ڈھونڈ رہا ہے۔ گو یہ مسلمان قوم غلط عقیدوں اور سلف صالحین کے خلاف مسائل اور گندی تنقید کے ہوتے ہوتے اس کو منہ نہیں لگاتے۔ دیکھئے اب یہ بھی ایسے محاذوں میں شامل ہوتا ہے یا نہیں جن کا منتہائے نظر نہ حکومت الٰہیہ ہے نہ اسلامی نظام حیات۔ بلکہ صرف اقتدار کی جنگ اور اس کی خاطر اختیارات کو عوام کے لئے مختص کرنے کی تحریک۔

صدر پاکستان ولایت تشریف لے گئے ہیں ان کی جگہ مسند صدارت کو مولوی تمیز الدین صاحب سپیکر قومی اسمبلی نے سنبھال لیا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے احیاء کے ساتھ ہی سارے ملک میں ×

عام خبریں

تعلیمی رپورٹ لاہور: وزیر اطلاعات مسٹر فضل القادر نے آج یہاں اعلان کیا ہے کہ حکومت کوئی بنیادی تبدیلی کئے بغیر تعلیمی اصلاحات پر عمل درآمد کی راہ سے دشواریاں دور کرنے کے لئے تیار ہے۔ لیکن تعلیمی کمیشن کی رپورٹ پر قومی اسمبلی میں بحث کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب رپورٹ تیار کی گئی تھی۔ اس وقت اسمبلی کا وجود ہی نہیں تھا۔

بھارت اور چین دہلی۔ پریس ٹرسٹ نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ بھارتی فوج نے کل چینی سرحدی چوکی پر پھر فائرنگ کی۔ پھر چینی فوج نے جوابی فائرنگ کی۔ بھارتی وزیر دفاع نے آج مشرقی کمان کے فوجی کمانڈر کو سرحدی صورت حال پر غور کے لئے طلب کیا ہے۔ اخبار ٹائمز آف انڈیا نے اطلاع دی ہے۔ کہ فریقین کی فوجیں ایک پہاڑی کے قریب جنگی تیاریوں کے لئے مورچے قائم کررہی ہے

مشترکہ منڈی حکومت برطانیہ دولت مشترکہ اور یورپی منڈی میں شامل ممالک کے درمیان اعلٰی سطح کی کانفرنس کے بارے میں صدر پاکستان کی تجویز کو اس حد تک قبول کرنے پر آمادہ ہے کہ وہ دولت مشترکہ کے رکن ممالک کو یورپی منڈی کے ملکوں سے براہ راست رابطہ قائم کرنے سے نہیں روکے گی

× دیندار مسلمان۔ علماء کرام اور معزز ارکان جمعیۃ کی رگوں میں اسلامی غیرت کا خون دوڑنے لگا اور انہوں نے تنظیم کا کام شروع کردیا ہے

مشرقی پاکستان مشرقی پاکستان میں سیلاب نے تباہی مچادی ہے ممکن ہے اس کی وجہ سے آیندہ اجلاس وہاں نہ ہوسکے۔ اعلان تو وہیں کا ہے مگر بعض حلقوں میں اس کے خلاف بھی خیال پایا جاتا ہے۔

باٹا کمپنی پاکستان کی سرحد کے پاس باٹا کمپنی ہے یہ یہودیوں کی کمپنی ہے اور اس میں عیسائی بڑے افسر لگے ہوتے ہیں۔ ان کی طرف سے مزدوروں اور ملازموں کے خلاف عجیب و غریب سلوک کیا جاتا ہے بعضوں کو بغیر نوٹس کے ملازمت سے برطرف کردیا ہے بعضوں کی بڑی بڑی رقمیں ادا نہیں کرتے غریب ملازم بڑے سخت تنگ ہیں۔

مشرقی پاکستان میں فساد

ڈھاکہ میں طلبہ نے جلوس نکالا۔ پورے صوبہ میں تعلیمی کمیشن کی سفارشات کے خلاف مظاہرے ہوتے اور تصادمات کی اطلاعات بھی آئیں۔ طلبہ کے جلوس پر لاٹھی چارج اشک آور گیس وغیرہ حربے ناکام ہوتے آخرکار گولی چلانی پڑگئی ایک شخص ہلاک ہوگیا۔ ایک سو سے زیادہ آدمی زخمی ہیں۔ ہزاروں طلبہ نے ضلع کچہری پر حملہ بول دیا۔ وزیر مواصلات کی کار کو آگ لگادی اور پولیس پر پتھراؤ کیا۔

جیسور میں بھی گولی چلی۔ چاٹگام کے قریب ٹرینیں روکنے کی کوشش کی گئی۔ فضائی سروس معطل ہوتی۔ فوج نے ڈھاکہ نیا شہر کا انتظام خود سنبھال لیا۔

لاہور میں طلبہ کا جلوس مختلف کالجوں کے لڑکوں نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ ڈھاکہ فائرنگ کے خلاف احتجاجاً جلوس نکالیں گے۔ مغربی پاکستان میں متعدد مقامات پر طلبہ نے جلوس اور جلسے کئے ۱۸ ستمبر کو لاہور کے طالب علموں نے بھی جلوس نکالے۔

لائل پور میں دفعہ ۱۴۴ لائل پور کے ڈی۔ سی نے لائل پور میں دو ماہ کے لئے دفعہ ۱۴۴ لگادی ہے انھوں نے دیوبندی اور بریلوی علماء کو سختی سے متنبہ کیا ہے کہ فرقہ وارانہ تقاریر کی کسی طرح اجازت نہیں دی جائیگی۔

جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی

راولپنڈی جمعیۃ کے امیر حضرت مولانا عبدالحنان صاحب اپنے وطن جبر بدکا گاں سے واپس آچکے ہیں۔ ناظم اعلٰی حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب جمعیۃ کی تنظیم کی طرف خاص توجہ دے رہے ہیں۔

صدر ایوب کا انتباہ بھارت کے وزیراعظم کو صدر پاکستان نے انتباہ کیا ہے کہ اگر آسام سے مسلمانوں کا انخلاء بند نہ ہوا تو فسادات کا سلسلہ شروع ہوجائے گا۔

چندہ

بذریعہ منی آرڈر بھیج کر اپنے روپے بچایئے

غازی خدابخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

العلماء ورثۃ الانبیاء

جاری کردہ بحکم

ٹیلیفون نمبر ۵۰۱۰۷۷ — شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۷

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران:- حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ — جمعہ ۱۸ محرم الحرام ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۲ - جون ۱۹۶۲ء — نمبر ۲۵

نظام العلماء مغربی پاکستان کے رکن اور قومی پارلیمنٹ کے ممبر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کا نعرۂ حق

جب قومی پارلیمنٹ کے سپیکر کا انتخاب بلا مقابلہ ہو چکا تو ممبران نے انہیں خراج تحسین ادا کیا اور مبارکباد دی - مقررین نے قسم قسم کی تقریریں کیں - حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے مبارکباد دیتے ہوئے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے :- کہ آج خوشی کا مقام ہے کہ پاکستان کی پارلیمنٹ اپنے آئین کے تحت قائم ہے - اور آپ بلا مقابلہ اس کے صدر منتخب ہوئے ہیں میں آپ کو دل مبارکباد پیش کرتا ہوں اور آپ کو آپ کی ذمہ داریاں یاد دلاتا ہوں - آپ پر مخفی نہیں کہ یہ ملک اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا - اور یہ وعدہ کیا گیا تھا - کہ یہاں کا تمدن - تہذیب کلچر اسلامی اصول پر استوار ہوگا - یہاں شرعی محاکم قائم کئے جائیں گے اور پاکستان کا معنی یہ بتایا گیا تھا - کہ اس کے معنی ہیں لا الٰہ الا اللّٰہ لیکن افسوس کہ پندرہ سال گزر چکے ہیں - یہ ملک بلا آئین رہا - اب ملک کی نظریں اس پارلیمنٹ کی طرف لگی ہوئی ہیں - ملک اسلامی قوانین کا پیاسا ہے - اب اس ملک کو اسلامی قانون دینا ہے - اگر آپ نے یہ عظیم کام سرانجام نہ دیا - تو آپ خداوند قدوس کے یہاں اور قوم کے سامنے جوابدہ ہوں گے - آپ کا اور ہمارا مشترکہ فرض ہے - کہ جلد سے جلد اس ملک میں کتاب و سنت کے مطابق قانون نافذ کرائیں - اور برطانیہ کے دور کے غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کرائیں تاکہ یہ ملک اسلام کے نور سے جگمگا اٹھے .. اس سلسلہ میں ہم سب ارکان آپ کے ساتھ کامل تعاون کریں گے

(نوٹ :- یہ تقریر ریکارڈ میں آچکی ہے)

قومی اسمبلی میں حلف نامہ کی مومنانہ وضاحت

جب قومی اسمبلی میں حلف لئے جا رہے تھے تو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ نے اس کے آخری الفاظ کی وضاحت فرمائی جس میں درج تھا " کہ دستور کو باقی - قائم اور محفوظ رکھوں گا " - حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ ہم اس دستور کو جوں کا توں قائم رکھیں گے - بلکہ اس دستور کے دئے ہوئے اختیارات کو بروئے کار لا کر ان جملہ خرابیوں اور خامیوں کی جو کتاب و سنت یا جمہوری لحاظ سے اس میں ہوں ترمیم و تنسیخ کریں گے -

(نوٹ ، ریکارڈ میں یہ درج ہو گیا اور کارروائی کی کاپی حضرت مفتی صاحب کو سرکاری طور پر مہیا کر دی گئی ہے -

جسٹس حبیب اللہ خان ممبر صوبائی اسمبلی کا مبارک ارادہ اور ممبرانِ اسمبلی سے اپیل

از ناظم اعلیٰ نظام العلماء ، ضلع بنوں

لکی مروت - ۷ جون کو بانگ حرم میں جسٹس حبیب اللہ خاں کی طرف سے یہ پڑھ کر دلی مسرت ہوئی - کہ میں صوبائی اسمبلی میں جا کر سب سے پہلے علاقہ مروت کے لئے آب نوشی کا بہتر انتظام پیش کروں گا - جسٹس صاحب کے موجودہ عزائم قابل صد آفرین ہیں - یقیناً علاقہ مروت کی دلیر اور باہمت قوم ایک بوند پانی کے لئے ترستی ہے - جسٹس صاحب کے ساتھ مروت قوم کے پورے توقعات وابستہ ہیں - امید ہے کہ موصوف اسی طرح قرآن و سنت کے احکام کو نافذ کرنے اور خلافِ اسلام قوانین کو منسوخ کرانے اور فواحش و منکرات کے اڈوں کو ختم کرانے اور انسدادی فتنوں کی روک تھام کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی کی تجاویز کی تائید فرمائیں گے - چند دن پہلے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر مرکزی قومی پارلیمنٹ نے لکی مروت میں آبنوشی پر بصیرت افروز تقریر فرمائی تھی - ممبران قومی پارلیمنٹ اور ممبران صوبائی اسمبلی سے پرزور اپیل ہے کہ وہ اسلامی - مذہبی - قومی - ملکی مفاد کی خاطر ان ہر دو حضرات کی تجاویز کی تائید فرمائیں وما علینا الا البلاغ -

حضرت سجادہ نشین کندیاں شریف کی آمد

۱۸ - جون ۱۹۶۲ء کو صبح ۷ بجے ماڑی انڈس پر حضرت مولانا خان محمد صاحب خلیفہ حضرت اقدس مولانا محمد عبداللہ صاحب خانقاہ کندیاں شریف لاہور تشریف لائے - حضرت مولانا محمد عبیداللہ انور صاحب خلف رشید حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ و حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی اور وابستگان خانقاہ مجددیہ سراجیہ کندیاں شریف اسٹیشن پر استقبال کے لئے حاضر تھے -

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

مبلغِ اعظم اسمبلی میں

(از مولانا الحاج خان بشیر صاحب جلالی)

اس گئے گذرے زمانہ میں جبکہ توحید و رسالت، شریعت و سنت کی تبلیغ میں جہاد ہے جبکہ دہریت الحاد و زندقہ کا گھٹا ٹوپ اندھیرا ہر طرف چھا رہا ہے اس پُر آشوب اور پُر فتن دور میں حضرت مجاہد اسلام مبلغ احیائے سنت حضرت مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ کا وجود ذی جود باعث صد مسرت ہے۔ جن کی دینی ملی اور وطنی خدمات آفتاب عالمتاب کی طرح ہند و پاکستان قبائل اور دیگر اطراف عالم میں روشن ہیں۔

اس مرتبہ اللہ تعالیٰ نے مغربی پاکستان اسمبلی کے اندر مجلس قانون ساز میں آپ سے دینی خدمت لینے کے لئے آپ کو موقع دیا۔ اور آپ کو رکنیت کا اعزاز بخش کر دعیان فکر و نظر کے سامنے کلمۂ حق بلند کرنے کا موقع دیا۔ ہر دینی دوست حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی کامیابی پر خدا کا شکر ادا کر رہا ہے۔ مولانا ہزاروی مبارکباد کے مستحق ہیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ سے اس میدان میں قابل افتخار کام لے۔ آمین۔ (الحاج بلال ایں آف جمہوریت پسند)

پاکستان کو امریکی امداد

پاکستان کو امریکہ نے مزید جیٹ طیارے دینے کا فیصلہ کیا ہے اگلے چند ہفتوں میں جیٹ ایف ۱۰۴ طیاروں کا ایک اور دستہ پاکستان پہنچ جائے گا

داتا دربار میں جوتے رکھنے کا ٹھیکہ

داتا دربار میں پہلے غریب لوگ لوگوں کے جوڑے سنبھالتے اور اس کے عوض کچھ انعام حاصل کر لیتے تھے نگران کا یہ ذریعہ آمدنی ٹھیکہ داروں نے چھین لیا۔ اب جوتے رکھنے کا ٹھیکہ دیا جاتا ہے اس سال جوتوں کا ٹھیکہ ۱۴ ہزار پر دیا گیا ہے اوقاف کی آمدنی میں جوتوں کی برکت سے یہ خاص اضافہ ہوا ہے۔

شام و مصر شام کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ شام و عراق اور مصر کا وفاق بننا چاہتے۔ یہ مسئلہ زیر غور ہے۔ ہمارے خیال میں امریکی گروپ سے متعلق ممالک سعودی عرب اور اردن وغیرہ کے مقابلہ میں یہ دوسرا گروپ بننے کا قوی امکان ہے۔ اس طرح مصر و لبنان عراق اور شام کے اتحاد کی بڑی امید ہو جاتی اور خدا کرے یہ اتحاد ہو جائے تو عالم اسلام اور خاص کر عرب ممالک کا ایک مضبوط وفاق دنیائے کفر کے سینے پر مونگ دلتا رہیگا۔

ایک غلطی کی اصلاح

گزشتہ شمارہ میں ترجمان اسلام میں سرگودھا کے مودودیوں کی ایک خبر چھپی تھی کہ انہوں نے انتخابی پروپیگنڈے کے اشتہارات کو سینما کے ذریعہ نشر کیا۔ یہ بات نہیں بلکہ اسلامی تعلیم کانفرنس کے اشتہارات کی پبلسٹی ان سے کرائی جو مودودی مدرسہ قاسم العلوم کے زیر اہتمام ہو رہی تھی۔

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ میں داخلہ

الحمد للہ۔ مغربی پاکستان میں مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کرتار پورہ۔ راولپنڈی اپنی نوعیت کا واحد مدرسہ ہے۔ جس میں کتب کے بعد حفظ قرآن مجید اور فن تجوید قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے۔ فن تجوید کے لئے ایک تجربہ کار قاری و حافظ محمد تقی الاسلام صاحب فاضل قرأت عشرہ کی خدمات مدرسہ ہذا کو حاصل ہیں۔ حفاظ جو فن تجوید قرآن پاک حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ ان کو فوراً ناظم اعلیٰ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔

بیرونی مستحق طلبا کو مدرسہ کی جانب سے لباس و طعام قیام و دیگر ضروریات زندگی مفت مہیا کی جائیں گی۔

عبدالمالک شاہ ناظم اعلیٰ مدرسہ فرقانیہ مدنیہ۔ راولپنڈی

سرخ نشان

ناظرین۔ جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگایا جا رہا ہے۔ ان کا چندہ ختم ہے۔ اس لئے وہ حضرات اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر کے دس آنے خرچ وی۔پی بچائیں۔ اگر کسی وجہ سے خریداری منظور نہ ہو تو فوراً بذریعہ کارڈ دفتر کو اطلاع۔ تاکہ آپ کے نام وی۔پی نہ بھیجا جائے۔ ورنہ وی۔پی کا وصول کرنا آپکا اخلاقی فرض ہوگا۔

سلاجیت کیا ہے؟

یہ پتھر کا گوند ہے۔ جس سے انسانی جسم پتھر کی طرح مضبوط ہو جاتا ہے۔ گرنے پڑنے اور اندر یا باہر زور لگ جانے کے لئے اکسیر ہے۔ ٹوٹی ہوئی ہڈی جوڑنے میں استعمال ہوتی ہے۔ نزلہ، زکام، نمونیہ کے لئے مفید اور خاص کر بوڑھوں کے لئے اکسیر ہے۔ پیشاب کی کثرت کو مفید ہے۔ مغلظ منی ہے۔ پٹھوں کو طاقت دیتی ہے۔ جاڑے میں استعمال کرنے کے لئے دور دراز سے لوگ منگاتے ہیں۔ طبیب لوگ دواؤں میں شریک کرتے ہیں۔ آپ بھی سردی میں ضرور استعمال کریں۔

مگر یہ فوائد تب حاصل ہوں گے کہ سلاجیت اصلی ہو۔ آج کل بناوٹ اور ملاوٹ

قابل اعتماد کا زمانہ ہے۔ آپ کو اصلی اور قابل اعتماد سلاجیت حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی کے دواخانہ سے ایک روپیہ تولہ اور ساٹھ روپے فی سیر کے حساب سے مل سکتی ہے

اعلیٰ کوالٹی سلاجیت ایک نہایت عمدہ اور اعلیٰ کوالٹی کی سلاجیت ہے۔ اور بڑی محنت سے مہیا کی گئی ہے۔ جو احباب اس کا شوق کریں۔ وہ ڈبل کفایت سے دو روپے تولہ اور فی پاؤ ۲۵ روپے کے حساب سے طلب فرمائیں۔

سلاجیت پلز کمپوند اگر کوئی دوست سلاجیت کھانے میں دقت محسوس کریں تو وہ اس کی گولیاں "سلاجیت پلز کمپونڈ" ۱۲ روپے سینکڑہ منگا کر استعمال کریں۔

مستورات کی بیماریاں

نرینہ اولاد اولاد اور لڑکے دینا صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ مگر عالم اسباب میں بانجھ پن اور ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے۔ اس دوا کے استعمال کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہنوں کو اولاد نرینہ عطا فرمائی ہے۔ وہ جس دوا میں چاہے اثر ڈالدے یہ دوا حاملہ کو تیسرے مہینے پندرہ دنوں کے اندر اندر صرف تین دن کھانی پڑتی ہے۔ قیمت تین خوراک تین روپے۔

اٹھرا حمل میں بچے ضائع ہو جاتے ہوں یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں۔ یہ مجرب دوا ہے۔ چاندی اور فولاد کا مرکب کشتہ نو ماہ کے لئے اور ساڑھے چار سو گولیاں ۹ ماہ تک کھانے کے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچے پیدا ہونے اور پھوڑے پھنسیوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں۔ قیمت صرف پچیس روپے (۲۵)

ایام کی بیقاعدگی مجرب گولیاں ہیں۔ بندش دور ہو جاتی ہے۔ دو ماہ کے استعمال کے لئے دوا کی قیمت پانچ روپے

دیگر مجرب دوائیں

سرمہ مقوی بصر دھند، غبار، خارش اور آنکھ سے پانی بہنے کے لئے سندھ اور سرحد کے لوگ منگاتے رہتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے چار شیشی سے کم روانہ نہ ہوگا۔

حب مقوی بدن معدہ۔ جگر اور انتڑیوں کا فعل درست ہوتا ہے۔ پٹھوں اور رحم کو طاقت ہوتی ہے۔ عام جسمانی کمزوری رفع ہو جاتی ہے۔ قیمت سو گولی چھ روپے

سوزش بول۔ پیشاب کی جلن وغیرہ کی مجرب دوا پندرہ دن کی قیمت دو تولے چھ روپے

ضعف دل و دماغ کیلئے اکسیر نقرئی۔ قیمت دو تولے چھ روپے

اکسیر نزلہ۔ وقتی نزلہ اور دائمی نزلہ کی مجرب دوا قیمت ۱۰۰ گولی چھ روپے

دمہ کی دوا۔ جس سے بہتوں کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ بخشا ہے۔ قیمت دس روپے

اکسیر معدہ برودت معدہ۔ بدہضمی اور ہچکی کے لئے مجرب ہے۔ قیمت دو روپیہ

پائیوریا۔ مسوڑھوں کا عمدہ منجن۔ قیمت چار روپے۔

چھپاکی چاہے کتنی مدت کی ہو دو روزہ علاج ہے دو دن کی دوا قیمت دس روپے

افیون چھڑانے کی گولیاں۔ قیمت دو سو گولی دس روپے

پرانی پیچش کا مجرب علاج۔ قیمت دو صد گولی دس روپے

مولانا غلام غوث ہزاروی دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے رجوع کریں

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

٢٢ - جون ١٩٦٢ء

ریلوے بجٹ پر عام بحث کے دوران

صوبائی اسمبلی میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء کا ارشاد

١٨ جون ١٩٦٢ء کو ۸½ بجے صبح اسمبلی ہال میں صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کا اجلاس شروع ہوا - معمولی دوسری کارروائی کے بعد بجٹ پر عام بحث شروع ہوئی ریلوے کے سلسلہ میں مختلف ممبروں نے مختلف تجاویز پیش کیں اور بہت سے انتظامات پر نکتہ چینی کی - اور بہتوں نے وزیر خزانہ کے فاضلانہ بجٹ کی تعریف بھی کی۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان کو جب جناب سپیکر نے تقریر کی اجازت دی - تو آپ نے فرمایا کہ معزز وزیر خزانہ نے جس عرقریزی سے بجٹ تیار کیا ہے اس کی تعریف کرنے کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ محکمہ ریلوے میں گورہ شاہی زمانہ کی سی خامیاں اور نقائص موجود ہیں - جن کی اصلاح ضروری ہے - جناب وزیر خزانہ نے یہ بتایا ہے کہ زیادہ کرایہ کے سامان کا حمل ونقل ریلوے کے ذریعہ سے کم ہو گیا ہے - اس کے تدارک کے لئے خود محکمہ کو سوچنا چاہیئے -

ہزارہ میں آخری اسٹیشن حویلیاں ہے جو مانسہرہ سے ٢٦ میل دور ہے - تحصیل مانسہرہ کے غیر محدود جنگلات سے عمارتی لکڑی برآمد ہوتی ہے - اگر ریلوے لائن مانسہرہ تک لے آئی جائے تو اس لکڑی کا حمل ونقل ٹرکوں کے بجائے ریل کے ذریعہ ہو جائے اور ساتھ ہی ملحقہ علاقہ کو ملا کر سات آٹھ لاکھ آدمیوں کو آمدورفت کی سہولت ہو جائے -

اسی طرح مین لائن کے مسافروں کی طرح سہولتیں برانچ لائنوں کے مسافروں کو حاصل نہیں ہیں - وہ مختلف جگہوں میں تبدیل ہونے اور اترنے چڑھنے سے گھبرا کر بسوں کے ذریعہ سفر کرتے ہیں -

اس لئے حویلیاں کی گاڑی کے ساتھ اگر دو ڈبے پشاور کے اور دو ڈبے لاہور کے لگ جایا کریں جو ٹیکسلا اور راولپنڈی میں علے الترتیب پشاور اور لاہور جانے والی گاڑیوں سے لگا دیئے جائیں تو مسافروں کو آرام ہوگا اور ترغیب بھی -

مولانا نے فرمایا کہ ریلوے میں ہوٹلوں کے کھانے کا انتظام گورہ شاہی یادگار ہے سر بستہ خوانچے آ جاتے ہیں معمولی کھانا دیتے ہیں اور دو چار روپے مار لیتے ہیں - حالانکہ کھانا اچھا اور قیمت کم کرنے کی ضرورت ہے -

مولانا نے اس بات پر خاص طور سے زور دیا کہ ریلوے مسافروں کو نماز پڑھنے میں سخت دقت ہوتی ہے -

یہ ایک اسلامی ملک ہے اس میں اسلامی شعائر کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہیئے - ہر دو گھنٹہ کے بعد جب گاڑی جنکشن پر ٹھہرتی ہے تو اُسے بجائے پندرہ منٹ کے آدھ گھنٹہ ٹھہرانا چاہیئے تاکہ مسافر اتر کر آسانی سے نماز پڑھ سکیں - نماز کے لئے ایک ہال ہونا چاہیئے جس میں (گرمی سردی میں) نماز پڑھی جا سکے اور پانی کے ایک نلکے کی جگہ چار پانچ ٹوٹیاں لگا دینی چاہئیں -

آپ نے فرمایا یہ ڈیڑھ سو مسلمان نمایندگان قوم کا ایوان ہے - اس کے سامنے بجٹ میں ایک کروڑ روپے سود دینے اور لینے کا بھی ذکر ہے - یہ حرام وحلال کا مسئلہ ہے اس کو ماں کا دودھ سمجھ کر ہمیں نہیں پی لینا چاہیئے جہاں محکمہ میں کروڑوں کی آمدنی اور خرچ ہے (بلکہ بجٹ میں دس کروڑ روپے کی بچت بھی دکھائی گئی ہے) تو اس حرام سے اپنی حلال آمدنی کیوں ناپاک کریں -

مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ تھرڈ کلاس اور فسٹ کلاس وغیرہ کے امتیازات کو کم کر دینا چاہیے جیسے کہ ہمسایہ ممالک نے کیا ہے - اور تھرڈ کلاس کے مسافروں کی آسانی کے لئے زائد ڈبوں کا خاص انتظام ہونا چاہیئے - اگر تھرڈ کلاس کے ڈبوں میں اترنے چڑھنے کا تماشا کوئی غیر ملکی کرے تو مارے شرم کے ہماری گردنیں جھک جائیں - انسانوں کو جانوروں کی طرح ٹھونسنا اپنی حکومت میں افسوسناک ہے - مناسب ہے کہ ہر بڑے جنکشن میں اس مقصد کے لئے دو زائد ڈبے موجود ہوں اگر مسافروں کی کثرت ہو تو حسب ضرورت ایک یا دو ڈبے ساتھ اور لگا دئے جایا کریں - حضرت مولانا کے سوا بعض دوسرے معزز ممبروں نے بھی اپنی اپنی مقامی ضروریات پیش کیں - بلوچستان کے نمایندوں نے ریلوے لائن کی کمی کی شکایت کی - اور تقریباً تمام مقررین نے ملازمین ریلوے کی کمی تنخواہ کو افسوسناک قرار دیا -

---

ایک مکتوب گرامی

مکرم ومحترم جناب مولانا صاحب شیر سرحد مجاہد اسلام دام ظلہم العالی -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ - آپ اور آپ ایسے حضرات کی مملکت خداداد پاکستان کی اسمبلیوں میں کامیابی یقیناً فضل الٰہی ہے اور وطن عزیز کی خوش قسمتی کا باب ہے -

آپ کی تحریک خلافت سے لے کر مجاہدانہ زندگی نہ صرف پاک وہند بلکہ تمام عالم اسلام پر بہت بڑا احسان ہے - برٹش شاطریت کے پروردہ دماغوں کے دور میں آپ حضرات کو جن لوگوں نے انتخاب فرمایا ہے وہ کتنے خوش نصیب بزرگ اور نیک سیرت ہونگے - ہم اہالیان بوضع کھیالی آپ تمام حضرات کو اللہ تعالےٰ کے شکریہ کے ساتھ دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں - اللہ تعالےٰ آپ کی دائمی روایات کے مطابق آپ کو دین اسلام اور وطن عزیز کی خدمات کی وافر توفیق عطا فرمائیں -

اخبارات میں اور "ترجمان اسلام" میں آپ کی حلف نامہ میں ترمیم پڑھی - ضمیمہ "ترجمان اسلام" ایک مجاہدانہ سعی اور شاہکار ہے - اوقاف ربوہ کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں لانے کا اضافہ اور رسمی فرمائی جائے -

آپ کا مخلص

عثمان عمر ولد حاجی یوسف علی صاحب

قریشی موضع کھیالی ضلع گوجرانوالہ

مودودیوں کی تردید

کہا حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ

مودودیوں کو پروپیگنڈے میں اتنی مشق ہے جتنی اس سے پہلے کسی باطل گروپ کو نہیں تھی ان کو کریڈٹ حاصل کرنے - اپنا بول بالا کرنے اور اپنی فتح کا نقارہ بجانے کا شوق بیماری کی حد تک بڑھا ہوا ہے - حال ہی میں جب الیکشن میں اکثر جگہ ان کی ضمانتیں ضبط ہو گئیں یہ خفت مٹانے کے لئے طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں - اور دوں کو رہنے دیجئے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ کو ان کے ایک اخبار نے اسلامی جماعت کا مؤید لکھ مارا ہے - انہوں نے بلا کر تردید کا کہا تو ان نیک مودودیوں نے آئیں بائیں شائیں کر کے ٹال دیا -

حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے ہم کو لکھا کہ اس دروغ بے فروغ کی تردید کریں - یاد رہے کہ حضرت مفتی صاحب نظام العلماء مغربی پاکستان کے رکن عاملہ اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ ہیں - مودودی پارٹی سے ان کا کبھی کوئی تعلق نہیں رہا نہ اس کو وہ مسلمانوں کی صحیح جماعت سمجھتے ہیں -

---

بیرون موچی دروازہ لاہور میں پبلک جلسہ

بیرون موچی دروازہ میں پبلک جلسہ ہوا جس میں عوامی الیکشن سیاسی جماعتوں کی اجازت وغیرہ امور زیر بحث آئے - ایک خاص بات یہ ہوئی کہ جب منشی مودودی کھڑے ہوئے کسی نوجوان مسلمان نے اس کے خلاف نعرہ لگا دیا - دوسرے نے کہا اس نے اسلامی سزاؤں کو ظلم کہا ہے - مودودی صاحب چپ گم ہو گئے آخر پولیس کی مداخلت سے سکوت ہوا - اور جلسہ کی کارروائی جاری ہوئی

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے پچاس نئے پیسے

کافر کو کافر نہ کہنے والے مسلم نما کافر

(از الفرقان ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۱ھ)

ایک شخص ہندو مذہب کے سامنے بت کو سجدے کرتا رہتا ہے۔ اس کا فرنہ کہنے کا معنی یہی ہو سکتا ہے کہ یہ شخص بت پرستی کو کفر نہیں کہتا۔ اسی طرح ایک شخص مسلمان کہلانے کے باوجود زنا کو گناہ نہیں سمجھتا۔ ظاہر ہے کہ یہ شخص قرآن پاک کی ان آیتوں کی تکذیب کرتا ہے جن سے زنا کا حرام ہونا ثابت ہوتا ہے۔ ایسے شخص کو مسلمان سمجھنے کا معنی یہی ہوگا کہ یہ آدمی بھی زنا کو حرام نہیں سمجھتا اور قرآنی آیات کو جھٹلاتا ہے اس لئے یہ بھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ ظاہر ہے کہ حرام کو حلال جاننے والا مسلمان نہیں رہ سکتا تو کفر کو اسلام قرار دینے والا کیسے مسلمان رہ سکتا ہے۔ مگر آج کل یہ بیماری بھی فیشن میں داخل ہے۔ کہ کوئی مسلمان کہلانے والا کفر صریح کا ارتکاب کرے پھر بھی اس کو کافر نہ کہو۔ فرنگی کی عیارانہ اسلام دشمنی کے شکار ہونے والے بعض افراد اسی دعوے میں ہیں کہ جب تک ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے وہ مسلمان ہی ہے۔ ہم یہاں حضرت مولانا منظور احمد صاحب نعمانی کا وہ مقالہ درج کرتے ہیں جو اسی غلطی کی تردید میں لکھا گیا ہے۔

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی ارشادات کے "حجت دینی" ہونے سے انکار کرنے والے اور اسلام اور قرآن کی اس دور میں بالکل نئی تشریح کرنے والے غلام احمد صاحب پرویز اور ان کے خاص خیالات سے ہمارے اکثر ناظرین کرام واقف ہوں گے۔ ادھر کچھ عرصہ سے پاکستان کے دینی اخبارات و رسائل میں ان سے متعلق ایک تکفیری فتوے کا بہت چرچا ہو رہا ہے جو مختلف مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے قریباً ایک ہزار علماء کی تصدیق اور توثیق کے ساتھ شائع ہوا ہے اگرچہ اس فتوے سے متعلق بعض مباحث اور پرویز صاحب اور جناب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی ایک مختصر سی مراسلت کے بعض رسائل میں ہم نے پڑھی ہے لیکن وہ اصل فتویٰ ہماری نظر سے نہیں گزرا ہے اور نہ پرویز صاحب کے بارہ میں رائے قائم کرنے یا رائے ظاہر کرنے کے لئے ہمیں اس خاص فتوے کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔ ہم پرویز صاحب کے خاص نظریات و خیالات سے جس حد تک بطور خود واقف ہیں، اتنی کی بنیاد پر پورے شرح صدر کے ساتھ ہم یقین رکھتے ہیں کہ اسلام میں ایسے خیالات کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور جس شخص کے یہ خیالات ہوں اس کا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لائے ہوئے اسلام سے یقیناً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر ان افکار و خیالات کے بعد بھی آدمی مسلمان ہی رہے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ اسلام کوئی متعین اعتقادی و فکری نظام نہیں ہے بلکہ ہندو دھرم کی طرح اس میں بھی ہر مثبت و منفی عقیدہ کی گنجائش ہے۔ ہمارے ملک کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے اب سے بہت پہلے (جب وہ وزیر اعظم نہیں بلکہ صرف سیاسی لیڈر تھے) اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھا تھا کہ ہندو مذہب بھی عجیب مذہب ہے۔ وہ آدمی کا پیچھا کسی طرح چھوڑتا ہی نہیں، اس میں کسی مذہب پر بلکہ خدا پر بھی یقین نہیں رکھتا لیکن اس کے باوجود ہندو رہتا ہوں اور ہندو مذہب میرے ساتھ چمٹا ہوا ہے[1]۔

ہمیں بڑا تعجب اور ساتھ ہی دکھ ہوتا ہے جب ہم کسی ایسے صاحب سے جن کو ہم دین سے ناواقف اور نابلد نہیں قرار دے سکتے ایسی بات سنتے ہیں جس کا حاصل اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ کوئی شخص جب تک اپنے کو مسلمان کہے اور توحید و رسالت کا اقرار کرے خواہ دین کی ساری حقیقتوں کے بارہ میں بھی اس کے خیالات میں کتنا ہی زیغ و انحراف آ جائے اور حقائق دینی کی وہ کیسی ہی ملحدانہ تاویلیں کرے وہ مسلمان ہی رہتا ہے اور اس کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اسلام کی سرحد اور اس کے دائرہ سے نکل گیا۔

ہم بار بار غور کرنے کے بعد بھی بالکل نہیں سمجھ سکے کہ اس مسئلہ میں ایسے حضرات کا واقعی موقف کیا ہے فرض کیجئے ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے لیکن کہتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اس کلمہ میں اقرار کرتا ہوں مختلف زمانوں میں مختلف انسانی ہستیوں کے روپ میں آتا رہا ہے اور ہمارے اس زمانہ میں فلاں ہستی کی شکل میں اس نے ظہور کیا ہے اس لئے میں اسی ہستی کی پرستش کرتا ہوں۔

خدارا بتایا جائے کیا اس گمراہانہ عقیدہ کے بعد بھی یہ کہا جائے گا کہ اس کا کلمہ شریف پر ایمان ہے اور یہ اب بھی مسلمان اور ملت محمدیہ کا ایک عضو ہے؟ اسی طرح فرض کیجئے کہ ایک شخص اپنے کو مسلمان کہتا ہے اور کلمہ کے دونوں جزو لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کو واحد معبود اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی اور رسول مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے فرسودہ اور دقیانوسی خیالات کی بنا پر نبی و رسول مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ لوگوں نے اپنے فرسودہ اور دقیانوسی خیالات کی بنا پر نبی و رسول کے معنی بالکل غلط سمجھے اور توہم پرستی کے تحت جبرئیل فرشتے اور وحی کا ایک خاص تصور اس کے ساتھ جوڑ لیا۔ حقیقت میں رسول بس قوم کا روشن ضمیر لیڈر اور مصلح ہوتا ہے اور اپنی خداداد عقل اور فہم و فراست سے قوم کی رہنمائی کرتا ہے اور ایک دستور حیات وضع کر کے اس کو دیتا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے سارے نبیوں رسولوں کی اصلی حیثیت بس یہی تھی۔ اعجوبہ پسند اور توہم پرست لوگوں نے نبوت و رسالت کا ایک محیر العقول اور توہم پرستانہ تصور گھڑ کے اسلام میں داخل کر دیا صحیح اسلامی عقیدہ وہ ہے جو میں پیش کر رہا ہوں اور سچا مسلمان میں ہی ہوں۔ فرمایا جائے کیا اس ملحدانہ عقیدہ کے بعد بھی اس کو مسلمان ہی کہا جائے گا۔ کیونکہ اپنے کو وہ مسلمان ہی کہتا ہے اور کلمہ کا انکاری بھی نہیں ہے؟

اسی طرح فرض کیجئے ایک شخص کلمہ پڑھتا ہے اپنے کو مسلمان کہتا ہے، قرآن کو "خدا کی کتاب" بھی مانتا ہے لیکن کہتا ہے کہ قرآن کے بارہ میں "کلام اللہ" اور "وحی الٰہی" ہونے کا جو تصور عام مسلمانوں کا ہے وہ بالکل غلط اور جاہلانہ ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں جو نیک خیالات اور اچھی تحریریں آتی تھیں آپ ان کو ایک خاص خطیبانہ انداز سے مرتب کر کے قلمبند کرا دیتے تھے اور اس کو خدا کی طرف نسبت کر کے لوگوں کے سامنے پیش کرتے تھے کیونکہ ہر اچھائی کا سرچشمہ خدا ہی کی ذات ہے۔ قرآن کے "کتاب اللہ" ہونے کا مطلب بس اتنا ہی ہے اور عام مولویوں اور مسلمانوں نے جو کچھ سمجھ رکھا ہے وہ ان کی جہالت ہے۔

فرمایا جائے کیا اس شخص کے اس عقیدہ کے باوجود یہ کہا جائے گا کہ قرآن کے کتاب اللہ ہونے پر اس کا ایمان ہے اور وہ صاحب ایمان اور مسلمان ہے؟

ہمارا خیال ہے کہ کوئی صاحب بھی جن کو دین کی ابجد کا بھی علم ہو ان سوالات کا جواب اثبات میں نہیں دیں گے اور مندرجہ بالا گمراہانہ خیالات رکھنے والے لوگوں کو مسلمان نہیں کہیں گے حالانکہ یہ سب اپنے کو مسلمان کہتے ہیں اور کلمہ پر ایمان کا دعوے رکھتے ہیں۔

جن لوگوں نے غور نہ کیا ہو انہیں سوچنا چاہیے کہ دعوائے اسلام اور بظاہر کلمہ کے اقرار کے باوجود ایسے لوگوں کو مسلمان نہیں کہا جا سکتا؟ وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے دین کی ایسی مسلّم باتوں کا انکار کیا ہے جن کا دینی حقیقت اور دینی عقیدہ ہونا پورے یقین اور قطعیت کے ساتھ امت کو معلوم ہے اگرچہ انھوں نے یہ انکار تاویل کے پردہ میں کیا ہے۔

علماء و مصنفین کی خاص اصطلاح میں دین کی ایسی حقیقتوں کو "ضروریات دین" کہتے ہیں۔ یہاں ضروریات کے معنی فرائض و واجبات کے نہیں ہیں بلکہ "ناقابل شک یقینیات" اور "بدیہیات" کے ہیں۔ ایسی کسی ایک چیز کا بھی انکار کر دینے کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اگرچہ یہ انکار تاویل کے پردہ میں اور لفظوں کے اقرار کے ساتھ ہو جیسا کہ مندرجہ بالا مثالوں سے ظاہر ہو چکا۔

(باقی آئندہ)

---

[1] پنڈت جی کی اصل تحریر اس وقت سامنے نہیں ہے بس اس کا مفہوم ہے جو ہمارے الفاظ میں محفوظ رہ گیا ہے اب سے قریباً ۲۵ سال پہلے ان کی خود نوشت سوانح کا اردو ترجمہ پڑھا تھا، غالباً اسی میں انہوں نے یہ بات اپنے خاص دلچسپ انداز میں لکھی ہے۔

قرآن کیا ہے؟

(قسط ۲)

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی، پرنسپل عثمانیہ کالج ۔ شیخوپورہ

قرآن سمجھنے کا طریقہ اور ادب

بھلا وہ قرآن کو کیا سمجھے گا جس نے قرآن کی حقیقت ہی نہیں سمجھی ۔ نہ اس کے نازل ہونے اور نازل کرنے والے کو جانا ۔ نہ اس کو پہچانا جس پر نازل ہوا ہے اور ان کا پہچاننا اسی پر موقوف ہے کہ تعصب سے الگ ہو کر قرآن کا مطالعہ کیا جاتے ۔ بار بار اس میں غور کیا جاتے ۔

قرآن ایک بحرِ محیط ہے جس کے کناروں پر عنبر اور ہر قسم کی خوشبوئیں ہیں اور اس کے درمیانی جزیروں کے اندر قسم قسم کے جواہرات کی کانیں ہیں ۔ قرآن کا ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ۔ ایک حد ہے اور ایک دروازہ اونچا ۔ بنیادوں پر قرآن کا سمجھنا مقصود ہے ظاہر تو یہی عبادت ہے جو نازل کی گئی ۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوحُ الْأَمِينُ (پ ۱۹ ع) " جس کو امانت دار فرشتہ (روح القدس یعنی جبرئیل) لے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اترا"

اور باطن وہ ہے جس کو تفسیر کہا جاتا ہے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ۔ اَللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَعَلِّمْهُ التَّأْوِيلَ ۔ اے اللہ عبداللہ بن عباس کو دین کی سمجھ دے اور اس کو تفسیر قرآن کا علم دے ۔

اور حد وہ درجہ ہے جہاں ٹھیر جانا ضروری ہے ۔ یہی وہ موقعہ ہے جو تشبیہ اور تعطیل کو الگ الگ کر دیتا ہے کہ یہاں پہنچ کر نہ تو خدا کو مخلوق کے مشابہ سمجھتا ہے نہ صفات سے خالی اور معطل سمجھتا ہے اور مطلع (دروازہ) وہ ہے جس سے اہل کشف الہام غیبی اور روحانی روشنی کے ذریعہ مراد قرآنی کی حقیقت کو دور سے جھانک کر دیکھ لیتے ہیں ۔ مراد قرآنی کی حقیقت پر صرف وہی شخص مطلع ہو سکتا ہے جس کو کشف اور مشاہدہ سے حصہ ملا ہو جس کا دل تمام روگوں سے صحیح سالم اور سچا مسلمان ہو کر اللہ کے آگے جھک گیا ہو ۔ قَالَ أَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعَالَمِينَ (پ ۱ ع) جس نے یہ کہہ دیا کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے حوالہ کیا جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے "۔

إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَذِكْرَىٰ لِمَن كَانَ لَهُ قَلْبٌ أَوْ أَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيدٌ ۝ (پ ۲۶ ع) بے شک قرآن میں اس شخص کے لئے نصیحت ہے جس کے پاس اچھا دل ہو یا توجہ کے ساتھ قرآن کی طرف کان جھکا دے ۔

پس قرآن سمجھنے کا پہلا درجہ یہ ہے کہ قرآن کی عبادت کو سمجھے (زبان عربی کے قواعد نحو و بلاغت سے واقف ہو) دوسرا درجہ یہ ہے ۔ کہ تفسیر قرآن سے واقف ہو ۔ یعنی عبادتِ قرآن کو اسی طرح جاننا ضروری ہے جس طرح قرآن نازل ہوا ہے جس میں بالکل تغیر و تبدل نہ کیا جائے کیونکہ تفسیر کی بنیاد عبادت قرآن ہی ہے ۔ تفسیر عبارت پر مبنی ہے ۔ عبارت کی موافقت سے ظاہر نہیں ہو سکتی تاکہ قرآن کا مطلب معطل و بیکار نہ ہو جائے اور اس راستہ سے نہ ہٹ جاتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث میں منقول ہے ۔ اور یہ جب ہی ہو سکتا ہے کہ تفسیر عبارت قرآن کے موافق ہو اور عبارت اپنی اصلی حالت پر ہو ۔ ورنہ اگر عبارت کو بدل دیا گیا یا تفسیر کے لئے عبارت قرآن کے موافق ہونا ضروری نہ سمجھا گیا تو مطلب کچھ سے کچھ ہو جائے گا اور ہر شخص جو چاہے گا اپنی رائے سے مطلب بنائے گا ۔

تیسرا درجہ درمیانہ ہے ۔ یعنی اس حد کو معلوم کرنا جو قرآن کی ظاہری عبادت اور باطنی تفسیر کو جامع اور تشبیہ و تعطیل وغیرہ سے مانع ہے ۔ یہی وہ حد ہے جو جامع بھی اور مانع بھی ۔

چوتھا درجہ یہ ہے کہ قرآن کو اس روشن نور کے ذریعہ مطالعہ کرے جو متقیوں کے سوا کسی کے پاس نہیں پایا جاتا اصل نور کے ذریعہ سے قرآن کو سمجھنا حقیقت میں اللہ تعالےٰ کی تعلیم سے سمجھنا ہے ۔ چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِن رَّحْمَتِهِ وَيَجْعَل لَّكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللَّهُ ۔ (پ ۲۷ ع ۲۰) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ ۔ اللہ تعالےٰ تم کو اپنی رحمت کا دو ہرا حصہ دے گا اور تمہارے اندر ایسا نور پیدا کر دیگا جس کو تم لئے لئے پھرو گے ۔ نیز اللہ سے ڈرو ۔ اللہ تعالےٰ تم کو خود تعلیم دیں گے ۔

پس اصل معلم حق سبحانہٗ تعالیٰ ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بواسطہ معلم ہیں اور وہ عقل کے معلم ہیں کہ عقل میں سمجھنے کی قوت پیدا کرتے اور اس کو سمجھنے کے قابل بناتے ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احکام اور حکمت کے معلم ہیں آپ قرآن سمجھنے کے راستوں سے واقف اور وہ مردوں کو اپنے ارشاد کے ذریعہ اس مقام تک پہنچاتے ہیں ۔ کیونکہ آپ بندوں اور خدا کے درمیان واسطہ ہیں ۔

كَمَا أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولًا مِّنكُمْ يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِنَا وَيُزَكِّيكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُم مَّا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ (پ ۲ ع ۲) اللہ کے انعامات کا شکریہ ادا کرو جیسا کہ ہم نے تمہارے اندر تم ہی میں سے ایک رسول بھیجا ، جو تمہارے سامنے ہماری آیات کی تلاوت کرتے وقت اور تم کو پاک کرتے اور کتاب و حکمت سکھلاتے اور وہ باتیں بتلاتے ہیں جو کو تم نہیں جانتے تھے "۔ پس رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم بواسطہ ہدایت الٰہی کے ہادی ہیں ۔ اللہ تعالےٰ اصل معلم ہیں ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ (پ ۲۷ ع ۱)

قرآن مخلوق نہیں

اللہ تعالےٰ نے علم کو الگ بیان کیا ہے ۔ اول تو یہ فرمایا کہ انسان کو پیدا کیا یوں نہیں فرمایا کہ رحمٰن نے انسان اور قرآن کو پیدا کیا ۔ اس میں بتلا دیا کہ اللہ تعالےٰ کا علم جو اس کی صفت ہے وہ مخلوق نہیں (ہاں مخلوق سے اس کو تعلق ہے کہ اللہ نے اپنے علم کو عقل کے قلم سے دلوں کی تختیوں پر لکھ دیا ہے ۔ بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۔ بلکہ یہ قرآن روشن آیتوں کا مجموعہ ہے ۔ ان لوگوں کے دلوں میں جن کو علم دیا گیا ہے ۔ قرآن مخلوق نہیں بلکہ قرآن اللہ تعالےٰ کی صفت علم ہے جو خدا کے ساتھ ہے اور جس طرح اللہ تعالےٰ کا تمام مخلوق سے تعلق ہے مگر اس تعلق کی وجہ سے خدا کی صفت مخلوق نہیں ہو سکتی ۔ پس قرآن بھی مخلوق نہیں ۔

عقل علم الٰہی سے فیض حاصل کرتی ہے

غرض عقل اللہ تعالیٰ کے علم ازلی سے فیض حاصل کرتی ہے اور وہ علم ازلی بھی قرآن ہے جو سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عطا کیا گیا ۔ رسول اللہ کو یہ جبرئیل کے سکھلانے سے ہوا ، اور جبریل کا سکھلانا اللہ تعالیٰ کا سکھلانا ہے ؎

گفتۂ او گفتۂ اللہ بود

گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

فرشتے رسولوں اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں اور سب کو سکھلانے والے اور ہدایت کرنے والے اللہ ہی ہیں اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیان کرنے والے ہیں مگر آپ ہدایت کی طرح بیان کرنے میں بھی بواسطہ معلم ہیں آپ مخلوق کو وہ باتیں بتانے کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جن کی طرف اللہ تعالیٰ نے بتلانا ہے ۔ ظاہری احکام میں آپ کو ایک قسم کی حکومت حاصل ہے مگر حقیقت میں حکومت اللہ سبحانہٗ کی ہے کہ وہی سب کچھ کرتے ہیں ۔ آپ تو قرآن اترنے کی جگہ ہیں نہ آپ اس کو نازل کرنے والے ۔ اور نہ آپ کے اختیار میں ہے اس کا نازل کرنا ۔

وَمَا كُنتَ تَرْجُو أَن يُلْقَىٰ إِلَيْكَ الْكِتَابُ إِلَّا رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ (پ ۲۰ ع ۱۲) آپ کو تو اس کا گمان بھی نہ تھا کہ کتاب آپ تک پہنچائی جائے گی یہ سب کچھ محض آپ کے پروردگار کی رحمت سے ہوا ۔

رسول اللہ کا قلب مبارک کتاب ہے

تو اب سمجھو کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قلب مبارک کتاب ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن اسی طرح لکھ دیا ہے جس طرح کاتب تختی میں حروف و الفاظ لکھا کرتا ہے ۔ صرف اتنا فرق ہے کہ ظاہر میں تختی پر قلم سے لکھا جاتا ہے اور قرآن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کی لوح پر جبرئیل کے ذریعہ سے جمایا گیا ۔ یہاں جبرئیل بمنزلہ قلم کے تھے اور جو کچھ لکھا گیا

(باقی صفحہ ۸ کالم ۴)

مقالات محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی

رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ

مقالۂ اول ۔ مومن کی تین لازمی صفات

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا

" ہر مومن کے لئے تمام احوال میں تین صفات لازمی ہیں ۔ پہلی یہ کہ " اوامر یعنی احکام خداوندی کی تعمیل کرے ۔

دوسری یہ کہ نواہی ' یعنی محرمات و ممنوعات سے بچے ۔ اور تیسری یہ کہ مشیت الٰہی اور تقدیر پر راضی رہے ۔ ہر مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ کسی بھی وقت ان تینوں چیزوں کی پیروی سے غافل نہ ہو اور اس کا دل ان کے ارادہ و نیت کو لازمی قرار دے لے ۔ وہ نفس کو ہمیشہ ان کی تلقین کرے ۔ اور تمام احوال میں اپنے اعضائے جسم کو ان کا پابند و مکلف بنائے ۔

مقالہ ۲ نصائح تعلیمات قرآن کی روشنی میں

حضرت قطب ربانی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا : ۔

مسلمانو ! سنت کی پیروی اختیار کرو اور بدعات سے مجتنب رہو ۔ اللہ اور اس کے رسول برحق کے فرمانبردار ہو جاؤ اور ان کی حکم عدولی مت کرو ۔ اللہ تعالےٰ کو واحد یکتا سمجھو اور مخلوقات میں سے کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہراؤ ۔ خدا کو تمام عیوب سے پاک جانو ۔ اور اس پر بہتان نہ لگاؤ ۔ اسلام کو ایک سچا اور نجات دہندہ مذہب یقین کرو ۔ اور اس میں شک و شبہ نہ لاؤ ۔ مصائب و آفات میں صبر و تحمل سے کام لو اور گھبراؤ ہرگز نہیں ۔ مشکلات میں ثابت قدم رہو ۔ اور خوف زدہ ہو کر بھاگو نہیں ۔ اللہ تعالےٰ سے اس کا فضل و کرم طلب کرو اور سوال و التجا میں تامل مت کرو ۔ رحمت خداوندی کا انتظار کرو ، امید رکھو اور مایوس و نا امید مت ہو ۔ آپس میں دوستی ۔ خدا ترسی اور محبت و رواداری کا سلوک رکھو اور باہم عداوت و عناد مت رکھو ۔ گناہوں سے بالکل پاک و محفوظ رہو اور غفلت اور بے احتیاطی سے ان میں شامل و آلودہ مت ہو ۔ اپنے پروردگار کے ذکر و عبادت سے حقیقی زیب و زینت حاصل کرو ۔ اپنے خالق و مالک کی بارگاہ سے دور نہ رہو ۔ اور اس کی طرف متوجہ ہونے سے منہ نہ پھیرو ۔ توبہ کرنے میں تاخیر ہرگز نہ کرو اور اپنے پروردگار کے حضور گذشتہ گناہوں کی معافی چاہنے میں شب و روز کسی بھی وقت شرم یا جھجک محسوس نہ کرو کیونکہ ان کا در مغفرت ہر وقت باز رہتا ہے

جب تم میرے ان نصائح پر عمل پیرا ہو گئے تو امید ہے کہ خدا کی طرف سے رحم کیے جاؤ ، اور نیک بخت قرار دیے جاؤ عذاب دوزخ سے بچائے جاؤ اور جنت میں خوش و خرم پہنچا دئے جاؤ ۔ تمہیں اللہ تعالیٰ کا قرب و وصل نصیب ہو ، اور دارالسلام میں بہشت کی تمام نعمتوں سے محفوظ و فیض یاب کئے جاؤ ۔ اور پھر اس ناز و نعم میں ہمیشہ رکھے جاؤ ۔ طرح طرح کی خوشبوؤں اور خوش آواز لونڈیوں کے ساتھ مسرور و مطمئن کئے جاؤ اور سب سے مبارک یہ کہ انبیاء ، صدیقین شہداء اور صالحین کے ساتھ مقام علیین میں عزت و رفعت بخشے جاؤ ۔"

للہ شریف میں علم و عرفان کی بارش

للہ شریف ۔ ۵ ۔ ۶ جون جامع مسجد للہ بھیرہ میں زیر صدارت الحاج حضرت مولانا فضل محمد صاحب سجادہ نشین ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔

۵ جون بعد نماز ظہر جلسہ کی کارروائی کا آغاز حسین احمد فرزند ارجمند حضرت مولانا گلشیر صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے کیا ازاں بعد قاضی عبداللطیف صاحب نے مدح صحابہ اور فضائل اہلبیت پر ایک مدلل تقریر فرمائی رات کے لئے حضرت مولانا سید عطاء المنعم صاحب کی تقریر کا اعلان کیا گیا ۔ اعلان سننے کے بعد لوگ مغرب کی نماز سے فارغ ہو کر جلد ہی مسجد میں اکٹھے ہونا شروع ہو گئے اور قبلہ شاہ صاحب کے ارشادات سننے کے لئے بے قرار بیٹھے رہے ۔ جوں ہی قبلہ شاہ صاحب سٹیج پر تشریف لائے تو فضا نعرۂ تکبیر ۔ اللہ اکبر ۔ حضرت امیر شریعت زندہ باد سید عطاء المنعم شاہ صاحب زندہ باد کے نعروں سے گونج اٹھی رات کے دس بجے شاہ صاحب نے تقریر کا آغاز کیا ۔ آپ نے بھی فضائل صحابہ پر تقریر کی ۔ اور فرمایا کہ اگر کسی نے کسی ایک صحابی پر انگلی اٹھائی تو وہ حقیقت میں رسول اللہ پر انگلی اٹھے گی ۔ غرضیکہ آپ نے ایک جامع تقریر فرمائی ۔ لوگ ایسے بیٹھے تھے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں ہے آپ نے رات ۱۲ بجے تک تقریر فرمائی جو کہ بڑی مقبول ہوئی ۔ دوسرے دن دس بجے قاضی عبداللطیف صاحب نے کرامت اولیاء پر تقریر کی اور بعد نماز ظہر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے رحمۃ للعالمین کے موضوع پر ایک خاص انداز میں تقریر کی ۔ جو کہ بہت ہی پسند کی گئی ۔ جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا ۔ جلسہ کی کامیابی پر لوگوں نے چوہدری محمد وارث خان کو مبارکباد دی ۔

(ملک محمد فیاض حسین از نارمنڈی)

بقیہ صفحہ ۵

وہ قدیم اور خدا تعالےٰ کا کلام ازلی ہے لیکن قلم اور تختی یعنی جس نے ظاہر میں لکھا اور جس جگہ لکھا گیا وہ دونوں مخلوق یعنی حادث ہیں کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دل بھی مخلوق ہے اور جبرئیل بھی مخلوق ہیں اور جو کچھ جبرئیل کے واسطہ سے لکھا گیا ہے وہ قدیم ہے پس اب سمجھ لو کہ قرآن قدیم ہے اور یہی اللہ کا علم ہے

قرآن کا محافظ خود اللہ تعالےٰ ہے

" بے شک ہم نے ہی اس قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم خود ہی اس کے محافظ ہیں

(پ ۱۴ ۔ ع ۱)

روایات میں ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے قلم کو پیدا کیا تو اس کو حکم دیا لکھو ' اس نے پوچھا کیا لکھوں ؟ ارشاد فرمایا کہ مخلوق کے متعلق میرے علم کو لکھو " اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کا علم مخلوق کے متعلق جو کچھ ہے وہ لکھا ہوا ہے پھر بھی علم الٰہی کو کوئی مخلوق نہیں کہتا ۔ تو قرآن اگر دلوں میں لکھا جاتا ہے تو اس سے اس کا مخلوق ہونا کیونکر لازم آگیا ؟ اور ایمان بھی لکھا ہوا ہے ۔ چنانچہ ارشاد ہے كَتَبَ فِي قُلُوبِهِمُ الْإِيمَانَ (پ ۲۸ ع ۳) اللہ نے ان کے دلوں میں ایمان لکھ دیا بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ ۔" بلکہ وہ تو روشن آیتیں ہیں ان لوگوں کے سینہ میں جن کو علم دیا گیا ہے ۔

پس قرآن ہمارے سینوں میں محفوظ ہونے پر بھی آیات بینات ہی ہے مخلوق نہیں ہو گیا گو ہمارے سینے اور دل مخلوق ہیں ۔

اور اس کتاب کی کیفیت قرآن دلوں میں کس طرح محفوظ ہوتا ہے ۔ اس کی کیفیت نہ پوچھو اور دلوں میں اس کے جم جانے کی صورت کو نہ پوچھو ۔ کیونکہ اس کے بیان کرنے کے لئے ملکوت کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازہ کو کھولنا پڑے گا کیونکہ کتابت کے لئے تختی کی بھی ضرورت ہے اور سیاہی قلم کی بھی ' اور ایک لکھنے والا اور اس کا ارادہ اور علم بھی چاہیئے اور یہ سب باتیں علوم مکاشفہ سے تعلق رکھتی ہیں جن کو بیان نہیں کیا جا سکتا ۔ کیونکہ ان کا جان لینا اولیاء کا آخری درجہ ہے اور انبیاء علیہم السلام کا پہلا درجہ ہے ۔ ✣

دینی مدارس

دارالعلوم حقانیہ کا عظیم الشان سالانہ جلسہ دستاربندی

دارالعلوم حقانیہ کا سالانہ اجلاس دستاربندی زیر سرپرستی حضرت حکیم الاسلام علامہ قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند ۲۳ ر ۲۴ جون ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ اتوار مطابق ۱۹ - ۲۰ محرم ۱۳۸۲ھ کو انشاء اللہ العزیز حسب روایات سابقہ پوری شان و شوکت سے منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں فارغ التحصیل طلباء کی دستاربندی ہوگی۔ اور حضرت قاری صاحب موصوف کے علاوہ ملک بھر کے ممتاز علماء کی دستاربندی ہوگی۔ اور حضرت قاری صاحب موصوف کے علاوہ ملک بھر کے ممتاز علماء و زعماء شرکت فرما رہے ہیں۔ تمام مسلمانوں سے گذارش ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر جلسہ کی رونق کو دوبالا فرما کر خدام دارالعلوم کو شکریہ کا موقعہ دیں۔

(مولانا) عبدالحق (صاحب) مہتمم دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ ضلع پشاور

جمعیۃ طلبہ گیدڑ رلوبہ سرانہ کا انتخاب

مدرسہ تجوید القرآن گیدڑ پور میں بچوں کی ایک جماعت منتخب ہوئی۔ جن کا نظریہ ہفتہ میں ایک دن جمع ہو کر اللہ تبارک تعالیٰ کا اٹل دین سیکھنے اور سکھانے کی مشق کرتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ارادوں کو مضبوط فرمائے۔ جمعیۃ میں مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے بھائی ہمایوں صاحب کو صدارت کے لئے منتخب کیا اور بھائی محمد بشیر صاحب کو ناظم اور بھائی محمد اشتیاق صاحب کو خزانچی منتخب کیا گیا۔

نیز۔ اس مدرسہ کو زیادہ کامیاب بنانے کے ارادہ سے یہ سوچا گیا تھا کہ تین چار بچے ایسے ہونے چاہئیں جو کہ دین کی باتیں سیکھ کر قرب و جوار کے دیہاتوں اور مویشی چرانے والوں میں قرآن سنائیں تاکہ سب کو قرآن کریم کی طرف توجہ ہو۔ تو اس دینی کام کو اپنانے کے لئے کافی بچوں اور ان کے والدین نے اپنی خدمات پیش کیں۔ (محمد بشیر ناظم جمعیۃ)

علامہ احمد اللہ خان صاحب کی مجاہدانہ تقریر

شبقدر فورٹ۔ آج یہاں جامع مسجد شبقدر فورٹ کی وسیع میدان میں ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی۔ تلاوت قرآن حکیم کے بعد علامہ سرحد مولانا احمد اللہ خان فاضل دیوبند ناظم اعلیٰ نظام العلماء اسلام ضلع پشاور نے فلسفہ شہادت امام حسین رضی اللہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا کہ امام حسین رضی اللہ عنہ نے جان کی بازی لگا کر مسلمانوں پر ایک عظیم احسان کیا ہے یہ ایک ایسی قربانی ہے جس کا مثال دنیا تا قیامت پیش نہیں کر سکتی۔ آج بھی دنیا میں ہر ظالم یزید اور ہر مظلوم حسین رضی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے آج اگر ہم حضرت امام حسین کے نقش قدم پر گامزن ہوئے تو دنیا کی کوئی طاقت ہمارا مقابلہ نہیں کر سکتی مولانا نے آخر میں تمام پاکستانی مسلمانوں سے عموماً اور نوجوان طبقہ سے خصوصاً اپیل کی کہ وہ بہت تیزی کے ساتھ شریعت محمدی کو عملاً اپنائیں۔

(محمد عثمان خطیب جامع شبقدر فورٹ)

علاقہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تبلیغی جلسے

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مدرسہ عربیہ رحمانیہ چک نمبر ۳۸۱ کاہلواں کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل چکوک میں عظیم الشان تبلیغی اصلاحی جلسے ۱۵ تا ۲۰ جون تک منعقد ہونے قرار پائے ہیں

چک فیروز مورخہ ۱۵ جون جمعۃ المبارک
چک ۹۹ ۱۶ ر ر ہفتہ
چک ۳۸۴ اڑخورد ۱۷ جون اتوار
چک ۲۷۷ بی ۱۸ جون پیر
چک ۳۷۹ کلویاں ۱۹ ر بروز منگل
چک ۳۸۱ کاہلواں ۲۰ ر بدھوار

مذکورہ بالا تبلیغی اجلاس بعد از نماز عشاء منعقد ہوں گے ان میں خطاب فرمانے والے علماء کرام و نعت خواں حضرات کے اسماء گرامی مندرجہ ذیل ہیں۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب مہتمم منٹگمری۔ حضرت مولانا محمد عمر صاحب لودھیانوی خطیب غلہ منڈی ٹوبہ۔ حضرت مولانا حافظ عبدالخالق صاحب جالندھری۔ حضرت مولانا غلام یسین صاحب فیاضی اور صوفی محمد صدیق صاحب لدھیانوی صاحبزادہ ضیاء الدین صاحب جالندھری۔

(عتیق لودھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ)

اک پیر کو یہ وقت پہ الہام ہوگیا

(از شاعر حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم)

اک بایزید وقت کا "بسطام" ہوگیا
گجرات شہر کا بھی بڑا نام ہوگیا

حجت نہیں ہیں جس کیلئے قاسم و رشید
اس دور میں وہ حجت اسلام ہوگیا

جسم رسول پاک تھی روح سے تہی
شہر جناب کا تو چلو عام ہوگیا

تحریر سے مباحثہ کرنا روا نہیں
اک پیر کو یہ وقت پہ الہام ہوگیا

کیا خوب ہیں یہ رند عجب ہے یہ میکدہ
مینا یہاں جو ٹوٹ گئی جام ہوگیا

چکوال والے خوش ہیں کہ اس شوخ و شنگ سے
آخر شروع نامہ و پیغام ہوگیا

زندہ حضور روضۂ اطہر میں ہیں یہ بات
اب کیسے مان لوں کہ میں بدنام ہوگیا

اختر کا نام جب کبھی لیا اس کی بزم میں
وہ شوخ سن کے لرزہ براندام ہوگیا

جامعہ رشیدیہ منٹگمری میں شہادت کانفرنس

۲۹ - ۳۰ جون کو جامعہ رشیدیہ منٹگمری کے زیر اہتمام عظیم الشان شہادت کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس میں (۱) ابن امیر شریعت حافظ سید عطاء المنعم شاہ (۲) مولانا عبدالقادر صاحب آزاد ربانی وسلامی مشن (۳) حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ (۴) حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء ایم پی اے (۵) آغا شورش صاحب کشمیری (۶) ارسید امین گیلانی کو دعوت دی گئی ہے

کانفرنس سے تعاون اور شرکت کا ابھی سے انتظام کرلیں۔

حقانیہ کے جلسہ کیلئے تعلیم القرآن عمرزئی سے تعطیل

قاضی فضل دیان ناظم اعلیٰ دارالعلوم تعلیم القرآن عمرزئی (ضلع پشاور) اطلاع دیتے ہیں۔ کہ مورخہ ۲۳ ر ۲۴ جون کو دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے سالانہ عظیم الشان جلسہ دستاربندی کے موقع پر دارالعلوم عمرزئی میں دو دن تعطیل رہے گی یہ فیصلہ دارالعلوم عمرزئی کے منتظمین نے طلباء کی ایک درخواست کے جواب میں کیا جس میں طلباء نے کہا کہ عاشورہ کی تعطیلات کے بجائے ہمیں دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسہ دستاربندی کے موقع پر چھٹی دی جائے اس عظیم الشان اجلاس میں دارالعلوم عمرزئی کے سربراہ، جملہ اساتذہ اور طلبہ شریک ہونگے ناظم اعلیٰ دارالعلوم عمرزئی نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے ایمانی جذبہ سے اس دینی تبلیغی تاریخی جلسہ دستاربندی میں جوق در جوق شریک ہو کر اس کی مالی و جانی سرپرستی فرما کر دینی اخوت کا ثبوت دیں۔

(ناظم نشر و اشاعت)

ناظرین

خط و کتابت میں اپنے چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں تاکہ تعمیل ارشاد میں دیر نہ ہو۔

اہم خبریں

محمد علی بوگرہ اور منظور قادر کی جنگ اور صلح

مسٹر بوگرہ نے پارلیمنٹ میں منظور قادر
پر متعدد حملے کئے تھے اور اس کو پاکستان کی
راسپوٹین قرار دیا تھا - ایوان صدر میں دونوں
کی ملاقات ہوگئی اور آپس میں صلح کرلی - اب
پارلیمنٹ کی کارروائی سے بوگرہ ریمارکس
(تنقید) حذف کردئے جائیں گے - (انجام)
یہ جنگ کسی اصول کی وجہ سے نہ ہوگی
ورنہ اصولی اختلاف دبتے ہوئے صلح کیسے
ہوسکتی ہے - صلح ہوگی بھی تو رسمی ہوگی،
دلی نہیں ہوسکتی اور اگر اختلاف ہی اصولی نہ
ہو بلکہ مفیزی، اقتدار یا کسی معمولی دنیوی لیل
جیسے مقصد کے لئے ہو تو ایسا اختلاف نہ
قابل تعریف ہے نہ اس کی کوئی حیثیت ہے
اور یہ یقینی جلد ہو سکے ختم ہوجانا چاہئیے -
ہمارے سامنے موجودہ قومی پارلیمنٹ
کے بعض اونچے ممبروں نے بیان کیا کہ
سابق وزراء میں سے بعض عہدے دار قرآن
کے منکر تھے - العیاذ باللہ تعالےٰ - ہم
اپنی معزز حکومت سے عرض کرتے ہیں کہ
وہ وزارتوں کے تقرر کے وقت سب سے
پہلے یہ دیکھیں کہ وہ مسلمان بھی ہے یا نہیں -
کیونکہ اسلام اور احکام اسلام کو ماننے اور
ان پر عمل کرنے کے سوا ہماری فلاح و نجات
ناممکن ہے -

تبلیغی و اصلاحی جلسہ

مرکزی انجمن خدام الاسلام شہر
سجاول کی طرف سے حافظ الحدیث حضرت
مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری کو تبلیغی
اور اصلاحی جلسہ کے لئے دعوت عرض رکھی
گئی - آپ نے ۲۵ جون مطابق ۲۲ محرم
الحرام منگل کی رات کو سجاول کے لئے وعدہ
کیا - جو قبول کیا گیا اور حضرت مولانا صاحب
کو دفتر میں ایک تار بھی روانہ کیا گیا ہے کہ آپ
۲۵ جون پیر کے روز صبح سویرے حیدرآباد اسٹیشن
پر پہونچیں ایک ممبر آپ کے استقبال کے لئے
موجود ہوگا - انشاء اللہ حضرت مولانا مقررہ تاریخ
پر تشریف لے آئیں گے اور منگل کی رات
بڑا شاندار جلسہ ہوگا امید ہے کہ مسلمان بھائی
کثیر تعداد میں شریک ہوکر اجر دارین حاصل
کریں گے -

(مولانا محمد ہاشم - سیکریٹری انجمن)

حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کی آمد

حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب
مدظلہ مہتمم دارالعلوم دیوبند ۱۴ جون ۶۲ء
کو رونق افروز سرگودھا ہوئے آپ کے
ہمراہ حضرت مولانا خیر محمد صاحب مدظلہ
بھی تھے - ۱۴ جون صبح کو جامع مسجد گول چوک
میں درس قرآن دیا اور رات کو جامع مسجد
بلاک ۱۹ میں زیر صدارت حضرت مفتی
محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد مدظلہ
تقریر کرتے ہوئے علم وعرفان کے موتی
بکھیرے - تقریر کا خلاصہ آیندہ اشاعت
میں آئے گا - ایک خاص بات یہ تھی کہ
آدمیوں کے اس ٹھاٹھیں مارتے ہوئے
سمندر میں ایک منکر حیات النبی بھی نظر
نہ آتا تھا جو اپنے کو ہمیشہ دیوبندی کہتے
ہیں - دن کے وقت حضرت قاری صاحب
مدظلہ نے تقریباً دو گھنٹہ تک عوام و علماء
کی خصوصی مجلس میں حیات النبی صلی اللہ
تعالےٰ علیہ وسلم پر سیر حاصل تبصرہ کیا -
اور اس مسئلہ کو دلائل سے ثابت کیا جو
آیندہ کسی اشاعت میں قارئین کے سامنے
پیش کئے جائیں گے -

آئین میں ترمیم

پہلے آئین میں یہ بات
تھی کہ جو ممبر وزیر بنا
دیا جاتے وہ ممبر ممبر نہ رہے گا - مگر اب
صدر پاکستان نے اس میں ترمیم کردی ہے
کہ وہ باوجود وزیر بننے کے ممبر رہ سکیں گے -
(امید کرنی چاہیئے کہ دوسری خامیاں بھی
دور کرنے کی کوشش کی جائے گی)

جنرل سیلان پر نئے سرے سے مقدمہ

فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم کے کمانڈر جنرل سلان
کو جس کی گردن پر ہزاروں بے گناہ الجزائریوں
کا خون ہے عمر قید کی سزا دی گئی تھی جس سے
جنرل ڈیگال اور دیگر انصاف پسند فرانسیسیوں
نے یہی سمجھا کہ فیصلہ کرنے والی عدالت نے
رشوت لے کر اس کو سزائے موت سے بچایا
ہے اب محکمہ استغاثہ نے اس پر دوبارہ
مقدمہ چلانے کی اجازت طلب کی ہے -

انڈونیشیا

انڈونیشیا کے مجاہدوں اور
ہالینڈ کے فوجیوں میں
جھڑپیں جاری ہیں دوطرفہ نقصان جانی ہورہا ہے

لاہور میں نظام العلماء کے زیر اہتمام

جلسہ عظیم الشان

بعد از نماز عشاء

۲۸ رجون ۶۲ء کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب (ممبر
قومی پارلیمنٹ) کی زیر صدارت، باغ بیرون موچی دروازہ میں نظام العلماء
مغربی پاکستان کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہو رہا ہے - علاقہ بھر
کے علماء کرام شریک ہوں گے - عالم اسلام اور پاکستان کے موجودہ ملکی اور مذہبی
حالات پر اسلامی روشنی میں تبصرہ کیا جائے گا - حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ
نظام العلماء مغربی پاکستان (ممبر صوبائی اسمبلی) بھی تقریر فرمائیں گے - اجلاس کو حضرت
مولانا عبیداللہ انور صاحب خلف رشید قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ
اور دیگر ذمہ دار علماء کرام رونق بخشیں گے - تمام مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ
جلسہ کی رونق کو دوبالا کرتے ہوئے زندہ دلی کا ثبوت دیں -

العبد - منظور الحق خطیب جامع مسجد سعدی پارک ناظم اعلیٰ نظام العلماء لاہور

الجزائری حریت پسندوں اور فرانسیسی خفیہ تنظیم میں سمجھوتہ

امریکہ سے رائٹر نے خبر دی ہے کہ الجزائری
حریت پسندوں اور فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم میں
سمجھوتہ ہوجائے گا اس کی رو سے الجزائر
کی آزادی کے بعد فرانسیسی دہشت پسندوں
کو عام معافی دے دی جائے گی - اور
فوج اور پولیس میں فرانسیسی آبادی کو حصہ
دیا جائے گا -

لاہور سعدی پارک میں عظیم الشان جلسہ

۱۶ جون کو سعدی پارک میں سنی مسلمانوں کا
عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت
مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی منعقد
ہوا جس میں حضرت علامہ خالد محمود صاحب
پروفیسر صدر آل پاکستان تنظیم اہل سنت
نے عالمانہ تقریر میں واقعات کربلا کے تحقیقی
حالات پر روشنی ڈالی - حضرت مولانا منظور الحق
صاحب خطیب سعدی پارک نے جلسہ
کے اغراض و مقاصد بیان کئے اور
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
نے مفصل تقریر کی جس میں اسلامی حکومت
کا قرآنی پروگرام بیان کیا -

ذوالجناحی جلوس پر لاٹھی چارج

کراچی میں عاشورہ کے روز شیعوں کا ذوالجناحی
جلوس جا رہا تھا جلسے کے ہمراہ ڈی سی
اور ڈی آئی جی جیسے ذمہ دار افسران بھی
تھے - مگر بعض افراد نے اپنے حدود
اعتدال سے آگے بڑھ گئے اور افسروں

مژدۂ جانفزا

الجزائر میں امن و امان

پہلے کی اطلاع مشکوک تھی - مگر اب تونس
کی ایک اطلاع نے اس امر کی تصدیق کردی ہے
کہ الجزائر کے اندر فرانس کی خفیہ فوجی تنظیم
اور حریت پسندوں میں سمجھوتہ ہوگیا ہے اور
دہشت پسندوں نے تخریبی پروگراموں کے
تمام منصوبے منسوخ کردئے ہیں
- دہشت پسندوں نے کہا ہے کہ
یہ فیصلہ کسی بیرونی دباؤ سے نہیں ہوا بلکہ
الجزائر میں مقیم یورپین باشندوں کی بہتری
کے پیش نظر کیا گیا ہے - دوسری طرف
حریت پسندوں کے نمایندے ڈاکٹر شوقی
مصطفےٰ نے بھی کہا کہ سمجھوتے کے بعد ملک
میں امن وامان قائم ہوجائے گا - اور یکم جولائی
کے ریفرنڈم کے بعد ملک میں امن و سلامتی
اور ترقی کے نئے دور میں داخل ہوجائے گا
ہم اللہ تعالےٰ کا ہزار ہزار شکر کرتے ہیں
کہ الجزائری مسلمانوں کی قربانیاں رنگ لائیں اور
اب شمالی افریقہ کی عرب حکومتیں ایک نئے دور
میں داخل ہوجائیں گی -

تک کی پرواہ نہ کی چنانچہ پولیس کو مجبوراً
لاٹھی چارج کرنا پڑا ۱۸ جون کو صوبائی اسمبلی
میں کراچی کے ایک ممبر نے اس سلسلہ
میں تحریک التواء پیش کی - لیکن ایوان
کی کثرت رائے کی وجہ سے انہوں نے اپنی
تحریک واپس لے لی -

غازی خدا بخش ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر
ہفت روزہ ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا -

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

ٹیلیفون نمبر ۶۷۰۱۵

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ○ جمعہ - ۱۶ - شوال ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۱۲)

نظام العلماء مغربی پاکستان کا سہ سالہ انتخابی اجلاس

ملک کے گوشہ گوشہ سے علماء کرام کی آمد

نظام العلماء مغربی پاکستان کا مرکزی اجلاس ۲۱ مارچ ۶۲ء کو لاہور (شیرانوالہ دروازہ) میں ہونا قرار پایا تھا۔ حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کی وجہ سے نظام العلماء کی امارت کا مسئلہ خاص طور پر جاذب توجہ ہے۔ علماء کرام کا یہ عظیم اور ذمہ دار اجتماع نئے آئین پر بھی غور کر رہا ہے اور بعض دیگر ملکی مفاد کے مسائل بھی زیر غور ہیں۔

سابق صوبہ سرحد اور جنوبی پنجاب کے علماء کرام منگل کی صبح سے لاہور پہنچنا شروع ہو گئے ہیں۔ ہزارہ کے مندوبین بھی آ چکے ہیں۔ سندھ کے بلند پایہ علماء بھی لاہور پہنچ گئے ہیں۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی کے پہنچنے کی اطلاع بھی آ گئی ہے۔

سبی اور کوئٹہ بلوچستان کے علماء بھی پہنچ چکے ہیں اور مہمان جمع ہو رہے ہیں۔

اجلاس کے ایجنڈا میں قانون کے مطابق سہ سالہ انتخاب کے سوا اسلام کی مختلف خدمات بھی شامل ہے۔ آئندہ اشاعت میں اجلاس کی مکمل کارروائی شائع ہو سکے گی۔

نظام العلماء کی اپیل کے برکات

فلم بند ہو گئی

اٹلی اور امریکہ کی فلم ساز کمپنی نے آنحضرت صلے اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو فلما کر سامان تفریح بنانے کا ناپاک ارادہ کیا تھا جس کے خلاف ہر طبقہ کے مسلمانان پاکستان نے احتجاج کیا۔ نظام العلماء مغربی پاکستان نے تمام شاخوں تمام خطیبوں اور دیندار مسلمانوں سے اپیل کی تھی کہ وہ اس کے خلاف شدید احتجاج کریں چنانچہ اس کے بعد ہزاروں جگہ مسلمانوں نے جلسے کئے الحمد اللہ تعالیٰ کہ ہمارا احتجاج کامیاب ہوا اور بعض اخباروں نے یہ اطلاع دی ہے کہ فلم ساز کمپنی نے اپنا ارادہ منسوخ کر دیا۔

سرزمین الجزائر پر آزادی کا سورج طلوع ہو گیا

مسلمانان عالم کے لئے مژدۂ جانفزا

للّٰہ الحمد ہر آں چیز کہ خاطر میخواست — آخر آمد زپس پردۂ تقدیر پدید

اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ الجزائر کے عرب مجاہدین کی قربانیاں رنگ لائیں۔ جنہوں نے ساڑھے سات سال تک خاک و خون میں تڑپتے ہوئے کفر کی عظیم مادی طاقت کے مقابلہ میں ضعف و ناتوانی اور مادی ذرائع و وسائل کی کمی کے باوجود صبر و استقامت اور ایثار و قربانی کی وہ مثال پیش کی جس کی نظیر پیش کرنے سے دنیا قاصر ہے۔ اس عرصہ میں تقریباً آٹھ لاکھ عرب شہید ہوئے تقریباً بیس لاکھ نظر بند اور شہر بدر کئے گئے۔ ان عربوں نے پہلے قرنوں کی یاد تازہ کرتے ہوئے ثابت کیا کہ حق اپنے پیرووں کے صبر و استقامت کے اسلحہ کے ذریعہ ہمیشہ باطل پر غالب آتا ہے۔

آج فرانس نے مجبور ہو کر ان الجزائری مجاہدین سے صلح کی گفتگو شروع کی جن کو پہلے وہ قابل ہی نہیں سمجھا جاتا تھا۔ یہ گفتگو پہلے سوئیٹزرلینڈ کے کسی خفیہ مقام پر ہوئی اور آخر کار پورے شرائط طے کرنے کے لئے ایویان کے مقام پر فریقین کے نمائندے اکٹھے ہوئے آخر کار ۱۹ مارچ ۶۲ء کو فریقین نے جنگ بندی کا اعلان کر دیا اور اصولاً الجزائر کی آزادی تسلیم کر لی گئی عارضی اور عبوری دور کے لئے پہلے وزیر اعظم یوسف بن خدہ مقرر ہوئے۔ الجزائری پولیس امن کی ذمہ دار ہوگی۔

انتظامی کونسل میں الجزائری عرب فرانسیسی اور غیر جانبدار قسم کے افراد شریک ہونگے اور فرانسیسی فوج کا انخلاء تقریباً ایک سال میں مکمل ہو جائے گا۔ پرانے الجزائری لیڈر رہا کر دئے گئے ہیں۔ دنیا کی مختلف حکومتوں نے اس سمجھوتے پر فریقین کو مبارکباد دی ہے۔ پاکستان میں چراغاں کی تیاری ہو رہی ہے۔

ایک خطرہ

اس خوشی میں ایک افسوسناک حقیقت بھی شامل ہے وہ یہ کہ فرانسیسی فوجی درندوں نے ایک خفیہ تنظیم قائم کر رکھی ہے۔ جو اس معاہدہ کو ہر طرح ناکام بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ان کے سربراہ جنرل سلان نے اعلان کیا ہے کہ تخریبی سرگرمیاں تیز کر کے ملک کے نظم و نسق پر قبضہ کر لیا جائے۔

ادھر وزیر اعظم الجزائر یوسف بن خدہ نے عربوں کو چوکس رہنے کی ہدایت کی ہے تمام مسلمانوں کو عاجزی کے ساتھ دعائیں مانگنی چاہئیں کہ اللہ تعالیٰ الجزائری عربوں کو ہر طرح محفوظ فرمائے۔ آمین۔

مسلمان بیوی

(قسط ۱۲)

اٹھنے بیٹھنے کا طریقہ

جس سے لوگ ادب سے ملو۔ نرمی سے بولو۔ محفل میں تھوکو نہیں وہاں ناک صاف مت کرو۔ اگر ایسی ضرورت ہو وہاں سے الگ چلی جاؤ وہاں اگر جماہی یا چھینک آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لو۔ آواز پست کرو۔ کسی کی طرف پشت مت کرو۔ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ دے کر مت بیٹھو۔ انگلیوں کو مت چٹخاؤ۔ بلاضرورت بار بار کسی کی طرف مت دیکھو۔ ادب سے بیٹھی رہو۔ بہت مت بولو بات بات میں قسم مت کھاؤ۔ جہاں تک ممکن ہو خود کلام مت شروع کرو۔ جب دوسرا شخص بات کرے خوب توجہ سے سنو۔ تاکہ اس کا دل نہ بجھے۔ البتہ اگر گناہ کی بات ہو مت سنو۔ یا تو منع کر دو یا وہاں سے اٹھ جاؤ۔ جب تک کوئی شخص بات پوری نہ کرے درمیان میں مت بولو۔ جب کوئی آئے اور محفل میں جگہ نہ ہو۔ ذرا اپنی جگہ سے کھسک جاؤ۔ مل مل کر بیٹھ جاؤ تاکہ جگہ ہو جائے۔ جب کسی سے ملو یا رخصت ہونے لگو۔ السلام علیکم کہو۔ اور جواب میں وعلیکم السلام کہو اور طرح طرح کے الفاظ مت کہو۔

سسرال والوں کے ساتھ آداب معاشرت

خوشدامن کا ادب ہر حال میں مثل اپنی والدہ مشفقہ کے کرو۔ ہر وقت ان کی رضامندی کو مقدم سمجھو خواہ تم کو تکلیف ہو یا راحت۔ لیکن ان کی مرضی کے خلاف ایک قدم بھی نہ چلو۔ زبان سے کوئی ایسا لفظ مت نکالو جس سے ان کو کلفت ہو۔ جب انہیں خطاب کرو یا کوئی بات کرو تو ایسے الفاظ استعمال کرو جو بزرگوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔ خوشدامن تم کو اگر کسی امر میں تنبیہ کریں تو خاموشی سے سن کر اگر بغرض محال وہ ناگوار اور تلخ بات بھی کہیں تو خاموش رہو پلٹ کر جواب نہ دو ان کی خدمت مثل اپنی والدہ کے کرو۔ اگر کسی کام کو دوسرے سے کہیں تو تم اس کو اپنی طرف سے انجام دو۔ خسر کی تعظیم اور احترام مثل اپنے والد مہربان کے کرو جس طرح ہم نے خوشدامن کے ساتھ کلام کرنے میں ادب کا بیان کیا ہے اسی طرح یہاں بھی لحاظ رکھو مثلاً کوئی دریافت کرے کہ فلاں معاملہ میں انہوں نے کیا کہا ہے تو تم جواب میں کہو کہ اس طرح فرمایا ہے۔ حتی الامکان ان کے آرام پہنچانے اور ان کی خدمت کرنے میں کوشش کرتی رہو۔ کسی تقریب وغیرہ میں جانا ہو تو اپنے شوہر یا خسر یا ساس سے اجازت لے کر جاؤ وہ اجازت دیں تو جاؤ ورنہ مت جاؤ۔ نندوں دیورانی جیٹھانی کے ساتھ مثل اپنی بہنوں کے برتاؤ کرو۔ چھوٹی ہوں تو چھوٹی بہنوں کی طرح برتاؤ کرو۔ کیونکہ جیسا تم ان سے برتاؤ کروگی۔ ویسا ہی برتاؤ وہ تمہارے ساتھ کریں گی۔ آپس میں ایک دوسرے کی برائی نہ کرو۔ کسی میں کوئی عیب یا برائی دیکھو تو دوسرے سے اس کا ذکر نہ کرو کسی کی برائی اس کے پیٹھ پیچھے کرنا غیبت ہے اور غیبت بہت بڑا گناہ ہے۔ غیبت ہی سے آپس میں رنجش و لڑائی جھگڑے ہوتے ہیں بعض عورتیں کہہ دیتی ہیں کہ ہم کوئی غلط تھوڑی کہہ رہے ہیں۔ اس میں وہ برائی موجود ہے۔ یاد رکھو کہ غیبت اسی کا نام ہے کہ کسی کے پیٹھ پیچھے اس کی برائی کا ذکر کیا جائے اور اگر اس میں وہ برائی نہیں ہے اور پھر کی جائے تو وہ بہتان ہو جائے گا اور یہ غیبت سے بھی زیادہ گناہ ہے۔ جو بچے تمہارے خسر کی یا ان کے قریبی رشتہ داروں کی اولاد ہوں ان کے ساتھ نہایت شفقت و مہربانی سے پیش آؤ۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بڑوں کا ادب نہ کرے اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

جہاں تک ہو سکے اس بات کا خیال کہ چھوٹوں پر شفقت اور بڑوں کی تعظیم ان کے حسب مراتب ہونی چاہیئے۔ گھر میں اگر خادمہ ہو تو اس کی طاقت سے زیادہ اس سے کام نہ لو اگر کوئی کام اس پر بھاری ہو تو اس کی مدد کرو۔ کہ اگر کبھی خادمہ کے سر میں درد ہو، یا بیمار ہو تو اس کا کام خود کر لیا۔　　باقی آئندہ

اپنا پتہ صاف اور خوشخط اردو میں لکھئے۔

مسلمان بچوں کی تربیت

قسط ۶

از مولانا ظفیر الدین صاحب، مرتب فتاوی دار العلوم دیوبند

یہ بھی اولاد اور اولاد کی اولاد کے ساتھ غایت محبت اور خیر خواہی کا نتیجہ تھا کہ جوں ہی بچی وجود کی دولت سے نوازی گئی ماں کا ہاتھ دعا کے لئے اٹھ گیا کہ خداوند قدوس اس بچی اور اس کی ہونے والی اولاد کو شیطان کے تصرف سے محفوظ رکھنا، چنانچہ یہ ان کی دعا مقبول ہوئی صحیحین میں مذکور ہے کہ شیطان ہر بچہ کو ولادت کے وقت چھیڑتا ہے اور اس کے چھیڑنے سے بچہ چیختا ہے۔ بجز حضرت مریم اور آپ کے فرزند دلبند حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کہ جن کو اللہ تعالے نے ان کی چھیڑ چھاڑ سے اپنی حفاظت میں رکھا اور اس طرح ان کی والدہ کی دعا ان کے حق میں رحمت بن کر محافظ بن گئی۔

درس خیر خواہی

اس قرآنی آیت میں بھی اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اولاد کی خیر خواہی ماں باپ کا منصبی فریضہ ہے کہ ان کو دنیا سے پہلے اپنی اولاد کے لئے دین کی فکر کرنی چاہیئے جو اصل زندگی ہے اور جس پہ زندگی کا دار و مدار ہے۔

اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ بچوں کو شیطانی حملوں سے بچانا اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات پر چلانا ان لوگوں کا فرض ہے جو قرآن پاک پہ ایمان رکھتے ہیں اور اس کتاب مقدس کو ایمان سمجھا جانتے ہیں دوسرے الفاظ میں یوں سمجھئے کہ انسان کے دشمنوں کی ایک جماعت ظاہر ہوتی ہے اور ایک جماعت نگاہوں سے اوجھل، اور دونوں ہی اپنے اپنے طور پر حملہ آور ہوتی ہیں، والدین کا فرض ہے کہ ان دونوں حملوں سے حفاظت کا اہتمام کریں۔

حضرت زکریا کی دعا

حضرت زکریا علیہ السلام کا واقعہ قرآن کریم تفصیل سے منقول ہے کہ آپ اخیر عمر کو پہونچ گئے اور کوئی اولاد نہیں ہوئی آپ کی اہلیہ بھی بانجھ تھیں، گویا ظاہری اسباب نے کوئی امید باقی نہیں رکھی تھی۔ لیکن اولاد کی ضرورت نے چین لینے نہیں دیا اور دعا کی و۔

"اس موقع پر حضرت زکریا علیہ السلام) نے اپنے رب سے دعا کی درخواست کی اے میرے رب خاص اپنے پاس سے مجھے کوئی اچھی اولاد دیجئے بیشک آپ دعا کے بہت سننے والے ہیں۔"

(سورۂ آل عمران - ۴)

اولاد سے مقصود

اور مقصد کا اظہار اس طرح فرمایا۔

"سو آپ خاص اپنے پاس سے ایک ایسا وارث دیجئے کہ وہ میرا وارث بنے اور یعقوب (علیہ السلام) کے خاندان کا وارث بنے اور اس کو اے میرے پروردگار پسند بنا دیجئے۔" (مریم - ۱)

یعنی ایسا لڑکا عطا کیا جائے جو علوم اور تبلیغ دین میں میرا وارث قرار پائے اور ساتھ ہی وہ میرے جد امجد حضرت یعقوب علیہ السلام کے خاندان کے علوم متوارثہ میں ان کا وارث اور صحیح جانشین بن سکے اور اپنے پاکیزہ اعمال و اخلاق کی وجہ سے پسندیدہ اور مقبول بارگاہ ہو یعنی عالم بھی ہو اور عامل بھی۔ رب العزت نے حضرت زکریا علیہ السلام کی یہ دعا قبول فرمائی اور ان کے گھر حضرت یحییٰ علیہ السلام کو پیدا کیا اور ان تمام صفات اور خوبیوں کا جامع بنایا جن کی دعا کی تھی

حضرت یحییٰ علیہ السلام کے متعلق ارشاد ربانی ہے۔

"اور ہم نے ان کو لڑکپن ہی میں سمجھ اور خاص اپنے پاس سے رقت قلب اور پاکیزگی عطا فرمائی تھی اور وہ اپنے والدین کے خدمت گذار تھے سرکشی اور نافرمانی کرنے والے نہ تھے۔" (مریم - ۱)

(باقی آئندہ)

جلسہ

مدرسہ عربیہ مظاہر العلوم کوٹ ادو کے زیر اہتمام مورخہ ۶-۷ اپریل بروز جمعہ ہفتہ عظیم الشان تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ جس میں مغربی پاکستان کے مشاہیر علمائے کرام شرکت فرما رہے ہیں۔ (مولانا) عبد الجلیل انصاری کوٹ ادو

ھفت روزہ ترجمان اسلام لاھور

۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء

عید آئی اور گزر گئی اور ہم کو سبق دے گئی

اسلام اللہ تعالےٰ کا دین ہے جس کے بغیر اللہ تعالےٰ کسی دین یا عمل کو قبول نہیں فرماتے، چنانچہ قرآن پاک کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللہِ الْاِسْلَامُ

(قطعی بات ہے کہ اللہ کا دین تو صرف اسلام ہے) دین وہی برحق کہلانے کے قابل ہے جو انسان کی فطرت کے مناسب، اس کی زندگی کے تمام شعبوں کی رہنمائی پر مشتمل اور دارِ آخرت کے فوز و فلاح کا ضامن ہو۔ صحیح تعلیم وہی ہو سکتی ہے جو حشو و زوائد اور بے ضرورت باتوں سے پاک اور انسان کے دینوی اور اُخروی ضروریات کا جامع ہو۔ بالفاظ دیگر اس میں بے ضرورت کوئی بات شامل اور ضرورت کی کوئی بات اس سے خارج نہ ہو۔

رمضان شریف کا مبارک مہینہ آیا جس میں مشرق سے مغرب تک کے ستر اسی کروڑ مسلمانوں نے تمام دن کھانا پینا اور نفس کی خواہشیں ترک کر کے جہاں وحدتِ ملی کا مظاہرہ کیا وہاں اس بات کا عملی ثبوت دیا کہ مسلمان کا کھانا پینا۔ بلکہ ازدواجی زندگی کے تقاضے تک احکم الحاکمین کے احکام و مرضیات کے تابع ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شہر رمضان میں غیبت چغلی فحش و بدکاری اور گناہ و معصیت کے ارتکاب والوں کے بارہ میں حدیث شریف میں ایسے کلمات وارد ہوتے ہیں کہ ایسے آدمی کی بھوک اور پیاس کی خدا کو کوئی ضرورت نہیں ہے۔ (او کما قال)

مطلب یہ ہوا کہ جس طرح اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ کس ماہ میں کھاؤ اور کس میں نہ کھاؤ۔ کس وقت تک کھاؤ اور کب کھانا بند کرو۔ وہاں یہ حکم بھی دیتا ہے کہ کیا کھاؤ اور کیا نہ کھاؤ۔ کیا بولو اور کیا نہ بولو، کیا کرو اور کیا نہ کرو۔ مسلمان اللہ تعالےٰ کا وہ غلام ہے جو صرف اپنے آقائے کریم و رحیم کے اشارہ ہی کا پابند ہے۔ وہ ساری مخلوقات سے اشرف و اکرم ہے بلکہ اس کو ساری مخلوق پہ حکومت کرنے اور ساری مصنوعاتِ باری تعالےٰ کو استعمال کرنے کی اجازت ہے۔ اسی کی خاطر سورج چاند اور ساری کائنات مسخر کی گئی ہے۔ وہ سب کا حاکم اور سب میں تصرف کرنے کا حق رکھتا ہے مگر اس شرط پہ کہ وہ خالق کل کا بندہ بنا رہے۔ وہ ایک کی غلامی اختیار کئے رہے وہ ہر وقت اپنے آقا کی خوشنودی اور رضاجوئی کو اپنا شیوہ بنائے رکھے۔ وہ جتنا بھی اپنے آقا کا پابند اور مقرب بنتا جائے گا آقا کی مخلوق اور آقا کے دوسرے بندے اس کے تابع اور مطیع بنے رہیں گے۔

تو ہم گردن از حکم داور مپیچ
کہ گردن نہ پیچد ز حکم تو ہیچ

اسلام کی عید بھی اللہ تعالےٰ کے احکام کی تعمیل کا ایک مظاہرہ اور اس کی روحانی اور دینوی ترقی کا پیش خیمہ ہے۔ بشرطیکہ اس کو اسی طرح سے سمجھا اور منایا جائے۔

اسلام کی عید دوسری قوموں کے تہواروں کی طرح نہیں ہے نہ اسلام کی عیدوں کو تہوار کہنا اور تہوار بنانا صحیح ہے۔ اسلام کی تمام باتیں تعمیل احکام خداوندی کی وجہ سے عبادت ہیں۔ اس کو بھی عبادت کی طرح ادا کرنا اور اس دن بھی اللہ تعالےٰ کی عبودیت کا مکمل مظاہرہ کرنا ہے۔ ہندوؤں کی ہولی میں ایک دوسرے پر رنگ پھینکا جاتا ہے۔ اور طرح طرح کی بے ہودگیاں کی جاتی ہیں، کسی تہوار میں جوا کھیلا جاتا ہے کسی پر دیئے جلائے جاتے اور آگ کی پوجا ہوتی ہے اور کسی میں کسی اور مخلوق یا مورتی کی عظمت کے گن گائے جاتے ہیں۔ مگر اسلام کی دو عیدیں ہیں۔ پہلی عید یہی عید الفطر ہے جو آئی اور گزر گئی۔

یہ عید ایک پاک عید ہے اس میں مہینے بھر کے روزوں کی توفیق پہ اللہ تعالیٰ کی شکرگزاری کی جاتی ہے اور اس کی عظمت کے نعرے لگائے جاتے ہیں اس خوشی میں پہلے صدقات دئے جاتے ہیں جن کو صدقۃ الفطر کہتے ہیں پھر تمام علاقے کے کلمہ گو ایک مقام پہ اکٹھے ہو کر اعلان کرتے ہیں کہ دنیا والو! اس دنیا میں حقیقی وحدت کی صورت ایک اور صرف ایک ہے وہ یہ کہ مخلوق اپنے خالق کے احکام کے سامنے سرنگون ہو جائے اور سارے مل کر اس کی عظمت و کبریائی کے نعرے لگائیں یہی انسان کی حقیقی ترقی کا راز ہے جس کو مادی دنیا والے تصور بھی نہیں کر سکتے۔ بھلا پیدا کرنے اور بنانے والی ذات اپنی مصنوعات اور مخلوقات کے نفع و نقصان کو پورا نہ سمجھے تو اور کون سمجھ سکتا ہے کیا یہ ممکن ہے کہ کسی چیز کے بنانے والا ہی اس کے اجزا ترکیبی اور ان کے خواص و فوائد کو نہ سمجھ سکے یا اس بنائی ہوئی چیز کے فوائد و منافع اور اس کو فائدہ یا ضرر پہنچانے والی اشیاء کو نہ جان سکے۔ ارشاد خداوندی ہے۔

اَلَا یَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ

"کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ حالانکہ وہ لطیف و خبیر ہے" اگر وہ خالق کل اور مہربان خدا راضی ہیں تو اسباب کی فراہمی کا بھی وہ انتظام کر دیتے ہیں۔ اگر دشمن کے مقابلہ میں فوج کی کمی ہو، تو وہ فرشتوں کا جوڑ بھی لگا سکتے ہیں۔ اگر اسلحہ کمزور ہوں تو وہ دشمن کے دلوں کو بھی مرعوب اور مغلوب کر سکتے ہیں۔ ان کے ہاں کس چیز کی کمی ہے۔ انہوں نے حکم دیا ہے کہ تم دشمن کے مقابلہ میں پوری پوری تیاری کرو۔ مگر ساتھ ہی یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ

وَمَا النَّصْرُ اِلَّا مِنْ عِنْدِ اللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ

(کہ امداد و نصرت غالب خدا ہی کی طرف سے ہوتی ہے) خیر القرون کا طویل زمانہ اس حقیقت کا شاہد عدل ہے بلکہ بعد کے ستر اسی سال تک کے کئی مسلمان بھی جو مادی لحاظ سے گزر پر ہو چکے تھے مگر اعتقادی اور للہیت کے لحاظ سے ابھی نہیں گرے تھے اور اللہ کی راہ میں مرنے کو وہ حقیقی زندگی تصور کرتے تھے۔ انہوں نے بھی دنیا کے بڑے حصے پر حکومت کرتے ہوئے اسلام کے عادلانہ نظام کی دھاک بٹھا دی تھی

اسلام کی عید ہمیں سبق دے گئی ہے کہ نفس کے جائز تقاضے یعنی حلال کھانا پینا اور اپنی بیوی کے پاس جانا بھی جب اللہ تعالےٰ کے حکم سے چھوڑا جا سکتا ہے تو حرام خوری اور نامحرموں کا اختلاط اور شیطنی ایجادات ڈانس اور گانے بجانے کی محفلیں کس طرح اسلامی ثقافت کا جزو کہلا سکتی ہیں۔

رمضان اور عید الفطر دونوں۔ اہل اسلام کے لئے یہ ہدایت چھوڑ گئے ہیں کہ کفر و اسلام کی جنگ میں حق کی فتح چاہتے ہو تو نفس کے دھوکوں سے بچو۔ اللہ تعالےٰ کے آسمانی قانون اور اس کے پاک رسول کی پاک تعلیمات کے مقابلہ میں نفس و شیطان کے حیلے بہانے پر دھیان نہ لاؤ۔ مغرب کی مادہ پرست دنیا کی نظر فریب سیاست، گمراہ کن تہذیب اور وسوسہ اندازی سے بچ کر اپنا متحدہ محاذ بناتے ہوئے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد: کا اعلان اور اس کی تاریخ پہ نظر رکھو کہ عاقبت کار تمہارے حق میں ہو جائے اللہ تعالےٰ ہمیں اس ہدایت پہ چلنے کی توفیق دے۔

فیلڈ مارشل صدر پاکستان کو ضروری مشورہ

محترم معاصر ترجمان سرحد پشاور نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ مارچ میں صدر پاکستان سے اپیل کی ہے کہ عائلی قوانین کے علماء اور عوام شدید مخالف ہیں چنانچہ صدر نے اس کا احساس کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ پارلیمنٹ اس میں ترمیم کرنے کی مجاز ہوگی۔ اس لئے مناسب ہے کہ محترم صدر صاحب اس قانون پر عمل درآمد ملتوی او معطل کر دیں نئی پارلیمنٹ جو فیصلہ کرے اس پہ عمل درآمد ہو۔

ہم اس تجویز میں ذرا سی ترمیم کرتے ہوئے صدر صاحب کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ کم از کم یہ کیا جائے کہ جو علماء کرام اس پہ عمل نہیں کرتے یا اس کو صحیح نہیں کہتے ان کے خلاف قانونی کارروائی نہ کی جائے۔ اور اس طرح تحصیل چارسدہ کے ان علماء کو رہا کر دیا جائے جو اس ضمن میں گرفتار ہوئے ہیں جیسے کہ حکومت نے مولانا گل کمال صاحب وغیرہ کو رہا کیا۔

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

رئیس المفسرین شیخ پاکستان امیر العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر عالمگیر تاثرات

مسلمانانِ بھکر ضلع میانوالی

مورخہ ۲ مارچ ۱۹۶۲ء کو بھکر ضلع میانوالی کی مساجد میں جمعۃ الوداع کے عظیم الشان اجتماعات میں حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو ایصال کیا گیا اور خطبہ سے پہلے مغفرت کی دعائیں کی گئیں۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب خطیب جامع مسجد طریلہ گیٹ بھکر۔ حضرت مولانا عبدالعزیز صاحب صاحب خطیب عیدگاہ شمالی۔ حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب حضرت مولانا عبدالحنان صاحب۔ حافظ ممتاز علی صاحب وغیرہم حضرات نے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی علمی و اصلاحی خدمات اور مجاہدانہ کارناموں پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

مسلمانان بھکر کا یہ عظیم الشان اجتماع جامع شریعت و طریقت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے سانحۂ ارتحال پر دلی رنج و کرب کا اظہار کرتا اور دعا کرتا ہے کہ حق تعالیٰ شانہ، مرحوم کو اعلیٰ علیین میں مقام خاص عطا فرماتے اور آپ کے صاحبزادوں کو آپ کا سچا جانشین بناتے۔ حضرت شیخ التفسیر ان اکابر میں سے تھے جنہوں نے ملک کو برطانوی استبداد سے آزاد کرا کر ملک و ملت پر ناقابلِ فراموش احسان کیا ہے۔ اقوام عالم کے لئے ایسی شخصیت ہمیشہ قابل صد افتخار رہی ہیں۔ مورخ نے ایسی مایۂ ناز شخصیت کے عظیم الشان کارنامے ہمیشہ سنہری حروف سے لکھے ہیں۔ مرحوم و مغفور کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو جامعیت رکھی تھی وہ بہت کم بندوں کو نصیب ہوتی ہے۔ وہ بیک وقت اسلام کے عظیم مبلغ۔ شریعت کے مفتی۔ قرآن کے مفسر۔ طریقت کے کامل مرشد اور جہادِ آزادی کے صف اول کے مجاہد تھے۔ مسلمانوں پر کوئی ایسا ابتلاء اور قربانی کا موقعہ نہیں آیا جس میں مرحوم پیچھے رہے ہوں۔ آپ کی وفات دنیائے اسلام کے لئے وہ سانحہ ہے۔ جس کی صدیوں تلافی نہیں ہو سکتی۔

مرکزی انجمن خدام الاسلام شہر سجادل

۲۹ رمضان المبارک۔ بعد نماز مغرب مرکزی انجمن خدام الاسلام شہر سجادل کا ایک اجلاس ہوا جس میں جامع مسجد کی جماعت بھی شریک ہوئی اس اجتماع میں جامع شریعت و طریقت شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ارواح مبارک منعددہ قرآن پاک ختم کر کے ایصال ثواب کیا گیا۔ حضرت مولانا مرحوم پاکستان کے بلندپایہ عالم، متقی، متقی اور پرہیزگار تھے اس قحط الرجال کے زمانہ میں آپ کے وصال سے علم و عمل شریعت و طریقت زہد و تقویٰ میں ایک ایسا خلا پیدا ہو گیا ہے جس کا صدیوں پُر ہونا مشکل ہے۔

یہ اجتماع حضرت مولانا مرحوم کی وفات کو مسلمانانِ پاکستان خصوصاً نظام العلماء اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اور مولانا کے اعزا متوسلین اور طلباء کے ساتھ اس غم میں برابر کا شریک ہے اور دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

محمد ہاشم سیکرٹری انجمن خدام الاسلام سجاول

نظام العلماء ضلع سکھر

۲۴ فروری کو جب تار کے ذریعہ سکھر میں شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات حسرت آیات کی اطلاع آئی تو تمام شہر میں یہ خبر آگ کی طرح پھیل گئی۔ تمام دیندار مسلمان سارا دن سوگوار اور غمگین نظر آ رہے تھے اکثر کی تو روتے روتے ہچکیاں بندھ گئی تھیں

ضلع کے نظام العلماء کے امیر مولانا نور احمد صاحب خطیب جامع مسجد سفید کی تحریک پر دوسرے دن ۲۵ فروری کو محفل قرآن خوانی ہوئی جس میں سینکڑوں مسلمانوں نے شرکت کی اور حضرت کی روح مبارکہ کو ثواب پہنچایا۔ قرآن خوانی کے بعد ایک مختصری تقریر میں مولانا موصوف نے حضرت کے فضائل بیان کئے اور حاضرین کو تلقین کی کہ حضرت کی روح کو خوش کرنے کے لئے نیز اپنی نجات کے لئے ہمیں ان کے مشن کو زندہ رکھنا چاہیے۔ آخر میں حسب ذیل قرارداد پیش کی گئی۔

ہم مسلمانانِ سکھر حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی وفات حسرت آیات پر انتہائی رنج و الم کا اظہار کرتے ہیں اور خداوند تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان کو جنت الفردوس میں بلند درجہ عطا فرماتے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے آمین

نیز مورخہ ۲۶ فروری صبح کو مسجد بورڈنگ ہاؤس میں قرآن خوانی ہوئی اور حضرت کی روح کو ایصال ثواب کیا گیا۔

اسی دن موتی مسجد شکارپور روڈ میں بھی حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارکہ کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی۔

جامع مسجد دیوخیل بنوں

۲۶ فروری شام کو جب یہ اندوہگین، حیرتناک خبر سنی کہ مجاہد اعظم۔ قاطع بدعت، حامی سنت۔ جامع شریعت و طریقت۔ عالم باعمل۔ مرشد کامل۔ مبلغ بے نظیر۔ دشمنانِ اسلام انگریزوں سے ٹکر لینے والے۔ اکابر دیوبند کے قافلۂ جہاد کے آخری مجاہد امیر نظام العلماء مغربی پاکستان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اس افسوسناک خبر کے سنتے ہی دل پر رنج و غم کی انتہا نہ رہی۔ جامع مسجد دیوخیل کے عظیم اجتماع میں نماز تراویح کے بعد مولانا مرحوم کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت کی گئی۔ دوسرے دن بڑے اہتمام سے ختم قرآن مجید پڑھ کر ایصال ثواب کیا۔ اور مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرماتے آمین اور پسماندگان متبعین۔ لواحقین کو اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب کو صبر جمیل اور تمام غمزدوں کو صبر کرنے اور ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق بخشے آمین

(حمید اللہ جان نیازی دیوخیل ناظم اعلیٰ نظام العلماء)

مدرسہ عربیہ منبع العلوم ہرنک آباد

مستونگ روڈ قلات۔ بلوچستان۔

آج مورخہ ۱۸/۱۹ رمضان شریف۔ شمس شریعت۔ قمر طریقت مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی داغِ فرقت وفات حسرت آیات کی دل گداز خبر جب سنی تو دل صدمہ سے پاش پاش ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

زمانہ داغ دگر گونہ در دہد
یک داغ بہ نہ شدہ داغ دگر دہد

حقیقت میں قلم اس صدمہ کے بیان سے قاصر ہے مدرسہ کے تمام طلباء نے ہادی طریقت مولانا کی روح پاک کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی۔ دعا ہے کہ رب العزت ہادی طریقت کو جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے صاحبزادگان اور جملہ متعلقین و متوسلین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(عمزدہ جان محمد)

آہ حضرت شیخ التفسیرؒ

پیر محل۔ ضلع لائل پور کی مشہور دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ میں قرآن شریف کا ختم ہوا۔ اساتذہ کرام و طلبہ نے حضرت شیخ التفسیر رحمۃ اللہ علیہ کی روح کو ایصال ثواب کیا۔

مولانا ربانی صاحب و مولانا عابد رشدی نے فرمایا کہ حضرت مولانا کی رحلت سے ملک کو جو صدمہ ہوا ہے وہ بیان سے باہر ہے اللہ تعالیٰ حضرت رحمہ اللہ کی مغفرت فرمائے اور آپ کی تربت کو اپنے نور سے منور کرے آمین۔

(ناظم شعبہ نشر و اشاعت جامعہ عثمانیہ)

مدرسہ مفتاح العلوم عربیہ مونگی کاترڈ

ارکان مدرسہ اسلامیہ مفتاح العلوم عربیہ مونگی کاترڈ پوسٹ ٹنڈو قیصر تعلقہ حیدرآباد سندھ نے ۲۶ فروری کو جناب شیخ القرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ کے اس دارفانی سے دار البقا کو رحلت فرمانے کی خبر سنی تو مدرسہ میں رخصت کر کے حضرت مرحوم کو ایصال ثواب کے لئے پانچ ختم قرآن شریف کئے گئے اس کے بعد ایک تعزیتی اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا فضل قیوم صاحب مدرس مدرسہ ہذا منعقد ہوا جس میں حضرت صدر نے جناب شیخ القرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے مختصر حالات زندگی عوام کے سامنے بیان فرمائے۔ دوران تقریر صدر صاحب نے فرمایا کہ مسلمانوں کا حال اب ایسے ہے جیسے بچوں کے سر کا سایہ ختم ہو کر بچے یتیم رہ جائیں۔ باری تعالیٰ حضرت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام نصیب فرمائے اور حضرت کے پسماندگان خاص کر مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب کو صبر جمیل عطا فرماتے اور ہمیں اپنے اکابر کے نقشِ قدم پر چلنے کی استطاعت نصیب فرمائے آمین ثم آمین۔ عبدالرحمٰن ناظم مدرسہ اسلامیہ مفتاح العلوم عربیہ منگا کاترڈ۔ سندھ

سلف میں تقلید معین عام تھی

ابو عبد الرحمٰن (لودھیانوی) شیخوپورہ

(قسط ۲)

اگر یہی لیل و نہار رہتے تو ہندوستان کی پوری دنیا شبہات و شہوات میں پھنس کر کبھی کی اپنا دین کھو چکی ہوتی۔ خدا رحمتیں نازل فرمائے اُن سلف صالحین اُمت اور مجددین ملت پر کہ انہوں نے اجتہاد اور تقلید کا وہی معتدل اور درمیانی نقطہ دیا کہ جو حقیقت میں کتاب و سنت کی روح تھا اس اُمت کو سنبھالا اور ہندوستان میں حنفیت اور حقیقت کی جڑیں مضبوط کر دیں۔ وہ تقلید معین کو بھی نہ چھوڑا اور شان تحقیق کو بھی ہاتھ سے نہ دیا پھر ایک طرف کتاب و سنت کے علم وسیع کو روشن مینار و دلیل راہ بنایا اور دوسری طرف ریاضت و مجاہدات کر کے معرفت نفس اور معرفت رب کی منزلیں طے کیں، جس سے ان کا علم منقول سے معقول بنا اور پھر معقول سے محسوس ہو کر مشاہدہ میں آ گیا۔ یعنی جو علم اوپر والوں سے سنا تھا پہلے اُسے استدلال سے سمجھا اور پھر اُس کے استعمال سے اُسے اپنا حال بنا لیا جس سے پوری شریعت اپنے ظاہر و باطن کے ساتھ اُن پر واضح بھی ہوئی اور ان کا حال ظاہر ہو کر ان کی طبیعت بھی بن گئی۔ لیکن غور کیجئے کہ اس انکشاف تام اور ان کمالات ظاہر و باطن کے ہوتے ہوئے بھی جب ان جیسے مانے ہوئے محققین اور عارفین نے بھی تقلید کو دامن دینی تحفظ کی خاطر کبھی نہ چھوڑا، تو ایک ایسے دور میں جبکہ ہم لوگوں کا علم تو مضمحل ہو کر رسمی سا رہ گیا ہے اور اسلام کمزور ہو کر اسمی (نام) سا ہو گیا ہے تقویٰ و طہارت اور عمل کے جذبات کمزور پڑ چکے ہیں فہم عالی گویا دنیا سے اُٹھ چکا ہے کام کا وجود نہیں ہے اور دعاوی بے شمار ہیں۔

حیرت ہے کہ آج کے بہت سے بزرگوار اس سیدھے سادے محافظ دین طریق عمل یعنی تقلید معین سے جو سلف کے وقت سے ایسی تحفظ دین کی خاطر معمول بہ ہے کس سہولت سے روگردانی فرما رہے ہیں۔

مناسب تو یہ تھا کہ خود بھی اس طریق عمل کو اختیار فرماتے کہ اس میں کوئی برائی نہ تھی لیکن اگر ایسا نہیں ہو سکتا تھا تو کم از کم اس راہ کے اختیار کرنے والوں پر ملامت نہ فرماتے کہ اختیار کرنے والوں نے بہرحال کسی بدعت یا شرعی برائی کو اختیار نہ کیا تھا بلکہ ایک حجت کے ساتھ اس لئے اختیار کیا تھا کہ اپنے دین کی حفاظت کر سکیں۔ جیسا کہ سلف نے بھی اور بعد میں پوری اُمت نے بھی امن اسی میں دیکھا تھا۔ مگر صورت حال یہ ہے کہ اس مسلک اور اس کے سالکین کو ہر طعن کا مخاطب بھی بنایا گیا اور کسی قسم کے حملوں سے پرہیز بھی نہیں کیا گیا کہیں کہا جاتا ہے کہ مقلد جھگڑالو ہوتے ہیں اور لڑتے ہیں کہیں کہا جاتا ہے کہ مقلدین نے غیر مسلک والوں پر زیادتیاں کی ہیں جس کے لئے تاریخی شواہد مہیا کئے جاتے ہیں تاکہ نفرت کا تخم کافی مضبوطی کے ساتھ دلوں میں جم جائے اور برگ و بار لے آئے، کہیں کہا جاتا ہے کہ مقلدین یا حنفیوں نے حکومت کے زور سے اپنے طریقہ کو پھیلایا ہے گویا فقہ حنفی یا دوسرے فقہاء معاذ اللہ خرافات کا مجموعہ تھے جن میں نہ کوئی معقولیت تھی نہ کشش اس لئے جبری اشاعتوں کی بدولت زور و زبردستی سے دنیا میں پھیلائے گئے؟

یہ اور اسی قسم کے اور بہت سے خیالات ہیں جو مذاہب اربعہ اور ان کے ماننے والوں کی نسبت وقتاً فوقتاً شائع کئے جاتے ہیں۔ یہ اس قسم کے خیالات و افکار کم سے کم محقق علماء اور مربیان اُمت کے شایان شان نہیں اگر کسی فرد یا جماعت میں شخصی یا بشری کمزوریاں ہوں تو اس میں مسلک یا مذہب کا کیا دخل ہے کہ وہ اس کی طرف منسوب کر دی جائیں؟ اگر آج مسلمان اپنے جذبات سے مغلوب ہو کر آپس میں سر پھٹول روا رکھتے ہیں تو اس میں اسلام کا کیا دخل ہے اور کس طرح جائز ہوگا کہ مسلمانوں کی ان کمزوریوں کو اسلام کا ثمرہ کہا جائے؟

بہرحال اگر مقلد یا غیر مقلد کسی وقت بھی باہم غیر مناسب انداز سے لڑائی کرنے لگیں تو اس میں تقلید اور عدم تقلید کا کیا دخل ہو سکتا ہے؟ یہ محض اُن کے جذبات ہیں جو اپنے ہی رنگ میں ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ ان جذبات کا نہ کسی شرعی مسئلہ سے تعلق ہے اور نہ کسی شرعی مسلک سے اجتہاد و تقلید جیسے شرعی مسائل اپنی جگہ ہیں اور یہ کمزوریاں اپنی جگہ، ان کمزوریوں پر اعتراض اپنی جگہ کتنا ہی صحیح ہو۔ مگر ان شرعی مسائل یا اُن کے ماننے والوں پر کسی حالت میں بھی وارد نہیں ہو سکتا۔ بلاشبہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا حق ہر طبقہ کو دوسرے طبقہ پر ہر وقت حاصل ہے لیکن اُسی حد تک کہ مثیل متنبہ ہو جائے نہ اس حد تک کہ یہ امر بالمعروف ہی ایک مستقل نزاع بن کر محاذ قائم کر دے اور باہمی منافرت کی تخم ریزی اور آبیاری کرنے لگے۔

آخری اپیل

اس لئے درد مندانہ گذارش ہے۔ کہ مسائل کو مسائل کے درجہ میں رکھ کر تمام حضرات خواہ وہ تقلید سے تعلق رکھتے ہوں یا ترک تقلید سے، نفس دین کے تحفظ میں اجتماعی جدوجہد خرچ کرنے کی فکر فرمالیں اور فروعی مسائل کے اختلافات جو مدتوں سے مختلف فیہ نہیں، صحابہ ہی کے وقت سے مختلف فیہ چلے آ رہے ہیں، یا ایک اختلافی جہت کے ماننے والوں کی طرف سے یہ حجت کافی خیال فرمالیں کہ فلاں طبقہ فلاں فقیہ کے فتاویٰ پر عمل کر رہا ہے۔ مخترع اور مبتدع نہیں ہے۔ یہ حجت ہر زمانہ میں ایسے مسائل میں قاطع نزاع سمجھی گئی ہے۔ نہ کہ موجب نزاع۔ اس لئے خدارا آج بھی اس حجت کو قاطع نزاع ہی بنائیے نہ کہ موجب نزاع۔

ضرورت ہے کہ سب حضرات باہمی اشتراک عمل سے پوری قوم کی تعمیر کی فکر فرمائیں۔ اور سب مل کر ایسے واضح عمل پر غور کریں۔ جو مسلمانوں کو ایک سطح پر لا سکے اور معاندین اسلام کی مخفی ریشہ دوانیوں کا کسی حد تک سدباب کر سکے۔

حضرات۔ اپنے باہمی اتحاد میں کم سے کم حضرات صحابہ کے اُس اُسوۂ حسنہ کو مشعل راہ بنا لینا چاہیئے۔ کہ قرآن کریم کی بعض شاذ آیات جن کو صحابہ کے اجماع نے قرآن کریم کا جزو تسلیم نہیں کیا۔ بعض حضرات صحابہ کے پاس موجود تھیں۔ جو انہیں خلاف اجماع قرآن کا جزو جانتے تھے لیکن کسی روایت سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ارباب اجماع نے مخالفین کے اجماع کے خلاف یا مخالفین اجماع نے ارباب اجماع کے خلاف کوئی محاذ قائم کیا ہو۔ پس حضرات مقلدین جبکہ ترک تقلید کو خلاف اجماع سمجھتے ہیں۔ تو وہ تارکین تقلید کے بارہ میں اُن حضرات صحابہ کا اُسوہ اختیار کریں جنہوں نے اپنے اجماع کے باوجود مخالفین اجماع کے خلاف نہ کوئی محاذ قائم کیا اور نہ کسی جنگ کا آغاز کیا۔ بلکہ تفہیم کا حق ادا کر دینے کے بعد ان کی تحقیق پر انہیں معذور سمجھ کر ہمیشہ چھوڑے رکھا۔ اُدھر حضرات منکرین تقلید اگر تقلید کو باوجود اجماع اُمت کے قابل قبول نہیں سمجھتے تو وہ اُن حضرات صحابہ کا راستہ اختیار فرمائیں جنہوں نے شاذ آیات کے بارہ میں اگر اپنی تحقیق نہیں چھوڑی۔ تو اجماع کنندگان کے مقابلہ میں بھی نہیں آئے۔ اور انہیں اُن کے عمل کے لئے آزاد چھوڑا۔ تقلید کے فریقین بلکہ تمام فرقہ ہائے اسلامیہ جب تک حضرات صحابہ کی اس پر حوصلہ رواداری کا اسوہ اختیار نہ فرمائیں گے۔ اُمت کے اجتماعی مسائل کا حل کبھی نہیں ہو سکتا۔

آج اُمت مسلمہ کو تعلیم عام کی شدید ترین ضرورت ہے کیونکہ جہالت کے جراثیم نے اس کے قومی جسم کو مثل ایک بے جان لاشہ کے کر دیا ہے۔ اسی طرح آج تبلیغ عام کی شدید ترین ضرورت ہے کہ مسائل کی ناواقفیت نے انہیں اندھیرے میں ڈال رکھا ہے۔ اسی طرح اُمت کو اصلاح اخلاق کی اشد ضرورت ہے کیونکہ بداخلاقیاں ناسور ہو کر اس قوم کو لگ گئی ہیں۔ اسی طرح صفائی معاملات کی آج حد درجہ ضرورت ہے۔ کیونکہ بدمعاملگی نے قوم کی رہی سہی ساکھ بھی ختم کر دی ہے۔ اسی طرح سیاسی حقوق کے تحفظ کی بھی اشد ضرورت ہے۔ کیونکہ اس کے فقدان نے قوم کی شوکت و قوت کو قطعاً زائل کر دیا ہے۔ لیکن سارے اجتماعی معاملات آپ حضرات جب ہی پایۂ تکمیل کو پہنچا سکتے ہیں۔ جبکہ ان فروعی اختلافات کو نزاعات نہ بنائیں۔ اور رواداری کے بادیانت اختلافات کو اس کی حدود میں قائم رکھ کر اسلام کی سرحدوں کو محفوظ کرنے کی فکر کریں۔ اور اُمت کی اس اجتماعی ساکھ کو پھر از سر نو قائم کرنے کی کوشش کریں جو بہت حد تک پامال ہو چکی ہے۔ اور ان نزاعات کے ذریعہ ہی روبزوال ہو رہی ہیں۔

(نوٹ از مدیر۔ مضمون نگار ایک مخلص بزرگ ہیں۔ اس لئے ان کا یہ ناصحانہ (باقی صفحہ ۶ پر)

جامعہ رشیدیہ غلہ منڈی منٹگمری میں

تعزیتی اجلاس

منٹگمری جامعہ رشیدیہ میں بعد نماز جمعہ اجتماع عظیم میں فاضل خطیب نے حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ لاہوری کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے ایک قرارداد تعزیت پیش کی جو حزن وملال کی تصویر تھی۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب شیخ الحدیث جامعہ نے مولانا رحمہ اللہ تعالیٰ کے خصوصی کارنامے بیان کرتے ہوئے حضرت کے لئے ایصال ثواب اور دعائے مغفرت منگوائی۔ حضرت مولانا رح کے پسماندگان سے اظہار تعزیت وافسوس کے بعد دعائے ایصال ثواب پر اجتماع ختم ہوا۔

(رنا فضل رشیدی ناظم جامعہ رشیدیہ)

دار العلوم عربیہ گجرات ضلع مردان

دار العلوم عربیہ گجرات میں حضرت مولانا شیخ التفسیر وصدر نظام العلماء مغربی پاکستان کے اچانک وفات کی خبر سننے پر ایک عظیم اجتماع کیا گیا جس میں حضرت مولانا کے ایصال ثواب کے لئے دعا کی گئی۔ دار العلوم عربیہ گجرات کا یہ اجتماع حضرت مولانا شیخ التفسیر رحمہ اللہ کی وفات پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو مقامات عالیہ عطا فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

عبدالواحد مہتمم دار العلوم عربیہ گجرات

مدرسہ مظاہر الحق بٹگرام ہزارہ و مدرسہ تعلیم القرآن ککڑشنگ میں ایصال ثواب

مورخہ ۱۰ مارچ کو مدرسہ مظاہر الحق بٹگرام ہزارہ جدید پاکستان و مدرسہ تعلیم القرآن ککڑشنگ میں مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری کی وفات پر تمام علماء واحباب نے گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید کا ختم کیا اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عنایت فرمائیں اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائیں۔

مولانا عبدالحق مہتمم مدرسہ مظاہر الحق بٹگرام ہزارہ
مولانا عبدالاکبر معروف بہ دہ خان ککڑشنگ ہزارہ

مدرسہ تعلیم القرآن ٹانک میں ختم قرآن کریم

روحانی باپ، امام حریت زہد وتقویٰ کے پیکر مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات پر ٹانک شہر میں گہرے رنج وغم کا اظہار کیا گیا۔ جب شہر میں حضرت کی وفات کی خبر سنی گئی۔ تو مریدان طریقت وشاگردان شریعت پر ایک مردنی سی چھا گئی۔ چنانچہ حضرت کی روح مبارک کو ایصال ثواب کے لئے مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد قاضیانوالی ٹانک کے طلباء اور اساتذہ نے بارہ ختم قرآن کریم کئے۔ مہتمم مدرسہ مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب نے حضرت کی حیات طیبہ پر مختصر تقریر فرمائی اور فرمایا کہ حضرت کی وفات تمام مسلمانوں اور خصوصاً اہل علم حضرات کے لئے ناقابل تلافی نقصان اور ایک عظیم سانحہ غم ہے۔ آخر میں دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ حضرت کو جوار رحمت میں جگہ عطا فرماتے اور حضرت کے فرزندوں کو حضرت کا صحیح جانشین بنا دے تاکہ یہ چشمہ فیض ہمیشہ ہمیشہ ہمارے لئے جاری رہے۔

آسماں ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے
سبزۂ نورستہ اس گھر کی نگہبانی کرے

جامعہ اسلامیہ ٹنگی کا جدید انتخاب

مورخہ ۱۱ مارچ کو اراکین مجلس شوریٰ جامعہ اسلامیہ کا اجلاس ہوا جس میں مولانا ہدایت الحق صاحب کے اہتمام سے پیش کردہ استعفیٰ کو کافی بحث وتمحیص کے بعد بالاتفاق منظور کیا گیا اور آئندہ ایک سال کے لئے مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب کئے گئے۔ حاجی زیر گل صاحب صدر مہتمم اور مولانا حبیب اللہ خان صاحب مہتمم اور صاحبزادہ الحاج محمد امین صاحب ناظم اعلیٰ۔ مجلس عاملہ میں درج ذیل اراکین ہوں گے۔ علاوہ مندرجہ بالا حضرات کے الحاج مولانا خلیل الرحمٰن صاحب۔ الحاج مولانا محمد اکبر صاحب، الحاج مولانا فضل جلیل صاحب۔ الحاج مولانا ہدایت الحق صاحب۔ الحاج باچا نہیم گل صاحب۔ فتح محمد خان صاحب۔

شائقین علوم دینیہ کیلئے مژدۂ جانفزا

حسب دستور ۱۰ شوال سے باقاعدہ داخلہ طلباء شروع ہوکر اخیر شوال تک مندرجہ ذیل شرط پر کیا جائے گا۔

چونکہ تجربہ سے ثابت ہوا ہے کہ اگر طلبہ کی مدرسہ میں یگانگت فکر اور اتحاد مسلک نہ ہو تو مدرسہ کا نظم ونسق درہم برہم ہوجاتا ہے اور تعلیم وتدریس کی افادیت ختم ہوجاتی ہے۔ اور ہر وقت ہنگامہ برپا ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم ممبران مجلس شوریٰ جامعہ اسلامیہ ٹنگی طے کرتے ہیں کہ آئندہ کے لئے جامعہ ہذا میں کسی ایسے طالب العلم کو داخل نہ کیا جائے جس کا مسلک دیوبندی مسلک کے خلاف ہو اور اگر غلطی کی بنا پر کسی ایسے طالب العلم کا داخلہ کر دیا جائے تو اظہار حقیقت کے بعد اس کو مدرسہ سے خارج کیا جائے تاکہ مدرسہ خلفشار سے محفوظ ہوکر پرسکون فضا میں تدریس علوم دینیہ کو جاری رکھا جا سکے۔

نور الحسن۔ جامعہ اسلامیہ ٹنگی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

اطلاع

حجۃ الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دار العلوم دیوبند شریف کا تازہ بیان متعلقہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم احباب سرگودھا نے کتابی شکل میں شائع کر دیا ہے جو نہایت مفید اور حقائق سے بھرپور اور از حد مفید ہے دلچسپی رکھنے والے حضرات حسب ذیل پتہ سے طلب فرمادیں غرباء کو مفت امراء سے صرف ایک آنہ ہدیہ رکھا گیا ہے جلدی منگالیں پتہ مولانا محمد عارف صاحب کا ندادہ لوہا فروش بلاک ۱ مقابل جامع مسجد شہر سرگودھا۔

مدرسہ اشاعت العلوم لائلپور کا داخلہ

رمضان شریف کی تعطیلات ختم ہونے کے بعد ۸ شوال ۱۳۸۱ھ سے مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم مسجد لائلپور کے نئے تعلیمی سال کا آغاز ہو رہا ہے اور ۸ شوال سے طلبہ کا داخلہ شروع ہوگا جو ۲۰ تک جاری رہے گا۔ اس مشہور دینی درسگاہ میں ماہر وتجربہ کار اساتذہ کرام نہایت محنت وتوجہ اور پوری شفقت کے ساتھ وفاق المدارس العربیہ (مغربی پاکستان) کے نصاب اور عالم عربی اور فاضل عربی کے نصاب کی کتابیں پڑھا رہے ہیں۔ اس سال بھی وفاق المدارس کی مجوزہ جماعت بندی کے مطابق چار جماعتوں کے علاوہ خاص طور پر مشکوٰۃ شریف جلالین شریف یا مدارک۔ الفوز الکبیر، ہدایہ اخیرین تاریخ التشریع الاسلامی۔ توضیح شرح نخبۃ الفکر مطول ہم المتنبی دیوان حماسہ دیوان متنبی رالوسیطیا تاریخ الادب العربی تحصیل علوم کے شائقین جلد از جلد داخل ہونے کی کوشش کریں قیام وطعام ودیگر ضروریات کی ذمہ داری مدرسہ پر ہے۔ ۱۵ شوال سے اسباق شروع ہوجائیں گے۔ کسی عذر کی وجہ سے نہ پہنچ سکنے والے طلبہ خط وکتابت سے خصوصی اجازت حاصل کر کے ۱ ذیقعدہ تک داخل ہو سکیں گے

(حاجی محمد عبدالسلام ہوشیارپوری ناظم مدرسہ)

بدل اشتراک

سالانہ	پانچ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

بقیہ تقلید معین

مضمون پورا شائع کر دیا گیا۔ ورنہ ہمیں اس سے پورا اتفاق نہیں ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ مقلد اور غیر مقلد کی نزاع ہی نے امت کی ساکھ تباہ اور رعب بزوال کر دی ہے۔

یہ بات اس وقت تو کہی جا سکتی تھی۔ جب ارکان حکومت مذہبی اختلافات کی بنا پر لڑتے جھگڑتے یا دینی مسائل اور ان کی تحقیقات کو اولیت حاصل ہوتی۔ اور اسی بنا پر حکومتوں میں انقلابات آتے۔ یہ پوزیشن کبھی رہی بھی ہو تو ہو مگر آج کل بالکل نہیں ہے۔ آج افغانستان اور پاکستان کی دوری کسی فقہی مسلک کے اختلاف کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ جوع الارض یا خواہش اقتدار کا نتیجہ ہے۔ یہی حال پاکستان میں انفرادیت پسند عناصر کی ہے۔ اور یہی حال وزارتوں اور حکومتوں کے انقلابات وتغیرات کا ہے۔ وہ ذاتی اقتدار پسندی کا نتیجہ ہے۔ جعفر بنگال اور صادق دکن کی غداری فقہی مسلک یا تقلیدی بحث کی وجہ سے نہ تھی جس سے اسلامی سطوت کا خاتمہ ہوگیا۔

یہ بات ضرور ہے کہ اہل علم حضرات کے فروعی نزاعات ان کو ملکی مقاصد کے سدباب پر متوجہ ہونے نہیں دیتے۔ اور یہ بات بجائے خود بہت بڑا خسران ہے مگر اس کی ذمہ داری بموجب (البادی اظلم) ان حضرات پر ہے جو کسی گاؤں میں جاکر فتویٰ دے دیتے ہیں کہ فاتحہ کے بغیر جتنی نمازیں پڑھی ہیں وہ نہیں ہوئیں یا تقلید کو شرک اور مقلدین کو مشرک کہتے پھرتے ہیں۔ یا خود حنفی بن کر دوسروں کو وہابی اور کافر وبے ایمان کہنا ہی اسلام سمجھے بیٹھے ہیں۔ ہم بلا امتیاز ہر اس فریق کو غلط کار سمجھتے ہیں۔ جو نامناسب طرز بیان اختیار کر کے اختلاف رائے کو مخاصمت بنا کر رکھ دے۔ یا دوسروں پر کیچڑ اچھالنے کی طرح ڈالے۔

دینی مدارس

اعلانِ داخلہ

بفضلہ تعالےٰ اس سال حسب دستور سابق مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ صادق آباد کا داخلہ ۵ شوال المکرم سے شروع ہو کر آخر شوال تک رہے گا۔ دور کے مسافر طلبہ کے لئے قیام وطعام بستر چارپائی کتب دوائی جملہ اخراجات کا انتظام دار العلوم کی طرف سے مفت لیا جائے گا شائقین علوم دینیہ جلد از جلد داخلہ لینے کی کوشش کریں۔ دار العلوم ہذا میں عربی کتب درجہ مشکوٰۃ شریف تک فارسی بوستان مع گرامر اردو پرائمری تک قرآن مجید حفظ و ناظرہ مع قرآن وتجوید پڑھائی جاتی ہیں۔ دار العلوم ہذا کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۳۰-۳۱ مارچ ۱۹۶۲ء کو ہو رہا ہے جس میں مقتدر علماء کرام شرکت کر رہے ہیں

(عبد الکریم مہتمم دار العلوم مدنیہ رجسٹرڈ صادق آباد
ضلع رحیم یار خاں

مدرسہ تعلیم القرآن موضع ڈھانگری

داخلہ قاری کلاس

ایسے حافظ جو تجوید پڑھنا چاہیں وہ پندرہ شوال سے پہلے تشریف لاویں۔ قرآن پاک نہایت پختہ یاد ہو۔ بینا یا نابینا ہوں عمر بیس سال تک ہو ساتھ اگر سکول کی تعلیم بھی، تو زیادہ بہتر ہے تجوید پڑھانے کا بہترین انتظام ہے۔
حافظ محمد زکریا مہتمم مدرسہ تجوید القرآن ڈھانگری

مدرسہ دعوت الحق ملتان شہر کا

داخلہ

مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ ملتان مورخہ ۵ر شوال المکرم سے کھل گیا ہے۔ اور اسی تاریخ سے نیا داخلہ بھی شروع ہو رہا ہے۔ مقامی طلبہ کے علاوہ بیرونجات سے آنے والے طلبا ۵ تا ۲۰ر شوال ۸۱ھ حسب گنجائش داخل ہو سکیں گے۔ خواہشمند حضرات دفتر مرکزیہ مدرسہ دعوت الحق رجسٹرڈ حسین آگاہی ملتان شہر سے رابطہ قائم کریں۔

(مولوی) احمد الدین جالندھری مہتمم مدرسہ
دعوت الحق رجسٹرڈ۔ حسین آگاہی
ملتان شہر

مدرسہ مظہر العلوم میں داخلہ

کراچی کے قدیم ترین اور مشہور دینی ادارہ مدرسہ مظہر العلوم کھڈہ کراچی کا داخلہ ۱۰ شوال سے شروع ہوگا۔ درس نظامی کے تحت تعلیم حاصل کرنے والے باذوق طلبہ درخواستیں مہتمم مدرسہ کے نام ارسال کریں اور ارسال بقدر ضرورت علوم جدیدہ بھی پڑھائے جائیں گے طلبہ کو بلا فیس تعلیم دی جاتی ہے۔ تمام کتب اور جملہ سامان نوشت وخواند۔ خوراک، پوشاک رہائش کا مدرسہ کفیل ہے۔

حافظ محمد اسماعیل ابن مولانا محمد صادق۔
مہتمم مدرسہ عربیہ مظہر العلوم محلہ کھڈہ کراچی ۲

جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار نگر

میں داخلہ

جامع مسجد عیدگاہ احرار نگر بیرون عیدن ایک دینی مذہبی اصلاحی درسگاہ جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن نے خدا کے فضل سے ساتویں برس میں کامیابی کے ساتھ قدم رکھا ہے جید اساتذہ کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں پرائمری تک اردو بھی سرکاری طرح منظور ہو گیا ہے۔ عربی مروجہ تعلیم کا پورا انتظام ہے مسافر طلباء کے تمام ضروریات زندگی بجانب مدرسہ۔ داخلہ ۶ شوال سے ۲۰ شوال تک۔ (تاج الدین تسمل نقشبندی مہتمم)

طلباء علوم دینیہ کیلئے خوشخبری

حسب دستور سابق امسال بھی مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عیدگاہ خانپور کا داخلہ بتاریخ ۸ شوال المکرم ۱۳۸۱ھ سے شروع ہو کر یکم ذو القعدہ ۱۳۸۱ھ تک رہے گا۔ طلباء علوم عربیہ بر وقت پہنچ کر شروع اسباق میں شامل ہوں امسال نہایت قابل اساتذہ کرام کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ علی الخصوص حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سابق مدرس مدرسہ عربیہ قاسم العلوم ملتان (۲) حضرت مولانا غلام حیدر صاحب ڈیرہ غازیخان فاضل دیوبند (۳) مولانا عبد الواحد صاحب ڈیرہ غازیخان فاضل دیوبند کے نام قابل ذکر ہیں۔ واضح رہے کہ امسال بھی شیخ التفسیر القرآن والحدیث حضرت مولانا درخواستی مدظلہ العالیہ مہتمم مدرسہ ھذا بخاری شریف بذات خود پڑھائیں گے۔ (نوٹ) مذکورہ تواریخ کے بعد آنے والے طلباء کا داخلہ نہیں کیا جائے گا۔

(ناظم مدرسہ)

لاہور میں عظیم الشان تعزیتی کانفرنس

(۱۱ مارچ اتوار کے اجلاس کا بقیہ)

تعزیتی اجلاس کی چند خصوصیات

(ا) اس اجلاس کے اعلان اور اس کے پروپیگنڈے کا کوئی خاص اور غیر معمولی اہتمام و انتظام نہ تھا۔ مگر باوجود اس کے ملک بھر کے علماء کرام دیندار مسلمان پہنچ چکے تھے اور مجمع تینوں اجلاسوں میں قابل تعریف رہا۔

(ب) اجلاس کا تبرک حاصل کرنے کے لئے ہر طبقہ کے مسلمان شریک ہوتے رہے۔ اخباروں کے ایڈیٹر نمایندے پارٹیوں کے لیڈر اور عوامی سربراہ سبھی ہوتے تھے۔ لاہور کے مشہور بیرسٹر محمود علی قصوری اور میاں افتخار الدین صاحب باوجود ضعف علالت کے تینوں اجلاس میں حاضر رہے۔ محترم قصوری صاحب سے تقریر کی بھی درخواست کی گئی مگر آپ نے علماء کرام کی موجودگی میں کچھ کہنا بے ضرورت سمجھا۔

(ج) :۔ حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی عقیدت ان کی خدمات ملی نیز عام شفقت کی وجہ سے عوام وخواص کے دلوں میں اتنی راسخ ہے کہ جس کو بھی خبر ہوئی شریک جلسہ ہوا اور آخر تک بیٹھا رہا۔ بہت سے مسلمان آبدیدہ تھے اور بہتوں پر گریہ طاری تھا۔

(د) بعض اہل دل حضرات سے معلوم ہوا کہ اجلاس کے اوپر بعض خاص قسم کی نورانی مخلوق دکھتی رہی۔ جن کا سلسلہ آسمان تک دکھ رہا تھا۔ غالباً یہی وجہ تھی کہ کسی کا دل جلسہ سے اٹھ کر جانے کو نہیں چاہتا تھا اور ہر مسلمان نے شرکت جلسہ کو اپنی سعادت سمجھا۔

(س) اجلاس میں ایک تعزیتی قرارداد پاس ہوئی۔ دوسری امریکہ اور اٹلی کی فلم کمپنی کے خلاف جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو فلمانے کا منحوس ارادہ کر رہی ہے۔ دونوں قراردادیں علیحدہ شائع ہونگی۔

(ص) اجلاس میں نہ پہنچ سکنے والے دو بزرگوں کے بیانات پڑھ کر سنائے گئے۔ مولوی غلام محی الدین صاحب قصوری صدر انجمن حمایت اسلام کا پیام جس میں انہوں نے پرانے مخدوم حضرت مولانا رحمۃ اللہ علیہ کی جدائی کے صدمے کا اظہار اور جلسہ میں نہ آسکنے پر اظہار افسوس کیا تھا۔

دوسرا بیان حضرت مولانا عبد الحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانی اکوڑہ خٹک کا تھا جسے خود ان کے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق صاحب نے سنایا۔ ہر دو حضرات نے جلسہ کے مقاصد سے دلی ہمدردی کا اظہار فرمایا۔

(ض) تینوں اجلاس کا نظم ونسق حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب انارکلی فرما رہے تھے اور سٹیج سیکرٹری کے فرائض محترم اسلم نصرت صاحب صدیقی نے حضرت مولانا محمد اجمل صاحب کو سونپ دئے تھے۔

حاجی دین محمد صاحب (کمہار خانہ دار) حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے خادم خاص حضرت مولانا محمد عبید اللہ صاحب انور کے ساتھ بیٹھے رہے۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال محترم مولانا حکیم شریف الدین صاحب سلانوالی حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب سرگودھا حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب سرگودھا (مدظلہ) حضرت مولانا حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ لاہور۔ مولانا قاری شفاعت احمد مصری شاہ لاہور۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خطیب جامع مسجد نیویاں لاہور ان کے علاوہ قریبی اضلاع کے مشاہیر علماء موجود تھے اور سب کے سب مغموم تھے اور مخدوم العلماء کی جدائی کو محسوس کر رہے تھے۔

سرخ نشان

جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان ہیں۔ ان کا چندہ ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں۔ یا اپنے ارادہ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

نظام العلماء مغربی پاکستان کے اعلان کے مطابق

فلم کمپنی کے خلاف احتجاجی جلسے

لائل پور

۲۴ فروری بروز جمعہ مسجد انوری لائلپور میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں۔ اس پر تمام حاضرین نے دستخط کر کے ایک کاپی صدر مملکت کی خدمت میں اور ایک کاپی وزیر خارجہ کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری ارسال کی۔

(۱) مسلمانان محلہ سنت پورہ و ڈگلس پورہ لائل پور کا یہ عظیم اجتماع امریکہ اور اٹلی کی اس جسارت کو جو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات مبارکہ پر فلم تیار کرنے کی اسکیم کے ذریعہ مرتب کی ہے نہایت نفرت و حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے۔ اور اپنے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالیٰ نے اس لئے نہیں بھیجا کہ آپ کی ذات اقدس کو کھلونا بنا کر سینما جیسی ذلیل ترین جگہ میں تماشہ کر کے توہین کی جائے۔ ہمارا ضمیر ہمارا ایمان، اور ہماری غیرت اس ناپاک اور مکروہ کو ہرگز برداشت نہیں کرے گی ہم حکومت پاکستان سے بحیثیت ایک بڑی مسلم حکومت ہونے کے بجا طور پر پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ امریکہ اور اٹلی کی حکومتوں سے احتجاج کر کے اس فلم کو تیار کروانے سے رکوا دیں۔ تاکہ مسلمانوں کے جذبات و احساسات کو صدمہ نہ پہنچے۔ اور ہم حکومت پاکستان سے اپیل کرتے ہیں کہ اگر امریکہ اور اٹلی اس ذلیل حرکت سے باز نہ آئیں۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عظمت و تقدس کی خاطر دونوں ملکوں کا کلی طور پر بائیکاٹ کر دینا چاہیئے۔

(۲) اور یہ اجتماع انگریزی اور جرمن زبان میں شائع شدہ ناول شائشرنز پر گہرے غم و غصہ کا اظہار کرتا ہے۔ اس میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم، حضرت علیؓ، حضرت فاطمہؓ اور دیگر صحابہ کرام و بزرگان دین کی توہین کی گئی ہے۔ اس کتاب کو ضبط کیا جائے اور پاکستان میں اس کا داخلہ ممنوع قرار دیا جائے۔ اور جرمن و انگریز حکومتوں سے اس اشاعت پر فوری احتجاج کیا جائے۔

اسی مضمون کی قرار دادیں مندرجہ ذیل مساجد میں بھی پاس کر کے حکومت کو بھیجی گئیں۔

جامع مسجد کچہری بازار ۔ لائل پور ۔ مسجد قادری سنت پورہ لائل پور۔ مسجد گلی نمبر ۲ نانک پورہ لائل پور (۴) مسجد گلی نمبر ۱۱ نانک پورہ ۔ لائلپور

(۵) جامع مسجد جناح کالونی ۔ لائل پور
(۶) مسجد دھوبی گھاٹ ۔ لائل پور ۔
(۷) مسجد نور طارق آباد ۔ لائل پور
(۸) مسجد گلی نمبر ۵ طارق آباد ۔ لائل پور
(۹) جامع مسجد عبد اللہ پور ۔ لائل پور
(۱۰) جامع مسجد محلہ خالصہ کالج ۔ لائل پور
(۱۱) مسجد کوہ نور مل ۔ لائل پور ۔
(۱۲) مسجد رحمانی پیپلز کالونی ۔ لائل پور
(۱۳) مسجد مولوی یحییٰ پیپلز کالونی لائلپور
(۱۴) مسجد آستانہ غوثیہ " "
(۱۵) مسجد نورانی آستانہ غوثیہ " "
(۱۶) مسجد قادری " " "
(۱۷) مسجد نیزاب مل ۔ لائلپور۔
(۱۸) مسجد اللہ والی ۔ ڈھڈی والا لائل پور
(۱۹) مسجد صابری ڈگلس پورہ ۔ لائل پور
(۲۰) جامع مسجد ریلوے اسٹیشن ۔ لائل پور
(۲۱) مسجد جھال کھانوالہ ۔ لائل پور۔
(۲۲) مسجد پرتاب نگر گلی نمبر ۲ ۔ لائل پور
(۲۳) مسجد پرتاب نگر گلی نمبر ۵ لائل پور
(۲۴) مسجد نکڑ منڈی جھنگ روڈ ۔ لائل پور
(۲۵) مسجد محلہ کچی آبادی جھنگ روڈ ۔ لائل پور
(۲۶) مسجد سبزی منڈی ۔ لائل پور۔
(۲۷) مسجد منشی محلہ ۔ لائل پور۔
(۲۸) مسجد گدل کریانہ ۔ لائل پور۔
(۲۹) مسجد تحصیل والی ۔ لائل پور
(۳۰) مسجد فیض محمدی ۔ لائل پور
(۳۱) مسجد قاسمی غلام آباد ۔ لائل پور
(۳۲) مسجد بحثاں والی ۔ لائل پور
(۳۳) جامع اہل حدیث ۔ لائل پور

(حافظ عزیز الرحمٰن مسجد انوری سنت پورہ)

تبلیغی ادارہ اشاعت اسلام گوجرانوالہ

محترم ایڈیٹر صاحب سلام مسنون ۔ چند ہفتوں سے مسلمانان عالم کے جذبات کو مجروح کرنے والی یہ خبر اخبارات میں آ رہی ہے کہ امریکہ و اٹلی کی فلم کمپنیاں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کی فلم بنانے کی کوشش کر رہی ہیں ۔ اس خبر نے ہمارے مذہبی جذبات کو سخت مجروح کیا ہے ۔ لہذا ہم اپنے جذبات سے اپنی حکومت کو آگاہ کرتے ہوئے اپنی حکومت پاکستان سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس معاملہ میں اپنے اثر و رسوخ کو استعمال کر کے ان فلم ساز کمپنیوں کو پاکستان ۴۴

۴۴ کے مسلم عوام کے جذبات سے آگاہ کرے اور ایسی فلم بنانے سے روکے ۔

محمد اسمٰعیل اختر ۔ ناظم تبلیغی ادارہ اشاعت اسلام گوجرانوالہ

جماعتی خبریں

نظام العلماء سکھر کا انتخابی اجتماع

نظام العلماء سکھر کے قیام کے لئے سفید جامع مسجد محلہ غریب آباد سکھر میں ۹ بجے صبح زیر صدارت حاجی محمد یوسف صاحب ایک اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ۴۰ علمائے کرام و معززین شہر نے شرکت فرمائی ۔ اجلاس کا آغاز خادم القرآن ایوب علی نعمانی نے قرآن کریم کی تلاوت سے کیا ۔ مرکزی نظام العلماء کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کی افتتاحی تقریر کے بعد باتفاق رائے حسب ذیل عہدے دار منتخب ہوئے: ۔

(۱) مولانا نور احمد صاحب خطیب سفید جامع مسجد سکھر ۔ امیر۔
(۲) مولانا حاجی عبد المجید صاحب ناظم اعلیٰ
(۳) مولانا گل محمد صاحب خطیب جامع مسجد لورڈ ونگ روڈ سکھر سیکرٹری نشر و اشاعت ۔
(۴) مولانا محمود الحسن صاحب ۔ خزانچی ۔

ارا کین مجلس عاملہ

(۱) مولانا عبید اللہ صاحب (۲) مولانا حاجی محمد یوسف صاحب (۳) حاجی ظہور الدین صاحب (۴) حاجی عبد الحکیم صاحب (۵) مولانا عبد القیوم صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم (۶) بھائی محمد صدیق صاحب (۷) نیاز احمد صدیقی مالک نیاز ہوٹل (۸) مولانا محمد یحییٰ صاحب (۹) ماسٹر عطا محمد صاحب متعلم اسلامیہ کالج سکھر (۱۰) مستری ظہور الدین صاحب (۱۱) مستری عبد الرزاق صاحب (۱۲) مولوی عبد القادر صاحب خطیب جامع مسجد پرانہ سکھر (۱۳) سید صابر علی جھامن داس روڈ سکھر (۱۴) مولانا سلطان الحسن یعقوب آئیل مل سکھر (۱۵) ڈاکٹر حاجی محمد عمر صاحب (۱۶) محمود الحسن صاحب (۱۷) مولوی سلطان صاحب (۱۸) مولوی ابوبکر صاحب (۱۹) بھائی جمال الدین صاحب (۲۰) مولانا محمد انور صاحب موقع نائب (۲۱) عبد القادر صاحب (۲۲) محمد حاتم صاحب (۲۳) مولوی عبد الواحد مٹھوی (۲۴) حاجی دینہ صاحب (۲۵) عبد القیوم صاحب (۲۶) حافظ عبد الستار صاحب رشید روڈی ۔

بالو زئی میں سیرت مطہرہ کا جلسہ

مورخہ ۱۲ مارچ شب پیر ۔ بمقام بالو زئی بسلسلہ تقریب ختنہ برادر زادگان مولوی سلطان اعظم صاحب سیرت مطہرہ کا ایک جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں امیر نظام العلماء سرحد مولانا محمد گل بادشاہ صاحب تحل دار العلوم صدر استاذ شیخ الحدیث مولوی محمد امین گل صاحب الحاج مولوی غلام سرور صاحب ممبر مجلس شوریٰ نظام العلماء نے علی الترتیب سیرت مطہرہ پر بہترین تقاریر کیں ۔ اور عہد رسالت کے قیمتی واقعات سے حاضرین کو نوازا ۔ بعد میں ناظم اسٹیج مولوی فضل مولیٰ صاحب نے ایک بجے کے بعد جلسہ کی برخواستگی کا اعلان کیا ۔ اور دعا کی گئی کہ اللہ کریم پاکستان کو دین محمدی کی روشنی میں سالم اور قائم رکھیں۔

(ایک شریک مجلس)

ایک عیسائی خاندان کا قبول اسلام

نزد ندہ جاد علماء دین

چنیوٹ میں ۲۴ رمضان جمعۃ الوداع کی نماز کے بعد حضرت مولانا منظور احمد صاحب صدر مدرس جامعہ عربیہ کے دست حق پرست پر ایک عیسائی خاندان نے صداقت اسلام کی بنا پر دین اسلام قبول کیا ۔ یہ خاندان ہرنالہ ضلع لائل پور میں رہائش پذیر ہے ۔

مسجد میں سینکڑوں حاضر مسلمانوں نے اپنے ان نئے دینی بھائیوں کو قبول اسلام پر مبارکباد دی اور ان کی استقامت کے لئے دعا کی ۔

فرائض دین کی تعلیم کے بعد مولانا موصوف نے ان کے نئے اسلامی نام رکھے جو مندرجہ ذیل ہیں ۔ فضل محمد ۔ فاطمہ بی بی ۔ مختار احمد ۔ محمد اسمٰعیل محمد یوسف ۔ مریم بی بی ۔ رضیہ صاحبہ ۔ فریدہ صاحبہ صفیہ صاحبہ ۔

(مولانا) محمد انور عباسی جامعہ عربیہ چنیوٹ)

گمشدہ کی تلاش

مقام چونگئی ریاست سوات کے رہنے والا مولوی قاضی عبد العزیز صاحب عرصہ سے لا پتہ ہیں انکی ہمشیرہ بہت ہی زار و قطار روتی ہے ۔ اگر کسی صاحب کو ان کا پتہ معلوم ہو یا وہ خود اس تحریر کو دیکھیں تو جلد از جلد اطلاع دیں پتہ : مولوی محمد صادق نقشبندی معرفت شکور الحق صاحب مقام چونگئی ڈاکخانہ و تحصیل و خیبہ (علاقہ شونگی) ریاست سوات

رجسٹرڈ نمبر ایل ۷۱۳۲ — ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۳ نومبر ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۴۷

مصری شاہ میں غم و غصہ کی لہر

(نئے سینما کی تعمیر)

حال ہی میں علاقہ مصری شاہ لاہور میں محکمہ نے ایک سینما کی تعمیر کی منظوری دی ہے۔ جس سے وہاں کے باشندوں میں سخت اضطراب پایا جا رہا ہے اور وہ مسلسل احتجاج کر رہے ہیں کہ اس سینما کی منظوری روک دی جائے لیکن ارباب حل و عقد کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی۔ اس علاقہ کی ساری آبادی اس کے خلاف ہے۔ اس کے باوجود معلوم نہیں کہ محکمہ نے کونسی مصلحت کی بناء پر اس کی منظوری دے دی ہے ہماری معلومات کے مطابق اس علاقہ کی اکثر آبادی مذہبی قسم کے لوگوں پر مشتمل ہے۔ اور متوسط قسم کے لوگ اس میں بستے ہیں بہ ظاہر ہے کہ جب سینما تعمیر ہو گیا تو اس علاقے کی اقتصادیات پر بھی اثر پڑے گا۔ اور وہ غریب عوام غریب تر ہو جائیں گے اور صرف یہاں تک ہی معاملہ محدود نہیں بلکہ وہاں کے بچوں پر جو اس کے تباہ کن اثرات پڑیں گے وہ نہایت ہی مہلک ثابت ہوں گے اور پھر آج ہماری نئی پود جو کہ دن بدن اسلام سے بیزار ہو رہی ...... اور مغربی تہذیب کے رنگ میں رنگی جا رہی ہے۔ اس کے مظہر اثرات سنجیدہ طبقہ پر عیاں ہیں۔ اور ان سینماؤں اور تباہ کن لٹریچر کی وجہ سے نئی مخلوق جسے ٹیڈی بوائز اور ٹیڈی گرلز کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے معرض وجود میں آتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جب اس علاقہ میں سینما تعمیر ہو گیا تو وہاں کے بچوں کا اس سے متاثر ہونا ضروری ہے اور پھر جو نتائج نکلیں گے وہ عیاں ہیں کہ وہ بچے نہ ہی ملک کے رہیں گے نہ مذہب کے اور ہم یہ کہنے سے باک نہیں کرتے کہ ہم خود اس قیمتی سرمایہ کو اپنے ہاتھوں سے برباد کر رہے ہیں۔

سینما قومی، اخلاقی، مذہبی اور انسانی قدروں کی تباہی کا سبب ہے۔ آگے ہی جو بداخلاقی بے حیائی بے دینی اور بے راہ روی پائی جا رہی ہے کیا وہ کم ہے کہ اور نئے نئے سینما تعمیر کئے جائیں۔ علاقہ مصری شاہ میں ایسے فحاشی اور اخلاق کشی کے اڈے کی تعمیر وہاں کی غریب آبادی کے ساتھ مذاق کے مترادف ہے۔ ہم ارباب اختیار سے گزارش کرتے ہیں کہ وہاں کے عوام کے جذبات و احساسات کا لحاظ رکھا جاتے اور اس منظوری کو منسوخ کیا جائے

عرب کی کھجوریں اور امریکہ کی گندم

(افسر اپنی اصلاح کریں)

نہایت افسوس سے بیان کیا جاتا ہے کہ ملتان کے ایک ذمہ دار افسر نے کسی مسجد کی نزاع کے سلسلہ میں اس خیال کا اظہار کیا ہے۔ کہ ان جھگڑوں کی وجہ یہ ہے کہ ہم کو اسلام عربوں سے وراثت میں ملا ہے۔ اور عرب کھجوریں کھایا کرتے تھے جن کے کھانے سے جوش پیدا ہوتا ہے

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ہمارے افسر بھی اسلام کی صحیح تعلیم سے واقف نہیں ہوتے پہلے تو کسی خاص خوراک کا نتیجہ قرار دینا غلط ہے۔ پھر اس قسم کے جھگڑوں کو مذہبی جھگڑے قرار دینا نفسانیت اور خود غرضانہ مقابلہ سے بالکل پاک سمجھنا بھی غلط ہے۔ اگر اخلاص اور حق پسندی کا جذبہ کارفرما ہو تو جھگڑا ہونے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

اور اگر اہل حق کا فریق جھگڑا کرے اور یہ جھگڑا حق کی خاطر ہو تو اس کو کھجوروں کا نتیجہ قرار دینا کتنی کم فہمی ہے مسلمان کی زندگی اور موت سب ہی اللہ کی رضا کے لئے ہے۔ کرایہ کے لئے یا معمولی نوکری کے لئے نزاع اور لڑائی جائز ہو۔ مگر حق کے لئے ناجائز ہو اس کا فلسفہ مذکور قسم کے افسر ہی سمجھ سکتے ہیں۔ اسلام تو علم و بردباری متانت اور معقولیت سکھاتا ہے اور قوت غضب کو بھی معتدل بنا کر صرف اسلامی ضرورت کے لئے قوت استعمال کرنے کی اجازت دیتا ہے ورنہ وہ ہمیشہ جوش پر ہوش کو ترجیح دیتا ہے۔

افسر مذکور ناراض نہ ہوں تو ہم کہیں گے۔ عربی کھجوریں کھانے سے اگر بقول شما جوش بڑھتا ہے تو کیا پاکستان میں بے غیرتی بے حیائی بے ہودگی اور دیوثی کا طوفان امریکی گندم کھانے یا وہاں کا سوکھا مردار گوشت کھانے کا نتیجہ ہے؟ پہلی بات میں تو تامل ہو سکتا ہے مگر موخر الذکر بات اقرب الی الصواب ہے۔ پاکستانی افسروں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی معلومات حاصل اور اپنی اصلاح کریں اور ساتھ ہی مسلم جذبات کا خیال رکھا کریں۔

ظفر اللہ خاں پاکستان گورنمنٹ کی بجائے ربوہ کے ذریعہ جواب دیتا ہے

حضرت مولانا مفتی محمود کی خدمت میں مرزائی کا مراسلہ

چوہدری ظفر اللہ قادیانی نے ترائبیون اوڈ کے بیان کی تردید کروائی ہے۔ اور اخبارات میں شائع شدہ الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ چوہدری صاحب حکومت پاکستان کے نمائندہ کی حیثیت سے اقوام متحدہ کے صدر ہیں اس اطلاع کی وجہ سے محکمہ خارجہ اور حکومت کی پالیسی پر بڑی کڑی تنقید ہوتی رہی ہے۔ مسٹر ظفر اللہ کو اپنی سرکاری پوزیشن نظر وزارت خارجہ کے ذریعہ وضاحت کرانا چاہیئے تھی مگر انہوں نے اپنی فرقہ کی مذہبی حیثیت کو ترجیح دیکر مجلس رشد و ہدایت ربوہ کے ذریعہ سے بیان جاری کرایا۔ اور جیسے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کی خدمت میں بھیجا اسی طرح تمام ممبران کے نام بھیجا ہوگا۔ مقام افسوس ہے اس قسم کے متعصب مرزائی کو حکومت کی نمائندگی کے لئے منتخب کیا گیا ہے جو پاکستان کے اعزاز کی وجہ سے اقوام متحدہ کا صدر بنا۔ مگر اپنا مرکز ربوہ کو قرار دیتا ہے اور حکومت پاکستان کے توسط سے نہیں بلکہ ربوہ کے ذریعہ اپنی صفائی پیش کرتا ہے اخبارات اس کی صفائی کو عذر گناہ بدتر از گناہ قرار دیا ہے

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

مدعیان تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

(دوسری قسط)

مودودی صاحب سے کسی مفتی صاحب نے انکی اس تحریر کے بارہ میں مندرجہ ذیل سوال دریافت کرایا ہے اس سوال نے مودودی صاحب کا دماغ بگاڑ دیا ہے۔ مودودی صاحب پر علماء حق کا فتویٰ ہے کہ وہ گمراہ ہے اور اس فتویٰ میں علماء سہارنپور، علماء دیوبند مولانا مہدی حسن صاحب دارالعلوم دیوبند اور بالخصوص شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی و مفسر قرآن قطب زمان حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح۔ حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری حضرت شیخ المشائخ مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف سکھر اور حضرت شیخ الحدیث خلیفہ اعظم حضرت مولانا حسین علی صاحب واں بھچراں حضرت مولانا نصیر الدین صاحب غورغشتی۔ سب شریک ہیں مگر یہ بات مانی ہوئی ہے کہ مودودی صاحب اچھے منشی۔ بہترین صاحب قلم ہیں اور وہ غلط بات کو بھی صحیح ثابت کرنے لگتے ہیں تو بہتوں کو فریب دینے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس سوال نے ان کو ایسا جکڑا ہے کہ جواب میں جو کچھ لکھا ہے اس سے انکی پوزیشن اور زیادہ گندی ہو گئی ہے۔ وہ متضاد باتیں لکھتے اور زور قلم سے حق و صداقت پر پردہ ڈالتے یا اپنی گمراہانہ تحریر کو درست ثابت کرتے ہیں۔ عنقریب آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اس خود ساختہ مجتہد کا مبلغ علم کیا ہے۔

سوال (۱) اسلام کے قوانین واصول قطعی طور پر ناقابل تجزیہ ہیں؟ یا کچھ گنجائش ہے؟

مثلاً اگر حکومت اجراء حدود کا قانون پاس کر دے اور جج حضرات ان قوانین کے عملی نفاذ کے مجاز ہو جائیں لیکن معاشرہ کی حالت یہی رہے جو اب ہے اور اصلاح معاشرہ کے لئے کوئی قانون نافذ ہی نہ کیا جائے تو اس صورت میں شرعی ثبوت کے بعد رجم اور جلد کی سزا ظلم ہو گی یا نہیں؟

(۲) آپ نے تفہیمات میں لکھا ہے کہ نکاح طلاق اور حجاب شرعی کے اسلامی قوانین اور اخلاق صنفی کے متعلق اسلام کی تعلیمات سے ان حدود کا گہرا ربط ہے جسے منفک نہیں کیا جا سکتا۔

حالانکہ مندرجہ بالا صورت میں یہ ربط [illegible] ہو گیا۔ جو لوگ اس فعل کے ذمہ دار ہوں گے (پارلیمنٹ یا حکومت) یقیناً ان کا یہ فعل نامناسب ہوگا۔ مگر کیا ان قوانین کی رو سے عدالت جو حکم اور حد جاری کرے گی کیا وہ ظلم ہوگا۔

(۳) کیا حکومت کو اصلاح معاشرہ کے لئے اجراء حدود کو کچھ مدت کے لئے ملتوی رکھنا چاہیے اور احکام اسلامی کے اجراء میں کسی خاص ترتیب کو ملحوظ رکھنا چاہیے؟

جواب از مودودی صاحب

اس کے جواب میں مودودی صاحب نے جو جواب دیا ہے اس کو ہم آسانی کی خاطر ۱۵ پندرہ حصوں میں تقسیم کرتے ہیں چنانچہ جواب کے اجزاء یہ ہیں:-

(۱) تفہیمات حصہ دوم میں جہاں یہ مضمون درج ہے وہیں آخر میں یہ نوٹ بھی موجود ہے کہ یہ مارچ ۱۹۳۹ء میں لکھا گیا تھا۔ ظاہر ہے کہ اس وقت کوئی حکومت ایسی موجود نہیں تھی جس میں یہ سوال درپیش ہوتا کہ اب یہاں حدود شرعیہ جاری کی جائیں یا نہیں پھر مضمون کا موضوع بھی یہ نہیں تھا کہ یہاں اجرائے حدود کی کیا صورت ہو۔

(۲) اس کا موضوع تو ان لوگوں کے اعتراضات کا جواب دینا تھا جو زنا اور قذف اور سرقے کی شرعی سزاؤں کو انتہائی سخت قرار دیتے تھے اور وحشیانہ سزا کہنے سے بھی نہ چوکتے تھے۔

(۳) سوال یہ ہے کہ اس بحث میں جن لوگوں نے یہ نکتہ پیدا کیا ہے کہ یہیں اجرائے حدود شرعیہ کا مخالف ہوں وہ کس حد تک نیک نیت ہیں اور ان کی یہ نکتہ آفرینیاں کہاں تک قابل التفات ہیں؟

(۴) اس وقت اگر کوئی مسلمان حکومت اسلام کے تمام احکام و قوانین اور اس کی ساری اصلاحی ہدایات کو معطل رکھ کر اس کے قوانین میں سے صرف حدود شرعیہ کو الگ نکال لے اور عدالتوں میں ان کو نافذ کرنے کا حکم دے دے تو جو قاضی یا جج کسی زانی یا سارق یا شارب خمر پر حد جاری کرنے کا حکم دے گا وہ تو ظالم نہیں ہوگا البتہ وہ حکومت ضرور ظالم ہوگی جس نے شریعت الٰہیہ کے ایک حصے کو معطل اور دوسرے حصے کو نافذ کرنے کا فیصلہ کیا۔ میں ایسی حکومت کو اس آیت قرآنی کے مصداق سمجھتا ہوں جس میں فرمایا گیا ہے۔ أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَٰلِكَ مِنْكُمْ إِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يُرَدُّونَ إِلَىٰ أَشَدِّ الْعَذَابِ

(۵) میں یہ تسلیم نہیں کرتا کہ جو حکومت خود شراب بنانے اور بیچنے کے لائسنس دیتی ہو اور جس کی تقریبات میں خود حکومت کار فرما اور ان کے معزز مہمان شراب سے شغل کرتے ہوں اس کے قانون میں اگر شارب خمر کے لئے ۸۰ کوڑے لگانے کی سزا مقرر کر دی جائے تو ہم اسے اسلامی قانون نافذ کرنے والی حکومت کہنے میں حق بجانب ہوں گے۔

(۶) میں یہ نہیں مانتا کہ ایک طرف عورتوں اور مردوں کے آزادانہ اختلاط کو رواج دینا، لڑکوں اور لڑکیوں کو ایک ساتھ کالجوں میں پڑھانا عورتوں سے سرکاری دفاتر میں مردوں کے ساتھ کام لینا۔ ننگی تصویروں اور عریاں فلموں اور فحش لٹریچر کی بے روک ٹوک اشاعت جاری رکھنا، ۱۶ سال سے کم عمر کی لڑکی اور ۱۸ سال سے کم عمر کے لڑکے کا نکاح قانوناً ممنوع ٹھہرانا، اور دوسری طرف زنا پر رجم اور کوڑوں کو سزا دینا فی الواقع اسلامی قانون کا اجراء ہے۔

(۷) مجھے یہ ہرگز تسلیم نہیں ہے کہ سود اور قمار کو حلال کرنے والی اور ان محرمات کو خود رواج دینے والی حکومت چوری پر ہاتھ کاٹنے کا قانون نافذ کر کے اسلامی قانون نافذ کرنے والی حکومت قرار دی جا سکتی ہے۔

(۸) اگر کوئی عالم دین اس متضاد طرز عمل کے جواز کے قائل ہوں اور ان کے نزدیک شریعت کے ٹکڑے کرنا اور اس کے اجزاء میں سے بعض کو ترک اور بعض کو اخذ کر لینا ظلم نہیں بلکہ ایک نیکی ہو تو وہ اپنے دلائل ارشاد فرمائیں۔

(۹) دراصل یہ مسئلہ محض اس سادہ سے قانونی سوال پر بحث کر کے حل نہیں کیا جا سکتا کہ موجودہ حالات میں شرعی حدود کا نفاذ جائز ہے یا نہیں۔ اللہ اور اس کے رسول نے ہم کو محض احکام ہی نہیں دیئے ہیں بلکہ ان کے ساتھ کوئی حکمت بھی سکھائی ہے۔

(۱۰) شریعت کا منشا اس پوری سکیم کو متوازن طریقے سے نافذ کرنا ہے پورا کیا جا سکتا ہے۔ اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے اس کے کسی جزء کو ساقط اور کسی کو نافذ کرنا حکمت دین کے بالکل خلاف ہے۔

(۱۱) اس کے جواز میں یہ استدلال نہیں کیا جا سکتا کہ جس جزء کو ہم نافذ کر رہے ہیں اس کے نفاذ کا حکم قرآن میں موجود ہے اس استدلال کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک حکیم کا مرتب کردہ نسخہ کسی اناڑی کے ہاتھ آ جائے اور وہ اس کے بہت سے اجزاء میں سے صرف دو چار اجزاء نکال کر کسی مریض کو استعمال کرائے اور اعتراض کرنے والے کا منہ بند کرنے کے لئے یہ دلیل پیش کرے کہ جو اجزاء میں استعمال کرا رہا ہوں اور وہ سب حکیم کے نسخے میں درج ہیں اس کی اس دلیل کا جواب آخر آپ یہی تو دیں گے کہ بندۂ خدا، حکیم کے نسخے میں جو مصلحات اور بدرقے درج ہیں ان سب کو چھوڑ کر صرف سمیات مریض کو استعمال کرا رہا ہے اور نام حکیم کا لیتا ہے۔

(۱۲) اس کے ساتھ یہ امر بھی قابل غور ہے کہ شریعت آیا اپنے نفاذ کے لئے مومن و متقی کارکن چاہتی ہے یا فاسق و فاجر لوگ اور وہ لوگ جو اپنے ذہن میں اس کے احکام کی صحت کے معتقد تک نہیں ہیں؟ اس معاملے میں بھی محض جواز اور عدم جواز کی قانونی بحث مسئلے کا فیصلہ کرنے کے لئے کافی نہیں ہے مجرد قانونی لحاظ سے ایک کام جائز بھی ہو تو یہ سوال باقی رہ جاتا ہے کہ حکمت دین کے لحاظ سے وہ درست بھی ہے یا نہیں۔

(۱۳) اس لئے اگر ہم دین کی کچھ خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ اس سے دشمنی نہیں کرنا چاہتے تو ہمیں پہلے اس امر کی کوشش کرنی چاہیے کہ ملک کا انتظام ایسے لوگوں کے ہاتھوں میں منتقل ہو جائے جو دین کی سمجھ بھی رکھتے ہوں اور اخلاص کے ساتھ اس کو نافذ کرنے کے خواہشمند بھی ہوں۔ اس کے بعد ہی یہ ممکن ہوگا کہ اسلام کی پوری اصلاحی سکیم کو ہر جہت سے ہمہ گیر طریقے پر نافذ کیا جائے اور اسی سلسلے میں حدود شرعیہ کا اجراء بھی ہو۔

(۱۴) یہ کام بڑا صبر اور بڑی حکمت چاہتا

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۳۔ نومبر ۱۹۶۲ء

بریلوی دوستوں کے جلسہ عام میں گڑبڑ اور سرکاری افسر

(از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام)

باغ بیرون موچی دروازہ لاہور میں دس نومبر ۱۹۶۲ء کو رات کے وقت بریلوی فرقہ کا جلسہ عام ہوا جس کا پہلے عام اعلان ہو چکا تھا۔ لاہور کی فضا پوری مکدر تھی۔ اس مکدر کی زیادہ بڑی وجہ یہ تھی کہ عرصہ دراز سے یعنی قبل از مارشل لاء سے حکام کا رویہ عجیب و غریب چلا آ رہا تھا۔ جب علماء حق عیسائیوں یا مرزائیوں کے خلاف جلسہ کرتے تو پابندی لگ جاتی۔ تقریر کرتے تو مقدمات چلائے جاتے۔ مگر بریلوی دوستوں کو کھلی چھٹی تھی۔ وہ اکابر علماء اسلام کو گالیاں دیتے اور سخت سے سخت اشتعال انگیز تقریریں فرماتے مگر حکام کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری جیسے بردبار اور صلح پسند عالم چند سال سے یہی شکایت عام جلسوں میں کرتے رہتے مگر حکومت نے کبھی ادھر توجہ نہ فرمائی۔ علماء دیوبند میں سے ممکن ہے کسی ایک آدھ عالم نے جواب میں سختی کی ہو۔ مگر وہ بھی گالیوں کی حد تک کبھی نہیں پہنچی باقی ہزاروں علماء دیوبند ہمیشہ اسلامی متانت اور سنجیدگی کا ثبوت دیتے رہے۔

تعجب ہے کہ جب سے عائلی قوانین اور عیسائی مشن کی دست درازیوں کے خلاف علماء حق نے میدان عمل میں اتر کر کام شروع کیا اور پرویز کے شیطانی فتنے کی دھجیاں فضا کے آسمانی پر اڑانے لگے۔ اس وقت سے ہمارے ان بریلوی دوستوں نے اپنے مخصوص طریق کار میں خاص طور پر زیادتی فرما دی۔ نہ انھوں نے مرزائیوں کے خلاف کام کرنا مناسب سمجھا نہ ان کو پرویزیوں کے عقاید میں سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی نظر آئی نہ انھیں دو لاکھ انسانوں کے مرتد ہو کر عیسائی ہونے سے دکھ ہوا۔ نہ ظہور مشنری قوانین پر ان کے ماتھے پر بل پڑا۔ ایک ہی شغل ان کا رہ گیا تھا وہ علماء دیوبند کی مخالفت۔ اکابر علماء اسلام کی تکفیر۔ اور ان لوگوں کی راہ میں مشکلات پیدا کرنا جو مذکورہ فتنوں کے سامنے سینہ سپر ہو کر مصائب کو دعوت دیتے ہوئے کام کر رہے ہیں ان کی گالیاں اور اس اشتعال انگیزی کو پولیس افسر سنتے رہے۔ مگر ان کی ناک میں اس سے کوئی فرق نہ آیا

بدبو نہ آئی۔ تقریباً ایک ماہ قبل میں نے محترم وزیر قانون سے عرض کیا تھا کہ اضلاع میں احکام جاری ہونے چاہئیں کہ کوئی فریق کسی دوسرے فریق کے بزرگوں کو گالیاں نہ دے۔ اس وقت میں نے یہ بھی کہا تھا کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ حکام خود اس اشتعال انگیزی میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ محترم وزیر قانون اس پر برہم ہوئے اور اس کی تردید کی بہر حال گالیوں کا سلسلہ برابر جاری رہا۔ آخر ایک مرد مجاہد اٹھا اور اس نے ان کو للکارا کہ گالیاں بند کرو۔ امن پر رحم کر کے اشتعال انگیزی کا یہ کھیل ختم کرو۔ ورنہ ہم مجبور ہو کر ترکی بہ ترکی جواب دیں گے۔ پھر نہ کہنا ہمیں خبر نہ ہوئی۔

مگر محترم شورش کاشمیری کے اس انتباہ کا انہوں نے غلط مطلب سمجھا۔ اور وہ ان پر پل پڑے یعنی سارے توپخانوں کا منہ ادھر پھر گیا۔ وہ بھی شورش تھا جس کی گردن انگریز بھی نہیں جھکا سکا۔ انہوں نے بہت سے نقاب چہروں سے اٹھائے اور ایسی باتیں بھی ظاہر کیں جن کا ہم کو بھی افسوس ہے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ برائی ایک طرف سے ہو تو یہ ظلم ضرور ہے مگر فساد نہیں۔ جب دونوں طرف سے مقابلہ ہو تو تصادم کے امکانات روشن ہو جاتے ہیں۔ شورش صاحب کے بارہ میں یہ کہنا اور سمجھنا کہ انہوں نے اشتعال دلایا یا سختی کی بڑا ظلم ہوگا۔ انہوں نے صرف علمائے نو بلغائے نو کے اصول پر عمل کیا۔ مگر زیادہ تر اسی حقیقت کو واضح کرتے چلے گئے کہ ان حضرات کے ترکش سے نکل نکل کر تکفیر کے تیروں نے کس کس کو نشانہ بنایا۔ عقل کی بات یہ تھی کہ اگر محترم شورش صاحب کے اس طریق کار سے ہمارے ان دوستوں کو تکلیف ہوئی تھی تو وہ اس سے یہ سبق حاصل کرتے کہ ہمارے طریق کار سے کروڑ مسلمانوں کو سالہا سال یہی تکلیف پہنچتی رہی اس لئے درحقیقت یہ طریق کار واجب الترک ہے پھر وہ ٹھنڈے دل سے غور کرنے کے بعد اپنے رویہ پر نظر ثانی فرماتے مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا بلکہ انہوں نے عوام اور سادے مسلمانوں کے بھروسہ پر تکفیر اور گالی گلوچ کی جنگ تیز تر کر دی۔ ادھر پولیس اور افسروں کی خدا ترسی میں بھی اضافہ ہوتا رہا ان عدم تشدد کے پتلوں نے کبھی مداخلت نہ کی کہ گالیوں کا یہ طریقہ امت مسلمہ اور پاکستانی عوام کے لئے تباہ کن ہے

اور اس کا روکنا فرض ہے۔ چنانچہ نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ باقاعدہ طور پر دس نومبر کے جلسہ کے دن علماء کو اسٹیج پر خنزیر اور خنزیر ابن خنزیر تک کہا گیا اور ایک فصیح البیان مقرر نے وہابڑہ وہابڑہ وہابڑا۔ وہابڑو۔ وہابڑت۔ وہابڑتا۔ وہابڑن کے چودہ صیغوں کی خوب گردان کی اور جب وہابڑتن پر پہنچے تو تن پر خوب زور دیتے۔ جب ان کی فحش کلامی حد سے بڑھ گئی تو ختم نبوت کا ایک نعرہ لگا اور عوام قابو سے باہر ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں نہ بجلی تھی نہ گیس۔ بھگدڑ مچ گئی۔ مختلف قسم کی اصوات تھیں۔ جلسہ منتشر ہو گیا۔ روشنی گل ہو گئی اور ٹرک پر رونق دینے والے مقرر اسٹیج کے نیچے چھپ گئے تھے (سننے میں آئے) ہمیں ان واقعات کو لکھنے سے بھی شرم آتی ہے یہ باتیں تمام علماء کی توہین ہیں اللہ تعالیٰ ہمارے ان بھائیوں کو غور و فکر کی توفیق عطا فرمائے آمین

سننے میں ہے کہ ڈی۔ ایس۔ پی صاحب موقعہ پر موجود تھے انہوں نے قریبی تھانہ سے بجلی لا کر دی اور مجمع کو باہر سے گھیر گھیر کر پھر لے آئے۔ اور جلسہ شروع کرایا بلکہ خوب گہرے کہ جلسہ ساری رات رہے گا۔ ڈی۔ ایس۔ پی کی یہ حرکات قابل تعریف ہیں کاش کہ وہ سب کے جلسوں میں اپنے اس تقویٰ و طہارت کا ثبوت دیتے۔ عربی مدارس کے بعض طلبہ گرفتار کئے گئے۔ جنہیں بعد میں ضمانت پر رہا کیا گیا۔

سوال یہ ہے کہ پولیس افسروں کی موجودگی میں گالیاں دی جاتیں۔ اور اشتعال انگیزی کو نہ روکیں اور جب اس کے نتائج بد برآمد ہوں پھر ان کی رگ حمیت یا رگ حمایت پھڑکے اور وہ جلسہ دوبارہ بنانے کی کوشش کریں اور بجلی تھانہ سے لا کر دیں۔ یہ باتیں اخباروں میں چھپ چکی ہیں اگر یہ باتیں صحیح ہیں تو ہم حکومت مغربی پاکستان سے عرض کریں گے کہ افسروں کا یہ طریقہ قطعاً غلط ہے اس طرح تو عوام یا ایک فریق کے لئے یہ باور کرنے کا امکان یا جواز پیدا ہوتا ہے کہ یہ سارا کام افسروں کی مرضی سے ہو رہا ہے حالانکہ یہ نہ حکومت کا کام ہونا چاہیئے نہ یہ حکومت کے لئے مفید ہے۔ اور نہ ہی پاکستانی ملت کے لئے نفع بخش ہے بلکہ کی یک جہتی ہی ملک کی ترقی کی ضامن ہو سکتی ہے سر پھٹول سے تو ہم کبھی شاہراہ ترقی پر گامزن نہیں ہو سکتے۔ اب بعض اخبارات سے معلوم ہوا کہ مغربی پاکستان گورنمنٹ کسی سرکلر کے ذریعے ملک میں ایسی اشتعال انگیزی کو ختم کرنا چاہتی ہے اگر یہ صحیح ہے تو ہم اس کا خیر مقدم کرتے اور یہ کہتے ہیں ؎

آنچہ دانا کند، کند ناداں
لیک بعد از خرابیٔ بسیار

جماعتی اعلانات

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام

۱۔ تمام علماء کرام اور ارکان جمعیۃ علماء اسلام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ عارضی طور پر جو مرکزی ذیلی دفتر ملتان میں قائم کیا گیا تھا وہ اب مرکزی دفتر لاہور کو منتقل کر دیا گیا ہے۔ مرکزی دفتر لاہور میں مستقل طور پر رہنے کے لئے محترم ڈاکٹر احمد حسین کمال صاحب کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ جو قبل ازیں مدرسہ میرے شاہ تحصیل صادق آباد ضلع رحیم یار خاں میں خدمات انجام دیتے رہے تھے

۲۔ محترم سردار امیر عالم خاں صاحب لغاری نے جو چار ماہ جمعیۃ علماء اسلام حلقہ جنوبی مغربی پاکستان کی تنظیم کے لئے وقف فرمائے تھے ان چار ماہ میں سے اڑھائی ماہ انہوں نے نہایت عرق ریزی سے کام کر کے سندھ کو اس قابل بنایا کہ شہداد پور ضلع سانگھڑ میں دس اضلاع سندھ کی جمعیۃ علماء اسلام کا نفرنس ۱۲۔۱۳ نومبر ۶۲ء کو نہایت اعلیٰ پیمانہ پر منعقد ہوئی جس میں امیر جمعیۃ حضرت درخواستی صاحب مدظلہ، نائب امیر حضرت مفتی صاحب مدظلہ۔ ناظم اعلیٰ مرکزی۔ اور سردار امیر عالم خاں لغاری کے سوا سندھ کے علماء کرام سینکڑوں کی تعداد میں شریک ہوئے اب سردار امیر عالم خاں تا اطلاع ثانی خاص کراچی اور پھر ضلع رحیم یار خاں میں کام کریں گے۔

۳۔ جمعیۃ علماء اسلام کی جہاں تنظیم یا انتخاب ہوا اس کی خبر کے ساتھ تحصیل اور ضلع کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

۴۔ ممبر سازی کے کام کے لئے نومبر سے بڑھا کر آخر دسمبر تک اجازت دیدی گئی ہے۔ ابتدائی ممبر سازی اور ہفتہ وار اجتماعات پر ارکان و علماء کو خاص توجہ دینی چاہیئے۔

جمعیۃ کی شاخوں سے

جمعیۃ علماء اسلام کا دستور چھپ چکا ہے اور اکثر شاخوں کی طرف بھیج دیا گیا ہے اگر کسی شاخ کو دستور نہ ملا ہو تو مرکزی دفتر لاہور یا اپنے ضلعی دفتر سے طلب کر سکتے ہیں دستور کی قیمت چار آنے رکھی گئی ہے۔ اس کی رقم مرکزی جمعیۃ کو ادا کرنی ہوگی دیگر اپنی کارکردگی سے مرکزی جمعیۃ کو مطلع کرتے رہا کریں۔

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت اور عباسی کا انکار

بلند پایہ علمی مقالہ

از حضرت مولانا مفتی عطاء محمد صاحب خلیفہ حضرت مرحوم سجادہ نشین کندیاں شریف

باسمہ تعالیٰ حامداً و مصلیاً و مسلماً علی النبی و آلہ و اصحابہ ۔ اما بعد

فقیر نے ایک رسالہ موسومہ "شہید کربلا اور یزید" حضرت قاری طیب صاحب مدظلہ کا دیکھا جس کتاب پر یہ مقالہ تنقیداً لکھا گیا ہے فقیر نے ابھی تک اس کا صرف نام ہی سنا تھا یعنی "خلافت معاویہ و یزید" ۔

ذہن میں استعجاباً گذرتا تھا کہ اصل کتاب کی غرض تو وہی ہوگی جو کہ اس کے عنوان سے واضح ہو رہی ہے یعنی اثبات خلافت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ و صحت انعقاد خلافت یزید مگر حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی نے مقصد کتاب وہ تین منصوبہ مقرر فرمائے ہیں جن کا تعلق حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے اطوار سے ہے اور اسی بناء پر اپنے رسالہ کو "شہید کربلا اور یزید" سے موسوم فرمایا ہے ۔ اس کی وجہ اور حقیقت کیا ہوگی ۔

اسی اثنا میں ایک دوست نے دونو کتابیں مطالعہ کے لئے دیں ۔ اصل کتاب یعنی خلافت معاویہ و یزید کا صرف پہلا ہی عنوان غور سے مطالعہ کیا باقی کتاب کے دیکھنے سے طبیعت وحشت زدہ ہو گئی ۔ اس عنوان کا لب لباب یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت نہ انعقاداً خلافت راشدہ ہے و نہ بقاءً بلکہ سراسر فتنہ سبائیہ کا مظاہرہ تھی ۔ نعوذ باللہ من ذالک ۔

چنانچہ یقین ہوا کہ عباسی کا اصل مقصد کتاب وہی ضمنی اور غیر مصرح عقائد و نظریات ہیں جن کو وہ غیر شعوری طور پر تمام ذہنوں میں اتارنا چاہتے ہیں ۔ اور جن کی نشاندہی کے لئے بجا طور پر حضرت قاری صاحب مدظلہ العالی کی نظر تدقیق نے اعلان کیا ہے ۔

اس یقین کے بعد فقیر کا استعجاب بھی رفع ہوا اور حضرت قاری صاحب کی نظر غائر کی پوری حقیقت بھی واضح ہوئی ۔

اس کے بعد فقیر نے عباسی صاحب سے سلسلہ مراسلت شروع کیا اور انہوں نے جوابات لکھے ایک خط میں فقیر نے لکھا "آپ کی کتاب میں تضاد ہے ۔ اگر اجازت فرما دیں تو اس کی چند مثالیں لکھ کر اطمینان کرا لوں" ۔ مگر عباسی صاحب نے جواب میں تضاد کی حقیقت دریافت کرنے سے اغماض کر کے ساری کتاب کے مطالعہ کا مشورہ دیا اور ساتھ ہی اپنی جدید تصنیف "تحقیق مزید" کی طرف توجہ دلائی اور پھر ارسال بھی کر دی ۔

تحقیق مزید جب موصول ہوئی اور بے ساختہ کھول تو اولاً سلسلہ تنقیدات کے ماہر صاحب کی تمہید کا پہلا عنوان "حسین رضی اللہ عنہ کی مفروضہ صحابیت" نظر آیا ۔ کتاب بند کر دی اور عباسی صاحب کو لکھا آپ کی تحقیق قدیم کا پہلا عنوان بھی ایک اجماعی عقیدہ کے انہدام سے شروع ہوا ہے یعنی یہ کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت انعقاداً و بقاءً خلافت راشدہ نہ تھی ۔ بلکہ فتنۂ سبائیہ کا مظاہرہ تھی ۔ آگے تمام کتاب اسی بنیاد پر قائم کی گئی ہے اسی طرح آپ کی تحقیق جدید کھولنے پر پہلے جو چیز سامنے آئی وہ بھی امت کے ایک مسلمہ عقیدہ کا انہدام یعنی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صحابیت کو مفروضہ قرار دینا ۔ حالانکہ ان کی صحابیت علاوہ اجماعی ہونے کے منصوص بھی ہے چنانچہ الاستیعاب تذکرہ عمار بن یاسر رضی اللہ عنہما میں ایک مسند حدیث جس میں ان کی صحابیت کی تصریح ہے موجود ہے دیکھ لی جاوے ۔"

فقیر کے اس خط کے جواب میں عباسی صاحب نے فرط جوش میں شیعہ حضرات کے اصول کو اپناتے ہوئے مشتبئانہ اجتہاد کر کے لکھا ۔

"حضرت حسین کی مفروضہ صحابیت کے بارے میں آپ نے الاستیعاب کی مندرجہ جس حدیث کا حوالہ دیا ہے وہ محل نظر ہے ۔ اسناد پر توجہ نہ فرمائی رواۃ بن فطر بن خلیفہ ہے جسے آئمہ رجال نے بتایا ہے کہ وہ شیعہ بھی تھا ۔ اور سوء المذہب بھی ۔ دوسرا راوی کثیر بن اسماعیل بھی شیعی مفرط تھا صاحب الاستیعاب متوفی ۴۶۳ھ نے عدم مبالات کی بناء پر اس حدیث موضوعہ کو حضرت عمار بن یاسر کے تذکرہ میں درج کر دیا تو یہ کوئی حجت نہیں ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نجباء و وزراء و رفقاء میں خوردہ سال بچوں کو شامل کرنا تو شیعی ذہنیت کا ثبوت ہے ۔"

فرط جوش کا مظاہرہ :-

عباسی صاحب اس تحریر میں اگرچہ ماہر صاحب کی طرح حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صحابہ کے عام تعظیمی لقب "حضرت" کے بغیر یاد تو نہیں کرتے مگر ان کی صحابیت کے انکار میں ماہر صاحب پیش قدم ہی ہیں اسی شغف میں اتنے منہمک ہوئے کہ فقیر کی تحریر بالا میں کل اور جامع تنقید کا اشارہ ہے ان کی کتاب پر عائد کی گئی ہے یعنی یہ کہ اصول اہل سنت والجماعت کے خلاف ہوتے ہوئے پھر بھی ان کی کتب معتبرہ سے حوالے بے محل استعمال کئے گئے ہوں گے یا پھر ان کی قطع برید کی گئی ہوگی ۔

اس طریق کار سے اکثر کتاب کو مجموعہ تضاد ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ اس کے باوجود عباسی صاحب کو صرف فقیر کی حوالہ کردہ حدیث جس میں حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی صحابیت منصوصہ ہے کی فکر لاحق ہوئی اور اس نے ایسا بے خود کر دیا کہ فقیر کی طرف منسوب کر کے کہتے ہیں "حضرت حسین کی مفروضہ صحابیت کے بارے میں جس حدیث کا حوالہ دیا ہے الخ" ۔۔۔ حالانکہ فقیر نے تو حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت منصوصہ ہونے کے بارے میں حدیث کا حوالہ لکھا ہے نہ کہ مفروضہ ہونے کے لئے ۔

عباسی صاحب نے اسی جوش میں یہ تو لکھ دیا ہے "کہ رسول اللہ علیہ وسلم کے وزراء و رفقاء و نجباء میں خوردسال بچوں کو شامل کرنا تو شیعی ذہنیت ہے" مگر اس خوردسالی کا یقین نہ کیا جس کے لئے ہم کہتے ہیں کہ محل بحث یعنی حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خوردسالی تو یقیناً متعین ہوگی لیکن عباسی صاحب نے اپنی اصل کتاب یعنی خلافت معاویہ و یزید کے ص۳۲ پر حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی عمر قریب پانچ کے اور حضرت ابن الزبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خوردسالی تو یقیناً متعین ہوگی لیکن عباسی صاحب نے اپنی اصل کتاب یعنی خلافت معاویہ و یزید کے ص۳۲ پر حضرت حسین رضی اللہ تعالےٰ کی عمر قریب پانچ کے اور حضرت ابن الزبیر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی نو برس عمر بوقت وفات النبی صلے اللہ علیہ وسلم تحریر کی ہے اور پھر دونو ایک مشترک حکم صادر فرمایا کہ طبقہ کے لحاظ سے بعض نے ان کا شمار صغار صحابہ میں کر لیا ہے ۔" جس کا مطلب یہ ہوا کہ پانچ سال سے دس سال کی عمر کے خوردسال بچوں کو اگرچہ صغار صحابہ بھی کہا جائیگا اور من حیث الطبقہ صحابہ میں بھی شمار ہوں گے مگر انہیں رفقاء و وزراء و نجباء النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے شمار کرنا شیعہ ذہنیت ہوگی ۔"

عباسی صاحب کا یہ تناقض و تضاد اگرچہ قابل تعجب ہے مگر اس سے زیادہ محل تعجب یہ امر ہے کہ شیعہ کے نزدیک تو اکابر صحابہ کی ایک جماعت جن کی صحابیت متواترہ ہے اور بعض کی منصوصہ فی القرآن ہے مگر ان کے نزدیک یہ حضرات صحابیت سے خارج قرار دئے جاتے ہیں اور سب و شتم ان صحابہ کا ان کے ہاں بطور مذہب و ملت کے ان میں متعارف ہے ۔ مگر عباسی صاحب بحسب مقولہ معروفہ ۔

برعکس نہند نام زنگی کافور

خوردسال بچوں کو رفقاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم میں شمار کرنا شیعہ ذہنیت قرار دیتے ہیں ۔

ہاں عباسی صاحب کہتا تو یہ چاہتے تھے "کہ آل رسول صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے خوردسال بچوں کو صحابہ میں شمار کرنا شیعی ذہنیت ہے ۔" مگر فرط جوش کے یا منشیانہ اجتہاد کہ قلم کی طوالت نے عبارت کو عام کر دیا ہے ۔

فرط جوش کا ایک غریب نمونہ ۔

عباسی صاحب کے کارنامہ بالا کا اجمالی تردید کے حسب ذیل نقشہ سے واضح ہو سکتا ہے

اولاً

(۱) عباسی صاحب نے فطر بن خلیفہ اور کثیر کو شیعیت کی طرف منسوب کر کے ایک کو سوء المذہب اور دوسرے کو "مفرط" کے فتوے سے مؤکد کیا	یہ مگران ہر دو پر افترا ہے ۔ اور بتقدیر ثبوت کے موجب رد نہیں جیسا کہ مفصل آئے گا ۔ انشاء اللہ
(۲) اور سند میں صرف "آئمہ رجال" ہی کہہ دیا	یہ ظاہر ہوگا کہ یہ آئمہ رجال ائمہ نواصب ہیں نہ اہل سنت والجماعت

ثانیاً

(۳) حدیث کو موضوع کہہ دیا ۔	(۳) مگر صرف اپنے خیال سے اور وہمی اجتہاد سے حالانکہ آئمہ حدیث نے اس حدیث کی روایت و تصحیح پر تصریح فرما دی ہے جیسا کہ واضح ہوتا ہے انشاء اللہ تعالےٰ

ثالثاً

(۴) خوردہ سال بچوں کو رفقاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم سے شمار کرنے کو شیعی ذہنیت کہہ کر حدیث کی موضوعیت کے لئے ایک قلعہ تیار کر لیا ۔	(۴) جس کی حقیقت اوپر واضح ہو چکی ہے

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت اور عباسی کا انکار

(بقیہ صفحہ ۵)

عباسی صاحب اپنے ان سب مقدمات مفروضہ سے صرف یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حدیث زیر بحث شیعہ رواۃ کی ایک مذہبی وضع شدہ حدیث ہے جس کو الاستیعاب میں " عدم مبالاۃ " کی بنا پر روایت کیا گیا ہے۔ مگر عباسی صاحب اسی درماندگی سے حدیث محولہ کو بغور تامل نہ کر سکے تھا۔ در رفقاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی تفصیل میں حضرات شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما) بھی گنائے گئے ہیں۔ مگر اس حدیث کو شیعہ رواۃ کی مذہبی حدیث قرار دینا تھا تو شیخین کے شمار کرنے کی توجیہہ بھی سوچ لیتے۔ سچ ہے

العجلة من الشیطان

عباسی صاحب کا شیعہ اصول کو اپنانا اور انکی تقلید کرنا۔

فقیر نے شیعہ حضرات کی ایک کتاب مسمی بہ " رجال البخاری " کئی جلدوں میں دیکھی تھی۔ اس کتاب میں انھوں نے جملہ رواۃ البخاری پر حتیٰ کہ صحابہ کرام تک تنقید کی ہے۔ مگر اکثر اور بجا بجا جرح کے حوالے علامہ ذہبی اور حافظ ابن الحجر کی طرف منسوب کر دئے گئے ہیں حالانکہ ہوتا یہ ہے کہ ان حضرات نے کسی اور کی جرح کو نقل کر کے اس کی تردید کر دی ہوتی ہے مگر بحکم صاحب الغرض مجنون کے جرح کا حوالہ دے دیا جاتا ہے۔ اور چونکہ تردید ان کے مقصد کے خلاف ہوتی ہے اس لئے اسے ترک کر دیا جاتا ہے۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد جب معاملہ ان صحابہ کرام کا آتا ہے کہ جن کو یہ لوگ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے فریق مقابل میں شمار کرتے ہیں۔ تو لازماً علامہ ذہبی ہوں یا حافظ ابن الحجر یا کوئی اور امام اہل السنۃ والجماعۃ بغیر تعدیل و شمار فضائل و کمالات کے اور کیا زبان پر لا سکتے ہیں۔

کس بے صاحب رجال البخاری نہایت دلیری سے کہہ دیتا ہے " یہاں پر امام ذہبی نے بے ایمانی کی۔ اور ابن الحجر کا ایمان بھی دیکھنے کے قابل ہے۔ وغیرہ وغیرہ "

بعینہ یہی طریق کار یہ عباسی صاحب کی اس تحریر کا نمونہ ہے۔

(۱) اہل سنت والجماعت کی عام معتمد اور معروف کتب الفتح الباری الاصابہ الاستیعاب البدایۃ والنہایۃ وغیر ذالک اپنی کتاب خلافت معاویہ و یزید میں بکثرت حوالے نقل کئے ہیں اور پھر آخر کتاب میں ایک فہرست لکھ کر یہ دکھایا ہے کہ ان کتب سے نقل قابل اعتماد ہے مگر اس کے باوجود جب ہم نے ایک صحیح حدیث کا جس کی تصحیح و نقل پر محدثین و ناقدین حدیث کی تصریحات موجود ہیں حوالہ الاستیعاب کا دے دیا تو چونکہ یہ حدیث عباسی صاحب کے نظریہ کے صریح خلاف ہے اس لئے بجائے اپنے نظریہ پر نظر ثانی کرنے کے بلا دلیل و حجت حدیث کو موضوع اور صاحب استیعاب کو " عدم مبالات کا مرتکب اور " رواۃ الکذب " یعنی موضوعات کے نقل کرنے والا کا فتویٰ لگا دیا۔

(۲) اہل سنۃ والجماعۃ کے آئمہ رجال نے فطر پر شیعیت کی نسبت کو افترا قرار دیا ہے۔ در کثیر کا تائب ہونا لکھا ہے جیسا کہ آ رہا ہے۔ مگر عباسی صاحب ان کے مردود شدہ امر کو لکھ رہے ہیں اور آئمہ رجال کہہ کر بظاہر ان کی طرف منسوب کر رہے ہیں۔

(۳) صرف اپنے نظریہ کے خلاف ہونے کی بنا پر ثابت شدہ حدیث کو موضوع کہہ دینا جیسا کہ شیعہ کا دستور ہے حتیٰ کہ صحیحین کی احادیث بھی ان کے اس خود ساختہ فتووں سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔

عباسی صاحب کی تحقیق و ریسرچ کا ایک عجیب نمونہ

خلافت معاویہ و یزید کے ص۱۵ پر عباسی صاحب نے حضرت حسنؓ کا یہ قول " ان علیا لم یکن یقول لا تکرھوا امارۃ معاویۃ " بعد تدفین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے عراقیوں کے روبرو خطبہ میں کہنا نقل کیا ہے۔ اور حوالہ کے لئے شرح نہج البلاغۃ و ازالۃ الخفاء کے ساتھ البدایۃ والنہایۃ کا حوالہ ص۱۳۱ ج۸ لکھ دیا ہے۔

حالانکہ البدایۃ والنہایۃ کا حوالہ ص۱۳۱ ج۸ پر یہ قول نہ حضرت حسن کی طرف منسوب ہے نہ کسی خطبہ کا ذکر ہے چہ جائیکہ بعد دفن حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور عراقیوں کے روبرو کا ہونا۔

البتہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا یہی قول امام شعبی نے حارث الاعور کے واسطہ سے نقل کیا ہے جو کہ بعد مراجعت صفین کے حضرت نے ارشاد فرمایا تھا۔ یہاں پر تو عباسی صاحب نے صرف مقولہ کے اشتراک سے البدایۃ والنہایۃ کا حوالہ دینا ضروری قرار دیا اور فرق کو ساقط کر گئے ہیں۔ مگر اسی ص۱۳۱ پر متصل دوسرا قول حضرت حسن رضی اللہ عنہ لا تذھب الایام واللیالی حتیٰ یملک معاویۃ الخ۔ کو کتاب الامامۃ والسیاسۃ سے جس کا غیر قابل الاعتماد ہونا بھی ساتھ ساتھ خود لکھ گئے ہیں " نقل کرتے ہیں اور صرف اسی ایک غیر معتمد کتاب کا حوالہ کافی سمجھتے ہیں۔ حالانکہ بعینہٖ یہی قول حضرت حسنؓ کا امام شعبیؒ کے واسطہ سے البدایۃ والنہایۃ کے اسی صفحہ ۱۳۱ ج۸ پر دو سطر اوپر کو نقل کیا گیا ہے۔ اس کے باوجود عباسی صاحب البدایۃ کا نام بھی نہیں لیتے اور جس کتاب کا حوالہ کر رہے ہیں اس کو خود بھی غیر معتبر کہتے ہیں۔

اس اخفاء کا ماخذ یہ ہے کہ البدایۃ والنہایۃ میں عبارت اس طرح ہے۔ راوی کہتا ہے: قلت للحسن بن علی لما قدم من الکوفۃ الی المدینۃ " یا مذل المومنین " قال لا تقل ذالک فانی سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول لا تذھب الایام واللیالی حتیٰ یملک معاویۃ الخ

حضرت حسنؓ کا سمعت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہنا چونکہ عباسی صاحب کے نظریہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اس جملہ سے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا صاحب الروایۃ صحابی ہونا ثابت ہو رہا ہے اس لئے اگرچہ اس قول حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی عباسی صاحب کو ضرورت ہے مگر اس جملہ سے انہیں کنارہ کشی ضروری ہے اس لئے کتاب الامامۃ والسیاسۃ پر اکتفا کیا اگرچہ فی نفسہ یہ کتاب غیر قابل الاعتماد ہے مگر اس میں یہ قول حضرت حسنؓ کا بواسطہ والد اپنے کے منقول ہے۔ جو کہ عباسی صاحب کا عین مطلوب ہے

دریافت طلب امر

عباسی صاحب! اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ صاحب البدایۃ جس کے حوالے اپنی کتاب میں پیش کرنے کے علاوہ فہرست کتب معتبرہ میں بھی اس کا نام لیا گیا ہے اس وقت آپ کس فتوے کے مستحق ہوں گے اور خود البدایۃ کو کس مقام پر رکھیں گے۔ اور کیا فرماتے ہیں صاحب فتح الباری والاصابۃ علامہ حافظ الدنیا ابن الحجر رحمہ اللہ کے متعلق کہ انہوں نے الاصابۃ کے ص۱۳ ج۱ پر صحابہ صاحب الروایۃ کے لئے بلوغ سن شعور و تمیز کو قرار دیا ہے۔ اور فتح الباری ص۳۵۲ مطبع انصاری پارہ ۱۴ پر اس کی تفسیر " تمیز با ادراک " سے فرما کر بلوغ حقیقی کی نفی کر دی ہے۔

اور الاصابہ کے ص۲۱۱ ج۲ پر عبداللہ بن عامر بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جن کی عمر بوقت وفات النبی صلے اللہ علیہ وسلم پانچ برس کی یا کچھ زائد کی لکھی ہے۔ طبقہ اصحاب الروایۃ صحابہ میں ذکر کرتے ہیں۔ اور اسی طرح ص۲۴۲ ج۲ پر حضرت عبیداللہ بن عتبہ بن مسعود الھذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسی طبقہ میں شمار فرماتے ہیں۔ اور ساتھ یہ بھی فرما دیا ہے فاقل ما یکون عبداللہ ادرک من حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم ست سنین۔

ابن حجر رح کے اس طریق کار سے واضح ہوا کہ " سن شعور و تمیز " چھ سال یا کم میں پایا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اسی بنا پر علامہ موصوف حضرات حسنینؓ کو اسی طبقہ اصحاب الروایۃ والسماع صحابہ میں شمار کرتے ہیں۔ اور فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق ولد فی نصف شھر رمضان سنۃ ثلاث من الھجرۃ۔ ..... وروی عن النبی صلے اللہ علیہ وسلم احادیث حفظھا عنہ منھا فی السنن الاربعۃ الخ الاصابۃ ص۳۲۸ جلد اول اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق الاصابۃ ص۳۳۱ جلد اول پر فرمایا: ولد فی شعبان سنہ اربع ..... وقد حفظ الحسین ایضاً من النبی صلے اللہ علیہ وسلم وروی عنہ اخرج لہ اصحاب السنن احادیث یسیرۃ۔

حسب تصریح علامہ ابن الحجر رح کے احادیث مسموعہ حضرات حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ جس سے ان کی صاحب السماع والروایت صحابیت ثابت ہوتی ہے امت کے مسلمہ اور قابل الاعتماد کتب میں روایت کی گئی ہیں یعنی سنن الاربعۃ جن کو مع بخاری و مسلم کے صحاح ستہ کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ تو کیا عباسی صاحب ان کے رجال کے لئے " رجال السنن " لکھ کر " رجال البخاری " کی تکمیل فرمائیں گے؟ (باقی آئندہ)

بقیہ صفحہ ۱۰

مولانا حکیم عبداللہ صاحب۔ مولانا شاہ رحمان صاحب مولانا محمد طاہر صاحب۔ مولانا قلندر صاحب مولوی عبدالرؤف صاحب۔ مولانا محمد کفیل صاحب۔ مولانا غلام ربانی صاحب۔ مولانا یعقوب خان صاحب

گردگاپ ضلع قلات میں جمعیۃ کی تشکیل

گردگاپ (ڈاک سے) گردگاپ ضلع قلات تحصیل مستونگ میں ایک اجلاس منعقد ہوا - جو بڑا کامیاب رہا - جمعیۃ کے اغراض مقاصد پر روشنی ڈالی گئی نیز امیر جمعیۃ نے فرمایا کہ یہ وہ جماعت ہے جس نے ہمیشہ اسلام کے تحفظ و سربلندی کے لئے قربانی دی ہے اور آئندہ بھی اس کا مشن یہی ہے - اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

مولانا اختر محمد صاحب - امیر
مولانا قاری عبدالواحد صاحب مجاہد - ناظم
مولانا محمد حیات صاحب اسد - نائب ناظم

گوٹھ سید عبدالغنی شاہ تحصیل ٹھل میں

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیم

گوٹھ سید عبدالغنی شاہ - ضلع جیکب آباد میں علماء کرام کی ایک خاص میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام نے شرکت فرمائی : - (۱) مولانا مولوی رحمتی بخش صاحب امیر جمعیۃ ضلع جیکب آباد (۲) مولانا مولوی محمد مراد صاحب (۳) مولوی میاں احمد شاہ صاحب (۴) میاں یوسف شاہ صاحب - (۵) مولوی میاں خیر محمد شاہ صاحب (۶) حاجی میر محمد صاحب امیر جمعیۃ مراد پور کھوڑہ (۷) مولوی محمد یوسف صاحب -

مشوروں اور تبادلہ خیالات کے بعد مندرجہ ذیل قراردادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں

(۱) علماء کرام کی یہ مجلس شوریٰ صدر محترم پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلامی کے سراسر منافی ہیں ان کو منسوخ کیا جاتے -

(۲) یہ مجلس مرکزی اسمبلی کے تمام ممبروں سے گزارش کرتی ہے کہ پاکستان کے آئین کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے مطابق بنا کر اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم طور پر متحد ہو کر جدوجہد کریں - اور فحاشی و بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کروائیں -

(۳) یہ میٹنگ صدر محترم پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ عیسائی مشنریوں کو عیسائی تبلیغ کرنے سے پاکستان میں قانوناً بند کرکے مسلمانان پاکستان کو مرتد ہونے سے بچائیں - یہی عرض جناب گورنر مغربی پاکستان اور تمام ممبر صاحبان اسمبلی کی خدمت میں معروض ہے - نیز مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

مولوی میاں احمد شاہ صاحب امیر - مولوی محمد یوسف صاحب ناظم - محمد رحیم صاحب سالار

جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی سرگرمیاں

سنجر پور تحصیل صادق آباد میں جمعیۃ کا قیام

سنجر پور (ڈاک سے) مولانا عبدالکریم صاحب امیر صادق آباد جماعتی پروگرام کے مطابق سنجر پور میں تشریف لاتے - مولانا نے ڈیڑھ گھنٹہ ایک اجلاس کو خطاب کیا اور عوام کو وقت کی نزاکتوں سے باخبر کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ دین پسند عنصر کو تنظیم کی شکل میں اپنی سرگرمیوں کو تیز تر کر دینا چاہیئے - اور موجودہ وقت کے تقاضے میں کام کیا جاتے - نیز مولانا نے اسلامی قانون - پر سیر حاصل تبصرہ کیا اور اجلاس کے خاتمہ پر ایک قرارداد منظور ہوئی کہ عائلی قوانین کو منسوخ کیا جاتے اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا : -

مولانا حاجی احمد حسن صاحب - امیر
سید بہار حسن جیلانی صاحب - ناظم
منشی فضل محمد صاحب - خازن
جناب نیک محمد صاحب - سالار

(نوٹ) جناب حاجی محمد بخش صاحب اردانی نے اخبار ترجمان اسلام دفتر جمعیۃ سنجر کے لئے جاری کروایا (جزاک اللہ)

مبلغ جمعیۃ مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری شہداد کوٹ میں

شہداد کوٹ (ڈاک سے) مبلغ جمعیۃ علماء اسلام مولانا عبدالشکور صاحب دین پوری شہداد کوٹ ضلع لاڑکانہ میں جماعتی تنظیم کے سلسلہ میں تشریف لاتے - ایک اجلاس زیر صدارت مولانا خوشی محمد صاحب منعقد ہوا جس کی کارروائی کا آغاز مولانا عبدالوہاب صاحب کی تلاوت قرآن پاک سے ہوا - بعد ازاں مولانا دین پوری نے حاضرین سے خطاب فرماتے ہوتے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد پر مفصل روشنی ڈالی اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا -

سید محمد علی شاہ صاحب بخاری - امیر
جناب حاجی قمرالدین صاحب - ناظم
مولانا نادر محمد صاحب - سالار

جمعیۃ کے دیگر کاموں کے لئے مولانا عبدالرحیم صاحب نے اپنی خدمات پیش کیں

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس شوریٰ عمومی کے ارکان

جمعیۃ علماء اسلام سرحد کی مجلس عمومی شوریٰ کے مندرجہ ذیل حضرات ارکان منتخب ہوئے

امیر - حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب
نائب امیر - مولانا قاضی عبدالکریم صاحب کلاچی
" - مولانا عزیز الرحمان صاحب -
ناظم اعلیٰ - صاحبزادہ عبدالباری صاحب -
ناظم - مولانا محمد حسین صاحب -
(۲) پیر مبارک شاہ صاحب -
امین : - مولانا عبدالرشید صاحب

ارکان

ضلع ہزارہ مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی - مولانا عبدالحی صاحب شنکیاری - مولانا سید سلیمان شاہ صاحب مانسہرہ - مولانا عبدالواحد صاحب بگرام مولانا قاضی سندی صاحب - مولانا عبدالحق صاحب - مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب ایبٹ آباد - قاضی محمد نواز صاحب حکیم عبدالسلام صاحب ہری پور - مولانا خلیل الرحمٰن صاحب صدر مدرس احمد المدارس سکندر پور مولانا محمد اسماعیل صاحب کوٹ نجیب اللہ قاضی شمس الدین صاحب درویش -

ضلع مردان مولانا لطف الرحمان صاحب شہباز گڑھ - مولانا عبدالقدوس صاحب - مولانا غلام سرور صاحب - مولانا عبدالواحد -

گجرات مولانا حافظ محمد ایوب صاحب مردان - مولانا عبدالعزیز صاحب مردان عبدالواحد صاحب ڈاگی صوابی - مولانا میاں گل جان صاحب - مولانا عبدالحنان صاحب جہانگیر - مولانا اسلام الدین صاحب نور ڈیری

ضلع پشاور مفتی سرحد مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی - مولانا محمد ایوب صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم سرحد مولانا عبدالحق صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ - مولانا عبدالرحمٰن صاحب شیخ الحدیث جامعہ اسلامیہ ملک عبداللہ خان صاحب - میاں احمد یار صاحب بڈھ بیر کوٹ حاجی عصمت اللہ جہانگیر پورہ - مولانا میاں جان محمد صاحب مہتمم دارالعلوم خلیل گندرخیلی - مولانا عبدالسلام صاحب - مولانا شمس الحق صاحب مولانا فضل رحیم متھرا - سالار گل محمد خان صاحب

مولانا عبدالرؤف صاحب شیخ الحدیث صاحب دارالعلوم چارسدہ - مولانا ہدایت الحق صاحب تنگی مولانا رحمت اللہ صاحب - مولانا حبیب اللہ صاحب تنگی - قاضی فضل دیان صاحب عمرزئی - مولانا محمد شفیق صاحب چارسدہ - مولانا نور محمد صاحب ہری چند - مولانا فضل مولیٰ صاحب مولانا زکریا صاحب - مولانا عبدالصمد صاحب مولانا میاں مسرت شاہ صاحب - مولوی حمداللہ صاحب - مولانا فضل مولیٰ داؤدزئی مولانا قاضی عبدالسلام صاحب خطیب صدر نوشہرہ - حکیم جمال الدین صاحب - حافظ شوکت علی صاحب نوشہرہ کلاں -

ضلع کوہاٹ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالغنی صاحب جلیم مولانا نعمت اللہ صاحب - مولانا احمد گل صاحب مولانا حبیب گل صاحب - مولانا محمد امین گل صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم - مولانا احمد حسن صاحب مولانا عبداللہ صاحب خطیب ہنگو - مولانا محمد یوسف صاحب بہادر خیل - میاں صاحب لسمند

ضلع بنوں حضرت مولانا العلامہ محمد حبیب نور صاحب مہتمم دارالعلوم معراج العلوم بنوں - مولانا جان محمد صاحب اباخیل مولانا سکندر خان صاحب - مولانا محمد نواز صاحب مولانا عبدالحمید صاحب ڈیوخیل - مرزا فضل غنی صاحب - مولانا حضرت علی صاحب سوکڑی مولانا عبدالحلیم صاحب - مولانا علی اکبر صاحب

ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں مولانا قاضی عبداللطیف صاحب مولانا علاؤالدین صاحب امیر ضلع - مولانا قائم محمد صاحب قاضی نورالحق صاحب - مولانا عبدالحق صاحب مولانا صاحبزادہ محمود صاحب -

جمعیۃ علماء اسلام ہری پور کا انتخاب

جمعیۃ علماء اسلام ہری پور کا اہم اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد منعقد ہوا - اجلاس میں علماء ہری پور اور دین پرست مسلمان موجود تھے - مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کی اہمیت پاکستان میں شرعی نظام کا قیام اور شرعی معاشرہ کی ضرورت پر تقریر کی اس کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں آیا -

امیر - مولانا خلیل الرحمٰن صاحب
نائب امیر - مولانا قاضی شمس الدین صاحب درویش
(۲) مولانا عبدالمالک شاہ صاحب -
ناظم اعلیٰ حافظ محمد یوسف صاحب نائب ناظم مولوی عبدالقدوس صاحب - خازن مولانا محب الرحمٰن صاحب
ممبران عاملہ - مولانا عبدالقیوم صاحب خطیب

(باقی صفحہ پر)

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس عاملہ کا اجلاس

اور مختلف تجاویز

مردان ۱۴ر نومبر ۔ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کی مجلس عاملہ کا اجلاس زیر صدارت مولانا لطف الرحمن صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام مردان منعقد ہوا ۔ جس میں عام ضلعی اراکین نے شرکت کی ۔ امیر صاحب مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی تلاوت کلام پاک سے اجلاس کا آغاز ہوا ۔ صدر جلسہ نے اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے ایجنڈا پیش کیا ۔ حاضرین نے علاقائی تنظیم کے لئے ضلع بھر کو چھ حلقوں میں تقسیم کیا ۔

حلقہ ۱ بازئی ۲ اتمان و بلاق ۳ ہوڈ ۴ اباخیل و گردن ۵ کمال زئی ۶ امازئی و سدرہ وم ۔ جس کے لئے سلسلہ وار مولوی فضل غنی (میاں خان) مولوی فیض الرحمن (چلیبی) مولوی عبدالواحد صاحب (ڈاگی) مولوی میاں گل بیان صاحب (صوابی) مولوی صاحبزادہ غلام حقانی صاحب (قاسم) مولوی میاں گل (گلیاڑہ) ناظمان تنظیم مقرر ہوئے ۔ اور علاقائی تنظیم کے لئے مقامات و تاریخوں کا تقرر ہوا ۔ مرکزی دفتر سے آمدہ جمعیۃ علماء اسلام کے فارم ہائے رکنیت کو مندرجہ بالا ناظمین کے حوالہ کر دیا گیا ۔ مندرجہ ذیل تجاویز متفقہ طور پر پاس ہوئیں ۔

(۱) مجلس عاملہ جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا یہ اجلاس اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے کہ پاکستان کے سیاسی استحکام میں صحیح اسلامی جمہوری آئین میں مضمر ہے لہذا یہ اجلاس قومی پارلیمنٹ کے ممبران سے اپیل کرتا ہے ۔ کہ وہ آئندہ اجلاس میں ترامیم کے ذریعے ملک کے موجودہ آئین کو صحیح اسلامی جمہوری بنائیں ۔

(۲) یہ اجلاس برطانیہ ، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک کی طرف بھارت کو دی جانے والی فوجی امداد پر تشویش کا اظہار کرتا ہے اور اس حقیقت کا اعلان کرتا ہے ۔ کہ بڑی طاقتوں کی طرف سے بھارت کو فوجی امداد ملنے سے برصغیر ہند و پاکستان پر زور دیتا ہے کہ وہ امریکہ برطانیہ وغیرہ کو ایسا کرنے سے روکنے کے لئے فوری اور ضروری اقدام کرے ۔ نیز اپنی حکومت کو ضروری مشورہ دیتا ہے ۔ کہ بھارت کے ساتھ جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کرنے کے لئے مغربی طاقتیں جو دباؤ ڈال رہی ہیں ۔ اس کے سامنے بالکل نہ جھکے اور جب تک بھارت کشمیر میں استصواب رائے کے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے تیار نہ ہو لیں تو تب تک اس کے ساتھ کسی قسم کے معاہدہ کی بات چیت پر رضامند نہ ہو ۔

خط و کتابت میں اپنا پتہ صاف اور خوشخط تحریر فرمائیں

ملک کی سلامتی کا واحد حل قانون شریعت کا نفاذ ہے

ربوہ ضلع سرگودھا مورخہ ۹ نومبر بروز ہفتہ بعد نماز عشاء مدنی جامع مسجد میں جناب صوفی محمد یامین صاحب نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ربوہ کی زیر صدارت ہفتہ وار اجتماع منعقد ہوا جس میں راجہ خیرالدین صاحب کے تعقیبہ کلام کے بعد حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ربوہ نے ایک مبسوط اور مفصل تقریر فرمائی جس میں صحابہ کرام کی جاں نثاری اور قربانی کے واقعات نہایت احسن انداز میں بیان فرماتے نیز ملک میں عریانیت کے بڑھتے ہوئے سیلاب کو ملک کی سالمیت کے لئے ایک خطرہ قرار دیا ۔ عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ قانون انگریزی دور کی منحوس یادگار ہے اور شریعت کے سراسر خلاف ہے ۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ اگر آپ ملک میں صحیح اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہیں تو جمعیۃ علماء اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو کر اسلامی قانون کے نفاذ کے لئے کوشش کریں ۔ آپ نے فرمایا کہ ملک کی سلامتی کا واحد حل قانون شریعت کا نفاذ ہے اگر ملک میں اسلامی قانون کا مذاق اڑایا گیا (جیسے بے پردہ خواتین نے اڑایا ہے) تو ملک کی سالمیت کو سخت نقصان پہنچے گا ۔ آخر میں آپ نے ڈی سی کراچی کے غلط اقدام کی سخت مذمت کی جو انہوں نے ختم نبوت کے نام سے جلسہ کرنے کی ممانعت کی ہے آپ نے فرمایا کہ ڈی سی کراچی نے ختم نبوت کے نام سے جلسہ بند کر کے مرزائیت نوازی کا ثبوت دیا ہے آخر میں ایک قرارداد کے ذریعے مطالبہ کیا گیا ایسے افسروں کے خلاف قانونی کارروائی کی جاوے جو ملک میں جذبات کو مشتعل کر کے فساد پیدا کرتے ہیں الفاظ یہ ہے

جمعیۃ علماء اسلام ربوہ کا یہ ہفتہ وار اجلاس حکام بالا سے مطالبہ کرتا ہے کہ ڈی سی کراچی نے ختم نبوت اور سیرت النبی کے نام سے جلسہ کی ممانعت کر کے مسلمانوں کے جذبات کو مشتعل کر دیا ہے اس کے خلاف تحقیقات کر کے آئندہ کے لئے انتباہ کیا جائے ۔

جمعیۃ علماء اسلام ملکی استحکام و حفاظت وطن کیلئے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کو تیار ہے

جامعہ مسجد مدرسہ قاسم العلوم میں جمعیت علماء اسلام کے ہفتہ وار اجتماع میں ۔۔۔ شیخ محمد یعقوب ناظم جمعیت علماء اسلام نے کہا کہ امریکی اسلحہ پاکستان کے خلاف استعمال نہیں ہوگا اس کی کوئی ضمانت نہیں ۔ برطانیہ اور امریکہ نے بڑی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیا ہے ۔ صدر ناصر کا غیر جانبداری پر قائم رہنا اور حکومت ترکی نے اسلحہ کی ترسیل کو روک کر مستحسن اقدام کیا ہے ۔ صدر پاکستان نے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر کے تدبر اور دانشمندی کا ثبوت دیا ہے ۔ اس معاملہ میں صدر کو ملک بھر کی تائید و حمایت حاصل ہے ۔ جمعیت علماء اسلام ملکی استحکام اور حفاظت وطن کے لئے مقدور بھر امداد پیش کرنے کو تیار ہے ۔ جمعیۃ کے مجاہد وطن عزیز پر قربان ہونے کو حقیقی شہادت تصور کرتے ہیں ۔ انسپکٹر جنرل پولیس نے رحیم یار خان میں اسلامی قوانین کو موجودہ حالات میں ناقابل عمل بیان کر کے غیر دانشمندی کا ثبوت دیا ۔ عدالتی نظام اور خصوصاً اسلامی نظریات کو زیر بحث لا کر موصوف نے اپنے اختیار و منصب سے تجاوز کیا ہے یہ نظریہ مودودی جماعت کے سربراہ کی (اختراع معاشرہ کی اصلاح کئے بغیر اسلامی قوانین کا نفاذ ظلم ہوگا) سے اخذ کیا ہے ۔ معاشرہ کی اصلاح موجودہ حالات اور حکمت دین وغیرہ بہانے تراش کر اجراء حدود سے فرار کی ایک صورت ہے ۔ ماحول اور معاشرے کو اسلام کے مطابق تبدیل کرنا صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہر مسلمان کا انفرادی اور تمام دینی اسلامی جماعتوں کا فریضہ ہے کہ وہ مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی برائیوں سے باز رہنے کی ہدایت کریں ۔ ملک میں بڑھتے ہوئے جرائم کی روک تھام کے لئے اسلامی حدود کا اجراء بہت ضروری ہے ۔ یہ فعل ظلم نہیں بلکہ عین شفقت و مہربانی ہے ۔ حدود جاری کرنا ہر حال میں مفید اور کارآمد ہوں گے ۔ حکومت حدود کے اجراء کا فریضہ سرانجام دے اور اللہ کی حدود کے نفاذ کو کامیاب بنانے اور بیگناہوں کو ابتلاء سے بچانے کی مقدور بھر کوشش کرے تو کوئی حادثہ پیش نہیں آئے گا ۔ شیخ صاحب نے شراب اور دیگر خواہش کی بڑھتی ہوئی رفتار پر کڑی تنقید کی

وفد کی تشکیل

سرگودھا ۔ ۹ نومبر ۔ تین بجے شام دفتر جمعیت میں مولانا صالح محمد صاحب کی صدارت میں اہم اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل امور پہ بحث ہوئی ۔

(۱) قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران سے ملنے کے لئے ایک وفد کی تشکیل ہوئی جس میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب مولانا قاری جلیل الرحمن صاحب مولانا محمد نواز صاحب حکیم واحد بخش صاحب ممبر یونین کمیٹی اور جناب محمد عارف صاحب کو منتخب کیا گیا یہ وفد محمد ذاکر قریشی اور مہر خدا داد خاں ملک ممبران قومی اسمبلی و میاں خان محمد صاحب کلیار ممبر صوبائی اسمبلی سے ملے گا اور عائلی قوانین و دیگر غیر اسلامی قوانین کی حقیقت ان پر واضح کرے گا ۔ دیگر تین ممبران نور حیات خان نون ملک سرفراز خاں اور الحاج محمد قاسم صاحب سے ملنے کے لئے اراکین ضلع سے رجوع کیا جائے گا ۔

(۲) شہر میں ماہانہ اجلاس کے متعلق فیصلہ ہوا کہ یہ مہینہ گزر جائے اس کے بعد ہر حلقہ کے ممبران کے ذمہ انتظام کیا جائے گا ۔ اور جلسہ منعقد ہوا کرے گا ۔ ایک دو اجلاسوں سے اگر مناسب فائدہ نظر آیا تو اس کام کو تیزی سے بڑھا جائے گا ۔

(۳) مرکز تعلیم بالغان ۔ بابو خلافت علی صاحب کی رائے کے مطابق مرکز تعلیم بالغان کا انتظام اور اس کی ابتدا دفتر جمعیۃ شہر سرگودھا سے ہوگی ۔ اس کے بعد جب کام وسیع ہو جائیگا تو دیگر حلقہ جات میں اس کا انتظام کر دیا جائیگا ۔

(۴) دارالمطالعہ کی تجویز بھی پاس ہو گئی مختلف علمی مذہبی سیاسی کتب روزنامہ اخبارات کے علاوہ چٹان ، ترجمان اسلام اور خدام الدین کا انتظام کر دیا گیا ہے ۔

مبلغ ختم نبوت پر پابندی

مولانا عبدالرحیم صاحب مبلغ پر گورنمنٹ نے ضلع سیالکوٹ کی حدود میں تین ماہ کے لئے تحریر و تقریر پر پابندی عاید کر دی ہے ۔ حالانکہ انھوں نے گزشتہ کئی ماہ میں ۔ ضلع بھر کی حدود میں کوئی تقریر وغیرہ نہیں کی ۔

ترجمانِ اسلام کی مقبولیت

الحمد للہ روز بروز جمعیۃ کے واحد آرگن ترجمان اسلام کے قارئین میں اضافہ ہو رہا ہے ۔ چنانچہ آج کل کوٹ ادو میں چالیس پرچے آتے ہیں جبکہ دو ماہ قبل بارہ پرچے آتے تھے ۔

عبدالجلیل ۔ کوٹ ادو

(بقیہ صفحہ ۴)

پیچیدہ بنا کر اپنا پہلو بچاتے ہیں۔

مودودی صاحب کا خطرناک دھوکہ

اور عوام کو قرآن پاک کی آیت پڑھ کر دھوکہ دیتے ہیں جس کا ترجمہ ہے کہ کیا تم بعض کتاب کو مانتے اور بعض کا انکار کرتے ہو؟

اس آیت کریمہ کو سن کر بعض نیک نیت اور نیک فطرت مسلمانوں کو بھی دھوکہ ہو جاتا ہے کہ جب خود قرآن پاک نے بعض کو ماننے اور بعض کو نہ ماننے پر سزا کا اعلان فرمایا ہے تو یہ بعض سزائیں جاری کرنا واقعی ظلم ہوگا۔ حالانکہ مودودی صاحب نے اس بیان میں اپنے الفاظ کے مطابق بڑی مکاری سے کام لیا ہے۔

سوال یہ ہے کہ ایک شخص یا ایک حکومت قرآن پاک کے بعض احکام کو معطل کرتی یا ان پر عمل نہیں کرتی ہے اور بعض کو نافذ کرتی ہے کیا اس کا بعض احکام کو معطل کرنا جرم ہے یا بعض کو نافذ کرنا جرم ہے۔

کیا اللہ تعالےٰ کا منشا مبارک یہ ہے کہ جب تم بعض احکام پر عمل نہیں کرتے تو جن پر عمل کر رہے ہو وہ بھی چھوڑ دو نہ چھوڑو گے تو تم مجرم اور ظالم سمجھے جاؤ گے۔ یا اللہ تعالیٰ و تبارک کے ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ جو کام تم نے ترک کیا ہے وہ بھی کرو۔

کیا اللہ تعالےٰ یہ چاہتے ہیں کہ جب بعض پر عمل نہیں کرتے تو سب احکام کو چھوڑ دو یا یہ چاہتے ہیں کہ جن پر عمل نہیں کرتے وہ بھی کرنے لگ جاؤ ۔؟ کیا قرآن پاک میں اللہ تعالےٰ کی ناراضگی بعض احکام پر عمل کرنے کی وجہ سے ہے یا بعض کو چھوڑ دینے کی وجہ سے۔ ہر عقلمند اور ہر مسلمان یہی کہے گا کہ اللہ تعالیٰ کا منشا مبارک یہ نہیں ہے کہ جو کر رہے ہو وہ بھی ترک کردو بلکہ حکم یہ ہے کہ جو نہیں کرتے وہ بھی کرو۔ قیامت کو سزا کئے ہوئے اچھے کاموں کی وجہ سے نہ ہوگی بلکہ دوسرے احکام کے ترک کرنے کی وجہ سے ہوگی۔

لیکن قرآن پاک کا صحیح مطلب تو وہی سمجھے جس نے کسی مستند عالم سے یا مستند دارالعلوم میں تعلیم حاصل کی ہو اور صلحاء اور باخدا حضرات کی صحبت نصیب ہوتی ہو۔ جو صرف مطالعہ سے مجتہد بن بیٹھے اس کی قرآن دانی کا یہی حال ہوگا۔

اس کی مثال یوں سمجھیں جیسے دوسری جگہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے اَتَأْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ (کہ) تم لوگوں کو نیکی کہتے ہو اور خود اپنے کو بھلا بیٹھتے ہو۔ (یعنی خود نہیں کرتے اور دوں کو کرنے کا کہتے ہو) کیا اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ یا دشاہ

اسلام کو (یا کسی مسلمان کو بھی) یہ حکم دے رہے ہیں کہ تمہارے اپنے عمل خراب ہیں اس لئے اوروں کو اچھے کاموں کا حکم مت دو۔ تم نماز نہیں پڑھتے ملک میں نماز پڑھنے کے احکام جاری نہ کرو۔ خود زکوٰۃ نہیں دیتے۔ بیت المال نہ بناؤ اور رعایا سے زکوٰۃ وصول نہ کرو۔ جو مسلمان خود اچھے کام نہ کرے وہ دوسروں کو اچھے کام کا قطعاً نہ کہا کرے یہ نہ تو آیت کریمہ کا مطلب ہے نہ اللہ تعالیٰ کی شان رحیمی و کریمی کا یہ تقاضا ہے۔

اللہ تعالےٰ کا منشا یہ ہے کہ جیسے تم اوروں کو نیکی کا کہتے ہو۔ خود بھی نیکی کرو۔ اوروں کو برائی سے روکتے ہو خود بھی رکنا چاہیئے۔

یعنی دوسروں کو نیکی کا کہنے سے اللہ تعالےٰ نہیں روکتے بلکہ خود بھی نیک بننے کا حکم دیتے ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ دو باتیں فرض ہیں ایک خود نیک ہونا دوسرے اوروں کو نیکی کا کہنا اس سے یہ مراد نہیں ہے کہ ایک نیکی نہ کرو تو دوسری بھی ترک کردو۔ اللہ تعالےٰ اگر کسی گناہ پر سزا دیں تو یہ ان کا عدل ہے لیکن یہ ناممکن ہے کہ وہ کسی کی ادنیٰ سی نیکی بھی ضائع کر دیں۔ وہ انتہائی شکور اور قدردان ہیں۔

علماء کا موقف

علماء کا موقف یہ نہیں ہے کہ بعض احکام کو ترک کرنا صحیح ہے بلکہ علماء یہ کہتے ہیں کہ جن احکام پر عمل ہو جائے وہ نیکی ہے اس کو ظلم کہنا قرآن پاک سے ناواقفی اور ملحدانہ جسارت ہے۔

علماء اسلام کو چیلنج

مودودی صاحب نے اپنی عبارت ۸ میں اپنے جاہلانہ علمی گھمنڈ میں علماء کو چیلنج دیا ہے کہ اگر کوئی عالم دین اس متضاد طرز عمل کے جواز کے قائل ہوں اور ان کے نزدیک شریعت کے ٹکڑے کرنا اور اس کے اجزاء میں سے بعض کو ترک کرنا اور بعض کو اخذ کر لینا ظلم نہیں بلکہ ایک نیکی ہے تو وہ اپنے دلائل ارشاد فرمائیں۔ اس چیلنج میں مودودی صاحب نے بقول خود مکاری سے کام لیا ہے۔

اس میں انھوں نے عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے اور اپنے فرقہ والوں پر دھاک بٹھانے کے لئے کیسی منافقانہ لفاظی سے کام لیا ہے۔ وہ یہ کہہ کر (کیا شریعت کے ٹکڑے کرنا نیکی ہے) دو طرح سے دھوکہ دیتے ہیں ٹکڑے کہہ کر وہ اشتعال دلاتے ہیں اور ٹکڑے کرنے کو نیکی کہہ کر وہ علماء کی پھبتی اڑاتے ہیں یہ تو آپ علماء کے خلاف تب کر سکتے تھے کہ جب علماء اسلام بعض احکام کو ترک کر دینے کو جائز کہتے۔ علماء اس کو نیکی نہیں کہتے بلکہ اسلام کے احکام سے بے اعتنائی برتنے کو پرلے درجہ کی بے دینی تصور کرتے ہیں۔ جن حکموں کو بھی ترک کیا جاتے۔ یہ ترک کرنا ظلم جہالت اور گمراہی ہے۔

(۱) اس میں کسی کو اختلاف نہیں کہ دین مکمل ہو چکا ہے اب وہ سارے کا سارا واجب العمل ہے۔ سارے احکام اسلام پر عمل کرنا فرض ہے۔

(۲) اس میں بھی کسی کو اختلاف نہیں کہ اگر ایک شخص یا حکومت بعض احکام پر عمل نہیں کرتی تو وہ ان پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ظالم یا گنہ گار ہے۔

(۳) بحث صرف اس میں ہے کہ جن احکام پر عمل کیا جاتے یہ عمل کرنا ظلم ہے یا نیکی۔

علما کا موقف یہ ہے کہ نیکی نیکی ہے اور بدی بدی جن پر عمل ہوا ان کا اجر ملے گا جن پر نہ ہوگا ان کی سزا ملے گی۔ علماء بعض احکام کے ترک کرنے کو نیکی نہیں کہتے بلکہ جن بعض پر عمل ہوتا ہو اس کو نیکی کہتے ہیں ـــ اور مودودی صاحب ہیں کہ جن پر عمل ہو رہا ہو اس کو بھی برابر قرآن پاک ظلم ثابت کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مودودی صاحب کے الفاظ (شریعت کے ٹکڑے کر دینے) سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ جب بعض پر عمل نہیں ہو رہا یا نہیں ہو سکتا تو ساری شریعت چھوڑ دو ـ ٹکڑے ٹکڑے کرنے کی کیا ضرورت ہے اور ساری شریعت پر عمل میں ابھی مودودی صاحب کے ہاں بڑی دیر ہے لہٰذا فی الحال سارا دین ملتوی کردو۔ سبحان اللہ۔ کیا علم اور کتنا زور دار اجتہاد ہے۔ جب تک پورا معاشرہ ٹھیک اور صالحین کی حکومت قائم نہ ہو جائے اس وقت یہ سب کچھ ملتوی کر دو۔ سزائیں جاری کرنا ظلم ہے اسلام کو بدنام کرنا ہے۔ اس کو کہتے ہیں۔ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ اس کے لئے آپ مودودی صاحب کی عبارت ۱۳ - ۱۴ / ۱۵ پڑھیں۔ اسی لئے بعض لوگ نہایت نیک نیتی سے یہ شبہ کرتے ہیں۔ کہ مودودی اسلامی نظام حکومت دراصل چاہتے ہی نہیں بلکہ اس نعرے سے مسلمانوں کو دھوکہ دینے اور اسلام کے مسائل و عقائد میں الجھاؤ اور شکوک پیدا کر کے کسی دشمن اسلام طاقت کی خدمت کر رہے ہیں۔ اور اسی لئے اسلام اسلام کہہ کر وہ کمیونزم کی مخالفت تو کرتے ہیں مگر چودھری محمد علی کے آئین میں بنیادی حقوق میں ہر عقیدہ اختیار کرنے اور اس کی اشاعت کرنے کی جو اجازت ہے۔ اس کی تائید کر کے مودودی صاحب مرزائی عیسائی مشن کا راستہ صاف کرتے ہیں۔ خدا کرے لوگوں کا یہ شبہ غلط ہو بعض لوگ کہتے ہیں کہ جو شخص اسلامی حکومت چاہے وہ علماء دین سے لڑائی کیوں مول لے اور بلا ضرورت غلط اور گمراہ کن اجتہاد سے مسلمانوں میں سر پھٹول کیوں پیدا کرتے

ـــــــ باقی آئندہ

ناظرین

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

ناظم اعلیٰ کا پروگرام

۱۲ ـ ۱۳ ـ نومبر کو شہداد پور سندھ کانفرنس سے فارغ ہو کر نواب شاہ تشریف لے گئے جہاں ۱۴ ـ نومبر کو رات کے وقت عظیم الشان جلسہ زیر اہتمام جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا اور آپ نے ۲½ گھنٹہ تقریر کی۔ جلسہ میں ہر طبقہ اور ہر خیال کے مسلمان شریک تھے۔

۱۵ ـ ۱۶ ـ نومبر کو نواب شاہ سے روانہ ہو کر آپ ۱۷ نومبر بروز جمعہ لاہور پہنچے جہاں آپ کو سٹینڈنگ کمیٹی کے اجلاس میں شریک ہونا تھا۔

۱۷ ـ ۱۸ ـ نومبر اسٹینڈنگ کے اجلاس کے موقعہ پر لاہور میں قیام اور رات کو مہرائے عالمگیر میں جلسہ ہوا۔

۱۹ ـ ۲۰ ـ نومبر لاہور میں قیام اور دفتری کاموں کی دیکھ بھال۔

۲۱ ـ نومبر کو جہلم میں دفتر جمعیۃ علماء اسلام پر جھنڈا لہرانا اور رات تک راولپنڈی پہنچ کر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب سے مناسب ہدایات حاصل کرنا۔

۲۲ ـ نومبر ـ بفہ ضلع ہزارہ جانا۔

۲۴ ـ نومبر بفہ سے روانگی لاہور۔

۲۵ ـ لاہور پہنچنا۔

۲۶ نومبر ـ صوبائی اسمبلی کی مالی کمیٹی میں شرکت

۲۷ ـ لاہور میں قیام

۲۸ ـ ۲۹ ـ ۳۰ نومبر لاہور میں سٹینڈنگ کمیٹی میں شرکت۔

یکم تا ۱۰ دسمبر صوبائی اسمبلی کی شرکت لاہور میں

ایک ہندو کا قبول اسلام

کراچی بروز جمعہ ۲ نومبر جامع مسجد نیو ریلوے کالونی میں مولانا منظور احمد عباس علی پوری ناظم اعلیٰ تنظیم اہل سنت کراچی اتحاد بین المسلمین اور اخوت اسلامی کے موضوع پر تقریر فرما رہے تھے کہ آخر میں اپنی رضا سے ایک ہندو نے مولانا کے ہاتھوں مذہب اسلام قبول کیا اور فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ نومسلم کا اسلامی نام عبدالکریم رکھا گیا ہے۔

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا فتویٰ!

مودودی صاحب کا کہنا قطعاً غلط ہے

قصبہ کھلوال ضلع سرگودھا میں دو آدمیوں کی بحث ہوئی کہ مودودی صاحب نے مرزائیوں کو ملت اسلامیہ میں داخل کرنے کے لئے جو تین باتیں بیان کی ہیں ۔ آیا وہ ان تین باتوں کے اقرار سے مرزائی مسلمان ہو جاتے ہیں اس سلسلہ میں مودودی کے حامی بزرگ نے خود ہی مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا نام فیصلے کے لئے تجویز کیا چنانچہ استفتاء اور مفتی صاحب کا جواب حسب ذیل ہے ۔

استفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ

سوال ۱ ؛ کہ اگر قادیانی مرزائی ان تین باتوں کا اعلان کر دیں کہ (۱) وہ نبی کو اس معنی میں خاتم النبیین مانیں کہ حضور کے بعد کوئی اور نبی مبعوث ہونے والا نہیں ہے ۔ (۲) یہ کہ وہ مرزا غلام احمد کے لئے نبوت یا کسی ایسے منصب کے قائل نہیں ہیں جسے نہ ماننے سے کوئی شخص کافر ہو ۔ (۳) یہ کہ وہ تمام غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان مانتے ہیں اور احمدیوں کے لئے ان کی نماز جنازہ اور ان کے امام کی اقتدا میں نمازیں ادا کرنا ان کو بیٹیاں دینا جائز سمجھتے ہیں تو کیا ان چیزوں کے اعلانات سے مرزائی ملت اسلامیہ کا جزو بن سکتے ہیں ؟

سوال ۲ ؛ مولانا مودودی صاحب جنہوں نے سال ۱۹۵۳ء میں تذبیرا صحیح ابد دو گئے مرزائی کو یہ مشورہ دیا تھا کہ مرزائی ایسا کریں تو ملت اسلامیہ کا جزو وہ داخل فی الاسلام ہو سکتے ہیں کیا ان کی یہ تجویز کافر مرزائیوں کو مسلمان بنانے کے لئے کافی ہے اگر نہیں ہے تو ایسا مشورہ دینے والے کا شرعاً کیا حکم ہے ۔

بینوا و توجروا ۔

الجواب

مرزا غلام احمد کا کافر مرتد ہونا اور ان کے اقوال و کلمات غیر محصورہ کا غیر محتمل التاویل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے اور اسی لئے جمہور علماء امت ان کی تکفیر پر متفق ہیں اس کی مفصل تحقیق کرنا ہو تو مستقل رسائل اشد العذاب القول الصحیح فی مکائد المسیح اور مطبوعہ فتاویٰ ہند در بارۂ تکفیر قادیانی جس میں ہر ضلع اور صوبہ کے علماء کرام کے سکڑوں دستخط اور تصادیق ہیں ملاحظہ فرمائے جائیں

اسی طرح وہ لوگ جو اس کو باوجود ان عقائد کے معلوم ہونے کے مسلمان سمجھتے ہیں خواہ نبی کہیں یا مسیح خواجہ ، مجدد و محدث کہیں یا جو کچھ کہیں بہر حال کافر و مرتد اور اسلام سے خارج ہیں جب تک مرزائیت سے توبہ کر کے اور بیزاری ظاہر کر کے علیحدہ نہ ہوں اسلام میں داخل نہیں ہو سکتے اور نہ اس مشورہ سے ان کو اسلام میں داخل سمجھا جا سکتا ہے نہ ان چیزوں کے اعلانات سے ان کو داخل اسلام سمجھا جا سکتا ہے فقط واللہ اعلم و علمہ اتم (دستخط مولانا مفتی محمد شفیع صاحب) (دستخط مولانا محمد صابر صاحب نائب مفتی دار العلوم کراچی) (مہر دار الافتاء دار العلوم کراچی)

حضرت مفتی صاحب نے ایسا مشورہ دینے والے کا حکم نہیں بیان فرمایا ورنہ خدا جانے مودودی صاحب کہاں جا پہنچتے (ایڈیٹر)

علاقہ ڈومیلی ضلع جہلم میں جمیعتہ کی سرگرمیاں

ڈومیلی (ڈاک سے) ۱۰ ، ۱۱ نومبر کو ڈومیلی کی دو قریبی بستیوں ڈھوک ، دمیدوال اور دھاپلی میں دو تبلیغی اجتماع ہوئے جن میں علاقہ کے بزرگ ترین اور مقبول شخصیت حضرت مولانا حکیم سید علی صاحب نائب امیر جمیعتہ علماء اسلام ضلع جہلم حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب نے ناظم اعلیٰ ضلع جہلم اور مولانا محمد بشیر لیق صاحب مہتمم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریریں کیں اور ایک قرارداد کے ذریعہ عائلی قوانین کی تنسیخ کا پرزور مطالبہ کیا اور انہیں خلاف شرع قرار دیا جس کی عوام کی بھاری اکثریت نے تائید کی

دیگر جمیعتہ کے ضلعی ناظم اعلیٰ مولانا عبد اللطیف صاحب کی اپیل پر علاقہ بھر میں جمیعتہ کی ممبر سازی کی مہم شروع کر دی گئی ہے

دار المطالعہ کے قیام کی تجویز

جمیعتہ علماء اسلام ڈومیلی کی مقامی شاخ نے جمیعتہ کے زیر اہتمام ایک دار المطالعہ قائم کرنے کی تجویز پاس کی ہے ۔

ناظم اعلیٰ کی اس تجویز پر علاقہ کے فاضل نوجوان پیرزادہ عابد گیلانی صاحب نے دار المطالعہ کی تجویز کا خیر مقدم کیا ہے اور عوام سے تعاون کی پرزور اپیل کی ہے ۔ دار المطالعہ کی افتتاحی تقریب کے لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمیعتہ علماء اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی کو مدعو کرنے کی تجویز زیر غور ہے ۔

فاضل نوجوان مشہور سماجی کارکن پیرزادہ پیر عابد گیلانی نے

اپنی خدمات جمیعتہ کو پیش کر دیں

ڈومیلی ۱۳ ، ۱۲ نومبر (ڈاک سے) مولانا عبد اللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمیعتہ علماء اسلام ضلع جہلم نے ڈومیلی کے علاقہ میں دورہ کیا اور جمیعتہ علماء اسلام کی طرف لوگوں کو ترغیب دلائی اس اپیل پر ڈومیلی کے مقامی سماجی اور اصلاحی ادارہ ، انجمن سادات اسلام کے صدر فاضل نوجوان اور مشہور کارکن ، پیرزادہ عابد گیلانی صاحب نے اپنی خدمات جمیعتہ کو پیش کر دیں اور ناظم اعلیٰ کو اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا ۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اس فاضل نوجوان کے اخلاص میں برکت عطا فرمائیں (آمین)

مقامی جمیعتہ کے ایک سرگرم کارکن سید محمد منگرال کی اطلاع کے مطابق مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا شاندار استقبال کیا جائے گا ، اس سلسلہ میں تاریخ کا اعلان بعد میں کیا جائے گا ۔

کہروڑ پکا میں علم و عرفان کی بارش

مورخہ ۳۰ نومبر یکم و دو دسمبر مطابق ۲ ، ۳ ، ۴ رجب ، مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث کی طرف سے شاہی جامع مسجد کہروڑ پکا میں سہ روزہ دینی اجتماع ہو رہا ہے جس میں حافظ الحدیث مولانا عبد اللہ صاحب درخواستی ، مجاہد ملت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ، مبلغ ختم نبوت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ، مولانا سید نور الحسن صاحب بخاری ، مولانا عبد الستار صاحب تونسوی ، مولانا محمد لقمان صاحب و دیگر علماء کرام تشریف لا رہے ہیں ۔ علاقہ بھر کے مسلمانوں کو اس مبارک اجتماع میں ضرور شرکت کرنی چاہیئے ۔

محمد سعید امیر جمیعتہ علماء اسلام و مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن والحدیث شاہی مسجد کہروڑ پکا ۔

دار العلوم نعمانیہ کا بیسواں سالانہ جلسہ

حسب دستور مورخہ ۷ ، ۸ ، ۹ دسمبر ۹ ، ۱۰ ، ۱۱ رجب المرجب بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک بھر کے مشاہیر اکابرین ملت ، علماء کرام و مشائخ عظام شرکت کر رہے ہیں ۔ باہر سے تشریف لانے والے حضرات کے لئے قیام و رہائش کا انتظام بذریعہ دار العلوم ہوگا ۔ احباب کو موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا ہوگا ۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں ۔

خادم الاسلام علاؤ الدین مہتمم
دار العلوم نعمانیہ ڈیٹھڈ

جمیعتہ علماء اسلام حلقہ اتمان بلاک کی تنظیم

۱۱ نومبر ۔ تور ڈھیر ۔ ضلع مردان میں حلقہ اتمان بلاک کی جمیعتہ علماء اسلام کا عظیم اجتماع زیر صدارت مولانا عبد الحنان صاحب فاضل دیوبند ، مقام جہانگیرہ منعقد ہوا ۔

اجلاس میں حسب پروگرام ، مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمیعتہ علماء اسلام سرحد مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر جمیعتہ علماء اسلام ضلع مردان ۔ مولانا پیر مبارک شاہ صاحب ناظم جمیعتہ علماء اسلام سرحد بھی تشریف لائے تھے ۔ حلقہ اتمان کے موضعات تور ڈھیر جلبئی ۔ جہانگیرہ ۔ جلبئی ۔ مانکی ، رشافور ، بازار بنی ۔ پیکی و مضافات کے ایک سو کے نمائندے شریک تھے ۔ تلاوت قرآن کے بعد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمیعتہ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کرنے کے بعد فرمایا پاکستان کی بقاء اور استحکام قرآن و سنت کے قانون کے نفاذ میں ہے ۔ امیر محترم نے فرمایا ایسے وقت میں کہ دنیا میں مادیت کی وجہ سے اضطراب اور پریشانی ہے ایک مسلمان کے لئے سلامتی اور نجات کا واحد ذریعہ خدا کا خوف ، خدا کی بندگی ، خدا اور اس کے رسول کی اطاعت ہے ۔ عنقریب قومی اسمبلی کا اجلاس ہو رہا ہے ، بہترین موقع ہے کہ صدر پاکستان اور پارلیمنٹ متفقہ طور پر اللہ تعالیٰ کے اس عظیم نعمت کے شکریہ میں کہ ہم کو انگریز سے نجات دلایا اور خود ایک آزاد مملکت عطا کی ۔ اعلان کرے کہ پاکستان کا قانون قرآن و سنت ہوگا مولانا نے عائلی قوانین کو شریعت اسلامیہ کے خلاف قرار دیا ، اس کے ذیل کا حلقہ انتخاب ہوا

امیر مولانا فیض الرحمٰن صاحب مقام جلبئی
نائب امیر مولانا عبد الواحد صاحب جلبئی
نائب امیر ۔ مولانا عبد الرشید صاحب تور ڈھیر
ناظم اعلیٰ مولانا امین الحق صاحب کڑا ڈھیر ۔ ناظم حافظ ثمر وز صاحب جلبئی ۔ امین المال ۔ حاجی نور علیم صاحب تور دھیری ۔

آپس کی بات چیت

★ حضرت مولانا محمد افضل صاحب ٹنگ گندیاں ضلع میانوالی سے تحریر فرماتے ہیں کہ گندیاں میں کام تسلی بخش ہو رہا ہے اگر حضرت مولانا محمد رمضان صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع میانوالی توجہ فرمائیں تو موسم خوشگوار ہے ضلع کا دورہ کیا جا سکتا ہے مجلس شوریٰ کا اجلاس بھی بلا تاخیر ضروری ہے۔ محترم صاحبزادہ محمد عارف صاحب بڑی دلچسپی لے رہے ہیں اللہ تعالیٰ مزید توفیق و اخلاص عطا فرمائیں۔

★ حضرت مولانا حکیم عبدالکریم صاحب چشتی جو معروف و مشہور پرانے قومی کارکن اور مذہبی رہنما ہیں شکارپور ضلع سکھر سے تحریر فرماتے ہیں کہ ہم نے جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب کر لیا ہے مگر اب ایک بھاری جلسہ کرنا ہے جس کی صدارت تم (احقر غلام غوث) کو قبول کرنی ہوگی مولانا لعل حسین صاحب اختر کو بھی ہمراہ لائیں اور جلد تاریخیں مقرر کریں۔

افسوس کہ میں نے طویل دورے سے واپسی پر حضرت مولانا موصوف کا گرامی نامہ پڑھا۔ عرض یہ ہے کہ یکم دسمبر سے اسمبلی کا اجلاس ہے اور ۲۷ نومبر سے سٹینڈنگ کمیٹی کا۔

اس لئے اب اواخر دسمبر کے بغیر جلسہ میں حاضری مشکل ہے جناب کا گرامی نامہ اور دعوتوں کی طرح حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ اور دفتری اسٹاف کے سامنے رکھونگا جیسا پروگرام بنا خدمت میں عرض کر دیا جائیگا امید ہے کہ آپ اس بعد کو محسوس نہ فرمائیں گے۔ ہماری دوسری مصروفیت بھی دین ہی کے لئے ہے۔

★ ایک مودودی دوست گالیوں سے بھرا ہوا خط لکھتے اور کہتے ہیں۔ میں مودودی نہیں ہوں لیکن اتنے بڑے علامہ کو تم منشی کیوں کہتے ہو۔ یہ دوست گالیاں دیکر اور دل کی بھڑاس نکال کر اخیر میں خدا کا واسطہ دیکر کہتے ہیں کہ ابوالاعلیٰ مودودی کی مخالفت نہ کرو۔ اس دوست اور اس طرح کے بیسیوں دشنام طراز مودودیوں کی خدمت میں عرض ہے کہ میں ابوالاعلیٰ مودودی کی مخالفت نہیں کرتا۔ ان کے ساتھ کوئی ذاتی منافشہ ہے۔ ان کی بے دینی الحاد انگیزی کے مقابلہ میں بند باندھ رہا ہوں۔ اگر آپ ان کو حق پر سمجھتے ہیں ان کا ساتھ دیجئے۔ آپ جیسے بے خبر دوستوں کو وہ اپنے زور قلم سے خوب قابو کر سکتے ہیں آپ حضرت صاحبزادہ محمد عارف صاحب مدظلہٗ کے اس الزام کو کہ مودودی صاحب نے خاص صورت میں دو بہنوں سے ایک مرد کا نکاح جائز قرار دیا ہے۔ غلط سمجھتے اور ہم سے حوالہ پوچھتے ہیں۔ بھائی جب خود مودودی صاحب سے ہی پوچھ لیتے کہ وہ بھی اس الزام سے انکار کرتے ہیں یا آپ خواہ مخواہ مدعی سست گواہ چست کے مصداق بنتے ہیں۔ جب آپ کو مودودی صاحب کے لکھے ہوئے عقیدوں کی خبر نہیں ہے تو آپ حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی اور حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری حضرت مولانا مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند اور حضرت مولانا نصیر الدین صاحب شیخ الحدیث غورغشتی کے ارشادات پر ہی مطمئن ہو جائیں ورنہ جو چاہیں کریں۔ آپ تفرقوں سے بڑے چڑتے ہیں تو خود مودودی صاحب بھی تو نئے نئے اور غلط سلط مسائل لکھ کر آپ جیسے خوش عقیدہ افراد پر مشتمل ایک فرقہ بنا چکے ہیں اگر وہ اسلامی آئین کے مطالبہ میں مخلص ہیں تو مسلمانوں میں سر پھٹول کا سامان کیوں پیدا کرتے ہیں۔

★ جمعیۃ علمائے اسلام کی عام مقبولیت اور بڑھتے ہوئے کام کو دیکھ کر بیچارے مودودیے اپنے امیر سمیت بوکھلا گئے ہیں۔ اب وہ یا جھوٹا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں یا گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط لکھوا کر علماء کو یا دفتر کو بھجواتے ہیں۔ ان بیچاروں کی عجیب قابل رحم حالت ہے۔

ان کے اخبار شہاب ۴ نومبر ۶۲ء میں ایک دوست حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہٗ کو مخاطب کر کے لکھتا ہے کہ جب جمعیۃ علماء اسلام میں عوام کی ممبر سازی بھی شروع ہے تو آپ اس کا نام بدل دیں۔ جمعیۃ اسلام یا جمعیۃ اہل اسلام رکھ لیں۔ اس سے پہلے دل کی بدبودار بھڑاس نکالتے ہوئے چند سطریں اوپر لکھتے ہیں کہ حق و انصاف کا خون کرنے کی بجائے خاموشی سے اپنی جماعت کا نام بدل دیں۔

محترم دوست! حق و انصاف کا خون نہیں ہو رہا ان ملحدوں کی آرزوؤں کا خون ہو رہا ہے جو امیر کو اسلامی احکام بدلنے کی اجازت دیتے ہیں جو شہری شہزادوں کو مخلوط سوسائٹی میں ظلم کہتے ہیں جو حدیث کے اعتماد کو کمزور کر کے گمراہی کا راستہ صاف کرتے ہیں۔ آپ کو ہمارے نام کی کیا پڑی ہے اور آپ کے پیٹ میں کیوں مروڑ اٹھ رہے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ شیخ چلی کے تمام خیالات کا تار پود بکھر چکا ہے کہ لوگ آپ کے اسلامی جماعت کے نام سے دھوکا نہیں کھا سکتے اور اسی لئے آپ کا خون ہو رہا ہے یا خون خشک ہو رہا ہے۔

لیکن اگر آپ کو جمعیۃ علماء اسلام کا نام بدلوانے پر اصرار ہے تو کیا آپ ہم کو یہ حق دیں گے کہ جب مودودی الحاد کے دروازے کھولتا ہے تو آپ بھی اپنا نام بدل کر اسلامی جماعت کی بجائے الحادی جماعت رکھ لیں اگر عام مسلمان جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بنتے ہیں تو وہ بھی مسلمان ہیں اور نیک مسلمان ہیں مگر الحاد پسند جماعت کو اسلامی جماعت کہنا پرلے درجے کا دجل و فریب ہے کیا آپ کے مودودی صاحب اس پر غور کریں گے اور بقول آپ کے خاموشی سے اپنا نام بدل لیں گے۔ اگر الحادیا جماعت پسند نہ ہو تو چلئے مودودی جماعت رکھ دیں کہ اسلام کو تو بدنام نہ کریں۔ آپ نے حضرت مفتی صاحب مدظلہٗ کو مخاطب فرمایا تھا اس لئے ہم نے بھی دو چار باتیں اس کالم میں آپ سے کر لیں۔

حضرت مولانا یعقوب صاحب شمسی —

★ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں کہ علماء کرام کا اختلاف مودودی سے اصولی ہے اس سلسلہ میں آپ نے تین باتیں ذکر کی ہیں۔

(۱) حدیث کی یقینی صحت سے انکار اور بخاری شریف تک کی حدیثوں کے اعتماد پر ضرب کاری

(۲) حضور صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشادات کو آپ کے ذاتی قیاسات کہہ کر تاریخ سے رد کرنا۔

(۳) بیت اللہ شریف کے ماحول اور مجاوروں کے بارہ میں مہنت پنڈت۔ گندگی اور بیحیائی جیسے پلید الفاظ لکھ کر مسلمانوں کی دل آزاری کی ہے

ہم مولانا موصوف کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر علماء اسلام کام نہ کرینگے اور ملک و ملت کی خدمت اور سلف صالحین اور اسلام کی حفاظت کے لئے منظم نہ ہونگے تو آئے دن روزانہ نئے نئے فتنے اور نئے نئے گمراہ پیدا ہوتے رہیں گے مودودی صاحب کے بارہ میں تو اکابر علماء کا فتویٰ پہلے سے موجود ہے اور ابھی حال ہی میں غورغشتی ضلع کیمبلپور کے مشہور شیخ الحدیث رئیس الموحدین حضرت مولانا نصیر الدین صاحب مدظلہ نے اسکی گمراہی کا اعلان فرماتے ہوئے مودودیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے

سندھ کے بزرگ قطب زمان شیخ المشائخ حضرت بالیجوی کی وصیتیں

حضرت مولانا المخدوم بزرگ حماد اللہ صاحب قدس سرہٗ ان گنے چنے بزرگان دین میں سے تھے جن پر ساری امت فخر کر سکتی ہے۔ سندھ میں عام اہل اسلام کا روحانی تعلق حضرت موصوف سے ہے آپ کے خلفاء بھی موجود ہیں اور سب اپنی اپنی جگہ دین کی خدمت کر رہے ہیں۔ حضرت ہالیجی شریف قدس سرہٗ کی خاص صفت یہ تھی کہ آپ صرف گوشہ نشین بزرگ نہ تھے۔ بلکہ مجاہد عالم بھی تھے۔ خلافت کے زمانہ سے آپ نے کفر کے خلاف جہاد جاری رکھا۔ یہی وجہ ہے کہ جب میں آخری طور پر شرف زیارت سے مشرف ہوا اور میں نے جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت غرض کی اور علماء کی شرکت کی اہمیت کے بارہ میں کچھ کہا۔ تو فوراً ان علماء اور خدام کو اندر بلا لیا جو باہر تھے ان میں حضرت مولانا خلیفہ احمد دین صاحب اور حضرت مولانا شریف اللہ صاحب بھی تھے حضرت نے سب سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ ہر ہر جگہ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کرو اور نرمی کے ساتھ اسلام کی تبلیغ کرو۔ ان دونوں باتوں پر بڑا زور دیا۔ اس وقت آپ مرض موت میں مبتلا تھے۔ مگر جو سکون اور اطمینان آپ کو حاصل تھا۔ وہ ناقابل بیان ہے۔ مجھے اپنے ساتھ چارپائی پر بیٹھنے پر مجبور کیا۔ اور مسلسل ڈیڑھ گھنٹہ تک ارشادات فرماتے رہے۔ یہ آپ کی آخری وصیت تھی کہ ہر ہر جگہ جمعیۃ علماء اسلام کی شاخیں قائم کی جائیں۔

دوسری وصیت جس کا علم ہمیں حضرت مولانا شیر محمد صاحب سے ہوا۔ جو حضرت کے ساتھ بڑا قرب رکھتے اور حضرت ان پر بہت ہی شفقت فرماتے رہتے۔

آپ تمام خدام اور حاضرین کو باہر بھیج کر صرف مولانا شیر محمد صاحب سے خاص باتیں فرمایا کرتے اس طرح کی تین مجلسوں میں حضرت قدس سرہ نے حضرت مولانا شیر محمد صاحب سے ارشاد فرمایا کہ حاجی احسن صاحب اور حافظ اسعد اللہ صاحب میرے قائم مقام ہیں۔ مولانا فرماتے ہیں کہ میں شیخ المشائخ کے ارشاد پر یقین رکھتا ہوں۔ وہ کسی طرح غلط نہیں ہو سکتا۔ جب حضرت کے فرزندوں میں یہ بحث چلی تو انہوں نے حضرت قدس سرہ کی یہ وصیت شائع کر دی۔ حضرت قدس سرہٗ کی تیسری وصیت مودودی صاحب کے خلاف تھی کہ اس کی تحریک سے بچنا ضروری ہے۔ مگر یہ وصیت اس وقت فرمائی تھی جب کہ پہلے پہل مودودیوں کا چرچا ہونے لگا تھا۔ حضرت کے اس ارشاد سے عام اہل اسلام نے مودودی فرقہ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ سوائے چند آدمیوں کے جو تنخواہ دار ملازم ہیں یا بیچارے اسلام کے نام سے دھوکے میں آئے ہوئے ہیں۔

آہ آج یہ پاک نفوس قدسیہ ہم میں نہیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلائے

(مدیر)

اردن کے فوجی افسروں کا انکشاف

اردن کے فوجی افسروں نے مصر میں پناہ لے لی ہے ۔ جہاں انہیں بعض اہم عہدے دیئے گئے ہیں ۔ انہوں نے اس امر کا انکشاف کیا ہے کہ اردن میں مقیم برطانوی ماہرین نے شاہ حسین کو مشورہ دیا تھا کہ وہ یمن کی انقلابی فوجوں پر ہوائی حملہ کر دیں ۔ مغربی طاقتوں کی دلیشہ دوانیوں نے عرب ممالک کو ایک نازک موڑ پر کھڑا کر دیا ہے جس کی بنا پر اسرائیل کو اپنی قوت مضبوط کرنے کا موقع مل گیا ہے ۔

سعودی عرب کے حالات

حالیہ دنوں میں کشمکش میں سعودی عرب کے اندرونی حالات نازک تر ہوتے جا رہے ہیں ۔ خود سعودی عوام اور فوجی افسر شاہ سعود کی اس پالیسی کے مخالف ہیں ۔ بعض اخبارات کی اطلاعات کے مطابق

عرب ممالک

شاہ سعود بھاگ گئے ہیں اور پرشین گلف کے مقام دہران کے ایک امریکی ہسپتال میں انہوں نے پناہ لے لی ہے ۔

شاہ حسین نے تمام اردنی ہوابازوں کو نکال دیا

حال ہی میں اردن کے بہت سے ہواباز مصر میں بھاگ گئے ہیں ۔ اس صورت کے پیش نظر شاہ حسین نے تمام اردنی ہوابازوں کو نکال دیا کہ ایسا نہ ہو یہ بھی مصر میں بھاگ جائیں ۔ شاہ حسین نے پہلے ہی انگریزی فوج اپنے ہاں بٹھا رکھی ہے ۔ اب یہ عربوں کی بجائے انگریزوں پر اعتماد کریں گے ۔

عرب ممالک میں کسی وقت بھی انقلاب آ سکتا ہے

عرب ممالک کی موجودہ کشمکش میں حالات نہایت نازک تر ہوتے جا رہے ہیں ۔ قاہرہ کے اخبار "الاہرام" نے عرب دنیا کی موجودہ سیاسی صورت حال کو نہایت اہم واقعہ قرار دیا ہے مزید کہا گیا ہے اردنی ہوابازوں کے مصر آ جانے سے یہ بات بھی ظاہر ہوتی ہے کہ بہت سے عرب ممالک میں کسی وقت بھی انقلاب آ سکتا ہے یمن کے نائب صدر ڈاکٹر عبدالرحمان نے ایک بیان میں کہا ہے کہ اگر یمن کی فضائی حدود میں کوئی غیر ملکی طیارہ دیکھا گیا تو اسے فوراً مار گرایا جائے گا ۔

صنعا میں انہوں نے مغربی جرمنی کے زرعی اور اقتصادی ماہرین کے ایک وفد سے ملاقات کی جو نہایت کامیاب رہی ۔ ماہرین یمن میں مختلف زرعی اور اقتصادی ترقیاتی منصوبوں میں مدد دیں گے اس کے علاوہ بجلی کے پاور اسٹیشن بھی قائم کئے جائیں گے

اردن کے ہوابازوں کا فرار

اردن اور متحدہ عرب جمہوریہ کی کشیدگی بڑھ رہی ہے جس میں فی الحال کامیابی مصر کو ہی ہو رہی ہے اردن کے دو بہترین ہواباز اپنے جٹ طیاروں سمیت قاہرہ پہنچ گئے ہیں اس سے قبل ایک ہواباز کرنل سالم حمزہ بھی اپنے طیارے سمیت عرب جمہوریہ میں سیاسی پناہ حاصل کر چکے ہیں اور انہیں عرب جمہوریہ کی فضائیہ میں اعلیٰ عہدے پر فائز کر دیا گیا ہے ۔

مصری گرم

شاہ سعود کے بھائی بھی مصر میں جمع ہو گئے ہیں اردن کے افسر بھی وہاں پہنچ رہے ہیں یمن کی انقلابی حکومت کا تو سمجھوتہ مصر عربوں کا مرکز بنتا چلا جا رہا ہے ۔ ہمیں اس کا رنج نہیں البتہ ہم یہ نہیں چاہتے کہ حرمین شریفین میں خونریزی یا فساد ہو ۔ اللہ تعالیٰ عربوں میں اتفاق پیدا فرمائے آمین

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا بیان

مودودی صاحب صاحب قلم اور قابل ترین منشی ہیں ۔ اور ان کے فرقہ سے تعلق رکھنے والے پروپگنڈے میں ید طولیٰ رکھتے ہیں ۔ دوسروں کے کاموں کا کریڈٹ حاصل کرنے جھوٹ بولنے میں بھی مشاق ہیں ۔ جو لوگ سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کو آپ کے قیاسات کہہ کر تاریخ کے ذخیرے کر دیں پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور مجددین امت پر تنقید سے نہ شرمائیں ۔ ان سے گلہ ہی کیا ہے ۔ ابھی ۵ نومبر کو نواب شاہ (سندھ) میں معززین شہر کے سامنے ایک مودودی کہنے لگا کہ قرارداد مقاصد مودودی صاحب نے پاس کرائی تھی ۔ ہر چند عرض کیا گیا کہ وہ تو شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی رح نے جناب لیاقت علی خان مرحوم سے پاس کرائی ۔ مگر انہوں نے آخر تک نہیں مانا ۔ ان لوگوں نے شیخ چلی کی طرح انڈوں کی ٹوکری اٹھائی تھی جس کو علماء اسلام نے توڑ پھوڑ دیا ۔ عامۃ المسلمین میں ان کے فاسد عقائد کا پول کھل گیا اور اقتدار کا جو خواب یہ دیکھ رہے تھے وہ اب شرمندۂ تعبیر ہوتا نظر نہیں آتا اس لئے ان کا غصہ بجا ہے ۔ ان کو بیان دینے دلانے اور دستخط کرانے میں ید طولیٰ حاصل ہے حال میں انہوں نے حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی سے ایک استفسار کر کے بیان دلایا ہے اور اب اس کو اچھالتے پھرتے ہیں ۔

اس سلسلہ میں اپنے دوستوں ۔ علماء کرام ارکان جمعیۃ علماء اسلام کی آگاہی کے لئے چند باتیں عرض ہیں ۔

(۱) جیسے ہم کو بار بار کانگرسی یا مخالف پاکستان کہہ کر طعن کیا جاتا ہے اگرچہ اس طعن سے مودودی صاحب بھی بری نہیں ہیں ۔ مگر ہم اس کو طعن نہیں سمجھتے ۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہم ملک کی تقسیم کے خلاف رائے رکھتے تھے ہم الحمد اللہ تعالیٰ نیک نیتی سے خطرہ محسوس کرتے تھے کہ انگریز اس سوال پر دونوں قوموں کو لڑا لڑا کر اپنی عمر دراز کرنے میں کہیں کامیاب نہ ہو جائے ۔ ہم نے عالم اسلام کا مفاد اسی میں سمجھا تھا ۔ مگر پاکستان بننے کے بعد ہم تمام مسلمانوں کے ایمان اور مفاد کا تقاضا یہی ہے کہ یہاں اسلام جاری ہو اور اب یہ پاکستان اتنا مضبوط ہو جائے کہ کشمیر وغیرہ کے مسائل بھی حل ہو سکیں اور ہندوستان کے مجبور و مقہور مسلمانوں کی جان و مال کی ضمانت ہو سکے ۔ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رح نے ۱۹۵۹ء میں لاکھوں کے مجمع میں تمام جماعت کو ملک و ملت کی خدمت کے لئے پیش کر دیا اور حضرت قطب زماں مولانا احمد علی صاحب لاہوری رح نے سینکڑوں بار عام اجتماعات میں پاکستان کو خدا کی نعمت اور اس کی مخالفت کو لعنت قرار دیا ۔ الحمد للہ کہ ہم تمام کا یہی عقیدہ اور یہی مسلک ہے ۔

(۲) سالہا سال تک پاکستان میں خیر خواہان پاکستان نے جو لوٹ کھسوٹ مچائی اور جس طرح اسلامی اقدار کو تباہ کیا وہ اظہر من الشمس ہے ہم اس کو پاکستان کی خدمت نہیں سمجھتے اور اس تباہی میں ہمارا کوئی حصہ ہے ۔ ۔

(۳) ہم سمجھتے ہیں کہ اب یہاں گڑھے مردے کو اکھیڑنا اور ان نے ذمہ دار حضرات کے ملاقات کے بعد بھی کانگرسی کانگرسی کہہ کر باہمی منافرت پیدا کرنا ، نہ اسلام کی کوئی خدمت ہے نہ پاکستان کی

(۴) اس وقت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا جو بیان اخبارات میں آیا ہے اس پر ہمارے دوست غصہ نہ کریں وہ بہرحال ہمارے بزرگ ہیں ۔ اگر ان کی کوئی رائے غلط بھی ہو تو نیک نیتی سے ہوگی ۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دین کا بول بالا کرنے کے لئے منظم خدمت کرتے چلے جائیں ۔ حضرت مفتی صاحب موصوف کے محترم ساتھی مولانا عبدالمتین صاحب نے مارشل لاء سے پہلے جب جمعیۃ علماء اسلام کی کانفرنس کراچی میں تین دن تک بڑی شان و شوکت سے ہو رہی تھی اسی طرح کا ایک بیان دیا تھا ۔ مگر اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے نہ اس کا تحریراً جواب دیا نہ تقریراً ۔

(۵) حضرت مولانا مفتی صاحب موصوف کے بیان سے کوئی اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو کہ وہ مودودی کے عقائد یا مسائل کو صحیح سمجھتے ہیں ان کا یہ جو ان کا فتویٰ مودودی کی رائے کے خلاف شائع ہوا ہے اور انہوں نے ہی دفاع ... سب سے پہلے مودودی صاحب کا ...

جواب دیا تھا جب کہ مودودی صاحب نے متعہ (زنا) کو ضرورت کے وقت جائز کر دیا تھا وہ مودودی کے کسی غلط مسئلہ کی توضیح کرنے کو تیار نہیں ہیں ۔

(۶) ہاں وہ مودودی صاحب کے ساتھ شام میں بھی رہے اور اب بھی ان کی خدمت میں بعض مودودی حاضر رہتے ہیں ان کی ایک رائے ہے کہ مشترک اسلامی مقصد میں مل کر کام کرنا چاہیئے ہم اس طرح کرنے کے لئے اس وقت تک تیار نہیں جب تک مودودی صاحب کی گمراہی سے عام مسلمان واقف نہ ہو جائیں ورنہ ان کی الحاد آفرین تحریروں سے بعض مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خطرہ رہے گا ۔

(۷) اسی بارہ میں ہم مندرجہ ذیل اکابر امت کے فتویٰ کے مطابق کام کرتے ہیں ۔

- حضرت مولانا مہدی حسن صاحب مفتی دارالعلوم دیوبند مدظلہ
- حضرت مولانا مفتی صاحب مظاہر علوم سہارنپور مدظلہ
- حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رح
- حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری رح
- حضرت مولانا شیخ التفسیر حماد اللہ صاحب ہالیجی الشریف رح
- حضرت مولانا شیخ الحدیث نصیر الدین صاحب غور غشتی مدظلہ
- حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ صاحب درخواستی مدظلہ
- حضرت مولانا محمد صاحب انوری خلیفہ حضرت رائے پوری لائل پور
- حضرت مولانا مفتی محمود صاحب شیخ الحدیث ملتان

تمام علماء کرام اور ارکان جمعیۃ کی خدمت میں عرض ہے کہ پوری دلجمعی سے اسلامی آئین کے نفاذ اور اسلام کی سربلندی کے لئے کام کریں ۔ اور ... کے زور پر ... اختلافی ...

رجسٹرڈ ملبر ایل ۱۳۲ ۔ العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث) ۔ ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵

زیرِ سرپرستی: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام

لاہور

قیمت ۱۲ پیسے ۔ نیسیر

جلد (۵) ○ جمعہ ۔ ۷ ار رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۳ ر فروری ۱۹۶۲ء ○ نمبر (۸)

حکومتِ مغربی پاکستان کا مبارک اقدام

عیسائی مشنوں کو احکام

حکومت مغربی پاکستان نے ملک بھر کے عیسائی مشنوں کے مدرسوں کے لئے احکام جاری کئے ہیں کہ وہ ہر اسکول میں مسلمان بچوں کے لئے اسلامی تعلیم کا انتظام کریں ۔ اس کے لئے مستعد مدرسین کا تقرر اور باقاعدہ روزانہ تعلیم کے لئے اوقات مقرر کریں۔

جو عیسائی مشن اسلام کے خلاف عیسویت کا پروپیگنڈا کرتے ہیں ۔ ان کے دماغ تو اس حکم سے ٹھکانے لگیں گے لیکن ممکن ہے مولوی محی الدین احمد صاحب قصوری اور مہر غلام رسول صاحب کو بھی کوفت ہو ۔ اول الذکر بزرگ نے نظام العلماء کے اجلاس کی اس قرارداد کو شرمناک ٹھہرایا تھا جس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ عیسویت کی تبلیغ کو بند کرے ۔ اور ثانی الذکر بزرگ نے تو علماء کے خلاف لکھتے لکھتے یہاں تک مشن سکولوں کی تعریفیں کی تھیں کہ وہ کسی کو عیسائی نہیں بناتے نہ وہاں کا پڑھا ہوا کوئی آدمی عیسائی پیش کیا جاسکتا ہے ۔ بلکہ یہاں تک کہہ دیا تھا کہ ان سکولوں میں پڑھے ہوئے بیسیوں آدمی ملک کی بہترین خدمات انجام دے رہے ہیں ۔ ہم حیران تھے کہ مہر غلام رسول صاحب کو کیا ہو گیا ۔ قصوری صاحب کے قصور فہم کو تو ترجمان اسلام نے واضح کر دیا تھا لیکن مہر غلام رسول صاحب کی مہربانی پر سوائے حیرانگی کے اور کیا کہا جاسکتا تھا ۔ جن کو اتنا بھی معلوم نہیں ہے کہ عیسائی مشن اور اداروں کے مرد تو مرد ہیں ان کی بے حجاب عورتیں بھی گاؤں گاؤں پھرتی ۔ گیت گاتیں اور مسلم خواتین کو مائل کر کے ان کو بپتسمہ دینے کی کوشش کرتی ہیں ۔ وہ عیسائیوں کی تعریف میں اتنے فنا ہو گئے تھے کہ اپنی بھی خبر نہ رہی کہ مشن کی چالوں کا خود ان پر بھی جادو چلا ہوا ہے اور وہ اس بات سے بھی ذہول کئے ہوئے ہیں کہ میں عیسائی پادریوں کی بے جا تعریف کر رہا ہوں ۔ جناب مہر صاحب غالباً اہل حدیث بزرگ ہیں پرانے تجربہ کار صحافی اور صاحب قلم مسلمان ہیں ۔ ان کی نیت پر حملہ نہیں ہے لیکن تحریر پر حیرت ہی حیرت ہوئی ۔

ان کو پشاور کے اخبار ترجمان سرحد کی اشاعت ۹ فروری ۶۲ء پڑھنا چاہیئے جو ملک امیر عالم صاحب اعوان جیسے پرانے قومی لیڈر ۔ سابق ایم ۔ ایل ۔ اے کی ادارت میں تیس چالیس سال سے شائع ہو رہا ہے کہ وہ ان عیسائی مشنوں کو یورپی اقوام کے سیاسی اڈے قرار دے رہے ہیں جن پر وہ قومیں اربوں روپے خرچ کر ڈالتی ہیں " ملک صاحب موصوف نے حکومت کو متوجہ کیا ہے کہ ان سکولوں میں لڑکوں کے رہن سہن اور طور طریقوں کی بھی اصلاح ہو ۔ مطلب یہ ہے کہ مشن والے بچوں کو جو بچپن سے نصرانی تہذیب کا خوگر بنا کر ارتداد کا راستہ صاف کرتے ہیں اس کو بھی بند کیا جائے ۔ بہرحال نظام العلماء کی قرارداد اور ملک میں علماء اسلام کی تجاویز کی برکت ہے کہ آج ہماری حکومت نے بہترین اقدام کیا ۔ ہم اس کو اس پر مبارکباد دیتے اور درخواست کرتے ہیں کہ سکولوں کے سوا بھی پادری لوگ تحریر و تقریر کے ذریعے اسلام پر حملے کرتے ہیں ۔ ان کو حکماً بند کر کے دینی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونا ضروری ہے ۔

الجزائر کی جنگ آخری مرحلہ میں

الجزائری وفد زیورچ پہنچ گیا ہے ۔ جہاں فرانس اور الجزائری مفاہمت کو آخری شکل دی جائے گی ۔ الجزائری سفیر متعینہ پاکستان نے کہا ہے کہ الجزائر عنقریب آزاد ہو جائے گا ۔ الجزائری عربوں کو اللہ تعالیٰ نے ایمانی بصیرت عطا فرمائی ہے ۔ جو صلح کی گفتگوؤں کے باوجود اپنی جنگ بند نہیں کرتے ۔ مغربی حکومتوں کا قاعدہ ہے کہ وہ مصالحت کی بات چیت کے بہانے جنگ بند کرا کر اپنی تیاری کر لیتے ہیں ۔ تیار اور تازہ دم ہونے کے بعد گفتگو میں من مانی شرائط عائد کرتے ہیں مصر کے بطل جلیل سعد زاغلول پاشا جب لنڈن میں بلا کر گفتگو کی گئی تھی ۔ تو ان کو عرصہ تک مشغول رکھ کر انگریزوں نے مصر میں اپنی پوزیشن سنبھال لی تھی ۔ مگر الجزائری عرب صلح کی باتیں بھی کرتے ہیں ۔ وفدوں کی ملاقاتیں بھی ہوتی ہیں مگر آزادی کی جدوجہد میں فرق نہیں آنے دیتے ۔ چنانچہ ماہ جنوری میں الجزائری جنگ میں مسلمانوں اور گوروں کے ملا کر کل سات سو چون آدمی ہلاک ہوئے اور چودہ سو سے زیادہ زخمی ہوئے ہیں الجزائری عربوں نے دنیا کے سامنے ایک بار پھر حقیقت واضح کر دی ہے ۔ کہ مسلمان کے سامنے اصلی اور حقیقی زندگی قیامت کی ہے اور اس دوامی حیات اور درجہ شہادت حاصل کرنے کے مقابلہ میں وہ اس دنیوی زندگی کو پر پشہ کے برابر بھی نہیں سمجھتے ۔

ناظرین: چندہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر وی پی کے زائد خرچ کو بچائیے ۔

سرتاج اولیاء حضرت مولانا حماد اللہ صاحب دامت برکاتہم ہالیجی شریف (سندھ)

اور منکرین حیات النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

(بیان حضرت مولانا نور احمد صاحب قاسمی خطیب جامع مسجد سفید سکھر محلہ غریب آباد -)

پچھلے دنوں مولانا غلام حسان اور عنایت اللہ شاہ صاحبان کی مصاحبت میں سرتاج العارفین حضرت مولانا حماد اللہ صاحب مدظلہ العالی ہالیجی شریف سندھ جانا ہوا، مذکورہ بالا صاحبان نے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنے دلائل پیش کیے اور شاہ صاحب نے خصوصی طور پر فرمایا کہ آپ حیات والا واقعہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا وجد اور مذہبی بے ہوشی پر محمول ہے۔ حضرت ہالیجوی صاحب مدظلہ، خاموش آنکھیں بند کئے نہایت تحمل اور بُردباری سے سنتے رہے۔ میں نے اس بحث میں دخل دیا اور بول اٹھا کہ شاہ صاحب حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کو وجد صرف اس مسئلہ میں آیا ہے یا کوئی ان بزرگان دیوبند کی نظیر بھی پیش کر سکتے ہو" تو شاہ صاحب نے جواب دیا کہ جناب آپ میرے مخاطب نہیں میں تو حضرت مولانا مدظلہ سے گفتگو اور عرض معروض کر رہا ہوں (وغیرہ) اتنے میں حضرت مدظلہ العالی نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ "صاحبان! آپ لوگوں کی معلومات آپ صاحبان کو مبارک۔ میں تو اپنے اکابر دیوبند کے مسلک پر بغیر دلیل و حجت کے قائم ہوں"۔ چنانچہ یک لخت حضرت نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور زبانی دونوں صاحبان کو نصیحت فرمائی کہ ایسے مسائل عوام میں پیش کر کے لوگوں میں انتشار مت پھیلاؤ۔ بلکہ تعمیری کام کرو، لوگ اور قوم پوری کی پوری تعمیر و اصلاحی کام کی پیاسی ہے۔ فقط

(الراقم الحروف خادم الشرع نور احمد قاسمی خطیب جامع مسجد سفید۔ غریب آباد، سکھر (سندھ)

نوٹ

(از مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ نظام العلماء مغربی پاکستان)

حضرت مولانا نور احمد صاحب قاسمی کے اس بیان سے ایک غلط فہمی رفع ہو گئی جو پھیلائی جا رہی تھی کہ قطب ربانی حضرت صاحب ہالیجی شریف مسئلہ حیات النبی صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم میں اکابر دیوبند کے ساتھ متفق نہیں ہیں۔ حالانکہ حضرت صاحب ہالیجی شریف مدظلہ قطب الاقطاب حضرت امروٹی قدس سرہٗ کے بلند پایہ خلیفہ مجاز ہیں۔ اور سلف صالحین کے نقش قدم سے ایک انچ اِدھر اُدھر ہونا پسند نہیں فرماتے۔

بھلا جب حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت نانوتویؒ حیات النبی کے قائل ہوں بلکہ حضرت گنگوہی روضہ مبارک پر شفاعت کی درخواست کرنے کی اجازت فقہ حنفی کی روشنی میں دے رہے ہوں اور مہند المہند نامی رسالے میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الہندؒ حضرت شاہ عبد الرحیم صاحب رائے پوریؒ حضرت مفتی اعظم مفتی محمد کفایت اللہ صاحب اور تمام اکابر دیوبند اور حرمین شریفین کے علماء کرام کے دستخطوں سے اس امر کی تصریح ہے کہ سرور کائنات کی حیات جسمانی قبر مبارک میں ثابت ہے۔ آپ قریب سے درود و سلام

اور اس حیات جسمانی کو برزخی بھی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ عالم برزخ میں ہے ورنہ دنیا والے جسم مبارک کے ساتھ یہ حیات ہے (اس لئے اس کو دنیا کی سی حیات کہا ہے) ان حضرات کے بعد کراچی سے دیوبند اور سہارنپور تک اور ملتان، لاہور اور ٹنڈو اللہ یار کے دار العلوموں کے مفتی صاحبان اس پر متفق ہیں تو پھر یہ پروپیگنڈا کرنا کہ فلاں بزرگ اس کے خلاف ہیں یا اکابر دیوبند کا یہ عقیدہ نہیں ہے صریح جھوٹ بہتان ہے یہ انہی آدمیوں کا کام ہو سکتا ہے جو اکابر اور بزرگان دین سے لوگوں کو بد عقیدہ بنا کر اپنا پیروکار بنانے اور باعث انتشار بنتے ہیں بھلا حضرت صاحب ہالیجی شریف مدظلہ ایسے لوگوں کی تصدیق کر سکتے ہیں۔؟ منکرین حیات ایسے بزرگوں کے اخلاق عالیہ سے ناجائز فائدہ اٹھانے کے خوگر ہیں قبل ازیں حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری دامت برکاتہم کے بارہ میں بھی ایسا ہی پروپیگنڈا کیا گیا تھا جس کی تردید حضرت کے خلیفہ خاص حضرت مولانا محمد صاحب لائلپور والوں نے کر کے مخالفین کا منہ بند کیا اور آج ہم حضرت موصوف

عقیدہ اپنے بزرگان دیوبند کے ساتھ ہے میں حضرت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ باوجود شدید علالت کے خدمت دین متین میں مشغول اور زائرین کو شرف باریابی عطا کرتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا جو بات پہلے بزرگوں سے مشہور نہ ہو اس کے بارہ میں الات ہوا ہی کرتے ہیں اور اس میں کوئی حرج نہیں مگر یہ ہوتا رہا ہے کہ بعض انکشافات پہلے نہیں تھے اپنے اپنے وقت پر پچھلے بزرگوں کو ہوتے۔ جب میں نے عرض کیا کہ حضرت نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ نے خود فرمایا ہے کہ میری اس تحقیق کو ماننا اتنا ضروری نہیں ہے کہ وفات شریف کے وقت روح مبارک نکلی نہیں بلکہ محتبس ہوئی ہے اور بعد میں پھر پھیلا دی گئی۔ موت دونوں شکلوں میں واقع ہوئی (جس کا معنیٰ اس دنیا سے قطع تعلق اور دوسرے عالم کی طرف منتقلی ہے) میں نے یہ بھی عرض کیا کہ بحث اس میں ہے کہ اس وقت قبروں میں انبیاء علیہم السلام کے جسموں کو حیات حاصل ہے یا نہیں اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پر یقین کریں یا نہیں کہ

الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون

"کہ پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ چاہے ہماری عقل میں یہ بات نہ آتی ہو" تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ حضرت صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی بات پر یقین کرنا فرض ہے حتیٰ کہ اگر آپ یہ ارشاد فرما دیں کہ یہ زمین زمین نہیں بلکہ آسمان ہے اور وہ اوپر والا آسمان آسمان نہیں بلکہ زمین ہے تو ہم کو ماننا پڑے گا۔ ہماری نگاہ غلطی کر سکتی ہے مگر حضور صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا ارشاد غلط نہیں ہو سکتا۔

حضرت نے اسی وقت باہر سے اپنے خدام اور خلیفہ خاص کر مولانا حبیب اللہ صاحب اور خلیفہ احمد دین صاحب کو بلا کر نصیحت فرمائی کہ تشدد سے تبلیغ نہ کرو۔ نرمی سے دین کا کام جاری رکھو۔ اور یہ بھی نظام العلماء قائم کر کے تنظیم سے تبلیغ اور دین کی خدمت بجا لاؤ۔ تمام علماء اور صلحاء سے درخواست ہے کہ وہ حضرت صاحب ہالیجی شریف مدظلہ اور حضرت لاہوری مدظلہٗ کی صحت کے لئے دعائیں کرتے رہیں کہ یہ ہمارے اکابر کی آخری نشانیاں ہیں۔ (غلام غوث ہزاروی بقلم خود)

الحنفی حضرات ... ارسالی خدمت ہیں ... قلم ...

جامعہ عثمانیہ پیر محل

پیر محل ضلع لائل پور

دینی درسگاہ جامعہ عثمانیہ ... تعلیمی و تبلیغی خدمات سرانجام ... مولانا عبد الحی عابد خطیب ... ملک کے گوشہ گوشہ میں قرآن ... اشاعت میں مصروف عمل ... عابد آج حیدر آباد ... کے دورہ پر جا رہے ہیں ... میں ۱۷ رمضان المبارک ... حضرت محمد شریف بہاولپوری ... ختم نبوت پڑھائیں گے اور ... ۵ - ۶ مئی ۱۹۶۳ء کو غلہ منڈی ... ہوگا۔ تمام احباب جمعہ ... سالانہ جلسہ میں شرکت فرما ... حاصل کریں۔ اور جامعہ کی ... بدنی امداد فرما کر اراکین کی ... افزائی فرمائیں۔

محمد صدیق ربانی مہتمم ...
پیر محل

مولوی عبد العزیز

ریاست سوات مقام ... والے عرصہ سے لاپتہ ہیں ... زار و قطار روتی ہے اب ... ضائع ہونے کا خطرہ ہے اگر ... ان کا پتہ معلوم ہو یا خود یہ ... سے گزرے تو فوراً اطلاع ...

مولوی عبد القدیم خطیب مسجد ... پاک حیدر آباد

محمد اسمٰعیل ساجد ...
خدام الدین و ترجمان ...
لیہ - ضلع مظفر ...

ہفت روزہ ترجمان اسلام - لاہور -

۲۳ - فروری ۱۹۶۲ء

گورنر صاحب مغربی پاکستان کو ملکی بہبود کا احساس

ملک کی ترقی پذیر حالت

اخباری اطلاعات سے معلوم ہوا کہ گورنر صاحب مغربی پاکستان نے بتایا کہ امریکن گیہوں کا نرخ کم کر کے چودہ روپے من کر دیا جائے گا اور چینی کے نرخوں میں کمی ہوگی گورنر صاحب نے ایک سوال کے جواب میں مشرقی پاکستان کی ریلوے کو صوبائی حکومت کے حوالہ کرنے کو صوبائی نظم و ترتیب اور مفاد کے لئے صحیح قرار دیا - اس سے قبل بھی معاشرتی اصلاح کے سلسلہ میں گورنر صاحب نے بعض اہم اعلانات اور اقدامات کئے ہیں - ان تمام باتوں سے یہ امر واضح ہوجاتا ہے کہ گورنر صاحب کو ملکی سود و بہبود کا پورا پورا احساس ہے - اور یہی وجہ ہے کہ عوام اعلیٰ طبقہ میں گورنر صاحب موصوف سے زیادہ مانوس ہیں -

حقیقت یہ ہے کہ کسی عہدہ کو قبول کرتے وقت عہدہ دار کو یہی سوچنا چاہیے کہ وہ اس عہدہ کی ذمہ داریوں کو پورا کر سکتے ہیں یا نہیں -

ہمارے ملک میں خام اشیاء کی کوئی کمی نہیں ہے نہ خوراک نہ پوشاک کی کمی ہے نہ دیگر ضروریات زندگی - صحیح انتظام اور باقاعدگی اور اس کے سوا عوامی ہمدردی کی ضرورت ہے - موجودہ فوجی انقلاب کے بعد جس کو عوام نے مرزا اسکندر کی رخصتی کے بعد پوری گرمجوشی سے خوش آمدید کہا تھا - لاتعداد من غلہ کے ذخیروں پر قبضہ کیا ناجائز سونا پر قبضہ ہی کر لیا گیا جو کروڑ ہا روپیہ کا تھا اور اراضی کے بیشتر حصوں پر مزارعین کو قبضہ دلایا گیا - ان تمام باتوں کو سن سن کر اور دیکھ دیکھ کر عوام یہی توقع رکھتے تھے کہ ہمارے اچھے دن قریب آگئے ہیں اب ہر چیز سستی ہوگی کسان اراضی کو اپنا سمجھ کر محنت سے کھیتی باڑی کا کام کریں گے سمگلنگ ختم ہو کر کنٹرول ریٹ پر مال ملا کرے گا - مگر اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہوتا ہے - مقدر یہی تھا کہ پاکستان ... [illegible]

میں گزار کر صبر و استقامت کے اچھی طرح خوگر ہوجائیں - چنانچہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا کے قرآنی قانون کے مطابق اب وقت آگیا کہ ملک کے غریب عوام کو سستی روٹی کپڑا میسر ہو - محترم گورنر صاحب کے اعلانات اچھے خاصے حوصلہ افزا اور دلخوش کن ہیں -

ہماری یہ رائے ہے کہ اب جب کہ انقلابی حکومت نے ملکی نظم و نسق پر پوری طرح قابو پالیا ہے خارجہ مسائل سے نپٹنے کے رنگ ڈھنگ کا بھی اس کو پورا تجربہ ہوچکا ہے اور سیاست دانوں کا شطرنج بھی اس کو پورا تجربہ ہوچکا ہے اور سیاست دانوں کا شطرنج بھی ختم ہوگیا ہے - اب حکومت عوامی ضروریات کی طرف خاص توجہ مبذول کرے یہاں تک کہ نااہل وزارتوں کے زمانے سے چینی گیہوں کپڑے اور ادویہ کے نرخ نمایاں طور پر ارزاں ہوجائیں - اور غریب عوام آرام و اطمینان کا سانس لے کر دعائیں دیں - اس کے سوا ایک اور ذمہ داری ہے جو اس سے بھی بڑھ کر ہے وہ ہے اسلام کی حفاظت - مسلمان حکمران کو خلیفہ اسی لئے کہا جاتا تھا کہ وہ خدا کی زمین میں خدائی احکام جاری کرنے میں خدا تعالیٰ کا نائب ہوتا تھا - وہ مسلمانوں کے دین کی حفاظت کرتا اور شریعت پناہ کہلاتا اور رعایا پروری کے تمام اوصاف سے متصف ہو کر ظل اللہ کا خطاب پاتا - انگلستان کا بادشاہ آج بھی محافظ مذہب کہلاتا ہے مسلمانوں کے ہاں مذہب سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں ہے اس لئے وہ حکومت سے بجا طور پر یہ توقع رکھتے ہیں کہ ان کے مذہب کو ڈاکوؤں سے بچایا جائے -

اس سلسلہ میں بھی گورنر صاحب مغربی پاکستان کا اعلان جو اسی اخبار میں کسی دوسری جگہ درج ہے جس میں عیسائی مشن کے سکولوں کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان سکولوں میں اسلامی تعلیم باقاعدگی سے جاری کرنے کے انتظامات کریں دلخوش کن ... [illegible] ہے - دینی ذمہ داریاں علماء پر زیادہ عاید ہوتی ہیں - مگر مسلمان حکومت ہو تو اختیار و اقتدار کی وجہ سے علماء سے بھی زیادہ ذمہ داری ان پر عاید ہوتی ہے -

علماء کو کام پر لگانا بھی انہی کا کام ہے اور بات بھی یہی ہے ایک مسلم حکومت میں ہر ایک کو اپنے طور پر الگ الگ نہیں بلکہ حکومت سے مل کر ارتداد و الحاد اور بے دینی و بے حیائی کی روک تھام کیلئے سعی و جہد کرنی چاہیئے - اگر ہم عیسائی ممالک میں تبلیغ کا انتظام نہیں کر سکتے تو کم از کم یہ تو کر سکتے ہیں کہ دشمنان اسلام کی سرگرمیوں کو بند کر کے مسلمانوں کے مرتد کرنے اور مرتد ہونے کی راہ روک دی جائے - کالج کے طالب علموں میں اسلامی اخلاق و عادات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے - اس طرح ہم جتنا اسلام کو اپنائیں گے ہم میں ڈسپلن اور استحکام بڑھتا چلا جائے گا

صدر پاکستان نے آئین کے سلسلہ میں کتاب و سنت کی روشنی کا ذکر کر کے انکار حدیث کے فتنے کے سر پر بھی ضرب لگائی ہے - کیونکہ سنت اور حدیث سے منکرین حدیث کو چڑ ہے - جناب صدر صاحب نے یہ کہا ہے کہ کتاب و سنت کی تشریح صرف علماء پر منحصر نہیں ہے - یہ ملک میں پھیلائی ہوئی ایک عام غلط فہمی پر مبنی ہے کہا جاتا ہے کہ علماء قرآن و حدیث کی تشریح خود کرتے اور قوم کو اسکی پیروی پر مجبور کرتے ہیں - حالانکہ صرف علماء پر منحصر نہیں ہے تمام مسلمانوں کو یہ حق حاصل ہے

اس سلسلہ میں عرض یہ ہے کہ ہمیں جناب صدر کے الفاظ سے اتفاق ہے - جس کی تفصیل یہ ہے کہ قرآن پاک نہ موم کی ناک ہے - کہ جہاں چاہا رکھ دیا نہ ربڑ کی نالی ہے کہ بڑھ گھٹ سکے - قرآن کا علم ایک ٹھوس حقیقت ہے جس کا خدائی مفہوم متعین ہے - جس کو خدا کے رسول نے بیان کر دیا ہوا ہے اور جسے پیغمبر کے قدسی صفات صحابہ کرام رض نے امت تک پہنچا دیا ہے - قرآن قیامت تک کے لئے رہنمائی کرتا ہے - اور اس کے یہ خدائی الفاظ و معانی قیامت تک اٹل اور غیر متبدل ہیں - ہاں جن امور کی تصریح کتاب و سنت میں موجود نہیں ہے ان میں ہر ایرے غیرے کو نہیں البتہ مجتہدین اور راسخین فی العلم کو قیاس و اجتہاد کا حق حاصل ہے - پھر ان مجتہدین کے اجتہادیات اور شریعت کے جزئیات میں بحث و تشریح کا حق علماء کو ہے لیکن علماء کسی ذات یا فرقے کا نام نہیں ہے بلکہ کتاب و سنت کے ماہروں کو علماء کہا جاتا ہے - جناب صدر اصطلاحی علماء دین کے سوا دوسرے جو ماہرین کتاب و سنت بھی پیش کریں - ہم ان کو بھی علماء کہیں گے اور ہمیں ان پر کوئی اعتراض نہیں ہے - بشرطیکہ وہ خیر القرون کی تشریحات اور معنوی و مصرح امور کی مخالفت نہ کریں اور ان کی دیانت و امانت اور حق شناسی اور حق گوئی بھی قابل اعتماد ہو - ہر وہ شخص عالم ہے جو علوم قرآن و سنت میں مہارت رکھتا ہو اور اس کو مہارت کی سند کسی مسلمہ اسلامی یونیورسٹی نے دی ہو - ورنہ بڑی سے بڑی اور زیادہ سے زیادہ تعلیم والے کو کوئی بھی امتحان دئے اور سند لئے بغیر نہ بی اے کہتا ہے نہ گریجویٹ -

پہلی نااہل وزارتوں نے ایک غلطی اور کی تھی کہ ننانوے فی صدی اکثریت کے حقوق کو اقلیت نوازی کے شوق میں تلف کرتی تھیں جس سے ملک میں گڑبڑ رہتی اور جس کی وجہ سے پاکستان میں مستحکم حکومت بننی دشوار ہوگئی خدا خدا کر کے بدلنے والی وزارتوں کا یہ دور انقلابی دور پر ختم ہوگیا - اب انقلابی حکومت کا فرض ہے کہ وہ جہاں اقلیتوں کی جان و مال اور حقوق کی حفاظت کرتے وہاں وہ غالب اکثریت کی حق تلفی بھی نہ ہونے دے - جیسے بعض سابق نااہل وزیر اپنے اپنے فرقے کی خیر مناتے اور حکومت سے زیادہ اپنے فرقے کے مفاد کا خیال کرتے جس کی وجہ سے فسادات ہوتے رہے - اگر موجودہ حکومت ہماری گزارشات پر غور کر کے اللہ تعالیٰ کی طرف چھوٹا سا قدم بھی اٹھائے اللہ تعالیٰ کی رحمت دوڑ کر اس کو اپنی پناہ میں لے لیگی پھر ہماری مکمل یکجہتی اور باہمی تعاون کی برکت سے تمام داخلی اور خارجی مسائل بفضلہ تعالیٰ آسان اور حل ہوجائیں گے -

وما ذالک علی اللہ بعزیز

مدرسہ دعوت الحق ملتان شہر میں

ناظم تعلیمات وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی آمد و رپورٹ

بندہ وفاق المدارس کی جانب سے مدرسہ ہذا کے کوائف معلوم کرنے کے لئے حاضر ہوا مدرسہ کے جملہ رجسٹرات حاضری و حسابات باقاعدہ پائے گئے -

نیز تعلیمی معیار بھی رجسٹرات و نتائج سے کافی عیاں ہے - مزید کسی رائے کی ضرورت نہیں - زین احمد کی ترویج اور دعوت حق کی کوشش جس حسن انتظام سے حافظ احمد الدین صاحب فرما رہے ہیں اس سے مدرسہ اور دین محمدی کی ترقی و سلامتی روز روشن کی طرح واضح ہے - اللہ تعالیٰ اس مدرسہ کو جملہ شر و فتن سے محفوظ رکھے اور اس کی ہر آنے والی گھڑی گزشتہ وقت کی نسبت خیر ثابت ہو آمین - ۶ شعبان

محمد صدیق - مدرس خیر المدارس ملتان

مسلمان بیوی

(از مولانا محمد ادریس صاحب ۔ انصاری)

(قسط ۱۱)

(۴) اس کو صاف ستھرا رکھو ۔ اور گرمی میں ان کو روزانہ نہلایا کرو اور سردی میں گرم پانی سے دوپہر کے وقت روزانہ نہلایا کرو کہ اس سے تندرستی قائم رہتی ہے ۔

(۵) اس کا بہت بناؤ سنگھار مت کرو ۔

(۶) اگر لڑکا ہو تو اس کے سر کے بال مت بڑھاؤ ۔

(۷) سونے کے وقت روزانہ اس کی آنکھوں میں سرمہ لگایا کرو ۔

(۸) اگر لڑکی ہے اس کو جب تک پردہ میں بیٹھنے کے لائق نہ ہو جائے زیور مت پہناؤ ۔ اس سے ایک تو ان کی جان کا خطرہ ہے ۔ دوسرے بچپن ہی سے زیور کا شوق دل میں ہونا اچھا نہیں ۔

(۹) بچوں کے ہاتھ سے غریبوں کو کھانا، کپڑا پیسہ اور ایسی چیزیں دلوایا کرو اسی طرح کھانے پینے کی چیز ان کے بھائی بہنوں کو یا اور بچوں کو تقسیم کرایا کرو تاکہ ان کو سخاوت کی عادت ہو ۔ مگر یہ یاد رکھو کہ تم اپنی ہی چیزیں ان کے ہاتھ سے دلوایا کرو ۔ خود جو چیز شروع سے ان ہی کی ہو، اس کا دلوانا کسی کو درست نہیں ۔

(۱۰) زیادہ کھانے والوں کی برائی اس کے سامنے کیا کرو مگر کسی کا نام لے کر نہیں بلکہ اس طرح کہ جو کوئی بہت کھاتا ہے لوگ اس کو حبشی سمجھتے ہیں ۔ اس کو بیل جانتے ہیں ۔

(۱۱) اگر لڑکا ہو تو سفید کپڑے کی رغبت اس کے دل میں پیدا کرو ۔ اور رنگین اور تکلف کے لباس سے اس کو نفرت دلاؤ کہ ایسے کپڑے لڑکیاں پہنتی ہیں تم ماشاء اللہ مرد ہو ۔ ہمیشہ اس کے سامنے ایسی باتیں کیا کرو ۔

(۱۲) اگر لڑکی ہو جب بھی زیادہ مانگ چوٹی بہت عمدہ لباس اور تکلف کے کپڑوں کی عادت مت ڈالو ۔

(۱۳) اس کی سب ضدیں پوری مت کرو کہ اس سے مزاج بگڑ جاتا ہے ۔

(۱۴) چلا کر بولنے سے روکو ۔ خاص کر اگر لڑکی ہو تو چلانے پر خوب ڈانٹو ۔ ورنہ بڑی ہو کر وہی عادت ہو جائے گی ۔

(۱۵) جن بچوں کی عادتیں خراب ہوں یا پڑھنے لکھنے سے بھاگتے ہیں یا تکلف کے کھانے کپڑے کے عادی ہیں، ان کے پاس بیٹھنے اور ان کے ساتھ کھیلنے سے ان کو بچاؤ ۔

(۱۶) ان باتوں سے اس کو نفرت دلاتی رہو ۔ غصہ، جھوٹ بولنا، کسی کو دیکھ کر جلنا یا حرص کرنا، چوری چغلی کھانا ۔ اپنی بات کی پچ کرنا ۔ خواہ مخواہ اس کو بنانا، بے فائدہ بہت باتیں کرنا، بے بات ہنسنا، یا زیادہ ہنسنا دھوکہ دینا، بری بھلی بات کا نہ سوچنا، اور جب ان باتوں میں سے کوئی بات ہو جاوے فوراً اس کو روکو اس پر تنبیہہ کرو ۔

(۱۷) اگر کوئی چیز توڑ پھوڑ دے یا کسی کو مار بیٹھے مناسب سزا دو ۔ تاکہ پھر ایسا نہ کرے ۔ ایسی باتوں میں لاڈ پیار ہمیشہ کے لئے بچے کو کھو دیتا ہے ۔

(۱۸) بہت سویرے مت سونے دو ۔

(۱۹) سویرے جاگنے کی عادت ڈالو ۔

(۲۰) جب سات برس کی عمر ہو جائے نماز کی عادت ڈالو ۔

(۲۱) جب مکتب میں جانے کے قابل ہو جاوے ۔ اول قرآن شریف پڑھواؤ ۔

(۲۲) جہاں تک ہو سکے دیندار استاد سے پڑھواؤ ۔

(۲۳) مکتب میں جانے میں کبھی رعایت مت کرو ۔

(۲۴) کبھی کبھی وقت ان کو نیک لوگوں کی حکایتیں اور قصے سنایا کرو ۔

(۲۵) ان کو ایسی کتابیں مت دیکھنے دو جن میں عاشقی معشوقی کی باتیں یا شرع کے خلاف مضمون یا اور بے ہودہ قصے یا غزلیں وغیرہ ہوں

(۲۶) ایسی کتابیں پڑھواؤ جس میں دین کی باتیں اور دنیا کی ضروری کارروائی آ جائے ۔ (اس کام کے لئے قصص الصحابہ، برکات الصالحین میری نماز، ہمارا کلمہ، ہماری تعلیم، خواتین اسلام صحابیات، عیدی تولی بچوں کی کہانیاں مفید ہیں)

(۲۷) مکتب سے آ جانے کے بعد کسی قدر دل بہلانے کے لئے اس کو کھیلنے کی اجازت دو تاکہ اس کی طبیعت کند نہ ہو جائے لیکن کھیل ایسا ہو جس میں کوئی گناہ نہ ہو اور چوٹ لگنے کا اندیشہ نہ ہو ۔

(باقی آئندہ)

مسلمان بچوں کی تربیت

از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند

(قسط ۵)

ماحول کے اثرات اور دین تربیت قدمی

اس بستکدہ ہند کے رہنے والے مسلمان کان کھول کر سن لیں کہ سیدنا ابراہیم علیہ السلام اپنی اولاد کی مذہبی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں کس قدر فکر مند ہیں اور ان کی آخرت سنوارنے کی کس قدر جد و جہد فرما رہے ہیں، ماحول کا کس دل پر من حیث انسان ہونے کے اثر نہیں پڑتا اور کون مومن اس ماحول میں گھٹن محسوس نہیں کرتا ہے، پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام تو برگزیدہ نبی ہیں اور اپنے گرد و پیش ظلمت و ضلالت اور بتگری و بت پرستی دیکھ دیکھ کر گھبرا چکے ہیں، اس لئے اگر آپ مختلف پہلو سے اپنی اولاد کے لئے دعا کرتے ہیں تو حیرت نہیں کرنی چاہئے' دعا کے لئے بڑی گنجائش ہے' التجا کرتے ہیں ۔

" ابراہیمؑ نے درخواست کی رب العالمین ! اس شہر کو امن والا بنا دیجئے اور خود مجھے اور میرے خاص فرزندوں کو بتوں کی پوجا سے بچائے رکھئے اے پروردگار ! ان بتوں نے بہتیروں کو گمراہ کر دیا ہے ۔ (ابراہیم ۶)

جہاں امن و امان کی دعا کرتے ہیں، وہاں اس کی بھی دعا کرتے ہیں، وہاں اس کی بھی دعا کرتے ہیں کہ ہمارے بچے کفر و شرک کے اس ایمان کش ماحول سے متاثر نہ ہوں ۔

دنیا کے امن اور حلال رزق کی فکر

اس آیت سے معلوم ہوا کہ والدین کو ماحول سے ہرگز غافل نہ رہنا چاہئے اور اگر کفر و شرک کا ماحول ہو تو جس طرح بن پڑے اس سے اپنے بچوں کو محفوظ کرنے کی جد و جہد کرنی چاہئے خواہ دعا سے ہو یا دوا سے انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر، محبت و پیار سے ہو یا سختی اور جد و جہد سے ۔

پابند نماز ہونے کی دعا

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جہاں ان کی دنیاوی زندگی کے لئے امن و امان، رزق حلال اور دوسری چیز کے لئے دعا کی ہے وہاں یہ بھی درخواست کی ہے ۔

" اے میرے رب ! مجھ کو بھی نماز کا اہتمام کرنے والا رکھئے، اور میری اولاد کو بھی ! پروردگار عالم ! میری دعا قبول فرما لیجئے " (ابراہیم ۶)

دنیاوی امن و امان کی دعا

کیا اس کے بعد بھی بھارت کے مسلمانوں کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئے گی کہ موجودہ ماحول میں بال بچوں کی دینی اور مذہبی تعلیم ازبس ضروری ہے، اسلامی عقائد و معاملات سے ان کو بنانا والدین کا اولین فرض ہے، دعا اور جد و جہد کے ذریعہ ان کو بت پرستی اور خدا ناترسی کے ماحول سے اور دوسری طرف ان کو مذہبی رنگ ... ہے اور ساتھ ہی حلال رزق اور پاک زندگی کا سامان بھی کرنا ہے تاکہ کسی سے آئندہ ان کی اولاد احساس کمتری میں مبتلا نہ ہو ۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ بھی دعا کی تھی ۔

" پس آپ کچھ لوگوں کے دل ان کی طرف مائل کر دیجئے اور ان کے کھانے کے لئے پھل عطا فرمائیے تاکہ یہ لوگ شکر کریں " (ابراہیم ۶)

ماحصل یہ تھا کہ رب العٰلمین ! آپ لوگوں کے قلوب ان کی طرف مائل کر دیں کہ یہاں آ کر رہیں تاکہ آبادی پُر رونق ہو اور چونکہ یہاں زراعت وغیرہ نہیں، اس لئے ان کو اپنی قدرت سے پھل کو دیجئے تاکہ یہ لوگ ان نعمتوں کا شکر ادا ...

(بیان القرآن)

ام مریم کی اولاد کے حق میں

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ نے ان کی پیدائش پر بارگاہ الٰہی میں ان کی اور ان کی اولاد کے لئے التجا کی تھی کہ انہیں شیطان کے فتنے اور وسوسے سے امن عطا کیا جائے ۔ میں نے اس لڑکی کا نام مریم رکھا اور میں اس کی اولاد کو شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں "

(آل عمران ۴)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

سلف میں "تقلیدِ معین" عام تھی

ایم۔ عبدالرحمٰن صاحب (لودھیانوی) شیخوپورہ

حضرات! سلف سے لے کر خلف تک اختلافی مسائل میں ایسے ہی جامع افراد کی تقلید معین بطور دستور العمل کے شائع رہی اور قرن صحابہ ہی سے اس کا وجود شروع ہو گیا تھا مثلاً حدیث حذیفہ رضی اللہ عنہ میں جس کو ترمذیؒ نے روایت کیا ہے ارشاد نبویؐ ہے

انی لا ادری ما قدر بقائی فیکم فاقتدوا بالذین من بعدی و اشار الی ابی بکر و عمر۔ (ترجمہ) مجھے معلوم نہیں کہ تم لوگوں میں میں کب تک رہوں گا۔ سو تم لوگ ان دونوں کا اقتدا کیا کرنا اور اشارہ سے ابوبکر اور عمر کو بتلایا (رضی اللہ تعالیٰ عنہم)

ظاہر ہے کہ من بعدی سے ان دو حضرات کی حالتِ خلافت مراد ہے۔ کیونکہ بلا خلافت تو یہ دو حضرات حضورؐ کے سامنے بھی موجود تھے مطلب یہ ہوا کہ ان کے خلیفہ ہونے کی حالت میں ان کا اتباع کرنا اور ظاہر ہے کہ خلیفہ ایک ہی ہوگا نہ کہ دونوں اکٹھے، اس لئے حاصل یہ ہوا کہ صدیق اکبر کی خلافت میں ان کا اور خلافت فاروقی میں اُن کا اتباع کیجیو۔ پس حضورؐ نے ایک زمانہ خاص تک ایک معین شخص کے اتباع کا دین میں حکم فرمایا اور یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ان سے ہر مسئلہ کی دلیل بھی تحقیق کیا کرنا اور نہ یہ عادت مستمرہ تھی۔ یہی تقلید شخصی ہے کہ عملی مسئلہ پیش آنے پر کسی ایک عالم سے رجوع کرکے اس کے فتوی پر عمل کیا جائے لیکن دلائل کے پوچھنے کا کوئی التزام نہ تھا چنانچہ لوگوں کے سوال کرنے پر اُن کے جو فتاوی روایات میں مذکور ہیں اُن میں نہ دلیل کا سوال ہے نہ دلیل کا اظہار یہی تقلید شخصی تھی کہ ایک پر پورا ملک جمع ہو گیا اور بلا استفسار دلیل اُس کے فتاوی پر عمل کرنے لگا۔

بخاری کی روایت میں ہے کہ لوگوں نے حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مسئلہ پوچھا، پھر وہی مسئلہ حضرت ابن مسعودؓ رضی اللہ عنہ سے پوچھا، تو انہوں نے ابو موسیٰ کے خلاف بتایا۔ جب ابو موسیٰ کو اطلاع ہوئی تو فرمایا کہ جب تک یہ حبر (عالم) تم میں موجود ہے مجھ سے مسئلہ مت پوچھا کرو۔ ظاہر ہے

کہ لوگوں کو تمام مسائل میں ایک طرف لگا دینا اور لوگوں کا اس پر عملدرآمد کرنا جس میں مطالبہ دلیل کا کوئی سوال ہی نہیں، یہی تقلید شخصی ہے۔ اہل مدینہ عموماً حضرت زید بن ثابت کے فتاوی پر عمل کیا کرتے تھے، چنانچہ عکرمہؒ کی روایت بخاری میں ہے کہ لوگوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ ہم زید بن ثابت کے قول کے خلاف آپ کے قول پر عمل نہیں کریں گے جس سے ظاہر ہے کہ اہل مدینہ کے امام و مفتی حضرت زید بن ثابت تھے اور لوگ ان کے فرمان کے مطابق عمل کرتے تھے خواہ وہ نص سے حکم دیں یا عدم نص کی صورت میں قیاس سے۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا قرآن کے "سبعۃ احرف" کو حرف واحد پر مجتمع کر دینا اور تمام مقبوضہ اسلامی ممالک میں صحابہ و تابعین کا اسی کو عملاً قبول کر لینا اتباع و تقلید معین نہیں تھا تو اور کیا تھا؟ کیونکہ اس کے بارہ میں کوئی صریح حکم حدیث تو موجود نہ تھا۔ ایک علت پر جس کو حضرت ذی النورین کے تفقہ نے ادراک کیا یہ حکم دائر تھا جبکہ ان کے نزدیک اس علت کا زمانہ ختم ہو گیا تو وہ حکم "سبعۃ احرف" بھی ختم ہو گیا۔ چنانچہ اس واقعہ کی روایات کے الفاظ پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ اس قیاسی حکم کو سب نے قبول کر لیا اور کسی نے بھی مطالبہ دلیل نہ کیا۔ اسی طرح اور قیاسی احکام میں بھی قرن صحابہ میں تقلید شخصی کی گئی ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غلہ اس شرط پر قرض دینے کو ناپسند کیا کہ وہ دوسرے شہر میں ادا کیا جائے اور فرمایا کہ کرایہ بار برداری آخر ادا کرنے والا کس سے وصول کرے گا۔ اس فتوی پر لوگوں نے عمل کیا اور یہ قیاس سے فتوی دیا تھا۔ کیونکہ اس کے بارہ میں کوئی صریح نص موجود نہیں پس تقلید بھی ہوئی اور ہوئی قیاسی حکم میں۔

بہرحال تقلید شخصی کا عمل قرن سلف میں رائج تھا، آج چونکہ اس کے بغیر لوگ طرح طرح کے علمی و عملی خرابیوں کا شکار ہیں کیونکہ اجتہاد کی آزادی سے فتنہ شبہات پھیلتا ہے اور تقلید کی آزادی سے فتنہ شہوات بڑھتا ہے اس لئے تقلید شخصی وجوب کی

شان پیدا ہو گئی کہ وہ واجب کا مقدمہ بن گئی اور اس کے بغیر خواہشات کی پیروی سے محفوظ رہنا عادتاً محال ہو گیا۔ اس لئے تقلید شخصی بھی ضروری اور واجب ہو گئی ہے مگر واجب بالغیر۔ پہلے زمانوں میں یہ غیر یعنی فتنہ شبہات و شہوات شائع نہ تھا اس لئے یہ تقلید معین جواز کے درجہ میں تھی آج شائع ہے اس لئے وجوب کے درجہ میں ہے۔ الحاصل مطلق تقلید اور تقلید معین کتاب و سنت کی روشنی میں ایک ثابت شدہ اور معمول بہ مسئلہ واضح ہوئی۔ مطلق تقلید تو قرآن کے نص سے فاسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون (پ ۱۴ ع ۱۴)، (ترجمہ علم والوں سے پوچھو اگر تم علم نہیں رکھتے)۔

اور تقلید معین بوجہ مذکورہ خرابیوں کے اصول کتاب و سنت، احادیث باب تعامل سلف (پہلوں کا عمل)، اجماع امت اور امت مرحومہ کے علما کے تجربات وغیرہ سے ثابت ہوئی اور غیر مجتہد کے حق میں ضروری نکلی مگر صرف اختلافی مسائل میں۔ اسی لئے عام طور پر تمام اکابر امت اور ہر زمانہ کے علماء جو اجتہادی شان تک رکھتے تھے تقلید معین کے دائرے سے باہر نہیں ہوتے شان تک رکھتے تھے تقلید معین کے دائرے سے باہر نہیں ہوتے۔ بڑے بڑے حفاظِ حدیث اور اکثر و بیشتر ارباب صحاح و جوامع مقلد ہی ہوئے ہیں۔ ہندوستان کے عام محققین اور خصوصاً ولی اللٰہی خاندان اور سلسلہ کے تمام وہ اکابر جن کی تحقیقات اور لطائف و معارف ائمہ اجتہاد کا دور یاد دلاتی ہیں خود اپنے لئے اور اپنے حلقہ اثر کے لئے تقلید معین ہی کو ضروری سمجھتے رہے اور کبھی اس کے حلقہ سے باہر نہیں ہوئے۔

دین کے بارہ میں یہی وہ اسوہ ہے جو بطور وراثت دیوبند تک پہنچا اور اسی راہ پر اس پر دار العلوم دیوبند نے ماہ روی اختیار کی۔ حضرت حجۃ الاسلام قاسم العلوم مولانا محمد قاسم صاحب قدس سرہٗ بانی و سرپرست اول دار العلوم۔ حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی قدس سرہٗ سرپرست ثانی دار العلوم حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب قدس سرہٗ صدر مدرس (اول)، سرپرست ثالث دار العلوم حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن قدس سرہٗ صدر مدرس ثانی و سرپرست رابع دار العلوم حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہٗ سرپرست خامس (پانچویں) دار العلوم۔ حضرت مولانا انور شاہ قدس سرہٗ صدر رابع دار العلوم

وغیرہ وغیرہ جن کی تقاریر اور تحریرات دریائے اجتہاد کی لہریں معلوم ہوتی ہیں ایسی تحقیقی نظر و فکر، تقلید معین کے دائرہ سے نہ کبھی خود باہر رہے نہ اپنے حلقہ ہائے اثر کو باہر ہونے دیا۔ پھر ان حضرات کے ہزاروں تلامذہ اور شاگردان رشید۔ پھر دار العلوم کے ہزارہا فرعی مدارس جو ہندوستان اور بیرون ہندوستان جگہ جگہ پھیلے ہوئے ہیں اُن کے محقق علما اور ان کے حلقہ ہائے اثر اسی پرانے مسلک پر جمے رہے اور لوگوں کو جماتے رہے۔

بالخصوص حضرت بانی دار العلوم (قاسم العلوم و الخیرات) نے اپنے مخصوص رنگ سے امام ابو حنیفہ کے فقہ کی تقلید ہی کی اور ساتھ ہی محققانہ انداز سے تمام فقہ اور کلام کا اصولی فلسفہ بھی اس انداز سے کھول کر دکھلایا کہ تقلید ایک مستقل تحقیق نظر آنے لگی اور جس کی بدولت دار العلوم کے یہ ہزارہا فضلا اور شاگرد ان شاگرد مقلد بھی رہے۔ اور محقق فی التقلید بھی ہوتے اسی طرح ہندوستان کے گوشہ گوشہ میں ان حضرات نے اسی مسئلہ تقلید کے ذریعہ سے لوگوں کے دین کی حفاظت کی۔ ورنہ ایک طرف سے ملک کا جاہل طبقہ جس کی ملک میں اکثریت تھی فکر و خیال پر اس درجہ قید و بند عاید کر چکا تھا۔ کہ اپنے آبائی رسوم کو اسلام اور انہیں کی کورانہ تقلید کو پیروی اسلام سمجھ کر ہر کس و ناکس کی تقلید میں گرفتار تھا جس سے ان میں طرح طرح کی بدعات و محدثات رچ گئی تھیں۔

دوسری طرف ۱۹۵۶ء کے بعد جدید تعلیم اور اس سے پیدا شدہ آزاد خیالی کی "آزادی" پھیل چکی تھی کہ ہر شخص مجتہد مطلق بنو کا مدعی اور ہر رائے اپنا جائز حق سمجھ رہا تھا۔ جزوی معقول دماغوں پر اس درجہ مسلط ہو چکی تھی کہ مذہبی نقل و روایت کے رد و قبول کا معیار ہی یہ معقول رہ گئی تھی۔ غرض ایک طبقہ تقلید جامد کا شکار تھا اور ایک طبقہ اجتہاد مطلق کے خیال میں غرق تھا۔ ایک نے تقلید کی رسی کو گلے سے اتار پھینکا تھا ایک نے تقلیدی افراط میں گرفتار ہو کر ہر ہر جاہل سجادہ و دلق بلکہ ہر ہر مدعی کی تقلید مطلق کرنے کا نام دین رکھ رکھ چھوڑا تھا۔ پس جامد مقلد یا الٹرول کے سامنے جھکنے والے الٹروں کے افعال کی اقتدا کرتے کرتے بدعات و محدثات کا شکار ہوتے اور فتنہ شہوات میں جا گرے تھے اور آزاد خیال کسی ایک کے بھی سامنے نہ جھکنے کی خو پیدا کرکے

دینی مدارس

کھوئی برمول مسجد میاں گان میں

درس قرآن

کھوئی برمول ۔ مہتمم دارالعلوم صدر استاذ شیخ الحدیث (مولوی محمد امین گل اپنے تعطیل ایام کے دوران اپنی مسجد میں سلف صالحین کے نظریہ پر مبنی درس قرآن شریف دے کر حاضرین کو محظوظ کرتے ہیں موصوف اپنے دوران درس میں موجودہ فتن کی پرزور تردید اور سلف صالحین کے بلند مقام "توسل بالذات الفاصلہ کے جواز اور حیات النبی کے ثبوت کی واشگاف الفاظ میں پرزور تائید کرتے ہیں ۔ دعا ہے کہ اللہ کریم موصوف کو دین محمدی کی خدمت کے لئے تادیر سلامت با کرامت رکھے

(ایک شریک درس)

جلسہ دستار فضیلت و تقسیم اسناد

مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ الوداع مدرسہ جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد لائل پور کی طرف سے ایک عظیم الشان اجتماع عیدگاہ باغ دھوبی گھاٹ لائل پور میں منعقد ہوگا جس میں دارالمبلغین کے فارغ التحصیل طلباء کو دستار فضیلت اور اسناد تقسیم کی جائیں گی ۔ مولانا دوست محمد صاحب قریشی مولانا سید نور الحسن شاہ بخاری ۔ مولانا عبدالستار صاحب تونسوی و دیگر مشاہیر علمائے کرام و نعت خواں اس تقریب میں شرکت فرمائیں گے اجلاس صرف دن کو ہونگے

مقدمہ "خوفناک سازش" کا فیصلہ

پشاور ۔ ۱۳ فروری پچھلے دنوں جامعہ اسلامیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سے ایک پمفلٹ "خوفناک سازش" کے عنوان سے شائع کیا گیا تھا ۔ جس میں چودھری غلام احمد پرویز کی کتاب سے ثابت کیا گیا ہے کہ پرویزیت خدا، رسول، قرآن اور امت کے خلاف ایک خوفناک سازش ہے اس پمفلٹ کے خلاف سشن کورٹ پشاور میں مقدمہ دائر کیا گیا تھا ۔ جس کی پیروی میر کا کا وکیل کر رہے تھے ۔ مقدمہ کی آخری پیشی ۱۱ فروری کو محمد قیصر خان سشن جج کی عدالت میں ہوئی ۔ پولیس کی طرف سے حافظ عنایت اللہ وکیل نے پیروی کی ۔ فاضل جج نے فیصلہ دیتے ہوئے مقدمہ خارج کر دیا اور پولیس کے مالک کو باعزت طور پر بری کر دیا ۔ مقدمہ کی کارروائی سننے کے لئے اکوڑہ خٹک پشاور اور مضافات کے کافی لوگ عدالت میں موجود تھے ۔ جن میں حضرت شیخ الجامعہ کے بھائی سید احمد علی شاہ ۔ سادات کی ممتاز شخصیت سید غلام علی شاہ، پمفلٹ کے مصنف حاجی راحت گل، سید انور شاہ وغیرہ حضرات شامل تھے ۔ (محمد لطف اللہ ناظم جامعہ)

میاں بیوی کا قبول اسلام

مورخہ ۱۶ فروری بروز جمعۃ المبارک ریلوے جامع مسجد منٹو گورٹ روڈ میں بعد نماز جمعہ مولانا بشیر احمد صاحب چشتی خطیب جامع مسجد کے دست مبارک پر عیسائی مذہب کے دو افراد (میاں بیوی) مسلمان ہوئے جن کے سابقہ نام ایبر مسیح ۔ خورشیدہ تھے اب ان کے اسلامی نام عبداللہ و فاطمہ رکھے گئے ہیں ۔ حاضرین نے ان کے لئے استقامت کی دعا کی ۔ (جاوید)

جلسہ تقسیم اسناد

مدرسہ احمد المدارس سکندر پور کا جلسہ تقسیم اسناد زیر صدارت مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب ایبٹ آباد منعقد ہوا ۔ جنہوں نے اختتام جلسہ پر بخاری شریف کے اختتامی درس کا شرف عطا فرمایا ۔ جلسہ کا افتتاح فرماتے ہوئے مولانا خلیل الرحمٰن صاحب صدر دارالعلوم نے فرمایا کہ رب العالمین کا ہزار ہزار شکر ہے کہ امسال کا سالانہ جلسہ حضرت مولانا درخواستی کی شمولیت کی وجہ سے غیر معمولی انداز میں نزول برکات سماوی کا سبب ہوا ۔ حضرت کے اندرونی تبلیغ نے آبادی کے اہل ثروت پر صورتاً و سیرتاً ایک خوشگوار دینی انقلاب پیدا کر دیا ۔ صدر دارالعلوم نے ان علماء و ارباب نعمت کا شکریہ ادا کیا جن کی قابل قدر مالی امداد اور اخلاقی تائید سے دارالعلوم کو ترقی ہو رہی ہے، قاری عبدالقدوس صاحب نے خوش الحانی سے رکوع کی تلاوت کی، مولانا محمد ایوب صاحب نے فضائل علم حدیث پر تقریریں کیں، اہل سنت و جماعت کے مختلف مسالک کا امید پرور اجتماع ہوا ۔ دورۂ حدیث کے نو حضرات کو سندیں عطا ہوئیں ۔ ان میں آٹھ

تو مدرسہ کے متعلق طلباء دار الاقامہ تھے، اور ایک مولوی عبدالقیوم صاحب دورہ کی تکمیل کے لئے ایک گاؤں سے جو چند میل کے فاصلے پر تشریف لاتے رہے ۔ (نامہ نگار)

مدرسہ منور اسلام

دامت ذوالعلا شیخ الحدیث مولانا خیر محمد صاحب کی نظر میں

یہ مدرسہ پہلے ریاست کپور تھلہ (مشرقی پنجاب) میں سات آٹھ سال سے نہایت عمدہ طریق سے تعلیمی خدمات مخلصانہ بجا لاتا رہا ہے ۔ بندہ کو کئی دفعہ اس مدرسہ کے امتحان لینے کا اتفاق ہوا ہر دفعہ نتیجہ اچھا رہا بشکلہ کے فسادات میں اس مدرسہ کے تمام اسباب و ذرائع برباد ہو گئے مگر مشیت ایزدی نے جناب مولوی مولا بخش صاحب مہتمم مدرسہ ہذا کو ہمت دی کہ از سر نو مدرسہ کے ابقاء و اجراء کے لئے کمربستہ ہو کر توکلاً علی اللہ تیار ہو گئے مدرسہ کو بدستور جاری کیا ۔ حق تعالیٰ ان کے لئے ان کی ہمت کو بلند کرے اور ان کے نفع کو عام اور تمام فرما دے تمام اہل اسلام کو خصوصاً اور باقی اہل اسلام کو عموماً ان کی اعانت شامل حال رکھے اور جزائے خیر دارین عطا فرما دے (آمین)

عبدالخالق جالندھری ۔ ناظم مدرسہ منور اسلام چک ۱۶۹ ای بی علاقہ پیر محل ضلع لائل پور

خط و کتابت میں اپنے چٹ نمبر کا حوالہ دیں

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منکرین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے رسالہ "برق وشرر" کا جواب

(قسط ۶)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کا خطبہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بات تو بعد میں فرمائی کہ آپ فوت ہو گئے۔ پہلے پہل انہوں نے حضور کو دیکھ کر آپ کو چوما پھر ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو دو موتیں نہ چکھائیگا (لایذیقک اللہ الموتتین) اس کا مطلب ہر دو شارحین بخاری نے یہی کیا ہے جو اوپر بیان ہوا کہ اوروں کو قبروں میں زندہ کر کے پھر مارا جاتا ہے۔ مگر آپ پر بس یہی ایک موت مقدر تھی۔ قبر میں دوبارہ روح مبارک نہ نکالی جائے گی اور اسی کو شیخ بدرالدین عینی (حنفی شارح بخاری) نے اہل سنت کا مذہب بتایا ہے۔ اگر علماء دیوبند نے تحدیا تو کونسا جرم کیا۔ مگر عنایت شاہی اور غلام خانی ٹولہ اب غیر مقلدوں کے ساتھ ہو کر حیات النبی صلعم اور وسیلہ دونوں سے انکار کر رہا ہے۔ اب خود ہی انصاف کریں کہ حضرت صدیق اکبرؓ کے ارشاد کا مطلب یہ لوگ بہتر سمجھ سکتے ہیں یا حافظ ابن حجر اور علامہ عینیؒ۔!

مرزائیوں کے نقش قدم پر

(۴) بوکھلاہٹ کی حد یہ ہے کہ اب یہ ٹولہ مرزائیوں کے نقش قدم پر چل پڑا ہے دلائل سے عاجز آکر انہوں نے بھی اب اپنے اور علماء پر کیچڑ اچھالنے کے لئے رسالہ بازی کا مشغلہ شروع کر دیا ہے۔ راولپنڈی سے ایک بے باک نے برق وشرر نامی ایک گندہ رسالہ لکھا ہے پہلے تو اس میں یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ مسئلہ کفر و اسلام کا نہیں ہے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کفر و اسلام کا نہیں تو آپ لوگوں نے تین سال تک حیات النبی صلعم کے خلاف تقریریں کرنے اور ملک میں ادھم مچانے اور علماء کو لڑانے کا یہ منحوس شغل کیوں جاری رکھا تھا اور کیوں چیلنج پر چیلنج ... اب امیر غلام خانی اور عنایت شاہی ... نے حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ... والے علماء کرام کو کوستے کوستے مرزائیوں ... [illegible]

تباہ کیا، بچوں کو یتیم کیا، ان حضرات سے کوئی پوچھے کہ اس سے پہلے سابق احرار کی اس طرح مخالفت مرزائی کیا کرتے تھے کیا یہ حیات النبی کے انکار کی پھٹکار تو نہیں ہے کہ اب آپ بھی ان مرزائیوں کی خوشنودی کا سامان پیدا کرتے اور جھوٹ کہتے ہیں کہ یہ لوگ کبھی کسی جماعت میں اور کبھی کسی میں تھے۔ لیکن آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ ساری مجلس عمل کا کام مجلس احرار کے سر تھوپ دیا پھر اس وقت خود اس میں شامل ہو کر جیل گئے، اور پیچھے بھی بھیجتے رہے اور اب مرزائیوں جیسی باتیں کر کے اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ ہم پوچھتے ہیں کہ آپ اس وقت تحریک میں شامل ہو کر منافقت کر رہے تھے۔ آپ کو اس گناہ بے لذت سے کچھ نہ ملے گا۔ اگر آپ کا مقصد کسی افسر یا مرزائیوں کو خوش کرنا ہو تو یہ بھی حاصل نہ ہو گا۔ اگر دوسروں کو ڈرانا مطلوب ہو تو اہل حق ڈرا نہیں کرتے۔

(۵) غلام خانی ٹولہ کی بوکھلاہٹ کی کھلی دلیل یہ ہے کہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دستخط تو کریں آج سے پچپن برس پہلے تمام اکابرین دیوبند اور فتوے بھی تمام علماء دیں اور کوسنے لگیں بیچارے احرار کو اور اتنی عقل سے بھی کام نہیں لیا کہ ختم نبوت کی تحریک تو مجلس عمل نے چلائی تھی اور اس وقت تو یہ توحید کے پتلے مولوی عارف اللہ صاحب اور مولوی عبدالغفور ہزاروی سے تحریک کی خاطر معافی مانگتے تھے۔

(باقی آئندہ)

بائیبل اور جہاد!

(بشیر احمد حسینی صاحب شورکوٹ روڈ۔ ضلع جھنگ)

نصرانیوں کی طرف سے دین اسلام پر بہت سے بے بنیاد اعتراضات کئے جاتے ہیں۔ ان اعتراضات میں سے ایک اعتراض یہ بھی ہے کہ دین اسلام میں جو جہاد کا مسئلہ ہے وہ بجا نہیں ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا کہ اس مسئلہ کو بائیبل ہی سے تحریر کر دوں۔ تاکہ یہ حضرات اسلام کی مقدس تعلیمات پر اعتراض کرنے سے قبل اپنی الہامی بائیبل کو بنظر غور پڑھ لیا کریں۔ اور آئندہ بلا تامل ایسی کچی باتیں نہ کیا کریں جن سے بعد میں پچھتانا پڑے۔

۱: "تب موسیٰ اور الیعزر کاہن اور جماعت کے سب سرداران کے استقبال کے لئے لشکرگاہ کے باہر گئے اور موسیٰ ان فوجی سرداروں پر جو ہزاروں اور سینکڑوں کے سردار تھے اور جنگ سے لوٹے تھے جھلایا۔ اور ان سے کہنے لگا، کیا تم نے سب عورتیں جیتی بچا رکھی ہیں؟ دیکھو ان ہی نے بلعام کی صلاح سے فغور کے معاملہ میں بنی اسرائیل سے خداوند کی حکم عدولی کرائی اور یوں خداوند کی جماعت میں وبا پھیلی۔ اس لئے ان بچوں میں جتنے لڑکے ہیں سب کو مار ڈالو۔ اور جتنی عورتیں مرد کا منہ دیکھ چکی ہیں ان کو قتل کر ڈالو لیکن ان لڑکیوں کو جو مرد سے واقف نہیں اور اچھوتی ہیں اپنے لئے زندہ رکھو۔" گنتی باب ۳۱ آیات ۱۳ تا ۱۸۔

غور فرمائیے کہ شادی شدہ عورتوں اور بے گناہ بچوں کو جان سے مار ڈالنے کا حکم جناب موسیٰ علیہ السلام نے دیا اور اپنی زندگی پر لطف گزارنے کے لئے کنواری لڑکیوں کو زندہ رکھا گیا۔

۲: "جب تو کسی شہر سے جنگ کرنے کو اس کے نزدیک پہنچے تو پہلے اسے صلح کا پیغام دینا اور اگر وہ تجھ کو صلح کا جواب دے اور اپنے پھاٹک تیرے لئے کھول دے تو وہاں کے سب باشندے تیرے باجگذار بن کر تیری خدمت کریں اور اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا لیکن عورتوں اور بال بچوں اور چوپایوں اور اس شہر کے سب مال اور لوٹ کو اپنے لئے رکھ لینا، اور تو اپنے دشمنوں کی اس لوٹ کو جو سب شہروں کا یہی حال کرنا جو تجھ سے بہت دور ہیں۔ اور ان قوموں کے شہر نہیں ہیں۔ پر ان قوموں کے شہروں میں جن کو خداوند تیرا خدا میراث کے طور پر تجھ کو دیتا ہے کسی ذی نفس کو جیتا نہ بچا رکھنا۔" استثنا ۲۰ : ۱ تا ۱۶

ہمارے دین اسلام میں جہاد کے متعلق احکامات میں کہیں یہ حکم نہیں ہے کہ ہر ذی نفس کو جان سے مار ڈالو بلکہ ان ہی لوگوں کو مارنے کا حکم ہے۔ جو میدان کارزار میں مقابلہ کر رہے ہوں۔ مگر بائیبل کا حکم آپ نے سن لیا۔ کیا اب بھی عیسائی اسلام پر اعتراض کریں گے!

۳: "اور اسی دن یشوع نے مقیدہ کو سر کر کے اسے تہ تیغ کیا اور اس کے بادشاہ کو اور اس کے سب لوگوں کو بالکل ہلاک کر ڈالا اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑا اور مقیدہ کے بادشاہ سے اس نے وہی کیا جو یریحو کے بادشاہ سے کیا تھا۔ پھر یشوع اور اس کے ساتھ سب اسرائیلی مقیدہ سے لبناہ کو گئے اور وہ لبناہ سے لڑا اور خداوند نے اس کو بھی اور اس کے بادشاہ کو بھی بنی اسرائیل کے ہاتھ میں کر دیا اور اس نے اسے اور اس کے سب لوگوں کو تہ تیغ کیا اور ایک کو بھی باقی نہ چھوڑا اور وہاں کے بادشاہ سے ویسا ہی کیا جو یریحو کے بادشاہ سے کیا تھا۔" یشوع ۱۰ : ۲۸ تا ۳۰

۴: "اور داؤد کو خبر ملی۔ سو اس نے سب اسرائیلیوں کو اکٹھا کیا اور یردن کے پار ہو کر حلام آباد میں آیا اور ارامیوں نے داؤد کے مقابل صف آرائی کی اور اس سے لڑے اور ارامی اسرائیلیوں کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے ارامیوں کے سات سو رتھوں کے آدمی اور چالیس ہزار سوار قتل کر ڈالے اور ان کی فوج کے سردار سوبک کو ایسا مارا کہ وہ وہیں مر گیا۔" سموئیل دوم ۱۰ : ۱۷ : ۱۸

اگر اب بھی مسیحی لوگ جہاد پر اعتراض کرتے رہیں تو ان کا ایسا کرنا بائیبل سے ناواقفی کی دلیل ہے۔ عبرانیوں کا خط جسے حال کے مقدس بائیبل کے نسخہ جات میں مقدس پولوس کی طرف نسبت کر دیا گیا ہے۔ اس خط میں جناب پولوس ان سابقہ مجاہدین کے کارنامے اور فضائل۔ ان

عام خبریں

انڈونیشیا انڈونیشیا نے دس ہزار رضاکاروں کی فوج تیار کر لی ہے جن کو ہر طرح کی جنگی تربیت (ٹریننگ) دی گئی ہے ان میں سے پہلا دستہ مغربی نیوگنی کی آزادی کی خاطر روانہ کر دیا گیا ہے دوسرا دستہ بھی عنقریب روانہ ہوگا۔ یہ رضاکار فوج چھاتہ فوج کی جگہ بھی کام کر سکے گا۔ ان کا کام گوریلا جنگ (بے قاعدہ لڑائی) ہوگا

صدر امریکہ کی بیوی مسز کینیڈی کی بیوی (مسز کینیڈی) آئندہ پاکستان اور ہندوستان کا دورہ کرے گی۔ پاک انی پروگرام تو آئندہ معلوم ہوگا۔ دہلی میں یہ پنڈت نہرو کے ساتھ ہولی کی تقریب میں شریک ہوگی (غالباً اس پر رنگ پھینکا جائے گا اور یہ بھی اوروں پر رنگ پھینکیں گی، رنگین تہوار جو ہوا) اگر اس کے مقابلہ میں وہ پاکستان کے اندر ہمارے صدر محمد ایوب خان کے ساتھ جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائیں تو کوئی تعجب نہیں ہے

امریکہ کی پس ماندگی امریکہ نے اعتراف کر لیا ہے کہ فضائی اور خلائی مقابلہ میں روس امریکہ سے دس سال آگے ہے۔ چاند پر جانے کی اسکیم اب ملتوی کر دی گئی ہے۔ ہمارے مخالفوں کے ساتھ امریکہ کا رویہ دوستانہ اور ہمدردانہ ہے۔ در اصل یہ سب مجبوریاں ہیں جو امریکہ کو پیش آ رہی ہیں۔

چیکوسلوویکیہ کے صدر چیکوسلاویکیہ کے صدر نووٹنی بدھ کے دن سوڈان کا دورہ کر رہے ہیں۔ صدر نووٹنی سامراج کے خلاف مضبوط آدمی ہیں۔ روس کے سامنے بھی جھکنے کے لئے تیار نہیں ہیں (؟)۔ اور ناصر کی پالیسی ایک ہے ان کا سوڈان کا دورہ سامراج کے خلاف مفید ثابت ہوگا۔

کانگو کے وزیر اعظم مسٹر اڈولا (فی الحال) روس کا دورہ کریں گے۔

پاکستان ● پشاور سے کراچی تک نئی اور مضبوط ریلوے لائن بچھانے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

● مشرقی پاکستان میں کمیونسٹوں کی ...

حکومت نے معمولی طور پر ان کو دبا دیا۔ بھارت نے اس کو خوب اچھالا اور نمک مرچ لگا کر خوب پروپیگنڈا کیا۔ چنانچہ پاکستانی حکومت نے اس کے خلاف احتجاج بھی کیا۔

مسز نسیم یعقوب میجر یعقوب کے بھائی چودھری مسعود کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے اس نے نسیم کو قتل کرنے کا اقبال کر لیا ہے۔ اور کہا ہے کہ نسیم کی وجہ سے ایک پورا کنبہ تباہ ہو گیا تھا یعنی میجر یعقوب کی پہلی بیوی اور بچے بے پرواہی کے شکار اور بڑی جائداد سے محروم ہو چکے تھے (اس میں قصور تو میجر یعقوب کا تھا کہ اس نے تازہ خوشی میں پرانی بیوی بچوں کے حقوق کو نظر انداز کر دیا)

آئین کا مسئلہ آئین کا اعلان فروری میں نہیں مارچ میں ہوگا۔

انتخابات آنے والی پارلیمنٹ قانون پر بھی غور کرے گی۔ اس لئے عوام وعلماء بلکہ یونین کونسلوں کے ممبروں کا فرض ہے کہ وہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے قوانین پر غور کرنے کے اہل امیدواروں کو کامیاب بنائیں۔ اور اس سلسلہ میں خاص خیال رکھیں

چینی کے کارخانے حکومت نے پشاور اور بنوں ضلع میں چینی کے کارخانے کھولنے کی اجازت دی ہے

● آلو اور سانپ اور کچھوؤں کی برآمد سے پاکستان ہر سال دس لاکھ روپے زر مبادلہ کماتا ہے۔

فرانسیسی حیوان الجزائر کے عیار مسلمانوں کو فرانسیسیوں نے جیل خانہ سے جبراً نکال کر زندہ جلا دیا ہے۔ یہ حرکت اگر چند گوروں کے خلاف ہوتی تو آسمان سر پر اٹھا لیا جاتا۔

مشرقی پاکستان بعض سرکاری اطلاع ہے کہ ضلع کومیلا مشرقی پاکستان میں تین درسگاہوں کے طالب علموں نے بمقام دولت گنج جلوس نکالا۔ مختلف نعرے لگاتے ہوئے اسٹیشن کی طرف آئے اور پتھراؤ کیا۔ جس سے چند گاڑیوں کو نقصان پہنچا۔ چنانچہ ایک مقدمہ درج کر لیا گیا۔

چودھری مسعود نے حاضر ضمانت کی درخواست دی تھی جو لائل پور کے مجسٹریٹ دفعہ ۳۰ نے رد کر دی۔

مشرقی پاکستان اور پروپیگنڈا

جنرل اعظم گورنر مشرقی پاکستان نے ان تمام قیاس آرائیوں کی تردید کی ہے جو مشرقی پاکستان پر علیحدگی کے رجحان کا الزام لگاتے ہیں۔ اور کہا ہے کہ وہ سچے مسلمان اور پکے پاکستانی ہیں باقی صوبہ کے اندر جو مستقل ترقیاتی ضرورتیں ہیں ان کا غلط مفہوم نہیں سمجھنا چاہیئے۔ (اگر سچے مسلمان ہیں تو پھر جغرافیائی علیحدگی کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ کاش کہ اسلامی اصول کو اپنا لیا جاتا تو کوئی مصیبت بھی باقی نہ رہتی)

شاہ سعود شاہ سعود جو عرصہ سے امریکہ میں علاج کر رہے ہیں۔ اب واشنگٹن پہنچ گئے ہیں جہاں کینیڈی وغیرہ نے آپ کا استقبال کیا۔ دو گھنٹہ تک کینیڈی کے ساتھ بات چیت ہوتی رہی۔

(کاش کہ اس طرح دو دو گھنٹے مصر کے ناصر اور شاہ سعود آپس میں سر جوڑ کر عالم اسلام کے لئے سوچتے)

بائیبل اور جہاد

صفحہ ۳ کا بقیہ

۵: "اب اور کیا کہوں؟ اتنی فرصت کہاں کہ جدعون اور برق اور سمسون اور افتاہ اور داؤد اور سموئیل اور اور نبیوں کا احوال بیان کروں؟ انہوں نے ہی کے سبب سے سلطنتوں کو مغلوب کیا، راستبازی کے کام کئے وعدہ کی ہوئی چیزوں کو حاصل کیا شیروں کے منہ بند کئے آگ کی تیزی کو بجھایا تلوار کی دھار سے بچ نکلے کمزوری میں زور آور ہوئے۔ لڑائی میں بہادر بنے غیروں کی فوجوں کو بھگا دیا" (عبرانیوں ۱۱: ۳۲ تا ۳۴)

مقدس پولوس جہاد کو ایمان کی علامت فرماتے ہیں۔ یہ بعض حضرات انبیاء کی سنت ہے۔ اس سنت پر عمل ایمانداروں اور بہادر مرد ہی کیا کرتے ہیں۔ روحانیت سے دور دنیا ہمیشہ حضرات انبیاء علیہم السلام کی پاکیزہ تعلیمات پر طرح طرح کے بے بنیاد اعتراضات کرتی رہی ہے۔

۶: حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بھی جہاد کرنے کا ارادہ تھا اور آپ نے اس ارادہ کا اظہار بھی فرما دیا تھا۔ "یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہوں۔ صلح کرانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں" (متی ۱۰: ۳۴) ...

کو حکم فرما دیا تھا۔ کہ اپنی پوشاکوں کو فروخت کر کے تلواریں خرید لو گے۔ اس نے ... مگر اب جس کے پاس بٹوا ہو وہ ... اسی طرح جھولی بھی اور جس کے پاس نہ ہو وہ اپنی پوشاک بیچ کر تلوار خرید ے۔

۷: مگر جناب مسیح علیہ السلام کی فوج جمع نہ ہو سکی جو جہاد کے لئے ... پھر آپ نے اس ارادہ کو ترک فرما ... اعلان فرمایا کہ فی الحال میری بادشاہی دنیا کی نہیں ہے۔" یسوع نے جواب ... میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں۔ اگر ... بادشاہی اس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم ... تاکہ یہودیوں کے حوالہ نہ کیا جاتا۔ مگر ... بادشاہی یہاں کی نہیں ہے۔" (یوحنا ...) مقدس بائیبل کی ان معتبر شہادتوں ... اب تو مسئلہ جہاد نصف النہار کی ... ہو گیا۔

۸: مسیحی سلطنتوں نے آج تک ... جنگیں لڑی ہیں۔ انہوں نے واقعی ... ہمارے دعوے کو ثابت کر دیا ہے ... شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ

جاری کردہ بحکم

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۴ اگست ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۳۴

پاکستان ٹائمز کے اداریہ کا جواب

(از حضرت مولانا غلام ربانی صاحب لودھی سابق ایڈیٹر زمیندار و پروفیسر ایم اے او کالج لاہور)

"پاکستان ٹائمز" راولپنڈی نے اپنے پانچ اگست ۶۲ء کے لیڈنگ آرٹیکل بعنوان "نظریہ کے محافظ" ان لوگوں کی مخالفت کی ہے جن کی رائے میں حکومت کی مقرر کی ہوئی کونسل آف اسلامک آئیڈیالوجی راسخ العقیدہ مسلمانوں کی جن کی ملک میں اکثریت ہے نمائندہ نہیں، فرماتے ہیں:- "کیا یہ علم و فضل کا گھمنڈ تھا کہ وہ کسی ایسے شخص کی قیادت تسلیم کرنے پر راضی نہ ہوئے جو پورے طور پر پرانے عقیدہ کا پابند نہیں جس کا سارا اثاثہ لا الٰہ کے دو حرف ہیں اور وہ فقہ کے خزانوں کا مالک نہیں؟" میری رائے میں یہ گھمنڈ کا سوال نہیں، بلکہ سادہ عقیدے کا سوال ہے — لا الٰہ (کوئی معبود نہیں) سنائلزم، تخریب، تشلف اور حیراں لائی کا مذہب ہے — اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) مولانا غلام غوث و مولانا درخواستی اور مفتی محمود کا دین ہے۔ ہم لا الٰہ (کوئی معبود نہیں) پر قناعت نہیں کرتے — ہم دو حرفوں کی بجائے چار حرف چاہتے ہیں اور جہاں لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) ہوگا، وہاں فقہ اور اس کی موشگافیاں بھی ہونگی — کیونکہ فقہ ہی سے اللہ کی عبادت کا طریقہ معلوم ہو سکتا ہے، کیا کچہریوں میں دو طرفہ وکیل موشگافیاں نہیں کرتے؟ اگر کرتے ہیں تو آپ کے تیور وہاں کیوں نہیں بگڑتے۔ اور فقہ کی موشگافیوں سے کیوں بگڑتے ہیں؟ ایم اے او کالج علی گڈھ کے ایک گریجوایٹ اسلامیہ ہائی سکول لدھیانہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ سکول کے متعلق انجمن اسلامیہ کا جلسہ جامع مسجد میں ہوا۔ انجمن کے ممبر کی حیثیت سے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی شامل ہوئے اتنے میں نماز عصر کے لئے اذان ہوئی ہیڈ ماسٹر صاحب جلدی جلدی باہر نکلے دیوار مسجد کے ساتھ کھڑے کھڑے پتلون سے پیشاب کیا۔ اور مسجد میں آکر نماز کی جماعت میں شریک ہو گئے، نماز کے بعد ایک شخص نے جو دیکھ رہا تھا پوچھا کہ آپ نے وضو نہیں کیا؟ ہیڈ ماسٹر صاحب نے فرمایا "نہیں کیا، لیکن تھوڑا سا ثواب تو ہو جائے گا۔" دیکھئے اگر "پاکستان ٹائمز" نہ ہو تو اس ہیڈ ماسٹر کی طرح کے بھلے آدمیوں کا کون ترجمان ہو؟ ڈرائی کلین پتلون پہنے ہوئے اور وضو کے بغیر نماز پڑھ کر ثواب کے پاس مارکس حاصل کر لینے کا عقیدہ ماڈرن اسلام ہے۔ ہمیں اب بھی یقین نہیں کہ "پاکستان ٹائمز" کے ایڈیٹر صاحب لا الٰہ (کوئی معبود نہیں) کو ماڈرن اسلام سمجھتے ہیں۔ ہو نہ ہو یہ جملہ کسی نوع کی بے ہوشی میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر یہ درست ہو کہ ایڈیٹر صاحب نے یہ بات بقائمی ہوش و حواس لکھی ہے تو اسلامیات اور عربی زبان کے مبادی کے متعلق ملک کے سب سے بڑے صحافی کے مبلغ علم پر لوٹ ہی جانے کو جی چاہتا ہے، یہاں تک تو فاضل ایڈیٹر صاحب کی ادبی احتیاط اور "علمی" اسلام کے بارے میں گزارش ہوئی۔ اب دیکھئے فرماتے ہیں:—

"یہ بھی ایک تاریخی حقیقت ہے کہ قائد نے مسلم قضیہ کا جو حل کیا ہے وہ آرتھوڈکس (قدیم العقیدہ) علماء کے بالکل مخالف ہے کیونکہ وہ مسلم لیگ کے خلاف سینہ تان کر کھڑے تھے۔ اور مختلف ایسے کیمپوں میں تھے جو ہندو کانگرس کے حاشیہ بردار تھے، اور ہندو کانگرس اکھنڈ بھارت پر ادھار کھائے بیٹھی تھی"۔ پاکستان ٹائمز کے ایڈیٹر صاحب کا یہ علم ملک کی جدید ترین تاریخ و سرگزشت کے بارے میں ہے کہ جمعیۃ علماء ہند اور جمعیۃ علماء اسلام کا انہیں فرق معلوم نہیں، مولانا شبیر احمد صاحب تقسیم برصغیر سے بہت پہلے اول الذکر سے مستعفی ہو چکے تھے اور انہوں نے اس کے مقابلے میں کلکتہ کے مستقر سے جمعیۃ علمائے اسلام قائم کی تھی۔ مولانا مدنی کے خلاف جبکہ وہ جیل میں تھے، مولانا شبیر احمد صاحب کے مضامین "زمیندار" اور "انقلاب" میں شائع ہوتے رہتے تھے، پاکستان کی موجودہ جمعیۃ علی الرغم انف جہاں جمعیۃ علمائے اسلام کلکتہ کی وارث ہے جس نے کبھی مسلم لیگ کی مخالفت نہیں کی، اور جس کے بانی آخیر وقت تک پاکستان کے شیخ الاسلام رہے ہیں۔ میں کسی جماعت کے جھگڑے میں نہیں ہوں، حضرت مولانا مدنیؒ اور حضرت مولانا شبیر احمد عثمانیؒ دونوں کا عقیدتمند ہوں، یہ چند سطور لکھ رہا ہوں وہ صرف اس لئے لکھ رہا ہوں کہ ایڈیٹر صاحب ماڈرنزم کے اس قدر عاشق ہونے کے باوجود اپنے ملک کی ماڈرن تاریخ سے اس درجہ کورے ہیں امیر اسلامی جماعت نے بھی "الجمعیۃ" دہلی سے مستعفی ہونے کے بعد جو کتابیں لکھی ہیں، ان میں سے بعض میری نظر سے گزری ہیں اور ان میں مسلمانوں کو کانگرس سے قطع تعلق کا مشورہ دیا گیا ہے، اب اگر اسلامی جماعت اور جمعیۃ علماء اسلام نے اسلامک آئیڈیالوجی کونسل کے بارے میں رائے ظاہر کی ہے تو وہ اکسپرٹ (ماہر فن) کی رائے ہے۔ اس پر ناک چڑھانا درست نہیں، مثال کے طور پر اگر قرآن کی آیت کا یہ نکتہ ایلش کیا جائے کہ مستورات اپنے شوہروں کے سوا کسی کے سامنے اپنی زینت کی نمائش نہ کریں یا نماز سے پہلے

(باقی صفحہ پر)

جماعتی خبریں

فورٹ سنڈیمین بلوچستان میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

فورٹ سنڈیمین میں علماء کرام نے جمعیۃ علماء اسلام کی حسب ذیل تشکیل کی۔ امیر مولانا محمد شاہ صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولانا میرک شاہ صاحب خطیب جامع مسجد فورٹ سنڈیمین۔ نائب امیر ملا لال محمد صاحب نائب ناظم مولانا محمد زاہد صاحب۔ ناظم اشاعت مولانا محمد عیسےٰ صاحب۔

(میرک شاہ۔ ناظم اعلیٰ)

جمعیۃ علماء اسلام کالا گوجراں کا انتخاب

مورخہ ۱۲ر اگست کو مولانا عبداللطیف صاحب جہلم کے برادر خورد چوہدری مختار احمد صاحب کالا گوجراں میں جمعیۃ کی تنظیم کے سلسلے میں تشریف لائے اور آپ نے جمعیۃ کی تاریخ پر روشنی ڈالی اور اس کی افادی حیثیت کے ثمرات پر تبصرہ فرمایا اور از سر نو جمعیۃ کی تشکیل فرمائی اور باتفاق رائے مندرجہ ذیل عہدیداران کا انتخاب عمل میں آیا۔

۱۔ امیر جمعیۃ۔ مولانا محمد فرقان صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد مہاجرین
۲۔ ناظم اعلیٰ۔ ماسٹر روشن علی صاحب
۳۔ نائب ناظم۔ صوفی فضل کریم صاحب
۴۔ خازن۔ صابر حسین صاحب ٹھیکیدار کمرشنٹ
۵۔ سالار۔ محمد انور صاحب۔

(ناظم اعلیٰ ماسٹر روشن علی جمعیۃ علماء اسلام، کالا گوجراں۔ جہلم)

جمعیۃ علماء اسلام چکوال کا انتخاب

کارکنان جمعیت علماء اسلام چکوال کا اجلاس زیر صدارت مجاہد ملت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب بتاریخ ۱۰ر اگست کی شب کو ہوا اور نیا انتخاب عمل میں آیا اور آیندہ پروگرام بھرتی رضا کاران و ہفتہ وار میٹنگ کارکنان طے ہوا۔ متفقہ انتخاب

امیر۔ مجاہد ملت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب
نائب امیر۔ مولوی بدر عالم صاحب
ناظم: حافظ حاجی احمد حسن صاحب۔
خازن: ملک فضل حسین۔
سالار: چوہدری غلام شاہ صاحب
نائب سالار۔ قاضی احمد دین صاحب
(فضل دین حافظ مدنی مسجد چکوال)

جمعیۃ علماء اسلام ٹل ضلع کوہاٹ کا انتخاب

دفتر کا انتظام

ٹل ۱۰ر اگست۔ جامع مسجد اڈہ میں بوقت ۴ بجے سہ پہر جمعیت العلماء اسلام ٹل ضلع کوہاٹ کی مجلس شوریٰ کا ایک اجلاس بصدارت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب امیر جمعیت العلماء اسلام ٹل منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن شریف اور شیخ الحدیث حضرت مولانا مولوی محمد امین گل صاحب کے افتتاحی تقریر کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر۔ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
نائب امیر۔ حضرت مولانا حبیب گل صاحب
ناظم۔ حاجی جنت میر صاحب
خازن۔ سید میر جان صاحب

سالار جمعیۃ الانصار۔ ملک جلیب شاہ صاحب

دفتر کے قیام اور جمعیت الانصار کی بھرتی کا فیصلہ کیا گیا۔ جمعیۃ کے قیام سے لوگوں میں جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔ چنانچہ ایک موزوں مقام پر دفتر کے لئے حاصل کیا گیا ہے۔

(حاجی جنت میر نائب ناظم جمعیت العلماء ٹل)

کندکوٹ ضلع جیکب آباد سندھ میں

جلسہ اور جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

تاریخ ۲۹ جولائی شہر کندکوٹ مدرسہ دار الفیوض میں مولانا غلام غوث ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام تشریف فرمائی۔ شام کو ضلع بھر کے علماء کو خصوصی خطاب فرمایا ضلعی جمعیۃ کی تشکیل فرمائی امیر مولانا دھنی بخش صاحب۔ ناظم اعلیٰ میر صبح صادق خاں رئیس۔ نائب ناظم مولوی غلام رسول صاحب۔ ناظم دفتر ضلع رشید احمد سیال۔ اس کے علاوہ شہر کندکوٹ کی تشکیل کی گئی۔ امیر حضرت مولانا فقیر محمد صاحب فاضل دیوبند۔ ناظم اعلیٰ رشید احمد صاحب سیال نائب ناظم ماسٹر احمد بخش صاحب۔ سالار احمد علی خاں۔ خزانچی حاجی محمد الیاس صاحب۔ ضلعی مجلس عاملہ کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا۔ رات کو جلسہ عام میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے خطاب فرمایا۔ شہر کندکوٹ میں ممبر سازی کا کام شروع کر دیا گیا۔

رشید احمد سیال ناظم دفتر
ضلعی جمعیۃ علماء اسلام

زندہ باد قاری ایوب علی

ضلع شہداد پور سندھ میں جمعیۃ کی سرگرمیاں حضرت مولانا قاری ایوب علی صاحب بیریا روڈ سے شہداد پور پہنچ چکے ہیں۔ آپ نے تین ماہ جمعیۃ علماء اسلام کے تنظیمی دورے کے لئے وقف کر دئیے ہیں ضلع سانگھڑ اور ضلع نواب شاہ میں آپ نے کام کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کے اخلاص میں برکت عطا فرمائے۔

جمعیۃ علماء اسلام بہاولنگر کا عظیم اجتماع

جمعہ ۱۰ر اگست۔ جمعیۃ علماء شہر بہاولنگر کا بعد از نماز عشاء ایک اجتماع منعقد ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب سابق صدر جمعیۃ علماء ضلع بہاولنگر منچن آباد سے خصوصی طور پر مدعو تھے۔ مندرجہ ذیل امور پر بحث ہوئی (۱) انتخاب شہری حلقہ (۲) مالی فنڈ (۳) دفتر کا قیام (۴) انصار الاسلام کی تنظیم (۵) ترجمان اسلام کی توسیع اور اس کے لئے نامہ نگار کا تقرر (۶) سالار انصار الاسلام۔

چنانچہ (باتفاق رائے) صدر قاری نذیر احمد صاحب اور نائب صدر مولانا مفتی عبدالباقی صاحب اور ناظم اعلیٰ مولانا بشیر حسین شاہ صاحب اور نائب ناظم حافظ رفیع الدین صاحب اور خزانچی محمد شفیع صاحب بزاز اور نامہ نگار قاری محمد شریف صاحب مقرر کئے گئے۔ معززین شہر نے اس اجتماع میں بڑے ذوق و شوق سے شرکت فرمائی اور آئندہ کے لئے جماعت سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ دعا کے بعد جلسہ بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ضلع جیکب آباد کے علماء کا مطالبہ

ضلع جیکب آباد سندھ کے علماء نے کندکوٹ میں مدرسہ عربیہ دار الفیوض میں مجتمع ہو کر صدر مملکت خان محمد ایوب خاں سے مطالبہ کیا کہ کلچرل شو کے نام سے گانے بجانے کو بند کیا جائے اور کوئی سرکاری افسر ایسے محافل کی عزت افزائی نہ کریں۔ نیز عہدیداروں کے انتخاب میں دینداری کا ضرور لحاظ رکھیں نیز یہ تجویز بھی پاس ہوئی۔ کہ یہ اجلاس صدر کو جمہوریت کی طرف قدم اٹھانے پر مبارکباد دیتا اور مطالبہ کرتا ہے کہ محکمہ اوقاف اوقاف کے فنڈ کو کالجوں کی تعمیر اور دیگر کاموں کی بجائے واقف کے مقصد کے مطابق دینی مدارس اور دینی طالب علموں پر خرچ کرے۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل حضرات نے شرکت کی۔

جناب میر صبح صادق خانصاحب۔ جناب مولانا عبدالوہاب صاحب۔ جناب مولانا دھنی بخش صاحب۔ جناب مولانا عمر الدین صاحب۔ جناب مولانا علی محمد صاحب جناب مولانا جمال الدین صاحب۔ جناب مولانا فقیر محمد صاحب۔ جناب مولانا عبدالحق صاحب۔ جناب مولانا میر محمد صاحب جناب تاج محمد صاحب۔ جناب مولانا نظر محمد صاحب۔ جناب مولانا عبدالحمید صاحب۔ جناب مولانا محمد عثمان صاحب جناب احمد نور صاحب۔ جناب قاری عوض محمد صاحب۔ جناب چوہدری محمد حسین صاحب۔ جناب میر علی نواز خاں صاحب جناب میر بابر محمد خانصاحب۔ جناب ماسٹر احمد بخش صاحب۔ جناب حافظ محمد عمر صاحب۔ جناب رشید احمد صاحب جناب مولانا محمد مراد صاحب۔ جناب مولانا جان محمد صاحب۔

نوشہرہ میں مجاہد ملت کی آمد

تمام احباب کو مطلع کیا جاتا ہے کہ انشاء اللہ ۲۴ر اگست بروز جمعۃ المبارک بلبل حریت مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام وممبر صوبائی اسمبلی۔ نوشہرہ صدر تشریف لائیں گے خطبہ جمعہ جامع مسجد میں ارشاد فرمائیں گے خطبہ ٹھیک ½۱۲ بجے ظہر شروع ہو گا۔ کثرت سے شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

احمد عبدالرحمٰن۔ نوشہرہ صدر

ہفت روزہ ترجمان اسلام

۲۴ اگست ۱۹۶۷ء

عالمِ اسلام کی سیاست خارجہ

عالمِ اسلام میں تیس کے قریب ممالک ہیں۔ ان میں ٹرکی اور سعودی عرب نہایت مخلصانہ طور پر امریکہ کے دوست ہیں۔ ٹرکی اس لئے کہ اشتراکی ممالک سے اسکی سرحد ملتی ہے اور روس سے ہمیشہ جنگیں ہوتی رہی ہیں وہ اپنے ہمسایہ عظیم طاقت کی دست برد سے بچنے کے لئے امریکہ سے اتحاد کو ضروری قرار دیتا ہے یہی ٹرکی گورنمنٹ تھی جب اس کا سرکاری مذہب اسلام تھا تنہا روس سے لڑتی رہی۔ بلقانی ریاستوں بلکہ سات سات صلیبی حکومتوں سے مقابلہ کرتی رہی۔ کتنا ہی کمزور و مغلوب سہی لیکن یورپ والے اس کو یورپ کا مردِ بیمار کہہ کر بھی اس کو یورپ سے نہ نکال سکے۔ وہی جذبات تھے جب کہ پہلی جنگ عظیم کے نتیجہ میں تھریس سمرنا اور قسطنطنیہ پر اتحادی قبضہ ہونے کے بعد بھی نوجوان ترکوں نے ان کو مار بھگا کر ملک کو آزاد کرالیا۔ مگر جب مصطفےٰ کمال پاشا نے اسلام کو سیاسیات سے خارج کر دیا۔ چالیس سال ہوگئے۔ ملک میں اضطراب ہے، رعایا دبندار اور صاحب اقتدار بد دین ہیں، اسی نحوست کا یہ عالم ہے کہ عالم اسلام کی تاریخی بڑی سلطنت آج خود اپنا دفاع نہیں کرسکتی۔ اور وہ امریکہ کی دستِ نگر ہے۔

دوسری سلطنت سعودی عرب کی ہے۔ وہاں پٹرول کے خزانے زمین کے نیچے موجود ہیں ان سے سعودی عرب امریکن کمپنیوں کے ذریعہ فائدہ اٹھاتا اور اربوں روپے کماتا ہے اور امریکہ والے اسی ذریعہ سے وہاں کے معاشرے پر مغربیت کے زہر کا انجکشن کر رہے ہیں۔ بہر حال یہ دونوں بڑی سلطنتیں اپنے حالات کے تحت امریکہ سے مخلصانہ دوستی رکھتی ہیں ایک تیسری حکومت ہے جو ہمارے ایک ضلع کے برابر ہے مگر شاہی قائم ہے اُسے شرقِ اردن کہتے ہیں اس کے شاہ حسین مشہور باغی شریف حسین مکہ کی یادگار ہے۔ اس خاندان نے پہلی جنگ عظیم میں ترکوں سے بغاوت کر کے انگریزوں کی بڑی مدد کی تھی۔ اب بھی شاہ حسین امریکہ اور برطانیہ کی وفاداری کا دم بھرتا ہے۔ ایک انگریز لڑکی سے شادی کرلی ہے۔ یہ ملک چھوٹا سہی مگر اغیار سے مل کر یہ دوسروں کے لئے خطرناک مضر ثابت ہوسکتا ہے۔ اور خود عربوں سے مل جائے تو دشمنوں کی ریشہ دوانیاں ختم ہوسکتی ہیں۔

ان تین ملکوں کے سوا الجزائر مراکش۔ ٹیونس، مصر وغیرہ افریقی ممالک ہیں اور ایک انڈونیشیا ہے۔ انھوں نے جاٹوں کی ایک مثل پر عمل کیا ہے کہ بھینس کو ڈنڈا دکھایا جاتے اور دودھ اتارا جائے یہ ممالک نہ روس کے ہیں نہ امریکہ کے۔ یہ اپنی آزادی اور اپنے مخصوص مقاصد کی تکمیل کے لئے روس سے قریب ہوتے اور اس سے امداد چاہتے ہیں تو امریکہ ان کو روس سے علیحدہ رکھنے کے لئے فوراً اپنے قریب کرتا ہے اور ان کے مقاصد کی تائید کرنے لگتا ہے۔ الجزائر کی امداد کا اعلان روس نے کتنی بار کیا آخر کار فرانس کا کفر ٹوٹا اور اس نے اس کو آزادی دی۔

مصر نے بھی اسی پالیسی سے فوائد حاصل کئے بلکہ اسلامی دنیا میں اس نے آزاد اسلامی سلطنت کے لحاظ سے بڑا وقار حاصل کرلیا۔ انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان امریکہ نے سمجھوتہ کراکر مغربی نیوگنی انڈونیشیا کے حوالے کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور خوشی کی بات ہے کہ ٹیونس نے جس بزرتہ کی بندرگاہ کے لئے فرانسیسی ہاتھی سے ٹکر لے کر ہزاروں عربوں کی قربانی دی تھی اس بزرتہ کو فرانس واپس کرنے پر راضی ہوگیا۔

ان تمام واقعات کی تہ میں یہی پالیسی کارفرما ہے۔ کہ یہ ممالک سب کے سب روسی اثر و نفوذ کو قبول کر کے کہیں باعث مشکلات نہ ہوجائیں۔ اسی نکتہ پر مغربی ممالک ان کی دلجوئی کرنے پر مجبور ہیں۔

افغانستان کی سیاست بھی کچھ اسی قسم کی ہے البتہ وہاں روسی دوستی کا رجحان زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ چند دن کی بات ہے کہ شاہ ایران نے افغانستان اور پاکستان کے درمیان مفاہمت کی کوشش کے لئے دورہ کیا۔ ان کے جانے کے فوراً بعد شاہ کابل ماسکو جا پہنچے۔ گویا وہاں یہ بتایا کہ امریکہ کے دوست ممالک ہمیں کیا کہتے اور کیا دیتے ہیں یا اپنے ساتھ ملاتے ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ افغانستان نے شاہ ایران کے دورے سے روس کے کیا فائدے حاصل کئے۔ یا اس سلسلہ میں کیا مشورے کئے۔ مگر اتنی بات یقینی ہے کہ وہ روس کے ساتھ اندرونی تعلقات رکھے ہوئے ہے اور امریکہ سے بھی بگاڑ نہیں امریکہ اپنے خاص آدمی بھیج کر افغانستان اور پاکستان میں صلح کی کوشش کرتا ہے۔ گو وہ کامیاب نہیں ہوسکا۔ لیکن اس کی اور ایران کی مساعی ابھی ختم نہیں ہوئیں گویا افغانستان دونوں فریق سے سیاسی نوعیت کا تعلق رکھنے ہوتے ہے اب ایران و پاکستان رہ گئے۔ کاش کہ ان دونوں ملکوں اور پاکستان کے تعلقات برادرانہ ہوتے یا کم از کم معاندانہ نہ ہوتے تو ہمارا بھرم قائم رہتا۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ ایران کی سیاست امریکہ سے جڑی ہوئی ہے۔ مگر اس میں کبھی لچک پیدا ہو جاتی ہے یہی حال ہمارے پاکستان کا ہے۔ پاکستان کا دفاعی معاہدہ امریکہ کے ساتھ ہے اور روس ہر موقعہ پر اس کی مخالفت کرتا ہے۔ پاکستانی سیاست میں اتار چڑھاؤ ہوتا رہتا ہے بسا اوقات روس میں وفد بھیجنے کی بحث ہوتی ہے اور کبھی کبھی سیاست خارجہ کے موضوع پر ہمارے سیاسین طبع آزمائی کرتے اور کبھی حکومت کو کوستے ہیں۔

ہماری رائے اس سلسلہ میں صرف یہ ہے کہ اسلام حکومت کو اجازت دیتا ہے کہ وہ جس ملک سے چاہے معاہدہ کرسکتا ہے۔ مگر یہ معاہدہ صرف اور صرف اسلامی مفاد اور ملکی تقاضوں کی خاطر ہو۔ اور جس سے بھی ہو نہایت صاف ہو۔ اگر معاہدہ ہے تو اس کے خلاف کوئی کارروائی کرنی غداری اور فریب ہے جس کی اسلام اجازت نہیں دیتا اور اگر معاہدہ مضر ہے تو اس کو فوراً منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا جائے اس کے بعد آزادی ہے جو چاہے کرے ہمارے ملک میں قسما قسم کی بولیاں ہمارے خیال میں مضر ہیں۔ یا تو امریکہ کے ساتھ ایسا اتحاد ہو کہ اس کے خلاف باتیں کر کے اس کو اپنے بارے میں متزلزل نہ کیا جائے ایسی صورت میں اگر اہل امریکہ میں غیرت کی رتی بھی ہوگی تو وہ کھلم کھلا پاکستان کی حمایت اور امداد کریں گے۔ اور اگر یہ اتحاد صحیح نہ سمجھا جائے تو معاہدے کی منسوخی کا فوری اعلان کر کے غیر جانبدار پالیسی اختیار کی جائے یا جیسے بھی حالات کا تقاضا ہو۔

مگر امریکہ سے معاہدہ قائم رکھ کر روس کو کس طرح مطمئن نہیں کیا جاسکتا ایسی صورت میں امریکہ کو اپنی باتوں سے کیوں بدظن کیا جائے کہ

نہ ادھر کے رہیں نہ ادھر کے رہیں

بہر حال اس وقت ملک کو ایک ٹھوس پالیسی کی ضرورت ہے۔ خدا کرے ہمارے ارباب اختیار اس پر خاص توجہ فرمائیں۔ خدا تدبر تزیال اسلام کو سربلند فرمائے تو ساری مشکلات حل ہوجائیں۔ وما ذالک علی اللہ بعزیز۔

فورٹ سنڈیمن میں جلسہ اور ضروری قراردادیں

آج بتاریخ ۱۲ اگست بروز اتوار بمقام جامع مسجد فورٹ سنڈیمن علماء ضلع ژوب کا ایک خصوصی اجتماع ہوا اور متفقہ طور پر ذیل کی قراردادیں پاس کیں۔

(۱) فتنۂ پرویز کے خلاف علماء نے جو متفقہ فتویٰ دیا ہے ہم سب اس کی پوری تائید کرتے ہیں اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے اجتناب کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔

(۲) ہم سب خاندانی قوانین کو فوری منسوخی کا مطالبہ کرتے ہیں۔

(۳) مشاورتی کونسل کے اراکین پر جمعیۃ علماء اسلام نے جس بے اعتمادی کا اظہار کیا ہے۔ ہم کو اس سے پورا اتفاق ہے۔

سید مولوی محمد شاہ فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد پختہ۔ ملا لعل محمد پیش امام مسجد بارک کرزی مولوی امیر محمد پیش امام مسجد علی خان زئی۔ ملا عبدالجبار شاہ پیش امام مسجد غوث لیسی ملا سید شاہ پیش امام مسجد کلی ایوزی ملا عبدالرحمان مسجد لغانی مولوی شاہ حسن پیش امام مسجد کلی ایوزی۔ مولوی غلام ربانی پیش امام مسجد پادرہ ماؤمن مولوی محمد عیسیٰ پیش امام گنج محلہ مولوی میر کشاہ خطیب جامع مسجد مولوی محمد زاہد مسجد لیوزلائن ملا محمد اسحاق مولوی شمس الدین پیش امام درنگ مولوی حبیب الرحمان امام مسجد بلدیہ مدرس مدرسہ فیض الاسلام کوئٹہ۔ مولوی رحمت اللہ

خطیب [illegible] · مولوی [illegible] پیش امام [illegible] · علامہ [illegible] مدرس مدرسہ [illegible] العلوم [illegible]

حضرت مجاہد ملت کی وفات ایک عظیم مرد مجاہد اور قابل تقلید رہنما کی جدائی ہے

شیخ الحدیث مولانا عبد الحق دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں اظہار رنج و غم ۔ ختم کلام پاک اور تعزیتی جلسے کئے گئے

اکوڑہ خٹک ضلع پشاور ۲ر اگست جمعیۃ العلماءِ ہند کے جنرل سیکرٹری حضرت مجاہد ملت کی وفات پر دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک میں نہایت رنج و غم کا اظہار کیا گیا ۔ ریڈیو کے ذریعہ دار العلوم حقانیہ میں مجاہد ملت بلبل حریت ، عالم بے بدل ، مجاہد غیور ، اور ہمدرد اسلام و ملت ، محقق عصر حضرت علامہ مولانا حفظ الرحمان صاحب سیوہاروی کے سانحۂ ارتحال کی اطلاع سے غم و رنج کی لہر دوڑ گئی ۔ جبکہ ابھی پچھلے دنوں مولانا کی یورپ سے بصحت واپسی پر خداوند تعالے کا شکر ادا کیا جا رہا تھا ۔ حضرت مجاہد ملت کے سانحۂ عظمیٰ کو دار العلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ و طلبہ نے بہت شدت سے محسوس کیا ۔ ظہر کے بعد دار العلوم کے تمام اسباق بند کر کے تمام طلبہ و اساتذہ دار الحدیث ہال میں اکٹھے ہوتے اور جس وقت کہ دہلی میں اس مجاہد جلیل کا جنازہ اٹھایا جا رہا تھا ۔ دار العلوم میں تمام حاضرین نے قرآن خوانی شروع کی اور حضرت مولانا کے روح پر کلام پاک کے دس ختم کر کے ایصال ثواب کیا گیا ۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا عبد الحق صاحب مدظلہ مہتمم دار العلوم حقانیہ سابق استاذ دار العلوم دیوبند کی طرف سے ایک تعزیتی بیان میں نہایت غم و رنج کا اظہار کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ شیخ الاسلام سیدنا و مولانا حضرت مدنی قدس سرہٗ کے دست راست اور ان کے عزائم کو شرمندۂ تکمیل کرنے والے مجاہد جلیل حضرت شیخ الہندؒ کے تحریک کا زندہ مجسمہ حضرت مجاہد ملت کی جدائی اس وقت کا سانحۂ عظیم ہے ان کی موت جہاد و جہد ، علم و عمل ، والہانہ شغف اور جوش عمل کی موت ہے ۔ حضرت مدنی اور مولانا آزاد کے بعد مسلمان سب سے بڑے سانحہ سے دوچار ہوئے ہیں ۔ حضرت مولانا ایک مجاہد فی سبیل اللہ ، عالم بے بدل ، ایک عظیم محقق اور اسکالر ہونے کے ساتھ ساتھ بظاہر اسباب اس دور میں مسلمانان ہند کا واحد اور عظیم سہارا تھے ۔ ملت مسلمہ کے غمگساری میں انہوں نے اپنے شیخ حضرت مدنی قدس سرہٗ کے اسوہ کو سامنے رکھ کر آگ اور خون کا کھیل کھیلا ۔ انہوں نے اپنی زندگی کو کئی بار موت کے خطروں میں جھونکا اور ملت اسلامیہ کی مدافعت اور حمایت کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی ۔ آج مسلمانان ہند کے علاوہ تمام مسلمانان عالم قصص القرآن جیسے عظیم کتاب کے مصنف اور علماء اپنے لئے مجسمہ اخلاق مجاہد رہنما سے محروم ہو گئی ان کے ذات عام مسلمانوں کے لئے درس عبرت اور علماء کرام کے لئے نصیحت و موعظمت تھے ان کے زندگی کے ایک ایک لمحہ میں ہزاروں عبرتیں پنہاں تھیں ، ہم اس عظیم صدمہ میں جمعیۃ العلمائے ہند دار العلوم دیوبند اور مسلمانان ہند اور حضرت کے تمام پسماندگان کے ساتھ شریک ہوں اور خدا تعالے کے بارگاہ میں ان کے مرفع درجات اور مسلمانوں کے صحت و سلامتی و کامیابی کے لئے دست بدعا ہوں ۔ تعزیتی جلسہ کی کارروائی پشاور وغیرہ کے تمام اخبارات میں شائع ہو چکی نیز حضرت مولانا عبد الحق صاحب مدظلہٗ کی طرف سے حضرت مولانا محمد میاں صاحب مدظلہٗ حضرت حکیم الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہٗ حضرت مولانا محمد سعد صاحب مدظلہٗ کو تعزیتی خطوط بھیجے گئے ۔

دار العلوم عربیہ گجرات ضلع مردان

حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب سیوہارویؒ ناظم جمعیت العلماء ہند و رکن سنوری دار العلوم دیوبند و ممبر پارلیمنٹ بھارت کے وفات کی خبر سنکر دار العلوم عربیہ گجرات کے فضا میں غم و رنج کی لہر پھیل گئی ۔ حضرت مولاناؒ کے ایصال ثواب کے لئے مسجد دار العلوم میں ختم قرآن مجید کا انتظام کیا گیا ۔ اسباق معطل کئے گئے ، حضرت مولانا کی مغفرت کے لئے دعا کی گئی بعد ازاں ایک جلسہ عام زیر صدارت حضرت مولانا عبد الواحد صاحب فاضل دیوبند مہتمم دار العلوم عربیہ گجرات منعقد ہوا جس میں مدرسین حضرات اور طلبہ و مقامی اراکین نے شرکت کی ۔ حضرت مہتمم صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مولانا سیوہاروی کے علمی مذہبی اور قومی خدمات کو سراہا اور ان کے وفات کو مسلمانان ہند اور دار العلوم دیوبند کے لئے ایک سانحہ عظیم قرار دیا اور قرار داد مندرجہ ذیل سے اجلاس ختم ہوا
دار العلوم عربیہ گجرات کا یہ عظیم اجتماع مسلمانان بھارت کے ساتھ بالعموم اور پسماندگان مولاناؒ کے ساتھ بالخصوص نیز اراکین جمعیۃ العلماءؒ ہند و اراکین وعملہ دار العلوم دیوبند کے ساتھ اس عظیم رنج و غم میں برابر کا شریک ہے یہ اجتماع خداوند لایزال سے دست بدعا ہے کہ مرحوم کو مقامات اعلیٰ عطا فرمائے اور مسلمانان ہند کے مذہبی و قومی خدمات کے لئے اپنی قدرت کاملہ سے ان کو صحیح جانشین کو میدان عمل میں آنے کی توفیق عطا فرمائے ۔

احقر : سعید الرحمٰن عفی عنہ ناظم
دار العلوم عربیہ گجرات ضلع مردان

مادۂ تاریخ وفات

حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری علیہ الرحمۃ

(از حکیم محمد موسیٰ امرتسری)

رعند ربہ مرضیا

۱۳۸۲ھ

دیگر

(از کامل نظامی دہلوی)

فراق شیخ کامل

۱۳۸ھ

ناظم جمعیت العلماء آزاد کشمیر

اخبارات اور ریڈیو کی اطلاعات سے یہ اندوہناک خبر ہم تک پہنچی کہ بقیۃ السلف قائد الہند ہندی چار کروڑ مسلمین کی آواز اور مفسر قرآن مولانا حفظ الرحمٰن صاحب ایک طویل علالت اور معالجہ کے بعد دار ناپائیدار سے دار البقا کی طرف رحلت فرما گئے (استرجاع)

مولانا مرحوم اپنی مثال آپ تھے ۔ ہر باب ، ہر میدان اور ہر کام میں مولانا صف اوّل میں رہے ہیں ۔ تقریر وہ ثانی سبحان الہند تھے ، سیاست میں وہ مدنی اور آزاد کے ترجمان ، معاشیات میں وہ ایک مستقل نظریہ کے مالک تھے اور تفسیر میں وہ ایک عظیم مفسر تھے ۔ جس کے عجائب نمونہ جات ان کی مایہ ناز تصنیف قصص القرآن میں ہے ۔ جو مرحوم کی بہترین یادگار ہے ۔

"میرا ایک چشم دید واقعہ"

۱۹۴۲ء میں حضرت مدنی مرحوم کی گرفتاری پر طلباء دیوبند نے ایک انقلابی کونسل بنا کر باقاعدہ گرفتاریوں کا سلسلہ جاری رکھنے کا فیصلہ کیا تھا ۔ جس میں راقم بھی شریک تھا ۔ یہ طلباء کا ایک انقلابی فیصلہ اور بے پناہ عقیدتمندی کا اظہار تھا ۔ گو اس طریقہ سے دیوبند کے مدرسہ کو نقصان پہنچنے کا خدشہ تھا ۔ اسی کی بنا پر اکابر دیوبند نے طلباء کو اس ارادہ سے باز رکھنے کی کوشش کی مگر وہ سب ناکام رہے ۔ آخر میں مولانا حفظ الرحمٰن مرحوم تشریف لائے مرحوم کی اوّل تقریر ہم پر اثر انداز نہ ہو سکی مگر دوسری تقریر میں مولانا کامیاب ہو گئے اور طلباء نے ان ہنگامہ آرائیوں سے باز رکھنے کا فیصلہ کر لیا ۔ آزادی ہند میں مولانا کامیاب ہو گئے اور طلباء نے ان ہنگامہ آرائیوں سے باز رکھنے کا فیصلہ کر لیا ۔ آزادی ہند میں مولانا مرحوم اکابر کے ساتھ قید و بند کے مصائب جھیلنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے برصغیر کی تقسیم کے بعد اسلام اور مسلمان کی جو خدمات مولانا نے انجام دی ہیں ۔ ان کا اندازہ ہندی مسلمانوں اور مخالف اخبارات سے ہو سکتا ہے ۔

مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات کے صدمہ میں سب ایشیا شریک غم ہے رب العزت سے دست بدعا ہیں ۔ کہ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ عنایت فرما کر ہندی مسلمانوں کے حقوق کی نگاہ داشت کے لئے کسی دیگر قائد کو جنم دے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائیں ۔ آمین

(ناظم جمعیت العلماء آزاد کشمیر)

آئین مفید ہو سکتا ہے

حضرت مولانا مفتی محمد نعیم صاحب لدھیانوی کے ارشادات

ملک میں مارشل لا ختم ہو کر نیا آئین نافذ ہو چکا ہے جسے ماہرین قانون نے مرتب کیا ہے۔ اگرچہ ماہرین قانون اسلام سے اس کی ترتیب میں کم حصہ مشورہ نہیں لیا گیا۔ لیکن اس میں ایک ایسی دفعہ بھی موجود ہے جس سے اس کی اصلاح ہو سکتی ہے چنانچہ اس دفعہ کے مطابق قومی اسمبلی بالاتفاق یہ امر طے کر چکی ہے کہ ملک کے تمام جدید و قدیم قوانین کو شریعت اسلام کے مطابق کیا جائے گا۔ جس کے لئے ایک بورڈ کی تشکیل بھی پاس ہو چکی ہے۔

اصولی طور پر بورڈ میں ماہرین قانون اسلام کی برتری کو تسلیم کیا جانا ضروری ہے کیونکہ ہر امر میں اس کے ماہرین ہی کا فیصلہ مفید مانا جاتا ہے یہی عقل و نقل کی رہنمائی ہے۔ اور یہی عدل و انصاف کا تقاضا ہے۔ ورنہ بورڈ کی تمام کارکردگی غیر مفید اور غیر موثر ثابت ہوگی۔ وقت اور مال کی الگ اضافت ہوگی۔

قومی اسمبلی کا انتخاب جمہوری ہے

یہ امر ظاہر ہے۔ کہ بنیادی جمہوریتوں کو عوام نے منتخب کیا ہے۔ اور بنیادی جمہوریتوں نے پارلیمنٹ کے اراکین کا انتخاب کیا گو یہ انتخاب بالواسطہ انتخاب کہلاتا ہے۔ لیکن اس کے جمہوری ہونے میں شبہ کرنا محض نااہل قرار دیئے ہوئے اور اقتدار سے محروم افراد ہی کا کام ہے۔ جو اپنی بداعمالیوں پر پردہ ڈال کر پھر برسر اقتدار آنا چاہتے ہیں جو ایک سے زیادہ مرتبہ آزمائے جا چکے ہیں اور عوام کو دھوکہ دے کر جمہوری نظام کو غیر جمہوری ثابت کرنے میں مصروف ہیں۔

جبکہ یہ نظام بھی حرف آخر نہیں ہے۔ اس میں معقول ترمیم ہو سکتی ہے۔ اور ہر جمہوری نظام میں زمانہ کے تقاضوں کے مطابق ترمیم ہو سکتی ہے۔ تو جو لوگ جدید جمہوری نظام کا مطالبہ کرتے ہیں اور جدید قانون مرتب کرنے کے خواہشمند ہیں۔ ان کا جدید آئین بھی حرف آخر نہ ہوگا۔ ان میں بھی حالات کی تبدیلی سے ترمیم ہو سکتی ہے۔ پھر نیا انتخاب اور نیا آئین مرتب کرتے ہیں کیا جدت اور نئی بات ہے۔ محض برسر اقتدار آنے کا مرض ہے۔ جو انہیں مخالفت پر آمادہ کر رہا ہے۔ اور عوام کی ہمدردی کا درد محض بطور ہتھیار استعمال کیا جا رہا ہے۔ گو اس نظام میں کلی اختیار ہر ترمیم کے قبول اور رد کا صرف صدر موصوف پر ہے۔ لیکن بصورت انکار تین چوتھائی دوٹوں کی اکثریت سے صدر کو مجبور بھی کیا جا سکتا ہے

ایسے حالات میں اراکین قومی اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ اپنی صفوں میں انتشار کو رد کر کے اور موجودہ آئین میں شریعت اسلام کے مطابق ترمیمات سے کام لے یہی عوام کی خواہش ہے۔ اور دراصل یہی طریق کار نظریہ پاکستان کے مطابق ہے۔ مگر افسوس اراکین کی اکثریت کا طریق کار بھی اقتدار سے محروم سابقہ اراکین سے کچھ مختلف نہیں ہے۔ ورنہ ہر شکست خوردہ گروہ ہر آئین کو غیر جمہوری قرار دے کر عوام میں انتشار پھیلاتا رہے گا اور ملک میں کوئی پائیدار سے پائیدار آئین بھی کامیاب نہ ہوگا اور ملک تباہ ہو جائیگا

علمائے کرام کا فرض

موجودہ حالات میں علمائے کرام کا فرض ہے۔ کہ وہ ایک وفد کی شکل میں صدر موصوف سے ملاقات کریں اور ان کی اس یقین دہانی پر کہ وہ آئین میں ہر اس ترمیم کے قبول کرنے میں پس و پیش نہیں فرمائیں گے۔ جو وقت کے تقاضوں کے مطابق کتاب و سنت کی روشنی میں پیش کی جائے گی۔ اگر صدر موصوف علمائے کرام کے اس مطالبہ کو تسلیم فرمالیں تو علمائے کرام اور دیگر دین پسند اراکین قومی اسمبلی کا فرض ہے کہ وہ میدان میں آئیں اور اقتدار سے محروم افراد اور جماعتوں کو جو مختلف شکلوں میں نمودار ہو رہی ہیں جنہوں نے گذشتہ زمانہ میں محض ذاتی اغراض کی خاطر ملک کو تباہ کیا ہے۔ علماء اور غیر علماء کا یہ متحدہ محاذ عوام کو مفصل حقیقت سے روشناس کرانے میں ضرور کامیاب ہوگا۔ اور صدر موصوف پر اس امر کو بھی واضح فرمادیں کہ اسلامی کونسل میں ماہرین قانون اسلام کی برتری اگر تسلیم نہیں کی جائے گی تو اس کے نتائج اچھے ثابت نہ ہونگے ان قوانین کا اگر یہی حشر ہوگا جو عائلی قوانین کا ہوا ہے۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو اقتدار سے محروم طبقہ آئین کے خلاف عوام کو دھوکہ دینے میں ضرور کامیاب ہو جائے گا۔ اور ملک ایک مرتبہ پھر نئے انقلاب کا شکار ہو جائیگا جس کے نتائج ملک و ملت کی بربادی کا باعث ثابت ہوں گے مجھے کامل امید ہے۔ کہ ہر مکتبہ خیال کے علمائے کرام اور دیگر دین پسند حضرات ہماری اس رائے سے اتفاق فرمائیں گے۔ اور اپنے انسانی اسلامی اور اخلاقی فرض کو ادا فرما کر ملک و ملت کو تباہی سے بچالیں گے۔

مسلمان بیوی

قسط

حضرت مولانا محمد ادریس صاحب (انصاری)

ہر شخص اپنے آرام اطمینان اور خوشی کے لئے شادی کرتا ہے کسی کا مقصد شادی سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی شریک حیات کو پریشان کرنے کے لئے شادی کرے کوئی بھی یہ نہ چاہے گا کہ ذرا ذرا سی باتوں سے خود اپنی بھی زندگی تباہ کرے اور اپنے متعلقین کی بھی زندگی برباد کرے ہاں یہ ہو سکتا ہے۔ کہ آپس کا اختلاف بڑھ کر ایسی صورت اختیار کرلے کہ ہر بات میں مخالف کا پہلو نکل آئے اور ہر معاملہ میں جھگڑا پیدا ہو جائے غرض یہی صورت ہمارے دوست کی لڑکی اور ان کے شوہر کے درمیان ہو گئی تھی۔ دونوں ایک دوسرے کے مزاج اور طبیعت کو نہیں سمجھے اور نہ انہوں نے سمجھنے کی کوشش کی نتیجہ یہ ہوا کہ بات بات میں جھگڑا ہونے لگا۔ آخرکار لڑکی کو ان کے شوہر نے میکہ بھیج دیا۔ اب نہ میل ملاپ کی کوئی تدبیر نظر آتی ہے۔ نہ علیحدگی کی صورت دکھائی دیتی ہے۔ دیکھئے شوہر تو پھر بھی آزاد ہے وہ ایک اور شادی بھی کر سکتا ہے۔ اور اگر نہ بھی کرے تو اسے اس قسم کی تکلیفوں کا سامنا کرنا نہ پڑے گا۔ جیسی وہ لڑکی برداشت کر رہی ہے۔ مشکل تو لڑکی کی ہے بچوں کا ساتھ ہے۔ بھائی غریب برداشت کر رہا ہے۔ بھاوج سے بھی کبھی نہیں بنتی۔ جس نے شوہر کی بات کو اہم نہ سمجھا۔ وہ بھاوج کی بات کی کیا پرواہ کرے گی اس طرح گویا اپنا گھر بھی تباہ ہوا اور برابر تکلیفوں کا سامنا بھی کرنا پڑا۔

ان مثالوں سے تم سمجھ گئی ہوگی۔ کہ میرا کیا مطلب ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ بیوی کو ہر جا بیجا حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ مگر میں یہ ضرور کہوں گا۔ اگر لڑکی ذرا سی دانشمندی سے کام لے اور اپنے شوہر کے مزاج فطرت اور عادتوں کو سمجھ لے تو معاملہ کبھی نہ بگڑے۔ ضد معاملہ کو خراب کر دیتا ہے میرے خیال میں اگر کوئی بیوی سمجھدار ہو اور شوہر کو اپنی محبت. خلوص اور ہمدردی کا یقین دلا دے اور سمجھداری سے کام لے تو کوئی شوہر بھی ایسا بیہودہ نہ ہوگا کہ خود ہی تو ہزاروں آرزوؤں اور تمناؤں کے ساتھ شادی کرے اور خود ہی اپنی رفیقہ حیات کو مصائب و آلام میں مبتلا کر دے۔

مرد کی سب سے زیادہ نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنی بات کی مخالفت نہیں گوارا کرتا خصوصاً جب وہ مخالفت اس کی بیوی کرتی ہے تو اس کا مزاج بالکل برہم ہو جاتا ہے۔ اس لئے اگر کوئی بیوی یہ چاہے کہ شادی کے بعد اس کی زندگی تباہی و بربادی میں مبتلا نہ ہو تو اسے کسی معاملہ میں شوہر سے علی الاعلان مخالفت نہیں کرنی چاہیئے بلکہ اسی بات کو کسی دوسرے طریقے سے شوہر کے سامنے پیش کر کے منوا لینا چاہیئے۔ ایک دم مخالفت کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔

عقلمند. سمجھدار بیویاں یہ کرتی ہیں کہ اگر انہیں کسی معاملہ میں اپنے شریک حیات سے اختلاف ہے تو وہ اسے فوراً ظاہر نہیں کرتیں اور کسی ایسے موقعہ کی تلاش میں رہتی ہیں کہ جس میں ان کی بات شوہر کو ناگوار نہ گزرے اور بات اثر کرے۔ جو بات موقعہ محل پر سمجھائی جاتی ہے۔ تو وہ بہت کارگر ہوتی ہے دہلی کا مجھے ایک واقعہ یاد آیا۔

ایک شریف گھرانے کی لڑکی جس کا نام عزیزہ تھا ان کے والدین نے ایک اچھے قابل پڑھے لکھے گھرانے میں ان کی شادی کردی لڑکی عزیزہ بھی پڑھی لکھی سمجھدار سلجھے ہوئے مزاج کی تھی۔ جب سسرال میں جاکے قدم رکھا تو ایک نئی دنیا نظر آئی۔ چند دن تو خیر گھونگھٹ میں گزرے نہ اچھے کی خبر نہ برے کی۔ گو آنکھیں بند تھیں مگر کان میں تو آوازیں سنائی دیتی تھیں رفتہ رفتہ شرم کھلی تو دیکھا سب صورتیں اجنبی اور گھر کا رنگ ڈھنگ بھی بالکل نرالا ہے۔ دو لطانیاں تو وہ دلہن کی طرف ضرورت سے زیادہ متوجہ اور گرویدہ آگے کی خبر خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ کیسی بنے گی۔ (باقی آئندہ شمارہ میں ملاحظہ فرمایئے)

متفرقات

مدرسہ تعلیم القرآن محلہ عباسیہ احمد پور شرقیہ کیلئے شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب کا خصوصی عطیہ

عرصہ تین سال سے مدرسہ تعلیم القرآن محلہ عباسیہ احمد پور شرقیہ جاری ہے جس میں قرآن کریم حفظ و ناظرہ کی تعلیم باقاعدہ ہو رہی ہے۔ درس نظامی۔ تعلیم بالغاں اور تعلیم النساء ایسے اہم امور کی طرف بھی توجہ دے رہی ہے جس کے انتظامات رفتہ رفتہ مکمل ہو جائیں گے۔ مدرسہ کے لئے درس گاہوں اور بیرونی طلبہ کے قیام کے لئے کمروں کی تعمیر کا کام توکلاً علی اللہ شروع کر دیا گیا ہے۔ اہل خیر اور مدارس عربیہ سے ہمدردی رکھنے والے حضرات سے پرزور التماس ہے کہ اس کار خیر اور صدقہ جاریہ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لے کر اسلام دوستی کا عملی نمونہ پیش کریں۔ پچھلے دنوں شیخ التفسیر حضرت مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی مدظلہ نے تعمیر کے سلسلہ میں مبلغ یکصد روپیہ کا خصوصی عطیہ دیا تھا اور ایک کمرہ تعمیر کرا دینے کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔

غلام احمد مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن محلہ عباسیہ احمد پور شرقیہ بہاولپور۔

پاک ثقافت

لادینی لٹریچر کی روز افزوں اشاعت کی روک تھام اور اس پر قرآن و سنت کی روشنی میں مدلل تنقید سے مسلمانوں کو مطلع کرنے کے لئے ادارہ پاک ثقافت کا قیام عمل میں لایا گیا ہے۔ جس کا سب سے بڑا مقصد "لادینی لٹریچر کے حملوں کا دفاع لٹریچر کی شکل میں کرنا ہے"۔

آج اس کے ابتدائی اجلاس میں مجلس منتظمہ کے عہدیداروں کا مندرجہ ذیل انتخاب کیا گیا ہے۔

صدر: مفتی ہزارہ الحاج مولانا محمد اسحٰق صاحب خطیب اعلیٰ۔

نائب صدر: حافظ بشیر محمد صاحب

سکرٹری: صوفی عبد الرحمٰن صاحب قادری

خزانچی: خواجہ عبد السلام صاحب

مشیر اعزازی: قاضی محمد زاہد الحسینی۔

بحمدہ تعالیٰ ادارہ کا پہلا رسالہ ثقافت اسلامیہ لاہور کی طرف سے شائع شدہ کتاب اسلام اور موسیقی کے جواب میں گانا بجانا قرآن و سنت کی روشنی میں کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔

واللہ الموفق

سیکرٹری ۶ر اگست ۱۹۶۲ء

حسن قرأت کا مقابلہ

مورخہ ۲۸ر جولائی بروز جمعرات حسن قرأت کا مقابلہ زیر صدارت رئیس القراء قاری محمد سلطان صاحب قاسمی منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل قراء نے شرکت کی قاری محمد خالد شیخوپوری۔ قاری عطاء اللہ کلودی قاری محمد شریف لاہوری۔ قاری عتیق الرحمٰن گوجرانوالہ۔ قاری عبد الحفیظ قصوری۔ قاری ظفر اللہ تیتوی۔ قاری عبد القیوم لاہوری۔ قاضی اصغر لاہوری۔ قاری عبد اللطیف لاہوری قاری محمد رفیق کلسوی۔ سب کے بعد استاد القراء قاری محمد سلطان صاحب قاسمی ناظم مدرسہ تجوید القرآن لاہور نے اپنے مخصوص انداز میں تلاوت پاک کی جس سے تمام سامعین محظوظ ہوئے اور حسن قرأت کے مقابلہ میں سب سے اوّل رہے۔

تبلیغی جلسہ

۴ر اگست ۶۲ء کو چک نمبر ۲۱۷ ٹی۔ ڈی۔ اے تحصیل لیہ ضلع مظفر گڑھ میں تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مولانا منور حسین صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا محمد عبد اللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے تقریریں کیں۔ اور خاص طور پر حضرت شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب کی یادگار مدرسہ دار الاسلام کی طرف عامۃ المسلمین کی توجہ دلائی ۵ر اگست کو مسجد طویلہ گیٹ بھکر میں ستره کا عظیم الشان جلسہ ہوا جس میں مذکورہ بزرگوں نے تقریریں فرمائیں۔

عبد الغفور چک نمبر ۲۱۷ ٹی۔ ڈی۔ اے

جامعہ عربیہ چنیوٹ میں

مولوی، مولوی عالم، مولوی فاضل اور میٹرک (انگلش)

جماعتوں میں داخلہ لینے والے طلباء اپنے تعلیمی کوائف مکمل طور پر تحریر کریں۔ ہر جماعت میں طلباء کی تعداد محدود ہوگی۔ (منظور احمد پرنسپل)

علماء منٹگمری اور سرگودھا کا قابل تقلید عمل

منٹگمری میں اخبار ترجمان اسلام کے پچیس پرچے لگتے تھے مگر علماء کرام کی توجہ سے اب وہاں ایک سو دس پرچے جا رہے ہیں۔ یہی حال سرگودھا کے فعال علماء کا ہے جہاں مولانا حافظ محمد صادق صاحب کی کوشش اور حضرت امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی توجہ سے اب ستر پرچے لگنے شروع ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام اضلاع کے علماء کرام اور دیندار مسلمانوں کے احساس و اخلاص میں ایسی ہی برکت عطا فرمائے۔ آمین

(ادارہ)

عائلی قوانین منسوخ کرو

۱۰ر اگست بروز جمعہ۔ حضرت فخر العلماء مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء سرحد نوشہرہ صدر تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے دینی و ملکی مسائل پر تبصرہ فرماتے ہوئے عائلی قوانین کا تذکرہ کیا اور فرمایا کہ علماء کا فیصلہ ہے کہ یہ قانون اسلام کے بالکل و صریحاً خلاف ہے۔ اس لئے اس کو منسوخ کیا جائے۔ سب لوگوں نے ہاتھ اٹھا اٹھا کر پرزور تائید کی۔ کہ اسے فوراً منسوخ کر کے کروڑوں عوام کو خوش کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ مملکت پاکستان میں اسلامی نظام جاری فرمائے آمین۔　　(عبد الرحمٰن نوشہرہ صدر)

دھڑالہ شمالی (ضلع مظفر گڑھ) میں جلسہ عام

دھڑالہ شمالی (ضلع مظفر گڑھ) کے مسلمانان کا ایک جلسہ عام جمعہ ۵ ربیع الاول کو جامع مسجد میں منعقد ہوا۔ قومی اسمبلی کے ارکان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ عائلی قوانین کو جو خلاف شرع ہیں منسوخ کرا کے عامۃ المسلمین کو مطمئن کریں۔

(۲) نیز حکومت سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ وہ آئین کی روشنی میں معاشرہ کو اسلام کے مطابق بنانے کے لئے عریانی بے حیائی اور ناچ گانوں پر پابندی عائد کر کے ملک کو بڑھتی ہوئی فحاشی کی تباہ کاریوں سے نجات دلائے۔

مولانا محمد لقمان کا تبلیغی دورہ

جماعتی پروگرام کے مطابق مولانا محمد لقمان صاحب ۱۵ر اگست کو ملتان سے کراچی تشریف لائے۔ مولانا کی تقریروں کا پروگرام پہلے سے بن چکا تھا۔ کراچی شہر۔ کورنگی۔ کھوکھرا پار میں مولانا کی تقریریں ہوئیں۔ جلسوں میں کثیر تعداد لوگوں نے شرکت کی۔ مولانا نے ان جلسوں میں کئی ایک مسائل پر تبصرہ فرمایا۔ مسئلہ ختم نبوت۔ عائلی قوانین۔ برتھ کنٹرول پر تحقیقی اور تفصیلی تقریریں کیں۔ تمام جلسوں میں اسوۂ رسول پر جی بھر کے تقریر فرمائی۔ یہ دورہ ۱۶ر اگست تک مسلسل جاری رہا اتوار کو پانچ بجے شام مولانا نے قرآن پاک کا درس دفتر تحفظ ختم نبوت میں دیا۔ کافی سامعین نے شرکت فرمائی۔

(نفیض محمد مبلغ ختم نبوت کراچی)

تبلیغی اجلاس کڑیانوالہ (گجرات)

ایک ہفتہ سے حضرت مولانا تاج الدین صاحب تبسل نقشبندی۔ نائب امیر جمعیۃ العلماء اسلام صوبہ سابق سندھ نے ضلع گجرات کے مختلف قصبات و دیہات میں توحید باری تعالیٰ۔ شان رسالت، ختم نبوت شان صحابہ اور اکابرین اسلام جیسے عنوان پر تقریریں فرمائیں اور رسومات بدعات کی دل کھول کر تردید کی۔ نیز جمعیۃ العلماء اسلام کے پروگرام سے آگاہ کیا اور عوام کو جمعیۃ العلماء اسلام میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی مسلک حقہ حنفیہ پر عوام الناس کو مضبوط رہنے کی ہدایت کی گئی۔ حلقہ بھر میں ان تقریروں کا اثر ہوا۔ ضلع کے مختلف مقامات سے لوگوں نے مولوی صاحب کو تقریر کرنے کی دعوت دی۔ مگر وقت کی گنجائش نہ ہونے کی وجہ سے مولانا نے آئندہ کا وعدہ فرمایا کیونکہ مولانا مورخہ ۱۸ر اگست کو پڈ عیدن سندھ تشریف لے جائیں گے وہاں جمعیۃ العلماء اسلام کی تنظیم کے لئے دورہ کریں گے۔

جامع مسجد کڑیانوالہ ضلع گجرات میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔

چوہدری باغ علی بھٹی۔ کڑیانوالہ (ضلع گجرات)

خط و کتابت میں اپنا پتہ مکمل لکھا کریں

دینی مدارس

مدرسہ تعلیم القرآن جبڑ ہزارہ

مورخہ ۱۳ سوموار کو جامع مسجد ہزارہ میں مدرسہ تعلیم القرآن کی طرف سے سیرت مبارک پر ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت عبدالرحیم شاہ صاحب ناظم اعلیٰ مدرسہ ہذا نے کی جلسہ کا آغاز ایک طالب علم مدرسہ ہذا نے تلاوت قرآن سے کیا۔ بعد میں حضرت مولانا مفتی حسین شاہ صاحب خطیب جامع مسجد جبڑ نے ولادت رسولؐ کے موضوع پر ایک جامع تقریر کی۔ مولانا موصوف نے تقریر کرتے ہوئے ضرورت دین پر ایک مفصل بحث کرتے ہوئے مسلمانان جبڑ کو جمعیت علماء اسلام کے ساتھ ملحق ہونے کی دعوت دی۔ اور صاف لفظوں میں کہا اگر تم نے دین کی خدمت کرنی ہے۔ تو جمعیت العلماء اسلام کے ساتھ ملحق ہو کر دین کی خدمت کریں۔ یہی ایک وہ جماعت ہے جو پاکستان بھر میں دین اور قوم کی صحیح معنوں میں خدمت کر رہی ہے آخر میں مولانا صاحب نے چند مغرب زدہ کشتونات کی جنھوں نے علماء کے خلاف مظاہرہ کیا مذمت کی اور مندرجہ ذیل قرار دادیں باتفاق رائے پیش کیں۔ جن کو تمام مسلمانان جبڑ نے لبیک کہہ کر پاس کیا۔

(۱) عائلی قوانین جن کو علماء پاکستان نے متفقہ طور پر خلاف شریعت قرار دیا ہے۔ ہم مسلمانان جبڑ حکومت پاکستان مطالبہ کرتے ہیں کہ ان کو جلد از جلد منسوخ کیا جاوے۔

(۲) مسلمانان جبڑ کا یہ جلسہ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر پارلیمنٹ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ممبر صوبائی اسمبلی اور باقی اسلام پسند ممبران کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ کہ انھوں نے قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی میں اسلامی قوانین رائج کرنے اور خلاف اسلام قوانین کے تنسیخ کرانے کے مطالبات پیش کئے اور یہ اجلاس بدرگاہ الٰہی بدست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی کوشش میں کامیاب فرمائے۔

(۳) مسلمانان جبڑ کا یہ جلسہ عام حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسلامی مشاورتی کونسل میں ان علماء کو شامل کرے جن کے علمی مکان اور کارناموں سے پوری ملت واقف ہو۔ جن کے علمی رتبہ پر ملک کے عوام کو پورا اعتماد ہو۔ خدا کے فضل سے پاکستان میں ایسے علماء کی کمی نہیں اس لئے اگر اہل اور بلند درجہ علماء کو نظر انداز کیا گیا تو بہ امر اس ملک کو اسلامی قوانین سے محروم کرنے کا مترادف ہوگا۔ کونسل کے تمام حضرات ایسے ہوں جو قرآن مجید کے ساتھ ساتھ حدیث رسولؐ ماخذ قانون تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں منکر حدیث کو رکن نہ بنایا جاوے

(۴) مسلمانان جبڑ کا یہ جلسہ حضرت مولانا حفظ الرحمان صاحب مرحوم ناظم جمعیت العلماء ہند کی اچانک وفات پر رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور مولانا صاحب کے لئے دعائے مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کرتا ہے۔ آمین ثم آمین۔

سید محمد ہمایوں شاہ۔ بمقام جبڑ ہزارہ

کوہاٹ میں عظیم الشان جلسہ

سالہائے گزشتہ کی طرح کوہاٹ میں انجمن اہل سنت والجماعت نے سیرت النبی کا عظیم الشان جلسہ منعقد کیا گیا۔ حضرت مولانا حافظ الحدیث محمد عبداللہ درخواستی صدر جمعیت علماء اسلام پاکستان جو خصوصی طور سے اس جلسہ میں مدعو تھے انہوں نے حقائق سے پُر دو گھنٹے تقریر کی اور علم وعرفان کی بارش برستی رہی۔ لوگوں کی آنکھوں سے آنسو بہتے رہے اس موقعہ پر کرسیٔ صدارت کی طرف سے حاجی محمد ابراہیم پراچہ نے چند قرار دادیں پیش کیں۔ جنہیں جوش وخروش کے ساتھ منظور کیا گیا۔ آخر میں حضرت مولانا نے جمعیت العلماء اسلام کے قیام کا وعدہ سب سے لیا رات کو جامع مسجد میں دوسرا جلسہ تھا جس میں حضرت مولانا نے پھر تقریر کی۔

چند قرار دادیں

(۱) انجمن اہل سنت والجماعت کا یہ عظیم الشان اجتماع عائلی قوانین کو اسلامی احکام کے منافی تصور کرتا ہے اور ان ممبران اسمبلی کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے جو کہ ان قوانین کو منسوخ کرانے کی انتھک کوشش کر رہے ہیں یہ اجتماع صدر مملکت جناب فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ علمائے کرام کا عائلی قوانین کی تنسیخ کا متفقہ مطالبہ منظور کر کے قوم کو نیاز مندی کا موقع دیں۔

(۲) یہ اجلاس قومی اسمبلی کے جملہ ممبران بالخصوص جناب محمد ایوب خاں ہزارہ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہے اور ان کے رویہ پر اظہار اطمینان کرتا ہے کہ انھوں نے ایک الٰہی قرارداد پیش کر کے مسلمانان پاکستان کی دلی خواہش کو پورا کیا کہ موجودہ قوانین کو کتاب وسنت کے مطابق بنایا جائے اور امید ظاہر کرتا ہے کہ جملہ ممبران قومی اسمبلی اپنی ان کوششوں کو جاری رکھ کر پایۂ تکمیل تک پہنچائیں گے

(۳) یہ اجلاس اسلامی مشاورتی کونسل پر عدم اطمینان کا اظہار کرتا ہے اور صدر پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس کونسل میں ان علمائے کرام کو بھی شامل کیا جائے جو اہل پاکستان کے نزدیک ہر لحاظ سے اس کے اہل ہوں اور علوم اسلامیہ پر کامل عبور رکھتے ہوں۔ ان علماء کی شمولیت سے کونسل کو عوام کا اعتماد حاصل ہو جائے گا۔

(۴) انجمن اہل سنت والجماعت کا یہ عظیم اجتماع حضرت مولانا حفظ الرحمٰن ناظم جمعیت علمائے ہند کی بے وقت موت پر اپنے دلی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اس حادثہ کو نہ صرف مسلمانان ہند بلکہ مسلمانانِ عالم کے لئے صدمہ عظیم سمجھتا ہے۔ یہ اجلاس اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ وہ مولانا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور مسلمانانِ عالم کو صبر واستقامت عطا فرمائے

مدرسہ ختم نبوت کھل گیا

مولانا محمد حیات صاحب کی واپسی

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان (ملتان) کے زیر اہتمام مدرسہ ختم نبوت کبھی کبھی کھولا جاتا تھا۔ جس میں فرقہ باطلہ کی نسبت فارغ التحصیل طلباء کو پڑھایا جاتا تھا۔ اب قطب العالم حضرت رائے پوری قدس سرہ کے حکم کے مطابق یہ مدرسہ مستقل کھولا جاتا ہے جس کا نصاب ایک سال کا ہوگا اور قابل ترین فارغ التحصیل طلبہ کو داخل کیا جائے۔

حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خواہش ہے کہ یہ مدرسہ چنیوٹ یا لائل پور میں شروع کیا جائے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت سردست اس کا اجرا دفتر مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان میں کر رہی ہے۔ انشاء اللہ انتظام ہوتے پر چنیوٹ یا لائل پور میں منتقل کر دیا جائے گا۔ جملہ احباب یہ سن کر خوش ہوں گے کہ مولانا محمد حیات صاحب یکم ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ سے جماعت میں واپس آجائیں گے اور مدرسہ ختم نبوت کے نگران وہی ہوں گے۔ لہٰذا قابل ترین فارغ التحصیل طلبہ اپنی درخواست ملتے داخلہ بنام صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان ملتان شہر روانہ کر دیں۔ داخلہ کی منظوری کے اندراج کو دفتر کی طرف سے اطلاع دی جائے گی۔ اطلاع ملنے پر ملتان آجادیں۔

محمد علی جالندھری۔ صدر مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ملتان شہر

مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن لنگر کسی علاقہ قدھری کا سالانہ جلسہ

۲۶ اگست ۱۹۶۲ء کو زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ مدرسہ مذکور کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے جس میں اکابر علماء وصوفیا تشریف لا رہے ہیں۔ امید ہے کہ عام مسلمان شریک ہو کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں گے۔

بقیہ صفحہ اول

وضو ضروری ہے یا نہیں تو کیا اس مسئلے کے بارے میں ہم لدھیانہ اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر کی طرح کے آدمیوں سے محض اس وجہ سے راہنمائی کے طالب ہوں کہ انہوں نے مسلم لیگ میں وہ کر کام کیا ہے اس کی قدر کرو۔ لیکن اسلامی نظریہ کی تعیین کے متعلق وہی صحیح رائے دے سکتے ہیں، جو قرآن اور علوم اسلامیہ کے واقف ہوں۔ جس کا کام اسی کو ساجھے۔ لیاقت علیخاں مرحوم کے سامنے ایک شخص نے کسی سیاسی پارٹی کے متعلق کہا کہ وہ غدار ہیں، تو مرحوم نے اس شخص کو سخت لتاڑا، فرمایا کہ جنگ ختم ہو گئی ملک پر ہمارا قبضہ ہے اور سابقہ دور کے مخالفین ہوں یا موافقین سب پاکستانی ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ لیاقت علیخاں مرحوم کو قتل کرانے والا یہی گروہ ہے، جس کا اوڑھنا بچھونا تعصب اور خوشامد ہے۔ قابلیت سے عاری ہونے کی وجہ صرف تعصب اور جاہلانہ نعروں کے ذریعہ اپنے اغراض کی گاڑی کو چلانا چاہتے تھے، انہیں اندیشہ ہوا کہ ہمارا وزیر اعظم تو بے تعصبی کی راہ پر چل پڑا ہے، اور اگر یہی لیل ونہار ہیں تو ہمارا مستقبل تاریک ہے۔ اسلامی نظریہ کی تعیین کے سلسلے میں ایڈیٹر صاحب پاکستان ٹائمز کو یہ فکر دامنگیر ہو جاتا کہ علماء لیڈر بن جائیں گے اور انہیں لیڈر نہیں بننا چاہیئے۔ وہم کی نہایت بعید از فہم دوڑ ہے!

ناظرین

خط وکتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا

حضرت رائے پوری کی وفات حسرت آیات

آج مورخہ ١٨ راگست بروز جمعۃ المبارک جامع مسجد للّٰہ بھیرہ میں الحاج حضرت مولانا فضل محمد صاحب سجادہ نشین تلہ شریف نے حضرت مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری کی وفات حسرت آیات پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ خدا کی برگزیدہ ہستیاں ایک ایک کر کے ہم سے جدا ہو رہی ہیں۔ اب تو قحط الرجال کی ہوتا جا رہا ہے۔ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا چلنا تھا کہ پھر تو یہ ہستیاں ایسے چلنی شروع ہو گئیں کہ جس طرح تسبیح کا دھاگا ٹوٹ جانے سے دانے گرنے شروع ہو جاتے ہیں حضرت مدنی کی وفات کے بعد ہندوستانی مسلمانوں کا ایک عظیم سہارا مولانا ابو الکلام آزاد نے بھی رخت سفر باندھا۔ جس سے ہندوستانی مسلمان بے آسرا ہو گئے ان کے بعد مفتی محمد حسن آخرت کو سدھار گئے۔ ان جانا ہی تھا کہ خطیب اعظم حضرت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری اللہ کو پیارے ہو گئے۔ پھر مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجی شریف والے ان کی وفات کے بعد ہندوستان میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب جو کہ ہندوستانی مسلمانوں کے آخری سہارا تھے چل بسے۔ اور آج ہم ایک ایسی ہستی کو کھو بیٹھے ہیں۔ جس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ حضرت رائے پوری ایک عالم باعمل اور شیخ طریقت تھے تمام ممالک میں ان کے مریدین موجود ہیں۔ ان کی وفات سے پاک و ہند ماتم کدہ بن گیا ہے۔

الحاج فضل محمد صاحب نے ان کے عادات و فضائل بیان فرمائے۔ تو ان کے مریدین دھاڑیں مار کر رو رہے تھے۔ خدا کے مقبول انسان آج کس مپرسی کی حالت میں چھوڑ اپنے حقیقی وطن کو سدھار رہے ہیں۔ خدا ان کو جنت الفردوس میں اعلیٰ دار فنع جگہ عطا فرمائے اور باقی ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

بعد ازاں حضرت رائے پوری کی فاتحہ خوانی کی گئی۔ اور قرآن مجید کے ختم ثواب ان کی اور ان کے مرید امیر شریعت کی روح کو پہنچایا گیا۔

ملک محمد فیاض حسین۔
انا للہ منڈی

قرار داد تعزیت

گوجرانوالہ۔ ١٧ راگست۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام مدرسہ نصرۃ العلوم میں ایک عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا جس میں مولانا لال حسین صاحب اختر اور مولانا غلام مصطفےٰ صاحب بہاولپوری نے تقریریں کیں! آغاز میں مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے حضرت اقدس رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کے وصال پر مختصر تقریر اور ذیل کی قرار داد تعزیت پاس کرائی۔ اس کے بعد مولانا لال حسین صاحب اختر نے توحید اور ختم نبوۃ پر اڑھائی گھنٹہ تقریر فرمائی!

قرار داد یہ

مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا یہ اجتماع حضرت اقدس مولانا عبد القادر صاحب رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و الم کا اظہار کرتا ہے! اور دعا کرتا ہے کہ حضرت اقدس کے مدارج اور مراتب کو اللہ تعالیٰ بلند تر فرمائیں۔

نیز یہ اجلاس حضرت کے پسماندگان اور متعلقین حضرات کو صبر و استقلال اور صحیح جانشین بننے کے لئے بھی دعا کرتا ہے حاضرین نے ٣ دفعہ قل شریف اور ایک بار سورہ فاتحہ پڑھ کر حضرت کی روح کو ایصال ثواب کے طور پر بخشا۔

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب پر قاتلانہ حملہ

سرگودھا۔ ٨ راگست آج رات تقریباً دس بجے ایک شخص مسمی محمد صدیق ساکن بلاک ١٧ سرگودھا قبلہ مفتی صاحب کے پاس آیا۔ جبکہ آپ دار الحدیث جامعہ عربیہ کے سامنے آرام فرما تھے۔ ملزم نے آتے ہی بغل میں دبایا ہوا چھرا نکالا اور قبلہ مفتی صاحب سے یوں مخاطب ہوا "میں اسلام پر قربان ہونے کے لئے آیا ہوں اور تمھیں ختم کر دینا چاہتا ہوں" اس وقت حضرت مفتی صاحب کے متوسلین میں سے تین صاحب موجود تھے انھوں نے ملزم کو فوراً پکڑ لیا اور چھرا اپنے قبضہ میں لے لیا اور پولیس کو فون پر اطلاع دی۔ پولیس نے ملزم کو موقعہ پر مع ہتھیار کے گرفتار کر لیا۔ مزید معلوم ہوا ہے کہ ملزم آپ کی قیام گاہ کا پتہ آپ کے ایک مرید سے معلوم کرتا رہا۔ مزید حالات کے تحت پولیس مصروف تفتیش ہے۔

(محمد صادق۔ ناظم دفتر جمعیت العلماء سرگودھا)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

١٣ راگست کو گوجرانوالہ میں ایک جلسہ سیرت النبیؐ منعقد ہو رہا ہے جس میں متعدد علماء کرام کے علاوہ جناب حضرت مولانا شیخ الحدیث محمد عبد اللہ صاحب درخواستی تشریف لا رہے ہیں۔

منٹگمری میں عظیم الشان سیرت کانفرنس

٣١۔ اگست یکم، ٢ ستمبر ٦٢ء منٹگمری میں ایک عظیم الشان سیرت کانفرنس منعقد ہوگی جس میں حضرت مولانا تھانوی کراچی مولانا محمد ادریس کاندھلوی لاہور۔ علامہ خالد محمود ایم۔ اے، مولانا محمد احسن لاہور مولانا عبد القادر آزاد، مولانا لال حسین اختر مفتی عبد الحمید لودیانوی اور ملک و ملت کے دیگر علماء کرام مدعو ہیں تفصیلی پروگرام عنقریب شائع ہوگا۔

(فاضل محمد اللہ صفدری رشدی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء منٹگمری)

شیخوپورہ کے قریب بس اور ٹرک میں تصادم سے دو مسافر ہلاک اور گیارہ زخمی

مسلمان کی جان!

حیاتِ نبوی ﷺ

اہل سنت والجماعت کے بعض عقائد وہ ہیں جن پر قرآن و سنت کی روشنی میں صحابہ امت نے اجتماع کیا ہے منجملہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ انبیاء علیہم السلام کی حیات کا ہے کہ انبیاء علیہم السلام عالم برزخ میں باجسام عنصریہ زندہ ہیں۔ انہی اجسام سے نماز پڑھتے ہیں جو شخص وہاں حاضر ہو کر صلوٰۃ و سلام عرض کرتا ہے اس کو سنتے ہیں اور اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے سابق شیخ التفسیر دار العلوم دیوبند حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں براہین و دلائل سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ رسالہ چھپ چکا ہے۔ پہلی فرصت میں طلب کریں شاید جلدی ختم ہو جائے۔

قیمت کاغذ اعلیٰ ١٠ آنے متوسط ٥٠ نئے پیسے

ملنے کا پتہ

١۔ جامع مسجد سعدی پارک مزنگ۔ لاہور
٢۔ ناظم ترجمان اسلام لاہور

نوٹ

خط و کتابت میں اپنا پتہ پورا اور صاف خوشخط لکھا کریں تاکہ آپ ارشاد کی تعمیل ہو سکے۔

طارق محمود صاحب

قندیل بجھ گئی

(شیخ المشائخ حضرت عبد القادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے وصال پر)

آنسو بہائے دیدۂ پرنم کہاں کہاں
بکھرے ہیں دیکھ دہر میں اب غم کہاں کہاں

اک اور وار مرگِ جفا کار کر گئی،
رنج و الم کے سوز سے ہر آنکھ بھر گئی

صد حیف! آج دین کی قندیل بجھ گئی
اے آنکھ رو کہ ہو گئی بے کیف زندگی

تھی جس سے پاک و ہند میں رسم وفا
افسوس! آج بزم سے وہ شیخ اٹھ گیا

حق سے جو ہم کو جوڑتی تھی، وہ رگ کٹ گئی
لوگو! بساطِ رحمت و برکت الٹ گئی

اے جانشینِ قاسمؒ و امداد ـــ الوداع
اب تو کرے گا خلد کو آباد ـــ الوداع

مراد مولانا قاسم نانوتویؒ
مع حاجی امداد اللہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

ٹیلیفون نمبر ۵۰۱۳۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۔ ۲۰ ذوالحجہ سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۵ مئی سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۱

حضرت مولانا غلام غوث کے اعزاز میں دعوتیں ۔ جلسے اور جلوس

حضرت مولانا غلام غوث صاحب کی کامیابی سے ملک بھر کے مسلمانوں میں مسرت کی لہر دوڑ گئی ہے ۔ سینکڑوں مقامات پر غریبوں کو کھانے کھلائے گئے ۔ مٹھائیاں اور نقد روپے تقسیم کئے گئے ۔ بیسیوں جگہوں میں مسلمانوں نے منتیں مان رکھی تھیں ۔ بعضوں نے ہزار رکعت نماز نفل کی نذر مان رکھی تھی ۔ غرضیکہ جو دلچسپی اہل اسلام نے ظاہر کی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل اسلام کے دلوں میں ابھی تک نورایمان پوری تابانی سے جگمگا رہا ہے نتیجہ نکلنے کے بعد مختلف شہروں کی طرف سے حضرت مولانا کو دعوتیں دی گئیں ۔ کہیں کھانے کی دعوت کہیں چائے کی ۔ مولانا بعد رفتار کار کے گئے تو ہزاروں پروانوں نے استقبال کیا ، دروازے بنائے اور جلوس نکالے ۔ حضرت مولانا نے سب کا شکریہ ادا کیا قصبہ ڈھوڈیال جہاں کے مسلمانوں نے جو بڑے بہادر دلیر اور دیندار ہیں ۔ مولانا کی خدمت میں جو سپاسنامہ پیش کیا وہ درج ذیل ہے :۔

سپاسنامہ

بخدمت مولانا غلام غوث صاحب منجانب باشندگان ڈھوڈیال تحصیل مانسہرہ

جناب صدر اور معزز حاضرین

بے پناہ حمد و ثنا اُس ذات عزوجل کی جس نے ازل سے باطل کی تاریکیوں میں شمع حق کو روشن فرما کر بارہا اپنی قدرتِ کاملہ کا ظہور فرمایا ۔ اور بے پایاں درود وصلوٰۃ اُس چراغ ہدایت اور نبی برحق پر جس نے اپنے غلاموں کو حمایت حق کے انعام میں ہمیشہ ہمیشہ سرخ روئی اور کامرانی کی بشارتوں سے نوازا ۔

جناب مولانا ! آپ کی تشریف آوری ہم باشندگان ڈھوڈیال کے لئے صرف اس لئے باعث صد تشکر نہیں کہ ہم اپنی جانی پہچانی ایک ایسی ہستی کو خوش آمدید کہہ رہے ہیں جو ایک مملکت عظیم کی صوبائی اسمبلی میں رکنیت کا افتخار رکھتی ہے ۔ بلکہ آج ہماری مسرت اور افتخار کا باعث ایک ایسی ہستی بھی ہے ۔ جس کے بے لوث دامن سے ہماری سینکڑوں پُرخلوص امیدیں وابستہ ہیں اور ان امیدوں کی محرک آپ کی وہ بے لاگ قربانیاں ہیں جو اوراقِ ماضی کی ہر سطر پر درخشاں و تاباں رہی ہیں ۔

معزز حضرات ! دعویٰ اور دعوے کا عملی ثبوت فراہم کرنا کوئی کھیل نہیں اور پھر ایسے حالات میں جبکہ تند آندھیوں اور تاریک بادلوں کی تاریکیاں بادِ مخالف پر سوار برق مصائب کے کوندے برسانی چلی آرہی ہوں کوئی مرد قلندر ہی رہوارِ عزم پر سوار رہ سکتا ہے ۔ ورنہ زمانے کی آنکھوں نے بڑے بڑے داعیوں کو آزمائش کے ان لمحات میں منہ کے بل گرتے دیکھا ہے ۔

جناب مولانا ! یہ ممکن ہے کہ حالات اور وقت کے تقاضوں نے چند یا اکثر نفوس کو آپ کی قیادت تسلیم کرنے میں کچھ دنوں تک عالم پس و پیش میں رکھا ہو لیکن جہاں تک آپ کی دینی و دنیوی پُرخلوص خدمات کا تعلق ہے اس سے کسی کو انکار کی جرأت نہیں ۔

محترم مولانا ! ہم آپ کو مکمل خلوص اور پورے تعاون کا یقین دلاتے ہوئے یہ عرض کرنے میں حق بجانب ہیں کہ آپ کی کامیابی یقیناً اگر موجودہ ماحول میں ایک کرامت سے کم نہیں اور اللہ تعالیٰ کا آپ پر اور آپ کے قدر دانوں پر یہ انعام ایک عرصے تک عجوبہ ہی قرار دیا جائے گا ۔ لیکن اس ضمن میں اگر ہم یہ کہیں کہ موجودہ نظام حکومت کی دیانتدارانہ پالیسی بھی قابل صد مبارکباد ہے جس نے اپنے دیانتدارانہ طریق کار سے آپ جیسے مخلصین کی کامیابی کی راہ سے ہر قسم روڑے کو پہلے ہی ہٹا دیا تو یقیناً بے جا نہ ہوگا ۔

آخر میں ! ہم آپ سے استدعا کرتے ہیں کہ آپ اپنے دورِ ممبری میں اپنے عقیدتمندوں کی تمناؤں اور خواہشوں کے ان سنہرے خوابوں کو یقیناً ہم آغوش تعبیر فرمائیں گے جن کے درخشاں نتائج ان کے دل و دماغ میں ایک مدت تک پرورش پاتے رہے ہیں اور پھر ہم ببانگ دہل اس تیقن کی تجدید کرنے میں حق بجانب ہوں گے ۔ کہ واقعی سرزمین پاکستان کا نصب العین بقائے اسلام ، اور قائدین پاکستان کا عمل احیائے اسلام اور باشندگان پاکستان کا ردِ عمل شایانِ شانِ اسلام ہے

جناب محترم ! ہم ایک بار پھر آپ کی تشریف آوری اور دیگر تمام احباب کی شمولیت کا شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصاً علمائے کرام جن کی دعاؤں کا تصدق ، اور یونین کونسل ڈھوڈیال کے معزز ممبران جن کا مخلصانہ تعاون ہی آج اس تقریب سعید کا باعث بنا ۔

ہمارے دلی شکریے کے مستحق ہیں وہ تمام احباب بھی شکریے کے حقدار ہیں ۔ جنہوں نے خلوص نیت اور خوشنودی خدا سے اپنی خدمات اس تقریب کو کامیاب بنانے کے لئے پیش کیں ۔ (باقی صفحہ ۳ پر)

حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی مجددی

از محمد منظور صاحب نعمانی

(منقول از الفرقان - لکھنؤ)

اکثر ناظرین کو اخبار اور دوسرے ذرائع سے اس حادثہ فاجعہ کی اطلاع ہو چکی ہوگی کہ ۱۷ ذیقعدہ دوشنبہ کے دن مغرب سے کچھ پہلے اہل سنت کے جلیل القدر ربانی عالم اور نقشبندی مجددی سلسلہ کے صاحب مقام اور صاحب ارشاد شیخ حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی نے ہماری اس دنیا سے دار آخرت کی طرف رحلت فرمائی - انا للہ وانا الیہ راجعون - اللہم اغفرلہ ولا تضلنا بعدہ - ذیل میں حضرت مولانا مرحوم کے متعلق اپنی کچھ ذاتی معلومات اور تاثرات حوالۂ قلم کرنے کا ارادہ کیا ہے امید ہے کہ خود راقم السطور کے لئے اور سعید و صالح فطرت رکھنے والے ناظرین کے لئے یہ تذکرہ انشاء اللہ نفع مند ہوگا -

اپنے وقت کے ایک مشہور صاحب لسان اور صاحب قلم عالم اور ہفتہ وار "النجم" لکھنؤ کے ایڈیٹر کی حیثیت سے حضرت مولانا کا تذکرہ تو میں اپنے بچپن سے سنتا تھا - لیکن زیارت کا اتفاق سب سے پہلے تقریباً ۳۹ - ۴۰ سال قبل (غالباً ۱۹۲۳ء یا ۱۹۲۲ء میں) جمعیۃ علمائے ہند کے اجلاس منعقدہ مرادآباد میں ہوا تھا - چونکہ مولانا کی شہرت ایک مقرر و مناظر اور ایک ہفت روزہ اخبار کے ایڈیٹر کی حیثیت سے تھی - اس لئے دیکھنے سے پہلے ان کے بارے میں میرا تصور یہ تھا - کہ اپنی وضع قطع کے لحاظ سے وہ روشن خیال اور فیشن ایبل قسم کے مولانا ہونگے مثلاً شیروانی وغیرہ پہنتے ہوں گے - شوقیہ چشمہ لگاتے ہوں گے وغیرہ وغیرہ - لیکن مرادآباد کی ایک سڑک پر راستہ چلتے ہوئے کسی واقف نے جب مجھے بتایا کہ یہ مولانا صاحب جو پیدل چلے جا رہے ہیں یہی النجم کے ایڈیٹر مولانا عبدالشکور صاحب لکھنوی ہیں - تو اپنے تصور کے بالکل خلاف مولانا کی ہیئت اور وضع قطع دیکھ کر مجھے بڑی حیرت ہوئی - بالکل پرانی قسم کے سیدھے سادے علماء کی وضع تھی سر پر وہی پرانے علماء کا سا عمامہ - جسم پر عبا، ہاتھ میں لاٹھی نما عصا - جمعیۃ کے اجلاس عام میں مولانا کی بھی تقریر کا وقت رکھا گیا تھا، آپ نے بجائے اس کے کہ جمعیۃ کے پلیٹ فارم کا لحاظ فرماتے ہوئے اس کے مناسب کوئی سیاسی یا نیم سیاسی یا کم از کم متکلمانہ و فلسفیانہ قسم کی کوئی علمی تقریر فرماتے - بس وعظ فرمایا - جس کا بڑا حصہ نماز سے متعلق تھا - قدرتی طور پر بہت سوں کو تعجب ہوا کہ جمعیۃ کے پلیٹ فارم پر ایسے وعظ کا کیا موقع تھا - لیکن بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ عرصہ سے مولانا کا یہ التزام ہے کہ وہ ہر تقریر میں نماز کی خاص طور سے تلقین و تاکید فرماتے ہیں اور گویا یہ ان پر طاری ہے

پھر اسی سال کچھ عرصہ کے بعد ایک ضرورت سے امروہہ پر جانا ہوا - میں ان دنوں منطق و فلسفہ اور اصول فقہ و علم کلام کی آخری کتابیں پڑھ رہا تھا اور مجھے معلوم تھا کہ مولانا آج کل مدرسہ اسلامیہ چلہ (امروہہ) میں صدر مدرس ہیں، مولانا کی زیارت کے ارادہ سے نیز اس نیت سے کہ موقع ملے گا تو کسی سبق میں بھی شریک ہو کر استفادہ کروں گا - مدرسہ گیا لیکن اس وقت اتفاق سے طب کی مشہور کتاب نفیسی کا آپ کے یہاں درس ہو رہا تھا - میں بیٹھا تو پورے سبق میں رہا - لیکن وہ میری دلچسپی کی چیز نہیں تھی - البتہ یہ بات اسی دن معلوم ہوئی کہ مولانا فن طب کے بھی فاضل ہیں - بعد میں جب حالات سے زیادہ واقف ہونے کا موقعہ ملا تو یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ نے شروع میں کچھ عرصہ مطب بھی کیا تھا - لیکن بعد میں اس سے بالکل کنارہ کش ہو کر ان خالص علمی اور دینی کاموں میں مشغول ہو گئے جو اللہ کو آپ سے لینے تھے -

رسمی طالب علمی سے فراغت کے بعد اتفاق سے تین سال میں اسی مدرسہ اسلامیہ میں مدرس رہا جس سے مولانا کا تعلق رہا تھا - اس مدرسہ کے اکثر کارپرداز اور ارباب انتظام چونکہ مولانا سے عقیدت و ارادت کا خاص تعلق رکھتے تھے اور اسی تعلق کی وجہ سے مولانا نے اپنے منجھلے صاحبزادے مولوی عبدالمومن صاحب فاروقی کو تعلیم کے لئے وہاں بھیج دیا تھا، اس لئے سال میں دو چار مرتبہ ضرور مولانا کی تشریف آوری امروہہ میں ہوتی تھی اور میری طبیعت کو چونکہ مولانا سے خاص مناسبت تھی اور مذاہب باطلہ اور فرقہ ہائے ضالہ کی تردید سے اس زمانہ میں راقم السطور کو بھی گہری دلچسپی تھی اور مولانا بھی انہیں وجوہ سے ناچیز پر خاص الخاص عنایت و شفقت فرماتے تھے، اس لئے ہر ملاقات میں ربط و تعلق بڑھتا اور گہرا ہوتا رہا -

کچھ عرصہ کے بعد غالباً ۱۹۳۰ء میں حضرت مولانا کے ساتھ رنگون اور برما کے بعض دوسرے مقامات کو ایک طویل سفر کرنے کا بھی اتفاق ہوا، اور ممدوح کو اب تک جو کچھ جانا اور سمجھا تھا، اس سفر میں اس سے بہت زیادہ جانا اور سمجھا - پھر برما کے اس سفر کے غالباً ایک ہی سال بعد مولانا نے دارالمبلغین قائم فرمایا اور اس میں کام کرنے کے لئے اس عاجز کو بھی بلایا، اس موقع پر بھی چند مہینے ایک نیاز مند رفیق کی حیثیت سے حضرت مولانا کے ساتھ رہنے اور کام کرنے کا اتفاق ہوا - اس کے بعد بھی بار بار سفر و حضر میں مولانا کے قریب بلکہ ساتھ رہنے اور کام کرنے کا اس قدر اتفاق ہوا کہ دور طالب علمی کے بعد اپنے مخصوص اساتذہ کے ساتھ بھی اتنا رہنے کا اتفاق غالباً نہ ہوا ہوگا -

قریباً ۳۵ سال کے اس تعلق میں مولانا کی زندگی کے جن علمی، عملی اور اخلاقی پہلوؤں سے میں واقف اور متاثر ہوا، کسی ترتیب کا لحاظ کئے بغیر ان میں سے چند آج کی صحبت میں حوالۂ قلم کرتا ہوں حضرت مولانا کے بارے میں اپنی معلومات اور تاثرات کو میں دو حصوں میں تقسیم کر سکتا ہوں - ایک وہ جن کا تعلق علم و تحقیق اور تصنیف و مناظرہ کی لائن کے امتیازات سے ہے اور دوسرے وہ جن کا تعلق عبادت گزاری اور پرہیزگاری جیسی درویشانہ صفات سے ہے -

علمی رسوخ ہمارے علمی اور دینی حلقوں میں بھی حضرت مولانا کی شہرت مسلک اہل سنت کے ایک لائق وکیل اور کامیاب مناظر و متکلم کی حیثیت سے رہی ہے اور اس کام کے لئے یہ واقعہ ہے کہ ہمارے اس زمانہ میں کسی خاص درجہ کے رسوخ علمی کی ضرورت نہیں رہی، اس لئے جن لوگوں کو مولانا کے قریب رہنے کا زیادہ اتفاق نہیں ہوا ان کو غالباً بالکل اندازہ نہیں ہوگا کہ

(باقی صفحہ پر)

آہ! حضرت ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ

واحسرتا کہ حضرت ہالیجوی برفت	دردا، دوائی رحمت ہالیجوی برفت
آں درسگہ کہ بادی رونق فزا بدی	خوں بار شد کہ زینت ہالیجوی برفت
مسجد بہ ہجر حضرت، فریاد میکند	کز من بشرف امامت ہالیجوی برفت
آں شاہراہ کہ ہر دم بر وی گذر بدی	بی گذر شد کہ نوبت ہالیجوی برفت
ہر خاص و عام در غم ہجرش فغاں کناں	کز ما فضل زیارت ہالیجوی برفت
واقف رموز قرآں ماہر رہ سلوک	ہم بیخ بر بدعت ہالیجوی برفت
آں متبع شریعت شاہ عجم و عرب	حامل لوائی سنت ہالیجوی برفت
ہر وقت سبق وحدت آموخت باکساں	غواص بحر وحدت ہالیجوی برفت
دلہا نمود زندہ بانفاس علیسوی	وا ماندہ ایم صحبت ہالیجوی برفت

از مولانا محمد مراد صاحب مدرس مدرسہ اسلامیہ شمس العلوم

دلیل پوس - مل - سندھ

۷۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۵ - مئی سنہ ۱۹۶۲ء

الجزائر اور انڈونیشیا کی صورتِ حال

اہل اسلام سے دعا کی درخواست

اگرچہ عالم اسلام کو اس وقت بہت سے اہم مسائل درپیش ہیں۔ اور بہت سے مسلم ممالک مشکلات میں گھرے ہوئے ہیں ترکی میں حکومت کا اضطراب۔ شام کے غیر یقینی حالات سعودی حکومت کا مصری غلاف کعبہ کی مخالفت جو کسی بڑی تشویشناک صورت کی غمازی کرتی ہے۔ اچھے خاصے پریشان کن حالات ہیں اور مسلمانوں کو اصلاح حال کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرنی چاہئے۔ خود پاکستان کے لئے مسئلہ کشمیر عزت و وقار کا لاینحل مسئلہ بنا ہوا ہے۔ افغانستان سے تعلقات کی کشیدگی بھی کسی طرح ختم ہونے پر نہیں آتی۔ اللہ تعالےٰ غیبی امداد فرمائے۔

مگر عالم اسلام کے دو مسئلے اس وقت بہت اہم ہیں ایک الجزائر کا دوسرا انڈونیشیا کا۔

الجزائر

الجزائر میں جنگ بندی کے معاہدہ پر دستخط ہو کر چند مہینے گزر چکے ہیں۔ مگر مسلمانوں کا کشت و خون بدستور جاری ہے۔ فرانس کی حکومت سے معاہدہ ہو چکا ہے۔ مگر فرانسیسی فوج نے ایک خفیہ فوجی تنظیم بنا رکھی ہے جس کا مقصد ہی مسلمانوں کو قتل کرنا دہشت پھیلانا اور حکومت کو پریشان کر کے اس معاہدہ کو منسوخ کرنا اور الجزائر کو ہمیشہ غلام رکھنا ہے۔

الجزائری مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ نے جو صبر و استقامت اور جو ہمت و شجاعت عطا فرمائی ہے۔ اس کی نظیر ملنی مشکل ہے۔ مسلسل سات سال تک عوام کا مسلح حکومت سے برسر پیکار رہ کر اس کو حق آزادی منوانا آسان کام نہیں ہے۔ خاص کر جب کہ اس کے لئے ان کو ایک لاکھ آدمی سالانہ کے حساب سے قربانی دینی پڑے۔ سات لاکھ الجزائریوں نے جام شہادت پی کر اہل عالم کو ایک بار پھر یہ بات ماننے پر مجبور کر دیا کہ مسلمان اللہ کی راہ میں مرنے کو اس زندگی سے ہزاروں درجے زیادہ قیمتی سمجھتا اور پیار کرتا ہے۔

تقریباً بیس لاکھ الجزائری جلاوطن ہوئے۔ لاکھوں قید و نظربند ہوئے اور لاکھوں شہید کئے گئے مگر آخر کار فرانسیسی گورنمنٹ اور اس کے صدر ڈیگال کو ان کی عزیمت کے سامنے جھکنا پڑا۔ مگر الجزائریوں کی آزمائش ابھی ختم نہیں ہوئی جنوری سے لے کر اب تک تقریباً چھ ہزار الجزائری مسلمان فرانسیسی خفیہ فوجی تنظیم کی درندگی کے شکار ہو چکے ہیں ان سفاکوں اور شیطان صفت انسانوں کا کام یہ ہے کہ یہ عام مسلم آبادی میں بم پھینک دیتے اور بے گناہ بچے اور عورتیں ہلاک کر دیتے ہیں۔ اور ظلم و ستم اور انسانی خون سے ہولی وہاں کھیلی جا رہی ہے۔ جہاں الجزائریوں نے معاہدہ جنگ بندی پر عمل کرتے ہوئے تلواریں میان میں کر رکھی ہیں۔ ایک مسلمان بھی کسی فرانسیسی کے خلاف ہاتھ نہیں اٹھاتا مگر عیسائی درندے جو اسلام کے مسئلہ جہاد پر اعتراض کیا کرتے ہیں بے گناہ مسلمانوں کے خون ناحق سے ہاتھ رنگین کر رہے ہیں۔

جب تک صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو صبر و استقامت کا حکم تھا جہاد کی اجازت نازل نہ ہوئی تھی۔ انہوں نے عدم تشدد اور تحمل شدائد و مظالم کا وہ مظاہرہ کیا۔ جس کی نظیر پیش نہیں کی جا سکتی مگر جب ان جانبازوں اور بہادروں کو ہجرت کے بعد جہاد و قتال کی اجازت مل گئی تو انہوں نے شجاعت و بسالت کے وہ جوہر دکھائے کہ دنیا دنگ ہو کر رہ گئی۔

الجزائری مسلمانوں پر یک طرفہ تشدد ہو رہا ہے وہ چکی کے دو پاٹوں کے درمیان پس رہے ہیں مگر ان کا یہ پاس عہد اور ایفاء قول معمولی بات نہیں ہے وہ قول مردان جان دارد کے مصداق ہیں۔ اگر ان کو شمشیر بے نیام کرنے کی پھر ضرورت پڑ گئی تو بھوکے شیروں کی طرح وہ فرانسیسی لومڑیوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیں گے۔ اس وقت ان کا حوصلہ اور ان کے ہزاروں افراد کا خاموشی سے قتل ہونا اور ہاتھ نہ اٹھانا ان کی کامیابی کا پیش خیمہ ہے فرانسیسی حکومت نے اعلان کر دیا ہے کہ یکم جولائی سے وہاں استصواب رائے عامہ شروع ہو جائے گا۔ تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ الجزائری عوام آزادی چاہتے ہیں یا نہیں اور کیسی حکومت پسند کرتے ہیں۔

وہاں کی آبادی نوے لاکھ مسلمانوں اور کم و بیش دس لاکھ فرانسیسیوں پر مشتمل ہے ظاہر ہے کہ استصواب کا نتیجہ مکمل آزادی ہی کی شکل میں برآمد ہو سکتا ہے دوسری طرف بیس ہزار مسلمان فوج بھی دہشت زدگی کی روک تھام کے لئے متعین ہو چکی ہے اور جس کو ان علاقوں میں امن قائم رکھنے کے اختیارات مل چکے ہیں۔ تاہم اس وقت جو مظالم کے پہاڑ ان پر ٹوٹ رہے ہیں ان سے جگر پاش پاش ہو جاتا ہے اہل اسلام کا فرض ہے۔ کہ ہر جگہ ہر نماز کے بعد اللہ تعالےٰ سے گڑگڑا کر ان کی فتح و نصرت کے لئے دعا مانگیں۔ اللہ تعالےٰ لاکھوں کروڑوں عاجز بندوں کی غائبانہ دعائیں ضرور قبول فرمائیں گے۔

انڈونیشیا

دوسرا مسئلہ انڈونیشیا کا ہے۔ جاوا سماٹرا صدیوں سے مسلمانوں کے جزائر رہے ہیں۔ آبادی ساری کی ساری مسلمان ہے۔ سلف صالحین کی تبلیغی جد و جہد اور جہاد کے آثار باقیہ ہیں۔ انقلابات زمانہ سے جہاں اور بیسیوں جگہوں میں ہماری بد اعمالی سے ادبار کی گھٹائیں چھا گئیں وہاں یہ جزائر بھی ہالینڈ کے غلام بن گئے۔ دوسری جنگ عظیم کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ نے ان کو نعمتِ آزادی سے سرفراز فرمایا۔ ڈچ قوم (ہالینڈ والی) دم دبا کر بھاگ نکلی مگر مغربی نیوگنی کو اسی طرح غلام رکھا حالانکہ یہ انڈونیشیا کا جزو لاینفک ہے۔ اور انڈونیشیا حکومت نے فیصلہ کر لیا ہے کہ مغربی آزادی کو وہ آزاد کرا کر دم لیں گے۔ چنانچہ اب وہاں انڈونیشی فوجیں اتر رہی ہیں اور ڈچ قوم ان پر حملے کر رہی ہے۔ وہاں جنگ کی صورت حال قائم ہو گئی ہے۔

ہالینڈ امریکن گروپ کا ممبر ہے۔ امریکہ اگرچہ اسلامی دنیا میں پورا بدنام ہو چکا ہے مگر وہ باز نہیں آتا۔ اس کی ہمدردی لازماً ہالینڈ کے ساتھ ہے دوسری طرف روس ہے جو انڈونیشیا کی امداد کر رہا ہے۔ حالات نازک ہیں۔ اگر بڑی سلطنتوں نے یہاں سامنے اگر جنگ میں حصہ لیا تو تیسری جنگ عظیم کا خطرہ یقینی ہے مغربی نیوگنی کا یہ مسئلہ انڈونیشیا کے لئے اسی طرح سوہانِ روح بنا ہوا ہے جس طرح ہمارے لئے کشمیر کا مسئلہ فرق یہ ہے کہ ہم ابھی تک آئینی جدوجہد کر رہے ہیں اور انڈونیشی حکومت نے جہاد کا اعلان کر دیا ہے۔

ضرورت ہے کہ ان کے لئے بھی مسلمان اپنے خاص اوقات میں دعائیں کریں ختم پڑھیں۔ قنوت نازلہ پڑھیں راتوں کے تیر نشانہ پر ٹھیک بیٹھا کرتے ہیں۔ جُندُ الْمُفْلِسِ دُعَاءٌ ہم اور کر ہی کیا سکتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ قوت و قدرت کا مالک ہے۔ ہمیں ہر دو مسائل اور عالم اسلام کی مشکلات کے لئے عاجزی سے اپنے پروردگار سے التجائیں کرنی چاہئیں۔

بقیہ صفحہ اوّل

آخر میں حضور رب العزت میں تہ دل سے دعا گو ہیں کہ پروردگار جناب مولانا کو عمر دراز اور تندرستی کی نعمت سے اُس وقت تک سرفراز رکھے کہ آپ عقیدتمندانِ دین مبین کی امیدوں کے عین مطابق اپنے فرائض کو بحسن و خوبی انجام دے کر سرزمین پاکستان کو درخشانی و تابانی کا محور بنا سکیں آمین

اسلام زندہ باد

پاکستان پائندہ باد

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے

ششماہی تین روپے ۵۰ پیسے

چھ ماہ سے کم مدت کے لئے پرچہ جاری نہیں کیا جائے گا

ناظم اعلیٰ مولانا غلام غوث کی طرف سے شکریہ

میں مندرجہ ذیل حضرات کا جنہوں نے تار یا خطوط کے ذریعہ مجھے مبارکباد دی ہے۔ دلی شکریہ ادا کرتا اور التماس کرتا ہوں کہ وہ میرے لئے دعا کریں تاکہ اللہ تعالےٰ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (غلام غوث)

مولانا غلام محمد صاحب بانی اصلاح الرسوم شنکیاری۔ بالاکوٹ۔
جناب محب الرحمٰن صاحب ایس۔ وی مدرس جریدہ کاغان۔
برادرم میاں محمد اسحٰق خلف الرشید مولانا عبدالجلیل صاحب۔ سیکرٹیریٹ۔ مظفرآباد
محترم المقام ڈاکٹر الطاف گل صاحب کاکاخیل نوشہرہ صدر
جناب عبدالرحمٰن صاحب معرفت پرنسپل صاحب ہائی سکول پشاور
جناب مولانا بوستان صاحب خطیب کوئٹہ
جناب بابو غلام رسول سٹور کلرک پریمیئر شوگر ملز مردان۔
جناب محمد زرین صاحب طالب علم مسجد محلہ کرنار پورہ۔
جناب حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب دار الہدیٰ بھکر۔
جناب محمد داؤد صاحب ہری پور ہزارہ
جناب مولانا غلام مصطفےٰ صاحب گورنمنٹ دیونگ فیکٹری۔ شاہدرہ۔
جناب محمد ہارون صاحب فنڈ ورکشاپ چکلالہ
جناب مولانا عزیز الرحمٰن صاحب ڈھکی
جناب خدا محمد صاحب۔ ترنگزئی۔
محترم جناب پیر طلا محمد صاحب محلہ پیراں مردان
بیگم حسن زمان عالمگیر مدیرہ عکس نور لاہور
محترم جناب مولانا قاضی فضل ربان صاحب ناظم دار العلوم عمرزئی۔
بیگم محمد بشیر صاحبہ امیدوار اسمبلی لاہور
بیگم شفیع صاحبہ امیدوار
محترم جناب محمد خان صاحب ممبر یونین کونسل سکنہ کرڈ کالر۔ ایبٹ آباد۔
محترم جناب صوفی غلام حسن صاحب ادارہ تدریس القرآن۔ ایبٹ آباد۔
محترم جناب فضل منان صاحب یونیورسٹی بک ایجنسی۔ پشاور
محترم جناب ماسٹر رشید احمد صاحب پسرور
حضرت قاضی محمد یونس بالاکوٹ
محترم جناب مولانا فضل حق صاحب جامع مسجد ہشت نگری گیٹ پشاور

محترم جناب میاں محمد یوسف شاہ صاحب دوکاندار گڑھی حبیب اللہ۔
محترم جناب حکیم عبدالخالق قریشی یونانی شفاخانہ تربیلہ۔ ضلع ہزارہ۔
محترم جناب صوفی شیخ عبدالحمید صاحب آڑھتی و رئیس شام کوٹ تحصیل چونیاں ضلع لاہور
محترم جناب ملک عبداللہ صاحب مدیر امروز لاہور
محترم جناب شہید السلام عربی ٹیچر ہائی سکول بکوٹ۔ ضلع ہزارہ۔
محترم المکرم فخر سرحد جناب ملک امیر عالم صاحب اعوان ایڈیٹر ترجمان سرحد پشاور
محترم المکرم جناب ماسٹر خان گل صاحب منظور عام کتب خانہ قصہ خوانی بازار پشاور شہر
محترم جناب خان عزیز الرحمٰن خان صاحب گڑھی حبیب اللہ خان۔
محترمہ سرور ی عرفان کراچی
ملک نصر اللہ خان صاحب ہشت نگری۔ پشاور
حضرت مولانا حافظ محمد رمضان صاحب بھیروی راولپنڈی۔
حضرت مولانا بشیر احمد صاحب ہزاروی سرگودھا
حضرت مولانا عبدالمالک صاحب مدرس مدرسہ فرقانیہ راولپنڈی کرتار پورہ
حضرت مولانا محمد الیاس صاحب خالدی مطر سلیمہ ہزارہ۔
عزیزم محمد یعقوب چک ۱۲ شیخوپورہ
حضرت مولانا قاضی عطاء اللہ صاحب ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں۔
جناب حافظ محمد عثمان صاحب۔ سیالکوٹ
شیخ احمد دین صاحب سابق صدر احرار "
جناب خواجہ عبدالرؤف سابق سالار "
جناب خواجہ احمد دین صاحب "
حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر علماء سرحد طورو۔ ضلع مردان۔
مولانا قاری محمد شفیع صاحب چک رام داس ضلع سرگودھا۔
سردار محمد شفیع صاحب سابق سالار اعظم عثمان دی الائیج لاہور
حضرت مولانا مفتی سیاح الدین صاحب کاکاخیل مدرسہ اشاعت الاسلام۔ لائل پور
حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب صدر راولپنڈی

حضرت مولانا فتح خاں صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں
حضرت مولانا عبدالشکور صاحب طوروی فاضل السنہ شرقیہ پنجاب یونیورسٹی۔ لاہور و فاضل مظاہر علوم سہارنپور مدرس عربی اسلامیہ ہائی سکول۔ کوئٹہ۔
برادر محترم عبدالرحیم صاحب بجنوری گورنمنٹ کنٹریکٹر۔ فقیر آباد۔ جیل روڈ۔ کوئٹہ
مولانا غلام محمد صاحب نائب امیر نظام العلماء ٹانک ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خاں ساکن غزہ گل بازار
جناب سید مخدوم شاہ صاحب جوزی (سابق احرار لیڈر) کوہاٹ شہر
حضرت مولانا عبدالحق صاحب مہتمم دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک۔
مولانا عبدالمجید صاحب خطیب ڈرال نمبر ۶۲۶ ضلع شیخوپورہ۔
برادرم عبدالعزیز صاحب فرسٹ ڈکلیشن ایجنٹ سرگودھا۔
چوہدری شیر علی گوجر ساکن موچی ۔ الاضلاع مظفر گڑھ
مولانا خلیل الرحمٰن صاحب بجالی ہزارہ عالی بعد سرائے گوجرانوالہ
مولانا فضل الرحمٰن صاحب دیواہ " " "
مولوی عزیز الرحمٰن صاحب جہیشی " " "
مولوی محمد یعقوب صاحب ہبرالی " " "
مولوی محمد سعید صاحب بجالی " " "
حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب چکوال۔ ضلع جہلم
جناب ارشاد محمد صاحب بکر مرچنٹ صدر بازار گمالیہ۔ ضلع لائل پور۔
مولانا محمد حنیف صاحب امام مسجد مرکزی کوہ مری۔ ضلع راولپنڈی۔
جناب میاں صالح محمد صاحب عرف بزرگ ایس۔ وی ٹیچر سیال تحصیل تلہ گنگ۔
محترم حافظ حکیم محمد تقی الدین صاحب حاذق دواخانہ یارحوتی۔ مردان
جناب حافظ محمد ایوب صاحب۔ بیت الحرام مکہ مکرمہ مردان
جناب حافظ محمد یوسف صاحب بازار شہیداں مردان
مولانا حافظ محمد جان صاحب امام مسجد حسن۔ چوک نمک منڈی۔ پشاور
حضرت مولانا حامد میاں صاحب مہتمم جامعہ مدنیہ نیلا گنبد۔ لاہور۔
جناب ماسٹر غلام ربانی صاحب مسجد کنگرہ۔ مانسہرہ
مولانا محمد عنایت اللہ صاحب بحد دی خطیب جامع مسجد خاکسار منزل۔ مردان
جناب سلطان محمد صاحب غازی کونسلر یونین کمیٹی اوکاڑہ۔
محترم حبیب احمد صاحب ثناء اللہ صاحب وغیرہ چنیوٹ
مولوی محمد فرقان صاحب مدرسہ حنفیہ تعلیم القرآن جامع مسجد مہاجرین کالا گوجراں ضلع جہلم۔

حاجی محمد نعمان صاحب۔ بفہ۔ ہزارہ
مولانا مفتی ضیاء الحسن صاحب دار السلام منٹگمری
مولانا حکیم جان محمد صاحب آزاد جھنگ صدر
جناب محمد امیر ملک صدر انجمن حمایت الاسلام و ترقی تعلیم علاقہ سوان۔ چونترہ۔
جناب ملک نصر اللہ جان صاحب اعوان مہتمم اسلامیہ ماڈرن اسکول۔ پشاور شہر
محترم آزاد صاحب۔ ہری پور۔ ہزارہ
مولانا قاضی محمد احمد صاحب کنج جدید ایبٹ آباد
مولانا جان محمد صاحب اباخیل۔ لکی مروت نائب امیر نظام العلماء ضلع بنوں۔
حضرت مولانا پیر محمد کامران صاحب رجوعیہ تحصیل ایبٹ آباد۔ ہزارہ
جناب خان فضل محمد خان صاحب خاکوانی بنگلہ ۹۔ شہر بہاولپور
مولانا محمد یوسف صاحب ساکن بٹلے علاقہ دیشان (آزاد) ضلع ہزارہ۔
مولوی محمد ذاکر صاحب امام مسجد میاں گاں ابراہیم زئی و میر اکبر شاہ میاں ممبر کونسل دوسرا حاجی ہمنشین و ڈاکٹر جمال شاہ۔ ابراہیم زئی
حضرت مولانا مفتی محمد امین گل صاحب صدر مدرس دار العلوم ٹل۔ ضلع کوہاٹ۔
عزیز القدر محمد یعقوب۔ بازار جہانگیر پورہ پشاور۔
مولانا مفتی عبدالمتین صاحب ضلع پونچھ آزاد کشمیر۔ حال پلندری۔
محترم ڈاکٹر احمد سعید صاحب کمال مدرسہ خدام القرآن بیرے شاہ براستہ صادق آباد ضلع رحیم یار خاں
مولانا مفتی محمد یوسف صاحب مدرس دار العلوم حقانیہ۔ اکوڑہ خٹک۔
محترم ماسٹر غلام نبی صاحب بھکر ضلع میانوالی
جناب حکیم مولانا سید الابرار صاحب پی فاضل دار العلوم سرحد پشاور۔
مولانا حافظ محمد صادق صاحب سرگودھا۔
مولوی مظفر اقبال صاحب راولپنڈی
مولانا حافظ عبدالمجید صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء سکھر۔ جناح کلاتھ مارکیٹ۔
احباب تنگی بتوسط امیر نظام العلماء علاقہ تنگی چارسدہ۔
حضرت مولانا منظور احمد صاحب مہتمم دار العلوم چنیوٹ۔ ضلع جھنگ۔
جناب میر عبداللہ خان صاحب میانوالی رکن نظام العلماء
مولانا عبدالمتین صاحب مدرس قوت الاسلام حیدرآباد سندھ محلہ غریب آباد
حضرت مولانا قاضی محمد سعید صاحب خطیب شاہی مسجد کہروڑ پکا۔ ضلع ملتان۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی طرف سے

اظہار تشکر

سینکڑوں احباب اور بزرگوں کی طرف سے قومی اسمبلی کے انتخاب میں میری کامیابی پر مبارکباد کے خطوط اور تار موصول ہوتے ہیں ۔ ہر چند کوشش کی کہ سب کو شکریہ کے خطوط لکھوں لیکن مشاغل اور مصروفیات کی کثرت نے مجبور کر دیا کہ اخبار کی وساطت سے کام لوں ۔ مجھے یقین ہے کہ ملک بھر کے بزرگانِ دین اور احباب کی مخلصانہ دعائیں میرے ساتھ رہی ہیں ۔ ان کے اس قلبی تعلق اور عمیق محبت کا تہِ دل سے شکر گزار ہوں ۔ میں سب حضرات سے اس دعا کی درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ان نیک مقاصد میں کامیابی فرمائے جن کے لئے میں پارلیمنٹ کا رکن منتخب ہوا ہوں ۔ میں انشاءاللہ مقدور بھر کوشش کرونگا کہ کتاب و سنت اور اسلاف کے اجتہادات کے مطابق قوانین طے کراؤں اور اور رائج الوقت غیر اسلامی قوانین کو منسوخ کرائیں ۔ میری یہ کوشش ہوگی کہ پاکستانی معاشرہ اسلامی اصول پہ استوار ہو ۔ اور اس ملک میں فواحش و منکرات کا کامل انسداد ہو ۔"

مفتی محمود (صاحب) ممبر قومی اسمبلی پاکستان

مودودی امیدوار کی ضمانت ضبط

ضلع ہزارہ کے حلقہ ۲ میں مولانا غلام غوث صاحب کی متوقع کامیابی کے خوف سے مولانا کے ہوشیار مخالفین نے مولانا کے گاؤں وبلی کے ووٹ خراب کرنے کے لئے بالاکوٹ کے ایک نام نہاد مولوی کو اکسا کر الیکشن میں کھڑا کر دیا ۔ امیدوار مذکور نے "اسلامی اصولوں کی سربلندی" کا خوشنما نعرہ لگا کر مولانا صاحب کی کامیابی کو تارپیڈو کرنے کے لئے بہت ہاتھ پاؤں مارے ۔ مگر سید احمد شہید بریلوی کے مدفن کی سرزمین کے غیور و دیندار مسلمان اسلام دشمن مار آستینوں کو خوب پہچانتے تھے ۔ کسی نے بھی منہ نہ لگایا اور کل پندرہ ووٹ امیدوار مذکور کو ملے ۔ جبکہ ضمانت بچانے کے لئے کم از کم بیس ووٹوں کی ضرورت تھی ۔ چنانچہ اس مودودی صالح کی ضمانت بھی ضبط ہو گئی ۔　　(نامہ نگار)

شیرِ سرحد کا بفہ میں شاندار استقبال

بفہ ۔ شیرِ سرحد فخرِ ہزارہ مجاہد جلیل حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ نظام العلماء بعد ظہر بفہ پہنچے ۔ مسلمانانِ مانسہرہ نے چار خوبصورت کاروں کا جلوس بفہ پہنچایا ۔ بفہ سے دو میل باہر مسلمانانِ بفہ و مضافات کا بیس ہزار کا مجمع استقبال کے لئے موجود تھا ۔ اس بے پناہ ہجوم میں جلوس کا انتظام بہت مشکل تھا مگر منتظمین نے بصد مشکل مولانا کو دو گھنٹہ کی جدوجہد کے بعد جلسہ گاہ تک پہنچایا ۔ سرحدی روایات کے مطابق رائفلوں، ریوالوروں اور بندوقوں اور گولوں کے بے شمار دھماکے کئے گئے ۔ راستہ میں جگہ جگہ مولانا کے جلوس پر پھولوں کی بارش کی گئی جلسہ گاہ میں انسانوں کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر موجزن تھا حضرت مولانا اور خان بیرسٹر نے مفصل تقریریں کیں ۔ جلسہ کے ختم ہونے پر مسلمانانِ بفہ نے مولانا کے مہمانوں کی پُرتکلف چائے سے تواضع کی ۔　　(محمد شمس الدین از درویش)

بقیہ صفحہ دوم

ممدوح صرف مناظر و مصنف ہی نہیں بلکہ علماء راسخین میں سے تھے ۔ نامور اصحاب درس کی سی ٹھوس علمی استعداد اور اپنے دائرہ میں مطالعہ بہت وسیع تھا اسی کے ساتھ قدرت نے حافظہ بینظیر دیا تھا ۔ راقم سطور نے اپنی عمر میں بہت کم حضرت ایسے قوی الحافظہ دیکھے ہیں سلامتی فہم کے ساتھ ذہانت و ذکاوت سے بھی اللہ تعالیٰ نے حصہ وافر عطا فرمایا تھا، ان سب چیزوں کے جمع ہو جانے کی وجہ سے خالص علمی حیثیت سے بھی مولانا کا مقام بہت بلند تھا ـــــ علوم دین کے مختلف شعبوں میں سے علم قرآن سے خاص شغف تھا، آپ کا سلسلہ تفسیر آیات آپ کے تدبر فی القرآن کی زندہ اور باقی رہنے والی شہادت ہے ۔ (باقی)

حیات طیبہ پہ مولانا محمد یعقوب صاحب مہتمم مدرسہ نے ایک بصیرت افروز تقریر کی ۔ اسی اجتماع میں حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی روح پر فتوح پر ختم قرآن کریم کر کے ایصال ثواب کر دیا گیا اور آخیر میں حضرت کے لئے دعائے مغفرت و بلندی درجات کر دی گئی ۔ اللھم انزلہ المنزل المقرب ۔

عبداللہ شاہ مدرس مدرسہ دار الھدیٰ تیگی

تیگی گر گینہ بلوچستان

حضرت جامع شریعت و طریقت مولانا حماد اللہ صاحب ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کے وفات حسرت آیات کی اطلاع ملتے ہی علی الصباح مدرسہ عربیہ دار الھدیٰ گر گینہ میں تعطیل ہوئی اور حضرت کے

ناظرین

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں ۔

ناظم

از دار الافتاء مفتی ضلع پونچھ راولاکوٹ

مسمات مجمل جان عرف دل جان دختر شیر عالم خان ۔ قوم سدھن ساکنہ کہالہ تحصیل پلندری سائلہ

بنام

جان محمد خان ولد فرمانا قوم سدھن ساکن گلہ ناہلیاں تحصیل پلندری

مسئول علیہ

تنسیخ نکاح بوجہ تعنت فی النفقہ

مقدمہ عنوان بالا مسئول علیہ کے خلاف دار الافتاء ہذا میں پیش ہو چکا ہے ۔ پیادہ کی رپورٹ ہے کہ مسئول علیہ گھر موجود نہیں ہے ۔ بلکہ عرصہ ہوا گھر سے چلا گیا ہوا ہے ۔ اور واپس نہیں آیا ۔ معمولی طریق سے اس کی تعمیل ہونی مشکل ہے لہٰذا بذریعہ اشتہار اس کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ مقدمہ عنوان بالا کی جوابدہی کے لئے اصالتاً و مختاراً حاضر آ کر جوابدہی کرے تاریخ ۱۰-۶-۶۲ مقرر ہو چکی ہے بصورت عدم حاضری کارروائی یکطرفہ عمل میں لا کر فتویٰ جاری کر دیا جائے گا ۔

دستخط مفتی ضلع پونچھ (مہر دار الافتاء)

احادیث صحیحہ بروایت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(آخری قسط)

ایم عبد الرحمٰن صاحب لدھیانوی۔ پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ

(۵۲) مجھے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ تم جا کر کہہ دو کہ جو شخص اس بات کی گواہی دے کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ جب میں چلا تو راستہ میں حضرت عمر (رضی اللہ عنہ) مل گئے الخ (ابو یعلیٰ) (یہ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے محفوظ ہے نہ ابوبکر سے)

(۵۳) میری امت کے دو گروہ جنت میں داخل نہیں ہونگے مرجیہ و قدریہ (دارقطنی)

(۵۴) اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو احمد۔ نسائی۔ ابن ماجہ)

(۵۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کام کرنے کا ارادہ فرماتے تو یہ دعا کرتے "الٰہی اس کام کو میرے لئے پسند کر اور اختیار فرما" (ترمذی)

(۵۶) دعائے دین۔ اللّٰھمّ فارج الھمّ الخ (بزار حاکم)

(۵۷) جو جسم حرام سے پرورش پائے تو اس کے لئے آگ ہی بہتر ہے۔ ایک روایت میں اس طرح ہے کہ جس جسم کی حرام غذا ہو وہ جنت میں داخل نہیں ہو گا (ابو یعلیٰ)

(۵۸) جسم کا ہر ایک حصہ تیری زبان سے شکایت کرے گا (ابو یعلیٰ)

(۵۹) نصف شعبان کی شب کو اللہ تعالیٰ پہلے آسمان پر تشریف لاتے ہیں اور ہر شخص کو اس رات سوائے کافر اور کینہ ور کے سب کو بخشتے ہیں (دارقطنی)۔

(۶۰) دجال مشرق میں خراسان سے ظاہر ہو گا اور اس کے ساتھ دوسری قومیں بھی ہونگی جن کا منہ ان ڈھالوں کی طرح ہو گا جو بیچ میں سے بلند اور کناروں پر سے پست ہوں۔ ترمذی ابن ماجہ۔

(۶۱) مجھ پر خدا کا اتنا بڑا احسان ہے کہ میں قیامت میں ستر ہزار آدمی بغیر حساب کے داخل کراؤں گا۔

(۶۲) حدیث شفاعت اور انبیاء علیہم السلام کا میدان قیامت میں ترددِ ذہنی

(۶۳) کہ لوگ ایک میدان کی طرف چلیں اور انصار دوسرے میدان کی طرف۔ تو میں انصار کے ساتھ رہوں گا۔

(۶۴) قریش اس امت کے امیر ہیں ان کے نیک نیکوں کے تابع ہیں۔ اور فاجر فاجروں کے (احمد)

(۶۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کے متعلق وصیت فرمائی ہے کہ ان کے نیک آدمیوں کو قبول کرو اور بروں سے درگزر کرو۔ (بزار طبرانی)

(۶۶) عمان کی نسبت حضور نے فرمایا ہے کہ وہاں عرب کے لوگوں میں سے ایک قبیلہ رہتا ہے جب امیر کا ایلچی وہاں گیا تو عمان والوں نے اس کے تیر مارے نہ پتھر۔ احمد۔ ابو یعلیٰ۔

(۶۷) ایک دن جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایسی جگہ گزرے جہاں امام حسن رضی اللہ عنہ دوسرے بچوں کے ساتھ کھیل رہے تھے آپ نے ان کو اپنے کندھوں پر بٹھا کر فرمایا کہ ان کی صورت بہ نسبت حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ملتی ہے (بخاری)

(۶۸) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ملتی ہے (بخاری)

(۶۹) پانچویں مرتبہ چور قتل کیا جائے (ابو یعلیٰ۔ دیلمی)

(۷۰) حدیث دفن احمد طیالسی و طبرانی

(۷۱) ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ہم نے اچانک کوئی چیز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہٹاتے ہوئے دیکھا حالانکہ دہاں کوئی چیز معلوم نہیں ہوتی تھی۔ میں نے عرض کیا کہ حضور! کیا تھا؟ آپ نے فرمایا کہ دنیا تھی الخ (بزار۔ ابن کثیر) دوسری احادیث اسی کی مثل ہیں۔

(۷۲) اہل قدر کو اس وقت تک قتل کرو جب تک ان میں کا ایک آدمی بھی باقی ہے (طبرانی) (۷۳) جو گھر بناؤ اس کو دیکھ لو۔ جس زمین میں رہتے ہو اور جس راستہ سے چلتے ہو اس کو دیکھ لو جس زمین میں رہتے ہو اور جس راستہ سے چلتے ہو اس کا بھی معائنہ کرو۔ (دیلمی) (۷۴) مجھ پر بہت درود بھیجا کرو کیونکہ میری قبر پر خداوند تعالیٰ نے ایک فرشتہ مقرر کیا ہے میری امت کا جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو مجھ سے وہ فرشتہ کہتا ہے کہ اس وقت فلاں بن فلاں نے آپ پر درود بھیجا ہے۔ (دیلمی)

ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک کفارہ ہو جاتا ہے اور غسل بھی جمعہ کے دن کفارہ ہے الخ (عقیلی)۔

(۷۶) جہنم کی گرمی میری امت پر حمام کی گرمی جیسی ہے۔ (طبرانی)

(۷۷) اپنے آپ کو جھوٹ سے بچاؤ۔ کیونکہ جھوٹ ایمان سے دور کرنے والا ہے (ابن لال)

(۷۸) جو شخص جنگ بدر میں حاضر ہوا ہو اس کو جنت کی بشارت دیدو۔ (دارقطنی)

(۷۹) دین خداوند تعالیٰ کا ایک بہت بڑا بھاری جھنڈا ہے۔ ایک شخص میں طاقت ہے کہ اس کو اٹھا سکے۔ (دیلمی)

(۸۰) حدیث فضیلت سورۂ یٰسین (دیلمی)

(۸۱) [illegible] جو متواضع ہو وہ زمین پر اللہ کا سایہ ہے اور اس کا نیزہ ہے اس کو دن رات میں ستر صدیقوں کا ثواب ملتا ہے۔ ابو الشیخ عقیلی۔ ابن حبان۔

(۸۲) موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے عرض کیا کہ اس شخص کو کیا جزا ملے گی جو مصیبت زدہ عورت کی تسلی کرتا ہے حکم ہوا کہ میں اس کو اپنے سایہ میں رکھوں گا۔ ابن شاہین دیلمی۔

(۸۳) الٰہی اسلام کو عمر بن خطاب سے تقویت بخش (طبرانی)

(۸۴) کوئی جانور شکار نہیں ہوتا نہ کوئی خاردار درخت کٹتا ہے نہ کسی درخت کی جڑ کٹتی ہے مگر قلت تسبیح سے۔

(۸۵) اگر میں تم میں نبی ہو کر نہ آتا تو عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ہوتے۔

(۸۶) اگر جنتی کسی چیز کی تجارت کرتے تو کپڑے کی کرتے۔ (ابو یعلیٰ)

(۸۷) جو شخص باوجود اپنے امام کے موجود ہونے کے اپنے لئے یا کسی دوسرے کے واسطے خروج کرے اس پر خدا کی اور اس کے فرشتوں کی اور آدمیوں کی لعنت ہے۔ اس کو قتل کر ڈالو (دیلمی)

(۸۸) جو شخص مجھ سے علم یا حدیث لکھے جب تک وہ علم یا حدیث اس کے پاس محفوظ ہے اس وقت تک اس کو ثواب ملتا رہے گا (حاکم)

(۸۹) جو شخص خدا کے راستہ میں بیمار ہو گا خداوند تعالیٰ قیامت کے روز اس سے خرچ کے متعلق سوال نہ فرمائیں گے۔ (طبرانی)

(۹۰) جو شخص جہنم سے بچنا اور خداوند تعالیٰ کے سایہ میں آنا چاہے اسے چاہیے کہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے بلکہ رحم کرے۔ ابن لال) ابن حبان۔ ابو الشیخ۔

(۹۱) جو شخص فی سبیل اللہ کسی کی حاجت پوری کر دے اگرچہ اس روز کوئی گناہ بھی کرے مگر خداوند تعالیٰ اس کو اس روز کا اجر عطا کر دیں گے (دیلمی)

(۹۲) جس قوم نے جہاد ترک کیا وہ قوم عذاب میں پھنس گئی (طبرانی)

(۹۳) افترا کرنے والا جنت میں داخل نہیں ہو گا۔

(۹۴) کسی مسلمان کی حقارت مت کرو کیونکہ ادنیٰ درجہ کا مسلمان بھی خداوند تعالیٰ کے نزدیک بڑا رتبہ رکھتا ہے۔

(۹۵) خدا تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اگر تم میری رحمت کی امید رکھتے ہو تو میری خلقت پر رحم کرو۔ ابو الشیخ ابن حبان دیلمی۔

(۹۶) حدیث ذاد ابو نعیم۔

(۹۷) کفی وکف علی انا آخر۔ شیطان سے پناہ مانگنے میں غفلت نہ کرو کیونکہ تم اگرچہ اس کو نہیں دیکھتے مگر وہ تم سے غافل نہیں ہے (دیلمی)

(۹۹) جس شخص نے محض خداوند تعالیٰ کے لئے مسجد تعمیر کرائی خدا تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے (طبرانی)

(۱۰۰) جو شخص ادرک، خبیثہ ترکاریوں پیاز لہسن کو کھائے وہ مسجد میں نہ آئے۔ (طبرانی)

(۱۰۲) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کا ایک اونٹ ھدیہ کیا۔ (ائمہ)

(۱۰۳) حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ (ابن عساکر)

(از تاریخ الخلفاء۔ علامہ جلال الدین سیوطی)

مسلمان بیوی

(از حضرت مولٰنا محمد ادریس صاحب ۔ انصاری)

(قسط ۱)

ہم نے انسان کو اپنے ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیا ۔ اس کی ماں نے اس کو بڑی مشقت کے ساتھ پیٹ میں رکھا اور تکلیف برداشت کرکے اسے جنا اور اس کے حمل کا اور اس کے دودھ چھڑانے کا زمانہ تیس مہینے میں پورا ہوتا ہے ۔ اے میرے پروردگار مجھے توفیق عطا فرما کہ میں تیری اس نعمت کا شکر بجا لاؤں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر انعام فرمائے ہیں اور یہ کہ میں ایسے نیک اعمال کروں جن سے تو راضی ہو جائے اور تو میری اولاد میں بھی (یہ) صلاحیت پیدا فرما اور میں آپ کی جناب میں رجوع کرتا ہوں اور میں فرماں بردار ہوں ۔

(پارہ ۲۶ رکوع ۲)

اس آیت میں گزشتہ آیت کی طرح والدہ کا حق زیادہ فرمایا کہ کئی مہینے حمل میں رکھا اور اس بوجھ کو اٹھائے اٹھائے پھرتی رہی اور کیسی کیسی صعوبتیں برداشت کرتی رہی ۔ اور دو سال تک اپنی چھاتی سے لگا کر دودھ پلاتی رہی اور ہر طرح کی نگہداشت کرتی رہی اپنی آسائش و راحت کو اس کی آسائش و راحت پر قربان کرتی رہی اور باپ بھی بڑی حد تک ان تکلیفوں میں شریک رہا اور سامانِ تربیت فراہم کرتا رہا ۔ اس میں شک نہیں یہ سب کام فطرت کے تقاضے سے ہوتے ہیں ۔ مگر اسی فطرت کا تقاضہ یہ بھی ہے کہ اولاد ماں باپ کی شفقت و محبت کو محسوس کرے اور ان کی محنت اور ایثار کی قدر کرتے ہوئے ان کی شکر گزاری اور فرمانبرداری کرے اور کئی جگہ قرآن پاک میں اس کی تاکید ہے

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ منبر پر چڑھتے ہوئے پہلی سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین ۔ پھر دوسری سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین ۔ پھر تیسری سیڑھی پر قدم رکھ کر فرمایا آمین ۔ جب آپ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے تشریف لائے تو صحابہؓ نے دریافت فرمایا ۔ آج خلاف معمول آپ نے منبر پر چڑھتے ہوئے ہر سیڑھی پر آمین فرمایا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیل علیہ السلام میرے سامنے آئے ہوئے تھے ۔ جب میں نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو جبرئیل علیہ السلام نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس نے رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور پھر بھی اس کی مغفرت نہ ہوئی ۔ میں نے کہا آمین ۔ دوسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے آپ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ پڑھے ، میں نے کہا آمین جب تیسری سیڑھی پر قدم رکھا تو فرمایا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھاپے کو پہنچے اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں ۔ میں نے کہا آمین " اس حدیث شریف میں جبرائیل علیہ السلام نے تین شخصوں کی ہلاکت کی بددعا مانگی اور اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آمین فرمائی ۔ تو اب آپ سمجھ لیجئے کہ یہ بددعا کتنی سخت ہو گئی ۔ اوّل تو جبرئیل علیہ السلام کی ہی بددعا کیا کم تھی ۔

ایک حدیث میں ہے جنت کے دروازوں میں سے بہترین دروازہ باپ ہے تیرا جی چاہے اس کی حفاظت کر یا اس کو ضائع کر دے ۔ ایک صحابی نے دریافت فرمایا والدین کا کیا حق ہے ۔ آپ نے ارشاد فرمایا تیرے لئے جنت ہیں یا جہنم یعنی ان کی رضا تیرے لئے جنت کا باعث ہے اور ان کی ناراضگی تیرے لئے جہنم کا ذریعہ ہے ۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے سوا تمام گناہوں کو جس قدر چاہیں معاف فرما دیتے ہیں ۔ مگر والدین کی نافرمانی کا وبال مرنے سے پہلے بھی اور مرنے کے بعد بھی پہنچاتے ہیں ۔ (باقی)

اطلاع

بعض حضرات ماہوار چندہ ارسال فرما کر رسالہ کی خریداری کے خواہشمند ہوتے ہیں ۔ ان کی اطلاع کیلئے گذارش ہے کہ پرچہ ششماہی سے کم مدت کیلئے جاری نہیں کیا جاتا ۔ (مینیجر)

مسلمان بچوں کی تربیت

(مولٰنا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دار العلوم ۔ دیوبند)

(قسط ۹)

اولاد کی بددعا کی ممانعت

حدیث شریف میں اسی وجہ سے اولاد کے لئے بددعا کرنے سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے اور خود اپنے لئے بھی ۔ اس لئے کہ خدانخواستہ اگر وہ وقت قبولیت کا ہوا تو پھر پوری زندگی تباہ ہو کر رہ جائے گی ۔

حدیث شریف میں جریج کا واقعہ منقول ہے کہ وہ ایک زبردست عابد تھے الگ تھلگ اپنی ایک عبادت گاہ بنا رکھی تھی جس میں دن رات خدا کی یاد میں مشغول رہتے تھے ۔ ایک دن ان کی ماں ایسے وقت پہنچی جب یہ بیچارے نوافل میں مشغول تھے ۔ ماں نے نام لے کر آواز دی ۔ یہ آواز ان کے کان سے ٹکرائی بھی اور انہوں نے جان بھی لیا کہ یہ میری محترم امّاں کی آواز ہے مگر عبادت کی مشغولی کی وجہ سے خاموش رہ گئے اور جی نہ چاہا کہ عبادت مولیٰ درمیان میں چھوڑ دی جائے ۔ ان کی ماں نے دستور کے مطابق تین دفعہ پکارا ۔ جب جواب نہ ملا تو ان کی ماں کو غصہ آگیا اور ان کی زبان سے یہ کلمات نکل گئے

" اے اللہ ! جب تک یہ زناکار عورتوں کا منہ نہ دیکھ لے اسے موت نہ دے "

ماں کی بددعا کا اثر ایک عابد کے حق میں

یہ کہا اور واپس ہو گئیں خدا کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ بددعا ان پر پڑ کر رہی ۔ بنی اسرائیل میں جریج کی عبادت و ریاضت بے انتہا مشہور تھی اور یہ خود بہت مقبول ۔ آخر ہوا یہ کہ اس زمانہ کی مشہور حسینہ ان کی آزمائش کے پیچھے پڑ گئی ۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو اس کے شر سے ہر طرح محفوظ رکھا ۔ آخر کار اس حسینہ نے ایک چرواہا سے اپنا منہ کالا کیا جو اسی گرجا کے زیر سایہ رہا کرتا تھا ۔ اتفاق کی بات کہ اس نطفہ حرام سے حسینہ کو حمل ٹھیر گیا ۔ اور جب بچہ پیدا ہوا تو ان بے گناہ عابد درویش کے سر الزام ڈالا ۔ لوگوں کو معلوم ہوا تو پھر کیا کہنا ۔ انہوں نے اس افواہ پر یقین کر لیا اور بغیر تحقیق سارے کے سارے اس غریب کے گرجا میں گھس آئے جس قدر مار پیٹ سکتے تھے سب کیا اور آخر میں گرجا مسمار کر دیا ۔ اس درویش باخدا نے گھبرا کر لوگوں سے پوچھا آخر ماجرا کیا ہے ، کہ تم سب پاگل بنے ہوئے ہو ، ان کو بتایا گیا کہ فلاں زانیہ عورت کو بچہ پیدا ہوا ہے اور وہ کہتی ہے کہ تمہارا ہے ، انہوں نے پوچھا وہ بچہ جو پیدا ہوا کہاں ہے اسے لے آؤ ۔ وہ لینے گئے ۔ یہ نماز کی نیت باندھ کر خدا کے آگے کھڑے ہو گئے نماز پوری کر چکے تو دیکھا نوزائیدہ بچہ لایا جا چکا ہے جو ابھی چند دنوں کا تھا ۔ جریج درویش نے بچہ کو مخاطب کرکے پوچھا اپنے باپ کا نام بتاؤ ۔ اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ اسے فوراً گویائی عطا ہوئی اور اس نے کہا فلاں نامی چرواہا ۔ اس نوزائیدہ بچے کی یہ آواز سن کر سارا مجمع سکتہ میں آگیا اور جریج کی اس کرامت سے بے حد متاثر ہوا ۔ سبھوں نے معافی چاہی اپنی غلطی کا اعتراف کیا اور اجازت چاہی کہ اس گرجا کو ہم سب مل کر سونے کا بنا دیں ۔ درویش نے کہا نہیں جیسا تھا ویسا ہی ۔ (ریاض الصالحین ص ۱۴۲ عن الصحیحین)

الادب المفرد میں یہ بھی ہے کہ زانیہ کا نام سن کر جریج مسکرا اٹھے اور بعد میں لوگوں کے پوچھنے پر بتایا کہ یہ محترمہ ماں صاحبہ کی بددعا کا نتیجہ ہے اور کچھ نہیں ۔

غور کیجئے کہ غصہ کی حالت میں ماں کی زبان سے جو بات نکل گئی تھی وہ ایسے مرتاض و عبادت گزار بیٹے پر بھی پڑ کر رہی اور انہوں نے محسوس کیا کہ ماں کی بددعا نے اس انجام تک پہنچایا ہے ۔ (باقی)

دینی مدارس

مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر

مورخہ ۵ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ بروز جمعرات حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم وفاق المدارس العربیہ پاکستان و ممبر قومی اسمبلی پاکستان مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ رجسٹرڈ بھکر ضلع میانوالی میں تشریف لائے آپ نے مدرسہ کا معائنہ فرما کر بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور اپنے دست مبارک سے مدرسہ کی کتاب المعائنہ پر مندرجہ ذیل تاثرات درج فرمائے :۔

آج بتاریخ ۵ ذی الحجہ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء احقر مدرسہ عربیہ دارالہدیٰ بھکر میں حاضر ہوا ۔ مدرسہ کے جملہ رجسٹرات متعلقہ تعلیمات و مالیات معائنہ کئے ۔ الحمد للہ رجسٹرات کی باقاعدگی بہت پسند آئی ۔ حاضری طلبا ، حاضری مدرسین رجسٹر داخل خارج اور آمد و خرچ کے اندراجات آج کی تاریخ تک بالکل درست تھے ۔ طلبا کی تعداد بھی کافی ہے ۔ مدرسہ ھذا کی اس کیفیت کو دیکھ کر قلب کو مسرت ہوئی ۔ اس دور نامسعود میں جبکہ ہر طرف سے فتنوں کے طوفان اٹھے ہوتے ہیں ۔ اس طرح کے دینی مدارس کا وجود ایک نعمت جلیلہ ہے جس کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے ۔ حضرت مولانا عبداللہ صاحب صدر مدرس کی مساعی جمیلہ قابل قدر ہیں ۔ بھکر کی سرزمین میں اس طرح کے علمی چشمہ کا جاری کرانا کارکنان مدرسہ کے لئے دنیا و آخرت کے ثواب کا ذریعہ ہے ۔ اللہ تعالیٰ کارکنان مدرسہ ، مدرسین طلبا سب کو خلوص نیت اور مزید ہمت کی توفیق بخشے ۔ مدرسہ ہذا وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے ملحق ہے اور باقاعدگی سے وفاق کی ہدایات پر عمل کرتا ہے مسلمان اور اہل خیر حضرات کو مدرسہ کے تعاون کی طرف متوجہ کرتا ہوں ۔ قوی امید ہے کہ ان کے اموال طیبہ یہاں صرف ہو کر صحیح مصرف پر خرچ ہوں گے ۔ اللھم انصر الاسلام والمسلمین وایدھم

وانا الاحقر الافقر محمود عفا اللہ عنہ

صدر مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان ۔

۵ ذی الحجہ ۸۱ھ ناظم وفاق المدارس عربیہ پاکستان

(المرسل سید مہدی حسن شاہ محرر دارالہدیٰ بھکر)

مدرسہ معین الاسلام عیسیٰ خیل

ہمارا مدرسہ معین الاسلام عیسیٰ خیل ضلع میانوالی ۔ جامع مسجد بازار والی ۔ تقریباً ۲۰ سال سے اسلام کی خدمت کر رہا ہے ۔ بہت سے علما کرام نے یہاں سے علم حاصل کیا ہے ۔ لیکن خدا کے فضل سے کبھی اس کے طلبا چندے کے محتاج نہیں ہوئے ۔ بلکہ مقامی لوگوں کی مدد سے چلتا رہا ۔ اب چونکہ اس سال فصل کی حالت بڑی ناقص ہے ۔ اس لئے درخواست پیش کی جاتی ہے ۔ کہ کچھ نہ کچھ مدرسہ کی مدد فرما کر دینی علم کو ترقی عطا فرما دیں ۔ بڑی مہربانی ہوگی ۔ (سمیع اللہ طالب علم)

للہ شریف میں تبلیغی جلسہ

بتاریخ ۵ / ۶ جون ۶۲ء مطابق یکم و دو محرم الحرام ۸۲ھ بروز منگل ۔ بدھ بڑے تزک و احتشام سے منعقد ہو رہا ہے ۔ جس میں شرکت کرنے والے زعماء کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں ۔

(۱) حافظ سید عطاء المنعم صاحب ابوذر بخاری ابن امیر شریعت ۔ ملتان ۔

(۲) مولانا محمد علی صاحب جالندھری ۔ مدرسہ تعلیم القرآن ملتان ۔ (۳) قاضی عبداللطیف صاحب اختر شجاع آبادی

(۴) منور حسین صاحب صدیقی مبلغ اسلام فنان

علاقہ کے عوام سے درخواست ہے کہ اس خالص دینی جلسہ میں شرکت فرما کر ثواب دارین حاصل کریں ۔

(ملک محمد فیاض للہ شریف)

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم لائلپور

مدرسہ عربیہ اشاعت العلوم جامع مسجد لائلپور میں یہ خبر معلوم ہو کر بہت صدمہ ہوا اور افسوس ہوا کہ اہلسنت والجماعت کے جلیل القدر باقی عالم اور سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ کے صاحب سلسلہ شیخ حضرت مولانا محمد عبدالشکور صاحب فاروقی نے اس جہان فانی سے عالم آخرت میں رحلت فرمائی بتاریخ ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۸۱ھ یوم دوشنبہ مغرب سے کچھ پہلے ۔

حضرت قدس سرہ کے اہلسنت پر بہت زیادہ احسانات ہیں کہ حضرت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے امت کا تعلق استوار کرنے کے سلسلہ میں بہت زیادہ کام کیا بقول حضرت مولانا محمد الیاس رحمۃ اللہ علیہ وہ امام وقت تھے اللہ تعالیٰ حضرت مرحوم کی حسنات کو قبول فرمائے اور اپنے جوار رحمت میں اعلیٰ جگہ حضرات صحابہ کرام کے ساتھ نصیب فرمائے اور باقیات الصالحات کو تا قیام جاری رکھے ۔ یہاں مدرسہ میں ۵ ذی الحجہ ۱۳۸۱ھ ۱۰ مئی ۱۹۶۲ء بروز پنجشنبہ صبح طلباء اور مدرسین نے ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن پاک کیا ۔ حضرت مولانا مفتی سید سیاح الدین صاحب کاکاخیل نے جناب ممدوح کے فضائل پر تقریر فرمائی اور دعائے مغفرت کی گئی ۔

(مولانا محمد رمضان ناظم مدرسہ)

مدرسہ اشعۃ العلوم سکرنڈ کا ماہانہ جلسہ

مورخہ ۱۳ مئی ۶۲ء مدینہ مسجد شہر سکرنڈ میں مدرسہ اشعۃ العلوم درگاہ اکبری کی طرف سے زیر صدارت حضرت مولانا ابوالحسن سید حاجی علی احمد شاہ صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نہایت شان و شوکت سے گزرا ۔

جلسہ کی کارروائی مولانا نصر اللہ صاحب نے تلاوت قرآن پاک سے شروع فرمائی جس کے بعد حضرت مولانا نذیر حسین صاحب نے اتباع سنت کے موضوع پر نہایت مدلل تقریر فرمائی ۔ اس کے بعد مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن ملتان نے اہمیت دین اور اسلام میں دین کا مفہوم کے موضوع پر تین گھنٹے تک خطاب فرماتے رہے ۔ سامعین نہایت شوق سے تقریر سنتے رہے ۔ اخیر میں حضرت سرتاج الموحدین جامع شریعت و طریقت حضرت آقا ھالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی ترقی درجات کے لئے دعا مانگی گئی ۔ نیز عام مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ مدینہ مسجد کی تعمیر نہایت اشد ضروری ہے ۔ اس لئے اہل ثروت حضرات اپنی خصوصی توجہ اس مدینہ مسجد و مدرسہ اشعۃ العلوم کی طرف ۔ جلسہ سے اختتام فرمائیں

(مولانا محمد صادق ۔ ناظم مدرسہ)

حسن ابدال میں تبلیغی کانفرنس

تنظیم اہل سنت والجماعت حسن ابدال کے زیر اہتمام نویں سالانہ تبلیغی کانفرنس بتاریخ یکم ۔ ۲ ۔ ۳ جون ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ہفتہ ۔ اتوار ۔ زیر سرپرستی بقیۃ السلف حضرت مولانا عبدالحنان صاحب جامع مسجد نعمانیہ محلہ اندرون میں منعقد ہو رہی ہے جس میں مندرجہ ذیل علمائے کرام و مشائخ عظام قرآن و سنت کی روشنی میں اپنے مواعظ حسنہ سے مستفید فرمائیں گے

حافظ الحدیث والقرآن الحاج حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر نظام العلماء پاکستان رحیم یار خان ، نائب امیر شریعت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری ملتان ۔ حضرت مولانا عطاء المنعم صاحب خلف الرشید سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ ۔ ملتان خطیب پاکستان حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آباد ۔ حضرت مولانا قاری عبدالرحمٰن صاحب سرگودھا ۔ علامہ خالد محمود صاحب پروفیسر ایم ۔ اے ۔ او کالج لاہور ۔ حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدنی رحمہ اللہ چکوال ۔ حضرت مولانا ضیاء القاسمی صاحب لائلپور ۔ حضرت مولانا عبدالحنان صاحب خطیب جامع مسجد بھوسہ منڈی راولپنڈی ۔ حضرت مولانا عبدالرشید صاحب خطیب جامع مسجد دینا دجہلم ، حضرت مولانا محمد عمر صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ ۔ حضرت مولانا قاضی ضیاء الدین صاحب خطیب ٹیلیفون فیکٹری ہری پور ۔ حضرت مولانا الحاج قاضی شمس الدین صاحب خطیب جامع مسجد نعمانیہ حسن ابدال ۔ نعت خوان خوش الحان احمد بخش چشتی ۔ جھنگ ۔ حافظ و قاری محمد دلبر صاحب راولپنڈی ۔ نعت خوان نور الہی صاحب ٹھٹھہ

ادارہ صداقت اسلام شورکوٹ ضلع جھنگ کا انتخاب

مورخہ ۵/۶۲ ۲۰ کو ادارہ صداقت اسلام کے عہدہ داروں کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ مندرجہ ذیل حضرات کو منتخب کیا گیا

چوہدری خورشید احمد صاحب ۔ صدر

مولانا بشیر احمد صاحب حسینی جنرل سیکرٹری

چوہدری نیاز محمد صاحب ۔ نائب سیکرٹری

حافظ محمد اسحاق صاحب ۔ خزانچی

ادارہ ہذا کے اغراض و مقاصد یہ ہیں ۔ اسلام کی تبلیغ و اشاعت کو فروغ دینا مسلمانوں میں اتفاق و اتحاد کا جذبہ پیدا کرنا ۔ مخالفین اسلام کے خلاف حملوں کی تقریری و تحریری طور پر مدافعت کرنا ۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۶ — ٹیلیفون نمبر ۱۴۰۰۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

زیر سرپرستی شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی مدظلہ العالی

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد (۵) ۱۹ شعبان المکرم سنہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۶ جنوری سنہ ۱۹۶۲ء نمبر (۴)

ایک تازہ بتازہ مصلح موعود کا ظہور

اور حکومت پاکستان پر مرزائیوں کو ۵ لاکھ روپیہ دینے کا الزام

پاکستان میں مسیح موعود یا مصلح موعود کی کوئی کمی نہ تھی۔ مگر بالکل بے ضرورت ایک تازہ بتازہ مصلح موعود نے اپنے ظہور کا اعلان اور پُرزور پرچار شروع کردیا ہے۔ اس نے ایک رسالہ شائع کیا ہے جس کا نام مندرجہ ذیل ہے:-

"یوسفی داؤدی اور موسوی و محمدی تجلی کے مدلل و مبشر ادّعا نذر
شیخ غلام محمد خادم دین محمد و علمبردار توحید اتم مسلم سٹریٹ نمبر ۶
احمدیہ بلڈنگس شہر لاہور کے مطبوعہ ۲۰ جنوری ۱۹۶۲ء"

یہ تازہ مصلح موعود مرزا محمود کے مقابلہ میں آیا ہوا ہے اور ساری دنیا میں اپنا ڈنکا بجنے کا امیدوار ہے۔ ہمیں اس کی دماغی کیفیات اور مصلح موعود ہونے سے بحث نہیں ہے۔ ہمیں حکومت کو صرف یہ بات بتانی ہے کہ اس نے اس رسالہ کے دوسرے صفحہ پر صدر پاکستان کے نام خط لکھا ہے جس کے آخر میں یہ تحریر ہے۔ "مجھے سخت صدمہ ہوا کہ آپ نے کسی ساحر کے زیر اثر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے لئے حکومتی خزانہ سے پانچ لاکھ کی گراں قدر رقم کا عطیہ افریقہ میں تبلیغ اسلام وغیرہ کے سلسلہ میں دیا ہے۔"

اگرچہ ہمیں اس شخص کے دماغی توازن کے بارہ میں بدگمانی ہے۔ مگر یہ باقاعدہ تنظیمیں لکھتا ہے۔ اپنے مصلح موعود ہونے کا پروپیگنڈا کرتا اور ربوہ کی مخالفت میں لگا ہوا ہے اس کے اس رسالہ میں پانچ لاکھ روپے کا لکھنا کہ صدر پاکستان نے مرزائیوں کی انجمن کو دیے ہیں حکومت پر خطرناک الزام اور رائے عامہ کو متاثر کرنے والا پروپیگنڈا ہے اس لئے ہم حکومت سے درخواست کرتے ہیں کہ اس کی فوری تردید کرکے اصل حقیقت سے پبلک کو واقف کیا جائے۔ اور ساتھ ہی اس مصلح موعود کو اس قسم کی خبریں شائع کرنے پر سزا دی جائے۔ اور اگر اس خودساختہ مصلح موعود کے اس بیان میں صداقت ہے (جس کا ہمیں یقین نہیں ہے) اور حکومت کو اسکی اشاعت پر اعتراض بھی نہیں ہے۔ تو از راہ کرم ایسے غیر ذمہ دار افراد کی بجائے وہ خود وضاحتی اعلان کردے کہ انجمن احمدیہ کو کتنے روپے اور کس غرض کے لئے دیے گئے۔ اور اس کے سوا کن کن

قابلِ توجہ حکومت مغربی پاکستان

سرگودھا کے علماء کرام کی مشترکہ اپیل

گذشتہ اشاعت میں سرگودھا کے علماء کرام کی مشترکہ اپیل شائع ہوئی ہے۔ وہ اس قابل ہے کہ ہماری حکومت اس پر بطور خصوصی توجہ فرمائے۔ حکومت فرقہ وارانہ سرگرمیوں کی اتنی مخالف ہے کہ کسی فرقہ کے خلاف نفرت کا کوئی لفظ برداشت نہیں کرسکتی اور اس سلسلہ میں فرقہ وارانہ کشیدگی کے خطرہ کے پیش نظر سینکڑوں جگہ جلسے جلوس اور تقریریں بند کرتی اور علماء کو نوٹس دیتی رہی ہے۔ اگر حکومت کی اس پالیسی کے ہوتے ہوئے کسی ایک فرقہ یا خیال کے آدمی یا غنڈے مل کر کسی دوسرے خیال والوں کی مسجد یا امام یا خطیب پر حملہ بول کر یا اپنے وہ اثرات استعمال کرکے جو عموماً پاکستان میں استعمال ہوتے ہیں۔ پہلے امام اور خطیب کو بے دخل [illegible] کریں تو یہ انتہائی افسوسناک کارروائی ہوگی اور اس سے چشم پوشی حکومت کی [illegible] کے خلاف مقامی حکام کی جانبداری یا تعصب کی غمازی ہوگی۔

علماء کی مشترکہ اپیل نہایت ہی وزن رکھتی ہے۔ اگر ایسا کہیں ہوا ہے یا آئندہ ہو۔ حکومت کا اخلاقی اور قانونی فرض ہے کہ اسکی تلافی اور انسداد کرے۔ اس سے آئندہ فرقہ پرستوں اور شر پسندوں کے حوصلے پست اور شہری حقوق محفوظ ہوجائیں گے۔ ورنہ جس کی لاٹھی اسکی بھینس کا سا منظر ہوگا اور پھر ہر فریق اور ہر فرقہ حکومت سے بے نیاز ہوکر اپنے دفاع پر سوچنے کے لئے مجبور ہوجائے گا۔ ہم ان علماء کرام سے بھی عرض کریں گے کہ ان واقعات میں آپ حضرات کی سستی اور بے عملی کا بھی دخل ہے۔ جہاں کہیں ایسی تقریر یا اس قسم کا تجاوز ہو وہاں کے تمام مقامی افسروں اور افسران بالا کو کیوں اسکی اطلاع اور اس کے خلاف درخواست نہیں دیتے۔ اور کیوں مل کر قانونی چارہ جوئی اور محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان کی خدمت میں وفد بھیجنے کا انتظام نہیں کرتے جب آپ خود حرکت نہ کریں گے۔ حکام کو کس طرح توجہ ہوگی۔

ء انجمن کو امداد دی گئی۔ اگر حکومت کو افریقہ وغیرہ میں تبلیغ سے دلچسپی ہے تو اس سلسلہ میں اخبارات اسے مفید مشورے دے سکیں گے۔

مسلمان بیوی

(از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری)

(چھٹی قسط)

حدیث ۴۰ - فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بُرا اثر قبول کرو - تم اپنی بیویوں سے اگر ایک بات اس کی بُری ہوگی تو دوسری سے تم خوش بھی ہو جاؤ گے - کیونکہ بیوی آخر انسان ہے - تم سے بھی غلطی ہو جاتی ہے - اگر اس سے ہوگئی تو اس سے چشم پوشی کرو - اور اسکو معاف کرو - یہ کون سی انسانیت ہے - نمک کڑوا ہوگیا مرچ تیز ہوگئی اور آپ نے گھر میں فساد مچا دیا - اسی سے بہت سے گھر بگڑ گئے ہیں - حدیث میں آتا ہے کہ شیطان جیسا عورت اور مرد کے بگاڑ سے خوش ہوتا ہے کسی چیز سے بھی خوش نہیں ہوتا - اس لئے ہم کو چاہیئے کہ شیطان کو خوش کرنے کا ذریعہ نہ بنیں - (مسلم)

حدیث ۴۱ - فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوجہ انصاف عورتوں کا ان کی خواہشات پر - یعنی ان کی دل چاہتی چیزوں پر - یہ نہیں کہ نکاح تو شوق میں آکر کر لیا - اب اس بیچاری کے نہ کھانے کی پرواہ اور نہ پہننے کا خیال - بلکہ عورت کی ہر قسم کی دلداری کرنی چاہیئے - اب وہ بیچاری اگر کچھ نہیں کرسکتی تو آخرت میں احکم الحاکمین کی عدالت میں ایک ایک چیز کا جواب دینا ہوگا - (شعرانی)

حدیث ۴۲ - فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن جب اپنے ہاتھ سے لقمہ یعنی نوالہ بنا کر اپنی بیوی کے منہ میں دیتا ہے - اس پر بھی اسکو ثواب ہوتا ہے کیونکہ اس سے بیوی کا دل خوش ہوگا کہ میرے خاوند کو مجھ سے محبت ہے اور خوب سمجھ لو کہ بیوی کی دلداری کرنا بہت بڑا ثواب ہے

(اربعین للفقیر)

میاں بیوی میں زندگی گزارنے کا طریقہ

(۱) یہ خوب سمجھ لو کہ میاں بیوی کا ایک ایسا سابقہ ہے کہ ساری عمر اسی میں بسر کرنا ہے - اگر دونوں کا دل ملا ہوا ہے - تو اس سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں - اور اگر خدانخواستہ دونوں کے دلوں میں فرق آ گیا تو اس سے بڑھ کر کوئی مصیبت نہیں اس لئے جہاں تک ہو سکے میاں کا دل ہاتھ میں لئے رہو - اور اس کی آنکھ کے اشارہ پر چلا کرو - مثلاً اگر وہ حکم دے کہ رات بھر ہاتھ باندھے کھڑی رہا کرو تو دنیا اور آخرت کی بھلائی اسی میں ہے کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف گوارا کرکے آخرت کی بھلائی اور سرخروئی حاصل کرو -

(۲) کسی وقت کوئی بات ایسی نہ کرو جو اس کے مزاج کے خلاف ہو - مثلاً اگر وہ دن کو رات بتلا دے تو تم بھی دن کو رات کہنے لگو -

(۳) کم سمجھی اور انجام نہ سوچنے کی وجہ سے بعض بی بیاں ایسی باتیں کر بیٹھتی ہیں جس سے مرد کے دل میں میل اور فرق آجاتا ہے کہیں بے موقع زبان چلا دی - کوئی بات طعنہ و تشنیع کی کہہ ڈالی - غصہ میں جلی کٹی باتیں کہہ دیں کہ مرد کو خواہ مخواہ سن کر بُرا لگے پھر جب اس کا دل پھر جاتا ہے (ہٹ جاتا ہے) اور اس میں فرق پڑ جاتا ہے تو روتی پھرتی ہیں - اور یہ خوب سمجھ لو کہ خاوند کے دل پر میل آجانے کے بعد اگر دو چار دن میں تم نے کہہ سن کر اس کو منا بھی لیا - تب بھی وہ بات نہیں رہتی جو پہلے تھی - پھر ہزار باتیں بناؤ عذر معذرت کرو - لیکن جیسا پہلے دل صاف تھا - اب ویسی محبت نہیں رہے گی جب کوئی بات ہوتی ہے - تو یہی خیال آجاتا ہے کہ یہ وہی ہے جس نے فلانے فلانے دن ایسا کہا تھا - اس لئے اپنے شوہر کے ساتھ خوب سوچ سمجھ کر رہنا چاہیئے کہ خدا اور رسول کی بھی خوشی ہو اور تمہاری دنیا و آخرت دونوں درست ہو جائیں - سمجھدار عورتوں کو کچھ بتانے کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے - کیونکہ وہ خود ہی ہر بات کے اچھے اور بُرے کو دیکھ لیتی ہیں لیکن پھر بھی ہم چند ضروری باتیں بیان کرتے ہیں - جب تم ان کو خوب سمجھ لوگی اور باتیں بھی اسی سے معلوم ہو جایا کریں گی -

(۴) شوہر کی حیثیت سے زیادہ خرچ نہ مانگو -

(۵) جو کچھ تم کو میسر آجائے تو اپنا گھر سمجھ کر چٹنی روٹی کھا کر ہی گذارا کرو -!

(باقی آئندہ)

مسلمان بچوں کی تربیت

(از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاویٰ دار العلوم دیوبند)

(قسط (۱))

دین اور آخرت سے غفلت

یہ عجیب بات ہے کہ دنیا کی فکر تو ہر ایک کو ہوتی ہے - لیکن دین جو اصل بنیاد ہے - اس سے اکثر مسلمان غافل ہوتے ہیں - ہر مسلمان چاہتا ہے کہ اس کا لڑکا قارون و فرعون بن جائے - یعنی دولت و اقتدار کا مالک بن جائے - مگر اس کے دل میں یہ خواہش نہیں ہوتی کہ اسی کے ساتھ ہماری اولاد مسلمان بن جائے - اور ہر شعبہ زندگی میں اپنی اسلامیت اجاگر رکھے - اسے کتاب و سنت سے شغف ہو - اطاعت خداوندی کا ذوق ہو اور فرائض کی ادائیگی کا جذبہ اس کے دل میں کروٹیں لے رہا ہو - پھر اس میں اونچے درجہ کا اخلاق ہو صداقت کا مجسمہ ہو اور معاملات اس کے پاکیزہ ہوں - جھوٹ، فریب اور لغویات سے اسے نفرت ہو - آخرت کا عقیدہ اس کے دل میں اس طرح جاگزین ہو کہ بند کمرے میں جب وہ کسی سے رشوت قبول کرنے کا ارادہ کرے تو خدا کا خوف اسے جھنجھوڑ دے - رات کی تاریکی میں اسے جب اس کا نفس دھوکہ دینا چاہے تو محسوس کرے کہ پروردگار عالم اسے دیکھ رہا ہے - اور جب کبھی اور جہاں کہیں باطل کی طاقت اسے دین سے منحرف کرنے کی کوشش کرے - تو اس کا یقین اسے بیدار کردے - اور وہ تن کر کھڑا ہو جائے

کتاب و سنت کی تعلیم

علی زادہ سے درست لکھا ہے

(ترجمہ) "اپنے بچہ کو کتاب اللہ کی تعلیم دلائے اور ان فرائض و سنن کی بھی جن کی ضرورت ہو اور ساتھ ہی آداب دین سے آراستہ کرے -"

(شرح شرعۃ الاسلام صفحہ ۴۵۹)

دین سے بے خبری کا عالم

مسلمان جس کی بنیادی کتاب قرآن مجید ہے اور جس پر اس کا ایمان ہے - حد یہ ہے کہ اسے اس کی طرف بھی اس زمانہ میں توجہ نہیں رہی - جہاں بچہ بولنے لگا اسے پاٹھ شالہ اور پرائمری سکول میں بٹھا دیتے ہیں - جہاں وہ غیر اللہ کے نام رٹتا ہے - دیوی دیوتاؤں کے قصے اور کہانیاں پڑھتا ہے وہ پرائمری سکول سے لیکر یونیورسٹی کی آخری ڈگری تک حاصل کر لیتا ہے - مگر کہیں اسے بتایا نہیں جاتا کہ مسلمان کسے کہتے ہیں - کن چیزوں پر عمل کرنے سے انسان مسلمان بنتا ہے - اسلام کے بنیادی عقائد کیا ہیں - رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے ساری کائنات کو روشنی عطا کی کون تھے؟ آپ نے کیا کارنامے انجام دیئے آپ نے جس دین کی طرف بلایا وہ آخری دین کس قدر حاوی اور تمام ادیان کا مصلح ہے؟ وغیرہ وغیرہ یہ مسلمان بچے بی - ایچ - ڈی کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد بھی نہیں جانتے کہ اسلام جس نظام حیات کی تعلیم دیتا ہے وہ اپنی جامعیت اور کاملیت کے اعتبار سے کیسا ہے - اس کا اقتصادی اور معاشی نظام کس قدر بہتر ہے - اور ساری کائنات انسانی میں مساوات کی کس طرح سپرٹ پیدا کرتا ہے - جس میں مکر و فریب اور لوٹ کھسوٹ کی کہیں سے گنجائش نہیں -

موجودہ نظام حکمرانی کے مقابلہ میں وہ اسلامی نظام حکومت کی ہمہ گیری اور اس کے محاسن کا کبھی مطالعہ نہیں کرتا ہے اور نہ کبھی اس کا دھیان ہی اس طرف جاتا ہے - یہ اور اس طرح کی بیسیوں خامیوں کا وہ مرقع ہوتا ہے - اور یہی وجہ ہے کہ ظاہر تو اس کا مسلمان ہوتا ہے - مگر باطن میں دین راسخ نہیں ہوتا -

مسلمان کی بسم اللہ دینی تعلیم سے

یہ ساری خرابیاں اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ بچپن کا زمانہ جو اچھی باتوں کے قبول کرنے کا بہترین زمانہ ہوتا ہے والدین اس میں ان کو مذہبی تعلیم اور دینی ماحول سے محروم رکھتے ہیں - حالانکہ اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ ان کی بسم اللہ مذہبی تعلیم سے ہو - آپ کو معلوم ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو جب نبوت سے نوازا گیا تو سب سے پہلے کیا حکم دیا گیا - ارشاد ہوا - اقراء باسم ربك الذی خلق الخ (ترجمہ) اس رب کے نام سے پڑھ جس نے پیدا کیا - سارے انسان کو خون بستہ سے)

گویا اس دین قیم کی ابتدا ہی پڑھنے سے ہوئی ہے - حدیث میں ہے کہ اول آپ گھبرا گئے فرمایا ما انا بقاری میں پڑھا ہوا نہیں ہوں - حضرت جبرئیل امین نے تین بار زور زور

(باقی آئندہ)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۲۶ جنوری سنہ ۱۹۶۲ء

سیاست کا نازک موڑ

بین الاقوامی سیاسیات و حالات میں گذشتہ وزارتوں اور حکومتوں کی پالیسی ہماری سمجھ میں پہلے بھی کبھی نہیں آئی تھی۔ ہم نے ہمیشہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے مکمل تیاری کرنے کے سوا کسی پالیسی کو صحیح تصور نہیں کیا۔ مگر اس وقت ہمارے بعض کرم فرما جو امریکہ سے بہت مانوس تھے اور وہ حکومت کے توسط سے علیحدہ ہو کر امریکہ سے براہ راست تعلق تک کے حامی تھے۔ ہماری رائے کی تردید کرتے ہوئے کہتے اور لکھتے کہ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ پاکستان کا کوئی حلیف نہ ہو پاکستان کمزور رہے اور اسکو بھارت تر نوالہ سمجھ کر ہڑپ کر جائے۔ ہم نے ان دوستوں کی نیت پر اعتراض کئے بغیر ان کو بدگمانی کا ملزم ٹھہرایا۔ مگر ہمارا کیا بس چل سکتا تھا۔ سابقہ حکومت بلکہ حکومتوں نے پہلے پہل اپنا تعلق برطانیہ سے جوڑے رکھا۔ پھر آہستہ آہستہ برطانیہ کی جگہ امریکہ نے لے لی اور اب دونوں سے ہمارے تعلقات برادرانہ یا دوستانہ یا حلیفانہ ہیں۔ یا کچھ نہیں یہ آخری جملہ کہ اب کچھ بھی نہیں اس لئے کہ آج کل امریکہ کی پالیسی پر ہمارے وہ پرانے دوست جو ہماری مخالفت کیا کرتے تھے لے دے کر رہے ہیں اور امریکہ کو دو رخی پالیسی کا ملزم قرار دے کر منافقت تک کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ حتیٰ کہ آزاد کشمیر کے ذمہ دار صدر خورشید صاحب نے بھی اس قسم کی تقریر کی۔

اگرچہ ہم اسکو جانتے ہیں کہ امریکہ والے حلیف بن کر اور ہمیں معاہدات میں جکڑ کر اب حلیف کا معنی غیر جانبدار کرتے اور ایک ثالث بالخیر کی حیثیت اختیار کئے ہوئے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ہماری گذشتہ حکومتوں نے امریکہ سے اس قسم کے گٹھ جوڑ کر کے روس اور بھارت، نیز روس اور افغانستان کے معاہدات کا سامان کیا۔ اور اب ہماری موجودہ حکومت کو ان کی پیدا کردہ حالات و مشکلات پر قابو پانے کے لئے زبردست جدوجہد کرنی پڑ رہی ہے۔ اگر امریکہ ان معاہدات کے تقاضوں پر صحیح معنوں میں عمل کرتا تو امریکہ پسند اخبارول اور صدر کشمیر کو اب اس طرح کہنے کی ضرورت نہ تھی۔ مگر ؎

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

بھارت کا روس سے معاہدہ بھی ہے۔ مگر امریکہ پھر اسکی ناز برداری کرتا ہے۔

مگر ان تمام باتوں کے باوجود ہماری رائے اب اس طرز بیان اور طریق کار کے حق میں نہیں ہے۔ اب ہمیں امریکہ پر تنقید کرتے وقت بہت زیادہ سوچنا چاہیئے۔ روس ہم سے دور ہے بھارت سے مقابلہ ہے۔ افغانستان سے ناراضگی ہے۔ امریکہ دوستی کی وجہ سے چین پر پورا اعتماد کرنا خطرہ سے خالی نہیں اور نہ چین سے ہمارے اتحاد کو امریکہ والے خوشی سے قبول کر سکتے ہیں۔ اب تو جو ہونا تھا ہو گیا ہے۔ اب تو وزارت خارجہ پاکستان کے ذمہ دار چودھری ظفر اللہ خاں کی سیاست کو نبھانا ہی پڑے گا۔ امریکہ سے گیہوں ملے اور راتنی بات اور یقینی ہو جائے کہ وہ جتنا اسلحہ یا امداد بھارت کو دے رہا ہے اتنی پاکستان کو بھی دے۔ پھر اگر وہ غیر جانبدار ہی رہے تو اس سے بہتر ہے کہ وہ بھی ہمارے خلاف ہو جائے۔ یا پاکستان کے بارہ میں اس طرح کے خیالات کا اظہار کرنے لگے کہ مشرقی ایشیا کا دفاع بغیر اس کے نہیں ہو سکتا کہ پاکستان ہندوستان کا مکمل اتحاد (ادغام) ہو جائے۔ ہم کیوں امریکہ یا روس پر اعتماد کریں۔ ہم اللہ تعالےٰ پر کیوں توکل نہ کریں ہم خود کیوں صحیح مسلمان بن کر اللہ تعالےٰ کے وعدوں کے مطابق کامیاب و بامراد بننے کی سعی نہ کریں۔ ہم خود کیوں اپنے قیمتی اوقات سیر و تفریح اور گارڈن پارٹیوں میں اور قیمتی دولت شرابوں، کلبوں اور سینماؤں میں خرچ کریں۔ ہم کیوں اپنی تمام تر توجہ کرکٹ، ہاکی رقص و سرود سے ہٹا کر نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ جنگی تیاریوں، حربی مشقوں پر صرف نہ کریں ہم کیوں قرآن، حدیث اور اسلام کے پورے آئین کو اپنا کر سلف صالحین کی راہ پر گامزن ہوں کہ ہر باطل کو ہر مورچہ پر شکست فاش دینے کے اہل نہ بن جائیں۔ ہم کیوں یہ یقین نہ رکھیں کہ اگر ہمارے عقائد و اعمال اچھے ہو گئے تو قدرت غیب سے ہماری فتوحات اور برتری کے ہزاروں سامان پیدا کر دے گی ہم اس وقت کے لئے کیوں صبر و استقلال اور بھوک اور پیاس کی عادت نہ ڈالیں ہم کیوں کوٹھیوں اور موٹروں پر رقمیں لگانے ماکولات و ملبوسات پر ساری توجہ دینے اور عیش و عشرت کی زندگی کے عادی بننے کی بجائے ہر بات میں سادگی اور کفایت شعاری کو اختیار کر کے اپنی امداد خود نہ کریں۔ کیوں ہم میں سے ہر ایک وطنی دفاع کے لئے اسلحہ کی ٹریننگ نہ کرے ہم کیوں اسلاف کی تشریحات پر متفق ہو کر ایک ہی فرقہ کی حیثیت سے دشمن کے مقابلہ میں سد سکندری نہ بن جائیں ہمارے ریڈیو سے شیران اسلام کے کارنامے نشر ہوں۔ ہمارے کالج صبح و شام دینی صلابت اور شجاعت و بسالت کا درس دیں۔ ہماری عورتیں مٹرگشت چھوڑ کر آئندہ نسل کو صحیح مسلمان اور مجاہد بنانے اور اپنے اپنے خاوندوں کی اخلاقی حالت سدھارنے پر متوجہ ہوں، سرخی پوڈر کا شوق چھوڑ کر اور حسن و جمال کے مظاہرات سے کنارہ کش ہو کر گھریلو حالات کی اصلاح اور خاوند کی آمدنی سے کم خرچ کرنے کے اصول کی ترویج شروع کر دیں۔ اگر ہم تھوڑی دیر اور کچھ عرصہ ادھر توجہ کر دیں۔ ایک بھارت چھوڑ دس بھارت ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی مدد ہمارے ساتھ ہو۔ عیسائی گبن نے مسلمانان سلف کی انہی باتوں کو دیکھ کر کہا تھا کہ اگر امیر حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی طرح ہو اور قوم یہ ہو جو اس زمانہ میں تھی تو ایک زمین نہیں دس زمینیں بھی ہوں تو یہ مسلمان ان سب کو فتح کر کے رہیں گے۔ یہ ایک دشمن اسلام کا اندازہ اور بالکل صحیح ہے۔ ہم کو اس سے عبرت لے کر ارتداد و الحاد اور ہر طرح کی بے دینیوں سے علیحدہ ہو کر اللہ تعالےٰ کی نصرت پر بھروسہ کرنا چاہیئے۔ طاقت کا سرچشمہ اسی کی ذات ہے اِنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا (طاقت تو سب کی سب اللہ تعالےٰ ہی کے پاس ہے)

انکار حیات النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کا نتیجہ

پچھلے دنوں لاہور میں بعض علماء کو یہ شوق ہوا کہ تبلیغ کے لئے ایک نظام بنایا جائے آج کل پہلی جماعتوں کے ہوتے ہوئے اکثر افراد کو نئی نئی انجمنیں بنانے کا خیال ہوتا رہتا ہے ان میں بعض نیک نیت بھی ہوتے ہیں۔

ان میں مدرسہ باقیات الصالحات کے مولوی قمرالدین صاحب پیش پیش تھے چنانچہ انہی کے مدرسہ میں اجلاس بلایا گیا۔ اس میں انہوں نے مولانا امین الدین صاحب اصلاحی کو بلایا۔ بلکہ دعوت نامہ میں ان کی صدارت کا اعلان کیا۔ انہوں نے غلطی یہ کی کہ دعوت نامہ میں قلم سے لکھ دیا کہ یہ علماء دیوبند کی تنظیم کے لئے ہے۔ چنانچہ اصلاحی صاحب نے صاف کہہ دیا کہ میں علماء دیوبند کا پورا احترام کرتا ہوں۔ مگر میں دیوبندی نہیں ہوں۔ پھر اجلاس میں مسلک دیوبند کی بحث چھڑی تو غلام خانی افراد کو تکلیف ہونے لگی۔ آخر یہ اجلاس نہایت بدنامی سے منتشر ہو گیا۔ اصلاحی صاحب پہلے ہی چلے گئے۔ پھر ایک ایک اُٹھتا چلا گیا —!

اب سنا ہے کہ اسی قسم کے آدمیوں نے پھر کوئی میٹنگ کر کے کوئی نئی جماعت بنائی ہے اور مولوی غلام خاں اینڈ پارٹی کو بلانے کی تجویزیں سوچی ہیں۔ ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں۔ جو چاہیں جماعت بنائیں اور جو عقیدہ چاہیں رکھیں۔ مگر منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم علماء دیوبند کے نمائندے نہیں ہیں اور نہ آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے توسل سے انکار کرنا دیوبند کا مسلک ہے۔ بہرحال غلام خانی ہو کر علماء دیوبند کے رہنما بننے کا نشہ اب ہرن ہو گیا ہے۔

ایک عیسائی کنبہ مسلمان ہو گیا

ملتان میں ۶ جنوری سنہ ۶۲ء کو ایک عیسائی اپنی خوشی اور رضا و رغبت سے املی والی مسجد جا کر حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم مدرسہ قاسم العلوم کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ اب دو لڑکے املی والی مسجد میں تعلیم قرآن حاصل کر رہے ہیں۔ مسلمان ہونے والے کنبہ کے سابق نام اور اسلامی نام یہ ہیں (سوہنا۔ عبدالرحمن (اقبال۔ عبدالرحیم) (بالا۔ عبدالکریم) (ملتان۔ فاطمہ بی بی) (گرد شریفاں بی بی) (مجید۔ عبدالمجید)

اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔ آمین

خطبہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

منکرین حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے رسالہ "برق و شرر" کا جواب

قسط سوم

افراط و تفریط جس طرح کسی پیغمبر یا ولی کو خدا تعالیٰ کی صفات میں شریک کرنا افراط ہے ۔ اسی طرح کسی نبی یا ولی کی توہین کرنا بھی اسلام کے خلاف ہے انبیاء علیہم السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت بلند درجات عطا فرمائے ہیں ۔ وہ اگرچہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں بشر ہیں ۔ مگر گناہوں سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں ۔ اللہ تعالیٰ ان کو ہزاروں غیب کی باتیں بتا دیتا ہے ۔ ان کی روحانی طاقت اور باطنی بلندی کا اندازہ عوام تو کیا خواص بھی نہیں لگا سکتے ان کا ظرف اللہ تعالیٰ نے ابتداء ہی سے بہت بڑا پیدا کیا ہوتا ہے ۔ وہ فرشتوں کو دیکھنے اور اللہ تعالیٰ کا کلام براہ راست سننے کی استعداد رکھتے ہیں ۔ ان کی بعض ایسی صفات ہوتی ہیں جو اوروں کو عطا نہیں کی جاتیں ۔ مثلاً (۱) کسی مسلمان کا اس حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک منٹ بیٹھنا اور آپ کو ایک بار ایک نظر ہی دیکھ لینا اس مسلمان کے درجے کو دنیا کے باقی تمام انسانوں سے (سوا انبیاء علیہم السلام کے) حتیٰ کہ اولیاء سے بھی بلند کر دیتا ہے ۔ (۲) آپ کو جاگتے ہیں جسم مبارک کے ساتھ آسمانوں کی سیر کرائی گئی (۳) آپ نے فرمایا کہ میری آنکھیں سوتی ہیں مگر دل نہیں سوتا ۔ چنانچہ انبیاء علیہم السلام کے سو جانے سے انکا وضو نہیں ٹوٹتا جبکہ عام انسانوں کا ٹوٹ جاتا ہے (۴) انبیاء علیہم السلام کا دل سونے کے وقت بھی بیدار ہوتا ہے کہ ان کا خواب دیکھنا اللہ تعالیٰ کی وحی ہوتی ہے اور اپنی خواب کی بناء پر پیغمبر اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہو جاتا ہے ۔ اس راز کو کون پا سکتا ہے کہ عام انسانوں کی نیند اور نبی کی نیند میں کیا فرق ہے بظاہر تو دونوں کی نیند ایک ہی طرح کی دکھتی ہے ۔ اسی طرح انبیاء علیہم السلام کی موت اور عام انسانوں کی موت میں بھی فرق ہو تو کیا تعجب ہے اگرچہ بظاہر دونوں موتیں ایک ہی دکھائی دیتی ہوں ۔ اسی طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ میں تم کو جس طرح آگے سے دیکھتا ہوں اسی طرح پیچھے سے بھی دیکھتا ہوں ۔ بظاہر پیچھے کی طرف آپ کی آنکھیں نہ تھیں ۔ لیکن پیغمبر کی بات میں شک کرنا مسلمان کا کام نہیں ہے ۔ جب پیغمبر اللہ تعالیٰ کے بتانے سے آسمان کی باتیں بتاتا ہے اور قیامت تک کی بڑی بڑی باتوں کی اطلاع دیتا ہے تو اگر وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ طاقت سے پیچھے کی چیزیں بھی دیکھے تو کونسی تعجب کی بات ہے ۔ ان باتوں کا انکار دراصل نبی اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان نہ جاننے کا نتیجہ ہے ۔ یا خواہ مخواہ کی ہٹ دھرمی اور ضد ہے ۔ ایمان کی بات یہ ہے کہ پیغمبر اسلام کے فرمانے سے ہم اللہ تعالیٰ کی صفتوں اور اور کاموں میں کسی کو شریک نہیں کرتے اور پیغمبر علیہ السلام کے فرمانے سے ہی پیغمبر کی مذکورہ بالا صفات کو مانتے ہیں ۔ یہ سب اللہ کی دین ہے ۔ اس میں نہ شرک ہے نہ کفر ۔ نہ ہمیں انبیاء علیہم السلام کو ان کے درجے سے بڑھانے کا حق ہے نہ گھٹانے کا ۔

مسئلہ حیات النبی میں افراط و تفریط

افراط والے کہتے ہیں کہ نبی یا ولی دور و نزدیک سے ہر وقت ہر بات سنتے ہیں اور تفریط والے کہتے ہیں کہ پیغمبر روضہ مقدس کے پاس پڑھا جانے والا درود و سلام بھی نہیں سنتے ۔ یہ باتیں دونوں کی غلط ہیں ۔ نبی خدا کی طرح سمیع و بصیر نہیں ہوتا ۔ مگر جب اور جو بات اللہ تعالیٰ سنانا یا دکھانا چاہے ۔ ان کو سنا یا دکھا دیتا ہے ۔ ان کی اسکی استعداد رکھی ہوتی ہے ۔ رہی روضہ مقدس پر پڑھے جانے والے درود و سلام کی بات ۔ یہ خود آنحضرت ﷺ کے ارشاد سے معلوم ہے کہ روضہ اطہر پر پڑھا جانے والا درود و سلام حضور ؐ خود سنتے اور اس کا جواب بھی دیتے ہیں ۔

اسی طرح افراط والے کہتے ہیں کہ حضور ؐ قبر مبارک میں بالکل دنیا کی طرح زندہ ہیں اور تفریط والے کہتے ہیں کہ قبر مبارک کے اندر جسد اطہر بے شعور اور بے ادراک پڑا ہے ۔ نہ اس میں جان ہے نہ وہ جانتا ہے ۔ یہ دونوں باتیں بھی غلط ہیں ۔ کیونکہ دنیا سے چلے جانے کے بعد دنیوی تعلقات اور تکلیفات کا خاتمہ ہو جاتا ہے ۔ البتہ قبروں میں انبیاء علیہم السلام کو زندگی ضرور ملتی ہے ؂ اور یہ بات بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے ثابت ہے آپ ؐ نے فرمایا الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلون (حدیث) یعنی پیغمبر اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں نمازیں پڑھتے ہیں ۔ ان کو بالکل دور ۔۔۔ سمجھنا بھی ۔۔۔

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

(جناب رئیس امروہوی)

از انقلاد کراچی ۱۹۵۲ء

اللہ جنت نصیب کرے اردو مرحوم ۔ یوں تو عرصہ سے تپ دق کے جان لیوا مرض میں مبتلا تھی لیکن قیام پاکستان کے بعد تپ کہنہ نے اور پیچیدگی اختیار کر لی تھی ۔ طرح طرح کے علاج کئے گئے قسم قسم کی دوائیں پلائی گئیں ۔ تبدیل آب و ہوا کے لئے لوگ دلی سے کراچی اور کراچی سے ڈھاکہ بھی لے گئے ۔ مگر نہ تپ کہنہ گھٹی ۔ اور نہ درد جگر کم ہوا ۔ تیمار داروں نے "یک قومی نظریہ" کی معجون کھلا کر مرحوم کو چنگا کرنا چاہا ۔ قائد اعظم جیسے شفیق بزرگ نے غریب کو اپنی سرپرستی میں لیا ۔ شہید ملت نے دوائیں کھلائیں خواجہ ناظم الدین صاحب بالقابہ نے پرہیزی غذائیں تیار کرائیں ۔ کلام اقبال کے کشتے کھلائے گئے ۔ زخموں پر غزلیات کی ٹکور کی گئی ۔ اخبارات میں صحت و سلامتی کے اعلانات چھپے ریڈیو سے شادیانۂ صحت بجایا گیا ۔ مگر واہ ری قضائے مبرم کہ مرحومہ کو اس وقت آ دبوچا جب وہ بنگال کی جان بخش آب و ہوا میں اپنی بحالی صحت کیلئے مقیم تھی ۔ مرحومہ نے ڈھاکہ یونیورسٹی کے احاطے میں دم توڑا اور آخری وقت تک یاس و حسرت نے ساتھ نہ چھوڑا ۔ ڈھاکہ کے طلباء پر خدا رحمت نازل کرے کہ انہوں نے اپنے زد و بارد سے مرحومہ پر دم نزع کی مشکلیں آسان کر دیں اور انجام کار ع آنکھیں تو کھلی رہ گئیں پر گئی اردو

ذیل کا نوحہ اس عالم میں لکھا گیا کہ آنکھیں اشکبار تھیں اور دل بیقرار ۔ امید ہے کہ اردوئے معلیٰ کے سوگوار دست بر سینہ ہو کر یہ نوحہ پڑھیں گے ۔ اور مرنے والی کے حق میں دعائے مغفرت کے ساتھ اس کی چھوٹی بہن "بنگلا بیگم" کے حق میں دعائے خیر کریں گے کہ اللہ پروان چڑھائے ۔ دودھوں نہائے پوتوں کھلائے ۔ اللھم اغفر لنا و اغفرلہا

کیوں جانِ حزیں خطرۂ موہوم سے نکلے ۔۔۔ کیوں نالۂ حسرت دلِ مغموم سے نکلے
آنسو نہ کسی دیدۂ مظلوم سے نکلے ۔۔۔ کہہ دو کہ نہ شکوہ لبِ محروم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اُردو کا غمِ مرگ سبک بھی ہے گراں بھی ۔۔۔ ہے شاملِ اربابِ عزا شاہِ جہاں بھی
مٹنے کو ہے اسلاف کی عظمت کا نشاں بھی ۔۔۔ یہ میتِ غم دہلیِ مرحوم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اے تاج محل! نقش بہ دیوار ہو غم سے ۔۔۔ اے قلعۂ شاہی! یہ الم پوچھ تو ہم سے
اے خاکِ اودھ! فائدہ کیا شرحِ ستم سے ۔۔۔ تحریک یہ مصر و عرب و روم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

سایہ ہو اُردو کے جنازے پہ ولی کا ۔۔۔ ہوں میر تقی ساتھ تو ہمراہ ہوں سودا
دفنائیں اسے مصحفی و ناسخ و انشا ۔۔۔ یہ فال ہر اک دفترِ منظوم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

بد ذوقیِ احباب سے گو ذوق ہیں رنجور ۔۔۔ اُردوئے معلیٰ کے نہ ماتم سے رہیں دور
تلقین سرِ قبر پڑھیں مومنِ مغفور ۔۔۔ فریادِ دلِ غالبِ مرحوم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

ہیں مرثیہ خواں قوم میں اردو کے بہت کم ۔۔۔ کہہ دو کہ انیس اس کا لکھیں مرثیۂ غم
جنت سے دبیر آ کے پڑھیں نوحۂ ماتم ۔۔۔ یہ شور اٹھے دل سے، نہ حلقوم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اُردو کے جنازے کی یہ سج دھج ہو نرالی ۔۔۔ صف بستہ ہوں مرحومہ کے سب وارث و والی
آزاد و نذیر و شرر و شبلی و حالی ۔۔۔ آواز یہ سب کے دلِ مغموم سے نکلے

اُردو کا جنازہ ہو ذرا دھوم سے نکلے

دینی مدارس

مدرسہ انوار العلوم چک ڈڈاں میرا خیل بنوں

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب کوئی انسانی روح اس فانی جسم کے قفس سے پرواز کر جاتی ہے۔ تو ملائکہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے اپنے مال میں سے اپنی زندگی میں کیا بھیجا۔ اور دنیا کے لوگ کہتے ہیں کہ اس نے مرتے وقت کتنا مال چھوڑا (مشکوٰۃ) یوم حساب سے پہلے حساب کیجئے کہ آپ نے وہاں کتنا بھیجا ہے کہ جہاں آپ نہایت سرعت سے رواں ہیں۔ آپ نے وہاں جو کچھ بھیجا وہ آپ کا ہی ہے۔ اور یہاں جو چھوڑا وہ آپ کا نہیں۔

مذہب کی حقیقی خدمت مذہبی ادارے ہی کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں انوار العلوم جہاں طالبان علم دین صرف، نحو، ادب معانی، بدیع، میراث، مناظرہ، اصول فقہ، تفاسیر، دورہ احادیث نبویہ، منطق فلسفہ، ریاضی اور ہندسہ وغیرہ سے مراد کا دامن بھر کر منزل مقصود کو پہنچتے ہیں اور خلق خدا کے لئے فرشتہ رحمت ثابت ہوتے ہیں۔ آپ کی پوری اعانت اور امداد کا حقدار ہے۔ ماہ رجب میں زکوٰۃ اور سال بھر دوسرے موقعوں پر صدقات، خیرات اور قربانی کی کھالیں اسی ادارے کو دے کر ثواب دارین حاصل کریں۔

خادم ملت علی اکبر عفی عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ اسلامیہ انوار العلوم چک ڈڈاں میرا خیل بنوں

مدرسہ دعوت الحق ملتان کا سالانہ امتحان

(از علامۃ العصر حضرت مولانا مفتی محمود صاحب مدظلہ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان)

حامداً و مصلیاً و مسلماً اما بعد

احقر بمعیت مولانا حافظ قاری محمد مسعود صاحب آج مورخہ ۶ر شعبان المعظم ۱۳۸۱ھ بروز دوشنبہ برائے سالانہ امتحان و معائنہ مدرسہ دعوت الحق حسین آگاہی ملتان حاضر ہوا۔ درجہ اول کا امتحان مولانا قاری محمد مسعود صاحب نے لیا۔ اور درجہ دوئم کا میں نے خود لیا۔ پچھلے سال بھی احقر امتحان سالانہ کے لئے حاضر ہوا تھا۔

مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ گذشتہ سال کی تعلیم کا اور امسال کی تعلیم کا نمایاں فرق ہے۔ اس سے نتیجہ اخذ کرنا آسان ہے کہ مدرسہ کے اساتذہ خصوصاً حضرت مہتمم صاحب مدرسہ کی ترقی کیلئے بے حد کوشش کرتے ہیں۔ اور یہ چاہتے ہیں کہ یہ مدرسہ صحیح معنوں میں قوم کے بچوں کی زیادہ سے زیادہ دینی خدمات کی بجا آوری میں کارہائے نمایاں انجام دے سکے اس وقت اگر کوئی کمی ہے تو وہ صرف مالی بحران کا سامنا ہے۔ میں ارباب فکر و اہل خیر حضرات کو اس طرف توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ حضرت مہتمم صاحب اور ان کے کارکنان کو مزید خلوص عطا فرما کر مدرسہ کی ترقی کا باعث بنائے۔ آمین۔

انا الاحقر محمود عفا اللہ عنہ ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ پاکستان ملتان

دار العلوم ٹل میں درس قرآن شریف کا اختتامی جلسہ

ٹل ۱۰ر جنوری جامع مسجد گنبد میں دار العلوم ٹل کے صدر اساتذہ مولانا محمد امین گل شیخ الحدیث جس جانفشانی سے درس قرآن شریف دیا کرتے تھے۔ جس میں محدثانہ رنگ کی تفسیر اور سلف صالحین کی بہترین نظریہ کی تائید اور زمانہ حالات کے مغویانہ خیالات کی تردید اور امم ماضیہ کے متعلقہ امور کی بابت مورخانہ انداز میں تحقیق ہوا کرتی تھی۔ وہ آج بفضلہ تعالیٰ اختتام پذیر ہوا۔ اور اسی مبارک تقریب کے سلسلہ میں ایک مختصر سی مجلس بھی منعقد کی گئی۔ جس میں دین محمدی کے بقا اور سالمیت پاکستان کے لئے دعا کی گئی۔

ٹل دار العلوم میں بخاری شریف کا ختم

مورخہ ۶ر جنوری ۱۹۶۲ء کو دار العلوم عربیہ ٹل میں بخاری شریف کے ختم کی تقریب منائی گئی۔ جس میں اراکین دار العلوم اور دیگر اکابرین ٹل نے نہایت دلچسپی سے حصہ لیا آخر میں شیخ الحدیث مولوی محمد امین گل صدر اساتذہ نے امام بخاری کی سوانح اور حجیت حدیث کے موضوع پر مختصر تقریر فرمائی۔ دعا کے بعد چائے سے حاضرین کی تواضع کی گئی اور جلسہ کامیابی سے برخاست ہوا۔

محمد مبارک ہزاروی ناظم تعلیمات دار العلوم عربیہ ٹل۔

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ راولپنڈی کا جدید عمارت میں افتتاح

محلہ کرتارپورہ راولپنڈی میں عرصہ تین سال سے مدرسہ فرقانیہ مدنیہ زیر اہتمام حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب نقشبندی مجددی دینی خدمات احسن طریقے سے سرانجام دے رہا ہے۔ مدرسہ کی ابتدا جامع مسجد کرتارپورہ میں کی گئی۔ چونکہ مسجد کے ساتھ حجرے وغیرہ یا کوئی ایسی جگہ نہ تھی جہاں مہمانان رسول ؐ کے قیام و طعام کا انتظام ہو سکتا۔ یہاں تک کہ مسجد کی چار دیواری صرف تعلیم کے لئے بھی ناکافی تھی۔ جبکہ دو عالم درجہ درس نظامی۔ ایک قاری صاحب (روایات عشرہ کے مستند)، دو حافظ صاحبان (درجہ حفظ)، ایک حافظ صاحب (درجہ ناظرہ) میں صبح و شام یکصد طلبا کو تعلیم دینے میں منہمک رہتے تھے۔ اس بات کی سخت ضرورت تھی کہ مدرسہ کے لئے مستقل جگہ کا انتظام کیا جائے۔ چنانچہ مہتمم مدرسہ حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب کی انتھک کوششوں اور مخلص معاونین حضرات کے بھرپور تعاون سے کرتارپورہ میں ہی ایک متروکہ پلاٹ کا کچھ حصہ محکمہ بحالیات سے حاصل کر کے تعمیر نو کا کام شروع کیا گیا۔ الحمد للہ کہ تین کمرے بن گئے جن میں دن کے وقت تعلیم و تدریس اور رات طلبا کا قیام ہوتا ہے اس کے علاوہ مطبخ و بیت الخلاء کا عارضی انتظام بھی کر لیا گیا ہے۔

ہم چاہتے تھے کہ اس عمارت کا افتتاح کسی ایسی ہستی سے کرایا جائے جس کی زندگی اعلاء کلمۃ الحق اور خدمت دین میں گذاری ہو۔ خوش قسمتی سے مجاہد ملت حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہٗ چھ ماہ کی طویل پابندی ختم کر کے گھر تشریف لے جا رہے تھے۔ ہم نے درخواست کی کہ ۱۲ر جنوری کا جمعہ بھی یہاں آکر پڑھائیں۔ اور جمعہ کے بعد جدید عمارت کا افتتاح بھی آپ کے مبارک ہاتھوں سے ہو جائے۔ حضرت مولانا نے ہماری درخواست کو منظور فرماتے ہوئے وعدہ فرما لیا۔ اور وقت مقررہ پر تشریف لے آئے۔

۱۲ر جنوری کو ساڑھے بارہ بجے آپ کی تقریر شروع ہوئی۔ دو بجے نماز سے فارغ ہو کر شہر کے علماء کرام اور صوفیاء عظام اور معززین شہر مدرسہ میں جمع ہوئے۔ مولانا محمد رمضان صاحب نے سٹیج سکرٹری کے فرائض انجام دیئے۔ دو بچوں نے قرآن پاک کی تلاوت کی۔ حضرت مولانا عبد الحنان صاحب نے مختصر مگر جامع و مانع اجتماع کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ فرمایا کہ قرآن پاک کے الفاظ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ قرآن کے معانی کی حفاظت کی بھی سخت ضرورت ہے۔ اسی لئے یہ مدارس قائم ہیں۔ آپ کے بعد حافظ عبد الرحمن متعلم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کا قرآن پاک حفظ ختم کرا کر مولانا غلام غوث اور مولانا میر واعظ نے اسکی دستار بندی کرائی۔ اور مولانا غلام غوث صاحب نے دیر تک بڑے خلوص سے دعا کی ازاں بعد سید عبد المالک شاہ صاحب سکرٹری مدرسہ نے پچھلے سال کی مختصر روئداد سنائی۔

شریک ہونے والے علماء کرام۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی۔ مولانا عبد الحنان صاحب مولانا مفتی محمد حسن صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب میر واعظ کشمیر۔ مولانا قاری محمد امین صاحب۔ مولانا محمد رمضان صاحب۔ مولانا محمد یوسف صاحب لدھیانوی۔ مولانا فضل الحق صاحب کے علاوہ تقریباً تیس چالیس اور علماء شامل تھے۔ نیز راولپنڈی کے اخباری نمائندے بھی شامل تھے۔ اور انہوں نے مفصل کارروائی نوٹ کی۔

ہم محلہ کرتارپورہ کی شیخ برادری کے تہ دل سے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے سینکڑوں مہمانوں کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی اور یہ مبارک مجلس چار بجے شام بحسن و خوبی انجام پذیر ہوئی۔ اور نماز عصر وہیں ادا کی گئی۔

اپیل مخیر حضرات سے اپیل ہے کہ اپنی زکوٰۃ و صدقات و خیرات و صدقات فطر، چرمہائے قربانی نکالتے وقت اس دینی ادارہ کو نہ بھولیں

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:- حضرت مولانا عبد الحکیم صاحب نقشبندی مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ و خطیب جامع مسجد کرتارپور راولپنڈی شہر

مولوی حافظ محمد شعیب صاحب فوراً گھر واپس ہوں

آپ کی پھوپھی کیم شعبان کو فوت ہو گئی ہے۔ آپ فوراً ڈیرہ اسمٰعیل خان تشریف لائیں۔

(مولانا) عبد القدوس۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان

ایم عبدالرحمٰن لدھیانوی پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ

احکامِ زکوٰۃ

(قسط دوئم)

زکواۃ نہ دینے پر وعید

والذین یکنزون الذھب والفضۃ لا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم۔ یوم یحمٰی علیھا فی نار جھنم فتکوٰی بھا جباھھم وجنوبھم وظھورھم۔ ھذا ما کنزتم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون ہ پ ۱۰ ع ۱۱

(ترجمہ) اور جو لوگ سونا چاندی کو گاڑ کر رکھتے ہیں۔ اس کو اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ سو ان کو خوشخبری دردناک عذاب کی سنا دے۔ جس دن کہ اس مال پر دوزخ کی آگ دہکائیں گے۔ پھر اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں داغیں گے۔ کہا جائے گا یہ ہے جو تم نے اپنے واسطے گاڑ رکھا تھا۔ اب اپنے گاڑنے کا مزہ چکھو۔

تشریح:۔ جو لوگ دولت اکٹھی کریں خواہ حلال طریقہ سے ہو۔ مگر خدا کے راستہ میں خرچ نہ کریں (مثلاً زکواۃ نہ دیں۔ اور حقوق واجبہ نہ نکالیں) ان کی یہ سزا ہے بخیل دولتمند سے جب خدا کے راستہ میں خرچ کرنے کو کہا جائے۔ تو اسکی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں۔ زیادہ کہو تو اعراض کرکے ادھر سے پہلو بدل لیتا ہے۔ اگر اس پر بھی جان نہ بچی تو پیٹھ پھیر کر چل دیتا ہے۔ اس لئے سونا چاندی پہنا کر ان تینوں موقعوں یعنی پیشانی۔ پہلو، پیٹھ) پر داغ دیے جائینگے تاکہ اس کے جمع کرنے اور گاڑنے کا مزہ چکھ لے۔

ارشاداتِ نبوی

(۱) حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں جس وقت مندرجہ بالا آیت اتری۔ تو مسلمانوں کو سخت دشواری پیش آئی۔ حضرت عمرؓ نے کہا۔ تمہاری یہ پریشانی میں رفع کراؤں گا لہٰذا وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ آپ کے صحابہ پر یہ آیت شاق گذری ہے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے زکواۃ کو اس واسطے فرض کیا ہے تاکہ تمہارے مال پاک ہو جائیں۔ اسی طرح وراثت کو بھی (راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی اور حکم فرمایا تاکہ تمہارے بعد والوں کے واسطے یہ مال کام میں آئیں) راوی کا بیان ہے یہ سن کر حضرت عمرؓ نے تکبیر کہی پھر حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا میں تم کو یہ بھی بتاتا ہوں کہ انسان کے لئے کیا شے جمع کرنا بہتر ہے۔ وہ عورت صالح کہ جب یہ شخص اسکی جانب دیکھے تو مسرور ہو اور جب کسی بات کو کہے تو کرنے کے واسطے تیار ہو۔ اگر کہیں چلا جائے تو اس کے مال و عصمت کی نگہداشت کرے (مشکواۃ)

(۲) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو مالدار اپنے سونے اور چاندی میں سے اس کا حق ادا نہیں کرتا ہے قیامت کے روز اس کے واسطے لوہے کی سیخیں دوزخ کی آگ سے تپا کر بنائی جائیں گی۔ اور ان سے اس کا ایک پہلو اور پشت داغی جائیں گی جب وہ ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ تو پھر گرم کر لی جائیں گی۔ اور جس وقت تک بندوں کے درمیان میں فیصلہ اختتام پذیر نہ ہوگا۔ اس وقت تک ان کو یہی عذاب ہوتا رہیگا اور یہ زمانہ اتنا طویل ہوگا کہ جس کا ایک دن پچاس ہزار سال کے برابر ہوگا۔ اس کے بعد اسکو راستہ دکھایا جائے گا۔ خواہ دوزخ کا ہو یا جنت کا ہو۔ کسی نے حضورؐ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہؐ اونٹ والوں کا کیا حال ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا ہر اونٹ والا جو اس کا حق ادا نہ کرے گا وہ قیامت کے روز اونٹوں کے سامنے ایک بہت وسیع میدان میں ڈال دیا جائے گا اور اونٹ اسکو اپنے پاؤں تلے پامال کریں گے۔ اور دانتوں سے کاٹیں گے جب ان کا سلسلہ ختم ہو جائے گا تو پھر از سر نو شروع ہو جائیں گے۔ اسی طرح گائے اور بکریوں کا حکم ہے

(۳) حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا جس شخص کو اللہ تعالےٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے مال کی زکواۃ ادا نہیں کی۔ قیامت کے روز اس کے مال کو سانپ کی شکل میں اٹھایا جائے گا۔ اس سانپ کی دونوں آنکھوں پر دو سیاہ نقطے ہوں گے۔ اور طوق کی مانند اس کی گردن میں پہنایا جائے گا۔ وہ سانپ اس شخص کی دونوں باچھوں کو چیرے گا اور کہتا جائیگا میں تیرا خزانہ ہوں۔ میں تیرا مال ہوں۔ پھر حضورؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی ولا یحسبن الذین یبخلون بما اٰتٰھم اللہ من فضلہ ھو خیرا لھم بل ھو شر لھم سیطوقون ما بخلوا بہ یوم القیمۃ پ ۴ ع ۹

(ترجمہ) اور وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں یہ خیال نہ کریں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ یہ بخل ان کے حق میں بہتر ہے بلکہ یہ ان کے حق میں بہت برا ہے۔ قیامت کے دن وہ مال جس میں بخل کیا تھا ان کے گلوں میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو متنبہ کر دیا کہ زکواۃ دینے اور ضروری مصارف میں خرچ کرنے سے کبھی جی نہ چرائیں ورنہ جو شخص بخل و حرص وغیرہ رذیل خصائل میں یہود و منافقین کی روش اختیار کرے گا اسے بھی اپنے درجہ کے موافق اسی طرح کی سزا کا منتظر رہنا چاہیئے۔

زکواۃ کی فرضیت قرآن شریف، حدیث رسول کریمؐ اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اس کا منکر کافر ہے۔ اور اس کا تارک فاسق ہے۔

کس شخص پر زکواۃ فرض ہے؟

آزاد، عقلمند بالغ مسلمان جب نصاب کا مالک ہو۔ اور اسکی ملکیت کو ایک سال گزر جائے (یعنی غلام، پاگل نابالغ اور کافر کے ذمہ زکواۃ نہیں ہے)

کس مال سے زکواۃ لی جاتی ہے؟

اسلامی شریعت میں پانچ قسم کے مالوں سے زکواۃ وصول کی جاتی ہے:۔

(۱) چوپاؤں سے جو سال کے اکثر حصہ میں جنگل میں چرنے والے ہوں۔

(۲) کھیتی کی اس پیداوار سے جو سال بھر رہ سکتی ہو۔ مثلاً سبزیاں جو کہ خشک کرکے سال بھر رکھی نہیں جاتیں ان پر زکواۃ نہیں ہو گی۔ اور ہر قسم کے اناج پر ہو گی۔ کیونکہ وہ رکھا جاتا ہے۔

(۳) مال تجارت۔

(۴) دفن شدہ خزانہ اگر کسی کو مل جائے

(۵) سونے اور چاندی سے خواہ سکے یا زیور کی صورت میں ہوں۔ یا ٹکڑوں کی صورت میں۔

زکواۃ کب وصول کی جاتی ہے؟

چوپاؤں، مال تجارت اور سونے چاندی سے سال گزرنے کے بعد کھیتی کی پیداوار سے جب فصل اٹھائی جائے۔ دفینہ سے جب کسی کو ملے۔

نصاب زکواۃ

چاندی کا نصاب ۵۲½ تولے۔ چاندی کی زکواۃ یہ ہے۔ ہر ساڑھے باون تولے میں سے ایک تولہ تین ماشے ۵ رتی چاندی دی جائے۔

سونے کا نصاب ۷½ تولے ہے اور زکواۃ میں چالیسواں حصہ دینے کا حکم ہے ہر ۷½ تولے میں سے دو ماشے دو رتی سونا دینا چاہیئے۔

مال تجارت سے خواہ کسی قسم کا ہو اس پر تب زکواۃ لازم آتی ہے۔ جب اسکی قیمت سونے یا چاندی کے نصاب زکواۃ کو پہنچے۔ اور مالک کے قبضہ میں ایک سال کا عرصہ بھی گذر گیا ہو۔ جس ماہ میں زکواۃ ادا کرنی ہو۔ اس ماہ میں موجودہ مال کی قیمت پر زکواۃ دی جائے گی۔ درمیان سال میں جو کمی بیشی ہوتی رہتی ہے۔ اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے۔

زمین کی پیداوار اگر بارانی کاشت سے ہو تو دسواں حصہ اور اگر چاہی ہو تو بیسواں حصہ ہے۔

مستحقین زکواۃ

اس کے مستحق تمام غریب مسکین مسلمان ہیں۔ رشتہ داروں میں بجز اپنے ماں باپ، دادا دادی اور نانا نانی اور اوپر کی نسل اور لڑکا، لڑکی پوتا پوتی اور نیچے کی نسل اور زوجین (خاوند بیوی) کے باقی تمام رشتہ والے سکتے ہیں بھائی، بہن، پھوپھی، خالہ بھی اگر صاحب نصاب نہ ہوں۔ بخوشی لے سکتے ہیں۔ بلکہ صلہ رحمی کی وجہ سے وہاں دوگنا ثواب ملے گا۔

کافر شخص ہرگز زکواۃ نہیں لے سکتا بنی ہاشم اور اولاد ابوطالب یعنی حضرت علی کی اولاد۔ تمام سادات خواہ دیگر علوی حضرات اولاد حضرت عباسؓ کو زکواۃ، صدقہ فطر و نذر دینا درست نہیں۔

جن لوگوں نے اپنا پیشہ گداگری کر رکھا ہے۔ ان کو بھی زکواۃ دینا جائز نہیں۔

ضلع بنوں میں امیر نظام العلماء سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب کا عظیم تبلیغی دورہ

مسلمانان مروت کے روح پرور دینی مظاہرے

۷ر جنوری ۱۹۶۲ء کو حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد لکی پہنچے۔ نظام العلماء ضلع بنوں علاقہ مروت کے معزز ارکان نے لاری اڈہ پر پرجوش استقبال کیا۔ حضرت مولانا سکندر خان صاحب امیر ضلع، مولانا محمد نواز خان، حضرت مولانا جان محمد صاحب نائب امیر ضلع، مولانا محمد اسحاق صاحب، مولانا شمس العالم صاحب، مولانا سعد اللہ صاحب، مولانا محمد گل صاحب اور دوسرے کثیر التعداد حضرات موجود تھے۔ تمام جماعت دارالعلوم لکی پہنچ گئی۔ دارالعلوم کے صدر دروازہ پر حضرت مہتمم صاحب مولانا نیاز محمد صاحب مدظلہ، مولانا حبیب اللہ صاحب ناظم، مولانا عبدالحمید صاحب نائب ناظم اور اساتذہ اور طلباء نے استقبال کیا۔ کچھ استراحت کے بعد ضلع علماء کی مجلس مشاورت زیر صدارت مولانا سکندر خان صاحب امیر ضلع منعقد ہوئی۔ اجلاس میں تمام ارکان موجود تھے۔ اجلاس میں حضرت امیر سرحد نے ایک پرمعنی خطاب کیا اور ضلعی جماعت کو مفید جماعتی مشورے دیئے۔

ضلعی مجلس شوریٰ اور مجلس عاملہ سے حضرت امیر سرحد کو متعارف کرایا گیا۔ شہر لکی میں دارالعلوم کے قریب سٹی میدان میں رات کو بعد از نماز عشا ایک عظیم تبلیغی جلسہ زیر صدارت حضرت مولانا نیاز محمد صاحب مہتمم دارالعلوم لکی منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کے بعد مولانا عبدالحمید صاحب نائب ناظم دارالعلوم نے فارسی اشعار میں حضرت امیر سرحد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جس میں اکابر علماء دیوبند، نظام العلماء کے محترم ارکان کی ملی اور دینی خدمات کو سراہا۔ حضرت امیر محترم نے دو گھنٹہ نہایت پرمعنی اور عام فہم تقریر کی جس میں علماء دین کی تبلیغی مساعی اور دینی خدمت کی وضاحت کی اور مسلمانوں سے شریعت محمدی علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر مستقیم رہنے اور علماء دین کی رہنمائی میں خدمت دین کرنے کی اپیل کی۔

صبح ۸ر جنوری، نظام العلماء کے قابل احترام ارکان ۸ بجے لکی سے بیگو خیل روانہ ہوگئے۔ امیر ضلع مولانا سکندر خان صاحب، مولانا گل احمد صاحب، مولانا محمد نواز صاحب، بندہ عبدالحمید ناظم ضلع حضرت امیر سرحد کی معیت میں تھے۔ تمام جماعت ۱۰ بجے بیگو خیل پہنچی۔ بیگو خیل کے مسلمانوں نے پرجوش استقبال کیا۔ شہر کے باشندے پرخلوص محبت کا مظاہرہ کر رہے تھے۔

۲ بجے مدرسہ تعلیم القرآن بیگو خیل میں عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں حضرت امیر سرحد نے ۲ گھنٹہ تقریر فرمائی۔

ساڑھے چار بجے بعد از نماز عصر امیر سرحد بمعیت مولانا محمد نواز صاحب، مولانا سکندر خان صاحب، بندہ عبدالحمید ناظم عیسک خیل روانہ ہوگئے۔ ۵ بجے تمام پارٹی عیسک خیل پہنچ گئی۔ مسلمانان عیسک خیل استقبال کیلئے موجود تھے۔ اور ایک پرخلوص خیر مقدم یہاں کے مسلمانوں نے کیا۔ رات کو مولانا محمد نواز صاحب کی صدارت میں ایک بارونق تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت امیر سرحد نے اڑھائی گھنٹے تقریر کی۔

۹ر جنوری کو صبح ۷ بجے بذریعہ موٹر حضرت امیر سرحد دلو خیل روانہ ہوگئے۔ مسلمانان دلو خیل نے پرجوش استقبال کیا۔ ۱۲ بجے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت امیر سرحد نے ایک گھنٹہ تقریر کی۔

۳ بجے تمام پارٹی اباخیل روانہ ہوئی یہاں کے مسلمانوں نے بھی حضرت امیر سرحد کا شایان شان استقبال کیا۔ رات کو ۸ بجے جامع مسجد اباخیل میں عظیم الشان جلسہ زیر صدارت مولانا جان محمد صاحب نائب امیر ضلع بنوں منعقد ہوا جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا انتظام تھا۔ مولانا جان محمد صاحب نے امیر محترم کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا اور حضرت امیر سرحد نے ڈھائی گھنٹے تقریر کی۔

۱۰ر جنوری کو حضرت امیر سرحد اباخیل سے بذریعہ اونٹ زنگی خیل روانہ ہو کر ۱۲ بجے وہاں پہنچے مسلمانان زنگی خیل نے پرجوش استقبال کیا۔ ڈیڑھ بجے عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت امیر محترم نے ڈیڑھ گھنٹہ تقریر کی ۴ بجے حضرت امیر محترم بدنی خیل روانہ ہوگئے مسلمانان بدنی خیل نے پرجوش استقبال کیا نماز عصر کے بعد حضرت امیر سرحد نے تقریر کی

پھر حضرت امیر سرحد جنگ خیل روانہ ہوئے۔ مسلمانان جنگ خیل نے پرجوش استقبال کیا۔ رات کو بعد از نماز عشا ایک بارونق جلسہ میں حضرت امیر سرحد نے ۲ گھنٹہ تقریر کی

۱۱ر جنوری صبح ۸ بجے حضرت امیر سرحد شہباز خیل روانہ ہوئے۔ ۱۱ بجے شہباز خیل پہنچ گئے۔ مسلمانان شہباز خیل نے شاندار استقبال کیا۔ بعد از نماز ظہر عظیم الشان جلسہ زیر صدارت حاجی نور الحق صاحب منعقد ہوا جس میں حضرت امیر سرحد نے ۲ گھنٹے تقریر فرمائی۔ یہاں حضرت امیر سرحد کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا گیا۔ مسلمانوں کے شدید اصرار پر بعد از نماز عشا پھر جلسے کا اعلان کیا گیا۔ جس میں حضرت امیر محترم نے ڈیڑھ گھنٹہ دوبارہ تقریر کی۔

۱۲ر جنوری کو حضرت امیر سرحد بنوں روانہ ہوگئے۔ مدرسہ معراج العلوم میں قیام فرمایا بعد از نماز جمعہ علماء بنوں کی خصوصی مجلس مشاورت منعقد ہوئی۔ جس میں حضرت امیر سرحد نے خصوصی خطاب کیا۔

۱۳ر جنوری کو مدرسہ معراج العلوم کا امتحان لیا اور ۱۱ بجے حضرت امیر سرحد پشاور روانہ ہوگئے۔ یہ تمام جلسے نہایت کامیاب ہوئے ہزاروں مسلمانوں نے شرکت کی اور علماء کے ساتھ پرجوش طریقہ پر عقیدت کا ثبوت دیا

(عبدالحمید نیازی ناظم نظام العلماء ضلع بنوں)

ترجمان اسلام کے ۲۴ نئے خریدار

زندہ باد زندہ دلان شکر گڑھ!

محترم ایس۔ ایم شفیق صاحب شکر گڑھ سے اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرحیم صاحب صدیقی اور مولانا عبیداللہ صاحب (جامع رشیدیہ منٹگمری) والوں نے مندرجہ ذیل حضرات کو توجہ دلائی اور وہاں کے مخیر اور زندہ دل مسلمانوں نے اخبار ترجمان اسلام کی خریداری منظور کی۔ نام مندرجہ ذیل ہیں:-

(۱) شیخ محمد امین صاحب (۲) عبدالشکور صاحب (۳) ماسٹر غلام رسول صاحب (۴) غلام رسول صاحب شوز میکر (۵) سرور صاحب زرگر (۶) محمد زکریا صاحب ٹیلر ماسٹر (۷) شیخ حافظ عبدالستار صاحب (۸) شیخ مولانا عبداللطیف صاحب (۹) شیخ محمد اعظم صاحب (۱۰) شیخ مولوی عبدالجبار صاحب (۱۱) شیخ محمد رفیق محمد اقبال صاحبان (۱۲) شیخ محمد صدیق صاحب (۱۳) بصیر احمد صاحب کلاتھ مرچنٹ (۱۴) شیخ مشتاق احمد صاحب (۱۵) شیخ صوفی ابراہیم صاحب (۱۶) شیخ حافظ عبداللہ صاحب (۱۷) شیخ بشیر احمد صاحب بزاز (۱۸) شیخ نذیر احمد صاحب کیمسٹ (۱۹) شیخ حاجی سراج دین صاحب (۲۰) عبدالمجید صاحب داج (۲۱) ڈاکٹر بارک اللہ صاحب (۲۲) رئیس احمد صاحب سکھو چکی (۲۳) منیر احمد صاحب آزار بند والے (۲۴) جناب جیرین صاحب شکر گڑھ۔

مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کو الوداعی پارٹی

گوجرانوالہ۔ ۱۰ر جنوری ۱۹۶۲ء کی شام کو حبیب کالج میں ترجمہ قرآن پاک پڑھنے والے طلباء نے اپنے استاد مکرم حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب مبلغ ختم نبوت کو الوداعی ٹی پارٹی دی جس میں جمیع طلباء کرام کے علاوہ شہر کے معززین اور علماء کرام بھی تھے۔ مسٹر عبدالشکور اور محمد ثاقب صاحب نے فضیلت قرآن پاک پر مختصر تقریریں کیں جناب محمد منیر اور محمد احمد صاحب نے لکھے ہوئے مقالے سنائے جس میں مولانا موصوف کی کارکردگی کو سراہا گیا۔ ازاں بعد مولانا نے احباب کا شکریہ ادا کیا۔ اور حاضرین کو موجودہ فتنوں کی طرف متوجہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اس وقت دین میں پیدا شدہ فتنوں کا ہم نے مقابلہ کرنا ہے اور اپنے بچاؤ کا صرف ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم مسلک علماء دیوبند پر گامزن رہیں طلباء کی طرف سے مولانا کو شیخ الاسلام حضرت مدنی رح کی نقش حیات ہدیتہً دی گئی جسے موصوف نے بشکریہ قبول کر لیا۔ اس کے بعد صدر مجلس حضرت مولانا عبدالواحد صاحب خطیب جامع شہر نے ضرورت قرآن پر مختصر سی تقریر فرما کر دعا کی۔ (حافظ محمد گوجرانوالہ)

ترجمان اسلام کا بدل اشتراک

سالانہ .. .. چھ روپے

ششماہی .. ساڑھے تین روپے

مسلمانانِ الجزائر کی جنگ آزادی اور مسلمانانِ عالم کا فرض

الحکم الحاکمین کے حکم انما المؤمنون اخوۃ کے مطابق مسلمانانِ عالم کا فرض ہے کہ الجزائری مسلمانوں کی جنگ آزادی میں ان کی ہر ممکن امداد سے دریغ نہ کریں۔ خدا کا شکر اور اس کا احسان ہے کہ اخلاقی طور پر جملہ اسلامی حکومتیں اور مسلمانانِ عالم الجزائر کے مسلمانوں کو فرانس کی جابر اور ظالم حکومت کے خلاف اس جنگ آزادی میں ہر طرح حق بجانب قرار دے چکے ہیں۔ عرب ممالک سب سے زیادہ شکریہ کے مستحق ہیں کہ وہ اخلاقی امداد کے ساتھ ساتھ ان کی مالی امداد میں بھی مصروف نظر آتے ہیں۔ اخلاقی اور مالی امداد کے علاوہ ایسی روحانی امداد کی بھی اشد ضرورت ہے۔ جس میں ہر مسلمان آسانی سے شریک ہو سکے اور اپنا اسلامی فرض ادا کر سکے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہر جہری نماز (جس میں اونچا پڑھا جاتا ہے) نماز کی آخری رکعت میں رکوع کے بعد قیام کی حالت میں امام اونچی آواز سے قنوت نازلہ پڑھے۔ اور تمام مقتدی آمین کہیں۔ اور یہ سلسلہ اس وقت تک برابر جاری رہے جب تک کہ الجزائری مسلمان اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو جائیں۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے حوادثات میں ایسی دعاؤں کا پڑھنا ثابت ہے۔ اور حنفی مسلک میں اس کا جواز موجود ہے۔ آئمہ مساجد کا فرض ہے کہ وہ کم سے کم صبح کی نماز میں ضرور قنوت نازلہ یاد فرما کر اس پر عمل شروع کر دیں۔ قنوت نازلہ میں مختلف دعائیں منقول ہیں جن میں سے بعض یہ ہیں جو جنگ عظیم میں جملہ علماء ہند اور پاکستان کے ارشاد کے مطابق پڑھی گئی ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِهِمْ وَاَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِهِمْ وَانْصُرْهُمْ عَلٰى عَدُوِّكَ اَللّٰهُمَّ الْعَنِ الْكَفَرَةَ اَهْلَ الْكِتَابِ الَّذِيْنَ يُكَذِّبُوْنَ رُسُلَكَ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِكَ وَيُقَاتِلُوْنَ اَوْلِيَاءَكَ اَللّٰهُمَّ خَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ وَزَلْزِلْ اَقْدَامَهُمْ اَللّٰهُمَّ شَتِّتْ شَمْلَهُمْ اَللّٰهُمَّ فَرِّقْ جَمْعَهُمْ اَللّٰهُمَّ دَمِّرْ دِيَارَهُمْ اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَكَ عَلَى الْكَافِرِيْنَ وَاَنْزِلْ بِهِمْ بَاْسَكَ الَّذِيْ لَا تَرُدُّهٗ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ۔

(بندہ محمد نعیم غفر اللہ عنہ لدھیانوی خطیب جامع مسجد جناح کالونی لاہور)

عام خبریں

—— بھارت نے مغربی پاکستان کی سرحد پر سات ڈویژن فوج جمع کر دی ہے۔ جس سے نازک صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔

—— صدر پاکستان محمد ایوب خاں نے کہا ہے کہ ہماری فوج ہر صورت حال کا مقابلہ کر سکتی ہے۔

—— گذشتہ ہفتہ کو انڈونیشیا اور ہالینڈ کے درمیان بحری جنگ ہوئی۔ جس میں انڈونیشیا کے بحری ڈپٹی چیف آف دی سٹاف شہید ہو گئے ہیں۔ ہر فریق دوسرے پر الزام دھرتا ہے کہ اس کے جہاز ہمارے علاقہ میں گھس آئے تھے۔

—— اب روسی آبدوزیں اور تارپیڈو کشتیاں انڈونیشیا پہنچ گئی ہیں۔

—— مسٹر اختر حسین نامزد الیکشن کمشنر بن گئے ہیں۔ انتخابات کے بعد وہ پھر اپنا عہدہ وزارت سنبھال لیں گے۔

—— مسز یعقوب نسیم کے سلسلہ میں عنقریب پولیس گرفتاریاں کرنے والی ہے

—— کمشنر کوئٹہ ڈویژن پر علی نواز نے الزام لگایا ہے کہ اس نے میری جرمن بیوی کو ورغلایا ہے۔ کمشنر صاحب نے ہائیکورٹ کے سمن کی تعمیل کر دی ہے۔

تفتیش پر روزانہ دو ہزار روپے روزانہ مصارف آ رہے ہیں۔ اور اس طرح اب تک پچاس ہزار روپے سے زیادہ صرف ہو چکے ہیں۔

—— لاہور میں شب برات پر آتشبازی سے بائیس افراد زخمی ہوئے۔ آتش بازی بیچنے والے کے خوانچے میں ایک جگہ دھماکہ ہوا۔ جس سے تین افراد کی آنکھیں جھلس گئیں۔

—— لاہور میں ٹیکسی ڈرائیوروں کو لوٹنے والے گروہ کے پانچ افراد کو گرفتار کر لیا گیا ہے یہ پانچوں نوعمر ملزم انگریزی فلموں سے لوٹ مار کے طریقے سیکھتے تھے۔ (یہ ہیں فلم بینی کے نتائج)

—— الجزائر میں اس سال کے آغاز سے اب تک چار سو افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ صرف پچھلے ہفتے ۱۲۷ افراد ہلاک اور ۲۰۹ مجروح ہوئے۔

—— انسپکٹر جنرل پولیس کا بیان ہے کہ مسز نسیم یعقوب کے قتل یا زندہ ہونے کے بارہ میں کوئی ثبوت نہیں مل سکا۔ لیڈی لیکچرار اپنی مرضی سے کسی نوجوان کے ساتھ چلی گئی تھیں۔

مدارس عربیہ کی سرپرستی اور اُن کی امداد محکمہ اوقاف کا قابل تحسین اقدام ہے

محکمہ نے جامعہ مدنیہ کی امداد کر کے مدارس عربیہ کی حوصلہ افزائی کی ہے

جامعہ مدنیہ نیلا گنبد لاہور میں ختم بخاری شریف کے اجلاس میں مولانا محمد علی اور قاضی احسان احمد کی تقاریر

جامعہ مدنیہ لاہور میں ختم بخاری شریف کے موقع پر بیرونی علماء کرام نے مختلف تقاریر کیں۔ مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ علماء کرام نے علم دین کو محفوظ رکھنے کی خاطر کبھی افلاس اور غربت کی پرواہ نہیں کی۔ پہلے زمانہ میں علماء نے اس سے بھی زیادہ عسرت کے دور میں علم دین حاصل کیا۔ اس کے ذیل میں آپ نے متعدد علماء ربانی کے سبق آموز واقعات ذکر فرمائے۔ آپ کے بعد قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے تقریر کی جس میں آپ نے امام بخاری رح کے حفظ حدیث اور ان کے حافظے کے امتحانات کا تذکرہ فرمایا۔ عوام کو دعوت دی کہ وہ علم دین حاصل کریں۔ اور محکمہ اوقاف کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے جامعہ مدنیہ کو اپنی ایک مرکزی جگہ دے کر اسکی اور تمام مدارس عربیہ کی حوصلہ افزائی کی ہے۔ ایسے علم دین کی خدمت کرنے والے اداروں کے ساتھ تعاون کرنا محکمہ کی مخلصانہ خدمات کا بین ثبوت ہے۔

آج قوالیوں کا وقت نہیں

صاحبزادہ فیض الحسن صاحب نے ہری پور ہزارہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ اب یہ وقت مشاعروں، قوالیوں اور ثقافتی میلوں کا نہیں ہے بلکہ اپنے حلقوں کو مضبوط کرنے کا ہے۔ ضرورت کے وقت غیر ضروری امور ترک ہی کرنے پڑتے ہیں۔ بلکہ اگر اب تک یہ مشاغل نہ ہوتے اور قوم کو ان فانی عیاشیوں سے ہٹا کر کام پر لگایا جاتا تو حالات اس طرح نہ ہوتے۔ جیسے اب ہیں۔ (مدیر)

تبدیلی نام

میں شجر حسین سکنہ بوہڑ گیٹ ملتان نے اپنا نام تبدیل کر کے محمد مسعود رکھ لیا ہے تمام دوستوں اور خاندان کی خدمت میں التماس ہے کہ آئندہ شجر حسین کی بجائے مجھے محمد مسعود کے نام سے پکارا کریں ممنون ہونگا۔ محمد مسعود سابق شجر حسین

—— پاکستان کے وفاق المدارس العربیہ نے تمام مغربی پاکستان کے فوقانی مدارس کے طلبہ حدیث کا سالانہ امتحان کا انتظام کیا۔ یہ امتحانات چند دن جاری ہے لاہور سنٹر کے ناظم امتحانات حضرت مولانا عبید اللہ صاحب انور خلف الرشید حضرت شیخ التفسیر مدظلہ تھے۔

—— راولپنڈی کی لیکچرار مسز نسیم یعقوب کی گمشدگی کا عقدہ حل کرنے میں صوبہ بھر کے تین سو کے قریب پولیس افسر مصروف ہیں

غازی خدا بخش ایڈیٹر، پرنٹر، پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ لاہور میں چھپوا کر ہفت روزہ ترجمانِ اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۲ء
ٹیلیفون نمبر ۲۴۴۱۵
العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)
جاری کردہ بحکم شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ
ہفت روزہ
ترجمان اسلام
لاہور
مدیر
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی
قیمت ۱۲ پیسے
جلد ۵ ○ جمعہ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۴۳

بریلوی دوستوں سے

نصب العین

آدمی جو کام کرتا ہے کسی نصب العین کیلئے کرتا ہے۔ آپ حضرات نے جو یہ شغل شروع کر رکھا ہے کہ جہاں جاؤ علماء اہل سنت والجماعت علماء دیوبند اور اکابر دیوبند کے خلاف زہر اگلو۔ ان کو برا بھلا کہو۔ ان کو کافر بنا و عوام کو ان کے خلاف اشتعال دلاؤ۔ اور مسلمانوں میں سر پھٹول شروع کرا کر رخصت ہوا ور پھر کوئی اور جگہ تلاش کرو جہاں سکون اور امن وامان ہو وہاں پہنچ کر بھی یہی ڈیوٹی پوری کرو۔ آخر آپ کی اس دوڑ دھوپ اور اس جدوجہد کا مقصد کیا ہے آپ کس نصب العین کی تکمیل کے لئے یہ زحمت گوارا کر رہے ہیں یہ بات ہم ہر ایرے غیرے نتھو خیرے سے نہیں پوچھتے جس کا مقصد ہی شکم پروری اور عامۃ المسلمین کو لڑا کر اپنا الو سیدھا کرنا ہو۔ یا جس کا علم ہی پکی روٹی تک محدود ہو ہم ایسے دوستوں کو بھی جانتے ہیں جو علماء دیوبند کے دوست ہیں ان سے ملنے والے ہیں ان سے جب ملتے ہیں معانقہ کرتے ہیں۔ اور جب ان سے ان کے مشغل تکفیر اور اکابر علماء کی مخالفت کے بارے میں شکایت کی جاتی ہے تو وہ سے کہہ دیتے ہیں کہ بھائی! تمہارے ہاں دھرا کیا ہے تمہارے ساتھ رہیں تو گزارہ بھی پورا نہیں ہوتا۔ ایسے بزرگوں کو بڑی حد تک ہم مجبور سمجھتے ہیں اور ایسے دوستوں سے ہمارا سوال نہیں ہے۔ ان کا تو یہ بزنس اور کاروبار ہوا۔

جب گیہوں کے بغیر روپے نہیں ملتے جب نور و بشر کے مسائل بیان کئے بغیر جیب نہیں بھرتا اور عقل کے اندھے اور گانٹھ کے پکے قسم کے مریدین کو اس ترقی یافتہ زمانہ میں قابو میں نہیں رکھا جا سکتا جب تک وہ اپنے کو عالم۔ دوسروں کو جاہل۔ اپنے کو حنفی اہل سنت دوسروں کو گمراہ وہابی اور خود کو عاشق رسول، اور دوسرے مسلمانوں بلکہ چوٹی کے علماء و فضلاء کو دشمن رسول ثابت نہ کریں۔ ہماری بحث اس قسم کے واعظوں سے نہیں ہے اس قسم کے واعظ چاہے کسی فریق سے تعلق رکھیں وہ قابل التفات نہیں ہیں اگر ذمہ دار علماء اپنا رویہ درست کر کے امت محمدی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر شفقت کی خاطر ایک معقول فیصلہ کر دیں تو ایسے حلوی خوروں کا علاج آسانی سے ہو سکتا ہے ہم یہاں ان عوام کو بھی خطاب نہیں کر رہے۔ جو مندرجہ بالا قسم کے واعظوں اور ذاکروں کی کھیتیاں ہیں یہ نیک نیت اور سیدھے سادے مسلمان تو قابل تعریف ہیں یہ جو کچھ کرتے ہیں اسلام کی خاطر کرتے ہیں جب مندرجہ بالا قسم کے مولوی تمام بے علم واعظ خود ولی اللہ بن کر دوسرے بڑے بڑے علماء کو اولیاء کا دشمن ثابت کریں۔ یا خود عاشق رسول بن کر دوسروں کو دشمن رسول بتائیں۔ تو یہ بیچارے ان کے دام میں آ جاتے ہیں آخر ایسا کون مسلمان ہو گا جو اولیاء اللہ اور سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیر رکھنے والوں کو برا نہ سمجھے یہ نیک نیت عوام جب ایسے واعظوں کو ولی اللہ اور سچا عاشق رسول سمجھنے لگتے ہیں تو ان کے پاؤں پڑتے ہیں ان کو حلوے اور مرغ کھلاتے ہیں ان پر سیم و زر نچھاور کرتے ہیں ان سے اپنی بیویوں اور بیٹیوں کا پردہ کرنا ترک کر دیتے ہیں یہ بیچارے ان بزرگوں کو اپنا اور اپنی بہو بیٹیوں کا باپ سمجھتے اور کوشش کرتے ہیں کہ ان سے روحانی فیض حاصل کریں۔ حالانکہ اولیاء و انبیاء علیہم السلام کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہ میں روایت ہے کہ آپ کنواری لڑکی سے بھی زیادہ حیا چشم تھے اور آپ نے عمر بھر کسی نامحرم عورت کے ہاتھ سے ہاتھ نہیں ملایا اور اس بات کو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قسم کھا کر اس لئے بیان کرتی ہیں کہ کوئی آدمی اپنی بزرگی کی دھاک بٹھا کر امت کی کسی خاتون پر ڈورے نہ ڈال سکے یہ بات ذرا طویل ہو گئی۔

ہمارا روئے سخن بریلوی دوستوں کے ذمہ دار افراد کی طرف ہے آخر ان میں بعض ذی علم بھی ہیں۔ اور بعضوں کا علم کم بھی ہو تو وہ اسلام اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا جذبہ تو رکھتے ہوں گے ہم اس بات کو قطعاً غلط سمجھتے ہیں کہ کوئی مسلمان صرف اپنے کو بے لوث اور نیک نیت اور دوسروں کو بدنیت خود غرض اور بندۂ درہم و دینار سمجھے۔ ہم اس قسم کے بریلوی دوستوں سے خطاب کر رہے ہیں جن کے سامنے زندگی کا کوئی اسلامی نصب العین ہو

دیوبند کی طاقت

آپ کے نصب العین پر بحث کرنے سے پہلے ہماری ایک درخواست ہے وہ یہ کہ اس خیال کو بھلا دیجئے۔ کہ آپ علماء دیوبند کو ختم کر دیں گے یا دیوبندیوں کو مٹا دیں گے۔ دارالعلوم دیوبند کی بنیاد الفائے اسلام اور خدمت دین مبین پر رکھی گئی ہے۔

جب حضرت علماء کرام ۱۸۵۷ء کے جہاد سے فارغ ہوئے تو انہوں نے فراست ایمانی سے محسوس کر لیا کہ اب نصرانیت کا دور دورہ ہو گا۔ مسلمانوں کے عقائد و اعمال خطرے میں پڑیں گے۔ فرنگی دین اور علماء دین کو مٹانے کی کوشش کرے گا اس لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کر کے دارالعلوم دیوبند کی بنیاد رکھی ان کے اخلاص ہی کا نتیجہ ہے کہ اس پاک درخت کی جڑیں تحت الثریٰ اور شاخیں فوق السما تک جا پہنچیں۔ فرنگی کی اسلام دشمنی اظہر من الشمس ہے وہ آج بھی مرزائیوں اور دشمنان اسلام کی پیٹھ ٹھونک رہا ہے اس نے متحدہ ہندوستان میں قرآن اور اسلام کو مٹانے کے لئے پورا پورا زور صرف کیا مگر دارالعلوم دیوبند نے اس کی ایک نہ چلنے دی۔ ہزاروں علماء و فضلاء آڑے آئے اور انگریزوں کو منہ کی کھانی پڑی۔ انگریزوں نے ان کے لئے مشکلات پیدا کیں مگر وہ بفضلہ تعالیٰ سب پر غالب آئے۔ اس وقت پاکستان کے قریہ قریہ قصبہ قصبہ اور ہر ہر شہر میں علماء دیوبند موجود ہیں۔ آئمہ مساجد ہیں۔ جامع مسجدوں کے خطیب ہیں اسکولوں اور کالجوں میں مدرس اور پروفیسر ہیں۔ تاجر اور ملازم ہیں۔ اور کروڑوں مسلمانوں کے مقتدیٰ اور پیشوا ہیں۔ ملک میں ان کی تنظیم اہل سنت موجود ہے جو ناموس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہے ان کی مجلس تحفظ ختم نبوت ہے جو تاج ختم نبوت کے دشمنوں کے مقابلہ میں ڈٹی ہوئی ہے ان کی مجلس خدام اسلام ہے جس نے قادیان کے اندر جا کر ارتداد کی سرکوبی کی۔

باقی آئندہ

اصلاحِ معاشرہ کا واحد طریقہ یہ ہے کہ اسلامی سزاؤں کو رائج کیا جائے

اسلامی سزاؤں کے متعلق مودودی صاحب کا بیان مضحکہ خیز ہے

(علامہ خالد محمود - ایم - اے)

چکوال بعد از نماز عشاء مدرسہ اظہار الاسلام چکوال کے جلسہ عام کو خطاب کرتے ہوئے علامہ خالد محمود نے اسلامی سزاؤں کے متعلق مودودی صاحب کی تحریر کو ذہنی پراگندگی کا عجیب وغریب نمونہ قرار دیا۔ علامہ صاحب نے تقریر کا آغاز اس آیت کریمہ سے کیا لقد ارسلنا رسلنا بالبینت وانزلنا معھم الکتب والمیزان لیقوم الناس بالقسط۔ وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس (پ ۲۷ ع ۱۹)

(ترجمہ: تحقیق ہم نے پیغمبروں کو واضح دلیلوں کے ساتھ بھیجا اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان اتاری تاکہ لوگ عدل قائم رکھیں۔ اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت رعب ہے اور لوگوں کے لئے نفع ہے) علامہ صاحب نے فرمایا کہ بعثت انبیاء کے مقصد ہیں عدل وانصاف کا قیام ہی ہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے لوہے کی نعمت سے نوازا تاکہ لوہے کے رعب و داب سے نظامِ عدل برقرار رہے اور اسی لئے اسلامی سزائیں مقرر کی گئیں۔ تاکہ لوگ عدل وانصاف سے تہی دامن نہ ہو جائیں علامہ صاحب نے فرمایا کہ ایک ایسے معاشرہ میں جہاں فحاشی و بے حیائی کی افراط ہو اور جہاں ظلم و بے انصافی کا دور دورہ ہو۔ اسلامی سزاؤں کی ضرورت دو چند ہو جاتی ہے۔ جو لوگ ایسے معاشرہ میں اسلامی سزاؤں کو ظلم بلکہ دوہرے ظلم سے تعبیر کرتے ہیں۔ وہ اسلامی سزاؤں کی روح سے ناآشنا ہیں۔

قرآنی آیت سے اسلامی سزاؤں کا مقصد یہ عیاں ہوتا ہے کہ معاشرہ کے افراد پر سزاؤں کا ایسا رعب طاری کیا جائے کہ وہ بے انصافی اور فحاشی کے نزدیک بھی نہ بھٹکنے پائیں۔ اسی لئے باس شدید کے الفاظ استعمال کئے گئے۔ ایک ایسے معاشرہ کو ظلم و بے حیائی کا کاروبار وسیع پیمانے پر ہوتا ہو اصلاحی کوششوں سے قطعاً پاک نہیں کیا جا سکتا۔ ایسے معاشرہ کی اصلاح کا واحد طریقہ یہ ہے کہ قرآن کا یہ مطلوبہ رعب اور زیادہ قائم کیا جائے تاکہ لوگ اس کے خوف سے عدل وانصاف کو دانستہ اختیار کریں۔ قرآن کا یہ مطلوبہ رعب قائم کرنے کا واحد طریقہ ہے کہ اسلامی سزائیں رائج کی جائیں اسلامی سزائیں معاشرہ کو ناپسندیدہ عناصر سے پاک کر دیں گی اور اس طرح معاشرہ پر رحمت ثابت ہوں گی جو لوگ ایسے معاشرہ میں اسلامی سزاؤں کے رائج کرنے کو ظلم لکھتے ہیں وہ خود دین اسلام پر ظلم کر رہے ہیں علامہ صاحب نے یہودیوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کا یہ قانون تھا کہ امیر آدمی اگر جرم کرتا تو اسے سزا نہیں دیتے تھے لیکن اگر وہی جرم اگر کسی غریب سے سرزد ہو جاتا تو اسے سخت سے سخت سزا دیتے تھے ان کا خیال یہ تھا کہ چونکہ امیر آدمی کو گناہ کے مواقع با فراط میسر ہوتے ہیں۔ اور اس کے اردگرد اس قسم کے اسباب وعوامل موجود ہوتے ہیں کہ اس کے لئے گناہ سے بچنا بہت محال ہوتا ہے اس لئے وہ سمجھتے تھے کہ امیر آدمی کو سزا دینا ظلم کے مترادف ہوگا۔ اور وہ غریب کو سزا اس لئے دیتے تھے کہ غریب کے پاس گناہ کے مواقع بہت کم ہوتے ہیں اس کے اردگرد ایسے اسباب وعوامل تقریباً ناپید ہوتے ہیں جو اسے گناہ پر برانگیختہ کر سکیں اس لئے اگر وہ گناہ کرتا ہے۔ تو سزا کا مستحق ہے علامہ صاحب نے فرمایا کہ تقریباً اسی قسم کی منطق مودودی استعمال کر رہے ہیں اور فرماتے ہیں کہ چونکہ اس زمانہ میں گناہ پر ابھارنے کے اسباب نہایت بہتات کے ساتھ موجود ہیں۔ اس لئے اسلامی سزاؤں کا رائج کرنا ظلم ہوگا ان کا مطمع نظر یہ ہے کہ پہلے سوسائٹی کو اس طریقہ پر ڈھالا جائے کہ اس میں گناہ کے اسباب تقریباً معدوم ہو جائیں۔ پھر اسلامی سزائیں جاری کی جائیں۔ (معلوم نہیں مودودی صاحب معاشرہ کو اس طریقہ پر ڈھالنے کا کونسا طریقہ اختیار کیا ہے؟) علامہ صاحب نے فرمایا کہ موجودہ سوسائٹی میں اسلامی سزاؤں کو ظلم کہنے والوں کا طرزِ عمل یہودی طرزِ فکر کی صدائے بازگشت معلوم ہوتا ہے۔ علامہ صاحب نے فرمایا کہ ایسے لوگوں کو یہودی طرزِ فکر چھوڑ کر اسلامی طرزِ فکر اپنانا چاہیئے۔ علامہ صاحب مودودی صاحب کے چند اور عجیب وغریب مسائل کا حوالہ دیتے ہوئے تقریر ختم کی۔

سکھر کالج کے طالب علموں کی اسلام دوستی

سکھر سے اطلاع ملی ہے کہ سکھر میں کالج کے طالب علموں نے مودودی کے مخالف اسلام [illegible] سے نجات دینے کی کوشش کی جا سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ مِنَ البیان [illegible] غلط عقیدے کو چاہے اس رنگ میں صفحہ قرطاس پر لکھ دے جس پر حق ہونے کا گمان ہو مودودی صاحب اپنی شاہکار کتابیں تصور کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں سکھر کالج کے اسٹوڈنٹ [illegible] منتخب فرمایا۔ انجمن رد مودودیت کے صدر محترم دوست عبدالستار صاحب انصاری عربی [illegible] سکھر اس انجمن کی حوصلہ افزائی اور اس سے مکمل تعاون کریں گے۔

اسلامی قانون کے بغیر ملک میں امن و امان ناممکن ہے

ماچھی گوٹھ تحصیل صادق آباد میں ایک اجلاس میں مولانا منظور احمد صاحب نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جب تک دستور اسلامی نافذ نہیں ہوگا۔ جمعیۃ علماء اسلام اپنی جد وجہد جاری رکھے گی آپ نے فرمایا کہ مسلمانوں کو چاہیئے کہ جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کرکے اپنی مجاہدانہ زندگی بسر کرنے کی کوشش کریں اور قانون الٰہی کے بغیر ملک میں کوئی امن امان قائم نہیں ہو سکتا۔ آپ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے مجاہدانہ کارنامے بیان کرتے ہوئے مسلمانوں کو جذبۂ جہاد کا شوق دلایا اور تقریر کے آخر میں سب لوگوں نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد کی تائید کرتے ہوئے شمولیت کا اعلان کیا۔ اور کافی لوگوں نے جماعت کی رکنیت میں شرکت کی۔ بعد نماز جمعہ ہفتہ وار اجتماع ہوا جس کی صدارت کے فرائض محترم جناب حاجی فتح محمد صاحب خازن جماعت نے سرانجام دیئے اور حضرت مولانا موصوف نے جماعت کے سابقہ حالات بیان فرماتے الحمد للہ کہ جماعت کے امیر جناب حاجی محمد مراد صاحب اور سالار اعظم جناب حاجی جان محمد صاحب حضرت حاجی فتح محمد صاحب خازن جماعت میں بہت بڑی جدوجہد سے کام کر رہے ہیں اس اجتماع میں یہ چیز عمل میں آچکی ہے کہ مختلف علاقوں میں صرف تبلیغ دین کے لئے ہر جمعرات کو جایا کرتے ہیں ہمارے اس پروگرام کے ماتحت کافی لوگوں سے تعاون کا یقین دلایا کہ چھوٹے چھوٹے قصبوں میں جماعت کا حلقہ بنا کر تبلیغ دین کے لئے ہر جمعرات کو جایا کریں گے۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو خلوص نیت اور رضائے الٰہی نصیب ہو کر ذریعہ نجات بنائے آمین۔

تحصیل صوابی میں جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا تنظیمی دورہ

حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد بھی شریک دورہ تھے

جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان کا تنظیمی دورہ زیر قیادت مولانا لطف الرحمٰن صاحب امیر ضلع مردان تحصیل صوابی میں مانیری۔ صوابی۔ شاہ منصور زیدہ۔ مونغزہ۔ کملابٹ۔ کوٹھا۔ یار حسین خیل میں جاری رہا مذکورہ مقامات میں تنظیمی جائزہ لیا گیا وفد میں حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر سرحد۔ مولانا عبد العزیز صاحب ناظم مردان مولانا سید مبارک شاہ صاحب امیر شہر مردان حافظ محمد یونس صاحب نائب امیر صوابی۔ میاں گل باز صاحب ناظم ضلع مردان شریک تھے۔ مذکورہ مقامات میں حضرت امیر سرحد مولانا سید گل بادشاہ صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد اور مذہبی ملکی مسائل پر تقریریں بھی کیں۔ علماء اور دین پرست مسلمانوں سے خصوصی مجلس مشاورت بھی ہوئی۔

مندرجہ ذیل مقامات میں تجدید تنظیم بھی ہوئی

جمعیۃ علماء اسلام صوابی

امیر مولانا عبداللہ شاہ صاحب۔ نائب امیر حافظ مولوی محمد یونس صاحب۔ ناظم اعلیٰ امور [illegible] حافظ عبدالمالک صاحب ناظم مولوی فضل قادر صاحب۔ سالار انصار زاہد بہادر شیر صاحب بیس افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ کی تشکیل ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام شاہ منصور

امیر مولانا عبدالباری صاحب نائب امیر مولانا عبدالرزاق صاحب ناظم اعلیٰ صاحب حق شمس الباری صاحب ناظم مولانا باچا صاحب بیس افراد پر مشتمل مجلس شوریٰ کی تشکیل ہوئی۔

جمعیۃ علماء اسلام سرغز

امیر مولانا فضل باری صاحب۔ ناظم اعلیٰ مولوی شمس الاسلام صاحب۔ بیس افراد پر مجلس شوریٰ کی تشکیل ہوئی۔

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء

وزیر قانون مغربی پاکستان کا بیان

مغربی پاکستان کے طول وعرض میں ہمارے بریلوی کہلانے والے دوستوں نے جو ادھم مچایا ہے وہ اگرچہ نیا نہیں ہے انگریزوں کے زمانہ کی یادگار ہے اختلافی مسائل کو افہام وتفہیم کے حدود سے منجاوز ہو کر فتنہ پروری اور اشتعال انگیزی کے طرز پر قوم کے سامنے پیش کر کے قوم کی مشکلات میں مزید اضافہ کرنا کسی طرح معقول اور قابل تحسین قرار نہیں دیا جا سکتا اور جمعیتہ العلماء جو اہل ملک کی سیاسی اور ملکی مسائل میں بھی کتاب وسنت کی روشنی میں رہنمائی کی کوشش کرنا فرض سمجھتی ہے اس کی تاریخ گواہ ہے کہ اس نے ان مباحث کو الجھانے یا ان میں الجھ کر قوم کو دست وگریباں کرنے کی کبھی کوششیں نہیں کی بلکہ بسا اوقات اکٹھے بیٹھنے اور مل کر سوچنے کی تدبیریں کی ہیں سو اتفاق کہئے یا کوئی غلط منصوبہ کہ۔ آج کل علماء دیوبند اور اکابر علماء اہل سنت کے خلاف کیچڑ اچھالا ہے اور فسادات کرانے کی مہم اتنی تیز ہو گئی ہے کہ بعض لوگ شبہ کرنے لگے ہیں کہ کیا اس میں حکومت کا ہاتھ ہے؟ ہم سمجھتے ہیں کہ حکومت ملک کے امن وامان کی محافظ ہوتی ہے اس پر ملکی دفاع واستحکام کا اہم فریضہ عائد ہوتا ہے ملک کے داخلی وخارجی مسائل کے اطمینان بخش طریقہ سے حل کرنے کے لئے اہل ملک کی یکجہتی اور عوام وحکومت کا باہمی اعتماد لازم اور ضروری ہے۔ ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کوئی سمجھدار حکومت ملک کے کسی ایک جماعت کو اپنے خلاف بدگمان کرنے کے اسباب وعوامل پیدا کرنے یا پیدا ہونے پر خوش ہو سکتی ہے۔ خاص کر علماء ربانیین جن کا اثر ونفوذ ملک گیر ہی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ ان حالات میں حکومت کا فرض تھا کہ وہ کسی ایک فریق کو بھی اشتعال انگیزی کی اجازت نہ دیتی اور نہ کسی کے بزرگوں کو برا بھلا کہنے پر [illegible] کہا جاتا ہے کہ اب تک پولیس اور حکام کا رویہ نا تسلی بخش رہا ہے مختلف مقامات پر ایک فریق پر پابندی اور دوسرے کو کھلی چھٹی یا اشتعال انگیز تقریریں کرنے دینا جن کی وجہ سے مختلف مقامات پر فسادات ہوئے کسی طرح حکومت یا حکام کے دامن کو غفلت شعاری کے داغوں سے پاک ہونے کا سرٹیفیکیٹ نہیں دے سکتا۔ خدا خدا کر کے مغربی پاکستان گورنمنٹ کے وزیر قانون نے ادھر توجہ فرما کر ایک بیان دیا ہے کہ حکومت نے مجبور ہو کر فیصلہ کیا ہے کہ قابل اعتراض لٹریچر کے ذریعہ فرقہ واریت پھیلانے کی سرگرمیوں کو کچل دیا جائے ہم حکومت کے اس فیصلے کی تحسین کرتے ہیں مگر اس میں صرف لٹریچر کی بحث نہیں اور بہ جو پہلوان ملک میں چھوڑے ہوئے ہیں جو ہر مقام پر پہنچ کر بھل من مبارز کا نعرہ لگاتے اور اکابر علماء دیوبند کے خلاف کیچڑ اچھال کر امن وامان کو تباہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ کیا یہ کار ثواب ہے اور کیا اس کا انسداد ملکی ضروریات کا تقاضا نہیں ہے۔ اگر حکومت کسی فرقہ کی حامی نہیں ہے تو اس کو سختی سے اضلاعی حکام اور پولیس کے طرز عمل کا جائزہ لینا ہو گا۔

ہمارا مقصد اس مضمون سے یہ ہے کہ محترم وزیر قانون مغربی پاکستان جو دوسرے وزراء سمیت پرانے وزیروں سے نسبتہً بہتر سمجھے جاتے ہیں اپنے بیان پر عمل کرانے کے حق میں ہیں تو اس طرح وہ اپنا قیمتی فرض انجام دیں گے لیکن اگر یونہی کسی وقت جوش میں انہوں نے فرما دیا ہے اور جیسے اسمبلیوں کے یا حکومت کے دوسرے فیصلے یا اعلانات جو شرمندۂ عمل نہیں ہوئے یا نہیں ہوا کرتے اسی طرح یہ اعلان بھی ہے تو ان کو بغیر لیس وپیش کے اپنے بیان پر نظر ثانی کر لینی چاہیئے تاکہ آپ اس فہرست میں نہ آئیں جو کہتے ہیں اور کرتے نہیں ہم یہ جملے نہایت دردِ دل اور خیر خواہانہ جذبات سے لکھ رہے ہیں۔ اس لئے کہ اتنے عرصہ تک ایک ایسی حکومت کا جو ملکی حکومت ہے اور اس کو مسلمان ہونے کا دعویٰ ہے امت رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے درمیان سر پھٹول کو ٹھنڈے دل سے تماشائی بن کر دیکھتے رہنا اور اس گمان کے لئے موقع فراہم کرنا کہ یہ سب کچھ حکومت کے طرز عمل کا نتیجہ ہے کسی طرح صحیح نہیں ہو سکتا بلکہ انتہائی افسوسناک ہے ہم اب بھی محترم گورنر صاحب مغربی پاکستان پر واضح کرتے ہیں کہ حکومت کا موجودہ طرز عمل موجودہ حکومت کے لئے کسی طرح موجب خیر وبرکت اور مفید مطلب نہیں ہو سکتا وہ جلد از جلد ہو سکے اصلاح حالات پر متوجہ ہو۔ وما علینا الا البلاغ۔

بدل اشتراک

سالانہ — چھ روپے
ششماہی — تین روپے ۵۰ پیسے

حکومت کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی کا نیک مشورہ

"مولانا قاضی عبدالکریم کے خلاف مقدمہ واپس لے لیا جائے"

معلوم ہوا ہے۔ کہ محترم مولانا قاضی عبدالکریم صاحب (کلاچی ضلع ڈیرہ اسماعیل خان) نائب امیر جمعیتہ علماء اسلام سرحد کو دفعہ ۱۴ سرحدی یعنی فرنٹیر کرائمز ریگولیشن کے تحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ آپ کے خلاف الزام یہ ہے۔ کہ انہوں نے سر ظفر اللہ قادیانی کے خلاف اشتعال انگیز تقریر کی ہے۔ ابھی ابھی جزائر غرب الہند میں بمقام ٹرینیڈاڈ سر ظفر اللہ نے ایک اشتعال انگیز اور کذب بیانی کا شاہکار بیان دے کر مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات سے کھیلنے کی جو ناپاک کوشش کی تھی۔ اور بڑی جسارت سے یہ کہا تھا۔ کہ مرزا غلام احمد قادیانی النبی کی ہدایت سے سلسلہ نبی آخری نبی تھے جو پاکستان میں ۱۹۰۸ء میں فوت ہو گئے تھا اور اب اس کا ہدمت نے اس بیان کی تردید نہیں کی کتنے افسوس کی بات ہے۔ کہ ۱۹۰۸ء میں تو پاکستان معرض وجود میں نہیں آیا تھا۔ علاوہ بریں برِّ اعظیم کی تقسیم کے بعد قادیان (جہاں آنجہانی مرزا غلام احمد کی قبر ہے) ہندوستان کا حصہ بن چکا ہے۔ اندریں صورت اسے پاکستان کی طرف منسوب کر کے صریح کذب بیانی سے کام لینے کا مقصد صرف یہ تھا۔ کہ پاکستانی مسلمانوں سے ان کا جوڑ لگا کر یہ ثابت کیا جائے۔ کہ وہ پاکستانی مسلمانوں کے تسلیم شدہ نبی تھے۔ (والعیاذ باللہ)

پاکستانی وزارت خارجہ کا فرض تھا۔ کہ ان سے مواخذہ کرتی۔ اور انہیں اپنے مخصوص فرقہ کی اس قسم کی سوقیانہ تبلیغ پر ٹوکتی۔ اور ایک وضاحتی بیان جاری کرتی۔ کہ سر ظفر اللہ کا یہ بیان ان کے ذاتی خیالات ہیں۔ مسلمانان پاکستان کا اس سے کوئی تعلق نہیں اور مسلمانان پاکستان کا، عقیدہ اور ایمان یہ ہے۔ کہ وہ پیغمبر اسلام خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی متنبی کو جھوٹا یقین کرتے ہیں۔ اور یہ کہ پاکستانی مسلمان مرزا غلام احمد آنجہانی کے دعووں کو غلط اور ان کے خلاف نفرت کے جذبات رکھتے ہیں۔

لیکن افسوس کہ ایسا بیان شائع نہ ہو بیرونی دنیا کے مسلمانوں کو یہ گمان کرنے کا موقع مل گیا ہے کہ وہ ظفر اللہ خان کے بیان کو بوجہ پاکستانی نمائندہ ہونے کے مسلمانان پاکستان کا عقیدہ سمجھیں وزارت خارجہ پاکستان کو اپنی اس کوتاہی کی تلافی کرنی ضروری تھی۔ لیکن میرے تعجب کی انتہا نہ رہی۔ کہ حکومت اپنی کوتاہی پر ندامت کرنے سے تو قاصر رہی۔ اور الٹا اس نے میرے ضلع ڈیرہ اسماعیل خان ایک مقتدر عالم دین کو اس جرم پر گرفتار کر لیا۔ کہ انہوں نے منافق سے پردہ اٹھا کر اس کے خلاف احتجاج کیوں کیا۔

ہم آہ بھی کرتے ہیں
تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں
تو چرچا نہیں ہوتا

بنا بریں میں اپنی حکومت سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ حقیقت پسندی اور غیر جانبداری کے ماحول کو قائم رکھتے ہوئے اپنے وقار میں اضافہ کرنے کے لئے مولانا عبدالکریم صاحب کو غیر مشروط طور پر رہا کریں۔ اور یہ کوشش کرے کہ مسلمانان پاکستان کے جذبات مجروح نہ ہوں۔

بقیہ: منصف مزاج مودودی

جب علماء نے ان کی ایک ایک غلطی کو واضح کیا اور مودودی صاحب نے کوئی صحیح جواب نہ دے کر یہ ثابت کر دیا کہ ان کے پاس علماء کے اعتراضات کا جواب نہیں ہے۔ تب بھلا میں یہ سمجھنے پر مجبور ہو گیا کہ دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے۔ چنانچہ مجھے جماعت اسلامی کے متعلق اپنی رائے کو بدلنا اور علماء کی بات کی صداقت کا یقین کر لینا پڑا

اگر جماعت اسلامی صرف ایک سیاسی جماعت کی حیثیت سے میدان میں آتی تو علماء قطعاً ان سے نہ الجھتے مگر دین کے نام پر کام کرنے کے بعد دین میں اپنی رائے کو داخل کرنا ناقابل برداشت ہے۔ جن علماءِ حق نے دین کی مشکل سے مشکل وقت میں خدمت کی وہ آج بھی دین کی حفاظت کرتے ہوئے اس میں مداخلت نہیں ہونے دیں گے۔

میں باقی اصحاب سے گزارش کروں گا۔ کہ تعصب سے بالاتر ہو کر اپنے اسلاف کے طریقہ کار کی روشنی میں دیکھیں کہ کیا ہم صحیح چل رہے ہیں اگر یہ راستہ اس سے مختلف پائیں تو رجوع کر لیں۔

احقر محمد عارف
خانقاہ سراجیہ مجددیہ کندیاں ضلع میانوالی

منصف مزاج مودودی پڑھ کر عبرت حاصل کریں

جماعت اسلامی سے بیزاری کا باعث

(از محترم المقام صاحبزادہ محمد عارف صاحب نبیرہ قطب عالم حضرت مولانا احمد خاں صاحب قدس سرہ العزیز کندیاں شریف)

۱۳۷۳ھ کو جب میں دینی تعلیم کی تکمیل کے لئے دورہ حدیث پڑھنے سرگودھا سراج العلوم میں داخل ہوا تو اسی دوران میں میرا جماعت اسلامی سے رابطہ قائم ہوا مجھے جماعت کے نظم ونسق نے بے حد متاثر کیا۔ میں اپنے حلقہ احباب کی پرواہ کئے بغیر جماعت سے والہانہ عقیدت رکھنے لگا۔ میں صرف اسی جماعت کو صحیح اور مخلص سمجھتا تھا۔ میرے مشفق استاد حضرت مولانا محمد شفیع صاحب مہتمم سراج العلوم سرگودھا نے اشارۃً کئی مرتبہ مجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ مگر طبیعت جس ڈگر پر چل پڑی تھی واپسی کا نام نہیں لیتی تھی۔ میری طبیعت نے ان کی ناصحانہ ارشادات کی پرواہ نہ کی بلکہ جن جن حضرات نے جماعت اسلامی پر تنقید کی میں اسے میں تعصب پر محمول کرتا رہا اور جماعت اسلامی کو ایک خالص دینی جماعت سمجھ کر اس کے طریقہ کار سے متفق رہا۔

اللہ تعالیٰ میری اس لغزش کو معاف کرے کہ میں نے اکثر بار حضرت مولانا احمد علی صاحب مرحوم قدس سرہ العزیز کے مضامین پڑھکر یہ رائے قائم کی کہ مودودی صاحب کے بارہ میں ان کی رائے صرف غلط فہمی پر مبنی ہے

زمانہ تعلیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک انہیں راستوں پر چلتا رہا جو میں نے اپنے لئے منتخب کئے تھے۔ لیکن جب علماء دیوبند کی طرف سے جماعت اسلامی پر تنقید شروع ہوئی اور دیگر علماء حقہ نے ان کے پول کھولنے شروع کئے تو میں سوچنے پر مجبور ہو گیا۔ کیا میں غلط راستہ پر تو نہیں جا رہا جماعت اسلامی سے بیزاری کا باعث وہ مسائل بنے جو آج تک تمام امت مسلمہ کے اندر متفق علیہ چلے آرہے تھے مگر مودودی صاحب نے صراحتاً ان کے خلاف اپنی آرائے کا اظہار کیا مثلاً نکاح بین الاختین آج تک کسی نے اس کے جواز کی صورت نہیں نکالی مگر مولانا مودودی نے ایک فرضی سوال بنا کر اس کا جواب دیتے ہوئے یہ فتویٰ دے دیا کہ ایسی صورت میں دو بہنوں کا ایک آدمی کے ساتھ نکاح جائز ہے۔ بعض مودودی دوست کہتے ہیں فرض کرو ایسا واقعہ پیش آجائے تو دونوں لڑکیاں کیا کریں۔ میں کہتا ہوں اگر دونوں لڑکے ہوں تو پھر آپ ایک لڑکی دو کے لئے تجویز کریں گے اور اگر ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہو پھر کیا ہوگا افسوس کہ ایسے فرضی واقعات کو زیر بحث لاکر ایک طرف مسلمانوں میں سر پھٹول پیدا کیا جا رہا ہے۔ دوسری طرف قرآن کی مخالفت کی جا رہی ہے۔ مودودی صاحب کے اس فتویٰ نے مجھے حیرت میں ڈال دیا۔ کیونکہ ان کا یہ فتویٰ صراحتاً کلام اللہ سے ٹکراتا تھا۔ (۲) دوسرے عیسیٰ علیہ السلام کے رفع جسمانی کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی طرف اٹھا لیا تھا اور یہ اسلامی عقائد میں شامل ہے۔ بلکہ امت کا اس پر اجماع ہے مگر مودودی صاحب اس سے انکار کرتے ہیں۔ ان کا ایک خط ملاحظہ ہو جو انہوں نے میرے رفع جسمانی کے سوال کے جواب میں لکھا تھا خط کی نقل من وعن یہ ہے۔

(مورخہ ۳ شوال المکرم ۱۳۷۲ھ بحوالہ $\frac{۲۲۹}{۵۵}$ لاہور۔

مکرمی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ جناب کا مکتوب گرامی ملا۔ مولانا مودودی صاحب مدظلہ العالی نے جو کچھ آپ کے سوال کے متعلق تحریر فرمایا ہے وہ درج ذیل ہے آپ کو شاید معلوم نہیں کہ اجماع امت صرف نزول مسیحؑ کے بارے میں ہے رفع جسمانی کے بارے میں نہیں سلف میں اس مسئلہ پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ کہ آیا رفع جسمانی ہوا تھا یا نہیں اسی وجہ سے رفع جسمانی کو ہم نے اسلامی عقائد میں شامل نہیں کیا میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ صرف یہ ہے کہ قرآن رفع جسمانی کی تصریح نہیں کرتا۔ البتہ اس کے بیان پر غور کرنے سے گمان یہ ہوتا ہے کہ رفع جسمانی ہوا تھا۔ والسلام۔

(راقم الحروف۔ خلیل حامدی)

یہ خط پڑھنے کے بعد پھر ایک عریضہ میں نے ان کی خدمت میں لکھا مگر انہوں نے جواب نہیں دیا مودودی صاحب کا ان اجماعی مسائل میں اختلاف کرنے سے میرا رجحان جماعت کی طرف سے ہٹنے لگ گیا

باقی صفحہ ۳۰

مودودیت اور جاہلیت میں مصالحت

(COMPROMIZE)

محمد یٰسین صاحب۔ کراچی

اس پر آشوب دور میں بہت سے ناقص لوگ مسلمانوں کے اسلامی لیڈر بننے کی کوشش کر رہے ہیں اور مسلمانوں کے اسلامی جذبات کو غلط راستہ پر ڈالنے کی کوشش میں مصروف ہیں۔ بلکہ اگر یوں کہا جائے کہ مسلمانوں کے ایمان کو کاغذ کا سا بیدرد کیا جا رہا ہے تو غلط نہ ہوگا۔۔

میں سمجھتا ہوں کہ مودودی صاحب انہیں لوگوں میں سے ہیں جو غریب مسلمانوں کو ایک ایسے رستہ کی طرف لے جا رہے ہیں جو انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات کی روح کے خلاف ہے انہوں نے بعثت انبیاء کے مقصد کو اپنی کتابوں میں غلط طور پر پیش کیا، اکابرین اولیاء اللہ کے طریقہ ارشاد پر ضرب لگائی۔ خلافت راشدہ پر حملہ کیا۔ اسماء الرجال میں کیڑے نکالے۔ فقہائے اربعہ پر تنقید کی۔ جو تنقیص کے مترادف ہے اور امت کے مجددین کے کاموں کو ناقص ٹھہرایا۔ میرا خیال ہے کہ مودودی پہلا شخص ہے جس نے مغز اسلام پر ضرب لگائی ہے اس وجہ سے کہ جملہ مذاہب کا خلاصہ اور اصل مقصد تزکیہ ہے جس کی قرآن شہادت دیتا ہے۔ قد افلح من زکّٰھا وقد خاب من دسّٰھا۔ جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرعون کو بھرے دربار میں دعوت توحید ورسالت دینے کے بعد بھی فرمایا "کیا تو چاہتا ہے کہ تیرا تزکیہ ہو جائے اور میں تجھ کو تیرے رب کی طرف ہدایت کروں شاید کہ تو ڈرے اور تیرے اندر عبودیت پیدا ہو جائے"۔ مودودی صاحب نے مشائخ کے طریقہ ارشاد پر جو ضرب لگائی ہے وہ دراصل تزکیہ پر ضرب ہے جو مقاصد بعثت کا سنگ بنیاد ہے اور اللہ تعالیٰ نے تزکیہ کو کتاب وحکمت پر مقدم کیا ہے۔ جب تک تزکیہ نہ ہو اس وقت تک نہ کتاب آتی ہے نہ حکمت یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب بھی چونکہ تزکیہ سے محروم ہیں اس لئے کتاب وحکمت سے بھی محروم ہیں۔ قرآن کریم میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی تفسیر میں "رحمٰن" اور "رحیم" کو "لمبا تڑنگا" سے مشابہت دینے والا شخص قرآن کی حقیقت سے کیا واقف ہو سکتا ہے۔ اس کے علاوہ تفہیم القرآن میں پچاسوں غلطیاں ایسی واضح ہیں جو اہل علم سے پوشیدہ نہیں اور اگر موقع ملا تو انشاء اللہ ان کو بھی واضح کیا جائے گا اس کے علاوہ سیاست وحکمت کے ابواب میں بھی ہے اور ابھی معلوم ہو چکا کہ بغیر تزکیہ کے نہ کتاب آتی ہے نہ حکمت اور یہی وجہ ہے کہ مودودی صاحب سیاست میں غلطاں و پیچاں ہیں اور انہوں نے بھی سیاسی ہتھکنڈے استعمال کرنا شروع کر دئے ہیں جو نوجوانوں کی زبان میں جاہلیت جدیدہ کے سیاست داں کرتے ہیں۔

مودودی صاحب بھی آجکل جاہلیت سے مصالحت (Compromize) کرنے پر آمادہ نظر آرہے ہیں۔ شاید اس وجہ سے کہ بغیر اس مصالحت کے اقتدار کی تمنا کی تکمیل مشکل ہے۔ ان کا یہ جدید اقدام خود ان کے بیان کردہ اصولوں کے منافی ہے۔ انہوں نے "تجدید واحیائے دین" میں جو کچھ لکھا ہے اس کو پڑھ کر قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مودودی صاحب کے نظریات اور ان کے عملی اقدامات میں کس درجہ تضاد پایا جاتا ہے اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ وہ اپنے غلط اسلام (Pseudo Islam) سے لوگوں کو تباہی اور جاہلیت کے کس غار میں گرا رہے ہیں۔ اقتباس درج ذیل ہے:

"عموماً لوگ تجدد اور تجدید میں فرق نہیں کرتے اور سادہ لوحی سے ہر متجدد کو مجدد کہنے لگتے ہیں۔ ان کا گمان یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو نیا طریقہ نکالے اور اس کو ذرا زور سے چلا دے وہ مجدد ہوتا ہے خصوصاً جو لوگ کسی مسلمان قوم کو بر سر انحطاط دیکھ کر اس کو دنیوی حیثیت سے سنبھالنے کی کوشش کرتے ہیں اور اپنے زمانہ کی برسر عروج جاہلیت سے مصالحت کر کے اسلام اور جاہلیت کا ایک نیا مخلوط تیار کر دیتے ہیں۔ یا فقط نام باقی رکھ کر اس قوم کو پورے جاہلیت کے رنگ میں رنگ دیتے ہیں، ان کو مجدد کے خطاب سے نواز دیا جاتا ہے۔ حالانکہ وہ مجدد نہیں متجدد ہوتے ہیں۔ اور ان کا کام تجدید نہیں تجدد ہوتا ہے۔ تجدید کا کام اس سے بالکل مختلف ہے جاہلیت سے مصالحت کی صورتیں نکالنے کا نام تجدید نہیں ہے۔ اور نہ ہی اسلام اور جاہلیت کا کوئی نیا مرکب بنانا تجدید ہے۔ بلکہ اصل تجدید کا کام یہ ہے کہ اسلام کو جاہلیت کے تمام اجزاء سے چھانٹ کر الگ کیا جائے۔ اور کسی نہ کسی حد تک اس کو اپنی خالص صورت

باقی صفحہ ۵ پر

قسط نمبر ۲

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب ۔ دار العلوم اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

(معدمی) احکام عام ہیں اور حضرت عائشہ کا نکاح چھ سال کی عمر میں ہوا اور حضرت عبد اللہ بن زبیر کا ایک دن کی بچی سے نکاح کرنا عہد مبارک سے ثابت ہے اس کے خلاف قانون بنانا مسلمانوں کے لئے ناقابل قبول اور اسلام کی مخالفت ہے۔ اس مضمون پر بہت سے رسالے طبع شدہ موجود ہیں جو اس وقت لکھے گئے تھے۔ زیادہ سے زیادہ غرض اس سے یہ تھی کہ پھر بعد میں قبول ہو جاتی ہے اور فتنہ و فساد پیدا ہو جاتا ہے مگر رجسٹریشن کو ضروری قرار دینے پر تو یہ وجہ ہی ختم ہو گئی تھی۔ اب کہ ہم غیر ہر بڑی کم اہمیت والا قرار دینے کے حق میں ہیں اس اہمیت کی وجہ سے جیسے کرایہ نامے بیع نامے، اقرار نامے سب رجسٹرڈ ہونے لگے ہیں تو خود بخود بغیر لازم کئے بھی یہ نکاح رجسٹرڈ ہونے لگیں گے۔ لیکن لازمی قرار دینے سے فوری حادثات میں پریشانی کا سبب ہو گا۔ جیسے پہلے عرض کیا جا چکا ہے بہرکیف رجسٹریشن کے عموم سے اس فتنہ و فساد کی روک ہو جائے گی اور جب اولیاء خود فتنہ و فساد کو دیکھ رہے ہیں تو خود رجسٹریشن کو اس کے لئے پسند کریں گے لیکن ذرا دوسری طرف کی وجوہ پر بھی نظر کرنی ضروری ہے جن میں کمسنی کی شادی نہ ہو سکنے سے خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً۔

(۱) ایک شخص کی بیوی مر چکی ہے۔ بچے کمسن ہیں خود بیمار رہتا ہے اس کے لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنی زندگی میں ان کمسن بچوں کی شادیاں کر جائے جس کی وجہ سے ان کی عمر پر واضح ہو سکتی ہے ورنہ اس کو اندیشہ ہے کہ اس کے مرنے کے بعد بچوں پر کیا گذرے گی اس قانون نے نہ اس کو چین سے مرنے دیا نہ بچوں کو تباہ حالی سے بچا سکنے کا انتظام ہونے دیا یا اندیشہ ہو کر شاید مرنے کے بعد خاندان میں ان کی شادیاں نہ ہو سکیں اس لئے خود کردوں یتیم ہونے پر نہ ہو سکنے کا شبہ نذر ہے۔

(۲) نئی بیوی کا یہ اطمینان نہیں اندیشہ ہے کہ پہلے بچوں کو آوارہ نہ کر دے ضروری معلوم ہو گا۔ کہ ان کی شادیاں کر کے ان کی سسرال کے حوالہ کر دیا جائے تاکہ اس خطرہ سے محفوظ رہ سکیں۔

(۳) جائیداد کافی ہے خود مرنے کے قریب اور بچے کمسن ہیں خطرہ ہے۔ کہ لوگ ان کو بیوقوف بنا کر تباہ کرا دیں اور خود بچوں کو آوارہ نہ کر دیں ضرورت ہو گی کہ شادیاں کر کے ان کے خسروں کی نگرانی حاصل کی جائے۔

(۴) دکان فرم یا کارخانہ ہے خود کے عنقریب مرنے کا اندیشہ ہو رہا ہے بعد میں ان کے تباہ ہو جانے کا ڈر ہے تو بچوں کی شادیوں سے انتظام بن سکتا ہے۔

(۵) لڑکا بارہ سال کی عمر میں اور لڑکی نو سال کی عمر میں بالغ ہو سکتی ہیں اور سب جانتے ہیں کہ ابتدائے بلوغ میں جوش بہت زیادہ اور ناقابل برداشت ہوتا ہے عمر کم علم کم تجربہ کم ہے تو اس پر قابو پانا مشکل بن جاتا ہے اگر بالغ ہونے سے پہلے یا بالغ ہوتے ہی شادی ہو جائے تو سنبھالنا آسان ہوتا ہے ورنہ کسی خراب عادت میں مبتلا ہو گیا تو ساری عمر وہ نہ چھوٹ سکے گی۔ ضرورت تو اس کی تھی کہ قانون یوں بنایا جائے کہ قبل بلوغ یا فوراً بعد بلوغ شادی نہ کی تو سزا ہو گی کیونکہ گو شرعاً یہ پابندی بھی لگانا درست نہ تھا۔ مگر معاشرہ کو گندے پن سے بچانے کے لئے جس کا آج ہر شخص کو مشاہدہ ہے اس قسم کی پابندی لگائی جاتی تو عذر کہلانے کی حقدار تو ہو سکتی۔ اب تو ۷ سال لڑکی کی اور ۶ سال لڑکے کی عمر بعد بلوغ آوارگیوں کے لئے جبراً چھوڑ کر معاشرہ و ملک میں گندے پن کی افزائش اور آوارگیوں کے اسباب فراہم کئے جاتے لگے ہیں۔ خصوصاً جبکہ ملک میں سینماؤں کی کثرت ڈراموں ناولوں اور افسانوں کی بہتات بے پردگی اختلاط اور بالغ حمل دوران کی اشاعت نے آوارگی کے اسباب میں اور اشتعال پیدا کر رکھا ہے۔ اب تو کمسنی کی شادی کی روک کا قانون بعض گندگیوں اور آوارگیوں کا ذریعہ ہو گا۔

(۶) تعلیم یا کاروبار یا کسی امتحان کے لئے بچے کو دوسرے ملک میں بھیجنا ہے۔ جہاں نہ کوئی سرپرست نہ نگران نہ کسی کا لحاظ نہ دینی تعلیم و تربیت اور وہاں آوارگی عام تو سخت خطرہ ہوتا ہے کہ بچہ وہاں جا کر خراب نہ ہو جائے بلکہ اکثر اب دیکھا بھی جا رہا ہے یا وہاں کسی عیارہ کی عیاری کا شکار نہ ہو جائے جس کا روز کوئی نہ کوئی واقعہ سننے میں آ جاتا ہے۔ اب اس کا اچھا علاج یہی تھا کہ پہلے سے اس کی شادی کر کے دونوں کو باہم مربوط کر دیا جائے تو اس سے ان خطرات کا کچھ نہ کچھ علاج ہو سکتا تھا۔ مگر اس قانون نے سب سے پانی پھیر دیا ہے اور باوجود اس کے کہ ان نتائج سے سب باخبر بھی ہیں۔ پھر بھی اس قانون کی حمایت میں انتہائی تعجب کی بات ہے۔

(۷) ہر شخص خوب جانتا ہے کہ عورت بغیر خاوند کے اور مرد بغیر عورت کے ہر شخص کا مطمح نظر رہتا ہے ہر ایک اس پر ڈورے ڈالنے کی فکر میں رہتا ہے۔ اور جب شادیاں ہو جاتی ہیں تو یہ حوصلے پست ہو جاتے ہیں اس لئے یہ صورت آغاز شباب میں ایک زبردست قلعہ بھی ہے جس سے قانون محروم کر رہا ہے۔

(۸) احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ شادی شدہ کی نماز تک کا ثواب غیر شادی شدہ سے زیادہ ہے۔ ۵۔ ۶ سال تک اس سے محرومی اس قانون کا نتیجہ ہو گا۔ بلکہ بعض روایات میں شادی کو نصف ایمان قرار دیا ہے تو اتنے برس تک کس قدر محرومی رہے گی۔

(۹) مشہور یہ ہے کہ نکاح کرنا سنت ہے لیکن بعض اوقات فرض بھی ہوتا ہے طبیعتیں مختلف ہیں اگر جوش انتہائی ہو اور نفقہ و مہر پر قدرت بھی بغیر شادی کے گناہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو شادی کرنا فرض ہو جاتا ہے۔ بالغ ہونے کے بعد سے ۱۶۔ ۱۸ سال تک کتنے ہوں گے کہ جن پر شادی فرض ہو چکی ہو گی مگر اس قانون نے ادائے فرض روک دیا ہے کیا ایسا قانون کس طرح باقی رکھنے کے قابل کہلا سکتا ہے

(۱۰) بعض جگہ آٹا سانٹا یا وٹہ کی شادی کی مجبوری ہوتی ہے بڑے بچوں کی شادی اس طرح ہو سکتی ہے کہ چھوٹی بچی کی وہاں کی جائے ورنہ ان کی بھی نہ ہو سکے گی۔ اس قانون سے چونکہ کمسن کی نہیں ہو سکتی تو بڑوں کی بھی روک دی گئی اور پریشانی کا سبب بن گیا۔ ایک وجہ جو ان کی یہ بتائی جاتی ہے کہ کمسن کی شادی میں اولاد کمزور پیدا ہوتی ہے اس لئے جب تک قوی تکمیل کو نہ پہنچ جائیں شادی ٹھیک نہیں لیکن یہ بات کئی وجہ سے ٹھیک نہیں ہے۔ (الف) حق تعالیٰ نے فطری طور سے ایک وقت مقرر کر دیا ہے۔ جس کو بلوغ کہتے ہیں اولاد اس سے قبل ہو نہیں سکتی اور یہ وہ وقت ہے۔ کہ قوی اس معیار پر آ چکتے ہیں جبھی تو اس کی خواہش فطری طریق سے پیدا ہوتی ہیں۔ اگر قوی جلد اس حد تک پہنچ جاتے ہیں۔ تو لڑکی نو سال میں اور لڑکا بارہ میں بالغ ہو جاتا ہے۔ آب و ہوا بیٹھک اور غذاؤں کے فرق سے ہو جاتا ہے اور اگر قوی کو اس حد تک پہنچنے میں دیر لگتی ہے۔ تو پندرہ سال تکمیل ہو جاتی ہے اس خواہش کا جوش ہی اس کی دلیل ہے کہ اب اس کے قوی ایسے ہو چکے ہیں۔ آگے اولاد کا کمزور اور طاقتور ہونا صحت و غذا وغیرہ سے ہوتا ہے۔ چنانچہ بعض کمزوروں کی اولاد پہلوان اور بعض پہلوانوں کی کمزور نظر آتی ہے۔ ورنہ تکمیل قوی کہ جس کے بعد بڑھنا بند ہو جائے تیس سال کی عمر میں ہوتا ہے ۱۶۔ ۱۸ کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ اور دوسری مصلحتیں ذاتی اور قومی معاشرہ کی الگ ہیں جن کو اوپر عرض کیا گیا ہے (ب) فرض کیجئے کہ ماں باپ کے کمزور ہونے کو بھی اس میں دخل ہوتا ہے تو شاید یہ بھی کسی سے مخفی نہ ہو گا۔ کہ ۵۔ ۶ سال تک بالغ ہونے کے بعد اگر آدمی پاکیزگی کی زندگی گذارتا ہے۔ تو اس فطری تقاضا کو شکست دینے سے اسکو طرح طرح کے امراض جگر اور معدے کے لاحق ہو جاتے ہیں جس سے اور کمزوری پیدا ہو جاتی ہے۔ کہ جو فطری قوت حق تعالیٰ نے اس سن و سال میں عطا کی تھی۔ وہ کم ہو جاتی ہے اور اگر غیر پاکیزہ زندگی گذری جس کا آج کل ماحول ہے۔ و فیصد احتمال ہے تو خواہش اور زیادہ کمزوری پیدا ہو رہی ہے اور حرام میں حلال سے زیادہ کمزوری ہوتی ہے۔ جو صورت بچوں کی گئی تھی وہ اور زیادہ کمزوری کا سبب بن رہی ہے۔ آگے نے ہر شادی شدہ کو ہسپتالوں اور طبیبوں کا مرید دیکھا جا رہا ہے اور اگر اس زمانہ میں کوئی سخت بیماری لگ گئی۔ جو وہ الگ اور بعض بیماریاں ایسی بھی لگ جاتی ہے۔ جو پشتہا پشت تک چلتی ہیں۔ وہ کمزوری بلکہ پشتینی کمزوری ہو جاتی ہے۔ تو یہ قانون اس قسم کی کمزوری بات پیدا کرنے اسباب فراہم کر رہا ہے (ج) یہ وجہ اگر کبھی جا سکتی بھی ہے تو اس صورت میں کہ جب بلوغ کے فوری بعد سے ان کو ملا دیا جائے لیکن نکاح پہلے ہو جائے اور ملانے میں دیر کی جائے تو یہ بات نہیں ہو گی بہرحال ہر بچے والدین اس کی فلاح و بہبود کو زیادہ سمجھتے ہیں۔ اور اگر ایک پہلے سے بالغ شدہ ہو ایک حال میں بالغ ہوا ہو تو بھی یہ بات پوری نہیں جاتی کہ ایک طرفہ ہو گی (د) ۱۸ سال سے زائد کا مرد ۱۶ سال سے کم عورت سے شادی کرنے پر سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔ حالانکہ وہاں یہ وجہ نہیں ہو سکتی اور کس قدر ظلم ہے کہ جب مرد ۷۰ سال تک عورت کے قابل رہتا اور عورت چالیس کے بعد ضرورت مند نہیں رہتی تو اس جائز بلکہ ضروری تفاوت کو جرم قرار دیا جا رہا ہے باقی آئندہ

صدر محمد ایوب خان ظفر اللہ کی کذب بیانی کی تردید کریں

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی کا بیان

ٹوبہ ٹیک سنگھ - نمائندہ خصوصی مورخہ ۲۶، ۲۷ر اکتوبر کو مدرسہ جامعہ مدینہ حنفیہ کی تیسری سالانہ کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام وممبر صوبائی اسمبلی نے فرمایا کہ یہ دینی مدرسے ہی اسلام کے قلعے ہیں اگر یہ نہ ہوتے تو آج ہند و پاکستان میں اسلام باقی نہ رہتا۔ انگریز نے ہندوستان سے اسلام کو ختم کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا علماء کو پھانسی کے تختہ پر چڑھایا علماء ربانی نے دار و رسن کی صعوبتوں کو برداشت کیا اور مسجدوں میں بیٹھ کر لوگوں سے روٹی مانگ مانگ کر اسلام کی حفاظت کی ہے اگر یہ مدارس نہ ہوتے تو آج یہ اسلام کی جھلک آپ کو دکھائی نہ دیتی آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ پاکستان میں دو لاکھ مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ آپ نے عوام سے کہا کہ جب تمہارے پاس کوئی پادری آئے۔ تو اس کو کہدو کہ اگر تم کو اس کلام الٰہی میں کوئی شک ہے تو جاؤ تم کو چیلنج ہے کہ ایسی ایک چھوٹی سی صورت بنا کر لے آؤ مگر یہ کبھی بھی نہیں لا سکتے قرآن مجید کا چودہ صد سالہ ساری دنیا کو چیلنج ہے مگر۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے۔ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں مولانا نے کلام جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اس دور میں نئے نئے علامہ پیدا ہو گئے ہیں (؟) کوئی پرویز ہے تو کوئی منشی مودودی ہے کوئی کہتا ہے کہ ہمیں قرآن ہی کافی ہے اور حدیث پر اعتبار نہیں تو کوئی اصحاب رسول پر تنقید کرتا ہے خدا ہمیں چودھویں صدی کے علاموں سے بچائے آپ نے فرمایا کہ حکومت کا سب سے اول فرض اولیں یہ ہے کہ وہ مسلمانوں کے ایمان کو بچائے اور ہر فتنے کو اٹھنے سے پہلے ہی دبا دیا جائے آپ نے حکومت سے اپیل کی کہ وہ امریکہ اور روس کی دم چھلہ نہ بنے ان کی مثال ایک جنس کی ہے ان کی دم پکڑو گے تو درمیان میں ڈبو دے گی آپ نے بڑے درد مندانہ لہجہ سے اپیل کی کہ خدارا آپ امریکہ اور روس کو چھوڑ کر مدینہ منورہ کی طرف منہ کریں ہماری کامیابی کا راز اسی میں ہے

عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا یہ قرآن و سنت کے سراسر خلاف ہیں۔ آپ نے لوگوں کو تلقین کی کہ سنٹرل اسمبلی کے ممبروں کے پاس جائیں اور انہیں مجبور کریں کہ وہ عائلی قوانین کے خلاف ووٹ دیں آپ نے فرمایا کہ ہم قرآن سنت کو مانتے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دیا ہے ہم قرآن کے وہ معنی مانتے ہیں جو حضورؐ نے ہمیں بتلائے ہم کو اللہ تعالیٰ نے وہ کتاب دی ہے جو سب کتابوں کی سردار ہے خدا نے ہمیں وہ نبی دیا جو تمام نبیوں کا سردار ہے حضورؐ کا ہر فعل ہمارے لیے نمونہ ہے ۔ ۔ ۔ ۔ جو اچھا باپ بننے کی خواہش رکھتا ہو۔ اور جو اچھا شوہر بننا چاہتا ہو۔ جو اچھا تاجر بننا چاہتا ہو۔ اور جو اچھا سپہ سالار بننا چاہتا ہو۔ وہ حضورؐ کی زندگی سے نمونہ حاصل کر سکتا ہے۔ آپ نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ مرتد ظفر اللہ نے بمقام ٹرینیڈاڈ ڈیمالیہ کلب کے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں دنیا کی ہدایت کے لئے ایک نہ ایک نبی بھیجتا رہا چنانچہ اس سلسلہ کا آخری نبی مرزا غلام احمد پاکستان کی سرزمین میں فوت ہوا ہے آپ نے صدر پاکستان محمد ایوب خان سے کہا کہ وہ صدر پاکستان ہونے کے اس کی تردید کریں آخر میں آپ نے فرمایا کہ ہمیں طلبا کے مطالبات سے ہمدردی ہے مگر ہم تخریبی کارروائیوں کے حق میں نہیں آپ نے فرمایا کہ ملک میں آغا شورش کاشمیری کے خلاف پمفلٹ شائع ہو رہے ہیں اور ان کو قتل کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں اور نہ ان پمفلٹوں پر پریس کا نام ہے حکومت سے مطالبہ ہے کہ وہ ان کا محاسبہ کرے آخر میں دو قراردادیں پاس کی گئیں جو حسب ذیل ہیں۔

قراردادیں

سیرت کانفرنس کا یہ اجلاس۔ ظفر اللہ قادیانی کی اس تقریر کے خلاف پُر زور احتجاج کرتا ہے جس میں اس نے غلام احمد قادیانی کو آخری نبی قرار دیا ہے جس سے اس نے نہ صرف نو کروڑ مسلمانان پاکستان کے ایمان چیلنج کیا ہے بلکہ ملک و اسلام سے غداری کی ہے لہٰذا یہ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ اسے فی الفور پاکستان کی نمائندگی سے الگ کرے اور مذکورہ بالا غداری کے پیش نظر قرار واقعی سزا دے۔

دوسری قرارداد

سیرت کانفرنس کا یہ اجلاس بریلوی علماء کرام کے اس رویہ کو انتہائی حقارت کی نظر سے دیکھتا ہے جو انہوں نے علماء حقانی (دیوبند) اہل سنت والجماعت کے خلاف کافر سازی کا مشغلہ بنا رکھا ہے اور اس مشغلہ پر شورش کاشمیری نے لائل پور میں ان لوگوں کو جو علماء دیوبند کو علانیہ کافر کہتے ہیں اور لوگوں میں فرقہ وارانہ منافرت پھیلاتے ہیں ان کو ایسا کرنے کی قطعاً اجازت نہیں دی جا سکتی حکومت کا فرض ہے کہ ان کا انسداد کرے ورنہ اس کے نتائج کی ذمہ داری ان پر ہو گی احتجاج کیا تھا۔ اس پر بریلوی علماء نے شورش کے خلاف خصوصاً اور علماء ربانی (دیوبند) اہل سنت والجماعت کے خلاف عموماً قتل کی دھمکیاں تحریر و تقریر میں دینی شروع کر دی ہیں اور تحریر کے جو پوسٹر اور پمفلٹ شائع ہو رہے ہیں ان پر کسی پریس کا نام تک بھی نہیں جس سے لوگوں میں سخت اشتعال پیدا ہو گیا ہے اگر اس کا فوراً انسداد نہ کیا گیا تو اس کے نتائج انتہائی خطرناک ہونگے ان حالات میں یہ اجلاس ان لوگوں کی یہ اشتعال انگیزی اور خلاف قانون وکالت کو انتہائی نفرت اور حقارت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ تقریر کرنے والوں کا محاسبہ کرے۔

(عتیق لدھیانوی ٹوبہ ٹیک سنگھ۔)

ملکی رہنماؤں کو اختلافی مسائل پر سنجیدگی سے غور کرنا چاہیئے۔"

دارالحدیث مدرسہ قاسم العلوم ملتان میں ہفتہ وار اجتماع میں شیخ محمد یعقوب ناظم جمعیتہ علماء اسلام نے کہا کہ متحدہ محاذ اور سہروردی صاحب کے متعلق مدرکا طرز بیان اور رویہ بڑا سخت ہے ملکی رہنماؤں کو اختلافی مسائل پر وقار اور سنجیدگی سے اظہار خیال کرنا چاہیئے ملکی معاملات پر اختلاف ہونا قدرتی امر ہے مقتدر طبقہ کو حزب مخالف کے کا احتیاط و احترام سے جائزہ لینا چاہیئے اختلاف رائے کرتے وقت باوقار رویہ اختیار کرنا چاہیئے اسی طرح حزب مخالف جماعتوں کو اختلاف رائے کا اظہار ذمہ داری سے چاہیئے۔ قومی مفاد کو پس پشت ڈال کر غیر ذمہ دارانہ تحریکات اور بیانات ملک کے عمومی مفاد کے لئے مضر ثابت ہو رہے ہیں موجودہ دستور کو مکمل منسوخ کرنے کی تحریک ملک کے وقار اور مفاد عامہ کے خلاف ہے، ہمارے ملک کے سیاستدانوں کو باہمی احترام ادب کا رویہ اختیار کرنا چاہیئے۔ دستور میں قابل اعتراض دفعات پارلیمنٹ کے ذریعہ تبدیل کرائی جا سکتی ہیں اس مقصد کے لئے رائے عامہ کو منظم کرنے کے لئے خوش اسلوبی سے کام کرنے کی ضرورت ہے جذباتی بیانات سے عوام میں انتشار پیدا ہو رہا ہے اور ملک کا سنجیدہ طبقہ حیران و پریشان ہے۔

شیخ صاحب نے تنکو عبدالرحمٰن کے دورے کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ اللہ کرے مسلمان ممالک میں اتحاد و محبت کا جذبہ ترقی کرتا ہے۔ ہم ملایا کے وزیر اعظم کو خوش آمدید کہتے ہیں۔ ایران کے اخبار میں حضور نبی کریمؐ کی تصویر شائع ہونے پر شیخ صاحب نے غم و غصے کا اظہار کیا جمعیتہ علماء اسلام کے زیر اہتمام یہ ہفتہ وار اجتماع ہر جمعہ بعد نماز عصر مدرسہ قاسم العلوم کے دارالحدیث میں منعقد ہوتا ہے؟

ناظم اعلیٰ کا پروگرام

مولانا غلام غوث ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیتہ علمائے اسلام و ممبر صوبائی اسمبلی ملک کے مختلف حصوں میں جماعتی و تبلیغی سلسلہ میں، دورہ کر رہے ہیں آئندہ ہفتہ کا پروگرام، حسب ذیل ہے

۲۷ر اکتوبر لاہور
۲۸ر اکتوبر دن کو " "
۲۸ر اکتوبر رات کو شیخوپورہ
۲۹ر اکتوبر روانگی مانسہرہ
۳۰ر اکتوبر جلسہ تیلگرام آزاد ملحقہ علاقہ
۳۱ر اکتوبر واپس مانسہرہ
یکم نومبر سفر
۲ر نومبر جمعیتہ علمائے اسلام کانفرنس مخدوم پور پہوڑاں ضلع ملتان۔
۳ر نومبر سفر
۴ر نومبر جلسہ مدرسہ تعلیم القرآن ڈونگا بونگا ضلع۔ ۵ر نومبر سفر بہاول نگر
۶۔ نومبر جلسہ حافظ بستی تحصیل شجاع آباد
۷ر نومبر سفر

انجمن ردِ مودودیت کا قیام

جہادات سے متاثر ہوکر انجمن ردِ مودودیت قائم کر لی ہے تاکہ مسلمانوں کو مودودی صاحب کے قلمی سحر ان لیے کر بعض بیان جادو ہوتا ہے۔ یہی حال مودودی کے قلم کا ہے یہ جس غلط مسئلے اور ے لگتا ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ ان حلقوں میں بھی مودودی تحریرات کا ردعمل شروع ہو گیا ہے۔ جن حلقوں کو قابل تعریف و لائق مبارکباد ہیں۔ کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے اس خدمت کے لئے یہ اور انجمن نے ردمودودیت کی اب تک ۳۴ کتابیں اکٹھی کر لی ہیں امید ہے کہ غیور مسلمانان

کوہاٹ میں مولانا عبدالمغفور صاحب کو ناظم تنظیم مقرر کیا گیا۔

کھلابٹ میں مولوی عبدالودود صاحب کو ناظم تنظیم مقرر کیا گیا۔

جام خیلے میں مولانا عبدالرفیع باچا صاحب کو ناظم تنظیم مقرر کیا گیا۔

(حافظ محمد ایوب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ضلع مردان)

جمعیۃ علماء اسلام حیدرآباد

۱۶ اکتوبر۔ بعد نماز عشاء دارالعلوم مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ میں علماء حیدرآباد کا ایک نمائندہ اجلاس برائے انتخاب جمعیۃ علماء اسلام منعقد ہوا جس میں شہر کے ذمہ دار علماء کرام نے شرکت کی۔ جن میں حضرت مولانا عبدالرؤف صاحب جناب مولانا علی اکبر شاہ صاحب جناب مولانا محمد سلیمان صاحب جناب مولانا حاجی گل محمد صاحب خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔

سب سے پہلے حضرت مولانا میر عالم صاحب لغاری نے جمعیۃ علماء اسلام کی ضرورت، اور اہمیت پر ایک جامع اور مختصر تقریر فرمائی اس کے بعد قاری عبدالقادر صاحب بخاری امیر جمعیۃ۔ مولوی عبدالمتین صاحب صدیقی ناظم اعلیٰ جناب ولی محمد صاحب خازن جناب اسلام الدین صاحب سالار تنظیم الفصار بالاتفاق منتخب ہوئے۔

آخر میں جناب میر عالم صاحب لغاری نے سابق امیر جمعیۃ جناب نظام الدین صاحب مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت کی اور اجلاس برخاست ہوا۔

جمعیۃ علماء اسلام مانسہرہ کا اجتماع

تحصیل مانسہرہ جامع مسجد نقہ کا ایک عظیم الشان اجتماع زیر صدارت مولانا طاؤس خان منعقد ہوا جس میں تقریباً دو سو سے علمائے کرام نے شرکت کی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی اور مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ

سے حضرات نے تقریریں کیں اور ....

جمعیۃ علماء اسلام کے اغراض و مقاصد بیان کئے اس کے بعد ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جمعیۃ علماء اسلام تحصیل مانسہرہ

امیر مولانا عبدالحئی صاحب شینکیاری۔ ناظم اعلیٰ مولانا سید سلیمان شاہ صاحب پکھلا مانسہرہ نائب امیر اور نائب ناظم کے تقرر کا امیر کو اختیار دیا گیا۔ خازن مولانا محمد یوسف صاحب خانپور اپیل سٹور مانسہرہ مجلس شوریٰ۔ مولانا عبدالحق صاحب۔ بٹگرام علاقہ نندیاڑ مولانا خلیل الرحمٰن صاحب ٹکری۔ مولانا غلام غوث صاحب بفہ۔ مولانا حبیب اللہ صاحب ٹکری مولانا عبدالغفار صاحب ا مولانا عبدالحنان صاحب ... مولانا احمد خان صاحب علاقہ کونش قاضی سندی صاحب علاقہ دلیشال مولانا محمد ہارون صاحب دلیشال۔ مولانا محمد شریف صاحب نندیاڑ۔ مولانا کریم عبداللہ صاحب۔ نندیاڑ۔ صاحبزادہ امیر خسرو صاحب مانسہرہ۔ قاضی محمد یونس صاحب بالاکوٹ مولانا حضرت احمد صاحب شنکیاری مولانا محمد عبداللہ صاحب خالد خطیب جامع مسجد مانسہرہ مولانا محمد یوسف صاحب جبوڑی صاحبزادہ غلام سرور صاحب میرپور۔

بقیہ: مودودیت اور جاہلیت

میں پھر سے فروغ دینے کی کوشش کی جائے اس لحاظ سے مجدد جاہلیت کے مقابلہ میں سخت غیر مصالحت پسند آدمی ہوتا ہے اور کسی خفیف سے خفیف جز میں بھی جاہلیت کی موجودگی کا روادار نہیں ہوتا"

(تجدید و احیائے دین ص۴۶-۴۷)

یہ عبارت اتنی واضح ہے کہ اس پر مزید تبصرہ و تنقید کرنا بالکل بے معنی ہے قارئین خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مودودی صاحب کی سیاسی جدوجہد اُن کے نظریاتی مشن کے کس درجہ خلاف ہے۔ میں مسلمان قوم سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ

مراسلات

حضرت مولانا محمد اشرف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع بہاولنگر کا مکتوب گرامی اور ایک تجویز بگرامی خدمت حضرت مولانا غلام غوث زید مجدکم السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ ممبر سازی شروع ہے یہاں ہارون آباد میں اخبار ترجمان اسلام بڑی تعداد میں منگانے کا انتظام کر رہے ہیں آپ حضرات ضلع وار جمعیۃ کے دورے رکھیں اور ہر جمعیۃ تین سو روپے کی تھیلی مرکز کو پیش کرے۔ تاکہ مرکز مضبوط ہو اور ایک روزنامہ جاری کر سکے۔ آج کل جتنی گمراہی پھیل رہی ہے وہ رسالوں۔ کتابوں اور اخبارات کے ذریعہ پھیل رہی ہے۔

بلکہ حضرت درخواستی مدظلہ۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ۔ آپ اور دیگر مبلغین جمعیۃ جہاں بھی جلسے کے لئے مدعو ہوں منتظمین جلسہ کو جمعیۃ کے لئے یکصد روپیہ بطور امداد ادا کرنا چاہئے علماء کرام کسی سے کسی کام میں پیچھے نہیں ہیں۔ ہمارے ہاں تو کمی ہے تو روپوں کی۔ اس کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ فقط والسلام نیازمند محمد اشرف عفی عنہ

حضرت مولانا عبدالحکیم صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام راولپنڈی کا ارشاد مرکزی ارکان جمعیۃ اور اعلیٰ عہدہ دار حضرات جب بھی کسی جگہ دورہ کریں۔

بلانے والوں سے کہیں کہ وہ مرکز کی امداد کریں مجلس تحفظ ختم نبوت اور تنظیم اہل سنت کے مبلغین اور عہدہ دار اسی طرح کرتے ہیں۔ اس کے بغیر سارے ملک میں تبلیغ و تنظیم کے کام کس طرح چل سکینگے ناظم مرکزی کا جواب ان ہر دو بزرگوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ کی تجاویز ہمدردانہ ہیں۔

اور میں ان کو اعلیٰ عہدہ داروں کی خدمت میں مشورہ کے لئے پیش کر دونگا۔ اس میں شک نہیں ہے کہ جمعیۃ علماء اسلام کو نہ امریکہ سے روپے مل سکتے ہیں نہ یہ اشتراکی اصول کی حمایت کر کے استحصال زر کی قائل ہے اور نہ ہی ہم کو شاہ سعود وغیرہ روپے دیتے ہیں۔ اسلام کے کام عموماً عام اہل اسلام کے جذبۂ ایثار کے مرہون منت رہے ہیں۔ اب بھی جہاں دوسرے لوگ تین تین سو روپے ماہانہ تنخواہ لے کر اپنی غلط جماعتوں کا پروپیگنڈا کرتے ہیں وہاں

جمعیۃ علماء اسلام کے مخلص کارکن بالکل مفت خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یا بہالے نام صرف قوت لایموت پہ کام کرتے ہیں۔

اہل مدارس یا بانیان مجالس کو ترغیب دینی چاہیئے۔ مگر اب تک ہمارے اکابر کا طریقہ یہ رہا ہے کہ انہوں نے اپنے وعظ و تذکیر کو کسی مالی شرط سے مشروط نہیں کیا حتیٰ کہ کرایہ کی کمی و بیشی میں بھی بحث کو پسند نہیں فرمایا خود میں آپ بتقاضائے عمر اور نمازوں کی آسانی کی خاطر تیسرے درجہ میں سفر نہیں کر سکتا لیکن میں نے آج تک کم کرایہ ادا کرنے والے دوستوں سے کبھی شکایت نہیں کی۔ ملک میں ایسے مقرر موجود ہیں جو ایک تقریر کے دو سو روپے لیتے ہیں۔ اور ضمیر کے خلاف کہنا پڑے تو بھی کہتے ہیں مگر ہمارے لئے ان کا عمل قابل تقلید نہیں ہے۔ حضرت قطب زمان مولانا احمد علی صاحب قدس سرہ کو تو دینی کاموں کے لئے بھی چندہ کرنے کی عادت نہ تھی۔ ان کے سارے کام توکل سے ہوتے رہے۔ حضرت امیر شریعت بخاری شاہ صاحب قدس سرہ کو جو دوست کرایہ نہ دیتے وہ اگلے سال بھی ان کی دعوت قبول فرماتے اور ایک بار ایک جلسہ کے بعد ان کے سر پر نقد سو روپے پیش کئے جو اس وقت پچاس روپے کے برابر تھے مگر یہ سب کے سب کھوٹے تھے۔

حضرت شاہ صاحب نے گلہ کیا کرنا تھا البتہ ان کی لطیفہ طبیعت کے لئے ایک مرید باصفا کا یہ لطیفہ ہاتھ آ گیا (غلام غوث)

عالم اسلام

سعودی عرب کے داخلی معاملات میں شدید بحران

شاہ سعود نے اپنی کابینہ کو ختم کر دیا ہے اور اپنے بھائی امیر فیصل بن عبدالعزیز کو وزیر اعظم مقرر کیا ہے۔ کابینہ کو ختم کرنے کی وجہ یہ بات بتائی جاتی ہیں کہ یمن کے اندرونی معاملات میں شاہ سعود کی مداخلت کی وجہ سے سعودی عرب کی کابینہ کے تمام وزرا شاہ سعود کے خلاف ہو گئے ہیں اور شاہ سعود کی فوجوں میں بھی انتشار پایا جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ شاہ سعود نے ایک اعلیٰ دفاعی کونسل بھی قائم کی ہے جس کو ملک کے مکمل نظم و نسق سنبھالنے کے اختیار سونپ دیئے گئے ہیں۔

الجزائر کے وزیر اعظم محمد بن بللہ کا ہوانا میں شاندار استقبال

الجزائر اور سامراجیت: کیوبا کے دورے میں ہوانا کے مقام پر الجزائر کے مقبول رہنما اور وزیر اعظم کا شاندار استقبال کیا گیا ہے۔ کہ خرد شچیف کا استقبال بھی ماند پڑ گیا ہے محمد بن بللہ نے ایک اجتماع میں تقریر کرتے ہوئے کہا ہے الجزائر سامراجیت کے خلاف کیوبا کے نقش قدم پر چلے گا۔ الجزائر کے وزیر اعظم نے کہا کہ الجزائر اگرچہ آزاد ہو چکا ہے مگر اس کی سرزمین میں سامراجیوں نے اپنے اڈے قائم کر رکھے ہیں جس میں دنیا کی تباہی کا پیغام پایا جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم کبھی بھی سامراجیوں کے ان ناپاک منصوبوں کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے۔ اور آخر دم تک سامراجیوں کے ان ناپاک منصوبوں خلاف کرتے رہیں گے۔ سامراجی محمد بن بللہ کے اس اعلان سے بوکھلا گئے ہیں۔ چنانچہ امریکہ کی ری پبلکن پارٹی کے تین ممبروں نے کہا ہے کہ محمد بن بللہ کے اس بیان نے امریکہ کے وقار کو سخت ٹھیس پہنچائی ہے۔

یمن میں مصر فوجی اڈے قائم کرے گا

یمن اور عرب جمہوریہ کے وفاق پر دونوں ملکوں کے دستخط ہو گئے ہیں۔ مصری فوج یمن میں قیام کرے گی۔ ایک معاہدہ کے تحت یمن میں مصری فوجی اڈے قائم کئے جائیں گے اور یمن کے فوجی افسروں کو تربیت کے لئے مصر بھیجا جائے گا۔

پاکستان نئی یمنی حکومت کو تسلیم کرنے کی درخواست

یمن کی نئی انقلابی حکومت نے حکومت پاکستان سے درخواست کی ہے کہ وہ نئی یمنی حکومت کو تسلیم کرے اس سلسلہ میں پاکستان کی حکومت غور کر رہی ہے۔

سپین اور یمن

سپین کی حکومت یمن کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ عنقریب سپین یمن کی نئی حکومت کو تسلیم کرنے کا اعلان کر دے گی۔

شاہ سعود نے تاج و تخت سے دستبردار ہونے کا فیصلہ کر لیا

شاہ سعود نے نیویارک سے شہزادہ فیصل کو بلا لیا ہے تاکہ وہ سعودی عرب کی باگ ڈور سنبھالیں اور خیال کیا جا رہا ہے کہ شاہ سعود عنقریب تخت و تاج سے دست بردار ہو جائیں گے۔ یہ فیصلہ سعودی عرب نے اس لئے کیا ہے کہ ملک میں شدید بحران پیدا ہو چکا ہے اور ادھر شاہ سعود نے یمن کی شاہ پرستوں کی امداد جو کی تھی اس میں بھی وہ بری طرح ناکام ہو گئے ہیں اور یہ فیصلہ انہوں نے یمن کے شمال اور شمال مشرق میں یمن کی شاہی فوجوں کی شکست اور انقلابیوں کی بڑھتی ہوئی کامیابیوں کے بعد کیا ہے۔

مراکش کی کابینہ میں اہم تبدیلیاں

رباط: معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ شاہ حسن دوم نے اپنی کابینہ میں اہم تبدیلیاں کی ہیں اور یہ تبدیلیاں ملک کے بگڑے ہوئے معاملات اور مفاد کے پیش نظر کی گئی ہیں وزیر برائے امور افریقہ مسٹر عبدالکریم الخطیب کو وزیر صحت مقرر کیا گیا ہے۔ اور یوسف بن العباد وزیر صحت کو وزیر تعلیم مقرر کر دیا گیا ہے وزیر امور افریقہ کے نام کا اعلان ابھی تک نہیں ہوا عنقریب اس کا اعلان بھی کر دیا جائے گا۔

تیونس مراکش اور الجزائر کا اتحاد

مغربی افریقہ کے اسلامی ممالک تیونس مراکش اور الجزائر کا اتحاد قائم کرنے کے بارے میں بات چیت شروع ہو گئی ہے اس سلسلہ میں مسٹر حبیب بورقیبہ اور الجزائر کے سیاسی بیورو کے سیکرٹری محمد خضر نے اہم مسائل پر گفتگو کی ہے اس اتحاد کے اثرات بڑے موثر ہوں گے۔

پاکستان اور بھارت کا سمجھوتہ

پاکستان اور بھارت کے درمیان چاٹگام کے سرحدی قصبہ لالونگ میں جنگ بندی کا سمجھوتہ ہو گیا ہے اس سمجھوتہ کی رو سے بھارتی فوج اسلونگ کا پاکستانی علاقہ خالی کر دے گی جہاں حال ہی میں بھارت نے سرحدی چوکی قائم کی تھی اب یہ سرحدی چوکی بھارت کے اندرونی علاقہ میں منتقل کر دی جائے گی۔ دونوں ملکوں کے درمیان سرحدی تنازعات پر وزارتی سطح کی کانفرنس کا بھی امکان ہے

ایک قادیانی کی شرمناک حرکت

کبیر والا (ڈاک) سے ادارہ ترجمان اسلام کو ایک خبر موصول ہوئی ہے جس میں بتایا گیا ہے کہ شہر کبیر والا میں ایک قادیانی نے قرآن مجید اور چند اسلامی کتب کو عام گزرگاہ پر جلا دیا جس پر شہر بھر میں غم و غصہ کی لہر دوڑ گئی رات کو مقامی جمعیتہ علمائے اسلام نے ایک جلسہ منعقد کیا جس میں مطالبہ کیا گیا کہ مذکور شخص کو عبرتناک سزا دی جائے اور مسلمانوں کے جذبات کا لحاظ رکھا جائے۔

سعودی عرب نے یمن کے شیخوں کو بغاوت کرنے کیلئے ۵۵ لاکھ ریال دیئے

انقلابی حکومت کے سربراہ نے غیر ملکی اخبار نویسوں کو ۵۵ لاکھ ریال دکھائے اور انہوں نے بتایا کہ یہ ریال یمن کے شیخوں کو بغاوت کرنے کے لئے دیئے گئے تھے اور انہوں نے یہ رقم حکومت کے حوالے کر دی انہوں نے بتایا کہ یمن کی حکومت اس رقم سے فوجی کالج قائم کرے گی۔

مولانا قاضی عبدالکریم کی گرفتاری

مورخہ اٹھارہ ۱۸ اکتوبر کو کلاچی ضلع ڈیرہ اسمٰعیل خان کی پولیس نے مولانا قاضی عبدالکریم صاحب نائب امیر جمعیتہ علمائے اسلام کو دفعہ ۹ سرحدی یعنی فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن کے تحت گرفتار کر لیا۔ مولانا موصوف پر یہ الزام لگایا کہ انہوں نے ظفر اللہ قادیانی کے خلاف اشتعال انگیزی سے کام لیا ہے مولانا کو اے۔ سی ڈیرہ عبدالرحمان خان کی عدالت میں پیش کیا گیا عدالت نے دس ہزار کی ضمانت پر رہا کر دیا اب ۲ نومبر کو پیشی ہو گی۔

پاکستان اور جنوب مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم

پاکستان کی حکومت مشرقی ایشیا کی دفاعی تنظیم سیٹو سے علیحدگی پر مجبور ہو گئی ہے اور اس سلسلہ میں وہ مزید غور کر رہی ہے پاکستان جنوبی ایشیا کی اس تنظیم کو بیجان سمجھتا ہے اور اس سے فائدے کے بجائے نقصان ہو رہا ہے۔

لائلپور کی عیسائی استانی کے فعل پر احتجاج

ملتان جمعیتہ علمائے اسلام کے ایک اجتماع میں لائلپور کی عیسائی استانی کے اس قطعی ناقابل برداشت فعل پر سخت احتجاج کیا گیا جس کا اس نے ارتکاب کیا تھا۔ واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ لائل پور کی سیکرڈ ہارٹ سکول کی ایک عیسائی استانی نے قرآن حکیم کے ٹکڑے کر کے ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا جس پر ملک کے مختلف حصوں میں بھی جمعیتہ علمائے اسلام کے جلسوں میں اس ناقابل برداشت حرکت پر احتجاج کیا جا رہا ہے۔

پنڈدادن خان میں مجلس احرار کا قیام

پنڈدادن خان (ڈاک سے) ایک اجلاس بصدارت جناب ڈاکٹر غلام حسین صاحب منعقد ہوا جلسہ کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا اس کے بعد صاحب صدر اپنے مخصوص انداز میں حریت پسندوں کو خطاب کیا مجلس احرار اسلام کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور تمام کارکنوں کو صوم و صلوٰت کی پابندی کی تلقین کی بعد میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا صدر۔ عطا محمد صاحب۔ نائب صدر اللہ دتہ عباس صاحب۔ ناظم اعلیٰ محمد دین صاحب، نائب ناظم حبیب اللہ صاحب۔ خازن۔ چوہدری محمد صدیق صاحب۔ محاسب محمد رمضان صاحب۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع ٹھٹھہ کی تبلیغی سرگرمیاں

سجاول (ڈاک سے) شہر سجاول کی جامع مسجد میں ہفتہ میں دو مرتبہ درس قرآن پاک کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے اور ہر جمعرات عورتوں کے لیے تبلیغی مجلس منعقد کی جاتی ہے جس میں جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب میمن خطاب فرماتے ہیں۔

قبول اسلام

جمعیت کی طرف سے شہر سجاول اور قرب و جوار میں جو تبلیغ کی مجلسیں منعقد کی جاتی ہیں ان سے متاثر ہو کر ایک پورا عیسائی خاندان جناب امیر صاحب حضرت مولانا نور محمد صاحب کے دست مبارک پر مشرف با اسلام ہوا۔ اور ان کے اسلامی نام عبداللہ آمنہ۔ عبدالرحمان اور بشیر لطیف رکھے گئے۔

عیسائیت کے خلاف۔

تحصیل جاتی کی طرف عیسائی مشنریوں کی تبلیغ کی خبر سنتے ہی گزشتہ جمعہ کو مبلغ جمعیت جناب مولانا حبیب اللہ صاحب اور ناظم ضلعی جمعیت حافظ محمد ہاشم صاحب کو روانہ کیا گیا جہاں انہوں نے اسلام کی حقانیت اور مسیحیت کی تردید میں مدلل تقریریں کر کے عوام کو عیسائیوں کے جال اور عیسائیت کے فتنہ سے اچھی طرح واقف کیا عنقریب جناب امیر صاحب ناظم پورے ضلع کے تنظیمی اور تبلیغی دورہ پر روانہ ہوں گے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۶

ٹیلیفون نمبر ۶۴۴۱۵

العلماء ورثة الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ● جمعہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۸۱ھ مطابق ۲۷ اپریل ۱۹۶۲ء ● نمبر (۱۷)

زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین حضرت ہالیجی کا وصال

نہایت حزن وملال سے قارئین کرام کو یہ وحشت اثر خبر دی جاتی ہے کہ سراج السالکین جامع شریعت وطریقت حضرت مولانا حماد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہالیجی میں بتاریخ ۱۸ اپریل ۱۹۶۲ء کو وصال ہوگیا۔ حضرت کی وفات حسرت آیات ایک عظیم صدمہ ہے۔ آپ قطب زماں مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیر بھائی تھے۔ سینکڑوں علما اور ہزاروں مسلمانوں کا حضرت مرحوم سے اصلاح کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں حضرت مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ متعلقین ومتوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

دعوت

میرے لئے اب دو راستے ہیں۔ "بیعت یزید یا حق کی خاطر جان کی بازی"

یہ شہید اعظم سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اُس وقت کے تاثرات ہیں جب ریگ زار کربلا میں تاجدار مدینہ سید الثقلین کی آل تشنگی سے جاں بلب تھی۔ معصوم جانیں پانی کی ایک ایک بوند کو ترس رہی تھیں۔ بے بسی کا یہ عالم کہ پہلو میں دریا کی تند وتیز موجیں لشکر یزید کے جبر واستبداد پر نوحہ کناں ساحل سے سر ٹکرا ٹکرا کر لوٹ جاتیں اور غم واندوہ کے اس منظر کی تاب نہ لا کر شدت یاس سے سینۂ دریا میں ڈوب جاتیں۔ لیکن آل رسول کی رسائی ان تک ناممکن تھی۔ مگر آپ رضی اللہ عنہ نے یزید کی قوت استعمار کے آگے سرنگوں ہونے پر شہادت کو ترجیح دی اور آفتاب کے زرد رو ہونے سے قبل خون شہادت سے سرخرو ہو کر امت کے لئے ایک ایسی فقید المثل قربانی پیش کی جس کی نظیر پیش کرنے سے تاریخ ہمیشہ عاجز رہے گی۔ اور ثابت فرما دیا

بندۂ حق بے نیاز از ہر مقام نے غلام کس نہ کس او را غلام

آئیے! آپ بھی اپنے انتخاب کی بنیادیں انہی خطوط پر استوار کیجئے اور مسلک شبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عین حیات بنا کر اہل حق کی حریت پسندی کو ترجیح دیجئے۔ اپنی بیعت (ووٹ) کا سودا کسی قیمت پر نہ کیجئے اور نہ ہی اپنی آزادی کسی نااہل کے حوالے کیجئے تاکہ آپ کے دامن کی پاکیزگی "ملت فروشی" کے سیاہ داغ سے ملوث نہ ہونے پائے۔

(ریاض حنفی ۔ فورٹ سنڈیمن)

مدرسہ تعلیم القرآن نواں گوٹھ سکھر میں

قرآن خوانی برائے ایصال ثواب حضرت ہالیجی شریف سراج الاولیا سراج السالکین صاحب طریقت وشریعت حضرت مرشدنا مولانا حماد اللہ صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات حسرت آیات ایک سانحۂ عظیم ہے علماء وصلحاء یتیم ہو گئے۔ آپ سے شریعت وطریقت کو فروغ ہوا۔ خداوند تعالیٰ آپ کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ عطا فرمائیں اور جملہ اعزا ودیگر متعلقین کو صبر واجر عطا فرما دیں۔ مدرسہ تعلیم القرآن نواں گوٹھ میں ایصال ثواب کی خاطر زیر نگرانی قاری عظیم اللہ صاحب وقاری عظیم اللہ صاحب وقاری کمال الدین تین پارہ ختم قرآن مجید ہوئے۔

(حاجی محمد ابراہیم۔ حاجی محمد اسمٰعیل خادمین ختم نبوت)

اچانک صدمۂ عظیم مدرسہ مفتاح العلوم

۱۸ اپریل کو قریب ۱۱ بجے شب جبکہ حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مدظلہ العالی کا وعظ ختم ہوا تو مولانا موصوف نے اس جلسہ میں اچانک اطلاع دی کہ اعلیٰ حضرت استاذ العلما پیر طریقت مولانا حماد اللہ صاحب سندھی مقیم ہالیجی شریف کا انتقال پرملال ہوگیا ہے۔ اس قدر صدمہ وغم کا پہاڑ ٹوٹا کہ تمام حاضرین جلسہ یکدم سکتہ میں ہو گئے۔ مولانا صاحب تھانوی کی روح افزا تقریر ووعظ سے جو مسرت وخوشی ہو رہی تھی یک لخت اس خبر سے حسرت ویاس میں تبدیل ہو گئی۔ مولانا صاحب تھانوی نے مجمع موجودہ کے شامل وشریک مرحوم موصوف کے لئے خدا سے مغفرت کی دعا کی۔

مدرسہ عربیہ مفتاح العلوم گھاس مارکیٹ سندھ مدرسہ ہذا کے کارکنان اساتذہ وطلباء کو اس حادثہ جانکاہ سے بیحد رنج ہے۔ ۱۹ اپریل صبح بعد نماز فجر ایصال ثواب کے لئے قرآن مجید ختم کرایا گیا اور دعائے مغفرت کی گئی۔ اللہ رب العزت مغفرت فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

(نائب ناظم مدرسہ ہذا)

ناظم نظام العلماء سرحد کی طرف سے وضاحت

امیر نظام العلماء سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب اوقاف کے خطیب نہیں۔

اخبارات میں محکمہ اوقاف کی طرف سے کرنٹہ میں اسلامی اکیڈمی میں تربیت کے لئے ملحقہ پشاور کے خطیبوں کی فہرست میں۔ مولوی سید گل بادشاہ صاحب مولوی فاضل ریٹائرڈ عربی معلم محکمہ تعلیم ہیں۔ جو جامع مسجد طور و کے خطیب بھی ہیں۔ کا اسم گرامی مندرج ہے۔

امیر نظام العلماء سرحد حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب فاضل دیوبند اوقاف کے خطیب نہیں ہیں۔ بعض حضرات کے استفسارات کی وجہ سے جو دونوں مذکورہ حضرات کے ہم نام ہونے کی وجہ سے غلط فہمی ہوئی تھی یہ وضاحت کی گئی۔

صاحبزادہ عبد الباری ۔ ناظم اعلیٰ نظام العلماء سرحد پشاور

حضرات منی آرڈر ارسال کرتے وقت کوپن پر اپنا خریداری نمبر ضرور درج فرمائیں۔

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

چند نقوش و تاثرات

(از حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی - مدظلہ العالی)

(قسط ۲)

بے لوث دینی خدمت

مولانا کا شروع سے یہ عقیدہ تھا اور اس کا اظہار اکثر اپنے درس میں فرماتے تھے کہ دین کے خادم اور مبلغ کی تاثیر اور قبولیت کے لئے یہ شرط ہے کہ وہ اپنے سامعین یا حلقۂ تبلیغ سے کسی قسم کا مالی فائدہ نہ اٹھائے اور ان کے کسی احسان، خاطر مدارات اور خدمت و ضیافت کا شرمندۂ احسان نہ ہو۔

مولانا اس اصول پر اس سختی سے کاربند تھے کہ نہ اپنے داعیوں سے کرایہ لیتے تھے نہ ان کی ضیافت قبول فرماتے تھے۔ ہم لوگوں کی تربیت کے لئے بعض مرتبہ فرمایا کہ میں کہیں تبلیغ و وعظ کے لئے جاتا ہوں تو ایک گلاس شربت کا بھی روادار نہیں ہوتا۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے ایک عرصہ تک مولانا کا یہ معمول رہا کہ کرایہ اپنے پاس سے صرف کرتے اور اس کے لئے بعض اوقات آپ کو خاصی مدت انتظار کرنا پڑتا۔ پونہ یا اس کے اطراف کے ایک سفر کا واقعہ بیان فرماتے تھے۔

(تقسیم ہند سے پہلے) کہ وہاں ایک مخلص دوست نے مجھے بلایا، مجھے جتنے دن قیام کرنا تھا اس کے حساب سے میں گھر سے آٹے کی میٹھی ٹکیاں پکوا کر لے گیا تھا۔ چنانچہ پورے زمانۂ قیام میں یہی میری خوراک رہی اور مجھے کسی کا مہمان بننے کی یا بازار میں کھانے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔

مولانا تبلیغی سفر میں بھی کسی کا ہدیہ قبول نہیں فرماتے تھے۔ فرماتے تھے کہ ایک مرتبہ ایک سفر میں کسی مخلص دوست نے چند لوگوں کی موجودگی میں مجھے ایک رقم دی مجھے خیال ہوا کہ میں اگر برسر مجلس اس کو واپس کر دیتا ہوں تو ان کی سبکی ہوگی اور دل شکنی ہوگی۔ میں نے اس کو قبول کر لیا اور لاہور آ کر برسر مجلس اس کو واپس کر دی کہ میں نے مصلحتاً یہ رقم اس وقت قبول کر لی تھی۔ اب واپس کر رہا ہوں۔

مولانا ہم طلبہ کو کبھی کبھی اپنے بعض ایسے واقعات سناتے جن سے ہمارے اندر اپنے علمی و دینی منصب کا احترام اور اس کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا ہوتا اور اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان واقعات کا بڑا اثر پڑتا ہے اور سیرت و کردار کی تعمیر میں ان سے بڑی مدد ملتی ہے۔ ایک مرتبہ سنایا کہ حکومت پنجاب کے بڑے عہدیدار اور رئیس نواب مظفر خاں نے اپنے کسی صاحب زادہ یا صاحبزادی کے نکاح کے لئے مجھے بلایا میں جب مجلس میں داخل ہوا تو بڑے بڑے عمائد شہر اور عہدیداران حکومت موجود تھے انھوں نے مجھے اسی بے پروائی اور استحقار کی نظر سے دیکھا جس نظر سے وہ مولویوں اور نکاح خواں قاضیوں کو دیکھنے کے عادی ہیں۔ خطبۂ نکاح اور ایجاب و قبول کے بعد نواب صاحب نے ایک معقول رقم جو نوٹوں کی گڈی کی شکل میں تھی مجھے پیش کی۔ میں نے مناسب طریقہ پر اس کے لینے سے معذرت ظاہر کر دی اور ضروری سمجھا کہ اہل مجلس پر بھی یہ بات واضح ہو جائے کہ شمار کا یہ کام نہیں ہے کہ وہ اس کی اجرت قبول کریں۔ اس سلسلہ میں میں نے ایک مختصری تقریر بھی کی۔ اہل مجلس کے لئے یہ نیا تجربہ تھا۔ نواب صاحب پر اس کا بڑا اثر ہوا اور وہ بڑے احترام کے ساتھ مجھے پہونچانے آئے اور معذرت کی۔

مولانا جب کبھی کسی دینی دعوت پر تشریف لے جاتے تو کوشش کرتے تھے کہ وہ تمام رسوم و تکلفات سے بچے رہیں، جن کو داعی حضرات اور انجمنیں، علماء اور مقررین کے لئے ضروری سمجھتی ہیں بعض اوقات ایسا ہوا کہ آپ کو کسی شہر میں مدعو کیا گیا آپ گاڑی سے اترے استقبال کرنے والے اسٹیشن پر موجود تھے، آپ نے منہ پر رومال ڈال لیا اور خاموشی سے کسی ایک طرف سے نکل کر قیام گاہ تک پہونچ گئے۔ استقبال کرنے والے جب مایوس ہو کر واپس آئے تو معلوم ہوا کہ مولانا احمد علی صاحب تشریف لا چکے ہیں۔

درس و اشاعت قرآن کریم

مولانا نے تقریباً نصف صدی قرآن مجید کی خدمت و اشاعت اور دینی دعوت و اصلاح کا کام کیا۔ اس بارے میں ایسے انہماک شغف و محویت، ثبات و استقامت کا ثبوت دیا جو بغیر اعلیٰ درجہ کی عزیمت، یقین و للہیت اور روحانی قوت کے مشکل ہے، جب انگریزی حکومت نے ان کو دہلی سے جلا وطن کر کے (جہاں وہ مولانا عبید اللہ صاحب کے جانشین کی حیثیت سے قرآن مجید کے مضامین کی اشاعت اور جہاد و حریت کی تلقین کر رہے تھے) لاہور پہنچایا تو آپ نے ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر درس قرآن کا آغاز کیا۔ رفتہ رفتہ آپ شیرانوالہ دروازہ میں اس مسجد میں منتقل ہوتے جو لائن والی مسجد یا سبحان خاں کی مسجد کے نام سے مشہور رہی ہے۔ اس مسجد کا مسقف حصہ نہایت مختصر تھا جو اب بھی موجود ہے۔ رفتہ رفتہ آپ کے درس نے شہر میں عام مقبولیت حاصل کرنی شروع کی۔ اور پھر تو وہ پنجاب کا سب سے بڑا درس قرآن بن گیا۔ جہاں تک ہم کو معلوم ہے آپ ہی کی وجہ سے پنجاب میں درس قرآن کا ذوق عام ہوا اور جگہ جگہ اس کی بنیاد پڑی۔ یہاں تک کہ کسی بڑی مسجد اور پڑھے لکھے مسلمان محلہ کے لئے درس قرآن ایسا ضروری کام ہو گیا جس کے بغیر مسجد آباد اور خطیب کامیاب اور مفید نہیں سمجھا جاتا۔

معمولاً آپ کے درس کے دو اوقات تھے ایک فجر کی نماز کے کچھ دیر بعد یہ عام درس تھا اور ایک مغرب کے بعد یہ انگریزی داں طبقے اور کالجوں کے طلبہ کے لئے مخصوص تھا۔ اس درس میں صرف جمعہ کے دن ناغہ ہوتا تھا۔ جب مولانا سفر میں ہوں اس کے علاوہ چھٹی یا ناغہ کا کوئی دستور نہ تھا۔ بعض اوقات گھر میں میت رکھی ہوتی ہے اور مولانا اپنے درس کا معمول پورا فرما رہے ہیں درس ختم کے بعد حادثہ کی اطلاع دیتے ہیں اور لوگ میت کے جنازہ میں شریک ہوتے ہیں۔

آخر شعبان سے ایک نئے درس کا اضافہ ہوتا تھا، یہ علماء کرام کی کلاس کہلاتی تھی یہ آخر شعبان سے شروع ہو کر غالباً آخر شوال میں ختم ہوتا تھا۔ یہ درس تین تین چار چار گھنٹے جاری رہتا تھا۔ مولانا کا معمول تھا کہ پہلے امتحان لیتے پھر سبق پڑھاتے۔ اس درس میں صرف مدارس عربیہ کے فارغین اور آخری درجہ کے مستعد طالب علم لئے جاتے تھے۔ ان کی تعداد معمولاً پچاس و ستر کے درمیان ہوتی تھی۔ آخر میں آخری امتحان ہوتا تھا اور پھر کسی صاحب نسبت بزرگ کے ہاتھ سے سندیں دی جاتی تھیں، یہ سند مطبوعہ ہوتی تھی۔ اس کا مضمون جو عربی میں تھا حضرت مولانا محمد انور شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا لکھا ہوا تھا۔ اس پر حضرت شاہ صاحب، حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی، مولانا شبیر احمد عثمانی اور غالباً حضرت مفتی کفایت اللہ صاحب (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کے دستخط تھے۔

کبھی کبھی اثناء سال میں حجۃ اللہ البالغہ کا درس ہوتا تھا، مولانا کو اس کتاب کا بھی بڑا ذوق تھا۔ اور انہوں نے بڑی محنت سے اس کو اپنے استاد و مربی مولانا عبید اللہ صاحب سندھی سے پڑھا تھا۔ اور بڑے جوش اور ولولے سے پڑھاتے تھے۔ یہ درس بھی طویل ہوتا تھا اور کئی کئی گھنٹے مسلسل جاری رہتا تھا۔ آخر میں اس کا بھی لاہور کے کوئی ممتاز عالم امتحان لیتے تھے اور نمبر دیتے تھے۔ راقم سطور کو بھی اس درس میں شرکت کرنے اور امتحان دینے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ حجۃ اللہ البالغہ کے علاوہ شاہ صاحب کی فوز الکبیر اور موطا مالک کا درس بھی بڑے ذوق و شوق سے دیتے تھے۔

قرآن مجید کے درس میں مولانا اپنے استاد مولانا عبید اللہ سندھی کے پورے متبع اور پیرو تھے اور ان کو ان کے طرز پر بڑا اعتماد تھا۔ اس طرز کی خصوصیت اعتبار و التاویل کے طرز پر (جس کی مثالیں صوفیاء کرام کی کتابوں اور ان کے متصوفانہ نکات اور استنباطات میں بہت نمایاں نظر آتی ہیں) سیاست اور واقعات حاضرہ کے نقطۂ نظر سے قرآن مجید پر غور و فکر کرنا اور اس سے سیاسی اشارات اور رہنمائی حاصل کرنا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس طرز میں صاف وہ اثرات جھلکتے ہیں جو تحریک خلافت کے دور کی انگریز دشمنی اور اسلامی حکومت کے قیام اور آزادی کی والہانہ خواہش کا نتیجہ تھے اور ان سے وہ سیاسی استغراق ظاہر ہوتا تھا۔ جو اس عہد کی خصوصیت ہے۔ (باقی صفحہ پر)

مناظرہ گجرات کا پس منظر

سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی بوکھلاہٹ۔ ثالث حضرات نے گجراتی شاہ صاحب کی چالبازی کو ناکام بنا دیا

ایک فریب کارانہ ٹریکٹ کا جواب ـــــ تحریری مناظرہ شروع ہوگیا

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ ہوا کہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر باضابطہ مناظرہ کرانے کے لئے سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی سے میری خط وکتابت جاری ہے۔ شاہ صاحب اس مسئلہ میں نہ صرف اکابر دیوبند بلکہ جمہور اہل سنت کے خلاف ہیں۔ اور پانچ سال سے انہوں نے مسلک حق کی تردید اور چیلنج بازی شروع کر رکھی ہے اسی سلسلہ میں شاہ صاحب نے ۳۰ جنوری کو بمقام ڈھوڈیال تحصیل چکوال ضلع جہلم ایک جلسہ عام میں تقریر کرتے ہوئے علمائے دیوبند کو پھر مناظرے کا چیلنج دیا۔ میں نے جب یہ کارروائی سنی تو دیوبندی جماعت کی طرف سے اس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے شاہ صاحب کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی جو ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۹ مارچ میں شائع ہو چکی ہے اس کے جواب میں شاہ صاحب نے بواسطہ ترجمان اسلام میرے نام ایک رجسٹرڈ چٹھی ارسال کی جس میں میری دعوت کو قبول کرتے ہوئے آپ نے از خود ہی ۲۳ اپریل تاریخ مناظرہ مقرر کر دی۔ اور مناظرہ کے لئے گجرات میں مسجد کالری دروازہ کا تعین کر دیا۔ حالانکہ تاریخ کا تعین ثالث حضرات کی طرف سے یا باتفاق فریقین ہونا چاہیے تھا۔ اور شاہ صاحب نے ثالث حضرات کو گجرات لانے کی ذمہ داری بھی ہم پر ڈال دی۔ حالانکہ یہ ذمہ داری فریقین پر عائد ہوتی تھی۔ میں نے جواب میں ایک مفصل چٹھی شاہ صاحب کے نام رجسٹرڈ ارسال کی جو ترجمان اسلام مورخہ ۱۶ اپریل میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں صحیح واقعات بیان کرتے ہوئے میں نے لکھا کہ ثالث حضرات کو گجرات لانے کے لئے فریقین ۱۸ اپریل کو کراچی میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کے پاس پہنچیں۔ وہاں ہی شرائط مناظرہ بھی طے ہو جائیں گی۔ جب شاہ صاحب کی طرف سے اس کا جواب نہ آیا تو ۱۳ اپریل کو میں نے ایک اور رجسٹرڈ خط شاہ صاحب کو ارسال کیا جس میں تاکید تھی کہ آپ ۱۸ اپریل کو ضرور کراچی پہنچیں۔ ادھر حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے کراچی پہنچنے کے لئے شاہ صاحب کو مبلغ ۹۰ روپے اور مولوی غلام اللہ خاں صاحب کو مبلغ ایک سو روپے انٹر کلاس کا کرایہ بھی روانہ کر دیا۔ مذکورہ پروگرام کے ماتحت کراچی جانے کے لئے جب ۱۵ اپریل کو لاہور پہنچا تو شام کو مولانا لال حسین صاحب اختر کے نام مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا ایک خط ملا جس میں تحریر تھا کہ مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے کہ آپ ۱۸ اپریل کو کراچی نہ آئیں میں خود عنقریب تاریخ متعین کر کے فریقین کو اطلاع دوں گا۔ وہ خط حسب ذیل ہے۔

مجوزہ ثالث حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کا مکتوب

۵۶ جیکب لائن کراچی ۷۸۶

۱۰ - ۴ - 62 محترم المقام مولانا محمد علی صاحب جالندھری

السلام علیکم۔ مجھے راولپنڈی میں معلوم ہوا کہ آپ نے مسئلہ حیات النبی کے تصفیہ کے لئے مولانا غلام اللہ خاں صاحب کو ۱۸ اپریل کو کراچی بلایا ہے۔ مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے یہ تاریخ کیسے مقرر کی ہے۔ آپ کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ میں ۱۸ اپریل کو سفر میں ہوں گا۔ تشریف لانا بیکار ہوگا۔ میں عنقریب تصفیہ کے سلسلہ میں آپ حضرات کو خط لکھنے والا ہوں اور تاریخ متعین کر کے بھیجوں گا۔

بندہ احتشام الحق

ثالث صاحب موصوف نے چونکہ تاریخ کا تعین اپنے ذمہ لے لیا تھا اس لئے ہم نے ۱۸ تاریخ کراچی جانے کا پروگرام منسوخ کر دیا اور مطمئن ہو گئے کہ انشاء اللہ جلدی ہی اب ثالث حضرات کی موجودگی میں باضابطہ علمی مناظرہ ہو جائے گا اور یہی ہمیں مطلوب تھا۔

ایک فریب کارانہ ٹریکٹ لاہور سے واپسی پر ۱۷ تاریخ کو جب میں جہلم پہنچا تو ایک عجیب وغریب ٹریکٹ ملا جس کے سرورق پر یہ عنوانات تھے۔

"قاضی مظہر حسین صاحب کا مناظرہ سے فرار" "مولوی محمد علی جالندھری کی سیاسی چال" "ثالث مولانا احتشام الحق صاحب کی رائے گرامی"۔ اس دجل وفریب کے پلندہ کو پڑھ کر میری حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی۔ کیا اہل توحید کی یہی شان ہوتی ہے؟ سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی یہی وہ دیانتداری وراستبازی ہے جس کا دعویٰ انہوں نے اپنی جوابی چٹھی میں کیا ہے۔ کیا اسلام اور مسلمانوں کی باہمی محبت اور عزت باہمی کی یہی صورت ہوا کرتی ہے؟ کیا خوف خدا اسی کا نام ہے؟ کیا قرآن حکیم کی یہی تعلیمات ہیں؟

انتہائی بزدلی مدعیان توحید نے باضابطہ مناظرہ سے بچنے اور قبل از مناظرہ اپنی سیاسی فتح کا ڈنکا بجانے کے لئے ٹریکٹ تو شائع کر دیا لیکن بزدلی اور غیر اللہ کے خوف کی حد یہ ہے کہ نہ اس میں مطبع کا نام ہے اور نہ شائع کنندہ کا۔ حتیٰ کہ صفحہ ۲ پر "ضروری گزارش" کے عنوان سے جو تحریر ہے اس کے لکھنے والے کا بھی نام نہیں۔ اور آخری صفحہ پر "مولانا محمد علی جالندھری کی سیاسی چال اور ثالث موصوف کی رائے" کے عنوان سے جو تحریر ہے وہ اگرچہ شاہ صاحب کے قلم سے ہے لیکن اس میں بھی اپنا نام ظاہر نہیں کیا اور تلبیس یہ کی کہ "ثالث موصوف کی رائے" کے تحت اپنی طرف سے مولانا محمد علی جالندھری کو کوسنا شروع کر دیا۔ جس سے پڑھنے والا بظاہر اس غلط فہمی میں مبتلا ہو سکتا ہے کہ یہ ساری عبارت مولانا احتشام الحق صاحب ثالث موصوف کی ہے حالانکہ ان کی رائے کے تو صرف یہ الفاظ لکھے ہیں:۔ "کہ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے جس کے لئے کراچی جانے کی ضرورت ہو۔ جب میں کسی بات کے لئے مناسب سمجھوں گا تو فریقین کو بلا لوں گا۔ اس وقت فریقین ضرور پہنچ جائیں۔" اگر مولانا احتشام الحق صاحب نے اس طرح فرمایا تھا تو اس میں مولانا جالندھری کے خلاف کونسی ایسی بات ہے جس کے لئے "مولانا محمد علی جالندھری کی سیاسی چال" کا عنوان قائم کیا۔ نیز اس عبارت سے یہ ثابت ہوگیا کہ شاہ صاحب کو راولپنڈی کے جلسہ پر ہی یہ معلوم ہوگیا تھا کہ ثالث صاحب موصوف عنقریب خود ہی تاریخ مقرر کر کے فریقین کو بلا لیں گے۔ اس اطلاع کے بعد شاہ صاحب کا یہ کتنا بڑا فریب ہے کہ ثالث .....

....

حضرات کی طرف سے تاریخ مناظرہ متعین ہونے سے پہلے ہی اپنی فتح اور فریق ثانی کے فرار کا اعلان شائع کر دیا۔ شاہ صاحب فرماتے ہیں جو فریق آپ کو انٹر کلاس کا کرایہ بھیج کر ہر طرح سے آپ کو ثالث حضرات کی خدمت میں پہنچانے کی کوشش کر رہا ہے۔ فرار اس کی طرف سے ہے یا فرار کے راستے آپ خود تلاش کر رہے ہیں کہ اپنے گھر میں بیٹھ کر بغلیں بجا رہے ہیں۔ کیا شاہ صاحب کی پارٹی میں کوئی بھی ایسا حق گو اور دیانت دار آدمی نہیں جو ان کی اس بزدلانہ حرکت پر تنبیہ کرے۔

أَلَيْسَ مِنْكُمْ رَجُلٌ رَّشِيدٌ ؟

شاہ صاحب کے اس ٹریکٹ کے دیکھنے کے بعد ہم نے مصمم ارادہ کر لیا تھا کہ ثالث حضرات آئیں یا نہ۔ ہم انشاء اللہ ضرور ۲۳ اپریل کو گجرات پہنچ کر شاہ صاحب سے بہرحال مناظرہ کریں گے تاکہ ان کو فرار کا کوئی راستہ نہ مل سکے لیکن مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا ۱۸ تاریخ کو میرے نام تار آیا کہ تحریری مناظرہ مقرر ہوگیا ہے۔ اس تحریری مناظرہ کی اطلاع ثالث صاحب موصوف نے مولانا جالندھری کو بذریعہ خط دی جو درج ذیل ہے:۔

مجوزہ ثالث حضرات مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اور مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کا مکتوب گرامی

محترم گرامی قدر مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔

السلام علیکم۔ آپ نے مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہمیں ثالث تسلیم کیا ہے اس سلسلہ میں تحریر ہے کہ آپ اپنا دعویٰ اور اس کے دلائل تحریر کر کے ارسال کریں۔ اور اپنی تحریر کی دو کاپیاں بھیجیں تاکہ ایک کاپی ہم دوسرے فریق کو روانہ کر سکیں اسی طرح چار چار پرچے تحریر کرائے جائیں گے۔ تحسین ہے۔ جو آپ تحریر کریں اس پر مولانا لال حسین صاحب اختر کے بھی دستخط ہوں۔ اگر مولانا غلام

صاحب کو آپ سے کوئی اختلاف ہو تو وہ اپنا اختلافی نوٹ تحریر کریں۔
۳۔ اس کا جواب دس روز کے اندر اندر روانہ کریں۔ دستخط ثالث حضرات ۱۴ ۳/۶۲

تجویزِ ثالث حضرات کے اس گرامی نامہ نے شاہ صاحب کی مزعومہ ۲۳ اپریل کی تاریخ کو بھی منسوخ کر دیا۔ اور مذکورہ بالا ٹریکٹ میں قوم کو جو فریب دیا تھا اس کا پردہ بھی چاک کر دیا ہماری کوشش بھی یہی تھی کہ مناظرہ تحریری ہو۔ تاکہ بعد میں کسی کو بھی لاف زنی اور کذب بیانی کی گنجائش نہ رہے۔ کیونکہ جب قبل از مناظرہ ہی شاہ صاحب نے اپنی فتح کا اشتہار شائع کر دیا ہے تو اگر بغیر ثالثوں کے مناظرہ زبانی ہوتا تو خدا جانے شاہ صاحب نے کیا کچھ کرنا تھا۔ ان کی زبان و قلم کو کون روک سکتا؟ لیکن اب شاہ صاحب مجبور و بے بس ہو گئے ہیں۔ نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن لیکن خود کردہ را علاجے نیست۔ اب یہ کڑوا گھونٹ ان کو پینا ہی پڑے گا۔ واللہ الهادی۔

راقم الحروف اور سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی خط و کتابت

میری کھلی چٹھی کے جواب میں شاہ صاحب کی ایک جوابی چٹھی موصول ہوئی تھی۔ اس کے بعد میں نے دو رجسٹرڈ خطوط ارسال کئے جن کی واپسی رسید بھی میرے پاس ہے۔ لیکن مجھے ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ البتہ مذکورہ ٹریکٹ میں شاہ صاحب نے اپنی آخری جوابی چٹھی شائع کی ہے لیکن میری مفصل چٹھی شائع نہیں کی۔ جس میں صحیح واقعات درج تھے۔ گو میری تینوں چٹھیاں ترجمان اسلام میں پہلے شائع ہو چکی ہیں لیکن جن لوگوں کو ان کا علم نہیں ان کے افادہ کے لئے دوبارہ شائع کی جاتی ہیں۔ شاہ صاحب کی پہلی چٹھی بھی بلفظہ یہاں درج کی جا رہی ہے اور اپنی دوسری مفصل چٹھی کا طوالت سے بچنے کے لئے مختصراً خلاصہ شائع کیا جائے گا۔ اور شاہ صاحب کی آخری چٹھی مندرجہ ٹریکٹ کا جواب بھی عرض کر دوں گا تاکہ عوام کے سامنے حقیقت منکشف ہو جائے۔ وما توفیقی الا باللہ۔

مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کے نام کھلی چٹھی۔

آپ کا چیلنج منظور ہے

السلام علیکم۔ آپ نے بتاریخ ۲۰ رجنوری بمقام ڈھوڈیال تحصیل چکوال ضلع جہلم ایک جلسۂ عام میں مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے علمائے دیوبند کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔ دورانِ تقریر آپ نے لاہور اور سکھر کے واقعات بیان کرتے ہوئے کہا ہے کہ میں پانچ سال سے اعلان کر رہا ہوں۔ کوئی مجھ سے بحث نہیں کرتا۔ نیز لاہور کے حالات کے ضمن میں آپ نے شیخ التفسیر مرجع العلماء حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری قدس سرہ العزیز پر طعن کیا ہے کہ وہ اس دن اپنی مسجد سے ہی کہیں غائب ہو گئے تھے۔ آپ کے الزامات کے جواب میں چونکہ اجتماع لاہور کے صحیح واقعات ترجمان اسلام میں پہلے شائع ہو چکے ہیں اس لئے ان کا اعادہ بیان ضروری نہیں سمجھتا۔ سکھر کے واقعات کے سلسلہ میں یہ عرض ہے کہ وہاں پر فریقین نے مناظرہ منظور کر لیا تھا۔ اور اسی مناظرہ کے لئے حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی شیخ الحدیث مدرسہ ٹنڈو اللہ یار سندھ اور حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو ثالث تسلیم کیا گیا تھا۔ اسی تحریر پر قائلین حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر اور فریق ثانی کی طرف سے آپ کے اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب مہتمم مدرسہ تعلیم القرآن راولپنڈی کے دستخط موجود ہیں۔ تاریخ مناظرہ سے پہلے ایک تقریر کی بنا پر چونکہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری گرفتار ہو گئے تھے اس لئے مناظرہ ملتوی ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ثالث حضرات بھی اس دن سکھر نہیں پہنچے۔ بعد ازاں مولانا جالندھری حج بیت اللہ اور زیارت روضہ مقدسہ کے لئے روانہ ہو گئے اس لئے مناظرہ میں مزید تاخیر ہو گئی۔ حج سے واپسی پر مولانا موصوف نے مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو مناظرہ کرانے کے لئے کہا تو انہوں نے فریقین کو لاہور میں ایک تاریخ معینہ پر مدعو کیا۔ جس میں مولانا محمد علی صاحب جالندھری۔ مولانا لال حسین صاحب اختر اور مولانا غلام اللہ خاں صاحب پہنچ گئے لیکن باوجود ثالث کی دعوت کے آپ وہاں نہ پہنچ سکے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مجوزہ ثالث کے بجائے جلسہ عام میں چیلنج کرنے کے ثالث حضرات ... نہ رہتے۔ جیسا کہ مولانا محمد علی صاحب جالندھری اس سلسلہ میں مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کو متعدد بار توجہ دلا چکے ہیں۔

بہر حال آپ کا چیلنج منظور ہے۔ مقام مناظرہ گجرات ہی ہوگا۔ شرائط مناظرہ طے کرنے کے بعد مجوزہ ثالث حضرات کی موجودگی میں ہی آپ کو مناظرہ کرنا پڑے گا۔ **اگر آپ کو اسی طرح**

باضابطہ علمی مناظرہ منظور ہے۔ تو مجھ کو مطلع کریں یا اپنا جواب ترجمان اسلام لاہور میں شائع کرا دیں۔ بعد ازاں انشاء اللہ العزیز **تاریخ مناظرہ متعین کی جائے گی۔**

والسلام۔ الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال۔ ضلع جہلم۔ ۶ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ ۱۲ ۲/۶۲

سید عنایت اللہ شاہ صاحب کی جوابی چٹھی۔

از عنایت اللہ بخاری عفی عنہ
مسجد جامع گجرات — بخدمت گرامی محترم قاضی صاحب
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

۹ مارچ ۱۹۶۲ء کے ترجمان اسلام میں میرے نام آپ کی کھلی چٹھی شائع ہوئی جس میں کھلی غلط بیانی سے کام لیا گیا۔ سکھر کے بعد ثالث صاحب نے مجھے لاہور پہنچنے کی دعوت ہی نہیں دی۔ اگر آپ محترم ثالث حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی مدظلہ العالی سے ہی دریافت فرما لیتے تو شاید آپ اس غلط بیانی کے مرتکب نہ ہوتے۔ سکھر میں فریقین کا تحریری معاہدہ ہو جانے کے باوجود آپ کے فریق میں سے کوئی صاحب بھی باضابطہ علمی مناظرہ کے لئے تاریخ مقررہ پر تشریف نہ لاتے۔ معاہدہ کی صریح خلاف ورزی کی گئی۔ ہمارے بارہ تیرہ دن ضائع کر دئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اور اب داغ ندامت مٹانے کے لئے مولانا محمد علی صاحب کے کوائف کو معذرت میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اور آج پھر تیرہ ماہ بعد آپ کو بھی پانچواں سوار بننے کا شوق چرایا ہے۔ اپنی کھلی چٹھی میں سکھر کو چھوڑ کر گجرات کا اعلان فرمایا ہے۔ بندہ اس پر بھی بسم اللہ کہہ کر اجازت دیتا ہے۔ آئیے تشریف لائیے۔ موضوع مناظرہ معاہدہ سکھر میں جو طے کیا گیا ہے وہی ہوگا۔ فریقین کے دلائل بھی مجوزہ ثالث صاحبان سنیں گے امید ہے آپ اس کا انکار نہیں فرمائیں گے۔ کیونکہ معاہدہ سکھر میں یہ امر طے شدہ ہے۔ ثالث صاحبان کو گجرات لانا آپ کا فرض ہوگا۔ کیونکہ سکھر میں ان کی تشریف آوری آپ کے قائد نے روک دی تھی۔ اب آپ حضرات کا فریضہ ہے کہ ان کو گجرات لائیں اور اگر ثالث صاحبان شامل نہ ہو سکیں تو ہم بغیر ثالث کے بھی انشاء اللہ العزیز بفضلہ تعالیٰ مناظرہ کے لئے حاضر ہیں۔ آج ۱۶ مارچ ۱۹۶۲ء سے ۲۳ مارچ ۱۹۶۲ء تک ایک ماہ سات دن بنتے ہیں کافی مہلت ہے آپ ۲۳ اپریل ۱۹۶۲ء نو بجے صبح گجرات جامع مسجد کالری دروازہ میں تشریف لے آویں بندہ آپ کا منتظر رہے گا۔ بشرطیکہ مقصد دیانتاً اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی پر سنجیدگی محبت اور عزت کے ساتھ گفتگو ہو۔ اور اگر مقصد ہی سیاسی وقار ہو اور اس کے لئے غلط پروپیگنڈہ سے کام لیا جا رہا ہو یا غیظ و غضب اور فتویٰ بازی کے ساتھ دھڑے بازی اور افتراق کو قائم رکھنا ہو تو یہ آپ کو مبارک ہو۔ بندہ تو ایک خالص دینی و علمی مسئلہ کو سیاست کی بھینٹ چڑھانا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ محض اپنے ہی فضل و رحمت سے قرآن و سنت کا ہمیشہ صادق اور مخلص خادم بنائے۔ آمین۔ والسلام علیٰ من اتبع الهدیٰ۔

عنایت اللہ بخاری عفی عنہ۔ مسجد جامع کالری دروازہ
گجرات ۱۲-۳-۶۲

نقل میں خیانت
شاہ صاحب نے اپنے ٹریکٹ میں جو یہ چٹھی شائع کی ہے اس میں حسب ذیل الفاظ بڑھا دئے ہیں۔ جو میرے نام ان کی اصلی چٹھی میں موجود نہیں:- **شرائط نامہ۔ عذر گناہ بدتر از گناہ۔ پبلک خود ثالث ہوگی۔ بہتان تراشی۔ دنیوی اغراض کے لئے۔**

اب ناظرین ہی فیصلہ فرمائیں کہ شاہ صاحب اس معاملہ میں کس قدر دیانتداری سے کام لے رہے ہیں۔

میں نے اس کے جواب میں ایک مفصل چٹھی ۲۰ ۳/۶۲ کو شاہ صاحب کے نام رجسٹرڈ ارسال کی جو ۶ اپریل کے ترجمان اسلام میں شائع ہو چکی ہے۔ طوالت سے بچنے کے لئے مختصراً درج ذیل ہے:-

(۲) مولانا سید عنایت اللہ شاہ صاحب گجراتی کی چٹھی کا جواب

بعد از سلام مسنون آنکہ میری کھلی چٹھی مندرجہ ترجمان اسلام لاہور مورخہ ۹ مارچ کے جواب میں آپ کی رجسٹری چٹھی مورخہ ۶۲-۳-۱۶ مجھے لاہور میں ۶۲-۳-۲۱ کو ملی۔ الحمد للہ آپ نے **مجوزہ ثالث حضرات کی موجودگی** میں باضابطہ علمی مناظرہ منظور کر لیا ہے۔ آپ نے ۲۳ اپریل تاریخ مناظرہ مقرر کر دی ہے۔ حالانکہ میں نے یہ لکھا تھا کہ شرائط مناظرہ طے ہونے

کے بعد تاریخ متعین کی جائے گی۔ آپ نے ثالث صاحبان کو گجرات لانے کی ذمہ داری مجھ پر ڈالی ہے۔ جو خلاف انصاف ہے۔ یہ ذمہ داری ان فریقین پر ہے جنہوں نے معاہدہ سکھر پر دستخط کئے ہیں۔ اس سلسلہ میں میری تجویز یہ ہے کہ تاریخ **۱۸ اپریل صبح دس بجے** فریقین کراچی میں حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کی مسجد میں پہنچ جائیں اور ہم سب مل کر ثالث حضرات کو گجرات لانے کی کوشش کریں۔ اگر کسی وجہ سے آپ کو یہ تاریخ منظور نہ ہو تو کوئی اور تاریخ مقرر کر کے بذریعہ ٹیلیگرام مجھ کو اطلاع دیں انشاء اللہ ہم اسی دن کراچی پہنچ جائیں گے۔ اور بہتر ہوگا کہ اسی موقع پر شرائط بھی طے ہو جائیں تاکہ مناظرہ کے دن ابتدائی امور میں وقت ضائع نہ ہو۔ آپ نے الزام لگایا ہے کہ:-

"میرے نام آپ کی کھلی چٹھی شائع ہوئی جس میں کھلی غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے سکھر کے بعد ثالث صاحب نے مجھے لاہور پہنچنے کی دعوت نہیں دی" — شاہ صاحب! آپ کا میری طرف غلط بیانی کو منسوب کرنا غلط ہے۔ اس لئے کہ ثالث صاحب موصوف نے جب فریقین کے قائد صاحبان مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مولانا غلام اللہ صاحب کو دعوت دے دی تھی۔ تو آپ کو علیحدہ دعوت دینے کی ضرورت نہ رہی۔ صرف پارٹی لیڈر کو دعوت کافی ہے — علاوہ ازیں معاہدہ سکھر کی خلاف ورزی کا ہم کو ذمہ دار ٹھہرانا بھی آپ کی ناانصافی بلکہ اتہام تراشی ہے۔ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری تو مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اس سلسلہ کے واقعات پر بھی آپ سے مناظرہ کرنے کے لئے تیار ہیں۔ **کیا آپ کو منظور ہے؟** مختصر واقعات حسب ذیل ہیں:-

معاہدہ سکھر میں تاریخ مناظرہ ۱۷، ۱۸ جنوری ۱۹۶۱ء مقرر کی گئی تھی — ۱۳ جنوری کو جناب ثالث صاحب موصوف کا مولانا محمد علی صاحب کو یہ پیغام ملا کہ ملاقات کے لئے کراچی پہنچیں۔ ٹیلیفون پر مولانا موصوف نے بات کی تو جناب ثالث صاحب نے فرمایا کہ تاریخ مناظرہ سے پہلے **فریقین ایک مجلس میں جمع ہوں۔ ابتدائی امور تحریری طے کر لئے جائیں**۔ پھر مناظرہ انشاء اللہ یہاں ہو۔ کیونکہ سکھر میں فریقین کے لوگ ہیں باہمی جھگڑے کا اندیشہ ہے" — مولانا جالندھری صاحب کا جواب یہ تھا کہ پہلے تو فراغت نہیں ہے ۱۷ – ۱۸ تاریخ سکھر میں ہی ابتدائی امور طے کر لئے جائیں گے۔ لیکن اس کے بعد ۱۲ جنوری کو وارنٹ گرفتاری کی مولانا جالندھری کو اطلاع ملی تو آپ میانوالی تشریف لے گئے۔ ۱۴ – ۱۷ جنوری وہاں رہے۔ ثالث موصوف مولانا احتشام الحق صاحب نے اطلاع دی کہ آپ اسی سلسلہ میں ۲۹ جنوری کو لاہور پہنچیں۔ اس کے بعد مولانا جالندھری صاحب لاہور سے ہی میانوالی جیل میں چلے گئے۔ ضمانت پر رہائی کے بعد مولانا جالندھری ۷ فروری کو سکھر تشریف لے گئے۔ وہاں تینوں ذمہ دار افراد حاجی حفیظ الدین صاحب۔ محمد یوسف صاحب اور ڈاکٹر محمود الہی صاحب سے کہا کہ اب مناظرہ کے لئے بات کرنی چاہیے۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم نے حضرت مولانا احتشام الحق صاحب سے عرض کیا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم فریقین سے تحریر لیں گے۔ تم فریقین سے دریافت کر کے اطلاع دو کہ کیا وہ تحریر دینے کے لئے تیار ہیں۔ اس پر مولانا جالندھری صاحب نے وہیں تحریر لکھ دی کہ ہم ثالث حضرات کو تحریری جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

اس کے بعد مولانا جالندھری حج پر چلے گئے۔ واپسی کے بعد مولانا موصوف نے جولائی ۱۹۶۱ء میں آپ کو اور مولانا غلام اللہ صاحب کو جدا جدا خط لکھا۔ آپ کو یہ لکھا تھا کہ مولانا احتشام الحق صاحب کی دعوت پر مولانا غلام اللہ صاحب لاہور پہنچ گئے تھے۔ لیکن کسی وجہ سے آپ نہیں آسکے۔ اب میں حج سے واپس آگیا ہوں آپ کوئی مقام و تاریخ مقرر کریں جس میں ہم دونوں فریق جمع ہوں اور ثالث حضرات کو لکھیں کہ وہ مناظرہ کا انتظام کریں۔ جو تاریخ و مقام آپ متعین کریں گے میں انشاء اللہ وہاں پہنچ جاؤں گا" مولانا جالندھری نے مولانا غلام اللہ خاں صاحب کو بھی اسی مضمون کا خط لکھا — آپ نے تو مولانا جالندھری کے اس **خط کا کوئی جواب نہیں دیا**۔ مولانا غلام اللہ خاں صاحب نے جواب میں لکھا کہ لاہور میں اجتماع غیر مفید تھا۔ کیونکہ **دوسرے ثالث موجود نہ تھے** اور پہلے ایک جگہ فریقین کے جمع ہونے کی کوئی ضرورت نہیں اور نہ ہی سکھر کے افراد کی ضرورت ہے۔ دونوں ثالث تاریخ مقرر کر کے ایک ماہ یا بیس دن پہلے اطلاع دیں ہم لکھا دیتے ہیں کہ اسی دن پہنچ جائیں گے" — بعد ازاں ۲۸ اگست کو مولانا احتشام الحق صاحب راولپنڈی تشریف لائے تو مولانا جالندھری صاحب نے مولانا غلام اللہ صاحب کو تار دیا کہ ثالث صاحب موصوف سے تاریخ مناظرہ مقرر کرالیں — مولانا جالندھری صاحب نے فون پر مولانا احتشام الحق صاحب سے بات کی تو جناب ثالث نے فرمایا کہ مولانا غلام اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس مسئلہ کو چھوڑ دیا جائے۔ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ نہیں بیان کریں گے اس کا جواب مولانا جالندھری صاحب نے یہ دیا کہ ایک جگہ جمع ہو کر اس مسئلہ کا فیصلہ ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ شاہ صاحب ملک میں چیلنج دیتے پھرتے ہیں۔ میں اب مسئلہ کو چھوڑ نہیں سکتا۔ مولانا احتشام الحق صاحب نے فرمایا کہ اچھا میں ان سے بات کروں گا"۔ پھر ۲۲ جنوری ۱۹۶۲ء کو کراچی میں مولانا جالندھری نے مولانا احتشام الحق صاحب سے کہا کہ آپ تاریخ مناظرہ جلدی مقرر کریں — مولانا جالندھری صاحب نے اس سلسلہ کے تمام خطوط کی نقلیں مولانا احتشام الحق صاحب کو روانہ کر دی ہیں۔ مذکورہ واقعات کی روشنی میں کیا آپ کا یہ لکھنا صریح غلط بیانی نہیں کہ :-

"اب داغ ندامت کو مٹانے کے لئے مولانا محمد علی صاحب کے کوائف کو معذرت میں پیش کیا جا رہا ہے اور آج پھر تیرہ ماہ بعد آپ کو بھی پانچوں سوار بننے کا شوق چرایا۔"

شاہ صاحب۔ مسلک حق کی حمایت میں اگر مجھے پانچویں سوار کا درجہ بھی نصیب ہو جائے تو یہ میرے لئے ایک عظیم سعادت ہے۔ برعکس اس کے افسوس تو آپ کی حرماں نصیبی پر ہے کہ جمہور اہل سنت اور اکابر دیوبند کے مسلک حق سے نہ صرف منحرف ہو گئے ہیں بلکہ ان سالکین امت کو تضحیک و تفسیق کا نشانہ بنا رہے ہیں —

(نوٹ) اگر آپ اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی کے لئے اس مسئلہ میں مخلصانہ بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے **بہتر اور مفید صورت** یہ ہے کہ مناظرہ تحریری ہو تاکہ فریقین کے دلائل عوام و خواص تک محفوظ پہنچ جائیں اور کسی فریق کے لئے دروغ گوئی اور لاف زنی کی گنجائش باقی نہ رہے۔ کیا آپ کو منظور ہے؟ والسلام

الاحقر مظہر حسین غفرلہ
مدنی جامع مسجد چکوال
۳۰-۳-۶۲

مکتوب (۳)

باسمہ تعالیٰ

بخدمت جناب شاہ صاحب وفقکم اللہ لاتباع السلف الصالحین

بعد از سلام مسنون۔ آنکہ مسئلہ حیات النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سلسلہ میں آپ نے بمقام ڈھوڈیال تحصیل چکوال اپنی تقریر میں علمائے دیوبند کو جو چیلنج دیا تھا اس کو قبول کرتے ہوئے میری ایک کھلی چٹھی ترجمان اسلام لاہور میں شائع ہوئی تھی۔ آپ نے اپنی جوابی چٹھی میں واقعات کے سلسلہ میں ہم پر بعض الزامات عائد کئے تھے جس کے جواب میں ایک مفصل چٹھی میں نے آپ کے نام ۳۰ مارچ کو رجسٹرڈ ارسال کر دی تھی جو ترجمان اسلام مجریہ ۶ اپریل میں شائع ہو چکی ہے لیکن تاحال آپ کی طرف سے اس کا کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔ میں نے عرض کیا تھا کہ ۱۸ اپریل کو فریقین کراچی میں مجوزہ ثالث حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی کی خدمت میں پہنچ جائیں اور ثالث حضرات کو گجرات لانے کی کوشش کریں وہاں ہی شرائط مناظرہ طے ہو جائیں۔ پھر ثالث حضرات جو تاریخ مقرر کریں اس میں بحث ہو جائے میں نے یہ بھی لکھا تھا کہ اگر ۱۸ اپریل کو کسی وجہ سے آپ کراچی نہیں پہنچ سکتے تو آپ خود ہی کوئی تاریخ مقرر کر کے بذریعہ تار مجھ کو اطلاع دیں۔ ہم انشاء اللہ اس دن کراچی حاضر ہو جائیں گے لیکن تعجب ہے کہ مناظرہ کے لئے اتنے بلند بانگ دعاوی کے باوجود میری معروضات کے جواب میں آپ نے بالکل سکوت اختیار کر لیا ہے۔

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن

کیا آپ نے محض عوام پر اثر انداز ہونے کے لئے مجھ کو یہ تحریر فرمایا تھا کہ آپ ۲۳ اپریل ۹ بجے صبح مسجد کالری دروازہ گجرات تشریف لے آئیں بندہ آپ کا منتظر رہے گا بشرطیکہ **مقصد دیانتاً اسلام اور مسلمانوں کی بھلائی ہو۔ سنجیدگی۔ محبت اور عزت کے ساتھ گفتگو ہو**"۔ شاہ صاحب! فرمائیے سنجیدگی اور عزت کے ساتھ مناظرہ کرنے کی کوشش ہم کر رہے ہیں یا آپ؟ اس خالص علمی و دینی مسئلہ کو سیاست کی بھینٹ آپ چڑھانا چاہتے ہیں یا ہم؟ اگر مجلس مناظرہ میں ثالث حضرات بھی نہ ہوں اور نہ پہلے شرائط مناظرہ بھی طے نہ کی جائیں۔ کیا ایسا مناظرہ سنجیدگی اور دیانت پر مبنی ہوگا؟ آپ نے اس سے پہلے بھی ثالث علماء کے تقرر سے گریز کیا، اور ان کو تسلیم کرنے کے باوجود

بھی آپ تال مٹول کر رہے ہیں ؎

آپ ہی اپنے ذرا طرزِ عمل کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

شاہ صاحب - ہم اب پوری کوشش کر رہے ہیں کہ ایک دفعہ علمی باضابطہ مناظرہ ہو جائے ہم آپ کو ہر طرح اس کے لئے گنجائش دے رہے ہیں - چنانچہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری نے بطور کرایہ مبلغ نوّے روپے آپ کے نام اور مبلغ ایک سو روپے مولانا غلام اللہ صاحب کے نام بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دئے ہیں - تاکہ آپ کے لئے سکھر اور کراچی پہنچنے میں کوئی عذر باقی نہ رہے - اگر باوجود کرایہ وصول کرنے کے بھی آپ سکھر اور کراچی مقررہ تاریخوں میں تشریف نہ لائے تو یہ حقیقت عامۃ المسلمین پر روزِ روشن کی طرح واضح ہو جائے گی کہ آپ باضابطہ علمی مناظرہ نہیں چاہتے اور **آپ کا مقصد اہل اسلام کو مغالطے میں رکھنا** اور ہڑبونگ مچانا ہے - مکرر عرض ہے کہ آپ ۱۷ - اپریل سکھر اور ۱۸ / اپریل کراچی میں ضرور تشریف لائیں - ہم آپ کا شدید انتظار کریں گے - اللہ تعالےٰ آپ کو اور ہم سب کو سلف صالحین کی عقیدت اور پیروی نصیب فرمائیں والسلام

الاحقر منظور حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد چکوال ضلع جہلم
یوم الجمعہ ۱۳ ۴/ ۶۲

گجراتی شاہ صاحب کی آخری جوابی چٹھی
کا دندان شکن جواب

شاہ صاحب نے میری دو رجسٹرڈ چٹھیوں کا براہ راست کوئی جواب نہیں دیا - البتہ اپنے مذکورہ فنکارانہ ٹریکٹ میں جواب شائع کیا ہے ، اس میں انہوں نے جو الزامات و اعتراضات پیش کئے ہیں ان کا جواب نمبر وار عرض کروں گا - تاکہ ناظرین حقیقت حال سے واقف ہو جائیں - شاہ صاحب کے اعتراض کو (ش) اور اپنے جواب کو (ج) کے تحت لکھوں گا -

(ش ۱) آپ نے بھی جرأت سے کام لے کر میرا خط ترجمان اسلام میں نہ چھپوایا - حالانکہ آپ ترجمان اسلام کے دفتر میں میرا خط ملاحظہ فرما چکے تھے ؟

(ج) میں نے جناب ناظم صاحب ترجمان اسلام لاہور سے عرض کر دیا تھا کہ ترجمان اسلام میں آپ کی چٹھی شائع ہو جائے - خدا جانے چٹھی کیوں نہیں شائع کی گئی - اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہو سکتی -

(ش ۲) شرائط مناظرہ تو سکھر کے اجتماع میں طے ہو چکی ہیں - ان شرائط کو کس نے منسوخ کیا ہے کہ اب از سر نو شرائط طے کرنے کی ضرورت پیش آ گئی ؟

(ج) معاہدۂ سکھر میں تو فریقین نے حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی اور حضرت مولانا ظفر احمد صاحب عثمانی کو ثالث تسلیم کیا تھا - دوسری شرائط مثلاً مدعی کون ہوگا ؟ مناظرہ تقریری ہوگا یا تحریری - بحیثیت دیوبندی مسلک کے مناظرہ ہوگا یا کسی اور حیثیت سے " بالکل طے نہیں ہوئی تھیں - یہ آپ کا بہت بڑا فریب ہے کہ اس مختصر معاہدہ کو اب مکمل شرائط نامہ قرار دے رہے ہیں ، خدا جانے آپ شرائط طے کرنے سے اس قدر خائف کیوں ہیں -

(ش ۳) اس کے باوجود آپ اور آپ کے قائد کی تحریروں کے مابین کھلا ہوا تضاد ہے - آپ تو ہمیں کراچی پہنچنے کی اس لئے دعوت دے رہے ہیں کہ وہاں شرائط مناظرہ طے کی جائیں ، اور ثالث حضرات کو گجرات لایا جائے اور آپ کے قائد مولانا محمد علی صاحب مولانا احتشام الحق صاحب سے صرف یہ پوچھنے کے لئے ہمیں کراچی بلا رہے ہیں کہ کیا میں (محمد علی) مناظرے سے گریز کر رہا ہوں ، جیسے آپ نے ایک چال چلنے پر اتفاق کر لیا ہوتا -

(ج) آپ کو اور مولانا محمد علی جالندھری کو میری دعوت یہ تھی کہ آپ ۱۸ / اپریل کو کراچی پہنچیں تاکہ فریقین مل کر ثالث حضرات کو گجرات لانے کی کوشش کریں اور شرائط بھی وہاں ہی طے ہو جائیں - مولانا جالندھری نے میری دعوت پر تو اسی غرض کے لئے جانا تھا لیکن انہوں نے اس موقعہ پر آپ کو ایک دوسری دعوت بھی دے دی کہ مولانا احتشام الحق صاحب کے سامنے یہ بھی ثابت ہو جائے کہ گریز کس کی طرف سے ہو رہا ہے - چونکہ ان کا غالب خیال یہ تھا کہ آپ کراچی جانے کی ہمت نہیں کریں گے اس لئے اتمام حجت کے لئے آپ کو انٹر کلاس کا کرایہ بھی روانہ کر دیا - اس میں تضاد بیانی کونسا دخل ہے اگر آپ میں ذرہ برابر بھی حمیت و غیرت ہوتی تو مولانا جالندھری کا یہ چیلنج قبول کرتے ہوئے ضرور کراچی

کا ارادہ کرتے - آپ مجاہد ملت مولانا جالندھری سے اس قدر مرعوب ہیں کہ ان کے ہر دلیرانہ اور حقیقت پسندانہ اقدام کو سیاسی چال سے تعبیر کر دیتے ہیں ؟

(ش ۴) کھلی چٹھی میں تو آپ نے یہ غلط بیانی کی کہ باوجود ثالث کی دعوت کے میں لاہور نہ پہنچا - جب میں نے اس کا جواب دیا کہ ثالث صاحب نے مجھے لاہور پہنچنے کی دعوت ہی نہیں دی تو آپ نے اپنے پہلے جھوٹ کو چھپانے کے لئے ایک اور جھوٹ تصنیف کیا ..... حالانکہ مولانا احتشام الحق صاحب نے دعوت تو مولانا غلام اللہ خان کو بھی نہیں دی -

(ج) یہ آپ کی کم فہمی ہے میں نے کوئی نئی بات نہیں بنائی - میں نے تو اپنی پہلی چٹھی میں ہی یہ لکھ دیا تھا کہ ثالث صاحب کی دعوت پر مولانا غلام اللہ خان صاحب آ گئے تھے لیکن آپ نہ آئے - لیکن مجھے اسی تحریر سے غلط فہمی ہو گئی ہو لیکن جھوٹ کا ارتکاب نہیں ہوا - کیونکہ عمداً خلاف واقعہ بات کرنے کو جھوٹ کہتے ہیں اور یہاں آپ میری نسبت حسن ظن سے لکھ چکے ہیں کہ :- " اگر آپ ثالث حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی سے ہی دریافت کر لیتے تو شاید آپ اس غلط بیانی کے مرتکب نہ ہوتے " آپ کے ان الفاظ سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک بھی میں نے عمداً غلط بات نہیں کی - غلط فہمی ہو گئی ہو گی - لیکن اب آپ اس کو جھوٹ قرار دے رہے ہیں - شاہ صاحب ! کیا آپ جھوٹ اور غلط فہمی کا فرق نہیں جانتے ؟ (ج ۲) اگر ثالث صاحب کی طرف سے مولوی غلام اللہ خان صاحب کو کوئی اطلاع نہ تھی تو پھر مولانا جالندھری کے جواب میں مولوی غلام اللہ خان صاحب نے یہ کیوں کہا کہ لاہور میں اجتماع غیر مفید تھا - کیونکہ دونوں ثالث موجود نہ تھے ؟ یہ جواب کیوں نہ دیا کہ مجھے تو شاہ صاحب نے بلایا ہی تھا -

(ش ۵) میں نے صرف آپ کی ذات پر الگ ذمہ داری نہیں ڈالی - یہ ذمہ داری تو میں نے آپ کی جماعت پر ڈالی ہے ' . . . . میں نے خط میں صاف لکھا تھا کہ " آپ حضرات کا فریضہ ہے " ! مناظرہ کرنے سے پہلے مفرد اور جمع میں امتیاز کرنا تو سیکھ لیجئے !

(ج) " آپ حضرات کا فریضہ ہے " کی عبارت سے پہلے آپ نے لکھا ہے کہ :- ثالث صاحبان کو گجرات لانا آپ کا فرض ہوگا " ان الفاظ کا مخاطب آپ نے مجھے بنایا ہے نہ جماعت کو - اور میں نے آپ کو یہ نہیں لکھا کہ آپ نے صرف مجھ پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے " لیکن جھوٹ ثابت کرنے کے لئے آپ نے صرف کا لفظ یہاں اپنی طرف سے خود بڑھا لیا ہے - کیا میں آپ سے پوچھ سکتا ہوں کہ آپ نے یہاں صرف کا لفظ کس جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے تصنیف کیا ہے ؟ میرا مطلب تو یہ تھا کہ ثالثوں کو لانے کی ذمہ داری فریقین پر ہے لیکن آپ خود یہ ذمہ داری قبول کرنے کے لئے تیار نہیں اور یہ بات خلاف انصاف ہے - شاہ صاحب آپ کی چٹھی میں لفظ حاضر بجائے ضاد کے ظاء کے ساتھ لکھا ہوا ہے یعنی حاظر - کیا آپ لفظ حاضر لکھنا بھی نہیں جانتے - ؟ مناظرہ کیا کریں گے ؛

بدحواسی آپ کی بدحواسی کی حد یہ ہے کہ آپ لکھتے ہیں :- " ۲۰ / اپریل ۱۹۶۲ء کے " ترجمان اسلام " لاہور میں آپ کی کھلی چٹھی کے جواب میں میری چٹھی کا جواب نظر سے گزرا بعد میں آپ کی طرف سے یہ **جواب ۲۳ / اپریل** کو بذریعہ ڈاک بھی موصول ہوا " شاہ صاحب فرمائیے کیا آپ کے ہاں **۲۳ / اپریل ۲۰ / اپریل کے بعد** آتا ہے - آپ اتنی جلدی حواس باختہ ہو گئے ؟

(ش ۶) قاضی صاحب ہمارا مسلمانوں کو دھوکا نہ دیجئے اور اپنی کھلی چٹھی کے مطابق ۲۴ / اپریل کو گجرات تشریف لا کر مناظرہ کیجئے ؟

(ج) شاہ صاحب یہ دروغ بے فروغ آپ نے کہاں سے لے لیا - میں نے تو کھلی چٹھی میں ۲۴ / اپریل کی تاریخ مقرر نہیں کی میں نے تو آپ کو یہ دعوت دی تھی کہ مناظرہ گجرات میں ثالث حضرات کی موجودگی میں ہوگا اور شرائط طے ہونے کے بعد تاریخ متعین کی جائے گی لیکن آپ نے شرائط اور ثالثوں کی موجودگی سے بچنے کیلئے تاریخ خود ہی متعین کر دی آپ نے تو باضابطہ مناظرہ سے فرار کی بہت کوشش کی لیکن ثالث حضرات کے بروقت اقدام نے آپ کو تحریری مناظرہ کرنے پر مجبور کر دیا ہے -

(ش ۷) آخر میں آپ نے مجھ پر افترا کیا ہے کہ میں اکابر علمائے دیوبند کے مسلک حق سے منحرف ہوں بلکہ اساطین امت کو تضحیک و تفسیق کا نشانہ بنا رہا ہوں - یہ مجھ پر اور میری جماعت پر سراسر افترا اور بہتان ہے - اگر آپ کے قول میں ذرہ برابر صداقت اور آپ کے دل میں شمہ بھر خوف خدا ہے تو آپ اس کے ثبوت میں میری کوئی تحریر پیش کریں -

(ج) آپ تحریر دینے سے تو ہمیشہ گھبراتے ہیں - البتہ آپ کی تقریریں اس امر کی شاہد ہیں - چنانچہ آپ اکثر فرماتے رہتے ہیں کہ میں قرآن پیش کرتا ہوں اور اس کے مقابلے میں لوگ بزرگوں کے اقوال پیش کرتے ہیں - کیا اس سے آپ یہ ظاہر کرنا چاہتے کہ اکابر کے مسلک کو قرآن کی تائید حاصل نہیں ہے - آپ تو اب مسلک دیوبند کی تردید میں معاذ اللہ وہ آیات پڑھتے ہیں جو مشرکین کے رد میں ہیں - علاوہ ازیں آپ تقریروں میں علامہ تقی الدین سبکی رحمۃ اللہ علیہ پر لفظ سبکی کی بنا پر چوٹیں کرتے رہتے ہیں اور امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق مجمع عام میں کہتے رہتے ہیں کہ وہ صحیح و غلط میں امتیاز نہیں کرتے - کیا آپ ان تقریروں کا انکار کر سکتے ہیں ؟ (ب) آپ نے لکھا ہے کہ یہ مجھ پر اور میری جماعت پر سراسر بہتان ہے - شاہ صاحب ! میں نے اپنی چٹھی میں یہ الزام آپ پر لگایا ہے نہ کہ ساری جماعت پر - کیا آپ واحد اور جمع میں فرق نہیں کر سکتے ؛

چیلنج المہند علی المفند دیوبندی مسلک کی ایک مستند دستاویز ہے آپ اگر دیانتاً اکابر دیوبند کو حق پر سمجھتے ہیں تو یہ تحریر کر دیں کہ المہند میں جو مسائل لکھے ہیں وہ سب حق ہیں (ب) آپ یہ لکھ دیں کہ اکابر

۴۴

قطب زماں حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے تاثرات

نظام العلماء سرحد کا تعزیتی اجتماع

پشاور - جامع مسجد قاسم علی خاں میں بعد از نماز جمعہ امیر العلماء مفسر قرآن حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر نظام العلماء سرحد کا تعزیتی اجتماع زیر صدارت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر نظام العلماء سرحد منعقد ہوا۔ اجتماع نظام العلماء کے ارکان، حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے متوسلین - معتقدین کے علاوہ کثیر التعداد مسلمان شریک تھے ختم قرآن مجید اور ختم کلمہ طیبہ کیا گیا جس کا ثواب حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو بخش دیا گیا - اور ایک تعزیتی قرارداد کے ذریعے پسماندگان سے اظہار ہمدردی کیا گیا - اور دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ مولانا عبید اللہ انور کو حضرت رحمۃ اللہ علیہ کا صحیح جانشین بنا دیں۔

(عبد الہادی)

سجادہ نشین للہ شریف

۲۰ مارچ بروز جمعۃ المبارک الحاج فضل محمد صاحب سجادہ نشین للہ شریف نے حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے حالات پر تقریر فرمائی اور فرمایا کہ خدا کے برگزیدہ اور مقبول بندے ہم سے آہستہ آہستہ رخصت ہو رہے ہیں ابھی امیر شریعت کی جدائی کا صدمہ مندمل نہ ہوا تھا کہ شیخ التفسیر مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ داغ مفارقت دے گئے - خدا ان کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب کرے - بعد میں فاتحہ خوانی کی گئی اور ختم قرآن مجید کا ثواب حضرت کی روح کو بخشا گیا - (ملک خیام دین)

مدرسہ انوار الاسلام جھنگ شہر

مسلمانان جھنگ شہر کا ایک تعزیتی اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل تعزیتی قرارداد پاس ہوئی:-

مسلمانان جھنگ شہر کا یہ تعزیتی اجتماع اعلیحضرت مجاہد اعظم، مفسر قرآن، رہنمائے شریعت و طریقت، سرتاج علماء حضرت مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ کی وفات پر انتہائی صدمہ محسوس کرتا ہے - حضرت موصوف نے دین متین کی خدمات یعنی تحفظ ختم نبوت اشاعت قرآن و حدیث اور بے باک تبلیغ دین، قوم و ملت اسلامیہ کے مفاد کی خاطر ہر موقع پر جو قربانی اور ایثار کا ثبوت دیا ہے ان کا اعتراف کرتے ہوئے دعا کرتا ہے کہ رب کریم انہیں اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرماتے اور صاحبزادگان کو ان کا صحیح جانشین بناتے اور ہم عقیدتمندوں کو ان کے عزائم کو زندہ رکھنے کی توفیق عطا فرماتے آمین

نظام العلماء ضلع بنوں

۸ اپریل کو بمقام سراتے نورنگ جامع مسجد نظام العلماء ضلع بنوں کا اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا شاہ صاحب سید جان محمد منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن پاک کے بعد امیر نظام العلماء مغربی پاکستان حضرت مولانا احمد علی صاحب کے روح کو ایصال ثواب کیا گیا اور علاوہ دیگر امور کے ذیل کی قرارداد پاس کی گئی۔

نظام العلماء بنوں کا یہ اجلاس رئیس المفسرین امیر العلماء مجاہد فی سبیل اللہ حضرت مولانا احمد علی صاحب کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار کرتا اور اس حادثہ کو علمی اور سیاسی دنیا کے لئے ناقابل تلافی نقصان تصور کرتا ہے اللہ تعالےٰ مولانا مرحوم کو اعلےٰ علیین میں مقام عطا فرماتے اور پسماندگان و متعلقین اور مولوی غلام غوث صاحب کے ساتھ اظہار ہمدردی کے بعد صبر جمیل کی دعا کرتے ہیں - آمین۔

(مرسلہ حمید اللہ جان نیازی ناظم اعلیٰ نظام العلماء بنوں)

مسلمانان ہوتی مردان کا عظیم الشان اجتماع

مردان - بسلسلہ ختم کلام پاک مسلمانان ہوتی مردان کا عظیم الشان اجتماع جامع مسجد حاجی صاحب بگرامت مرحوم زیر صدارت مولانا پیر مبارک شاہ فاضل دیوبند منعقد ہوا۔ مولانا عبد الواحد صاحب نے اس اجتماع کے افتتاح کا اعلان حافظ عین احمد صاحب کے تلاوت قرآن پاک سے کیا اور صدارت کی طرف سے امیر نظام العلماء مغربی پاکستان مفسر قرآن حضرت العلامہ احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات پر تعزیتی قرارداد پیش کرتے ہوئے کہا - کہ یہ عظیم الشان اجتماع مولانا مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار غم کرتا ہے اور دعا کرتا ہے - کہ رب العزت حضرت مولانا مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے - اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

ٹنڈہ غلام علی ضلع حیدر آباد

میں مسلمانوں کے ایک اجتماع میں مولانا محمد سلیمان طاہر خطیب جامع مسجد و صدر مدرس مدرسہ تعلیم القرآن نے ذیل کی تعزیتی قرارداد پیش کی۔ یہ عظیم اجتماع پاکستان کے ممتاز مذہبی رہنما عالم ربانی مولانا احمد علی صاحب قدس سرہٗ کی وفات حسرت آیات کو مسلم قوم کے لئے عظیم سانحہ قرار دیتا ہے اور مولانا مرحوم کی وفات سے جو خلا پیدا ہوا ہے اس کا پر ہونا مشکل ہے۔ بارگاہ ایزدی میں دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ درجات عطا فرماتے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔

کوئٹہ - کوئٹہ کے شہر و مضافات میں جامع شریعت و طریقت، حامی بدعت حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ امیر انجمن خدام الدین لاہور و صدر نظام العلماء مغربی پاکستان کی وفات حسرت آیات کی افسوسناک خبر، اخبارات کے ذریعے بجلی کی طرح دوڑ گئی - حضرت رحمہ اللہ کے عقیدتمند جامع مسجد کوئٹہ میں جمع ہو گئے عصر کی نماز کے بعد ایک ہنگامی جلسہ زیر صدارت مولانا عبد الشکور صاحب خطیب جامع مسجد کوئٹہ منعقد ہوا جس میں حضرت کے مختصر حالات بیان کئے گئے، ایصال ثواب کے لئے قرآن پاک کا ختم کیا گیا اور صدر صاحب نے یہ قرارداد تعزیت پیش کی جس کے بعد دعا کے ساتھ جلسہ برخواست ہوا۔

(مرسلہ محمد ہمایوں)

ہری پور ٹیلیفون فیکٹری

حضرت شیخ الطریقت امام المفسرین مولانا احمد علی صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی وفات کی خبر سننے کے بعد یہاں ہری پور ٹیلیفون فیکٹری میں سب دوستوں نے ایک عظیم سانحہ قرار دیا، سخت رنج و الم کے عالم میں سب کے منہ سے بے اختیار کلمہ انا للہ و انا الیہ راجعون نکلا - بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ ختم قرآن پاک کیا گیا اپرنٹس ہوسٹل میں بھی قاری محمد اختر صاحب اور دیگر دوستوں نے ختم قرآن پاک کیا گیا جس کا ثواب حضرت لاہوری رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو پہونچایا گیا۔

بعد میں مولانا عبد اللطیف نے حضرت جی کی سوانح پر مختصر تقریر کی - اور اللہ تعالےٰ سے دعا کی کہ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرماویں۔

دار العلوم عیدگاہ کبیر والا

جمعۃ الوداع پر حضرت مولانا عبد الخالق صاحب نے ایک مجمع عظیم سے خطاب فرماتے ہوئے شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی وفات کو عالم اسلام کے لئے ناقابل تلافی نقصان قرار دیا اور فرمایا کہ ایسے عالم ربانی کی رحلت نہ صرف پاک و ہند بلکہ عالم اسلام کے لئے ایک عظیم المیہ ہے - اس کائنات میں موت تو ہر شخص پر طاری ہوتی ہے - مگر ہر ایک موت یکساں نہیں ہوا کرتی بعضوں کی موت سے گھر یتیم ہو جاتا ہے اور بعضوں کی موت سے ایک شہر یتیم ہو جاتا ہے - مگر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات سے علماء یتیم ہو گئے آخر میں مولانا موصوف نے مجمع عظیم سے ایصال ثواب کروایا اور اس دعا پر اپنے بیان کو ختم فرمایا - کہ اللہ تعالےٰ حضرت مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ و ارفع مقام عطا فرماتے اور ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرماتے۔

(مرسلہ محمد منظور الحق مدرس دار العلوم)

دینی مدارس

مدرسہ قاسم العلوم ڈیرہ غازیخاں

کا عظیم الشان سالانہ جلسہ

بتاریخ ۴ - ۵ - ۶ مئی ۶۲ء مطابق ۲۸ - ۲۹ - ۳۰ ذیقعدہ ۸۱ھ بروز جمعہ - ہفتہ - اتوار - بمقام کمپنی باغ ڈیرہ غازیخاں - اللہ تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مدرسہ قاسم العلوم عرصہ سولہ سال سے دینیہ تبلیغی اور اصلاحی خدمات سرانجام دے رہا ہے - اس وقت چار مدرسین کی زیر نگرانی اسی طلباء علوم دینیہ کی تعلیم بحسن و خوبی حاصل کر رہے ہیں - تیس طلبا کی رہائش و خوراک اور دیگر ضروریات زندگی کا مدرسہ کفیل ہے - مدرسہ کا ماہوار خرچ تخمیناً چھ صد روپیہ ہے جو اسلام پسند مخیر حضرات کے صدقات عطیات اور ہنگامی امداد سے پورا کیا جاتا ہے - مدرسہ اور مسجد کی تعمیر جدید پر چوبیس ہزار روپیہ صرف ہو چکا ہے مزید دس ہزار روپیہ کی ضرورت ہے - جو کہ علوم دینیہ سے محبت رکھنے والوں کی ادنیٰ توجہ سے پورے کئے جا سکتے ہیں - آپ حضرات کی خصوصی توجہ سے مدرسہ ضلع بھر میں نمایاں حیثیت کا حامل بن جائیگا - وما النصر الا من عند اللہ

مدرسہ کی تقویت اور اسلام کی تبلیغ کے لئے ہمیشہ کی طرح امسال بھی مذکورہ بالا تاریخوں میں اعلیٰ پیمانہ پر ایک جلسہ کا اہتمام کیا گیا ہے - جس میں پاکستان کے مشاہیر علماء کو مدعو کیا گیا - آپ حضرات جوق در جوق تشریف لا کر ایمان افروز تقاریر سنیں - نماز جمعہ مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پڑھائیں گے -

(الداعی مولانا غلام محمد چشتی مہتمم مدرسہ ھذا)

جامعہ نقشبندیہ معارف القرآن احرار انگہ

جامعہ مسجد عیدگاہ کا عظیم الشان تعلیمی و تبلیغی و اصلاحی بیسواں سالانہ جلسہ - بتاریخ ۶ - ۷ ذوالحجہ مطابق ۱۱ - ۱۲ مئی ۶۲ء بروز جمعۃ المبارک و ہفتہ منعقد ہونا قرار پایا ہے - جس میں پاکستان کے مایہ ناز علماء کرام و مشائخ عظام تشریف لا کر توحید سنت ختم نبوت مدح صحابہ فضائل اہلبیت اور ضروری تعلیم و تبلیغ کے اہم موضوعات پر اپنے خیالات قیمتی کا اظہار فرمائیں گے - باہر سے آنے والے حضرات ریلوے اسٹیشن پنڈ عیدن سندھ کا ٹکٹ خریدیں -

(الداعی تاج الدین اسٹیل مہتمم مدرسہ ہذا)

مدرسہ عربیہ رحیمیہ میں داخلہ

مدرسہ رحیمیہ چک ۳۲۵ گ ب تحصیل ٹوبہ ضلع لائلپور حضرت مولانا فضل احمد صاحب رائے پوری کی سرپرستی میں عرصہ سے چل رہا ہے - پچاس سے زائد طلباء کرام تعلیم حاصل کر رہے ہیں - بیرونی طلباء کے اخراجات مدرسہ ادا کرتا ہے جو حضرات اپنی اولاد کو قرآن پاک با تجوید پڑھانا یا حفظ کرانا چاہیں وہ مدرسہ ہذا کی خدمات

مستورات کی بیماریاں

نرینہ اولاد اولاد اور لڑکے دینا صرف اللہ تبارک و تعالیٰ کے اختیار میں ہے - مگر عالم اسباب میں بانجھ پن اور ہر مرض کا علاج کیا جاتا ہے - اس دوا کے استعمال کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہتوں کو اولاد نرینہ عطا فرمائی ہے - دو جس دوائیں چلے ہے اثر ڈال دیئے یہ دوا حاملہ کو تیسرے مہینے کے پہلے پندرہ دنوں کے اندر اندر صرف تین دن کھانی پڑتی ہے - قیمت تین خوراک تین روپے

اٹھرا حمل میں بچے ضائع ہو جاتے ہوں - یا پیدا ہو کر مر جاتے ہوں - یہ مجرب دوا ہے - چاندی اور فولاد کا مرکب کشتہ تین ماہ کے لئے اور ساڑھے چار سو گولیاں ۷ ماہ تک کھانے کے لئے - اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بچے پیدا ہونے اور پھوڑے پھنسیوں سے بھی محفوظ رہتے ہیں - قیمت صرف پچیس روپے (۲۵ روپے)

ایام کی بیقاعدگی مجرب گولیاں ہیں - بندش دور ہو جاتی ہے - دو ماہ کے استعمال کے لئے دوا کی قیمت پانچ روپے -

دیگر مجرب دوائیں

سرمہ مقوی البصر دھند، غبار، خارش اور آنکھ سے پانی بہنے کے لئے سندھ اور سرحد کے لوگ منگاتے رہتے ہیں - قیمت فی شیشی آٹھ آنے - چار شیشی سے کم روانہ نہ ہوگا - محصول ڈاک علاوہ

حب مقوی بدن معدہ، جگر اور آنتوں کا فعل درست ہوتا ہے - پٹھوں اور رحم کو قوت ہوتی ہے عام جسمانی کمزوری رفع ہو جاتی ہے - قیمت سو گولی چھ روپے -

سوزش بول - پیشاب کی جلن وغیرہ کی مجرب دوا پندرہ دن کی قیمت ۶ تولے چھ روپے -

ضعف دل و دماغ کے لئے اکسیر - قیمت دو تولے چھ روپے

اکسیر نزلہ - وقتی نزلہ اور دائمی نزلہ کی مجرب دوا - قیمت ۱۰۰ گولی چھ روپے

دمہ کی دوا - جس سے بہتوں کو اللہ تعالیٰ نے فائدہ بخشا ہے قیمت دس روپے -

اکسیر معدہ - جو درد معدہ - بدہضمی اور ہچکی کے لئے مجرب دوا ہے - قیمت دو روپیہ

پائیوریا - مسوڑھوں کا عمدہ منجن - قیمت چار روپے

چھپاکی - چاہے کتنی مدت کی ہو - دو روزہ علاج ہے - قیمت دو روپے

درد گردہ - قیمت دس روپے **افیون چھڑانے کی گولیاں** قیمت دو سو گولی دس روپے

امراض مخصوصہ اور غیر مخصوصہ کا علاج پوری ہمدردی سے کیا جاتا ہے

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے رجوع کریں

ہمارے ارادے

— از عبدالعزیز تبسم مانسہرہ تھانہ والہ گوجرانوالہ —

ہم کفر کے اندھیرے مٹا کر رہیں گے ہدایت کے دیپک جلا کر رہیں گے
سنا کر شہیدوں کے رنگیں فسانے مسلماں کو آخر جگا کر رہیں گے
بچا کر بھنور سے ہم ملت کی کشتی کنارے پہ اس کو لگا کر رہیں گے
ہمارے ارادے ہیں سن لو یہ جابر انہیں پورا کر کے دکھا کر رہیں گے

بقیہ صفحہ

ان استنباطات کی علمی و تفسیری قدر و قیمت کے متعلق خواہ کوئی کتنا ہی شبہ کرے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مولانا احمد علی صاحب کی گہری روحانیت، باطنی تاثیر اور ان کا جذبہ اس پر ایسا حاوی تھا کہ وہ درس روحانی و اخلاقی طور پر مولانا جب توحید خالص کا مضمون بیان کرتے جس کی تقریب مولانا اپنے دعوتی جذبے کی بنا پر اکثر پیدا فرما لیا کرتے اور قرآن مجید کے مضامین میں ان کو مدد کرتے) اہل اللہ خصوصاً اپنے سلسلہ کے مشائخ کے تعلق باللہ، توکل اور روحانیت کے واقعات بیان کرتے یا الحب للہ - البغض للہ کا مضمون بیان فرماتے اور اس سلسلہ اَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ کی تفسیر فرماتے اور حکومت برطانیہ کی اسلام دشمنی کا تذکرہ کرتے تو قلب پر عجیب اثر ہوتا اور یہی اس درس کی اصل قدر و قیمت تھی - اہل اللہ کے واقعات میں ایسا سوز و گداز ہوتا کہ اس سلسلہ کے مضامین بجلی کا اثر رکھتے تھے اور ان سے ذکر الٰہی و خدا طلبی کا جذبہ پیدا ہوتا تھا - راقم سطور کو جو اس سے پہلے ایک خالص ادبی علمی ماحول میں رہا تھا مردان خدا کی خدمت میں حاضر ہونے ان سے تعلق پیدا کرنے اور اپنے نفس کی اصلاح کا شوق اسی درس سے پیدا ہوا اور یہ اس درس کا احسان عظیم ہے بعد میں جب دارالعلوم ندوۃ العلماء میں ترجمہ اور تفسیر قرآن کے اسباق سپرد ہوئے تو اس درس سے مجھے مدد ملی - (باقی)

بدل اشتراک

سالانہ چھ روپے ششماہی ۵۰ - ۳ روپے

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۲۲

ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۲۴ صفر ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۷ جولائی ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۳۰

پشاور میں نظام العلماء کا عظیم الشان اجلاس

چونکہ یادگار پشاور میں ۱۱ جولائی ۶۲ء کو زیر صدارت حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر، نظام العلماء سرحد کا عظیم الشان جلسہ عام منعقد ہوا۔ تحریک صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالباری صاحب نے پیش فرمائی۔ صدر کی افتتاحی تقریر کے بعد مفتی سرحد حضرت مولانا عبدالقیوم صاحب پوپلزئی نے عائلی قوانین کی تنسیخ کے لئے تجویز پیش فرمائی جس کی تائید حضرت مولانا عزیز الرحمٰن صاحب صدر ضلع نے کی۔ تجویز بڑے جوش و خروش سے پاس ہوئی۔ دوسری تجویز میں قومی اسمبلی کے ممبروں کو مبارکباد دی گئی جنہوں نے یہ قرارداد پاس کر کے پاکستان پر احسان عظیم کیا کہ مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کیا جائے۔ تیسری تجویز میں تمام سیاسی اور مذہبی قیدیوں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ چوتھی تجویز میں مناسب حد تک سیاسی سرگرمیوں سے پابندی ہٹانے کا مطالبہ کیا گیا۔ پانچویں تجویز میں اس خبر پر اظہار تشویش کیا گیا کہ کلکٹر دفتر (کمپوڈ لز آفس) پشاور سے لاہور تبدیل کیا جا رہا ہے۔

ان تمام تجاویز کو عوام کے عظیم اجتماع نے منظور کیا جس کے بعد صاحب صدر نے پشاور کے اس تاریخی اجتماع کو خوشخبری سنائی کہ اب آپ کے سامنے جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ ذمہ دارانہ طریقہ پر موجودہ مسائل پر تبصرہ فرمائیں گے چنانچہ آپ نے ۱۲ بجے شب تک اسلامی قانون۔ عائلی قوانین۔ رشوت۔ اصلاح معاشرہ۔ عیسائی تبلیغ۔ اسمبلی میں اعلان حق اور موجودہ اسمبلیوں سے خوش آئند توقعات پر سیر حاصل تبصرہ فرمایا۔ پشاور کی تاریخ میں اتنا اجتماع اور اتنی پرسکون کارروائی ماضی قریب میں نظر نہیں آئی۔ اجلاس میں مردان۔ پشاور۔ چارسدہ وغیرہ کے علماء کرام اور نمایندوں نے بھی شرکت کی۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب قائم مقام امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کا بیان

جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی تمام شاخوں کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ آج سے ان عہدہ داروں کی سرپرستی میں جو مارشل لاء کے نفاذ کے وقت ذمہ دار تھے۔ اپنا اپنا کام شروع کر دیں اور تمام دفاتر کھول دیں۔

نیز ۴ راگست ۶۲ء بروز ہفتہ انجمن خدام الدین شیرانوالہ کی عمارت میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کی مجلس شوریٰ کا اجلاس منعقد ہوگا اضلاع کی جماعتیں اپنے نمایندے منتخب کر کے مجلس شوریٰ کے اجلاس کے لئے بھیجیں۔ نیز انصار الاسلام جہاں جہاں قائم تھے۔ ان کا بھی ہر ضلع سے ایک ایک نمایندہ اس اجلاس میں شریک ہو۔ دعوت نامے بہت جلد جاری کئے جا رہے ہیں۔

شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب خلیفہ حضرت مدظلہ کے تبلیغی دورے

جس میں توحید و رسالت و شان صحابہ، مقام شہادت۔ تلقین عبادات پر علمائے کرام نے قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کو دعوت فکر دی۔ ہزاروں مسلمانوں نے علمائے کرام کے مواعظ حسنہ سے استفادہ کیا۔

پہلا دورہ جس میں حضرت مدظلہ العالی کے علاوہ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند خطیب جہلم اور حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد چکیں کی تقاریر مندرجہ ذیل کے مقامات پر ہوئیں:-

چک بازید تحصیل چکوال۔ بڑوال تحصیل چکوال۔ نیلا دلا تحصیل چکوال یہ تقاریر ۳، ۴، ۵، ۶ جولائی کو ہوئیں۔

دوسرا دورہ جس میں مندرجہ ذیل مقامات پر اجلاس ہوئے۔

۱۳ جولائی۔ چک نورنگ۔ ۱۴ جولائی کو جبھل۔ ۱۵ جولائی سانگ کلاں، ۱۶ دیوالیاں۔ ۱۷ اچتال تحصیل چکوال علمائے کرام جنہوں نے خطاب فرمایا۔

حضرت قاضی صاحب مدظلہ کے علاوہ مبلغ اسلام حضرت محمد شریف صاحب بہاولپوری (۲) داعی توحید، سنت حضرت مولانا عبداللطیف صاحب جہلم۔ (۳) واعظ خوش بیان حضرت مولانا محمد ہارون صاحب خطیب جامع مسجد چکیں۔

صوفی محمد حفیظ صاحب اور کپتان غلام محمد صاحب نے اپنی انتظامی کوششوں میں ہر جگہ اجلاس کامیاب ہوئے۔

وی۔ پی ضرور وصول فرمائیں

جن حضرات کی چٹوں پر کئی ہفتوں سے سرخ نشان لگ رہے تھے ان میں سے کچھ حضرات نے تو پیسے بھیج دیئے۔ باقی جنہوں نے نہ تو پیسے بھیجے ہیں اور نہ ہی کوئی اطلاع دی ہے ان کی خدمت میں وی۔ پی۔ ارسال کر دیئے گئے ہیں اب ان کا دینی فرض ہے کہ وی۔ پی فوراً چھڑا لیں اور واپس ہرگز نہ کریں اس طرح ایک تبلیغی دینی ادارہ کا نقصان آپ کے ذمہ ہوگا۔

اسلام کے متعلق یورپ میں غلط پروپیگنڈے

ایک انصاف پسند فرنگی کے قلم سے

از جیمس اے مشنز — ترجمہ مولوی محمد اقبال صاحب اعظمی (فاضل دیوبند)

(قسط ۳)

اس مضمون کی پہلی قسط کے ساتھ ناظرین کرام مترجم کا یہ نوٹ پڑھ چکے ہیں کہ صاحب مضمون سے جو علمی یا تاریخی تسامحات اس مضمون میں ہوئے ہیں۔ مترجم نے ان کی تصحیح عمداً نہیں کی۔ (ادارہ)

حدیث

قرآن کے علاوہ اسلام کی بہت سی چیزیں احادیث پر بھی مبنی ہیں — محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اقوال وافعال آپ کی تمام غیر رسمی اور بے تکلفانہ باتیں اور وہ عام حرکات وسکنات جو ایک عظیم شخصیت کی وفات کے بعد یاد رکھے جاسکتے ہیں ان سب کو آپ کے رفقاء نے محفوظ کرلیا تھا — اور آپ کی وفات کے تقریباً دو سو سال بعد جب آپ کی طرف چھ لاکھ سے زیادہ روایات منسوب ہونے لگی تھیں۔ تو اس وقت کے بہت سے ماہر علماء نے اپنے آپ کو اس کام کے لئے وقف کردیا کہ وہ ان تمام روایات کی صحت اور ان کی تاریخی حیثیت کی جانچ کریں۔ چنانچہ تحقیق کے بعد تقریباً پانچ لاکھ ننانوے ہزار روایات ردی کردی گئیں — بقیہ حدیث کہلاتی ہیں اور تمام اچھے مسلمان ان پر یقین کرتے ہیں اسلامی فکر ونظر کے بہت سے اہم اجزا حدیث سے ماخوذ ہیں۔ مثال کے طور پر ایک حدیث میں ہے کہ:-

"ایک رات آپ اپنی بیوی کو مسجد سے گھر کی طرف لے جارہے تھے۔ راستے میں دو آدمی نظر پڑے آپ نے ان کو آواز دے کر فرمایا کہ "یہ میری بیوی ہیں" انھوں نے عرض کیا "کیا حضرت ہمارے دلوں میں آپ کے بارے میں کوئی شبہ پیدا ہوسکتا ہے؟" آپ نے فرمایا کہ "مجھے خطرہ ہوا کہ شیطان تمھارے دلوں میں کوئی وسوسہ ڈال کر تمھارے ایمان کو غارت نہ کردے"

ایک دوسری حدیث میں ہے:-

"ایک مرتبہ ایک یہودی حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پاس آیا اور شکایت کی کہ آپ کے ایک رفیق یہودیوں کو یہ کہہ کر اذیت دیتے ہیں کہ "محمد، حضرت موسیٰ (علیہ السلام) سے بہت بڑے ہوئے ہیں" تو آپ نے ان صحابی کو بلاکر فرمایا کہ "ایسا نہ کرو۔ دوسرے انسانوں کے جذبات کی رعایت بہت ضروری ہے"

مسلم کلچر وتہذیب کی بہت سی اہم باتیں اور اجتماعی عبادتوں کے اہم ارکان مسلمانوں کا کھانے اور اسی طرح دوسرے ہر اچھے کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنا، ایک دوسرے سے ملنے تو السلام علیکم کہنا اور مسلمانوں کی مشہور عبادت نماز کی تفصیلی شکل، ان سب چیزوں کا ماخذ حدیث ہی ہے — اور بعض احادیث نے تو مغربی ذہن پر بھی بہت گہرا اثر ڈالا ہے۔ مثلاً ایک حدیث میں ہے

"ایک موقع پر آپ نے دیکھا کہ لوگ خچر کو اس کے منہ پر داغ رہے تھے۔ آپ نے پوچھا یہ کیا کر رہے ہو؟ لوگوں نے جواب دیا کہ رومیوں نے جانوروں کی پہچان اور گم ہونے سے حفاظت کے لئے یہ طریقہ ہمیں سکھایا ہے" آپ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ — جانور کا چہرہ اس کے جسم کا بہت نازک حصہ ہے۔ اگر تمھیں ایسا کرنا ہی ہے تو ایسی جگہ کو داغو جو گدانہ اور پر گوشت ہو"

محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ایک جنرل کی حیثیت سے اپنے فوجیوں کو بہت سی ہدایات بھی دی ہیں انھیں میں سے آپ کی یہ حدیث بھی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ:-

"دشمن کی لاشوں کی بے حرمتی نہ کرو، بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور مذہبی پیشواؤں کو قتل نہ کرو۔ اور ان کی مقدس چیزوں اور کھڑی فصلوں کو برباد نہ کرو"

محمد (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) معجزات اور خوارق عادات کا اظہار کچھ زیادہ پسند نہیں کرتے تھے اور معجزہ طلب کرنے والوں کو اکثر تنبیہہ فرماتے تھے، پھر بھی بہت سے معجزات آپ سے صحیح طور پر منقول ہیں اور آپ کی طرف ان کا انتساب بھی بجا طور پر صحیح ہے۔ لیکن "محمد اور پہاڑ کی کہانی جو یورپ میں مشہور ہے۔ اس کا پیغمبر اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے وہ محمد ہی نام کے دوسرے ایک ملحد اور بدعقیدہ شخص کی کہانی ہے جو آپ سے کئی صدی بعد ترکی میں پیدا ہوا تھا۔ اس نے ایک دن یہ اعلان کیا کہ" وہ کل تک پہاڑ کو اپنے پاس بلائے گا لیکن جب دوسرے دن تک پہاڑ اپنی جگہ سے نہ ٹلا۔ تو اس نے کہا کہ اچھا اب میں خود ہی پہاڑ کے پاس جاؤں گا"

حدیث کے پورے ذخیرے میں محمد (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم) ایک دینی پیشوا کی حیثیت سے نظر آتے ہیں اور آپ کو دیکھ کر ہر مذہب کا سمجھ دار آدمی محسوس کرے گا کہ آپ کو خلق خدا سے کتنا گہرا تعلق تھا آپ نے غلاموں کو آزاد کرایا۔ بچیوں کے قتل سے روکا۔ جو لوگ چھوت چھات یا غربت کی وجہ سے سوسائٹی سے نیچے گرا دیئے گئے تھے انھیں عزت دلائی اور ان کے بارے میں فرمایا کہ

"یہ زمین کے وارث ہیں"

آپ نے امن وانصاف کی تعلیم دی۔ اور فرمایا کہ — "امن لڑائی سے بہتر ہے" — اور انصاف ہی غالب آتا ہے"

آپ ایک ایسے دن کے انتظار میں تھے جب خدا کو ماننے والی تمام قومیں امن کے ایک شیرازہ میں بندھ جائیں — ایک مرتبہ عیسائیوں کا ایک وفد آپ سے ملنے کے لئے آیا جب نماز کا وقت ہوا تو آپ نے فرمایا کہ "مسجد خدا کی ہے کسی خاص گروہ کی ملکیت نہیں اس اس میں خدا کی عبادت کرسکتا ہے"

اسلام اور اس کے پانچ ارکان

مسلمان کے لئے پانچ چیزیں لازم ہیں

(۱) اس بات پر ایمان لانا کہ معبود صرف ایک اللہ ہے اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں (یہ اسلام کا بنیادی کلمہ ہے)

اس کلمہ کا یہ مطلب نہیں کہ صرف محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہی تنہا ایک پیغمبر ہیں بلکہ اسلام میں بنی اسرائیل کے تمام انبیاء اور عیسائیوں کے پیغمبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بھی عظمت کا ایک خاص مقام دیا گیا ہے مسلمانوں کا دعویٰ حضرت محمد (صلی اللہ تعالے علیہ وسلم کے بارہ میں صرف یہ ہے کہ وہ تمام انبیاء کے خاتم ہیں، آپ خدا کا آخری پیغام لے کر دنیا میں تشریف لائے اور آپ کی تعلیمات سب پر غالب اور دوسری شریعتوں کو منسوخ کرتی ہیں۔

(۲) دن رات میں پانچ وقت جماعت سے نماز پڑھنا۔

اسلامی ممالک کے تمام جاننے والے اس بات تصدیق کریں گے کہ عالمی مذہب کا ایک عظیم الشان منظر مسلمانوں کی مسجدوں میں نظر آتا ہے۔ جہاں سیکڑوں مسلمان کعبہ کی طرف رخ کئے ایک ہی صف میں شانہ بشانہ کھڑے ہوتے، ایک ساتھ جھکتے، اور سجدہ کرتے ہیں۔

(۳) ہر سال زکوٰۃ کے نام سے دولت کا ڈھائی فیصدی حصہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا۔

اسلام کا یہ حکم مسلمانوں کے لئے بہت اہم ہے اور اس سے موجودہ معاشرتی بہبودی کے ٹیکسوں کی تائید ہوتی ہے۔

(۴) ہر سال قمری مہینہ کے اعتبار سے پورے ایک مہینہ کے روزے رکھنا۔

(۵) مسلمان اگر جسمانی اور مالی حیثیت سے مستطیع ہے تو پوری زندگی میں کم از کم ایک بار اس کے لئے بیت اللہ کی زیارت کرنا (یعنی حج) ضروری ہے۔ (باقی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام

۲۷ جولائی ۱۹۶۳ء

کہاں صدیق و صادقین اور کہاں جھوٹی دنیا اور جھوٹا کاروبار

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْن (اور تم سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ) اس کے بہت سے معانی ہو سکتے ہیں۔ خلاصہ اور مطلب سب کا یہی ہے کہ سچوں کے ساتھ رہو۔ سچوں کا ساتھ دو اور اہل صدق میں شامل ہو جاؤ۔ صدق کے بہت سے مدارج ہیں۔ جھوٹ اور خلاف واقعہ بات سے بچنے اور سچ بولنے کو صدق کہتے ہیں اور آدمی صادق کہلاتا ہے۔ صدق کی کیفیت جب پختہ ہو جاتی ہے تو پھر آدمی صدیق کہلاتا ہے۔

صدیق کا معنی یہ ہے کہ اقوال و اعمال میں سچائی ہو۔ کردار و اخلاق صادقانہ ہوں۔ ظاہر و باطن یکساں ہوں۔ خالق و مخلوق سے صادقانہ برتاؤ ہو۔ دل سے سچائی کے چشمے ابل رہے ہوں۔ ہر سچائی کا ساتھ دینا فطرت و جبلت ہو دل صدق و صفا کا منبع ہو۔ وہاں حقائق صادقہ کے سوا کسی بات کی گنجائش ہی نہ ہو۔ حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ تعالیٰ نے صدیق اور نبی میں فرق بتایا ہے کہ نبی کی مثال معدن اور کان کی ہوتی ہے۔ جہاں سے سونا نکلتا ہے اور صدیق کی مثال خزانے کی ہوتی ہے جہاں مال جمع ہوتا ہے۔ یا یوں سمجھیں کہ نبی کا سینہ جیسے چشمۂ صافی ہے کہ اس سے صدق و صفا اور حقائق کا آب حیات ابلتا ہے اور صدیق کا سینہ اس آب صافی کا حوض ہوتا ہے۔ جہاں اس چشمے کا پانی جمع ہوتا ہے۔

بہر حال اسلام سچا مذہب ہے۔ تمام سچائیوں کا حامل ہے۔ اس کی تعلیم سچی ہے۔ اس کے پیروکار سچائی کے اعلیٰ معیار ہوتے ہیں۔ یہی حال اسلام کے قرن اول میں تھا۔ ان صدیقین کا اثر جن کے قلوب آفتاب نبوت کے تقابل کی وجہ سے جگمگا چکے تھے۔

دوسرے دور پر بھی پڑا۔ کہ مسلمانوں وہ بھی سچائی کے مجسمے تھے ان کی سچائی صدق و صفا اور ایفاء عہد کے دشمن بھی قائل تھے اور ان کی بات میں کسی قسم کا تردد نہیں کرتے تھے۔ اسلام کا مسئلہ ہے کہ اگر میدان جنگ میں ایک مسلمان بھی دشمن کو امن دیدے وہ مامون ہو گیا اس پر دست درازی کسی دوسرے مسلمان کے لئے بھی جائز نہیں۔ صدر اول کی ایک لڑائی کا واقعہ ہے کہ ایک قلعہ میں دشمن محصور تھا۔ لیکن فتح نہیں ہوا تھا، اچانک قلعہ کے دروازے کھل گئے۔ مسلمان فوجیں اندر داخل ہو گئیں۔ دیکھا کہ دشمن کے آدمیوں نے دوکانیں کھولی اور مال سجائے ہوئے ہیں اور نہایت اطمینان سے کاروبار کے انتظار میں بیٹھے ہیں۔ مسلمان لشکر حیران رہ گیا کہ مفتوح دشمن اس اطمینان کے ساتھ کاروبار کر رہا ہے حالانکہ اصول جنگ کے لحاظ سے وہ سب اسیران جنگ تھے اور ان کا مال و دولت سب کچھ مال غنیمت تھا۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ کسی مسلمان غلام نے ان کو امن دے دیا تھا۔ اس لئے اب دشمن مطمئن تھا اور لوٹ کھسوٹ۔ قتل و غارت اور دار و گیر سے مطمئن ہو کر وہ اپنی تجارت کو فروغ دینے کی فکر میں تھے مسلمانوں کے لئے یہ عجیب واقعہ بالکل نیا تھا۔ انہوں نے از خود اس پر کوئی نوٹس نہ لیا بلکہ امیر المومنین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی خدمت میں تمام واقعات کی رپورٹ بھیج کر رہنمائی طلب کی امیر المومنین نے حکم دے دیا کہ اب ان دشمنوں کو انکے حال پر رہنے دو اور اسلام کی سچائی اور ایفاء عہد کی شہرت کو کسی طرح دھبہ نہ لگے ایک اور واقعہ ہے۔ کہ ایک مقدمہ میں عدالت میں ایک گواہ پیش ہوا۔ گواہ نے اپنی پوزیشن اور صفائی ثابت کرنے کے لئے اتنا ہی کہا کہ میں مسلمان ہو چکا ہوں۔ جب اس کی دریافت ہو گئی۔ کہ یہ واقعی مسلمان ہو چکا ہے اس کی شہادت کو قابل اعتبار قرار دے دیا گیا گویا کسی گواہ کا مسلمان ہونا۔ اس امر کی کافی دلیل تھی کہ گواہ سچا ہے۔

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ کفار بھی مسلمانوں کی سچائی کا لوہا مانتے تھے۔ اور ان کے منہ سے نکلے ہوئے وعدے پر یقین رکھتے تھے اس سے بڑھ کر کسی قومی کیریکٹر کی بلندی اور کیا ہو سکتی ہے۔ آہ آج مسلمان اتنا گر گیا ہے۔ کہ ان کی حکومتوں میں بھی جھوٹے پروپیگنڈے کو بھی وقعت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اہل کفر کا تو کیا کہنا انہوں نے تو پروپیگنڈا منسٹریاں، (وزارتیں) بنا رکھی ہیں۔ مگر اب اس غیر فطری ہتھیار کو مسلم ممالک بھی استعمال کرنے لگے ہیں۔

وزارت اطلاعات اکثر مقامات پر کچھ نہ کچھ جھوٹ کا فرض بھی ادا کرتی رہتی ہے۔ پاکستان کی وزارت کا ذکر تو نہیں ہے لیکن سابق وزیر نشر زیر بحث ہیں۔ ہمارے سابق وزیر محترم سردار بہادر خاں صاحب نے کہا کہ فوجی انقلاب جو مرزا سکندر نے کیا تھا وہ امریکہ کے مشورہ سے کیا تھا۔ مرزا سکندر نے اس کو غلط قرار دیا۔ ہم حیران ہیں کہ ایک پاکستان کا پرانا صدر ہے دوسرا سابق وزیر اور موجودہ صدر کا برادر خورد۔ اب ہم ان میں سے کس کو جھوٹا قرار دیں اور کس کو سچا۔ لوگ وکیلوں کو جھوٹا کہتے ہیں۔ مگر ہمیں یہ بات آسان نظر آتی ہے کہ مرزا سکندر کو جھوٹا قرار دیں۔ کیونکہ ایک شرابی کے بارہ میں سچ کہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور اگر خدا کرے ہمارا یہ خیال غلط ہو تو ہم خوش ہوں گے۔ کہ مرزا سکندر صاحب اس کی تردید فرما دیں کہ میں نے اس دختِ رز کو کبھی بوسہ نہیں دیا۔ اس کے سوا یہ چرچا ہو گیا ہے۔ کہ مرزا سکندر جعفر بنگال کی اولاد سے تعلق رکھتے ہیں اس سے بھی ان کی پوزیشن کو دھکا لگتا ہے۔ بہر حال ہمیں افسوس ہے کہ اتنے بڑے آدمیوں میں ہم کو یہ فیصلہ کرنے کے لئے سوچنا پڑتا ہے کہ ان میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون۔ دوسری طرف سردار بہادر خاں کے ساتھ مسلم لیگ کا نام بھی لگا ہوا ہے مسلم کا لفظ بھی یہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی رعایت کریں۔

اور یہ بات بھی ہے کہ سردار بہادر صاحب کی کوئی بات ابھی تک ہم کو خلاف واقعہ معلوم نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ ان کے دماغ میں ایک غلط بات سمائی ہوئی ہے کہ ان کو اپنے سوا بہت سے لوگ غیر محب وطن دکھائی دیتے ہیں۔ اگر اس سے مراد یہ ہے کہ غیر مسلم لیگی محب وطن نہیں ہیں تو ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ موجودہ حکومت نے یا صدر محترم نے تو مسلم لیگ کے اکثر لیڈروں کو نا اہل اور سماج دشمن قرار دیا ہے۔ اور آپ لوگ اس کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ اس لئے اس بارہ میں ہماری قطعی رائے یہ ہے کہ جماعتی اختلافات یا سیاسی اختلاف رائے کی وجہ سے کسی کو غیر محب وطن یا وطن دشمن کہنا کسی بڑے لیڈر کے شایانِ شان قطعاً نہیں ہے۔ یہ تو ایک ضمنی بات تھی اصل بحث یہ ہے کہ جب اتنے بڑے آدمی جھوٹ بولیں تو سچ کہاں سے آئے۔

دوسری مثال جو اس سے بھی بدتر ہے۔ یہ ہے کہ چند دن پہلے ہمارے صدر نے کراچی سے راولپنڈی تک کا دورہ کیا اور مختلف مقامات پر تقریریں بھی کیں۔ تقریباً تمام اخبارات نے لکھا کہ صدر محترم نے پرانے سیاسی کھلاڑیوں کو شیطان کے لقب سے یاد کیا۔ اور ان سے بچنے کی تلقین فرمائی ہم نے بھی اس پر کچھ تبصرہ کیا۔ ہمارا شوق تھا کہ ہم صدر محترم سے کسی وقت بھی یہ معلومات حاصل کرنے کی سعی کریں گے کہ قرآن پاک نے جنات میں سے بھی شیطان بتائے ہیں اور انسانوں میں سے بھی۔ مگر صدر محترم کے سامنے وہ کونسی وجوہ ہیں جن کی بنا پر ہم ان لیڈروں کو شیطان کہنے میں حق بجانب ہوں۔ اس کے بعد ہم بھی ان کی شیطنت کا خوب ڈھنڈورا پیٹتے اور ان کو پورا ننگا کر کے رکھ دیتے۔ مگر بہت جلد محترم صدر نے اس کی تردید فرما دی کہ میری تقریریں ریکارڈ میں ہیں میں نے کسی جگہ ان کو شیطان نہیں کہا۔ اگرچہ ابھی تک یہ بحث باقی ہے کہ چلو نہ سہی آپ نے نہیں کہا۔ مگر کیا آپ ان کو شیطان سمجھتے بھی ہیں یا نہیں۔

عائلی قوانین کی منسوخی کا مطالبہ

جامع مسجد فورٹ سنڈیمین

۱۳ جولائی - ایک عظیم الشان جلسہ بعد نماز جمعہ جامع مسجد فورٹ سنڈیمین زیر صدارت حضرت حضرت مولانا شاہ صاحب فاضل دیوبند منعقد ہوا - جس میں عوام کے علاوہ ضلع ژوب کے بڑے بڑے علماء اور سرداروں نے شرکت کی - جلسہ میں مولانا میرک شاہ - مولانا رحمت اللہ مندوخیل اور مولانا محمد عیسٰے خان کبزئی نے تقاریر کی - تمام مقررین نے خاندانی قوانین کے آرڈیننس کی فوری منسوخی کا مطالبہ کیا اور اس بات پر زور دیا کہ قوانین کو اسلامی ڈھانچے میں ڈھالنے کے لئے عملی اقدامات کئے جائیں تاکہ آیندہ ایسے قوانین اور آرڈیننس نہ بن سکیں - مقررین نے خواتین کے مظاہروں کو نامناسب اور اشتعال انگیز قرار دیا - اور ان مظاہروں کے ذریعہ دہ ..... کی مذمت کی - مولوی رحمت اللہ نے کہا کہ خدا کے سوا نہ کسی کو حق ہے نہ قدرت کہ وہ انسانوں کے لئے قانون بن جائے - تقاریر کے بعد صدر جلسہ نے اپنی تقریر میں قرارداد کی حمایت کے علاوہ مطالبہ کیا کہ موجودہ آئین کی غیر اسلامی دفعات کی ترمیم کی جائے - مولانا میرک شاہ خطیب جامع مسجد ذیل کی قرارداد پیش کی جو اتفاق رائے منظور ہو گئی

قرارداد

علماء سرداران قبائل اور باشندگان ژوب کا یہ عظیم الشان اجتماع حکومت پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے کہ (۱) عائلی قوانین کے وہ تمام امور جو اسلامی اصولوں کے خلاف ہیں ان کی تنسیخ کی جائے اور انہیں قرآن و سنت کے مطابق بنایا جائے -

(۲) ہم تمام باشندگان ژوب قومی اسمبلی کو اس بل کے پاس کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں کہ پاکستان کے موجودہ قوانین کو اسلامی شریعت کے موافق بنایا جائے گا اور آئندہ بھی کوئی قانون اسلام کے خلاف نہیں بنایا جائے گا -

(۳) یہ جلسہ کشمیری عوام کے حق خود ارادیت کی مکمل حمایت کرتا ہے اور مسئلہ کشمیر میں روس کے ویٹو کی شدید مذمت کرتا ہے -

بزم سیرت منڈی لیاقت پور

مورخہ ۲۰ جولائی بروز جمعۃ المبارک مسجد مدرسہ عربیہ قاسم العلوم لیاقت پور میں حضرت مولانا بشیر احمد صاحب نے عوام کے ایک عظیم الشان اجتماع میں اپنی مدلل اور پرجوش تقریر میں عائلی قوانین کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالتے ہوئے اس کے منسوخ کئے جانے کا پرزور مطالبہ کیا اور اس قانون کو شرعی قانون کے منافی قرار دیا - آپ نے حکومت پر زور دیا کہ وہ اس غیر شرعی قانون کو فوراً منسوخ کر دے اور آپ نے مغرب زدہ عورتوں کے ان بیانات کی سخت مذمت کی جو انہوں نے علماء کرام کی شان میں استعمال کئے ہیں - عوام منڈی لیاقت پور کا مطالبہ ہے کہ عائلی قوانین کو فی الفور منسوخ کیا جائے اور وہ مغرب زدہ عورتیں جو علماء کرام کی شان میں ناپسندیدہ الفاظ استعمال کر رہی ہیں ان کا فی الفور تدارک کیا جائے -

ناظم بزم سیرت منڈی لیاقت پور ضلع رحیم یار خان

نظام العلماء شنکیاری (مانسہرہ)

علاقہ پکھلی بالا مقام شنکیاری تحصیل مانسہرہ میں مورخہ ۲۲/۶ کو نظام العلماء کا ایک اجلاس عام ہوا - جس میں ذیل کی قراردادیں پاس کی گئیں -

(۱) علاقہ پکھلی بالا کا یہ نمائندہ اجلاس محترم جناب صدر مملکت پاکستان محمد ایوب خان صاحب سے یہ درخواست کرتا ہے کہ اپنے اعلان کے مطابق کہ پاکستان کا قانون قرآن و سنت کی روشنی میں بنایا جائے گا - جس کے متعلق تجویز بھی قومی اسمبلی میں متفقہ پاس ہو چکی ہے - عملی جامہ پہنانے میں جلدی سے کام لیا جائے -

(۲) عائلی قوانین کی تنسیخ کا مطالبہ کرتا ہے اور علماء امت کی سرپرستی و رہبری میں اسلامی موقف کی تائید کرتے ہوئے یہ اجلاس خیرخواہانہ مشورہ دیتا ہے کہ سالمیت پاکستان و استحکام ملک و ملت اسلامی پابندی میں مضمر ہے -

محرک مولانا عبدالحی خطیب جامع مسجد - موئید - تمام اجلاس -

(مولانا) حضرت احمد ناظم نشر و اشاعت نظام العلماء شنکیاری

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کی کامیابی پر

(باصرار حافظ نور محمد انور صاحب)

اے غلام غوث ہو تجھ کو مبارک ہر طرح
فضلِ حق سے ہو گیا لاریب ہے تو کامراں،
منصبِ عالی پہ حق نے تجھ کو فائز کر دیا
ہوں نہ کیوں مسرور اس پر دینِ حق کے پاسباں
ہے یقیں واثق ہمیں کہ تو ہے مردِ حق پرست
تیری سیرت سے ہوئے ظاہر حقیقت کے نشاں
تو جہاں ہو گا وہاں آئین قرآں کے خلاف
کر نہیں سکتا بغاوت کوئی بھی پیر و جواں
اک مجاہد صف شکن اور غازی دوراں ہے تو
تیری رگ رگ میں ہے عشقِ سرورِ ہر دو جہاں
ہے یہ ناممکن ترے ہوتے ہوئے اجلاس میں
دے خلافِ سنتِ نبوی کوئی ایسا بیاں
تجھ پہ نازاں قوم ہے اور تجھ پہ نازاں قوم ہے
ذرہ ذرہ کیوں نہ ہو خاکِ وطن کا شادماں
ہو نہ کیوں شیدائی ہر اک تجھ پہ حق آگاہ کا
تیرا ذکرِ خیر کرتے ہیں وطن کے پاسباں
تو سراپا اتقا و پیکرِ ایثار ہے
تیرے سینے میں نہاں ہے درد ملت بیکراں
ہے دعا شام و سحر انور کی تجھ کو دہر میں
خدمتِ اسلام کی توفیق دے ربِ جہاں

لمعات

(ابوالوقت مناسوتی کے قلم سے)

حلال و حرام

ایک زمانہ وہ تھا جب قوم میں حلال و حرام کی تمیز عام تھی۔ حرام سے لوگ اس طرح بچتے تھے جیسے کہ ایمان سے بچتا ہے اور ایک زمانہ اب یہ ہے بقول اکبر الہ آبادی

ع کہاں کا حرام اور کہاں کا حلال

اڑی جائے حلقی رہے رام لال

اب تو وہ حلقے بھی رام لال بنے ہوئے ہیں جن سے یہ توقع تھی کہ وہ خود نہیں بلکہ دوسروں کو حلال و حرام کی تمیز سکھائیں گے۔

اب تو ع

ہرچہ آید پیش مرداں نام او بیگانگی

پر عمل ہوتا ہے۔ میٹھا میٹھا بھی ہپ اور کڑوا کڑوا بھی ہپ۔ اس بے تمیزی کے زمانے میں اگر کہیں سے حلال و حرام کی خبر آجائے تو کان کھڑے ہو جاتے اور آنکھیں کھلی رہ جاتی ہیں۔ آنکھیں کھول کر اور کان کھڑے کر کے مشہور شہر ملبورن کی ایک خبر ملاحظہ فرمائیے:۔

" ایک سال قبل ملک کے ایک مشہور کروڑپتی شخص ایڈ ورڈ اے گرین نے وفات پائی تھی اس نے وصیت کی تھی کہ اس کی تمام جائداد (۵ لاکھ پونڈ) خیراتی کاموں پر صرف کی جائے۔ مگر اکثر خیراتی اداروں نے اس کی خیرات قبول کرنے سے انکار کر دیا اور کہا جب تک یہ تحقیق نہ کر لی جائے کہ اس نے یہ کثیر رقم کیسے فراہم کی اس وقت تک اس کی خیرات قبول نہیں کی جائے گی۔ "

(نوائے وقت)

علامہ اقبال نے جواب شکوہ میں فرمایا تھا

ع مسلم آئین ہوا کافر تو ملے حور و قصور

وہ مسلم آئینی یہی ہے کہ ان لوگوں نے اسلامی آئین کی اچھی اچھی باتیں از خود اپنا لی ہیں اور فطرت اللہ کے مطابق کام کرتے ہیں۔ اس لئے اچھے نتائج بھی ان کے سامنے ہیں اور ہم ایسے کافر آئین ہیں کہ پندرہ سال ہونے کو آتے ہیں ہم اس بات کے منتظر ہیں کہ حکومت شراب کو بند کرے تو ہم چھوڑ دیں حکومت چکلوں کو آگ لگائے تو ہم پرہیز کریں۔ حکومت رات کے کلبوں ریسوں اور جواخانوں کو بند کرے تو ہم اپنی عیاشی سے باز آئیں۔ خدارا اپنے طرز عمل پر غور کریں۔ حکومت بھی اپنے کرنے کے کام کرتی رہے گی مگر جو کچھ آپ کر سکتے ہیں اس سے تو دریغ نہ کریں اور مسلمان ہو کر ان کافروں سے تو پیچھے نہ رہیں جن کا طرز عمل اوپر نقل کیا گیا ہے۔

باعمل قوموں کی نشانی یہی ہے کہ اس کے افراد کسی دباؤ کے بغیر اچھے کاموں کی طرف راغب ہوتے ہیں اور یوں معاشرہ خود بخود درست ہو جاتا ہے۔ یہ درست ہے کہ حکومت کی طرف سے جبر بھی معاشرہ کی درستی کا باعث بن سکتا ہے۔ مگر اچھے لوگ اس دباؤ کے منتظر نہیں رہتے۔ اچھا معاشرہ اچھے افراد ہی سے پیدا ہوتا ہے اور اچھے معاشرے کے قیام کے بعد ہی ایک صحیح مسلم حکومت کا تصور قائم کیا جا سکتا ہے

درازی عمر کا راز

خواجہ حافظ شیرازی نے درازی عمر کا یہ نسخہ عنایت فرمایا تھا ؎

حکایت از قد آں یار دلنواز کنیم

بہ ایں بہانہ مگر عمر خود دراز کنیم

بیاض مسیحا سے بھی اسی قسم کا ایک نسخہ منقول ہوا ہے ؎

برائے نکو معالجۂ عمر کوتاہ است

ایں نسخہ از بیاض مسیحا نوشتہ ایم

یہ تو خیر پرانے نسخے تھے ذرا جدید تحقیقات بھی ملاحظہ ہو۔

(۱) نیوفاؤنڈلینڈ کا ایک شخص جیری یہ سمجھتا ہے کہ اس کی ایک سو پندرہ برس کی عمر کا راز اس میں مضمر ہے کہ وہ ہمیشہ بر پنجا سال میں ایک بار غسل کرتا ہے اور نہایت مختصر کپڑے پہنتا ہے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ ابھی پچیس سال اور زندہ رہوں گا۔

(۲) گریٹ لینڈ کا کینو ایک سو پچیس سال کا ہو کر مرا۔ وہ بلا ناغہ روزانہ آٹھ میل سیر کرتا تھا۔ ۴۶ اس کے بچے تھے اس کی بیوی ابھی زندہ ہے اس کی عمر بھی سو سال کی ہے

(۳) نیوجرسی کے سو سالہ گریٹس کا دعویٰ ہے کہ اس میں زمانہ بھر کے عیب ہیں اور وہ درازی عمر کے کسی بھی اصول پر کاربند نہیں رہا۔ بلا نوش ہے اور دوسری منشیات بھی خوب استعمال کرتا ہے۔ وہ خوبصورت عورتوں کی تصاویر پسند بھی کرتا ہے اور جمع بھی کرتا ہے اور جمع بھی کرتا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ جب تک یہ تصاویر مجھے پسند آتی رہیں گی میں زندہ رہوں گا۔

فرمائیے ان تجربات سے آپ کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں؟ سوائے اس کے کہ آپ یہ کہیں ؎

ہر کس بخیال خویش خبطے دارد

آخر سال میں ایک بار نہانا، عمر بھر ننگے پاؤں رہنا اور زمانے بھر کے عیبوں میں ملوث ہونا کون سے درازی عمر کے معاون اسباب ہیں؟

موت و حیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہیں۔ اگر اپنے حیطۂ اختیار کی بات ہوتی تو خود ڈاکٹر کبھی نہ مرتے بادشاہ لوگ سب سے زیادہ عمر کے مالک ہوتے کیونکہ انھیں بہترین طبی امدادیں حاصل تھیں۔ مگر جب ڈاکٹر اور حکیم بھی مرتے ہیں اور بعینہ اسی طرح مرتے ہیں جس طرح گدائے گوشہ نشیں مرتے ہیں۔ تو ثابت ہوتا ہے کہ موت و حیات سوائے خدا تعالیٰ کے کسی کے ہاتھ میں نہیں اور وہی جسے چاہتا ہے لمبی عمر عطا فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے اسے تھوڑی عمر عطا فرماتا ہے۔ و ھو علی کل شیء محیط ::

کتاب نتائج تقلید کا جواب

یہ کتاب دریدہ دہن غیر مقلد حکیم محمد اشرف سندھو بلوکی کی کتاب نتائج التقلید کے جواب میں لکھی گئی ہے جس میں انتہائی بدزبانی سے حنفی مسلک پر حملے کئے گئے ہیں۔

حضرت مولانا سید ابن الحق صاحب خطیب جامع مسجد شیخوپورہ متوطن طورہ ضلع مردان نے اس کا عالمانہ جواب دیا ہے۔ جن حضرات نے مولانا موصوف کی پہلی تصانیف دیکھی ہیں وہ جانتے ہیں۔ کہ علمی تحقیقات میں مولانا موصوف کا کیا مقام ہے۔

اس کتاب کے پڑھنے سے حضرت امام ابوحنیفہ کی شان۔ اہل حدیث کی حقیقت۔ تقلید کی ضرورت واضح اور مصنف نتائج التقلید کے کذب و افترا کا پول کھل جاتا ہے۔ ہر مسلمان اور خاص کر ہر مبلغ کے پاس اس کا ہونا ضروری ہے ۲۵۲ صفحات عمدہ کاغذ قیمت پانچ روپے مندرجہ بالا پتہ کے سوا دفتر ترجمان اسلام لاہور بیرون دہلی دروازہ لاہور

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مسئلہ حیات النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کی مکمل تفصیل ایک پمفلٹ کی صورت میں چھپ گئی ہے۔ ذیل کے پتہ سے ۱۳ پیسے کے ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں۔

چوہدری محمد خلیل متولی جامع مسجد حیات النبی

مسلمان بچوں کی تربیت

(از مولٰنا ظفیر الدین صاحب مفتاحی دارالعلوم دیوبند)

(قسط ۱۴)

بچیوں کی محبت پر بشارات

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہؓ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں بھی تھیں۔ وہ سوال کر رہی تھی کہ میں اسے کچھ دوں۔ اس وقت میرے پاس گھر میں صرف ایک کھجور تھی، میں نے وہ اٹھا کر اسے دیدی اس نے اس ایک کھجور کے دو حصے کئے اور آدھی آدھی دونوں بچیوں کو دیدی چنانچہ وہ میرے یہاں سے چلی گئی مگر مجھے اس کی حالت پر بڑا ترس آیا۔ اور اس کی یہ ادا دل کو ہلا گئی۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے میں نے یہ قصہ دہرا دیا۔ آپ نے فرمایا کہ جس کے بچیاں ہوں اور وہ محبت و پیار سے ان کی پرورش کرے تو یہ بچیاں اس کے لئے دوزخ سے پردہ بن جائے گی۔ یعنی اللہ تعالیٰ اس مسلمان کو جہنم کی آگ سے محفوظ کردے گا

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"جو شخص تا بلوغ دو بچیوں کی پرورش کرے تو میں اور وہ اس طرح قریب قریب رہوں گا اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملالیا"۔

ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"جو شخص تین بچیوں یا اسی طرح اتنی ہی بہنوں کی پرورش و پرداخت کرے اور ادب سکھائے اور ان سے پیار و محبت سے پیش آئے تا آنکہ وہ جوان ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت واجب کردے گا"۔ (رواہ مسلم مشکوٰۃ باب الشفقۃ)

اسی حدیث میں آگے ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اگر کوئی دو کی پرورش اسی طرح کرے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کو بھی یہی اجر ملے گا۔ اس نے کہا اور اگر ایک کی کرے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تو بھی یعنی اللہ تعالیٰ حسن سلوک کے بدلہ اسے بھی جنت عطا کرے گا۔

بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دینے کی ممانعت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :۔

"جس شخص کے بچی ہو اور وہ نہ اسے زندہ درگور کرے نہ اس کی توہین کرے، ورنہ اس پر لڑکے کو ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا"۔

تفصیل میں جانا مقصود نہیں ہے بلکہ چند احادیث پیش کر کے عرض کرنا ہے کہ اپنی اولاد سے محبت اور حسن سلوک مطلوب ہے بالخصوص بچیوں کی پرورش میں سرگرمی دکھانا اور ان کو وہی درجہ دینا جو طبعی طور پر لڑکوں کو دیتے ہیں ایک مسلمان کا دینی فریضہ ہے اور انہی کی طرف سے غفلت اس کے لئے ہرگز جائز نہیں ہے۔

بچوں سے نفرت کی ممانعت

وہ جدید تعلیم یافتہ جو اس مہذب دنیا میں فقر و فاقہ کے خوف سے اپنے بچوں کو زندہ رکھنا پسند نہیں کرتے اور وہ اس کے لئے مختلف جائز و ناجائز تدبیریں کرتے ہیں۔ ان کو معلوم ہونا چاہئے کہ ان کا یہ جذبہ اسلامی اسپرٹ کے بالکل خلاف ہے، رزق کا معاملہ اللہ رب العزت کے ہاتھ ہے۔ قرآن میں ان بیہودہ خیالات و جذبات سے سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔

اپنی اولاد کو محتاجی کی وجہ سے قتل نہ کرو ہم تمہیں بھی رزق دیں گے اور ان کو بھی۔

یہ جذبہ جاہلی ہے جو بعثت نبوی سے پہلے کفر و شرک سے ملوث انسانوں میں جڑ پکڑ چکا جس کی اسلام نے مختلف انداز میں مذمت کی ہے۔ افسوس ہے کہ خود مسلمان پھر اس دور جاہلیت کی طرف مڑ کر دیکھ رہا ہے اور ان لوگوں سے متاثر ہو رہا ہے جن کا خدا اور اسلام پر ایمان نہیں ہے۔ (باقی)

ناظرین!

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

مینجر

مسلمان بیوی

(حضرت مولٰنا محمد ادریس صاحب انصاری)

(قسط ۱)

سب سے پہلے جس انسان سے تمہارا واسطہ پڑے گا۔ وہ تمہارا سرتاج، تمہارا شریک حیات اور تمہاری زندگی کا ساتھی اسی ہستی کے ساتھ تمہیں اپنی زندگی کے دن گذارنے ہوں گے۔ اسی ہستی سے تمہارا مستقبل وابستہ ہوگا۔ اسی ہستی سے تمہیں اپنی تمام تر تمنائیں قائم کرنی ہوں گی۔ اگر یہی ہستی چاہے گی تو تمہاری زندگی مسرتوں کی رنگین داستان بن جائیگی تو تمہاری زندگی تباہی اور بربادی کا افسوسناک سلسلہ ہو کر رہ جائے گی۔ غرضیکہ تمہاری آئندہ زندگی کی بہتری و بربادی سب اسی ایک ہستی کے سلوک پر منحصر ہوگی۔ اس لئے تمہارا سب سے پہلا فرض یہ ہوگا کہ تم اپنے شریک حیات کو زیادہ سے زیادہ سمجھنے کی کوشش کرنا اور جہاں تک ہوسکے اپنی تمام خواہشات کو اس کی آرزوؤں کے ماتحت نہیں تو مطابق ضرور کرنا۔ تاکہ تمہاری زندگی میں وہ ذہنی اور روحانی کشمکش نہ پیدا ہونے پائے جو میاں بیوی کے اختلاف خیالات سے بعض گھرانوں میں نظر آتی ہے اور شادی کے چند روز بعد لڑکے اور لڑکی کے لئے بدترین عذاب ہوتی ہے۔

اس وقت ان تمام باتوں سے گریز کر رہا ہوں جو شوہر کے فرائض میں داخل ہیں وہ "مسلمان خاوند" میں لکھے جا چکے ہیں وہ انہیں دیکھ لئے جائیں اس وقت جو کچھ کہنا ہے تم سے کہنا ہے۔ جو کچھ بتانا ہے تمہیں بتانا ہے۔ جو کچھ سمجھانا ہے تمہیں سمجھانا ہے تمہیں سمجھانا ہے تمہارے شریک حیات کو کوئی نصیحت کرنا یا انہیں کوئی بات سمجھانا دراصل ان کے والدین کا فرض ہے جو یقیناً انہوں نے ادا کیا ہوگا۔ ایک بات یہ بھی ہے کہ تمہارے شوہر کے والدین اپنے بیٹے کے ساتھ رہیں گے۔ وہ خود ہر بات کی نگہداشت رکھیں گے اور جہاں ضرورت سمجھیں گے تمہارے شوہر کو مشورہ دیتے رہیں گے۔ مگر تم اپنے والدین سے جدا ہو جاؤ گی۔ تم ان سے دور ہوگی۔ تم متواتر ان کے پاس نہیں رہو گی۔ تم ان سے کبھی کبھی ملو گی اس لئے یہ ضروری ہوا کہ صرف تم ہی کو مخاطب کریں صرف تمہیں ہی یہ بتائیں کہ تمہیں کیا کیا کرنا ہے اور تم کس کس طریقۂ عمل سے زندگی اطمینان و راحت سے گذار سکو گی۔

ہاں تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ تمہیں سب سے پہلے جس ہستی سے واسطہ پڑے گا وہ ایسی ہستی ہوگی جس سے مستقل طور پر اور زندگی کے آخری لمحہ تک تمہارا واسطہ پڑے گا اس لئے تمہیں اس ہستی کو زیادہ سے زیادہ سمجھنا پڑے گا۔ اس کی فطرت، مزاج عادتیں، رجحانات، دلچسپیاں، ذوق و شوق سب کو سمجھنا پڑے گا تاکہ تمہیں اس کے ساتھ زندگی گذارنے میں تکلیفوں اور پریشانیوں کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آج ہمارے سامنے ہزاروں مثالیں ایسی کہ صرف اس وجہ سے میاں بیوی کی زندگیاں تباہ ہوگئیں کہ دونوں کے مزاجوں میں اختلاف رہا اور دونوں ایک دوسرے کی عادتوں اور طبیعتوں کو نہ سمجھ سکے۔ (باقی)

مختصر حالات حضرت سیّد احمد کبیر رفاعی الحسینی قدس اللہ سرہٗ

(مرسلہ ایم عبدالمحسن لدھیانوی۔ پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)

آپ کا نام مبارک سید احمد کبیر تھا۔ ابوالعباس کنیت اور محی الدین لقب تھا۔ چونکہ آپ کے اجداد میں سے ایک صاحب کا نام رفاعہ تھا اس لئے آپ رفاعی مشہور ہیں اور نسباً حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ اس وجہ سے حسینی کہلاتے ہیں آپ امام شافعی کے مسلک پر تھے۔ آپ ۱۵ رجب المرجب ۵۱۲ھ مقام حسن میں پیدا ہوئے۔ آپ کے زمانہ میں خلیفہ مسترشد باللہ سریرآرائے خلافت تھے

حضرت سید احمد کبیر کی پیدائش سے پہلے ہی سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ نے آپ کے ماموں حضرت بازاشہب کو آپ کی پیدائش کی بشارت سنادی تھی۔ پیدائش سے چالیس دن پہلے ایک رات شیخ منصور نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ آپ فرماتے تھے کہ "اے منصور، چالیس دن کے بعد تیری بہن کے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا اس کا نام احمد رکھنا۔ اولیاء کرام میں وہ ایسا ہی سردار ہوگا۔ جس طرح کہ میں انبیاء کا سردار ہوں اور جب وہ ہوشیار ہو جائے تو تعلیم کے واسطے شیخ علی قاری واسطی کے پاس بھیج دینا اور اس کی تربیت سے غفلت نہ برتنا۔ اس خواب کے پورے چالیس دن بعد آپ مقام حسن میں پیدا ہوئے اور سات سال تک وہیں اپنے شفیق والدین کے کے سایہ عاطفت میں گزارے سات ہی آپ کے والد صاحب کا انتقال ہوگیا آپ کے ماموں صاحب نے آپ کی تعلیم وتربیت کا انتظام کیا۔

قرآن پاک تو آپ نے مقام حسن ہی میں حفظ کر لیا تھا۔ پھر آپ کو زبدۃ العلماء شیخ علی ابوالفضل قاری واسطی کی خدمت میں تحصیل علم کے لئے بھیج دیا۔

آپ میں بچپن ہی سے صلاحیت وسعادتمندی اور زہد و اتقاء کے آثار پائے جاتے تھے۔ آپ رمضان شریف میں دن کے وقت دودھ نہ پیتے تھے۔ ہاں مغرب کے بعد آپ دودھ پیتے تھے۔ آپ کھیل کود کی طرف بالکل دھیان نہیں کرتے تھے۔ بیس سال کی عمر میں آپ نے تمام علوم عقلیہ و نقلیہ یعنی حدیث شریف، تفسیر، فقہ، معانی، منطق اور فلسفہ وغیرہ کی تکمیل کر لی۔ آپ نے اپنے ماموں منصور سے علوم باطنیہ کی بھی تحصیل شروع کر دی اور بہت جلد کمال حاصل کر لیا آپ کے زہد و اتقا اور پارسائی کا شہرہ ہو گیا۔ پھر تو آپ سے استفادہ کے لئے خلقت ٹوٹ پڑی۔ اتباع سنت کے آپ خود بھی پابند تھے اور خدام کو بھی تاکید فرماتے تھے۔ آپ علم شریعت اور طریقت کے جامع تھے

آپ کی سب سے زیادہ مشہور کرامت یہ ہے کہ جب ۵۵۵ھ میں زیارت بیت اللہ کو تشریف لے گئے تو سرکار رسالت پناہ کے روضۂ مقدس کی زیارت کے لئے بھی حاضر ہوئے۔ گنبد خضرا کے قریب پہنچ کر آپ نے باآواز بلند کہا "السلام علیک یا جدّی"۔ فوراً روضۂ اطہر سے ندا آئی کہ "وَعَلَیْکَ السَّلَامُ یَا وَلَدِیْ"۔ اس ندا سے مبارک کو سن کر آپ پر وجد طاری ہو گیا۔ آپ کے علاوہ جتنے آدمی وہاں موجود تھے سب نے آواز کو سنا۔ تھوڑی دیر کے بعد بحالت گریہ آپ نے یہ دو شعر پڑھے ؎

فی حالۃ البعد روحی کنت ارسلھا
تقبل الارض عنی وھی نائبتی
وھذا دولۃ الاشباح قد حضرت
فامدد یمینک کی تحظی بھا شفتی

(ترجمہ) جدائی کی حالت میں تو اپنی روح کو روضۂ مطہر پر بھیجتا تھا۔ تاکہ میری طرف سے آپ کی آستانہ بوسی کا شرف حاصل کرے۔ اور جبکہ یہ دولت دیدار مجھے اصالتاً حاصل ہے تو آپ اپنا مبارک ہاتھ دیجئے کہ میں اسے بوسہ دے کر عزت حاصل کروں۔"

اُسی وقت قبر مبارک سے دست مطہرہ نکلا اور آپ نے اس کو بوسہ دیا اس وقت روضۂ مقدس پر تقریباً نوے ہزار عاشقانِ جمالِ محمدی و مشتاقانِ روضۂ نبوی کا مجمع تھا۔ ۵۷۸ھ میں آپ کی وفات ہوئی۔

حق سے دُوری

(طالوت)

حق سے وہ دور ہوئے جاتے ہیں ... فسق میں چور ہوئے جاتے ہیں
ان کی باتوں کی نمک ریزی سے ... زخم ناسور ہوئے جاتے ہیں
اُسوۂ پاکِ نبی ؐ کے دشمن ... اب تو مشہور ہوئے جاتے ہیں
اب وہ ابلیس کی شاگردی میں ... رشکِ منصور ہوئے جاتے ہیں
برق کافور ہوئی جاتی ہے ... بازِ عصفور ہوئے جاتے ہیں
جن کے اسوہ پہ عمل کرنا تھا ... ان سے اب دُور ہوئے جاتے ہیں

گھر سے مکشوف ہوئی جاتی ہیں[1]
مرد مستور ہوئے جاتے ہیں[2]!

[1] لاہور اور راولپنڈی کے زنانہ جلوس اس پر گواہ ہیں۔ (۲) مولوی فرید احمد جیسے جری آدمی کو بھی خفیہ راستہ سے نکلنا پڑا۔ (شاعر)

حیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اہل سنت والجماعت کے بعض عقائد وہ ہیں جن پر قرآن وسنت کی روشنی میں صلحائے امت نے اجماع کیا ہے۔ منجملہ ان مسائل میں سے ایک مسئلہ انبیاء علیہم السلام کی حیات کا ہے۔ کہ انبیاء علیہم السلام عالم برزخ میں باجسام عنصریہ زندہ ہیں انہی اجسام سے نماز پڑھتے ہیں۔ جو شخص وہاں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام عرض کرتا ہے اس کو سنتے ہیں اور اس کا جواب عنایت فرماتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے سابق شیخ التفسیر دارالعلوم دیوبند حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ نے ایک رسالہ لکھا ہے جس میں براہین و دلائل سے ثابت کیا گیا ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں۔ یہ رسالہ چھپ چکا ہے۔ پہلی فرصت میں طلب کریں شاید جلدی ختم ہو جائے۔ قیمت کاغذ اعلیٰ ۱۰ر۔ متوسط ۵۰ پیسے

ملنے کا پتہ۔ جامع مسجد سعودی پارک مزنگ لاہور و ناظم ترجمان اسلام لاہور

(نوٹ) خط و کتابت میں اپنا پتہ پورا اور صاف خوشخط لکھا کریں تاکہ آپ کے ارشاد کی تعمیل ہو سکے۔

بزم سیرت منڈی لیاقت پور کا

عظیم الشان اجتماع

مورخہ ۲۸/۷/۶۲ بروز ہفتہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر قومی اسمبلی منڈی لیاقت پور تشریف لا رہے ہیں اور حضرت مولانا ہفتہ و اتوار کی درمیانی رات کو اپنے مواعظ حسنہ سے اہالیان منڈی لیاقت پور کو مستفیض فرمائیں گے۔ علاقہ ھذا کو اور خاص کر منڈی لیاقت پور سے پُر زور اپیل ہے کہ اس عظیم الشان اجتماع میں جوق در جوق شریک ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

ناظم بزم سیرت منڈی لیاقت پور
ضلع رحیم یار خاں

ایجنٹ حضرات غور فرمائیں

اس دفعہ بل ارسال کر دیئے گئے ہیں۔ کئی ایجنٹوں کی طرف پچھلے ماہ کے بل بھی بقایا ہیں۔ تمام ایجنٹ حضرات کی خدمت میں درخواست ہے کہ بل کی رقوم فوراً منی آرڈر کر دیں ورنہ آئندہ ہفتہ انتظار کرنے کے بعد ترجمان اسلام کی ترسیل روک دی جائے گی۔

(ناظم دفتر)

متفرق خبریں

بستی سہانی میں جلسہ

۲۰-۲۱ جولائی کو دو روزہ جلسہ بمقام بستی سہانی ضلع مظفرگڑھ تحصیل و تھانہ لیہ میں منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے علماء کرام تشریف لا رہے ہیں توحید و رسالت - قرآن و حدیث کی بارش ہوگی جوق در جوق تشریف لا کر ثواب دارین حاصل کریں - شامل ہونے والے علماء کرام کے اسمائے گرامی -

حضرات مولانا علامہ عبدالستار صاحب تونسوی ڈیرہ غازیخاں - حضرت مولانا حافظ عطاء اللہ صاحب لیہ مظفرگڑھ - حضرت مولانا اللہ بخش صاحب صدیقی بھیل بھکر - حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب بستی سہانی لیہ - حضرت مولانا حافظ اللہ وسایا صاحب ڈیرہ غازیخاں - شاعر اسلام صفدر و معاویہ لیہ - حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب دین پوری علاقہ گڑھی -

(عبدالرحمن صدیقی - تحصیل لیہ - ضلع مظفرگڑھ)

دارالعلوم عثمانیہ سعدی پارک کا سنگ بنیاد

۷ جولائی بروز ہفتہ بعد از نماز عصر دارالعلوم عثمانیہ کا سنگ بنیاد بدست مبارک الحاج حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند دامت برکاتہم رکھا گیا -

محلہ سعدی پارک مزنگ لاہور میں عرصہ دو سال سے ایک مدرسہ موسوم بنام دارالعلوم عثمانیہ قائم کیا گیا ہے جس میں اس وقت تقریباً ۹۰ کے قریب طلبہ قرآن مجید حفظ و ناظرہ پڑھ رہے ہیں - عربی پڑھنے والے طلبہ کے لئے بھی انتظام کیا گیا ہے - یہ دارالعلوم نصاب دیوبند کے مطابق علوم و فنون کی حسب استطاعت خدمت سر انجام دے رہا ہے لیکن جگہ کی تنگی کی وجہ سے یہ شعبہ اس طرح ترقی نہ کر سکا جس طرح اس کے عزائم ہیں اس شعبے کو وسیع کرنے کے لئے دارالعلوم عثمانیہ کی عمارت کے لئے زمین خریدی گئی ہے آدھے حصے میں دو منزلی جامع مسجد عثمانیہ اور آدھے حصہ میں طلبہ کے لئے کمرے تیار کرائے جائیں گے تاکہ اس دارالعلوم میں طلبہ کے لئے قیام و طعام کا و دیگر ضروریات کا مکمل انتظام ہو سکے اب اس زمین پر تعمیر کا کام شروع ہو گیا ہے جس کا سنگ بنیاد حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب نے رکھا - حضرت قاری صاحب کے علاوہ شیخ الحدیث جامعہ اشرفیہ حضرت مولانا حافظ محمد ادریس صاحب مخدوم العلماء حضرت مولانا خیر محمد صاحب شیخ المحدثین حضرت مولانا رسول خان صاحب و شیخ الحدیث حضرت مولانا ضیاء الحق صاحب صدر مدرس جامعہ مدنیہ لاہور نے بھی شرکت فرمائی - ان اکابر کی دعا پر اس تقریب سعید کا اختتام ہوا -

مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ جامع مسجد عثمانیہ کی تعمیر میں زیادہ سے زیادہ تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں - اللہ تعالیٰ جناب کو توفیق عطا فرمائے آمین -

ترسیل زر کا پتہ - منظور الحق خطیب جامع مسجد سعدی پارک مزنگ لاہور - مہتمم دارالعلوم عثمانیہ

مرکزیہ مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کا ضروری اعلان

مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان کے دستور کی دفعہ ۷ شق ۸ کے تحت مرکزی مجلس شوریٰ نے حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری زید مجدہم کو چھ ماہ کے لئے عارضی صدر منتخب کیا ہے -

جملہ مبلغین اور کارکنان تحفظ ختم نبوت سے التماس ہے - کہ وہ دفتر مرکزیہ ملتان سے فارم رکنیت و معاونت منگوا کر جلد از جلد اپنے اپنے حلقوں میں رکن و معاون سازی کا کام شروع کر دیں -

تاکہ وقت پر مستقل مرکزی انتخاب عمل میں لایا جا سکے -

عبدالرحیم اشعر ناظم مرکزی تحفظ ختم نبوت

ملتان

مدرسہ لطیفیہ تعلیم النساء موضع کیھالی کے نمائندہ اجتماع کی قرار دادیں

مدرسہ لطیفیہ تعلیم النساء کا نمائندہ اجتماع زیر صدارت صدر معلمہ صاحبہ ذیل کی قرار دادیں اور گزارشات پیش کرتا ہے -

۱- خداداد ملک عزیز پاکستان میں قرآن عزیز اور سنت طیبہ کے مطابق قوانین کے کامل نفاذ ہی کو امن و فلاح کا ذریعہ قرار دیتا ہے اور اپنی معزز حکومت سے پرزور درخواست کرتا ہے - کہ خلفائے راشدین اور سلف صالحین کی دستور حکومت اور طرز زندگی کو اپنا کر دنیا میں ایک مثالی حکومت قائم کرے -

(۲) ہم آپ کی بہنیں اور بیٹیاں اپنے تمام معزز اراکین قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کا شکریہ ادا کرتی ہیں اور مبارکباد دیتی ہیں - کہ آپ نے ملک میں کتاب و سنت کے کامل مطابق قوانین جاری کرنے کی قرار داد متفقہ پاس کر کے مژدہ جانفزا دیا

(۳) ہم ان تہذیب نسوانی سے بے خبر اور بے باک چند بہنوں کے فعل کو جو انہوں نے قومی اسمبلی کے باہر مظاہرہ کیا اور معزز علماء کی توہین بھی کی دلی حقارت اور نفرت سے دیکھتی ہیں - بے باکی اور بے حجابی کسی بھی شریف عورت کو زیبا نہیں -

(۴) ہم ان علاقوں پر رحمت الٰہی سمجھتی ہیں اور مبارکباد دیتی ہیں - جنھوں نے مولانا مفتی محمود صاحب - مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی جیسے جلیل انسانوں کو منتخب کیا -

(۵) ہم آپ کی بہنیں اور بیٹیاں اسمبلیوں کے اندر اور باہر کے دیندار علماء کرام اور معززین ملت کو یقین دلاتی ہیں کہ ان کی راہنمائی میں ہم انشاء اللہ تعالیٰ اسلامی طرز زندگی کے ساتھ ملک کی خوشحالی اور آخرت کی نجات کی کوشش کریں گی ---- اللہ تعالیٰ ہمیں پرخلوص عمل کی توفیق بخشیں - آمین -

(۶) ہم ملک کے معزز رسائل اور اخبارات کے مالکوں خصوصاً خدام الدین تبصرہ - روزنامہ امروز - روزنامہ کوہستان کی خدمت میں گزارش کرتی ہیں کہ ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے حوالہ سے ہماری قرار دادیں اور گزارشات شائع فرما کر ممنون فرمائیں - آپ کی عزیزہ بہنت

حاجی یوسف علی صاحب قریشی

ناظمہ مدرسہ لطیفیہ تعلیم النساء موضع کیھالی ضلع گوجرانوالہ

مدرسہ عربیہ رحیمیہ چک ۳۲۵ گ ب کا تبلیغی اجتماع

۲۶-۲۷ جولائی کی درمیانی شب ہونا قرار پایا ہے - جس میں مجاہد ملت حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری مدظلہ خطاب فرمائیں گے - احباب تاریخ نوٹ فرمالیں -

مختار احمد رائے پوری

بقیہ صفحہ نمبر ۳

یہاں ہمیں اس سے بحث نہیں - یہاں ہمیں یہ عرض کرنا ہے کہ صدر محترم اور اخبارات کے بیانات متضاد ہیں - جن میں سے ایک ضرور جھوٹا ہے - ہم سمجھتے ہیں کہ صدر محترم سے بڑی حیثیت اور بڑا اعتماد کس کا ہو سکتا ہے ان کی تردید کے بعد یہ بحث ختم ہو جاتی اخباروں کو بھی جھوٹا نہیں کہا جا سکتا سلسلہ وسے کہ بات رپورٹروں اور خبر رساں ایجنسیوں کے ذمہ آجاتی ہے - ہمیں افسوس ہے کہ وہ اپنی ذمہ داری محسوس نہ کریں اور منٹوں کے اندر تمام ملک میں ایک غلط خبر کی اشاعت کر دیں -

اگر صدر محترم کے بارہ میں خبر رسانوں کا یہ حال ہے تو باقی لوگوں کے بارہ میں کیا رائے قائم کی جا سکتی ہے - دیکھیے مسلمان کیا تھا اور کیا ہو گیا - انا للہ وانا الیہ

گوجرانوالہ میں مولانا غلام مصطفیٰ صاحب کا قیام

لاہور - ناظم دفتر تحفظ ختم نبوت اطلاع دیتے ہیں - کہ ختم نبوت کے نامور مبلغ حضرت مولانا غلام مصطفیٰ صاحب احباب گوجرانوالہ کے بار بار اصرار کے پیش نظر عازم گوجرانوالہ ہو گئے ہیں - آپ اپنا قیام گوجرانوالہ میں رکھیں گے احباب دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت اندرون سیالکوٹی گیٹ گوجرانوالہ کے پتہ پر خط و کتابت کریں -

اصلی روغن بادام

ناظم دفتر ترجمان اسلام لاہور سے ۸ روپے پچاس پیسے اتولہ کے حساب سے طلب فرما دیں -

غازی خدابخش صاحب ایڈیٹر پرنٹر پبلشر نے تعلیمی پریس بیرون اکبری دروازہ میں چھپوا کر دفتر ترجمان اسلام بیرون دہلی دروازہ لاہور سے شائع کیا

۴۸۶

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء

صوبائی اسمبلی کی کاروائی پر تبصرہ

از حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کا اجلاس یکم دسمبر ۶۲ء کو شروع ہو کر ۱۸ دسمبر ۶۲ء کو ختم ہو گیا۔ اس میں کیا ہوا۔ ایک تماشائی کو یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ وہ اس کے جواب میں کہہ دے۔ نشستند و گفتند و برخواستند

اجلاس کی مجموعی کاروائی کو چار حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے ایک حصہ سوالات کا ہے یہ بڑا مفید کام ہے اگر حکومت اور ممبران اسمبلی صحیح معنوں میں تعاون کریں تو ایڈمنسٹریشن (انتظامیہ) میں جن نقائص کا رونا رویا جاتا ہے۔ ان کا قلع قمع ہو جائے تمام ملک کے نمائندے اپنے ہاں کی بدعنوانیوں کے بارے میں پوچھیں اور وزراء دیانت داری سے حقیقت حال معلوم کرنے کے بعد تسلی بخش جواب دیں جس میں اپنے محکمہ کے عمال و حکام کی کوئی رعایت نہ ہو یا آئندہ اصلاح حال کا وعدہ کریں یا اسکیم بتائیں۔ تو اس سے ملک کو عظیم فائدہ حاصل ہو سکتا ہے مگر یہاں ان سوالات کی افادی حیثیت ختم کر کے رکھ دی گئی ہے۔

ممکن ہے کوئی معزز ممبر بعض سوال صحیح مقصد کے لئے نہ کریں مگر یہ شاذ و نادر ہوگا البتہ حکومت کی طرف سے جو رویہ اختیار کیا گیا ہے وہ قابل تعریف نہیں کہلا سکتا۔ بعض وزراء خیر خواہی کے جذبہ کے تحت جواب مہیا کرتے اور ایوان کے سامنے رکھتے ہیں۔ مگر عموماً اس میں دو بڑی خامیاں باقی ہیں۔ ایک یہ کہ وزراء صاحبان سوالات کے جوابات اسی متعلقہ محکمہ یا افسروں سے منگاتے ہیں جن کے بارہ میں سوال ہوتا ہے جن کا قابل اعتراض رویہ زیر بحث لانا مقصود ہوتا ہے۔ بھلا وہ کیسے اپنے جرم کا اعتراف کریں یا صحیح بات بتائیں یا اپنے ماتحت عملہ کی پردہ دری کریں۔ جس سے خود ان کی نالائقی بھی ثابت ہو۔

اکثر سوالات کا فائدہ تو اس طرح ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ اگر حکومت سوالات کے جوابات مہیا کرنے اور حقیقت حال سے واقف ہونے کے لئے کوئی دوسرا ذریعہ اختیار کرے تو اس سے صحیح پوزیشن سامنے آکر ملک کو فائدہ پہنچے گا۔

دوسری بڑی خامی یہ ہے کہ متعلقہ افسران جواب بھیجنے میں تاخیر یا ٹال مٹول کرتے ہیں جس کی وجہ سے وزیر صاحب متعلقہ کا جواب یہ ہوتا ہے کہ جواب موصول نہیں ہوا۔

ایک اور خامی بھی ہے جو ان دو خامیوں سے کم درجہ رکھتی ہے۔ اس لئے کہ اس کا وقوع کم ہے مگر اس لحاظ سے وہ خامی بہت بڑی خامی کہلائی جا سکتی ہے کہ اس میں ارادۃً ٹال مٹول کی یا کمینی کا دخل معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ایک سوال ہے کہ فلاں سابق صوبہ میں فلاں ملازمین کو ترقی دوسرے علاقوں کی طرح کیوں نہیں دی جاتی؟ اس کا یہ جواب کہ وہاں ترقی وہیں کے ملازمین کو دی جاتی ہے باہر سے کوئی نہیں بھیجا جاتا۔ ظاہر ہے کہ اس جواب سے سوال کا مقصد حل نہیں ہوتا۔ سوال یہ نہیں کہ وہاں باہر سے سینیئر ملازم لئے جاتے ہیں۔ سوال یہ تھا کہ ان ملازمین کو قاعدہ کے مطابق ترقی کیوں نہیں دی جاتی۔ اس طرح کی چند دیگر خامیاں اور بھی ہیں۔ مگر بڑی خامیاں مندرجہ بالا دو ہیں جن کی طرف توجہ کی شدید ضرورت ہے۔ تاکہ اسمبلی کی کاروائی کا یہ حصہ ملک کے حالات کی اصلاح کا باعث ہو۔

سوالات کے بعد دوسرا حصہ کارگزاری کا سرکاری مسودہ ہائے قوانین ہیں۔ حکومت جو قانون بنانا چاہتی ہے اس کا بل پیش کرتی ہے۔

تیسرا حصہ غیر سرکاری قانونی مسودے (بل) ہوتے ہیں۔ ان میں سرکاری کام کے لئے پانچ دن اور غیر سرکاری بلوں کے لئے صرف ایک دن جمعرات کا مقرر تھا۔ جو قطعاً ناکافی ہے۔ اگرچہ غیر سرکاری قراردادیں بھی اسی جمعرات کے لئے ہوتی ہیں۔ مگر ہم یہاں ان کو بلوں ہی کے حساب میں رکھتے ہیں۔ چوتھا حصہ کام کا التواء کی تحریکیں ہیں یا پوائنٹ آف آرڈر۔ ان دونوں باتوں میں کام دھرے کا دھرا رہ جاتا ہے۔

صوبائی اسمبلی مغربی پاکستان کا یہ سرمائی اجلاس کسی طرح کامیاب اجلاس کہلانے کا قابل نہیں ہے۔

چند نئے قوانین پاس کرائے گئے۔

کالے قوانین (فرنٹیئر کرائمز ریگولیشن) کی ہر چند مخالفت کی گئی مگر بے سود۔

غیر سرکاری بل یا قرارداد کا جو حشر ہوا وہ نہایت افسوسناک ہے۔ سرکاری بنچوں کی غالب اکثریت کی وجہ سے کسی غیر سرکاری بل یا قرارداد کا پاس ہونا ناممکن ہو گیا ہے۔ نو (نہیں) کی آوازیں کوئی کام نہیں کرنے دیتیں حالانکہ سرکاری بنچوں پر قومی لوگ ہیں اور پرائیوٹ ممبروں سے بدرجہا بہتر ہیں۔ مگر یہ ایک نئی قسم کی عصبیت ہے جو بنچوں کی وجہ سے یا یوں کہیئے پارٹی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

مشرقی پاکستان اور مغربی پاکستان کے بعض سابق صوبجات میں علاقائی عصبیت کارفرما نظر آتی ہے تو ہمیں بڑا تعجب ہوتا ہے۔ مگر یہاں تو صرف ایک پارٹی میں جا بیٹھنے سے عصبیت سوار ہو جاتی ہے۔ پھر اس کے تحت صحیح کام کی بھی مخالفت کی جاتی ہے۔ سرکاری بنچوں نے اس بار اس غلط عصبیت کا بڑا سخت مظاہرہ کیا۔ حتیٰ کہ اسی کی وجہ سے بعض احکام شریعت کی بھی مخالفت کی گئی۔ جس پر آئندہ انشاء اللہ تعالیٰ روشنی ڈالی جائیگی۔

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ صوبائی اسمبلی کے اس اجلاس میں ملک و ملت کی کوئی اہم اور غیر معمولی خدمت نہیں کی گئی۔ البتہ سرکاری طرف سے شریعت بل پیش ہوا۔ جو فی الجملہ غنیمت تھا۔ اور اکثریت کے بل بوتے پر پاس بھی ہو گیا۔ مگر اس کے نفع سے نقصان زیادہ رہا۔ وہ یہ کہ اس میں بعض ایسی خامیاں تھیں جو قطعاً قرآن پاک کے خلاف تھیں اور ان کی اصلاح کے لئے اپوزیشن اور آزاد ممبروں کی طرف سے ترمیمیں پیش کی گئیں جن کو بری طرح سرکاری اکثریت نے رد کر دیا۔ اور اسی طرح بعض شرعی بل اپوزیشن کی طرف سے پیش ہوئے ان کا بھی یہی حشر ہوا اگر اسمبلی میں پارٹی پوزیشن کا یہی حال رہا تو خطرہ ہے کہ اس کے اجلاس غیر سرکاری لحاظ سے بے فائدہ ہو کر نہ رہ جائیں۔

جو قوم ماضی سے سبق حاصل کر کے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش نہیں کرتی وہ کامیابی سے ہمکنار نہیں ہو سکتی

۲۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو کراری کوٹ تحصیل بھکر ضلع میانوالی میں جمعیۃ علماء اسلام کا جلسہ ہوا جس کی صدارت حضرت مولانا محمد سلیمان صاحب جلبانوی نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام بھکر نے فرمائی۔ اس جلسہ میں حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام میانوالی نے تقریر فرمائی۔ آپ نے حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا کہ اس وقت ہمارے ملک کے حالات بہت نازک ہیں ایک طرف بیرونی دشمنوں کا خطرہ ہے۔ دوسری طرف اندرونی دشمنوں کا۔ بیرونی دشمن ہمارے ملک کو لالچی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔ اندرونی دشمن مختلف ذریعوں میں ملک کی بنیادیں کھوکھلی کر رہے ہیں۔ ان حالات میں ہماری ذمہ داریاں بہت زیادہ ہیں۔ آج بھی اگر مسلمان خواب غفلت سے بیدار نہ ہوتے تو تباہی پر شیت کا شکوہ بے جا ہوگا۔ جو قوم ماضی سے سبق حاصل کر کے مستقبل کو سنوارنے کی کوشش نہیں کرتی، وہ کامیابی کے راستہ پر کبھی گامزن نہیں ہو سکتی۔ جمعیۃ علماء اسلام کے پروگرام میں وسعت ہے۔ یہ جماعت ایک طرف اسلام دشمن عناصر کی سرکوبی کرتی ہے تو دوسری طرف انتخابات میں نیک نمائندوں کو کامیاب کر کے ملک و ملت کی صحیح رہنمائی کرنا چاہتی ہے۔ بیرونی دشمنوں کے مقابلہ میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے صدر مملکت کو ایک لاکھ رضاکاروں کی پیش کش کی گئی ہے۔ اور آپ نے فرمایا کہ یہ دور جمہوریت کا ہے۔ جمہوریت اقتدار کا حق عوام کو سونپتی ہے وہ جسے چاہیں اقتدار کی مسند پر بٹھا سکتے ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ عوام کے ووٹوں کو آج تک سرمایہ داروں اور جاگیرداروں نے غلط طور پر استعمال کیا ہے۔ اس ملک میں اکثریت ان لوگوں کی ہے جنہیں بڑے لوگ بھیڑوں کی طرح ہانک کر لے جاتے ہیں اور اپنی اغراض کے مطابق ووٹ ڈلواتے ہیں۔ آج ضرورت ہے کہ ملک کا ہر باشندہ اپنے ووٹ کی اہمیت کو سمجھے اور اسے اسلام ملک اور قوم کے مفاد میں استعمال کرے۔

بدلِ اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

مفتی محمود صاحب کی مجاہدانہ پیشکش کا خیر مقدم

ٹل دار العلوم کے صدر اساتذہ مولوی محمد امین گل صاحب نے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر اسمبلی کی مجاہدانہ پیشکش کا خیر مقدم کیا اور کہا کہ درحقیقت ہمیں مغربی اقوام کی پُر فریب اور منافقانہ پالیسی سے احتراز کرنا چاہیئے اور ہمیں صرف اللہ کریم کی مبارک ذات پر کامل بھروسہ اور کلی اعتماد کرنا چاہیئے۔

تاریخ گواہ ہے کہ مسلمانوں کو جتنی تباہکاریاں ان چالاک اور مکار قوموں کی طرف سے پہنچی ہیں اور کسی سے نہیں پہنچی۔ اندلس میں اموی مسلمانوں کی سینکڑوں سالہ حکومت جس کا تاریخی نقشہ ڈاکٹر اقبال نے اپنے کلام میں اس طرح کھینچا ہے:۔

طارق چوں برکنارۂ اندلس سفینہ سوخت
گفتند کارِ تو بہ نگاہِ خرد خطا ست
دوریم از سوادِ وطن باز چوں رسیم
ترکِ سبب بروئے شریعت کجا روا ست
خندید دستِ خویش بہ شمشیر برد وگفت
ہر ملک ملکِ ماست کہ ملکِ خدائے ما ست

ان کا زوال ان عیسائی اقوام کی منافقانہ چالوں اور پُر فریب پالیسیوں سے ظہور میں آیا۔ اور مسلمانانِ اسپین کو آپس میں لڑا کر ختم کرا دیا۔ اسپین کے اس انقلابی دور کی ایک دردمند مسلمان عالم نے دردبھرا قصیدہ لکھ کر دنیائے اسلام سے اپیل کی۔ مگر کون تھا سننے والا۔

اس لئے مفتی محمود صاحب کی پیش کش کی روشنی میں مظلومین کشمیر کی استخلاص کے لئے مجاہدانہ اقدام کے بغیر اور کوئی طریقہ کار نہیں جس کو بروئے کار لایا جا سکے۔ بدیں وجہ ہم بھی مفتی صاحب کے بیان کی توثیق کرتے ہیں۔

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں کا دورہ

ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخاں نے ضلع کے غربی حصہ کا دورہ کیا۔ اور مندرجہ ذیل شہروں اور قصبوں میں تقاریر کیں اور لوگوں کو جمعیۃ کا رکن بننے پر آمادہ کیا اور بعض جگہوں پر انتخاب بھی عمل میں لایا گیا۔ آپ پہلے چوٹی زیریں گئے اس کے بعد چوٹی بالا میں گئے وہاں جمعہ پڑھایا پھر بستی جوگیانی میں تقریر کی اور انتخاب کے لئے تاریخ مقرر کی۔ ہر سہ مقامات پر کثیف کی وجہ سے لوگ جوق در جوق جمعیۃ کے رکن بن رہے ہیں۔

جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا

۹ دسمبر کو قریہ کڑ تحصیل سرگودھا میں جمعیۃ علماء اسلام سرگودھا کے زیر اہتمام اجتماع عام ہوا۔ حضرت مولانا قاری جلیل الرحمٰن صاحب رکن مجلس شوریٰ ضلع سرگودھا۔ سید فضل الرحمٰن شاہ صاحب رکن شوریٰ ضلع سرگودھا مولانا قاری عبد الشکور صاحب نائب امیر ضلع سرگودھا اور مولانا حکیم شریف الدین صاحب ناظم اعلیٰ ضلع سرگودھا نے اغراض ومقاصد جمعیۃ و حالات حاضرہ پر روشنی ڈالتے ہوئے وقت کی نزاکت کے باعث جمعیت کے جھنڈے تلے جمع ہونے کی تلقین کی لوگوں نے پورے اعتماد کا یقین دلایا جمعیۃ کا کام شروع ہو چکا ہے۔ حالات تسلی بخش ہیں۔

خوشاب میں ۸ دسمبر ۶۲ء کو جمعیۃ علماء اسلام کا ایک عام اجتماع ہوا جس میں حضرت مولانا صالح محمد صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام شہر سرگودھا اور حضرت مولانا قاری عبد الرحمٰن صاحب رکن مجلس شوریٰ ضلع سرگودھا نے شرکت فرمائی۔ مقررین نے اپنے مخصوص انداز میں اغراض ومقاصد جمعیۃ ارشاد فرمائے اور لوگوں کو جمعیۃ میں شامل ہونے کا مشورہ دیا ممبر سازی پہلے شروع ہو چکی ہے اور کام بڑی تیزی سے جاری ہے اللہ تعالیٰ مزید برکت کرے اسی طرح دیگر مقامات پر احسن طریقہ سے کام ہو رہا ہے

جمعیۃ علماء اسلام رحیم یار خاں کا جلسہ عام

رحیم یار خاں۔ بمقام غلہ منڈی رحیم یار خاں ۲۸ دسمبر شام بروز جمعہ بعد نماز عشاء جمعیۃ علماء اسلام کی طرف سے قرار پایا ہے۔ لہٰذا جملہ ارکان جمعیۃ لازمی طور پر ۲۸ دسمبر ۳۰ رجب بروز جمعہ نماز جمعہ نئی مسجد آ کر پڑھیں رات کو جلسہ عام ہوگا جس میں مولانا مفتی محمود صاحب اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی خطاب فرمائیں گے جس میں ارکین جمعیت کی شرکت ضروری ہے۔ دوسرے روز ۲۹ دسمبر یکم شعبان بروز ہفتہ باقی پروگرام تفصیل کا ہوگا جو کہ بعد نماز ظہر شام کو ختم ہوگا جملہ اراکین موسم کے مطابق کپڑا وغیرہ ہمراہ لاویں جگہ کا بندوبست ہم کریں گے۔

(ناظم دفتر)

احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

رقص و سرود کی محفلیں پاکستان میں سجانا اسلام سے صریح غداری ہے

(امیر جمعیۃ سرگودھا)

سرگودھا۔ ۱۷ دسمبر۔ امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع سرگودھا نے ۱۳ جنوری ۶۳ء کو جناح ہال سرگودھا میں فنون لطیفہ کی نرد بیگ کے سلسلہ میں ایک محفل کے انعقاد پر گہری تنقید فرمائی اور اس ناروا اقدام پر کڑی نکتہ چینی کی آیات قرآنی اور احادیث نبوی سے عورت کی آواز کو حرام ثابت کر کے فرمایا کہ جو لوگ اس پروگرام میں حصہ لیں گے۔ وہ سب فاسق اور بقول مولانا احمد علی لاہوری بدمعاش ہیں۔ یہ لوگ خدا کی گرفت سے کبھی نہیں بچیں گے اور ہمیشہ ہمیشہ خدا کے عذاب میں مبتلا رہیں گے آپ نے فرمایا کہ ایسے فحش پروگراموں کی سرپرستی حکومت خود کر رہی ہے اور ایسی رنگین محفلیں اس ملک میں سجانا صریح طور پر اسلام سے غداری ہے۔ نیز حال ہی میں سرگودھا میں سینماؤں میں زنانہ شو کے اجراء پر سخت نکتہ چینی کی اور اس کو بند کرنے کا مطالبہ کیا مفتی صاحب کی اس مؤثر تقریر کے بعد دو قرار دادیں پاس ہوئیں پہلی قرار داد امیر المجاہدین مولانا محمد اسحاق مانسہروی کی وفات پر تعزیتی قرار داد ہے اور دوسری انہی پر: گراموں کی بندش کے مطالبہ پر ہے۔

قرار داد نمبر ۱

عالم اسلام کے لئے عموماً اور مسلمانان پاکستان کے لئے خصوصاً یہ خبر سوہان روح ہوگی۔ کہ داعیان آزادی اور زمانہ خلافت کے علمبرداروں کی آخری نشانی حضرت مولانا محمد اسحٰق مانسہروی ہم کو داغ مفارقت دے کر اپنے ساتھیوں اور خلافت کے رہنماؤں کے ساتھ جوار رحمت میں جا بسے اللہ ان کی مغفرت فرما کر درجات عالیہ نصیب فرمائے اور ہم سب پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ ان کے نقش قدم پر چلنا نصیب فرمائے

(۲) عوام مسلمانوں اور حکومت پاکستان کے لئے نہایت ہی شرم کی بات ہے کہ وہ پاکستان جس کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ پر قائم ہوئی اور جس کی بنیاد مسلمانوں کا قیمتی خون۔ بیواؤں کی فریادیں۔ یتیموں کی آہیں۔ معصوم بچوں جوانوں بوڑھوں بزرگوں کی تڑپتی ہوئی لاشیں اور کنواریوں کی عصمتیں لٹیں پھر قومی اسمبلی نے پاس کر دیا کہ پاکستان سے فحاشی اور حیا سوز حرکات کا خاتمہ کر کے نعرہ پاکستان اور قیام پاکستان کا مقصد پورا کیا جائے۔ یعنی نفاذ قوانین اسلامی نگران بانوں میں سے کسی کا لحاظ کئے بغیر رقص و سرود کی محفلیں قائم ہو رہی ہیں اور ان کی سرپرستی حکومت خود کر رہی ہے سینماؤں میں زنانہ شو مستقل طور پر قائم کر کے عورتوں کا کاروبار بیدھڑک کیا جاتا ہے اور یہ سب کچھ اس ملک پاکستان میں بلکہ ۱۳ جنوری کو جناح ہال سرگودھا میں ہوگا۔ حالانکہ نعرۂ پاکستان کا مطلب کیا لا الٰہ الا اللہ کے موجد یہی مسٹر جناح تھے۔ گویا یہ ان کی روح کے ساتھ مذاق ہے اور زیادتی عذاب کا باعث ہے۔ لہٰذا مسلمانان سرگودھا خصوصاً اور مسلمانان پاکستان عموماً پر زور مطالبہ کرتے ہیں۔ کہ حکومت ایسی حرکات کی قطعاً اجازت نہ دے اور قومی اسمبلی کے اس فیصلہ پر عملی قدم اٹھا کر کروڑ مسلمانانِ پاکستان کے جذبات کا احترام کرے ورنہ حالات کی ذمہ داری خود حکومت پر ہوگی۔

مولانا اختر محمد صاحب کردگاپ (بلوچستان) کا کامیاب دورہ

کردگاپ۔ مولانا اختر محمد صاحب ساکن کردگاپ مدرسہ عربیہ دار التوحید نے مواضع دار الشیخ (۱) اصل (۲) کانک (۳) نیری (۴) مستونگ و مضافات مستونگ کا دورہ کیا جو بفضلہ تعالیٰ بڑا کامیاب رہا۔ یہ دورہ دس دن مکمل رہا اب دیگر مقامات کا دورہ کیا جائے گا

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں

ہفت روزہ ترجمان اسلام اور خدام الدین مقامی نیوز ایجنٹ صوفی بشیر احمد نیو مارکیٹ اور ہاکر بابا شہاب الدین سرہندی سے حاصل کریں۔ ترجمان اسلام میں خبریں۔ مراسلات اور اشتہارات کی اشاعت کے لئے شفیق لدھیانوی نمائندہ ترجمان اسلام سے رجوع کریں

مراسلات

مودودیت سے علیحدگی

مدیر محترم!

سلام مسنون - ترجمان اسلام کبھی کبھی پڑھنے کا اتفاق ہوتا رہتا ہے - جو خدمت دین اس کے ذریعہ آپ حضرات انجام دے رہے ہیں قابل تحسین ہے - حال ہی میں مودودیت سے علیحدگی اختیار کی ہے جس کا افشا اور اظہار بہت ضروری سمجھا کہ شاید خدا پاک دوسرے سادہ لوح مسلمانوں کو بھی اس کے دھوکا سے محفوظ فرما دے - لہٰذا اس کو بہت جلد شائع فرما کر مشکور فرمائیں -

مدت سے مودودی صاحب کے دام تزویر میں پھنسے رہے اور ان کی ناحق تعریف سے رطب اللسان رہے - ان کی ہمدردی اور تعاون ہر ممکن طریقہ سے کرتے رہے - ان کی بعض کتابوں کا سطحی نظر سے مطالعہ بھی کیا مگر حقیقت کو نہ پا سکے - ان کی اسلام اسلام کی پکار نے ہمیں دھوکا میں ڈال رکھا - اسی وجہ سے ان کے فارم بھی پُر کرتے کراتے رہے مگر مصداق ؎

سمجھے تھے جسے راہبر وہی راہزن نکلا

لیکن حضرت مولانا عبدالمعبود صاحب کے اس احسان عظیم کو ہم کبھی نہ بھولیں گے - جنھوں نے مودودی صاحب کے غیر اسلامی نظریات اور قرآن و سنت کے خلاف مضامین ان کی اپنی کتابوں سے دکھا کر ہم کو پھر راہ راست پہ لے آئے - جو شخص مسنون داڑھی کی جو کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی سنت ہے اس کو سخت ترین بدعت کہے - متعہ جیسے قبیح گناہ کو جائز قرار دے - شرعی سزاؤں کو ظلم کہے اور احادیث - تفاسیر اور فقہ اسلامی کے تمام ذخائر کو ناقابل عمل اور متروک سمجھے ظاہر ہے کہ وہ محمدی اسلام کا دعویدار نہیں - بلکہ اپنے من مانے اور خود ساختہ اسلام کو قلم کی سحر بیانی کے بل بوتے پر عوام کا انعام کو قائل کرانا چاہتا ہے - دعا ہے خدا ہر مسلمان کو ان کے اس دھوکے سے محفوظ فرمائے مولانا صاحب مذکور کی سعی سے الحمد للہ کہ وہاں کے ضلع راولپنڈی کے بہت سے احباب بھی ان کے دھوکا سے بچ گئے - چند اسماء درج ذیل - میر محمد حسین صاحب - راجہ رحمت علی صاحب - صوفی حسن دین صاحب راجہ محمد نواز خان صاحب چوہدری محمد اکرم ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول راولپنڈی

مودودیت سے بیزاری

محترم المقام - سلام مسنون -

ترجمان اسلام ۱۴ رجادی الثانی موصول ہوا منشی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم پڑھ کر گمراہی کے گڑھے میں گرتے گرتے آپ کی دعا و برکت سے بال بال بچ نکلا -

ہوا یہ کہ منشی صاحب نے کسی صاحب کے سوال کا جو جواب تحریر فرمایا ہے اس کو پڑھ کر دل میں خیال پیدا ہوا کہ ہمارے علماء خواہ مخواہ منشی صاحب کے پیچھے پڑ گئے ہیں - حالانکہ موصوف کا نظریہ شرعی سزاؤں کو ظلم کہنا حکومت کے خلاف ہے - جیسا کہ موصوف نے قرآن کریم میں افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کے حوالہ سے ثابت کیا ہے - جس وقت آگے پوسٹ مارٹم پڑھا تو توبہ استغفار کی اور علماء کرام کی شان میں جو گستاخ خیال پیدا ہوا تھا اس کی خدا تعالیٰ سے معافی مانگی - اب بالکل یقین ہو گیا کہ خدا کی قسم اس گمراہ شخص کی گمراہ کن تحریروں کو علماء کرام ہی سمجھ سکتے ہیں - بارگاہ رب العزت میں دست بدعا ہوں کہ خداوند کریم ہمارے علماء کرام کا ہمارے سروں پر تا دیر سایہ رحمت رکھے تاکہ ہر گمراہ فرقے کی دھجیاں بکھیرتے رہیں اور ہم نالائقوں کے ایمان کی ان ظالموں سے محفوظ فرماویں - آمین ثم آمین - اور ساتھ ہی اپنے تمام اکابر علماء کرام کی خدمت میں معافی کا خواستگار ہوں -

معافی کا طالب مختار اللہ رائپوری غفرلہ چک ۳۳۵ - ضلع لائلپور

مودودی بداخلاقی کا نمونہ

مدیر محترم!

میں حیران ہوں کہ یہ لوگ اسلام اسلام کس منہ سے پکارتے ہیں مورخہ یکم دسمبر ۱۹۶۲ء کا ایک واقعہ ملاحظہ فرمائیں رات کا وقت تھا تقریباً نماز عشاء سے ڈیڑھ گھنٹہ بعد ایک صاحب میرے پاس آئے کہنے لگے میں سرگودھا سے آیا ہوں اور جماعت اسلامی کا رکن ہوں اور ان کا دفتر اس وقت بند تھا معلوم ہوا ہے کہ جماعت اسلامی والے موتی مسجد میں جا چکے گئے ہیں - ہم نے عرض کیا کہ یہاں نہیں گئے آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے - آپ یہاں آرام فرما دیں صبح چلے جانا - لیکن انہوں نے کہا کہ ہم نے اجتماع میں ضرور شامل ہونا ہے اگر آپ ہمیں وہاں پہنچا دیں تو اچھا ہے ہم ان کے ساتھ ہو گئے - بیگ اٹھایا - وہاں لے گئے جہاں اجتماع ہو رہا تھا - مودودیوں کے ایک صاحب کچھ بیان فرما رہے تھے جن کے ساتھ میں گیا تھا انہوں نے مجھے مجبور کیا کہ آپ بیٹھ جاویں مگر ہمارے بیٹھتے ہی ایک صاحب انگریزی میں بولے کہ یہ آدمی خطرناک ہے گفتگو بند کر دیں - وہاں ایک عجیب منظر تھا جو انگریزی سے ناواقف تھے وہ لوگوں کی طرف دیکھنے لگ گئے کہ ان پر کیوں سکتہ کی بیماری آگئی اور جو انگریزی جانتے تھے وہ میری طرف دیکھنے لگ گئے کہ یہ کون خطرناک آگئے - میں خود حیران تھا کہ میں کہیں آدھی رات کو قبرستان میں تو نہیں آگیا اتنے میں ایک صاحب خان زمان بول اٹھے کہ چلو جی آپ کو پہنچا آئیں - مجھے دروازہ سے باہر کیا اور دروازہ بند کیا - مجھے انگریزی الفاظ یاد تھے میں نے آکر ایک صاحب سے ترجمہ کروایا تو مطلب نکلا کہ یہ آدمی خطرناک ہے گفتگو کو بند کر دو - یہ ان کا اخلاق ہے -

(نوٹ) یہ بزرگان دین کو معاف نہیں کرتے آپ کون ہیں (مدیر)

حکیم غلام مرتضیٰ قریشی خطیب جامع مسجد کوٹھہ میانوالی

اپنے عیبوں کی نہ کچھ فکر نہ کچھ پروا ہے غلط الزام بس اوروں پہ لگا رکھا ہے

مکرمی!

سہ روزہ ایشیا میں محمود الحسن صاحب کا خط نظر سے گزرا - موصوف جس مقصد کی وضاحت کرنا چاہتے تھے وہ خود اس میں الجھ کر رہ گئے اولاً تو وہ مولانا غلام غوث ہزاروی صاحب کے متعلق خطوط و مراسلات کی اشاعت کی کثرت سے اکتا گئے ہیں ثانیاً فتویٰ صادر فرمایا کہ تقاضہ عمر کی وجہ سے ان کا راہ راست پر آنا مشکل ہے ثالثاً یہ فرمایا کہ امت مسلمہ کی شیرازہ بندی اور اسلام کے اجتماعی مفاد سے انہیں دلچسپی اس لئے نہیں کہ وہ عرصہ تیس سال سے ایک سیاسی گروہ سے روحانی غذا حاصل کر رہے ہیں

وہ ایک غیر معروف شخصیت ہیں اور انہیں اپنے متعلق "حسن ظن" ہونے لگے گا اس لئے انہیں بار بار زیر بحث نہ لایا جائے -

اگر موصوف ان کے متعلق خطوط پڑھنا نہیں چاہتے تو وہ کیوں پڑھتے ہیں بہتر یہی ہوگا کہ وہ اپنے اندر دوسرے کی بات سننے کا مادہ پیدا کریں کیونکہ اسلام تو یہ کہتا ہے کہ انسان کو بردبار اور متحمل مزاج ہونا چاہیئے

ثانیاً اگر انہیں اسلام کے اجتماعی مفاد کا اتنا خیال تھا - وہ مولانا کی ذات پر کیچڑ نہ اچھالتے اور اس لفظی بحث میں پڑھنے کی بجائے کسی تعمیری کام کی طرف قدم اٹھاتے میں حیران ہوں کہ آج کل کے خود ساختہ ملاں لوگ جو کہ آپس کی نظریاتی جنگ میں گھبرے ہوئے ہیں اس کو چھوڑ کر پھیلتی ہوئی بے حیائی مغربی ذہنیت اور عیسائیت کا مقابلہ کیوں نہیں کرتے - آخر ایسی چیزوں سے کیا فائدہ ہے اور جو لوگ ان کے نظریات سے متفق نہ ہوں انہیں کافر گردان کر اس خوش فہمی میں کیوں مبتلا ہو جاتے ہیں کہ دین کے حقیقی ٹھیکیدار ہی ہیں اور وقت کے ایک بڑے تقاضے پورا کرنے کی سعی فرما رہے ہیں - آخر میں ان کی غیر معروف شخصیت کا اقرار کرتے ہیں اور خود ان سے اتنے خوف زدہ ہیں کہ ان کا قلم شعوری طور پر ان کے متعلق لکھنے پر مجبور ہو گیا اور جماعت اسلامی کو ایسی جماعت ثابت کرنے کی کوشش کی جس کا مقصد بھی سوائے کسی کو ہدف تنقید بنانے کے اور کچھ نہیں ہے -

اسعد سبحانی - بی - اے (فائنل) لاہور

تبدیلیٔ نام

مکرمی! میرا سابقہ نام لطاف پرویز تھا مگر چونکہ گلبرگ کے پرویز کی کافرانہ حرکات کی وجہ سے علماء نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے اس لئے میں نے اپنا سابقہ نام بدل کر کے اب الطاف ربانی رکھ لیا ہے - لہٰذا اب مجھے اس نام سے یاد کیا جائے -

حافظ محمد الطاف ربانی - جامع مسجد پٹوڑیاں چوک لوہاری منڈی - لاہور

ترجمان اسلام کو سہ روزہ کیا جائے

مکرمی ایڈیٹر صاحب - سلام مسنون -

ترجمان کے پچھلے شمارہ میں ایک مراسلہ بعنوان "ترجمان اسلام کو سہ روزہ کیا جائے" نظر سے گزرا ہمیں صاحب مراسلہ سے اتفاق ہے اور ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ جمعیت علماء اسلام کا ایک روزنامہ اخبار ہونا چاہیئے لیکن فی الحال ترجمان اسلام کو ہی سہ روزہ کر دیا جائے تاکہ جمعیت علماء اسلام کی کارروائیاں شائع ہو سکیں اس سلسلہ میں کاروباری حضرات کو آگے آنا چاہیئے اور زیادہ سے زیادہ ترجمان اسلام میں اشتہار دے کر اس کی مالی حالت کو مضبوط بنائیں تاکہ سہ روزہ ہونے کی صورت میں جو بار پرچہ پر پڑے وہ ہلکا ہو جائے

ملک محمد صدیق ناظم نشر و اشاعت جمعیت علماء اسلام - ٹوبہ ٹیک سنگھ

دینی مدارس

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا تبلیغی دورہ

۱۴ دسمبر ۱۹۶۲ء مدرسہ کی طرف سے

تبلیغی دورہ منعقد ہوا۔ پہلا جلسہ ۱۴ دسمبر بروز جمعہ شب کو سرائے عالمگیر ضلع گجرات شاہی جامع مسجد میں ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کے بعد حافظ محمد انور متعلم مدرسہ نے نظم پڑھی۔ اور مولانا غلام یحییٰ صاحب مدرس مدرسہ ہذا نے فرضیت زکوٰۃ کے موضوع پر ایک مدلل تقریر کی۔ ان کے بعد حضرت مولانا عبداللطیف صاحب مہتمم مدرسہ ہذا نے اہمیت خدمت دین بسیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم و صحابہ کا معیار حق ہونے کے بارے میں مفصل تقریر کی اور ضبع (؟) دین قرآن مجید دیا۔ اکابر دیوبند کے حالات بھی بیان کئے۔ جس سے سامعین بہت زیادہ متاثر ہوئے۔

دوسرا جلسہ ۱۵ دسمبر دن کو چوٹالہ ضلع جہلم میں منعقد ہوا۔ جس میں صوفی محمد حفیظ صاحب جالندھری نعت خوان نے اپنے مخصوص انداز میں حاضرین کو محظوظ فرمایا اور مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند بالاکوٹی امیر جمعیۃ علماء سرائے عالمگیر نے ولولہ انگیز تقریر سیرت اور اصلاح اعمال کے موضوع پر کی۔ بعد از نماز ظہر مولانا قاضی مظہر معین صاحب امیر جمعیۃ ضلع جہلم نے معراج النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر نہایت موثر انداز میں تقریر کی۔ آخر میں مولانا عبداللطیف صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء ضلع جہلم نے حقوق خدا و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک سیر حاصل تقریر کی اور علماء دیوبند کا تعارف کرتے ہوئے کہا کہ یہ لوگ صحیح اہل سنت والجماعت اور اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ حاضرین پر خاص اثر ہوا۔ اجتماع کثیر تھا اور مولوی عبدالغفور صاحب خطیب، چوہدری محمد یامین و محمد مقیم صاحبان نے دل کھول کر تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے آمین۔

تیسرا جلسہ بمقام خلاص پور ضلع جہلم میں منعقد ہوا جس میں مذکورہ سب حضرات نے شرکت کی۔ حاضری خاصی تھی۔ علماء کی تقریروں سے اور بالخصوص قاضی صاحب کی تقریر سے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ماسٹر صاحبزادہ صاحب اور ان کے برادر اور دیگر بعض احباب نے ہر طرح سے تعاون کر کے دلی ہمدردی کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص میں برکت عطا فرمادے آمین۔

سید نیک عالم شاہ صاحب تمام جلسوں میں انتہائی جانفشانی سے خدمات سرانجام دیتے رہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

جلسوں میں جمعیۃ علماء اسلام کی طرف بھی لوگوں کو متوجہ کیا گیا اور لوگوں نے تعاون کا وعدہ کیا۔ (حافظ محمد اسحاق ناظم مدرسہ)

مدرسہ صدیقیہ مستونگ کا سالانہ امتحان

مدرسہ عربیہ صدیقیہ جامع مسجد مستونگ کے سالانہ امتحان مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۶۲ء کو ہوا بحمداللہ بخوشی سال تمام ہوا۔ امتحان سے فارغ ہونے کے بعد مدرسہ عربیہ صدیقیہ کے طلباء نے اراکین مدرسہ و معززین شہر کو چائے کی پرتکلف دعوت دی۔ مدرسہ عربیہ کے صدر مدرس حضرت مولانا قاری عزت اللہ صاحب نے طلبہ کی طرف سے معززین و اراکین حضرات کی دین دوستی و مدرسہ کے ساتھ مالی تعاون کا شکریہ ادا کیا اور امید ظاہر کی کہ آئندہ سال بھی اسی طرح اپنی دین دوستی کا ثبوت دیں گے خصوصاً جناب خلیفہ عبدالرزاق صاحب و جناب ارباب غلام حیدر صاحب و سید دین محمد شاہ صاحب کا شکریہ ادا کیا۔ اخیر میں اراکین کے احسانات کو سراہا۔

حضرت مولانا محمد صاحب انوری جامعہ کریمیہ میں

مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز بدھ سراج السالکین حضرت مولانا محمد صاحب انوری مدظلہ جامعہ کریمیہ کمالیہ میں تشریف لائے آپ نے مدرسہ کا معائنہ فرمایا۔ تعلیم اور نظم و نسق دیکھ کر بہت متاثر ہوئے مسجد کریمیہ اور مدرسہ کی ترقی و بقاء اور جملہ اراکین کے لئے حضرت نے دعا فرمائی اور مدرسہ کے بارے میں اپنی رائے گرامی قلمبند فرمائی "حاجی اللہ بخش صاحب مہتمم مدرسہ اور مولانا محمد اقبال صاحب اول مدرس کی حسن کارکردگی سے مدرسہ کو عالیشان ترقی نصیب ہوئی ہے۔ کافی تعداد میں طلبہ داخل ہیں۔ تمام نظم و نسق بہترین اسلوب پر ہو رہا ہے۔ اہل اسلام کو چاہیئے کہ ایسے غریب مدرسہ کو ترقی دے کر فلاح دارین حاصل کریں۔ حدیث شریف میں ہے "اعمال کا دار نیات پر ہے"۔ قرائن سے پتہ چلتا ہے کہ یہاں خلوص نیت سے کار دینی کا بیڑا اٹھایا گیا ہے"۔ تمام اہل اسلام کا فرض ہے کہ مدرسہ کی ترقی و بقاء کے لئے سعی کریں اور درمے قدمے سخنے امداد فرما کر سعادت دارین حاصل کریں۔ (مہتمم مدرسہ)

شائقین علم کیلئے خوشخبری

تمام شائقین قرآن مجید کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ مولوی محمد انور بن الحاج حضرت مولانا شیر محمد صاحب مفسر قرآن تائبی ۲۸ رجب المرجب ۱۳۸۲ھ سے آخر رمضان المبارک تک دورہ قرآن مجید اور ساتھ علم تجوید کے لئے بھی ایک بڑے ماہر قاری قرآن مجید کو مقرر کیا گیا ہے۔ سندھ کے مشہور مدرسہ انوار العلوم تائب ضلع سکھر میں پڑھائیں گے لہٰذا اشائق حضرات اس نعمت عظمیٰ سے بہرہ مند ہونے کے لئے مدرسہ انوار العلوم میں داخل ہو جائیں۔ قرآن مجید قلم دوات طعام و قیام وغیرہ کا انتظام از جانب مدرسہ انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔ شرکت کرنے والے حضرات اطلاعی کارڈ ارسال فرما کر مشکور فرمائیں تاکہ ان کا نام داخل رجسٹرڈ کیا جائے۔ موسم کے مطابق بسترہ کا انتظام خود فرماویں۔

حاجی عبدالحکیم محمد معروف سرپرست مدرسہ عربیہ اسلامیہ مدرسہ انوار العلوم تائب گوٹھ متصل نہر شاخ سومرکر تحصیل

مدرسہ شمس العلوم بستی مولویاں تحصیل رحیم یار خاں میں دو ماہ کا قرآت

بستی مولویاں مدرسہ شمس العلوم میں یکم شعبان سے ۲۷ رمضان المبارک زیر نگرانی امیر القراء قاری فتح محمد صاحب پانی پتی، دورہ قرآن و قرآت ہوگا۔ دو ماہ کے عرصہ کا خوردونوش کا خرچ مدرسہ کے ذمہ ہوگا۔ پہنچنے کا راستہ اسٹیشن رحیم یار خاں سے اتر کر لاہور پیر جانے والی بس پر سوار ہو کر شاہی چوبان اتریں۔ مدرسہ ایک میل کے فاصلہ پیادہ لاری سے غرباً واقع ہے۔ (ناظم)

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد اسحٰق صاحب کا تعزیتی جلسہ

رحیم یار خان۔ حضرت مولانا محمد اسحاق صاحب مانسہروی کی وفات سن کر رحیم یار خاں شہر میں متعارف لوگوں نے سخت افسوس کا اظہار کیا۔ حضرت مولانا غلام ربانی صاحب مہتمم مدرسہ جامعہ حنفیہ نے مولانا مرحوم کے لئے ختم قرآن شریف لبطور ایصال ثواب پڑھایا۔ اور جمعہ کے دن حضرت مرحوم کے حالات پر مفصل روشنی ڈالی اللہ تعالیٰ حضرت کے پسماندگان اور آزادی کے رفیقوں کو صبر جمیل عطا فرمائے اور قبر کو بقعۂ نور بنائے۔

مدرسہ اسلامیہ صادقیہ عباسیہ منچن آباد ضلع بہاولنگر کا سالانہ جلسہ

مورخہ ۲۴، ۲۵، ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۸۲ھ کو منعقد ہو رہا ہے مغربی پاکستان کے مشاہیر علمائے کرام وعدہ فرما چکے ہیں۔ شائقین حضرات تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

(از مہتمم مدرسہ)

مدرسہ فرقانیہ مدنیہ۔ راولپنڈی

اہلسنت کی معیاری درسگاہ ہے جس میں پاکستان و ملحقہ قبائل کے طلباء اور تشنگان علوم اسلامیہ سیراب ہوتے ہیں۔ یہ مدرسہ راولپنڈی میں واحد ادارہ ہے۔ جو اپنی نیک نامی حسن کارکردگی اور اراکین کی بے لوث خدمات کی وجہ سے روز افزوں ترقی کے منازل طے کر رہا ہے اب مدرسہ فرقانیہ مدنیہ کی عمارت زیر تعمیر ہے جو تین منزلہ ہوگی اور اس میں پانچ صد طلباء کی رہائش و تعلیم کا انتظام ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مدرسہ ہذا کو آپ کی امداد کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوہ نور (؟) راولپنڈی میں تشریف لاکر مدرسہ کا معائنہ فرماویں آپ دیکھ کر مسرور ہوں گے۔ یہ مدرسہ ایک یادگار اور اپنے معاونین کی طرف سے صدقہ جاریہ ہوگا۔ چند اہل خیر حضرات نے مدرسہ کے کمرے بنوانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ آپ سے بھی مخلصانہ اپیل ہے کہ اینٹ۔ سیمنٹ۔ بجری لکڑی یا نقد سے مدرسہ کی تعمیر میں حصہ لیں۔ نیز صدقات۔ زکوٰۃ۔ کپڑے۔ سبزی اور اجناس خوردنی وغیرہ طالب علموں پر خرچ کر کے اپنے لئے ذخیرۂ آخرت بنائیں۔ خط و کتابت و ترسیل زر کا پتہ:۔ (مولانا) عبدالحکیم (صاحب) نقشبندی خطیب و مہتمم مدرسہ فرقانیہ مدنیہ بوہڑ بازار (؟) گوالمنڈی راولپنڈی

مدرسہ جامعہ حنفیہ مدنیہ کا سالانہ امتحان

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ (نامہ نگار) مدرسہ جامعہ حنفیہ مدنیہ کے مہتمم مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے بتایا ہے کہ مدرسہ ہذا کا سالانہ امتحان ۵ اشعبان کو شروع ہوگا اور مولانا موصوف صاحب حیثیت افراد سے اپیل کی ہے کہ وہ مدرسہ ہذا کی جو شیخ الاسلام استاذ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار کے طور پر قائم ہے کی زکوٰۃ و صدقات سے ہر ممکن مدد کریں۔

وقف کے بارے میں حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی کا صوبائی اسمبلی میں سوال

۵ دسمبر کو حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے مندرجہ ذیل سوال کیا ہے۔

مولانا غلام غوث صاحب:- کیا حکومت یہ بتا سکے گی کہ مساجد کی حالت بہت خستہ ہے اور بعض خانقاہیں گندے نالوں پر ہیں اس کا کیا انتظام کیا گیا ہے۔ اور جو وظائف تعلیم دنیوی حاصل کرنے کے لئے باہر جانے والوں کو دئے جاتے ہیں وہ واقف کی مرضی کے مطابق ہے اور مینیجروں کو جو ہزاروں روپے تنخواہیں دی جاتی ہیں کیا وہ اسلام اور واقف کی مرضی کے مطابق ہے۔

وزیر قانون (شیخ خورشید احمد)۔ معزز ممبر نے جو ضمنی سوال پوچھا ہے۔ اس میں چار پانچ سوال ہیں۔

جہاں تک آمدنی کا تعلق ہے جو وقف سے تعلیم کے لئے حاصل کی جاتی ہے۔ وہ ان مقاصد پر استعمال کی جاتی ہے جو واقف نے بیان کئے ہیں یا جن پر اس وقف سے حاصل شدہ آمدنی خرچ ہوتی ہے یا جو اسلام کے مطابق ہیں۔ جہاں تک وظائف کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں یہ اسلام کے مطابق ہے کہ تعلیم میں ان لوگوں کی مدد کی جائے۔ جو تعلیم حاصل کرنے کے لئے مالی امداد کے مستحق ہیں۔ جہاں تک جائیداد کے متعلق انتظام کا تعلق ہے معزز ممبر نے ایک سوال پوچھا ہے جس کا جواب بالتفصیل بتا دیا گیا ہے کہ ان جائیدادوں کے متعلق کیا کارروائی کی گئی ہے۔ جہاں تک مینیجروں کی تنخواہوں کا تعلق ہے وہ اس ایکٹ کے مصارف میں شامل ہے۔ جہاں تک دوسرے مینیجروں کا تعلق ہے اور ایسے لوگوں کا تعلق ہے جو اس ایکٹ پر عمل کرنے کے لئے ملازم رکھے گئے ہیں ان کی تنخواہ کسی طرح بھی زیادہ نہیں ہیں۔

جہاں تک معزز ممبر کے اس سوال کا تعلق ہے مجھ کو اس کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مگر اس وقت میں صرف یہی عرض کر سکتا ہوں کہ اس وقف کی آمدنی واقف کے مقاصد پر استعمال ہو رہی ہے اور اسلام کے عین مطابق ہے۔

مولانا غلام غوث صاحب: کیا جناب ممبر یہ جانتے ہیں کہ واقف جو مساجد اور دوسری درگاہوں کے لئے وقف کرتے ہیں ان کا مقصد تعلیم سے دینی تعلیم ہوتا ہے یا ان کا مقصد کسی اور تعلیم سے ہوتا ہے جیسے کہ تعلیم حاصل کرنے کے لئے ولایت بھیجے جاتے ہیں۔ یہ تو واقف کے اغراض کے بالکل منافی ہے۔

وزیر قانون (شیخ خورشید احمد)۔ جہاں تک معزز ممبر کے اس سوال کا تعلق ہے یہ اوقاف کا محکمہ ایک خاص قانون کے مطابق کام کرتا ہے اور اس قانون کی دفعہ ۱۱ اور ۱۲ میں مکمل طور پر وہ چیزیں بیان کر دی گئی ہیں جنہیں باہر تعلیم حاصل کرنے والے طالب علموں کو تعلیم حاصل کرنے کے لئے امداد دی جا رہی ہے۔ یہ آمدنی رفاہ عام کے دوسرے کاموں پر بھی خرچ ہو رہی ہے اور کسی طرح بھی ایسے مقاصد پر نہیں خرچ ہو رہی ہے۔ جو اسلام کے منافی ہیں اور کسی جگہ بھی ہم نے واقف کی ہدایات سے انحراف نہیں کیا ہے۔ لیکن جو آمدنی ان مقاصد کے علاوہ بچتی ہے اسے رفاہ عام کے کاموں پر استعمال کیا جاتا ہے اور دفعہ ۱۱ کے مطابق ناظم اعلیٰ کو یہ اختیار ہے کہ وہ اس رقم کا استعمال کرنے کے لئے ایک اور اسکیم بنائے اور دفعہ ۱۲ صاف طور پر یوں ہے۔ (انگریزی میں قانون پڑھ کر سنایا)

جن مقاصد پر یہ رقم خرچ ہو رہی ہے وہ کسی صورت سے بھی اسلام کے زریں اصولوں کے خلاف نہیں ہے اور اگر معزز ممبر کو یہ خیال ہے کہ بچوں کو تعلیم دینا اور ان کو مدد کرنا اسلام کے منافی ہے تو فی الحال ان کی رائے سے حکومت اتفاق نہیں کرتی۔

مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی:- جناب معزز وزیر قانون صاحب نے فرمایا ہے کہ تعلیم اس سلسلہ میں شامل ہے۔ ہم ان کی بات ماننے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن یہ سوال تعلیمی نہیں۔ شریعت اور قانون کبھی اجازت نہیں دے سکتے کہ کسی شخص کی جائیداد کو اس کی مرضی کے خلاف استعمال کیا جائے یعنی جس نیت سے جائیداد وقف کی جائے وہ پوری ہو۔ سجادل، ٹھٹھہ ضلع میں لاکھوں کی جائیداد وقف ہے لیکن اس کی آمدنی غلط استعمال ہو رہی ہے اور عربی مدرسہ کو بالکل محروم کر دیا گیا ہے۔

ناظمین

خط و کتابت میں چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

علماء حق کی جانی قربانیوں کی بدولت ہی ہم تک صحیح اسلام پہنچا

عائلی قوانین قرآن حدیث کے سراسر خلاف ہیں

ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ مولانا محمد عمر لدھیانوی خطیب جامع مسجد غلہ منڈی و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ نے جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج چاروں طرف سے اسلام پر طرح طرح کے حملے ہو رہے ہیں نئ زائیت پرویزیت۔ علیمائیت اور بہائیت نے اسلام کو ختم کرنے کے لئے نئے نئے ہتھکنڈے اختیار کر رکھے ہیں اور بھولے بھالے مسلمانوں کو ورغلا کر حلقہ اسلام سے نکال رہے ہیں۔ جو اسلام علماء حق کی قربانیوں سے ہم تک پہنچا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس کی حفاظت کے لئے فروعی اختلافات کو ختم کر کے دوسری قوتوں کا مردانہ وار مقابلہ کریں اور علماء حق کی قربانیوں کو رائیگاں نہ ہونے دیں اگر ہم اسی طرح فروعی اختلافات میں ہی جکڑے رہے تو باطل قوتیں برسر اقتدار آ کر اسلام کو مٹانے کی کوشش شروع کر دیں گی۔ اور اگر باطل جماعتیں برسر اقتدار آ گئیں تو مسلمانوں کا نام تک دنیا سے ختم ہو جائے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم باطل فرقوں اور اسلام دشمن افراد کے باطل پروگراموں کو ختم کرنے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بنیں ملک میں یہی ایک جماعت ہے جو صحیح معنوں میں اسلام اور ملک و ملت کی خدمت کر رہی ہے بحمداللہ کا شکر ہے کہ اس وقت اسمبلیوں میں بھی دین محمدیؐ کی آواز اٹھانے والے ممبران موجود ہیں۔ ہم یہ اعلان کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ عائلی قوانین قرآن و حدیث کے خلاف ہیں۔ اسلامی قوانین اور شریعت محمدیؐ کے بغیر ملک میں ہمیں امریکہ یا برطانیہ سے درآمد کیا ہوا کوئی قانون منظور نہیں ہوگا۔ زندگی کے آخری سانس تک غیر اسلامی قوانین کی ہم مخالفت کرتے رہیں گے آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ ملک میں اسلامی قوانین کے نفاذ کے لئے آپ سب لوگ جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بنیں۔

شعائر اسلام شریعت محمدیؐ اور احکام قرآنی کو اپنائے بغیر ملک و ملت کی بقا ناممکن ہے

ملک میں اسلامی انقلاب لانے کیلئے جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بننا ضروری ہے

ٹوبہ ٹیک سنگھ (نامہ نگار) گذشتہ ہفتہ حضرت مولانا عبیدالقادر قاسمی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام ضلع ملتان سرگودھا ڈویژن کے جماعتی دورہ پر تشریف لائے۔ اس دورہ کے دوران آپ نے کمالیہ۔ جھنگ اور ٹوبہ ٹیک سنگھ کے اراکین جمعیت سے خطاب کیا۔ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں اراکین کا ایک اجلاس زیر صدارت مولانا محمد یوسف لدھیانوی امیر جمعیۃ علماء اسلام ٹوبہ ٹیک سنگھ منعقد ہوا۔ تلاوت کلام اللہ کے بعد حضرت مولانا عبیدالقادر قاسمی اراکین جمعیۃ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پیدائش آدمؑ سے قیامت تک کے لئے یہ ایک قانون بن چکا ہے کہ ہر دور میں دو جماعتیں رہیں گی۔ ایک رحمٰن کی اور ایک شیطان کی۔ شیطانی جماعت نے ہر دور میں جماعت حقہ کی مخالفت کی ہے لیکن اس کے باوجود جماعت حقہ، اللہ کا پیغام اولاد آدم تک پہنچاتی رہی ہے اور اسی طرح یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔ دور یہ اسلام کی شان رہی ہے کہ جس جماعت نے بھی اسلام کی مخالفت کی وہ خود ختم ہو کر رہ گئی۔ گذشتہ تاریخ کے اوراق پلٹ کر دیکھیں کہ کس طرح مخالفین اسلام کی نسلیں تباہ و برباد ہوئی ہیں۔ ان کے ملکوں، شہروں، بستیوں اور انسانوں کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ ہماری اور ہمارے ملک کی بقاء اسی میں ہے کہ ہم شعائر اسلام شریعت محمدیؐ اور احکام قرآنی کو اپنائیں۔ ورنہ ہم دوسری قوموں کی طرح نیست و نابود ہو کر رہ جائیں گے اور آنے والی نسلوں کو ہماری تاریخ کا نشان تک نہیں ملے گا۔ آپ نے اپیل کی کہ فروعی اختلافات کو ختم کر کے ملک میں اسلامی انقلاب لانے کے لئے جمعیۃ علماء اسلام کے ممبر بنیے جب تک ہمارے ذہن تبدیل نہیں ہوں گے اس وقت تک اسلامی انقلاب نہیں آ سکتا۔ پہلے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنے ذہنوں کو اسلامی سانچے میں ڈھالیں۔ دعا کے ساتھ اجلاس ختم ہوا۔

خریدار حضرات وی۔ پی واپس نہ کریں اس سے ایک دینی ادارہ کو نقصان پہنچتا ہے۔

جمعیۃ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیۃ علماء اسلام تھرپارکر

۱۰ جمادی الآخر ڈھورو نارو دفتر میں جمعیۃ علماء تھرپارکر کے اراکین کا اجلاس ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔

صدر ۔ جناب مولانا محمد اسحاق صاحب مہتمم مدرسہ دارالفیوض حاجی عالم بلی تحصیل عمرکوٹ تھرپارکر

نائب صدر ۔ جناب مولانا سید صغر علی شاہ کھاراڑو

ناظم اعلیٰ ۔ جناب مولوی عزیز اللہ صاحب ڈیپلو

معین ناظم ۔ جناب مولوی میاں احمد صاحب

مفتی اعظم ۔ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب

نائب مفتی ۔ جناب مولانا مولوی عبدالسمیع صاحب

ناظر ۔ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب ۔ چھور

محاسب ۔ حضرت مولانا مولوی محمد سعید صاحب صدر بدین

خزانچی ۔ جناب مولانا حاجی عبدالرحیم دل صاحب

امیر المجلس ۔ جناب مولوی حاجی عبدالرحمٰن جیکھر

دو نمائندہ برائے مرکزی جمعیۃ

حکیم مولوی نور محمد صاحب ۔ مولانا عبدالسمیع صاحب

اراکین مجلس عاملہ

جناب مولانا شیر محمد صاحب حقانی ۔ پاندھو

" " حاجی عبدالعزیز صاحب ۔

" " حاجی الہ بخش صاحب جیلیھ

" " محمد رحیم دل صاحب ۔ کنری

" " شہاب الدین صاحب چھاچھرو

" " عبدالرحیم صاحب ۔ چینھر ۔

" " دین محمد صاحب ۔ ماہارو

" " محمد صدیق صاحب میرپور خاص

" " عبدالکریم صاحب ۔ بوگھری

" " محمد صاحب مدرس مدرسہ حسین آباد

" " حبیب اللہ صاحب ۔ چونرو

جملہ اراکین مجلس عاملہ ۲۲ مقرر ہوئے

گنج مغل پورہ (لاہور) میں جمعیۃ کا انتخاب

۱۷ دسمبر ۔ گنج مغلپورہ اور دھرم پورہ کے معززین کی ایک میٹنگ زیر صدارت مولانا محمد اسحاق صاحب ہوئی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا

امیر ۔ چوہدری نیاز احمد صاحب

ناظم ۔ مولوی عبدالغفور صاحب

سالار ۔ چوہدری محمد خلیل صاحب

خازن ۔ چوہدری محمد اسلم صاحب

نیز مولانا محمد اسحاق صاحب باغبانپورہ کے کنوینر تجویز ہوئے ۔ وہاں وہ جمعیۃ کا کام کریں گے ۔

شہر گھڑی خیرہ میں جمعیۃ کا انتخاب

شہر گھڑی خیرہ ۔ ضلع جیکب آباد سندھ میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں گرد و نواح کے جمعیۃ کے کارکنوں نے شرکت کی خصوصاً میر صبح صادق صاحب ناظم جمعیۃ ضلع جیکب آباد مولانا غلام رسول صاحب ناظم اور مولانا تاجری صاحب نے شرکت کی ۔ اجلاس میں جمعیۃ کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی گئی اور اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر ۔ جناب مولانا نصر اللہ صاحب ٹھکا پوری

ناظم ۔ جناب حاجی شاہ محمد صاحب ۔

خازن ۔ جناب حافظ ظہور احمد صاحب ۔

کمالیہ میں جمعیۃ علمائے اسلام کا قیام

کمالیہ ۔ ۵ دسمبر کو مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی جمعہ کو کمالیہ تشریف لائے ۔ انہوں نے ضرورت احیائے دین کے موضوع پر مدلل خطاب فرمایا ۔ اور ہر طرح سے جمعیۃ علماء اسلام کو مضبوط کرنے کی اپیل کی ۔ بعد ازاں ان کی موجودگی میں جمعیۃ علمائے اسلام کا انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

صدر ۔ میرزا الطاف حسین صاحب

ناظم ۔ حاجی غلام رسول صاحب انصاری

خازن ۔ جناب حامد محمود صاحب

سالار ۔ میاں فضل محمد صاحب بزاز

مجلس عاملہ کا انتخاب بعد میں کیا جائیگا

ایک قابلِ تقلید مثال (از نامہ نگار علاقہ منتقل)

تحصیل رحیم یار خان ۔ کنوینر کمیٹی بستی مولویاں نے ہفتہ مجبر ۱۵ رجب ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۳ دسمبر تا جمعرات ۲۱ رجب مختلف مقامات کا تبلیغی دورہ کیا ۔ جس میں مولانا امین اللہ صاحب اور مولانا شریف اللہ اور حاجی منظور احمد صاحب نے اپنے سفر خرچ پر جمعیۃ کی پندرہ شاخیں تحصیل کے قابل تقلید مثال قائم کر دی ہے ۔

نام جمعیت	نام امیر	نام ناظم
تاج گڑھ	حاجی منظور احمد صاحب	عبدالواحد صاحب
بستی شیوایاں	چوہدری عمر دین صاحب	چوہدری عبدالغنی
چک ۷۸	میاں عبدالرحمان صاحب	محمد علی صاحب
محمد پور	حاجی فضل احمد	محمد اسماعیل صاحب

نائب امیر غلام نبی صاحب

• بستی چاہ والہ ۔

امیر ۔ میاں قائم دین و نظام الدین صاحب

نائب امیر احمد یار ۔ ناظم اعلیٰ حافظ خدا بخش

• بٹ پھواڑاں ۔

امیر ۔ مولوی غلام قادر صاحب ۔

نائب امیر ۔ منشی رحیم بخش صاحب

ناظم ۔ جناب کمال دین صاحب

• کوٹ شریف آباد

امیر ۔ مولانا عبدالرحیم صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ مولوی محمد یوسف صدیق صاحب

• راجن پور مدرسہ اشاعت القرآن

امیر ۔ مولانا عبدالستار صاحب

ناظم اعلیٰ ۔ مولوی غلام حسین صاحب

• بستی گھیلاں ۔

امیر ۔ مولانا محمد عثمان امیر ۔

ناظم اعلیٰ ۔ مولانا احمد دین ۔

• بستی راجن پور خورد

امیر مولانا عبدالقادر صاحب

نائب امیر ۔ مولانا محمد موسیٰ صاحب

• بستی جبلوا ۔

امیر ۔ جناب حاجی جمال دین صاحب ۔

ناظم ۔ جناب محمد دین ناظم ۔

• کھل وزیرہ ۔

امیر ۔ جناب مولانا غلام محمد صاحب صوفی

ناظم اعلیٰ ۔ مولوی غلام محمد صاحب ۔

• کرہ اسلام آباد ۔

امیر ۔ حاجی شوکت علی صاحب

ناظم ۔ جناب دین محمد صاحب

• بستی مولویاں ۔

امیر ۔ مولوی شریعت اللہ صاحب

(باقی انتخاب بعد)

خوشاب میں جمعیۃ علمائے اسلام کا انتخاب

امیر ۔ حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب ۔

نائب امیر ۱ ۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب

" ۲ ۔ الحاج استاد حافظ غلام مصطفیٰ صاحب

ناظم اعلیٰ حکیم عصمت اللہ صاحب

نائب ناظم ۔ مولانا نور السلام صاحب

خزانچی ۔ الحاج حافظ فیض محمد صاحب

سالار ۔ محمد بخش صاحب

بستی ارائیں میں جمعیۃ علماء اسلام کا انتخاب

بستی ارائیں میں جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا احمد بخش صاحب منعقد ہوا ۔ صوفی اللہ دسایا صاحب ناظم جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازی خان صاحب نے جمعیۃ کے اغراض و مقاصد بیان کئے ۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب ہوا ۔

امیر ۔ مولانا احمد بخش صاحب

نائب امیر ۔ مولوی عبدالخالق صاحب

ناظم ۔ مولوی محمد سعید صاحب

نائب ناظم ۔ مولوی اللہ بخش صاحب

خازن ۔ جناب اللہ دسایا صاحب

سالار ۔ مولوی نور محمد صاحب

جمعیۃ علماء تعلقہ چھاچھرو کا جدید انتخاب

۱۵ دسمبر کو قریہ کبنار تعلقہ چھاچھرو میں زیر صدارت مولوی محمد عمر صاحب جمعیۃ کے اراکین کا اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا

امیر ۔ مولانا مولوی شہاب الدین صاحب

نائب امیر " " عبدالرحیم صاحب ۔

ناظم ۔ " " ہدایت اللہ صاحب

نائب ناظم ۔ جناب قاضی محب سموں ۔

محاسب ۔ جناب مولانا مولوی غلام محمد صاحب ۔

ٹیلیفون نمبر ۷۷۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمان اسلام

لاہور

نگران: حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

جمعہ ۲۸ ربیع الثانی سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۸ ستمبر سنہ ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۳۹

...کری رجحان

...عظمت و سربلندی کا پتہ اس بات سے لگایا ...کہ اس قوم کا ذہنی رجحان کیا ہے؟ اور ...دماغ کس فکر کا محور و مرکز ہے۔ نیز قومی ...غنائے کمال کیا ہے؟

...معیار اور اس اصول و قواعد کے ...عظیم کے دس کروڑ مسلمانوں کے ذہنوں ...اور طریقہ کار دیکھتے ہیں۔ تو سراسر ناکامی ...تی ہے۔ پاکستان کا ہر خیر خواہ جس کو وطن عزیز ...نصب العین سے دلچسپی ہے۔ وہ اسے محسوس ...رہ سکتا۔

...یہی حقیقت ہے کہ ہمارے ملک کی نوے ...کا ذہن تماشائی ہو کر رہ گیا ہے ہمہ وقت ...تنزل کے سوچ وبچار میں مستغرق اور کرکٹ ...کے تبصرہ میں صرف ہوتا ہے۔ چنانچہ ...اخبار دں اور لوگوں میں ہاکی ٹیم کی کامیابی ...ہے۔ گویا ہماری بین الاقوامی ترقی کا زینہ ...ئے ہیں۔

...کہانی میں چلے جائیے۔ آپ کو یہی موضوع ...ے گا۔ زندگی کے ہر شعبہ میں اس ذہن کی پرورش ...اور معیاری اصولوں پر کام کیا جارہا ہے۔ ادب ...ادب" کے نام پر اس ذہن کو "فدا کردوں" کی ...تقویت دی جارہی ہے اور فنون لطیفہ میں ثقافت" ...رجحان کی ضرورت واہمیت عملی طور پر دکھائی ...اور جب کبھی ملک پر کوئی مصیبت سیلاب یا کسی اور ...ہوتی ہے، تو ہم ان مصیبت زدوں کی امداد ...خیال اور دل ودماغ کی ان عیاشیوں کو ہی کام میں لاتے ...افسوس کے ساتھ یہ عرض کئے دیتے ہیں۔ کہ ...کے عوض وجود میں آتے ہی جو ذرائع استعمال ہیں

(باقی کالم ۳ کے نیچے)

قومی عظمت

قوموں کی چند خصوصیات ہوتی ہیں جن کی وجہ سے وہ دیگر اقوام سے متمیز ہوتی ہیں۔ لباس۔ زبان۔ معاشرہ اور مذہب۔ جو قوم اپنی خصوصیات چھوڑ دیتی ہے وہ صفحہ ہستی سے مٹ جاتی ہے! اپنے صحیح معاشرے اور صحیح اوضاع واطوار اور سچے دین پر پختگی سے قائم رہنا ہی کسی قوم کی عظمت وصلابت کا پتہ دیتا ہے۔

آج پندرہ برس ہونے کو آئے ہیں۔ مگر ہم اسی ذہنی غلامی سے وابستہ اور اسی تقلید کی دلدل میں پھنسے جارہے ہیں۔ یہ اسی لئے کہ ہم اب تک ذہنی طور پر برطانیہ کے غلام ہیں۔ زندگی کے ہر شعبہ میں انگریزوں کی روایات کو اس طرح رائج کر رکھا ہے۔ گویا کہ ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ ہمارے اکثر مسلمان بھائیوں نے ان شعائر کو اس قدر اپنایا اور دن رات اس تقلید میں ایسے سرگرم ہیں۔ کہ انگریزوں کے ریکارڈ بھی مات کر دیتے ہیں۔

اس واضح زبان وخسران کو دیکھتے ہوئے بھی ہم اسقدر غافل اور سست ہیں۔ کہ ہم نے اب تک نہ تو اپنی زبان کو کوئی درجہ دے رکھا ہے۔ اور نہ معاشرتی لحاظ سے رویہ بدلا ہے اور نہ ہی اپنی مذہبی روایات کو بروئے کار لانے کی طرف مثبت قدم اٹھایا ہے۔

آزادی ملنے کے بعد بھی ہم نے غیر ملکی یادگاروں کو سینے سے لگایا ہوا ہے۔ ہماری قومیت کا تقاضا ہے۔ کہ ہم جلد از جلد ان یادگاروں سے اور معاشرتی، لسانی اور ذہنی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے کوشش کریں۔

ہمارے اسلاف کی سربلندی اور ان کے قومی وقار کی واضح وجہ یہی تھی کہ ان کی زندگی کے ہر شعبہ میں قرآن حکیم کے احکام کی جھلک اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کی پوری طرح مطابقت موجود تھی۔

سرکاری کمیشن

خدا جانے ان کمیشنوں کو کیا ہو گیا۔ عائلی کمیشن تعلیمی کمیشن۔ پے کمیشن۔ کیا وجہ ہے کہ ان میں سے کسی کمیشن کی رپورٹ پر ملک مطمئن نہیں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو کمیشن کے ارکان کا انتخاب غلط ہوتا ہے وہ اس کام کے اہل نہیں ہوتے جس کے لئے انھیں نامزد کیا جاتا ہے۔ یا وہ صحیح طور پر ملکی حالات کا جائزہ لینے کی تکلیف گوارا نہیں کرتے۔ اسلام کا تقاضا تو یہ ہے کہ سارے کمیشنوں کو چھوڑ دو، خدا و رسول کے فیصلے کے سامنے جھک جاؤ ساری مشکلات حل ہو جائیں گی اور اگر جمہور کی رائے کے مطابق کرنا ہے تو پھر ان مسائل کے لئے جو کتاب وسنت میں مصرح نہیں ہیں ان کے حل کے لئے قوم کی باقاعدہ رائے دریافت کی جائے۔ بعض کمیشن سوالنامے جاری کرتے ہیں۔ مگر جب مخصوص اداروں کے ذمہ دار افراد ہی صحیح طریقہ سے قوم کے منتخب اور معتمد علیہ نہ ہوں تو ان کی رائے عوام اور ملک کی رائے کیسے سمجھی جاسکتی ہے۔ عائلی کمیشن کی رپورٹ کا جو حشر ہوا اور ہو رہا ہے وہ ہمارے سامنے ہے پے کمیشن تو بالکل قلیل تنخواہ والوں کے سلسلہ میں ناکام رہا۔ اب تعلیمی کمیشن کا یہ نتیجہ نکلا کہ ملک بھر میں فسادات کا سلسلہ شروع ہو گیا ہم طالب علموں اور دوسرے جوشیلے افراد سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ بے شک اپنے مطالبات منوائیں، جلسے کریں، جلوس نکالیں۔ مگر امن داماں کو تباہ ہونے سے بچائے رکھیں۔

(بقیہ کالم اول)

وکر تعمیر وطن اور تعمیر ملت کا کام کرنا چاہیے تھا۔ وہ ایک ایک کرکے ہم نے کھو دیئے ہیں اور ان کی جگہ رذائل نے لے لی ہے۔ کاش! کہ مسلمانان پاکستان اپنے فرائض کو پہچانیں اور اپنی ذمہ داریوں کا احساس کریں۔

چلیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

مودودی صاحب کا نیا اسلام

(از مولانا مختار احمد ۔ آنریری فارسی جہلم)

حق پرست علماء کے اجماعی ضمیر نے اسلام کے خلاف کبھی بھی کسی چیز کو برداشت نہیں کیا اور مصلحت ہمیشہ ہوا کرتی ہے وہ بقائے حق کے لئے ہوتی ہے نہ کہ فنائے حق کے لئے ۔ مولانا غلام غوث مدظلہ العالی نے مودودی عقائد و نظریات کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیرنا شروع کی ہی تو خود ساختہ صالحین کی جماعت سیخ پا ہو گئی تقدس کے شیش محل میں زلزلہ آ گیا ۔ سکہ بند صالحین کی جماعت کے اخبار و جرائد نے طرح طرح کی سرخیاں جمائیں ۔ ہمیں پتہ نہیں چلتا کہ یہ لوگ مودودی صاحب پر جب تنقید کی جائے تو کیوں چڑتے ہیں ۔ جب مودودی صاحب کے قلم . . . . سے کوئی شخصیت ایسی نہیں جو بچی ہو ۔ حتی کہ انبیاء علیہ السلام جیسی مقدس شخصیتیں ان کے قلم کا نشانہ ہو گئیں ۔ مودودی صاحب کو تو حق پہنچتا ہے ۔ کہ وہ چودہ سو سال کی پرانی شریعت مقدسہ پر تنقید کریں ۔ اور اگر مولانا غلام غوث صاحب مدظلہ العالی نے کچھ کہیں تو شکایت ہوتی ہے ۔ اگر مولانا غلام غوث مدظلہ العالی مینشی مودودی لکھ دیں تو نفوس قدسیہ کا گروہ چیخ اٹھتا ہے ۔ کہ عالم اسلام کی واحد شخصیت کے متعلق ایسا کہنا حقائق کا خون کرنا ہے ۔ اگر یہ خدا کے بندے اندھی عقیدت کی عینک اتار کر دیکھیں تو خود مودودی صاحب کی تحریریں ہی ان کی علمی قابلیت اور علمیت کا پتہ دے دینگی مودودی صاحب خود ترجمان القرآن ص ۲۲۷ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ) میں لکھتے ہیں

"مجھے گروہ علماء میں شامل ہونے کا شرف حاصل نہیں ہے ۔ میں ایک بیچ کی راس کا آدمی ہوں جس نے جدید اور قدیم دونوں طریقہ ہائے تعلیم سے کچھ کچھ حصہ پایا ہے ۔ دونوں کوچوں کو چل پھر کر دیکھا ہے ۔ اپنی بصیرت کی بناء پر نہ تو میں قدیم گروہ کو سراپا خیر سمجھتا ہوں اور نہ جدید گروہ کو ۔"

یہ عبارت مودودی صاحب کے خیالات کی ترجمانی کر رہی ہے کہ مودودی صاحب کا تالیف کردہ لٹریچر پوری جماعت کے دل و دماغ پر چھایا ہوا ہے ۔ اپنے غلط اجتہاد کے ذریعے بزعم خود ایک نئے فتنہ کی ایجاد کیا ہے ۔ انہوں نے اس نئے مذہب کی بنیاد پر مسلمانوں کے بعض متفق علیہ اور بعض مسلمہ عقائد و مسائل کی تردید کی ہے ۔ اور ان کو ایسے طریق فکر سے اور ایسے انداز میں سوچا اور ان کو اس طرح لکھا ہے کہ جس کا لازمی نتیجہ تفریق بین المسلمین کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور جس سے مسلمانوں میں ایک نئی گروہبندی پیدا ہو کر اختلاف و انتشار پھیلتا ہے ۔ افسوس مودودی صاحب اپنے آپ کو میدان سیاست تک ہی محدود رکھتے اور کول آف کھاٹ " یعنی ایک نئے فرقہ کی بنیاد نہ ڈالتے ۔ ان کا لٹریچر لوگوں کو اسلام کے خوبصورت لیبل چسپاں کر کے اس نام پر دعوت دیکر اور ان میں آزادی کی روح پھونک کر لا مذہبیت پیدا کرتا ہے یا یوں سمجھئے اسلام کی وہ دفاعی دیواریں اور مستحکم اور مضبوط قلعے جن کی بنیادوں کو اکھیڑنے کے لئے یورپ نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا لیکن وہ کامیاب نہ ہو سکا علمائے امت نے ان ناپاک ارادوں کو کبھی بھی پورا نہیں ہونے دیا ۔ مودودی صاحب نے ہمارے ماڈرن طبقہ کو خوش کرنے کے لئے ان کی خواہشات باطلہ کے مطابق اسلام کے مقدس نام پر ایک شیش محل تیار کیا جس میں ان کی دلچسپی کا سامان موجود ہے پھر بد چلنے لوگوں کے لئے راہیں ہموار کیں آگے چل کر ہم اس کے متعلق کچھ عرض کریں گے مودودی صاحب نے قدیم گروہ کو سراپا حقیر سمجھتے ہوتے اسلام کی عمارت پر حملہ کر دیا ۔ مودودی صاحب نے تفہیم القرآن لکھ کر اپنی قرآن دانی کا ثبوت دینا چاہا اور پھر اس میں جو گل کھلاتے وہ ظاہر ہیں ۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

کاش کہ مودودی صاحب تفہیم القرآن لکھتے وقت مولانا امین احسن اصلاحی ہی کی بات مان لیتے ۔ مولانا محمد منظور نعمانی مدظلہ العالی اپنے رسالہ الفرقان بابت شعبان و رمضان ۱۳۷۶ھ میں بعنوان "مولانا مودودی اور جماعت اسلامی سے میرا تعلق" ص پر لکھتے ہیں ۔

" جب مولانا مودودی نے تفہیم القرآن کا سلسلہ شروع کیا تھا اس وقت سورۃ بقر کے ابتدائی چند رکوع پر وہ لکھ چکے تھے ، انہوں نے یہ حصہ ایک مخصوص صحبت میں مجھے اور مولانا امین احسن صاحب کو سنایا مولانا امین احسن اصلاحی نے انہیں مشورہ دیا کہ اب آپ اپنے آپ کو علمی کاموں میں زیادہ مصروف نہ کریں ۔ بلکہ اپنی تمام تر توجہ جماعت کے کام کو آگے بڑھانے پر مرکوز کر دیں ۔ مجھے یاد ہے کہ مولانا امین احسن اصلاحی نے یہ بات بھی کہی تھی کہ کسی نے سید جمال الدین افغانی سے کہا تھا ۔" آپ تصنیف کی طرف زیادہ توجہ کیوں نہیں کرتے تو انھوں نے کہا کہ میں آدمی بنانے کے کام کو کتابیں لکھنے کے کام سے اہم سمجھتا ہوں ۔ دوسرے وقت مولوی امین صاحب نے مجھے یہ بھی کہا کہ میں نے یہ مشورہ مولانا مودودی صاحب کو اس لئے بھی دیا تھا کہ جو کچھ اس وقت انھوں نے سنایا ۔ اس سے میں نے اندازہ کیا کہ مولانا کے علم کے بارے میں جو اندازہ ابتک ان کے مضامین میں سے تھا ان کا علم اس سے بہت کم ہے ۔ خاص کر قرآن مجید کے بارے میں ان کا علم و فکر بہت سطحی ہے ۔ اور قرآن مجید پر غور کرنے کے لئے علوم عربیت خاص کر نحو سے جتنی واقفیت ضروری ہے ۔ مولانا نے اس کو حاصل کرنے کی کوشش نہیں کی ہے ۔ سلسلۂ کلام میں مولانا اصلاحی کا یہ ظریفانہ فقرہ ابتک حافظہ میں بالکل انہیں کے لفظوں میں محفوظ ہے بھئی میں تو مولانا کی علمی سطح کے بارے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ " لا فرق بینہ وبین پرویز " قارئین کو مودودی صاحب کی علمیت کا علم اس عبارت سے بخوبی ہو گیا ہو گا اور یہ اس شخص کے الفاظ ہیں جو جماعت میں مودودی صاحب کے بعد دوسرے نمبر پر سمجھے جاتے تھے ۔

" شَهِدَ شَاهِدٌ مِنْ اَهْلِهَا " یہ تو تھی مودودی صاحب کا علم تاہم انشاء اللہ عنقریب مودودی صاحب کی وہ فاسد عبارتیں جو تفہیم القرآن اور ان کی دیگر کتب میں پائی جاتی ہیں ۔ جو ان کی شان مجددیت و مہدویت کا پتہ دیتی ہیں مفصل تبصرہ کریں گے !

مودودی صاحب کے اسی نئے اسلام سے نہ صرف مولانا غلام غوث مدظلہ العالی ہی بدظن ہیں بلکہ ہر مکتبۂ فکر کے علماء مودودی اسلام سے بیزار ہیں ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں [illegible] اکابر مولانا اشرف علی تھانوی [illegible] مولانا مفتی کفایت اللہ مرحوم [illegible] سید حسین احمد مدنی [illegible] مولانا [illegible] بانئ تبلیغی جماعت ، مولانا [illegible] مولانا عبدالماجد دریا بادی [illegible] علامہ مناظر احسن گیلانی ، مولانا [illegible] مرحوم امرتسری ، مولانا محمد [illegible] و دیگر زعمائے مودودی کے [illegible] جس خطرے کا اظہار کیا ہے [illegible] متعلق بھی ہم انشاء اللہ لکھیں [illegible] صرف مولانا محمد اسمٰعیل السلفی [illegible] کے ایک ممتاز فرد ہیں اور [illegible] حلقہ میں ایک بڑی حیثیت [illegible] ان کی ۔ ایک کتاب موسو[illegible] " جماعت اسلامی کا نظریہ حدیث [illegible] تنقیدی جائزہ " سے کچھ اقتبا[illegible] قارئین کی خدمت میں پیش کے [illegible] ہیں تقریب کے عنوان سے مولا[illegible] خاں مرحوم کا قول [illegible] مودودی صاحب کا مشہور [illegible] اعتدال " جب پہلے پہل چھپا [illegible] نے اس پر نوٹس لیا اور متنبہ کیا [illegible] خاں کی صدائے بازگشت [illegible] انکار حدیث کے جراثیم موجود [illegible] مرحوم اخبار اہلحدیث میں بالا[illegible] " خطاب بہ مودودی " کے نام [illegible] کی شکل میں طبع ہوا ۔ آگے چل کر [illegible] جب محتاط لفظوں میں یہ کہا [illegible] مودودی صاحب کے مسلک [illegible] انکار حدیث کے لیے دروازہ [illegible] تو جماعت اسلامی کے دوست [illegible] اور سیخ پا ہو جاتے ہیں حالانکہ [illegible] کہ مسٹر غلام احمد پرویز نے اپنے [illegible] حدیث کے سلسلہ میں مولانا مود[illegible] کو اپنی شہادت میں بارہا پیش کی [illegible] جماعت اسلامی کے اکابر و اعا[illegible] کے جواب سے ابتک عاجز [illegible] چل کر یوں رقمطراز ہیں :-

" پرویز صاحب کی اس جرأ[illegible] اہم وجہ یہ ہوئی کہ حدیث [illegible] خلاف ان کا پہلا مضمون " تخفیف [illegible] مولانا مودودی کے رسالہ " تر[illegible] میں چھپا تھا اور مولانا صاحب [illegible] فی الجملہ تائید فرمائی تھی اور وہ [illegible] اعتدال کی نوعیت کی تھی ۔ [illegible] کہا جاتا ہے کہ مودودی صا[illegible]

ہفت روزہ ترجمانِ اسلام لاہور

۲۸ ستمبر ۱۹۶۲ء

از ماست کہ بر ماست

مسلمانوں کے تنزل کا ایک بڑا سبب

عراق میں ایک علاقہ کرد قبائل کا
ن ﴿ ہے ۔ یہ کرد قبائل کوئی ایران
وڈ میں ہیں کوئی ترکی کے اور کوئی
کے ۔ ان کی بڑی آبادی عراق میں
۔ انھوں نے عرصہ سے عراقی حکومت
لاف بغاوت شروع کر رکھی ہے ۔
قوم کی آزادی کا نعرہ بلند کیا ہے ۔
الیا ہی ہے غیر اسلامی نعرہ ہے ،
کے گورنر شریف حسین نے ترکی
کے خلاف عربوں کی حکومت کے نام
بلند کر کے فرنگی کے حق میں ترکوں سے
ت کر دی تھی ۔

دشمنانِ اسلام
ام کی بنیاں مرصوص ﴿ نے کبھی کوئی
ن مسلمانوں سے بزورِ شمشیر نہیں جیتا
ب ایک ہزار سال تک اہل اسلام
لڑتے لڑتے عاجز آ گئے تو پھر شیطنی
۔ شروع کر دی جس کا معنیٰ یہ ہے
سطرف اپنی صلیبی قوموں کو اسلام
خلاقی اصول اور آسمانی مذہب کو
ل کرنے سے باز رکھنے کے لئے انھوں
اسلام کے خلاف پروپیگنڈا کی مشین
ئی کر دیکھو یہ مذہب خونخوار ہے ۔ صرف
ار کے زور سے پھیلا ہے ۔ اس میں
ات جیسے غلط مسائل ہیں ۔ ایک سے
یادہ شادیوں کی اجازت ہے ۔ غلامی کا
سلہ جاری ہے وغیرہ وغیرہ ۔ دوسری
ف مسلمانوں کے مقابلہ میں سیاسی تفوق
و غلبہ حاصل کرنے کے لئے مسلم اقوام
میں ایک دوسرے سے نفرت پھیلانے
ہر میں لڑانے اور علیحدہ علیحدہ مستقل اور
زاد حکومتیں قائم کرنے کی سازشیں شروع
کر دیں ۔ یہ صلیبی قومیں پہلے مقصد میں تو
بڑی حد تک کامیاب ہوئیں اور نصرانیوں
کو اسلام سے نفرت دلا کر ان کو اسلام
میں جذب ہونے سے محروم کر دیا ۔ اگرچہ
پھر بھی سلیم الفطرت افراد ہزاروں کی
تعداد میں پھر اسلامی تعلیمات اور مسلمانوں
کے اصول و اعمال پر غور کر کے اسلام کی حقانیت

قبول کرتے گئے ۔ مگر دوسرے مقصد یعنی
مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے مقصد میں
ایک ہزار سال تک ان کو کامیابی نہ ہو سکی یا
ہوئی تو برائے نام بہت کم ہوئی ۔ یہی وجہ
ہے کہ مغلوں کی سلطنت کے حدود رنگون
سے تاشقند تک پھیلے ہوئے تھے ۔ جن
میں سینکڑوں قومیں آباد تھیں ۔ اس میں شک
نہیں کہ اقتدار کی جنگیں پٹھانوں مغلوں
اور دوسری قوموں میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوئیں
مگر جب ایک قوم نے غلبہ حاصل کر لیا تو دوسری
قوم کو اطاعت کرنے اور مل کر کام کرنے کی
راہ میں زیادہ رکاوٹ اور دقت پیش نہ
آئی اور یہ اسلامی اخوت کے تصور کی برکت تھی ۔

اس
پہلی بڑی رخنہ اندازی ﴿ اسلامی
اتحاد میں اہم رخنہ اندازی قومیت کے نام
پر تو نہ ہو سکی مگر فرقہ وارانہ جذبات بروئے کار
لائے گئے اور بعض فرقوں اور بعض افراد
کو مذہب ہی کے نام سے دوسرے مسلمانوں
کے خلاف استعمال کرنے میں بڑی حد تک
دشمن کامیاب ہو گئے ۔

چنانچہ ایران اور سلطنت
ایران اور ترکی ﴿ عثمانیہ (ترکی حکومت)
کو شیعہ سنی کی تفریق کی وجہ سے دشمنوں نے
ایک زمانہ خوب لڑائی کرائی جس کی وجہ
سے دونوں کو عظیم نقصان اٹھانا پڑا ۔

اس لعنت کا دوسرا
بنگال و مدراس ﴿ بڑا مظاہرہ ہندوستان
میں ہوا ۔ جب کہ انگریزوں کے منحوس قدم
اس سرزمین میں جم گئے تھے ۔ اور وہ سارے
انڈیا پر بلا شرکتِ غیرے حکمرانی کے خواب
دیکھ رہے تھے ۔ چنانچہ انھوں نے سلطان
ٹیپو کے خلاف صادق کو استعمال کیا ۔
جس کا نتیجہ سلطان ٹیپو کی شہادت کی شکل میں
ظاہر ہوا ۔ اور ان کے شہید ہونے کے
بعد انگریز جرنیل نے شمالی ہند کی طرف منہ
کر کے کہا کہ اب میدان صاف ہے ۔
انگریزوں کا دوسرا مہرا بنگال کا جعفر تھا
جس نے نواب سراج الدولہ سے غداری

کر کے انگریزی اقتدار کی راہ ہموار کی ۔
انہی دونوں کے بارہ میں علامہ اقبال
مرحوم نے کہا ہے ؎

جعفر از بنگال و صادق از دکن
ننگِ ملت ، ننگِ دیں ، ننگِ وطن

اس منحوس زنجیر غداری
آخری کڑی ﴿ کی آخری کڑی ترکوں
کی طرف سے مقرر کردہ گورنر مکہ معظمہ کا
شریف حسین تھا ۔ جو باوجود ہاشمی ہونے
ہونے کے کفر کے لئے استعمال ہو گیا ۔
انگریزوں نے اس کو سبز باغ دکھائے کہ
تم کو عربوں کا بادشاہ بنا دیا جائے گا ۔
عرب اسلام کے اصل وارث ہیں ۔ وہ
اہل اسلام کا مرکز ہیں وہ کیوں ترکوں کے
ماتحت بن کر رہیں ۔ شریف حسین نے
بغاوت کر دی ۔ اور انگریزی فوجیں جو بصرہ
سے اتر کر ترکی فوجوں کی شکار ہو رہی تھیں
ان کو زبردست کمک مل گئی جب کہ شمالی اور
مغرب کی طرف سے بھی انگریزی فوجیں پیشقدمی
کر کے ان سے جا ملیں ۔ اس طرح تمام عرب
ممالک ترکی سے کٹ گئے ۔ انا للہ وانا
الیہ راجعون ۔

اللہ تعالیٰ نے اس
غداری کی سزا ﴿ غدار کو بھی سزا دی
سلطان نجد نے آ کر حجاز پر قبضہ کر لیا ۔
شریف حسین دم دبا کر بھاگ گیا ۔ اس کی نسل
کا عراق میں جو حشر ہوا وہ سب کو معلوم ہے
اب ان میں سے ایک شاہ اردن شاہ حسین
رہ گیا ہے جس نے انگریز عورت سے شادی
کر لی ہے اور جو امریکہ کا دلی دوست ہے
اردن ہمارے پاکستان کے ایک ضلع کے
برابر نہیں ہے مگر مخالفین کی جائے پناہ
اور شرارتوں کا مرکز بننے کے لئے بہت کافی ہے ۔

تعجب ہے کہ مصر
شاہ سعود کی غلطی ﴿ کے صدر ناصر
سے مخالفت کے بعد شاہ سعود نے اس
سے مکمل اتحاد کر لیا ہے ۔ حالانکہ شاہ سعود
کے لئے اس سے بہتر اور کونسا مقام ہو سکتا
تھا کہ وہ ناصر کے خلاف جتھہ بنانے
کی بجائے خود ناصر سے اختلافی امور طے
کرنے ، نفرت کو محبت سے تبدیل کرنے
اور عربوں کو مختلف جتھوں کی بجائے ایک
رسی میں باندھنے کی سعی کر کے اسلام کے
دل میں رہنے کی پوزیشن کا مظاہرہ کرتے ۔
اس سے باوجود اختلاف عقائد یا اختلاف
مسلک کے مسلمانوں کے دل میں ان کا وقار
بڑھتا اور وہ خود بخود مرکزی حیثیت حاصل

کرتے جاتے ۔

اغیار کی سیاسی شطرنج کا
تازہ مہرہ ﴿ آخری مہرہ کرد قوم بن
رہی ہے ۔ تازہ ترین اطلاع ہے کہ باغی
کردوں کے مرکز میں نیویارک ٹائمز کے نمائندے
نے چند دن گزارے ۔ واپس آ کر اس نے
بتایا ہے کہ باغی کردوں کے لیڈر ملا مصطفیٰ
نے امریکہ سے درخواست کی ہے کہ وہ
عراقی حکومت کے خلاف ہمیں اسلحہ دے ہم
عراقی حکومت کا تختہ الٹ دیں گے ۔ اور
پھر ملک کو مغربی طاقتوں کا حلیف بنا دیں گے ۔
(جبکہ اس وقت عراق روس کا حلیف ہے)
اس خبر سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ یہ
اخباری نمائندہ صرف اخباری نمائندہ
نہیں ہے بلکہ ایک سیاسی اور خفیہ کارکن
ہے ۔ ممکن ہے اس طرح کی اسکیم خود اس
نے وہاں جا کر بنائی یا ایسی فضا پیدا کی ہو
اس سے روسی سیاست کا خوب مقابلہ
ہو سکے گا جو عراق کا سرپرست بنا ہوا ہے
اور جنگ کی صورت میں جو عراق کو اپنا
اڈہ بنا کر امریکی دوستوں (ترکی ۔ ایران
اور فلسطین وغیرہ) کے لئے مشکلات پیدا
کر سکتا ہے ۔ ہمارے خیال میں کردوں کا
یہ اقدام کہ وہ اغیار کو مسلم ممالک میں دخیل
بنائیں عاقبت نااندیشی پر مبنی ہے ۔
اقوام مغرب سے امداد حاصل کرنا تو آسان
ہے مگر اس کے نتائج کا مقابلہ اور اس کے
اثر و نفوذ کے مضرات سے بچنا آسان کام
نہیں ہے اور اگر کسی کے زیر سایہ ہی رہنا
ہے تو عراق ہی کے ساتھ کیوں اتفاق نہ
کر لیا جائے ✦

ایک غلط فہمی کا ازالہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب
ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام مغربی پاکستان ممبر صوبائی
اسمبلی نے ۲۳ ستمبر ۶۲ء کو سرگودھا کے ایک
تاریخی اجلاس میں جو جامع شریعت و طریقت حضرت مولانا
مفتی محمد شفیع صاحب خطیب جامع مسجد و امیر
جمعیۃ علماء اسلام شمالی پنجاب کی صدارت میں
منعقد ہوا تھا تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ
بعض لوگ کہتے ہیں کہ علماء کرام مودودی پارٹی کو
کیوں ساتھ نہیں ملاتے ہم ذمہ داری سے اعلان کرتے
ہیں کہ مودودی صاحب سے علماء کا اختلاف ان کی
غلط تفسیر و اور غلط مسائل کی وجہ سے ہے ۔ اگر وہ
ان سے باز آ جائیں یا کتابوں سے نکال دیں تو پھر
یہ اختلاف ختم ہو سکتا ہے ۔ یہ اعلان کو لیڈ رکھی مانا
جا سکتا ہے اس مضمون کو نقل کرتے ہوئے

(باقی صفحہ ۹)

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے سالانہ اجلاس میں مختلف زعماء کی تقریریں

جماعتِ اسلامی کے قائد مودودی صاحب کی مذہبی قیادت تسلیم نہیں کر سکتے

(مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علماء سرحد)

۱۷ ستمبر جہلم (خصوصی نامہ نگار) مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام کے سالانہ جلسہ کے اجتماع عام سے مولانا سید گل بادشاہ امیر جمعیۃ علمائے سرحد خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مسلمان جماعت اسلامی کے قائد مودودی صاحب کی مذہبی قیادت کو تسلیم نہیں کر سکتے۔ ملک میں غالب اکثریت اہل سنت والجماعت حنفی المسلک کی ہے۔ اور مودودی صاحب اس کے خلاف ذہن پیدا کر رہے ہیں۔ جس کو ہم قطعاً ماننے کے لئے تیار نہیں۔ — مولانا نے دورانِ تقریر فرمایا کہ اگر مودودی صاحب سیاست کے میدان میں رہنا چاہتے ہیں تو اُن کو مذہبی مسائل چھیڑنے سے بچنا چاہیے۔ مودودی صاحب نے بہت سے ایسے مسائل کی اشاعت کی ہے کہ جو جمہور اہلِ اسلام کے مسلک کے خلاف ہے۔

مولانا نے علماء اسلام کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ علماء کی برکات ہیں کہ اسلام اس ملک میں موجود ہے۔ اسلام اور علمائے اسلام کا محافظ اللہ ہے۔ علماء شب و روز مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت میں لگے رہتے ہیں۔ کہ کہیں شیطان مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ نہ ڈالے علمائے دین نے مدارس کی صورت میں چھاؤنیاں قائم کر رکھی ہیں۔ مولانا نے جمعیۃ علماء اسلام کا تعارف کراتے ہوئے فرمایا کہ یہ ایک ایسی جماعت ہے جس کا نصب العین ملک کے اندر شرعی نظام کا قیام اور قرآن وسنت کا قانون ہے۔

مولانا نے فرمایا کہ ملک اگر مضبوط و مستحکم ہو سکتا ہے۔ تو وہ صرف شرعی نظام کے قیام ہی سے ہو سکتا ہے۔ اگر شرعی نظام قائم نہ ہوا تو خدا ہم سے ناراض ہوگا اور جب خدا ہم سے ناراض ہو گیا تو پھر کون ہے جو ہماری امداد کر سکتا ہے۔

مولانا نے عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ سراسر اسلام کے خلاف ہیں اور مولانا نے اظہار تاسف کرتے ہوئے فرمایا کہ انگریز نے ہمارے "پرسنل لاء" میں قطعاً مداخلت نہیں کی لیکن آج اپنے ہی اسلام کی عمارت کو منہدم کرنے کے درپے ہیں۔

رات کے اجلاس میں پروفیسر خورشید عالم صاحب ایم۔ اے عربی نے علماء دیوبند کو خراج عقیدت پیش کیا۔ پروفیسر صاحب نے دوران تقریر فرمایا کہ اگر یہ لوگ ہندوستان میں اسلام کی حفاظت نہ کرتے تو ہندوستان میں اسلام کا نام لینے والا کوئی نہ ہوتا۔ پروفیسر صاحب نے اس سنہری زنجیر کا تذکرہ کیا جس کا سرا مجدد الف ثانیؒ سے ملتا ہے اور شاہ ولی اللہؒ سے ہوتا ہوا حجۃ الاسلام مولانا قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند سے آ ملتا ہے۔

پروفیسر صاحب نے اس سنہری زنجیر کی مختلف کڑیوں کا تذکرہ کچھ اس انداز میں چھیڑا کہ حاضرین کی آنکھیں پرنم تھیں۔ پروفیسر صاحب کی آواز خود سوز میں ڈوبی ہوئی تھی۔ پروفیسر صاحب کبھی تو حجۃ الاسلام محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ کا تذکرہ کرتے تھے اور کبھی بات مولانا رشید احمد گنگوہیؒ مولانا محمود الحسن سے ہوتی ہوئی شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی اور پاکستان کے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی تک آ پہنچتی۔

پروفیسر صاحب نے اپنے تاثرات کو لوگوں کے قلوب پر ثبت کرتے ہوئے اپنی تقریر کو ختم کیا۔ اس کے بعد پروفیسر علامہ خالد محمود صاحب نے سیرۃ طیبہ کے موضوع پر اپنی تقریر کا آغاز کیا۔ علامہ صاحب حقائق و معارف کی گتھیاں سلجھا رہے تھے۔ کہ معرفت کے دریا بہہ رہے تھے۔ پروفیسر صاحب کی زبان موتی بکھیر رہی تھی کہ معاً تقریر کا رُخ بدلا۔ جس کا سبب ایک رقعہ تھا، کہ مودودی صاحب پر علماء خواہ مخواہ الزام لگاتے ہیں۔ علامہ صاحب نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے مودودی صاحب کے عقائد و نظریات کی حقیقت کو واشگاف الفاظ میں بیان کیا۔ مودودی صاحب کے نئے اسلام کی تقدیس کا شیش محل علامہ صاحب کے ہاتھوں دھڑام زمین بوس ہوتا نظر آ رہا تھا۔ علامہ صاحب نے دلائل کی گرفت نے مودودی صاحب کے عقائد و نظریات کی دھجیاں اڑا دیں اور ثابت کر دیا کہ مودودی کے عقائد اسلام

دعوتِ فکر!

ارکان جمعیۃ [illegible]

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

معزز ارکان ومعاونین! آپ کے کاندھوں پر چند [illegible] اور آپ کے چند عہد و اقرار ہیں۔ جن کی تکمیل پر آپ پر فرض اولین [illegible] حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہ فرائض، یہ ذمہ داریاں آپ پر [illegible] روزِ اوّل ہی سے عائد ہوئی تھیں۔ اس بارِ گراں کے لئے بنی نوع انسان کو اس قدر متحمل پایا کہ اس نے بخوشی یہ اقرار و اعتراف کر لیا تھا۔ پھر کا "جمعیۃ علماء اسلام" سے وابستگی کے وقت بھی عہد و پیمان [illegible] اِن ذمہ داریوں کی یاد تازہ کرنے کے لئے پھر عرض کیا جاتا ہے کہ

آپ کا نصب العین اور لائحہ عمل!

اولاً یہ کہ ہم نے نظامِ حیات کے ہر ایک شعبہ میں قرآن [illegible] کی پیروی اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع [illegible] اور نہی عن المنکر کی انجام دہی کے لئے ہماری زندگیاں وقف [illegible] میں جئیں گے اسی حال میں مریں گے۔ یہی نصب العین [illegible] اور یہی لائحہ عمل باعثِ نجات ہے کنتم خیر امت اخرجت [للناس] تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر۔

ثانیاً یہ کہ ہم اقامتِ دین اور اشاعت اسلام کے لئے [illegible] اور پاکستان میں صحیح اسلامی حکومت کے قیام اور اسلامی [illegible] طور پر نافذ و رائج کرنے کی سعی جاری رکھیں گے نیز کوئی [illegible] دیں گے۔ جو قرآن وسنت کے خلاف ہو۔

ثالثاً یہ مسلمانوں میں مقصدِ حیات کی وضاحت، فکر و عمل کی [illegible] کے تقاضوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے سعی پیہم کرتے رہیں [illegible] لسانی اور نسلی تعصبات و امتیازات کا خاتمہ کیا جا سکے اور [illegible] اقامتِ دین، اعلاء کلمۃ اللہ کے سلسلہ میں مستحکم روابط۔

رابعاً یہ کہ باطل فرقوں کی فتنہ انگیزی کی روک تھام اور [illegible]

کے منافی ہیں اور ایک جدید اسلام کے محرک ہیں۔ اور ان باطل عقائد کو مسلمان تسلیم کرنے [illegible]

اصل جمہوری نظام وہی تھا جو خلفائے راشدین نے قائم کیا

اگر عائلی قوانین کو منسوخ نہ کیا گیا تو ملک شرعی شادیوں کے بجائے زناکاری کا اڈہ بن جائے [گا]

۱۵ ستمبر۔ بعد از نماز عشاء مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے جلسہ عام میں سید محمد لطیف شاہ [illegible] ریٹائرڈ سیشن جج نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ اسلام ایک دینِ فطرت ہے جس کے [illegible] کوئی تبدیلی نہیں ہو سکتی اور قرآن حکیم ایک مکمل ضابطۂ حیات لے کر آیا اور سب نسلی فکر و [illegible] کر دیا اسلام کی نگاہ میں اسی کا بلند مقام ہے جو متقی اور پرہیزگار ہو۔ سید صاحب نے تقریر کے دوران فرمایا کہ صحیح جمہوری نظام وہی ہے جس کی مثال خلفائے راشدین قائم کر گئے ہیں۔ اور ملک کی بقا اسی میں ہے کہ وہ انہی قدروں پر اس کی بنیاد رکھی جائے سید صاحب نے عوام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ علماء کا احترام کریں اور ان لوگوں کا ساتھ دیں۔ اس کے بعد [illegible]

[illegible] انداز میں مختصر اور جامع تقریر فرمائی اور [illegible] کو سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنے [illegible] اس کے بعد مفتی محمود صاحب ممبر [illegible] پارلیمنٹ نے تقریر کا آغاز کیا اور عائلی [illegible] سے خطاب کرتے ہوئے عائلی قوانین [illegible] مداخلت فی الدین قرار دیا۔ آپ [illegible] کہ اگر عائلی قوانین کو منسوخ نہ کیا گیا تو [illegible] شادیوں کے بجائے زناکاری کا اڈہ بن [illegible] [illegible] ملک میں شادیاں کرنے [illegible]

کے نام — پیغام

زیادتیوں سے اکثریت کے حقوق کو محفوظ رکھنے کی جدو جہد کریں گے۔
ما۔ ہم خداوند تعالےٰ کو گواہ سمجھتے ہوئے اقرار کرتے ہیں۔ کہ
ری قوتیں، ہمارے ارادے اِس مقصدِ عظیم کے لئے ہیں۔ ہمارا
یان ہے۔ کہ قرآن ہمارا نصب العین، شریعتِ محمدی ہمارا لائحۂ عمل
جمعیۃ علماء اسلام کی راہنمائی ہمارا طریقۂ کار ہے۔ ہمارا جینا بھی اسی
لئے ہوگا اور مرنا بھی اسی کے لئے۔ اِنّ صلوتی ونسکی ومحیای
مماتی للہ رب العلمین۔

سلام!

العین آپ سے تقاضا کرتا ہے۔ کہ سب سے پہلے ہر کارکن اور
رانی زندگی میں قرآن حکیم کے احکام کی پیروی اور حضور نبی کریم صلی اللہ
ات کا لحاظ رکھے۔ جب تک ہم اپنے دل میں نیکی کو جگہ نہیں دیں گے اور
اختیار نہیں کریں گے۔ اُس وقت تک نہ ہم اس نصب العین کے لئے
جد و جہد کر سکیں گے۔ اور نہ ہی دین کی سربلندی اور اسلامی سطوت کے
گی۔

علماء کرام، ائمہ مساجد، خطباءِ جوامع اور خاص کر "ارکان" جمعیۃ علماء اسلام
"کے اعلان کے بعد فوراً میدانِ عمل میں آجائیں اور پورے ذوق و شوق
سلام کی تنظیم نو، انتخابات، قیام دفاتر اور مرکز کی امداد کا کام
فال ہے۔ علماء اور دیندار مسلمان اپنے عمل سے ثابت کر رہے ہیں
یں گے اسلام کا جھنڈا سرنگون نہ ہونے دیں گے۔ اور نہ ہی کسی
سر جھکائیں گے۔

وارکانِ جمعیۃ! ہم آپ کو اس تازہ عزم و استقلال پر مبارک باد
جمعیۃ کی تکمیل اور تنظیمی ضرورت کی طرف مزید توجہ دینے کی درخواست
الٰی آپ کے ذریعہ امت کو سربلند کرے۔ آمین۔

بزار بیں دو سے زیادہ نہیں
ان کے مفادات اور حقوق
فکر دامن گیر ہے۔ جبکہ ایک بیوی
ں کے ازدواجی مسائل کی کشیدگی
مسائل سے، لگایا جا سکتا ہے
التوں میں تصفیہ طلب پڑے ہیں
نے فرمایا کہ یہ ملک اسلام کے
تھا اور لوگوں نے اس نام پر
قربانیاں محض اسی لیے دیں۔
ماؤں بہو بیٹیوں کی عصمتیں لوٹی گئیں
بہنوں اور بیٹیوں کو بے تحاشا استبداد
دیا گیا۔ محض اس لئے کہ ہمیں ایک
ملنے والا ہے جس میں ہماری
ہر شعبے میں اسلامی نظام کا رواج
آج اس کے برعکس ہو رہا ہے۔
قوانین بھی دین حق میں مداخلت کے
۔ مفتی صاحب نے کہا

دیکھتے ہیں۔ تو انبیاء۔ اصحابہ صلحائے
امت کی بیشتر تعداد ان لوگوں کی ملتی ہے
کہ جنھوں نے ایک سے زیادہ شادیاں
کی ہیں۔ خود سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ و
سلم نے بھی ایک سے زائد بیویاں کی ہیں۔
مفتی صاحب نے عائلی قوانین کی حامی
خواتین سے کہا کہ وہ علماء پر طعنہ زن ہونے
اور اعتراض کرنے کے بجائے خود اپنے
رویہ میں تبدیلی پیدا کریں۔ اور اونچے
طبقے کی عورتوں کو سمجھائیں کہ وہ کسی ایسے
شخص کے عقد میں نہ جائیں۔ جس کے گھر
میں پہلی بیوی موجود ہو۔ اس طرح ان کی
سب شکایتوں اور پریشانیوں کا حل ہو جاتا
ہے۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ حکومت
کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ مظلوموں کو ان کے
حق دلوائے اور ظالم کے ظلم سے نجات
دلوائے اور آج ہمارے ملک میں عورت

مقدمات سے بخوبی ہو سکتا ہے اور ان کی
اکثریت ایک بیوی والے گھرانوں سے متعلق
ہے اگر حکومت مظلوم کو حق نہیں دلوا سکتی
تو ایسی حکومت کو مستعفی ہو جانا چاہیئے۔
اگر حکومت یہ حق دلوانے میں ناکام
رہی ہے تو اس کا مقصد یہ ہرگز نہیں کہ
دوسری شادی پر پابندی" لگا دی جائے۔
اس کی مثال تو یوں ہی ہوگی کہ آج حکومت
یہ کہدے کہ چونکہ تمام مالک مزدوروں پر
ظلم کرتے ہیں اس لیے تمام کارخانے بند
کر دیئے جائیں۔ آپ نے فرمایا کہ قومی اسمبلی
میں یہ قرارداد منظور کر لی گئی تھی کہ تمام قوانین

کو کتاب و سنت کے مطابق بنایا جائے گا
لیکن ابھی تک اس پر کوئی عمل درآمد نہیں
ہو رہا۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ
ہم آخری دم تک اس بات پر لڑیں گے۔
کہ ملک میں اسلامی قوانین نافذ ہوں۔
اور اسی مقصد کو لے کر جمعیۃ علماء اسلام
اٹھی ہے۔ جمعیۃ کا ہر رکن اور ورکر اسلام
اسلام کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے
سے دریغ نہ کرے گا۔
حاضرین نے نعرۂ تکبیر کے ساتھ
مفتی صاحب کے بیان کی تائید کی۔

آج جبکہ ملک آزاد ہو چکا ہے ہر جماعت کا نصب العین ملک میں اسلامی قوانین کا قیام ہونا چاہیئے

جہلم ۱۴ ستمبر۔ مدرسہ مفتاح تعلیم اسلام کے سالانہ جلسہ کا آخری اجلاس جمعیۃ علمائے اسلام کے
لئے مخصوص کیا گیا تھا دن کو حسب دستور مختلف زعما کی تقریریں ہوئیں۔ رات کو بعد از نماز
عشا مولانا غلام غوث ہزاروی، ناظم اعلیٰ جمعیۃ علمائے اسلام کو رضاکار انصار الاسلام کی بھاری
جمعیت نے جلوس کی صورت میں نعروں کے درمیان جلسہ گاہ تک فلک شگاف نعروں میں لایا
گیا بخاری چوک کے دروازہ دیوار اسلام زندہ باد
جمعیۃ علمائے اسلام زندہ باد۔ مولانا
غلام غوث ہزاروی زندہ باد کے نعروں سے
گونج رہے تھے۔

جہلم کے مسلمانوں کی طرف سے مولانا
مختار احمد صاحب نے مولانا غلام غوث
ہزاروی مدظلہ کی خدمت میں سپاس نامہ پیش
کیا۔ جس میں مولانا کی مساعی جمیلہ اور کارہائے
نمایاں سراہا گیا۔ مولانا موصوف نے عوام
سے خطاب کرتے ہوئے کہا آج جبکہ ملک آزاد
ہو چکا ہے تو ہر جماعت کا مقصد اور نصب العین
یہ ہونا چاہیئے کہ اس ملک میں اسلامی قوانین
کا نفاذ ہو۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں اقتدار
کی ہوس نہیں ہم صرف اسلام کی سربلندی
و سرفرازی چاہتے ہیں اور اسی کے لئے کوشاں
رہیں گے اور جمعیۃ علمائے اسلام کا واحد
مقصد یہی ہے۔ آپ نے مختلف مسائل پر
تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ عائلی قوانین اسلام
کے سراسر خلاف ہیں۔ اور کہا کہ علماء ان کی
تنسیخ کے لئے آخر دم تک جدوجہد جاری
رکھیں گے۔ مولانا نے فرمایا کہ ہم اس جماعت
کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں جس کا
مقصد اس ملک میں اسلامی قوانین کا نفاذ ہو۔
آپ نے "جماعت اسلامی" کے سربراہ مودودی
صاحب پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ انھوں
نے اسلام کے مخصوص اصولوں کے خلاف
قدم اٹھایا ہے۔ انہوں نے وہ چیزیں کہی
ہیں۔ جو اسلام کے مزاج کے خلاف ہیں

اور جمہور اہل اسلام کے مسلک کے خلاف ہیں
اگر مودودی صاحب وہ تحریریں اپنے لٹریچر
سے نکال دیں اور تائب ہو جائیں جو جمہور
کے خلاف ہیں تو ہم ان کے ساتھ ہیں۔
ہمارا ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں رہے گا
اور ہم ایک رضاکار کی حیثیت سے اُن
کا ساتھ دیں گے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم
اسلام کی سربلندی چاہتے ہیں اور اسلام
کے خلاف ہم کسی کی کوئی بات سننا نہیں چاہتے
ہم اس شخص کے ارادوں کو کبھی کامیاب نہیں
ہونے دیں گے جو اسلام کے خلاف زہر اگلتا ہو۔
مولانا نے لوگوں کو جمعیۃ علماء اسلام میں
شامل ہونے کی دعوت دیتے ہوئے کہا کہ
یہ وہ واحد جماعت ہے جو ملک میں صحیح اسلام
کا نفاذ چاہتی ہے۔ اور اسی مقصد کو لے کر
اٹھی ہے۔ مولانا نے رضاکار انصار الاسلام
کے جذبہ کو سراہا مسلمانوں کی بھاری اکثریت
نے جمعیۃ علمائے اسلام کا صدقِ دل سے
تعاون کرنے کا وعدہ کیا۔ اور یہ سہ روزہ
تاریخی اجلاس ختم ہوا۔

حضرت مولانا مفتی محمود صاحب گجرات میں

۲۸ ستمبر۔ شیخ الحدیث مولانا مفتی محمود
صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ جامع مسجد
حیاۃ النبی گجرات میں جمعہ پڑھائیں گے

جمعیتہ علمائے اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

سرائے عالمگیر

شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر میں انتخاب کے سلسلے میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب فاضل دیوبند خطیب جامع مسجد گنبد وال جہلم نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم پر تقریر فرمائی۔ پھر مولانا مختار احمد صاحب مبلغ جمعیتہ نے جمعیت کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

حضرت مولانا عبداللطیف صاحب ۔ امیر
حضرت مولانا عبداللہ صاحب نائب امیر
صوفی نور دین صاحب و چوہدری رحیم بخش صاحب ناظم اعلیٰ
نور محمد انبالوی صاحب نائب ناظم
حاجی بندا خاں صاحب خازن
محمد بشیر صاحب نائب خازن
حکیم مظفر علی شاہ صاحب ناظم اعلیٰ نشر و اشاعت
حافظ عبدالحمید صاحب نائب ناظم ر
صوفی صدیق صاحب سالار اعلیٰ
مقبول خاں صاحب نائب سالار

(ارشاد احمد سرائے عالمگیر)

خان گڑھ ضلع مظفر گڑھ

مورخہ ۱۴ ستمبر کو ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں مولانا عبدالقادر صاحب قاسمی نے جمعیتہ کے اغراض و مقاصد بیان فرمائے اور جمعیتہ کی اہمیت پر مفصل روشنی ڈالی۔ اس کے بعد مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

مولانا کلیم اللہ صاحب امیر
مولانا قادر بخش صاحب نائب امیر
جناب ملک قادر بخش صاحب ناظم
جناب شیخ عبدالرحمان صاحب نائب ناظم
جناب خان تاج محمد خاں خزانچی

کُندی ضلع تھر پارکر

میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں حافظ محمد شفیع صاحب و مولانا عطاء اللہ صاحب نے جمعیتہ کے اغراض و مقاصد کی وضاحت کی اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

جناب الحاج پیر محمد عبدالمالک امیر
جناب حاجی چوہدری عبداللطیف صاحب نائب امیر
جناب قاضی سلطان احمد صاحب تبسم اعظم کندیاں خزانچی
جناب عبدالحق صاحب ناظم
جناب فضل کریم صاحب نائب ناظم

موضع ٹہریال راولپنڈی

ایک تبلیغی جلسہ منعقد

ہوا جس میں ذیل کا انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر ۔ حاجی محمد خان صاحب
نائب امیر ۔ چوہدری شیر باز خاں صاحب
ناظم ۔ صوبیدار عبدالمجید صاحب
نائب ناظم : ماسٹر خان محمد صاحب ۔
خزانچی ۔ صوفی لعل بیگ صاحب
سالار جماعت : ۔ چوہدری طورا باز خاں

اراکین

پیر لعل شاہ صاحب (۲) حافظ غلام محی الدین صاحب (۳) ملک محمد سلطان صاحب (۴) ملک فضل داد خاں صاحب (۵) چوہدری عبداللہ خاں صاحب (۶) حوالدار نادر خاں صاحب (۷) چوہدری نواب خان صاحب (۸) قاضی فضل الٰہی صاحب (۹) چوہدری سپارس خاں صاحب (۱۰) چوہدری خان محمد صاحب (۱۱) چوہدری شیر زمان خاں صاحب (۱۲) ملک خداداد خاں صاحب (۱۳) ماسٹر محمد یوسف صاحب (۱۴) ملک ستار بخش صاحب (۱۵) حاجی احمد خان صاحب (۱۶) ماسٹر فانی خان صاحب (۱۷) قاضی محمد حسین صاحب (۱۸) چوہدری جہانداد صاحب (۱۹) چوہدری محمد نواز خان صاحب (۲۰) چوہدری زرداد خاں صاحب (۲۱) چوہدری گلزار محمد صاحب (۲۲) مستری میاں احمد صاحب (۲۳) ماسٹر غلام حیدر صاحب (۲۴) ملک غلام حسین صاحب (۲۵) چوہدری خان محمد صاحب ۔ (ناظم جمعیتہ)

جمعیتہ علماء بگھیلی پائین کا انتخاب

مورخہ ۱۶ راگست کو بمقام ہیرکنڈ علماء اسلام بگھیلی پائین و جاگیر وغیرہ کا ایک عظیم اجتماع ہوا ۔ مندرجہ ذیل عہدیداران منتخب ہوئے۔
جناب مولانا قاضی عبدالجلیل صاحب ۔ صدر
جناب عبدالغفور صاحب ۔ نائب صدر
جناب محمد یوسف صاحب ۔ ناظم اعلیٰ
جناب صاحبزادہ غلام سرور صاحب نائب ناظم
جناب قاری محمد سعید صاحب ۔ خزانچی
جناب قاری محمد سعید صاحب فاکی نائب خزانچی
جناب امیر محمود صاحب دُری صفدر شاہ سالار

جمعیتہ علماء اسلام (ادبینہ) ضلع مردان

مردان (ادبینہ) جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان کا تنظیمی وفد زیر سرکردگی امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ و ہتیمہ کو علاقہ ...

تحصیل صوابی کے دورہ پر روانہ ہوا ۔ سیلاب کی وجہ سے مقام آنعیلہ کے اجتماع کا پروگرام ملتوی ہوا ۔ اس کے بعد وفد موضع اوبیلہ حسب پروگرام پہنچا ۔ ۱۱ بجے دن کو خصوصی اجتماع منعقد ہوا ۔ مندرجہ ذیل مقامی انتخاب عمل میں لایا گیا ۔

امیر ۔ مولانا فضل رحیم صاحب
نائب امیر ۔ مولوی عبدالوہاب صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ مولوی فضل داب صاحب
اراکین ۔ مولوی رحمت شاہ صاحب ۔ حافظ بخت سید صاحب ۔ عبدالغفور صاحب ۔ سید مقدس جان باچہ ۔ بشیر حسن صاحب ۔ عبدالحکیم صاحب ۔

(حافظ محمد ایوب ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام مردان)

جمعیتہ علماء اسلام ضلع بہاولنگر

جمعیتہ علماء اسلام ضلع بہاولنگر بڑے اچھے پیمانہ پر کام کر رہی ہے اور دن بدن ترقی کر رہی ہے ۔ منچن آباد ۔ میکلوڈ گنج ۔ بہاولنگر ، ہارون آباد ، چشتیاں میں تو جماعت کی تشکیل پہلے ہو چکی ہے ۔ حال ہی میں ایک وفد چک $\frac{79}{H}$ بنگلہ میانوالہ و چک $\frac{128}{}$ بنگلہ یتیم والہ میں جمعیتہ کی شاخیں قائم کر کے آیا ہے ۔ فقیر والی میں بھی جمعیت کی تشکیل ہو چکی ہے ۔

چک $\frac{79}{H}$

صدر ۔ مولانا قطب الدین صاحب
ناظم ۔ مولوی عبدالرحمان صاحب
نائب ناظم حکیم نور محمد صاحب ۔
خازن ملک عبدالحکیم صاحب

چک $\frac{128}{6.R}$

صدر حاجی کرم الدین صاحب
ناظم ۔ حافظ محمد صادق صاحب
خازن ۔ چوہدری عطاء محمد صاحب

فقیر والی

صدر ۔ مولوی محمد قاسم صاحب
ناظم ۔ مولوی محمد اسلم صاحب ۔
نائب ناظم مولوی عبدالواحد صاحب
خازن مولوی رشید احمد صاحب

مزید شاخیں قائم کی جا رہی ہیں ۔

(از دفتر جمعیتہ علماء اسلام ضلع بہاولنگر)

ضروری تصحیح

چودہ ستمبر کے شمارہ میں ایک کارروائی میں جگہ ضلع جہلم کے بجائے جگہ لکھ دیا گیا تھا اور ...

سرگودھا کی ضلعی جمعیتہ کا انتخاب

حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب امیر
حضرت مولانا قاری عبدالشکور صاحب نائب امیر
حضرت مولانا محمد اسمٰعیل صاحب ...
حضرت مولانا حکیم ضیاء الدین صاحب ...
حضرت مولانا عبدالکریم صاحب ناظم ...
حضرت مولانا محمد صادق صاحب ناظم ...
حاجی فرزند علی صاحب خزانچی
سالار کا انتخاب بعد میں کیا جائے گا۔

انتخاب شہری

مولانا صالح محمد صاحب امیر شہر سرگودھا
مولانا نور محمد صاحب نائب امیر
قریشی عبدالغفور صاحب ناظم اعلیٰ
مرزا اکرم بیگ صاحب ناظم
حاجی محمد شریف صاحب ناظم نشر و اشاعت
محمد یعقوب بٹ سالار اعلیٰ شہر
محمد عارف صاحب خازن

جمعیتہ علماء اسلام ضلع مردان

مردان ۔ جمعیتہ علماء اسلام ضلع ... کی مجلس مشاورت کا اہم اجلاس زیر صدارت امیر ضلع مولانا لطف الرحمٰن صاحب منعقد ہوا جس میں امیر صوبہ مولانا سید گل ... صاحب نے خصوصی طور پر شرکت کی۔

امیر صوبہ مولانا سید گل بادشاہ صاحب کی زیر سرپرستی ذیل کی مجلس منتظمہ ...

صدر ۔ الحاج پیر مبارک شاہ صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ الحاج حافظ محمد ایوب صاحب
اراکین ۔ مولانا عبدالغفور صاحب ۔ الحاج حکیم محمد تقی الدین صاحب ۔ ... سیف الرحمٰن صاحب ۔ مولانا عبد ... صاحب ۔ مولانا کشور شاہ صاحب ۔ ... عبدالرزاق صاحب ۔ محمد افرین خان کبائڑی مرچنٹ ۔ حافظ الحاج محمد ... کلاتھ مرچنٹ ۔ حافظ محمد ابراہیم ... گھی مرچنٹ ۔ (محمد ایوب)

بقیہ صفحہ ۴

بعض اخبارات نے صرف یہی باتیں ... ہے کہ مودودی صاحب ان یہی باتوں ... آجاتیں ۔ حالانکہ وہ چار باتیں صرف مثال ... طور سے بیان کی گئی تھیں ۔ ورنہ ان ... اختلاف بلیسیوں مسائل میں ہے علماء کرام ... صاحب کے مخصوص مسائل کو سلف صالحین ... خلاف اور اسلام کے ... چنانچہ گذشتہ پرچہ ترجمان اسلام ...

مودودی صاحب کا نیا اسلام

(صفحہ ۲ کا بقیہ)

…صوبت میں بھی مضامین لکھتے ہیں … صاحب کی پوزیشن اس بارے میں … "مودودی صاحب کا تضاد" … یہ حقیقت ہے کہ مودودی صاحب … کے پرانے حواری اس تضاد … اٹھا نہیں سکتے۔

… مولانا محمد اسمٰعیل صاحب نے مودودی … جماعت کے افراد کا رد فار دیا … کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھتے … اثنا میں جماعت اسلامی کے … مولانا مودودی کے ساتھ والہانہ … مندی میں تقریباً اسی مقام پر پہنچ … جہاں اس اثنا میں جماعت اسلامی … مولانا مودودی کے ساتھ والہانہ … بندی میں تقریباً اسی مقام پر پہنچ … تھے جہاں اس وقت میاں بشیر الدین … قادیانی دہست پہنچ چکے ہیں وہ … کے ارشادات کو نصوص کی طرح پیش … ۔۔ درت دعا" کی طرح اسے … کے لئے نسخہ شفا تصور کرتے ہیں … اپنے مخالفین سے شکایت ہے کہ … حضرت نے تنقید میں اعتدال اور … پسندی سے کام نہیں لیا۔ لیکن … کی دعاندلی اور علمی لغزشوں کی … ان حضرات نے بالکل حسن ظن … عقیدت سے کام لیا ہے اور سب کچھ … جس کی انہیں دوسروں سے … ہے۔ حال ہی میں مکتبہ تہذیب … نے کیا جماعت اسلامی حق پر ہے؟ … شائع کیا "حرف اول" اسی ذہنی … کا مظہر ہے ؎

… دارم ز دانشمند مجلس باز پرس
توبہ فرمایاں چرا خود توبہ کمتر می کنند

… بحث کی گرمی میں مولانا مودودی بھی چڑ … دائرہ سے بہک گئے اور کچھ ایسی چیزیں … جن کی ان سے امید نہ تھی۔ انکار حدیث … اختیاری مجبوریوں کے متعلق ان کی مداہنت … فہم سے بالا ہے۔ چنانچہ تفہیمات … "مسلک حدیث میں مختلف نظریات" … گروہوں کا ذکر کیا ہے تیسرے گروہ … متعلق لکھتے ہیں۔

… تیسرا گروہ جیثیت رسالت اور … شخصی میں فرق کرتا ہے۔ میں سمجھتا … کہ چوہدری غلام احمد پرویز ایڈیٹر

طلوع اسلام، صاحب اسی گروہ سے تعلق رکھتے ہیں اور میں ابتدا ہی میں یہ امر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ان کا مسلک حق سے زیادہ قریب ہے اگرچہ تھوڑی سی غلطی کہا میں ضرور ہے لیکن الحمد للہ کہ وہ گمراہی کی حد تک نہیں پہنچی (تفہیمات حصہ اول طبع چہارم صفحہ ۲۳۳ – ۲۳۶) یہ ہے مودودی صاحب کا نظریہ اس شخص کے متعلق کہ جس کے نظریات و عقائد اسلام کے سراسر منافی ہیں اور ہر مکتبۂ فکر کے علماء نے مشترکہ طور پر یہ فتویٰ دیا ہے کہ پرویز دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ قارئین خود اندازہ فرمائیں۔ کہ ایسے شخص کے متعلق کہنا کہ ان کا "مسلک حق سے زیادہ قریب ہے" کتنی ستم ظریفی ہے۔ اس عبارت سے مودودی صاحب خود بھی ننگے ہو جاتے ہیں کہ مودودی خود اس نئے اسلام کو جنم دے رہے ہیں جس کی پرویز تبلیغ کر رہا ہے۔ اور ہم بخوبی اس امر سے واقف ہیں۔ کہ پرویز کے لئے راستہ صاف کرنے والی شخصیت مودودی صاحب کی ہی ہے ؎

من خوب می شناسم پیران پارسا را

(باقی آئندہ)

دینی مدارس

مدرسہ اظہار الاسلام جامع مدنی چکوال کا سالانہ عظیم الشان تبلیغی جلسہ

مورخہ ۵ – ۶ – ۷ اکتوبر۔ منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مقتدر علمائے کرام تشریف لا رہے ہیں۔ بعض حضرات کے اسمائے گرامی درج ذیل ہے۔ حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ پروفیسر خالد محمود لاہور مولانا عبد الحنان صاحب۔ مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب جہلم۔ سید امین گیلانی اور صوفی حفیظ جالندھری بھی شرکت کر رہے ہیں۔ احباب تاریخیں نوٹ کر لیں۔ الداعی۔ مظہر حسین غفر لہ خطیب جامع مدنی چکوال۔

دار العلوم عید گاہ کبیر والا ضلع ملتان کا دسواں سالانہ جلسہ حسب دستور سابق

مورخہ ۵ – ۶ – ۷ دسمبر ۱۹۶۳ء منعقد ہو رہا ہے جس میں ملک کے مقتدر علمائے کرام شرکت فرما رہے ہیں احباب تاریخیں نوٹ کر لیں

(ناظم)

اصلاح مسلم خاندانی قوانین

از حضرت مولانا مفتی جمیل احمد صاحب دار العلوم اشرفیہ نیلا گنبد لاہور

(۳)

دفعہ ۶ تعدد ازدواج :- (۱)

کوئی شادی شدہ شخص اس آرڈی نینس کے تحت ثالثی کونسل سے پیشگی تحریری اجازت لئے بغیر دوسری شادی نہیں کرے گا، اور نہ ہی مذکورہ منظوری حاصل کئے بغیر کی ہوئی کسی شادی کو اس آرڈی نینس کے تحت درج رجسٹر کیا جائیگا"

اس دفعہ کی ذیلی دفعہ ۵ میں اس پر سزا مقرر کر کے اس کو بھی لازمی قرار دیا گیا ہے اگر وہ دفعہ حذف کر دی جائے اور یہاں صرف عنوان میں یہ لفظ بڑھا دیا جائے۔ "خوشگوار تعدد ازدواج" تو شرعاً قابل اعتراض نہیں رہتا۔ کیونکہ یہ سب عمدگی و خوشگواری اور درج رجسٹر کرانے کے لئے ہوگا۔ نکاح ثانی کو کالعدم بنانا نہ ہوگا قرآن کے خلاف نہ ہوگا۔ خرابیوں کا سبب اور اسلام کی عام اجازت کو ان دفعات میں قید کرنا نہ ہوگا۔ اگر ایسا نہ کیا گیا یا اس جیسی کوئی اور شکل پیدا نہ کی گئی تو یہ قانون کا خطرناک عیب ہوگا کہ حق تعالیٰ کی عام اجازت کو ان قیدوں میں جکڑ بند کر کے تحریف اسلام کی جا رہی ہے اور پھر مندرجہ ذیل خرابیاں رونما ہونگی۔

۱۔ اگر بلا اجازت دوسری شادی کر لی تو شرعاً تو اس کو حق تھا نکاح صحیح ہو گیا اب قانون اس کو کالعدم قرار دیگا۔ تو وہ عورت دوسرے سے نکاح کر لے گی اور یہ نکاح علیٰ نکاح ہو کر قانون کی آڑ میں ہمیشہ حرامکاری ہوگی۔

۲۔ ثالثی کونسل کے لئے کیا ذمہ داری ہو سکتی ہے کہ وہ کچھ لے دے کر کام نہ کرے گی اس لئے اس سے کوئی خاص رکاوٹ بھی نہیں ہو سکتی اور رکاوٹ پیدا کرنا خود مذہب میں مداخلت اور مسلم اکثریت کو مٹانے کا ذریعہ ہوگا۔ خدا کی دی ہوئی مرضی کو محو کرنا اور احکام الٰہی کی توہین ہوگی اور بدکاری کے عام ہونے کو دعوت دینا ہوگی۔ بلکہ معاشرہ سے بدکاری کو ہٹانے کے لئے تو ضروری تھا کہ اگر کوئی قانون نہ بنایا جاتا تو کم سے کم ترغیب ہی دی جاتی کہ ہر صاحب حیثیت چار چار شادیاں کرے تاکہ نہ جذبات میں ہیجان ہو سکے نہ کسی اور طرف توجہ کر سکے۔ نہ ان سے حرکتیں سرزد ہوں نہ دوسروں کے لئے سند بنیں نہ معاشرہ برباد ہوں۔

۳۔ جو ضرورت دوسری شادی کی پیش آئے گی ممکن ہے وہ ثالثی کونسل پر ظاہر کرنے کی نہ ہو یا اگر ظاہر بھی کی گئی تو وہ اس نظر میں اہمیت نہ رکھتی ہو اور اس شخص کی نظر میں اہمیت رکھتی ہو تو ہو سکے گا کہ یہ دفعہ دوسری شادی سے باز رہ کر بدکاری میں مبتلا ہونے کا سبب ہو۔ کیونکہ میاں بیوی کی باہمی بہت سی باتیں ایسی ہیں کہ ان کا دوسروں پر ظاہر کرنا بھی گناہ ہے اور بے تمیزی بھی۔

۴۔ بعض دفعہ اس کا سبب اولاد نہ ہونا اور بعض دفعہ قوت کا ناقابل برداشت ہونا بعض دفعہ بیوی کا صورت یا سیرت میں حسب مذاق اور بعض دفعہ یونہی طبیعت کا مائل نہ ہونا بعض دفعہ دیندار کے لئے بد دینی کے لئے آوارہ ہونا۔ بعض دفعہ بد زبان غیر محتاط غیر ملنسار غیر منتظم یا مزاج کی ناموافقت ہونا یا مختلف کاروبار کی نگرانی کے لئے کئی بیویوں کی ضرورت ہو یا صرف اس لئے کہ حضور نے کثرت اولاد کو پسند فرمایا اور قیامت میں اس کی وجہ سے دوسری امتوں پر فخر کرنے کو فرمایا ہے تو جب خدا تعالیٰ نے گنجائش دی ہے تو کیوں اس کی کوشش نہ کی جائے یا اور کوئی سبب ہوتا ہے۔ ضروری نہیں کہ ہر امر پر خواہ مخواہ دوسروں کو مطلع کیا جائے پھر یہ شبہ … اور گھر سے بے تعلقی کا سبب ہوگی خصوصاً جبکہ صورت طلاق کو ناپسند بھی کرتی ہوگی۔ (باقی)

مدرسہ عربیہ مخزن العلوم والفیوض عید گاہ خانپور کا سالانہ تبلیغی اجتماع

جمیع شائقین قرآن و حدیث کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ امسال بھی حسب دستور سابق بتاریخ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۳ء کو ایک عظیم الشان تبلیغی تعلیمی اجتماع کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ جس میں مقتدر علماء کرام و مشائخ عظام شرکت فرما رہے ہیں۔ جمیع احباب تواریخ نوٹ فرما لیں۔

(ناظم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم دار الفیوض عید گاہ خانپور

خبریں

خان عبدالقیوم پر دل کا دورہ

معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ خان عبدالقیوم خاں سابق صدر مسلم لیگ جو امتناعی نظر بندی کے قانون کے تحت نظر بند ہیں۔ میو ہسپتال میں ان پر دل کا شدید دورہ پڑا ہے۔ یاد رہے کہ مارشل لا کے دوران میں بھی جب خان صاحب گرفتار ہوئے تھے تو ان پر دل کے دورے پڑے تھے۔ اب ڈاکٹروں نے انہیں مشورہ دیا ہے کہ وہ انگلستان میں علاج کے لئے جائیں۔

طلبا پر فائرنگ کی عدالتی تحقیقات

حکومت مشرقی پاکستان نے طلباء کے تمام وارنٹ گرفتاری واپس لے لیے ہیں اور ہلاک شدگان کے وارثوں کو معاوضہ دینے کا بھی اعلان جاری کیا ہے اور ناخوشگوار واقعات کی تحقیقات کے لئے ایک جج کی قیادت میں تحقیقی کمیشن قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ظفر اللہ خان قادیانی کو اقوام متحدہ میں پاکستان کی نمایندگی سے علیحدہ کیا جائے

پاکستان کے مختلف شہروں میں جمعیۃ علماء اسلام، مجلس تحفظ ختم نبوت کے جلسوں میں ظفر اللہ قادیانی کے ٹیلیویژن کے حالیہ بیان پر سخت نفرت کا اظہار کیا گیا اور حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ ظفر اللہ نے مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے اور ایسے شخص کو نمایندگی کا حق دینا ٹھیک نہیں اور اسے فوراً نمائندگی سے علیحدہ کیا جائے اور ملک و ملت کا مفاد اسی میں مضمر ہے۔

یوم مطالبات پر طلبا کے مظاہرے اور جلوس

مغربی پاکستان کے مختلف شہروں میں یوم مطالبات پر طلبا نے مظاہرے کئے اور جلوس نکالے۔ ڈھاکہ کے طلباء نے پیر سے اپنی ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے۔ طلبا نے تعلیمی کمیشن کے خلاف یوم احتجاج منایا جس میں ڈھاکہ فائرنگ، سہ سالہ ڈگری کورس، درس کراچی بدر طلبا کے کراچی اور بعض دوسرے شہروں میں داخلے پر پابندی اور فیسوں کے خلاف احتجاج کیا گیا۔

امام یمن کا انتقال

ایک اطلاع کے مطابق امام یمن کا انتقال ہوگیا ہے۔ امام احمد یمن کے حکمران تھے۔ امام یمن کی وفات کے بعد ولی عہد شہزادہ سیف الاسلام بدر یمن کے امام ہوں گے۔

اسلامی ممالک کا بلاک

ایک اطلاع کے مطابق سعودی عرب اردن اور ایران اسلامی بلاک کی تشکیل کی تجویز سے اصولی طور پر متفق ہوگئے۔ عرب جمہوریہ اس بلاک میں شریک نہیں ہوگا۔ ہمیں ڈر ہے کہ کہیں یہ بلاک انگریز کا دم چھلا بن کر نہ رہ جائے۔ خدا عرب ممالک کو نظر بد سے بچائے۔

الجزائر

نئی پارلیمنٹ جو عام انتخاب کے بعد معرض وجود میں آئی ہے اور جو الجزائر کے مضبوط لیڈر بن باللہ کے حامیوں کی اکثریت پر مشتمل ہے مسٹر فرحت عباس کو بن باللہ کی مکمل حمایت حاصل ہے۔ اور انہیں پارلیمنٹ کی صدارت کی پیش کش کی جارہی ہے۔

مرزائیوں کی شکست فاش

علامہ خالد محمود کا ربوہ کالج کے پرنسپل سے کامیاب مناظرہ

لاہور۔ مال روڈ پر علامہ خالد محمود صاحب نے ربوہ کے مشہور مرزائی پرنسپل قاضی نذیر احمد سے ایک اچانک مناظرہ کیا۔ جس میں پرنسپل صاحب کو شکست فاش ہوئی اور وہ میدان چھوڑ کر بھاگ گئے۔ قارئین تفصیلات علامہ صاحب کے پرچہ دعوت میں ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

ضروری تصحیح

پچھلے شمارہ میں ایک بیان ظفر اللہ قادیانی سے متعلق صفحہ ۵ پر مولانا قاری محمد یعقوب صاحب پشاور کا بیان شائع ہوا تھا اور غلطی سے قاری محمد طیب صاحب کا نام لکھ دیا گیا۔ قارئین تصحیح فرمالیں۔

حضرت مولانا عبدالعزیز

ناظم مدرسہ نصرۃ العلوم گوجرانوالہ کے والد بزرگوار پچھلے دنوں وفات پاگئے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں

اعلانات

مدرسہ عربیہ مدینۃ العلوم سرگودھا

کا سالانہ اجلاس تعلیمی تبلیغی مورخہ ۲۰۔ ۲۱۔ ۲۲۔ اکتوبر کو جامع مسجد گول چوک سرگودھا میں منعقد ہوگا۔ جس میں پاکستان کے ممتاز علماء کرام اور مشائخ عظام شرکت کر رہے ہیں۔ اجلاس کی کامیابی کے لئے انتظامات شروع کر دئے گئے ہیں۔

تعزیتی خطوط کا شکریہ

مجھے قطب الاقطاب شیخ المشائخ حضرت رائے پوری کی وفات حسرت آیات پر ہندو پاک کے مختلف اطراف و اکناف سے بہت خطوط موصول ہوئے ہیں۔ فرداً فرداً ان حضرات کا شکریہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس اخبار کے ذریعہ سب حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہم سب کو حضرت کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین۔

احقر محمد سعید بانی مدرسہ رحیمیہ صدر ڈونگہ زنگہ

ضروری اعلان

امیر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور مولانا عزیز الرحمٰن صاحب نے ضلع جمعیۃ کے ماتحت تمام انجمنوں کے نام بذریعہ اخبارات ایک سرکلر جاری کیا ہے جس میں تمام انجمنوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنی تنظیمی سرگرمیاں تیز تر کردیں اور مقامی طور پر نئے انتخابات جلد از جلد کرائیے۔ اس سرکلر میں آگے چل کر کہا گیا ہے کہ بہت جلد جمعیۃ علماء اسلام کی تنظیمی رفتار کے ملاحظہ کے لئے ایک نمایندہ وفد ضلع کے دورہ پر روانہ ہوگا۔ جس میں صوبائی امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب و صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالباری صاحب فاضل دیوبند بھی شریک ہوں گے۔ تمام رفقاء کو چاہیئے کہ وہ عوام میں سے اپنی تنظیم اور انتخابات میں اسلام دوست حضرات کو شامل کریں۔ اور جمعیۃ علماء اسلام کی اغراض و مقاصد سے عامۃ المسلمین کو آگاہ کر کے ممبر بنادیں اور نوجوانوں کو انصار الاسلام میں شامل ہونے کی ترغیب دیں۔

ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ضلع پشاور

جگہ دے۔ ادارہ ترجمان اسلام ان کے غم میں پورا پورا شریک ہے۔ (ادارہ)

ضروری اعلان

بعض ... جو ... سے منسلک ہیں۔ جماعتوں اور تعمیری ... رہتے ہیں وہ مرکز سے رکنیت ... طلب کرتے ہیں انہیں چاہیے کہ ... حلقہ کے ضلعی مرکز سے رابطہ قائم کریں ... یہ چیزیں وہاں سے طلب کریں۔ مرکز ... کا پیاں ضلعی جمعیت ہی منگوا سکتی ... تمام ضلعی جمعیتیں مرکز سے کاپیاں منگوا ... اور اپنے حلقہ میں حسب ضرورت تقسیم ...

- پچھلے شمارہ میں بعنوان "مودودی کے گمراہ کن عقیدے کا نام" سے ایک ... شائع ہوا تھا۔ بعض دوستوں کے خطوط موصول ہوئے ہیں کہ اگر ادارہ ترجمان ... اجازت دے تو ہم اشتہار وغیرہ کی شکل میں اس کو شائع کردیں۔ ادارہ کی طرف سے اجازت ہے کہ وہ اس عنوان سے اشتہار وغیرہ شائع کر سکتے ہیں۔
- ترجمان اسلام ایک نئے دور سے گزر رہا ہے جس میں گراں قدر علمی۔ مذہبی اور فکری مضامین کا اضافہ کیا جا رہا ہے۔ اور ساتھ ہی جمیعۃ علمائے اسلام کے رہنماؤں کی تقاریر بھی شائع ہو رہی ہے۔ تمام احباب سے گذارش ہے کہ پرچہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کریں تاکہ حق کی آواز زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچ سکے۔ جو حضرات ... کی ترقی دیکھنا چاہتے ہیں وہ اخبار کی ... اشاعت کی طرف توجہ دیں۔ (ادارہ)

ملتان میں دفتر مجلس احرار اسلام کا افتتاح اور جلسہ عام

معلوم ہوا ہے کہ ۲۸ ستمبر بروز جمعہ ... مجلس احرار اسلام کے شہری اور ضلعی دفتر کا افتتاح اور پرچم کشائی کی تقریب منعقد ہوگی رات کو ایک جلسہ عام منعقد ہوگا۔ جس میں شیخ حسام الدین اور دیگر احرار رہنما خطاب فرمائیں گے۔

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب کو صدمہ

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب خطیب ... آف کل لاہور کی والدہ ماجدہ عرصہ سے بیمار تھیں۔ مولانا موصوف خدمت کے لئے موجود تھے جو عمر بھر ان کی دعائیں لیتے رہے۔ آخر کار وہ ... کو داغ مفارقت دے گئیں حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب جیسے صابر و شاکر بزرگ کو نصیحت کرنا آفتاب کو چراغ دکھانا ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور ان کی برکت سے مولانا اور ہم سب کو خدمت دین ... تمام ارکان جمعیۃ علماء اسلام ...

اَلْعُلَمَاءُ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ

جاری کردہ بحکم

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہٗ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ○ جمعہ ۲۵ محرم ۱۳۸۲ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۶۲ء ○ نمبر ۲۶

عیسائیوں سے ایک سوال

مولوی دین محمد صاحب مبلغ اسلام شرقپور ضلع شیخوپورہ

ہے اک سوال تم سے یَا اَیُّھَا النَّصَارَا
کہتے ہو تم خدا کو بندوں نے مار ڈالا

راضی اگر رہا ہو بااین ہمہ بھی ان سے
ناراض اگر گیا وہ اُن سے تو بس یہ سمجھو

سولی پہ جان دی جب قیومِ عالمیں نے
یہ آسمان ساتوں کیا تھے خدا سے خالی

ہو آسرا سے جس کے کل کائنات قائم
مالک بغیر کیوں کر ملکیتیں رہیں پھر

لوہے کی بیڑیوں نے ہاتھوں سے دشمنوں کے
وہ قبر بھی عجب تھی جس میں خدا سمایا

تھا ناتوان بچہ جب پیٹ سے وہ نکلا
کھاتا رہا برابر، پیتا رہا برابر

زندہ کیا خدا کو پھر دوسرے خدا نے
دردِ الم سے جس کے بے تاب ہو کے ہائے

ناپاک ہے یہ سولی ملعون ہے یہ سولی
اللہ کی اہانت جس پر ہوئی ہو اس کی

ہے پاک ذات اس کی اس کذب و افترا سے
چھوڑو صلیب کو تم، چھوڑو صلیب کو تم!

عظمت صلیب میں ہے کیا اے صلیب والو
ہے دین کی نصیحت عبدالمسیح تجھ کو

دینا جواب ہم کو تم کو اگر ہو یارا
وہ کیا خدا بھلا تھا بندوں نے جس کو مارا

تو ہوا نہیں مبارک جن سے وہ خوش سدھارا
[illegible] میں اُن سے کمزور تھا بے یارا

[illegible] جہان سارا
[illegible] جب گور میں اتارا

لکڑی [illegible] بوجھ اس کا کیونکر بھلا سہارا
جب بیکسانہ اس کو تھا گور میں اتارا

کیونکر خدا کو جکڑا، کیوں کر خدا کو مارا
وہ پیٹ اس سے بڑھ کر جس میں خدا سہارا

مونہہ چونچویوں کی خاطر کھولے ہوئے پیارا
سوتا رہا برابر، پھر وہ خدا تمہارا

یا خود بخود ہی عیسیٰ زندہ ہوئے دوبارا
کس بیکسی سے آخر وہ باپ کو پکارا

کیوں چومتا ہے اس کو کر ڈال پارا پارا
کرتا ہے کیوں پرستش اے بے سمجھ نصارا

بہتان ہیں یہ سارے اللہ پہ آشکارا
عقلِ سلیم کا ہے ہردم یہی اشارا

کیوں پھینکنا نہیں ہے اس کا تمہیں گوارا
بس ہے یہی کہ کر لو اس دین سے کفارا

عیسے المسیح ہردم کہتا گیا پیارا

صحابہ کی شان از روئے قرآن

(مولانا محمد ہارون صاحب تناولی - خطیب جامع مسجد نعلبین - تحصیل چکوال)

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذی اصطفیٰ - اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم -
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارِ وَالَّذِيْنَ اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ ۙ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ تَحْتَهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۭذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ○ (توبہ ع۱۳)

(ترجمہ شیخ الہندؒ) اور جو لوگ قدیم ہیں سب سے پہلے ہجرت کرنے والے اور مدد کرنے والے اور جو ان کے پیرو ہوئے نیکی کے ساتھ - اللہ راضی ہوا ان سے اور وہ راضی ہوئے اس سے اور تیار کر رکھے ہیں واسطے ان کے باغ کہ بہتی ہیں نیچے ان کے نہریں، رہا کریں انہی میں ہمیشہ یہی ہے کامیابی بڑی -

(حاشیہ علامہ شبیر احمدؒ) اعراب مومنین کے بعد مناسب معلوم ہوا کہ زعماء و اعیان مومنین کا کچھ ذکر کیا جائے - یعنی جن مہاجرین نے ہجرت میں سبقت و اولیت کا شرف حاصل کیا اور جن انصار نے نصرت و اعانت میں پہل کی - غرض جن لوگوں نے قبول حق اور خدمت اسلام میں جس قدر آگے بڑھ چڑھ کر حصے لئے پھر جو لوگ نکوکاری اور حسن نیت سے ان پیشروان اسلام کی پیروی کرتے رہے ان سب کو درجہ بدرجہ خدا کی خوشنودی اور حقیقی کامیابی حاصل ہو چکی - جیسے انہوں نے پوری خوش دلی و اور انشراح قلب کے ساتھ حق تعالیٰ کے احکام تشریعی اور تکوینی کے سامنے گردنیں جھکا دیں - اسی طرح خدا نے ان کو اپنی رضا اور خوشنودی کا پروانہ دے کر غیر محدود انعام و اکرام سے سرافراز فرمایا" - برادران عزیز آپ نے ارشاد خداوندی لیا - خداوند قدوس نے تین گروہوں کے ساتھ اپنی خوشنودی و رضامندی کا اعلان فرمایا ہے -

واشہد ان محمداً رسول اللہ کے نعرے لگاتے ہوئے بعزم ہجرت الی المدینہ روانہ ہو گئے -

(۲) انصار جنہوں نے اپنے مال اور جان اسلام کی امداد کے لئے پیش کر دیں -

(۳) جنہوں نے ان کی پیروی کی احسان کے ساتھ -

برادران عزیز - قرآن مجید نے یہاں تم کی ضمیر لا کر یہ بات واضح کر دی کہ صحابہؓ سب کے سب کا ایمان عند اللہ مقبول ہے - بلکہ مقبول ہی نہیں بلکہ آنے والی نسلوں کے لئے کسوٹی ہے - اگر اپنے ایمان کو پرکھنا چاہو تو صحابہ کے ایمان سے پرکھو - جس طرح ارشاد خداوندی ہے فَاِنْ اٰمَنُوْا بِمِثْلِ مَآ اٰمَنْتُمْ بِهٖ فَقَدِ اهْتَدَوْا (پ ع۱۶) سو اگر وہ بھی ایمان لاویں جس طرح تم نے ایمان لایا ہے - پس تحقیق ہدایت پالیں گے - قرآن مجید نے آمنتم میں تم خطاب کی ضمیر لا کر اور آمنوا میں غائب کی ضمیر لا کر یہ بات واضح کر دی کہ اپنی آنکھوں سے جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسلام کی حالت میں دیکھنے والوں کا ایمان نہ دیکھنے والوں کے لئے کسوٹی ہے - اس لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:
اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ بِاَیِّہِمْ اقْتَدَیْتُمْ
میرے صحابہ مثل ستاروں کے ہیں جن کی اقتداء کرو گے ہدایت پالو گے -

یہاں ان لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے جنہوں نے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کو معیار حق نہیں سمجھا اور تنقید سے بالاتر بھی نہیں سمجھا، جیسے مودودی صاحب -

اگر صحابہ معیار حق نہیں تھے تو پھر قرآن شریف نے کیوں اٰمَنُوْا اور اٰمَنْتُمْ اور اتَّبَعُوْهُمْ کے کلمات لا کر آنے والی قوموں کو ان کے اتباع اور ان جیسے ایمان لانے کا حکم دیا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے اقتدیتم اور اہتدیتم کے کلمات لا کر ان کی اقتداء میں ہدایت بتلا دی - تنقید کرنا

نہیں بتلایا (العیاذ باللہ)

برادران عزیز ہم اس قسط میں حضرت شان صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے سامنے بیان کئے دیتے ہیں - مشتے نمونہ از خروارے -

حضرت ابوبکر صدیق کی امتیازی شان

(رضی اللہ تعالےٰ عنہ) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو اللہ تعالےٰ کی توحید اور اپنی رسالت کی دعوت دی تو بوڑھوں میں سب سے پہلے صدیق اکبر نے لبیک کہا اور جب ہجرت ہونے لگی تو صحابہؓ ایک ایک دو دو ہو کر مدینہ جانے لگے - لیکن ایک وہ شخصیت ہے جس کو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر ہونے کا شرف خداوند قدوس نے بخشا - ایک رات ہے مشرکین مکہ مکرمہ کے غنڈوں اور بدمعاشوں نے خانۂ مصطفیٰ کا محاصرہ کیا ہوا ہے - حضور صلی اللہ علیہ وسلم بحکم خداوندی اپنے گھر سے بعزم ہجرت الی المدینہ نکلے اور اپنے بستر پر شیر خدا حضرت علیؓ داماد مصطفیٰ کو لیٹنے کا حکم دیا - اور ابر رحمت نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا دروازہ کھٹکھٹایا - صاحب خانہ باہر نکلے تو دیکھا کہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہیں - عرض کیا حضور کیا ارشاد گرامی ہے - کہا آج رب قدوس نے ہجرت کا حکم دیا - دونوں روانہ ہوتے -

شیر خدا رسول کے بستر پر خانۂ رسول میں قیام پذیر رہے اور صدیق اکبر صاحب بستر کو لئے ہوتے اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا کا شرف حاصل کر رہے ہیں - اس کے مقام کا کیا کہنا، جس کے پاس رسول کا بستر ہے - اور اس کے مقام کا کیا کہنا جس کے پاس بستر والا ہے -

اسلام میں دو راتوں کی بہت ہی قدر ہے ایک شب معراج - دوسری شب ہجرت - شب معراج کا رفیق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلانے کے لئے آیا - اور شب ہجرت کے رفیق کو مصطفیٰ بلانے کے لئے گئے - شب معراج کا ساتھی جاتے جاتے سدرۃ المنتہیٰ پر رک گیا - اور ہجرت کا ساتھی غار ثور رکا نہ بدر میں رکا نہ احد میں رکا نہ خندق میں رکا نہ فتح مکہ میں رکا نہ احزاب میں رکا بلکہ

حدیث ...

(طالوت)

نگاہ ساقی کوثر ...
تو عشق و مستی کی دنیا ...
نظام شوق سے گرا ...
تو ان کی دید کا پھر ...
میرے لئے ہے بڑی ...
کہ ان کے حلقہ بگوشوں ...
صفوں کے پیچھے کہیں ...
ہمارے بخت کا میرے ...
یہ آرزو ہے کہ اک بار ...
قریب گنبد خضرا سلام ...

شمع نبوت اور پروانہ شمع ...
غار ثور تک جا پہنچے - ابوبکر ...
داخل ہوتے - پہلے غار کو ...
صاف کیا پھر کپڑے کو پھاڑ ...
کے سوراخوں میں رکھتے اور ...
کا ثبوت پیش کرتے گئے - ...
ایک سوراخ خالی رہ گیا اس ...
رسالت نے اپنی ایڑی دبا کر ...
پھر حضور کو بلایا - حضور ...
تو پروانہ شمع رسالت نے اپنا ...
اور صاحب رسالت اس پر اپنا ...
رکھ کر آرام فرمانے لگے - ایک ...
آ کر ڈس لیا - صدیق کی آنکھوں ...
جاری ہو گئے اور صاحب ...
رخسار مبارک پر جا پڑے تو ...
نے پوچھا کہ صدیق کیا بات ہے؟
کیا کہ حضور کسی سانپ نے ڈس ...
لاؤ کہاں ہے - صدیق اکبر نے ...
کیا تو حضور نے اپنا لعاب ...
فوراً شفا ہو گئی - ایک مقام ...
تلیاں ہیں پیغام میں نعرۂ تکبیر اللہ ...
فضا آسمان میں گونج رہی ہے ...
علی بلکہ آ گئے - عرض کی حضور ...
درد ہے فرمایا آگے آؤ لعاب ...

مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی پارلیمنٹ

(از ماسٹر عبدالکریم گورنمنٹ ہائی سکول۔ لکی مروت

...سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
...مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا
...کسے معلوم تھا کہ علاقہ مروت کے
...صحراؤں میں ایک ایسا ہونہار بچہ
...ربیع الثانی ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۹۱۹ء
...پیدا ہونے والا ہے۔ جس سے کل تمام پاکستان
...کی فضائیں معطر ہونے والی ہیں لیکن
...یہ اس کی دین ہے جسے پروردگار دے
...ماں باپ نے اس کا نام محمود رکھا۔
...صاحب کا نام بذات خود محمد صدیق
...گاؤں کا نام پنیالہ۔ جو کہ ڈیرہ اسمٰعیل خان
...میل شمال کی طرف واقع ہے۔

ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی
ابتدائی تعلیم صرف و نحو اور منطق کی
...گھر پر ہی پڑھ لیں اور اپنے ہی گاؤں
...جماعت چہارم پاس کی۔ ۱۹۳۳ء
...پنیالہ سے مڈل کا امتحان پنجاب یونیورسٹی
...فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔ امتحان
...سنٹر میں چار سکولوں کے طلباء جمع تھے
...مولانا صاحب سب سے کم سن طالب علم تھے
...سے مڈل اور فقہ کی ابتدائی تعلیم ختم
...کے عازم دارالعلوم دیوبند ہوئے
...سال تعلیم دارالعلوم دیوبند میں حاصل
...بعد پھر یہاں سے جامعہ قاسمیہ مراد آباد
...گئے۔ یاد رہے کہ ان دونوں درسگاہوں
...بانی مولانا محمد قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ
...اور پھر متواتر چھ سال تک تعلیم وہاں پر
...کی۔ مولانا فخر الدین شیخ الحدیث
...دارالعلوم دیوبند آپ کے مخصوص اساتذہ
...میں تھے۔

...زندگی کا آغاز

ابتداء ہی سے آزادی کی
...دلدادہ تھی۔ جوں ہی سوجھ بوجھ کا زمانہ
...اپنے ملک کی آزادی کو سب سے اہم
...انگریز سامراجی طاقت سے ٹکر لینے کے
...بستہ ہو گئے۔ ۱۹۴۰ء میں باقاعدہ
...زندگی کا آغاز کیا۔ اور تمام یو۔پی
...پیدل دورہ کیا۔ اور جمعیۃ العلماء
...کو کامیاب بنانے کے لئے
...کام کیا۔ ۱۹۴۲ء میں اپنے وطن
...تشریف لائے اور جمعیۃ العلماء...

وقت آپ آل انڈیا جمعیۃ العلماء ہند کے کونسلر تھے اور صوبائی جمعیۃ العلماء کے ورکنگ کمیٹی کے ممبر۔

جب ۱۹۴۳ء میں مولانا حسین احمد مدنی سرحد کے دورہ پر تشریف لائے تو حضرت مفتی محمود صاحب تمام دورہ میں ان کے ہم رکاب رہے۔ ۱۹۴۷ء میں بحیثیت ڈیلی گیٹ تاریخی کانفرنس سہارنپور کے لئے تشریف لے گئے اور جب ملک آزاد ہوا۔ سامراجی حکومت کے چھکے چھوٹ گئے تو اطمینان کا سانس لیا اور ملتان تشریف لے گئے اور علمی مشاغل میں مصروف ہو گئے۔

ملتان میں ملتان میں ابتداء ہی سے قاسم العلوم سے وابستہ ہوئے۔ اور ابتدائی مدرس سے کام شروع کیا۔ مگر اپنی خداداد قابلیت سے مفتی دارالعلوم اور آج کل اسی مدرسے کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس ہیں۔

فتووں کے لحاظ سے تمام پاکستان میں آپ کا نمبر اول ہے۔ آٹھ ہزار فتوے باقاعدہ مہر بمہر جاری فرمائے ہیں۔

۵۳-۱۹۵۲ء میں مفتی صاحب تحفظ ختم نبوت کے سلسلے میں حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ۔ قاضی احسان احمد شجاع آبادی مولانا نور الحق بخاری اور مولانا محمد علی جالندھری کے ساتھ ملتان جیل میں نظر بند ہوئے جیل کے اندر بھی آپ امام اور خطیب تھے

این سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

آپ جیل سے رہا ہو کر پھر قاسم العلوم ملتان سے وابستہ ہو گئے۔ ۱۹۵۶ء میں آپ کو دوبارہ گرفتار کیا گیا۔ مگر ون یونٹ کے وزیر اعظم نے آپ کی رہائی کے احکامات صادر کر دیئے۔

۱۹۵۷ء میں آپ نے ملتان میں علماء کانفرنس بلائی۔ ملک کے اطراف و جوانب سے ۱۶۵ جید علماء تشریف لائے آپ استقبالیہ کے جنرل سیکرٹری تھے۔ اس کانفرنس میں جمعیۃ العلماء مغربی پاکستان کی...

جب حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ سفر حجاز پر تشریف لے گئے۔ تو آپ کو قائم المقام امیر مقرر کیا اور جب حضرت مولانا احمد علی پر ششماہی پابندی لگا دی گئی۔ تب بھی آپ قائم المقام امیر مقرر ہوئے۔ ۱۹۵۷ء میں شہدائے جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کی یاد میں ملتان میں جو تاریخی جہاد کانفرنس بلائی گئی۔ آپ ہی اس کانفرنس کے داعی تھے اور استقبالیہ کے جنرل سیکرٹری بھی۔

مارشل لاء کے نفاذ کے ساتھ جمعیۃ علماء اسلام پر پابندی لگائی گئی تو ملتان میں آپ کے مکان میں حفاظت دین کی خاطر نظام العلماء کا قیام عمل میں آیا۔ جو کہ خالص مذہبی اور تبلیغی جماعت ہے اور اس سلسلے میں مولانا احمد علی قدس سرہ کو امیر اور آپ کو پھر نائب امیر مقرر کیا گیا۔

۱۹۵۹ء میں وفاق المدارس عربیہ پاکستان کی بنیاد رکھی گئی۔ آپ اس کے جنرل سیکرٹری مقرر کئے گئے۔ وفاق المدارس کے فوقانی مدارس کے دورہ احادیث کا امتحان یونیورسٹی کے اصولوں پر لیا جاتا ہے اور آپ اس امتحان کے رجسٹرار ہیں۔ وفاق المدارس عربیہ کے ساتھ ملک کے ایک سو ستر مدارس عربیہ اسلامیہ کا باقاعدہ الحاق ہے۔ اور امتحانات کی تنظیم دو سال سے جاری ہے۔ ملک کے تمام جید علماء نے آپ کے اس عظیم الشان کام کو باقاعدہ خراج تحسین پیش کیا اور ابھی تک بدستور آپ اس کے رجسٹرار ہیں۔

۱۹۶۰ء میں آپ سفر حجاز پر بغرض حج تشریف لے گئے۔ یہاں پر بھی آتے اور جاتے وقت امیر الحج تھے۔

آپ کے اساتذہ ویسے آپ ملک کے تمام علماء کے قدردان ہیں اور ان کے نام آپ باقاعدہ تعظیم و اکرام سے لیتے ہیں۔ مگر خاص کر اپنے اساتذہ کی تعظیم کے سلسلے میں بے مثال ہیں۔ آپ کے استادوں میں حافظ عبدالرحمٰن امروہی مولانا محمد میاں ناظم جمعیۃ علماء ہند اور مولانا عجیب نور مہتمم معراج العلوم بنوں ہیں آج کل مفتی صاحب ضلع ڈیرہ اسماعیل خان...

ہیں۔ حالانکہ آپ کا مقابلہ سابق ڈپٹی کمشنروں۔ کرنلوں۔ پیروں اور نوابوں سے تھا۔ مگر سہ

مدعی لاکھ بُرا چاہے تو کیا ہوتا ہے
وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے

ابھی آپ آٹھ جون کو قومی پارلیمنٹ میں تشریف لے جا رہے ہیں۔ کروڑوں مسلمانوں کی دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔

مبارکباد دینے والوں کا شکریہ

مندرجہ ذیل جن دوستوں اور بزرگوں نے از راہ ذرہ نوازی احقر کو اسمبلی کی ممبری پر مبارکباد دی ہے میں ان کا شکریہ ادا کرتے ہوئے دعاؤں کا خواستگار رہوں۔

غلام غوث

(آئندہ اس مبارکباد اور شکریہ کا سلسلہ اخبار میں بند کر دیا جائے گا)

(۱) سیٹھ آدم جی عبداللہ پبلشرز بمبئی والے نولکھا بازار۔ لاہور
(۲) مولانا عبدالرشید صاحب کچا کھوہ ضلع ملتان۔
(۳) مولانا عبدالحی صاحب عابد پیر محل ضلع لائل پور۔
(۴) مسلمانان اوکاڑہ ضلع سرگودھا معرفت مولانا محمد حنیف صاحب سہارنپوری۔
(۵) جمعدار فضل خاں صاحب نارنگ تحصیل چکوال۔
(۶) احباب نوشہرہ صدر ضلع پشاور معرفت شاہ حسین صاحب برتن سٹور۔
(۷) مولانا سید حفیظ اللہ صاحب حسنی کوٹ ہرا اکالی گڑھ ضلع گوجرانوالہ۔
(۸) محترم سید امین گیلانی صاحب شیخوپورہ
(۹) مولانا سید شمس الحق صاحب ناظم اعلیٰ دارالعلوم حمایت الاسلام غلجی کنڈر خیل۔ ضلع پشاور۔
(۱۰) حضرت مولانا غلام قادر صاحب مسجد اللہ والی جھنگ صدر۔
(۱۱) مراد خاں صاحب سراتی خان لنڈن۔
(۱۲) چودھری محمد وارث خاں صاحب اور شریف جنہوں نے الطاف بک ڈپو میں خوشی میں شہر کے معززین کو ٹی پارٹی دی۔

کافر کو کافر نہ کہنے والے مسلم نما کافر

(قسط دوم)

(از "الفرقان" ذی الحجہ سنہ ۱۳۸۱ھ)

پرویز صاحب کے مسئلہ کی نوعیت بھی یہی ہے ۔ زیادہ تفصیلات میں جانے کی ضرورت نہیں ۔ انہوں نے ادھر چند برسوں سے منصبِ رسالت کی جو نئی تشریح کی ہے جس کی بنار پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور آپ کے تشریعی ارشادات کو "امیر ملت" کے وقتی اور ہنگامی احکام قرار دیتے ہوئے، اُس کے حجتِ شرعی ہونے سے انکار کیا ہے (جو اُن کی دعوت کا مرکزی نقطہ بنا ہوا ہے) ہمارے نزدیک اس میں کسی، شک و شبہ کی گنجائش نہیں کہ یہ "تاویل" کے پردہ میں حقیقتِ رسالت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب رسالت کا انکار ہے ۔ انکار کی ایک صورت تو یہ ہے کہ آدمی صاف کہے کہ میں فلاں کو نبی یا رسول نہیں مانتا ۔ یہ بالکل سیدھا سادہ کفر ہے جس میں کوئی دجل و فریب اور کوئی پردہ نہیں اور دوسری صورت یہ ہے کہ وہ رسول اور رسالت کے الفاظ کا تو انکار نہ کرے بلکہ اقرار کرے لیکن نبوت کی حقیقت اور رسول کے منصب کی بالکل نئی ایسی تشریح کرے جس کا نتیجہ یہ ہو کہ رسولؐ کی جو حیثیت قرآن مجید نے بیان کی ہے اور جو اُمت میں بلا اختلاف مسلّم چلی آتی ہو ۔ وہ باقی نہ رہے یہ انکارِ رسالت کی نہایت خطرناک اور فریبکارانہ صورت ہے اور علمی و دینی اصطلاح میں کفر و انکار کی اس صورت کو الحاد و زندقہ کہا جاتا ہے ۔ اگر دین کی مسلّم اور بنیادی حقیقتوں کی اس قسم کی ملحدانہ تاویلوں کو بھی کفر نہ کہا جاتے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ توحید و رسالت جیسی بنیادی دینی اصطلاحوں کی بھی کوئی حقیقت متعین نہیں ہے جس کا جو جی چاہے ان کے معنی تراش لے، اور اسلام کے بارے میں اس سے زیادہ غلط اور گمراہانہ بات کوئی نہیں کہی جا سکتی ۔

ایک فریب یا مغالطہ

یہاں ایک مغالطہ کا ذکر بھی ضروری معلوم ہوتا ہے، جب کسی مرتد و بے دین ملحد کے بارے میں محتاط اور خدا ترس [illegible]

کرتے ہیں کہ اس شخص نے اپنا رشتہ اسلام سے منقطع کر لیا اور یہ اسلامی برادری سے نکل گیا اس لئے اب مسلمان اس کے ساتھ مناکحت جیسے وہ معاملات نہ کریں جو صرف مسلمانوں کے ساتھ کئے جا سکتے ہیں تو اس کے حامیوں کی طرف سے علماء کے اس فیصلے کو بے اثر و بے وقعت بنانے کے لئے ایک وکیلانہ چال یہ بھی چلی جاتی ہے کہ طبقہء علماء کے بعض غیر محتاط افراد یا بعض خاص حلقوں کی طرف سے تکفیر کے بارے میں جو بے احتیاطیاں اور افسوسناک زیادتیاں پچھلے دور میں ہوئی ہیں ان کی فہرست مرتب کر کے عوام کے سامنے رکھ دی جاتی ہے اور بڑے معصومانہ انداز میں کہا جاتا ہے کہ ان مولویوں مفتیوں کے فتووں کا کیا اعتبار ان لوگوں نے تو فلاں فلاں اکابر امت اور خادمانِ دین و ملت کو کافر کہا ہے ...."

حالانکہ یہ محض مغالطہ یا فریب ہے ۔ اگر کچھ لوگوں نے اس بارے میں دانستہ یا نادانستہ غلطی کی تو کسی بھی منطق کی رُو سے اس سے یہ تو لازم نہیں ہو جاتا کہ اب قیامت تک جس ملحد کے خلاف بھی فتوٰی دیا جائے وہ لازماً غلط ہی ہوگا ۔

اگر یہ لوگ اپنی اس غلط منطق کے ذریعہ سیدھے سادے بندگانِ خدا کی آنکھوں میں دیدہ دانستہ خاک جھونکنا نہیں چاہتے بلکہ غلط فہمی یا کم علمی کی وجہ سے یہ باتیں کرتے ہیں تو ہم ان سے کہنا چاہتے ہیں خدارا آپ سوچیں کہ انسانوں کا وہ کون سا معاملہ اور ہماری کتابِ زندگی کا وہ کون سا باب ہے جس میں کبھی غلطی نہیں ہوتی ۔ اگر کسی معاملہ میں کچھ لوگوں سے غلطی ہو جاتا یا دیدہ و دانستہ نفسانیت کے کسی تقاضہ کی بنار پر کسی نے کوئی غلط فیصلہ کرنا، اس کی دلیل ہے کہ اس باب میں اب جو کوئی بھی کچھ کہے گا وہ لازماً غلط ہی ہوگا تو پھر تو زندگی کی گاڑی ایک قدم بھی نہیں چل سکے گی ۔ کیا پولیس کی طرف سے ان کے لئے سزاؤں کے فیصلوں میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کو بنیاد بنا کر پولیس [illegible]

سزا کے ہر عدالتی فیصلہ کو غلط ہی کہا جائے گا اور محکمہء پولیس اور سارے عدالتی نظام کو لاحاصل اور بے اعتبار قرار دے کر اس کو ختم کر دیا جائے گا ۔؟ اور کیا طبیبوں، ڈاکٹروں کی تشخیص و تجویز میں کبھی کبھی غلطی ہو جانے کی وجہ سے سارے محکمہء صحت کو فضول اور ناقابلِ اعتبار قرار دے کر سارے ہسپتالوں کو توڑ ڈالا جائے گا ؟

کیسی احمقانہ بات اور کتنا بھونڈا مغالطہ ہے جس کو ہمارے زمانہ کے ملحدوں اور ان کے حامیوں نے "منطق" بنا لیا ہے؟

واقعہ یہ ہے کہ پرویز صاحب کے متعلق اب اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کو نبی ماننے والے اُن کے امتیوں کے بارے میں اب سے پہلے محتاط اور خدا ترس علماء نے جو فیصلہ کیا وہ اُس وقت کیا، جب یہ بات غیر مشکوک طور پر سامنے آگئی۔ کہ انہوں نے تحریف اور تاویل کے پردہ میں دین کی اُن اساسی حقیقتوں کا انکار کیا ہے ۔ جن کے انکار کے بعد کسی شخص کے لئے اسلام کے نہایت وسیع دائرہ میں بھی کوئی گنجائش نہیں رہتی اور مسلمانوں پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اپنی برادری والے تعلقات ایسے شخص سے منقطع کر لیں اور دین و شریعت کے امین علمائے کرام پر یہ فرض ہو جاتا ہے کہ وہ اس صورتِ حال کے بارے میں بلا خوفِ لومۃ لائم مسلمانوں تک اللہ و رسولؐ کا حکم پہنچا دیں ۔

ظاہر ہے کہ "تجدد" اور "روشن خیالی" کے اس زمانہ میں اس دینی ذمہ داری کا ادا کرنا اور فیشن کے خلاف اس طرح کے شرعی فیصلہ کا اعلان کرنا کوئی خوشگوار اور "نفع بخش" کام نہیں ہے بلکہ اپنے آپ کو ملامت کے طعنوں اور ملامت کے تیروں کا نشانہ بنانا ہے ۔ اگر علماء فیشن سے مرعوب ہو کر اس فرض کا ادا کرنا چھوڑ دیں تو اسلام اور کفر کا امتیاز ہی ختم ہو جائے گا اور اللہ و رسول اور دین کے ساتھ یہ علماء کی غداری ہوگی ۔ ہاں اسی کے ساتھ ہم کہتے ہیں کہ علماء کرام کا یہ بھی فرض ہے کہ اس طرح کا کوئی فیصلہ انتہائی احتیاط اور پوری خدا ترسی اور ذمہ داری کے پورے احساس کے ساتھ صرف اُسی وقت کریں جب شرعاً وہ اس کے لئے بالکل مجبور ہوں اور اس میں بھی ملت اور اُمت کی خیر خواہی کو "رہنما اصول" کے طور پر اپنے سامنے رکھیں [illegible]

بقیہ صفحہ

انتظام کر دیا تھا سوار ہو کر [illegible] ہو گئے ۔ اس لئے تو آنحضر[illegible] علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا [illegible] مَا نَفَعَنِیْ اَحَدٌ قَط [illegible] اَبِیْ بَکْرٍ ۔ مجھے کسی کے [illegible] کے مال جیسا نفع نہیں دیا [illegible] راستے یہ جا رہے ہیں پیچھے [illegible] تعاقب کرنے والا آن پہنچا [illegible] سے آگے کون ہے ۔ اب اگر [illegible] کر میں نہیں جانتا تو صداقت پر [illegible] ہے اور اگر کہے کہ یہ سردار دو عالم [illegible] تب بھی خطرہ ہے تو صدیق کی [illegible] سے یہ کلمات نکلتے ہیں ۔ [illegible] یَہْدِیْنِیَ السَّبِیْل یہ ایک [illegible] جو مجھے راستہ بتاتا ہے ۔"

تو وجہ ہے کہ قرآن نے پُر زور [illegible] سے ارشاد فرمایا اِذْ یَقُوْلُ لِصَاحِبِہٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰہَ مَعَنَا ۔" جب اس نے کہا [illegible] ساتھی کو نہ غم کھا بے شک اللہ تعا[illegible] ہم دونوں کے ساتھ ہے ۔" یہ [illegible] شان ہے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کہ ان کو اللہ تعالیٰ نے صاف [illegible] میں نبی کا ساتھی بتلایا ۔ اللہ تعالیٰ [illegible] صدیق اکبر رضی اللہ عنہ جیسا ایمان [illegible] محبت عطا فرمائے ۔ آمین یا الٰہ العالمین

(باقی آئندہ)

سرخ نشان

ناظرین ۔ جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگایا جا رہا ہے ۔ ان کا چندہ ختم ہے ۔ اس لئے وہ حضرات اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ کر کے دس آنے خرچ وی ۔ پی بچائیں ۔ اور اگر کسی وجہ سے خریداری منظور نہ ہو تو فوراً بذریعہ کارڈ دفتر کو اطلاع دیں تاکہ آپ کے نام وی ۔ پی نہ بھیجا جائے ورنہ وی پی کا وصول کرنا آپ کا اخلاقی فرض ہوگا

ناظرین ۔ خط و کتابت میں اپنا [illegible] [illegible]

ہفت روزہ ترجمان اسلام

۲۹ - جون ۱۹۶۲ء

پائندہ باد نظام العلماء مغربی پاکستان

پارلیمنٹ میں حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کی تاریخی تقریر

مرکزی نظام العلماء مغربی پاکستان کی رکن حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی پارلیمنٹ پاکستان نے راولپنڈی پاکستانی پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس میں بجٹ پر ایک تاریخی تقریر فرمائی ۔ اس تقریر کو وہ حضرات اپنی رائے پر ضرور نظرثانی کریں گے جو علماء کرام کے بارہ میں غلط رائے قائم کئے ہوتے ہیں امید ہے کہ اس سے ہزاروں کے ایمان تازہ ہو جائینگے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ الحمد للہ وکفٰی وسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی خصوصاً علی سید المرسل محمد المجتبٰی وعلٰی آلہ و اصحابہ اولی الحمد والتقٰی ۔ اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ولئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید ۔

آج ہم آزادی کے بعد پہلی مرتبہ اپنے آئین کے تحت قائم شدہ نیشنل اسمبلی میں بجٹ پر عام بحث کر رہے ہیں ۔ یہ ملک خدا و رسول کے نام اور تحریک اسلام مذہب و دین کے مقدس نام سے حاصل کیا گیا تھا ۔ یقیناً یہ ملک ہمارے پاس ایک معظم و مقتدر نعمت ہے جتنی نعمت جلیل ہوتی ہے اتنا ہی اس کا شکر عظیم ادا کرنا ہوتا ہے ۔

آئیے ہم سب مل کر جائزہ لیں کہ کیا ہم نے فی الواقع اس نعمت جلیلہ کا شکر ادا کیا اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مستحق بنے یا کفران نعمت کر کے خدا تعالیٰ کے عذاب شدید کو دعوت دی ۔ ہم سب ملک کے منتخب نمایندے ہیں ۔ ہمارا قول و فعل کردار و عمل پوری قوم کے کردار کا آئینہ ہے ۔ پاکستان کے معاشرہ کو اسلامی اصولوں پر استوار کرنے یہاں کی سرزمین کو اسلامی قانون کے لئے ہموار کرنے ۔ یورپین تہذیب و تمدن مغربی افکار و اطوار کو ختم کرنے غلامی کی منحوس و مرعوب ذہنیت کو فنا کرنے کے لئے ہم نے کیا کیا اور ہمارے اس زیر بحث بجٹ میں ان مقاصد عالیہ کو بروئے کار لانے کے لئے کتنا حصہ رکھا گیا ہے ۔

کتنے افسوس کا مقام ہے کہ آج پندرہ سال ہونے کو ہیں ہمارے ملک میں وہی انگریزی دور کا قانون رائج ہے اسی کے مطابق دیوانی فوجداری مقدمات کے فیصلے ہوتے ہیں ۔ ہمارے سر ندامت سے جھک جاتے ہیں جب ہم ان خوشنما وعدوں کو یاد کرتے ہیں جو پاکستان بنتے وقت کئے جاتے رہے ۔ اسلام بیچارے کو اس ملک میں اپنی مقصد برآری کے لئے استعمال کیا جاتا رہا ۔ حتیٰ کہ ارکان مجلس ملیہ پاکستان نے حالیہ انتخابات میں بھی اسلام اور اسلامی قانون کے نفاذ کے اعلان میں پوری قوتیں صرف کی ہیں ۔ لیکن حقیقت میں اسلامی نظام عملاً قائم کرنے کے لئے پندرہ سال میں نہ کوئی کام ہوا ہے اور نہ اس کے قیام کی مستقبل قریب میں کوئی صورت ہے ۔ اگر ہم جانتے ہیں کہ ہمارا ملک اسلامی نظام سے ہی ترقی کر سکتا ہے اور اس کے دونوں بازوؤں کے اتحاد کا راز اسلامی نظام ہی میں مضمر ہے ۔ تو ہمیں یہ بھی دیکھنا ہے کہ کوئی بھی نظام حکومت اس وقت تک کامیاب نہیں ہو سکتا جب تک حکمران طبقہ ملک میں ایسی فضا پیدا نہ کر دے جو اس ملک کے باشندوں کے نظریہ (آئیڈیالوجی) کے لئے سازگار ہو جس میں ہر شخص کو ان اصولوں کے مطابق زندگی گزارنے کی وہ تمام سہولتیں حاصل ہوں جو اس کے عقیدہ و ایمان کے عین موافق ہوں ۔ ہر حکومت کا فرض ہوتا ہے کہ وہ ملکی بجٹ میں کچھ رقم صرف اس لئے مخصوص کرے کہ [illegible] کے ذریعہ سے اقتصادی لحاظ سے بلند کر کے پورے معاشرہ کو اس مقام پر لے آئے کہ پھر اس کے تحت قائم ہونے والی عدالتیں ۔ سیکرٹیریٹ انتظامی محکمے سول اور فوج کی ملازمتیں عوامی مسائل کو حل کرنے اور عوام کی امنگوں اور خواہشات کے مطابق کام کرنے میں کسی قسم کی ذہنی کلفت محسوس نہ کریں ۔

ہماری حکومتوں نے پندرہ سال کے عرصہ میں اسلامی معاشرہ قائم کرنے کیلئے اور پاکستانی نظریہ حیات (اسلام) کے مطابق زندگی گذارنے کے لئے کتنا پروپیگنڈہ کیا ہے ۔ اور اس پروپیگنڈے کے لئے قومی بجٹ میں کتنی رقم مخصوص کی ہے ۔ ظاہر ہے کہ اس طرف نہ گزشتہ حکومتوں میں سے کسی نے اس ضرورت کو محسوس کیا ہے اور نہ موجودہ زیر بحث بجٹ میں اس بنیادی کام پر خرچ کرنے کے لئے کوئی رقم مخصوص کی گئی ہے ۔

ملک کے عوام ۱۹۴۷ء میں غلامی کا طوق اتارتے وقت اخلاق سے تہی دامن تھے آج بھی وہاں کھڑے ہیں ۔ اس میں جہاں ان کی اپنی کوتاہیوں غلط روش اور گمراہیوں کو دخل ہے وہاں اس حقیقت سے انکار کرنا بھی ظلم ہوگا کہ ہماری حکومتوں نے بھی انہیں آزادی کے صحت مند ماحول سے آشنا نہیں ہونے دیا اور ملک کے خزانہ میں سے اصلاح معاشرہ اور اسلامی ماحول پیدا کرنے کے لئے ایک پائی صرف کرنے کو فضول خرچی اور ضیاع مال سمجھا گیا ۔ چنانچہ اس تغافل کے نتیجہ میں پندرہ سال کے اس عہد آزادی میں ہمارے اندر خوشامد ۔ ضمیر فروشی ۔ کذب بیانی ۔ رشوت ستانی ۔ بے حیائی ۔ عفت و عصمت کا فقدان ۔ جبر و استبداد ظلم و عداوت قتل و اغوا ۔ چوری و ڈکیتی ۔ مالک و ملک سے بغاوت اسلام اور اسلام کے نام سے نفرت ۔ عبادات کا استخفاف (توہین) مغرب کی اندھی تقلید اور یورپین تہذیب سے مرعوبیت کے رجحانات میں کئی گنا اضافہ ہوا ۔ بلکہ اگر میں کہوں کہ ہماری حکومتوں نے ان رجحانات کی اشاعت میں دل کھول کر حصہ لیا تو اسے جھٹلایا نہیں جا سکتا ۔ ثقافت کے نام سے عمائدین کی سرپرستی میں بے حیائی کے وہ کھیل کھیلے گئے جن کا ذکر کرنے سے حیا مانع ہے ۔ ثقافت اور تہذیب کو اجاگر کرنے پر بیدریغ خرچ کیا گیا ۔ جس بے تہذیب کے مٹانے کے لئے پیغمبر اسلام مبعوث ہوئے تھے ۔

اس طرح ہمارا ملک مالک کائنات کی فرمانبرداری اور اسوۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے لحاظ سے روز بروز تنزل کی راہ پر گامزن رہا ہے ماضی اور حال کے دریچوں سے جب ہم مستقبل کو جھانکتے ہیں تو ہمارے قلوب پر امید کی بجائے ناامیدی طاری ہوتی ہے ۔

اگر آج بھی ہم نے الحاد و زندقہ خود غرضی و مفاد پرستی ۔ انتشار و نفاق کے ملعون بتوں کو توڑنے کے لئے اتحاد نہ کیا اور گروپ بندیوں اور سودا بازیوں میں مصروف رہے تو اس ملک کا خدا حافظ آئیے ۔ سوچئے اور اسلام کی اساس پر متحد ہو جائیے ۔ اس یقین کے ساتھ آئیے کہ جن ذمہ داریوں کو آپ نے سنبھالا ہے ان سے عہدہ برآ ہونے کے لئے راتوں کی نیند حرام کرنی ہوگی ۔ عیش و عشرت اور آرام کو خیرآباد کہنا ہوگا ۔ ملک کے عوام کی پیاس کو بجھانے کے لئے خود کو پیاس کی شدت سے روشناس کرنا ہوگا ۔ اور ملک کے رخ کو یادیت پرستی سے اس معیار کی جانب موڑنا ہوگا ۔ جو انسان میں ملائک پر فائق ہونے کی صلاحیتیں پیدا کرتی ہیں ۔ ہمارے سامنے جو بجٹ پیش ہوا ہے اسے تیار کرتے وقت آمد و خرچ کی ترتیب میں یہاں کے عوام کے دینی احساسات اور جذبات کو قطعاً نظرانداز کیا گیا ہے ۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ بجٹ کسی لادینی سٹیٹ کا بجٹ ہے ۔ اور اسے سیکولرازم کے اساسات سے مرتب کیا گیا ہے ۔

جس بجٹ میں شراب جیسی ملعون چیز کے درآمدی ٹیکسوں کو آمدنی کا ذریعہ ظاہر کیا گیا ہو اس کی میں کس طرح تحسین کروں ۔ شراب کے بارے میں فرمان خداوندی یہ ہے ۔ شراب گندی چیز ہے شیطانی عمل ہے اس سے کلی اجتناب کر کے ہی تم فلاح کا راستہ حاصل کر سکتے ہو ۔ اس واضح حکم کے بعد شراب کی درآمد پر کامل پابندی ہی ملک کے بچاؤ کا سبب بن سکتی ہے ۔ (باقی آئندہ)

خط و کتابت کرتے وقت اپنے چٹے [illegible]

مقالاتِ محبوبِ سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ

(۲)

کامل تسلیم و رضا

حضرت قطب ربانی نے ارشاد فرمایا

جب بندہ مصائب و آفات میں مبتلا کیا جاتا ہے۔ تو شروع میں خود ہی ان سے نجات پانے کے لئے جدو جہد کرتا ہے۔ اور جب اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوتا تو بیماریوں اور مصیبتوں میں اغیار سے امداد و اعانت چاہتا ہے۔ مثلاً وہ بادشاہوں عہدہ داروں، مال داروں اور طبیبوں وغیرہ سے رجوع کرتا ہے۔ لیکن جب وہ ان کے ذریعہ بھی مصائب سے رہائی نہیں پاتا تو پھر اپنے پروردگار کی جانب دعا زاری اور حمد و ثنا کے ساتھ مائل ہوتا ہے۔ الغرض جب تک بندہ اپنے نفس میں طاقت و توفیق پاتا ہے مصائب میں خود کوشاں ہوتا ہے لیکن بعد ازاں مخلوقات سے مدد و نصرت چاہتا ہے۔ اور جب تک وہ مخلوق سے امداد و اعانت اور حاجت روائی پاتا ہے خدا کی طرف ہرگز رجوع نہیں اور جب مخلوقات سے بھی اس کی مشکل کشائی اور حاجت روائی نہیں ہوتی۔ تو پھر دعا وزاری کے ساتھ اظہار عجز و احتیاج کرتا ہوا بے اختیار خدا کے سامنے گر پڑتا ہے۔ اور اس پر خوف و رجا کی کیفیت طاری ہوتی ہے لیکن جب اللہ تعالٰے بھی اس کی دعا کو جلد قبول نہیں فرماتا اور اس کی حاجت روائی نہیں ہوتی، تو وہ تمام اسباب ظاہری و مادی سے ناامید ہو جاتا ہے۔ اس وقت بندہ پر قضا و قدر، افعال الٰہیہ اور توحید کے اسرار منکشف ہوتے ہیں اور وہ اسباب و تعلقاتِ دنیوی سے فانی ہو جاتا ہے! اس درجۂ فنا فی التوحید کے بعد بندہ محض روح کے طور پر باقی رہ جاتا ہے اس مقام میں وہ صرف افعال الٰہیہ پر نظر رکھتا ہے۔ کامل تسلیم و رضا کے ساتھ اور ضرورتاً صاحب یقین موحد ہو جاتا ہے۔ پس یقین کے اس درجہ پر اس کا ایمان ہو جاتا ہے کہ اللہ تعالٰے کے

نہیں جو حرکت و سکون، بھلائی یا برائی، نفع یا نقصان، موت یا حیات، عزت یا ذلت، دولت مندی یا محتاجی، صحت یا بیماری الغرض کوئی بھی چیز دینے یا نہ دینے کی مختار و مجاز ہو۔ پس ایسی حالت میں وہ بندہ قضا و قدر کے تحت دایہ کے ہاتھ میں ایک شیر خوار بچہ کی طرح، غسال کے ہاتھ میں میت کی طرح، اور چوگان سوار کے سامنے ایک بے بس گیند کی طرح ہو جاتا ہے۔ اور اپنے تمام حوائج و معاملاتِ زندگی کا مختار کل صرف اللہ تعالٰے کو سمجھتا ہے۔ وہ ایک حال سے دوسرے حال کی طرف، ایک وضع سے دوسری وضع کی طرف، ایک فعل سے دوسرے فعل کی طرف پلٹتا اور پھرایا جاتا ہے۔ اور اس کو اپنے یا غیر کے حق میں کسی حکم یا حرکت کی توفیق و قدرت باقی نہیں رہتی اب وہ اپنے پروردگار کے ارادہ و فعل میں اپنے آپ سے غائب و نابود ہے وہ دیکھتا ہے تو مشیتِ الٰہی کے ساتھ سنتا ہے تو مشیت الٰہی کے ساتھ۔ بولتا ہے تو مشیت الٰہی کے ساتھ، اور کوئی بات سمجھتا ہے تو مشیئت الٰہی کے ساتھ، اب اس کا علم خدا کے علم سے ہوتا ہے اور اس کا کلام خدا کے کلام سے۔ وہ اسی کی نعمت سے نعمت یافتہ، اسی کے قرب سے نیک بخت، اسی کے جمال معنوی سے بزرگ و آراستہ اور اسی کے ذکر سے صاحب سکون و اطمینان، اسی کی فکر سے صاحب فہم و ذکا اور دنیا و عقبیٰ میں اسی کے وعدوں سے خوش و خرم ہوتا ہے۔ مقام تسلیم و رضا میں وہ فقط حق تعالٰے سے مانوس و مربوط ہوتا ہے، اور اس کے ہر غیر سے گریزاں اور متوحش ہوتا ہے۔ وہ اسی قرب و وصل کی آرزو کرتا ہے اور اسی کی پناہ پکڑتا ہے۔ اس کا رشتہ عشق و محبت حق تعالٰے کے ساتھ مضبوط محکم ہوتا ہے اور وہ ہر معاملہ میں صرف اسی پر توکل رکھتا ہے۔ وہ اسی کے نور معرفت سے ہدایت پاتا ہے اور اسی کی صفاتِ عالیہ سے اپنے ظاہر و باطن کو آراستہ کرتا ہے۔

اسی کی توفیق سے قدرت کے نادر بھیدوں کو اپنے سینے میں ضبط و محفوظ رکھتا ہے اور پھر بخاص اوقات میں اپنے منعم حقیقی

طِبّ و حکمت

شنگرف مومیہ اصلی روغن مال کنگنی ۱ تولہ میں ایک ماشہ جوہر نوشادر ملا کر قطعۂ شنگرف پر لیپ کر کے خشک ہونے دیں۔ اسی طرح کرتے جاویں تا وقتیکہ وہ قائم۔ موم یا بہترین کام نہ کرنے لگے

ریحی درد گردہ فلفل گرد سفید۔ کو ایک چینی کے سیاہ کو ایک چینی کے برتن میں یا بوتل میں ڈال کر اوپر بکرے کے پتے کا پانی بھر دیں۔ جب خشک ہو جائے پیس کر رکھ لیں درد گردہ اور درد مرارہ (پتے کے درد) کے لئے اکسیر ہے۔

خنازیر جو خنازیر بہتے ہوں ان کے لئے چھپکلی سرسوں کے تیل میں جلا کر روزانہ لگاتے رہیں۔ نہایت مفید ہے۔

ایک اور علاج خنازیر کی گلٹیاں بہتی نہ ہوں تو ان پر جدوار گھس کر تین ماہ تک ضماد کرتے رہیں۔ اور کھانے کے لئے سلطان الاشجار (سرس کے درخت) کے بیج پیس کر ہموزن شہد میں ملا کر روزانہ چھ ماشہ کھاتے رہیں۔

قبض نہ رہنے دیں یہ بھی اچھا علاج ہے

ہیضہ۔ درد شکم۔ بادگولہ سوٹھ

گل مدار سایہ میں خشک کر کے پیس لیں ۴ تولہ اور نمک کالا ۱ تولہ ملا کر گولیاں فلفل گرد کے برابر بنا لیں۔ ان کالی مرچ بھی ۱ تولہ ملا لیں۔ یہ تین اجزا کا معمولی نسخہ عجیب و غریب کم خرچ و بالا نشین نسخہ ہے۔ ہیضہ میں آدھ آدھ گھنٹہ کے بعد عرق سونف و انار دانہ یا پانی سے دیتے جائیں۔ جسم سرد ہو گیا ہو تو بھی انشاء اللہ تعالٰی گرم ہو جائے گا۔

باؤ گولے والا چند ماہ استعمال کرے باؤ گولے والا چند ماہ استعمال کرے دست قے کے لئے اکسیر ہے۔ ہیضہ

کے دنوں میں کھانے کے بعد کھا لیا کریں۔ انشاء اللہ تعالٰی ... رہیں گے۔ دمہ والا ... وقت استعمال کریں۔ انشاء ... فائدہ ہوگا۔

مفرح اعظم اکسیر لاد...

امیرانہ نسخہ ہے موتی سچے ... یاقوت اصلی ۱ تولہ کو تین پاؤ بید مشک میں کھرل کریں پھر ... بھی تین پاؤ خرچ کریں اسی طرح روح گلاب بھی نو پاؤ۔ ... کرنے کے بعد اس میں ۱ تولہ ... اور ایک تولہ کشتہ عقیق ... کھرل کر کے رکھ لیں۔ ... خوراک ہے ایک خوراک ... ہے۔ امیرانہ نسخہ ہے۔ ... ہے۔ عقیق کو پہلے سے ... یاقوت وغیرہ کے ساتھ بھی کھرل ... سکتے ہیں۔

بواسیر کا آسان اور چلتا ہوا نسخہ

ہلیلہ سیاہ۔ رسوت۔ مقل ... نخودی گولیاں بنا کر چار چار کھلائیں ...

ایضاً کچلہ مدبر۔ مقل۔ ... ہم وزن ملا کر نخودی گو... بنائیں۔ ایک ایک گولی کھانے کے ... یہی گولیاں تسخیر کے لئے ... ہیں۔

مسئلہ حیات النبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

دوسرا خط بنام سید عنایت اللہ شاہ گجراتی

...ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسئلہ حیات النبی کے سلسلہ فریقین ثالثوں یعنی حضرت ...صاحب عثمانی اور حضرت مولانا احتشام الحق صاحب تھانوی نے پھر دوسرا خط ...عنایت اللہ شاہ بخاری کو تحریر فرمایا ہے کہ مسئلہ حیات النبی میں تقریری مناظرہ بعد ...۔ لیکن پہلے فریقین کا دعویٰ اور اس کے دلائل ضبط شدہ ہمارے پاس ہونے ...بعد میں کوئی اپنی بات سے انکار نہ کر سکے۔ اس لئے آپ اپنا دعویٰ مع دلائل ...ہمارے پاس روانہ کریں۔ تاکہ اس کے بعد تاریخ مقرر کر کے فریقین کو کراچی بلایا ...خط کی نقل محترم ثالثوں نے مولانا محمد علی صاحب جالندھری کو بھی بھیجدی ہے۔ ...شاہ کیا جواب دیتے ہیں۔ پہلے تو انہوں نے تحریری بیان بھیجنے سے انکار کر دیا ...(...)

...وں کا اعتراف

...حضرت مولانا محمد علی صاحب ...کی دو تقریریں مسئلہ حیات مسیح ...پوکھاریاں کے قریب تکال میں ...کے پاس مرزائیوں کا ایک وفد ...نے آپ کے طریق استدلال اور ...اعتراف کیا۔ خدا کرے ان کو ...نے کی توفیق ہو۔ مدیر)

...طلبہ ...آباد مدرسہ عربیہ حمادیہ عباسیہ

...آباد میں طلباء کی ایک انجمن قائم ...کے تحت طلباء ہر جمعرات کو تقاریر ...کرتے ہیں جس کے چند اجلاسوں ...اس ترجمان اسلام میں پہلے بھی ...چکے ہیں۔ الحمد للہ روز بروز ...ترقی کر رہی ہے امید ہے کہ ...ایک دن شمس و قمر ہو جائیں گے؟ ...اس جمعرات کو انجمن کے شعبہ ...منعقدہ ہوا جس میں طلباء نے ...شوق و ذوق سے اپنے اپنے مقررہ ...داد تحسین حاصل کی خصوصاً ...تقاریر نہایت ہی کامیاب رہیں؟ ...آپ نے کہا علم غیب کی صفت ...تعالیٰ کے لئے ہی مخصوص ہے۔ اس پر ...آیات سے دلائل پیش کئے۔ ...ایک عام آدمی بھی بخوبی سمجھ جاتا ...جمیع ماکان و مایکون کا علم ...خدائے تعالیٰ کی ذات کے ...نہیں ہو سکتا۔

...حسین شاہ: آپ کا مضمون ...

بلیا دیتے ہوئے کہا کہ نیت نہایت ہی ضروری ہے۔ نیت کے درست نہ ہونے کی بنا پر قیامت کے دن شہید، غنی، زاہد کو جہنم میں ڈالا جائے گا؟

نور احمد: خدا کی محبت، دنیا اور آخرت تمام کامیابیوں کی چابی ہے جنہوں نے اس کو حاصل کیا وہ تمام کائنات پر سرداری کرتے۔ حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ پیش کرنے کے بعد اس کے متعلق بہت ہی عجیب اشعار پڑھے جن سے مجمع بہت متاثر ہوا۔

رشید محمد: اتفاق کے متعلق تقریر کی اور مختلف حکایات و شواہد سے ثابت کیا کہ اتفاق کی بابرکت سے بگڑے ہوتے کام بھی بن جاتے ہیں اور غیر اتفاقی میں بنائے ہوتے کام بھی بگڑ جاتے ہیں طلبا کرام کو بھی اتفاق کرنے پر زور دیا۔ سب کے آخر میں صدر محترم تالع بدعت والشرک سیدی و مولائی استاذی شیخ القرآن مولانا محمد رفیق صاحب نے طلباء کی کامیابی کے لئے دعا کی جلسہ بخیر و خوبی ساڑھے ۱ بجے ختم ہوا۔ (المرسل محمد امین۔ کوٹ دی ناظم اعلیٰ انجمن)

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے
فی پرچہ	۱۲ پیسے

نوٹس فرمالیں

چھ ماہ سے کم مدت کے لئے اخبار ...

تبلیغی رسالہ درس توحید

ادارہ بزم توحید و سنت کراچی ۲۷ کے زیر اہتمام ایک تبلیغی رسالہ تقسیم کرنے کے لئے موجود ہے۔ درس توحید نامی رسالہ میں خداوند تعالیٰ کی توحید نہایت مدلل اور بہترین انداز میں بیان کی گئی ہے۔ اس پر فتن دور میں ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ خواہشمند حضرات قیمت اور ڈاک خرچ کے لئے مجموعی اور تیئے پیسے یعنی پانچ آنے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر آج ہی منگوالیں پتہ درج ہے۔ محمد رمضان میمن معرفت مکتبہ فروغ ادب پوسٹ بکس ۵۷۳ کراچی ۲۔

خوشاب ضلع سرگودھا میں جلسہ

مورخہ ۱۰ محرم الحرام کو مقام خوشاب میں عظیم الشان جلسہ ہوا۔ پندرہ پندرہ میل سے لوگ تشریف لاتے ہوئے تھے۔ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب صدر شاہ پور نے واقعہ شہادت و مقصد شہادت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نہایت پر اثر، ولولہ انگیز اور محققانہ تقریر فرمائی۔ عامۃ المسلمین کافی مستفیض ہوتے۔
(ملک محمد حیات۔ صدر شاہ پور)

موضع سندر ال میں شہادت حسین پر جلسہ

مورخہ ۹-۱۰ محرم۔ سندر ال میں سلسلہ شہادت امام مظلوم حضرت حسین رضی اللہ عنہ عظیم الشان اجلاس ہوتے جس میں حضرت علامہ مولانا عنایت صاحب سابق مدیر الفاروق اور مولانا محمد حسین صاحب خطیب چنیوٹ نے کتاب و سنت کی روشنی میں مقصد شہادت بیان فرمایا۔ یہ جلسہ نہایت ہی کامیاب رہا لوگوں کے دلوں سے شکوک و شبہات دور ہوتے۔ (ڈاکٹر یار محمد)

جمعیۃ الطلباء مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ

مورخہ ۲۱ جون بروز جمعرات عشاء کی نماز کے بعد جمعیۃ الطلباء مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر کا ہفتہ وار اجلاس زیر صدارت جناب نائب صدر جمعیۃ مشتاق احمد صاحب منعقد ہوا۔ جس میں نور محمد شاہ، محمد موسیٰ، صابر علی، جمیل احمد، ہدایت اللہ، امیر احمد، دین محمد نے رکوعات تلاوت کئے اس کے بعد دین محمد ...

مسجد مہاجرین گڈدلہ میں جلسہ

بتاریخ ۱۴ محرم الحرام ۱۸ جون ۱۹۶۲ء بروز سوموار کو مسجد مہاجرین کا دوسرا سالانہ تبلیغی جلسہ نہایت تزک و احتشام سے ہوا ۱۱ بجے صبح جلسہ کی پہلی نشست تلاوت قرآن پاک سے شروع ہوئی۔

افتتاحی تقریر جناب مولوی عبدالقیوم صاحب بھکر نے فرمائی۔ بعد تقریر سے حافظ محمد نظام الدین امام مسجد گڈدلہ۔ حافظ محمد رفیق صاحب اور حافظ نور محمد صاحب متعلمین مدرسہ عربیہ دار الہدیٰ بھکر نے تلاوت قرآن نہایت خوش الحانی کے ساتھ کی۔ ابعد از نماز ظہر پیر طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ خلیفہ مجاز حضرت مولانا حسین احمد مدنی، رونق آرائے کرسی ہوتے جن کے لوگ بڑے مشتاق تھے۔

آپ نے مقام علم، ضرورت علم دین، شہادت حسین، فضائل صحابہ و اہل بیت رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ شان رسالت ربط با اولیا شرک، بدعت اور زمانہ کے غلط رجحان جیسے اہم عنوانات کو اختصار کے ساتھ بیان فرمایا۔ بعد از نماز مغرب بیسیوں مرد و زن نے حضرت کے ہاتھ پر بیعت کی۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا۔
رانا اسلام الدین۔ خلف رانا شاہنواز گڈدلہ

ایک عیسائی کا قبول اسلام

مورخہ ۱۹ جون ۱۹۶۲ء بوقت ۲½ بجے دن۔ مختار مسیح ولد سردار مسیح عیسائی نے مولانا محمد عبدالقادر آزاد جنرل سیکرٹری اسلامی مشن پاکستان کے دست حق پرست پر دفتر اسلامی مشن بہاولپور میں عیسائیت سے توبہ کرتے ہوئے اسلام کو قبول کیا۔ اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا۔ استقامت کے لئے عامۃ المسلمین سے دعا کی درخواست ہے۔

اسلامی مشن پاکستان کے زیر اہتمام

بہاولپور میں جلسہ عید میلاد النبی

۸-۹-۱۰ ربیع الاول کو اسلامی مشن پاکستان کی طرف سے بہاولپور میں جلسہ عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد ہو رہا ہے۔ جس کے لئے ملک کے مشاہیر علماء کو دعوت نامے ارسال کر دئے گئے ہیں۔
محمد طفیل آفس سیکرٹری اسلامی مشن۔ بہاولپور

دینی مدارس

پاکستان کا اولین دار الحدیث دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

تمام دنیا میں سب سے اول دار الحدیث کی مقدس تعمیر کا ظہور دمشق میں ملک عادل نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کے مبارک ہاتھ سے ہوا۔ اس سے قبل محدثین اپنے اپنے طور روایت حدیث کرتے اور درس حدیث دیتے تھے یا مدارس کے اندر دوسرے علوم کے دوش بدوش علم وحدیث کی تعلیم وروایت کا سلسلہ بھی جاری تھا جس طرح اور علوم کے لئے جدا جدا شیخ فی الفن ہوتے تھے اسی طرح شیخ الحدیث کا عہدہ بھی اپنے وقت کے امام اور مسلّم محدث کی قدر ومنزلت رفعت شان علوم دینیہ اور احکام شرعیہ کے مدار علیہ ہونے کی حیثیت اس کو بیشک مقتضی تھی کہ اس کے لئے مستقل اور علیحدہ درسگاہ کھول جائے لیکن یہ شرف ملک نور الدین رحمۃ اللہ علیہ کی قسمت میں لکھا ہوا تھا۔ ملک نور الدین نے جہاں اور اپنی بہترین یادگاریں چھوڑیں اور جہاں دار العدل اور بیمارستان نوری اس کی یادگار تھیں ان میں سب سے بہتر اور سب سے ارفع و اعظم یادگار بنا دار الحدیث تھی۔

ملک نور الدین کے بعد مصر میں ملک کامل نے اس کے بعد دوسرے ملوک نے اس سنت حسنہ کا اقتداء کیا اور متعدد دار الحدیث مصر میں قائم ہوئے جن کی صدارت امام نووی رح حافظ تقی الدین سبکی رح حافظ ذہبی رح اور دیگر اجلہ محدثین کے سپرد رہی۔ پھر یہ شرف وامتیاز مادر علمی دار العلوم دیوبند کو حاصل ہوا جو ہندوستان بلکہ ایشیا بھر میں پہلی درسگاہ ہے۔ جو عین زوال علم کے وقت مسلمانوں کے عام چندے سے قائم ہوئی اور اس کے بعد اس کے طریقے پہ ہزاروں درسگاہیں جاری ہوگئیں اسی طرح یہ فضیلت کبریٰ بھی اسی کے حصہ میں روز ازل سے لکھی ہوئی تھی۔ کہ ہندوستان میں سب سے اول دار الحدیث کی تعمیر

حضرات کو اس کی بدولت حضرت رسالتمآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیارت دردیار میں نصیب ہوگئی جناب مولوی سید یوسف علی صاحب وکیل سمر دیج کا مبارک خواب بعنوان بشارت رسالہ القاسم ذیقعدہ ۱۳۲۹ھ میں شائع ہوچکا ہے۔ اہل علم کے تمام طبقات اور اہل اسلام کے اکثر افراد کو معلوم ہے کہ اسی دار الحدیث سے مستفید ومستفیض ہوکر آسمان علم کے آفتاب وماہتاب بنے ہوئے ہیں موجودہ طبقہ کے اکثر مشہور ومستند علماء محدث و مفسر وفقیہہ و اصولی اسی ازہر الہند دار العلوم دیوبند کے خوشہ چین ہیں۔

ایسے ہی جلیل الشان حضرات کی برکت سے دار العلوم دیوبند محط آمال رجال بنا ہے۔ چنانچہ مصر کے مشہور عالم علامہ سید رشید رضا مصری رحمۃ اللہ علیہ نے مصر میں اپنے رسالہ المنار میں اپنی اجیات میں وضاحت سے تحریر فرمایا تھا (ترجمہ) علاوہ بریں یہ ہے کہ میں نے دار العلوم دیوبند میں جو ازہر الہند کے لقب سے ملقب ہے ایک جدید دینی علمی ترقی کی حرکت دیکھی جس سے مجھ کو نفع عظیم کی توقع ہے۔ دار العلوم دیوبند کے بعد یہ امتیازی شان مملکت پاکستان کے مشہور علمی درسگاہ دار العلوم حقانیہ کو نصیب ہوئی جس سے پانچسو علماء فارغ التحصیل ہوکر ملک کے گوشہ گوشہ میں مختلف قسم کے دینی تبلیغی اشاعت میں کوشاں ہیں اور اس وقت پونے ایک ہزار طلبہ اس علمی سمندر سے سیراب ہو رہے ہیں اگر ہم اس کو دار العلوم دیوبند ثانی کہیں تو خلاف نہ ہوگا۔ چنانچہ ہمارے اس قول کے خود حضرت شیخ الاسلام مولانا قاری محمد طیب صاحب مدظلہم مہتمم دار العلوم دیوبند تصدیق کر کے فرماتے ہیں کہ میں نے جب دار العلوم حقانیہ کی اس پرشکوہ عمارت میں قدم رکھا تو مجھے بعینہٖ دار العلوم دیوبند معلوم ہوا ذالک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔

قاضی فضل دیان۔ فاضل دار العلوم حقانیہ
ناظم دار العلوم۔ عمرزئی

اہل خیر حضرات کے لئے خدمت کا بہترین طریقہ

برادران اسلام! مدرسہ اشرفیہ سکھر ایک خالص دینی اور تبلیغی درسگاہ ہے اور سات سال کے مختصر عرصہ میں اپنی شاندار خدمات کی بناء مغربی پاکستان کے اسلام پسند طبقہ میں مقبولیت عامہ حاصل کر چکی ہے مگر مدرسہ کی موجودہ متروکہ عمارت قطعاً ناکافی تھی جس کی وجہ سے طلبہ کو رہائش اور قیام میں سخت مشکلات پیش آرہی تھیں اب خدا کے فضل وکرم سے ملٹری اسٹیٹ آفس کی جانب سے وسط شہر ۱۱۹۱ گز کا ایک قطعہ اراضی رعایتی قیمت پر مل گیا ہے جس کا سنگ بنیاد حکیم الاسلام قاری محمد طیب شیخ الجامعہ دار العلوم دیوبند کے مقدس ہاتھوں سے ۱۴ رجون ۱۹۶۲ء کو شب محرم میں رکھا جاچکا ہے اس مبارک تقریب میں ساٹھ ستر علماء اور ڈھائی تین ہزار بیرونی مہمانوں کے علاوہ شہر کے چودہ پندرہ ہزار افراد نے شرکت فرماکر مدرسہ کی ترقی و استحکام کے لئے مخلصانہ دعائیں کی ہیں عمارت کا تخمینہ چار پانچ لاکھ روپیہ ہے اور یہ کل کام مخیر حضرات کے تعاون ہی سے تکمیل کو پہنچ سکتا ہے۔ اس دینی خدمت کی اہمیت کو محسوس کرتے ہوئے اگر آپ بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ لینا پسند فرمائیں تو مندرجہ ذیل امدادی صورتوں میں سے کوئی ایک صورت متعین فرماکر پہلی فرصت میں اطلاع بخشیں تاکہ عمارت فنڈ کے معاونین میں آپ کا اسم گرامی درج کر لیا جاسکے۔

(۱) مستقل ماہانہ امداد (۲) مستقل سالانہ امداد (۳) یکمشت امداد (۴) اینٹوں کی پیشکش (۵) سیمنٹ کی پیشکش (۶) لوہے کی سلاخوں کی پیشکش (۷) کوئی اور طریقہ امداد جو آپ مناسب خیال فرمائیں۔ اہل خیر حضرات سے توقع ہے کہ وہ کچھ نہ کچھ رقم مقرر فرماکر کارکنان مدرسہ کی حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔ اور اس صدقہ جاریہ میں شرکت کو فلاح دارین تصور کریں گے۔

محمد احمد تھانوی مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر

شائقین علوم عربیہ اسلامیہ کیلئے خوشخبری

مدرسہ لطیف الاسلام بھٹ شاہ میں مندرجہ ذیل شعبوں میں داخلہ کے لئے محدود و معدود

(۱) شعبہ حفظ طلبہ
سندھی طلبہ کو ترجیح دی جا
موقوف موبوی ۔ درجہ
سال رواں دنیث دی
فاضل ۔ درس نظامی
کے لئے گنجائش نہیں ہے

ضرورت

مدرسہ کے لئے علاوہ
ضرورت مند حضرات
تعلیمی استعداد و تجربہ
(۱) ایک سفیر کے
سے واقف اور سندھی
(۲) ایک حافظ قرآن
واقف ہو۔ سندھی کو ترجیح
(۳) ایک ناظم
قدامت پسند ہو۔
محمد سعدی ناظم مدرسہ
بھٹ شاہ

مدرسہ قاسم العلوم

جناب محمد اکبر صاحب
سے اطلاع دیتے ہیں کہ مدرسہ
نے یکم اپریل سے تعلیمی کام
جس میں حفظ وقرأت کا کام
طلباء کی رہائش اور کھانے کا
بہتر ہے۔

مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن

شہداد پور

مدرسہ عربیہ حسینیہ تعلیم القرآن کا
کا سالانہ جلسہ بتاریخ ۲ - ۲۰ - ۱
۳ - ۴ - ۵ صفر المظفر منعقد ہوا
جس میں پاکستان کے مشہور علماء
شرکت فرمائے ہیں جن کے نام
حسب ذیل ہیں۔
حضرت حافظ الحدیث مولانا عبد
درخواستی امیر نظام العلماء (۲) حضرت
مولانا غلام غوث ہزاروی ممبر اسمبلی
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری
مدرسہ تعلیم القرآن ملتان۔ حضرت
مظہر حسین خلیفہ مدنی خطیب
حضرت مولانا عبد العزیز مہتمم مدرسہ
اتوڈیرو۔ حضرت مولانا عبد الشکور
مبلغ نظام العمل۔ حضرت مولانا قاضی
شجاع آبادی ودیگر علماء کرام شرکت

رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲ء

ٹیلیفون نمبر ۱۵

العلماء ورثۃ الانبیاء (الحدیث)

جاری کردہ بحکم: شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ⦾ جمعہ - ۲ - رجب المرجب سنہ ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۰ - نومبر سنہ ۱۹۶۲ء ⦾ نمبر ۴۸

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

مدعیانِ تہذیب و شرافت کا عملی نمونہ

(تیسری قسط)

علماء کے دلائل

اب مودودی صاحب علماء کے دلائل سنیں۔

پہلی دلیل - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ ۝

اس کا مطلب یہ ہے کہ جو ذرہ برابر نیکی کرے گا وہ اس کو دیکھ لے گا اور جو ذرہ بھر برائی کرے گا وہ بھی سامنے آجائے گی۔" اس آیت کریمہ سے صاف ظاہر ہے کہ احکام شریعت میں سے جن کو ترک کیا جائے اس کی سزا ملے گی اور جن پر عمل ہو جائے اس کی جزائے خیر ملے گی۔

مودودی صاحب کہتے ہیں کہ اور احکام جاری نہیں ہیں تو زنا اور چوری کی سزا جاری کرنا بھی ظلم ہے۔ حکمت کے خلاف ہے اور زہریلی دوا کھلانا ہے۔ یہ سب باتیں سفسطانہ لفاظی اور قرآن پاک کے خلاف ہیں۔

دوسری دلیل - اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ وَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ - یعنی جس کے اعمال (نیک) بھاری ہو گئے۔ اسے عیش و عشرت کی زندگی نصیب ہو جائے گی اور جس کے اعمال ہلکے (ترازو میں کم) ہو جائیں اس کا ٹھکانا جہنم ہو جائے گا۔

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ بتاتے ہیں کہ قیامت کے دن اعمال تولے جائیں گے نیکیاں ترازو کے ایک پلڑے میں اور برائیاں دوسرے پلڑے میں ڈالی جائیں گی۔ قیامت کے دن اعمال کا تولنا حق ہے۔ مگر مودودی صاحب کہتے ہیں کہ برائیوں کے ساتھ نیکیوں کو بھی ظلم کہہ رہے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ جب باقی احکام نافذ نہیں ہیں تو شرعی سزائیں جاری کرنا بھی ظلم ہے تاکہ دین کے ٹکڑے نہ ہوں بلکہ سارے کا سارا دین ہی نہ رہے۔

مودودی صاحب معتزلہ فرقہ کا عقیدہ رکھتے ہیں

معتزلہ فرقہ کا عقیدہ ہے کہ جو مسلمان گناہ کرے وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ اہل سنت والجماعت کا عقیدہ یہ ہے کہ گناہ سے آدمی گنہ گار ہوتا ہے اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔ مودودی صاحب کے معتزلہ عقیدے کی تردید شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ نے بھی کی ہے چنانچہ اسی رسالہ ترجمان القرآن کے اسی مضمون میں آپ اس کی عبارت نمبر ۱ اور پڑھیں اس عبارت میں حکومت کو سود اور جوا حلال کرنے والی حکومت کہتا ہے۔ حالانکہ سود اور قمار ملک میں جاری ہونے کے باوجود ہم کو یہ بدگمانی کرنے کی اجازت نہیں کہ ہم یہ سمجھیں کہ حکومت ان کو حلال کہتی ہے۔ عمل نہ کرنا اور بات ہے حلال کرنا تو کفر ہے۔ مودودی صاحب عمل نہ کرنے کو حلال کرنے کے برابر کہہ کر گناہ کو کفر بناتے ہیں پھر اپنی بزدلی کی وجہ سے صاف صاف حکومت کو کافر کہنے کے لئے بھی تیار نہیں ہیں۔

معتزلہ عقیدہ کی دوسری مثال

مودودی صاحب اپنی کتاب (حقیقت زکوٰۃ) کے صفحہ نمبر ۱۹ پر قرآن سے ثابت کرتے ہیں کہ زکوٰۃ نہ دینے والا اور نماز نہ پڑھنے والا مسلمان نہیں رہ سکتا۔ حالانکہ یہ عقیدہ معتزلہ کا ہے۔ اس سلسلہ میں مودودی صاحب نے حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منکرین زکوٰۃ سے جہاد کو دلیل میں پیش کیا ہے حالانکہ ان سے زکوٰۃ پر عمل کرنے میں کوتاہی نہیں ہو رہی تھی بلکہ وہ حکم زکوٰۃ ہی ملتوی کرانا چاہتے تھے کہ یہ معاف کر دیا جائے۔ ان کا یہ انکار حکم شرعی کو تبدیل کرنا اور اس کے لزوم و فرضیت سے انکار کرنا تھا۔ جو صریح کفر ہے اس کو آج کل کے اکثر مسلمانوں پر منطبق کرنا، مودودی صاحب کی جہالت ہے اور اگر مودودی صاحب کا یہ فتویٰ صحیح مان لیا جائے تو پاکستان کی غالب اکثریت کو اسلام سے خارج کہنا پڑے گا۔

استاد کے بغیر عالم اور مجتہد بننے میں یہ خطرات ہیں جو مودودی صاحب کو پیش آئے اور آ رہے ہیں۔

عبارت نمبر ۵ - ۶ - ۷ - ۸ کا جواب

مودودی صاحب نے عبارت نمبر ۲ میں قاضی کو کہہ تو دیا کہ وہ ظالم نہیں بلکہ حکومت ظالم ہے۔ اگرچہ اس میں بھی دھوکہ ہے۔ اس لئے کہ آپ بعض احکام معطل کرنے کی وجہ سے تو حکومت کو ظالم کہہ سکتے ہیں لیکن بعض احکام جاری کرنے کی وجہ سے آپ اس کو کبھی ظالم نہیں کہہ سکتے۔ وہ ظلم ہوگا اور نہ عدل۔ وہ برائی ہوگی اور نہ نیکی۔

آپ زورِ قلم سے بڑھ کر کبھی دیتے ہیں کہ خود شراب و زنا کی سرپرستی کرنے والی حکومت یہ کام کرے تو اس کو اسلامی احکام کا اجراء نہیں کہہ سکتے۔

مودودی صاحب! تلوار میان میں کر لیجئے۔ آپ کہیں یا نہ کہیں احکام اسلام کا جتنا حصہ کوئی جاری کرے گا۔ اس کو اتنے حصہ کے جاری کرنے والا کہا جائے گا۔ باقی کا حساب اللہ تعالیٰ کے ہاں ہے۔ اور یہ بھی ذرا سوچ لیتے تو اچھا تھا کہ جب وہ

(باقی صفحہ ۲ پر)

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

(بقیہ صفحہ اول)

شرعی سزا کا اعلان کر دے تو پھر کون ماں کا لعل ارتکاب جرم کی جرأت کرے گا۔ چلو مان لیجئے ایک طرف وہ شراب اور چکلوں کا لائسنس دیتی ہے دوسری طرف وہ شراب اور زنا کی شرعی سزاؤں کا اعلان کرتی ہے تو پہلے تو لائسنس یا اجازت دینے سے زنا حلال نہیں ہو جاتا نہ اس کی شرعی سزا کم ہو جاتی ہے۔ پھر سزا کے اعلان کے بعد اس کا ارتکاب آسان کام نہیں ہے۔ اگر کیا بھی تو شرعی حد جاری کرنا اپنی جگہ کارخیر ہو گا۔ اور اس سے لائسنس کے باوجود کوئی بھی اقدام جرم کی جرأت نہ کرے گا آپ کی یہ منطق بھی اللہ تعالے کے حکموں کے مقابلہ میں صرف فریب نفس ہے ہمیں یقین ہے کہ ان سزاؤں کے صرف اعلان سے جرائم ۹۹ فیصدی ختم ہو جائیں گے سعودی عرب کی مثال ہمارے سامنے ہے۔

بہرحال عبارت [illegible] کے بعد آپ نے بعد کی ان عبارتوں میں پھر یہی ثابت کیا کہ حکومت اگر یہ سزا دے تو یہ شرعی سزا نہیں کہلا سکتی اور نہ شریعت کے ٹکڑے ہو سکتے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ جہاں سے چلے تھے وہیں آ پہنچے اور جس الزام سے پہلو تہی کر رہے تھے پھر اسی الزام میں پکڑے گئے۔

دین کے ٹکڑے ۔ عبارت [illegible] میں آپ نے دین کے ٹکڑے کہہ کر ذہنوں پر غلط اباؤ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ علماء اسلام تو کہتے ہیں کہ تمام دین پر عمل کرنا فرض ہے کسی حصہ کو بھی ترک کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہاں اگر خدانخواستہ کوئی شخص کسی حصہ کو ترک کر رکھے اور کسی دوسرے حصہ پر عمل کر لے۔ تو اس کے اس دوسرے کام کو برا نہ کہا جائے گا اور نہ ظلم کہلائے گا۔

مودودی صاحب خود دین کے ٹکڑے کرتے ہیں مگر پوری مکاری کے ساتھ الزام علماء پر لگاتے ہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ عبارت [illegible] میں فرماتے ہیں کہ اب ہم کو نیچے سے تعمیر کا آغاز کرنا ہو تو اس صورت میں بنیادوں سے تعمیر شروع ہوگی نہ کہ اوپر کی منزلوں سے۔ مودودی صاحب کا مطلب صاف ہے کہ آہستہ آہستہ ہم اوپر کو چلتے جائیں گے یکدم سے اسلامی سزائیں جاری نہ کریں گے۔

کیا یہ دین کے ٹکڑے نہ ہوئے کہ اوپر کی منزل تک پہنچتے تک درمیان میں مودودی صاحب جو دین کے بہت سے حصوں پر عمل نہ کرتے ہوں گے اور نہ کراتے ہونگے اس وقت وہ اپنے کہنے کے مطابق مسلمان سمجھے جائیں گے کیا دین کے ٹکڑے کرنے کی اسکیم وہ پیش کر رہے ہیں یا علماء اسلام۔

علماء اسلام کا مسلک یہ ہے کہ بحمدہ تعالیٰ دین کے بہت سے حصوں پر باوجود ناپاک عہد فرنگی کے اب تک عمل ہو رہا ہے اس لئے جن حصوں پر نہیں ہے ان کو حاصل کرنے کی سعی ہونی چاہیے۔ اور اگر اسلامی سزائیں جاری ہو گئیں تو معاشرہ دنوں میں نہیں تو مہینوں میں درست ہو جائے گا۔

مودودی صاحب پہلے کلمہ سکھائیں گے پھر نماز۔ پھر روزہ پھر زکوٰۃ آخر میں حج اور سزاؤں کا نمبر بہت بعد میں آئے گا۔

مودودی صاحب! آپ خدا نہیں ہیں جس نے اپنے احکام آہستہ آہستہ نازل فرمائے آپ ناچیز اور حقیر بندے ہیں۔ بندوں کا کام حکم ماننا ہے۔

سنئے اور اجتہاد کے زعم سے علیحدہ ہو کر سنئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں جتنے احکام نازل ہوتے گئے ان سب پر عمل فرض ہوتا چلا گیا۔ ایسا نہیں ہوا کہ نازل شدہ احکام میں سے کسی پر مصلحت یا حکمت عملی کے تحت عمل ملتوی کیا جاتا۔ اگر ایسا ہوتا تو اس عورت کا ہاتھ نہ کاٹا جاتا جو بڑے گھرانے کی تھی۔ اور جس کے لئے بڑی سفارش کی گئی تھی۔ کیونکہ اس وقت بڑے لوگوں کو سزا دینے کا رواج نہ تھا۔ مگر سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مصلحت یا حکمت عملی کی خاطر اللہ تعالے کے حکم کو ملتوی نہیں کیا۔ ہم زیادہ سے زیادہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر جاری کرنے کی طاقت نہ ہو تو ہم ماخوذ اور گنہ گار نہ ہوں گے۔ طاقت ہو اور پھر جاری نہ کریں توگناہ عظیم ہو گا۔ چاہے معاشرہ کیسا ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ دین کے ٹکڑے نہیں ہو سکتے کہ پہلے اتنا کام کرو پھر اتنا۔

آنحضرت صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کے زمانہ مبارک میں ایک نظیر نہیں بتائی جا سکتی کہ جتنے احکام نازل ہو چکے تھے ان میں سے کسی کو ملتوی کیا جاتا ہو۔ شراب کے برتن اور بھٹی مدینہ کے گھر گھر اور گلی گلی میں موجود تھی۔ معاشرہ میں شراب پاک و حلال تھی۔ عوام و خواص خوگر تھے مگر جب حرمت کا حکم نازل ہوا تو یکدم تمام برتن توڑ دیئے گئے۔ اور مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں شراب کی ندیاں بہنے لگ گئیں اسی طرح جب سارا قرآن نازل ہو چکا تو اب سارے قرآن پاک پر عمل فرض ہو گا۔ اب کوئی تدریج نہ ہو گی کہ آہستہ آہستہ نیچے سے تعمیر شروع کریں گے یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ قوت و طاقت ہو گی تو تمام کے نفاذ کا مطالبہ ہو گا۔ اب بتائیے کہ دین کے ٹکڑے کرنے کے حق میں آپ ہیں یا علماء کرام؟

عبارت [illegible] کا جواب

عبارت [illegible] کے آخر میں آپ نے ہاتھوں پر کی طرف آپکی توجہ مبذول کرا دوں کہ جب ہم آپ کہتے ہیں کہ ہمیں پہلے اس امر کی کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ملک کا انتظام ایسے لوگوں کے ہاتھ میں منتقل ہو جائے جو دین کی سمجھ بھی رکھتے ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اس عبارت میں جو لفظ پہلے لکھا ہے اس کو غور سے پڑھیں کہ پہلے حکومت بدلو پھر شریعت جاری کریں گے۔ کیا یہ دین اور شریعت کے ٹکڑے نہ ہوئے کہ پہلے حکومت حاصل کرنے والے حکم پر عمل کرو تاکہ مودودی کے صالحین کے ہاتھوں میں عنان حکومت آ جائے اس کے بعد دوسرے حکموں پر عمل ہو گا۔ کیا یہ پہلے اور پیچھے شریعت کے ٹکڑے کرنے نہیں ہیں۔ بلکہ اس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ شاید آپ اسلامی احکام اور شرعی حدود کا نفاذ ہی نہیں چاہتے۔ کیونکہ نہ صالحین کی حکومت بنے گی نہ شریعت پوری کی پوری جاری ہو سکے گی۔ آپ اسی طرح آئین آئین کہہ کر اپنا الو سیدھا کرنے کی سعی کریں گے اور اس طرح سیدھا نہ ہوا تو کسی بھی قسم کی اقتدار میں اقتدار کی کرسی پر پہنچنے کے لئے بھولے بھالے تنخواہ دار مودودیوں کی مساعی وقف کریں گے۔

عبارت [illegible] کا جواب

آپ نے یہ کہا کہ صرف جائز و ناجائز کے فیصلے سے یہ بات طے نہیں ہوتی۔ بلکہ حکمت عملی کی رو سے دیکھنا ہو گا یہی بات آپ نے عبارت [illegible] میں کہی ہے

مودودی جی کی گمراہی کا سبب

اسی حکمت عملی کے ڈھونگ کے حسین سہارے کے نقش میں ہونے کے خیال نے آپ کو صراط مستقیم سے بھٹکایا ہے۔ آپ ہر بات میں درایت اور حکمت عملی کو دخیل بناتے ہیں۔ حدیث کی جو محدثین کے ہاں بالکل صحیح ہو آپ اپنی درایت سے رد کرنے کو جائز سمجھتے ہیں۔ آپ میں اور پرویز چکڑالوی وغیرہ میں کیا فرق ہے؟ وہ قرآن پاک کے پرانے منقول و متواتر معانی و مطالب کو مرکز ملت کی رائے سے رد کرتے ہیں اور آپ قرآن و حدیث کے احکام میں حکمت عملی سے تبدیلی و ترمیم کے قائل ہیں اور پھر یہ بہتان سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام پر باندھتے ہیں کہ آپ نے بھی ان اصول کو جن کی تبلیغ آپ عمر بھر کرتے رہے آخری وقت حکمت عملی کے تحت تبدیل کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کے اس دعوی کی وضاحت کر کے اس کا تفصیلی جواب اگرچہ مولانا امین احسن صاحب اصلاحی اپنے رسالہ میثاق میں اور مولانا حکیم محمد اشرف صاحب اپنے رسالہ المنبر میں اور مولانا منظور احمد صاحب نعمانی اپنے رسالہ الفرقان لکھنؤ میں دے چکے ہیں۔

یہاں بھی وہی حکمت عملی کا بت آپ کے سامنے کھڑا ہے اور آپ جائز و ناجائز کے مسئلہ میں بھی اس بت سے پہلے استصواب کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایک مسلمان کے لئے اتنا کافی ہے کہ یہ امر خدا تعالے نے جائز یا ناجائز قرار دے دیا ہے۔ اس کے بعد کسی مسلمان کو مجال گفتگو نہیں ہے ارشاد باری تعالے ہے۔ مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ ؕ

یعنی جب اللہ تعالے اور اس کا رسول فیصلہ کر دیں تو پھر کسی مسلمان مرد یا عورت کے لئے کوئی گنجائش نہیں رہتی کہ ان کا بھی اختیار باقی رہے۔ جب شریعت نے ایک حکم فرض کر دیا سزائیں جاری کرنی لازم قرار دے دیں اور اس کی قوت بھی موجود ہے تو پھر ان کو ٹالنا یا اس کے ٹالنے کے لئے یہ بہانہ بنایا کرکے ملحدوں کے ہاتھوں میں دینا کہ پہلے معاشرہ درست کرو

(باقی ص [illegible] پر)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

۳۰ نومبر ۱۹۶۲ء

اپوزیشن لیڈر پاکستان کی خوش قسمتی

آج کل سنٹرل اسمبلی کے اجلاس ہو رہے ہیں۔ دھواں دھار تقریروں نے ملک کو گرما دیا ہے۔ پارٹیوں کے جوڑ توڑ میں لیڈر اپنا کمال دکھا رہے ہیں۔ ایک محمد علی بیچارے اندر مخالف تقریروں کے زخم پر زخم سہہ رہے ہیں پچھلی ساری کرتوتیں ان کے منہ پر ماری جا رہی ہیں۔ دوسرے محمد علی (چودھری) باہر ہی سے اپنے ارمانوں کو عملی جامہ پہنانے میں مصروف اور متحدہ اپوزیشن قائم کر رہے ہیں۔ سہروردی گروپ کا تانا بانا الگ ہے۔ بیچارے مودودی جیسے کبھی اس میں اور کبھی اُس میں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے حضرت مولانا مفتی محمود صاحب کو اسلام کے نام سے ملانے کی کوشش جاری ہے۔ ان کے ساتھ بنگال کے ایک مجاہد عالم بھی ہیں۔

ری پبلکن پارٹی والوں کے وارث تو سرکاری ارکان و ممبران ہی ہو سکتے ہیں۔

خارجہ پالیسی پر خوب لے دے ہوئی بعض ارکان بھیگی بلی بنے ہوئے ہیں بعض بپھرے ہوئے شیر۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسمبلی کا اجلاس نہیں ہے یوم الحساب ہے۔ بنگالی لیڈر مطالبہ کر رہے ہیں کہ مشرقی پاکستان کو دفاع میں خود کفیل بنایا جائے وہاں بڑے پیمانہ پر فوجی بھرتی ہو۔ شکر ہے کہ صدر پاکستان کو جواب دینے نہیں پڑتے ورنہ یہ بنگالی تو کسی کا لحاظ نہیں کرتے۔ ان کی الٹی سیدھی باتوں سے خطرہ تھا کہ آئین معطل نہ کر دیا جائے۔ بہرحال ہم کو اس تمام ہنگامے میں زندگی کے آثار نظر آتے ہیں یہ قوم میں سیاسی شعور کی بیداری اور خواہش ارتقا کی دلیل ہے اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ خدا کرے کہ یہ تنقیدیں تعمیر کے لئے ہوں اور ان سے ارباب اقتدار کے ماتھے پر بل نہ پڑے۔ اس تمام غوغا آرائی کا آخری نتیجہ جو سب سے اہم ہوگا یہ ہے کہ اپوزیشن پارٹی کی تعداد کتنی ہے اور سرکاری پارٹی کی کتنی۔ اور یہ کہ اپوزیشن کی قیادت کون سنبھالتے ہیں۔

اب تک جو اطلاعات مل سکی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سردار بہادر خاں پارٹی لیڈر بننے کے امیدوار ہیں۔ ممکن ہے کسی کو ان کی قابلیت سے انکار ہو۔ مگر ہم تو ان کو ایبٹ آباد میں وکالت کرنے کے زمانے سے جانتے ہیں۔ ان کی سب سے بڑی لیاقت اور وہبی قابلیت یہ بھی ہے کہ وہ صدر محترم کے حقیقی بھائی ہیں۔ اور اسی اعزاز کا ان کی انتخاب میں بھی بڑا دخل تھا۔ اگر وہ اپوزیشن کے لیڈر ہو جائیں تو یہ پاکستان کی خوش قسمتی ہوگی۔ اس لئے کہ اس سے پاکستانی حکومت میں کسی خاص تغیر و تبدل کا خطرہ ٹل جاتا یا کم ہو جاتا ہے۔ اگر حکومت کا پلہ بھاری رہے تو ایک مستحکم قابو یافتہ حکومت ملک کی سلامتی کی ضمانت ہو سکتی ہے۔ اور اگر حکومت کے مقابلہ میں اپوزیشن جیت جاتی ہے تو پھر بھی پوزیشن پر زیادہ اثر نہیں پڑے گا۔ ہمیں تو صدر محترم سے انس ہے۔ وہ رہیں تو واہ واہ۔ ان کے بھائی آگے آ جائیں تو پھر بھی معاملہ وہیں کا وہیں رہ جائے گا۔ اور اس نسبت کی برکت سے سرکاری اور اپوزیشن پارٹیوں میں مخاصمانہ اور خود غرضانہ طریق کار کی جگہ مخلصانہ اور ہمدردانہ اخوان کے جذبات کو ترقی ہوتی رہے گی۔ اگر کسی پارٹی کو اسی پر اصرار ہو کہ وہ حکومت پر نکتہ چینی ہی کرتی رہے۔ یہاں تک کہ اس کو اپنے وسیع پروپیگنڈے اور سخت قوت عمل سے بدل دے۔ تو۔ . . . . . . !

. . . . ایسے حضرات شاید سردار بہادر خاں صاحب کی قیادت کو مفید نہ سمجھیں ان کو اس کا حق حاصل ہے۔ مگر جہاں تک ہمارا خیال ہے روزانہ بدلنے والی حکومتیں قوم کا کوئی کام نہیں کر سکتیں۔ ان کی ساری توجہ اپنی بقا کے وسائل پر مرکوز رہتی ہے۔

ضرورت ہے کہ حکومت کو نیک نیتی کا باور کرا کر یہاں اسلامی آئین اور عادلانہ نظام حکومت کے قیام کی جد و جہد جاری رکھی جائے اور اسی محور کے گرد ساری جد و جہد حتیٰ کہ سیاست خارجہ بھی گھومتی رہے۔

لاہور کے ارباب خیر کی غیرت دینی سے اپیل

کون نہیں جانتا کہ حضرت مولانا قاری عبدالمالک صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مرکزی دارالترتیل کی بنیاد ۱۹۵۹ء میں مسجد باغیچہ نواب صاحب ملتان روڈ مزنگ لاہور میں ڈالی اور دم واپسین تک قرآن پاک کی خدمت میں مصروف رہے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے فرزندوں نے اس کام کا بیڑا اٹھایا اب ادارے کے صدر ان کے فرزند قاری عبدالماجد صاحب ذاکر ہیں۔ بفضلہ تعالےٰ اب تک چالیس طالب علم اس مدرسہ سے فارغ ہو چکے ہیں۔ مرکزی دارالترتیل میں پانچ مدرس ہیں۔ طلبہ ایک سو پچھتر ہیں۔ مسافر طالب علم پندرہ ہیں جن کو بیس بیس روپیہ ماہانہ ملتا ہے مدرسہ کا کل خرچ ماہانہ نو سو پینتالیس روپے ہے اور مستقل آمدنی تقریباً تین اور چار سو کے درمیان ہے۔ ادارے کے مالیات حبیب بنک کے سپرد ہیں۔ یہ ادارہ باقاعدہ رجسٹرڈ ہے۔ انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے ۱۵۔ ڈی کی رعائت حاصل ہے۔ ادارہ کی ایک مجلس منتظمہ ہے جس کے صدر جناب الحاج ملک محمد نادر صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ و سپریم کورٹ اور خازن جناب الحاج شیخ شوکت علی صاحب مالک ڈنکو لا لمیٹڈ لاہور ہیں۔ اس مدرسہ کی کامیابی کے لئے حضرت مولانا قاری عبدالمالک رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی اور ان کے لائق فرزندوں کا وجود کافی ہے۔ مگر کتنے افسوس کا مقام ہے کہ اتنے بلند اور قیمتی ادارے کی آمدنی خرچ سے کم ہے۔ اور مزید بوجھ قرضہ کا دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ یہ دارالترتیل قوم کا قیمتی سرمایہ اور یادگار اسلاف ہے۔ اس کی مالی حالت کی کمزوری نہایت افسوسناک اور لاہور وغیرہ کے ارباب خیر کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔

ہم غیور مسلمانان لاہور سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ خیرات و صدقات اور عطیات کے ذریعہ مدرسہ ہذا کو خود کفیل بنا کر توشۂ آخرت بنائیں

غلط اور خود غرضانہ سودا

اب تک مغربی ممالک کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی تھی۔ اب جب ان کے لاڈلے بھارت پر آنچ آئی ہے تو وہ پاکستان سے مفاہمت کرنے کی تجویزیں پیش کر رہے اور بھی خود غرضانہ۔

ایک تجویز یہ ہے کہ پاکستان جموں پر بھارتی اقتدار تسلیم کرے تو باقی کشمیر کے لئے رائے شماری کی جا سکتی ہے۔ گویا جموں کو انھوں نے بھارت کا آبائی ورثہ سمجھ رکھا ہے۔

دوسری تجویز یہ ہے کہ چین کے خلاف دفاعی محاذ میں پاکستان شامل ہو جائے تو استصواب رائے کرایا جا سکتا ہے۔ کتنے شرم کی بات ہے کہ اب تک یہ ناممکن بتایا جاتا تھا اب چوٹ لگی ہے تو ناممکن ممکن ہو گیا لیکن یہ کتنا کمینہ پن ہے کہ جب چین کی چشم نمائی سے بھارت کی آنکھیں کھلی ہیں۔ اور چین کی وجہ سے بنیوں کو دن کے وقت تارے نظر آنے لگے ہیں اور وہ پاکستان سے جنگ نہ کرنے کا معاہدہ بھی کرنے کو تیار ہے آج ہم کو اسی کے خلاف محاذ میں شامل کر کے رشوت میں رائے شماری کی پیش کش کی جاتی ہے کتنا ذلیل فعل ہے۔

کشمیر ہر لحاظ سے پاکستان کا حق ہے اور وہ بلا شرط اور بغیر کسی سودے کے ہم کو ملنا چاہیے۔ اور اگر دفاعی معاہدہ ہی کرنا ہے تو چین کے ساتھ کر کے بھارت کو پندرہ سالہ ہٹ دھرمی کی سزا کیوں نہ دی جائے بحیثیت ایک مسلمان ملک کے ہم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ چین سے سالوں کی بات چیت اور دوستانہ تعلقات کو ہم اس نازک وقت میں سودا بازی کی بھینٹ چڑھا دیں۔

مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم

(بقیہ صفحہ ۲)

بعد میں یہ سزائیں جاری کرو۔ کسی مسلمان کا کام نہیں ہو سکتا۔

عبارت ۱۰ کا جواب اس عبارت میں مودودی صاحب نے قرآن پاک کے بعض احکام ترک کرنے اور بعض کو نافذ کرنے کے خلاف ایک مثال دی ہے بالفاظ: بگیہ مرغی کی ایک ٹانگ۔ مودودی صاحب وہی راگ الاپ رہے ہیں کہ ہو تو پوری شریعت ہو ورنہ تعزیرات جاری کرنا ظلم ہے۔ اس کی مثال آپ نے عبارت ۵ میں پڑھ لی ہے کہ ایک حکیم کا لکھا ہوا ایک نسخہ کسی اناڑی کو مل گیا، اس اناڑی نے اس نسخہ کے ذریعے بیماروں کا علاج شروع کیا لیکن نسخہ کے بہت سے اچھے اجزاء نکال دئے صرف سمیات (زہریلے اجزاء) رہنے دیے۔ اب کوئی عقلمند پوچھتا ہے کہ یہ کیا کر رہے ہو۔ وہ جواب میں کہتا ہے کہ یہ زہریلے اجزاء اسی حکیم کے لکھے ہوتے تو اسی نسخہ میں ہیں۔ مودودی صاحب کی مراد اس مثال سے یہ ہے کہ قرآن کی شرعی سزائیں جاری کر دی جب کہ دوسرے احکام پر عمل نہ ہو۔ اسی اناڑی آدمی کی طرح کا کام ہے اور ان سزاؤں کی مثال زہر جیسی ہے۔ جو بغیر مصلحات کے استعمال کرایا جاتا ہے۔ اس لئے یہ کہنا قطعاً کافی نہیں ہے کہ یہ سزائیں قرآن پاک میں مذکور ہیں اس لئے ان کا نفاذ صحیح ہے۔ باقی احکام کے بغیر (یعنی مخلوط اور بگڑی سوسائٹی میں) ان کا جاری کرنا زہر کھلانے کی طرح ہے یہ ہے مودودی صاحب کی منطق۔ آپ نے دیکھا کہ کس طرح یہ اپنی ناقص عقل سے قرآن کے احکام کو رد کرتے ہیں۔ آپ کو پہلے دھوکا ہوا ہوگا کہ شاید مودودی صاحب نے اپنے لفظوں کی کچھ اصلاح کر دی ہے۔ مگر اب آپ پوری طرح سمجھ گئے ہونگے۔ کہ تیلی کا بیل جہاں تھا وہیں ہے!

آئیے اب آپ کے سامنے مودودی صاحب کی عقل نارسا کا پوسٹ مارٹم کریں۔ آدمی جب پھسلتا ہے تو پھر پھسلتا ہی چلا جاتا ہے مودودی صاحب جو ایک بے شرعی سے لڑھکے ہیں تو اب لڑھکتے ہی چلے جاتے ہیں۔ مثال دی تو وہ بھی غلط۔ اصل مثال ایک نسخہ کی نہیں ہونی چاہیے۔ قرآن پاک کی مثال ایک حکیم حاذق کی پوری بیاض کی ہے۔

ایک لائق طبیب کا بیاض جس میں تمام بیماریوں کے مجرب نسخے لکھے ہوتے ہیں ایک آدمی کے ہاتھ لگ گیا۔ اس آدمی نے اس کتاب (یعنی بیاض) کے بعض نسخوں پر عمل شروع کر دیا۔ پانچ بیماریوں کے نسخے پسند کرکے ...... بیاض کے مطابق تیار کرکے استعمال کرانے شروع کر دئے۔ ان سے بیماروں کو شفا ہونے لگی کوئی کہے کہ تم ساری بیاض کے نسخے استعمال نہیں کرتے تو جو کر رہے ہو یہ بھی چھوڑ دو۔ ان سے لوگ مر جائیں گے یہ بڑا ظلم ہے کہ تم دوسری بیماریوں کا علاج نہیں کرتے اور صرف دو چار بیماریوں کا علاج اس بیاض کے لکھے ہوئے نسخوں سے کرتے ہو۔ یہ کہنے والا کتنا بے قوف ہے۔ وہ دیکھ رہا ہے کہ دق۔ دمہ اور بخار کا علاج یہ شخص کرتا ہے وہ اچھے ہوتے رہتے ہیں۔ نسخے بھی اس کتاب اور بیاض کے اندر سے لئے ہوتے ہیں جو نہایت لائق طبیب کی لکھی ہوئی ہے

ظاہر ہے کہ جن بیماریوں کے نسخے وہ استعمال کرتا ہے وہ اچھی ہو جاتی ہیں اور جن بیماریوں کا علاج اس بیاض کے نسخوں سے نہیں کرتا وہ اچھی نہیں ہوتیں۔ اگر یہ تمام بیماریوں کا علاج اس کتاب کے نسخوں سے کرتا تو تمام بیماریاں دور ہوتیں —

مودودی صاحب کہتے ہیں کہ اور بیماریاں ہیں تو دق بھی رہنے دو اور دمہ بھی ہونے دو۔ اس نے قرآن کی غلط مثال دی کہ اس کو ایک نسخہ بتایا حالانکہ قرآن پاک میں ہزاروں نسخے ہیں اور اس میں ہر بیماری کا نسخہ موجود ہے جس بیماری کا نسخہ استعمال کیا جائیگا اس سے شفا ہو جائے گی۔ جس کا نسخہ استعمال نہ ہوگا شفا نہ ہوگی۔ قرآن پاک کے جن احکام پر عمل ہوا۔ ان کا اجر ملے گا۔ جن پہ نہ ہوا ان کا اجر نہ ملے گا۔ بلکہ ترک کرنے کی سزا کا خطرہ ہوگا۔ کتنی سیدھی سی بات ہے۔

مگر مودودی صاحب اس قرآن کو صرف ایک نسخہ بناتے ہیں۔ پھر اس کو اناڑی کے ہاتھ میں دیتے ہیں۔ پھر اس نسخے کے اچھے اور مصلح اجزاء نکالتے ہیں اور آخر کار حدود و تعزیرات کو سمیات یعنی زہر بنا کر کہتے ہیں۔ کہ قرآن پاک کے اندر کا نسخہ سمجھ کر دھوکا نہ کھانا۔ اور احکام چھوڑ کر صرف شرعی سزائیں دینے لگو تو مر جاؤ گے یہ زہر ہیں —" یہ ہے مودودی عقل و فکر۔ جس سے وہ قرآن پاک کے حکموں کا مقابلہ کرتے رہتے ہیں۔

اس پوسٹ مارٹم میں جو الفاظ ذرا سخت استعمال کئے گئے ہیں وہ مودودی صاحب سے سخت نہیں ہیں۔ جنھوں نے مضمون زیر جواب میں علماء کو خوف خدا و آخرت سے خالی بتایا۔ بد دیانت لکھا۔ شرافت سے بھی عاری کہا۔ مکار کہا — اور خدا جانے اس تہذیب کے پتلے نے کیا کچھ کہا۔ ہم نے صرف اس لئے بتایا کہ یہ لوگ اپنی تہذیب کا بڑا ڈھنڈورا پیٹتے ہیں اور علماء کو بد تہذیب بتلاتے ہیں ہم نے انہی کے الفاظ ان کے منہ پر دے مارے ہیں۔ علمائے تلملائے تو۔ مودودی صاحب کی دس عبارتوں کا پوسٹ مارٹم کر دیا گیا ہے باقی پانچ عبارتوں پر بھی اثنائے بحث میں کافی روشنی پڑ گئی ہے۔

۱۴ نومبر کو میں نے نواب شاہ سندھ میں رات کو ایک بڑے مجمع میں تقریر کی ایک مودودی نے رقعہ لکھا کہ تم جماعت اسلامی سے کیوں نہیں مل جاتے۔ میں نے اس کی وجوہ بتائیں تو وہ گھبرا گئے میں نے کہا کل ۱۰ بجے تک میں یہیں ہوں کسی کو کسی عبارت کا آگا پیچھا دیکھنا ہو تو مجھ سے پوچھ سکتا ہے۔ دوسرے دن ۲ صاحب ملی نام (غالباً) ان کے لیڈر آئے۔ مودودی کی تفہیمات اور اکتوبر ۶۲ء کا ترجمان القرآن میں نے پورے پچھ صفحے سے ان کی تقریر بھی سنی۔ اس کے بعد میں نے اصل کتاب اور رسالہ پر تبصرہ شروع کیا۔ الحمد للہ تعالیٰ کہ شہر کے معززین حضرات موجود تھے سب کو معلوم ہو گیا کہ مودودی صاحب زور قلم سے کتنا فریب دیتے اور کس طرح اسلام کی حق تلفی کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ اب عام مسلمان ان کے دام تزویر میں نہیں آتے۔ اللہ تعالیٰ ہر فتنے سے محفوظ رکھے۔ (آمین)

مودودی فرقہ سے بیزاری کا اعلان

مکرمی - میں اختصار سے تحریر کر رہا ہوں کہ میں نے کافی عرصہ سے جماعت اسلامی کی سخت حمایت کی اور بہت قربانیاں دیں۔ آخر کار میں مودودی صاحب کے گندے عقائد سے متنفر ہو کر آپ بزرگوں کی دعا سے اس وقت علمائے اسلام کا ناظم نشر و اشاعت ہوں۔ میرے لئے استقامت کی دعا کریں کہ خدا مجھے توفیق عنایت فرمائے کہ میں نہایت جذبے سے جمعیۃ علمائے اسلام کی دعوت دی ہے۔

سردار احمد بلوچ کالونی - لانڈھی - کراچی
ناظم نشر و اشاعت جمعیۃ علماء اسلام

(۲) جناب مسٹر عبدالجلیل صاحب دہلوی لانڈھی جو کہ دس سال سے جماعت اسلامی کے سرگرم کارکن رہے ہیں مودودیت سے توبہ کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو گئے ہیں۔

(۳) جناب بابو صاحب سکنہ مردان والوں نے بھی مودودی پارٹی سے استعفیٰ دے کر جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

(۴) مولانا سلطان محمد صاحب لانڈھی نے مودودیت سے بیزاری کا اعلان کرتے ہوئے جمعیۃ علماء اسلام میں شمولیت کا اعلان کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب بھائیوں کے اخلاص میں برکت دیں۔ (آمین)

اکابر علماء ہوشیار رہیں

کہ بعض فرقوں اور بعض آدمیوں کو پروپگنڈے کے فن میں اتنی مہارت ہوتی ہے۔ کہ وہ جھوٹ بولنے، دھوکہ دینے اور ناجائز فائدہ اٹھانے میں شیطان کے کان بھی کتر لیتے ہیں۔ مودودی فرقہ کو اس فن میں ید طولیٰ حاصل ہے اب تک جتنے گمراہ فرقے پیدا ہوئے ہیں اس فن میں یہ سب کو مات کر گئے ہیں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا بیان انھوں نے شائع کیا جس پر اب حضرت مفتی صاحب موصوف نے ان کی بد دیانتی ظاہر کی ہے کہ میرا مکتوب ذاتی خط تھا اور مجھے مودودی کے مسائل سے اتفاق نہیں ہے صرف اسلامی کاموں میں تعاون کا ذکر کیا تھا (جیسے آزادی کی جنگ میں ہندوؤں سے اور تحریک ختم نبوت میں شیعوں وغیرہ سے کیا گیا تھا) اب انہوں نے حضرت مولانا سید محمد یوسف صاحب بنوری کا ایک بیان شائع کرکے اپنی فطرت کو ننگا کیا ہے اس کے بارہ میں آئندہ عرض کیا جائے گا۔ علماء کرام ان کے وسوسوں اور شرارتوں سے ہوشیار رہیں

گجرات میں ہفت روزہ ترجمان اسلام ملنے کا پتہ چوہدری محمد خلیل ریٹائل الیکٹرک کالج کالری گیٹ گجرات

جمعیۃ علماء اسلام کی سرگرمیاں

علماء حق، باطل کی ہر قوت کا مقابلہ بڑی جرأت سے کر رہے ہیں

علماء اسلام کو اپنی ذمہ داریوں کا احساس ہونا چاہیئے (مولانا غلام غوث ہزاروی)

مورخہ ۲۷ نومبر سرائے عالمگیر (ڈاک سے) ایک جلسہ عام شاہی جامع مسجد سرائے عالمگیر میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آج ملک میں بے دینی فحاشی اور بدکرداری کا سیلاب آ چکا ہے۔ ملک میں بعض ایسے عناصر بھی پائے جاتے ہیں کہ جن کا مقصد اسلامی روح کو ختم کرنا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ آجکل حدیث کا کھلا انکار کیا جا رہا ہے اور ملک میں ایسے قوانین نافذ کئے جا رہے ہیں جو اسلام کے سراسر منافی ہیں جنھیں پاکستان کے عوام قطعی طور پر قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔

آپ نے موجودہ فرقہ وارانہ کشمکش کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ جمعیۃ علماء اسلام کے رہنما ہر طاغوتی طاقت کے مقابلے میں سربکف ہیں اور باطل کے ہر مورچہ پر ڈٹے ہوئے ہیں اور بڑی جرأت سے مقابلہ کر رہے ہیں۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی کہ بعض علماء فرقہ وارانہ کشیدگی کو ہوا دے کر کیوں ہمارے اس عظیم مقصد میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا وہ علماء جو ہمیں کوستے ہیں اگر وہ ہماری جگہ آ کر ہماری ذمہ داریوں کو سنبھال لیں اور جن جن محاذوں پر ہم لڑ رہے ہیں، وہ ان محاذوں پہ چلے جائیں تو ہمیں خوشی ہوگی اور پھر ہمیں جو چاہیں بنائیں۔ لیکن یہ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ علماء حق تو اپنے فرائض کو محسوس کرتے ہوئے اسلام کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں اور ان کے پیچھے کیچڑ اچھالا جا رہا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ موجودہ وقتی تقاضے یہ ہیں کہ خواہ مخواہ اختلاف کو ہوا نہ دی جائے اور متحد ہو کر اسلام کی خدمت کی جائے۔

مولانا نے موجودہ ملکی مسائل پر تبصرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم نہایت نازک دور سے گذر رہے ہیں۔ ہماری خارجہ پالیسی قطعاً غلط ثابت ہو رہی ہے۔ امریکہ نے ہمیشہ ہمیں دھوکا دیا ہے۔ مسئلہ کشمیر کا تذکرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ کشمیر کے مسئلہ کا واحد حل جہاد ہے اور مسلمان اسلام کے نام پہ مرنا جانتا ہے۔

آپ نے صحابہ کرام کے مجاہدانہ کارناموں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مسلمانوں میں اسلامی روح تڑپ اور سوز موجود تھا۔ تو باوجود قلت کے انہوں نے دنیا کی عظیم سلطنتوں کے دانت کھٹے کر دیئے بڑے بڑے عظیم معرکوں میں اسلام کے فرزندوں نے وہ کارہائے نمایاں انجام دیئے ہیں کہ تاریخ اس کی مثال پیش نہیں کر سکتی۔ آپ نے فرمایا کہ جب مسلمانوں میں اسلام کا جذبہ موجود تھا تو دشمن ایک مسلمان مجاہد کو دیکھ کر ہی خوف زدہ ہو جاتا تھا آج وہی مسلمان ہے لیکن اسلام کا جذبہ نہ ہونے کی وجہ سے اس میں کوئی کشش باقی نہیں رہی۔ آخر میں آپ نے عوام سے اپیل کی کہ وہ جمعیۃ علماء اسلام میں شرکت کریں تاکہ ہماری آواز زوردار ہو جائے اور ہم اسلام کے بقاء و تحفظ کے لئے کچھ کام کر سکیں۔

اگر آپ اسلامی آئین چاہتے ہیں تو اپنے اندر اسلامی انقلاب پیدا کریں

کلورکوٹ۔ حکیم حافظ محمد طاہر صاحب نے جمعیۃ علماء اسلام کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے کمزور کندھوں پہ وہ بوجھ آ پڑا ہے جس کے اٹھانے کے ہم اہل نہ تھے۔ ہم ان شخصیتوں کے نام لیوا ہیں۔ جن کی تمام زندگی اسلام کی راہ میں جہاد کرتے بسر ہوئی۔ اس لئے ہمیں ان کے نقش قدم پہ چلنے کی پوری جدوجہد کرنی چاہیئے۔ ہمارا مطالبہ اسلامی آئین ہے کہ ملک میں اسلامی آئین نافذ کیا جائے۔ اس لئے ہم پہ فرض عائد ہوتا ہے کہ ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں بھی اسلامی انقلاب برپا کریں۔ تاکہ ہم اپنے مقصد کے لئے مخلص ہوں۔ ہمارا ہر قدم اسلام کی سربلندی کے لئے اٹھے۔ آپس کی ناچاکیوں کو ختم کر کے متحد ہو جائیں۔ انشاء اللہ وہ وقت دور نہیں جب ہم اپنے مقصود کو پالیں گے۔

گروٹ شہر ضلع سرگودھا

جمعیۃ کے پروگرام کے مطابق ۱۶ نومبر کو حافظ محمد حنیف سہارنپوری ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام رودہ یہاں پہنچے۔ اور حضرت مولانا محمد علی صاحب کھبڑو سے جمعیۃ کے کام کو تیز تر کرنے کے لئے تبادلہ خیالات کیا الحمد للہ کہ جناب موصوف نے اپنی تمام تر توجہ جمعیۃ کی طرف مرکوز فرما دی ہیں۔ ممبر سازی کا کام تیز رفتاری سے جاری ہے جمعیۃ کے انتخاب کے لئے آپ نے آئندہ جمعہ مقرر فرمایا۔ بعد ازاں حافظ محمد حنیف صاحب سہارنپوری نے نماز جمعہ سے قبل تقریر کی جس میں آپ نے عوام سے مطالبہ کیا کہ آپ حضرات جمعیۃ میں شامل ہو کر اسلام کی خدمت کریں۔ تمام حضرات نے شامل ہونے کا یقین دلایا۔

جمعیۃ علماء اسلام ڈیرہ غازیخان

جوٹی زیریں۔ جمعیۃ علماء اسلام کا ایک اجلاس ہوا جس میں مندرجہ ذیل قراردادیں پاس ہوئیں

(۱) یہ اجتماع حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ مشاورتی کونسل میں نمائندہ علماء کو شریک کیا جائے۔

(۲) پاکستان میں آرٹ کلچر کے نام سے مغربی تہذیب و بے حیائی کو جس طرح فروغ دیا جا رہا ہے یہ نظریہ پاکستان کے خلاف بغاوت کے مترادف ہے عورتوں کے وفود اور ثقافتی دورے اسلامی اقدار کی پامالی کا باعث بن رہے ہیں امریکہ سے آنے والے ثقافتی وفد کے دورے کو منسوخ کر دے۔

(۳) پاکستان کے باشندوں کو بیدار و متحد ہو کر ملک کی حفاظت کے لئے تیار ہو جانا چاہیئے۔

جمعیۃ علماء اسلام کا یہ اجتماع امریکہ اور برطانیہ کی بدعہدی اور بے اصولی کی سخت مذمت کرتا ہے۔

(ناظم جمعیۃ)

جمعیۃ علماء اسلام کے سوا ملک میں کوئی پارٹی نہیں جس میں کثرت کے ساتھ جید علماء شریک ہوں: (مولانا قاضی مظہر حسین)

رودہ ضلع سرگودھا میں ۲۰ نومبر کو جمعیۃ علماء اسلام کے زیر اہتمام ایک عظیم الشان مذہبی و اصلاحی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں شیخ طریقت حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ (خلیفہ حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ) چکوال۔ اور حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب خطیب جہلم (خلیفہ حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ) نے شرکت فرمائی۔ جلسہ چونکہ رات کو ہونا قرار پایا تھا۔ اس لئے بعد نماز ظہر جمعیۃ العلماء رودہ کے اراکین اور رضاکاروں کے اجتماع میں خطاب فرمایا آپ نے آیت کریمہ ان تنصروا اللہ ینصرکم کی تفسیر اور مقاصد نہایت شرح و بسط کے ساتھ بیان فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت ملک میں بہت سی پارٹیاں موجود ہیں۔ لیکن جمعیۃ علماء اسلام کے سوا ملک میں کوئی ایسی پارٹی نہیں جس میں کثرت کے ساتھ علماء شریک ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ فارم پر کر دینے اور دستخط کر دینے کا نام جمعیۃ نہیں ہے بلکہ دین کی حفاظت اور مسلمانوں میں دینی شعور پیدا کرنے کا نام جمعیۃ ہے۔ اس لئے آپ حضرات دینی معاشرہ پیدا کریں اور ہفتہ وار اجتماع منعقد کیا کریں اور جمعیۃ علماء اسلام کے زیادہ سے زیادہ ممبر بنیں۔ آپ نے فرمایا کہ اگر آپ علماء کے دامن سے وابستہ رہے۔ تو دنیا کی کوئی طاقت تمہیں گمراہ نہیں کر سکے گی۔ علماء سے مکمل تعاون کرو۔

بعد از نماز عشاء مدنی جامع مسجد میں حضرت حافظ الحاج عبد الرحیم صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام رودہ کی صدارت میں جلسہ ہوا۔ جس میں حضرت موصوف نے تخلیق آدم اور مقام محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایک مؤثر تقریر فرمائی۔ دوسری تقریر حضرت مولانا قاضی عبد اللطیف صاحب نے بشریت انبیاء اور مقام صحابہ اور توحید باری تعالیٰ پر فرمائی۔ آخر میں آپ نے جمعیۃ علماء اسلام کے مقاصد حسنہ پہ روشنی ڈالی۔ آپ نے فرمایا اگر ملک میں اسلامی قانون کا نفاذ چاہتے ہو اور ملک سے بے حیائی کو ختم کرنا چاہتے ہو تو جمعیۃ علماء اسلام میں شامل ہو کر اور اس کے ساتھ تعاون کر کے ملک میں صحیح اسلامی قانون کے لئے کوشش کریں۔ یہ جلسہ نہایت کامیاب رہا اور لوگوں نے شمولیت کا یقین دلایا۔ جلسہ رات کے تقریباً ساڑھے بارہ بجے بعد از دعا بخیر و خوبی ختم ہوا۔

بھارت گزشتہ بدعہدیوں کی بدولت اس قابل نہیں رہا کہ اس پر مزید اعتماد کیا جائے

اگر آج ہم نے کشمیر کے مسئلہ کو پس پشت ڈال دیا تو آیندہ ہمیں کشمیر کی آزادی کا نام لینے کا حق حاصل نہیں ہوگا

(مفتی محمود)

راولپنڈی بتاریخ ۱۰ نومبر ۱۹۶۲ء

بعد از نماز عشاء ایک عظیم الشان عام پبلک جلسہ زیر صدارت ماسٹر محمد یوسف منعقد ہوا۔ اس جلسہ عام سے مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملک کو آج عظیم مسائل درپیش ہیں۔ جن کو حل کرنے کے لئے بڑی سوجھ بوجھ کی ضرورت ہے۔ آج حکومت، عوام، قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران سب کو انتہائی سنجیدگی سے ذمہ داریوں کو محسوس کرتے ہوئے ان مسائل کا حل تلاش کرنا ہے۔ چین بھارت دشمنی کے نتیجہ میں جو جنگ کے بادل چھا رہے ہیں۔ پاکستان بھارت اور چین کا ہمسایہ ہوتے ہوئے ان مسائل سے لاتعلق نہیں رہ سکتا۔ بھارت اپنی گزشتہ بدعہدیوں اور ماضی کی مکاریوں کی وجہ سے اس قابل نہیں رہا۔ کہ آج پاکستان اس کے کسی وعدہ پر اعتماد کرے۔ کشمیر کے معاملہ میں ان کا رویہ انتہائی معاندانہ اور مفسدانہ رہا ہے۔ اس لئے پاکستان کے لئے ان پر اعتماد کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ نیز برطانیہ اور امریکہ کے ساتھ پاکستان سیٹو سنٹو کے معاہدوں میں حلیف بنا ہوا ہے۔ ان کا رویہ بھی پاکستان کے لئے غور طلب ہے۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ پاکستان ان کا حلیف ہے اور بھارت آج تک غیر جانبداری کا اعلان کر رہا ہے۔ اس کے باوجود امریکہ اور برطانیہ بھارت کو اسلحہ تیزی سے سپلائی کر رہے ہیں۔ اور یہ نہیں دیکھتے کہ اس کا اثر پاکستان کی سیاست پر پڑے گا۔ انہوں نے ہندوستان کو فوجی امداد دے کر طاقت کے توازن کو ایسا بگاڑ دیا ہے کہ پاکستان مجبور ہے کہ وہ فوجی معاہدوں اور حلیفوں کے رویہ پر نظر ثانی کرے۔ اور ان کے اس دباؤ سے قطعاً متاثر نہ ہو۔ جو آج وہ بھارت سے جنگ نہ کرنے کے معاہدہ سے متعلق پاکستان پر ڈال رہے ہیں۔ آج حکومت پاکستان کو صرف اپنے ملک کے مفاد کو مدنظر رکھ کر فیصلہ کرنا ہوگا کہ ہمیں بھارت اور چین کے معاملات سے کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ کشمیر کے مسئلہ کو حل کرنے کا وقت آپہنچا ہے۔ ہمیں ان حالات کے اندر کشمیر کے مسئلہ کا حل فوری نکال لینا چاہیے۔ بھارت کے اس دور ابتلاء سے فائدہ اٹھا کر کشمیر میں جہاد کا اعلان کر دینا چاہیے۔ اور جب تک کشمیر کے مسئلہ حل سامنے نہ آئے ہمیں کسی طرح مطمئن نہیں بیٹھنا چاہیئے میں نے اس سے قبل کشمیر کی آزادی کے لئے ایک لاکھ سر بکف مجاہدین کی پیشکش کی تھی۔ آزاد قبائل اور سرحدی مسلمانوں نے میری آواز پر لبیک کہا۔ میں سمجھتا ہوں کہ پٹھان مجاہدین سپاہیانہ عزائم کے ساتھ کشمیر کی آزادی اور پاکستان کی حفاظت کے لئے میدان میں آنے کو تیار کھڑے ہیں۔ — اگر ہم نے اس موقع کو کھو دیا اور امریکہ اور برطانیہ یا بھارت کے کسی وعدہ کے بھروسہ پر . . . . کشمیر کے مسئلہ کو پس پشت ڈال دیا تو حقیقت میں آئندہ کشمیر کی آزادی کا نام لینے کا ہمیں کوئی حق حاصل نہیں ہوگا۔

ان حالات کو سلجھانے کے لئے میری تجویز یہ ہے کہ ایک قومی ڈیفنس کونسل بنائی جائے جو تمام سیاسی پارٹیوں کے نمایندوں اور اہم شخصیتوں پر مشتمل ہو۔ وہ حالات کا فوری جائزہ لے کر حکومت کو صحیح مشورہ دے۔ وہ کونسل سیاسی جماعتوں کو قریب تر لانے اور ان کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی کوشش کرے تاکہ ملک کی حفاظت کرتے سب اکٹھے ہو کر ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو جائیں۔

نیز ملک کے اندر مذہبی منافرت کو دور کرنے اور تمام مذہبی فرقوں کے رہنماؤں (علماء و مشائخ) کو متحد کر کے ان کی طاقتوں کو عوام میں جذبہ جہاد تیز تر کرنے کے لئے استعمال کرائیں۔

سیاسی رہنماؤں کو رہا کر کے ان کو اعتماد میں لیا جائے تاکہ ملک پورے اتحاد کے ساتھ موجودہ حالات کا مقابلہ کر سکے۔

آخر میں مفتی صاحب نے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے حکومت پر زور دیا کہ وہ اندرونی نظام کو اسلام کی بنیادوں پر استوار کرنے کے لئے مثبت اور موثر اقدام اٹھائے اور ملک کے تمام قوانین مروجہ کو کتاب و سنت کے مطابق بنانے کے لئے جلد از جلد علماء کا ایک بورڈ بنائے تاکہ وہ ایک سال کے اندر رپورٹ مرتب کر کے اسمبلی کے سامنے پیش کرے ورنہ ۵ جولائی ۶۲ء کی پاس شدہ قرارداد بے معنی ہو کر رہ جائیگی۔

آپ نے عائلی قوانین پر سخت تنقید کی اور فرمایا کہ قوانین سراسر اسلام اور کتاب و سنت و اجماع امت کے خلاف ہیں۔ اگر گزشتہ چودہ سو سال میں کسی امام مجتہد، عالم یا کسی مذہب کے سربراہ کا قول ان قوانین کی تائید سے متعلق پیش کیا جائے تو ان کے جواز پر غور کیا جا سکتا ہے لیکن اجماع امت کے خلاف ایسے قوانین کو تراشنا اور انہیں اسلام کے خوشنما نام سے نافذ کرنا کتنا غلط اقدام ہے۔ ان قوانین سے ملک کے عوام میں ایک اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ اسمبلی کے ممبران سے میں اپیل کرتا ہوں کہ اسلامی قوانین اور کتاب و سنت کے مطابق قانون سازی کو صرف انتخابی نعرہ نہیں سمجھنا چاہیے۔ بلکہ ایک مومن کی طرح ان غیر اسلامی قوانین کی تنسیخ میں مدد دیں اور اسمبلی میں انہیں منسوخ کرا کر عامۃ المسلمین کو مطمئن فرمائیں۔ یہ ان کی اپنی ذمہ داری ہے۔ ان سے سبکدوش ہونا ان کا قومی و ملی فریضہ ہے۔

قراردادیں

(۱) عائلی قوانین کے منسوخ کرانے کے متعلق مطالبہ کیا گیا۔

(۲) نیز حالیہ قومی اسمبلی کے اجلاس میں محترم ممبروں سے اسلامی قوانین کے وعدوں کو پورا کرنے کا مطالبہ کیا گیا۔

(۳) حکومت سے کشمیر کے لئے جہاد کرنے کا اعلان کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔

ضلع جہلم میں اکابر جمعیۃ کے دورے

بمقام جکھڑ ۱۵ نومبر (ڈاک سے) امیر طریقت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام جہلم اور مولانا عبداللطیف ناظم اعلیٰ ضلع جہلم جکھڑ میں تشریف لائے۔ ہر دو بزرگوں نے معاشرے کی موجودہ بیماری کی اصلاح کے عنوان پر تقاریر کیں اور علمائے اسلام کے کارنامے بیان کئے۔ کہ علماء نے ہر دور میں اسلام کی خاطر طرح طرح کے مصائب برداشت کئے۔ لیکن اپنے فرائض میں ذرہ برابر کوتاہی نہیں کی اور آج بھی علماء حق اپنے فرائض کو سرانجام دے رہے ہیں۔

۱۵ نومبر کو چارہ (؟) متصل جہلم میں ہر دو بزرگ تشریف لے گئے۔ مولانا قاضی مظہر حسین صاحب نے اطاعت اللہ، اطاعت رسول، معیار صحابہ پر ایک معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ ان کے بعد مولانا عبداللطیف صاحب نے علمائے دیوبند کے سنہری کارنامے بیان کئے جو انہوں نے برصغیر پاک و ہند میں انجام دیئے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ اس جماعت نے جو جلیل القدر خدمات سرانجام دی ہیں تاریخ انھیں فراموش نہیں کر سکتی۔ یہ ہر دو اجلاس مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کے زیر اہتمام منعقد ہوئے

مولانا محمد یعقوب صاحب شمسی کا کامیاب تبلیغی دورہ

۱۱ نومبر۔ مولانا محمد یعقوب صاحب شمسی خطیب و ناظم جمعیۃ علماء اسلام کبیر والا۔ جلال ارائیاں۔ لوہڑاں (؟)۔ قصبہ مڑل۔ جلال پور پیر والا۔ تشریف لے گئے۔ مولانا نے ہر مقام پر تقریر فرماتے ہوئے امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے بھارت کو ملنے والی فوجی امداد پر گہری تشویش کا اظہار فرمایا۔ نیز فرمایا کہ پنڈت نہرو نے محض فوجی امداد حاصل کرنے اور عوام کی جیبیں خالی کرنے کے لئے ایک ڈھونگ رچایا ہے۔ بھارت کا مقصد پاکستان کے خلاف جارحانہ اقدامات کے لئے تیاری کرنا ہے۔ عائلی قوانین پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ یہ قوانین قرآن و حدیث کے خلاف ہیں ان کو منسوخ کیا جائے۔

لکی مروت میں جمعیۃ علماء اسلام کا پرچم

۱۶ نومبر۔ جمعہ کو حضرت مولانا محمد یوسف صاحب بنوری نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان نے جمعیۃ کے شاندار دفتر تا ریخ اسلام اور جہاد کے موضوع پر ایک گھنٹہ تقریر فرمائی۔ منبر پر علماء کرام اور مسلمانوں کی کافی تعداد تھی دس بجے جمعیۃ علماء اسلام کے ضلعی دفتر پر جھنڈا لہرایا جو لکی کے بازار کلاں میں قائم ہے۔ علاوہ بنوری صاحب کے مولانا عبدالقیوم نائب ناظم مولانا علی اکبر صاحب امیر و مولانا عبدالرحمٰن نائب امیر مولانا عبدالقدیر نے خصوصی شرکت فرمائی۔

جمعیتہ علماء اسلام کی انتخابی سرگرمیاں

جمعیتہ علماء اسلام شہر جہلوال

جہلوال (ڈاک سے) زیر صدارت شیخ محمد اسماعیل صاحب جالندھری ایک عام اجلاس جامع مسجد بلاک ۲ میں منعقد ہوا جس میں اتفاق رائے سے مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ صوفی احمد یار صاحب۔ نائب امیر حافظ محمد رمضان صاحب۔ ناظم اعلیٰ شیخ منظور الحق صاحب جالندھری کلاتھ مرچنٹ۔ نائب ناظم شیخ محمد رفیق صاحب جنرل مرچنٹ۔ خازن مولانا عبدالغنی صاحب۔

جمعیتہ علماء اسلام موضع للیانی تحصیل کبیر والا

۱۷ نومبر کو موضع للیانی میں زیر صدارت قاری محمد شفیع صاحب ایک جلسہ منعقد ہوا۔ صوفی احمد یار صاحب نے جمعیت کے اغراض و مقاصد بیان کئے۔ مولانا عبدالرحیم صاحب اور صوفی فتح محمد صاحب وغیرہ نے بخوشی رکنیت قبول کی۔

بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ حضرت مولانا سلطان علی صاحب خطیب جامع مسجد
ناظم اعلیٰ۔ مولانا عبدالرحیم صاحب صدر مدرس مدرسہ دار العلوم حنفیہ۔ للیانی۔
نائب ناظم۔ صوفی شیخ محمد افضل صاحب۔
خازن۔ صوفی فتح محمد صاحب۔

گوٹھ سید عبدالغنی شاہ تحصیل ٹھل

گوٹھ عبدالغنی شاہ (ضلع جیکب آباد) میں علماء کرام کی ایک خاص میٹنگ منعقد ہوئی جس میں مندرجہ ذیل علماء کرام نے شرکت فرمائی مولانا وصی بخش صاحب امیر جمعیۃ ضلع جیکب آباد مولانا محمد مراد صاحب۔ مولوی میاں احمد شاہ صاحب میاں یوسف شاہ صاحب۔ مولوی میاں خیر محمد شاہ صاحب۔ حاجی میر محمد صاحب امیر جمعیۃ مراد پور گوٹھ مولوی محمد یوسف صاحب۔

کچھ بحث و مباحثہ اور تبادلہ آراء کے بعد مندرجہ ذیل قرار دادیں متفقہ طور پر پاس ہوئیں۔

(۱) یہ علماء کرام مجلس شوریٰ صدر محترم پاکستان سے اپیل کرتی ہے کہ عائلی قوانین جو کہ شریعت اسلام کے سراسر منافی ہیں اس کو منسوخ فرمائیں

(۲) یہ مجلس مرکزی اسمبلی کے تمام ممبروں سے گذارش کرتی ہے کہ پاکستان کے آئین کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق بنا کر اسلامی آئین کے نفاذ کے لئے منظم و متحد ہو کر جدو جہد کریں اور فحاشی و بدمعاشی کے اڈوں کو قانوناً بند کروائیں۔

(۳) یہ میٹنگ صدر محترم پاکستان سے استدعا کرتی ہے کہ عیسائی تبلیغی مشنریوں کو عیسائی تبلیغ کرنے سے پاکستان میں قانوناً بند کر کے مسلمانان پاکستان کو مرتد ہونے سے بچا جاتے۔ یہی عرض جناب گورنر مغربی پاکستان اور عام ممبران اسمبلی کی خدمت میں ہے۔

نیز مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

میاں مولوی احمد شاہ صاحب۔ امیر
مولانا محمد یوسف صاحب۔ ناظم
جناب صدر الدین صاحب۔ خزانچی
جناب محمد رحیم صاحب۔ سالار

جمعیتہ علماء اسلام کی جدید تنظیم

نیو جیہ کالونی لانڈھی میں جمعیتہ علماء اسلام کا ایک جلسہ ہوا۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا غلام صمدانی صاحب۔ امیر
جناب شفیق الرحمن صاحب۔ نائب امیر
مولانا محمد صاحب۔ ناظم اعلےٰ
سید صابر حسین شاہ صاحب۔ نائب ناظم
جناب محمد خلیل صاحب۔ سیکرٹری
جناب حبیب الرحمن صاحب۔ جوائنٹ سیکرٹری
جناب گل شہزادہ صاحب سالار
جناب سرور خان صاحب نائب سالار
جناب سردار احمد صاحب ناظم نشر و اشاعت

جمعیتہ علماء اسلام معین آباد لانڈھی

کراچی۔ (معین آباد) لانڈھی کے ایک اجلاس میں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

مولانا محمد زاہد صاحب۔ امیر
مولانا نور محمد صاحب نائب امیر
مولوی محمد زمان صاحب۔ ناظم اعلیٰ
جناب سردار شاہ میاں صاحب نائب ناظم
میاں گل صاحب۔ سیکرٹری۔
جناب سید احسان صاحب پروپیگنڈا سیکرٹری
مولانا مختار صاحب۔ ناظم نشر و اشاعت
جناب ایبٹ جان صاحب۔ سالار
جناب سلطان صاحب۔ نائب سالار

جمعیتہ علماء اسلام شمالی ہشتنگر کا انتخاب

شیرپاؤ۔ مورخہ ۱۴ نومبر کو جمعیت العلماء اسلام شمالی ہشتنگر (تحصیل چارسدہ) کا ایک اجتماع زیر صدارت مولانا الحاج ہدایت الحق صاحب (تنگی) منعقد ہوا۔ اجتماع میں خصوصی طور پر جن حضرات نے شرکت کی ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں۔

صوبائی امیر مولانا سید گل بادشاہ صاحب ضلعی امیر مولانا عزیز الرحمن صاحب۔ صوبائی ناظم اعلیٰ صاحبزادہ عبدالہادی صاحب مولانا عبدالصمد صاحب جینیہ ضلعی ناظم مولانا رحمت اللہ جان صاحب اجتماع میں تنظیمی امور پر بحث کی گئی۔ اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

امیر۔ مولانا ہدایت الحق صاحب (تنگی)
نائب امیر۔ مولانا محمد سرور صاحب (شیرپاؤ)
ناظم اعلیٰ۔ قاضی فضل دیان صاحب (عمرزئی)
ناظم۔ مولانا محمد اسرائیل صاحب فاضل حقانیہ

قلات ڈویژن میں جمعیتہ کا انتخاب

مورخہ ۱۶ نومبر کو قلات ڈویژن کے جمعیتہ علماء اسلام کا جدید انتخاب کے لئے ایک جلسہ خصوصی زیر صدارت قاضی مراد اللہ صاحب منعقد ہوا جس میں ذیل کے علماء کرام نے شرکت فرمائی۔ مولانا محمد صدیق صاحب مولانا محمد عمر صاحب۔ مولانا امام الدین صاحب مولانا حاجی محمد عمر صاحب۔ مولانا عزت اللہ صاحب۔ مولانا عبدالعزیز صاحب۔ مولانا خدا بخش صاحب۔ قاری گل محمد صاحب۔ حافظ محمد عباس صاحب۔ مولانا محمد سعدی صاحب اور مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔

صدر۔ مولانا محمد عمر صاحب۔
نائب صدر۔ مولانا عبدالعزیز صاحب
ناظم اعلیٰ۔ مولانا محمد صدیق صاحب۔
نائب ناظم۔ مولانا زاہد الدین و محمد سعدی صاحب

دفتر کے لئے جگہ کا انتخاب مجلس شوریٰ کا انتخاب آئندہ پر ملتوی رکھا گیا۔

ناظرین خط و کتابت میں پتہ صاف اور مکمل تحریر فرمایا کریں۔

جمعیتہ علماء اسلام قصبہ جھلیانی کا انتخاب

● قصبہ جھلیانی تعلقہ کندکوٹ میں جمعیۃ کا مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں آیا۔

امیر۔ میر یار محمد صاحب
ناظم۔ میر ہزار سرگی صاحب

● قصبہ رسول باد تعلقہ کندکوٹ میں

امیر۔ میر علی نواز خان صاحب
ناظم۔ مولوی کرم اللہ صاحب۔

● شہر جیکب آباد میں :۔

امیر۔ مولوی تاج محمد صاحب۔
ناظم۔ قاری میر محمد صاحب۔

● شہر ٹھل میں

امیر۔ ڈاکٹر محمد امین شاہ صاحب
ناظم۔ محمد صالح صاحب۔

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب کے لئے دعا کی درخواست

حضرت مولانا عبدالحنان صاحب کی ذات سے کون واقف نہیں ہے جن کی ساری عمر خدمت دین کرنے اور اس راہ میں صعوبتیں برداشت کرنے میں گزری وہ عرصہ سے دمہ اور ذیابیطس جیسے موذی امراض میں مبتلا ہیں مگر باوجود اس کے ان کی قوت عمل میں فرق نہیں آیا یہاں تک کہ وہ اب ضعف و ناتوانی کی وجہ سے صاحب فراش ہو چکے ہیں اگرچہ پہلے سے کچھ افاقہ ہے مگر تمام علماء کرام اور اہل اسلام سے درخواست ہے کہ وہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کریں

مدرسہ ترتیل القرآن مسجد تکیہ عنایت اللہ شاہ میکلیوڈ روڈ لاہور

زیر سرپرستی جناب قاری محمد اسمٰعیل صاحب دہلوی مدرسہ ترتیل القرآن میں بچوں اور بالغوں کو قرأت حفظ و ناظرہ پڑھایا جاتا ہے۔ خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ اپنے بچوں کو مدرسہ میں داخل کرائیں

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صحابیت اور عباسی کا انکار

بلند پایہ علمی مقالہ

از حضرت مولانا مفتی عطاء محمد صاحب خلیفہ حضرت مرحوم سجادہ نشین کندیاں شریف

(قسط ۲)

حدیث محولہ اور اس کی روایت محدثین اور ناقدین کی نظر میں

اب ہم پہلے حدیث کی تخریج اور اس کی روایت کی تعدیل کتب معتبرہ سے نقل کرتے ہیں اس کے بعد عباسی صاحب کے اجتہاد بے دلیل اور بے محل کی تشریح کریں گے انشاء اللہ تعالیٰ وباللہ التوفیق۔

علامہ حافظ ابن عبدالبر رح اپنی معروف کتاب "الاستیعاب" میں حضرت عمار بن یاسر رض کے مناقب میں حضرت عمر رض کا ان کو امیر اور حضرت عبداللہ بن مسعود رض کو وزیر مقرر کر کے کوفہ روانہ کرنا اور ان کے ساتھ اہل کوفہ کو لکھنا وھما من النجباء من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم الخ نقل کرتے ہیں اور حضرت عمر رض کے اسی قول کی تائید کے لئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت درج کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ انہ لم یکن نبی الا اعطی سبعۃ نجباء ووزراء ورفقاء وانی اعطیت اربعۃ عشر حمزۃ وجعفر وابوبکر وعمر وعلی والحسن والحسین وعبداللہ بن مسعود وسلمان وعمار وابوذر وحذیفۃ والمقداد وبلال۔ (الاستیعاب مطبوعہ ذیل اصابۃ جلد ۲ ص ۴۷۴)

علامہ موصوف اس حدیث کے اسناد میں سے فطر بن خلیفہ سے شروع کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں من روایۃ فطر بن خلیفۃ وغیرہ عن کثیر ابی اسماعیل عن عبداللہ بن ملیل عن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخ

لیکن امام ترمذی رح اپنے اسناد میں اسی فطر کی روایۃ کو اسی تفصیل سے اپنے جامع میں ابواب المناقب میں روایۃ کر کے اس پر حکم حسن غریب کا کرتے ہیں ملاحظہ ہو جلد ۲ ص ۲۲۲

مسند امام احمد رح جلد ۱ ص ۱۴۲ مصری طبع اول میں حدثنا عبداللہ ثنا ابی ثنا ابونعیم ثنا فطر الخ کہتے ہوئے بعینہٖ اسی تفصیل بالا اور انہی الفاظ سے یہی روایت درج کی گئی ہے۔

رموز الحدیث ص ۱۲۸ پر ہے کہ اس حدیث کو امام طبرانی کبیر میں اور ابوعبداللہ الحاکم مستدرک میں روایت کرتے ہیں۔

مسند الامام احمد کی جلد ۱ ولد ص ۱۴۹ اور جلد اول ص ۸۸ پر بھی مختصراً یہ حدیث درج ہے۔ مگر پہلی جگہ پر فطر کے بدلے سالم بن ابی حفصہ اور دوسری جگہ اسماعیل بن زکریا ہیں چنانچہ الاستیعاب کا اشارہ "وغیرہ" کا مقتضی ہے کہ کثیر النواء سے فطر واحد راوی نہیں ہے

مقتدر امام امام طحاوی رح مشکل الآثار میں اس حدیث کے اسنادی ومعنوی تحقیق کے لئے ایک مستقل باب لاتے ہیں۔ چنانچہ جلد ۴ ص ۱ پر اولاً حدیث فطر بن خلیفہ عن کثیر النواء الخ کو تین اسنادوں سے اور سالم بن ابی حفصہ عن کثیر کو دو اسنادوں سے ذکر کر کے ایک تیسرے راوی جو کہ کثیر سے روایۃ کرتے ہیں جن کا نام سعد ابوغیلان الشیبانی ہے اس کی روایت اس طرح سے ذکر کرتے ہیں۔

قال حدثنا کثیر بیاع النواء یکنی (ابا اسماعیل قال حدثنی یحیی ابن ام الطویل الیمانی عن عبداللہ الخ ان روایتوں کے بعد امام موصوف ارشاد کرتے ہیں ففی ھذا الحدیث ادخال یحیی ..... بین کثیر النواء وبین عبداللہ ویحیی .... ھذا فغیر معروف فتکلم بعض الناس ان ھذا الحدیث قد فسد اسنادہ بذالک ولم یکن ذالک عندنا کما ذکر لان فطر بن خلیفۃ عند اہل العلم بالحدیث حجۃ وسعد ابوغیلان فلیس بمعروف ولا یصلح ان یعارض فطر فی روایتہ بشئ واذا کان کذالک سقط ما رواہ فطر (ج ۴ ص ۱۹)

امام طحاوی رح کی اس عبارت میں تصریح کہ حدیث نجباء دالی بن خلل نہ فطر کی وجہ سے ہے ونہ کثیر النواء کی وجہ سے بلکہ ایک مجہول راوی کے کثیر اور عبداللہ کے درمیان یحیی ابن ام الطویل مجہول کو درج کرنے سے ہے۔ اور یہ روایت فطر کے مقابلہ میں غیر قابل التفات ہے۔ کیونکہ فطر بن خلیفہ محدثین کے نزدیک عدالت اور حفظ کے اعلیٰ مقام "الحجۃ" پر متمکن ہے اس لئے اس کی روایت حدیث ہذا صحیح وثابت ہے۔ امام موصوف اس اسنادی اسناد وتحقیق کے بعد اس حدیث کی صحت کی تائید میں حضرت عمر رض کا مقولہ منقول شدہ بالا پیش کر کے معنی حدیث ارشاد کرتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حسب مقولہ اہل اصول التنصیص علی العدد لا یقتضی الحصر۔ یہ حدیث بھی موجب حصر نہیں ہے۔

امام موصوف کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ اس حدیث میں معنوی اغلاق کسی مخصوص شہر کے تعین سے نہیں بلکہ اور صحابہ کرام کے نہ داخل ہونے سے ابہام ہوتا ہے جس کا انہوں نے حل فرمادیا ہے۔ اس تحقیق سے واضح ہوا کہ حدیث مذکورہ علماء محدثین کے نزدیک صحیح الاسناد اور مقبول ہے۔

حدیث مذکورہ ناقدین حدیث کی نظر میں

علماء ناقدین کی التزامی تصریحات سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ حدیث اسنادی ومعنوی جرح وتنقید سے خالی ہے۔ چنانچہ حافظ ابن الحجر رح اپنے رسالہ القول المسدد میں مسند امام احمد رح کے ان احادیث کی تحقیق کرتے ہیں جن پر بعض علماء نے تنقید کی ہے ایس نوع کی کل چوبیس حدیثیں انہوں نے اس رسالہ میں گنوائی ہیں اور ان پر تنقیدات کے مفصل جوابات دئیے ہیں۔ جن پر علامہ سیوطی رح نے بطور استدراک کے مسند کی ایسی چودہ حدیثیں اور زائد کی ہیں۔ جن پر علامہ ابن الجوزی رح نے تنقید کی ہے اور علامہ سیوطی رح نے ان کے مفصل جوابات لکھے ہیں۔ ان دونوں کے بعد امام صبغۃ اللہ الصدری رح نے بائیس حدیثیں زائد تلاش کیں۔ جن پر بعض علماء نے جرح وتنقید کی ہے مگر امام موصوف نے بھی ان کے جوابات دئیے ہیں ملاحظہ ہو القول المسدد مع ہر دو ذیول کے مطبوعہ مصر ان تحریرات سے ان حضرات کا مقصد جمہور علماء کی اس رائے کی تائید کرنا ہے کہ مسند امام احمد رح میزان صحت اور قابل الاعتماد وغیرہ قابل العمل کی تمیز کا ترازو ہے جس حدیث کو حضرت امام احمد مسند میں روایت کردیں وہ صحیح اور قابل العمل ہے۔ جیسا کہ مفصلاً اس رسالہ کے خطبہ میں لکھا ہے۔

ان حضرات نے مسند کی تنقید شدہ احادیث کی صحت ثابت کر کے یہ بات بھی تامنح کردی کہ ان احادیث کے علاوہ باقی ماندہ جملہ احادیث باتفاق علماء محدثین کے صحیح ہیں اسی بناء پر ہم کہتے ہیں کہ تحقیق وتفتیش کرنے کے باوجود زیر بحث حدیث ناقدین کی کسی فہرست میں موجود نہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ ناقدین کی کسی فہرست میں موجود نہیں۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ ناقدین مسند یعنی کہ علامہ ابن الجوزی رح کے نزدیک یہ حدیث نقد وتبصرہ کا محل نہیں اور مسند امام احمد کی ان احادیث سے ہے جن پر صحیح بالاتفاق کا حکم کیا جاسکتا ہے

حدیث نجباء کی تحقیق میں اتنی بحث انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگی اور ایک متدین صاحب علم کے لئے موجب یقین واطمینان ثابت ہوگی انشاء اللہ اس کے بعد فطر اور کثیر رحمہا اللہ کے متعلق کچھ لکھنے سے پہلے چند ضروری قواعد جرح وتعدیل کے لکھنے ضروری ہیں تاکہ واضح ہوجائے کہ یہ جرح جرح ہے اور یہ نہ ہر ایرے غیرے کا یہ منصب ہے کہ جس کے جو جی چاہے کہہ دے اور اس طرح کرتے سے احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بازیچۂ اطفال بنا رکھے۔ نعوذ باللہ منہ امثال تلک النفوس الخبیثۃ۔

(۱) بدعت اعتقادیہ جبکہ مکفر نہ ہو تو اس میں یہ تفصیل ہے کہ اگر صاحب البدعۃ داعی الی البدعۃ ہے اور اس سے اس کا رجوع وتوبہ کرنا ثابت نہیں، تب تو مسقط عدالۃ ہے اور بصورت داعی نہ ہونے کے یا تائب ہونے کے وہ بدعت موجب جرح نہیں جیسا کہ مقدمہ فتح الباری کے ص ۴۸۵ مطبوعہ انصاری میں تفصیل سے لکھا ہے۔ اور اسی مقدمہ کے ص ۴۸۵ پر ہے :۔

وقد قدمنا حکمہ وبینا فی ترجمۃ کل منہم انہ ما لم یکن داعیاً او کان وتاب الخ

(۲) لفظ تشیع ورفض میں علماء رجال کے نزدیک فرق ہے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی جانبداری کو تشیع کہتے ہیں اور شیخین سے برأت کو رفض۔

شیعیت کا غلو یہ ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ کی جانبداری کے ساتھ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق بھی کچھ کہے۔ (باقی آئندہ)

مودودی پارٹی اور جھوٹا پروپیگنڈا

سنتے چلے آئے تھے کہ مودودی پارٹی جھوٹ بولنے میں بڑی مشاق اور ماہر ہے۔ لیکن پھر اس خوش فہمی میں مبتلا رہا کہ یہ جماعت جس کا نعرہ اسلام۔ اسلام کا ہے۔ اسلام اور جھوٹ دو متضاد چیزیں کیسے جمع ہو سکتی ہیں جب مودودی پارٹی کی تاریخ پر نظر ڈالی تو کچھ حقائق سامنے آگئے اور کچھ موجودہ حالات نے یقین کو پختہ کر دیا کہ اسلام اور جھوٹ تو واقعی دو متضاد چیزیں ہیں یہ کسی طرح سے بھی جمع نہیں ہو سکتیں۔ لیکن یہاں اور ایک چیز نظر آتی ہے کہ اسلام تو فقط ایک نعرہ ہے اور ان کے قول و فعل نے ثابت کر دیا کہ در اصل اسلام کا نعرہ تو ہم نے اپنی ضرورت کے لئے وضع کیا ہے اصل مقصد اقتدار ہے اور غور کیا یہ بات سمجھ میں آگئی کہ اقتدار اور جھوٹ جمع ہو سکتے ہیں اور جو لوگ محض اقتدار کے خواہاں ہیں وہ جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کرتے۔ غالباً جرمنی کے آمر مطلق ہٹلر نے یہ کہا تھا کہ اس قدر جھوٹ بولو کہ دوسرے یہ سمجھنے پر مجبور ہو جائیں کہ سچ ہے اور اسی قاعدہ پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس جماعت کی بنیاد رکھی گئی اور واقعی یہی میں یہ داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگر ہٹلر کے فارمولے کو اپنایا ہے تو فقط مودودی پارٹی نے۔ اس پارٹی کے افراد اس ٹوہ میں رہتے ہیں کہ تھوڑی سی جھوٹ بولنے کی گنجائش ملی تو فوراً اس سے متعلق جھوٹا پراپیگنڈا شروع کر دیا۔ ابھی چند دنوں کی بات ہے۔ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و نائب امیر جمعیۃ علماء اسلام کے متعلق اخبار میں شائع کروا دیا گیا کہ یہ جماعت اسلامی کے متفقین میں سے ہیں اور جب مفتی صاحب نے تردید کا کہا تھا۔ تو خاموشی اختیار کر لی گئی۔ بس مودودی کی یہ خصوصیت چلی آرہی ہے کہ اگر کوئی ان سے بات بھی کرے تو فوراً اس کی پیٹھ پر چسپاں کر دیا جاتا ہے کہ یہ ہے جماعت اسلامی کا۔

اور پھر یہ خصوصیت ان کو حاصل کیوں نہ ہو۔ جبکہ جماعت کے سربراہ مودودی صاحب نے اپنی تحریروں میں اپنی بے لگام قلم سے انبیاء، صحابہ، آئمہ، مجددین، اولیاء، صلحاء، علماء سب پر جھوٹ باندھا ہے۔ ایک ادنیٰ سی مثال پیش کرتا ہوں

مراسلات

"اس کی وجہ یہی تو تھی کہ آپ کو عرب جیسی بہترین مواد مل گیا تھا۔ جس کے اندر کیرکٹر کی زبردست طاقت موجود تھی۔ اگر خدانخواستہ آپ کو بودے، کم ہمت، ضعیف الارادہ ناقابل لوگوں کی بھیڑ مل جاتی تو کیا پھر بھی وہ نتائج نکل سکتے تھے؟"

(تحریک اسلامی کی اخلاقی بنیادیں ص۱۷)

ان اخلاقی بنیادوں پہ جو بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا گیا ہے وہ ناقابل تلافی ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہ تخیل جو مودودی صاحب نے مذکورہ بالا عبارت میں پیش کیا ہے۔ ایچ۔ جی۔ ویلز سے مستعار لیا گیا ہے جو اسلام اور پیغمبر اسلام کا بدترین دشمن تھا۔ اس نے اپنی کتاب (دنیا کی مختصر تاریخ) A Short History of the World کے ص۱۲۳ میں بعینہٖ یہ نظریہ پیش کیا ہے پیغمبر اسلام پر اس سے زیادہ جھوٹ اور توہین کیا ہو سکتی ہے کہ ان کی کامیابی کا مدار ایسی جماعت کو قرار دیا ہے جن کو جاہلیت سے نکال کر اسلام اور انسانیت کی شاہراہ پر لانے والی خود آپ کی ذات مقدس تھی۔ حضور کی صحبت کے اثرات نے ان کو معراج کمال تک پہنچا دیا۔

خیر یہ عبارت کسی تشریح کی محتاج نہیں فقط اتنا بتانا مقصود تھا کہ اس جماعت کا اولین اصول جھوٹ ہے۔

حال ہی میں مولانا مفتی محمد شفیع صاحب نے ایک استفسار کے جواب میں بیان دیا۔ جس کو اس پارٹی اصحاب تانفین نے خوب اچھالا اس بیان کا اقتباس یہ ہے۔ اس سے متعلق اتنا عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جمعیۃ علماء اسلام کے پیش نظر فقط اسلام کی سربلندی اور حفاظت ہے اس معاملے میں نہ تو وہ کسی کی مدح و ستائش کے خواہاں ہے اور نہ کسی کے کیچڑ اچھالنے اور جھوٹا پروپیگنڈا کرنے سے ڈرتی ہے۔ وہ ان چیزوں سے بے نیاز ہے۔ چنانچہ اس رائے کا اظہار گزشتہ ترجمان اسلام مورخہ ۲۳ دسمبر میں حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا بیان کے عنوان سے یہ وضاحت کر دی گئی ہے۔ اور مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ نے لکھا ہے کہ "اس قت حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کراچی کا جو بیان اخبار میں آیا ہے اس پر ہمارے دوست غصہ نہ کریں وہ بہر حال ہمارے بزرگ ہیں۔ اگر ان کی کوئی رائے غلط بھی ہو تو نیک نیتی پر ہوگی۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم محض اللہ کے لئے دین کا بول بالا کرنے کے لئے منظم خدمت کرتے چلے جائیں۔"

اب مورخہ ۲۴ نومبر کے روزنامہ کوہستان میں مفتی صاحب نے اس امر پر افسوس کا اظہار کیا کہ میرا ایک ذاتی خط کو جو انھوں نے ایک مسلمان کو استفسار کے جواب میں لکھا تھا۔ غلط مفہوم بنا کر اخبارات میں شائع کیا گیا ہے

افسوس ان لوگوں کو اقتدار کی ہوس اس قدر لاحق ہو گئی ہے کہ وہ خدا کے خوف سے بھی عاری ہو گئے ہیں۔ مفتی صاحب کے اس بیان سے ان کی ساری قلعی کھل گئی ہے۔ اس سے بڑھ کر بھی کوئی جھوٹ ہو سکتا ہے۔ اور پھر افسوس اس امر کا ہے کہ خود کو مظلوم ثابت کیا جاتا ہے کہ علماء ہمارے پیچھے خواہ مخواہ پڑ گئے ہیں۔ اور اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے۔ ان کی اس روش نے علماء کو مجبور کر دیا ہے کہ وہ عوام کو ان کی شاطرانہ چالوں سے آگاہ کریں ورنہ وہ عند اللہ مجرم ٹھہرے جاتے ہیں۔

کیا مودودی پارٹی اس خیال میں مبتلا ہے کہ وہ جھوٹا پروپیگنڈا کر کے عوام میں مقبول ہو جائے گی تو یہ ان کا ایک خیال خام ہے جو کبھی شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکتا۔ اب یہ جو لفظیں قدسیہ کہہ رہے ہیں کہ قرارداد پاکستان مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی مرحوم نے پاس نہیں کروائی بلکہ علامہ مودودی نے کروائی تھی۔ اس حقیقت سے کون بے خبر ہے محض جھوٹے پروپیگنڈے کے سوا کچھ نہیں۔

اتنی نہ بڑھا پاکی داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

فقط والسلام — ارشاد احمد
متعلم سیکنڈ ایر و جنرل سیکرٹری بزم اردو
سرائے عالمگیر

کئی لوگ یہ حربہ استعمال کر چکے ہیں۔ لیکن انہیں سوائے روسیاہی اور ناکامی کے کچھ بھی موصول نہیں ہوا۔ اور غالباً آپ نے خود محسوس کر لیا ہوگا کہ آپ کے غلط پراپیگنڈے اور گندے نقائص کے اثرات کیا پڑ رہے ہیں یہی نا کہ

(باقی صفحہ پر)

الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

جب سے ترجمان اسلام میں مودودی عقائد و نظریات پر بے لاگ تبصرہ شروع ہوا ہے اور ادھر علمائے حق نے اپنا فرض سر انجام دیتے ہوئے اس تے مذہب فکر کے گمراہ کن عقائد سے نقاب کشائی کی ہے۔ خصوصاً مولانا غلام غوث ہزاروی مدظلہ العالی نے ان کے راز ہائے سربستہ سے کچھ اس خوبی سے پردہ اٹھایا ہے کہ مودودی پارٹی کی وہ مکروہ شکل جو شرافت و تہذیب پر ایک سیاہ داغ ہے روز روشن کی طرح واضح اور عیاں ہو گئی۔ تقدس کا وہ شیش محل جسے سکہ بند صالحین کے اصاغر و اکابر نے تعمیر کیا تھا وہ دھڑام سے زمین پر گرتا نظر آرہا ہے۔

ترجمان اسلام میں جو نیا مضمون بعنوان "مودودی صاحب کے جواب کا پوسٹ مارٹم" جب سے شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ تو جہاں عوام کو ان کی ذہنیت اور شرافت کا علم ہوا وہاں ان کے گمراہ کن عقائد کی قلعی بھی کھل گئی۔ اس بیان سے مودودی اصاغر و اکابر کچھ اس قدر بوکھلا گئے ہیں کہ بیچاروں کو کوئی جواب تو بن نہیں پڑتا اگر جواب دیتے ہیں تو پھر پھنس جاتے ہیں عجیب کشمکش میں مبتلا ہیں جواب دے نہیں سکتے اور اپنی عادت معروفہ کے مطابق پھر دوسری طرف متوجہ ہوتے ہوئے اور اپنے نام نہاد امیر کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ان کی جماعت کے تنخواہ خوار خازنین اور بعض جرائد علمائے اسلام کے خلاف دشنام طرازیاں شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے شرافت کانپ اٹھتی ہے۔ اور ادھر قریہ طائفہ نعرے لگانے میں مصروف ہے کہ دیکھو ہم تو دین کا کام کر رہے ہیں اور یہ ہمارے راستے میں رکاوٹ بنے ہوتے ہیں۔ اگر علمائے اسلام کو گالیاں دینا اور ان پر جھوٹے الزام لگانا ہی دین ہے تو بے دینی کسے کہتے ہیں؟ اب یہ زعم دل سے نکال دیں کہ پاکستانی مسلمانوں کی آنکھوں میں آپ خاک ڈال سکیں گے عوام اس حقیقت سے بے خبر نہیں ہیں کہ جو گمراہ کن فضا آپ لوگوں نے پیدا کر دی ہے وہ اسلام کے لئے نہایت ہی مہلک ہے کیا آپ نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ علماء پر کیچڑ اچھال کر اور جھوٹ افترا کہہ کر ہم کامیاب ہو جائیں گے۔

این خیال است و محال است و جنوں

علمائے اسلام کے خلاف یہ طوفان بدتمیزی آج کوئی نئی بات نہیں بلکہ آپ سے پہلے

بقیہ: مراسلات

اکثر حضرات نے آپ کے اس رویہ سے نالاں ہوتے ہوئے جماعت سے علیحدگی کا اظہار کر دیا ہے۔ صحیح فکر اور صحیح توجہ رکھنے والے لوگ مثلاً مولانا محمد منظور احمد نعمانی مولانا امین احسن اصلاحی۔ مولانا عبد الغفار حسن اور مولانا حکیم محمد اشرف جیسے کب کے جماعت کو خیر باد کہہ چکے ہیں۔

اب جماعت کا اوڑھنا بچھونا وہی لوگ ہیں جو اپنی سنہری اور روپہلی مصلحتوں کی بنا پر جماعت سے منسلک ہیں۔ دوسرے لفظوں میں تنخواہ دار ٹولہ یا وہ لوگ جو پہلے ہی سے اسلام سے بیزار تھے اور جب مودودی صاحب نے ان کے سامنے نیا مذہب نکر پیش کیا اور اسلامی قوانین و اصول میں ترمیم کرتے ہوئے لچک پیدا کر دی ڈاڑھی کے متعلق کہہ دیا اس کا تو معیار ہی کوئی نہیں وغیرہ۔ تو یہ طائفہ جو اسلام سے بیزاری کی وجہ سے روپوش تھا اپنی کمین گاہ سے نکل کر سامنے آگیا اور مودودی صاحب کے دامنِ بے داغ سے منسلک ہو کر انگریزی بال اور مختصر سی ڈاڑھی رکھ لی۔ اسی طرح

سکہ بند صالحین کی جماعت میں نام داخل کرا لیا اور پلیٹ پر لیبل چسپاں کر دیا گیا۔ یہ ہے اسلام کی داعی جماعت اسلامی۔ اب گویا انہیں پروانہ راہ داری مل گیا۔ اس گروہ نے شکر کیا کہ پہلے تو عوام کے سامنے اصلی شکلیں میں آ نہیں سکتے تھے اور اگر آتے تو عوام ان پر یقین و بھروسہ نہیں کرتے تھے۔ اب جب نفوس قدسیہ میں شامل ہونے کا سرٹیفکیٹ مل گیا تو انہوں نے اپنے پرانے ترکش نکالنے شروع کر دئے اور اسلام کا نام لے کر اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہو گئے۔ اور اپنی پرانی ذہنیت کا پرچار شروع کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ مودودی پارٹی علمائے حق سے بیزار اسی لئے ہے کہ علماء آزاد خیال اور بے دینی کے سخت خلاف ہیں اور کوئی وجہ ہی نہیں اور پھر مودودی صاحب نے ایک سبق جو انہیں دے دیا کہ کسی کو تنقید سے بالا نہ سمجھو۔ اس کا لازمی نتیجہ تھا کہ اس کے اثرات جماعت کے افراد پر بھی پہنچتے۔ انہوں نے اسی اصول پر عمل پیرا ہوتے ہوئے علمائے حق کے خلاف طوفانی بدتمیزی برپا کر رکھا ہے اور ادھر الزام علما کے سر تھوپ دیتے ہیں

لو آپ اپنے جال میں صیاد آگیا

ایک دوست نے سہ روزہ اخبار الشیار اشاعت ۲۴ نومبر کی طرف توجہ دلائی جس میں لکھا ہے کہ حکومت نے ضلع ہزارہ میں پاگل خانہ بنانے کی تجویز کی تھی۔ اس کی وجہ اس وقت سمجھ میں نہ آئی۔ اب جب کہ "ترجمان اسلام" میں مولانا غلام غوث صاحب کی ایڈیٹری دیکھی تو سمجھ میں آیا کہ وہاں دماغی امراض کے علاج کی ضرورت تھی۔ اور اس اسکیم پر عمل نہ کرنے کی وجہ یہ سمجھ میں آئی کہ مولانا موصوف مستقل طور پر لاہور میں مقیم ہو گئے ہیں۔

یہ ہے محترم نصر اللہ خاں عزیز کا اخبار جو مودودی فرقہ کا اپنے خیال میں مہذب ترین اور سچا پرچہ ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ نصر اللہ خاں صاحب کو مودودی کا دم چھلہ بننے کے بعد جھوٹ بولنے سے بھی دلچسپی ہو گئی ہے۔ مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی قطعاً مستقل طور پر لاہور میں مقیم نہیں ہوتے وہ یا دوروں پر رہتے ہیں یا گھر چلے جاتے ہیں کبھی کبھار ایک یا دو دن کے لئے دفتری کام دیکھنے لاہور آجاتے ہیں۔ خیر یہ جھوٹ ان کے مجدد و مجتہد مودودی صاحب کے جھوٹوں سے بہت کم ہے۔ جنہوں نے پہلے متعہ (زنا) کو ضرورۃً جائز قرار دیا اور جب علمائے اسلام نے سرکوبی کی تو یہ جھوٹ بول کر پیچھا چھڑایا کہ میرا مفہوم نہیں سمجھا گیا۔ حالانکہ ہم ہر وقت ثالثی فیصلہ ماننے کے لئے تیار ہیں کہ مودودی صاحب کی اس متعہ والی عبارت کا مفہوم وہ تھا یا نہیں! اسی پر سچ جھوٹ اور پاگل پن کا فیصلہ ہو جائے گا۔ محترم نصر اللہ خاں کو اگر اسی قسم کی گفتگو کرنے کا شوق تھا۔ تو ان کو اچھی طرح غور کر لینا چاہئے تھا کہ کیا لاہور میں پاگل خانہ رکھنے کی صحیح وجہ یہ تو نہیں کہ ضلع ہزارہ میں آپ کے خیال کے مطابق ایک ہی دماغی بیمار (مولانا) تھے۔ مگر حکومت نے سوچا کہ لاہور میں مودودی نصر اللہ خاں۔ نعیم صدیقی۔ کوثر نیازی ج

حقیقت یہ ہے کہ الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا۔ فقط والسلام

حافظ محمد رفیع حضروی
جہلم

عالمِ اسلام

شام سے ہنگامی حالات ختم کرنے کا اعلان

شام کی حکومت نے اعلان کیا ہے کہ آئندہ جنوری ۱۹۶۳ء سے ہنگامی حالات ختم کر دیئے جائیں گے۔ یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ شامی حکومت ملک میں عام انتخاب کرنے کے مسئلہ پر غور کر رہی ہے۔ یاد رہے کہ جب سے شام مصر سے علیحدہ ہوا تھا تو اس قسم کے حالات ملک میں پیدا ہو گئے تھے۔

عراق نے نئی یمنی حکومت کی تائید کر دی

عراق کے وزیر اعظم عبد الکریم قاسم نے یمنی وفد کی موجودگی میں کہا ہے کہ عراق یمن اور دیگر آزاد اقوام کی مدد کے لئے ہر وقت تیار ہے مزید انہوں نے کہا ہے کہ وہ سلال گورنمنٹ کی ہر طرح کی امداد بھی کریں گے۔

یورپی منڈی کے مقابلہ میں افریشیائی منڈی

یورپی اور مشترکہ منڈی میں اختلاف پیدا

ہو گیا ہے اور اگر حالات یہی رہے تو یورپی اور مشترکہ منڈی کا وجود خطرے میں پڑ جائے گا۔ وزیر تجارت پاکستان نے انکشاف کیا ہے کہ یورپی منڈی کے مقابلہ میں افریشیائی منڈی بنائیں گے اس سلسلے میں صدر پاکستان اور مصر کے جمال عبد الناصر کے درمیان بات چیت کی تجویز ہے۔

چار عدد پاگل ہیں۔ ان پر ظلم ہوگا اگر لاہور میں پاگل خانہ نہ ہوا۔

امریکن لڑکی

ایک دوست پوچھتے ہیں کہ اس امریکن لڑکی کا کیا بنا جو مودودی صاحب نے اپنے گھر رکھی تھی جواباً عرض ہے کہ ہم اتنا ہی جانتے ہیں کہ اس کو پہلے مودودی صاحب نے اپنے خاندان کا ممبر بنا یا گھر میں رکھا۔ پھر وہ پتوکی چلی گئی ان کی بیوی نے برا منایا یا اور کوئی بات ہوئی جو وہ خاندان کی ممبر نہ بن سکی۔ پھر پتوکی سے بھی اب غائب ہے۔ خدا جانے وہ کتنے غلاموں اور مجددوں کے خاندانوں کی ممبر بنے گی۔

ایک اٹالین لڑکی مس روفو تھی۔ بیس پچیس سال پہلے کا واقعہ ہے کہ وہ لاہور کے کسی ہوٹل میں مقیم تھی اس کو مرزائیوں کا خلیفہ قادیان لے گیا اور اس کو اپنے خاندان کا ممبر بنایا۔ بعد میں اس کا بھی پتہ نہیں لگا تھا۔ خلیفہ نے اس کو استانی بنانے کا عذر پیش کیا تھا۔ ان بنات مغرب کا کوئی پتہ نہیں لگتا

ناظرین خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

پاکستان اور چین

چین کی حکومت نے پاکستانی وزیر خارجہ کو چین کے دورے کی دعوت دی ہے جسے انہوں نے قبول کر لیا ہے۔ پاکستان میں مقیم چینی سفیر نے ایک انکشاف کیا ہے کہ پاکستان اور چین جنگ نہ کرنے کا معاہدہ کریں گے چینی سفیر نے مزید کہا کہ کشمیر کا مسئلہ حق خود ارادیت کی بنیاد پر حل ہونا چاہئیے۔ سامراجی طاقتیں اس مسئلہ کو الجھا رہی ہیں چینی سفیر نے اس بات کا تذکرہ بھی کیا کہ پاکستان اور چین کے نہایت ہی دوستانہ تعلقات قائم ہو چکے ہیں جو اس سے پہلے کبھی نہ تھے۔

ایک لاکھ رضا کاروں کی پیش کش

حال ہی میں مولانا مفتی محمود ممبر قومی اسمبلی و نائب امیر جمعیۃ علمائے اسلام نے حکومت پاکستان کو کہا تھا کہ اگر حکومت کشمیر کے لئے جہاد کا اعلان کرے تو جمعیۃ علماء اسلام اس سلسلے میں ایک لاکھ رضا کار دے گی مفتی صاحب کے اس اعلان کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا۔ آزاد قبائل نے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم جہاد کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ جمعیۃ علماء اسلام کے رضا کاروں نے مفتی صاحب کو یقین دلایا ہے کہ ہم کشمیر کی آزادی کے لئے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیں گے۔

امریکہ کی پاکستان سے ناراضگی

پاکستان کی نئی خارجہ پالیسی کے پیش نظر اظہار ناراضگی کے لئے تربیلا بند کے منصوبے کے لئے پاکستان کو امداد دینے سے انکار کر دیا ہے۔ امدادی پروگرام کے تحت مشرقی پاکستان کے لئے امریکہ سے گندم کی ترسیل بھی روک دی ہے۔

العلماء ورثۃ الانبیاء

جاری کردہ بحکم
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی قدس سرہ العزیز

ٹیلیفون نمبر ۶۷۷۱۵ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۱۳۲۷

ہفت روزہ

ترجمانِ اسلام لاہور

نگران
حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی

قیمت ۱۲ پیسے

جلد ۵ ◎ جمعہ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ مطابق ۳۱ اگست ۱۹۶۲ء ◎ نمبر ۳۵

منشی مودودی اور بیرونی سرمایہ

ہمیں مولانا مرتضیٰ احمد خاں صاحب میکش کے اس الزام سے بحث نہیں ہے کہ مودودی کو امریکہ سے امداد ملتی ہے اگرچہ یہ بات نامحلن نہیں ہے خاص کر جب کہ الجمہوریہ نے یہ راز فاش کر دیا ہے کہ امریکی سفیروں کے ذریعہ بڑی بڑی رقمیں پاکستان کی بعض جماعتوں کو پیش کی جاتی ہیں۔ مگر اس بات سے مودودی نے بھی انکار نہیں کیا۔ کہ شاہ سعود نے اس کو تیس ہزار روپے تبلیغ کے نام سے دئیے ہیں۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ شاہ سعود نے اتنی بھاری رقم کے لئے مودودی کو ہی کیوں منتخب کیا ہے۔

یہ شبہ بھی کیا جاتا ہے کہ شاہ سعود نے یہ رقم اپنی طرف سے نہیں دی بلکہ یہ امریکہ کی رقم ہے۔ مگر بغیر ثبوت کے ایسی بات کہنا صحیح نہیں ہے۔ یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ شاہ سعود نے یہ امداد امریکہ کے اشارے سے کی ہو۔ مگر یہ بھی محتاج ثبوت ہے۔ اتنی بات یقینی ہے کہ شاہ سعود مصر کے صدر ناصر کے خلاف ہیں۔ بلکہ وہاں ناصر پر کفر کا فتویٰ بھی لگایا گیا ہے اور سنتے ہیں کہ تکفیر کے اس جلسہ کی صدارت منشی مودودی نے کی تھی۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر یہ کہنے کی گنجائش ہو گئی ہے کہ سعودی عرب نے شاید یہ روپیہ مودودی کو اس امید پر دیا ہو کہ اس کی پارٹی صدر ناصر کے خلاف کامیاب پروپیگنڈا کر سکے۔ چاہے وہ عرب قومیت کا مجرم قرار دیکر اس کو بت پرست ثابت کرے یا اخوان المسلمین کے گڑے مردے اکھیڑ کر اس کو کوسا جائے۔ ہم نے سنا ہے کہ ایک کتاب زیر اشاعت ہوئی ہے جس میں حنفیوں کو کافر ثابت کیا گیا ہے ہم کوشش کر رہے ہیں کہ یہ کتاب دستیاب ہو جائے۔ اس کے بعد سعودی عرب حنفی مسلک منشی مودودی پر شاید پوری پوری روشنی ڈالی جا سکے۔ اس وقت تمام علماء اور خطباء سے درخواست ہے

بلکہ وہ مودودی کے نئے مذہب سے مسلمانوں کو بیدار کریں جس میں خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پر تنقیدیں کرنے کی کھلی چھٹی ہے جس سے سلف صالحین اور بزرگان دین پر اعتماد ختم ہو کر الحاد کا دروازہ کھلتا ہے۔

مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کیلئے تین سو روپے کی تھیلی

نوشہرہ صدر میں عظیم الشان جلسہ جمعیۃ

۲۴ اگست ۱۹۶۲ء کو نوشہرہ صدر کی سب سے بڑی جامع مسجد میں نماز جمعہ سے پہلے حضرت مولانا سید گل بادشاہ صاحب امیر جمعیۃ علماء اسلام سرحد نے ایک گھنٹہ حالات حاضرہ پر مفصل تقریر فرمائی۔ پھر نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد صوبائی اسمبلی کے ممبر حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی نے ڈیڑھ گھنٹہ عائلی قوانین۔ ملکی آئین۔ عورتوں کے حقوق اور صنفی بے راہ روی پر تقریر کی۔ جامع مسجد کھچا کھچ بھری تھی۔ باوجود شدید گرمی کے عظیم اجتماع میں کوئی فرق نہیں آیا۔ جلسہ کے بعد محترم حکیم جمال الدین صاحب رکن جمعیۃ نے جمعیۃ علماء اسلام نوشہرہ صدر کی طرف سے مرکز کے لئے تین سو روپوں کی تھیلی پیش کی۔ اس کے بعد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان، چند دوستوں کے دفتر جمعیۃ کے افتتاح کے لئے تشریف لے گئے۔ جہاں آپ نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ تمام خدمات اور کارروائی میں محترم ڈاکٹر الطاف گل صاحب کا خیال، برادرم عبدالقدوس نائب صدر، صوفی محمد ایوب ناظم اعلیٰ اور معزز ممبران نور الحمید۔ عبدالستار۔ محبوب خان احمد عبدالرحمٰن وغیرہ نے نمایاں حصہ لیا۔ اجلاس میں مقامی علماء کرام کے علاوہ مردان۔ اکوڑہ خٹک۔ چارسدہ۔ پبی اور رسالپور کے ارکان جمعیت اور دیگر احباب بھی شریک تھے۔ جمعیۃ علماء اسلام کی تمام شاخوں سے درخواست ہے کہ وہ مرکز کی مالی حالت مضبوط کرنے کیلئے نوشہرہ صدر کے معزز ارکان کی تقلید کریں (احمد عبدالرحمٰن نوشہرہ)

سائیکل چلانے کی بیماری

کسی قوم کی ذہنی غلامی کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ وہ بغیر سوچے سمجھے دوسروں کی تقلید کرتی اور ان کی نقل اتارتی ہے۔ مسلسل سائیکل چلانے کی بیماری بڑھتی جا رہی ہے یہ بھی کمال سمجھا گیا ہے۔ یورپ والے کوہ ہمالیہ کی بلند ترین چوٹیاں سر کرنے کے لئے مہم چلاتے ہیں اور بسا اوقات اپنی جانیں بھی ضائع کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں پاکستان میں سائیکل کو سر کرنے کی مہم چل رہی ہے۔ کوئی ان نیک آدمیوں سے پوچھنے والا نہیں نہ وہ خود سوچتے ہیں۔ کہ آخر دو دن یا چار دن مسلسل سائیکل پر سوار رہ کر آپ کونسا کشمیر فتح کر سکتے ہیں یا کوئی اور حقیقی انفرادی یا اجتماعی مفاد حاصل کر سکتے ہیں سوائے اس کے کہ آپ سائیکل کے اوپر ہی پیشاب پاخانہ پھریں اوپر ہی غسل کریں اور اوپر ہی کھانا کھائیں۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس طرح کرنے سے وضو اور نماز فاقہ ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے کوئی اہتمام نہیں ہوتا۔ جیسے کہ وہ کوئی اہم کام ہی نہیں۔ اتنا ضرور ہو جاتا ہے کہ اس بیچارے پر لوگوں کو رحم آنے لگتا ہے۔ جب وہ سونے سے محروم ہو کر اس مصیبت کو ختم کر دیتا ہے تو اس کے دیکھنے کے لئے لوگوں کے ٹھٹھ لگ جاتے ہیں۔ لیڈیاں بھی دیکھتی ہیں اور جنٹلمین بھی نظارہ کرنے اور اس کی سخت جانی کی داد دیتے ہیں اور اس طرح مالی فتوحات بھی ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امت پر رحم فرمائے کہ وہ اپنے قیمتی رات دن، دین اور ملک کے ضروری کاموں میں خرچ کریں۔

سرخ نشان جن حضرات کی چٹوں پر سرخ نشان لگایا گیا ہے ان کا چندہ ختم ہو چکا۔ اس لئے وہ اپنا چندہ بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں اور ۱۰ ار کے زائد خرچ وی۔ پی سے بچیں۔

مسلمان بیوی

قسط ۱۳

(از حضرت مولانا محمد ادریس صاحب انصاری)

گھر میں ساس (نعیمہ بیگم) کے علاوہ تین نندیں - بڑی کا نام سلطانہ جو بیاہی ہوئی تھیں معلوم ہوا کہ اپنی بدمزاجی کے سبب شوہر سے لڑ جھگڑ کر کئی برس سے ماں کے ہاں بیٹھی ہیں - منجھلی نند کا نام (طاہرہ) جو شادی کے قابل تھی مگر ابھی کنواری تھیں اور چھوٹی جس کا نام رضیہ جو ابھی سات آٹھ برس کی تھی - عزیزہ نے ساس کا رنگ ڈھنگ پہلے ہی بھانپ لیا تھا کہ برس کی تھی - عزیزہ نے ساس کا رنگ ڈھنگ پہلے ہی جانچ لیا تھا کہ بڑی بھلے مزاج کی ہیں - آئے دن ماں بیٹیوں بلکہ بیٹے سے بھی جھڑپ ہوتی رہتی ہے - بڑی نند کو تو کلنک کا ٹیکا لگا ہوا تھا کہ سسرال میں نہیں نبھ سکی - جب ہی تو میکے میں آ بیٹھی منجھلی بھی دیکھنے میں خوش مزاج ملنسار معلوم ہوتی تھی - رہی چھوٹی نند اول تو وہ ابھی کس شمار میں تھی - کیونکہ بچہ ہی تھی - عزیزہ نے پہلے اسی کو اپنا بنایا اور جو کچھ معلوم کرنا ہوتا اسی سے معلومات حاصل کر لیتی سسرے البتہ ایک معقول اور نیک نفس آدمی تھے - میاں تعلیم یافتہ محض انگریزی داں فیشن کے دلدادہ - ہر وقت بناؤ سنگھار، کنگھی برش، کالر نکٹائی بوٹ کی صفائی وغیرہ میں لگے رہتے اور گھریلو جزیات سے انہیں کوئی واسطہ نہ تھا - عزیزہ بری طرح اس گھر میں ان پھنسی تھی جس کا ہر شخص ایک انوکھا مزاج رکھتا تھا - خدا ہی اس کی شرم رکھ لے اگر کوئی نادان اور ناسمجھ ہوتی تو چھکے چھوٹ جاتے - گھبرا جاتی اور ایک کی دس دس ماں سے لگاتی اور اسی وقت سے قصے جھگڑے شروع ہو جاتے لیکن وہ بڑے ٹھنڈے مزاج اور مستقل ارادے کی لڑکی تھی - جب اس نے سسرال کے تمام واقعات کو اچھی طرح عبور کر لیا تب اس کی اصلاح کا بیڑا اٹھایا - سب سے اول اُسے یہ معلوم کر کے تعجب ہوا کہ سسرے کی آمدنی چھ سو روپے ماہانہ ہے اور میاں کی آمدنی تین سو روپے ماہانہ ہے - دونوں کی آمدنی نو سو روپے ماہانہ ہوئی جو کسی شریف گھر کے گزران کے لئے کسی طرح کم نہ تھے - مگر جب دیکھو تو ڈھاک کے تین پات، گھر میں خاک اڑ رہی ہے - نہ فرش فروش درست نہ چارپائیاں نہ پلنگ ڈھنگ کے - نہ برتن معقول - جدھر دیکھو بدسلیقگی جس جس طرف نظر دوڑاؤ بے ڈھنگا پن کھانا ہے بدمزہ - سیٹھا اور کھا پھیکا بدروپ اور سب سے بڑھ کر مزہ یہ کہ جتنی آمدنی اس سے زیادہ خرچ - بھلا یہ بیل کیسے منڈھے چڑھ سکتی تھی - خسر کو خبر نہیں کہ گھر میں کیا ہو رہا ہے - ساس سیاہ سفید کی مالک تھی جو چاہے کرے خسر اپنی کل آمدنی بیوی کو دیتے تھے - اور الٹ کر پوچھ نہ سکتے تھے کہ یہ کل رقم کیا ہوتی ہے اور کہاں کہاں خرچ ہوتی ہے - ہر شخص بڑی بی کے مزاج سے لرزاں اور خائف رہتا تھا - مامائیں گھر میں ایک چھوڑ دو دو تھیں - مگر سب خائن، چور اور محتاج نگرانی - رہے مردانے کے نوکر وہ ٹرے اور رمتہ زولہ عورتوں کی وہ کب سنتے - ایک کہتی تھیں تو دس سناتے تھے - غرض گھر کیا تھا، طوفان بدتمیزی اور طغیان بدسلیقگی کا بحر ذخار تھا - ایسے بگڑے ہوئے گھر کا درست کرنا معمولی عقل وفراست کے آدمی کے بس کی بات نہ تھی، نہ دو چار دن کا کام تھا - اس کو برسوں ہی چاہیئے تھے - عزیزہ کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ گھر کی چلتی ہوئی گاڑی کی رفتار کو ایک دم اعتدال پہ لے آتی - وہ گھر کے ہر فرد کے مزاج وطبیعت کو بغور دیکھ رہی تھی اور بتدریج واقفیت حاصل کر رہی تھی - خسر سے نہ ابھی بات چیت نہیں کر سکتی تھی اور ساس کا مزاج اول تو جھلا تھا - دوسرے دل میں بڑائی، غرور - ایک تو کڑوا کریلا دوسرے نیم چڑھا - غرض بہو کو ایسی ٹیڑھی ٹیڑھی نگاہوں سے دیکھتی تھیں کہ نظروں ہی نظروں میں کھائے جاتی تھیں -

(باقی)

خط وکتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

مسلمان بچوں کی تربیت

(قسط ۱۷)

از مولانا ظفیر الدین صاحب مرتب فتاوی دار العلوم

بچوں کی محبت پر بشارات

اسی طرح حضرت عائشہ صدیقہ کا بیان ہے کہ ایک دفعہ ایک عورت آئی جس کے ساتھ اس کی دو بچیاں بھی تھیں، وہ سوال کر رہی تھی کہ میں اسے کچھ دوں - اس وقت میرے پاس گھر میں صرف ایک کھجور کے دو حصے کئے اور آدھی آدھی دونوں بچیوں کو دے دی - چنانچہ وہ میرے یہاں سے چلی گئی مگر مجھے اس کی یہ ادا دل کو بھا گئی - جب آنحضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ سے میں نے یہ قصہ دہرایا آپ نے فرمایا کہ جس کے بچیاں ہوں اور وہ محبت وپیار سے ان کی پرورش کرے تو یہ بچیاں اس کے لئے دوزخ سے پردہ بن جائیں گی - یعنی اللہ تعالےٰ اس مسلمان کو جہنم کی آگ سے محفوظ کر دیگا

ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : -

"جو شخص تابلوغ دو بچیوں کی پرورش کرے تو میں اور وہ اس طرح قریب قریب رہوں گا اور آپ نے اپنی انگلیوں کو ملا لیا -" (رواہ مسلم مشکوٰۃ)

ایک مرتبہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

"جو شخص تین بچیوں یا اسی طرح اتنی ہی بہنوں کی پرورش اور پرداخت کرے اور ادب سکھائے اور ان سے پیار ومحبت سے پیش آئے تا آنکہ وہ جوان ہو جائیں تو اللہ تعالےٰ اس کے لئے جنت واجب کر دے گا -" (رواہ مسلم مشکوٰۃ باب شفقۃ ہنا)

اسی حدیث میں آگے ہے کہ ایک شخص نے آپ سے پوچھا کہ اگر کوئی دو کی پرورش اسی طرح کرے - آپ نے فرمایا اس کو بھی یہی اجر ملے گا - اس نے کہا اور اگر ایک کی کرے تو ؟ آپ نے فرمایا - تو بھی - یعنی اللہ تعالےٰ حسن سلوک کے بدلہ اسے بھی جنت عطا کرے گا -

بیٹے کو بیٹی پر ترجیح دینے کی ممانعت

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ کا بیان ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا -

"جس شخص کے بچی ہو اور وہ نہ اسے زندہ درگور کرے نہ اس کی توہین کرے اور نہ اس پر لڑکے کو ترجیح دے تو اللہ اسے جنت میں داخل کرے گا -"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اولاد سے

خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی اولاد سے بے حد محبت فرماتے تھے - حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر جس وقت نگاہ پڑتی فرط محبت سے چہرۂ مبارک تمتما اٹھتا - ایک دفعہ آپ نے فرمایا:

"فاطمہ میرا ایک حصہ جسم ہے جس نے اس کو غضبناک کیا اُس نے مجھے غضبناک کیا - (مشکوٰۃ باب مناقب)

دوسری روایت میں یہ الفاظ ہیں -

"جو اسے اذیت دیتا ہے وہ مجھے اذیت پہنچاتا ہے -" (ایضاً)

یہ کیا تھا وہی انس ومحبت جو ایک کامل الصفات باپ کو اپنے جگر گوشہ سے ہوتی ہے، جن لوگوں نے اس حدیث سے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت فاطمہ رضی کو جو برا بھلا کہے گا وہ کافر ہو جائے گا صحیح نہیں ہے - درحقیقت یہ اس قلبی تعلق کا اظہار ہے جو والدین کو اپنی اولاد سے ہوتا ہے - لیکن ساتھ ہی ہدایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ جگر گوشۂ رسول سے محبت ہونی چاہیئے

(باقی)

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور
۳۱ اگست ۱۹۶۲ء

اپوا کی بیٹیاں جواب دیں

پاکستان میں مکشوفات (بے پردہ عورتوں) کی ایک انجمن ہے۔ جسے (آل پاکستان وومین ایسوسی ایشن) اپوا کہتے ہیں۔ اس قماش کی مکشوفات نے چند دن پہلے کراچی میں ایک جلسہ کرکے اپنے نقصان عقل و دین پر مہر تصدیق ثبت کی تھی۔ یہ جلسہ کرنے والیاں آپے سے باہر ہوگئی تھیں۔ انہوں نے عائلی قوانین کے حق میں اور علماء دین کے خلاف زہر اگلنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھی تھی۔ بعض نے تو یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مردوں کو چار عورتیں نکاح میں لانے کا اختیار ہے تو عورتوں کو چار مردوں سے شادی کرنے کا اختیار کیوں نہیں ہے۔ انھوں نے عائلی قوانین کو عین اسلام بتایا اور علماء پر مکمل بے اعتمادی کا اظہار کیا۔ ایک من چلی نے تو یہاں تک کہہ دیا کہ مولویوں سے بات منوانی کیا مشکل ہے دو بنی ٹھنی لڑکیاں ان کے پاس بھیج دو۔ تو جس بات پر چاہو ان کے دستخط لے لو۔ علماء پر اعتماد کا سوال ہی نہیں پیدا ہوتا۔ جب آپ قرآن پاک کے صریح احکام کو پس پشت ڈالکر چھاتی نکال کر نیم برہنہ لباس میں سرخی پوڈر کے ساتھ بازاروں میں گشت لگانے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتیں تو آپ علماء کرام پر کیونکر اعتماد کر سکتی ہیں۔ مگر دنیا جانتی ہے کہ آپ جیسی آبرو باختہ تہذیب مغرب کی شکار اور احساس کہتری میں مبتلا مکشوفات کی تعداد شریف عورتوں کے مقابلہ میں آٹے میں نمک برابر بھی نہیں ہے۔ آپ اگر چار ہزار بے پردہ جمع ہو جاتیں تو بھی آپ ہم کروڑ خانہ نشین اور حیادار خواتین کی نمائندہ کسی طرح نہیں کہلا سکتیں۔ جن کی تمام تر زینتیں اور وفاداریاں صرف اپنے خاوندوں کے لئے خاص ہیں جو غریب بھی ہوں تو گودڑی میں لعل کی مثال ہیں۔ جو اولاد کی استانی اور گھر کی رانی ہیں۔ جو مجاہد غازی اور جوانمرد پیدا کرتی ہیں۔ جن کو اسلام نے باپ بیٹے بھائی اور خاوند کی جائداد میں وارث بنایا ہے۔ جن سے عدل کرنے کا خاوندوں کو حکم دیا گیا ہے۔ جن کو دو لڑکیاں پالنے پر جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ جن کی وجہ سے گھر جنت کا نمونہ ہوتا ہے۔ رہی یہ بات کہ مولویوں کے منوانے کے لئے آپ زیب و زینت اور عشوہ طرازی کے ہتھیاروں سے کامیابی حاصل کر سکتی ہیں تو بیگم صاحبہ اتنے شور و غل کی کیا ضرورت تھی۔ ایک ایک عالم کی خدمت میں اپوا کی دو دو بیٹیاں اپنی خوبصورت خدمات پیش کرکے عائلی قوانین کی حامی بنا لیتیں۔ اپنے کو کراچی کے جلسے اور راولپنڈی کے مظاہرے سے اس طرح ذلیل کرنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔

بیگمات صاحبات! عائلی قوانین کے موافق اسلام ہونے نہ ہونے کا فیصلہ آپ کے ہاتھ میں نہیں ہے نہ ہی یہ کسی مشاورتی کونسل کے بس کی بات ہے جو دین سے ناواقف ججوں پر مشتمل ہو اور جو آپ کی آنکھوں سے شرماتے ہوں اور نہ کسی پارلیمنٹ کی اکثریت قرآن پاک کے قانون میں ترمیم کر سکتی ہے۔ آپ نے مرتد غلام احمد پرویز کی انگیخت سے وہ قدم اٹھایا ہے جو کسی وقت منزل مقصود تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ ہی آپ اس وادی پر خار پر گامزن ہونے کے قابل ہیں۔ ممکن ہے چند قدم مسافت طے کرنے کے بعد آپ کی نزاکت کے شیشے چور چور ہو جائیں۔ یہ مسئلہ ماہرین شریعت اجلۂ علماء کرام کے طے کرنے کا ہے اس میں کسی ٹوڈی مولوی اور ضمیر فروش آدمی کی دال بھی نہیں گل سکتی۔

آپ نے چار خاوندوں کی بات بھی عجیب کہی ہے۔ آپ خاوند تو چار کرلیں مگر بیٹا ہونے پر چاروں کی لڑائی کا فیصلہ کون کرے گا۔ وہ لڑکا کس کا سمجھا جائے گا۔

بیگم! اگر آپ کو شوق ہے تو بے شک چار سے شادی کرلیں۔ ایک نواب صاحب نے ۴ عورتوں کی موجودگی میں پانچویں شادی کرلی۔ علماء نے اس کی شدید مخالفت کی وہ منہ چھپاتا پھرتا تھا اتنے میں اسے ایک مولوی مل گیا جس نے اس کو یقین دلایا کہ میں پانچویں نکاح کو جائز ثابت کردوں گا۔ نواب صاحب خوش تو ہوئے مگر اس کو کہا کہ تم باقی علماء کا جواب دے سکو گے اس نے سب سے بحث کرنے کی حامی بھرلی۔ نواب صاحب نے علماء کا اجتماع بلایا۔ انہوں نے اس مولوی سے دلیل پوچھی۔ اس نے کہا تم بتاؤ یہ پانچواں نکاح کیوں حرام ہے انہوں نے آیتیں اور حدیثیں پڑھ پڑھ کر سنائیں۔ نواب صاحب کا مولوی بولا۔ ارے یہ آیتیں اور حدیثیں تو مسلمانوں کے لئے ہیں۔ نواب صاحب کو کس نے مسلمان کہا ہے۔ اس پر سب نے اس کی بات مان لی۔ تو بیگم صاحبہ جو عورت قرآن پاک کی سزاؤں کو ظلم کہے یا اسلام کے احکام سے نفرت کرے اس کو کون مسلمان کہہ سکتا ہے وہ آزاد ہے چاہے ۴ خاوند کرے یا دس۔ اور یوں بھی اس قسم کی عورتیں بیسیوں دوستوں سے بہتر تعلقات رکھتی اور مل کر ڈانس کرتی ہیں۔

یہاں ہم اپوا کی بیٹیوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ آپ کے بعد کراچی میں طوائفوں کی کانفرنس بھی ہوئی۔ انھوں نے یہی سوال اٹھایا کہ ہم خاوند مانگنے والی عورتوں میں اور ہم کیا فرق ہے جو ان کو جلسے کی اجازت اس باغ میں دی گئی اور ہم کو نہیں دی گئی۔ بات بھی یہی ہے وہ طوائف جو پیشہ کراتی مگر پیشے کو حرام اور اپنے کو سخت گنہ گار بدکار اور روسیاہ سمجھتی ہے وہ ایسی بیگمات سے کیوں اچھی نہیں جو ہم مردوں سے شادی کی خواہش کریں اپنی ناجائز باتوں کو جائز اور قرآن کے مخالف مسائل کو عین قرآن قرار دیں۔ جو آبرو باختگی کے باوجود اپنے کو پاک اور مقدس خواتین سمجھیں۔ ذرا اپوا کی بیٹیاں اس کا جواب دیں اور یہ بھی بتائیں کہ اگر آپ کا عشق آزادی صحیح ہے تو ان کا مطالبہ آزادی پیشہ کا کیوں غلط ہے؟

بیگم! یہ آپ کا قصور نہیں لعنت کہو فرنگی پر جس نے آپ کو اس سانچے میں ڈھالا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

ناظم اعلیٰ کا دورہ

حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم اعلیٰ جمعیۃ اسلام نے ۱۴ اگست کو مری سیرت کانفرنس میں شرکت کی۔ راولپنڈی کے انتخابی اجلاس جمعیت کی صدارت کی پھر ۲۲ اگست تک راولپنڈی میں قیام کیا اور مختلف قومی بزرگوں سے ملاقاتیں کیں اس اثناء میں آپ ٹیکسلا بھی تشریف لے گئے جہاں حضرت مولانا محمد داؤد صاحب سے تنظیم کے بارہ میں تبادلہ خیالات ہوا۔ ۲۴ اگست کو حضرت مولانا مفتی محمود صاحب ایم۔ پی۔ اے سے راولپنڈی ہی میں ملاقات اور جماعتی امور پر تبادلہ خیالات ہوا۔ اسی دن نوشہرہ سدہ روانہ ہوئے جلسہ سے فارغ ہو کر رات کو چارسدہ کے اجلاس سیرت میں تقریر کی ۲۵ کو عصر کے بعد ترنگزئی میں اور رات کو تنگی میں تقریریں کیں۔ ۲۶ کو کھلابٹ تحصیل ہری پور کے اجلاس جمعیت میں شرکت فرمائی۔ ۲۷ کو پشاور روانہ ہوئے ۲۸ کو ٹل ضلع کوہاٹ تنظیمی سلسلہ میں روانہ ہوئے۔ جس کے بعد آپ لاہور کے مجلس احرار اسلام کنونشن میں شرکت کے لئے روانہ ہو کر ۲۹ کی رات کو پہنچے۔ تیس اگست کو کنونشن میں شرکت کی۔

صدر پاکستان سے ملاقات

۲۲ اگست ۱۹۶۲ء کو مری میں صدر ہاؤس میں جمعیۃ علماء اسلام مغربی پاکستان کے ناظم اعلیٰ اور صوبائی اسمبلی کے ممبر حضرت مولانا غلام غوث صاحب نے صدر پاکستان خان محمد ایوب خاں سے ۹ بجے صبح ملاقات کی۔ آپ نے صدر محترم کو متوجہ کیا کہ آئین نے ضمانت دی ہے کہ ملک میں کوئی امر اسلام کے خلاف نہ ہوگا (اور کوئی قانون اسلام کے خلاف نہ بنایا جائے گا) اور قومی پارلیمنٹ نے موجودہ اور مروجہ قوانین کو کتاب و سنت کے مطابق کرنے کی تجویز منظور کردی ہے اگر اگلے پچھلے قوانین کے بارہ میں ان دونوں باتوں کو عملی جامہ پہنا دیا جائے تو پاکستان ایک اسلامی ملک کہلانے کا مستحق ہوگا۔ آپ نے دیگر اسلامی مسائل کے سلسلہ میں بھی اپنے خیالات پیش کئے جن کو صدر محترم نے نہایت التفات سے سنا۔

ماسٹر تارا سنگھ اور سنت فتح سنگھ کی گرفتاری اور رہائی

آخرکار پنڈت نہرو سکھوں کو لڑانے میں کامیاب ہوگئے۔ اور ماسٹر تارا سنگھ اور ان کے حریف سنت فتح سنگھ گرفتار کر لئے گئے مگر بعد میں ہر دو کو رہا کر دیا گیا۔ دیکھئے دونوں پارٹیوں میں کس کا پلہ بھاری ہوتا ہے سردار تارا سنگھ ہی تھے جو تلوار گھما کر مسلمانوں کو ڈرایا کرتے تھے۔ اب ان کو بھارت میں رہنے کا مزہ آرہا ہے۔

مری کا اجلاس ملتوی

مری میں صوبائی اسمبلی کے ضابطہ کمیٹی کا جو اجلاس ۱۸ اگست سے ہونا قرار پایا تھا وہ ملتوی ہوگیا ہے اسی لئے حضرت مولانا غلام غوث صاحب ناظم اعلیٰ جمعیۃ العلماء کو تیسری بار اپنا پروگرام

حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا حفظ الرحمٰن سیوہاروی رحمۃ اللہ علیہ

کی وفات حسرت آیات پر پاک و ہند میں رنج و غم کے تاثرات

جلسے ۔ قراردادیں ۔ دعائیں اور ایصال ثواب

راولپنڈی جمعیۃ علماء اسلام ضلع راولپنڈی کے ایک اجلاس میں حضرت مولانا احمد علی صاحب، مفتی محمد حسن صاحب حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری مولانا حماد اللہ صاحب۔ قاضی نور محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہم کی فوتیگی پر اظہار افسوس کرتا ہے اور قیامت کے آثار سے سمجھتا ہے اور چند دنوں سے مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کی وفات کو مسلمانوں کے نقصان عظیم قرار دیتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات اخروی کو بلند کرے

دارالعلوم حنفیہ عثمانیہ میں اجلاس ہوا ۔ جس میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا حافظ محمد حسین صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت مدنیؒ (عبدالحکیم والے) کے متعلق قرارداد تعزیت پاس کی گئی ۔

چارسدہ بمقام ببیری علاقہ بہرام ڈھیری میں ایک خصوصی اجلاس ہوا جس میں دونوں بزرگوں کے لئے اظہار افسوس اور دعائے مغفرت کی گئی ۔

ٹل (ضلع کوہاٹ) دارالعلوم عربیہ میں حضرت رائے پوری رئیس الاولیاء کی وفات کے متعلق اظہار رنج و غم اور ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی ۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ انجمن اشاعت اسلام کے خصوصی اجلاس میں حضرت رائے پوری کی وفات کو ایک حادثہ عظیم قرار دیا گیا ۔ اور دعائے مغفرت کی گئی ۔

اکوڑہ خٹک دارالعلوم حقانیہ میں حضرت شیخ المشائخ قطب دوراں مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کے سانحۂ ارتحال پر افسوس کا اظہار اور حضرت مرحوم کی روح پر ایصال ثواب کیا گیا اور دعائے مغفرت کرائی گئی ۔

لائل پور جامعہ قاسمیہ غلام محمد آباد کالونی میں ایک فوری اجتماع ہوا ۔ جس میں حضرت رائے پوری کی وفات کو ملک و ملت کے لئے عظیم سانحہ قرار دیا گیا ۔ ایصال ثواب و بلندی درجات کی دعا کی گئی ۔

مجلس اسلام محلہ گورو نانک پورہ کے ایک اجلاس میں ایک قرارداد تعزیت پاس ہوئی ۔ حضرت رائے پوری کی وفات سے پاک و ہند میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں اندھیرا چھا گیا ہے ۔ اللہ تعالیٰ نے حضرتؒ اقدس کو جنت عدن میں جگہ عطا فرمائے ۔

خانیوال جامعہ مسجد اہل حدیث میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور شیخ المشائخ حضرت رائے پوری صاحبان کی وفات پر گہرے رنج و غم کا اظہار اور دینی خدمات پر خراج تحسین پیش کیا گیا ۔

صادق آباد (رحیم یار خاں) میں حضرت اقدس رائے پوری کی وفات کی اندوہناک خبر سن کر سخت صدمہ محسوس کیا گیا اور حضرت کے لئے دعائے مغفرت و بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے دعائے صبر کی گئی ۔

حیدرآباد دارالعلوم قوۃ الاسلام غریب آباد میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے لئے جلسۂ تعزیت اور ایصال ثواب کیا گیا ۔

مردان تو ڈھیر میں بعد نماز جمعہ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن صاحبؒ کو ایصال ثواب کے لئے قرآن خوانی کی گئی اور جلسہ عام میں مولانا مرحوم کے ایثار اور قربانیوں کا ذکر کیا گیا ۔

منٹگمری جامع مسجد ٹمبر ٹاؤن میں ایک اجتماع میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب کے انتقال پر اظہار افسوس کی قرارداد اور دعائے مغفرت کی گئی ۔

پنڈدادنخاں میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے اجلاس میں مولانا حفظ الرحمٰن صاحب اور حضرت مولانا خالد محمود صاحب کے والد ماجد کی اچانک موت پر اظہار غم کیا گیا ۔ ختم قرآن پاک کر کے ہر دو بزرگان کے ارواح کو بخشا گیا ۔

کلاچی نجم المدارس کے اساتذہ، طلباء اور متعلقین نے ایک تعزیتی اجلاس میں حضرت مولانا حفظ الرحمٰن کی ملکی، ملی، دینی اور سماجی خدمات کو خراج عقیدت پیش کیا ۔ اور قرآن پاک ختم کر کے ایصال ثواب کیا گیا ۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کی سرگرمیاں

حویلی لکھا ۱۶ / اگست ۔ زیر صدارت حکیم مولانا مولوی عبدالواحد صاحب جلسہ ہوا جس میں جلسہ کے متعلق اور مجلس کی سرگرمیاں تیز تر کرنے کے لئے فوری طور پر انتخاب عمل میں لایا گیا ۔ صدر حکیم مولوی عبدالواحد اور ناظم حکیم عبدالصمد ۔ صاحب صدر نے حکم دیا کہ مرکز پر فوراً قرطاس رکنیت وغیرہ منگوا کر ممبر سازی کا کام شروع کیا جاتے اور یہ بھی پاس ہوا کہ مجلس کے دستور کے مطابق الیکشنی کام سے الگ تھلگ رہ کر صرف عقیدۂ تحفظ ختم نبوت کی خدمت کی جائے ۔

(ناظم)

سکھر ۔ مورخہ ۱۰ / اگست بعد نماز جمعہ مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے اراکین و معاونین کی ایک میٹنگ جامع مسجد لورڈ لنگ ہاؤس سکھر میں منعقد ہوئی ۔ جس میں آیہ خاتم النبیین کے متعلق مرزائیوں کے اعتراض کا دندان شکن جواب دے کر ختم نبوت کو ثابت کیا ۔ اس اجتماع میں ۸ نئے رکن بنے ۔

دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کا افتتاح

۷ / اگست ۱۰ بجے صبح حضرت مولانا شبیر احمد صاحب مبلغ مجلس تحفظ ختم نبوت نے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کا افتتاح فرمایا ۔ دفتر مذکورہ چھاؤنی اسٹیشن روڈ غریب آباد میں واقع ہے ۔ دفتر کے افتتاح کے وقت مقامی جماعت کے ناظم کے علاوہ مولانا عبدالواحد صاحب ۔ حافظ محمد جلیل صاحب ۔ حافظ محمد اکرم صاحب و دیگر متعلقین جماعت موجود تھے ۔ دگل محمد خالد ناظم مجلس تحفظ ختم نبوت چھاؤنی اسٹیشن روڈ مکان نمبر ۱۲۳/۹ ۔ ڈی سکھر ۔

دارالمطالعہ ۱۲ / اگست آج دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت واقع چھاؤنی اسٹیشن روڈ سکھر میں دارالمطالعہ کا افتتاح کیا گیا ۔ اس دارالمطالعہ میں دینی کتب کے علاوہ ہفت روزہ اور ماہانہ دینی رسائل و اخبارات ہر وقت مطالعہ کے لئے مہیا کئے جاتے ہیں ۔ (ناظم دفتر)

کراچی حسب پروگرام ۱۳ ربیع الاول بروز اتوار مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے معزز کارکن دفتر ختم نبوت میں اکٹھے ہوئے پہلی نشست میں جماعتی تنظیم کے بارے میں تبادلہ خیالات کیا گیا ۔ بعد ازاں ایک اجتماعی نشست ہوئی ۔ جس میں مجلس کی تنظیم اور ترقی کے بارے میں غور و خوض کیا گیا ۔ اور یہ متفقہ طور پر طے پایا ۔ کہ آئندہ ہمیشہ دفتر میں ہر اتوار کو ۵ بجے شام اجتماع ہوا کرے ۔ اس میں تمام معاونین اور اراکین شریک ہوا کریں ۔ ملتفیض محمد

قرآن خوانی ۔ کراچی کی نئی آبادی کورنگی کی جامع مسجد میں بعد نماز جمعہ حضرت مولانا حفظ الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ کے لئے (ایصال ثواب) قرآن خوانی کی گئی ۔ اور بعد ازاں دعائے مغفرت کی گئی ۔ (بابا جلال الدین)

ظاہر پیر (رحیم یار خاں) ظاہر پیر ضلع رحیم یار خان میں ۷ / اگست کو مولانا منظور الٰہی صاحب فاضل دیوبند کی زیر صدارت ایک اجتماع میں مجلس تحفظ ختم نبوت کی تشکیل عمل میں لائی گئی ۔ جس کے عہدیداران حسب ذیل ہیں ۔

صدر مولانا منظور الٰہی صاحب فاضل دیوبند
نائب صدر ۔ چوہدری محمد شریف صاحب
ناظم اعلیٰ ۔ محمد عبدالحق صاحب سویٹ میٹ
ناظم ۔ حاجی رحیم بخش خاں صاحب ۔
سیکرٹری ۔ حاجی غلام احمد صاحب ۔
خزانچی ۔ میاں غلام مصطفےٰ صاحب

ایک قرارداد میں حضرت مولانا حفظ الرحمان صاحب مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کر کے آپ کے پسماندگان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ۔

مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے رخصت لے لی

گوجرانوالہ مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفےٰ صاحب نے جماعت سے غیر متعین عرصہ کے لئے رخصت لے لی ہے ۔ مولانا گوجرانوالہ سے عازم بہاولپور ہو گئے ہیں ۔ آئندہ ذیل کے پتہ پر احباب خط و کتابت کریں ۔ معرفت حکیم محمد ابراہیم پنجابی دواخانہ بازار فتح خاں ۔ بہاولپور

درس قرآن

لاہور ۲ / ستمبر بروز اتوار ۔ صبح ۸ بجے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت ۔ بیرون دہلی دروازہ میں مولانا عبدالرحیم صاحب صدیقی ۔ درس قرآن دیں گے ۔

مضمون نگار حضرات صرف ضروری کارروائی تحریر فرمایا کریں ۔

اعلانات

حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری اور مسئلہ حیات النبیؐ

ملتان ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری صدر مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ میں اپنا مفصل بیان دیں گے ۔
گذشتہ دنوں سے واجب الاحترام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب ۔ مہتمم دارالعلوم دیوبند پاکستان تشریف لائے تھے ۔ ان کی مساعی جمیلہ سے راولپنڈی میں مختلف الخیال علمائے کرام کا ایک اجتماع ہوا ۔ جس میں مولانا غلام اللہ خاں صاحب بھی شامل تھے حضرت قاری صاحب نے مسئلہ حیات النبی پر دونوں فریق کے درمیان مصالحت کرادی
حضرت مولانا محمد علی صاحب جالندھری کا بیان اس ساری گفتگو کا آئینہ دار ہوگا نیز ملتان میں مولوی عنایت اللہ شاہ گجراتی اور مولانا محمد علی صاحب جالندھری کے درمیان جو نزاع پیدا ہوگیا تھا ۔ اس کی تفصیل سے بھی عوام کو آگاہ کیا جائے گا

مدرسہ عربیہ خیر المدارس ملتان کا بتیسواں سالانہ جلسہ

مدرسہ خیر المدارس ملتان کا سالانہ جلسہ حسب دستور سابق ۱۷ ۔ ۱۸ ۔ ۱۹ جمادی الاخریٰ ۱۳۸۲ھ مطابق ۱۶ ۔ ۱۷ ۔ ۱۸ نومبر ۱۹۶۲ء بروز جمعہ ۔ ہفتہ ۔ اتوار منعقد ہوگا ۔ جس میں مشاہیر علمائے کرام ملک وملت کی ترقی کے لئے مفید مضامین ایمانی وروحانی بیان فرمائیں گے ۔
جملہ احباب اور متعلقین مدرسہ ہذا تاریخیں نوٹ فرمالیں ۔
(مولانا خیر محمد صاحب، مہتمم مدرسہ خیر المدارس ملتان)

جمعیۃ علمائے اسلام کوٹ ادو کا جلسہ عام

جمعیۃ علماء اسلام کوٹ ادو کے زیر اہتمام مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۸۲ھ مطابق ۷ ستمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعۃ المبارک عام جلسہ منعقد ہورہا ہے جس میں مجاہد ملت حضرت علامہ مولانا مفتی محمود صاحب ممبر قومی اسمبلی و فخر سرحد حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ممبر صوبائی اسمبلی و ناظم اعلیٰ جمعیۃ علماء اسلام شرکت فرما رہے ہیں ۔ مجاہدین اسلام شریک جلسہ ہوکر اتحاد ملی کا ثبوت دیں ۔
عبدالجلیل انصاری محرر دفتر جمعیۃ علماء اسلام
کوٹ ادو

نماز کے فضائل اور برکتیں !

از حافظ وقاری سرفراز یوسف ملک مانسہرہ حضرو اسلا

نماز دن رات میں ہر بالغ مرد وعورت پر پانچ مرتبہ فرض کی گئی ہے جس کو اس کے صحیح وقت پر ادا کرنا ضروری ہے ۔
اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَّوْقُوْتًا (ترجمہ) بے شک نماز مسلمانوں پر فرض ہے اپنے مقررہ وقتوں میں
قرآن حکیم میں اللہ تعالےٰ نے سو مرتبہ سے زیادہ نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے ۔ اور اقیموا الصلوٰۃ کہہ کر بار بار نماز کی پابندی کی تاکید فرمائی ہے ۔ اللہ تعالےٰ نے نماز کو فرض کرنے کے ساتھ اس کے کچھ فائدے بھی بتائے ہیں اور نماز کو بے حیائی ۔ بری بات سے روکنے کا ایک سبب بھی فرمایا ہے ۔
اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْکَ مِنَ الْکِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ وَ لَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ؕ وَاللّٰہُ یَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ (العنکبوت)
(ترجمہ) تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب اور قائم رکھ نماز بے شک نماز بے حیائی اور بری بات سے روکتی ہے ۔ اور اللہ کی یاد سب سے بڑی ہے اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو !
نماز میں اللہ تعالےٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ نماز کو گناہوں اور برائیوں سے روک دے ۔ جیسے کسی دوا کا استعمال کرنا بخار وغیرہ امراض کو روک دیتا ہے اسی صورت میں یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دوا کے لئے ضروری نہیں کہ اس کی ایک خوراک بیماری کو دور کرنے کے لئے کافی ہو جائے بعض دوائیں خاص مقدار میں مدت تک التزام کے ساتھ کھائی جاتی ہیں ۔ اس وقت اس کا نمایاں اثر ظاہر ہوتا ہے ۔ بشرطیکہ مریض کسی ایسی چیز کا استعمال نہ کرے جو اس دوا کی خاصیت کے منافی ہو ۔ پس نماز بھی بلاشبہ بڑی قوی التاثیر دوا ہے جو روحانی بیماریوں کو دور کرنے میں اکسیر کا حکم رکھتی ہے ۔ بشرطیکہ نماز کو نماز کی طرح یادگار الٰہی میں اپنی بندگی ۔ فرمانبرداری خشوع وتذلیل سے پڑھا ۔ مسلمان اور کافر کے درمیان فرق نماز ہے اس کا مطلب واضح لفظوں میں یہی ہوا کہ نماز کو جان بوجھ کر ترک کرنے والا پٹڑی سے اتر گیا ۔
بچوں کو نماز کا کہا جائے اور دس سال کے بچے کو مار کر نماز پڑھنے کی عادت ڈلوائی جائے ۔ تاکہ یہ بچے بڑے ہوکر قوم وملت کے صحیح خدمت گار بن سکیں اور اپنے والدین کے لئے زندگی میں مشعل راہ اور مدد ومعاون ثابت ہوں ۔
آجکل دیکھنے میں یوں آیا ہے کہ والدین اپنے بچوں سے ناجائز لاڈ اور پیار کرتے ہیں اور ان کو بجائے قرآن کریم کے حروف بتانے کے گالیاں اور فلمی نغمے سکھانے کا شوق رکھتے ہیں ۔ تو بچے صبح اٹھ کر بجائے اس کے کہ قرآن کریم پڑھیں فلمی نغمے اپنی معصوم زبان سے گاتے ہیں ۔ ایسے ماں باپ پر افسوس ہے ۔ جو اپنے بچوں کو خود گمراہی کے راستہ پر لگاتے ہیں اور جب بچے بڑے ہوجاتے ہیں تو وہ اسی راستہ پر چلنے لگ جاتے اور والدین کو گالیاں دیتے ہیں ۔ جس پر والدین انھیں بددعا دیتے ہیں ۔ بحیثیت مسلمان چاہیئے تو یہ بچے بجائے گانے کے گلیوں میں قرآن پڑھتے گذریں تو کتنی برکتیں اس شہر یا قصبہ پر نازل ہوں ۔
الحمد للہ ہمارے علاقہ میں خداوند تعالیٰ نے جناب سیٹھی محمد یوسف صاحب سے دین کی یہ بڑی خدمت لینی چاہی کہ انھوں نے علاقہ بھر میں تجوید القرآن کے مدرسے کھولے اور قاری حضرات بڑے دور دراز علاقوں سے مہیا کئے جو درس وتدریس کا کام نہایت اچھے طریقے سے سرانجام دے رہے ہیں اس طرح ملک کے ہزاروں بچے دیندار اور نماز کے پابند ہورہے ہیں ۔ ان مدرسوں میں بغیر کسی فیس اور اجرت کے بچوں کو قرأت پڑھائی جاتی ہے اور حفظ بھی کرایا جاتا ہے ۔ کیا خوب ہوتا کہ ان لوگوں کے بچے جو گلی کوچوں میں پھرتے ہیں ۔ حافظ وقاری بنتے اور دین کی خدمت کرتے امید ہے کہ قارئین حضرات اپنے بچوں کو ان دینی مدارس میں داخل کرائیں گے ۔

تبلیغی جلسے

موضع میرک میں تبلیغی جلسہ

مورخہ ۱۷ اگست ۱۹۶۲ء کو موضع میرک (ضلع منٹگمری) میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا ۔ جس میں قاری ولی محمد صاحب نے تلاوت قرآن مجید سے آغاز کیا ۔ حضرت مولانا بشیر احمد صاحب خطیب گول چوک منٹگمری نے سیرت نبوی پر شیریں زبان میں تقریر فرمائی اور حضور پرنور جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن حدیث کی روشنی میں خاتم الانبیاء ثابت کیا ۔ نیز قادیانی عقاید سے سامعین کو روشناس کرایا ۔ جلسہ نہایت کامیاب رہا ۔ آئندہ جلسہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو طے پایا جس میں حضرت مولانا محمد شریف صاحب بہاولپوری مبلغ ختم نبوت تشریف لارہے ہیں ۔
(عبد الشکور خاں ۔ کوٹلہ ۔ ڈاکخانہ خیدرا کو)
(ضلع منٹگمری)

جابہ میں پانچواں تبلیغی جلسہ

اس سال جابہ تحصیل خوشاب میں پانچواں سالانہ تبلیغی اجتماع ۲۶ ۔ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۲ء کو ہونا قرار پایا ہے ۔ مرکزی دفتر ختم نبوت ملتان نے منظوری دے دی ہے ۔ حسب دستور سابق علمائے کرام تشریف لاکر ختم نبوت ۔ مدح صحابہ ۔ اہلبیت ۔ و دیگر موضوعات پر تقریر فرمائیں گے ۔
رفیق غلام ربانی تلہ گنگ)

میں دعا کرتا ہوں کہ خداوند تعالےٰ ہمیں صحیح مسلمان بننے کی توفیق عطا فرمائے اور خدمت دین کی توفیق نصیب کرے آمین ۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلانِ نبوت

ایم عبد الرحمٰن لودھیانوی پرنسپل عثمانیہ کالج ۔ شیخوپورہ

جس وقت آپ کی عمر شریف چالیس سال کی تھی تو آپ نے نبوت کا اعلان کیا یہ بہت نازک وقت تھا ۔ شکوک و شبہات کی تاریک بجلیاں گھر رہی تھیں مصائب و نوائب کے جھکڑ چل رہے تھے ۔ مگر ان سب کے باوجود آفتاب نبوت چمکا اور اس طرح کہ تمام دنیا کی آنکھیں خیرہ ہو گئیں آپ غارِ حرا میں (جو مکہ کے نزدیک ایک چھوٹی سی پہاڑی تھی) اکثر تشریف لے جایا کرتے تھے وہاں آپ کئی راتیں عبادت اور تفکر میں گذارتے تھے اور اکثر اس بات پر غور کرتے کہ میں اپنی قوم کو ان بلاکتوں سے کیسے آگاہ کروں ایک رات تجلیات سے ان کا سینہ مطلع انوار ہو گیا اور وہ قریب قریب بیہوش ہو گئے ۔ انھوں نے ایک فرشتہ دیکھا جو انہیں اقراء یعنی پڑھ کہہ رہا تھا ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا "میں کیسے پڑھوں مجھے پڑھنا نہیں آتا" ۔ لیکن پھر وہی اقراء کی آواز ان کے کان میں گونجنے لگی اور انھوں نے سنا "پڑھ" اور لوگوں تک خدا کا پیغام پہنچا خدا کے نام سے پڑھ جو خالق ہے جس نے آدمی کو لکھنا پڑھنا سنایا ۔

اس پیغام کو سن کر آپ اپنی بیوی خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لاتے اور ان سے کہا "مجھ پر اس قدر بوجھ آپڑا ہے کہ مجھے کچھ خبر نہ رہی یہ کہ مجھ پر کیا آیا تھا اور مجھ پر کیا بوجھ آپڑا ہے ۔" حضرت خدیجہ نے انھیں اطمینان دلایا اور کہا کہ آپ صادق ہیں ۔ دنیا آپ کو امانتدار اور صادق کہتی ہے اور آج تک آپ کے لبوں سے کوئی جھوٹا لفظ نہیں نکلا اللہ تعالیٰ کی یہی مشیت ہے کہ آپ دنیا کو اس کا پیغام پہنچائیں ۔

اس کے بعد حضرت خدیجہ آپ پر ایمان لے آئیں وہ اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس بھی گئیں اور انہیں تمام سرگذشت سنائی ۔ اس وقت دنیا مسیح کے انتظار میں کروٹیں بدل رہی تھی ۔ اور ان میں بہت سے لوگوں نے کہا کہ آپ درحقیقت خدا کے پیغمبر ہیں ، یہ آپ پر پہلی وحی ہوئی تھی اور اس کے بعد مایوسی و تکلیف ، خطرہ اور مصیبت کے لمحوں میں خدائے واحد پر آپ کامل ایمان رکھتے تھے اور آپ پر وحی آتی رہی ، جو قرآن شریف کی شکل میں محفوظ ہے

صبر و استقلال کی مستحکم چٹان

اس کے بعد مخالف طاقتیں نکھیں نکل نکل کر پیدا ہونی شروع ہو گئیں ۔ اور وہ لوگ جو آپ کو محبت کرتے تھے اور آپ کی تعریف میں رطب اللسان رہتے تھے آپ کے مخالف ہو گئے آپ کے رشتہ دار بھی آپ کی مخالفت پر کمربستہ ہو گئے کوئی کہتا کہ یہ مجنون ہے یہ ہمارے بتوں پر سب و شتم کیوں کرتا ہے ؟

عربوں کا دستور تھا کہ وہ ناپاک اور غیر صالح اخیال میں اپنے بتوں کو پشت دینا بنایا کرتے تھے ۔ لیکن حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ببانگ دہل کہا ۔ کہ یہ سب تمہارے ذاتی تصرفات ہیں ۔ خدا تو صرف ایک ہے جو اسود و احمر آزاد و غلام ، مرد و عورت ، بچہ اور بوڑھے میں فرق نہیں کرتا ۔ اس کے نزدیک عربی اور عجمی ، قریش اور غیر قریش ایک کانٹے میں تلتے ہیں " یہ انقلابی پیغام ان کے نزدیک آسانی سے قابلِ قبول نہ تھا ۔ جب تک ان لوگوں کے سیم و زر کو کوئی خطرہ نہ تھا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیغام کو مجذوب کی بڑ سمجھتے رہے لیکن جب بہت سے لوگوں نے اسلام کا جوا اپنی گردن میں ڈال لیا اور ان کے ذرائع آمدنی میں خطرہ پیدا ہوا ۔ تو ان کی آنکھوں سے غیظ و غضب کے شعلے برسنے لگے ۔ اس لئے کہ کعبہ کے متولی چڑھاوا اور نذر و نیاز کی فراوانیوں سے محروم ہو رہے تھے ۔ اس لئے وہ اور بھی برافروختہ ہو گئے ۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم انقلاب انگیز تھی ۔ کیونکہ وہ انسانوں میں تفریق مٹانے آئے تھے ۔

انھوں نے بلالِ حبشی اور خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو عربوں کے سامنے بشانہ کھڑا کر دیا تھا جس پر عربوں نے بیک آواز کہا کہ یہ تو ہمارے آباؤ اجداد کی عزت مٹانے آیا ہے ۔ انھوں نے حیلہ و فریب اور لالچ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جادۂ مستقیم سے متزلزل کرنا چاہا ۔ مگر خدا کے مامور کی نگاہ میں سونے چاندی کے انبار اینٹوں سے زیادہ حقیقت نہ رکھتے تھے ۔ جب کفارِ عرب نے دیکھا کہ وہ کسی طرح سے بھی ڈھب پر نہیں آتے ۔ تو انھوں نے آپ کے اعزہ و اقربا پر ستم ڈھانے شروع کئے ۔ مگر جو شخص دنیا میں خدا کا نام بلند کرنے نکلا ہو اُسے کون ڈھیل دے سکتا ہے

دنیا نے پیغامِ حق کیسے سُنا

سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بیج بویا تھا وہ آخر بار آور ہونا شروع ہوا اور تمام قبیلوں کے لوگ آپ پر ایمان لانے لگے ۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو عرب میں بارسوخ تھے علی الاعلان کہہ دیا کہ یہ شخص اپنے دعویٰ میں بالکل سچا ہے اور میں اس پر ایمان لاتا ہوں" ۔

ابو طالب جو آنحضرتؐ کے انقلاب آفرین پیغام کا مطلب نہ سمجھتا تھا اور اپنے آباؤ اجداد کے مذہب پر قائم تھا تا دم آخر اپنے بھتیجے کی امداد پر کمربستہ رہا ۔ لیکن بہت سی عورتوں نے آپ کی صدا پر لبیک کہی ۔

امیر و غریب ، مرد اور عورت ، بچے اور بوڑھے اسلام کے جھنڈے تلے اکٹھے ہونے شروع ہو گئے وہ لوگ جن کے حقوق کچلے جاتے تھے ۔ اور جن کے سروں پر ظلم و ستم کے آرے چلتے تھے ۔ بیک آواز پکار اٹھے یہ انسان تو ہمارے لئے رحمت کا سرچشمہ ہے : دوسرے لوگ کبر و نخوت میں ہماری ہستی ہی سے انکار کرتے ہیں سخت گیر آقاؤں کے ستائے ہوئے غلام اُن کے پاس آتے اور آقا ان کو واپس جاتے ۔ حضرت مکہ میں زید بن حارث ایک غلام تھا جسے اجر میں آزاد کر دیا گیا تھا ۔ اس کا باپ اس کو لینے کے لئے آیا لیکن اس غلام نے جس کی آنکھیں آفتاب نبوت سے مستفید ہو چکی تھیں کہا کہ اگرچہ میں آزاد ہوں اور میں آپ کو اپنے والد کی طرح محبت کرتا ہوں ۔ مگر میرا ایک روحانی باپ بھی ہے جس کی محبت میرے جسم کے ریشے ریشے میں بسی ہوئی ہے زید نے اپنے والد کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور آستانہ نبوت پر قرب حقیقی کے لطف اٹھاتا رہا ۔ زید تمام عمر آقائے نامدار رحمتِ عالمیان فخرِ دو عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہا اور کچھ عرصہ اُسے زید بن محمد بھی کہتے رہے ۔ سچ پوچھو اُس وقت ہی غلامی کی زنجیریں کاٹ ڈالی گئی تھیں نہ کہ تیرہ سو سال بعد ۔

(باقی)

اسلامی مشاورتی کونسل میں علمائے حق کی شمولیت ضروری ہے

سمندری کے عظیم اجتماع میں مولانا محمد علی جانباز کی تقریر

سمندری ۲۳ اگست کے اجتماع سے مولانا محمد علی جانباز نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مشاورتی کونسل میں علمائے حق کی شمولیت ضروری ہے اور فرمایا کہ پاکستان جو اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا آج اس میں عیسائیت اور مرزائیت کی تبلیغ زوروں پر ہو رہی ہے اور انکشاف کیا کہ عورتوں کا گروہ جو کالے برقعے پہنے ہوتے تبلیغ کرتی ہیں کہ علمائے کرام کا فیصلہ غلط ہے اور عائلی قوانین میں ہمیں علماء کی بات نہیں ماننی چاہیئے" ۔ فرمایا کہ یہ مرزائی عورتیں معلوم ہوتی ہیں جو علمائے حق کے خلاف مہم چلا رہی ہیں ۔ کیونکہ مرزائی ہمیشہ علمائے کرام کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہتے ہیں ۔ آپ نے عوام کو ان کالے برقع پوش عورتوں کی تبلیغ سے خبردار کیا ۔ اور دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پاکستان کو اسلامی آئین عطا فرمائیں ۔

(ناظم نشر و اشاعت سمندری)

تبلیغی جلسہ

انشاء اللہ تعالیٰ مورخہ یکم ستمبر ۶۲ء بروز ہفتہ بعد از نماز عشاء بمقام جکہ ضلع جہلم میں ایک تبلیغی جلسہ منعقد ہو رہا ہے جس میں حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب خلیفہ مجاز حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ لاہوری رحمۃ اللہ علیہ و خطیب جامع مسجد گنبد والی جہلم توحید و رسالت و دیگر مسائل پر تقریر فرمائیں گے ۔ تمام مسلمانوں سے استدعا ہے کہ جلسہ میں شمولیت فرما کر مولانا موصوف کے ارشادات سے مستفیض ہوں ۔ (ناظم دفتر ہوریجینیسہ جہلم)

ایک شمارہ کے ۱۰۰ پرچوں پر ۲۵٪ کمیشن

آئندہ ایک شمارہ کے سو یا سو سے زیادہ ترجمان اسلام منگوانے والوں کو ۲۵٪ کمیشن دیا جائے گا ۔ (ادارہ)

صنفِ نازک پر اسلام کے احسانات کا بدلہ

سید رفیق احمد صاحب - جمشید روڈ - کراچی

عائلی قوانین کی موافقت اور تنسیخ قانون کی مخالفت میں خواتین کا ایک جلسہ فاطمہ جناح ہال میں منعقد ہوا - جس میں دس پندرہ مغرب زدہ خواتین نے حصہ لیا - جلسہ کی صدارت بیگم سرور حسن عرفان صاحبہ نے فرمائی - خطبۂ صدارت میں بیگم صاحبہ نے علمائے کرام پر جس قسم کی حرف گیری اور اسلام دشمنی و بے شرمی کا مظاہرہ کیا ہے کہ شرافت انگشت بدندان ہو کر رہ گئی - شاید ایسے گھناؤنے الفاظ چکلہ میں بیٹھنے والی طوائف بھی منہ سے نہیں نکال سکتی اور نہ کوئی غیر مسلم ایسے الفاظ منہ سے نکالنے کی جرأت کر سکتا ہے -

حیرت کی بات یہ ہے کہ ایسے لوگ جو اسلام سے اسقدر بیزار ہیں - ان کو لفظ "اسلام" زبان پر لانے کی اور حدود اسلام میں پڑے رہنے کی کیا ضرورت ہے اور کون ان کو مجبور کرتا ہے کہ خواہ مخواہ وہ خود کو ایسے مذہب سے وابستہ رکھیں جو ان پر ظلم و زیادتی کو روا رکھتا ہو اور جو ان کے حقوق تلف کر رہا ہو -

ایک بیگم فرماتی ہیں کہ مرد جب اپنی خواہش کو پورا کرنے کے لئے چار بیویاں کر سکتے ہیں تو عورتیں ان سے پیچھے کیوں رہیں اور وہ چار شوہروں سے بیک وقت نکاح کیوں نہ کر سکیں - ان پر ایک کی پابندی کیوں لگائی جائے -

اسلام سے پہلے عورت کا مقام

یہ خواتین شاید بھول گئیں کہ آج وہ جس اسلام پر اس قسم کے رکیک حملے کر رہی ہیں اسی نے ان کو حقوق دلائے ہیں ورنہ اسلام سے پیشتر دنیا میں عورت کا مقام بھیڑ بکری سے زیادہ نہ تھا -

کیا یہ غلط ہے کہ اسلام سے پیشتر لڑکیاں پیدا ہوتے ہی دفن کر دی جایا کرتی تھیں - اور مقابلہ ہوتا کہ کس نے کتنی لڑکیاں دفن کی ہیں - چنانچہ لوگ فخریہ اعلان کرتے میں نے چھ لڑکی دفن کی ہے کوئی کہتا میں نے آٹھ کی ہے - لڑکیاں پیدا ہونے کے بعد جننے والی ماں اتنے شوہروں سے اس قدر خائف رہتی اور ان کے تیور دیکھتی رہتی کہ لڑکی کے ساتھ کہیں ان کو بھی دفن نہ کر دیا جائے -

ایک شخص چوراہے پر کھڑے ہو کر اعلان کرتا کہ جو حاملہ ہے اگر لڑکی پیدا ہوئی تو وہ لڑکی جوتہ پہنانے والے کو دیدوں گا چنانچہ لڑکی پیدا ہونے کے بعد جوتی پہنانے والے کو دے دی جاتی -

عورت بازار سبزی ترکاری کی طرح رکھ دی جاتی اور خواہشمند اپنی پسند کے مطابق کھرا کھوٹا دیکھ کر سودے طے کرتا اور اپنے ساتھ لے جاتا -

عورت بیوہ ہو جاتی تو اس کو پہننے کے واسطے ٹاٹ کا کپڑا دیا جاتا اور کوڑا پھینکنے کی جگہ اس کو ڈال دیا جاتا پینے کے علاوہ غسل یا فطری مطالبات پورا کرنے کے لئے پانی مہیا نہ کیا جاتا اور جب تک اس بیوہ کے جسم سے اسقدر تعفن نہ پیدا ہو جاتا کہ کوئی جانور اس کے جسم سے لگایا جاتے اور وہ مر جائے اس کی عدت پوری نہ تصور کی جاتی - جب زہر پوری طور پر پیدا ہو جاتا اور جانور لگاتے ہی مر جاتا تو اس بیوہ کو گدھے پر سوار کیا جاتا اور اس کے دامن میں اونٹ کی مینگنی بھر دی جاتی اور وہ بدنصیب بیوہ شہر میں گشت کرائی جاتی - آگے آگے گدھا سوار اور پیچھے بچے شور کرتے ہوتے اس کے ساتھ - جہاں چند آدمیوں کا مجمع ہوتا وہ عورت ان کے قریب جا کر صحرائی موتی ان لوگوں پر نچھاور کرتی - لوگ بجائے ناراض ہونے کے سمجھ جاتے کہ آج اس عورت کی عدت ختم ہو رہی ہے - اس طرح تمام شہر گشت کرنے کے اس بیوہ کا قصور معاف ہوتا کہ اس نے اپنے شوہر کو کیوں مار دیا -

وہی عورت آج اپنے محسن اعظم اسلام کے ساتھ یہ سلوک روا رکھتی ہے کہ اس کی دھجیاں اڑا رہی ہے اس کے اصول کے ماننے والوں کو ذلیل کمینہ عیاش اوباش وغیرہ وغیرہ کے لقب نواز رہی ہے -

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر جو خطبہ دیا ہے سب سے زیادہ زور اس مسئلے پر دیا کہ لوگو عورتوں اور غلاموں کے معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہنا!

بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم

(طارق محمود صاحب جینگ)

صد منبعِ فیوض و تلطف ہے تیری ذات
تیرا وجود باعثِ تخلیقِ کائنات

تجھ سے ہیں دہر میں یہ بہاروں کے سلسلے
گرمِ سفر ہیں چاند ستاروں کے قافلے

تشبیہ تیرے حسنِ درخشاں کو کس سے دوں
ہے چاند تیری انگلیوں کے سامنے زبوں

ہر چیز سے عیاں تری عظمت ترا کمال
القصہ دو جہاں میں نہیں ہے تری مثال

اے فخرِ انبیاء اے سردارِ دو جہاں
پہنچی ہے آج امتِ تیرا لوری کہاں

بکھرا ہے دیکھ کیسے یہ شیرازہ حسین
گریاں ہے آسماں تو پریشاں ہے زمیں

یہ اُمتِ عزیز، تری قوم باوقار
دن رات جس کے فکر میں رویا تو زار زار

کہتی ہے تیری پیری ہے آج بے محل
اللہ کی کتاب ہے ناقابلِ عمل

دیتی ہے اب حدیث کو تاریخ کا خطاب
اے فخرِ کائنات کوئی تازہ انقلاب

منزل کدھر ہے اور رخِ رہبراں کدھر
گم گشتہ کارواں پہ کر لطف کی نظر

مانسہرہ میں اضطراب

قابلِ توجہ حکومت پاکستان

مسلمانانِ تحصیل مانسہرہ کا یہ اجلاس شیعہ فرقہ کے اس غیر متوقع جلوس پر جو کہ ۲۵ جولائی کو مانسہرہ کے بازار میں نکالا گیا - غم و رنج اور تشویش کا اظہار کرتا ہے اور عامۃ المسلمین کو ایک نئے فتنہ میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ظاہر کرتا ہے -

نیز یہ اجلاس حکومت سے درخواست کرتا ہے کہ جن حکام نے ایسے دل آزار جلوس جس کی مثال اس سے پہلے مانسہرہ کی تاریخ میں نہیں ملتی اجازت دے کر عوام کو ایک نئے صبر آزما اور دلخراش معاملہ سے دوچار کرنے کی کوشش فرمائی - ان کے خلاف مناسب کارروائی کر کے محرکین کو آئندہ ایسے جلوس نکالنے سے باز رکھا جائے -

آخر میں یہ اجلاس حکومت سے امید رکھتا ہے کہ وہ آئندہ ایسے فتنہ انگیز جلوسوں پر پوری پابندی عائد کر کے مسلمانانِ مانسہرہ کو نئے فتنہ سے الجھنے سے باز رکھے گی

محمد عبداللہ - خطیب جامع مسجد مانسہرہ ہزارہ -

"یہ خبر بڑی حیرت سے سنی گئی ہے کہ عالیہ بیگم چودھری محمد علی بھی مغرب زدہ خواتین کی پشت پناہی کر رہی ہیں - جب کہ چودھری محمد علی صاحب مذہبی جماعت نظام اسلام کے سرگرم رہنما اور دو مقرر ہیں - دوسری طرف بیگم صاحبہ اپوا کی حمایت فرما رہی ہیں یہ تضاد طبیعتوں کا قوم پر برے اثرات مرتب کرتا ہے - اگر کوئی شخص اپنا رشتہ اللہ سے جوڑنا چاہتا ہے تو اس کو لازم ہے کہ ہر ایسے عناصر سے جو اللہ اور اس کے درمیان حائل ہو رہا ہے - مخلصی حاصل کرے -

بجنگ

سانحۂ عظیم

عبدالحکیم (ضلع ملتان) ۲۰ - اور ۲۱ اگست کی درمیانی شب کو حضرت مولانا حافظ محمد عین صاحب رحمۃ اللہ علیہ عالم جاودانی کو سدھار گئے - انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم ایک نڈر مجاہد، عالم باعمل دینی خدمات سرانجام دینے والے اور ہر فتنہ کی سرکوبی کرنے والے بزرگ تھے - ان کی وفات سے زبردست خلا پیدا ہو گیا ہے

بدل اشتراک

سالانہ	چھ روپے
ششماہی	تین روپے ۵۰ پیسے

جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیمی و تبلیغی سرگرمیاں

امیر جمعیتہ حضرت مولانا درخواستی کا دورہ

حافظ الحدیث و القرآن حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب درخواستی امیر جمعیتہ علماء اسلام مغربی پاکستان نے گزشتہ ہفتہ باوجود موسم کی گرمی اور مزاج کی ناسازی کے مختلف مقامات کا دورہ فرمایا۔ آپ جوہر آباد ضلع سرگودھا تشریف لے گئے۔ وہاں سے راولپنڈی دار العلوم عثمانیہ درک رشاپی میں پہنچے۔ اور جلسہ میں تقریر فرمائی اور علماء علاقہ اور ناظم اعلیٰ مرکزی سے تبادلۂ خیالات فرمایا۔ وہاں سے کوہاٹ تشریف لے گئے اور عظیم الشان اجلاسوں کو خطاب فرمایا۔ اور مدرسہ تعلیم القرآن کے شیخ الحدیث کو جمعیتہ علماء اسلام کی تنظیم کے لئے کنوینر اور داعی کو امیر مقرر فرمایا۔ وہاں سے بنوں اور پھر تلہ گنگ سے چکوال کا دورہ فرمایا۔

۱۳ جولائی کو حضرت درخواستی مدظلہ العالی بولان میل سے کوئٹہ تشریف لائے۔ حضرت کی تشریف آوری پر کوئٹہ میں علم و عرفان کی بارش شروع ہوگئی۔ آپ نے کوئٹہ شہر کے قریب ہی کلی اسمٰعیل میں ایک مسجد اور مدرسہ کا افتتاح فرمایا عصر سے مغرب تک سامعین کو اپنے مخصوص انداز میں تقریر سے محظوظ فرمایا۔ اسی رات بعد از نماز عشاء جامع مسجد کوئٹہ میں تقریر فرمائی۔ حضرت نے دوران تقریر حاضرین سے فواحش اور بے حیائی کے امور کو چھوڑنے اور نیکیوں کے امور کو اختیار کرنے اور علمائے حقہ کے ساتھ تعاون کرنے کے معاہدے لئے۔ تقریباً ایک بجے تک یہ جلسہ جاری رہا۔ اگلے دن بعد نماز فجر حضرت نے بعد نماز فجر سنہری مسجد کوئٹہ میں درس قرآن دیا۔ اس سے فارغ ہو کر مستونگ کے قریب ایک بستی میں مدرسہ عربیہ کا افتتاح فرمایا۔ وہاں سے تشریف لاکر مدرسہ تجوید القرآن طوغی روڈ کوئٹہ کے اراکین کو خصوصی خطاب فرمایا۔ اور رات کو بعد نماز عشاء عیدگاہ طوغی روڈ میں زیر صدارت مولانا عبدالشکور خطیب جامع مسجد کوئٹہ ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ حضرت مولانا نے تعلیم القرآن کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا۔ ۱۷ اگست کو بعد نماز فجر جامع مسجد کوئٹہ میں درس قرآن پاک دیا۔ حضرت کے اس مختصر قیام سے اہالیان کوئٹہ میں دین کے لئے ایک نئی تڑپ پیدا ہوئی۔ جس طرح امیر جمعیتہ علمائے اسلام نے یہاں کا مختصر دورہ فرمایا اسی طرح اہالیان کوئٹہ متمنی ہیں کہ حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی ناظم جمعیتہ علمائے اسلام مغربی پاکستان بھی مستقبل قریب میں یہاں کا دورہ فرمائیں تاکہ جمعیتہ کا کام مزید تیزی کے ساتھ سرانجام پا سکے۔ مسلمانان کوئٹہ جمعیتہ علماء اسلام پر اپنے پورے اعتماد کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت مفتی محمود صاحب مدظلہ اور حضرت مولانا غلام غوث صاحب ہزاروی مدظلہ کے ممبران اسمبلی بننے اور ممبران قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں جوان حضرات نے کارہائے نمایاں سرانجام دئے ہیں۔ اس پر پورے اطمینان اور مسرت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ علمائے حقہ کو مزید توفیق عطا فرمائے۔ کہ قوم و ملک کی صحیح رہنمائی فرمائیں۔

شہر سرگودھا میں ناظم اعلیٰ جمعیتہ علماء اسلام شمالی پنجاب کا ورود مسعود

۲۱/۸/۶۲ کو حضرت علامہ مولانا خالد محمود صاحب ایم۔ اے پروفیسر ایم۔ اے۔ او۔ کالج لاہور ناظم اعلیٰ جمعیتہ العلماء اسلام حلقہ شمالی پنجاب سرگودھا تشریف لائے آپ نے سرگودھا میں جمعیتہ کے دفتر کا معائنہ فرمایا ناظم اعلیٰ کی آمد اور اسی دن لاؤڈ سپیکر کے استعمال پر پابندی کا حکمنامہ اخبار میں دیکھا پھر اس نے والا تھا۔ جلسہ نہ ہو سکا چنانچہ عشاء کی نماز کے بعد آپ نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ حفاظت قرآن کے متعلق درس دیتے ہوئے علامہ طبرسی اور قزوینی کے اعتراضات کا مسکت جواب ارشاد فرمایا۔ صبح علی الصباح حضرت محترم بھکھر تشریف لے گئے۔

جناب سعید الرحمٰن صاحب بھیروی
انچارج دفتر جمعیتہ العلماء اسلام سرگودھا

جمعیتہ العلماء اسلام سیالکوٹ کا ایک اہم اجلاس

مورخہ ۸/۸/۶۲ کو زیر صدارت مولانا سلطان محمود صاحب منعقد ہوا جس میں فیصلہ کیا گیا کہ جماعتی سرگرمیوں کو از سر نو شروع کیا جائے اور مرکز سے نئی ہدایات موصول ہونے تک سابقہ صدر کام کو جاری رکھے۔
ناظم جمعیتہ اعلیٰ سیالکوٹ۔

جمعیتہ علماء اسلام ضلع راولپنڈی

راولپنڈی ۱۶-۸ اگست مولانا عبدالستار ناظم اعلیٰ کی دعوت پر زیر صدارت حضرت مولانا غلام غوث صاحب جامع مسجد چوک نیا محلہ جمعیتہ العلماء اسلام کا پہلا اجتماع ہوا جس میں مندرجہ ذیل انتخاب ہوا۔
امیر مولانا عبدالحنان نائب امیر احقر عبدالستار نائب امیر قاری محمد امین صاحب ناظم اعلیٰ مولانا عبدالحکیم۔ نائب ناظم مولانا حافظ محمد رمضان صاحب ناظم نشر و اشاعت مولانا فضل حق صاحب خزانچی صوفی محمد دین سالار اعظم راولپنڈی میر غلام نبی صاحب نامکٹ۔ تمام مسلمانوں سے اپیل کی گئی کہ وہ دین کے اختیار کے لئے اور پوری حفاظت کے لئے جمعیتہ علماء اسلام میں شریک ہوں اور رضاکار اور ممبربن کر پورا پورا تعاون کریں اور جذبۂ ایمان کا ثبوت دیں۔
(عبدالستار خطیب جامع مسجد چوک نیا محلہ)

جمعیتہ علماء اسلام ملتان

مورخہ ۱۲ اگست کو جمعیتہ العلماء اسلام کے ارکان کا ایک اجلاس حضرت مولانا مفتی محمود صاحب رکن قومی پارلیمنٹ کی قیامگاہ پر منعقد ہوا جس میں جمعیتہ العلماء اسلام ملتان شہر کا حسب ذیل انتخاب ہوا
امیر جماعت الحاج حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب۔ نائب امیر حضرت مولانا عبدالقادر صاحب مہتمم مدرسہ عربیہ رحمانیہ۔ ناظم اعلیٰ الحاج حضرت مولانا عبدالقادر صاحب قاسم، مدرس مدرسہ قاسم العلوم ملتان۔ ناظم الحاج حضرت مولانا محمد یٰسین صاحب ناظم دفتر مولوی برکات احمد مدرس مدرسہ حقانیہ نعیمیہ ملتان۔ خازن شیخ محمد یعقوب صاحب۔ سالار عبدالستار صاحب جالندھری۔
نیز ملتان شہر میں جمعیتہ العلماء اسلام کے دفتر کا قیام امیر جمعیتہ حضرت مولانا مفتی محمد عبداللہ صاحب درس قرآن مجید سے دفتر کا افتتاح فرمائیں گے اور باقاعدہ ہر جمعۃ المبارک کو درس قرآن ہوگا۔
(ناظم دفتر)

جمعیتہ علماء اسلام شہر جہلم کا انتخاب

۱۱ اگست بعد نماز عشاء جامع مسجد گنبد والی جہلم میں ایک اجتماع ہوا جس میں حضرت مولانا عبداللطیف صاحب خطیب جامع مسجد نے جمعیتہ علماء اسلام کی کارگزاری اور اغراض و مقاصد بیان فرمائے۔ بعد ازاں مندرجہ ذیل انتخاب عمل میں لایا گیا۔
امیر۔ حضرت مولانا عبداللطیف صاحب
ناظم:۔ شیخ محمد صدیق صاحب۔
خازن۔ چودھری محمد لطیف صاحب
سالار انصار اسلام۔ چوہدری محمد انور پاشا صاحب
(ناظم جمعیتہ علماء اسلام جہلم)

قلات کا محکمہ شرعیہ

جمعیتہ العلماء مغربی پاکستان کے ۱۴ اگست کے اجتماع عظیم میں پاس ہونے والی قراردادوں سے ایک قرارداد شائع ہونے سے رہ گئی ہے جو درج ذیل ہے۔
جمعیتہ علماء اسلام کا یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان کی توجہ قلات ڈویژن کے محکمہ شرعیہ (مجلس شوریٰ) اور امور مذہبی کی طرف مبذول کراتا ہے جسے ۱۹۵۸ء ستمبر سے بلا کسی خاص وجہ اور ضرورت کے سیشن جج قلات ڈویژن کے ماتحت کر دیا گیا ہے اور اس طرح سیشن جج صاحب نے شرعی فیصلوں میں بھی دخل دینا شروع کر رکھا ہے اس سے قبل جون ۱۹۵۵ء میں بھی وزیر اعظم ریاستہائے متحدہ بلوچستان کی طرف سے مجلس شوریٰ کو سیشن جج قلات کے ماتحت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ مگر عوام و خواص نے زبردست احتجاج کر کے شرعی محکمہ کو سیشن جج کے دست برد سے بچا لیا تھا۔
مجلس شوریٰ محکمۂ شرعیہ ایک جداگانہ شعبہ ہے جس کا سیشن کورٹ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں سیشن جج کو شرعی فیصلوں میں دخیل بنانا نہ صرف اسلامی احکام شرعیہ کی توہین بلکہ اس اسلامی ادارے کے وقار کو ختم کرنے کے مترادف ہے یہ اجلاس حکومت مغربی پاکستان سے پرزور مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ محکمہ شرعیہ (مجلس شوریٰ) کی سابقہ حیثیت کو برقرار رکھتے ہوئے اسے سیشن جج قلات کے غلط تسلط سے رہائی دلائی جائے اور جو حیثیت اُسے ریاست کے زمانہ میں حاصل تھی اسے بحال کیا جائے۔

اشتہار کے متعلق

پچھلے ہفتہ تمام خریداروں کو ایک ایک اشتہار بھیج دیا ہے یہ اشتہار بازار میں کسی خاص محفوظ جگہ چسپاں کر دیں اور خریدار یا ایجنٹ حضرات مزید اشتہار چسپاں کرنے کیلئے منگوانا چاہیں خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں